UNIVERSAL
LIBRARY

OU-234507

UNIVERSAL
LIBRARY

عہدنامجات ۵۵

واقرارنامجات وعطایاے سنداسرکار کمپنی انگریز بہادر وملکۂ معظمہ شاہنشاہ انگلستان وہندوستان

باوالیان ملک وراجگان ونوابان وروساے اندرونی وبیرونی وحدود ملک ہند وغیرہ

جو سب الایاے گورنمنٹ

[illegible] ایچیسن صاحب بہادر سابق سکرٹری آف انڈیا حال پنشن کمشنر لاہور نے

[illegible] سات جلدون مین ترتیب وتالیف واسطے گورنمنٹ کے کیا منجملہ اوسکے

جلد اول

[illegible] عہدنامجات واقرارنامجات وعطایاے سنات متعلقہ لفٹنٹ گورنری بنگالہ

[illegible] وکہ سیاہ منی پور وتم وکونیچ بہار وسکم وسرحدات جنوبی ومغربی وممالک کنک

وبرہما وملاکہ پنیشولا وپراگ وغیرہ

[illegible] نولکشور صاحب مالک مطبع مذکور کے پنڈت کنہیالال صاحب متصرم علاقۂ راجہ الہ آباد وہ منشی بہاری

[illegible] ترجمہ اسکا زبان اردو مین فرمایا اور بحفظ حقوق ترجمہ بموجب ایکٹ ۱۸۴۷ء

طبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین چھپی

عہدنامجات و اقرارنامجات و عطایائے سنند سرکار کمپنی
و شاہنشاہ انگلستان با ولیان ملک و رجگان نوابان و رسا ماندرونی و بیرونی
ملک ہند وغیرہ

یہ کتاب عہدنامہ و اقرارنامجات و عطایائے سنند شاہ جلد دوئمین نہایت کوشش و اہتمام بلیغ سے جناب مستری یوحنا صاحب ہیڈ ماسٹر اسکول سوسائٹی اور ہیڈ ماسٹر اسکول گورنمنٹ صیغۂ قانون و پارلمنٹ کے متبع اجرائے عملداری کا رضایۂ ۱۲۷۳ فصلی طبع پر جو والی ملک و رئیس کے ساتھ عہدنامے و اقرارنامے ہوئے اور جس جس طرح تبدیل شرائط وغیرہ وقتہ فوقتہ اقرارنامہ و عہدنامجات و سنند تحریر ہوئے وہ سب عہدنامے اور اقرارنامے اور سنند بلحاظ ترقی انگریزی عملداری مع مختصر حالات تاریخی ارس لیاریکے اسکو تاریخ لاجواب کہنیکے گویا عجیب غریب واقعیت تواریخ ہندوستان کی لیئے بیش بہا ذخیرہ ہو ہر ایک والی ریاست و رسا و ملازمان ہر ریاست کو نہایت ضرورت اس کتاب عہدنامجات کی ہمیشہ ہے ایک عجیب عبرت انگیز حالات اس عمدہ تاریخ کے معاینہ سے معلوم ہوتے ہین کہ ہند کے انقلابات کا نتیجہ عالم حال ہین کسطرح ہو رہا ہے۔ بسکہ جملہ ریاستہائے ہند و عمائد رؤسا ریاست و دیگر ملازمان کو اس نایاب گرانبہا کے ترجمہ کا شائق دیکھا اسواسطے بعرض زرکثیر و محنت موفورہ راقم قابل ہر علم و فضل مترجم بے بدل پنڈت کنہیالال صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ سابق گورنمنٹ پنجاب وادودہ حال مصرم ریاست اندور کی ترجمان مجلدان کا نہایت صحت کے ساتھ عام فہم محاورے مین کیا چنانچہ بفضلہ سانوین جلد کا ترجمہ کامل ہوگیا ہی وہ مطبع مین چھاپی جاتی ہین بمقتضائے

صرف جلد اول و دوم مین ہین جہان کا حال تاریخی لکھا ہے طبع ہونگے اور یہ تجویز کی گئی ہے کہ جو جلد چھپتی جاوے شایقان کے حضور مین پہونچتی جاوے اس لیئے خریدار کامل سات جلدون کے لیئے اور جو صاحب پیشگی فی جلد کے حساب سے عنایت فرماوین جو مقرر کیے گیے والیان ملک کو ضرور اور مفید ہے کہ اپنی اپنی ریاست کے جملہ اہلکاران سررشتہ کے لیئے جلدین کثیر خرید فرماوین ہر ایک جلد کا حجم تقطیع کلان پر تخمیناً ۴۰۰ و ۵۰۰ صفحہ ہونگے۔ امید ہے کہ یہ عمدہ ترجمہ تاریخی حالات ہند کا عالمگیر ہوا اور جلد تر مکمل ہو چھپنے کے قابل ہے اور یقین ہے کہ قدردان عامہ و رؤسائے خاص و متعلقداران صوبہ اودہ کی خریداری سے جلد تر مکمل طبع ہو۔ فقط

فہرست
جلد اول حصہ اول
عہدنامہ و اقرارنامہ و سنندہائے متعلق ملک تحت لفٹنٹ گورنری بنگالہ

نمبر	بنگال	نمبر	
۱	عہدنامہ با نواب سراج الدولہ مرقومہ ۹- فروری سنہ ۱۷۵۷ء	۸	عہدنامہ با میر جعفر مرقومہ ۱۰- جولائی سنہ ۱۷۵۷ء
۲	عہدنامہ مرقومہ ۱۲- فروری سنہ ۱۷۵۷ء	۹	یادداشت میر جعفر ۱۶- ستمبر سنہ ۱۷۶۴ء
۳	عہدنامہ با میر جعفر مرقومہ سنہ ۱۷۵۷ء	۱۰	عہدنامہ با نجم الدولہ ۲۰- فروری سنہ ۱۷۶۵ء
۴	اقرارنامہ با قوم ڈچ مرقومہ سنہ ۱۷۵۹ء	۱۱	عطایٔ دیوانی بنگال سنہ ۱۷۶۵ء
۵	ذمہ داری اقرارنامہ با قوم ڈچ اور نواب مرقومہ سنہ ۱۷۶۰ء	۱۲	عہدنامہ با نواب سیف الدولہ ۱۹- مئی سنہ ۱۷۶۶ء
۶	عہدنامہ با نواب قاسم علیخان مرقومہ ۲۷- ستمبر سنہ ۱۷۶۰ء	۱۳	عہدنامہ با مبارک الدولہ ۱۱- مارچ سنہ ۱۷۶۹ء

نمبر	بنگال
۱۳	عہدنامہ بقوم ڈنمارک مرقومہ ۲۲۔ فروری ۱۶۴۵ء و عطا ہونا سیرامپور کا۔
	کاچھار
۱۴	عہدنامہ مرقومہ ۶۔ مارچ ۱۸۲۴ء
۱۵	اقرارنامہ با تولارام سناپتی ایجنٹ اودکاسیما جنتیا و کوسیما
۱۶	اقرارنامہ ساتھ جنتیا کے ۱۸۲۴ء
۱۷	اقرارنامہ ساتھ راجہ چراپونجی کے ۱۰ ستمبر ۱۸۲۹ء
۱۸	اقرارنامہ واسطے عطائے چراپونجی کے۔
۱۹	اقرارنامہ ساتھ سرداران ہینک پونجی کے۔ ۱۸۲۶ء
۲۰	عطائے دیگر اراضیات چراپونجی میں۔ ۱۸۳۱ء
۲۱	ٹھیکہ کوہ کویلہ بمقام چراپونجی۔ ۱۸۳۷ء
۲۲	ایضاً بمقام ہینک پونجی۔ ۱۸۳۷ء
۲۳	اقرارنامہ ساتھ سردار چراپونجی کے۔ ۱۸۳۵ء
۲۴	اقرارنامہ ساتھ تیرقہ سنگ منگلو کے ۱۸۲۶ء
۲۵	اقرارنامہ ساتھ ارجن سنگ کے۔ ۱۸۳۶ء
۲۶	شرائط منضمہ پرسنگ کے۔ ۱۸۶۰ء
۲۷	اقرارنامہ ساتھ برہانک مولیم لے کے ۱۸۳۰ء
۲۸	اقرارنامہ ساتھ ملی سنگھ کے۔ ۱۸۶۷ء
۲۹	اقرارنامہ ساتھ بلدیو کے ۱۸۲۵ء
۳۰	اقرارنامہ ساتھ ایرے مرقومہ ۱۸۲۹ء
۳۱	ایضاً مرقومہ ۱۸۳۵ء
۳۲	ایضاً باچراپونجی مرقومہ ۱۸۲۹ء
۳۳	ایضاً باچراپونجی مرقومہ ۱۸۳۰ء
۳۴	ایضاً ساتھ توسیع ۱۸۳۱ء
۳۵	ایضاً ساتھ ولی رام کے ۱۸۳۹ء
۳۶	پروانہ بنام سردار ولی رام ۱۸۳۲ء
۳۷	اقرارنامہ ساتھ ضیاپونجی کے ۱۸۲۵ء
۳۸	اقرارنامہ ساتھ جاول پونجی ۱۸۳۶ء
۳۹	اقرارنامہ ساتھ منسی پونجی کے ۱۸۳۶ء
۴۰	اقرارنامہ ساتھ جینک سنگ کے ۱۸۲۷ء
۴۱	پروانہ بنام سردار مولنگ پونجی کے۔ ۱۸۲۵ء
۴۲	اقرارنامہ ساتھ سپاپونجی کے
	منی پور
۴۳	اقرارنامہ مرقومہ ۱۰ اپریل ۱۸۳۲ء
۴۴	اقرارنامہ سبت کیموواتی ۱۸۲۵ء

نمبر	آسام
۴۵	عہدنامہ ساتھ راجہ سرگی دیو کے۔ ۱۶۹۳ء
۴۶	اقرارنامہ ساتھ یوزدرسنگھ کے۔ ۱۸۳۳ء
۴۷	اقرارنامہ ساتھ مٹک مرقومہ ۱۸۲۶ء
۴۸	ایضاً مرقومہ ۱۸۳۹ء
۴۹	ایضاً ساتھ کامتی مرقومہ ۱۸۲۷ء
۵۰	ایضاً مرقومہ ۱۸۳۳ء
۵۱	اقرارنامہ با سنگپو۔
	بھوٹان
۵۲	عہدنامہ صلح مرقومہ ۱۸۶۴ء۔
۵۳	اقرارنامہ نسبت گریا پارادوار۔ ۱۸۴۲ء
۵۴	اقرارنامہ ساتھ روپ راہو اور سرگیا بوتیہ
۵۵	اقرارنامہ ساتھ آگس کے۔
۵۶	ایضاً
	کوچ بہار۔
۵۷	عہدنامہ مرقومہ ۱۷۷۳ء
	سکیم
۵۸	عہدنامہ مرقومہ ۱۰ فروری ۱۸۱۵ء
۵۹	عطا ہونا ڈار جلنگ کا یکم فروری ۱۸۳۵ء
۶۰	عہدنامہ ۱۸۶۱ء
	دکھن پچھم جانب سرحد۔
۶۱	اقرارنامہ ساتھ رانی گنڈہ کے۔ ۵ مئی ۱۸۱۶ء
۶۲	اقرارنامہ ساتھ پٹنہ کے۔ ۱۰ فروری ۱۸۳۳ء
۶۳	اقرارنامہ ساتھ سنبھل پور کے۔ ۲۲ فروری ۱۸۲۳ء
۶۴	اقرارنامہ ساتھ سرگوجا مرقومہ ۱۵ جنوری ۱۸۱۸ء
۶۵	ایضاً مرقومہ ۲۴ فروری ۱۸۳۳ء
۶۶	اقرارنامہ ساتھ جشن پور کے۔ ۸ جون ۱۸۱۹ء
۶۷	اقرارنامہ ساتھ کورپام مرقومہ ۲۴ دسمبر ۱۸۱۹ء۔
۶۸	اقرارنامہ ساتھ مرقومہ ۲۴ جنوری ۱۸۳۵ء۔
۶۹	اقرارنامہ ساتھ اودے پور کے۔ ۱۲ دسمبر ۱۸۶۲ء
۷۰	اقرارنامہ ساتھ پرہاٹ واقع سنگھ بھوم یکم فروری ۱۸۲۰ء
۷۱	اقرارنامہ ساتھ لرکا کول۔ ۱۸۲۱ء
	کٹک کے محال خراجی
۷۲	اقرارنامہ ساتھ موہر نج کے یکم جون ۱۸۰۳ء
۷۳	اقرارنامہ ساتھ کیونجھر اور ڈیسہ ۱۶ دسمبر ۱۸۰۳ء

نمبر	کنک کے محال
۷۴	اقرارنامہ طرف ثانی ساتھ کیپٹن ہجراوڈ ڈیشنل اے کے ۱۶ دسمبر ۱۸۰۳ء
۷۵	عہدنامہ ساتہ نرسنگہ پور کے
۷۶	اقرارنامہ طرف ثانی ساتہ نرسنگہ پور کے — ۲۲ نومبر ۱۸۰۳ء
۷۷	اقرارنامہ ساتھ وسپلا کے
۷۸	اقرارنامہ ساتہ بدہ اور آت ملک کے ۳ مارچ ۱۸۴۴ء
۷۹	اقرارنامہ نرسنگہ پور واسطے موقوفی رسم ستی کے

حصہ دوم

عہدنامہ اور اقرارنامہ ساتہ برہما کے

۸۰	اقرارنامہ تجارت ساتہ آوا کے — ۱۷۹۶ء
۸۱	اقرارنامہ صلح واتحاد ساتہ آوا کے — ۲۴ فروری ۱۸۲۶ء
۸۲	اقرارنامہ تجارت ساتہ آوا کے — ۲۳ نومبر ۱۸۲۶ء
۸۳	اقرارنامہ بابت کیدوالی — ۹ جنوری ۱۸۳۶ء

حصہ سوم

عہدنامہ واقرارنامہ ساتہ معہ بیجات ہندوستانی ماتحت پریذیڈنسی بنگال

اور جزیرہ سمترا اور ساتہ سیام کے

۸۴	عہدنامہ ساتھ ملایو ماتحت لیفٹیننٹ گورنر پینانگ ۱۸۲۴ء
۸۵	عہدنامہ ساتہ تنگ کے — ۱۸۰۱ء
۸۶	اقرارنامہ ساتہ شاہ کوپا کے — ۱۷۹۰ء
۸۷	عہدنامہ ساتہ شاہ کوپا کے — ۱۷۹۱ء
۸۸	ایضاً ساتہ کوپا کے — ۱۸۰۲ء
۸۹	ایضاً باشاہ پرک مرقومہ ۱۸۱۸ء
۹۰	ایضاً ایضاً ۱۸۲۰ء
۹۱	ایضاً ایضاً ۱۸۲۵ء
۹۲	ایضاً ایضاً ۱۸۲۶ء
۹۳	ایضاً ضمیمہ بالا ایضاً ۱۸۲۶ء
۹۴	ایضاً تجارت باسلنگور ۱۸۱۳ء
۹۵	اقرارنامہ ساتہ سلنگور کے ۱۸۲۵ء
۹۶	اقرارنامہ ساتہ رمبو کے مرقومہ ۱۸۳۳ء
۹۷	اقرارنامہ بارمبو مرقومہ ۱۸۳۸ء
۹۸	اقرارنامہ بابت سرحد رمبو مرقومہ ۱۸۳۳ء
۹۹	عہدنامہ سرحد باجوہول مرقومہ ۱۸۳۳ء
۱۰۰	عہدنامہ باجوہور مرقومہ ۱۸۱۸ء
۱۰۱	عہدنامہ ایضاً مرقومہ ۱۸۱۹ء
۱۰۲	اقرارساتہ سلطان سنگاپور کے — ۱۸۱۹ء

نمبر	کنک کے محال
۱۰۳	عہدنامہ ساتہ سلطان تمنگونگ جوہور کے ۱۸۲۴ء
۱۰۴	عہدنامہ ساتہ سلطان تمنگونگ جوہور کے — ۱۸۵۵ء

سمترا

۱۰۵	عہدنامہ ساتہ شاہ آچین — ۱۸۱۹ء
۱۰۶	اقرارنامہ ساتہ سلطان بنگلیماڈیلی کے ۱۸۲۳ء
۱۰۷	اقرارنامہ بابت اجرائے سکہ دہلی اور بلاد ملکپان کے

لنگات

۱۰۸	اقرارنامہ ساتہ راجہ لنگات کے ۱۸۲۳ء
۱۰۹	اقرارنامہ تجارت ساتہ شاہ سایک کے مرقومہ ۱۸۱۸ء
۱۱۰	ایضاً ایضاً مرقومہ ۱۸۲۳ء
۱۱۱	نقشہ محصول اشیاء درآمد ورفت سایک — ۱۸۲۳ء

سیام

۱۱۲	عہدنامہ ساتہ سیام کے مرقومہ ۱۸۲۶ء
۱۱۳	عہدنامہ تجارت ایضاً مرقومہ ایضاً
۱۱۴	ایضاً ۱۸۵۵ء
۱۱۵	ایضاً ۱۸۵۶ء
۱۱۶	عہدنامہ ساتہ لگر کے ۱۸۳۱ء

گزارش

از انجاکہ یہ کتاب لاجواب سب کے واسطے خصوص والیان ملک ہند کے لیے بہت کارآمد اور ہمیشہ کیواسطے والیان ملک اور اونکے وزیر و دیوان معتمد و وکلا تک نہایت مفید ہے علی الخصوص اونکو جنکی سرحد دوسری ریاست سے ملتی ہے لہذا خریدار اس یوسف بیزل عزیز کی جسکا زمانہ ایک مدت مدید اور عرصہ بعید سے مشتاق و آرزومند تھا بصرف کئی ہزار روپیہ کے انگریزی سے اردو مین ترجمہ ہوئی سب سے پہلے عالیجناب سری مہاراجہ ہز ہائی والی ملک پٹیالہ دام اقبالہم سے ملازمان ریاست کے لیے کل مجموعہ یعنی ہر مفت جلد بقدر ایک سو اجلاد کے جناب حکیم منشی عبدالنبی خانصاحب منیجر منشی سرکار ممدوح نے درخواست فرمائی جسکے شکریہ سے ہم فخر کرتے ہین

معہذا شکرگزاری جناب علی القاب راجہ بالمکند صاحب بہادر قائم جنگ بھی قابل فخر ہے کہ جناب ممدوح الیہم کی توجہ خاص سے کل راجہ صاحبان و تعلقہ دار صاحبان ملک اودہ کے لیے قریب تین سو اجلاد مجموعہ ہر مفت جلد خرید فرماوینگے جس سے صاحبان مشتری خصال کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے جو کہ سرکار ہائی مشرح ذیل سے بھی خیرخواہ کو عنایت حاصل ہے لہذا گزارش ہے کہ واسطے کارآمد راج و دیوان و معتمد و وکالا کے جسقدر خریدنی فرمانا مدنظر کیجیا اثبہون اونکی نسبت نفاذ حکم فرمایا جاوے تا بعد اوسکے ادائی شکریہ سے اخراز حاصل کیا جاوے ورنہ درصورت فروخت ہوجانے اس یوسف بیزل عزیز عام کے اگر باقی نرہین تو ندامت کا خیال ہے فقط

بیکانیر	جودھپور	اودے پور	رام پور	حیدرآباد دکن	بڑودہ	گوالیار	بنارس	
اجمیر	چھترپور	ریوان	ٹونک	جاورہ	رتلام	اندور	نیسور	
ابو	کیشور تھلہ	کچھ بھیر	چنیڈ	سرزمرا ہن	بہ دوان			

المعتہد مشکور منشی نوال کشور مالک کارخانہ طبع اودہ اخبار مقام لکھنؤ
موخہ ۱۱ ماہ
سنہ ۱۸۶۶ ع

انتباہ

[illegible] سے اس مطبع کا استحاد ہے لیکن خاص اون رسیدون سے توقع ہے جنکا ذکر لکھا گیا فقط

ترجمۂ جلد اول

کتاب نایاب

عہدنامجات واقرارنامجات وعطایای سندہر کار شاہنشاہی انگلستان

وہندوستان باوالیان ملک وجگان ونوابان ورؤسای اندرونی محدود

لفٹنٹ گورنری بنگال

مطبع منشی نول کشور واقع لکھنو میں چھپا

سنہ ۱۸۶۶ء

حصۂ اول

صلحنامجات و عہدنامجات و اسناد متعلق علاقجات درمیان احاطۂ بنگالہ یا متعلق لفٹنٹ گورنری بنگالہ

بنگالہ

بیچ سنہ ۱۶۰۰ عیسوی کے ایک گروہ منعقد ہوئی کہ ہندوستان سے تجارت شروع کرین اور تاریخ ۳۱ ماہ دسمبر سنہ ۱۶۰۰ ع اوس گروہ کو چار برس یعنی حکمنامہ عطا ہوا کہ صرف اوس گروہ کے صاحب مجاز تجارت ہند مین اور اونکو اختیار پولیٹیکل یعنی ملکی اور کورپوریٹ یعنے جماعت باندھنے کا ملا اور نام اوسکا یہ قرار پایا یعنے ایک گورنر اور کمپنی یعنے جماعت تجاران لندن مجاز تجارت ہند۔

اس کمپنی کا اول کارخانہ مقام سورت مین مقرر ہوا

بیچ سنہ ۱۶۱۲ ع کے ایک فرمان اونکو شاہنشاہ مغلیہ سے عطا ہوا کہ ملک بنگالہ مین تجارت کیا کرین مگر سوائے لنگرگاہ پیپلی ضلع مہدنا پور کے اور کہین حرکت نکرین اور اسی سبب سے سنہ ۱۶۳۲ ع تک اونکی رسم بنگالے سے نہوئی مگر سنہ مذکور مین ایک کارخانہ اونکا مقام بلاسور مین قرار پایا اور سنہ ۱۶۳۳ ع مین اونکو اجازت ہوئی کہ جہان اونکی مرضی ہو وہان ہندوستان مین

تجارت کیا کرین اور اونکے مال پر محصول پر مٹ معاف ہو کر یہ قرار پایا کہ سمہ سالیانہ ادا کیا کرین۔

بیچ سنہ ۱۶۶۱ع کے بادشاہ چارلس ثانی نے ایک حکمنامہ جدید کمپنی مذکور کو دیا جسمے اونکو اختیار حاصل ہوا کہ جس بادشاہ سے باشتنا رہا بادشاہ عیسائی مناسب ہو جنگ کرین یا صلح کرین اور جو کوئی بغیر اجازت تجارت کرتا ہوا سکو گرفتار کر کے روانہ انگلستان کا کرین سنہ ۱۶۹۳ع مین ایک اور حکمنامہ اونکو ملا اور اونکو سب ہتیار سابق اگیس بیس کی میعاد تک حاصل ہوا بیچ سنہ ۱۶۹۰ع کے ایک اور کمپنی قرار پائی اور اوسکا نام انگلس کمپنی ہوا سنہ ۱۷۰۲ع مین یہ کمپنی جدید شریک کمپنی قدیم کے ہوگئی اور اون دونون کا نام مشترک کمپنی تجاران مجاز تجارت ہند قرار پایا۔

بیچ عہد شایستہ خان صوبہ دار بنگالہ کے انگریزون کو نہایت تکلیف اور دقت ہوئی تھی شایستہ خان نے اونکی اجناس تجارت پر تین روپیہ آٹھ آنہ فیصدی لینا شروع کیا اور اوسکے اہلکاران زبردستی بہت کچھ اونسے لیتے تھے اور کارخانہ داران انگریز اونکو بہت تنگ کرتے تھے ناچار سنہ ۱۶۸۸ع مین انگریزون نے ارادہ کیا کہ بزور شمشیر اونکی زیادتی سے محفوظ رہین جب یہ خبر شاہنشاہ اورنگ زیب کو پہونچی کہ انگریز اس طرح اپنی فوج کے زور سے صوبہ دار کا مقابلہ کیا چاہتے ہین تو وہ نہایت خفا ہوا اور اوس عالم خفگی مین حکم دیا کہ انگریز اوسکے ملک سے نکال دیے جائین مطابق اس حکم کے تمام کارخانے انگریزون کے ضبط اور قرق ہو گئے اور تمام کاروبار اونکا تباہ ہونے کو تھا کہ اس عرصے مین پیغام صلح درمیان آیا اور پھر آشتی ہو گئی۔

بیچ سنہ ۱۶۹۰ع کے عظیم الشان پوتے اورنگ زیب نے جو اوس زمانے مین حاکم بنگالہ تھا اجازت اس امر کی دی کہ وہ اگر چاہین مقامات چناوتی و گوبندپور و کلکتہ خرید کرین سند اس اجازت کی شاید موجود نہین ہے مگر یہ امر متعلق تاریخ نویسی ہی نہین کہتا۔

بیچ سنہ ۱۷۵۶ع کے سراج الدولہ صوبہ دار بنگالے کا مقرر ہوا اور یہ شخص اول ہی مخالف انگریزون کا تھا اور گورنر کلکتہ نے ایک تحصیلدار ماتحت عہدے مرحوم نواب کو جو حاکم ملک

دعا کہ کا تھا سپرد اس صوبہ دار کے نکیا اسواسطے کہ صوبہ دار مذکور چاہتا تھا کہ اوسکو لوٹے
اس سبب سے سراج الدولہ ظاہر مین بھی ناراض ہوکر کلکتے پر حملہ آور ہوا اور بتاریخ پنجم ماہ اگست
مقام مذکور کو اپنے قبضے مین لایا اس لڑائی مین ایک سو چھیالیس انگریز گرفتار ہوئے اور
اونکو ایک مکان تنگ و تار مین شب بھر رکھا وہان بباعث خفاے دم کے اکثر اونمین سے
فوت ہوئے صرف تیئیس انگریز زندہ صبح کو اوسمین سے ملے بتاریخ دوم ماہ جنوری ۱۷۵۷ء مقام
کلکتہ دوبارہ تحت و تصرف انگریزان مین بمدد فوج مندراس ماتحت کلایو صاحب اور ایڈمرل واٹسن
صاحب کے آیا اور بتاریخ ۴ ماہ فروری کلایو صاحب نے فوج نواب پر غفلت مین حملہ کیا
اور اوسکو شکست دی نواب نے اب پیغام صلح کا دیا اور بتاریخ ۹ ماہ فروری ۱۷۵۷ء صلحنامہ
نمبر ۱ تحریر ہوا اور نواب نے وعدہ کیا کہ آیندہ وہ استحقاق کمپنی مین مزاحم نہوگا اور اجناس تجارت
اونکی بلا ادائے محصول راہہاے بری و بری سے گذر کرین اور سب کارخانجات مع مال
مغروبہ واپس دیا جاے اور اہالیان کمپنی کو اختیار رہے کہ مقام کلکتہ کو مستحکم اور جنگی بنائین
اور روپیہ اپنی ٹکسال مقرر کرین تین روز بعد اس صلحنامہ کے ایک اقرارنامہ نمبر ۲ اس مضمون کا
کہ نواب کے ہمراہ جنگ اور صلح مین رہین گے دستخط ہوا۔

اب درمیان ملک فرانس اور ملک انگریزان کے جنگ شروع ہوئی اور کلایو صاحب
نے مقام چندرنگر پر جو بتصرف فرانسیس تھا حملہ کیا سراج الدولہ نے مدد فرانسیس کی زر اور
فوج سے کی اور چاہتا تھا کہ اونسے اتفاق کرکے بخلاف انگریزان تمام ملک کو آمادۂ پیکار
کرے کہ اس عرصے مین سراج الدولہ کے اپنے اہلکاران مین سازش ہوئی کہ سراج الدولہ کو
خارج از حکومت کرنا چاہیے اور انگریز اس سازش مین شریک ہوے اور جعفر علیخان کے
ساتھ عہدنامہ نمبر ۳ منعقد ہوا۔

بتاریخ ۲۳ ماہ جون ۱۷۵۷ء جنگ پلاسی واقع ہوئی اور اس لڑائی مین سراج الدولہ
کی فوج بالکل شکست ہوگئی اور کلایو صاحب نے جعفر علیخان کو صوبہ دار بنگالہ مقرر کیا۔

بیچ ۱۷۵۷ء کے شاہزادہ شاہ عالم اپنے والد شاہنشاہ عالمگیر ثانی سے ناراض
ہوکر دہلی سے چلا آیا اور صوبہ داران ملک اودہ اور الہ آباد سے شرکت کرکے ارادہ فتح کرنے

ملک شرقی کا کیا اور چالیس ہزار فوج جمع کرکے مقام پٹنہ کا محاصرہ کیا۔

میر جعفر شاہزادہ کی فوج کشی سے نہایت ہراسان ہوا اور کلایو صاحب کو اپنی مدد کو طلب کیا کلایو صاحب جسقدر فوج بہم پہونچی اوسکی اپنے ہمراہ لیکر روانہ پٹنہ ہوے مگر قبل از پہونچنے کلایو صاحب کے تمام فوج شاہزادہ منتشر ہوگئی تھی۔

جب کلایو صاحب پٹنے سے واپس آئے تو نواب میر جعفر نے تین لاکھ روپیہ کی جاگیر معاف اونکو دی یعنی اوسقدر روپیہ کی جاگیر معاف اکی جسقدر کمپنی نے بالعوض زمینداری مقام کلکتہ کے وعدہ دینے کا کیا تھا یہ حال مفصل خاتمہ جلد اول مین لکھا ہے۔

بیچ سنہ ۱۷۶۰ء مین ایک گروہ سات جہاز جنگی کا مقام ہیوگلی جو ولایت فرنچ مین واقع ہے اتفاقاً آکر دریا کے وہان پر قائم ہوا میر جعفر نے خفیہ فرنچ کے بادشاہ کو تحریر کرنے کے یہ جہاز طلب کیے تھے وجہ یہ تھی کہ اوسکو اندیشہ انگریزون سے ہوا تھا اور اوسکا ارادہ تھا کہ بمقابلہ انگریزان اس فوج فرنچ کو موجود رکھے تاکہ انگریز زیادہ زور نکرنے پاوین اور فرنچ کو زور بھی ہندوستان کے نفع مین شریک ہونے کی تھی جو انگریز سب حاصل کرتے تھے یہ حال دیکھکر کلایو صاحب کو اول تو یہ اندیشہ ہوا کہ فرنچ سے انگریزون کی دوستی ولایت مین ہے اگر اونکی فوج پر حملہ آور ہوگا تو جوابدہی اوسکے ذمہ ہوگی کہ دوست کی فوج سے بغیر وجہ کے کیون جنگ آمد ہوا مگر اوسنے یہ خیال کیا کہ اگر وہ اس فوج فرنچ کو مقام چنسورا مین مقیم رہنے دیگا تو نواب اوسنے ساز کریگا اور انگریزون کی ترقی اور بزرگی مین فتور واقع ہوگا اوسکے رفع کرنے کے واسطے اوسنے بوجہ مخالف ہونے نواب کے ایک حکم اس مضمون کا حاصل کیا کہ جہازان فوج واپس چلے جائین بمجواے اس حکم کے اور بحیلہ تعمیل کرانے اوسکے کے کلایو صاحب نے اس گروہ جہازان پر یکبارگی خشکی اور تری سے حملہ کیا اور شکست فاش دے کر اونکے جہاز ضبط کرلیے بعد ازین ایک عہد نامہ معتادی بمہر دستخط ہوا اوسکی رو سے فرنچ نے وعدہ کیا کہ نقصانی فوج کشتی کی وہ انگریزون کو دینگے اور انگریزون نے وعدہ کیا کہ اونکے جہاز اور اسباب اونکو واپس دینگے۔

اسی عرصے مین ایک اقرارنامہ بمہر و دستخط میان نواب اور فرنچ کے تحریر ہوا اور اوسکی

تصدیق گورنر ان کونسل کلکتہ نے کی۔

میر جعفر نے بجیاں ادا کرنے روپیہ موعودہ کے زیادہ ستانی شروع کی اور مصاحبین نالائق کی صلاح مین آگیا اسپر مناسب متصور ہوا کہ اوسکو خارج کرکے اوسکے داماد میر قاسم علیخان کو بھیجا ہے اوسکے حاکم مقرر کرین میر قاسم علی مذکور سے بتاریخ ۲۷ ستمبر ۱۷۶۰ء عہدنامہ نمبر ۶ قرار پایا اور اوس عہدنامے کی رو سے مقامات بردوان اور مہدنا پور اور چٹگانگ قبضہ انگریزان مین آئے۔

اب میر قاسم اور انگریزون مین تکرار ازحد اس امر پر ہوئی کہ کمپنی کے ملازم کہان ستجارت بلا ادائے محصول سرکاری کرتے ہین اور شاہ شدہ یہ تکرار جنگ تک پہونچی آخرکار بتاریخ ۱۰ اگست ۱۷۶۳ء ایک عہدنامہ نمبر ۷ قرار پایا میر قاسم شکستہا سے متواتر کھاکر اور انگریزان مقیدین کو قتل کرکے خود ملک اودھ کو فرار ہوگیا اور وہان سے دہلی کو گیا اور ۱۷۶۴ء مین مثل غبار منفرق ہوا یعنے وہان کوئی کارنمایان اوس سے نہین ہوا اور اوسکی فوتیدگی مشہور نہوئی۔

بیچ ۱۷۶۳ء کے میر جعفر نے اقرارنامہ نمبر ۸ تحریر کیا اور وعدہ کیا کہ سوائے مبلغان موعودہ سابق پانچ لاکھ روپیہ ماہواری انگریزون کو اوسوقت تک دیگا جب تک زرافی وزیر اودھ سے جاری ہوگی۔

میر جعفر ۵ جنوری ۱۷۶۵ء فوت ہوا اور اوسکا ولد نجم الدولہ جانشین اوسکا ہوا نجم الدولہ سے عہدنامہ نمبر ۹ قرار پایا اوسکی رو سے کمپنی نے تمام ملک کی حفاظت اپنے ذمے لی اور نواب نے ایک یہ بھی شرط کی کہ وہ بمصلاح گورنر اور کونسل کے ایک نائب واسطے ارجاع کاروبار ملک کے مقرر کریگا اور اوسکی بدلی بغیر منظوری کونسل کی نہوگی۔

بیچ ۱۷۶۴ء کے شجاع الدولہ وزیر ملک اودھ نے بجریہ مدد قاسم علیخان مقام بہار پر حملہ کیا مگر شکست فاش پائی اور آخرکار آپ کو سپرد انگریزان کردیا تمام ملک اوسکا سوائے مقامات الہ آباد اور کوڑا اوسکو واپس دیگیا اور یہ دونون مقام شاہنشاہ دہلی کو دیے اور شاہنشاہ نے بالعوض اس خدمت کے دیوانی مقامات بنگالہ اور بہار اور اڑیسہ کے

کمپنی کو دیئے فرمان نمبر ۱ کی رو سے یہ خدمت کمپنی کو ملی اور کمپنی نے وعدہ کیا کہ پچیس لاکھ روپیہ سالیانہ نواب بلا عذر ادا کیا کریگا اور نواب سے وعدہ کیا کہ واسطے معمار نظامت کے ترپن لاکھ چیاسی ہزار ایک سو اکتیس روپیہ اوسکو مجرا ملا کریگا۔

نجم الدولہ تاریخ ۱۰ ماہ مئی سنہ ۱۷۶۶ء مر گیا اور اوسکا برادر خرد سیف الدولہ بعمر شانزدہ سالگی جانشین اوسکا ہوا اس سے ایک عہد نامہ نمبر ۱ اقرار پایا اس عہد نامے سے اوس نے ثبات اور تصدیق عہد نامجات سابق کی کی اور کمپنی نے وعدہ کیا کہ وہ اوسکی مدد درباب نظامت ملک کے کریگی اکتالیس لاکھ چیاسی ہزار ایک سو اکتیس روپیہ سالیانہ بطور مدد خرچ اوسکو مجرا ملیگا۔

بیچ سنہ ۱۷۷۰ء کے سیف الدولہ مر گیا اور برادر اوسکا مبارک الدولہ نامے بجاے اوسکے جانشین ہوا اور اس سے بھی عہد نامہ نمبر ۱۲ اقرار پایا جسکی رو سے مدد خرچ سالیانہ اکتیس لاکھ اکاسی ہزار نو سو اکانوے قرار پایا یہ آخر عہد نامہ نواب کے ساتھ ہوا اب صوبہ داری صرف نام کی رہگئی اور کل اختیار کاروبار کا تعلق کمپنی کے ہوگیا بیچ سنہ ۱۷۷۰ء کے مدد خرچ سوا لاکھ روپیہ رہگیا اور اب تک جاری ہے۔

بعفوان عہد نامہ منعقدہ تاریخ ۲۲ ماہ فروری سنہ ۱۷۷۲ء نمبر ۱۳ فیما بین وزارت کے اور انگریزان کے سرکار گورنمنٹ انگریزی نے مقام سیرام پور کا قبضہ حاصل کیا۔

عہد نامہ نمبر ۱

عہد نامہ اور اقرار نامہ جو سنہ ۱۷۶۵ء میں ساتھ سراج الدولہ کے قرار پایا

منصور الملک
سراج الدولہ شاہ قلیخان بہادر
ہیبت جنگ
غلام عالمگیر بادشاہ غازی

تفصیل مدات درخواست

درخواست اول

کہ کمپنی کی مراحمت درباب اول حقوق کے جو بموجب فرمان اور حسب الحکم کے

عطا ہوئی ہین سو اور فرمان اور حسب حکم کے تعمیل قرار واقعی ہو۔

و جو ہدایات موجب احکام فرمان کے کمپنی کو عطا ہوے ہین مگر اب تک صوبہ داروں سے نہین دیے ہین اب دیے جائین اور کوئی کسیطرح کی روک ٹوک نہو اور زمیندارون پر زور نہو۔

درخواست دوم

کہ تمام اجناس کہ کمپنی انگریزان کا یا جسپر اونکی دستک ہو خشکی اور تری سے مقامات بنگالہ مین رہا رواروزیہ مین بغیر دینے محصول یا کسیطرح کے جبر کے گذر کیا کرین اور کوئی زمیندار یا چوکیدار یا گذربان وغیرہ اس امر مین اوس سے تعرض نہو۔

درخواست سوم

کہ کمپنی کو سپرد کارخانجات متعلقات کلکتہ و قاسم بازار و ڈھاکہ و غیرہ جو اونسے لیے گئے ہین مسترد ہون۔

کہ تمام مال و اسباب کمپنی کا یا اونکے کارخانہ داروں کا اور ملازمین کا اکثر مقامات اور اورنگ سے لیا گیا ہے جیسی حالت مین لیا گیا ہے اوسی حالت مین واپس ہو اور کہ جو مال اونکا تلف ہو گیا ہو یا خراب ہو گیا ہو اوسکا معاوضہ روپیہ سے دیا جاے اور یہ روپیہ موجب تجویز منشی خانہ نواب کے دیا جاے۔

درخواست چہارم

کہ کمپنی کو اختیار ہے کہ مقام کلکتہ کو ایسا مستحکم بنا ین جس سے اونکو اپنی حفاظت کا اطمینان ہو اور اسمین مزاحمت یا روک ٹوک نہو۔

درخواست پنجم

کہ تمام عملی نگر کلکتہ مین اوسی طرح روپیہ بنایا جاے جیسا مرشد آباد مین بنتا ہے اور کہ یہ روپیہ موزون اور ایسا ہی اچھا ہے جیسا مرشد آباد مین بنتا ہے اور اس روپیہ پر بٹہ نہ لگے گا۔

درخواست ششم

کہ یہ سب درخواستین بعبارت مستحکم بتصدیق کی جائین بحضوری خدا اور اوسکے رسول کے اور اپنے دستخط اور مہر نواب کی اور اوسکے چند جلیل القدر اہلکارون کی ہو۔

درخواست ہفتم

اور اینکہ ایل چارلس وٹسن اور کرنیل کلایو منجانب قوم انگریزان اور کمپنی انگریزان وعدہ کرتے ہین کہ اس تاریخ سے تمام نزاع انکی ملک بنگالہ سے موقوف ہوا اور انگریز ہمیشہ آشتی اور دوستی سے ساتھہ نواب کے پیش آینگے اوسوقت تک کہ جب تک کہ شرائط مرقومہ بالا کی تعمیل ہوتی رہے گی اور کوئی خلاف اونکے نہوگا۔

نواب منصور الملک
مرزا محمد سراج الدولہ نواز ش علیخان بہادر صولت جنگ
غلام عالمگیر بادشاہ منصور

میر جعفر خان بہادر
غلام
عالمگیر بادشاہ منصور

راجہ دولب رام بہادر
غلام
عالمگیر بادشاہ منصور

اقرار نامہ منجانب کمپنی بشرط کورنر اور کمپنی مرقومہ ۹ ماہ فروری ۱۷۵۷ء مطابق ۱۹ جمادی الاول ۱۱۷۰ھ

ہم ایسٹ انڈیا کمپنی روبروے نواب منصور الملک سراج الدولہ شاہ قلیخان بہادر صولت جنگ ناظم بنگالہ و بہار و اوڑیسہ بدستخط و مہر کونسل اور باقرار واثق اور قول راسخ بیان کرتے ہین کہ کاروبار کارخانجات کمپنی درمیان علاقہ زیر حکم نواب ممدوح بطریق سابق جاری رہے گا اور کہ ہم ہرگز کسی شخص پر بلاوجہ سختی اور تشدد نکرینگے اور کہ ہم ہرگز کسی شخص کو جسکے ذمہ کچھ مطالبہ سرکار کا ہوگا اور کسی

تعلقدار یا زمیندار اور رعیت کو کوئی اور انکو کوئی پناہ نہ دینگے اور کہ ہم کبھی خلاف شرائط مقبولہ نواب مہدوح نہ کرینگے اور کہ ہم اپنا کاروبار مثل سابق جاری رکھینگے اور کبھی کسی شے میں ان شرائط سے انحراف نہ کرینگے۔

پروانہ و دستک بتائید شرائط بالا

پروانہ و دستک مجریہ سراج الدولہ مرقومہ ۹ ماہ رجب

انگریزی کمپنی کے اسباب کی آمد و رفت خشکی اور تری سے اضلاع بنگالہ و بہار و اڑیسہ میں بحفاظت۔ دستک و مہر کمپنی مذکور لفحوائے فرمان شاہی ہے اور بمضمون فرمان ہم بھی بنظر حفظ کرتے ہیں خبردار کسی حیلے سے اونکے اسباب کی آمد و رفت میں چونکیات سے مزاحمت نہ واقع ہو بمضمون فرمان اونکے محصول کا ثلث بارہ مقرر ہو مجبور و عاجز نہ کیا جاوے اونکو اسباب لانے لیجانے میں اور اونکے آدمیوں سے ایک حبہ نہ لو اور انگریزی کمپنی کے کارخانجات سے کسی شے پر مزاحم نہ ہو بلکہ نگران رہو کہ اونکے کاروبار میں کسیطرح کا حرج تمھارے علاقجات میں واقع نہ ہو۔

ثلث بارہ محصول کا

پندرہ قطعہ پروانجات قسم محررہ بالا ایک ہی تاریخ میں مہر نواب سراج الدولہ نام بہ بہ حکام و زمینداران جاری ہوئے۔

پروانہ مہر نواب [illegible] الدولہ بنام [illegible] مرقومہ [illegible] ماہ [illegible] سنہ [illegible] جلوس

تمام اسباب انگریزی کمپنی کا بموجب [illegible] شاہی بحفاظت۔ دستک کمپنی مذکور خشکی اور تری کی راہ سے اضلاع بنگالہ بہار و اڑیسہ میں آمد و رفت رکھتا تھا ہم بھی وقت سے بالا دارے محصول بموجب قاعدہ قدیم سابق اسباب مذکور کی آمد و رفت ملحوظ کرتے ہیں اور کوئی شخص اونکے مزاحم نہ ہو کہ اب حضرت انکی سے کہ بنام اہلکاران سرکاری مقامات درج کہ دیگا کہ وجگہ یہ واگہ نگر بندر ہوگلی و ریگانتی و چتپوری و مرشد آباد و پورنیا اسد رجلم ہو کہ وہ اپنے اپنے علاقے سے اسباب مذکور کو بلا مزاحمت و طلبی کاثلث بارہ یعنی محصول کشتی و دیگر جہوب ہو کا شاہی سے انکی نسبت ممنوع ہیں گذر کرنے دیں اور

اونسے ایک حبہ نہ لین اور اسیطرح اونکے تماشہ گان اور ملازمین کو تنگ اور رق نکرین اور سب احکام کے عمل مین لاوین

دستک مہر نواب سراج الدولہ بہادر قومہ ۱۰ جلوسی الٰہی مطابق ۱۰ ماہ مارچ سنہ ۱۷۵۷ عیسوی جلوس

بنام جمیع فوجداران و زمینداران و چوکیداران و سرکاران راستہ اطلاع ہو کہ اوسا واولیہ آنکہ

تمام اسباب انگریزی کمپنی کا جو بفحوائے فرمان شاہی بحفاظت دستک کمپنی مذکور خشکی اور تری کی راہ سے اطلاع مذکور تا بالایین آمد و رفت رکھتا تھا ہم بوقت سے مثل سابق اونکی نسبت حکم معافی محصول دیتے ہین اور اونکے تصدق سابق کو منظور رکھتے ہین جواب بحفاظت دستک انگریزی جاتا ہو مثل سابق اوسکو کہ کرنے دو اور اوس سے مزاحم نہو اور نہ محصول کات بارہ یا اور کوئی محصول بفحوائے فرمان شاہی نسبت اسکے ممنوع ہے اوسے وصول کرو اور نہ ایک حبہ کبھی اونسے لو اور نہ اونکے ملازمین کو تنگ کرو پس باید کہ کمپنی مذکور کو بالکل سب احکام عمل مین لاوے

پروانہ نواب سراج الدولہ بنام عزیل کمپنی و تعمیر دار الضرب مقام کلکت

یکم ماہ شعبان سنہ چار آفتاب کا ملک جاری ہوا ہے اور تمام محصلون مین سنہ چار آفتاب کا سکہ دھالا جاتا ہے خبردار ہو اور ایک دار الضرب مقام کلکت بنام ہلی نگر تعمیر کرے اور جو نقرہ اور طلا تمھارے قوم کے لوگ لاتے ہین اوسکی مہر اور روپیہ ہون اوسکا ہلی نگر وزن اوسکا مطابق وزن مہر اور روپیہ دار الضرب مرشد آباد کے ہو بنام ہلی نگر سینے کلکتہ تم اپنا روپیہ ڈھالو گے اور وہ بالعوض محصول زمین وغیرہ لیا جائیگا اور کوئی شخص اوسپر مبلغ نہ لگائے گا اور نہ بٹہ طلب کرے گا اسپر دھیان رہے کہ دوسری قوم کے طلا اور نقرہ کا سکہ تم ہرگز نہ ڈھالو گے

اقرارنامہ جو فیما بین کرنیل کلایو صاحب اور نواب سراج الدولہ صاحب بتاریخ ۱۲ ماہ فروری سنہ ۱۷۵۷ عیسوی

مطابق ۱۲ جمادی الاول کے تحریر ہوا۔

مین کرنیل کلایو ثابت جنگ بہادر سپہ سالار فوج انگریزی مقیم بنگالہ قسمیہ بیان کرتا ہون بحضور خدا و حضرت مسیح کہ فیما بین نواب سراج الدولہ اور انگریزون کے صلح ہے انگریز مطابق شرائط عہد نامے کے جو نواب صاحب کے ساتھ کیا گیا ہے کاربند ہونگے اور جب تک نواب صاحب اپنی شرائط کے مطابق کام کرینگے اوس وقت تک انگریز اونکے دشمن کو اپنا دشمن تصور کرینگے اور جب کبھی طلب مدد کرینگے تو ہر قسم کی مدد جو حیطۂ اختیار مین ہوگی دیجاے گی۔

نمبر ۳

عہد نامہ جو جعفر علیخان کے ساتھ ہوا

مین خدا اور رسول کی قسم پر کہتا ہون کہ مین جب تک زندہ ہون اس عہد نامے کے مطابق کام کرونگا۔ یہ الفاظ جعفر خان کے خاص دستخط سے ہین۔

میر محمد
جعفر خان بہادر
غلام عالمگیر بادشاہ

عہد نامہ جو ایڈمیرل اور کرنیل کلایو صاحب ثابت جنگ بہادر اور گورنر ڈوک صاحب اور مسٹر واٹس صاحب کے ساتھ ہوا۔

شرط اول

یہ کہ جو شرائط ہنگام صلح ساتھ نواب سراج الدولہ منصور الملک شاہ قلیخان بہادر ہیبت جنگ کے قرار پائے ہین اون شرائط کے مطابق مین اقرار کرتا ہون کہ کاربند ہونگا۔

شرط دوم

یہ کہ دشمن انگریزون کے میرے بھی دشمن ہین خواہ ہندوستانی ہون اور خواہ یورپ والے۔

شرط سوم

یہ کہ تمام اسباب اور کارخانجات فرانسس والون کے جو اضلاع بنگالہ کہ بہشت آدم ہے اور بہار اور اوڑیسہ مین واقع ہین سب قبضہ انگریزان مین رہینگے اور ہم ہرگز اونکو ان زمون اضلاع مین قیام کرنے کی اجازت نہ دینگے۔

شرط چہارم

یہ کہ بلحاظ نقصان جو انگریزی کمپنی کو بباعث نواب کے لینے اور لوٹنے کلکتہ کے عاید ہوا ہے اور جو فوج کے رکھنے سے اوسکا خرچ ہوا ہے ہم اونکو ایک کرور روپیہ دینگے۔

شرط پنجم

یہ کہ بالعوض اسباب انگریزان قدیم کلکتہ جو لٹگیا ہے ہم اقرار کرتے ہین کہ پچاس لاکھ روپیہ اونکو دینگے۔

شرط ششم

یہ کہ بالعوض اسباب ہندو مسلمان اور دیگر رعایا کلکتہ کا غارت ہوگیا ہے پچاس لاکھ روپیہ دیا جائیگا۔

شرط ہفتم

یہ کہ بالعوض اسباب جو اونکو ان لوگون سے کلکتہ کا غارت ہوا ہے ہم استہار دیتے ہین کہ سات لاکھ روپیہ دینگے اور تقسیم اس کل روپیہ کی جو بنا فرد اور اعزا انگریز اور ہندو اور مسلمان وغیرہ پر ہوا ہے اور کونسل اور کپتان ملایر صاحب شجاع الدولہ بہادر کی راے پر اور کونسل کی راے پر رہے گی وہ جسکو مناسب تصور کرینگے روپیہ دینگے۔

شرط ہشتم

یہ کہ درمیان مغلان کے جو گرد و نواح کلکتہ کے واقع ہے اکثر قطعات زمین ہندو اونکے ہین علاوہ اونکے ہم انگریزی کمپنی کو پیشکش کرتے ہین کہ ہر خندق مذکور کے علاوہ

شرط ششم

یہ کہ تمام زمین جو بجانب جنوب کلکتہ تا مقام کلپی واقع ہے زمیداری انگریزی کمپنی کی مین تیار کی جائیگی اور تمام عمال اوس مقام کے زیر حکم اونکے تصور ہونگے اور محاصل اوسکا بمثل دیگر زمیداران کمپنی ادا کیا کرینگے۔

شرط دہم

یہ کہ جب کبھی ہم انگریزی مدد طلب کرینگے تو ہم اونکے مصارف خورد و پوشاک کا متحمل ہونگے

شرط یازدہم

یہ کہ ہم کوئی تعلق جدید نہ کرینگے بغیر کلی اسکے منفصل دریاے گنگ تعمیر نہ کرینگے۔

شرط دوازدہم

یہ کہ جب مین حکومت ان تینوں اضلاع پر مامور ہوجاؤنگا تو مبلغان مذکورہ بالا بلا عذر اور ایمانداری کے ساتھ ادا کرونگا۔ ہر قرینہ دار ماہ رمضان سے جلوس

شرط مستزاد

شرط سیزدہم

یہ کہ بشرطیکہ میر جعفر خان بہادر انصاف بیان شرائط مذکورہ بالا کی کرین اور قبول فرمائیں تمام شرائط جو ہم بجانب جنوب بنجریل ایسٹ انڈیا کمپنی کے قرار دیتے ہین پابند رہینگے اور کرین تو ہم از روے انجیل اور بروے خدا کے وعدہ کرتے ہین کہ ہم میر جعفر خان بہادر کی مدد ہی تمام فوج سے درباب حاصل کرنے صوبہ داری اضلاع بنگالہ و بہار و اوڑیسہ کے کرینگے اور یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ اوسکے دشمنون کے مقابلے مین بھی بشرط استدعا ہم اوسکی مدد کرینگے اگر وہ بمکام خطاب پانے نوابی کے تمام شرائط مذکورہ بالا پورا کرین۔

یہ شرط کمپنی کے کوانف مین نہین پائی مگر بصفحہ ۱۱ اپنے کس کتاب نمبر ۱ پریل مین درج ہے اور چونکہ کوئی وجہ سبب کی نسبت صداقت اوسکے پائی نہین جاتی لہذا یہ شرط بھی آخر عہد نامہ نواب میر جعفر کے درج کی گئی۔

اسناد و پروانجات تاسیس عہدنامہ بالا

اول سند عام مہر عنبر عینان

بنام جمیع حاکمان و متصدیان سال و استقبال و جمیع ناخدایان و فوجداران بیت داران و مہمانداران و محافظان و نوکریان و ملازمین سرکار مقیم اضلاع بنگالہ و بہار و اڑیسہ سلمہ کہ چونکہ موجب فرمان او جسب الحکم شاہی سے انگریزی کمپنی تمام متعلقہ کے جملہ اسباب و متاع سے مستثنا ہونی سب اسواسطے ہمکو ایشاد کرتے ہین —

کہ جو کچھ اسباب تجارت کمپنی کے گماشتے اپنے کوٹھی نجات یا دیگر مقامات سے لاوین یا جہان لیجاوین خواہ بر اوتری یا خشکی اور اونکے پاس مشتمل ہی اونکے مالکسے کارخانہ کی مہر تم اونسے کچھ طلب نکرو اور نہ اونسے کچھ اوس اسباب کے متعلق ناتمام فیصلہ لو معلوم کرو کہ اونکو کل اختیار خرید و فروخت کا ہے تم اونکو مانع یا مزاحم نہ ہو سکو نہ چاہتے کہ اونسے نقی یا منکہان یا کوئی اور محصول جو بیوپاریون سے لیا جاتا ہے کمپنی کے گماشتون سے طلب کرو کمپنی کے گماشتے خود بلا مداخلت دلال لوگون کی خرید و فروخت کرینگے اور اگر اونکی مرضی ہو کی تو دلالون کو دخل دینگے تمکو لازم ہے کہ اونکی اجازت خرید و فروخت مین کرو جہان وہ خرید و فروخت کرین جو کوئی ان احکام کے خلاف کرے کو اوسکی سزا دہی کا اختیار انگریزون کو ہے اگر کچھ اسباب کمپنی کا چوری جائیگا تمکو برامد کرنا ہوگا یا اوسکی قیمت اوا کرنی ہوگی اگر کسی سود اگر یا کسی اور شخص کے نوکے واسطے روپیہ کمپنی کا ہوگا تمکو لازم ہے کہ روپیہ مذکور تم کمپنی کے گماشتون کو اونسے دلواؤ تمکو پہنچا ہے کہ تم اونکی کشتیون کو روکو بجیلہ و معمول کرنے کے بارہ یا دیگر مجاصل کشتی اور یہ بھی معلوم کرو کہ کشتیان کمپنی کی ذاتی ہون یا اوسکے گماشتون نے بکرایلی ہون کسی پر محصول نہ لیا جائیگا اگر کسی سند کی نقل مہر قاضی کمپنی کے پاس ہو تو تم اوسکو معتبر سمجھو اور اصل سند اونسے طلب نکرو اگر کوئی قرضدار کمپنی کا روپوش یا فرار ہو جائے تو تم اوسکو اپنے پاس پناہ نہ دو اور نہ اونکو عوض غدر است پیش کرو بلکہ اونکو گرفتار کر کے سپرد کمپنی کے گماشتون کے کرو فوجداری کا خرچ وغیرہ مصارف فوجداران جسکی مبالغت حضور بادشاہ سے ہے تم انگریزون سے یا اونکے گماشتون سے

یا رعایا سے طلب نکرو اگر انگریزی کمپنی کسی مقام پر صلاع بنگالہ و بہار و اڑیسہ مین سوائے
کارخانجات قدیم کے کوئی نیا کارخانہ بنایا چاہے تو تم اونکو چالیس بیگہ زمین دو اگر کوئی
جہاز انگریزی بباعث سختی ہوا کے طوفانی ہو جاوے یا شکستہ ہو جاوے تو جہان تک
ممکن ہو تم مدد کر کے اسباب اور سواران جہاز کو بچاؤ۔ اور اسباب اونکا نکلوا کر اونکو
دلوا دو اور جو تنخواہ و عوض معمول جو حضور بادشاہ سے منع ہو گیا ہے طلب نکرو۔

ایک لکھسال مقام کلکتہ مین مقرر ہوئی ہے اوسمین جو مہر یا روپیہ بنے گا اور برابر وزن
اور مقدار مرشد آبادی روپیہ اور مہر کے ہوگا وہ خزانہ شاہی مین جانہ ہوگا جو کچھ یہ تحریر ہوا ہے
اونکی تعمیل کرو اور بموجب ہمارے لکھنے کے کاربند ہو اور ہر سال سند جدید طلب نکرو فقط
محررہ ۲۷ ماہ شوال سنہ جلوس مطابق ۵ ماہ جولائی سنہ ۱۷۶۵ع

پروانہ دوم مشتمل بر خط جعفر علیخان و بہت جازت بحصال

بنام عبد مکان قوی دل شجاعت و بہادری تکیہ گاہ سپہ سالاران و ملک التجاران
انگریزی کمپنی ہمیشہ و عنایت شاہنشاہ [illegible]

ایک لکھسال مقام کلکتہ [illegible] اوسمین جو مہر یا روپیہ بنے گا اور طلا کے
[illegible] اور مقدار مرشد آبادی [illegible] ہوگا اور [illegible]
کلکتہ اوسمین [illegible] ہوگا یا جب روپیہ اور [illegible] بنگالہ [illegible] روپیہ مین
[illegible] اوسکے خزانے مین [illegible] جہاز سکے اور کسور وغیرہ [illegible]
[illegible]

مہتمد روی عالمگیر بادشاہ غازی شجاع الملک حسام الدولہ
میر محمد جعفر خان بہادر و مبارت جنگ بتاریخ [illegible] شہر ذیقعدہ سنہ جلوس

پروانہ سوم بابت عطایات زمین

۱۱۷۰
عالمگیر شاہنشاہ غازی
فدوی
میر محمد جعفر علیخان بہادر شجاع الملک
حسام الدولہ مہابت جنگ سہ جلوسی

زمیداران چودھریان متعلقداران مقدمان رعایا متوطنان چکلہ ہوگلی و دیگر مقامات بنگالہ بہشت زمین معلوم کرو کہ زمینداری چودھرایت اور تعلقداری مقامات مندرجہ فہرست ذیل کے بموجب عہدنامے کے مشہور اور نامی گرامی انگریز کمپنی کو کہ شان اور رونق تجارت کی اپنے سے عطا ہوئی کمپنی مذکور اسکا لحاظ رکھے گی کہ بموجب رسم اور رواج ملک کے حکمرانی کریں اور اونسے کسی درجہ بھی انحراف نکریں اور بہبودی رعایا مدنظر رہے تمپر فرض ہے کہ تم وجہ نالش کی رعایاے کمپنی کو ندو اور وہ ایسی رعایت سے حکومت کرینگے کہ ہر روزہ ترقی کاشتکاری کی ہوگی اور تمام بدنظمی رفع ہوگی اور شراب خواری اور دیگر کردار زشت موقوف ہونگے اور محاصل شاہی بروقت سرکار مین پہونچے گا اور اونسے مقامات جو جوانب مغرب کلکتہ کے آنروے دریاے گنگ واقع ہین وہ کمپنی سے علاقہ نہین رکھتے تمکو معلوم ہو اے زمیداران وغیرہ کہ تم ماتحت کمپنی کے ہو اور جسطرح وہ تم سے پیش آئین خواہ بطور نیک یا بد تمکو اوس بموجب رہنا ہوگا یہ ہمارا حکم محکم ہے

پرگنہ نگرا	پرگنہ وکھین ساگر
پرگنہ خاصپور	حصہ پرگنہ کلکت
پرگنہ مدنل	حصہ پرگنہ پکلان
پرگنہ اختیارپور	حصہ پرگنہ مین پور
پرگنہ برجتی	حصہ پرگنہ امیرآباد
پرگنہ عظیم آباد	حصہ پرگنہ محمدامین پور
پرگنہ مدگوچا	ملنگ محال
پرگنہ چاکلہ	پرگنہ ہتیاگڈہ
حصہ پرگنہ شاہ پور	پرگنہ میدا
شاہ نگر	حصہ پرگنہ اکبرپور
حصہ پرگنہ گڈہ	حصہ پرگنہ بلیائی
پرگنہ کاری جوی	حصہ پرگنہ بندری

سوعت محال

مرقومہ پنجم ربیع الثانی سنہ جلوس ۴ (اسکے مطابق شاید ۲۰ ماہ دسمبر ۱۷۶۰ء ہوگی)
نواب کے دستخط سے لفظ فقط لکھا ہے۔
مہاراجہ دولت رام نائب کے دستخط سے لفظ ملاحظہ شد لکھا ہے
مہاراجہ رامجی بلدیو جفر نویس کے دستخط سے یہ الفاظ لکھے ہین
پنجم ربیع الثانی سنہ جلوس ۴ درج دفتر شاہی شد
راجہ کنجہاری دیوان بنگالہ کے دستخط سے یہ الفاظ لکھے ہین
پنجم ربیع الثانی سنہ جلوس ۴ درج کتاب دیوانی شد

پروانہ چہارم دستخطی جعفر علیخان بابت شورہ

اب بوسیلہ کرنیل کلایو صاحب کے تمام زمین شور ضلع بہار کی شروع سال ۱۱۶۵ھ سے انگریزی کمپنی کو بجاے خواجہ محمد وحید کے عطا کی گئی اسواسطے بنام تمہارے نفاذ حکم ہے کہ تم امینکے گماشتون کا دخل تمام زمین شور ضلع مذکور پر دیواو اور شورہ سازون کو حکم دو کہ کوئی ایک پیسا بھر شورہ بھی کسی اور شخص کے ہاتھ فروخت نکرین اور تم کمپنی مذکور سے نذرانہ مقررہ کا روپیہ بابت زمین مذکور کے وصول کرو۔

منظور

سنہ پنجم بابت زمینداری زمین شور پریسیڈنسی انڈیا کمپنی عنایہ مہر نواب امیر الدولہ میر محمد صادق خان بہادر اسد جنگ دیوان صوبہ بنگالہ المعروف بہ نواب میرن
بنام متصدیان حال و استقبال و چودھریان و قانونگویان و ساکنان و مزارعین قصبت پرگنہ کلکتہ وغیرہ سرکار ست کام وغیرہ متعلق بہشت زمین یعنی صوبہ بنگالہ معلوم کرو
کہ باعث فرد سوال دستخطی شان ریاست و انتظام شجاع الملک سمام الدولہ میر محمد جعفر خان بہادر مہابت جنگ ناظم صوبہ مذکور و فرد حقیقت و مچلکہ دستخطی مطابق اوسکے مضمون جنکی تعین مفصل

تحریر ہین کارزمینداری پرگنات مصرحہ بالا بالعوض مبلغ بست ہزار یکصد و یک روپیہ پیشکش و غیرہ کا رشاہی
موجب خلاصہ کے ماہ پوس ۱۱۶۴ بنگالہ ملک التجاران انگریزی کمپنی کو اس مطلب سے عطا ہوئی کہ
وہ مطابق رسم و رواج ملک حسب بندوبست کاربند ہونگے اور کسی وجہ سے اوسکی احتیاط اور
لحاظ سے پہلوتہی نکرینگے اور کہ وہ وقت مقررہ پر حق سرکار ادا کیا کرینگے اور ایسی خوشنودی
رعایا اور اقوام رذیل سے پیش آینگے کہ پرگنے کی بہبودی اور ترقی ہوگی اور وہ دیوان وغیرہ کو
اس علاقے مین رہنے نہ دینگے اور شایع عام کی ایسی حفاظت کرینگے کہ مسافر بلا وسواس اور
خلش کے آمد و رفت کیا کرین اور کہ اگر خدانخواستہ کسی شخص کا مال چوری جائیگا تو وہ مال و مجرم کو پیدا
کرینگے اور مال مالک کو واپس کرا دینگے اور مجرم کو سزا کو پہنچائینگے اور اگر اونسے مال و مجرم
پیدا نہو گا تو وہ ذمہ دار مال مسروقہ کے ہونگے اور کہ وہ نگہبانی اس طرح کی کرینگے کہ کوئی مجرم کسی
جرم کا یا شراب خوری کا اونکے علاقے مین نہو گا اور حسب قاعدہ وہ بعد سال کے استعفا دینگے
اور کہ حساب زمینداری موافق قاعدے کے سال بسال دفترخانہ سرکاری مین دیا کرینگے اور جو
محاصل حضور شاہنشاہ پشت پناہ دین و زمان سے ممنوع ہین اونکو وہ طلب نکرینگے۔

اب بخشندی وغیرہ پر فیرس ہے کہ وہ کمپنی مذکور کو زمیندار دی حق عملاقجات عطیت کا
مقرر کرین اور جو حقوق زمینداری ہوتے ہین وہ اونکے تعلق سمجھین اور اس بارہ مین موافق اسکے
بدل تعمیل کرین — محررہ یکم ربیع الثانی سنہ جلوس

اب خلاصہ محولہ تحریر ہذا رقم پذیر ہو

تفصیل خلاصہ

بلحاظ فرمود سوال بستخطی نشان ریاست و انتظام شجاع الملک حسام الدولہ میر محمد جعفر خان بہادر
مہابت جنگ ناظم صوبہ و فرد حقیقت و مچلکہ بستخطی مطابق اوسکے مضمون جنکا مفصل ہمین درج ہے
کارزمینداری قسمت پرگنہ کلکتہ وغیرہ سرکار ست گام متعلق بہشت زمین یعنی صوبہ بنگالہ بالعوض بست ہزار
یکصد و یک روپیہ پیشکش وغیرہ سرکار شاہی ماہ پوس سنہ بنگالہ ۱۱۶۴ ملک التجاران انگریزی کمپنی کو عطا ہوا

موضع محال

محال در بست محال قسمت

وضع

تعداد انکی بموجب فرد دستخطی قانونگویان صوبہ سے ہے

دستخط بقلم خاص

سند دی جاے

خلاصہ فرد سوال

زمینداری قسمت پرگنہ کلکتہ وغیرہ سرکار ست گام وغیرہ متعلق بہشت زمین یعنی صوبہ بنگالہ ملک التجاران انگریزی کمپنی کو عطا ہوئی کمپنی مذکور کی درخواست یہ ہے کہ رعایا مطمئن نہوگی جب تک انکو سند عنایت نہوگی اسواسطے انکی درخواست ہے کہ سند حضور سے مرحمت ہو اور وہ وعدہ کرتے ہین کہ بست ہزار یکصد ویک روپیہ پیشکش وغیرہ سرکار شاہی گذرانینگے اس بارہ مین کیا حکم حضور ہے

وعدہ محال

محال دروبست — محال قسمت

وعدہ — وعدہ

تعداد بموجب فرد دستخطی قانونگویان صوبہ کے

وعدہ عمارت ۱۰ ۱۲ گنڈہ ۳ کوڑی

تفصیل قسمت پرگنہ کلکتہ وغیرہ سرکار ست گام وغیرہ دستخطی رائے رایان کے ہے

بیچ اضلاع چکلہ ہوگلی کے

وعدہ محال

محال دروبست — محال قسمت

وعدہ — وعدہ

تعداد روپیہ

وعدہ عمارت ۱۴ ۱۱ گنڈہ ۱ کوڑی

قسمت	شرح تقسیم	شرح محال	تعداد روپیہ	سرکار
پرگنہ کلکتہ	۱۶	قسمتیہ	وعدہ اجارہ ۶ ۱۳ گنڈہ	ست گام
			حصہ کمپنی — حصہ رام کانت	
			وعدہ بیارہ ۸ ۱۱ گنڈہ ۱ کوڑی — ماعدہ ۱۳ ۲ گنڈہ ۳ کوڑی	
پرگنہ مگرا	۱۶	ایضاً	سلوعدہ حاصلہ ۱۳ ۱۶ گنڈہ ۱ کوڑی	ایضاً
پرگنہ خاصپور	۱۶	دروبست	سلماعدہ ۱۳ ۲ گنڈہ	//
پرگنہ نمک	۱۶	//	وعدہ مالیہ ۵ گنڈہ	//

قسمت	شرح تقسیم	شرح محال	تعداد روپیہ	سرکار
پرگنہ سری ہٹی	۱۶ سے	دروبست	سہ مالہ عہ ۴ سے ۱۳ اگنڈے ۳ کوڑی	ست گام
پرگنہ اختیارپور	۱۶ سے	ایضاً	معہ عامہ عہ ۱ سے ۸ گنڈے	ایضاً
پرگنہ دکھن ساگر	۱۶ سے	،،	سہ ۷ سے ۱۲ گنڈے ۲ کوڑی	،،
پرگنہ شاہ نگر	۱۶ سے	،،	مالہ عہ ۷ سے ۱۴ گنڈے	،،
پرگنہ عظیم آباد	۱۶ سے	،،	عہ ،،	،،
پرگنہ گدہ	۱۶ سے	،،	معہ عامہ عہ ۹ سے ۱۵ گنڈے	سلیم آباد
پرگنہ مودا گوچا	۱۶ سے	،،	رسد لمالہ عہ ۱۰ سے	،،
پرگنہ بیجا گلی	۱۶ سے	،،	سہ مالہ عہ ۴ سے ۵ گنڈے	،،
پرگنہ کاری چپری	۱۶ سے	،،	عامہ عہ ۸ سے	،،
پرگنہ مان پور	۱۶ سے	قسمتیہ	سہ عامہ عہ ۱۰ سے ۱ گنڈے ۱ کوڑی	،،
		حصہ کمپنی	حصہ رام کنت	
		سہ لمالہ عہ ۳ سے ۱ گنڈے	رسد عہ ۹ سے ۱۸ گنڈے	
پرگنہ پیکان	۱۲ سے	،،	لمالہ عہ ۱۰ سے ۶ گنڈے ۳ کوڑی	،،
پرگنہ امیرآباد متصل چتاپور	۳ سے	،،	سہ عہ ۱۰ سے ۹ گنڈے	،،
پرگنہ حویلی شہر دیہہ سعدپور	بلا تقسیم	،،	سہ عامہ عہ ۱۱ سے ۸ گنڈے	،،

قسمت	شرح تقسیم	شرح محال	تعداد روپیہ	سرکار
پرگنہ محمد امیر پور دیہہ خاص	بلا تقسیم	قسمت	ماہوار ۵ ر ۰ اگنڈ	سلیم آباد
پرگنہ نوب نمک و موم	″	″	ماہانہ ۱۳ ر اگنڈ	″
پرگنہ ہتیا گڈہ	۱۶ ر	دروبست	سالانہ ۷ ر ۱۹ اگنڈ ۲ کوڑی	″
پرگنہ میدا	۱۶ ر	″	سالانہ ۱۴ ر ۱۰ اگنڈ	″
پرگنہ اکبر پور	۱۶ ر	″	سالانہ ۱۵ ر ۰ اگنڈ	″
پرگنہ شاہ پور	۱۶ ر	″	سالانہ ۱۲ ر ۲ اگنڈ ۲ کوڑی	″
پرگنہ ابواب فوجداری وغیرہ	بلا تقسیم	قسمت	سالانہ ۱۲ ر ۱۹ اگنڈ ۲ کوڑی	″
قسمت پرگنہ ابواب فوجداری و پیشکش کونکو		محال	سالانہ ۱۱ ر ۱۶ اگنڈ ۳ کوڑی	
		محصول بجہ معاف	۱۱ ر ۱۶ اگنڈ ۳ کوڑی	
سایر ہتیا گڈہ میدا مدخل مودا گوچہا متعلق کوٹ اختیار پور	۱۳ ر ۱۱ اگنڈ	قسمت	سالانہ ۰ ر ۰	

قسمت پرگنہ بلیا بسنداری سرکار سلیم آباد بنام صاحب نگر بیچ اضلاع چکلہ بردوان کے مشتمل اوپر موضع بہلا و تمام زمین بجانب شرق دریاے گنگ

تقسیم

۱۰

محال قسمتیہ

تعداد

اعلی مالالوہ
۱۱ سر ۲ گنڈہ ۱ کوڑی

دستخط خاص مبین مضمون کہ

بعد داخل ہونے مچلکہ اور ضامنی کے حسب ضابطہ سند عطا ہو

مضمون فرد تحقیقت

بلحاظ فرد سوال و دستخطی شان ریاست و انتظام شجاع الملک حسام الدولہ میر محمد جعفر خان بہادر مہابت جنگ ناظم صوبہ مضمون جسکا اسمین مفصل مندرج ہے کا زمینداری قسمت پرگنہ کلکتہ وغیرہ سرکار ست گام وغیرہ متعلق ہشت زمین یعنی صوبہ بنگالہ بعوض بست ہزار یکصد و یک روپیہ پیشکش وغیرہ سرکار شاہی ملک التجاران انگریزی کمپنی کو عطا ہوا اور کمپنی مذکور نے مچلکہ اور ضامنی داخل کیا اور درخواست واسطے سند کے گذرانی اسمین حضور کا حکم محکم کیا ہے۔

موعب محال

در وبست قسمت

تعداد روپیہ موجب فرد دستخطی قانونگو صوبہ کے

اعلی حاصل
۱۰ سر ۲ گنڈہ ۳ کوڑی

دستخط خاص مبین مضمون

علاسے خطے مین گذری

مضمون فرد سوال و تفصیل محالات پیشکش سرکار وغیرہ

مضمون مچلکہ تاریخ ـــــ ندارد

ہم انگریزی کمپنی اقرار کرتے ہین کہ چونکہ کارزمینداری قسمت پرگنہ کلکتہ وغیرہ سرکار ست گام وغیرہ متعلق بہشت زمین یعنی صوبۂ بنگالہ بعوض مبلغ بست ہزار یکصد ویک روپیہ پیشکش وغیرہ سرکار شاہی ماہ پوس سنہ بنگالہ ۱۱۶۴ ہکو اس مطلب سے عطا ہوا ہے کہ ہم مطابق رسم و رواج ملک حسب مناسب کاربند ہون اور کسی وجہ سے اوسکی احتیاط اور لحاظ سے پہلوتہی نکرین اور کہ وقت مقررہ پر حق سرکار ادا کیا کرین اور ایسی خوش وضعی سے رعایا اور اقوام رزیل سے پیش آئین کہ پرگنے کی بہبودی اور ترقی ہو اور کہ ہم دزدان وغیرہ کو اپنے علاقے مین رہنے ندین اور شارع عام کی ایسی حفاظت کرین کہ مسافر بلا وسواس اور خلش کے آمد و رفت کیا کرین اور اگر خدانخواستہ کسی شخص کا مال چوری جاے تو ہم مال و مجرم کو پیدا کرکے مال مالک کو دلادین اور مجرم کو سزا کو پہونچائین اور اگر نہ مال و مجرم پیدا ہو تو ہم ذمہ دار مال مسروقہ کے ہون اور ہم نگہبانی اس امر کی کیا کرینگے کوئی شخص مجرم کسی جرم کا یا شراب خوری کا ہمارے علاقے مین نہو اور حسب قاعدہ ہم بعد سال کے استعفا دیا کرین اور حساب زمینداری موافق قاعدے کے سال بسال دفتر خانہ سرکاری مین دیا کرین اور جو محاصل حضور شاہنشاہ پشت پناہ زمین و زمان سے ممنوع ہین اونکو ہم طلب نکرین لہذا یہ چند کلمہ بطریق مچلکہ وقت از نامہ لکھدیے کہ وقت پر کام آئے فقط

موعب محال

	قسمت	دروبست
	کہ	مع

تعداد جمع

مع ہمامصلہ

۱۰ ۲ گنڈہ ۳ کوڑی

دستخط خاص ہر ین مضمون کہ منظور ہوا

تفصیل محالون کی خلاصہ سابق مین درج ہے

مضمون تمسک حاضر ضامنی بتاریخ

مسکہ فلان

اقرار کرتا ہون کہ جو کاز زمینداری مقسمت پرگنہ کلکتہ وغیرہ سرکار ست گام وغیرہ متعلق بہشت مین
یعنے صوبہ بنگالہ ملک التجاران انگریزی کمپنی کو عطا ہوا ہے مین سرکار مین کمپنی مذکور کا ضامن
ہوکر اقرار کرتا ہون اور لکھہ دیتا ہون کہ کمپنی مذکور حاضر رہ کر کاز زمینداری سرانجام دینگے اور
اگر وہ حاضر نہون تو مین اونکو حاضر کرد ونگا اور اگر احیانا حاضر نکر سکون تو مین ذمہ دار اونکے
کام کا ہونگا اسواسطے یہ چند کلمے بطریق تمسک حاضر ضامنی لکھدیے کہ وقت پر کام آوے فقط

بدستخط ضامن

مضمون اقرار نامہ پیشکش وغیرہ سرکار شاہی

حساب پیشکش وغیرہ وعودہ جو واسطے حاصل کرنے سند زمینداری مقسمت پرگنہ کلکتہ وغیرہ
سرکار ست گام وغیرہ بنام ہم انگریزی کمپنی کے بابت سنہ ۱۱۶۵ بنگالہ

پیشکش وغیرہ

عدد ماعدد

پیشکش سرکار نذرانہ صوبہ داری

وعدد ماعدد صد

حق وزیر

سد

روپیہ زمینداری

عدد ماعدد حق

۱۰ سر ۲ گنڈہ ۳ کوڑی

سند ششم بابت معافی مالگذاری شہر کلکتہ وغیرہ بنام

انوربل ایسٹ انڈیا کمپنی بہر نواب علاء الدولہ میر محمد صادق خان بہادر راسہ جنگ دیوان
صوبہ بنگالہ

جمیع متصدیان حال واستقبال وزمینداران وچودھریان ومتعلقداران وقانونگویان موضع
گوبندپور وغیرہ متعلق اضلاع پرگنہ کلکتہ واقع بہشت زمین صوبہ بنگالہ معلوم کرو
کہ بلحاظ فردسوال دستخطی شان ریاست ونظام شجاع الملک حسام الدولہ میر محمد جعفر خان
بہادر مہابت جنگ ناظم صوبہ ونیز بلحاظ فرد حقیقت ومجملکہ دستخطی مذکور مضمون جنگنامہ اسمین
مفصل درج ہین آمدنی مواضع مذکورۂ بالا کی جو متعلق کارخانجات ملک التجاران انگریزی کمپنی کے
ہین جنکی تعداد آٹھہ ہزار آٹھہ سو چھپتیس روپیہ کسرے زیادہ ہوتا ہے یکم ماہ ربیع الثانی بموجب خلاصہ
کے معاف اور واگذار ہوئی اس غرض سے کہ وہ اپنے کارخانجات اور لنگرگاہان متعلقہ کی
حفاظت اور استحکام میں کوشش کرین لہذا متصدیان وغیرہ کو لازم ہے کہ اونسے مواخذہ زر آمدنی مذکور
نکرین اور کسیطرح اور کسی حالت مین اونسے مزاحم نہوکر اونپر زیادتی نکرین تاکید ہے مرقومہ تاریخ بالا

خلاصہ تحریر ہو

یہ حکم دستخطی رائے رایان کا ہے

خلاصہ

بلحاظ فردسوال دستخطی شان ریاست ونظام شجاع الملک حسام الدولہ میر محمد جعفر خان
بہادر مہابت جنگ ناظم صوبہ اور فرد حقیقت اور مجملکہ دستخطی خان ممدوح مضمون جنگنامہ اسمین مفصل
درج ہے آمدنی مواضع گوبندپور وغیرہ واقع اضلاع پرگنہ کلکتہ وغیرہ متعلق بہشت زمین صوبہ بنگالہ
اور متعلق خالصۂ شریفہ اور جاگیر سرکار جو متعلق کارخانۂ ملک التجاران انگریزی کمپنی کے ہے اور جسکی تعداد
آٹھہ ہزار آٹھہ سو چھپتیس روپیہ کسرے زیادہ ہے آخر فصل اردیل یعنی شروع فصل خریف ۱۱۶۴ سنہ بنگالہ
بنام ملک التجاران مذکور معاف واگذار ہوئی

مواضع ومحال
وعلف ونیم

مواضع محال وعلف ونیم

تعداد آمدنی بموجب قرار دستخطی قانونگویان صوبہ
دستخط خاص بمضمون کہ

سند عطا ہو

نمونہ فرد سوال

ملک التجار ان انگریزی کمپنی بیان کرتے ہین کہ جو کارخانہ تجارت پرگنہ کلکتہ متصل کنارۂ دریاے شور کے واقع ہے اور ہمیشہ اندیشہ دستبرد دشمن اوسمین لگا رہتا ہے اسواسطے اونھون نے ایک تالاب پانی کا کارخانہ مذکور کے گرد بنا رکھا ہے اور ایک خندق چہار طرف بفاصلہ گولہ کے بنائی ہے اور مواضع گوبندپور وغیرہ واقع پرگنہ کلکتہ وغیرہ سرکار ست گام وغیرہ متعلق بہشت زمین صوبہ بنگالہ ماتحت خالصہ شریفہ وجاگیر سرکار متعلق اونکے ہے وہ چاہتے ہین کہ ایک سند معافی محاصل کی اونکو عطا ہو اسمین حضور کا کیا حکم ہے —

مواضع — محال یعنی بازار

عدد

آمدنی بموجب فرد دستخطی قانونگویان صوبہ کے

سہ لاکھ

۴ ر ۳ گنڈہ ۲ کوڑی

موضع گوبندپور وغیرہ متعلق پرگنہ کلکتہ مواضع قسمتیہ عدد م

سب ملکر چھہ وتین ثلث مواضع ہوتے ہین تعداد زر ۱۴ ر ۲ گنڈہ ۳ کوڑی

قریہ قسمت گوبندپور	موضع ہشت آنہ	تعداد زر	۱۱ ر ۱۶ گنڈہ ۲ کوڑی — جاگیر مین ہے
قریہ قسمت مرزا پور	موضع ہشت آنہ	تعداد زر	۱۰ ر ۷ گنڈہ ۳ کوڑی
قریہ قسمت پوزاقع سرحد یگانہ الصہ	موضع ہشت آنہ	تعداد زر	۱۳ ر ۹ گنڈہ ۱۲ کوڑی
قریہ قسمت چورنگی جاگیر	موضع ہشت آنہ	تعداد زر	۲ ر ۲ گنڈہ ۲ کوڑی
قریہ قسمت دہلانہ	موضع ہشت آنہ	تعداد زر	۲ گنڈہ ۲ کوڑی
قریہ قسمت جیلا گولندا	موضع ہشت آنہ	تعداد زر	۱۳ گنڈہ

قریہ قسمت دیبا دانگی جاگیر	موضع بارہ آنہ	تعداد زر	حاصلہ ۱۵ر ۲ گنڈے ۳ کوڑی
قریہ قسمت انہٹی جاگیر	موضع شش آنہ	تعداد زر	مالیہ ۱۳ر ۱۶ گنڈے ۱ کوڑی
قریہ سلمدوا باگیہ	موضع سالم	تعداد زر	مالیہ ۱۳ر ۱۱ گنڈے
قریہ قسمت بہاری برجی	موضع شش آنہ	تعداد زر	مالیہ ۴ر ۸ گنڈے
قریہ کپوریا جاگیر	موضع سالم	تعداد زر	مالیہ ۵ گنڈے
قریہ قسمت بہاری سیرام پور جاگیر	موضع چہار آنہ	تعداد زر	مالیہ ۵ر ۲ گنڈے ۱ کوڑی

قسمت موضع دہلیت وغیرہ متعلق پرگنہ پیکان

دہ عدد مواضعہ قسمتیہ سہ پنجہ موضع ایک بع مواضع خالصہ تعداد زر الاسی روپیہ ۴ر ۲ گنڈے

قریہ قسمت دلمنش	موضع ہشت آنہ	تعداد زر	مالیہ ۱۰ر ۱۲ گنڈے ۱ کوڑی
قریہ قسمت سنتالوتی	موضع شش آنہ	تعداد زر	مالیہ ۷ر ۱ گنڈے ۱ کوڑی
قریہ قسمت کوبندپور	موضع ہشت آنہ	تعداد زر	مالیہ ۳ر ۱۳ گنڈے
قریہ قسمت چوانکی	موضع ہشت آنہ	تعداد زر	مالیہ ۷ر
قریہ قسمت مرزاپور	موضع ہشت آنہ	تعداد زر	مالیہ ۸ر ۸ گنڈے ۱ کوڑی
قریہ روکل کوریا	موضع سالم	تعداد زر	مالیہ ۱۲ر ۱ گنڈے
قریہ قسمت دکھن پکریہارا	موضع دو آنہ	تعداد زر	مالیہ ۹ر ۱۵ گنڈے
قریہ قسمت دیبادانگی	موضع چہار آنہ	تعداد زر	مالیہ ۱۳ر ۶ گنڈے ۲

قریہ قسمت اشنہی	موضع دہ آنہ	تعداد زر	مالعہ ۱۰ سر ۱۲ گنڈہ
قریہ قسمت جیلا کولانڈا	موضع ہشت آنہ	تعداد زر	مالعہ ۲ سر ۱۶ گنڈہ ۲ کوڑی
قریہ قسمت بہاری برجہی	موضع دہ آنہ	تعداد زر	مالعہ ۲ سر ۲ گنڈہ
قریہ قسمت بہاری سیرام پور	موضع بارہ آنہ	تعداد زر	مالعہ ۱۲ سر ۲ گنڈہ

موضع شملہ وغیرہ متعلق پرگنہ مان پور

سہ موضع سالم خالصہ		تعداد زر	مالعہ ۱۵ سر ۱۱ گنڈہ
قریہ شملہ	موضع سالم	تعداد زر	مالعہ ۱۵ سر ۳ گنڈہ ۲ کوڑی
قریہ پاکھنڈ	موضع سالم	تعداد زر	مالعہ ۳ سر ۱۳ گنڈہ ۲ کوڑی
قریہ آدنکھو	موضع سالم	تعداد زر	لوعہ ۱۱ سر ۱۴ گنڈہ

موضع شہر کلکتہ وغیرہ متعلق پرگنہ امیر آباد

ساڑھے چھ موضع و محال		تعداد زر	سمت ۱۰ سر ۱۱ گنڈہ
قریہ شہر کلکتہ*	موضع سالم	تعداد زر	مالعہ ۱۳ سر ۲ گنڈہ ۲ کوڑی
قریہ قسمت سوتالوتی	موضع دہ آنہ	تعداد زر	مالعہ ۹ سر ۴ گنڈہ ۲ کوڑی
قریہ قسمت دکھن پکپارا	موضع چہاردہ آنہ جاگیر	تعداد زر	احالعہ ۲ سر ۲ گنڈہ
قریہ برجہی	موضع سالم جاگیر	تعداد زر	مالعہ ۷ سر ۲ گنڈہ ۲ کوڑی
قریہ سیرام پور	موضع سالم جاگیر	تعداد زر	۱۳۰ ۱۵ گنڈہ ۲ کوڑی

بازار سوتا لوتی	محال خالصہ	تعداد زر	۸ ہزار گنڈے ۲ سے ۲ گنڈے
بازار گوبند پور	محال خالصہ	تعداد زر	ساڑھے ۱۲ سے ۱۲ گنڈے ۲ کوڑی
قریہ قسمت ابواب فوجداری شہر کلکتہ وغیرہ	تعداد زر		۳ سے ۱۸ گنڈے ۱ کوڑی

دستخط خاص بدیں مضمون

چونکہ مجملہ حسب قاعدہ داخل ہوا سند عطا ہو

یہاں فروختگی اور مجملہ منجانب کمپنی بہ لکھائے ہیں مگر چونکہ تو دیبنہ ویسے ہی ہیں جیسے سابق ہر سہ بندرمینداری داخل ہوسے ہیں لہذا یہاں پر دوبارہ لکھنا ضروری متصور نہوا فقط

نمبر ۴

بنام خدائے پاک

تمام جنسے یہ متعلق ہے یا جنکو آیندہ اس سے کچھ غرض ہوگی معلوم کریں کہ

عمدۃ العمائد اور نہایت قابل ادب صاحب پریسیڈنٹ اور کونسل فورٹ ولیم اور عمدۃ العمائد اور نہایت قابل ادب صاحب ڈائرکٹر اور کونسل فورٹ گسٹیوس نے واقع ممالک ہذا نے بترغیب خواہش دلی بنابر رفع کرنے تمام فساد اور ہرج اور نزاع اتفاقی جو ملک بنگالہ میں واقع ہوئی ہیں اور بہ نیت دوبارہ قائم کرنے امن کلی اپنے اپنے علاقجات اور آبادی میں صاحبان مندرجہ ذیل کو اختیار کلی دیکر نامزد کیا کہ مقام گوالپٹی میں کہ مقام اجماع قرار پایا ہے جمع ہوں

منجانب عمدۃ العمائد اور نہایت قابل ادب پریسیڈنٹ اور کونسل فورٹ ولیم کے صاحبان رچاڈ بیچر اور جان کوک جو کونسل کورنسٹ کے ہیں

منجانب عمدۃ العمائد اور نہایت قابل ادب صاحبان ڈائرکٹر اور کونسل گسٹیوس کے صاحبان جان بشپ اور جان چارلس گسٹ جو کونسل کے اور ڈپارٹمنٹ جسٹس کے ہیں

ان صاحبان نے تمام مطالب جو اس عہدنامہ میں ضروری الاندراج ہوسکے بخوبی تکمیل دہی

حکام بالادست سے تنقیح کر لیے ہین اور خوب غور کر کے ایک تجویز قرار پائی نتیجہ جسکا رفع فساد
خشکی و تری بموجب شرائط مندرجۂ ذیل کے ہوگا

درخواست منجانب انگریزان

شرط اول

صاحب ڈائرکٹر اور کونسل پنجور کے صاحب پریسیڈنٹ
اور کونسل ورنٹ ولیم کو بابت زیادتی کے جو
حاکمان جہاز ڈچ سے اوپر جھنڈہ انگریزی کے ہوئی
ہے اور بابت روک دینے جہاز انگریزی کے
جنمین سے اکثر اونھون نے عبور دریا کرتے ہوئے
گرفتار کر لیے ہین اور اکثر جہاز کو دریا مین عبور کرنے
نہین دیا اور یہ امر خلاف عہدنامہ اور برعکس دوستی
جو دنیا مین دونون ولایتون کے جاری ہے واقع ہوا
ہے اور بابت اکثر امور بے اعتنائی کے جو جہاز ہاے
ڈچ سے ظہور مین آئی ہین بوجوہ مناسب راضی کرین

شرط دوم

صاحبان ڈائرکٹر اور کونسل پنجور کے معاوضہ
نقصان کمپنی اور متعلقان کا بابت تمام نقصانی
جو اونکے حاکمان جہاز سے خواہ اونکے حکم سے
یا بغیر اونکے حکم کے ہوئی ہے ادا کرین اور
جو ہمارے جہاز یا سائبان یا دیگر اسباب اب اونکے
پاس موجود ہو اوسکو فوراً واپس دین

جوابات منجانب ڈچ

جواب شرط اول

صاحب والا گہر اور کونسل پنجور کا بیان کرتے ہین
چونکہ صاحبان موصوفین ہمیشہ راہ راستی پر ہین اسواسطے
جو کچھ زیادتی پاکر ارفرمایا ہین واقع ہوئی ہے اور جو بات
رعایت خاطر دونون ولایتون کے ہوا ہے اوس سے
اونکو نہایت رنج ہوا اور چونکہ زیادتی یا بے اعتنائی
جھنڈہ انگریزی کی نسبت ہوئی ہے وہ اونکی بغیر حکم ہوئی
ہے اور اونکا اونکو نہایت رنج و افسوس ہے
یہ امور خالف کہ سوداران کشتی سے اونکی غلطی
سے واقع ہوئی ہین اسپر اظہار افسوس اور بیان اونکی
امید ہے کہ صاحبان گورنر اور کونسل اب راضی ہو جائینگے

جواب شرط دوم

چونکہ جہاز ہاے ڈچ کا بھی بہت نقصان ہوا ہے اسواسطے
معاوضہ نقصانی پر حجت زیادہ موجب سختی مقصور نہ ہوگی
جو اسباب وغیرہ موجود ہے وہ بخوشی واپس دیا جائیگا
صاحبان گورنر اور کونسل اس جواب کو بنظر انصاف
ملاحظہ کرین درصورت اونکے اصرار کے ہم اونسے
راضی ہین کوشش کرینگے

مقام گوا رہتی مرقوم یکم دسمبر ۱۷۵۹ء

دستخط ارچبالڈ ریچ
جان کوک

دستخط جان لیشنگٹن
جان سی کسٹ

درخواست منجانب ٹوچ

شرط اول

صاحبان انگریز اپنے دوست نواب کو واپس کراوین اور یا اوسکو فہمایش کرین کہ اپنے مقام پر رہے اور ہمکو کچہ تکلیف ندے اور ہمارے شرائط آبادی کو قبول اور منظور اور دستخط نواب کے کراوین کیونکہ وہ حاکم ہے ورنہ اوسیقدر شرائط کو قبول اور منظور کرے جو متعلق اوس سے ہون اور آیندہ اوس سے تعلق رکہینگے۔

شرط دوم

آیندہ فہمایش مین کچہ خیال تکلیف و خیرہ گذشتہ کا جو ایام فساد مین واقع ہوے ہین نرہے اور یقین واثق دوستی اور وفاداری کا ہوکر ہمکو یہ بذریعہ حاکمان فہمایش جاری ہو اور کچہ خیال دشمنی یا عناد کا طرفین مین کسی حیلے سے باقی نرہے طرفین ایک دوسرے کی رضاجوئی اور بہبودی مین کوشش کرینگے اور بصریحہ یا حیلہ کسی کی مدد نہ کرینگے جو اسمین سے کسی کی تکلیف کا باعث ہوتا ہو۔

جواب منجانب انگریز

جواب شرط اول

ہمنے اول ہی ناظم کو بخوبی فہمایش کی ہے اور اب بہی کرینگے تاکہ وہ اپنی فوج یہانسے ہٹالے جب ملازمین ٹوچ گورنمنٹ اوسکے احکام کے تعمیل کردین۔

شرائط جو فہمایش انگریز اور ٹوچ کے قرار پائے ہین وہ شامل عہدنامے کے جو گورنمنٹ ہوگلی ناظم کے ساتھہ حاکم تصور کرکے کیا چاہتے ہین نہین ہوسکتی۔

جواب شرط دوم

اوس درجہ تک یہ منظور ہے کہ جس مین ہماری دوستی ناظم ملک مین رخنہ نہ پڑتا ہو اور اسکا لحاظ اوسوقت تک رہیگا جب تک دوستی فہمایش بادشاہان و یقین کے ملک یورپ مین قائم رہے۔

شرط سوم

چونکہ جو کچھ سابق ہوا ہے بطریق جنگ نہین ہوا اسواسطے ہماری فوج اور ملاح قیدیان جنگ تصور نہین کیے جا سکتے اور اسی سبب سے شرطیہ رہائی اونکی نہونی چاہیے بلکہ وہ لوگ بطور نظر بند چند روز رہے اب اونکی رہائی باعزت و حرمت ہونی چاہیے —

جواب شرط سوم

ہم افسران اور سپاہیان ڈچ کو اپنے قیدی نہین سمجھتے بلکہ قیدیان ناظم اور ہم اوسوقت اونکی رہائی کرا دینگے جسوقت گورنمنٹ ہوگلی اپنا عہدنامہ ناظم سے ختم کر لینگے ہان مگر وہ لوگ رہا ہوکر واپس نہونگے جو ہماری نوکری منظور کرینگے یا خواستگار حفاظت انگریزی کے ہونگے —

شرط چہارم

ہم بلا مزاحمت اپنے مقامات مین رہین اور ہماری تجارت اور حقوق اور مراتب وغیرہ مین تخلل نہو —

جواب شرط چہارم

ہمنے کبھی صاحبان ڈچ کو اونکے حقوق اور مراتب واجبی مین ہرج نہین ڈالا ہے اور آئندہ بھی ہمارا ارادہ ایسا نہین ہے —

شرط پنجم

تمام آدمی اور مقبوضات اور مقامات اور زمین اور مکانات اور کشتیان کمپنی کی اور اونکے متعلقین کی آزاد تصور کیجائین اور جس حالت مین لی گئی ہین اوسی حالت مین روبرو خاص عہدہ داران طرفین کے واپس کیجائین

جواب شرط پنجم

تمام کشتیان وغیرہ جو ہمارے قبضے مین ہین اوسوقت فوراً واپس ہونگی جسوقت ہماری درخواستین سب پوری ہونگی یا اطمینان کلی اونکے پورے ہونے کا منجانب ڈائرکٹرار کونسل ہوگلی کے دیا جاے گا —

شرط ششم

صداقت ان شرائط کی بمنظوری ڈائرکٹر یا حاکم بالادست طرفین کے بغور اونکے قابل عملدرامد ہونے کے ہوگی —

جواب شرط ششم

منظور

شرط ہفتم

آخر کار طرفین شرائط بالا کی تعمیل مین کاربند ہون

جواب شرط ہفتم

اس دفعہ کی ضرورت نہین معلوم ہوتی

مقام گوا رہتی بتاریخ یکم دسمبر ۱۷۵۹ء — مقام گوا رہتی بتاریخ ۳ ماہ دسمبر ۱۷۵۹ء

(مہر) دستخط لشبرچ صاحب — (مہر) دستخط رچارڈ ڈیچر صاحب

(مہر) دستخط کسٹ صاحب — (مہر) دستخط جان کوک صاحب

منظور رہو کر تنبیہ ہوا کہ جو زبان فرانسیس میں بمضمون بنقول عہدنامجات میں لکھی گئی ہے اور بعد ازین بتبدیل شرائط مذکورہ ہین لکھی جاوینگی تو اوس سے کوئی دلیل یا اظہار کمال کسی منہج کا حاکمان بالادست طرفین کے مقصد نکرین بلکہ اس امر کو رواج حاکمان بالادست پر منحصر رکھین جنکا رواج ہے کہ سوائے زبان فرانسیس کے اور زبانون مین بھی اس قسم کے عہدنامجات اور شرائط تحریر کرتے ہین اور منظور کرتے ہین۔

کوئی شرط جو علیحدہ تحریر ہو کر اس عہدنامے مین نتھی ہوگی، وہ ویسی ہی تصور ہو جیسی شرائط مندرجہ عہدنامہ ہین۔

تصدیق

ہم سب جنکے دستخط ہوے پہنچے ہین روبروے حاضرین کے اور معرفت افسران طرفین یعنے ایک جانب کے رچارڈ ڈیچر صاحب اور جان کوک صاحب کونسلی فورٹ ولیم کے اور دوسرے جانب کے جان لشبرچ صاحب اور جان چارلس کسٹ صاحب ممبران پولیٹکل کونسل اور ڈپارٹمنٹ جسمیں قلعہ گستاوس کے شرائط مذکورہ بالا کو جو واسطے اس علم مقامات طرفین کے حاکمان بالادست کے قرار پائے ہین منظور کرتے ہین اور ہم منظور اور تصدیق اونکی بنام اور بمنظوری ہمارے طرفین کے حکام ولایت یورپ کے کرتے ہین اور اقرار کرتے ہین کہ شرائط مذکورہ کی تعمیل فوراً اور ایمانداری سے منجانب طرفین اس نظر سے ہوگی کہ جسقدر بدگمانی اور بدانتظامی اب تک واقع ہوئی ہین وہ رفع ہون اور ماورا اسکے ہم ان شرائط کو مشتہر کرینگے تاکہ جو ہمارے طرفین کے متعلق ہین وہ بھی اوس سے آگاہ ہو کر ہر امر مین لحاظ رکھین تاکہ آیندہ جو کوئی امر مخل دوستی اور وداد کے جو اب طرفین مین قائم اور جاری ہے ہو اوس سے احتراز کرین۔

بگواہی اس تحریر کے ہمنے روبروے حاضرین مہر دونون کمپنیون کی اس کاغذ پر لگائی

بمقام ہوگلی تاریخ چہارم ماہ دسمبر ۱۷۵۹ء — بمقام کلکتہ تاریخ ۸ ماہ دسمبر ۱۷۵۹ء

مہر فوج

دستخط ای سیدنہ وصاحب
بی ایل ورنٹ صاحب
ایم سنگ صاحب
جی ایل ڈبی شلوبشیون صاحب
ایس ڈی ہوگ صاحب
بی ڈبلو خالک صاحب

مہر کمپنی

دستخط رابرٹ کلایو صاحب
سی سنیک ہیم صاحب
ڈبلو ایف فرنک لنڈ صاحب
جی رڈ ہولول صاحب
ڈبلو میکٹ صاحب
طوس بوڈیم صاحب
ڈبلو بی سمنر صاحب
ڈبلو میک گوایر صاحب

نمبر

عہدنامہ فیابین فوج اور نواب کے ہوا بتاریخ ۲۳- ماہ اگست سنہ ۱۷۶۰ عیسوی

عہود اور شرائط جو افسران نامزد کردہ ڈائرکٹر اور کونسل فوج ایسٹ انڈیا کمپنی مقام بنگالہ نے منجانب کمپنی مذکور منظور کیے ہین اور جنکی اجازت نواب جعفر علیخان شجاع الملک بہادر مہابت جنگ نے اونکو دی اور بامقرار طرفین منظوری اونکی صاحب پریسیڈنٹ اور کونسل فورٹ ولیم نے بھی کی۔

شرط اول

ڈائرکٹر اور کونسل فوراً مقام چنسورا اور دیگر کارخانجات سے تمام ولایتی آدمی جو ایک سو پچیس نفر سے زیادہ ہون روانہ اپنی ولایت کے کرین اور ایک سو پچیس نفر بموجب عہدنامے کے یہان رکھین اور جو لوگ زائد ہون وہ بمقام کلپی یا فلتا تا روانگی ولایت جہازون پر رہین اور جب اونکی روانگی کا موقع ہو فوراً روانہ مٹیا برج ہون۔

شرط دوم

اگر اونھون نے کوئی کارخانہ جدید بنایا ہو یا خندق وغیرہ کو زیادہ عریض یا عمیق عہدنامہ نواب سے کیا ہوگا تو وہ سب اصلی حالت پر کردیے جاینگے۔

شرط سوم

اگر اونھون نے اتواب اپنی زیادہ کرلین ہون یا سامان جنگ زیادہ ضرورت کا رخانجات سے مجتمع کیا ہوگا تو وہ بھی اوسیطرح جیسا شرط اول مین بنسبت ولایتی آدمیون کے درج ہے یہانسے روانہ کیا جائیگا —

شرط چہارم

سوائے ایک جہاز یورپ کے دوسرا جہاز مقامات کلپی یا فلٹا یا میاپور سے آگے بغیر خاص اجازت نواب کے نلائینگے —

شرط پنجم

افسران ڈچ منجانب ڈائرکٹرا ور کونسل اب مجدداً منظور اور تصدیق اون شرائط عہدنامہ کی کرتے ہین جو فیمابین انگریزان منجانب نواب اور ڈائرکٹرا ور کونسل مذکور بتاریخ ۳۰ ماہ دسمبر سنہ ۱۷۵۹ء کے ہوئے ہین اور خاص کر اوس شرط کا زیادہ لحاظ رہیگا جو درباب تعداد نفری سپاہ قرار پائی ہے یعنی ملک بنگالہ مین اونکی سپاہ کی نفری ایک سو پچیس نفر ولایتی سے زیادہ نہوگا —

شرط ششم

ڈائرکٹرا ور کونسل مذکور جب نواب کی مرضی ہوگی ایک اپنا افسر ہمراہ افسر انگریزی کے دیکر اپنی سپاہ اور سامان کا ملاحظہ مقامات چنسورا اور دیگر کارخانجات مین کرادینگے یا جو کوئی اور تدبیر فیمابین گورنر اور کونسل فورٹ ولیم اور ڈائرکٹرا ور کونسل چنسورا کے قرار پائی جس سے نفری اور سامان مذکور کے موافق عہدنامے کے ہونے کا اطمینان ہو وہ کیا جائیگا تاکہ گورنر اور کونسل فورٹ ولیم جو نواب سے ذمہ دار امنیت ملک کے ہین اطمینان حاصل کرین اور اسی سبب سے نواب اصرار ملاحظہ نکرینگے —

شرط ہفتم

دیوان نواب رائے رایان امیدرائے منجانب نواب عہد کرتا ہے کہ اگر ڈائرکٹرا ور کونسل مذکور شرائط مذکورہ بالا پر قائم رہینگے تو اونکی امداد درباب اونکی حقوق اور آزادی اور اتفاق تجارت مین بھیجوائے فرمان شاہی کیجائیگی —

شرط ہشتم

آیندہ کوئی محصول یا رقم جدید اونسے نہ لیجائیگی بلکہ اوس پیشکش سے بھی وہ بری ہون گے جو صوبہ دار پٹنہ بنظر تجارت مشورہ اونسے لیتا تھا کیونکہ یہ انصاف سے بعید ہے کہ ڈائرکٹر اور کونسل مذکور اوس شے کا محصول آپ دین جسکی وہ تجارت آپ نہین کرتے۔

شرط نہم

اونکے جہاز اور کشتیان دریا مین بلا مزاحمت آمد و رفت کیا کرینگے مگر جو عہد شرط چہارم مین قایم ہوئی ہے اوسکا لحاظ رہیگا اور اونکے نرگاوان و گاڑیان اور قلی اور چپراسی اور قاصد وغیرہ سے بھی اونکے مقامات مقررہ تک بشرط اونکے پاس ہونے پروانۂ دستخطی و مہری کمپنی یا ڈائرکٹر یا کوئی عہدہ دار یا ملازم با اختیار کے کوئی فوجدار یا جاگیردار یا چوکیدار یا داروغہ یا کوئی اور افسر شاہی کوئی رقم نلیگا۔

شرط دہم

بمضمون فرامین شاہی جو ٹچ کمپنی کو حضور شاہنشاہ سے حاصل ہوئے ہین کمپنی مذکور سب اشیا کی تجارت اضلاع بنگالہ و بہار و اوڑیسہ مین بلا مزاحمت کرے گی مگر شورہ ممنوع ہے کیونکہ تجارت شورہ نواب نے صرف انگریزون کے اختیار مین رکھی ہے۔

شرط یازدہم

نواب کے حکم سے اونکے سکہ کا حساب ٹکسال کریم آباد مین ہوا کریگا اور جو زیادہ ہوگا وہ اونکو دیا جایا کریگا اور آیندہ کو اوسکا حساب کتاب ٹکسال مذکور سے بلا مزاحمت یا تکرار کے ہوگا اور جو اصلی آمدنی ہوگی وہ بلا تامل اور کسور کے اونکو ملا کرے گی۔

منمقام فورٹ ولیم بتاریخ ۲۳ ماہ اگست سنہ ۱۷۶۰ عیسوی

چونکہ شرائط مذکورۂ بالا کی تصدیق نواب نے اور ڈائرکٹر اور کونسل چنسورا نے کی ہم بھی یعنے گورنر اور کونسل فورٹ ولیم اسے صحیح کرتے ہین۔

منمقام فورٹ ولیم بتاریخ ۲۲ ماہ ستمبر سنہ ۱۷۶۰ عیسوی

دستخط ہنری وین سنارٹ صاحب

دستخط جان کولوڈ صاحب

دستخط ولیم بی سمنر صاحب

دستخط ٹی زیڈ ہولویل صاحب

دستخط ڈبلیو منک کوایر صاحب

دستخط ایس ورلسٹ صاحب

دستخط ایس ایل سمسٹہ صاحب

دستخط کلنک سمسٹہ صاحب

نمبر ۶

عہدنامہ فیمابین نواب میر محمد قاسم خان اور کمپنی

مہر کمپنی

مہر میر محمد قاسم خان بہادر

وو نقول عہدنامجات ایک ہی مضمون کے تحریر ہوئے اور طرفین مین تقسیم ہوے اونمین شرائط مندرجہ ذیل تحریر ہین جو فیمابین میر محمد قاسم خان بہادر اور نواب شمس الدولہ ویلیم رچرڈ صاحب گورنر اور کونسل کے دربار کاروبار انگریزی کمپنی کے قرار پائین تاحین حیات میر محمد قاسم خان بہادر کے اور قیام کارخانجات انگریزی کمپنی کے اس ملک مین یہ عہدنامہ قائم رہے گا خدا شاہد درمیان ہمارے ہے کہ شرائط مشرحہ ذیل کے خلاف کسیطرح کوئی فریق نکرے گا۔

شرط اول

نواب میر محمد جعفر خان بہادر اپنے مرتبے پر قائم رہینگے اور تمام کاروبار اونکے نام سے سرانجام پائیگا اور آمدنی یعنی زر نقد معقول اونکے اخراجات کے واسطے دیا جائیگا۔

شرط دوم

نیابت صوبہ داری بنگالہ اور عظیم آباد یا بہار اور اوڑیسہ وغیرہ کی منجانب نواب کے میر محمد قاسم خان بہادر کو عطا ہوگی اور اونکو کل اختیارات انتظام امور صلاح مذکورہ کا حاصل رہے گا اور بعد وفات

نواب کے یہ صوبہ دار ہونگے۔

شرط سوم

فیما بین ہمارے اور میر محمد قاسم خان بہادر کے دوستی اور یکجہتی صمیمی قائم ہوئی ہے اونکے دشمن ہمارے دشمن ہین اور اونکے دوست ہمارے دوست تصور کیے جائینگے۔

شرط چہارم

ولایتی افسر اور تلنگان فوج انگریزی مستعد امداد کرنے نواب کے انتظام امور ملک مین رہینگے اور ہر ایک کار متعلقہ نواب مین حتی الوسع کوشش اور رعایت کرینگے۔

شرط پنجم

واسطے اخراجات کمپنی اور فوج کے اور نیز واسطے صرف جنگ وغیرہ کے زمین بردوان اور مدنا پور اور چٹ گانو علیحدہ ہوکر دیجائیگی اور سند تحریر ہوکر ملے گی کمپنی ان تینون علاقجات کا نفع نقصان برداشت کریگی اور ہم کچھ اور سوائے انکے طلب نکرینگے۔

شرط ششم

نصف چونہ جنھام سلہٹ مین پیدا ہوتا ہے تین سال تک گماشتگان کمپنی سرکاری لوگون سے بموجب نرخ متعارفہ کورے کے خرید کرینگے اور کاشتکار اور ساکنان ضلاع مذکور کا کچھ نقصان نہوگا

شرط ہفتم

تنخواہ سابق جو چڑھی ہوئی ہے بموجب قسط بندی جو رائے رایان کے ساتھ قرار پائی ہی ادا ہوگی اور جواہرات جو ہرہن واپس لیے جائینگے۔

شرط ہشتم

ہم کسی کاشتکار سرکار کو انگریزی کمپنی کی زمین مین آباد ہونے نہونے دینگے اور نہ کاشتکار کمپنی کو اجازت آباد ہونے کی نہ سرکاری مین دیجائیگی۔

شرط نہم

ہم کسی متعلق سرکار کو زمین یا کاروبار کمپنی مین حفاظت نہ دینگے اور نہ حفاظت کسی متعلق کمپنی کو زمین سرکاری مین دیجائیگی اور جو فراری ہوکر [illegible] کے پاس آئیگا وہ حوالہ کردیا جاویگا۔

شرط دہم

تدابیر جنگ یا صلح شاہزادہ سے اور بہم پہونچانا روپیہ کا اور ختم کرنا ان دونون معاملونکا میزان عقل مین سنجیدہ ہوکر جو ضروری متصور ہوگا وہ کیا جائیگا اور اسطرح اوسکی تدبیر باتفاق رائے طرفین کے ہوگی کہ شاہزادہ اس ملک سے ہٹا دیا جاے اور قدم آسمین نہ رکھنے پاوے آیا شاہزادہ کے ساتھہ صلح ہو یا نہو ہمارا عہدنامہ جو میر محمد قاسم خان بہادر کے ساتھ ہوا ہے وہ بنہایت ایزدی ہم ملحوظ رکھینگے جب تک کہ انگریزی کارخانجات اس ملک مین جاری ہین

مرقومہ ۱۷ ماہ صفر سنہ ۱۱۷۴ ہجری مطابق ۲۷ ماہ ستمبر سنہ ۱۷۶۰ عیسوے

دستخط میر محمد قاسم خان

اسپر تاریخ ۱۸ ماہ صفر سنہ ۱۱۷۴ ہجری مہر ہوئی اور شرائط منظور ہوئین

سند تائید عہدنامہ بالا

مہر نواب سفیر الملک ممتاز الدولہ نصرت جنگ میر محمد قاسم خان بہادر

بنام جمیع زمیداران و قانونگویان و متعلقداران کاشتکاران مزروعان و سرداران دیہات پرگنہ بردوان وغیرہ زمینداری راجہ تلک چند واقع اضلاع صوبہ بنگالہ معلوم کرین کہ

چونکہ شریر لوگون نے واسطے غارتگری اموال رعایا اور تباہی ملک شاہی کے دست درازی کی ہے اس سبب سے پرگنہ وغیرہ مذکور انگریزی کمپنی کو بابت جزو خرچہ کے اور واسطے ادائے تنخواہ پانصد سواران انگریزی اور دو ہزار پیادگان انگریزی اور آٹھہ ہزار سپاہ کی جو وہ لوگ واسطے حفاظت ملک ملازم رکھینگے عطا ہوے ہین افسران مذکورہ بالا کو چاہیے کہ بخوشی اور رضامندی اون لوگون کے پاس جنکو انگریزی کمپنی مقرر کرے حاضر ہوکر مالگذاری اپنی ادا کرین اور اونکے احکام کی تمام امورمین تعمیل کرین کارکلکٹران انگریزی یہ ہوگا کہ وہ زمیدارون اور کاشتکاران کو برقرار رکھینگے اور محاصل زمین قابو وار وصول کرینگے اور ماہ بماہ اوسکو جمع کیا کرینگے تاکہ ادائے اخراجات کمپنی اور ادا تنخواہ سپاہیان مذکورہ بالا ہوا کرے اور وہ سب بخوشی تمام ہر وقت مستعد اور آمادہ بہبودی کارہاے بادشاہ مین سرگرم رہین اسکی تعمیل تمام ہو مرقومہ ۴ ماہ ربیع الاول سنہ یک مطابق یکم ماہ کاتک سنہ ۱۱۷۱ بنگلہ

واضح ہو کہ سند چکلہ مہدنا پور واقع اضلاع صوبہ اوڑیسہ اور سند تھانہ اسلام آباد مع چٹگانو متعلق صوبہ بنگالہ بھی حرف بحرف مطابق سند مرقومہ بالا کے ہین —

سند دوم مہر نواب نصیر الملک بالقابہ

بنام داروغہ کارخانہ چونہ ونائب سلہٹ معاملہ کرکیہ

چونکہ انگریزی کمپنی ایک قلعہ بمقام کلکتہ تیار کرتے ہین اور بباعث نہ ملنے چونہ سنگین کے تعمیر مذکور مین اونکو نہایت دقت ہوتی ہے اس سبب سے حکم ہوتا ہے کہ جسقدر چونہ وہان بنتا ہو اوسکا نصف بنرخ رائج المقام گماشتگان انگریزی کمپنی کو تیرہ سال تک دیا کرو تاکہ توقف تعمیر قلعہ مذکور مین نہو اور باقی نصف چونہ سرکار مین ارسال کیا کرو اس بارہ مین تاکید جانکر حسب الحکم عمل مین لاوے فقط مرقومہ ۴ ربیع الاول سنہ یک مطابق یکم ماہ کا تک سنہ ۱۱۷۶ بنگالہ

نمبر ۷

عہدنامہ وشرائط جو فیما بین گورنر اور کونسل فورٹ ولیم کے منجانب انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی کے اور نواب شجاع الملک حسام الدولہ میر محمد جعفر خان بہادر مہابت جنگ کے سنہ ۱۷۶۳ء مین منعقد ہوا —

کمپنی کی مہر	مہر نواب میر محمد جعفر خان بہادر مہابت جنگ بالقابہ

منجانب کمپنی

ہم اقرار کرتے ہین میر محمد جعفر خان بہادر کو دوبارہ صوبہ داری اضلاع بنگالہ وبہار واوڑیسہ پر میر محمد قاسم خان کو معزول کرکے منصوب کرینگے اور جو اسباب خزانہ جواہر وغیرہ میر محمد قاسم خان کا ہمارے ہاتھ لگے گا وہ ہم نواب ممدوح کے حوالہ کر دینگے —

منجانب نواب

شرط اول

جو عہدنامہ مین نے سابق بروقت اجلاس کرنے گدی نظامت پر کمپنی کے ساتھ کیا ہے
اور جسمین شرایط ہی کہ کمپنی اور گورنر اور کونسل کی عزت اور شہرت رکھوں گا
اور بعنوانے جگہے پروانجات واسطے اجرای کاروبار کمپنی جاری ہوے تھے اب مین عہدنامہ
مذکور کو منظور اور تصدیق کرتا ہون —

شرط دوم

مین بھی کمپنی کو چکلہ ہاے بردوان ومدنا پور دیتا گا نو جو سابق عطا ہوے ہین واسطے صرف
اخراجات فوج عطا کرکے تصدیق اوسکی کرتا ہون —

شرط سوم

مین تصدیق اور استحکام ان حقوق کا کرتا ہون جو بعنوانے زمان واکثر کو انند حسب الحکم انگریزونکو
بخشے گئے ہین یعنی اپنے وشکاتہ کے ذریعے سے بالاد اسیطرح کے محصول یا جوب کے
تمام قلمرو ہندوستان مین ہر ایک سے تجارت کرین صرف نمک کی جسپر محصول جمارکی ڈیوڑھی کا
اوپر رونو کے بابت بازار ہوگلی کے دیا جائیگا —

شرط چہارم

مین کمپنی کو نصف شورہ جو ضلع پورنیا مین پیدا ہوتا ہے دیتا ہون اور نصف ہمارے کام
اور گماشتگان کمپنی اوس نصف کو بمقام کالمتہ لیجا ئین اور مین کسی دوسرے شخص کو خریداری اس
جنس کی اوس ملک مین نکرنے دونگا —

شرط پنجم

چکلہ سلہٹ مین پانچ برس تک شروع سنہ ۱۱ بنگلہ سے ہمارے فوجدار اور کمپنی کے
گماشتے متفق ہوکر چونہ تیار کراوینگے اور تیاری چونہ مین جو صرف ہوگا نصف نصف ادا کرینگے
اور بعد تیاری جس قدر چونہ تیار ہوگا اوسکا نصف کمپنی کو ملیگا اور نصف ہمارے
کام آئیگا —

شرط ششم

میں بارہ ہزار سوار اور بارہ ہزار پیادہ ان تینوں اضلاع میں رکھونگا اور اگر ضرورت زیادہ فوج کی پڑے گی تو بمرضی گورنر اور کونسل حسب ضرورت فوج زیادہ کیجائیگی تا بع نظر اسکے فوج ہمیشہ بروقت رکاب ہمارے ہمراہ رہے گی۔

شرط ہفتم

جہان کہین ہمارا دربار مقرر ہوگا مرشد آباد یا کسی اور جگہ میں ہم گورنر اور کونسل کو اوسکی اطلاع دینگے اور جسقدر فوج کی ضرورت ہوگی بواسطے بندوبست امور ضروری کے ہوگی اوسکی درخواست ہم کرینگے اور اوسقدر فوج بھلوا دینگے گی اور ایک انگریز ہمارے پاس واسطے امورات دیانین ہمارے اوکمپنی کے رہیگا اور ایک شخص ہماری طرف سے گورنر اور کونسل کلکتہ کے پاس رہا کریگا۔

شرط ہشتم

جو پروانجات سابق قاسم علیخان نے جاری کیے ہین کہ دو برس تک کسی تجارت سے محصول نہ لیا جائیگا منسوخ ہون اور محصول مثل سابق قدیم تجارون سے لیا جاے۔

شرط نہم

میں روپیہ نکسال کلکتہ کو برابر روپیہ مرشد آباد کے بلا کسوریہ وغیرہ کے چلنے کا حکم دیتا ہون اور اگر کوئی اوسپر زیادہ طلب کریگا سزایاب ہوگا۔

شرط دہم

تیس لاکھ روپیہ واسطے اخراجات اور نقصان کے جو اونکو جنگ اور موقوفی خرید و فروخت کے سبب سے عاید ہوا ہے دونگا اور دیگر اشخاص کا بھی نقصان مین دونگا بشرطیکہ روبرو گورنر اور کونسل اونکا نقصان پایہ ثبوت کو پہونچے کہ اس ملک کی تجارت کے سبب اونکا نقصان ہوا اور اگر مین یہ روپیہ نقد نہ دے سکون تو مین زمین بالعوض روپیہ کے دونگا۔

شرط نہم

جو مین نے سابق فوج کے ساتھ عہدنامہ کیا تھا اوسکو مین مجدداً منظور اور تصدیق کرتا ہون۔

شرط دوازدہم

اگر فرانسس والے اس ملک مین آئین تو مین اونکو اجازت قلعہ بنانے کی ندونگا اور نہ فوج رکھنے کی نہ زمین لینے کی اور زمینداری وغیرہ کی مگر وہ تجارت مثل سابق اگر کرین اور محصول سرکاری ادا کرین۔

شرط سیزدہم

چند قواعد ابدا زین تجویز ہونگے جنکی رو سے تمام تکرار یا مقدمات جو انگریز یا گماشتگان وغیرہ کے اور ہمارے اہلکارون مین مختلف ہونگے تمامات اس ملک مین ہونگے فیصلہ پائینگے۔

بعد اتفاق اسکے جنرل یعنے گورنر اور کونسل نے ہمارے دستخط اور مہر کمپنی کی ایک جانب اسکے کردی اور نواب مذکورہ بالا نے اپنے دستخط اور مہر دوسری جانب کردیے اور ہنے فیمابین مین ایک ایک نقل لیکر ایک دوسرے کو دی۔ مقام کلکتہ تاریخ ۱۰ ماہ جولائی ۱۷۶۳ء

دستخط ہنری وین صاحب

دستخط جان کارنیک صاحب

دستخط ولیم بلیر صاحب

دستخط واریں ہیسٹنگ صاحب

دستخط رینڈولف مرلیوٹ صاحب

دستخط ہیوواٹ صاحب

درخواست جو منجانب نواب میر محمد جعفر خان ہنگام تصدیق عہدنامہ بالا گذری اور جسکو کونسل نے منظور کیا۔

درخواست اول

مین نے پیشتر ہی اپنے کل حال سے کمپنی کو اطلاع دی ہے اور اوسکے جواب مین اکثر تحریرات پر اطمینان اور تحقیقات میرے پاس آئے اب مین یہ درخواست کرتا ہون کہ آپ ہماری اس دوستی اور اتفاق کا حال بطور مناسب کمپنی کو اور شاہ انگلستان کو تحریر کرین

اور مجھے اونکے تحریری جوابات حاصل کرادین تاکہ میرا اوس جانب سے اطمینان کلی ہوجاے کہ آیندہ فیمابین ہمارے اور انگریزون کے کوئی امر شکستگی عہد کا نہوگا اور ہر ایک گورنر اور کونسل اور سردار انگریزی جو یہان موجود ہین یا جو آیندہ یہان آوینگے وہ سب مجھسے خوش اور راضی رہین اور میرے دوست بنے رہین۔

درخواست دوم

چونکہ تمام صاحبان انگریز نے میری دوستی بنسبت کمپنی کے تحقیق جانکر مجھے مستقل نظامت پر کیا ہے تو میری درخواست یہ ہے جو کچھ مین آیندہ اونکو تحریر کرون اوسکو وہ صحیح تصور کرکے اپنی رضامندی اوسپر دین اور سخنان غرض گویان پر میری بنسبت گمان بد نکرین تاکہ تمام میرے امور بخوبی انصرام پائین اور فیمابین ہمارے کوئی امر اتفاقی اور بدمزگی کا واقع نہو۔

درخواست سوم

کسی میری رعایا کو جو پناہ گیری کے واسطے کلکتہ یا کسی اور مقام واقع اضلاع تمہارے مین فرار ہوکر وارد ہو اوسکو کوئی صاحب انگریز پناہ نہدے بلکہ بروقت طلب ہمارے حوالہ کردے اور مین اپنے فوجداردن کو اور عاملون کو تاکید تمام کرونگا کہ وہ ہر طرح کی مدد کماشتگان کمپنی کو بھیجکر انجام امور کارخانجات کے دینگے اور اگر کوئی کماشتگان مین سے خلاف کام کرے تو اوسکو ایسی سزا ملے کہ اوروں کو اوس سے عبرت ہو۔

درخواست چہارم

مقامات متصلہ کلکتہ سے ہوگلی تک اور اکثر مقامات سرحدی ہر دو مقام مذکور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جب کوئی نالش ہوتی ہے تو سپاہی پاہی تعلقداران ورعیت و کاشتکاران ہمارے کے جاکر کارسرکارین فتور ڈالتے ہین لہذا آپ حکم تاکیدی جاری کیجیے کہ ہرگز چپراسی وغیرہ سب نالش کسی شخص کی کلکتہ سے ہمارے تعلقداران و کاشتکاران کے پاس نہ بھیجے نجامین بلکہ اگر ایسا ہو یعنی کوئی نالش درپیش ہو تو اوسکی اطلاع ہمکو کیجاے یا ہمارے نائبان فوجداری ہوگلی کو خبر دیجاے تاکہ ملک نقصان اور اتلاف سے بچ رہے اور اگر کوئی تجار متعلق بخش بندر یا عالم گنج جواب کلکتے مین رہتا ہو اور چاہے کہ ہوگلی مین واپس آکر آباد ہو

اور اپنا کارخانہ بطور سابق پھر موکلی مین قائم کرے تو کوئی اوس سے مزاحم نہو۔ مقام چندرنگر اور کارخانہ فرانسس کرنیل کلایو صاحب نے ہمکو دیا اور ہمنے سپرد امیر بیگ خان کے کیا ہے اسواسطے حکم جاری ہو کہ کوئی صاحب انگریزاون مقامون پر حکمرانی نکرین کیونکہ مثل سابق وہ پھر ہمارے لوگون کے سپرد ہوا ہے۔

درخواست پنجم

جب کبھی مین درخواست فوج کی گورنر اور کونسل سے کرون فوراً وہ فوج مدد کو واسطے میری پاس بھیجدی جاوے اور اونکے اخراجات مجھسے طلب نہون۔

یہ درخواستین نواب شجاع الملک سماء الدولہ میر محمد جعفر خان بہادر نہایت جنگ پانچ دفعات مین درج ہوئین اور ہم یعنی پریسیڈنٹ اور کونسل انگریزی کمپنی کے منظور کرکے اپنی دستخط کرتے ہین بمقام فورٹ ولیم تاریخ ۱۰ ماہ جولائی سنہ ۱۷۶۳ع

دستخط ہنری ویسٹ سارٹ صاحب

دستخط ولیم بلرز صاحب

دستخط جان کارنیر صاحب

دستخط وارین ہیسٹنگ صاحب

دستخط رچرڈ اولف میریٹ صاحب

دستخط ہنری واٹ صاحب

نمبر ۸

تحریر نواب میر محمد جعفر خان بابت پانچ لاکھ روپیہ ماہانہ بنابر اخراجات فوج سنہ ۱۷۶۴ع حساب مسلغان مقررہ بنابر اخراجات انگریزان و فوج توپخانہ و بحریتی سوارون کے جو ہر ماہ پس و پیش بموجب رقومات مفصلہ ذیل شروع ماہ صفر سنہ جلوس مطابق ۱۳ ماہ جولائی سنہ ۱۷۶۴ع تا جنگ و فساد زر وعیزہ دیا جائیگا۔

ضلع بنگالہ مین بمقام مرشدآباد۔ ملکھ

اضلاع بہار مین بمقام مرشد آباد
کل صدک
مرقومہ ۱۹ ربیع الاول سنہ جلوس مطابق ۱۶ ماہ ستمبر سنہ ۱۷۶۵ عیسوی

مکرر یہ کہ

جو روپیہ بابت حسابات سابق کے کمپنی کا میرے ذمے باقی رہیگا وہ بھی اس روپیہ مین شامل ہو جائیگا یعنی اسکے ساتھہ وہ بھی ملیگا۔

شرائط عہدنامہ و اقرارنامہ جو فیمابین گورنر اور کونسل مونرت ولیم منجانب انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی کے اور نواب نجم الدولہ کے قرار پائے۔

منجانب کمپنی

ہم گورنر اور کونسل اقرار کرتے ہین کہ نواب نجم الدولہ کو صوبہ داری اضلاع بنگالہ و بہار و اوڑیسہ کی دلوادینگے اور ساتھہ فوج کمپنی کے اونکی مدد بخلاف اونکے دشمنون کے کرینگے اور جس وقت ہم کو ضرورت ہوگی اسقدر فوج تیار اور آمادہ رکھینگے جسقدر واسطے حفاظت اضلاع مذکورہ کے کافی متصور ہوگی اور چونکہ ہماری فوج بہ نسبت اور فوج کے جو نواب جمع کرسکتا ہے زیادہ تر معتبر ہوگی اور اونکا خرچ بھی اوسکی فوج مین کم ہوگا اسواسطے اوسکو ضرورت زیادہ فوج رکھنے کی نہوگی صرف اسقدر فوج اونکی رہے جو دفاتر سرکاری کی حفاظت کے واسطے اور تحصیل مال کے واسطے کافی ہوگی۔

اور ہم یہ بھی اقرار کرتے ہین کہ بلحاظ اسکے کہ نواب اخراجات جنگ مقابلہ شجاع الدولہ یعنی پانچ لاکھہ روپیہ ماہواری جو اوسکے والد نے مقرر کیا ہے دیتا رہے گا تو جو کچھہ روپیہ حضور بادشاہ سے واسطے ہماری مدد دہی کے ہمکو ملیگا وہ ہم نواب کو واپس کردینگے۔

منجانب نواب

بلحاظ اسکے کہ گورنر اور کونسل نے وعدہ کیا ہے کہ وہ مدد کرکے ہمکو صوبہ داری اضلاع بنگالہ و بہار و اوڑیسہ کی جو اب تک ہمارے والد مرحوم نواب میر جعفر خان کے نامزد تھی دلوادینگے اور ہماری مدد بمقابلہ ہمارے دشمنون کے کرینگے لہذا مین اقرار کرتا ہون کہ شرائط مندرجہ ذیل کی

تعمیل اور اوسکا حفظ بدل وایمان کرونگا۔

شرط اول

جو عہدنامہ میرے والد نے بہنگام آغاز نظامت کمپنی کے ساتھہ کیا تھا اور اوسمین یہ عہد کیا تھا عزت اور وقار کمپنی کا اور اونکے گورنر اور کونسل کا اوسیقدر رہے گا جیسا اوسکا آئین عزت اور وقار ہے اور کمپنی مذکور کو پروانہ واسطے اجرائے تجارت کے دیے تھے وہی عہدنامہ جہان تک شرائط ذیل سے متعلق ہے مین بھی تصدیق کرکے منظور کرتا ہون

شرط دوم

چونکہ بار انتظام بہت ہے اور بنظر رفاہ ملک اور اجرائے کاروبار کمپنی مجکو لازم ہے کہ ایک شخص تجربہ کار میرے پاس ہر وقت واسطے صلاح اور مشورہ کے موجود رہا کرے اسواسطے مین اقرار کرتا ہون کہ بصلاح گورنر اور کونسل ایک ایسا شخص بطور نایب صوبہ میرے پاس مقرر ہو اور وہ ماتحت میرے رہ کر کل اختیار کاروبار کا رکھیگا اور چونکہ محمد رضا خان نایب مذکور میرے پسند ہے اور گورنر اور کونسل نے بھی اوسکو پسند کیا ہے لہذا مین اقرار کرتا ہون کہ یہ منصب اوسکو دیا جاے اور مین بغیر مرضی صاحبان موصوفین کے اوسکو برطرف نکرون گا اور اگر بعد ازین کچھہ تبدیلی اس عہدے مین مناسب متصور ہو تو محمد رضا خان بشرطیکہ اونسے کاروبار انتظام متعلقہ اپنے کو بیانت اور امانت سرانجام دیا ہو تو وہ ایسی حالت مین پھر اپنے علاقہ نیابت ڈھاکہ پر بمہین اختیارات سے جواب اوسکو حاصل ہین مامور کیا جاے۔

شرط سوم

کار تحصیل محاصل سرکار ماتحت نایب صوبہ کے دو یا کئی صیغون مین جیسا مناسب متصور ہوگا منقسم ہوگا اور چونکہ مجکو اعتبار اور اطمینان کلی اوپر محبت انگریزون کے ہے اور اونکو میرے فائدے اور مرتبے کا نہایت خیال ہے اسواسطے میری مرضی یہ ہے کہ مین بھی ہر طرح اپنی رضامندی کے عہدیات نسبت اوسکے ظاہر کرون لہذا میری خوشی یہ ہے کہ برطرفی اور بحالی متصدیان اون صیغہاے تحصیل کی اور مامور کرنا اونکا اضلاع مختلفہ مین بمنظوری گورنر اور کونسل ہوا کریگا اور بعد خیال کہ میرے منصب کے آدمی اکثر اعتبار اپنے متعلقین اور متوسلین کی عرض

معروض پر کیا کرتے ہین اور اسی سبب سے اکثر امور خلاف واقعہ اونسے سرزد ہوتے ہین
میری عین خوشی یہ ہے کہ گورنر اور کونسل کو اجازت عام اس امر کی ہو کہ اگر کوئی نالائق آدمی کو
کوئی کام سپرد ہو تو وہ اوسکی تقرری مین عذر پیش کرکے وجہ اوسکی بتاوین یا جہان کہین میرے
افسر یا رعایا پر کچھ سختی ہوتی ہو اوسکو ظاہر کرین اور مین اونکی ایسی بیانات پر لحاظ رکھونگا تاکہ کاروبار
ملک بخوش اسلوبی اور بآئین شایستہ سرانجام پاوین اور میری رعایا ہر جگہ خوش وخرم رہے اور
اونکی داد رسی ہو۔

شرط چہارم

مین منظور کرتا ہون کہ بابت ادای خرچ اونکی لشکر کے چکلہ بردوان ومہدنا پور وچیٹگانو
جن حقوق کے ساتھ میرے والد نے دیے ہین اونھین حقوق کے ساتھ بطور مدد مقررہ
بنام کمپنی دیے جاوین اور ادا اسکے میرے والد نے پانچ لاکھ روپیہ ماہواری اونکی اخراجات
فوج کے واسطے قرار کیا ہے مین اوسکو بھی منظور کرتا ہون کہ اوسوقت تک خزانے سے ماہواری
دیا جاے جب تک ضرورت [illegible] کشیر کی رہیگی ہو اور جب کمپنی کو موقع کم کرنے فوج کا ہوگا
تو گورنر اور کونسل سمجھ کرکے اوسمقدار روپیہ کی تخفیف مجکو دینگے جسقدر کمی فوج مین جواب واسطے
حفاظت اضلاع مختارہ کے ضرور سمجھینگے اور چونکہ فوج کمپنی کو مین برابر اپنی فوج کے تصور کرتا
ہون اور اسکا اعتبار بھی اوسیقدر میرے نزدیک ہے جسقدر اپنی فوج کا ہوتا ہے تو مین
صرف بقدر ضرورت ہمراہی اور قصبہ وار کے سپاہی رکھونگا اور باقی فوج انگریزی میری ممد ومعاون
ہے۔

شرط پنجم

مین تصدیق کرکے منظور کرتا ہون کہ جو بموجب فرامین اور حسب الحکم متواترہ کے انگریزونکو
استحقاق تجارت بذریعہ اونکے ایسی دستکات کے دیا گیا ہے وہ قائم رہے اور اونکے
دستکات کی موجودگی مین کسیطرح کا محصول اشیاء تجارت پر نہ لیا جائیگا صرف نمک کی تجارت
مین دو روپیہ آٹھ آنا فیصدی اوپر تعداد مندرجہ رونہ کے یا اوپر نرخ بازار ہوگلی کے
لیا جائیگا۔

شرط ششم

مین کمپنی کو اجازت دیتا ہون کہ نصف شورہ جو ملک پورنیا مین پیدا ہوتا ہے خرید کرکے معرفت اپنے گماشتگان کے بمقام کلکتہ بھیجدین اور نصف باقیماندہ ہمارے فوجدار واسطے خرچ ہمارے عملہ وغیرہ کے رکھین اور مین کسی دوسرے کو اجازت خرید کرنے شورہ کی اس ملک مین نہ دونگا۔

شرط ہفتم

بیچ چکلہ سلہٹ کے سرحد ابنگالہ سے پانچ برس تک ہمارے فوجدار اور گماشتگان کمپنی دونون ملکر چونہ تیار کراوین اور جسوقت چونہ تیار ہی چونہ مین ہو نصف نصف ادا کرین اور جب چونہ تیار ہوجاے تو نصف چونہ کمپنی کو دیا جاے۔

شرط ہشتم

ہرچند مجکو ضرورت سفر بمقام دیگر ان اضلاع مین ہوگی مگر مین اقرار کرتا ہون کہ دفتر و کتب سرکار ہمیشہ بمقام مرشد آباد رہے گا اور کاروبار ایسے مقام سے سرانجام پاویگا اور یہ مقام دارالحکومت مثل سابق رہیگا اور جہان مین جاؤن میری خوشی یہ ہے کہ ایک انگریز ہمیشہ میرے ہمراہ رہے اور جو کام یا امر نیابتی ہمارے اور کمپنی کے ہو اوسکو طے کرے اور ہماری جانب سے بھی ایک رئیس ہمیشہ حاضر بابنس کلکتہ ہے اور گورنر اور کونسل سے ملاقات کرتا رہے۔

شرط نہم

مین حکم دیتا ہون کہ جو روپیہ کلکتہ مین بنتا ہے وہ برابر ضرب مرشد آباد چلا کرے اور اوسپر کچھ بٹہ نہین لگے گا اگر کوئی بٹہ اوسپر طلب کرے تو اوسکو سزا دیجاویگی اور سالانہ نقصان جو بوقت اجراے سکہ جدید پڑتا ہے باعث نقصان عظیم ملک ہوگا اسواسطے بعد حوض و تامل بسیار جو کچھ آیندہ بصلاح گورنر اور کونسل اس باب مین قرار پائیگا اور اس نقصان کے رفع کرنے کے واسطے تجویز ہوگا وہ عمل مین آئیگا۔

شرط دہم

ہمین اجازت نہین دیتا کہ کوئی انگریز میرا ملازم ہو اور اگر فی الحال کوئی ملازم سابق ہو تو وہ

برخاست کیا جائیگا۔

شرط یازدہم

جو قسط بندی میرے والد نے بابت اداے زر نقصانی جو فساد گذشتہ مین عائد ہوئی ہے مقرر کی ہے مین اوسکو بوقت مقررہ ادا کرونگا اور اس کام مین درنگ یا تساہل نہوگا۔

شرط دوازدہم

مین منظور کرتا ہون کہ جو عہدنامہ میرے والد نے صاحبان فوج کے ساتھہ کیا ہے مین اوسکے مطابق کاربند ہونگا۔

شرط سیزدہم

اگر فرانس والے اس ملک مین آئین تو مین اونکو اجازت تعمیر قلعجات و ملازم رکھنے فوج کی اور لینے زمین و زمیداری وغیرہ کی مذونگا مگر مثل سابق وہ تجارت کرین اور محصول ادا کرین

شرط چہاردہم

واسطے رفع تنازعات فیما بین گماشتگان انگریزی اور ہمارے ملازمین بمقامات مختلفہ کے بعد ازین کچھ قاعدہ تجویز ہوگا۔

بتصدیق ان شرائط کے گورنر اور کونسل مذکورین نے اپنے دستخط ایک طرف اسکے مع مہر کمپنی کردی اور نواب ممدوح نے ایک طرف اپنے دستخط اور مہر کردی۔

نقل مطابق اصل

دستخط ولیم جیندی سکتر

یادداشت

یہ عہدنامہ صاحب پریسیڈنٹ اور کونسل فورٹ ولیم نے بتاریخ ۲۰ ماہ فروری سنہ ۱۷۶۵ع تصدیق کیا اور نواب ممدوح نے بتاریخ ۲۵ ماہ وسنہ مذکور۔

نمبر ۱

فرمان اول شاہ عالم بادشاہ بمادہ عطیۂ دیوانی صوبجات بنگالہ و بہار و اوڑیسہ بکمپنی سنہ ۱۷۶۵ع

وردین اوان مسرت توامان فرمان واجب الاذعان شرف انفاذ پاتا ہے کہ بنظر اتحاد

وخدمات عالی ہمت عمدۃ العمائد نام آور جنگ آوران فدویان وفادار خیرخواہان دیانت دار لائق عنایات شاہی کمپنی انگریزی کے مابدولت نے دیوانی صوبجات بنگالہ وبہار واوڑیسہ شروع فصل ربیع سنہ ۱۱ بنگالہ سے بطور معافی والطمغا بلاشرکت غیرے وبلا ادائے محصول دیوانی جودربار مین داخل ہوتا تھا اونکو عطا کی چاہیئے کہ کمپنی مذکور اوس رقم سے لاکھ روپیہ سالانہ کے ضامن ہون جو محصول شاہی بابت صوبجات مذکور کے ہے اور جو بخیم الدولہ بہادر نے مقرر کیا اور اس امر کا کرے کہ روپیہ مذکور بروقت مقررہ داخل سرکار شاہی ہوگا اور چونکہ اس امر کے سرانجام کے واسطے کمپنی کو فوج کثیر بنا بر حفاظت اضلاع وغیرہ رکھنی ہوگی ہم وہ روپیہ جو بعد ادائے محصول شاہی وخرچ نظامت فاضل رہیگا اونکو عطا فرمائے ہین لازم کہ ہماری اولاد شاہی ووزرا خطیب وامرایان عالی مرتبت وافسران جلیل ومتصدیان دیوانی ومنتظمان امور سلطنت وجاگیرداران وکروریان حال واستقبال ہمہ تن مصروف ہوکر تعمیل حکم شاہی کرین اور عہدہ مذکورہ قبضہ کمپنی مذکور مین نسلاً بعد نسل دوام ومستدام رکھین اور اونکو معزولی وبرطرفی سے مصئون جانکر کسیطرح سدراہ امنکے نہون اور اونکا ادائے تمامی رقومات دیوانی وپیشکش وغیرہ شاہی سے محفوظ جانین اس بارہ مین حکم شاہی کو حکم مستحکم سمجھکر انحراف نکرین فقط۔

تاریخ ۳ ماہ صفر سنہ ۶ جلوس مطابق ۱۲ اگست سنہ ۱۷۶۵ء

مضمون فرمان

برطبق مضمون اس کاغذ کے جو پر ہمارے دستخط خاص ہوے ہین احکام شاہی مابدولت کے شرف نفاذ پاتے ہین بنظر استحقاق وخدمات عالی ہمت عمدۃ العمائد نام آور جنگ آوران فدویان وفادار خیرخواہان دیانت دار لائق عنایات شاہی انگریزی کمپنی کے مابدولت نے دیوانی اضلاع بنگالہ وبہار واوڑیسہ شروع فصل ربیع سنہ ۱۱ بنگالہ سے بطور معافی والطمغا بلاشرکت غیرے وبلا ادائے محصول دیوانی جودربار مین داخل ہوتا تھا اس شرط پر اونکو عطا کی کہ وہ اوس رقم سے لاکھ روپیہ سالانہ کے ضامن ہون جو محصول شاہی اضلاع مذکور کا ہے اور جو بخیم الدولہ بہادر نے مقرر کیا ہے اور بعد ادائے محصول شاہی واخراجات نظامت جو کچھ فاضل رہے وہ بھی مابدولت نے کمپنی مذکور کو عطا کیا۔

دیوانی صنلع بنگالہ

دیوانی صنلع بہار

دیوانی صنلع اوڑیسہ

ضمیمہ الف

فرمان شاہ عالم بادشاہ بابت دیوانی صنلع بنگالہ ۱۷۶۵ عیسوے

درین اوان مسرت توامان فرمان واجب الاذعان شاہی شرف نفاذ پاتا ہے کہ بنظر اتحاد وخدمات عالی ہمت عمدۃ العمائد نام آور جنگ آوران فدویان وفادار خیرخواہان دیانت دار لائق عنایات شاہی انگریزی کمپنی کے ما بدولت نے بطور معافی والتمغا بخواے ضمن کے شروع ربیع ۱۱۷۸ھ بنگالہ سے خدمت دیوانی خالصہ شریفہ صنلع بنگالہ بہشت زمین مع جاگیر شرطیہ اوسکے بلاشرکت غیرے عطا کی ملازمہ کہ ہماری اولاد شاہی وزرا وخطیب وامرایان عالی مرتبت وافسران جلیل ومتصدیان دیوانی ومتنظمان امور سلطنت وجاگیرداران وکروریان حال واستقبال ہمہ تن مصروف ہوکر تعمیل امر ہمارے حکم شاہی کی کرین اور خدمت مذکور نسلاً بعد نسل ودوام ومستدام قبضہ کمپنی مذکور مین رہین اور اونکو معزولی وبرطرفی سے مصئون جانکر کسیطرح سد راہ اونکے ہون اور اونکو ادا ے جمع رقومات محاصل دیوانی وپیشکش شاہی وغیرہ سے محفوظ جانین اس بارہ مین حکم شاہی محکم اور مستحکم جانکر انحراف نکرین فقط بتاریخ ۲۴ ماہ صفر سنہ ۶ جلوس مطابق ۱۲ ماہ اگست ۱۷۶۵ع

مضمون ضمن

برطبق مضمون اوس کاغذ کے جسپر ما بدولت کے دستخط خاص ہوے ہین ما بدولت نے خدمت دیوانی خالصہ شریفہ صنلع بنگالہ بہشت زمین کے مع جاگیر شرطیہ بطور معافی والتمغا عالی ہمت عمدۃ العمائد نام آور جنگ آوران فدویان وفادار خیرخواہان دیانت دار لائق عنایات شاہی انگریزی کمپنی کو بلاشرکت غیرے شروع ربیع ۱۱۷۸ھ بنگالہ سے عطا کی — مقام فورٹ ولیم بتاریخ ۳۰ ستمبر ۱۷۶۵ع

نقل مطابق اصل

دستخط انگریز مدیر کمپنی

ضمیمہ ب

علیحدہ علیحدہ فرمان بعبارت بالا بابت عطیۂ دیوانی اضلاع بہار و اوڑیسہ عطا ہوئی۔

فرمان دوم شاہ عالم بادشاہ مقدمۂ عطیہ بردوان و دیگر مقبوضات کمپنی بصنلع بنگالہ ۱۷۶۵ء

درین اوان مسرت توامان فرمان واجب الاذعان شاہی شرف نفاذ پاتا ہے کہ چکلہ ہاے بردوان و مہدنا پور و چٹ گانو و نیز بست و چہار پرگنہ کلکتہ وغیرہ زمیداری عالی ہمت عمدۃ العماد نام آور خبگ آوران فدویان وفادار و خیر خواہان دیانت دار لائق عنایات شاہی انگریزی کمپنی جو میر محمد قاسم مرحوم اور میر محمد جعفر خان مغفور کے وقت مین کمپنی مذکور کو عطا ہوے ہین بادولت بنظر اتحاد کمپنی مذکور بخوشنودی ہو کر شروع فصل ربیع سنہ ۱۱۷۲ بنگالہ سے بطور معافی و التمغا بلا شرکت غیرے منظور فرماتے ہین لازم کہ ہماہی اولاد شاہی و وزرا و خطیب و امرا ین عالی مرتبت و افسران جلیل و مستصدیان دیوانی و منتظمان امور سلطنت و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال ہمہ تن مصروف بتعمیل اس حکم شاہی کے ہو کر اضلاع و پرگنجات مذکورہ بالا قبضہ کمپنی مذکور مین سلاً بعد سلٍ و دوام و استدام رکھین اور اونکو معزولی و برطرفی سے مصئون جانکر کسیطرح سد راہ اونکے نہون اور اونکو تمام قسم کے مخائل اپنشکیش وغیرہ سے محفوظ جانین اس بارہ مین حکم شاہی محکم اور مستحکم سمجھکر اس سے انحراف نکرین فقط مبتاریخ ۲۴ ماہ صفر سنہ ۶ جلوس مطابق ۱۲ ماہ اگست ۱۷۶۵ء

مضمون ضمن

برطبق مضمون اوس کاغذ کے جسپر بادولت کے دستخط خاص ہوے ہین بادولت کے احکام شاہی شرف نفاذ پاتے ہین کہ چکلہ ہاے بردوان و مہدنا پور و چٹ گانو و نیز بست و چہار پرگنہ کلکتہ وغیرہ زمیداری انگریزی کمپنی جو میر محمد قاسم مرحوم اور میر محمد جعفر خان مغفور کے وقت مین کمپنی مذکور کو عطا ہوے تھے اب بنام کمپنی مذکور بطور معافی و التمغا بلا شرکت غیرے بادولت کی منظوری ہوئی۔

چکلہ بردوان

چکلہ مہدنا پور

چکلہ چٹ گانون

بست وچہار پرگنہ کلکتہ وغیرہ زمیداری انگریزی کمپنی

مقام فورٹ ولیم ۳۰ ماہ ستمبر سنہ ۱۷۶۵ع

نقل مطابق اصل

دستخط الگزینڈر کمبیل صاحب ایس ایس سی

سوم عہدنامہ فیمابین شاہ عالم بادشاہ و کمپنی

نواب نجم الدولہ اقرار کرتے ہین کہ وہ منجملہ آمدنی بنگالہ و بہار و اوریسہ کے مبلغ عبد لاکھ روپیہ سالانہ بلا کسور پٹہ وغیرہ بادشاہ کو باقساط ماہواری تعدادی عسلکی ۱۲ ماہ بماہ ادا کیا کرینگے اور قسط اول یکم ماہ ستمبر سنہ حال سے شروع ہوگی اور انگریزی کمپنی بنظر اسکے کہ بادشاہ نے بخوشنودی مزاج دیوانی بنگالہ وغیرہ کی اونکو عطا فرمائی ہے وعدہ کرتے ہین کہ وہ ضامن اس روپیہ کے بوقت مقررہ ادا ہونیکے ہونگے یہ روپیہ ماہ بماہ کارخانہ پٹنہ سے راجہ شتاب رائے کو یا جس کسیکو بادشاہ مناسب تصور فرماکر بامزد فرماوینگے دیا جائیگا اور وہ شخص مبلغان مذکور کو دربار مین ارسال کریگا لیکن درصورتیکہ کوئی دشمن بیگانہ علاقہ نواب مذکور پر حملہ آور ہوگا تو جسقدر روپیہ نقصانی کا بسبب اس حملہ کے ہوگا وہ اس آمدنی سے مجرا لیا جائیگا۔

بلحاظ اسکے کہ نجف خان شامل فوج انگریزی ہوگیا اور جنگ گذشتہ مین بادشاہ کی خدمتگاری کی ہے تو بادشاہ بخوشنودی مزاج دو لاکھ روپیہ سالانہ اوسکو عطا فرمائین اور یہ روپیہ ماہ بماہ بحصہ مساوی اوسکو دیا جاے اور اول ماہ کا روپیہ اوسکو یکم ستمبر سنہ حال سے دیا جاے اگر اوسکی ادا ہونی مین تفاوت واقع ہو تو انگریزی کمپنی جو مقرر اس ادای کے ہین آمدنی علاقہ بنگالہ سے جو بادشاہ کے یہان داخل ہوگا مجرا لیکر اوسکو دینگے اور اگر علاقہ بنگالہ پر حملہ کسیکا ہوا اور اوس باعث سے نقصانی مجرا لیجاے اوس نقصانی کے موافق نجف خان کے روپیہ مین سے بھی کمی ہوگی فقط بتاریخ ۱۹ ماہ اگست سنہ ۱۷۶۵ع

مقام فورٹ ولیم ۳۰ ستمبر سنہ ۱۷۶۵ع

نقل مطابق اصل

دستخط الگزینڈر کیمبیل صاحب ایس سی

چہارم عہدنامہ فیما بین نواب نجم الدولہ وکمپنی

بادشاہ نے بخوشی وخوشنودی مزاج انگریزی کمپنی کو دیوانی بنگالہ وبہار واوڑیسہ مع آمدنی اضلاع مذکور بطور معافی ہمیشہ کے واسطے بشرائط چند عطا فرمائی ہے اوجنمین کی ایک شرط یہ ہے کہ جو کچھ خرچ نظامت کا ہوگا وہ آمدنی مذکور سے ادا ہوگا۔ اور معلوم ہو جنکو یہ تعلق رکھتا ہے کہ مین کہدیتا ہون کہ بابت صرف سالانہ نظامت کی مبلغ [illegible] کافی ہوگا اور مین یہ روپیہ منظور کرتا ہون کہ حسب تفصیل ذیل مجھے ملا کرے یعنی مبلغ [illegible] بابت خرچ میرے خانگی احشم واجات اور ملازمین وغیرہ کے اور مبلغ [illegible] بابت خرچ سواران سپاہی وپیادہ وچپراسیان وبرقندازان وغیرہ جو واسطے سواری ورتبہ وغیرہ کے ضروری ہونگی ملے گا بشرطیکہ یہ خرچ آیندہ ضروری متصور ہو مگر اس تعداد سے کبھی زیادہ خرچ نہوگا اور چونکہ مجکو بکمال اعتبار عمین الدولہ پر ہے مین چاہتا ہون کہ اس روپیہ کا خرچ تقرر [illegible] حسب تفصیل بالا اوسکی معرفت صرف ہوا کرے یہ اقرارنامہ برکت خدا وتعالی مجھے امید ہے کہ بلا تفاوت اوسوقت تک جاری رہیگا جب تک کارخانجات انگریزی کمپنی مالک بنگالہ مین قائم رہین فقط

مقامات فورٹ ولیم ۳۰ ستمبر ۱۷۶۵ء

نقل مطابق اصل

دستخط الگزینڈر کیمبیل صاحب ایس سی

نمبر ۱۱

شرائط عہدنامہ واقرارنامہ فیما بین گورنر اور کونسل فورٹ ولیم منجانب انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی

ومنجانب سیف الدولہ —

منجانب کمپنی

ہم گورنر اور کونسل وعدہ کرتے ہین کہ نواب سیف الدولہ کو صوبہ داری اضلاع بنگالہ و بہار و اوڑیسہ دلوا دینگے اور کمپنی کی فوج سے اونکی حفاظت بخلاف اونکے دشمنونکے کرینگے

منجانب نواب

شرط اول

جو عہدنامہ میرے والد نے ہنگام شروع نظامت کمپنی سے کیا ہے اور اوسمین یہ اقرار ہے کہ عزت اور توقیر کمپنی اور گورنر اور کونسل کی مثل عزت اور توقیر اپنے کے تصور کرینگے اور جو عہدنامہ میرے بھائی نواب نظام الدولہ سے ہوا ہے وہ عہدنامجات جہان تک اصل مطلب اونکا ہے حرفاً و معناً مین بتصدیق کرکے منظور کرتا ہون —

شرط دوم

بادشاہ نے بخوشنودی مزاج دیوانی بنگالہ و بہار اور اوڑیسہ کی بطفد معافی دوامی انگریزی کمپنی کو عطا فرمائی ہے اور مجھے چونکہ اعتبار کلی اونکا امداد اونکے ملازمین آباد ان اس ملک کا ہے اور مجھے یقین ہے کہ اونسے ہرگز کوئی امر ایسا نہوگا جس سے میرے مرتبہ یا عزت یا فائدہ مین یا ملک کی بہبودی مین تخلل واقع ہو لہذا مین بنظر حسن انتظام کار صوبہ داری و بخیال ترقی عزت و حرمت اپنے اور کمپنی کے اقرار کرتا ہون کہ حفاظت اضلاع بنگالہ و بہار و اوڑیسہ کی اور کمپنی فوج مکمل کا اونکے اختیار مین رہے بعوض اونکے ادا کرنے روپیہ مفصلہ ذیل کے یعنی شاہ عالم بادشاہ کو بموجب قسط ماہواری مقررہ عہدنامہ کے ۲۶ لاکھ سالانہ اور مجد سیف الدولہ کو مبلغ ۳۲ لاکھ سالانہ حسب تفصیل ذیل یعنے مبلغ ۱۳ لاکھ ۳۳ ہزار ۳۳ روپیہ بابت میرے مصارف خانگی و ملازمین وغیرہ کے مصارف ضروری کے اور ۱۹ لاکھ باقیماندہ مبلغ ۳۳ لاکھ ۳۳ ہزار ۳۳ روپیہ بابت خرچ سپاہی و چپراسی و برقندازان وغیرہ ضروری سواری کے مگر کسی نہج سے اس قسم سے زیادہ خرچ نہوگا —

شرط سوم

نواب معین الدولہ جو بصلاح گورنر اور صاحبان کونسل کے نائب اضلاع مقرر ہوا ہے اور

اختیار انجام امور بشراکت واتفاق راے مہاراجہ دولب راے اور جگت سیٹھ کو اوسکے تعلق ہے وہ اپنے عہدہ پر باختیار سابق بحال رہیگا اور چونکہ مجھے بھی اوسکے اوپر زیادہ اعتبار ہے مین یہ بھی اوسکے سپرد کرتا ہون جو مبلغ صاحب [illegible] خرچ نظامت مایگا وہ اوسکے معرفت معہ ذکورہ بالا مین خرچ ہوا کرے۔

یہ عہدنامہ ببرکت خدا یتعالی مجھے امید ہے کہ جب تک کارخاسنجات انگریزی ملک بنگالہ مین قائم ہین باتفاقت جاری رہیگا فقط تاریخ ۱۹ ماہ مئی سنہ ۱۷۶۶ع

دستخط ولیم بی سمنر صاحب

دستخط ایچ ورلسٹ صاحب

دستخط ریڈر ولف میزنی صاحب

دستخط ایچ واٹس صاحب

دستخط کلاڈ رسل صاحب

دستخط ولیم الڈرسی صاحب

دستخط ہنری کلسال صاحب

دستخط جارس فلوریر صاحب

نمبر ۱۲

عہدنامہ مبارک الدولہ

مہر کمپنی

دستخط ولی بیبر صاحب سکرتر

بشرائط عہدنامہ واقرارنامہ فیما بین گورنر اور کونسل فورٹ ولیم منجانب انگریزی اسٹیٹ انڈیا کمپنی و نواب مبارک الدولہ بتاریخ ۱۲ ماہ مارچ سنہ ۱۷۶۵ع

منجانب کمپنی

ہم گورنر اور کونسل وعدہ کرتے ہین کہ نواب مبارک الدولہ کو صوبہ داری اضلاع بنگالہ و بہار و اوڑیسہ دلوادینگے اور کمپنی کی فوج سے اونکی مدد بخلاف اونکے تمام دشمنون کے کرینگے۔

منجانب نواب

شرط اول

جو عہد نامہ میرے والد نے ہنگام شروع نظامت کمپنی سے کیا ہے اور اوسمین یہ اقرار ہے کہ عزت اور توقیر کمپنی اور گورنر اور کونسل کی مثال عزت اور توقیر اپنی کے تصور کرینگے اور عہد نامجات میرے برادران نواب نظام الدولہ اور سیف الدولہ سے ہوے ہین وہ عہد نامجات جہان تک اصل مطلب اوسکا ہے حرفاً حرفاً و معناً معناً مین تصدیق کرکے منظور کرتا ہون۔

شرط دوم

بادشاہ نے بجو شنودی مزاج دیوانی بنگالہ و بہار و اوڑیسہ کی بطور معافی دوامی انگریزی کمپنی کو عطا فرمائی ہے اور مجھے چونکہ اعتبار کلی اونکا اور اونکے سپاہ آبادان اس ملک کا ہے اور مجھے یقین ہے کہ اونسے ہرگز کوئی امر ایسا نہوگا جس سے میرے رتبہ یا عزت یا فائدے مین یا ملک کی بہبودی مین تخلل واقع ہو لہذا مین بنظر حسن انتظام کار صوبہ داری و بخیال ترقی عزت و حرمت اپنے اور کمپنی کے اقرار کرتا ہون کہ حفاظت اضلاع بنگالہ و بہار و اوڑیسہ کی اور رکھنا فوج مکتفی کا اونکے اختیار مین رہے بعوض اونکے ادا کرنے روپیہ مفصلہ ذیل کے یعنی شاہ عالم بادشاہ کو بموجب قسط ماہواری مقررہ عہد نامہ کے ۲۶ لکھ اور مجھ مبارک الدولہ کو مبلغ ۱۶ لاکھ روپیہ سالانہ حسب تفصیل ذیل یعنی مبلغ ۹ لاکھ روپیہ بابت میرے مصارف خانگی و ملازمین وغیرہ و مصارف ضروری کے اور ۹ باقیماندہ مبلغ ۷ لاکھ بابت خرچ سپاہی و چپراسی و برقندازان وغیرہ ضروری سواری کے مگر کسی نہج سے اس رقم سے زیادہ خرچ نہوگا۔

شرط سوم

نواب معین الدولہ جو بصلاح گورنر اور صاحبان کونسل کے نایب اضلاع مقرر ہوا ہے
اور اختیار سرانجام امور بشراکت و اتفاق راے مہاراجہ دولب رای اور جگت سیٹھ
کے اوسکے تعلق ہے وہ اپنے عہدے پر باختیارات سابق بحال رہے گا اور
چونکہ مجھے بھی اوسکے اوپر زیادہ تر اعتبار ہے مین مصارف مبلغ ۔۔۔ لکھ روپیہ مذکورہ
بالا کا بھی اوسکے سپرد کرتا ہون کہ وہ مصارف مذکورہ بالا مین یہ روپیہ صرف کیا کرے
یہ عہدنامہ برکت خداے تعالی بلا تفاوت ہمیشہ جاری رہیگا بتاریخ ۲۱ ماہ مارچ ۱۷۶۵ع

دستخط جان کانیر صاحب
دستخط رچارڈ بیچر صاحب
دستخط ولیم الدرسی صاحب
دستخط کلاڈ رسل صاحب
دستخط چارلس فلویر صاحب
دستخط جان زیدر صاحب
دستخط فرانسس ہیر صاحب
دستخط جارج فیکل صاحب
دستخط ٹامس لین صاحب
دستخط رچارڈ بارول صاحب

نقل مطابق اصل
دستخط ڈبلیو واین صاحب سکرٹر

نمبر ۱۲

عہدنامہ ساتھ ڈنمارک کے مرقومہ ۲۲ فروری ۱۷۴۵ عیسوی

عہدنامہ بابت انتقال علاقجات ڈنمارک واقع ملک ہندوستان فیما بین شاہ ڈنمارک

وہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی بتوسط پٹرہیتیس صاحب کونسل اوف سٹیٹ گورنر علاقجات شاہ ڈنمارک واقع ہندوستان نایٹ اوف دی اور ڈر اوف نبرگ بذریعہ اختیارات جو اونکو تاریخ ۳۰ ماہ ستمبر ۱۸۴۱ء شاہ ڈنمارک سے حاصل ہوے تھے اور گورنر جنرل ہند باجلاس کونسل لفٹنٹ جنرل دی رایٹ ہنوربل سر ہنری ہارڈنج جی سی بی گورنر جنرل ہندوستان و ہنوربل فریڈرک ملٹ ممبر کونسل و ہنوربل میجر جنرل سر جارج پالک جی سی بی ممبر کونسل بذریعہ اختیارات جو اونکو ہنوربل سیکرٹ کمیٹی اوف دی کورٹ اوف ڈائرکٹرس سے بتاریخ یکم ماہ جولائی ۱۸۴۵ء حاصل ہوے تھے واقع مقام کلکتہ تاریخ ۲۲ ماہ فروری ۱۸۴۵ء

بنام خدای پاک ولاشریک

شرط اول

شاہ ڈنمارک اقرار کرتے ہین کہ وہ تمام علاقجات ڈنمارک واقع ملک ہندوستان مع تمام تعمیرات ومال شاہی جو اوسمین ہے ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کو بعوض مبلغ ۱۲ لاکھ روپیہ سکہ کمپنی کے انتقال کردینگے اور یہ روپیہ ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی وعدہ کرتے ہین کہ جب یہ عہدنامہ تصدیق ہوجاے گا تو یا بمقام کلکتہ اور یا بمقام لندن بذریعہ بل میعادی ایک ماہ کے سکہ ولایت مین بموجب عرض بازار ولایت دو شلنگ فی روپیہ یا جسقدر نقد اور جسقدر بل بنرخ مذکورہ بالا شاہ ڈنمارک کو منظور ہوگا ادا کرینگے۔

شرط دوم

علاقجات اور مال شاہی مذکورہ بالا حسب تفصیل ذیل ہین۔

اول شہر ٹرنگمبار واقع کنارہ کورومنڈل کوسٹ مع اضلاع متعلق اوسکے اس علاقہ کے عوض دو ہزار پانچ سو سکہ طلا جو قریب ۴۰۰۰ روپیہ سکہ کمپنی کے ہوتے ہین راجہ تنجور کو سالانہ دیا جائیگا۔ تفصیل عمارات ومال شاہی اسمین حسب تفصیل ذیل ہین۔

۱ قلعہ ڈیسنبورگ مع تعمیرات متعلقہ وسیزدہ ضرب اتواب برنجی جو قلعہ مذکور کے بروج پر چڑھی ہین مع دیگر سامان موجودہ۔

ب مکان گورنمنٹ واقع روبروے قلعہ

ج مکان سیر گورنر مع مقام موضع پوریار

د باغ گورنر مع بنگلہ باغ واقع موضع سٹالی

ر مکان ہسپٹل مع باغ ملحقہ واقع شہر

س مکان ڈاکٹر صاحب واقع شہر

ص مکان ماسٹر اٹنڈنٹ واقع کنارہ

ط دو مکان خشتی گودام

سوائے جایداد مذکورہ بالا کے تمام شارع عام اور پل اور بدرو اثمار و اشجار و دیگر جایداد غیر منقولہ شاہی ہر قسم مع جایداد منقولہ متعلقہ مکانات و فاتر یا دیگر اسباب جو کارسرکار مین آتا ہے منتقل ہونگے مگر اسباب اور جایداد منقولہ مکان گورنمنٹ اس انتقال مین شامل نہین ہین۔

دوم شہر و فوزدک ناگور معروف سیرام پور واقع ضلع بنگالہ جسمین سب بیگار جنی شامل ہے اور یہ بھی فوزدک نگور کہلاتی ہے اور اضلاع سیرام پور واکنا و پیارے پور جن اضلاع کی عوض مبلغ ۱۷۸۳۰۰ سکہ کمپنی سالانہ زمینداران صیور اچھلی کو دینا ہوگا ان اضلاع کے شامل جایداد حسب تفصیل ذیل ہے۔

ا مکان گورنمنٹ

ب مکان سکتر و دفتر خانہ

ج مکان کچہری مع جیلخانہ

د عبادتخانہ جو بنام عبادتخانہ پوینس مشہور ہے

ر بازار جسمین ۱۳ بیگہ ۱۳ کوٹہ زمین کم و بیش ہے اور بجانب شمال مکانات گودام بنے ہین مع دو مکان گودام بجانب مغرب۔

سوائے اسکے اور زمین جو ہے اوسمین گودام وغیرہ رعایا کے بنے ہین اور رعایا سالانہ محصول زمین ادا کرتے ہین۔

س دو مکان خشتی پہرہ واقع کنارۂ دریا۔

سوائے جایداد مذکورہ بالا کے شارع عام و پل وغیرہ و نہر جو موضع پیاریپور کے کھیتون سے نکل کر مواضع متصلہ مین گذر کر دریا مین شامل ہوجاتی ہے مع تمام جایداد غیر منقولہ شاہی ہر قسم و جانداد منقولہ جو واسطے کاروفاتر کے اور رفاہ عام کے ہے۔

سوم قطعہ زمین واقع بلاسور جو سابق کارخانہ تھا اسمین ۱۰۰ بیگہ زمین محصولی شامل ہے

شرط سوم

عبادتخانہ زمین وعبادتخانجات جروزلم وبیتھلہم واقع ٹرنکبار اور رومن کیتلک چرچ اور دیگر عبادتخانجات واقع مقام مذکور اور رومن کیتلک چرچ واقع سیرام پور و سیرام پور کا مدرسہ و ہسپتال ہندوستانی بذریعہ باشندگان تیار اور مقرر ہوئے ہین لہذا یہ مکانات مع اسباب و اشیاء متعلقہ منقولہ و غیر منقولہ ازآن اون لوگون کے ہین اور اس انتقال مین شامل نہین

شرط چہارم

تمام ساکنین علاقجات مذکورۂ بالا خواہ ولایتی خواہ ہندوستانی جواب اوسمین آباد رہینگے وہ زیر حمایت قوانین عامہ برٹش انڈیا کے شمار کیے جاینگے اور اونکے حقوق مذہبی خواہ ذاتی خواہ عارضی جیسے تحت حکومت ڈنمارک کے تھے وہ سب اوسی حال مین شمار کیے جاینگے جس حال مین اوس وقت کے حقوق ہندوستان مین موجود ہین۔

تمام مقدمات تنازعات جو ہنگام تعجیل اس عہدنامہ کے عدالتہاے ڈنمیس مین دائر ہون یا زیر تجویز ہون وہ اوسی قاعدے کے بموجب فیصلہ پاینگے جو جاری ہے تاہنگامیکہ ضرورت اوسکے تبدیل کرنے کی پیدا نہو۔

وہی قاعدہ بعد شروع عہدنامہ ہذا مقدمات اپیل مین بھی مرعی رکھے جاینگے مگر کوئی مقدمہ منفصلہ عدالت ڈنمیس جسکا اپیل بموجب قاعدۂ مجاریہ کے میعاد مقررہ اپیل مین پیش نہوا ہوگا قابل سماعت تصور نکیا جائیگا اور نہ کوئی مقدمہ جسکا فیصلہ بموجب قاعدے کے ہوچکا ہو بعد شروع عہدنامۂ ہذا پھر قابل سماعت متصور ہوگا۔

شرط پنجم

بموجب عہدنامہ ہذا کے کچھ تخلل تجارت حال ہین یا جو تجارت رعایا شاہ ڈنمارک آیندہ
بیچ مقامات لنگرگاہ ہندوستان مین کوئی واقع نہوگا اور نہ تجارت زیادہ شرائط محدودہ پر
بہ نسبت اوسکے قرار دیجائیگی جو درحالت جاری رہنے فیضہ شاہ ڈنمارک علاقجات منتقلہ پر
قرار پائین —

شرط ششم

بورڈ یا پادریان مقام کوہنکین کو اختیار حاصل رہے گا کہ کوشش درباب مشتہر کرنے انجیل کے
اور تبدیل مذہب کرنے ہندوستانیون کے کہ کے مذہب عیسائی جاری کرین اونکو اوسیقدر
امداد دیگی جسقدر اس قسم کے پادریان انگریزی کو ہندوستان مین بموجب قاعدہ صحایہ رواج
ملک دی جاتی ہے اور جو استحقاق اور اختیارات مدرسہ سیرام پور کو بفحوائے چارٹر یعنی حکم شاہی
مرقومہ ۲۳ ماہ فروری ۱۸۱۸ع عطا ہوے ہین اونمین دست اندازی نہوگی بلکہ اوسی صورت سے
قائم وجاری رہیگی گویا وہ بفحوائے چارٹر سرکار انگریزی عطا ہوے ہین الامطیع قانون عام
ہندوستان کے رہینگے —

شرط ہفتم

سرکار ڈنمارک وعدہ کرتے ہین کہ جو دعاوی پنشن وغیرہ اشخاص علاقجات مذکورہ کی ہونگے
وہ خود سرکار موصوف ادا کریگی اور ایسٹ انڈیا کمپنی ایسے اخراجات کے متحمل نہوگی ہان البتہ
زر سالانہ زمین بفحوائے مضمون شرط دوم راجہ تنجور اور زمینداران سورجھیلی کو ادا کرینگے

شرط ہشتم

جو روپیہ کہ خزانہ شاہی کا نہین ہے مگر حکام کورٹ اور وارڈس کے پاس یا کسی اور حاکم دیس
کے پاس موجود ہوگا وہ ایسے حکام انگریزی کے سپرد کیا جائیگا جنکو گورنر جنرل ہند باجلاس
کونسل تجویز کرینگے اور وہ اوسی قاعدے کے بموجب صرف ہوگا جو رواج ملک ایسے روپیہ
کے واسطے ہوگا —

شرط نہم

عہدنامہ ہذا جسمین نو شرط ہین التصدیق کیا جائیگا اور بقول مصدقہ بمقام کلکتہ بیچ عرصہ

چھ مہینے کے یا اس سے کم عرصے مین اگر ممکن ہوا تو ہر دو فریق کو حاصل ہونگے۔

واقع مقام کلکتہ تاریخ ۲۲ ماہ فروری ۱۸۴۵ عیسوے

دستخط پی ہنس صاحب
دستخط ایچ ہاڑونیج صاحب
دستخط ایف ملٹ صاحب
دستخط جارج پالک صاحب

اشخاص جنکے دستخط تحت مین درج ہین واسطے لینے نقول مصدقہ عہدنامہ فیابین شاہ ڈنمارک اور ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کی بابت انتقال علاقجات ڈنمارک واقع ہندوستان مع تعمیرات و دیگر جایداد متعلق اونکے بنام ایسٹ انڈیا کمپنی بعوض دس لاکھ روپیہ بمقام کلکتہ تاریخ ۲۲ ماہ فروری ۱۸۴۵ء تحریر ہوا تھا جمع ہوے اور نقول مذکور تمام و کمال پڑھے گئے اور ہر دو فریق نے اپنی اپنی نقل بدستخطی ایک دوسرے کو حسب قاعدہ مروجہ دی۔

بگواہی اوسکے یہ سند دستخط اور مہر ہوئی

واقع مقام کلکتہ بتاریخ ۶ ماہ اکتوبر ۱۸۴۵ عیسوے

منجانب ایسٹ انڈیا کمپنی

دستخط ٹی ایچ میڈک صاحب (مہر)
دستخط ایف للٹ صاحب (مہر)
دستخط سی ایچ کیمرن صاحب (مہر)

منجانب شاہ ڈنمارک

دستخط ایل لنڈہارڈ صاحب (مہر)

کچھار

راجہ گوبند چندر کچھار والہ ۱۸۱۳ء مین بجاے اپنے بھائی کشن چندر کے گدی نشین ہوا اور ۱۸۱۸ء مین مرجیت سنگھ نے منی پور سے آکر حملہ کیا اور شروع ۱۸۲۳ء تک یہ مقام موقع فساد پسران جی سنگھ منی پور والہ کا رہا بعدازان گمبھیر سنگھ غالب آیا بعدازین عرصہ قلیل گذرا تھا کہ برہما والون نے آکر اس مقام کچھار پر حملہ کیا اور جنگ اول برہما مین جو انگریزون سے ہوئی تھی برہما والے خارج اس مقام سے کیے گئے اور راجہ اصلی گوبند چندر حسب شرائط مندرجہ عہدنامہ نمبر ۴ کے اپنی گدی پر پھر قائم ہوا راجہ گوبند چندر کی حکومت علاقہ کوہی مین تولارام نے خلل ڈالکر خود حاکم اس نواح کا ہوا اس تولارام کا باپ کچھادین نامی خدمتگار راجہ کشن چندر مرحوم کا تھا راجہ مذکور نے اوسکو ایک خدمت کوہستان مین عطا کی تھی وہ شخص سرکش ہوکر منحرف ہوا اور گوبند چندر نے اوسکو ہلاک کیا اسوقت مین تولارام مذکور چپراسیون مین راجہ کا نوکر تھا یہ حال سنکر وہ فراری ہوکر کوہستان مین چلا گیا اور ہر چند گوبند چندر نے کوشش کی مگر اوسکو خارج از کوہستان نکر سکا ناچار ہوکر اوسنے واسطے رفع فساد ملک راجہ گوبند چندر نے وہ علاقہ کوہستان جسپر تولارام قابض تھا تولارام کے سپرد کیا۔

بیچ ۱۸۳۰ء کے گوبند چندر قتل ہوا اور چونکہ کوئی اولاد صلبی یا بنی اوسکی نہ تھی تو علاقہ اوسکا سواے اوسکے جو تولارام کے قبضے مین تھا شامل علاقہ انگریزی کیا گیا۔

بیچ ۱۸۳۲ء کے تولارام بجرم قتل گرفتار ہوا مقدمہ یہ تھا کہ اوسنے دو شخصون کے نسبت جنھون نے اوسکے قتل کا ارادہ کیا تھا حکم قتل دیا تھا مگر اس جرم مین وہ مطیع حکومت انگریزی نہ تھا اور بیچ ۱۸۳۴ء کے اوس سے ایک عہدنامہ نمبر ۱۵ کیا گیا بموجب اوسکے تولارام نے مغربی علاقہ اپنا چھوڑکر علاقہ مشرقی اپنے پاس رکھا۔

بیچ ۱۸۴۲ء کے جب تولارام بہت مسن اور ضعیف ہوا تو اوسنے اپنا علاقہ سپرد اپنے دو بیٹون نکل رام اور بیرجناتھہ نامی کے کر دیا اور تولارام مذکور ۱۸۵۰ء مین فوت ہوا اور ۱۸۵۳ء مین نکل رام ایک لڑائی مین جو دشومانا گونسے ہوئی تھی قتل ہوا اور ملک اور تسلط جو دراصل ہنگام وفات گوبند چندر کے نکل گیا تھا گورنمنٹ انگریزی نے دوبارہ لے لیا۔

اوپر سرحد جنوبی کچھار کے علاقہ لوشائی کوکی والون کا واقع ہے یہ قوم نہایت جنگ آور ہے اور ۱۸۴۹ء مین کوکے قوم کو جنوب سے نکال کر کچھار مین پہونچایا اسوقت مین تمام کاروبار ملکی یعنی پولیٹکل اس نواح کا سپرد کرنیل لسٹر صاحب کے تھا اور اس صاحب نے ایسی ہوشیاری سے قوم کوکی کو سیاہ مین نوکر رکھکر تالیف قلوب کی اور بمقابلہ قوم لوشائی کوکی. جنھون نے بعض موقع پر غارتگری کی تھی اور اونکی سزا دہی واجب تھی لیجا کر ایسا اونکے دلون پر اثر پیدا کیا کہ اوس روز سے پھر اونھون نے کبھی تکلیف حاکم کو نہین دی اور قوم کوکی جو ہمارے علاقے مین آکر آباد ہوے تھے اب بآرام تمام نہایان بسر کرتے ہین اور اون کے لڑکے ہماری فوج مین بھرتی ہوتے ہین اور بہت کام نکلے اور ارزان یعنی کم تنخواہ کے سپاہی پولیس اس ضلع مین ہین اور قوم لوشائی کو ایک اور قوم کوہی پوئی نامے جوانسے قوی تر ہین بہت تنگ کر رہی ہے اور اونکو اور بھی شمال مین ہنکالتے جاتے ہین اب اکثر پیغام اونکے راجہ کیطرف سے ہمارے پاس آتے ہین کہ اونکی مدد بنا دیجاے اور سامان جنگ سے کیجاے اور درخواست اونکی یہ بھی ہے وہ اگر ہمارے ملک مین بطور رعیت آباد ہون اونکے پیغامبرونکی ہمیشہ خاطر داری ہوتی ہے مگر درخواست مدد مین ہمیشہ انکار رہتا ہے اور یہ وعدہ ہوتا ہے کہ اگر وہ اپنا علاقہ چھوڑکر ہمارے ملک مین پناہ گیرہون گے تو اون کی حفاظت کیجاویگی بشرطیکہ وہ راضی اسپر ہون کہ مطیع ہمارے قوانین کا اونکو ہونا ہوگا آمدورفت قوم لوشائی سے اب اکثر ہوتی ہے بنگالی تجار اونکے علاقے مین جاتے ہین اور موم اور عاج وہانسے بعوض نمک اور پارچہ وغیرہ کے لاتے ہین تجاران ہیرم بھی اب قطع درختان جنگل مین اونسے مزدوری کراتے ہین اور درخت اونسے کٹوا کر براہ آب نالہ ہاے کوہی بارک تک لاتے ہین یہ صورت بہت مدت تک رہنے والی نظر نہین آتی چند سال گذرے کہ جنوبی علاقہ ہمارے مین بہت اندیشہ اونسے رہا کرتا تھا اور آمدورفت بالکل اونسے نہ تھی۔

گورنمنٹ انگریزی کا کوئی عہدنامہ پڑواون سے نہین ہوا ہے

راجہ پٹرا ایک خاص حالت مین رہتا ہے یہان تک کہ ماورای علاقہ کوہی جو بنام

پڑا آزاد مشہور ہے اوسکے پاس بہت زمیداری علاقہ پڑا میدانی مین بھی ہے اوسکی گدی نشینی سنکہ گورنمنٹ انگریزی ہوتی ہے اور وہ نذرانہ بالعوض دیتا ہے اور اوسکی گدی نشینی منحصر اوپر تقرری جوب راج یعنی ولیعہد کے ہے اور تقرری ولیعہد کی راجہ خود اوسوقت تک نہین کرتا جسوقت تک وہ خود معرفت گورنمنٹ انگریزی کے گدی نشین نہ ہوا ہو راجہ حال کی گدی نشینی معرفت گورنمنٹ انگریزی کے ۱۸۴۹ء مین ہوئی پڑا آزاد جو مشہور ہے وہ گورنمنٹ انگریزی سے یا اوسکے کسی سابق کے حاکم سے معاف اونکو نہین ملا ہے اور نہ بموجب کسی دستاویز گورنمنٹ کے اونکے پاس ہے یہ لوگ کبھی بادشاہان مغلیہ کے بھی مطیع نہین ہوئے۔

نمبر ۱۴

عہد نامہ کمپنی

عہد نامہ قرار دادہ فیمابین ڈیوڈ سکوٹ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر منجانب ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی

و راجہ گوبند چندر نراین راجہ کچھار معروف ہرہا۔

شرط اول

راجہ گوبند چندر نراین اپنی طرف سے اور اپنے وارثان کیطرف سے عہد کرتے ہین کہ وہ اتفاق ہنوربل کمپنی کے ساتھہ رکھینگے اور اپنی کچھار یعنی ہرہا کو اونکی حفاظت مین سپرد کرتے ہین۔

شرط دوم

راجہ بذات خود انتظام ملک کرینگے اور حکومت عدالتہاے انگریزی کی اوسمین نہوگی مگر راجہ مذکور عہد کرتے ہین کہ جو صلاح گورنر جنرل بہادر یا جاسس کونسل ارباب بہبودی رعایا اونکو دینگے اوسکو وہ منظور کرکے جو بدنظمی امور ملک مین واقع ہوئی ہوگی اوسکو رفع کرینگے۔

شرط سوم

ہنوربل کمپنی وعدہ کرتے ہین کہ وہ ملک کچھار کو دشمنان بیگانہ سے محفوظ رکھینگے اور جو نااتفاقی فیمابین راجہ و دیگر ریاستہا بروے کار آئیگی اوسکو رفع کرینگے اور راجہ مذکور اقرار کرتے ہین کہ وہ اونکی نصیحت پر کاربند ہونگے اور کسی دوسرے حاکم سے خط کتابت بجز بسیلہ

انگریزی جاری نکریںگے۔

شرط چہارم

بنظر وعدہ امداد و حفاظت کے جو شرط بالا مین درج ہے اور بلحاظ دیگر سبب کے راجہ اقرار کرتے ہین کہ شروع ۱۲۳۲ بنگالہ سے دس ہزار روپیہ سالیانہ وہ ہنوربل کمپنی کو دیا کرینگے اور کمپنی ممدوح وعدہ کرتے ہین کہ وہ تجویز پرورش ریسان منی پور عرصہ قلیل گذرا کہ جو قابض ملک کچھار تھی کر دینگے۔

شرط پنجم

اگر راجہ اپنا وعدہ مندرجہ شرط بالا پورا نکرنے تو ہنوربل کمپنی کو اختیار حاصل ہوگا کہ وہ اسقدر آمدنی کا علاقہ ملک کچھار سے اپنے قبضے مین واسطے ہمیشہ کے کرلین کہ آمدنی کی زر موعودہ کی ہوتی رہے۔

شرط ششم

راجہ اقرار کرتا ہے کہ بصلاح حکام انگریزی مقیم ملک کے وہ تمام امور انتظام پولیس و فیوڈل ونک علاقہ سلطنت مین کیا کرے گا۔

بمقام بدیر پور بتاریخ ۶ ماہ مارچ ۱۸۲۴ء مطابق ۲۴ ماہ پھاگن ۱۲۳۰ بنگالہ یہ کاغذ مرتب ہوا

دستخط ڈی اسکوٹ صاحب

احینٹ گورنر جنرل

مہر
راجہ گوبند چندر

نقل مطابق اصل

دستخط ڈی اسکوٹ صاحب

احینٹ گورنر جنرل

نمبر ۱۵

شرائط جو تولارام نے تاریخ سوم ماہ نومبر حسب الحکم گورنمنٹ مرقومہ ۱۶ اکتوبر ۱۸۳۴ء منظور کین۔

شرط اول

تولارام تمام دعاوی و حقوق علاقہ واقع درمیان مویر سرڈینگ و ڈنگ و کیوپولی دریا سے

دست بردار ہوگیا کیونکہ اس علاقے سے اوسکو گوبندرام اور درگارام نے خارج کردیا تھا۔

شرط دوم

تولارام کے پاس علاقہ مفصلہ حدود ذیل رہے گا جو سابق اوسکے قبضے مین تھا یعنی وہ علاقہ جسکی حد غربی دریاے ڈینک ہے اور اسکی ایک لین یعنی حد بعد ازین قرار پائیگی جو باری فوجداری یعنی دریاے ڈینک سے ایک مقام تک برلب دریاے جمن ہوگی اور یہ حد درمیان زراعت سیل دہرم پور اور ڈبوکا اور ہاجیئی کے ہوگی مگر یہ دونون مقام یعنی ڈبوکا اور ہاجیئی حد سے باہر ہونگی اور علاقہ مذکور کی حد شمالی دریاے جمن اور ڈینک ہونگے اور شرقی حد ڈیسرا دریا ہوگا اور جنوب و مغرب کی حد کوہ ناکا اور دریاے موہر ہوگا اور وہ وعدہ کرتا ہے کہ یہ علاقہ وہ ماتحت گورنمنٹ انگریزی کے اپنے پاس تصور کریگا اور سالانہ خراج چار جوڑہ دندان فیل دیا کرے گا اور فی دندان فیل وزن مین پینتیس سیر کا ہوگا۔ یہ خراج بعد ازین مبدل بزر نقد ہوکر چار سو نوے روپیہ سالانہ مقرر ہوا۔

شرط سوم

تولارام اپنے حین حیات گورنمنٹ انگریزی سے پچاس روپیہ ماہانہ بعوض علاقہ خارج شدہ کے اور بمنجواے شرائط بالا کے پائیگا۔

شرط چہارم

گورنمنٹ انگریزی کو اختیار حاصل ہوگا کہ جہان چاہین مقامات فوج علاقہ تولارام مین قرار دین اور اگر بضرورت گذر فوج اوسکے علاقے مین سے ہو تو تولارام وعدہ کرتا ہے کہ وہ باربرداری اور رسد وغیرہ فوج مذکور کو حتی الامکان بہم کردیگا اور اوسکو اجرت اور قیمت اسکی ملیگی۔

شرط پنجم

تمام جرائم خفیفہ جو علاقہ تولارام مین واقع ہونگے اونکی تحقیقات اور سزادہی وہ خود کریگا مگر تمام جرائم سنگین جو سرزد ہونگے وہ تمام سپرد عدالت انگریزی قریب تر کے ہونگے اور تولارام وعدہ کرتا ہے کہ ایسے جرائم سنگین کی اطلاع وہ دیا کرے گا اور

کوشش گرفتاری مجرمان مین بدل کرے گا۔

شرط ششم

تولارام کوئی چوکی پرمٹ برلب دریاہاے حدودی اوسکے علاقے کے قائم نکریگا

شرط ہفتم

تولارام کسی رئیس قریب وجوار پر بلا اجازت گورنمنٹ انگریزی کے فوج کشی نکرے گا اور اگر اوسپر کوئی حملہ آور ہوگا تو اوسکی اطلاع وہ گورنمنٹ انگریزی کو دیگا اور اوسکی مدد ایسے موقع پر فوج انگریزی کریگی بشرطیکہ حکام انگریزی پر یہ ثابت ہوگا کہ حملہ اوسکے اوپر بے وجہ ہوا ہے۔

شرط ہشتم

رعایا کو ممانعت نہوگی اور اونکو اختیار ہوگا جہان چاہین حدود علاقہ کے اندر یا باہر جاکر آباد ہون۔

شرط نہم

اگر ان شرائط کے بموجب مین نکرون تو گورنمنٹ انگریزی کو اختیار ہوگا کہ میرے علاقے پر قابض ہون۔

دستخط تولارام سینا پتی

دستخط گواہان

بابو رام منتری برا پھوکان

ہبی رام معتمد اربودھا

مادھو رام راجہ کن

دستخط فرانسس خلکنس صاحب

اجنٹ گورنر جنرل

جنیتیا و کوسیا اقوام کوہی

علاقہ کوہی کوسیا و جنیتیا کا اب تحت حکومت ایک اسسٹنٹ کمیشن ملک آسام کے ہے قریب بتیس ہزار کے تجارت اجناس طرفین کی ملک آسام سے ہوتی ہے اور جو علاقہ میدان بنگالہ مین واقع ہے اوسمین قریب ساڑھے دس لاکھ کے ہوتی ہے منجملہ اوسکے سات لاکھ کی تجارت اون اجناس کی ہوتی ہے کہ یہان سے اور ملکون مین بھیجی جاتی ہین کل محاصل زمین و دیگر جنوب اور نکس وغیرہ ۱۸۷۴ء مین مبلغ ۱۰۰۰۰ روپیہ تھا۔

اول عہدنامہ نمبر ۱۶ جنیتیا والون سے ۱۸۲۴ء مین ہوا تھا راجہ رام سنگہ نے کچھ مدد جنگ برہما مین کی مگر اوسکے علاقے کی حفاظت کی گئی اور راجہ نے وعدہ کیا کہ وہ سرکار انگریزی کے ہمراہ رہیگا بیچ ۱۸۳۵ء کے تحقیق ہوا کہ راجہ راج اندر سنگہ نے بعالم ولیعہدی اپنے ۱۸۳۲ء مین انگریزی باشندگان علاقہ کے بچہ ہای خرد سال واسطے قربانی کرنے کے چوری کرائے یا اونکے چوری جانے مین چشم پوشی کی اسواسطے گورنمنٹ نے اوسکا علاقہ جو میدان مین واقع تھا ضبط کرلیا بعدازین راجہ نے بخوشی علاقہ کوہی بھی حوالہ کرکے پنشن نقدی یا نصیدرپیہ ماہواری کی قبول کی۔

آبادی کوہستان جنیتیا کے سب زن و مرد قریب ۵۰۰ نفری ہے اور کوہستان کوسیا کی ۴۰۰۰ نفر ملک کوسیا مین وسعت علاقہ خرد و کلان ہین منجملہ اونکے پانچ علاقہ مفصلہ ذیل نصف آزاد کہلاتے ہین۔

تفصیل اون پانچون کی یہ ہے ~~چراپونجی~~ ~~کھیرم~~ ~~نسنگ~~ ~~سنگبر~~ ~~لیپونگ~~

جو رئیس ان پانچون علاقے کے ہین وہ خود کل اختیار ملکی و مالی و فوجداری اپنی رعایا پر رکھتے ہین اور سرکار انگریزی کا بجز دو علاقہ چراپونجی اور کھیرم کے اور کسی علاقہ کے رئیس سے عہدنامہ نہین ہوا ہے مگر یہ رئیس بھی مجرم پناہ گیرندہ کو حوالہ سرکار کردیتے ہین اور جو احکام جاری ہوتے ہین اونکی تعمیل کرتے ہین اور سرکار بھی اون رئیسون سے اسیطرح پیش آتی ہے جسطرح راجہ چراپونجی سے آتی ہے۔

عہدنامہ نمبر ۱۷ دیوان سنگھ راجہ چراپونجی سے بتاریخ دہم ماہ ستمبر ۱۸۲۹ء منعقد ہوا تھا اور اوسی تاریخ راجہ مذکور نے دوسرا عہدنامہ نمبر ۱۸ تحریر کرکے کچھ زمین واسطے چھاونی چراپونجی کے سرکار کو دی اور اوسکی حوالہ زمین ضلع سلہٹ مین لینی قبول کی۔

اوسی سال مین عہدنامہ نمبر ۱۹ سرداران بونگ پونجی سے قرار پایا اور اونھون نے وعدہ کیا کہ وہ مطیع دیوان سنگھ کے رہینگے۔

بیچ ۱۸۳۳ء کے برادرزادہ راجہ مذکور صوبہ سنگھ نامی گدی نشین ہوا بعد اوسنے عہدنامہ نمبر ۲۰ تحریر کرکے کچھ زیادہ زمین واسطے چھاونی چراپونجی کے دی اور ۱۸۳۵ء مین بموجب عہدنامہ نمبر ۲۱ و نمبر ۲۲ کے اوسنے ہمیشکہ استمراری کوہستان کویاہ کا سرکار انگریزی کو دونون مقامات چراپونجی اور بونگ پونجی کا دیا بعد وفات صوبہ سنگھ کے رام سنگھ گدی نشین ہوا اور اس راجہ نے عہدنامہ نمبر ۲۳ تحریر کرکے بتصدیق عہدنامجات سابق کی کی۔

ہنگام وفات سنگھ مانک راجہ کھیرم کے رئیسان اور سرداران علاقہ نے اوسکے برادرزادہ کے بیٹے سری دیوان سنگھ کو گدی نشین کیا اور اوسکی منظوری بھی اونکو دی گئی اوس سے ایک عہدنامہ بعنوان عہدنامہ نمبر ۲۶ کے جو رئیس علاقہ تنگکاو سے لکھایا گیا تھا قرار پایا

باقیماندہ رئیس علاقہ جو مطیع کہلاتے ہین حسب تفصیل ذیل ہین اور اونکا دارالحکومت تنگکاو ہی

تنگ کاو موہیم ترکوی راجہ پیلا دوانا منموہین موسیورام موون پونجی

دنا رام نی پیت بہادول سینتی پونجی لنکھان پونجی موبانگ لوبوسوچھو جیرنگ

سیانگ نقلونگ پونجی موبونگ پونجی تکسم پونجی

علاقہ تنگکاو

بیچ ۱۸۲۶ء کے بنظر حمایت کرنے تجارت درمیان سلہٹ اور آسام کی عہدنامہ نمبر ۲۴ راجہ تیرتھ سنگھ سے قرار پایا اور جب راجہ مذکور نے دیکھا کہ اوسکو حمایت سرکار انگریزی کی حاصل ہوتی ہے اوسنے برضامندی اطاعت منظور کی۔

بیچ ۱۸۳۹ء کے تیرتھ سنگھ نے علانیہ شرکت بیچ قتل دو افسران انگریزی اور قریب بیاسی نفر رعایا انگریزی کے کی تھی اس سبب سے جنگ شروع ہوئی اور بعد جنگ عظیم بمقابلہ تیرتھ سنگھ اور

اوسکی ہمراہی رئیسان کو مہتانی کی راجہ تیرتھ سنگھ نے اپنے قبضین حوالہ سرکار انگریزی کردیا اور سزاے حبس دوام پاکر جلنجیانہ ڈھاکہ مین مقید رہا اوسکے عوض اوسکے برادرزادہ رجن سنگھ کو بتاریخ ۲۹ ماہ مارچ ۱۸۳۴ء گدی نشین ریاست کیا اور اوس سے ایک جدید عہدنامہ نمبر ۲۶ منعقد ہوا۔

رجن سنگھ مذکور نے مقروض از حد ہوکر علاقہ سپرد جیدار سنگھ کے اس شرط پر کیا کہ قرض اوسکا ادا کرے اور کچھ تنخواہ ماہواری اوسکو دیتا رہے۔

جیدار سنگھ ۱۸۳۶ء مین فوت ہوا اب تکرار درباب گدی نشینی کے فیما بین رجن سنگھ مذکور اور بیر سنگھ جو ایک رشتہ دار عورات خاندان جیدار سنگھ تھا واقع ہوئی اسی اثنا مین کہ مقدمہ مبنوز فیصلہ نہین ہوا تھا کہ رجن سنگھ فوت ہوا اور چونکہ بیر سنگھ کو اکثر روسا و سرداران نے اول ہی منظور نہین کیا تھا اور اوسکا دعوی خاندان راجہ پر نہین پہونچتا تھا اسواسطے سرکار نے علاقہ ضبط کیا حکام ولایت نے اس ضبطی کو نامنظور فرماکر حکم صادر فرمایا کہ بصلاح اہلکار ایجنسی کوشش کی جاوے اور بصوابدید روسا خاندان کوئی راجہ ضرور گدی نشین کرنا مناسب ہے بنابرای اس حکم کے جب اور کوئی وارث قرار نہ پایا تو ناچار ریاست سپرد بیر سنگھ مذکور کے ہوئی اور اوسکے اولاد کے واسطے نسلاً بعد نسل قرار پائی اور پند شرائط مندرجہ عہدنامہ نمبر ۲۶ فیما بین مقرر ہوئین

علاقہ مولیم

بعد فتح علاقہ مولیم ۱۸۲۹ء مین راجہ برمانک نے کہ راجہ علاقہ کھیرم مشہور تھا بموجب عہدنامہ نمبر ۲۷ کے علاقہ جنوبی و شرقی اومیان المعروف دریاے بوکا پانی سرکار انگریزی کے حوالہ کیا بیچ ۱۸۳۴ء کے یہ تجویز قرار پائی تھی کہ علاقہ مذکور واپس راجہ مزبور کو دیا جاے مگر یہ تجویز عمل مین نہین آئی۔

بیچ ۱۸۶۰ء کے رئیسان مولیم نے ایک درخواست بخلاف راجہ ہزاری سنگھ کے گذرانی چونکہ راجہ مذکور سے کوئی راضی نہ تھا اور اوسنے تمام رواج ملک کو خراب کردیا تھا اور ہمیشہ مدہوش بادہ نوشی سے رہتا تھا اسواسطے ۱۸۶۱ء مین اوسکو خارج کرکے بصلاح اور پسند رئیسان ملک کے میلی سنگھ کو بجاے اوسکے گدی نشین کیا اس راجہ سے عہدنامہ نمبر ۲۸

لکھا یا گیا جیسے رئیس نگکلو سے لیا گیا تھا

رئیسان نوبوسوچھا سیانگ موغلنگ پونچھ کشمر پونچھ سے کوئی عہدنامہ نہین ہوا رئیس مویانگ سے بتاریخ ۲۴ ماہ جون ۱۸۲۹ء اور رئیس دوانا توبرین سے بتاریخ ۲۵ ماہ جنوری ۱۸۳۳ء اقرارنامے ہوے تھے عہدنامجات جو دیگر رئیسان سے عمل مین آئے ہین نمبر ۲۹ سے نمبر ۴۲ تک مین درج ہین اور نیز ایک عہدنامہ رئیسان و سرداران سوپا پونچھ سے لکھا یا گیا تھا جب یہ علاقہ ۱۸۲۹ء مین فتح ہوا تھا مہاراجہ ۱۸۶۰ء کے جب دھا برسنگھ راجہ بھاول گدی نشین ہوا تو اوس سے بھی ایک عہدنامہ بمثال عہدنامہ نگکلو کے تحریر کرایا گیا تھا

بجانب مغرب کوہستان کوسیا کے علاقے کا حال واقع ہے مگر آب و ہوا یہان کی ایسی خراب ہے کہ کچھ آمد و رفت اوس سے نہین ہے جو کار و لوگ ہمارے علاقے سے متصل ہین وہ بطور محاصل بالعوض جریمہ جرائم سرکار کو کچھ دیتے ہین باقی علاقہ کا کار و کا آزاد و خودمختار ہے یہ کار و لوگ ہمیشہ ہمارے علاقہ سرحدی پر غارتگری کیا کرتے تھے اور جو اونکے ہاتھ لگتا تھا اوسکا سکات کر لیجاتے تھے اور اپنے سرداران گذشتہ کے نام سے قربانی اونکی کرتے تھے اسلیے اب یہ تجویز ہوئی ہے کہ اونکی سزادہی کے واسطے فوج بھیجی جاتی ہے اور جن بازارون مین وہ آکر خرید و فروخت کرتے ہین وہ مسدود کیے جاتے ہین۔

نمبر ۱۶

عہدنامہ جو راجہ رام سنگھ جنیتیا والہ کے ساتھ ہوا تھا

عہدنامہ جو فیما بین ڈیوڈ ہکوٹ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل منجانب ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اور راجہ رام سنگھ حاکم جی جنیتیا پر علاقہ جنیتیا کے ہوا تھا۔

شرط اول

راجہ رام سنگھ اقرار کرتا ہے کہ وہ اتفاق ہنوربل کمپنی کے ساتھ رکھیگا اور وہ علاقہ جنیتیا کو زیر حمایت اونکے کرتا ہے دوستی اور اتفاق ہمیشہ فیما بین ہنوربل کمپنی اور راجہ کے جاری رہیگا

شرط دوم

انتظام ملک کا سب باختیار راجہ کے رہیگا اور عدالتہاے انگریزی مقرر ہونگے راجہ ہمیشہ

بہبودی رعایا مدنظر رکھیگا اور جو قدیم رواج حکمرانی ملک ہے اوسکو قائم رکھیگا مگر وہ جو کہ کوئی بات خلاف اتفاقیہ ظہور مین آئے وہ اقرار کرتا ہے کہ اوسکی درستی سب صلاح گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل عمل مین آئیگی۔

شرط سوم

منجانب کمپنی وعدہ کرتے ہین کہ وہ علاقہ جینتیا کو دشمنان بیرونی سے حفاظت مین رکھینگے اور جو تکرار یا نزاع دیگر علاقجات سے واقع ہوگی اوسکا تصفیہ کرینگے اور راجہ وعدہ کرتا ہے کہ اسکے فیصلے کے مطابق وہ کاربند ہوگا اور وہ سرخو کسی علاقہ غیر سے خط کتابت درباب امور ملکی کے بغیر رضامندی گورنمنٹ انگریزی نکریگا۔

شرط چہارم

درصورت حصول فتح منجانب کمپنی کے جنگ لڑائی شرق دریاے برہمپتر کے راجہ اقرار کرتا ہے کہ وہ اپنی کل فوج سے مدد کریگا اور جو اوسکا علاقہ اوسکے حیطہ اختیار مین ہوگا اور جس سے کسی قسم کی کمک جنگ مذکور مین ہوگی اوسکو ضبط کرکے واپس نہین کریگا۔

شرط پنجم

راجہ اقرار کرتا ہے کہ مشورہ حکام انگریزی مطیع ضبط سمت وہ تمام تدابیر عمل مین لائیگا جو درباب انتظام سپاہ محاصلات جودیشل انپون ونمک سے کہ وہ بھی منصوبہ ہونگے۔ عہدنامہ بتاریخ ۱۰ ماہ مارچ سنہ ۱۸۲۴ء مطابق ۲۶ ماہ پھاگن سنہ ۱۷۴۵ مقام رنگپور منعقد ہوا

دستخط ڈیوڈ سکوت صاحب

ایجنٹ گورنر جنرل

(مہر) مہر و دستخط راجہ رام سنگھ جینتیا والہ

تتمہ شرط عہدنامہ جو فیما بین منجور بل کمپنی اور راجہ رام سنگھ جینتیا والہ کے ہوے تھے راجہ رام سنگھ وعدہ کرتا ہے کہ جو لڑائی اب ملک آسام مین درمیان منجور بل کمپنی کے فوج اور راجہ آوا کے شروع ہوئی ہے اوسمین راجہ بذات خود فوج کشی کریگا اور دشمن پر جانب شرق

کواہٹی سے حملہ آور ہوگا اور منجور بل کمپنی اقرار کرتے ہین کہ جبتک آسام فتح ہوگا تو اسمین سے جسقدر علاقہ مکتفی بالعوض کوشش راجہ کے مناسب معلوم ہوگا دیا جائیگا۔

دستخط ڈی سکوٹ صاحب (مہر) مہر و دستخط راجہ رام سنگھ

احجنٹ گورنر جنرل جیتیتا والہ

نمبر ۱۷

ترجمہ شرائط عہدنامہ جو ۱۸۲۹ء مین فیما بین دیوان سنگھ راجہ جیراپونجی مع اوسکے اہلکاران وغیرہ کے اور مسٹر ڈیوڈ سکوٹ صاحب احجنٹ گورنر جنرل اضلاع سرحدی مشرقی و شمالی کے منعقد ہوا۔

چونکہ راجہ کی بصارت جاتی رہی اسواسطے راجہ صوبہ سنگھ نے اپنی نشانی منجانب راجہ دیوان سنگھ کے اوپر کی ہے

نقل مطابق اصل ہے دستخط ایچ کنسٹبل موزمدار

بنام منجور بل کمپنی

نمبر ۵ بمقام جیراپونجی بتاریخ ۱۱ دسمبر ۱۸۲۹ء عہدنامہ تحریری راجہ دیوان سنگھ مع اوسکے اہلکاران وغیرہ و دیگر قوم مطابق ۱۲۳۶ بنگالہ کے کوسیا ساکنین جیراپونجی کا ۱۸۲۹ء مین بمضمون ذیل ہوا تھا پیش ہوا۔

ہم اقرار کرتے ہین کہ ہم تابعداری منجور بل کمپنی کی کیا کرینگے بشرطیکہ حفاظت ہمارے ملک کی وہ کیا کرین اور اس اقرارنامے کو منظور کرکے لکھدیتے ہین کہ ہمارا ملک زیر حمایت منجور بل کمپنی کے ہوا۔

شرط اول

ہم اپنے ملک کا انتظام خود بمدد اہلکاران خود حسب رواج قدیم و رسم دیرین ملک کیا کرینگے

اور رعایا کو رضی اور خوش رکھینگے اس باب مین عدالتہای ہنوربل کمپنی کو کچہ مداخلت نہوگی مگر درصورتیکہ کوئی مجرم علاقہ گورنمنٹ انگریزی کا ہمارے ملک مین پناہ گزین ہوگا تو ہم حسب طلب اوسکو فوراً گرفتار کرکے حوالہ گورنمنٹ مذکور کے کردینگے۔

شرط دوم

اگر ہم سے اور کسی راجہ علاقہ غیر سے کچہ تکرار ہوجائے اور اوسکی تحقیقات مناسب متصور ہو تو جو صلاح اور رائے گورنمنٹ کی طرف سے ہمکو ملیگی اوسکی تعمیل اور متابعت ہم کرینگے اور نیز ہم کسی راجہ سے جنگ بغیر اجازت ہنوربل کمپنی بہادر کے نکرینگے۔

شرط سوم

اگر اس ملک کوہستان مین کسی سے لڑائی کمپنی کی ہوگی تو ہم فوراً مع فوج کے وہان جاینگے اور گورنمنٹ کی مدد کرینگے۔

مسٹر ڈیوڈ سکاٹ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بموجب اس تحریر کے وعدہ کرتے ہین کہ اگر تم بموجب مضمون بالا کے کاربند ہوگے تو گورنمنٹ بخوبی تمہارے ملک کی حفاظت کریگی اور اگر تکرار فیما بین تمہارے اور کسی راجہ علاقہ غیر کے واقع ہوگی تو گورنمنٹ اوسکا تصفیہ کرادیگی اور بابت تمہارے خدمات مذکورہ شرائط کے تمکو انعام مناسب ملیگا اس مراد سے یہ عہدنامہ طرفین نے دستخط کیا۔

مرقومہ ۱۱ ستمبر مطابق ۲۶ ماہ بھادون ۱۲۳۶ بنگالہ

دستخط ڈبلیو کریکرافٹ صاحب

اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل

نمبر ۱۸

ترجمہ عہدنامہ جو ۱۸۲۹ء مین ساتھہ دیوان سنگہ راجہ پاپوبجی کے منعقد ہوا تھا چونکہ راجہ کی بصیرت جانی رہی تھی

اسواسطے راجہ صوبہ سنگھ نے بالعوض راجہ
دیوان سنگھ کے اپنے دستخط ثبت کیے

نقل مطابق اصل کے ہے
راجہ کشو دیو زمیندار

بنام ویڈ ہکاٹ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل

نمبر ۶

بمقام چراپونجی تاریخ ۱۱ ستمبر ۱۸۲۹ء مطابق ۲۷ بھادوں ۱۲۳۶ بنگالہ عہدنامہ تحریری دیوان سنگھ راجہ چراپونجی کا ۱۸۲۶ء میں بمضمون ذیل منعقد ہوا

کے پیش ہوا تھوڑی زمین مجھے واسطے تعمیر مکانات دفاتر وغیرہ سرکاری کے اور واسطے مکانات صاحبان کے درکار ہوئی میں اس زمین کو بھی شامل کرکے اس عہدنامے میں درج کرتا ہوں۔

شرط اول

واسطے تعمیر مکانات مذکورہ بالا کے میں زمین بجانب مشرق چراپونجی کے جسکی ایک جانب کھائی ہے اور دوسری جانب سٹاڈی دریا واقع ہے اور یہاں بانس مخانب گورنمنٹ لگا دیے گئے اگر اور زمین درکار ہوئی تو اس مقام سے مشرق کیطرف دیجائیگی مگر جسقدر زمین اپنے علاقے سے میں دونگا اوسکے عوض اوسیقدر زمین متصل مقامات پندنا اور کمپنی گنج کے درمیان حدود ضلع سلہٹ کے مجھے ملیگی۔

شرط دوم

میں ایک ہاٹ یعنی بازار ہفتہ موضع برائیلی کے اوس مقام پر جو میں نے ضلع مذکور میں خرید کیا ہے مقرر کرونگا اور اوس ہاٹ میں کل اختیار میرا رہیگا اور وہاں کے مقدمات سب میں سب رواج اپنے ملک کے فیصلہ کرونگا اور اوسمیں مجھے کچھ ضرورت استصلاح یا اصواء عدالتہائے ہنوربل کمپنی کے نہوگی ماورا اوسکے زمین مذکور ضلع مسطورہ سے خارج ہوکر بطور معافی شامل علاقہ کوسیا کے متصور ہوگی اور اگر کوئی مجرم سبب کوئی جرم علاقہ گورنمنٹ کیا ہوا کر زمین

کو مین یتیم ہو تو مین حسب الطلب اونکے اوسے گرفتار کرکے حوالہ اونکے کرونگا۔

شرط سوم

اگر کبھین میرے علاقہ مقامات کوہستانی چراپونجی مین سنگ چونہ معلوم ہوگا تو مین طلب کسی معاوضہ کے گورنمنٹ کو موافق ضرورت کے لینے دونگا۔

شرط چہارم

اگر کوئی تکرار یا نزاع فیما بین بنگالیون کے ہوگی تو اوسکا تصفیہ تم کروگے اور اگر کوسیا والون سے تکرار ہوگی تو مین اوسکا فیصلہ کرونگا اور اگر تکرار فیما بین بنگالی اور کوسیا والے کے ہوگی تو اوسکا فیصلہ باتفاق رای میرے اور ایک صاحب منجانب ہنوربل کمپنی کے ہوا کریگا

اس مراد سے مین نے یہ عہدنامہ کیا ہی فقط تاریخ ۱۰ ماہ ستمبر مطابق ۲۶ ماہ بھادون سنہ ۱۲۳۶ بنگالہ

دستخط ولیو کریکرافٹ صاحب
اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل

نمبر ۱۹

ترجمہ اقرارنامہ جو سنہ ۱۸۲۹ع مین سمیان اوجی اور مان سنگھ اور دیگر ساکنین بیرنگ پونجی اور اوسکے ماتحت مواضع نے داخل کیا۔

دستخط اوجی کوسیا وار
دستخط مان سنگھ
دستخط جیر کھا کوسیا والہ
دستخط رام سنگھ
دستخط کول رای عرف مکند رای
دستخط رام رای

بنام ہنوربل کمپنی

اقرارنامہ مشتریہ سمیان اوجی اور مان سنگھ ساکنان بیرنگ پونجی اور جیر کھا اور رام سنگھ

ساکنان اونچلی پونجی اور کلپ راے اور رام راے ساکنان یامدہ پونجی بمضمون ذیل ۱۸۲۹ء مین داخل ہوا
ہم کو اعتبار کوہستانی کوسیا والون کا نہین ہے وہ لوگ بخلاف گورنمنٹ جنگ آرا
ہوئے ہین ہم شامل نہوربل کمپنی ہوکر یہ اقرارنامہ داخل کرتے ہین

اول یہ کہ

ہمنے گورنمنٹ سے جنگ نہین کی ہے اور نہ آیندہ ہم نہوربل کمپنی کے لوگون سے دشمنی
کرینگے اور ہم جو کوسیا والہ کہ فراری ہوکر یہان آیگا اور اوسکے گرفتاری کا اشتہار جاری
ہوگا گرفتار کرکے حوالہ گورنمنٹ کردینگے ۔

دوم یہ کہ

اگر کوئی کوسیا کا فراری اشتہاری آکر پناہ گیر ہمارے علاقے مین ہوگا اور ہم اوسکو
گرفتار کرکے حوالہ گورنمنٹ کے نکردین یا ہم اوسکو پوشیدہ اپنے پاس رکھین اور یہہ امر
ثابت ہوجاے تو ہم کچھ عذر نکرینگے اونکو اختیار ہے ہمارے علاقے کو جلادین ۔

مرقومہ ۱۸۲۹ء دوم ماہ نوبر (بعد ماہ کے صرف نون کا حرف لکھا ہے مگر چونکہ ماہ انگریزی
ہونا چاہیے کہ ۱۸۲۹ء انگریزی ہین اسلیے غالب کہ ماہ نومبر ہو)

ہم یہہ بھی بیان کرتے ہین کہ ہم اطاعت احکام دیوان سنگہ راجہ چیرا پونجی کی کرینگے
اور کوئی امر بغیر رضامندی اور منظوری اوسکے نکرینگے ۔

دستخط ڈبلیو کرکپاٹرک صاحب
اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل

نمبر ۲۰

ترجمہ اقرارنامہ جو مینما بین راجہ صوبہ سنگہ اور اہلکاران وسرداران و دیگر باشندگان
کوسیا حال ساکنان چیرا پونجی کے ۱۸۳۰ء مین تحریر ہوا

دستخط راجہ صوبہ سنگہ
و دیگران بارہ اقوام وسردار کوسیا والہ ساکنین چیرا پونجی

بنام منچوریل کمپنی

اقرارنامہ تحریری راجہ صوبہ سنگہ و اہلکاران و سرداران و دیگر کوسیا والہ ساکنان چراپونجی نے سنہ ۱۲۳۶ بنگالہ مین اس مضمون سے پیش کیا۔

چونکہ زمین جو راجہ دیوان سنگہ نے بحین حیات اپنے منچوریل کمپنی کو بعوض عہدنامہ جو اوس سے کیا تھا واسطے تعمیر مکانات صاحبان و بیماران کے دی تھی اب مکتفی نہین معلوم ہوتی اس وجہ سے کہ اب رعایا سرکار یہان آکر بکثرت آباد ہوئی ہے ہم اسواسطے موافق درخواست ڈیوڈ سکوٹ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کے اور زمین منجانب جنوب و شرق زمین مذکور کے تا بہ دامن کوہ اور دریا موجب شرائط سابق جو راجہ مرحوم کے منظور کیے تھے گورنمنٹ کو دیتے ہین اور یہ اقرارنامہ لکھدیتے ہین کہ ہم موجب شرائط مندرجہ عہدنامہ راجہ مرحوم کے تعمیل کرینگے اس مراد سے یہ اقرارنامہ لکھدیا مرقومہ ۱۹ ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۳۰ عیسوی مطابق ماہ کاتک سنہ ۱۲۳۷ بنگالہ۔

دستخط ٹی سی روبرٹسن صاحب

ایجنٹ گورنر جنرل

نمبر ۲۱

ترجمہ ٹھیکہ کوہستان کویلہ یعنی انکشت کانی واقع چراپونجی جو صوبہ سنگہ راجہ نے سنہ ۱۸۴۱ء مین سرکار انگریزی کو دیا۔

بنام پولیٹکل ایجنٹ چراپونجی

ٹھیکہ استمراری بمضمون ذیل صوبہ سنگہ راجہ چراپونجی نے دیا تھا۔

مین موجب اس تحریر کے ٹھیکہ استمراری واسطے آیندہ کے کوہستان اوسیدر داو کسان ولوکریم نامی کا جو میرے علاقہ چراپونجی مین ہین اور جہان انکشت کوہی پیدا ہوتا ہے حسب شرائط مندرجہ ذیل کے گورنمنٹ کو دیتا ہون اس کے مطابق تعمیل ہونی چاہیے۔

اول یہ کہ

مین بطریق خراج ایک روپیہ فیصد من کوئلے کے واسطے جو کوہ ہمارے مذکورہ بالا سے نکلیگا گورنمنٹ سے لیا کرون گا اس مقدار سے زیادہ مین کبھی طلب نکرونگا اور میری رعایا کوسیا کو کویلہ نکالنے سے گورنمنٹ منع نکرینگے اونسے گورنمنٹ کچھ خراج نہ لینگے اور وہ لوگ ہمسے درباب اپنے خراج کے طے کرینگے مگر سوائے رعایاے مذکور کے اور کسیکو اجازت کویلہ نکالنے کی ان پہاڑون سے بغیر اجازت گورنمنٹ کے نہ دیجائیگی اور نہ مین کسی غیر کو اجازت کویلہ نکالنے کی دینے کا اختیار رکھتا ہون۔

دوم یہ کہ

گورنمنٹ کو اختیار رہے کہ بعد اس تحریر کے جہانسے چاہین بموجب شرائط اس عہدنامہ کے کویلہ نکالین کوئی عذر صدید اس بارہ مین پیش نہوگا اور اگر ہوگا تو وہ رد ہونے کے قابل ہوگا۔

سوم یہ کہ

سوائے مقامات مذکورہ بالا کے گورنمنٹ کو اختیار رہے جہان میرے علاقے مین کویلہ معلوم ہو وہانسے بموجب شرائط اس پٹہ کے نکالین — اس مراد سے مین نے یہ ٹھیکہ استمرار می دیا ہے مرقومہ ۲۰ ماہ اپریل ۱۸۳۵ء مطابق ۹ بیساکھ ۱۲۴۲ بنگالہ

مہر راجہ دستخط راجہ صوبہ سنگھ

گواہان سومیر سنگھ کوسیا ساکن چراپونجی

چتراہ سنگھ کوسیا ساکن ایضاً

چاندرائے دیاشیا ساکن ایضاً

ہنسی سنگھ برقنداز دفتر

نمبر ۲۲

ترجمہ کاغذ ٹھیکہ انکشت بیرنگ پونجی جو ۱۸۳۵ء مین سردار ان موضع مذکور نے

گورنمنٹ انگریزی کو دیا تھا اور صوبہ سنگہ راجہ چراپونجی نے اوسکی تصدیق کی
مین صوبہ سنگہ راجہ ساکن چراپونجی اس کاغذ کے مضمون سے آگاہ ہوکر شرائط مصرحہ پٹہ
جو سرداران بیرنگ پونجی نے دیا تصدیق کرتا ہون - مرقومہ ۲۰ ماہ اپریل سنہ ۱۸۳۵ مطابق
۹ ماہ بیسا کھ سنہ ۱۲۴۲ بنگالہ

مہر راجہ (دستخط راجہ صوبہ سنگہ

بنام پولیٹکل ایجنٹ چراپونجی

ٹھیکہ استمراری مضمون ذیل بیراہ سنگہ اور رام راے سرداران کوسیا ساکن بیرنگ پونجی
متعلق علاقہ چراپونجی نے دیا -

ہم بموجب اس تحریر کے ٹھیکہ استمراری واسطے آیندہ کے تمام مقامات اس پونجی کے
جنمین کویلہ پیدا ہوتا ہے اور جسمین بعد ازین موجودگی کویلہ کی معلوم ہوگی بموجب شرائط اس
پٹہ کے دیتے ہین -

اول یہ کہ

ہم گورنمنٹ سے بحساب فیصد من کویلہ جو اس پونجی کے مقامات سے وہ نکالین گے
ایک روپیہ لیا کرینگے اور اس سے زیادہ کبھی طلب نکرینگے اور خاص علاقے کے کوسیا لوگونکو
گورنمنٹ کویلہ نکالنے سے منع نکرینگے وہ لوگ گورنمنٹ کو کچھ خراج نہ دینگے اور جسمے بابت خراج
کویلہ کے طی کرینگے مگر کوئی غیر شخص بغیر رضامندی یا اجازت گورنمنٹ کے کویلہ یہان سے
نہ نکالے گا اور نہ ہمکو اختیار حاصل ہے کہ کسی غیر شخص کو اجازت کویلہ کھودنے کی دین -

دوم یہ کہ

گورنمنٹ کو اختیار رہے کہ بعد ازین جہانسے چاہین بموجب شرائط پٹہ کے کویلہ نکالین اور
ہم کوئی عذر بعد پیش نکرینگے اور اگر پیش کرین تو وہ قابل رد ہونے کے ہوگا

سوم یہ کہ

سوائے مقامات مذکورہ بالا کے گورنمنٹ کو اختیار رہے کہ بموجب شرائط پٹہ کے جہان

اور کہین افکو کوئیہ معلوم ہووہا سے نکالین اس مراد سے ہمنے یہ ٹھیکہ استمراری دیا۔
مرقومہ ۲۰ اپریل سنہ ۱۸۳۵ء مطابق ۹ ماہ بیساکھ سنہ ۱۲۴۱ بنگالہ

دستخط بیرہ سنگہ و رام رائے
سردران کوسیا
گواہان سومیر سنگہ کوسیا ساکن چراپونجی
چیراہ سنگہ ساکن ایضاً
چاندرا بے دباشیا ساکن ایضاً
بنسی سنگہ برقنداز دفتر

نمبر ۲۳

ترجمہ اقرارنامہ جو رام سنگہ راجہ چراپونجی نے سنہ ۱۸۳۵ء مین داخل کیا

مہر راجہ دستخط راجہ رام سنگہ

بنام منجور بل پسنی

اقرارنامہ تحریری راجہ رام سنگہ او اوسکے اہلکاران اور سرداران اور دیگر امرا مرقوم کوسیا ساکن چراپونجی سنہ ۱۸۳۵ء مین مضمون ذیل داخل ہوا۔

جو مین ہنگام وفات عمدے راجہ صوبہ سنگہ مرحوم راجہ اس علاقہ کے جانشین اوسکا ہوا اور اوسکے راج پر قابض اور متصرف ہوا پرنسپل اسسٹنٹ کمشنر چراپونجی کے مجھے اقرارنامہ جدید بمضمون عہدنامجات جو میرے بزرگون نے تحریر کیے ہین طلب کیا اور چونکہ تمام شرائط جو میرے ماسبق راجاون نے یعنی راجہ دیوان سنگہ مرحوم نے بتاریخ ۱۰ ستمبر سنہ ۱۸۲۹ء اور راجہ صوبہ سنگہ مرحوم نے بتاریخ ۱۹ ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۳۰ء منظور کیے ہین وہ مجھے بھی مقبول اور منظور ہین اسلیے مین اونکی تعمیل کرتا رہونگا۔ مرقوم ۱۹ ماہ مئی سنہ ۱۸۳۵ء مطابق ۸ جیٹھہ سنہ ۱۲۴۲ بنگالہ

بقلم بھیرون ناتھہ دہان

آج کی تاریخ راو باکشن دت مختار اور بھیرون ناتھہ دہان نے منجانب راجہ رام سنگہ کے بذریعہ خط راجہ مذکور کے پیش کیا۔ تاریخ ۱۶ ماہ مئی سنہ ۱۸۳۵ء مطابق ۴ ماہ جیٹھہ سنہ ۱۲۴۲ بنگالہ

دستخط سی کی ہرسن صاحب
پرنسپل اسسٹنٹ کمشنر
معینہ کوہستان کوسیا و منیپور

نمبر ۲۴

شرائط عہدنامہ جو فیما بین مسٹر ڈیوڈ سکوٹ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل منجانب منیپور بل کمپنی و تیرتھ سنگھ المشہور بہ راجہ یعنی راجہ سفید سردار نگلاو کے منعقد ہوے تھے۔

شرط اول

راجہ تیرتھ سنگھ حاکم نگلاو مع اوسکے توابعین علاقجات کے اصلاح و رضامندی اپنے سرداران اور لشکری اور سرداران وغیرہ کے جو کونسل مین جمع ہین بخوشی و رضامندی اپنے اقرار کرتا ہے کہ مین تابع منیپور بل کمپنی کے رہونگا اور اپنے ملک کی محافظت کمپنی کے سپرد کرتا ہے

شرط دوم

راجہ مذکور اقرار کرتا ہے کہ وہ فوج کو بلا مزاحمت کسی قسم کے درمیان آسام اور سلہٹ کے اپنے علاقے مین سے آمد و رفت کرنے دیگا۔

شرط سوم

راجہ اقرار کرتا ہے کہ جو مصالح واسطے تیاری شارع عام کے اوسکے علاقے مین درکار ہوگا وہ قیمت لیکر سرانجام کردیگا اور بعد تیاری کے جو ضرورت اوسکی مرمت کی ہوا کرے گی وہ کیا کرے گا۔

شرط چہارم

ایجنٹ گورنر جنرل منجانب منیپور بل کمپنی وعدہ کرتے ہین کہ وہ اوسکے علاقے کو دشمنان بیرونی سے محفوظ رکھینگے اور اگر کوئی رئیس اوسکو تکلیف یا ایذا پہونچائیگا اور اوسکی تحقیقات کرینگے اور اگر دریافت ہوگا کہ رئیس مذکور نے بلا وجہ یہ امر کیا ہے تو راجہ کو مدد کامل ملے گی اور راجہ اقرار اس امر کا کرتا ہے کہ جو فیصلہ صاحب کردینگے وہ اوسکو منظور کریگا اور کسی رئیس غیر سے امورات ملکی مین بغیر رضامندی گورنمنٹ انگریزی کے تحریرات نکریگا۔

شرط پنجم

راجہ اقرار کرتا ہے کہ درصورتیکہ ہنوربل کمپنی کسی حاکم سے جنگ آور ہونگے تو وہ مع اپنے ہمراہیونکے خدمتگزاری تامقام کلیار علاقہ اسام کریگا اور گورنمنٹ سے اونکو صرف خوراک کا خرچہ ملے جب وہ کوہستان سے باہر یعنے صاف میدان مین خدمتگزاری کرین۔

شرط ششم

راجہ وعدہ کرتا ہے کہ وہ اپنی رعایا پر بموجب آئین ملک کے حکمرانی کریگا اور اونکو خوش اور راضی رکھیگا اور کاروبار ملک کو حسب رواج قدیم بلا مداخلت گورنمنٹ انگریزی سرانجام دیگا اور اگر کوئی شخص علاقہ ہنوربل کمپنی مین مصدر کسی جرم کا ہو کر اوسکے علاقے مین پناہ گیر ہوگا تو وہ اقرار کرتا ہے کہ اوسکو گرفتار کرکے سپرد اونکے کردیگا۔

مرقومہ مقام گواہٹی ۳۰ ماہ نومبر ۱۸۲۶ء مطابق ۱۶ اگہن سنہ ۱۲۳۳ بنگالہ

ترجمہ مطابق اصل کے ہے

دستخط ڈی اسکوٹ صاحب

اجنٹ گورنر جنرل

نمبر ۲۵

۱۸۳۴ء

ترجمہ شرائط اقرارنامہ جو راجہ رجن سنگھ نے ہنگام گدی نشینی راج ننگکلو بتاریخ ۲۹ ماہ مارچ روبروے اجنٹ گورنر جنرل سرحد شمالی و مشرقی کے پیش کیا۔

بنام کپتان فرنسس جنکنس صاحب

اجنٹ گورنر جنرل سرحد شمالی و مشرقی

منجانب ہنوربل کمپنی

نمبر ۳

اقرارنامہ تحریری رجن سنگھ ساکن ننگکلو نے بمضمون ذیل لکھا

جو گورنمنٹ نے مجکو راج تیرتھ سنگھ مرحوم پر قائم کیا اسواسطے مین شرائط ذیل تحریر کرکے اقرار کرتا ہون کہ مین ہرگز خلاف ورزی اوسنے نہ کرونگا اور میرے منتری یعنی اہلکار بھی اونکے

مطابق کاربند ہونگے۔

شرط اول

مجھے کچھ عذر نہین جسقدر زمین جہان ہنوربل کمپنی بسہولت کرے واسطے بنانے ریلوے کے درمیان ضلع سلہٹ اور زمین مسطح ملک آسام کے لین۔

شرط دوم

مجھے کچھ عذر نہین جہان ہنوربل کمپنی ضرورت سمجھے زمین واسطے تعمیر ماپا و بنگلہ ہای صاحبان اور مکانات گودام اور فصیل اور برج وغیرہ سپاہیان کے واسطے زمین دے اور یہ سب تعمیرات تیار کرے۔

شرط سوم

مین اور میرے منتری مزدور اور کاریگر واسطے تعمیر اور مرمت تعمیرات مذکورہ بالا کے بلا عذر بروقت ضرورت بہم کردینگے۔

شرط چہارم

جب کبھی ضرورت تعمیر کی اس علاقے مین ہوگی جو مجھ گورنمنٹ نے دیا ہے تو مین اور میرے منتری فوراً اسباب مفصلہ ذیل اونکو مہیا کرینگے اور کچھ عذر اس باب مین نہ کرینگے

تفصیل اسباب

لٹھہ تعمیر ــــ پتھر ــــ سل ــــ چونہ ــــ مہیہ سوختنی ــــ اور جو کچھ اس علاقے مین ممکن ہوگا فوراً بہم کردیا جائیگا۔

شرط پنجم

مین اور میرے منتری مکان اور کاروغیرہ واسطے گاے اور بیلون کے جو ہنوربل کمپنی ہمارے علاقے مین پہنچینگے بہم پہونچایا کرینگے اور مین ذمہ دار اونکے نقصانی کا ہونگا۔

شرط ششم

اگر کوئی مجرم علاقہ متعلقہ ہنوربل کمپنی سے مفرور ہوکر میرے علاقے مین آئیگا مین فوراً اوسکی گرفتاری مین مدد کرونگا۔

شرط ہفتم

مین مطابق شرائط بالا کے عمل کرونگا اور اگر کچہ خلاف ورزی اوسسے ہوگی تو جو جرمانہ اجنٹ گورنر جنرل مناسب تصور کرینگے اور مجیسٹر اور میرے منتریون پر کرینگے وہ منظور ہوگا

شرط ہشتم

مین اقرار کرتا ہون کہ مین شرائط بالا کے مطابق عمل کرونگا اور ایک سال تک تیس روپیہ مہینا لیا کرونگا یہ روپیہ باعث میری رعایا کے آکر پھر آباد ہونے کا بلا وقت صرف کسی قسم کے ہوگا اور یہ ماہواری میری بعد ایک سال کے موقوف ہوجائیگی بعد ازان مین انتظام اپنی بسر کرنے کا جیسے سابق تھا کرونگا۔ مرقومہ ۲۹ ماہ مارچ سنہ ۱۸۳۴ء مطابق ۱۹ ماہ چیت سنہ ۱۲۴۰ بنگالہ

ہم راے من اور اوجیر ساکنین ننگ بری اور اورام ساکن میرنگ اور اوتیب ساکن وتھر اور اوبوبوشان ساکن سنگ ہنیک اور اوسیب لنگ دیو ساکن کنچی اور اوپھان ساکن موتی اور اوسیت ساکن نونگ سے منتری راجہ کے مقرر ہوے ہین ہم شرائط مقبولہ راجہ کو منظور کرتے ہین اور ہم ذمہ دار اونکے تعمیل کے اور جوابدہ اونکی خلاف ورزی کے ہونگے۔

نقل مطابق اصل کے ہے
دستخط ایچ انگلس صاحب
اسسٹنٹ پولیٹکل ایجنٹ کوسیا

نمبر ۲۶

شرائط جو راجہ ننگکلو اور اوسکے مابعد جانشینون کے واسطے مقرر ہوئین۔

شرط اول

کہ راجہ اپنے تئین زیر حکم و اختیار افسر پولیٹکل مقیم چراپونجی تصور کرے اور جو تکرار یا نزاع فیمابین اوسکے اور دیگر سرداران کوسیا کے واقع ہووے اوسکو اوسکے سپرد کرے اور اوسکو بخوبی سمجھنا چاہیے کہ اوسکی تقرری بذریعہ گورنمنٹ انگریزی کے ہوئی ہے اور گورنمنٹ کو اختیار حاصل ہے کہ اگر وہ اونکو اور اپنی رعایا کو خوش اور راضی نہ رکھیگا تو وہ اوسکو

معزول کرکے دوسرے کو اوسکی عوض مامور کرسکتے ہین۔

شرط دوم

راجہ کو ضلع ننگکلو مین رہنا چاہیے اور اوسکو اجازت دی جاتی ہے کہ وہ دربار عام مین تمام مقدمات اپنے علاقہ ننگکلو کی رعایا کے باہمداد اور صلاح اپنے منتریون اور سردارون اور دیگر بڑے آدمیون کے سب رواج ملک فیصلہ کرے اور یہ مقدمات باختیار پولیس کے سونگے اور تمام مقدمات جنمین انگریز اور ساکنان میدان یا دیگر علاقجات کوسیا کے شامل ہون اونکا فیصلہ اور تنقیحات معرفت پولیٹکل افسر مقیم چراپونجی کے ہوگی۔

شرط سوم

راجہ کو تمامہ احکام پولیٹکل افسر مقیم چراپونجی کی تعمیل کرنی ہوگی اور ہنگام طلب تمام مجرمان پناہ گرفتہ مقدمات سول اور پولیٹکل جو ضلع ننگکلو مین پناہ گیر ہون یا دستے ہون حوالہ کرینگے۔

شرط چہارم

راجہ کو چاہیے کہ جب انسران انگریزی طلب کرین تو وہ کیفیت مفصل ضلع ننگکلو اور اوسکے باشندون کی دریافت کرے اور ہر طرح کی مدد بیخ ظاہر کرنے پیداوار علاقہ کے کرے اور ہر قسم کی مدد اور حفاظت جو اوسکے اختیار مین ہو انسران گورنمنٹ کو اور مسافران اور ساکنان انگریزی کو جو اوسکے علاقہ مین گذر کرین دیا کرے اور اوسکو چاہیے کہ کوشش بلیغ بیچ تسہیل اور ترقی خط آمد و رفت اور تجارت فیما بین باشندگان علاقہ اور رعایا ے انگریزی اور باشندگان دیگر علاقجات کوسیا کے کرے۔

شرط پنجم

گورنمنٹ انگریزی تقرری مقامات چھاونی و آسایش بیماران فوج اپنے اختیار مین رکھتے ہین کہ جہان مناسب ہو قرار دین اور جو زمین مقامات مذکور کے واسطے یا کسی کارسرکار کے واسطے مطلوب ہو اوسکو بطور خراجی اپنے قبضے مین لائین اور جہان ضرورت ہو راستہ اور شوارع عام تیار کرین اور ان سب امور مین وقت ضرورت راجہ مدد کامل کرے

شرط ششم

راجہ اپنے علاقے کی زمین جنگل اوس جمع پر یا اون شرائط پر لوگون کو دی جو اوسوقت مین علاقۂ انگریزی مین رائج ہون۔

نمبر ۲۷

ترجمۂ شرائط قبولیت جو منہور بل کمپنی کو برمانک راجہ کھیرم نے سنہ ۱۸۳۳ء مین دی۔

دستخط برمانگ

راجہ کھیرم

بنام ڈیوڈ اسکوٹ صاحب

اجنٹ گورنر جنرل

میرا ملک منہور بل کمپنی نے باعث میری لڑائی کرنے کے اور اونکا نقصان عظیم کرنیکے ضبط کر لیا مین اب حاضر ہوکر اپنے تئین حوالہ منہور بل کمپنی کے کرتا ہون اور اقرار کرتا ہون کہ مین اونکی تابعداری کیا کرونگا اور شرائط ذیل جو اونھون نے میری نسبت تجویز کیے ہین اونکو مین منظور کرتا ہون۔

شرط اول

اوس قطع زمین کو جو بجانب جنوب اور بمشرق دریاے اومیام کے واقع ہے منہور بل کمپنی کو دیتا ہون اور اقرار کرتا ہون کہ بغیر حکم اجنٹ گورنر جنرل کے وہان کی رعایا سے مین متعرض نہونگا۔

شرط دوم

مین برضامندی باقیماندہ علاقہ کو بموجب سند عطیہ منہور بل کمپنی کے بطور اونکے متوسل اور فرمانبردار کے اپنے قبضے مین رکھونگا اور وہانکے امورات کو حسب رواج قدیم سرانجام دونگا مگر مقدمات قتل مین مجھے اختیار اجراے حکم کا بغیر اجازت اجنٹ گورنر جنرل کے نہوگا اور ایسے مقدمات کی رپورٹ صاحب موصوف کو مین کیا کرونگا۔

شرط سوم

جب کوئی فوج ہنوربل کمپنی کی میرے علاقے مین گذر کرے تو مین رسد جو اس علاقے مین بہم ہوسکتی ہے اونکو دونگا تاکہ اونکو کسیطرح کی تکلیف نہو اور اوسکی قیمت گورنمنٹ سے مجکو ملے گی اور مین پل وغیرہ جب حکم ہوگا بنوا دونگا اور مصارف اونکا مجھے ملیگا۔

شرط چہارم

وہ یہ ہے کہ کوئی سردار کوہستانی ہنوربل کمپنی سے لڑائی کرے تو مین اپنی ہمراہی سپاہ ملک کی لیکر گورنمنٹ کی فوج کے ساتھ رہونگا اور گورنمنٹ میری سپاہ کو خرچ خوراک دیگی

شرط پنجم

مین نے اپنا دعوی سرحد قدیم ڈبیش ڈو موار ہاتھ کا چھوڑا اور اقرار کرتا ہون کہ آیندہ میرے علاقے کی سرحد اندس ندی تک قائم رہے گی اور مجھے کچہ نہین متصل بازار سونا پور کے بجز تجارت کے ملیگی۔

شرط ششم

مین اقرار کرتا ہون کہ مبلغ معہ روپیہ جو ہنوربل کمپنی کو بابت خرچہ کے جو اونکو سابق ہوا تھا اور اب پیش کرکے میرے علاقے کے ہوا سے دونگا۔

شرط ہفتم

اگر تیرتھ سنگہ راجہ یا اوسکے کوئی ہمراہیون مین سے جو ہنوربل کمپنی کے دشمن ہین میرے علاقے مین آویگا تو مین فوراً گرفتار کرکے حوالہ کمپنی کے کرونگا اور یہ بھی مین اقرار کرتا ہون کہ کوئی مجرم علاقہ ہنوربل کمپنی کا اگر میرے علاقے مین آکر پناہ گیر ہوگا تو مین اوسکو بھی گرفتار کرکے حوالہ کرونگا۔

اسمین مراد سے مین نے اس اقرارنامے کو دستخط کیا مرقومہ ۱۵ جنوری ۱۸۳۳ء مطابق ۴ ماہ ماگھہ ۱۲۳۶ بکالہ۔

نمبر ۲۸

اقرارنامہ ملی سنگہ جو ۱۸۶۱ء مین ہوا تھا

مین ملی سنگہ راجہ مولیم واقع کوہستان کوسیا جو حاکم مولیم کا مقرر ہوا ہون، جو جب اس تحریر کے

منظور کرتا ہون اور اقرار کرتا ہون کہ مین حسب شرائط مندرجہ ذیل کا پابند ہونگا۔

شرط اول

مین اپنے تئین زیر حکم اور اختیار پولیٹیکل افسر مقیم چراپونجی کے تصور کرتا ہون اور جو تکرار مابین میرے اور دیگر رئیسان کوسیا کے واقع ہوگی اوسکی اطلاع افسر مذکور کو مین کرونگا اور مین بخوبی سمجھتا ہون کہ میرا قیام اور حکومت کے باختیار گورنمنٹ انگریزی کے ہے اور اونکو اختیار حاصل ہے کہ وہ مجھے معزول کرکے دوسرے رئیس کو بجاے میرے مامور کرین اگر مین اپنی رعایا کو راضی اور خوش نہ رکھون۔

شرط دوم

مجھے ہمیشہ علاقہ مولیم مین رہنا ہوگا اور مین تمام مقدمات سول اور حقیقت مقدمات فوجداری جو حد اختیار پولیس سے باہر ہون اور میری رعایا مین ہونگے حسب موقع ملاک و بصلاح میرے منتریون اور سردارون اور دیگر رئیسے آدمیون کے فیصلہ کرونگا مگر جن مقدمات مین کوئی انگریز یا ساکن سطح میدان یا ساکن علاقہ کوسیا ایک فریق ہوگا اوسکا فیصلہ پولیٹیکل افسر مقیم چراپونجی کرینگے

شرط سوم

جو احکام پولیٹیکل افسر مقیم چراپونجی میرے نام صادر کرینگے اونکی تعمیل مین کیا کرونگا اور جو کوئی سول یا پولیٹیکل جرم میرے علاقہ مولیم مین اگر پناہ گیر ہوگا یا سکونت اختیار کریگا اوسکو بروقت طلب گرفتار کرکے حوالہ حکام مقیم مقام طلب کرونگا۔

شرط چہارم

جب کبھی افسران گورنمنٹ طلب کرینگے تو مین مفصل کیفیت علاقہ مولیم اور اوسکے باشندونکی داخل کرونگا اور مین ہمیشہ کوشش بیچ تزاید رفاہ و آسایش رعایا کرونگا اور جسقدر میرے اختیار مین ہوگا مدد اور حفاظت افسران گورنمنٹ و مسافران و ساکنین کے جو میرے علاقے مین آمد و رفت کرینگے کیا کرونگا اور مین جہد بلیغ بیچ تسہیل خط کتابت اور تجارت فیما بین باشندگان اس علاقے کے اور رعایا انگریزی و ساکنین دیگر علاقجات کوسیا کے کرونگا۔

شرط پنجم

گورنمنٹ کو اختیار رہے کہ جہان ضرورت ہو مقامات چھاونی سپاہ و قیام سماران سپاہ و دیگر مقامات ضروری بطور لاخراجی میرے علاقے کی زمین پر تیار کرین اور جو زمین واسطے کام سرکار کے ضرورت ہو وہ لین اور جہان مناسب ہو شارع عام میرے علاقے مین بنوائین اور ان سب امور مین مین مدد کافی ضرورت پر دونگا —

شرط ششم

مین زمین جنگل وغیرہ غیر آباد علاقہ ملیم مین اوسی کو ملے گا جو جمع اوسوقت مین علاقہ گورنمنٹ انگریزی مین مقرر ہوگی —

گواہان دستخط ہ جہ منتری ملیم
دستخط جاتا کو سیاسا کن دہین کرسنا پونجی
دستخط بیر کھاتا کو نوارسا کن چراپونجی
دستخط سلمان مترجم

نمبر ۱۲۲

باجلاس مسٹر جی بی سٹیڈول قائم مقام پولیٹکل اسسٹنٹ کمشنر

چونکہ یہ اقرارنامہ بذات خود اون لوگون نے جنکے متعلق تھا پیش کیا لہذا حکم ہوا کہ

ایک نقل اس اقرارنامے کی کتاب اقرارنامجات مین رکھی جائے اور یہ اصل اقرارنامہ شامل مثل کے رہے مرقومہ ۹ مارچ ۱۸۶۱ مطابق ۲۷ چیت ۱۲۶۸ بنگالہ

دستخط جی بی سٹیڈول
اسسٹنٹ کمشنر

نمبر ۲۹

ترجمہ اقرارنامہ جو اودے سنگھ راجہ مریو نے ۱۸۲۹ عیسوی مین تحریر کیا

دستخط اودے سنگھ راجہ مریو

بنام ڈیوڈ سکوٹ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل

چونکہ مین اولو سنگھ راجہ مریوڑ سابق سرکشی بخلاف رعایا ہنور ہل کمپنی کی تھی اور مین اونکے ساتھ لڑا تھا اب مین خود بنظر بہبودی اپنے حاضر ہوکر یہ اقرارنامہ پیش کرتا ہون کہ مین پھر کبھی آیندہ سرکشی یا تکرار یا لڑائی گورنمنٹ کے لوگون کے ساتھ نکرونگا اور اگر ایسا کرون تو مستوجب اوس سزا کا ہونگا جو سرکشون کی نسبت تجویز ہوئی ہے۔

شرط اول

میرا علاقہ اب زیر حکومت گورنمنٹ کے رہیگا اور مین رعایا کو راضی رکھونگا اور امور ملکی حسب دستور سرانجام دونگا۔

شرط دوم

جو مقدمات میرے علاقے مین ہونگے اوسکا تصفیہ حسب رواج مستمرہ کرونگا لیکن اگر کوئی مقدمہ سنگین مثل قتل وغیرہ واقع ہوگا تو مین اوسکی اطلاع آپ کو دونگا اور دیگر امور مین حسب الحکم آپکے تعمیل اور کارروائی کرونگا۔

اس مراد سے مین یہ اقرارنامہ لکھدیتا ہون واقع ۱۲ اکتوبر ۱۸۲۹ء مطابق ۲۷ اسون یعنی کوار ۱۲۳۶ بنگالہ۔

گواہان رام سنگھ دیامشیا ساکن چراپونجی
دیوان سنگھ دیامشیا ساکن ایضاً

نمبر ۳۰

ترجمہ اقرارنامہ زبیر سنگھ راجہ رام گڑھ جو ۱۸۲۹ء مین تحریر ہوا

دستخط زبیر سنگھ
راجہ علاقہ پائن

نمبر ۱۴ بمقام منگلکوٹ بتاریخ ۱۲ ماہ اکتوبر ۱۸۲۹ء مطابق ۱۲۳۶ بنگالہ کے داخل ہوا

اقرارنامہ تحریری زبیر سنگھ راجہ علاقہ رام گڑھ جو بمضمون ذیل ۱۸۲۹ء مین تحریر ہوا۔

مین اور میرے اہلکار اور رعایا تابعداری ہنور ہل کمپنی منظور کرکے اقرار کرتے ہین کہ جو احکام

نسبت ہمارے علاقے کے وقتاً فوقتاً جاری ہونگے اونکی تعمیل ہم کیا کرینگے۔

شرط اول

بباعث ہمارے لوگون کے برسر پرخاش ہونے کے فوج گورنمنٹ نے آکر ہمارا ملک لیا اسواسطے مین اقرار کرتا ہون کہ جو خرچ اونکا اس مہم مین ہوا ہی وہ مین اپنی رعایا کو بھی سے تحصیل کردونگا۔

شرط دوم

مین تمام مقدمات خفیفہ جو میرے علاقہ مین واقع ہونگے اونکا فیصلہ حسب رسوم از روے پنچایت کے کیا کرونگا مگر تمام مقدمات قتل وغیرہ جو ہونگے اونکی رپورٹ کیا کرونگا اور جو مجرم گرفتار ہوکر سپرد ہونگے اونکی تحقیقات ازروے قاعدہ مستمرہ کو ہستان ہوا کریگی۔

شرط سوم

مین اپنی رعایا پر ظلم وزیادتی نکرونگا اور اونکو خوشحال ورضی رکھونگا۔

شرط چہارم

مین اور میرے ماتحت ہرگز لڑائی یا تکرار ہمزبل کمپنی سے نکرینگے اور اگر ہم کرین توجہ سزا سرکش لوگون کو ملتی ہے اوسکے ہم مستوجب ہونگے۔

شرط پنجم

مین اپنے لنگ دیوون کو اونکی منظوری اور رضامندی سے بحال اور برطرف کرونگا اور تمام امور مین بصلاح رعایا کارروائی کرون گا۔

شرط ششم

جب کبھی کوئی لڑائی درمیان کوہی لوگونکے اور گورنمنٹ کی ہوگی تو مین مدد گورنمنٹ کی مع اپنی فوج کے کرونگا۔

اس مراد سے مین نے یہ اقرارنامہ تحریر کیا مرقومہ ۲۰ ماہ اکتوبر سنہ حال مین نے علیحدہ بنداخراجات کا جو مین ادا کرونگا داخل کیا ہے۔

دستخط ڈبلیو کریکروفٹ اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل

نمبر ۳۱

ترجمہ اقرارنامہ جو ۱۸۳۵ء مین اوہان سردار اور اوکیانک لنگدیو اور اوہان سردار اور اومئی سردار علاقہ رام رئی نے داخل کیا۔

دستخط اوہان سردار

دستخط اوکیانک لنگدیو

دستخط اوہان سردار

دستخط اومئی سردار

علاقہ رام رئی

نمبر ۳۴ سنہ ۱۸۳۵ء
بتاریخ ۱۴ فروری سنہ ۱۸۳۵ء
داخل ہوا

بنام اجنٹ گورنر جنرل بہادر

اقرارنامہ تحریری اوہان سردار ساکن سوجور پونجی اور اوکیانک لنگدیو ساکن نونک کلنک پونجی اور اوہان سردار ساکن کھندرنگ اور اومئی سردار ساکن اوم شام کا درباب رام رئی کے بمضمون ذیل داخل ہوا۔

آج کی تاریخ روبرو ے صاحب کمانڈنگ افسر کپتان لسٹر صاحب کے حاضر ہوکر ہم موجب اس تحریر کے برضا و رغبت خود یہ اقرارنامہ بشرائط مندرجہ ذیل داخل کرتے ہین۔

مرقومہ ۱۲ ماہ جنوری سنہ ۱۸۳۵ء مطابق ۹ ماہ ماگھ سنہ ۱۲۴۱ بنگالہ

شرط اول

ہم زیر حمایت گورنمنٹ کے ہین اپنی تابعداری کا اقرار کرتے ہین۔

شرط دوم

اگر کوئی مقدمہ قتل یا اور سنگین مقدمہ اس ملک مین واقع ہو تو اوسکی تحقیقات گورنمنٹ کرینگے اسمین ہم راضی اور خوش ہین اور جو سزا اوسمین ہوگی وہ بھی تجویز گورنمنٹ ہوگی۔

شرط سوم

اگر کوئی علامت نزاع کے فیما بین ہمارے لوگون کے اور دیگر اقوام کے ظاہر ہو تو

ہم بموجب ہدایت گورنمنٹ کے کاربند ہونگے اور اگر ہم مین اور دیگر اقوام مین کچہ تکرار ہوگی تو جو فیصلہ گورنمنٹ کردینگے وہ ہمکو منظور ہوگا۔

شرط چہارم

جو قرضہ گورنمنٹ کا تعدادی میں ۱۳ ہمارے ذمہ تھا وہ آج کی تاریخ ادا ہوگیا اور ہم اب وعدہ کرتے ہین کہ مبلغ ۱۰ سالانہ تا ۱۰ کاتک جہان گورنمنٹ تجویز کرے ادا کیا کرینگے اور بعد ادخال زر مذکور رسید حکام گورنمنٹ سے حاصل کرینگے۔

شرط پنجم

اگر ہم کسی ان شرائط مین سے انحراف کرین تو گورنمنٹ جو مناسب اور واجب تصور کرے ہماری نسبت عمل مین لاسکے ہمکو اسمین کچہ عذر نہوگا۔

اس مراد سے ہمنے یہ اقرارنامہ برضا و رغبت خود تحریر کیا

گواہان رام سنگہ جمعدار

نور جورام دباشیا

نمبر ۳۲

ترجمہ اقرارنامہ جو گورنمنٹ کو واہا دا داران یعنی سرداران چیلاپوبخی نے ۱۸۲۹ء مین دیا

دستخط مشنی واہا دادار

دستخط ہرسنگہ واہا دادار

دستخط سوبین اور اوکسان واہا دادار

ساکنین چیلاپوبخی

بنام میجر بل کمپنی

اقرارنامہ تحریری مشنی ہرسنگہ سوبین اور اوکسان واہا دا داران چیلاپوبخی و دیگر بارہ دیہات متعلقہ کا۔

چونکہ ایک جنگ کوہستان مین ہوئی اور ہم شامل گورنمنٹ نہین ہوے اور نہ حاضر ہوے اسواسطے فوج ہمارے ملک کو بھی روانہ ہوکر آئی اب ہم حاضر ہوکر یہ اقرارنامہ دیتے ہین اور اسکے بموجب کاربند ہونگے۔

شرط اول

چونکہ ہمسے یہ قصور ہوگیا اسواسطے ہم اقرار کرتے ہین کہ ہم باقساط گورنمنٹ کو اپنے بارہ دیہات سے تحصیل کرکے مبلغ سنت ادا کرینگے اور اوسکی ادائی کے ہم چاروں شخص ذمہ دار ہین۔

شرط دوم

جو سنگ چونہ دریاے بوکاہ کے کنارے پر جو ہمارے علاقے مین واقع ہے موجود ہے اوسکو گورنمنٹ بلاقیمت جہان چاہے اور جسقدر چاہے لیجاے مگر کسی اور مقام سے سنگ چونہ وہ نلینگے۔

شرط سوم

اگر کوئی شخص کسی معاملے مین ہو مقام سلہٹ یا کسی اور مقام پر اور اگر یہان پناہ گیر ہو تو بوقت طلبی حکام ضلع ہم اوسکو گرفتار کرکے حوالہ اونکے کردینگے۔

شرط چہارم

ہم اقرار کرتے ہین کہ ہم کبھی ہنوز بل کمپنی سے تکرار یا لڑائی نکرینگے اور نہ اون راجاؤنسے جو دوستی گورنمنٹ سے رکھتے ہین۔

شرط پنجم

اگر احیاناً ہم مین اور اون راجاؤن مین کچھ تکرار باہم ہوجاے تو گورنمنٹ اوسکی تحقیقات اور تصفیہ کرینگے۔ اس مراد سے ہمنے یہ اقرارنامہ تحریر کیا۔

مرقومہ ۳ ستمبر مطابق ۱۹ ماہ بھادون سنہ ۱۲۳۶ بنگالہ۔

نمبر ۳۳

ترجمہ عرضی واہاداران یعنی رئیسان چیلاپونجی بنام پولیٹکل ایجنٹ کوہستان کوسیا

مرقومہ سنہ ۱۸۱۴ء بدرخواست امدادبیج حاضر ہونے اون شخصون کے اونکے دربار مین جو اونکی حکومت سے انحراف کرتے ہین اور کبھی کہ اپیل ہین جو حکم بنارہنی اونکے حکم کے ہوتا ہے صاحب موصوف دینگے اوسکی تعمیل کرینگے اور نیز امدادبیج اون نالشات کے جو بخلاف اونکی کارروائی کے لوگ کرتے ہین —

مہر
ہرجہارواہادادار
چیلاپونجی

دستخط مہشی واہادادار

دستخط ہرسنگہ واہادادار

دستخط لارسنگہ اورسونارای واہادادار ان

دستخط اوکیانک اوربھی واہادادار ان

ساکنان چیلاپونجی

بعرض پیمائند — کہ قبل ازتصرف کرنے ہنوربل کمپنی کے

اس کوہستان کو ہم چارون شخص چارون عہدہ واہادادار موضع چیلاپونجی پر مقرر تھے اور جو مقدمہ ہمارے روبرو پیش ہوتا تھا اوسکی تحقیقات کرکے حق رسی مظلوم کی کرتے تھے اور جب ہنوربل کمپنی نے قبضہ اس علاقے پر کیا تو ہمکو بتوسط مسٹر ڈیوڈ اسکوٹ صاحب مرحوم نے بحال رکھا اور ہم حسب دستور قدیم حق رسی مظلومون کی کرتے رہے لیکن عرصہ دو یا تین سال کا گذرتا ہے کہ بعضے کوسیا لوگ جو نافرمانبردار اور بدنیت ہین اور کچھ مقدرت بھی رکھتے ہین باہم متفق ہوکر اپنی مطلب براری کرتے ہین اور غربا پر ظلم اور زیادتی کرتے ہین اور اگر مظلوم ہمارے پاس نالشی ہوتے ہین اور ہم اپنی سپاہ وغیرہ کی معرفت اونکو طلب کرتے ہین تو وہ علانیہ بمقابلہ پیش آتے ہین اور ہمکو سخت سست اونکے روبرو کہتے ہین اور اگر ہم اوسکی عاملیہ کو بھی طلب کرتے ہین تو جنکے مقدمے ہمارے روبرو زیر تجویز ہون تو وہ لوگ اونکی حمایت کرکے ہمارے آدمیون کو مار کر نکال دیتے ہین اور مدعا علیہا کو چھین لیتے ہین اور اس طرح غریب مظلومان پر نہایت سختی ہوتی ہے اسکا حال سابق بھی ہمنے کئی مرتبہ عرض کیا ہے اور جو ایسے لوگ ہین کہ غربا کو تنگ کرتے ہین حضور کو بھی معلوم ہین اغلب یہ ہے کہ اگر اسکا انسداد

اور کچھ تدارک سنوا تو آیندہ جملہ مجرمانہ اور قتل اکثر واقع ہونگے اور ملک مین خرابی اور بدنظمی واقع ہوگی جسکی جوابدہی ہمسے غیرممکن ہوگی اور اگر ایسا ہوا تو ناحق ہم چارون مستوجب عذاب الیم درگاہ خداوندی سے ہونگے کیونکہ جو کام غربا کی حق رسی کا ہمارا ہے وہ اگر بباعث چند لوگون کے جنکے دوست اور رشتہ دار اس علاقے مین بہت ہین نہوسکتا تو سوائے عذاب کے اور کیا نتیجہ ہوگا اور چونکہ حق رسی غربا اور امنیت ملک بغیر حضور کی اعانت کے نہین ہوسکتا ہم سوائے عرضداشت ہین یہ عرضی باتفاق و رضامندی باہمی پیش کرتے ہین کہ حضور اون لوگون کو جو ہمارے علاقے مین ہین اور ہمارے احکام کا مقابلہ کرتے ہین طلب فرماکر تحقیقات اسکی فرماوین اور حسب درخواست ہمارے جنکو ہم طلب کرتے ہین اور وہ باعذار اون لوگون کے یا خود متعمدی سے حاضر نہین ہوتے اونکے احضار دربار مین مدد فرمائے اور اگر کوئی شخص ہمارے حکم سے ناراض ہوکر حضور مین اپیل یا استغاثہ دائر کرے یا اگر ہم کسی پر ظلم اور زیادتی کرین اور وہ حضور مین نالشی ہو تو ہم اقرار کرتے ہین کہ حضور تحقیقات فرماکر جو حکم اس بارہ مین صادر فرماینگے ہم اوسکے برخلاف کبھی کاربند نہونگے بلکہ بلا عذر اوسکی تعمیل کرینگے اور بغیر اعانت اور مدد حضور کے ہمارے علاقے مین صورت حق رسی نا پیدا ہوگی آیندہ حضور کے اختیار ہے۔

مرقومہ ۳۰ ماہ بیساکھ سنہ ۱۲۵۸ بنگالہ موافق ۱۴ مئی سنہ ۱۸۵۱ع

باجلاس کرنیل لشر صاحب پولیٹکل ایجنٹ پیش ہوکر

حکم ہوا کہ

درخواست راجا داران منظور کیجاے اور پرواضح مضمون کا بنام اونکے جاری ہو کہ اگر کوئی شخص بعد ازین کسی پر ظلم یا زیادتی کرے اور مظلوم راجا داران کے روبرو نالشی ہوا اور مدعا علیہ نے ظلم کیا ہو حسب طلب اونکے ازراہ متعمدی یا نافرمانبرداری اونکے دربار مین حاضر نہو تو اونکو لازم ہے کہ اوسکو مع گواہان جنکے روبرو اونھون نے مقابلہ اونکے حکم کا کیا ہوا اور مدعی کو مع اوسکے گواہان کے چراپونجی مین روانہ کرین اوسوقت حکم مناسب جاری ہوگا فقط

المرقوم ۱۶ ماہ مئی سنہ ۱۸۵۱ع مطابق ۳ ماہ جیٹھ سنہ ۱۲۵۸ بنگالہ

دستخط الیف جی لشر صاحب

پولیٹکل ایجنٹ

نمبر ۳۴

ترجمہ اقرارنامہ مدخلہ اہدورسنگہ راجہ وسنام پونچی واقع ۱۸۳۱ء

دستخط اہدورسنگہ راجہ

بنام پولیٹکل ایجنٹ شمالی و شرقی حصہ

اقرارنامہ تحریری راجہ اہدورسنگہ ساکن موسنام پونچی مصنفہ بین ذیل

میرا گانہ منجانب گورنمنٹ انگریزی تاراج اور خاک سیاہ ہوگیا اور اب ویرانہ ہے میں اب اقرار کرتا ہوں کہ میں فرمانبرداری گورنمنٹ کی کرونگا اور یہ اقرارنامہ اس مراد سے داخل کرتا ہوں کہ پھر اپنے گانو میں آباد ہوں اور اپنے اپنے مکانات پھر تعمیر کرکے بطور سابق کے گورنمنٹ سکونت کریں اور جو احکام وقتاً فوقتاً نسبت ہمارے عہدہ برآ ہونے کے صادر فرماوینگے اوسکی تعمیل کیا کرینگے۔

اگر کوئی دشمن گورنمنٹ میرے علاقے میں یا قریب میرے علاقے کے آئیگا تو مجھے خبر اوسکی ہوگی تو میں تدابیر اوسکی گرفتاری کی کرونگا اور اسی موقع پر میں اطلاع کپتان لوٹ ڈنڈ صاحب کو کیا کرونگا اور اگر کوئی خبر لائق تحریر ایک مہینے کے عرصے تک ظاہر کرونگی تو میں بعد ماہ خود صاحب کے پاس جا حاضر ہوا کرونگا۔

اگر اس عہدنامہ کے خلاف وزیری کروں تو بموجب حکم حضور میری نسبت مناسب متصور فرمائیں اوسکی تعمیل بلاحجت اور عذر کے کرونگا۔

مرقومہ ۱۷ دسمبر ۱۸۳۱ء مطابق ۳ پوس ۱۸۳۸ بکرماجیت

گواہان دیوان سنگہ دیاشیا ساکن چراپونجی

اومی کوسیا ساکن ایضاً

نمبر ۳۵

ترجمہ اقرارنامہ مدخلہ سوکاف راجہ علاقہ مہرام روبرو سے پولیٹکل ایجنٹ چراپونجی واقع ۱۸۳۹ء

بنام میجر لسٹر صاحب پولیٹکل ایجنٹ گورنر جنرل

بمقام کچہری

مین راجہ سونگاف ساکن علاقہ مہرام نے بلاوجہ منہوربل کمپنی سے لڑائی کی اور اونکے بہت آدمی ضائع کیے اور اونکا خرچ بھی بہت ہوا اور مین بخوف جان فراری ہوکر جنگل مین متواری ہوا تھا اقبال کرتا ہون کہ مجھسے بڑا قصور ہوا مگر اب مین عذرخواہی قصورات سابقہ کی اپنی طرف سے اور اپنے کوسیا والون کی طرف سے کرکے یہ اقرارنامہ لکھدیتا ہون امید یہ ہے کہ مجھے اجازت پھر اپنے علاقے مین بطور رئیس رہنے کی ہوجاے تو مین شرائط ذیل پورے کرونگا۔

شرط دوم

مین اقرار کرتا ہون کہ مین تابعداری گورنمنٹ کی کرونگا اور اپنے علاقے مین بطور سزا مامورہ گورنمنٹ رہونگا مین حسب رواج قدیم اپنے علاقے کے مقدمات فیصلہ کرونگا مگر کسیکی نسبت حکم قصاص نہ دونگا۔

شرط سوم

اگر فوج گورنمنٹ میرے علاقے مین گذر کرے تو مین اوسکے ہمراہ بردکر سامان رسد ضروری اونکے واسطے کرونگا اور قیمت واجبی لونگا۔

شرط چہارم

اگر کچھ فساد ملک کو بپا نہین ہو تو مین بشروط حکم نامہ اپنے کوسیا والون کو ہمراہ لے کر گورنمنٹ کے ساتھ رہونگا اور جب تک ضرورت میری ہمراہی کی ہوگی ہمراہ رہونگا اس عرصے مین میری سپاہ صرف زرخوراک گورنمنٹ سے لیگی۔

شرط پنجم

اگر کوئی مجرم قتل یا ڈکیتی میرے علاقے مین آکر پناہ گیر ہوگا تو مین حسب الحکم اوسکو گرفتار کرکے حوالہ کرونگا۔

شرط ششم

بعوض قصور سابق کے مین دو ہزار روپیہ بطور جرمانہ گورنمنٹ کو دونگا مگر یہ روپیہ ایک مہینے کے عرصے مین تاریخ امروزہ سے داخل کرونگا۔

شرط ہفتم

مین راجہ چاند مانک اور راجہ برمانک علاقہ مولیم پونجی کو اپنی طرف سے ضامن دیتا ہون کہ شرائط اس عہدنامے کے پورے کرونگا اور نیز مین اپنے برادر زادہ راجہ سونونگ کو مولیم پونجی مین رکھونگا اور وہ وہانسے تمام احکام جو میرے علاقے کی نسبت جاری ہوا کرینگے اونکی تعمیل کیا کریگا۔

اس مراد سے مین نے یہ اقرارنامہ لکھدیا

المرقوم ۱۴ فروری ۱۸۳۹ء مطابق ۳ پھاگن ۱۲۴۵ بنگالہ

نمبر ۳۶

ترجمہ پروانہ پولیٹکل ایجنٹ کوہستان کوسیا نام اوسیپ سنگہ راجہ دربارب تقرری اوسکے اوپر راج علاقہ مہرام بنام دہولہ راجہ واقع ۱۸۳۹ء

دستخط ایف جی لسٹر صاحب

مہر دفتر

پولیٹکل ایجنٹ

بنام اوسیپ سنگہ دہولہ راجہ ساکن رونگ تھونگ پونجی علاقہ مہرام معلوم کرو

واضح ہوتا ہے کہ اودیر سنگہ دہولہ راجہ علاقہ مہرام کا مرگیا اور تنے درخواست دی تھی کہ ہم اوس علاقے مین راجہ مقرر ہون اسوجہ سے کہ علاقہ زیر حکومت تمہارے عموے سونگاف دہولہ راجہ مرحوم کے تھا اور تمہاری درخواست کے ہمراہ لیف عرضی اومن منتری اور راجہ اولار سنگہ اور دیگر لوگون کی تھی کہ وہ اس امر مین راضی اور خوش ہین مگر حکم اخیر اس سبب سے ملتوی رہا تھا کہ رام سہاے کالا راجہ لونگ لینگ پونجی والے نے دعوی کیا کہ وہ بھی اوسی علاقے مین واقع ہے دعوی اسکا مبنی اوپر اوسکے عموے رام سنگہ کالا راجہ مرحوم کے قابض ہونے پیش کیا تھا اور اوسکے دعوی کی اعانت اوجیت لنگدیو اور اوکسان سردار اور بعض بعض اور شخصون نے کیا تھا اور اپنی رضامندی اوسکے راجہ ہونے کی نسبت بذریعہ عرضی کے ظاہر کی تھی مگر چونکہ اب تم اور راجہ رام سہاے دونون آپسمین راضی ہوگئے اور دونون

نے راضی نامہ اس مضمون کا پیش کیا کہ دونون راجہ ہای مہرام یعنی کالاراجہ اور دہولہ راجہ مین کالاراجہ ماتحت دہولہ راجہ کے رہیگا اور تحقیقات اور تصفیہ مقدمات راج کے دونون باتفاق کیا کروگے اور جو نفع علاقے مین سے ہوگا وہ دونون تقسیم کر لوگے اور تمنے اوسمین یہ بھی لکھا ہے کہ تم راجہ بیجاے دہولہ راجہ کے رہوگے اور کالاراجہ کو اپنے ماتحت رکھوگے اور جو امور راج طی ہونگے وہ تم اور کالاراجہ دونون باتفاق راے کیا کروگے اور اگر ایسا کوئی مقدمہ باتفاق راے دونون کے فیصلہ نہوگا تو اوسکا فیصلہ ناجائز متصور ہوگا اور رام سہاے کالاراجہ مذکور نے اپنی رضامندی و بابت اپنے ماتحت رہنے کے ظاہر کی ہے اور یہ بھی تحریر کیا ہے کہ مثل سابق تمام مقدمات ریاست باتفاق دونون کے فیصلہ پائینگے اور جو امر اس موجب نہوگا وہ ناجائز تصور کیا جائیگا ماسوا اسکے تم دونون حسب دستور قدیم نفع علاقے کو آپسمین تقسیم کر لوگے اور جو نقصان ہوگا وہ بھی دونون منظور کروگے اور تمنے اوسکے بیان سے اپنی رضامندی ظاہر کی اور یہ درخواست کی کہ ایک پروانہ تقرری راج کا تمکو ملے اسواسطے تمکو اطلاع دیجاتی ہے کہ تم راجہ بیجاے دہولہ راجہ علاقہ مہرام مقرر کیے گئے اب تمکو لازم ہوگا کہ بموجب شرائط اقرارنامہ و تعہدین کے تمام امور راج کا فیصلہ کیا کرو اور جو تمھارے رہاے مین قرین انصاف ہوا کرے وہ کیا کرو اور رام سہاے کالاراجہ کو اپنے ماتحت تصور کرو اور دونون ملکر جو کام ہوا کرے اوسکا سرانجام کیا کرو سواے اسکے تمکو متابعت احکام منجانب کمپنی جو وقتاً فوقتاً بنام تمھارے صادر ہون گے فوراً کرنی ہوگی اور شرائط مندرجہ عہدنامہ و تعہدین کو تمکو لحاظ رکھنا ہوگا

المرقوم ۲۸ ماہ ستمبر ۱۸۵۱ء مطابق ۱۴ ماہ آسون یعنی کوار ۱۸۵۹ بنگالہ

نمبر ۳۷

ترجمہ اقرارنامہ مدخلہ اوکسان راجہ اور اوہان لوکا راجہ ملی پونجی واقع ۱۸۳۲ء

بدستخط اوکسان راجہ

دستخط اوہان لوکا راجہ

بنام ایجنٹ گورنر جنرل

ہم اوکسان راجہ اور اوہان لوکا راجہ ساکن ملی پونچی ج رعیت ہزہائی انگلس صاحب کے اوپر کنارہ دریاے جادوکاٹا کے حاضر ہوکر اپنی رضامندی اور خوشی سے یہ اقرارنامہ مضمون مندرجہ ذیل داخل کرتے ہین اور اقرار کرتے ہین کہ ان شرائط کے خلاف کوئی امر نہوگا اور حکام کے احکام کی تعمیل کیا کرینگے -

شرط اول

اگر کوئی کوسیا والا کسی ہنوریبل کمپنی کے آدمی کو قتل کرے یا اوکسیطرح کی اذیت پہونچاوے درمیان دریاے دھولی بجانب مغرب اور مقام کھاگوراہ چراہ بجانب مشرق ہم فورا مجرم کو گرفتار کرکے حاضر کرینگے اور اسکا مملہ نقصان کا کرینگے -

شرط دوم

ہم اقرار کرتے ہین کہ دشمنان ہنوریبل کمپنی کو پناہ اور مدد اور رسید نہ دینگے اور اگر ہمکو اطلاع کسی ایسے دشمن کی ملے گی تو ہم اسکی اطلاع امنران گورنمنٹ کو بذریعہ دوارہ داران کے کرینگے

شرط سوم

ہم دشمنان گورنمنٹ کو اپنے بازار و کھوریا بر گمراہ مین جواب پھیر مقرر ہوکا نہ دینگے

شرط چہارم

جب کبھی ہمکو کوئی صاحب یاد کریگا فورا بروقت اطلاع یا بی اوسکی خدمت مین حاضر ہونگے اور اگر ہمپر کوئی شرط اسکی ادا نکرین تو جو حکم ہماری نسبت حکام تجویز کرین اوسکو ہم منظور کرینگے اس مراد سے ہمنے یہ اقرارنامہ تحریر کردیا -

المرقوم ۲۱ ماہ نومبر سنہ ۱۸۳۲ع مطابق ۷ اگہن سنہ ۱۲۳۹ بنگالہ

گواہان محمد منصور ساکن موضع نئی گنگ پرگنہ جہانگیر

بوبا بای ساکن پرگنہ بوراکھیا موضع موگیر گنگ

بوٹی دباشیا ساکن پرگنہ چورگنگ

نمبر ۳۸

ترجمہ اقرارنامہ مدخلہ اوپہار راجہ بہادل پونچی واقع ۱۸۳۲ عیسوی

مہر
اوپہار راجہ

بنام اجنٹ گورنر جنرل

مین اوپہار راجہ ساکن بہاول پونچی نے آج کی تاریخ برضا و رغبت اپنے اور بغیر جبر و تعدی کے یہ اقرارنامہ روبرو کپتان ٹونسہنڈ صاحب کے مقام چراپونجی مین بمضمون مندرجہ دفعات ذیل داخل کیا اور وعدہ کرتا ہون کہ اوسکی کسی شرط کے خلاف نہوگا اور جو صاحب حکم دینگے اوسکی تعمیل کرونگا۔

شرط اول

اگر کوئی کوسیا والا کسی منہور بل کمپنی کے آدمی کو درمیان حدود علاقہ جسکے اوہان چرا یا ہاتھی کھیدا مغرب کے جانب اور دہونی ندی یا کنارہ غربی دونگدونگیا مشرق کی طرف واقع ہے قتل کرے یا کسیطرح ایذا پونچائے تو مین فوراً مجرم کو پیدا کرونگا اور معاوضہ نقصانی کا کرونگا۔

شرط دوم

مین کسی دشمن منہور بل کمپنی کو پناہ یا مدد یا رسد نہ دونگا اور جب کبھی مجھے خبر اوسکی ملیگی تو اوسکی اطلاع گورنمنٹ کو بذریعہ دوارہ داروں کے کرونگا۔

شرط سوم

مین کسی دشمن منہور بل کمپنی کو سیمتی کے ابہنگ مین آمد و رفت نکرنے دونگا جب ابہنگ پھر قائم ہوگا۔

شرط چہارم

جب کوئی صاحب مجھے طلب کریگا مین فوراً بوصول حکم بتحریری حاضر ہونگا اور

اگر مین خلاف شرائط ہذا عمل کرون تو جو حکم حکام میری نسبت صادر فرمائینگے مین اوسکی متابعت کرونگا۔ اس مراد سے مین نے یہ اقرارنامہ لکھدیا۔

مرقومہ ۱۱ ماہ دسمبر ۱۸۳۲ع مطابق ۲۷ اگہن ۱۲۳۹ بنگالہ

گواہان کربی رام حال ساکن چنر کونا
اصغر محمد ساکن پرگنہ مہرام موضع لوتی گنج
رحمت دوارہ دار ساکن گھاسی گنج
رمضان دوارہ دار ساکن پرگنہ مہرام موضع قاضی گنج
ربانی دوارہ دار ساکن چوپر گنج

نمبر ۳۹

ترجمہ اقرارنامہ مدخلہ رنیانگ کوسیا ساکن ہینی پونجی اور اہمول سنگہ کوسیا ساکن لنکھوم پونجی اور لالو کوسیا ساکن موڈون پونجی واقع ۱۸۳۳ع

دستخط رنیانگ کوسیا
دستخط اہمول سنگہ کوسیا
دستخط لالو کوسیا

ضامن بابت اس اقرارنامے کے

مین صوبہ سنگہ کوسیا ساکن تنجور پونجی اس اقرارنامہ کو برضامندی اپنے پیش کرتا ہون اس مراد سے کہ مین ضامن بابت تعمیل ان شرائط کے ہون اور ذمہ دار ہون کہ کسی شرط کے خلاف نہو گا۔

دستخط صوبہ سنگہ کوسیا

بنام ہنبت گورنر جنرل

ہم رنیانگ کوسیا ساکن ہینی پونجی اور اہمول سنگہ ساکن لنکھوم پونجی اور لالو کوسیا ساکن

موڈون پونجی آج کی تاریخ روبرو مسٹر ہاری انگلس صاحب کے بمقام جام تولہ حاضر ہوکر برضامندی اور خوشی اپنے یہ اقرارنامہ داخل کرکے اقرار کرتے ہین کہ ہم ذمہ دار ہین اگر کوئی کوسیا کسی ہنوربل کمپنی کی رعایا کو درمیان سلیمان پور علاقہ جام تولہ بجانب مغرب اور کسما گنج اور آلوکھاٹی علاقہ بھیرون گنج بجانب مشرق کے قتل کرے اور اگر وہ کوئی اور زیادتی کرینگے تو ہم مجرم کو حاضر کرینگے۔

ہم کسی دشمن ہنوربل کمپنی کو پناہ یا مدد یا رسد نہ دینگے اور اگر ہمکو اونکی اطلاع ملیگی تو ہم اوسکی اطلاع افسران گورنمنٹ کو کرینگے۔

ہم کسی ہنوربل کمپنی کے دشمن کو اپنے بازار موڈون مین آنے نہ دینگے۔

جب کوئی صاحب ہمکو طلب کریگا ہم بلا عذر حاضر ہوا کرینگے اور اگر ہم کسیطرح ان شرائط کے خلاف کرین تو جو حکم ہماری نسبت حکام مناسب تجویز فرمائینگے وہ ہمکو منظور ہوگا۔

اس مراد سے ہمنے یہ اقرارنامہ لکھدیا۔

مرقوم ۲۶۔ نومبر ۱۸۳۲ء مطابق ۱۲ ماہ اگہن ۱۲۳۹ بنگالہ

گواہان پران کشت نیوسوم ساکن موضع کوریا موضع پردیا کامول

ہری پرشاد داس ساکن قصبہ سلہٹ محلہ اکھوریا

دوداں چند داس ساکن سلہٹ حال وارد چٹک

نمبر ۴۰

ترجمہ اقرارنامہ جو ۱۸۴۱ء مین چھوٹا ساد ہوسنگہ راجہ ضلع جیرنگ سنے داخل کیا

اقرارنامہ تحریری چھوٹا ساد ہوسنگہ راجہ علاقہ برجیرنگ پونجی جو ۱۸۴۸ء بنگالہ مین بمضمون ذیل داخل ہوا۔

بباعث میری اجازت چاہنے کے کہ مین اپنے دیہات برجیرنگ اور چھوٹا جیرنگ اور پتھور کھائی پر جو میرے قبضے مین ہین قائم رہون اور اوسمین وعدہ یہ سینے کیا تھا کہ مین آڑا اور پل جو کوہستان مین ہین اونکی حسب الحکم مرمت کرونگا میرے نام پروانہ نمبری ۹۴ مرقومہ ۱۷ اساڑھ سنہ گذشتہ کے صادر ہوا کہ ایک اقرارنامہ داخل کرو لہذا بتابعت حکم مذکور مین اب یہ اقرارنامہ داخل کرکے وعدہ کرتا ہون کہ مین پل اور رستہ اور گھاٹ وغیرہ کوہستان اور دیگر مقامات کی مرمت بغیر لینے قیمت کے کرونگا اور بالعوض اس خدمت کے قبضون مواضع مذکورہ بالا میرے قبضے مین رہینگے اور اگر مین غفلت سے یہ کام نکرون اور پل اور رستہ وغیرہ مرمت سے درست نرہین تو جو حکم حضور میری نسبت مناسب متصور کرین اوسکی متابعت مین کرونگا اس مراد سے مین نے یہ اقرارنامہ داخل کیا — مرقومہ ۸ ماہ جون ۱۸۴۱ء مطابق ۲۰ جمیٹہ ۱۲۴۸ بنگالہ

چونکہ ساہو ہونگہ راجہ نے بذات خود آکر یہ اقرارنامہ داخل کیا لہذا
حکم ہوا کہ
اقرارنامہ منظور ہوکر داخل دفتر ہو — المرقوم ۸ جون ۱۸۴۱ء مطابق ۲۰ جمیٹہ ۱۲۴۸ بنگالہ

نمبر ۴۹

ترجمہ پروانہ جو صاحب پرنسپل اسسٹنٹ کمشنر ان جارج کوہستان کوسیا و جنتیا نے بنام راوجی سکر و چونک لاسکر کے ۱۸۴۱ء مین اس مضمون سے جاری کیا کہ دونون ایک ایک سال تک کاروبار جوسرداران مولونگ پونجی کا پیش ہو بطور جانشین اپنے والد ظفر لسکر مرحوم کے جوسردار مقام مذکور کا تھا کیا کرین —

دستخط سی کی ہیسن صاحب
مہر دفتر
پرنسپل اسسٹنٹ کمشنر
ان جارج کوہستان کوسیا و جنتیا

بنام اوجی لسکر و چونگ لا لسکر ساکن مولونگ پونجی معلوم کرو

چونکہ تمنے ہنگام وفات ظفر لسکر سردار علاقہ مولونگ کے اپنے تئین پسران سردار مرحوم بیان کیا اور یہ درخواست گذرانی کہ ہم دونون بھائیون کو اجازت ہو کہ کاروبار وہان کا ایک ایک سال تک اپنی اپنی باری سے کیا کرین لہذا تمکو بجاے ظفر لسکر مرحوم کے مقرر کیا جاتا ہے اگر کوئی اور دعوی مضبوط لائق سماعت بابت علاقہ مذکور کے پیش نہو اور تمکو اطلاع دیجاتی ہے کہ بموجب شرائط اقرارنامہ کے جو تمنے سابق داخل کیا ہے تم سردار مرحوم کا کام جو تمپر فرض ہے باری باری سے ایک ایک سال کیا کرو اسمین غفلت نکرو۔

المرقوم ۲۵ ماہ مارچ ۱۸۲۸ء مطابق ۱۳ چیت ۱۷۶۳ بنگالہ

نمبر ۴۲

ترجمہ اقرارنامہ جو سرداران ورعیان ساکنان علاقہ مفتوحہ سوپار پونجی مع دیہات متعلقہ نے ۱۸۲۹ء مین داخل کیا۔

دستخط اومت کمتی ساکن سوپار پونجی

دستخط اوہن کہئی ساکن نوگرونگ

دستخط اودور کوسیا ساکن نوسکن

بنام مسٹر ڈیوڈ سکوٹ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل

نمبر ۱۹

اقرارنامہ سرداران ورعیان وساکنان سوپار پونجی ونوگرونگ پونجی اور نوسکن پونجی نے ۱۸۲۹ء مین بمضمون ذیل داخل کیا۔ بمقام گوہٹی بتاریخ ۱۲ ماہ نومبر ۱۸۲۹ء داخل ہوا۔

ہمارے دیہات کے لوگون نے دشمنی کرکے منہور بل کمپنی کی رعایا کو قتل کیا اور گورنمنٹ نے ہمارے دیہات پر قبضہ کرلیا ہم اب اسواسطے بمقام موسمی پونجی حاضر ہوکر یہ اقرارنامہ اپنی طرف سے اور اپنے اون دیہات کے لوگون کیطرف سے اس مراد سے داخل کرتے ہین کہ ہم تابعداری منہور بل کمپنی کی بطور اونکی دیگر رعایا کے کیا کرینگے اور ہم یہ بھی اقرار کرتے ہین کہ جو احکام ہماری نسبت صادر ہونگے اونکی ہم تعمیل کیا کرینگے۔

شرط دوم

ساکنان دیہات مذکورہ بالا نے بلاسبب رعایاے گورنمنٹ سے لڑائی کرکے اونکو قتل کیا ہم بجاے دینے جرمانہ نقد کے بموجب اس تحریر کے نصف چونہ کا پتھر اچھا اور برا جسطرح کا اون تینون دیہات مین ہوتا ہے تقسیم کردیتے ہین نصف ہم لیا کرینگے اور نصف ہم گورنمنٹ کو دیتے ہین اس مراد سے ہمنے یہ اقرارنامہ لکھدیا۔

المرقوم ۲۶ ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۱۹ع مطابق ماہ کاتک سنہ ۱۸۳۶ بنگالہ

گواہان

سومیر گنوی ساکن چراپونجی

رام دولاے ساکن ایضاً

لال سنگھ گری ساکن ایضاً

دستخط ڈبلیو کریوفٹ صاحب

اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل

منی پور

قریب ۱۷۶۱ء تک کے تاریخ منی پور مین کوئی امر زیادہ تر دلچسپ نہین مگر سہ مذکور مین غریب نواز حاکم ہوا اور اوسنے کئی مرتبہ برہما والون پر حملہ لیکن بجا نہ کیا مگر کوئی فتح ایسی نہین کی جسمین وہانکا قیام اوسکو ہوتا۔

غریب نواز کے تین بیٹے تھے ایک شام ساہی دوسرا اوگت ساہی اور تیسرا بھرت ساہی مسمے اوگت ساہی نے اپنے والد اور برادر کلان کو قتل کیا مگر اوسکے برادر کوچک بھرت ساہی نے اوسکو نکال دیا اور خود حاکم ہوگیا اور دو سال تک حکومت کی اوسکے بعد گروشام پسر شام ساہی گدی نشین ہوا گروشام نے اپنے بھائی جی سنگہ کو اپنے ہمراہ متفق کیا اور دونون حکمرانی ایک بعد دوسرے کے کرتے تھے تا وقتیکہ قریب ۱۷۶۴ء کے گروشام نے فوت کی اور اوسکا بھائی جی سنگہ حاکم کل ہوا۔

بعد مرگ غریب نواز کے برہما والون نے منی پور پر حملہ کیا اور جی سنگہ نے مدد انگریزون سے طلب کی اور ایک عہدنامہ بتاریخ ۱۴ ماہ ستمبر ۱۷۶۲ء قرار پایا جسمین دوست اور دشمن ایک کے دوست اور دشمن دوسرے کے قرار پائے جو فوج منی پور کی مدد کے واسطے بھیجی گئی تھی وہ واپس طلب ہوگئی اور ماہ اکتوبر سال دوم گروشام نے بھی اوس عہدنامے کی جو جی سنگہ نے کیا تھا تصدیق کی اور عہدنامہ کو جزوی تبدلات کرکے منظور کیا ان عہدنامون کی نقل موجود نہین ہے۔

اس سال سے معلوم ہوتا ہے کہ رسم خط کتابت فیما بین انگریزون کے اور منی پور کے موقوف ہوگئی ہنگام وفات جی سنگہ کے ۱۸۹۹ء مین علاقہ پچیس سال تک باعث نزاع اور پرخاش فیما بین پسران جی سنگہ کے خراب اور تباہ رہا مگر جب اول مرتبہ جنگ برما شروع ہوئی اسوقت ایک عہدنامہ گمبھیر سنگہ پسر جی سنگہ کے ساتھ قرار پایا اور اس عہدنامہ کی رو سے جو مشہور بنام عہدنامہ یاندابو تھا اور جسکا حال عہدنامہ آوا مرقومہ ۲۴ ماہ فروری سنہ ۱۸۲۶ء جو حصہ دوم کتاب ہذا مین درج ہے تحریر ہے گمبھیر سنگہ مذکور حاکم مطلق قرار پایا دونون پہاڑ جو درمیان شرقی اور مغربی کنارہ دریاے مارگ پر واقع ہین شامل علاقہ منی پور سنہ ۱۸۳۳ء مین جب

شرائط عہدنامہ نمبر ۴۳ کے ہوگئی اور بعد جنگ برہما کے دریائے ننگتھی سرحد مشرقی گمبھیر سنگھ قرار پائی مگر برہما والون نے اسپر تکرار کی اور گورنمنٹ انگریزی سے بنظر رضاجوئی برہما والون کے کیولوکی گھاٹی واپس برہما والون کو دلادی اور مشرقی سرحد منی پور کے دامن شرقی کوہ یونا ٹونگ قرار دی اور راجہ کو بموجب عہدنامہ نمبر ۴۴ کے پانصد روپیہ ماہواری بطور معاوضہ نقصانی دینا منظور کیا۔ بعد وفات گمبھیر سنگھ کے ۱۸۳۴ء مین اوسکے لڑکے معصوم کونر سنگھ نامی نے گدی نشین کیا اور خود بطور کارپردازی رہا۔ ۱۸۴۶ء کے رانی نے تجویز قتل نر سنگھ مذکور کی مگر یہ تجویز قبل از وقوع ہونیکے ظاہر ہوگئی اس سبب سے رانی مع اپنے معصوم لڑکے کے علاقے سے بھاگ گئی اور نر سنگھ گدی نشین ہوا اور ۱۸۵۰ء تک حکمران رہ کر مرگیا۔

اوسکی جگہ اوسکا بھائی دیوندر سنگھ گدی نشین ہوا اسکو چندر کیرت سنگھ پسر گمبھیر سنگھ نے جواب سن تمیز کو پہونچ گیا تھا نکال دیا ان دونون مین نزاع اور پرخاش قائم ہوئی جس سے تک کی امنیت مین خلل واقع ہوا اور انگریزی مداخلت بھی موقوف مین ہونے کو تھی کہ گورنمنٹ نے وعدہ حقی اعانت چندر کیرت سنگھ کا اور شہزادہی فریق ثانی کا بخلاف اوسکے کیا۔

رقبہ منی پور کا ۸۰۰۰ میل مربع کا ہے اور باشندے ۲۰۰۰۰۰ نفوس آدمی آباد ہین علاقے کی آمدنی ۱۵۰۰۰۰ سالانہ ہے اور اسمین سے کچھ گورنمنٹ انگریزی کو نہین ملتا۔

خط کتابت گورنمنٹ انگریزی کی منی پور سے بذریعہ ایک پولیٹکل ایجنٹ کے قائم ہے اول تقرری ایجنٹ کی ۱۸۳۲ء مین ہوئی تھی۔

نمبر ۴۳

ترجمہ شرائط جو راجہ گمبھیر سنگھ منی پور والے نے منظور کین جب انگریزی گورنمنٹ نے وعدہ کیا کہ وہ علاقہ منی پور کے شامل دونون پہاڑ جو درمیان مشرقی اور مغربی کنارہ دریائے بارک پر واقع ہین۔ مرقومہ ۱۸ ماہ اپریل ۱۸۳۳ء

گورنر جنرل اور سوپریم کونسل ہندوستان تحریر ذیل کرتے ہین کہ نسبت دونون پہاڑون کے جنکا نام کالا ناگا پہاڑ اور نون جی پہاڑ ہے اور جو درمیان کنارہ مشرقی اور مغربی دریای بارک کے

واقع ہین منظور کرے کمپنی اپنا دعوی چھوڑتے ہین اور یہ دونون ملک راجہ کو دیتے ہین اور جو علاقہ درمیان دریاے جیری اور غربی کنارہ دریاے بارک ہے اوسپر راجہ کی سرحد قائم کرتے ہین شرط یہ ہے کہ راجہ تمام شرائط مندرجہ ذیل کو قبول اور منظور کرے۔

اول یہ کہ راجہ بعد وصول کرنے تحریر کے اپنا تھانہ مقام چندرا پور سے برخاست کرکے بکنارہ شرقی دریاے جیری کے قائم کرے۔

شرط دوم

راجہ سدا راہ تجارت جو فیما بین دونون ملکون کے تجاران بنگالی اور منی پوری کرتے ہین دونون ملک زیادہ حصول تجارت ملین اور خود کسی شے تجارت سے متمتع نہو۔

شرط سوم

راجہ ناگا لوگون کو جو کالاناگا اور کوکی جو پہاڑون پر رہتے ہین علاقہ کچھار مین بازار ان بنسبت بڑھی اور راہ دہرن مین اپنے ملک کی اجناس مثل ادرک اور روئی اور سیاہ مرچ وغیرہ لانے سے جو وہ ہمیشہ لاتے ہین مانع نہو۔

شرط چہارم

بالنسبت راستون کے جو شرقی کنارہ دریاے جیری سے شروع ہوکر براہ کالاناگا اور کوبون کھائی منی پور تک ہے اور اونکے تیار ہوجانے کے راجہ مرمت اونکی کرتا رہے تاکہ زنگاوان باربرداری بلا وقت موسم گرما و سرما مین آمد و رفت کرسکین سوائے اسکے اگر افسران انگریزی اشنار تیاری راستہ مین واسطے اہتمام کے جائین تو راجہ اونکی تحریرات پر عمل کرے۔

شرط پنجم

بہ نسبت آمد و رفت کے جو فی الحال درمیان گورنمنٹ انگریزی اور راجہ کے جاری ہے اگر اسمین ترقی ہو تو باعث بہتری ہے اور ملک اور راجہ کے واسطے بھی مفید ہے واسطے بغرض اسکے کہ اسکا اہتمام جلدی ہو راجہ سے جب گورنمنٹ انگریزی طلب کرین تو وہ ناکامزد

واسطے امداد طیار ی راستہ کے دین۔

شرط ششم

درصورت ہونے لڑائی برہما دیون سے اگر فوج انگریزی منی پور کو روانہ ہو خواہ بغرض حفاظت ملک مذکور خواہ واسطے جانے پشتر مقام نگتھی سے تو راجہ حسب الطلب گورنمنٹ انگریزی کے سپاہی مزدور واسطے لیجانے اسباب اور سامان بنگ کے دین۔

شرط ہفتم

درصورت واقع ہونے کسی واردات کے اوپر سرحد مشرقی علاقہ انگریزی کے راجہ حسب درخواست گورنمنٹ انگریزی کی مدد فوج سے کرینگے۔

شرط ہشتم

راجہ ذمہ دار تمام سامان جنگ کا ہے جو اسکو گورنمنٹ انگریزی سے ملیگا اور واسطے اطلاع گورنمنٹ انگریزی کے ایک بند اوسکا سامان کا جو خرچ ہوا ہو ہر مہینے پاس افسران انگریزی متعلقہ فوج مذکور بھیجا کرینگے۔

مہر

میں سری جوت کمبھیر سنگھ منی پور والا تمام شرائط درج مرقومہ کاغذ ہذا کو جو سوپرنٹنڈنٹ نے بھیجا ہے منظور کرتا ہوں

مرقومہ ۱۸ ماہ اپریل سنہ ۱۸۳۳ء

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جورج گورڈن صاحب لفٹنٹ

ایجنٹ فوج کمبھیر سنگھ

نمبر ۴۴

اقرارنامہ بابت معاہدہ کپوگھاٹی کے

میجر گرنٹ صاحب اور کپتان پیمبرٹن صاحب نے حسب ہدایت رابٹ ہنوربل گورنر جنرل
باجلاس کونسل گپوگھاٹی کو حوالہ کمشنران ملک برہما جو علاقہ آوا سے گئے تھے کردی اور
اب مضمون ذیل تحریر کرتے ہین —

شرط اول

یہ کہ یہ ارادہ سوپریم گورنمنٹ کا ہے پانصد روپیہ سکہ ماہواری راجہ منی پور کو دیا کرینگے اور
یہ مہینا تاریخ ۹ - ماہ جنوری ۱۸۲۴ء سے شروع ہوگا کیونکہ اس تاریخ کو کھاٹی کپو حوالہ کی گئی
اور یہ تاریخ عہدنامہ دستخطی کمشنران انگریزی اور برہما سے واضح ہوتی ہے —

شرط دوم

یہ کہ یہہ بخوبی سمجھنا چاہیے کہ اگر کسی وجہ سے بعد ازین یہ علاقہ جو حوالہ آوا کے ہوا ہے
پھر منی پور کو دیا جاوے تو یہہ جو ماہواری گورنمنٹ انگریزی سے دی گئی ہے وہ تاریخ واپسی سے
موقوف ہو جائیگی —

دستخط ایف جی گرنٹ میجر
دستخط آر بولیو پیمبرٹن کپتان
کمشنران

مقام لنکتا بال منی پور تاریخ ۲۰ - ماہ جنوری ۱۸۲۴ء

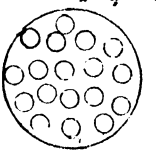

آسام

اول عہدنامہ جو کسی منجملہ رئیسان آسام کے ساتھ ہوا تھا وہ راجہ سورگ دیو کے ساتھ ۱۷۹۳ء مین نمبر ۴۵ درباب تجارت کے ہوا تھا مگر گورنمنٹ نے ہرگز اوسکو تصدیق اور مشہور نہین کیا اس سبب سے کہ راجہ کی حکومت اسقدر مضبوط نہ تھی کہ اوسکے شرائط کی تعمیل ہوتی بعدازین ملک مین بے انتظامی اور بدنظمی ایسی ہوئی کہ کسی سے ضبط اور ربط ملک کا نہو سکتا لہذا برہما والون نے اوپر تسلط کرلیا جب اول جنگ برہما شروع ہوئی تو انگریزون نے اوپر حملہ کیا برہما والون نے اول نہایت تظلم اور تعدی یہان کی تھی مگر اب تمام علاقے سے نکالدیے گئے اور علاقہ اب بالکل ویران تھا اور تسلط انگریزان مین اوسی حالت ویرانی مین آیا۔

بیچ ۱۸۳۳ء کے علاقہ اپر آسام راجہ پورندر سنگھ کو حسب عہدنامہ نمبر ۴۶ کے دیا گیا اس راجہ کی حکومت ملائم اور کم زور تھی اور اوس سے ادای خراج سرکاری علاقہ کی آمدنی سے ادا نہو سکا اور اس سبب سے مقروض ہوگیا اور ناچار ہوکر اوسنے ظاہر کیا کہ وہ شرائط پورے نہین کرسکتا گورنمنٹ نے اس سبب سے علاقہ ضبط کرکے لے لیا۔

اقوام کلان اوپر سرحد اپر آسام کے مٹوک اور کھامپتی اور سنگپھو ہین۔

برسینا پتی یعنی سردار قوم مٹوک نے ماہ مئی ۱۸۲۶ء عہدنامہ نمبر ۴۷ کیا اور بفحوای اوسکے اوسنے بزرگی اور حکومت گورنمنٹ کی منظور کی اور وعدہ کیا کہ جب لڑائی کہین ہوگی تو وہ تین سو سوار دیا کریگا کل انتظام ملک اوسکے اختیار مین رہا مگر جرائم سنگین کی تحقیقات اوسکے اختیار مین ندی۔

بماہ جنوری ۱۸۳۳ء جو شرط دینے سواران کی ہنگام جنگ قرار پائی تھی اوسکے عوض بموجب عہدنامہ نمبر ۴۸ کے بقید روپیہ ۱۰۰۰ سالانہ تحریر ہوا۔

بماہ نومبر ۱۸۳۹ء جب برسینا پتی مرگیا تو اوسکے جانشین نے انکار تعمیل شرائط عہدنامہ سے کیا اور گورنمنٹ انگریزی نے ملک کو ضبط کرکے پنشن واسطے اہالیان خاندان کے تجویز کردی۔

بیچ ۱۸۲۶ء کے جینا مٹوک والون سے عہدنامہ ہوا تھا ویسا ہی عہدنامہ نمبر ۴۹ رئیس کھامپتی مقیم سدیا سے ہوا بماہ جنوری ۱۸۳۹ء کھامپتی والون نے دغابازی سے مقام سدیا پر حملہ کیا اور اگرچہ شکست کھائی اور منتشر ہوگئے مگر بالکل قلع قمع اوسکا اوسوقت تک نہین ہوا

جب تک اکثر سپاہی انگریزی قتل ہوئے اور خصوصاً [illegible] صاحب پولیٹکل ایجنٹ بھاگ گئے
چند کھامپتی والون نے ۱۸۴۳ء مین حاضر ہوکر عہدنامہ نمبر ۵۰ داخل کیا۔

ماہ مئی ۱۸۳۶ء مین عہدنامہ نمبر ۱۲ قوم سنگپو کے ساتھ بھی ہوا تھا یہ قوم بھی ۱۸۳۹ء
مین ہمراہ کھامپتی ہوکر آمادہ سرکشی اور فساد ہوئی تھی۔ مگر اوسکی نسبت حکم ہوا تھا کہ شرائط
معقول کرکے حاضر ہون کوئی عہدنامہ تحریری اونسے پھر نہین لیا گیا اکثر اقوام سنگپو منتشر اور نابود
ہوگئے ہین اور اصلی قوم آسام سے فراری ہوکر بمقام ہوکونگ علاقہ ابر برہما مین آباد ہوئے۔

نمبر ۴۵

ترجمہ انتظام جدید تجارت جو مہاراجہ سرگ دیو آسام والے نے بتاریخ ۲۸ ماہ فروری ۱۸۶۳ء مین منظور کیا

مہاراجہ سرگ دیو جو بخوبی واقف اون فوائد کا ہے جو اوسکو بامداد گورنمنٹ انگریزی حاصل
ہوئے ہین اور چاہتا ہے کہ نہ صرف قیام دوستی اور اتحاد طرفین کا جیسا کہ ہے رہے بلکہ وہ
فوائد ترقی پاکر رعایای بنگالہ اور آسام کو بھی نصیب ہون اسواسطے بصلاح کپتان ولشن صاحب سفیر
گورنمنٹ انگریزی مقیم دربار مہاراجہ اقرار کرتے ہین کہ جو ترکیب بد تجارت کی اب تک جاری ہے
وہ موقوف ہوکر اوسکی عوض ترکیب مصرحہ دفعات ذیل اختیار کیے جائین اور یہ دفعات آیندہ
وقتاً فوقتاً جب ضرورت رفاہ رعایای طرفین ترمیم اور تبدیل ہوا کرینگے۔

شرط اول

آیندہ فیمابین رعایاے بنگالہ اور آسام کلیتہً ازروی تجارت ہوگی اور سب قسم کا اسباب
اور اجناس غریبہ کی تجارت حسب شرائط اور ترکیب مندرجہ دفعات ذیل ہوا کریگی۔

شرط دوم

واسطے تسہیل اس تجارت کے فیمابین رعایاے طرفین کے رعایاے بنگالہ کو بنظر تسہیل
شرائط مندرجہ ذیل اجازت ہو کہ اپنی کشتیان محمولہ اجناس تجارت لیکر تابہ آسام آیا کرین اور اجناس
کو جہان چاہین اور جس طرح چاہین فروخت کیا کرین اور نیز محصول سوے مندرجہ دفعات ذیل کے اور کچھ لیا جائے

شرط سوم

محصول مقررہ واسطے تمام اجناس کے خواہ یہان آوین یا یہانسے جائین لیا جاے

اور محصول حسب ذیل قرار دیا جاے۔

بابت اجناس جو یہان آوین

اول یہ کہ ملک بنگالہ پر محصول بحساب دس روپیہ فیصدی بحساب قیمت تخمینی لیا جاے اور یہ محصول خواہ مخواہ بحساب چار سکہ روپیہ فیصد من وزنی مطابق سکہ فی سیر کے ہوگا۔

دوم یہ کہ بانات یورپ کے پارچہ سوتی بنگالہ کا اور قلعی آہن باجست سیسہ آہن انگریزی مزار اسلحہ جواہرات مصالح و دیگر اجناس جو ملک آسام مین آئین اون پر بھی وہی محصول دس روپیہ فیصدی زر قیمت بیعیب پر لیا جائیگا۔

سوم یہ کہ اسلحہ جنگی اور دیگر سامان جنگی ناجائز تصور ہوگا اور قابل ضبطی کے گردانا جائیگا مگر جو سامان جنگی واسطے فوج کمپنی مقیم آسام کے آئیگا یا اور جو شے خوردنی یا پوشیدنی واسطے آرام فوج مذکور کے آئیگی وہ سب بلا محصول آئیگی۔

بابت اجناس جو یہان سے باہر جائین

اول یہ کہ محصول تمام اجناس پر جو یہان سے باہر جائین باستثنا اون اجناس کے جنکا ذکر بعد ازین ہوگا بحساب دس روپیہ فیصدی مطابق حساب ذیل کے لیا جائیگا۔

دھوتی نگھا کی فی من		سکہ فی سیر کے۔	۵
سوت نگھا	ایضاً	ایضاً —	۵
سیاہ مرچ	ایضاً	ایضاً —	۰
عاج یعنی ہاتھی دانت	״	״ —	۵
کٹنا لاکھہ فی من بحساب		سکہ فی سیر —	۱۰
پیپل اور چوری بیل لاکھہ	ایضاً	ایضاً —	۲
مجیٹھ	ایضاً	ایضاً —	۱۰
ردی	ایضاً	ایضاً —	۰

دوم یہ کہ تمام اجناس پر جو یہان سے باہر جائین اور فرد بالا مین جسکا ذکر نہین ہے باستثنا اجناس مفصلہ ذیل کے اوسیقدر محصول لیا جائیگا جسقدر اوپر ذکر ہو چکا ہے اور یہ محصول اوسی

اجناس مین لیا جائیگا نقد نہین لیا جائیگا اور جنکا محصول اوپر مذکور ہوچکا ہے اوسکا محصول بسطح تجاران کو بہتر معلوم ہو لیا جائیگا یعنی خواہ نقد دین خواہ جنس دین اور اگر ایسا اتفاق ہو کہ بنگالہ یا آسام مین قحط غلہ کا ہو جاے تو چانول اور ہر قسم کا غلہ جو آئے یا جائے گا اوسکا محصول نلیا جائیگا

شرط چہارم

اگر کوئی شخص یا اشخاص کا فریب درباب مغالطہ دہی محصول سرگ دیو کی پایا جاے تو وہ مستوجب ضبطی اجناس جنکا محصول ہضم کیا چاہتا تھا ہوگا اور آیندہ ہمیشہ کے واسطے تجارت کرنے سے محروم کیا جائیگا۔

شرط پنجم

واسطے تحصیل محصول کے مختار مقرر ہون اور چوکیات محصول فی الحال دو مقام پر ایک چوکی قندھار اور دوسری چوکی کواہٹی پر مقرر ہون۔

شرط ششم

مختاران مقررہ قندہار چوکی کا یہ کام ہوگا کہ وہ محصول تمام اجناس کا جو باہر سے آوین اور جو یہان سے باہر جاوین یعنی پیداوار ملک جو جانب مغرب گواہٹی کے جائین لیا کرینگے اور اوسکی ذمہ دار رہینگے اور وہ تمام کشتیان جو یہان کو آوین یا یہان سے باہر جاوین اونمین جاکر تمام اجناس کو دیکھین اور اونکے مالکون سے محصول قرار دے کر اونکو رونہ دین اور رونہ مین بتعداد اور وزن ہر شے کا درج ہوگا اور اوسکی ایک نقل فی الفور مختاران چوکی گواہٹی کے پاس بھیجدینگے پھر وہ کشتیان بذریعہ اوس رونہ کے گواہٹی اور اوس سے آگے تک جاسکین گی۔

شرط ہفتم

مختاران مقررہ گواہٹی کا یہ کام ہوگا کہ وہ بھی محصول تمام اجناس کا جو باہر جائین اور پیداوار ملک شمالی اور جنوبی مین لیا کرینگے اور نہ محصول تمام اجناس کا جو باہر جائین اور پیداوار ملک شرقی تا بمقام نوگونگ ہون لیا کرینگے اور وہ بھی ذمہ دار رہ محصول کے ہونگے اور تمام کشتیان جو وہان آئین اونمین جاکر وہ بھی اجناس دیکھکر رونہ مالکون کو دینگے اور اوسکی نقل مختاران مقررہ قندہار چوکی کے پاس فوراً بھیجدینگے اور یہ مختاران قندھار چوکی بروقت آنے اسباب کے پھر

اجناس کا ملاحظہ کرینگے تاکہ ایسا نہو کہ تجاران گواہٹی سے قندھار چوکی تک آتے آتے راستے مین سے کچھ اور اسباب جو روزہ مین داخل نہو رکھہ لین ۔

شرط ہشتم

تاکہ مختاران کو ترغیب توجہ اپنے کام کی ہو اونکو معاوضاً بلحاظ آمدنی محصول دیا جاے اور بالفعل بارہ روپیہ فیصدی زر آمدنی پر اونکا مقرر کیا جاے اسمین اونکا سب خرچ ضروری ہونا ممکن ہے ۔

شرط نہم

مختاران آپسمین ایک دوسرے کے ضامن ہون اور اونمین ایک زنجیرہ ہوجاے اور ضمانت نامہ سرگ دیو کے پاس رہین اور اسکی ہی صرف اونسے ضمانت نہ لی جاے کہ وہ کوئی بدعنعی در باب زر محصول کے نکرینگے بلکہ یہ بھی اوسمین درج ہوگا کہ وہ کسیطرح تجارت مین شرکت نکرینگے ۔

شرط دہم

نقل حساب مختاران تاریخ ۱۰ ہر ماہ یا قبل اسکے پیش ہوا کرین اور زر محصول اوس شخص کو ہر چہارم حصہ ماہ مین یعنی ہر ہفتہ مین دیا جائیگا جسکو سرگ دیو مقرر کرے ۔

شرط یازدہم

بعد ازین بابت وزن کرنے اجناس آمد و رفت کے یعنی جو جنس یہانسے باہر جاے اور جو یہان باہر سے آوے اوسکے وزن کرنے کے واسطے چالیس سیر کا من اور للوک سکہ کا سیر مقرر رہے ۔

شرط دوازدہم

چونکہ اکثر وقت پولیٹکل یعنی متعلق ملک ہر دو گورنمنٹ کو باعث حکم عام دینے بابت آباد ہونے رعایاے بنگالہ کے ملک آسام مین ہوگی اسواسطے کوئی انگریزی تجار آباد ہونیوالا کسی قسم کا بغیر اجازت گورنمنٹ انگریزی اور سرگ دیو کے ملک آسام مین آکر آباد نہوگا ۔

شرط سیزدہم

چونکہ کپتان ولش صاحب صفیر انگریزی نے بخیال اسکے کہ سرگ دیو نے تمام سد راہ تجارت

جواب تک بھی دوریگے اپنی رای اسطرح ظاہر کی ہے کہ جو کوئی باشندہ بنگالہ خلاف ورزی قواعد آسام کریگا یا ان شرائط کے خلاف کریگا تو وہ اوسکو سزا دینگے اور اس بموجب سرگ دیو بھی وعدہ کرتا ہے کہ اگر اوسکی رعایا مین سے کوئی خلاف اسکے کریگا یا تجارت کا سد راہ ہوگا یا ان قواعد کے خلاف جو واسطے ترقی تجارت کے تجویز ہوے ہین کاربند ہوگا تو وہ بھی اوسکو سزا دے گا۔

شرط چہاردہم

نقول ان شرائط کے ہر ایک شارع عام ملک آسام مین چسپان کی جاے تاکہ کوئی شخص بعد ازین ناواقفیت اپنی ظاہر نکر سکے اور کپتان ولش صاحب سے درخواست کی جاتی کہ وہ ایک نقل اسکی بذریعہ اپنے دفتر کے بخدمت گورنمنٹ ارسال کرین۔

مہر مہاراجہ سرگ دیو

بدستخط طامس ولش صاحب کپتان

نمبر ۴۶

عہدنامہ و شرائط جو فیما بین مسٹر طامس کیمپبل روبرٹسن صاحب ایجنٹ گورنر جنرل سرحد شمالی و مشرقی منجانب ہنوربل کمپنی اور راجہ پورندر سنگہ حال ساکن گواہٹی علاقہ آسام کے قرار پاہین

شرط اول

سرکار کمپنی راجہ پورندر سنگہ کو وہ جزو علاقہ آسام دیتے ہین جو اوپر کنارہ جنوبی دریاے برہم پتر کے اور بجانب شرق دریاے دہن سری کے واقع ہے اور کنارہ جنوبی سے بجانب مشرق ایک نالہ کے جو ٹھیک بجانب مشرق بسونا تھہ کے واقع ہے۔

شرط دوم

راجہ پورندر سنگہ اقرار کرتا ہے کہ وہ ص ۔۔ روپیہ سکہ راجہ مہری سالیانہ ہنوربل کمپنی کو دیا کریگا۔

شرط سوم

راجہ پورندر سنگھ اقرار کرتا ہے کہ وہ اوس علاقے مین جواب اوسکو ملا ہے مثل راجگان آسام سزای گوش تراشی وبینی بریدگی وچشم برآوری کی اور دیگر سزاہای انقطاع اعضا نہ دیگا اور جرائم خفیفہ کے واسطے سزاے سنگین کبھی تجویز نکریگا بلکہ اکثر اوسیطرح کا انتظام اور سزا دیا کریگا جیسا ملک ہنوربل کمپنی مین جاری ہے اور راجہ یہ بھی وعدہ کرتا ہے کہ وہ عورت کو اپنے علاقے مین ستی ہونے نہ دیگا۔

شرط چہارم

راجہ پورندر سنگھ اقرار کرتا ہے کہ وہ فوج انگریزی کو اپنے علاقے مین سے گذر کرنے دیگا اور قیمت واجبی لیکر اونکی رسد وغیرہ ضروریات کا بھی سرانجام کردیگا۔

شرط پنجم

مقام جورہات یا کسی اور مقام مین جہان چھاؤنی مدامی فوج انگریزی کی قرار پائی گی اوس مقام کے انتظام مین راجہ کچھ دست اندازی نکریگا تمام مقدمات چھاؤنی کے صاحب افسر انگریزی فیصلہ کرینگے۔

شرط ششم

درصورتیکہ کوئی دستہ فوج مقام سدیا یا کسی اور مقام مین مقرر ہو تو راجہ پورندر سنگھ اقرار کرتا ہے کہ جو ضرورت رسد وباربرداری وغیرہ وہان درکار ہوگی اوسکا بندوبست کرونگا

شرط ہفتم

راجہ اقرار کرتا ہے کہ وہ اپنے ملک کے انتظام کے باب مین صلاح اور مشورہ پولیٹکل ایجنٹ مقیم زیر آسام پر اور نیز صلاح ایجنٹ گورنر جنرل پر حسب شرائط اس اقرارنامہ کے کاربند ہوگا

شرط ہشتم

راجہ وعدہ کرتا ہے کہ وہ کسی رئیس علاقہ غیر سے خط وکتابت یا کسی اور طرح کی آمدورفت نہ کریگا اور نہ اوسنے کچھ کوئی ٹھیکہ یا اقرار کریگا ہر ایک ایسے امر مین وہ پولیٹکل ایجنٹ یا ایجنٹ گورنر جنرل سے مشورہ لیگا اور وہ اوسکو اپنی راے اور مشورہ دینگے۔

شرط ہفتم

راجہ اقرار کرتا ہے کہ جب اجنٹ گورنر جنرل یا پولیٹکل اجنٹ کسی مجرم فراری کو جو اوسکے علاقے مین پناہ گیر ہوا ہوگا اوس سے طلب کرینگے وہ فوراً حوالہ اونکے کریگا اور اگر کوئی اوسکا مجرم منجملہ کمپنی کے علاقے مین یا کسی اور علاقے مین فراری ہوکر پناہ گیر ہوگا تو وہ اوسکی اطلاع صاحبان موصوفین کو کیا کریگا۔

شرط دہم

اس عہدنامے سے یہ امر صاف معلوم ہوتا ہے کہ راجہ نوبندر سنگھ کو کچھ اختیار اوپر علاقہ موارما یا سخت حکومت برسیلناپتی کے حاصل نہین ہے۔

شرط یازدہم

یہ امر مشہور ہے کہ پیداوار افیون جو آسام مین کثرت سے ہوتی ہے اوس سے بہت قباحت باشندون کو ہوتی ہے اسواسطے راجہ اقرار کرتا ہے کہ جو تدابیر اس قباحت کے دور کرنے کو علاقہ منجملہ کمپنی مین عمل مین آئیگی ویسی ہی تدابیر وہ بھی اپنے علاقے مین کریگا درصورتیکہ راجہ ان شرائط پر قائم رہے گا تو گورنمنٹ انگریزی وعدہ کرتے ہین کہ وہ راجہ کی حمایت بخلاف دشمنان بیرونی کے کرینگے لیکن اگر خدانخواستہ وہ انسے انحراف کریگا یا باشندگان علاقہ کو جو اوسکو تفویض ہوا ہے تنگ کریگا یا اونپر ظلم کریگا تو گورنمنٹ کو اختیار حاصل ہوگا کہ چاہین تو راجہ کے عوض دوسرا شخص مقرر کرکے علاقہ اوسکے سپرد کرین اور یا علاقہ کو اپنے قبضے مین لائین۔

مرقومہ دوم ماہ مارچ سنہ ۱۸۲۲ء مطابق ۲۰ ماہ پھاگن سنہ ۱۲۳۹ بنگالہ

ترجمہ صحیح ہے

دستخط بی سی روبرٹسن صاحب

اجنٹ گورنر جنرل

نمبر ۴۷

بتاریخ ۱۳- ماہ مئی ۱۸۲۶ء

ترجمہ قبولیت برسنیاپتی

برسنیاپتی نے بحضور مسٹر اسکاٹ صاحب قبولیت ذیل کو منظور کیا

مین متی برسنیاپتی منوک کا جو ذیل مین ہے لکھتا ہون

پیک جو متعلق پھوکن اور برواہ اور برہمن اور اور ونکے ماتحت ہوے ہین ایک سو ساٹھ گوت ہین اور میرے اپنے دو سو ساٹھ گوت ہین منجملہ انکے ۱۰۰ گوت میرے اپنے لکسو کی ہین اور گیارہ ہزاری کیا ہوا کے ہین —

۵ — سیکیا

۱۵ — برا گینی

۴۲ — راج سملیا (یہ چانول لاتے ہین)

۵ ناول

کل ۱۲۰

بعد نہانا انکے تین سو گوت باقی رہے منجملہ اونکے ۱۰ جنگلی ہین اور ۱۰ مزدور اور حسب رواج ملک مین یہ حاضر کرونگا مال و دوال تیال اور درخواست سرکار طلب کرینگے اوسکی قیمت لیکر وہ بھی بہم کرونگا ان لوگون پر میری حکومت رہیگی انکے مقدمات کی تحقیقات اور فیصلہ کرونگا لیکن مقدمات قتل و دکیتی اور مجروحی شدید و دروسے زیادہ ہے مین تحقیقات کرکے حضور مین بھیجدونگا اور جو حکم ہوگا اوسکی تعمیل کرونگا یہ قبولیت جب تک دوسری قبولیت داخل نہو قائم رہے گی —

دستخط برسنیاپتی

گواہان

جتوڑنی دوالیا گدادھر

دستخط مختصر مسٹر اسکاٹ صاحب

سند بر سینا پتی کی

از طرف اجنٹ گورنر جنرل بنام متی بربر سینا پتی ۔

بنام تمھارے نفاذ حکم ہے کہ تم اپنے اور ربسبا کے کام کے واسطے پیک رکھکر تین سو پیک سپرد سرکار کردو مگر خیال رہے انکے مین تمکو بیس نفر واسطے تمھارے ذاتی کام کے اوپر تمھارے عیال و اطفال وغیرہ کے دیتا ہون اور باقی ہاں نفر تم ہمیشہ تیار رکھو۔

الم قومہ ۱۳ ماہ مئی ۱۸۳۳ء

ایک اور سند اسی تاریخ اور اسی مضمون کی موجود ہے اور اسمین بیس نفر گورت مستثنا نہین مگر سند بالا آخر کی ہے ۔

نمبر ۴۸

ترجمہ اقرار نامہ جو متی بربر سینا پتی نے بتاریخ ۲۳ ماہ جنوری سنہ ۱۸۳۳ء روبرو پولیٹکل اجنٹ زیر آسمان کے منظور کیا ۔

شرط اول

مین اقرار کرتا ہون کہ مین اپنے دعوی بابت وضع سکھواسی جو باعث نزاع فیما بین سدیا کھاؤ کو ہین اور میرے تھا دست بردار ہوتا ہون اور مین یہ بھی اقرار کرتا ہون کہ میرے علاقے کے حدود حسب تفصیل ذیل ہونگے بجانب شمال دریائے برہم پتر بجانب مغرب دریائے پوری بینک جو سرحد فیما بین میری اور راجہ پور مدر سنگھ کے علاقے کے ہے بجانب مشرق دریائے دبرو اور نالہ ڈانگری جو اسمین شامل ہوجاتا ہے اس نالہ کے شروع سے ایک لین تراشی جائے تاکہ اوسکو دریائے پوری ڈوبینک سے شامل کردے اس لین تراشی کے واسطے افسر پولیٹکل صاحب کسیکو مقرر کرین اور مین بھی ایک شخص مقرر کردونگا ۔

جو زمین درمیان نالہ ڈہل جان اور نالہ گورو جان کے جو دونون نالہ نالہ ڈانگری مین شامل ہوتے ہین واقع ہے وہ میرے قبضے مین تصور کیجائے گی اور جو شخص لین تراشی مذکورہ بالا کے واسطے مقرر ہونگے وہ ان دونون نالون کے درمیان بھی ایک لین تراشین گے

تاکہ دونون ملکون اور سرحد قائم ہو یہہ حدود میرے علاقے کے ہین اور جو سوال وجواب درباب روپیہ کے فیما بین میرے اور گورنمنٹ انگریزی کے ہو رہے ہین اونسے کچھ واسطہ یہ حدود نہین رکھتین۔

شرط دوم

جو درخواست گورنمنٹ انگریزی نے بابت دینے زیادہ روپیہ پنجہالہ واسطے اخراجات ملک کے یا دینے دس ہزار روپیہ سالیانہ کے جسیامین نے ماتحتی گورنمنٹ آسام مین اقرار کیا تھا کی ہے اوسکو مین منظور نہین کرسکتا لیکن اگر گورنمنٹ انگریزی مجھسے تین سو سپاہی کنٹنجنٹ لین تو مین اونکے عوض ایک ٹکس بحساب فی نفر مبلغ سے کے جو کل اسکا سالیانہ ہوتا ہے دیا کرونگا اور مین وعدہ کرتا ہون کہ سپاہ مذکور کے اسلحہ بھی اگر وہ چاہین تو مین ہی دونگا اور جو افسر مین نے کپتان ہو قول صاحب سے بابت دینے مبلغ حارصہ سالیانہ کے بالعوض بیک لوگون کے جو آپر آسام سے ۱۸۲۹ع مین جب وہ حاکم وہانکے تھے فراری ہوگئی تھی کیا ہے اوسکو مین پورا کرونگا اور یہ بھی تین وعدہ کرتا ہون کہ جو پیادہ راجہ پورندر سنگھ کے علاقے سے دو سال گذشتہ مین بھاگ گئے ہین اونکو بھی مین دونگا مین اونکا شمار کرادونگا اور اگر اونکے شمار مین کچھ شبہہ ہو تو مجھے منظور ہے گورنمنٹ انگریزی کسی افسر کو واسطے شمار کرنے کے مقرر کرین۔

دستخط مستی برہ سینا پتی

گواہان

چوبا کوہین کا پتی ساکن سریا۔

سادی ماتی جمدار ساکن مورنگ

گلاب سنگھ جمعدار ساکن بسوناتھ

گوپی سرما دولا سوبا بورا ساکن جوڑہاٹ

نمبر ۴۹

ترجمہ قبولیت سدیا کھاوا گوہین

سالان سدیا کھاوا گوہین اقرار دیل کرتا ہی

مین کھاوا ہون اموضع سدیا کا اسواسطے مقرر کیا گیا ہون کہ خدمت کمپنی کی کرون اور اس تحریر سے مین اسے منظور کرتا ہون جو بارہ سرنگ ماتحت میرے ہین اونمین ۵ لوگ تین پیکون کے ہین اور کھامپتی کے یہان ۵ لوگ ہین اور ایک پوا اور ڈوم کے بارہ گوت اور ایک پوا ہین کل اسکا ۱۷ لوگ اور دو پوا ہوئے منجملہ اونکے سرنگ پروا کے پاس ایک گوت اور ایک پوا ہے اور آٹھ گوت سکسو کے اور میرے اپنے دس گوت اور ایک پوا واسطے رنت مورا کے ہین اور نیز کھامپتی اور ڈوم کے براے کے پاس چار گوت ہین اب باقی رہے ۴ گوت انمین کے ۵ لوگ جنگی ہین اور ۴ مزدوری کے اور ۴ ماہی گیر یہ حسب رواج ملک مال دیوانی تحویل سے حاضر رہینگے اور مین اپنے ماتحت رعایا کی دادرہی کرونگا مگر مقدمات قتل محرومی آتش زنی اور دزدی سواے بعدادی حد کے مین تحقیقات اور تکمیل کرکے تل کو مع گواہان اور بیان کے ارسال حضور کرونگا اور جو حکم حضور سے ہوگا اوسکی تعمیل کرنے مین آمادہ رہونگا اور جو رسد درکار ہوگی وہ بقیمت لیکر بہم کردونگا اسواسطے یہ کاغذ روبرو سب کے تحریر ہوا۔

دستخط سالان سدیا کھاوا

گواہان

کاگ سررفتری

سندی سنگھ چپراسے

دستخط مختصر مسٹر ہگاٹ صاحب

المرقوم ۱۵ ماہ مئی ۱۸۲۶ء

نمبر ۵۰

ترجمہ اقرارنامہ جوچورا نیرا کپتان گوہین اور چوٹانگو گوہین اور کورومنگ کا گوٹی گوہین یونگی سردار

بھوگن سونگ گات ودیگران نے بتاریخ ۲ ماہ دسمبر ۱۸۴۶ء مین تحریر کیا۔

جو سابق ساکنان وراک اور سدا بمقام ثانی پر جلد آور ہوئے تھے اور مفرور ہو کر علاقہ ستلج مین متواری ہوئے تھے ہمنے وعدہ حاضر ہونے کا کیا تھا بشرطیکہ ہماری خطا ہی سابقہ معاف ہو اور اب ہم نے بمقام لدھیانہ ایجنٹ کے روبرو اپنے ہمراہیان مفصلہ ذیل کے حاضر ہو کر

اسامی ہمراہی	پودنگ	چاندنگ	لونگ فونگ	پونن چوہلی	چاپلان
سام	یوم	متونگ	چولاہ	

مگر تمام گھاپیٹی والے بالفعل حاضر نہین ہو سکتے اسواسطے کہ اونکی زراعت دوہو نہین ہوئی ہے مگر وہ بھی اسی تحریر کے ذریعہ سے وعدہ کرتے ہین کہ مع اپنے عیال و اطفال کے حاضر ہونگے جب اونکی زراعت دوہو کے کھلیانون مین رکھی جائیگی یعنی قریب ڈیڑھ مہینے کے عرصے مین وہ بھی حاضر ہونگے

شرط اول

یہ کہ ہمکو زمین کافی واسطے ہماری بسر کے خواہ بمقام چوپوخواہ بمقام نواد ہنگ مین پانچ سال تک معاف اور بلا اوسکی مالگذاری کے بعد انقضاے اوس عرصہ کے ہم مالگذاری خفیف سے ہنگے اور پالیسی کفایت کا دینگے جسکا حکم گورنمنٹ سے ہوگا اور جو احکام ارباب آبکاری کے جاری ہونگے اونکی تعمیل کرینگے۔

شرط دوم

یہ کہ ہم وعدہ کرتے ہین کہ ہم تدبیر ایسی کرینگے کہ غلہ گذری انام سنگپو ہاشمی کی اوپر رعایا سدا یا کے ہونے پائیگی اور جو احکام حکام سرکار انگلیشیہ مقیم سرحدات سادر قرار اونکی تعمیل کرینگے۔

شرط سوم

یہ کہ ہم وعدہ کرتے ہین کہ بخواہ قانون سرکاری ہم تجارت غلامان نکرینگے۔

شرط چہارم

یہ کہ تمام مقدمات خفیفہ جو ہم لوگون مین واقع ہونگے اونکا فیصلہ رئیسان ہی سہات کرینگے مگر مقدمات دزدی و قتل و ڈکیتی و خبر وحی و قلب سکہ سازے کے سب ہم وعدہ کرتے ہین کہ

مع گواہان بخدمت پولیٹکل ایجنٹ روانہ کیے جائینگے اور جو نزاع فیما بین سرداران دیہات واقع ہوگی اوسکا تصفیہ بھی صاحب موصوف کرینگے۔

شرط پنجم

یہ کہ بعد انقضای دس سال کے یہ عہدنامہ حسب تجویز نورتھ صاحب بہادر ترمیم اور بدل جائیگا

شرط ششم

یہ کہ اگر ہم یا کوئی باشندہ کھامتی اس عہدنامہ سے خلاف ورزی کرے یا کوئی فعل زیادتی کا کرے تو ہم سے وجب اخراج منقطع ہونگے اور ہمیں ہمارا کوئی عذر پیش نہ ہوگا

ترجمہ صحیح ہے

دستخط ولیم جنکنس

ایجنٹ گورنر جنرل

نمبر ۱۱

ترجمہ اقرارنامہ جو سرداران سنگپھو نے کیا

ہم پورسا کن مہ یا کوم جوتی ساکن سہ کھاتک بیجانک ساکن داکھت جاؤ ساکن ننگنو چوپو ساکن کوتا چو اساکن چوکھانک جودو ساکن لیچو چاپو ساکن نیم چنگنگ ساکن نیم نیم گرنگ ساکن کراو تامر آنک ساکن کاسان جاوان ساکن سچو لاجا متونگ ساکن بھیٹ جڑ ساکن کام کو چوراسا کن ننگلو چودو گام والے یہ اقرارنامہ تحریری گورنمنٹ انگریزی کے ساتھ ۱۸۳۵ء اسا کھا میں کرتے ہیں ہم تابعداری گورنمنٹ انگریزی کی منظور کرتے ہیں اور اقرار کرتے ہیں کہ شرائط ذیل کی تعمیل جو ویورا سکاٹ صاحب پولیٹکل ایجنٹ آسام نے منظور فرمائے ہیں کرینگے۔

اول

یہ کہ ہم اور ہمارے تابعین سنگپھو والے سابق رعایای گورنمنٹ آسام تھی اور اب جو منپور بل کمپنی حاکم اوس ملک کے ہوئے ہم اونکی متابعت منظور کرتے ہیں اور کچھ علاقہ برہما کا لیکر یا کسی دوسرے بادشاہ سے ہم نہیں رکھینگے درباب مقدمات پولیٹکل کے ہم کسیطرح کا واسطے

غیرونسے نرکھینگے اور بموجب حکم گورنمنٹ انگریزی کے کاربند ہونگے۔

شرط دوم

یہ کہ اگر کوئی دشمن علاقہ غیر سے اگر ملک آسام پر حملہ آور ہو تو ہم فوج انگریزی کو چاول وغیرہ ضروریات بہم پہنچاوینگے اور ہم راستہ اور گھاٹ تیار کردینگے اور جو مقابلہ ہمسے ہوسکے گا وہ بھی ہم کرینگے اگر ہم بموجب اسکے کاربند ہونگے تو مستوجب حمایت گورنمنٹ انگریزی ہونگے

شرط سوم

یہ کہ اگر ہم بموجب ان شرائط کے کاربند ہونگے تو ہمسے کچھ مالگزاری طلب نہوگی اور اگر بعد ازین کوئی پیک آسام اپنی خوشی سے اگر ہمارے علاقے مین آباد ہوگا تو ہم اوسکی عوض نکس معمولی دینگے۔

شرط چہارم

یہ کہ ہم اقرار کرتے ہین کہ جسقدر قیدیان آسام ہمارے پاس ہین یا ہمارے تابعین کے پاس ہین اونکو ہم رہا کردینگے مگر جو اونمین کا چاہے کہ ہمارے علاقے مین رہے اوسکی خوشی ہے اوس سے مزاحمت نہین ہوگی۔

شرط پنجم

یہ کہ اگر بعد ازین کوئی ساکن سنگپھو علاقہ آسام مین جاکر غارتگری کریگا تو ہم اقرار کرتے ہین کہ ہم اوسکو گرفتار کرکے واسطے سزا پانے کے حوالہ کردینگے اور اگر ہمسے ایسا نہوسکے تو ہم سب وعدہ کرتے ہین کہ ہم سب ذمہ دار نقصانی آسام والہ مذکور ہونگے۔

شرط ششم

یہ کہ ہم اپنے اپنے کام مین دادد ہی رعایا کی کرینگے جو اور تکرار فیما بین اونکے ہوگی اوسکا تصفیہ کرینگے لیکن اگر تکرار فیما بین دیہات ہوگی تو ہم اسلحہ کو کام مین نہ لاکر اوس مقدمہ کو رجوع بحکام انگریزی کرینگے۔

شرط ہفتم

یہ کہ ہم قسمیہ وعدہ کرتے ہین کہ ہم شرائط تحریری بالا پر کاربند ہونگے اور واسطے اطمینان کے

ہم وعدہ کرتے ہین کہ جسے پولیٹیکل اجنٹ منظور کرین ہم اپنے اپنے فرزند یا برادر زادہ یا برادر کو بطریق اول اونکے پاس بھیجینگے۔

ہم سب ان شرائط کو منظور کرتے ہین مرقوم ۲۸ بیساکھ ۱۸۴۸ء

دستخط بور	علامت دستخط
دستخط کوم جوئی	+
دستخط میجانگ	+
دستخط چاؤ	+
دستخط چوکیو	+
دستخط جورا	+
دستخط جودو	+
دستخط چاؤ	+
دستخط چینگ چینگ	+
دستخط نیم کونگ	+
دستخط تامرانگ	+
دستخط جام مانگ	+
دستخط جودو	+
دستخط جورا	+
دستخط جائن	+

اس قسم کے اقرارنامجات کوم رنگ ساکن لیوڈلی اور تاؤ گوبرن نے بچند تبدلات کے تحریر کیے تھے بیچ اقرارنامہ شخص ثانی کے شرط چہارم مین اسکو باعث اسکے کہ اوسنے جو شرائط اول اوس سے لفٹنٹ نیوفول صاحب نے کہین تھین منظور کین تھین اجازت اوسقدر غلام کہنے کی ہوئی تھی جو اوسکے پاس قبل فتح قلعہ رنجپور کی تھی۔

ترجمہ صحیح ہی
دستخط ڈی اسکاٹ صاحب اجنٹ گورنر جنرل

بوٹان

ملک بوٹان مین حکومت امور دنیوی مین ایک شخص کی ہے جسکو دیو راج کہتے ہین اور امور دینی مین ایک اور شخص ہے جسکو دھرم راج کہتے ہین —

اول تحریک گورنمنٹ انگریزی مین ساتھہ ملک بوٹان کے اوس مہم سے شروع ہوئی تھی جو ۱۷۷۲ء مین واسطے مدد راجہ کوچ بہار کے کی گئی تھی اس مہم مین بوٹیا لوگ کوچ بہار سے نکالے گئے تھے اور کوہستان تک اونکا تعاقب ہوا تھا کوہستانمین جاکر ابھنون نے حمایت تبت کی طلب کی اور تشنو لامانی جو اوسوقت مین منصرم کار تبت کا اور پیشکار لاما کلان لاسا کا تھا گورنمنٹ ہند کو اونکے باب مین تحریر کی اوسکی تحریر منظور ہوئی اور ایک عہدنامہ صلح بتاریخ ۲۵ ماہ اپریل ۱۷۷۴ء مین منعقد ہوا —

اسوقت سے فتح آسام تک صرف دو مرتبہ تحریر ایوان سے ہوئی تھی ایک مرتبہ ۱۷۷۴ء مین اور دوسری مرتبہ ۱۷۸۳ء مین اور یہ تحریرات امورات تجارت کے باب مین تھین اور کچھہ کارگر نہین ہوئی تھین مگر جب سے آسام فتح ہوا اور سرحد ملک انگریزی اور بوٹان ملحق ہوئی ہے اوسوقت سے بوٹان والے ہمیشہ ملک انگریزی پر حملہ کرتے رہے اور سرکا نتیجہ یہ ہوا کہ اونکو تنبیہ سزا ہوتی رہی اور اونکے تمام دوار یعنی راستے جو داخل کوہ بوٹان مین واقع تھے سب تصرف انگریزی مین آگئے —

درمیان نیپال کے جو مشرقی سرحد سکم پر واقع ہے اور موناس کے گیارہ دوار متصل نیپال مین منجملہ اونکے کوئی سرحد علاقہ انگریزی پر اور کوئی سرحد ملک کوچ بہار پر واقع ہے بالتفصیل دوار یہ ہین

۱ دائم کوٹ	۲ امرکوٹ	۳ چیمرچی	۴ لکھی	۵ بک	۶ بکا
۷ بارا	۸ گوما	۹ ریپو	۱۰ جبرنگ یا سدلی	۱۱ باغ یا بھی	

منجملہ ان دوارون کے چھہ اول کے دوارونکا حال بخوبی معلوم نہین اسواسطے کہ وہان صوبہ سندیافتہ دیو راج کے حکمران ہین اور دوار بجنی اور سڈلی زیر حکم راجگان کے ہین جو خراج بوٹان کو دیتے ہین اور راجہ بجنی کے پاس دو پرگنہ علاقہ انگریزی مین بھی ہین اور اونکی مالگذاری وہ گورنمنٹ کو دیتا ہے —

شمالی سرحد کامروپ پر پانچ دوار ہین اور علاقہ درنگ کے شمال مین دو ہین تفصیل اونکی یہ ہے گھرکولا[۱] بک بابا نسکا[۲] چاپاگوری[۳] جاپاکھاوار[۴] بجنی[۵] بوری گوما[۶] کلنگ[۷] کامروپ کے دوار ماتحت گورنمنٹ آسام کے زیر حکم بوٹان کے تھی اور حکومت بوٹان کی اونپر بعد فتح آسام بفوج گورنمنٹ انگریزی بھی قائم اور جاری رہی مگر درنگ کے دوار سال مین چار مہینے تحت حکم گورنمنٹ انگریزی رہتے تھے اور آٹھ مہینے زیر حکم بوٹان ۱۸۴۱ء مین بباعث مکرر نمکحرامیون اور بے انتظامی ملک کے تمام یہ دوار علاقہ انگریزی مین شامل ہوے اور بالعوض انکے دس ہزار روپیہ تجویز ہوا کہ بطور معاوضہ حاکمان دوارہاے مذکورین کو سالیانہ دیا جاے اور یہ رقم برابر ایک ثلث آمدنی دوارہاے مذکور کامروپ اور درنگ کے تصور کی گئی تھی مگر اس اقرار کی کوئی تحریر نہین ہوئی تھی۔

ایک ایسا ہی عہدنامہ تحریری نمبر ۵۳ ۱۸۴۴ء مین بوٹیون کے ساتھ ہوا تھا جو توانگ زیر حکم تبت چکرانی کرتے تھے اس عہدنامے سے مبلغ پانچ ہزار روپیہ بابت گوریا پارا دوار کے تجویز ہوا اور یہ بھی ایک ثلث آمدنی اوسکا مقرر ہوا تھا جانب مشرق ملک توانگ کے آزاد اقوام بوٹیا اور پری اور شیرکپہا تامی رہتے ہین انکی عادت ہین یہ ہی کہ وہ چار دوار اور نو دوار مین جو تسلط ملک آسام سے قبضہ گورنمنٹ انگریزی مین آگئے ہین آکر زبردستی روپیہ تحصیل کرتے تھے اور یہ تحصیل زبردستی کی عوض آخر کار سالیانہ اوسکا مقرر ہوگیا دونون اوپری اور شیرکپہا اقوام بموجب عہدنامہ نمبر ۵۵ کے اطاعت سالیانہ پاتے ہین اسطرح کا روپیہ تھنگیا بوٹیا کے قوم کا بھی مقرر ہوا تھا مگر اونھون نے کوئی تحریر نہین کرائی۔

ایسے اور بھی مشرق کی جانب وحشی اقوام اکاس نامی تہی ہین انکے ساتھ بھی ایسے ہی عہدنامجات نمبر ۵۵ اور نمبر ۵۶ تحریر ہوے ہین اور اقوام دفا اور میرس اور بوبرا بور بھی اسیطرح بعوض تحصیل زبردستی کے کچھ روپیہ پاتے ہین مگر اونسے کچھ عہدنامہ نہین ہوا۔

نمبر ۵۲

شرائط عہدنامہ جو فیما بین منجور بل ایسٹ انڈیا کمپنی اور دیوراج یعنی راجہ بوٹان کے منعقد ہوا

شرط اول

یہ منہور بل کمپنی نے صرف بخیال تکالیف جو بوٹان والون نے اپنی ظاہر کی اور بغرض رکھنے دوستی اپنے ہمسایون سے تمام علاقہ جو دیوراجہ کے قبضہ مین قبل از شروع جنگ راجہ کوچ بہار کے تھا یعنی مشرق کی جانب زمین چشاکوٹا اور بنگولاہات کے اور جنوب مغرب زمین کیرنتی اور مالاکھا اور لکھی پور کے فروگذاشت کرتے ہین۔

شرط دوم

یہ کہ بابت قبضہ ضلع چشاکوٹا کے دیوراجہ پانچ روپیہ ٹانگن سال بسال منہور بل کمپنی کو دیا کریگا جو وہ راجہ بہار کو حسب عہدنامہ دیتا تھا۔

شرط سوم

یہ کہ دیوراجہ درچندرنراین راجہ کوچ بہار کو اور اوسکے برادر دیوان دیو کو جو اوسکے پاس قید ہین رہا کریگا۔

شرط چہارم

یہ کہ چونکہ بوٹان والے تجارت پیشہ ہین اسواسطے وہ وہی استحقاق تجارت بلا ادائے محصول رکھینگے جو وہ پیشتر رکھتے تھے اور اونکے کاروان کو اجازت ہر سال رنگپور جانیکی حاصل ہوگی۔

شرط پنجم

یہ کہ دیوراجہ کبھی باخت اوس علاقے مین نہ کریگا اور نہ وہان کی کسی رعیت کو ایذا پہنچائیگا جو منہور بل کمپنی کے رعایا ہوگئے ہین۔

شرط ششم

یہ کہ اگر کوئی رعایاے منہور بل کمپنی کے فراری ہوجاوے تو دیوراج بروقت طلب فوراً حوالہ کردے گا۔

شرط ہفتم

یہ کہ درصورتیکہ بوٹان والون کو یا کسی اور رعایاے دیوراجہ کو کوئی دعوی کسی باشندہ علاقہ

ہنوربل کمپنی پر ہو یا کوئی نزاع اوسسے ہو تو وہ اوسپر نالش صرف بذریعۂ درخواست بخدمت صاحب مجسٹریٹ کر سکتے ہین اور ایک صاحب مجسٹریٹ خاص کر اس تصفیہ کیواسطے یہان مقیم رہا کرینگے

شرط ہشتم

یہ کہ چونکہ سنیاسیون کو انگریز دشمن تصور کرتے ہین لہذا دیوراج اونکے کسی گروہ کو اوس علاقے مین جو اوسکو اب ملا ہے پناہ گیر ہونے دیگا اور نہ اونکو ہنوربل کمپنی کے علاقے مین رہنے دیگا اور نہ کسی جانب گذر کرنے دیگا اور اگر یوبان والے اپنے تئین قابل اس تدارک کے تصور نکرینگے تو وہ اوسکی اطلاع صاحب رزیڈنٹ بنج بہار کو کرینگے اور انگریزی فوج اس کام کے واسطے وہان سے آویگی اور اس فوج کشی کو یوبان والے کسیطرح انفساخ عہد تصور نکرینگے

شرط نہم

یہ کہ اگر ہنوربل کمپنی کو ضرورت لکڑی کاٹنے کی جنگل دامن کوہ سے ہوگی تو وہ بلا ادائے محصول لکڑی کاٹینگے اور جو آدمی وہ اس کام کے واسطے بھیجینگے اونکی حفاظت ہوگی

شرط دہم

یہ کہ طرفین سے رہائی متبادلان ہوگی۔

اس عہدنامہ پر دستخط ہنوربل رزیڈنٹ اور کونسل سکالا وغیرہ کے ہونگے اور ہنوربل کمپنی کی مہر ایک جانب ہوگی اور دوسری جانب دستخط اور مہر دیوراج کے ہونگے۔

یہ کاغذ دستخط اور تصدیق بمقام کلکتہ بتاریخ ۲۵ ماہ اپریل ۱۷۷۳ء ہوا

دستخط وارین ہسٹنگ

دستخط ولیم ایلدرسی

دستخط پی ایم داکرس

دستخط جے لاریل

دستخط ہنری گودون

دستخط جی گرہیم

مہر

دستخط جارج وینسمارٹ

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط جی پی اوڈیل

اسسٹنٹ سکرٹری

نمبر ۵۳

اقرارنامہ جو چانگ چوہی ست راجہ اور سرنگ ست راجہ اور چینگ دیدوست راجہ نارنگون اور رتنگ دیبی راجہ اور چانگ دندد برامی اور لوچنی برامی کتھال توڑدوم نے بتاریخ ۲۴۔ ماہ ماگھہ سنہ ۱۲۵۰ بنگالہ تحریر کیا۔

حسب الحکم گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل جو اس مضمون سے ہے کہ ہمکو ایک ثلث آمدنی کورہاپارا دوار کی یعنی صد۔ سالانہ ملا کریگا ہم بخوشی تمام اقرار کرتے ہین کہ ہم شرائط مرقومہ ذیل کو ہمہ تن مصروف ہوکر پورا کرینگے۔

شرط اول

یہ کہ ہم اقرار کرتے ہین کہ ہم اب اور آیندہ ہمیشہ مبلغ صد۔ پر راضی اور خوش ہین اور تمام استحقاق آمدنی جو دوار سے وصول ہوگا ہم چھوڑتے ہین۔

شرط دوم

یہ کہ اپنی تجارت مین ہم وعدہ کرتے ہین کہ سوائے مقامات مقررہ یعنی اودال گوری اور منگلوئی کے اور کہین تجارت نکرینگے اور کسی رعیت سے مزاحم کسی امر کے نہونگے اور نہ اپنے بوٹان والون کو کوئی جرم زیادتی کرنے دینگے۔

شرط سوم

یہ کہ ہمنے اپنا اختیار کل دوار سے اوٹھالیا اور اب ہم کچھ محصول رعیت سے وصول نہین کرسکتے

شرط چہارم

یہ کہ ہم وعدہ کرتے ہین کہ ہم اپنے دادرسی علاقے انگریزی مین عدالت انگریزی مقام

منگل دئی سے چاہینگے۔

شرط پنجم

یہ کہ اگر ہم کوئی شرط شرائط مذکورہ بالا سے فسخ کرین تو ہمارا استحقاق مبلغان مذکورہ بالا ضبط ہوگا

ترجمہ صحیح ہے

دستخط فرانسس جنگینس

ایجنٹ گورنر جنرل

نمبر ۵۴

اقرارنامہ جودرجی راجہ دوڑا گجوگ راجہ دوردکپاہ راجہ اور جوپور راجہ اردچینک کہانگدوا راجہ اور سا گجا راجہ اور روب راے گیاہ اور تونگ بھنگدور راجہ سرگیاہ لوٹان والہ نے بتاریخ ۲۹ ماہ ماگھہ سنہ ۱۲۰۵ بنگالہ کے تحریر کیا۔

بخیال اسکے کہ ہم نینوجو راجہ اور کاڈی لوت اور لوکاہ بوت کے ساتھہ شریک قتل مدد سکنا ساکن اوانگ واقع چاردوار تھے اور اسی سے ہمارے نام حکم ہوا تھا کہ مجرمون کو گرفتار کرکے حوالہ کردین اور ہمسے یہہ نہوسکا اس سبب سے دوار ہمارے ضبط ہوگئے تھے اور ہمکو ممانعت اوسمین جانے کی ہوئی تھی اور اب جو حکم ہوا کہ ہمکو کچہ روپیہ بطور پنشن بعوض ہمارے تحصیل جیریہ کے ملیگا اور ہمکو اجازت ہوئی ہے کہ ایک اقرارنامہ تحریری قسمیہ تصدیق کرکے ہم پھر آمد و رفت دوار ہاے مذکورہ مین کیا کرین تاکہ رعیت کو ہماری زیادتی کی طرف سے اطمینان ہوجاے لہذا ہم بذریعہ اسکے اقرار کرتے ہین کہ ہم بموجب شرائط ذیل کے کاربند ہونگے اور اس امر کی قسم حسب رواج خود کرتے ہین یعنی نمک تلوار پر رکھکر کھاتے ہین اور پوست شیر اور خرس کا دانت سے کاٹتے ہین۔

شرط اول

یہ کہ ہم اقرار کرتے ہین کہ جب ہم پہاڑ کے نیچے اوترینگے تو اپنی آنے کی اطلاع پیتگیر والون کو کرینگے اور کچہ فریب یا زدی رعیت یا پیتگیر والون کے ساتھ تجارت مین نکرینگے

اور نہ کوئی اور فعل زیادتی کا کرینگے اور نہ ہم اپنے آدمیون کو یہ جرائم کرنے دینگے ورنہ ہم استحقاق پہاڑ سے نیچے آنیکا بھی معدوم کردینگے۔

شرط دوم

یہ کہ ہم اقرار کرتے ہین کہ ہم کسی شخص یا اشخاص دشمن گورنمنٹ انگریزی سے شرکت نکرینگے بلکہ ماورا اسکے اگر ہمکو اطلاع ہوتی تو ہم فوراً اونکے ارادہ فاسد بخلاف گورنمنٹ کا سدراہ کرینگے اور شرائط اطلاع ہم راست راست حال کسی سرکشی کا جو بخلاف گورنمنٹ ہونے والی ہوگی لکھا کرینگے اور ہم یہ بھی اقرار کرتے ہین کہ جو احکام ہمارے نام افسران گورنمنٹ نفاذ کرینگے اونکی تعمیل کیا کرینگے اگر یہ امر کبھی ظاہر ہو کہ ہم کسی سرکشی کے شریک ہوے ہین تو ہم استحقاق پہاڑ سے نیچے آنے کا معدوم کرینگے۔

شرط سوم

یہ کہ ہم ہرگز مسلح نیچے پہاڑ کے نہ آوینگے اور تجارت صرف مقامات مقررہ لاہاباری بیلی ہاٹ اوبنگ اور شنزبور مین کیا کرینگے اور رعیت کے ساتھ دادوستد اونکے خانگی مقامات مین نکرینگے اور نہ کسی اپنے آدمی کو خلاف اسکے کرنے دینگے۔

شرط چہارم

یہ کہ بنام ہمارے سول مقدمات مین ہم اپنے تئین مطیع احکام عدالتہاے گورنمنٹ تصور کرینگے۔

شرط پنجم

یہ کہ مین درجی راجہ ۴۰۰ ماہواری پر راضی ہون اور اپنے آدمیون کے واسطے فی نفر ۴ بالعوض تحصیل چیریہ کے یعنی کل مبلغ ۴۰۰ پر ہم سب راضی ہین اور اپنا کل استحقاق چاردواری کا چھوڑتے ہین۔

یہہ مبلغ ۴۰۰ سنہ ۱۸۵۲ء مین ایزاد ہوکر مبلغ ۱۰۰۰ سالانہ ہوا۔

شرط ششم

یہ کہ جسوقت ہم یہہ سنینگے کہ کسی ہمارے آدمی نے کوئی جرم نیچے پہاڑ کے کیا ہے تو

ہم اقرار کرتے ہین کہ ہم اوسکو فوراً حوالہ کر دینگے۔

شرط ہفتم

یہ کہ ہم اقرار کرتے ہین کہ ہم موجب شرائط مرقومہ بالا کے کاربند ہونگے ورنہ ذرہ پنشن ہمارا ضبط ہوگا۔

ترجمہ صحیح ہے
دستخط فرانسس جنکنس
ایجنٹ گورنر جنرل

نمبر ۵۵

اقرار نامہ جوتا کے راجہ آکا پرتبت کے بتاریخ ۲۶ ماہ ماگھ سنہ ۱۲۵۰ بنگالہ مین منعقد کیا

اگرچہ مین نے ایک اقرار نامہ بتاریخ ۲۸ ماہ جنوری ۱۸۴۴ء مین تحریر کیا تھا اوسمین یہ شرط تھی کہ مین رعیت سے داد وستد کرنے مین اونکو کسیطرح کی ایذا نہ دونگا اور بعوض اوسکے ۱۸۴۲ء سے مبلغ ۵۰ روپیہ پنشن ملتا ہے اور مین چار دوار کے ہر موضع مین تجارت کرتا ہون اب متحمل ہوا کہ میری اسطرح تجارت کرنے مین بھی رعیت پر زیادتی کا گمان ہے اور اس نظر سے مجھی ممانعت اس طرح تجارت کی ہوتی ہے لہذا مین اقرار کرتا ہون کہ مین آیندہ تجارت صرف مقامات لاہاری اور بالی پارہ مین کیا کرونگا اور شرائط ذیل کی تعمیل کرونگا۔

شرط اول

یہ کہ مین اور میری قوم والے صرف مقامات لاہاری اور بالی پارہ اور تیزپور مین تجارت کرینگے اور جیسا اب تک کرتے تھے رعیت کے خانگی مکانات مین داد وستد نہ کرینگے۔

شرط دوم

یہ کہ مین نگران رہونگا کہ کوئی میرا آدمی کوئی فعل جبر کا علاقہ گورنمنٹ مین نکرین۔

شرط سوم

یہ کہ ہم عدالتہاے گورنمنٹ مین رجوع دادرسی کا کرینگے اور خود کسیکو سزا نہ دینگے۔

شرط چہارم

یہ کہ تاریخ تحریر اس عہدنامہ سے مین اقرار کرتا ہون کہ شرائط مرقومہ بالا کی تعمیل کرونگا بشرطیکہ پنشن مفصلہ ذیل ہر وقت ملتی رہے۔

سکلولی راجہ اکاکو ۔۔۔ روپے

سوموراجہ کو ۔۔۔ روپے

بلسورا جہ کو ۔۔۔ روپے

کل

مامے

شرط پنجم

یہ کہ اگر مین کوئی شرائط بالا مین کی شرط فسخ کرون تو مین مستوجب بضبطی اپنی پنشن تعدادی ۔۔۔ کا ہونگا اور نیز اپنا استحقاق پہاڑ سے نیچے آنے کا فسخ کرونگا

زمرہ صحیح سے

دستخط فرانسس جنگنس

اجنٹ گورنر جنرل

نمبر ۵۶

اقرارنامہ نوچانگ جوا و ہزاری کہوا راجہ اکا راجہ اور چانگ شملی ہزاری کہوا اور قیوتونوا کہوا راجہ اکا راجہ اور ہتم کپا سورا اکا راجہ نے بتاریخ ۲۶ ماہ مالگہ ۱۷۵۰ بنگالہ منظور کیا۔

ہم اب جو ہیں اپنے ملک کے رواج کے پوست شیر اور پوست خرس اور ایمدیل ہاتھ مین لیکر اور ایک جانور کا شکار کرکے قسمیہ بیان کرتے ہین کہ ہم کبھی مجرم جرم زیادتی اور تعدی کے بسبت رعایائے گورنمنٹ انگریزی کے نہون گے اور شرائط ذیل کی تعمیل بصدق دل کیا کرینگے۔

شرط اول

یہ کہ جب کوئی ہم مین سے پہاڑ سے نیچے چاردوار مین آئیگا وہ فوراً اپنے آنے کی

اطلاع پیکار یونکو کریگا اور داد و ستد صاف صاف کریگا اور فریب اور دغا کسیطرح رعیت سے نکیگے گا
اوسکی بھی ہم بخوبی نگرانی رکھینگے کہ کوئی ہمارا آدمی کسی جرم کا مصدر علانیہ یا بطور پوشیدہ نہ ہوگا

شرط دوم

یہ کہ ہم یہ بھی اقرار کرتے ہین کہ ہم کسی گورنمنٹ انگریزی کے دشمن سے ساز و سازش
نکرینگے بلکہ حتی المقدور اوسکا مقابلہ کرینگے اور اگر ہمکو اطلاع کسی سرکشی کی بخلاف گورنمنٹ انگریزی
ہوگی تو ہم اوسکی کیفیت اونکو لکھینگے اور جو احکام ہمارے نام جاری ہونگے اونکی تعمیل کرینگے
اگر یہ امر ثابت ہوکہ ہمنے کسی سرکشی مین شرکت کی ہے تو ہمارا استحقاق علاقہ انگریزی مین آنیکا ضبط ہوگا

شرط سوم

یہ کہ جب ہم نیچے پہاڑ کے آئینگے تو ہرگز اپنے اسلحہ ہمراہ نہ لائینگے اور تجارت بھی صرف
مقامات لاہاری اور بالی پارہ اور اونگ ماتیر لوپین کیا کرینگے اور کسی رعیت کے مکان
خانگی مین داد و ستد نہ کرینگے جیسا ہم اب تک کرتے تھے اور نہ اپنے کسی آدمی کو ان ممنوعات
کا مصدر ہونے دینگے ۔

شرط چہارم

یہ کہ تمام دعاوی قرضہ کا فیصلہ بذریعہ عدالت کے ہوگا کیونکہ ہم اقرار کرتے ہین کہ ہم جب تک
علاقہ گورنمنٹ انگریزی مین مقیم رہینگے اوسوقت تک مطیع قوانین انگریزی رہینگے ۔

شرط پنجم

یہ کہ مین کپاسرا آگا راجہ اقرار کرتا ہون کہ مین بالعوض تحصیل جو راجہ اپنے کی مبلغ ۵ سالانہ لونگا
اور مین ہزاری کہواہ آگا راجہ ماعت لونگا اس سے ہمارا کل تعلق چاردوار سے معدوم ہوگا
اور وہانکی رعیت سے تحصیل کرنا بھی موقوف ہوگا

ہم اقرار کرتے ہین کہ شرائط بالا کی تعمیل بخوبی ہوگی ورنہ ہمارا استحقاق پنشن ضبط ہوگا

ترجمہ صحیح ہے
دستخط فرانسس جنگھین اجنٹ گورنر جنرل

کوچ بہار

اول رسم گورنمنٹ انگریزی کا ساتھ کوچ بہار کے ۱۷۷۲ء مین شروع ہوا تھا جب راجہ وہانکا خردسال اور مقید بوٹیون کا تھا اور اوسنے معرفت اپنی نائب ناظر دیو کے پیغام بھیجا کہ اگر کمپنی اوسکی مدد کرکے بوٹیون کو نکالدین تو وہ نصف آمدنی ملک کی گورنمنٹ کو دیگا۔

راجہ کا پیغام منظور ہوا بوٹیے نکالدیے گئے اور عہدنامہ نمبر ۵ تحریر ہوا اسکے بموجب راجہ نے متابعت گورنمنٹ انگریزی اختیار کی اور اقرار کیا کہ کوچ بہار شامل ملک بنگالہ کے کیا جائیگا اور خراج معہ اوا ہوگا اور نصف آمدنی ملک دیجائیگی۔

راجہ دھرندرنراین ۱۷۷۱ء مین مرگیا اور اوسکا والد اجیدھجیندرنراین پھر قابض اور حاکم ہوا اوسکو بوٹیون نے گرفتار کرکے قید کیا تھا قریب تاریخ ۲۵ ماہ اپریل ۱۷۷۳ء اوسنے عہدنامہ گورنمنٹ کا ہوا تھا جب اوسنون نے اوسکو رہا کیا تھا راجہ دھجیندرنراین بھی ۱۷۸۳ء مین مرگیا اور بجای اوسکے اوسکا بیٹا صغرسن ہرندرنراین نامی گدی نشین ہوا اور ۱۷۸۹ء مین فوت ہوا اور اوسکا بیٹا سنیدرنراین جانشین اوسکا ہوا اسکے بعد ۱۷۹۳ء مین اوسکا برادرزادہ اور پسر متبنی نراندرنراین راجہ حال گدی نشین ہوا۔

ہمارا دخل کوچ بہار مین ویسا ہی ہے جیسا ۱۷۷۲ء مین تھا درمیان صغرسنی ہرندرنراین کے کوچ بہار مین ایک رزیڈنٹ مقرر ہوا تھا بعد ازان اکثر کمشنر واسطے درستی انتظام کے مقرر ہوئے مگر ۱۸۲۴ء سے کوئی کمشنر رزیڈنٹ مقرر نہین ہے اور کل اجرای کارتفویض راجہ اور اوسکے اہلکارون کے ہوا ہے۔

نمبر ۵۷

عہدنامہ راجہ کوچ بہار

شرائط عہدنامہ مینما بین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اور درندرنراین راجہ کوچ بہار

درندرنراین راجہ کوچ بہار نے اپنا حال زار اور ملک کا حال زبون پیشگاہ ہنوربل پریسیڈنٹ اور کونسل کلکتہ کے بیان کیا اور یہ حال اوسکا اور اوسکے ملک کا باعث راہگان قرب وجوار جو کسیکے ماتحت نہین ہوا ہے اور وہ یہ چاہتے ہین کہ سب متفق ہوکر اوسکو راج سے نکالدین لہذا ہنوربل پریسیڈنٹ

اور کونسل نے بنظر انصفت پروری اور خواہش چارہ گری بیچارگان وعدہ کیا ہے کہ وہ فوج مفصلہ ذیل یعنی چار کمپنی سپاہیون کی اور ایک ضرب توپ اوسکی مدد کے واسطے بخلاف اوسکے دشمنون کے دیجائینگی اور شرائط ذیل اس سبب سے طرفین نے منظور کین۔

شرط اول

یہ کہ راجہ فورًا مبلغ ۔۔۔ روپیہ صاحب کلکٹر رنگپور کے پاس روانہ کرین تاکہ اخراجات فوج کمک اوس سے کیا جاے۔

شرط دوم

یہ کہ اگر اس ۔۔۔ سے زیادہ خرچ ہوگا تو راجہ جو روپیہ زیادہ ہوگا وہ بھی ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کو ادا کردیگا اور اگر کچھ روپیہ اسمین سے باقی بچے گا تو وہ واپس راجہ کو کیا جائیگا۔

شرط سوم

یہ کہ بروقت خلاص ہونے ملک راجہ کی دشمنونکی دست برد سے راجہ متابعت انگریزی اختیار کریگا اور ملک کوچ بہار کو شامل ملک بنگالہ کردیگا۔

شرط چہارم

یہ کہ راجہ یہ بھی وعدہ کرتا ہے کہ وہ ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کو نصف آمدنی کوچ بہار کی ہمیشہ دیتا رہیگا

شرط پنجم

یہ کہ نصف دوم آمدنی کا ہمیشہ راجہ اور اوسکے وارثون کے واسطے رہیگا بشرطیکہ وہ ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی سے متعلق رہینگے۔

شرط ششم

یہ کہ بنظر اسکے کہ آمدنی ملک کوچ بہار بخوبی متحقق ہو راجہ اپنے کو اخذ آمدنی ملک اوس شخص کے تفویض کرینگے جسکو ہنوربل پریسیڈنٹ اور کونسل تجویز کرینگے اور ان کو اخذ سے مالگزاری اصلی معلوم ہوگی اور بمقدار روپیہ بھی جو راجہ اونکو دیگا قرار دیا جائے گا۔

شرط ہفتم

یہ کہ بمقدار مالگزاری جو شخص مذکورہ بالا کی تجویز سے مقرر ہوگی وہ حامی اور واسطے ہمیشہ کے

منظور ہوگی —

شرط ہشتم

یہ کہ نہو ربل ایسٹ انڈیا کمپنی ہمیشہ راجہ کی مدد بوقت ضرورت فوج سے کیا کرینگے اور خرچہ اس فوج کا راجہ کو دینا ہوگا —

شرط نہم

یہ کہ یہ عہدنامہ دو برس تک قائم رہیگا یا وسوقت تک رہیگا جب تک حکم کورٹ آف ڈائرکٹر سے نسبت اسکے تصدیق اور منظور کرنیکے حاصل نہو اور جب حکم مذکور حاصل ہوگا تو اوسکے بموجب یہ عہدنامہ واسطے ہمیشہ کے تصدیق اور منظور کیا جائیگا —

یہ عہدنامہ جنرل پریسیڈنٹ اور کونسل نے بمقام کلکتہ ایک جانب دستخط اور مہر اور منظور کیا بتاریخ ۵ اپریل ۱۷۸۳ء اور دوسری جانب درندرنراین راجہ کوچ بہار نے بمقام قلعہ بجا بتاریخ ۷ ماہ ماگھ ۱۱۷۶ بنگالہ کے اسیطرح صحیح و منظور کیا

سکم

یہ حال وائر کٹکری کمپیل صاحب سپرنٹنڈنٹ مقام وارجلنگ کی رپورٹ سے نقل ہوا ہے
سکم جسکو باشندے وہانکے اور گرد نواح کے لوگ دیجونگ کہتے ہین محدود بحدود ذیل ہے
بجانب شمال تبت بطرف مشرق بوٹان بسمت مغرب نیپال اور جنوب کو امام اور دریاے کنکان رنگیت
جو سکم کو علاقہ کوہی وارجلنگ سے جدا کرتا ہے رقبہ اسکا قریب ۲۷۰۰ میل مربع ہے اور باشندے
پانچ نفر فی میل مربع سے یعنی سب نفوس تفصیل یہ ہے۔

قوم لیچاس	۔۔۔
بوٹیا	۔۔۔
سمو	۔۔۔

اس علاقے مین محصول اور نقد نہین ہوتا اور جو پیداوار زمین کی بٹائی سے اور اموال تجارت
سے جنس ملتی ہے اگر اوسکی قیمت لگائی جاوے تو سب ۔۔۔ روپیہ سے زیادہ نہین اس
علاقے مین جنگل جھاڑی اکثر مقامات میں ہین اور وہان سفر بھی دشوار ہوتا ہے بلکہ یہان کا مقام
ٹملونگ مین ماہ نومبر سے ماہ مئی تک رہتا ہے اور باقی مہینون مین وہ مقام جو سمی علاقہ تبت مین
رہتا ہے اسواسطے کہ سکم مین بارش بہت ہوتی ہے اور کوئی رہ نہین سکتا راجہ یہانکا خراج گزار
چین کا ہے اور اپنا خراج معرفت حاکم لاسہ کے ادا کرتا ہے اور عرصہ قلیل سے جب سے بباعث
اوسکی بددضعی کے ملک اوسکا ضبط گیا ہے اوسکو ۔۔۔ سے ۔۔۔ روپیہ تک کا سالانہ ملتا ہے
ہمارا واسطہ سکم سے شروع جنگ نیپال سے جو ۱۸۱۴-۱۵ء مین ہوئی تھی پیدا ہوا ہے
گورکھیون نے اس ملک مین لوٹ مار ۱۷۸۸ء مین شروع کی تھی اور جب جنگ شروع ہوئی اور دست درازی
اونکی علاقہ ٹنگنر پر بھی ہونے لگی تو اونھون نے علاقہ سکم کو بجانب مشرق دریاے ہستانک
غارت کیا اسمین علاقہ مونگ یعنی ترائی دامن کوہ کی بھی آگئی تھی۔ اب غرض گورنمنٹ انگریزی کی
یہ تھی کہ راجہ سکم کو مدد قرار واقعی دیجاے تاکہ وہ اپنے علاقے مین سے گورکھیون کو نکال دے
لہذا جب جنگ نیپال ختم ہوئی تو علاقہ درمیان مچی اور بستا کے جو انگریزون نے نیپال والے سے
چھین لیا ہے بموجب عہدنامہ نمبر ۵ ۔۔۔ کے راجہ سکم کو دیا گیا اصل مطلب اس عہدنامہ کا یہ تھا کہ

نیپال والے بجانب مشرق ترقی نہ پکڑین۔

۱۸۱۴ء سے ۱۸۲۵ء تک کوئی کاروبار فیما بین راجہ سکم اور گورنمنٹ انگریزی کے ظہور مین نہین آیا قریب ۱۸۲۵ء کے وزیر راجہ بلجیت رئیس لیچا قتل ہوا اور اوسکے تمام ہمعوم سردار ایکلد تھی قاضی کے مفرور ہوکر نیپال مین پناہ گیر ہوئے عرصہ قلیل کے بعد لڑائی سرحد سکم اور نیپال پر شروع ہوئی اور اسکی اطلاع ایجنٹ گورنر جنرل سرحدات شمالی اور مشرقی اور رزیڈنٹ نیپال تک پہونچی — بیچ ۱۸۲۸ء کے کپتان لوڈ صاحب کو حکم ہوا کہ سرحد سکم پر جاکر تجویز مناسب کرین صاحب موصوف ایک سوداگر مقام نالداجی ولیو گرنٹ نامی کو ہمراہ لیکر پہاڑ مین بمقام رنجیک پور چلے گئے ان صاحبون کو مقام دارجلنگ بہت پسند آیا اور اسکی اطلاع اونھون نے گورنر جنرل بہادر کو کی اور یہ ارادہ گورنمنٹ ہوا کہ جب موقع مناسب ملے راجہ سکم سے موافقت کرکے اس مقام دارجلنگ کو اوس سے لین اور اوسکے مساوی آمدنی کا ملک یا روپیہ نقد اسکو دین اور یہہ موقع ۱۸۳۴-۳۵ء مین ملا جب مفرورین لیچا نے نیپال سے ترائی سکم مین آکر غارتگری شروع کی اور کرنیل لوڈ صاحب کو حکم ہوا حاکر تحقیقات سبب فساد دریافت کرین صاحب موصوف کے وہان جانے سے مفرورین مذکورین نیپال مین واپس چلے گئے اور ایسا اتفاق ہوا کہ راجہ سکم نے بلا شرط دارجلنگ انگریزون کو دے دیا اور بخشش نامہ نمبر ۹ مرقومہ ماہ فروری ۱۸۳۵ء تحریر ہوا۔

بیچ ۱۸۴۱ء کے گورنمنٹ نے تین ہزار روپیہ سالانہ بعوض دارجلنگ کے دینا قبول کیا اور ۱۸۴۶ء مین تین ہزار روپیہ اور دیا یعنی چودہ ہزار روپیہ سالانہ دینا منظور کیا۔

آبادی دارجلنگ کی خوب ترقی پر ہوئی یہان تک کہ ۱۸۳۹ء مین وہان صرف ایک سو نفر تھے اور ۱۸۴۹ء مین ۱۰ نفر ہوے اور اسمین اکثر وہ لوگ تھے جو نیپال اور سکم اور بوٹان سے آکر آباد ہوے ان سب ملکون مین غلامی جاری تھی یہان دارجلنگ مین مزدوری خوب ملتی تھی اور تجارت ہر شے کی ہوتی تھی اور زمین جنگل کافی واسطے آبادی کے تھے اور جو نو آباد ہوتے تھے اونکو ترغیب اور دلجمعی دیجاتی تھی ترقی دارجلنگ جہان کسی طرح کے علاقے نہ تھے اور سب طرح لوگ آزادانہ بسر کرتے تھے باعث رشک اور بخشش دیوان راجہ کے ہوے اسواسطے کہ وہ جزو نفع تمام تجارت سکم کا لیا کرتا تھا اور لاما وغیرہ اور لوگ رئیس بھی اوسکے شریک نفع تھے

اور اب جو اونکے غلام علاقۂ انگریزی مین آکر آباد ہوتے تھے اونپر اونکی حکومت نہین چلتی تھی پس اونھون نے یہ تدبیر کی کہ حقیقہ اون لوگون کو کہلا بھیجنے لگے اور دھمکانے لگے کہ جو غلام وہان جاکر آباد ہوا ہے وہ واپس اونکے مالکان سابق کو دلوا دیا جائیگا اور سکم کے لوگون کو منع کرنے لگے کہ دارجلنگ مین جاکر تجارت نکرین اور سوائے اسکے وہ حصہ رعایا انگریزی مین سے کسی کسی کو چکر لیجانے لگے اور اونکو بطور غلام فروخت کرنے لگے اور جو مدد اونسے دریاب گرفتاری اور سپردگی مجرمان طلب ہوتی تھی اوسمین انکار کرنے لگے اور اسمین اوسکا حال یہ تھا کہ فیما بین سکم اور یونان کے یہ رسم تھی کہ وہ آپسمین غلامان کی تبدیلی کرلیا کرتے تھے اسواسطے راجہ سکم اور دیوان نے اب ڈاکٹر کیمبل صاحب سپرنٹنڈنٹ دارجلنگ کو کہنا شروع کیا کہ رسم مہمان کی درباب غلام کے جو ہے وہ صاحب بھی جاری رکھین کیونکہ رواج ملک قائم رکھنا ضرور ہے مگر اونھون نے ہمیشہ اوس سے انکار کیا۔

۱۸۴۹ء مین جب ڈاکٹر ہوکر صاحب اور ڈاکٹر کیمبل صاحب حسب منظوری گورنمنٹ اور اجازت راجہ کے ملک سکم مین سیر کرتے تھے اونکو اتفاقاً قید کرلیا غرض اس سے یہ تھی کہ اونکو قید کرکے ڈاکٹر کیمبل صاحب سے منظور کرالین کہ وہ آیندہ مجرمان کو طلب نکرین اور وجود دیوان درباب [illegible] دینے غلامان کے کہا ہے اوسکو منظور کرین اور جب تک منظوری گورنمنٹ ان دونون امورمین نہ ہو اوسوقت تک اونکو محبوس رکھین مگر اونکو ناامیدی اجرائے اشتہار سے ہوئی جسمین گورنر جنرل نے لکھا کہ جو منظوری حالت حبس مین وہ کرالینگے وہ ہرگز منظور گورنمنٹ نہوگی اور اگر ایک بال کو بھی ڈاکٹر کیمبل صاحب یا ڈاکٹر ہوکر صاحب سے اذیت پہونچے تو راجہ کا پسر معرض جوابدہی مین آویگا اور اونھون نے بتاریخ ۲۴ ماہ دسمبر ۱۸۴۹ء دونون صاحبون کو رہا کردیا۔

ماہ فروری ۱۸۵۰ء فوج عوض لینے دریائے رنگیت سے عبور کرکے ملک سکم مین پہونچی اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ چھ ہزار روپیہ سالانہ راجہ کو ملتا تھا وہ موقوف ہوا اور علاقہ سکم حسب تفصیل ذیل شامل ملک انگریزی ہوگیا یعنی ترائی سکم اور وہ علاقہ کوہستانی سکم جسکے شمال کو دریائے ایام جاری ہے اور دریائے رنگیت اور لدنا بجانب مشرق اور سرحد نیپال بجانب مغرب ہے۔

یہ علاقۂ جدید بہ باہتمام صاحب سپرنٹنڈنٹ دارجلنگ کے سپرد ہوا اور بباعث ترقی

آبادی جو ہوئی تھی اور زمین کی لیاقت بابت پیداوار چائے کے یہ علاقہ بہت فائدہ مند ہو گیا دیوان اپنے عہدے سے برطرف ہوا اور چند سال تک سب کاروبار فیما بین سکم اور گورنمنٹ انگریزی کے اچھی طرح جاری رہے مگر دیوان نے پھر بذریعہ اپنی زوجہ کے جو اولاد بدا صل راجہ کی ہے کچھ اختیار حاصل کیا اور روز بروز انسان رعایا انگریزی کی پھر ہونے لگی اور اوسکی داد رسی نا ممکن ہوئی

بماہ اپریل و مئی ۱۸۶۰ء دو مقدمہ سنگین دزدی انسان کے گورنمنٹ تک بذریعہ رپورٹ کے پہونچے اور تمام کوشش دریاب واپسی رعایا دزدیدہ اور سپردگی مجرمان جو فقیان دیوان مین سے تھے کچھ فائدہ بخش نہوئی تو گورنر جنرل بہادر نے باجلاس کونسل یہ حکم دیا کہ علاقہ راجہ کا جو بجانب شمال دریاے رنام کے اور بسمت مغرب دریاے کلان رنجیت کے واقع ہے ضبط کر لیا جاے اور اوسوقت تک واپس نہ ملے جب تک وہ ہماری رعایا کو جو وہ چھوڑ کر چلے گئے ہین واپس نکرین اور مجرمان کو حوالہ نکرین اور یہ اقرارنامہ لکھین کہ آیندہ پھر ایسا جرم نہوگا تاریخ یکم ماہ اکتوبر ۱۸۶۰ء سپرنٹنڈنٹ وار جلنگ کا مع تھوڑی فوج کے دریاے رنام کو عبور کر گیا اور مقام رنجیک پر تک پہنچا مگر آخر کار لاچار ہو کر پھر مقام وار جلنگ مین واپس آیا اور دوسری مرتبہ فوج کثیر سرکرنل لفٹنٹ کرنیل گالو صاحب روانہ ہوئی اونکے ہمراہ ہز اکسلنسی ایڈن صاحب بطور سفیر اور اسپیشل کمشنر بھیجے گئے فوج دریاے ہستاک پہونچی تھی کہ سکم والے شرائط گورنر جنرل کو منظور کیا اور عہدنامہ نمبر ۶۰ جسمین تین دفعہ تھین سفیر موصوف اور راجہ کے درمیان مین قرار پایا اور بتاریخ ۲۸ ماہ مارچ ۱۸۶۱ء تحریر ہوا۔

نمبر ۵۸

عہدنامہ و اقرارنامہ جو فیما بین کپتان بارکر صاحب ایجنٹ منجانب ہز اکسل یعنی رابٹ ہیوز بل ایسکوایر کے جی گورنر جنرل اور ناظر دیپنا تنجن امبا جاہ تینناہ اور لالا جمہ لونگدو مہاراجہ سکم کی جو علیحدہ علیحدہ مقرر ہوے تھے اور طالب خاصر عہدنامہ سے تھا۔

شرط اول

ہیوز بل ایسکوایر اندیا کی طرف سے شامل کرتے ہین اور حوالہ کرتے ہین اور دیتے ہین کل حکومت

سکم چنی راجہ کو اور اسکے ورثا کو اور جانشین کو تمام علاقے کو جو جانب مشرق دریاے میچی کے اور بسمت مغرب دریاے مسیا کے واقع ہے اور جو علاقہ سابق قبضہ راجہ نیپال مین تھا مگر بموجب عہدنامہ صلح سگولی کی ملک ہزہیل ایسٹ انڈیا کمپنی مین شامل ہوگیا تھا۔

شرط دوم

راجہ سکم چنی بجانب خود و جانشینان خود اقرار کرتا ہے کہ وہ کوئی امر زیادتی یا دشمنی کا بابت گورنمنٹ کے یا کسی اور علاقے کی نہ کرینگے۔

شرط سوم

وہ رجوع بعدالت گورنمنٹ انگریزی کریگا اگر کوئی تکرار یا نزاع فیما بین اوسکی رعایا کے اور رعایاے نیپال کے واقع ہوگی اور جو فیصلہ اوسکا گورنمنٹ انگریزی کرینگے اوسکی متابعت کریگا۔

شرط چہارم

وہ بجانب خود و جانشینان خود اقرار کرتا ہے کہ وہ مع اپنے تمام فوج کے ہمراہ فوج انگریزی ہوگا اگر کہ کوہستان مین فوج کشی ہوگی اور عموماً سردار فوج انگریزی کو سپرد کیا کریگا۔

شرط پنجم

وہ کسی رعایا انگریزی کو یا رعایا دوستانہ کو پناہ نہ دیگا اگر کوئی ایسا مجرم اپنے علاقے مین پہنچے تو اپنے علاقے مین بغیر اجازت گورنمنٹ انگریزی کے آباد ہونے نہ دیگا۔

شرط ششم

وہ فراریوں کو یا مجرم مسکین کو جو اوسکے علاقے مین پہنچے گرفتار کرکے حوالہ کردیگا

شرط ہفتم

وہ کسی باقیدار سرکار کو یا قرضدار کو پناہ نہ دیگا اگر گورنمنٹ انگریزی اوسکو بذریعہ اپنے معتبر ایجنٹ کے طلب کرینگے۔

شرط ہشتم

وہ داگزان [illegible] علاقہ کو پیداوار [illegible] صدہ کرتا ہے کہ [illegible] محصول مقررہ بابت اوس چیز کے محصول [illegible]

شرط نہم

ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی راجہ سکم پتی اور اوسکے جانشینان کو قبضہ کلیتہً اوس علاقہ کوہی کا دیتے ہین جسکی تصریح شرط اول عہدنامہ ہذا مین ہوچکی ہے۔

شرط دہم

یہ عہدنامہ راجہ سکم پتی ایک مہینے کے عرصے مین بعد تصدیق کرنے کے دینگے اور نقل اوسکی بعد منظوری ہز اکسل لنسی رابٹ ہنوربل گورنر جنرل کے راجہ کو دیجاے گی۔

مقام پٹالیا ۱۰ ماہ فروری سنہ ۱۸۱۷ع مطابق ۹ ماہ پھاگن سمبت ۱۸۷۳ اور ۳۰ ماہ ماگھہ سنہ ۱۲۲۳ بنگالہ

مہر کلان — بارنسٹر صاحب

مہر کلان — ناظر رنجیتا بھنجن

مہر کلان — ماچا سیما

مہر کلان — لاباوچم لوا کا دو

کمپنی کی مہر — گورنر جنرل کی مہر

دستخط میرا صاحب

دستخط این بی ایڈمنسٹن صاحب

دستخط آرچ بڈمنسٹن صاحب

دستخط جارج رڈوسول صاحب

تصدیق گورنر جنرل بہادر کی باجلاس کونسل بمقام کلکتہ تاریخ ۱۵ ماہ مارچ سنہ ۱۸۱۷ع کو ہوئی۔

دستخط جی آدم صاحب

اکٹنگ چیف سکرٹری گورنمنٹ

مسودہ سند نام راجہ سکم مرقومہ ۷ ماہ اپریل سنہ ۱۸۱۷ عیسوی

ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی نظر بہ تنگ آئی جو اوقات کوہی نے زیر حکم راجہ سکم کے ہے اور بہ ثبت

ارتباط جو راجہ مذکور نے بسبت گورنمنٹ انگریزی کے ظاہر کیا ہے راجہ سکم پتی اور اوسکے ورثا
اور جانشینان کو تمام علاقہ دامن کوہ جو بجانب مشرق دریاے مینچی کے اور سمت مغرب مہاندی کے
واقع ہے اور جو علاقہ سابق قبضۂ راجہ نیپال مین تھا مگر بموجب عہدنامہ سگولی کے ملک ہنوربل اسٹ
انڈیا کمپنی مین شامل ہوا تھا دیتے ہین راجہ مذکور علاقۂ مزبور کو بطور ماتحت یعنی زیر حکومت گورنمنٹ
انگریزی کے اپنے قبضے مین رکھے اور بموجب شرائط ذیل کے کاربند ہو۔

قوانین اور آئین انگریزی علاقہ مذکور مین جاری نہون گے اور راجہ سکم پتی کو اختیار ہے ایسے
قانون اور آئین واسطے انتظام ملک کے ترتیب دے جو موافق عادات اور رواج باشندون کے
ہون یا جو اوسکے اور علاقے مین جاری ہون۔

شرائط اور عہود جو عہدنامہ تالیا واقع تاریخ ۱۰ ماہ فروری ۱۸۱۷ع جنکو ہز آنریبل لینسی رایت آنریبل
گورنر جنرل بہادر نے باجلاس کونسل تاریخ ۱۵ ماہ مارچ سنہ آیندہ تصدیق کیا ہے اس علاقے
سے بھی جواب راجہ سکم پتی کو دیا جاتا ہے علاقہ رکھینگے مگر اوسقدر کہ جسقدر علاقہ مذکور کے حالات
سے مناسب معلوم ہونگی۔

یہ امر راجہ سکم پتی اور اوسکے اہلکاران پر واجب اور فرض ہوگا کہ جب کوئی افسر ہنوربل کمپنی کسی
مجرم جرم فوجداری یا پا قیدار سرکار کو جس نے اوسکے علاقہ مین آکر پناہ لی ہوگی طلب کرین فوراً حوالہ
کردین اور عملہ پولس گورنمنٹ انگریزی کو ایسے اشخاص کے تعاقب مین اوسکے علاقے مین آنے
سے مزاحم نہون۔

بنظر اسکے کہ راجہ سکم پتی علاقہ انگریزی سے بہت فاصلہ پر رہتا ہے جو احکام گورنر جنرل بہادر
کے باجلاس کونسل بسبب ضرورت شدید بابت حفاظت یا امنیت ملک کے جاری ہون اونکو
اہلکاران راجہ مذکور بطور احکام راجہ سکم پتی تصور کرے اوسکی تعمیل بلا تامل کیا کرین۔
تاکہ درباب حدود زمین کے جو اوسکے اور راجہ سکم پتی کو دیا گیا۔ ہے تکرار واقع نہو ایک افسر انگریزی
حدبندی کے تجویز ہوگا اور صاحب موصوف ہمارے پیشکار کے حد مقرر کرینگے۔

نمبر ۵۹

ترجمہ سنجشن نامہ جسکی رو سے دارجلنگ ایسٹ انڈیا کمپنی کو ملا۔

مرقومہ ۲۹ ماہ ماگھ سمبت ۱۸۹۱ مطابق یکم فروری ۱۸۳۵ ع

گورنر جنرل بہادر نے خواہش بنسبت لینے دارکوہ جلنگ کی بنسبت اوسکے سپرد ہونے کی ظاہر کی کہ اونکے حکام ماتحت جو یہاں رہون وہان رہ کر آرام پائین لہذا مین راجہ سکم سے بباعث دوستی گورنر جنرل موصوف کوہ دارجلنگ کو نذر ایسٹ انڈیا کمپنی کرتا ہون حدود اوسکے حسب تفصیل ذیل ہونگے یعنی تمام علاقہ بجانب جنوب دریای کلان رنجیت اور بجانب مشرق بلاسور اور کاہیل اور دریای حوزہ رنجیت اور بجانب مغرب رنگنو اور دریاے مہاندی فقط

ترجمہ ہوا

دستخط ای گمبل صاحب

سپرنٹنڈنٹ دارجلنگ

ایجنٹ جاج اور پولیٹکل علاقہ سکم

مہر راجہ اسمل لگائی گئی تھی

نمبر ۶۰

عہدنامہ و اقرارنامہ جو فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا صاحب سفر اور اسپشل کمشنر منجانب گورنمنٹ انگریزی حسب اختیارات جو اونکو رابرٹ ہنوربل جاج ارل کینگ گورنر جنرل بہادر بملاس کونسل عطا ہوئے تھے اور مہاراجہ سکیونگ نمزو مہاراجہ سکم کے منعقد ہوا۔

چونکہ بباعث متواتر غارتگری اور بدوضعی اہلکاران اور رعایای مہاراجہ سکم کی بسبب غفلت مہاراجہ کے درباب رضاجوئی بوجہ بدوضعی اوسکی رعایا کے سالہا سال تک دوستی جو سابق فیمابین گورنمنٹ انگریزی اور گورنمنٹ سکم کے جاری تھی موقوف ہوگئی تھی اور آخرکار اوسکا نتیجہ یہ ہوا تھا کہ فوج کشی ملک سکم پر ہوئی اور اوسکو فتح کیا اب جو مہاراجہ سکم نے اپنا افسوس درباب بدوضعی اوسکی رعایا اور ملازمین کے ظاہر کی اور اپنا عزم قوی درباب رفع کرنے اوسکے بیان کیا خواہش دوستی و موافقت ساتھ گورنمنٹ انگریزی کے ظاہر کی لہذا دفعات ذیل منظور ہوئین

شرط اول

تمام عہدنامجات جو سابق فیمابین گورنمنٹ انگریزی اور گورنمنٹ سکم کے قرار پائے تھے اس عہدنامے سے سب منسوخ ہوئے۔

شرط دوم

تمام علاقہ سکم جو اب فوج انگریزی نے فتح کیا واپس مہاراجہ سکم کو دیا جاتا ہے اور آئندہ صلح و دوستی فیمابین سرکارین کے قائم ہوئی۔

شرط سوم

مہاراجہ سکم منظور کرتے ہین کہ بیچ عرصے ایک مہینے کے تحریر اس عہدنامہ سے تمام اسباب گورنمنٹ جو دستہ فوج انگریزی بمقام رنجن گوبک کے چھوڑ آئے تھے واپس ہوگا۔

شرط چہارم

باب معاوضہ اخراجات کے جو ۱۸۶۱ء مین گورنمنٹ انگریزی کو بیچ قبضہ کرنے اوس خطہ علاقہ سکم کے بابہ انصاف دہی رعایا جو عہد حکومت سکم مین اونکو نہین ملتی تھی ہوا ہے اور بالعوض معاوضہ نقصانی رعایاے انگریزی جنکو رعایاے سکم نے لوٹا اور چرایا تھا گورنمنٹ سکم وعدہ کرتے ہین کہ مبلغ ۷۰ روپیہ باقساط ذیل حکام انگریزی مقام دارجلنگ کے خزانے مین ادا کرینگے۔

یکم ماہ مئی سنہ ۱۸۶۱ء	مبلغ ۱۰
یکم ماہ نومبر سنہ ۱۸۶۱ء	مبلغ ۳۰
یکم ماہ مئی سنہ ۱۸۶۲ء	مبلغ ۳۰

اور یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ اگر اقساط مذکورہ بالا حسب وعدہ ادا نہوون تو گورنمنٹ سکم وہ علاقہ اپنے ملک کا جسکی حدود حسب ذیل ہین حوالہ گورنمنٹ انگریزی کے کردینگے اور یہ علاقہ اونکے پاس اوسوقت تک رہیگا جب تک تمام روپیہ باقیماندہ مع زر اخراجات علاقہ داری و تحصیل و نیز رقم سود فیصدی شش روپیہ سالانہ ادا نہوگا حدود یہ ہے بجانب جنوب دریاے رنگیت بجانب مشرق دریاے کلان رنجیت بجانب شمال دریاے کلان رنجیت کوہ سنگھلیلا تک جہان مقامات متبرکہ ہیڈ نگ پونجر

اور چانگاچنگ شامل ہین اور بجانب مغرب کوہ سنگہ لیلا -

شرط پنجم

گورنمنٹ سکم وعدہ کرتے ہین کہ آیندہ اونکی رعایا ہرگز غلام گیری یا ذدی الانسان یا کسی اور طرح کی تکالیف رعایاے انگریزی کو نہ دی گی اور اگر ایسی واردات ہوگی تو گورنمنٹ سکم وعدہ کرتے ہین کہ مجرمان کو مع اہلکاران یا سرداران جو چشم پوشی یا پہلوتہی تدارک مین کرینگے حوالہ کر دینگے -

شرط ششم

گورنمنٹ سکم ہمیشہ مجرمان اور باقیداران و دیگر روپوشان کو جو اونکے علاقے مین اگر متواری یا روپوش ہونگے درصورت ثانی ایک تحریری حکم کسی حاکم انگریزی سے حوالہ کر دینگے اور اگر آمین توقف ہو تو اہلکاران پولس انگریزی کو اختیار رہے کہ تعاقب مجرمان مین علاقہ سکم مین آئین اور اگر وہ پروانہ دستخطی کسی حاکم انگریزی کا دکھائینگے تو اہلکاران راج سکم حتی المقدور مدد گرفتاری مجرمان مذکور مین دینگے

شرط ہفتم

از انجا کہ نااتفاقی اور منافقت جو فیما بین سرکارین سابق ہوئی تھی وہ سب باعث دیوان معزول نام گونگ نامے کے ہوئی تھی لہذا گورنمنٹ سکم وعدہ کرتے ہین کہ نہ نام گونگ نہ کورا اور نہ کوئی اوسکی اولاد مین سے ملک سکم مین آنے پائیگا اور نہ صلاح و مشورے مین شامل ہوگا اور نہ کوئی علاقہ یا اسامی راجہ یا اوسکے کسی عزیز کے پاس جاگیر مین پائیگا -

شرط ہشتم

گورنمنٹ سکم آج کی تاریخ سے تمام روک ٹوک مسافروں کی اور فائدہ تجارت جو درمیان علاقہ انگریزی اور سکم کے ہوتی تھی موقوف کرتے ہین آیندہ بلا مزاحمت آمد و رفت اور تجارت دونون علاقون مین ہوا کریگی اور رعایاے انگریزی جہان چاہین اگر علاقہ سکم مین رہین یا مسافرت کرین اور اپنی اجناس کو جسطرح اور جس جگہ چاہین اپنے منافع پر فروخت کرین اور کچھ محصول سوائے اونکے جو موجب اس عہدنامے کے قرار پائینگے نلیا جائیگا -

شرط نہم

گورنمنٹ سکم وعدہ کرتے ہین کہ جملہ مسافرین اور تجاران و سوداگران ممالک مختلفہ کی حفاظت کیا کرینگے

خواہ وہ علاقہ سکم مین رہتے ہون یا تجارت کرتے ہون یا مسافرت کرتے ہون اور اگر کوئی تجار یا مسافر یا سوداگر انگریزی ولایت زاکوئی فعل خلاف آئین یا رواج ملک سکم کے کریگا تو اوسکی تجویز اوسپر حکام مقیم وار جلنگ کیا کرینگے اور گورنمنٹ سکم ایسے مجرم کو فوراً حکام انگریزی کے سپرد کرینگے کسی حیلہ یا عذر سے اوسکو اپنے پاس نہ رکھینگے سوائے ولایت زاکے اور کوئی رعایا ے انگریزی جو بود و باش علاقۂ سکم مین کرتا ہوگا وہ قوانین سکم کے تابع ہوگا مگر وہ شخص کو سزاے قطع اعضا یا شدا سیت کی نہ دیجائیگی اور ہر ایک مقدمہ سزاے رعایاے انگریزی کی کیفیت مقام وار جلنگ کی اطلاع کیواسطے بھیجی جائیگی۔

شرط دہم

کوئی محصول یا ابواب اجناس پر جو سکم سے علاقۂ انگریزی مین بھیجے جاینگے یا علاقہ انگریزی سے سکم مین آئینگے لیا جائیگا۔

شرط یازدہم

تمام اجناس جو تبت یا بوٹان یا نیپال مین جائین یا اوس راہ سے گذرین گے اوپر گورنمنٹ سکم کو اختیار رہے محصول واجبی جو وہ وقتاً فوقتاً مشتہر کرین لیا کرین کچہ تخصیص مقام روانگی کی نہوگی مگر واضح رہے کہ یہ محصول کسی صورت مین پانچ روپیہ فیصدی قیمت اجناس سے نہ لیا جائیگا اور جب یہ محصول ادا ہوگا تو رونہ اجناس مذکور کا دیا جائیگا جسکے ذریعہ سے اور کوئی محصول اوسپر نہ لیا جائیگا

شرط دوازدہم

اس نظر سے کہ قیمت کی کمی بتلا کر گورنمنٹ سکم سے کوئی فریب نکرے یہ وعدہ ہوا ہے کہ اہلکاران پریمٹ کو اختیار رہے کہ جس جنس کو مناسب تصور کرین واسطے ضرورت گورنمنٹ کے قیمت مظہر مالک پر خرید کرین۔

شرط سیزدہم

درصورتیکہ گورنمنٹ انگریزی کوئی شارع عام واسطے ترقی تجارت کے بنایا چاہین گورنمنٹ سکم اوسمین کچہ عذر پیش نکرینگے بلکہ جو اہلکار اوسکی تیاری کے واسطے مامور ہونگے اونکی حفاظت اور مدد کرینگے اور جب شارع عام مذکور تیار ہو جائیگا تو گورنمنٹ سکم وعدہ کرتے ہین کہ وہ اوسکی

مدت کیا کرینگے اور راستہ پر مقامات قیام مسافران تیار کرا دینگے ۔

شرط چہاردہم

اگر گورنمنٹ انگریزی کی یہ رائے ہو کہ علاقہ سکم مین پیمایش اور تحقیقات دیہات اور جمادات علاقے کی کرین تو اسمین بھی گورنمنٹ سکم کچھ عذر نکرینگے اور جو اہلکار اس کام کے واسطے مقرر ہونگے اونکی مدد اور حفاظت کرینگے ۔

شرط پانزدہم

از انجا کہ نا اتفاقی سابق جو ہوئی تھی اس سبب سے تھی کہ علاقہ سکم مین بردہ فروشی جاری تھی لہذا گورنمنٹ سکم وعدہ کرتے ہین کہ آیندہ جو کوئی بردہ فروشی کریگا یا کسی انسان کو بغرض اوسکے غلام بنانے کے فروخت کریگا اوسکو وہ سزا سخت دینگے ۔

شرط شانزدہم

اس جہت سے رعایا سکم اب بلا مزاحمت اور روک ٹوک کے جہان چاہین جا سکینگے اور گورنمنٹ سکم کو اختیار حاصل ہوگا کہ جو کوئی باشندہ کسی اور علاقہ کا وہان آکر آباد ہوا گر وہ بسیط حکا مجرم یا قیدی نہین ہے تو اوسکو اجازت سکونت کی دینگے ۔

شرط ہفدہم

گورنمنٹ سکم وعدہ کرتے ہین کہ وہ کوئی امر زیادتی یا دشمنی کا نسبت ریاستہاے ہمسایہ کے جو اتفاق گورنمنٹ انگریزی سے رکھتے ہین نہ کرینگے اگر کوئی نزاع یا تکرار فیما بین گورنمنٹ سکم اور علاقجات ہمسایہ کے واقع ہوگا تو اوسکا فیصلہ سپرد گورنمنٹ انگریزی کے ہوگا اور گورنمنٹ سکم وعدہ کرتے ہین کہ جو فیصلہ گورنمنٹ انگریزی کردینگے وہ اونکو منظور ہوگا ۔

شرط ہجدہم

تمام فوج سکم شامل فوج انگریزی کے بخلاف کسی کو ہی علاقے کے ہوگی اور اونکی مدد اور آسایش مین ہمہ تن مصروف رہیگی ۔

شرط نوزدہم

گورنمنٹ سکم اپنے علاقے کا کوئی جزو کسی دوسرے علاقے کے شامل بلا اجازت

گورنمنٹ انگریزی کے نکرینگے۔

شرط بستم

گورنمنٹ سکم وعدہ کرتے ہین کہ کسی دوسرے علاقے کے آدمی مسلح اونکے علاقہ سے بلا اجازت گورنمنٹ انگریزی کے گذر نکرنے پائینگے۔

شرط بست ویکم

سات نفر مجرم جنکی طلبی گورنمنٹ انگریزی سے ہوئی تھی اور جو سکم سے فراری ہوکر علاقہ بوٹان مین پناہ گیر ہوئے ہین اونکے نسبت گورنمنٹ سکم وعدہ کرتے ہین کہ گورنمنٹ بوٹان سے جسطرح ممکن ہوگا دلوادینگے اور اگر کوئی منجملہ اونکے پھر سکم مین آئیگا تو اوسکو فوراً گرفتار کرکے حوالہ حکام انگریزی مقیم دارجلنگ کے کردینگے۔

شرط بست ودوم

بخاطر اسکے کہ مقام سکم مین انتظام قرار واقعی قائم ہو اور پھر بخیال اسکے کہ واسطے دوستی گورنمنٹ انگریزی سے خوب مربوط ہو راجہ سکم وعدہ کرتا ہے کہ وہ اپنی دارالحکومت تبت سے منتقل کرکے مقام سکم مین قرار دیگا اور وہان نو مہینے ہر سال مین رہا کریگا اور گورنمنٹ سکم اقرار کرتے ہین کہ ایک شخص بطور وکیل اونکی طرف سے حاضر باش حکام دارجلنگ رہا کریگا۔

شرط بست وسوم

یہ عہدنامہ بست وسہ دفعات کا قرار پاکر فیما بین ہنوربل آشلی ایڈن صاحب صفیر انگریزی اور ہز ہائی نس سکھونگ کزد سکم پتی مہاراجہ کے بمقام تمانگ بتاریخ دہم ماہ مارچ ۱۸۶۱ء مطابق ۱۲۷۷ فاگن دیپور ۶۱ کے منعقد ہوا اور ایڈن صاحب نے ایک نقل اوسکی انگریزی مین مع ترجمہ بزبان ناگری اور بوٹان کے بمہر اور دستخط ہنوربل آشلی ایڈن صاحب ممدوح اور ہز ہائی نس مہاراجہ کے مہاراجہ سکم پتی کو دیا اور مہاراجہ سکم پتی نے اسیطرح ایک نقل انگریزی مین مع ترجمہ ناگری اور بوٹانی کے بمہر اور دستخط مہاراجہ ہنوربل آشلی ایڈن صاحب کے ہنوربل آشلی ایڈن صاحب کو دیا لہذا صفیر مذکور وعدہ کرتا ہے کہ وہ ایک نقل اوسکی مصدقہ ہز اکسل لینسی وایسرای اور گورنر جنرل بہادر ہند باجلاس کونسل عرصہ چھ ہفتے مین مہاراجہ کو منگا دیگا مگر یہ عہدنامہ بلا انتظار دوسرے

مصدقہ کے تعمیل ہوا کریگا۔

(مہر) دستخط سکیونگ کرد سکم تپی

دستخط الشلی ایڈن صاحب صفیر (مہر)

دستخط کننگ صاحب (مہر)

ہز اکسل لنسی ویسرای اور گورنر جنرل ہند اجلاس کونسل نے بمقام کلکتہ بتاریخ ۱۶ ماہ اپریل سنہ ۱۸۶۱ء تصدیق کیا۔

دستخط سی بو ایچن سن

انڈر سکرٹری گورنمنٹ ہند

سرحدات جنوبی و مغربی

یہ حال سیجرڈلہوزی صاحب کمشنر چھوٹا ناگپور کی رپورٹ سے انتخاب کیا گیا ہے

تعلقہ سنبھل پور

۱ سنبھل پور خاص
۲ برگڈ
۳ رئی گڈ
۴ سکتی
۵ گنگ پور
۶ سارن گڈ
۷ بنی
۸ ہمرا
۹ رراکول
۱۰ سونا پور

تعلقہ پٹنا

۱ پٹنا خاص
۲ پھول جہر
۳ رہاسنیر
۴ کھربار
۵ بندرا نواگڈہ

تعلقہ سرگوجا

۱ سرگوجا خاص
۲ جشن پور
۳ دودھی پور
۴ کورمار
۵ چانگ سرکار

تعلقہ سنگ بھوم

اسمین لارڈ م مفصلہ حاشیہ ہین اون کو سرحدات جنوبی و مغربی کہتے ہین اور وہ سب چار تعلقو نہین منقسم ہین سنبلپور پٹنا سرگوجا اور سنگ بھوم علاقجات سنبلپور اور پٹنا بموجب عہدنامہ ۱۸۰۳ء کے جو راگھوجا بہونسلا سے ہوا تھا گورنمنٹ انگریزی کے ہوا تھا مگر علاقہ رئی گڈہ اسمین شامل نہین تھا کیونکہ رئیس وہان کا وفادار اور خدمتگزار رہا تھا اور اوسکے جلد مین اوسکا علاقہ خاص حفاظت گورنمنٹ انگریزی مین آگیا تھا مگر یہ تمام علاقجات دوبارہ ۱۸۰۶ء مین مرہٹونکو واپس دیا گیا تھا اور مرہٹون نے پھر اوسکو بموجب عہدنامہ ۱۸۱۸ء کے سرکار انگریزی کے سپرد کر دیا تھا

اس انتقال سے جسکی بموجب سنبھل پور اور پٹنا اور اونکے متعلق محال شامل ہوئے تھے یہ فائدہ مترتب ہوا کہ ہاتھی دیگر رئیسان محالات کے ان ذمہ سرکار دسے جدا کیے گئے اور ۱۸۲۱ء مین علیحدہ علیحدہ پٹہ جات زمیداران کو دیے گیے اور اوسکی قبولیت علیحدہ علیحدہ لی گئی گورنمنٹ نے اول سے جاری کرنا قاعدہ عام کا مناسب تصور کیا اور قاعدہ سرسری تجویز ہوا جو حقوق متحقق ہو کر ثابت ہوئے وہ راجہ اور رعایا کے مقرر ہوئے اور تمام رواج ملک جو خلاف قاعدہ اقوام دی لیاقت کے تھے وہ بھی جاری اور قائم رہے اور درباب لگذاری کے وہ قاعدہ تجویز ہوا کہ جس سے کمی بنسبت محصول گورنمنٹ مرہٹا کے پائی جاوے صرف بہ نسبت مقام رئی گڈہ کے جسکے ساتھ عہدنامہ نمبر ۱۱ ۱۸۱۹ء مین قرار پاکر بندوبست استمراری ہو گیا تھا

باقیماندہ محالون کا بندوبست سیعادی ہوا اور وہ پھر ۱۸۲۷ء مین بروے کار آیا گو اس سن مین بندوبست پنجسالہ ہوا تھا مگر دوبارہ بندوبست کا نوبت نہین ہوا اور وہی قائم رہا ایک اقرارنامہ بطور نمونہ اسکا بھی نمبر ۵۲ مین درج ہوتا ہے۔

علیحدہ عہدنامہ جو متفرق رئیسون سے لیا گیا تھا وہ بھی نمبر ۵۳ پر درج ہے اسکے رو سے اول رئیسون نے عہد کیا تھا کہ وہ لوگ بانصاف اور درست معاملگی کا رجوڈیشل اور پولیس انجام دینگے ان رئیسون کے اختیارات سزا دہی حبس مدت سالہ تک ہین۔

سنبھل پور خاص ۱۸۴۹ء مین ضبط سرکار ہوگیا تھا اور ۱۸۳۳ء مین زمیدار برگڈہ پر علت سرکشی کی ثابت ہوئی اور اوسکا علاقہ ضبط ہوکر راجہ رئی گڈہ کو عنایت ہوا۔

باقیماندہ محال اوسیطرح پر رہے جسطرح بندوبست ۱۸۲۶ء مین قائم ہوئی تھے باستثنا گنگ پور اور بنی کے تمام محالات سنبل پور اور پٹنا کے زیر حکومت سپرنٹنڈنٹ محالات کٹک کے ہوئی۔

علاقجات سرگوجا کے ۱۸۱۷ء مین حوالہ سرکار ہوئے اور ۱۸۱۸ء مین گورنمنٹ نے ایک سپرنٹنڈنٹ واسطے انتظام ملک کے سرگوجا روانہ کیا اس ملک مین باعث فساد و فیما بین بدنظمے جاری اور سارہی تھی ۱۸۲۰ء اور ۱۸۲۵ء مین عہدنامجات نمبر ۶۴ و نمبر ۶۵ رئیس سرگوجا کے ساتھ منعقد ہوئے اور ۱۸۱۹ء مین عہدنامجات نمبر ۶۶ و نمبر ۶۷ رئیس جشپور اور کوریا سے لیکنے اور کوریا کے ماتحت اسوقت مین چانگ سرکار تھا لیکن ۱۸۴۸ء مین ایک عہدنامہ جداگانہ نمبر ۶۸ کوریا اور چانگ سرکار کے ساتھ قرار پایا۔

علاقہ اودی پور اس سبب سے بطور منضبطہ متصور کیا جاتا تھا کہ دہرج سنگہ رئیس کی نسبت جرم قتل ثابت ہوا تھا ۱۸۶۰ء مین یہ علاقہ سپرد لعل بند ہیشیری پرشاد سنگہ دیو بہادر کے ہوا اور عہدنامہ نمبر ۶۹ اوس سے منعقد ہوا۔

ملک سنگ بھوم کبھی مفتوحہ مرہٹون کا نہین ہوا اور بطور قدیم خراج گزار کسیکا نہ تھا مگر ۱۸۱۸ء مین راجہ گھنشیام سنگھ نے دوستی گورنمنٹ انگریزی کی استدعا کی غرض اس استدعا دوستی سے یہ تھی کہ اوسکی رفاقت اپنے رشتہ داران راجہ سرکلا اور ٹھاکر گھرسوان سے ثابت ہوا اور کچھ غرض

یہ بھی تھی مدد حاصل کرکے قوم سرکش لرکا کول کی سرکوبی کرے اور راونکو مطیع اپنا گردانے مگر راجہ مذکور کی بزرگی اوپر اوسکے دونون رشتہ داران مذکورہ بالا ثابت اونمنظور نہین ہوئی اور اوس سے عہدنامہ نمبر ۷ صرف بہ نسبت اوسکے اپنے علاقہ کے لکھا گیا اور تحقیق معلوم ہوتا ہے کہ عہدنامجات علیحدہ علیحدہ راجہ سرگجا اور ٹھاکر کھرسوان سے ہوئے تھے مگر وہ موجود نہین ہین۔

علاقہ راجہ سنگ بھوم جو بعد ازین بنام راجہ پوراہاٹ مشہور ہوا بجرم بلوہ ۱۸۳۷ء ضبط سرکار ہوگیا

اقوام لرکا کول ۱۸۲۱ء مین سرہوئی اور عہدنامہ نمبر ۱ اونسے لکھا گیا بموجب اوسکے اونھون نے عہد کیا کہ وہ تابعداری گورنمنٹ انگریزی کے کیا کرینگے اور اپنے ائیسون کو محصول مقررہ ادا کیا کرینگے مگر چونکہ وہان غارتگری اکثر ہوتی تھی لہذا ۱۸۳۶ء مین فوج کشی اونپر ضرور متصور ہوئی اور اب دوبارہ قول وقسم زبانی ہوئی کہ وہ تابعداری گورنمنٹ کی کیا کرینگے اور محصول ادا کیا کرینگے بسال آیندہ ہر ایک رئیس کے ساتھ پٹہ اور قبولیت ہوئی اور پٹہ مین بہت شرائط جو اونھون نے تسمیۂ بانی کین بتھین تحریر ہوین ترجمہ اوسکا ذیل مین تحریر ہوتا ہے

آیندہ جب کوئی رئیس جدید مقرر ہوتا ہے تو اوسکے ساتھ پٹہ جدید ہوتا ہے اور عہود و شرائط مجدداً ہوتے ہین اور اوس سے قبولیت اور قسم نامہ لکھا لیا جاتا ہے ۱۸۳۷ء مین اکثر اقوام لرکا کول جب داراجہ پوراہاٹ کے ہوگئے تھے مگر جب انتظام ہوگیا تو وہ پھر وہی کاروبار اطاعت مین مصروف ہوئے کل آمدنی ضلع کی قریب ۵۰۰۰ کے ہے اور اخراجات مع خرچ پلٹن پولیس قریب ۴۰۰۰ کے ہے

ترجمہ سند یعنی پٹہ جو کپتان ٹکل صاحب نے راؤ رای مانکی کوسلا پوسی والے کو جو بریر مین واقع ہے بتاریخ ۱۰۔ ماہ دسمبر ۱۸۳۸ء دیا تھا۔

راو رای مانکی کوسلا پوسی والہ علاقہ بریر معلوم کرو

کہ علاقہ مانکی بریر مین تمکو دیا جاتا ہے لہذا یہ سند حسب الحکم صاحب اجنٹ گورنر جنرل مرقومہ ۱۰۔ ماہ دسمبر ۱۸۳۸ء تمکو دیجاتی ہے اسکے مطابق تم کاربند ہو حسب وعدہ تمھارے جو تمنے روبرو اجنٹ گورنر جنرل اور اسسٹنٹ کمشنر بہادر کے کیا ہے تمپر ذمہ داری تمام جرائم کی مثل دزدی قتل ڈکیتی قطاع الطریقی غارتگری وغیرہ جو تمھارے علاقے مین واقع ہون ہوگی اور اگر تاریخ مقررہ پر

تمھارے علاقے کا محصول وصول نہوا تو تم بذات خود ذمہ دار اوسکے تصور کیے جاؤگے اور مالگذاری سرکار جمعبندی حال یا جو آیندہ جمعبندی ہو تحصیل ہوگا تم اپنا کام متعلقہ ہوشیاری کرو اور مجرمان کو گرفتار کرکے تمکو حوالہ کرنا ہوگا تمکو مناسب نہوگا کہ تم کسی مجرم کو چشم پوشی کرکے مفرور ہونے دوگے گو وہ تمھارا رشتہ دار ہو یا تمکو کچھ نفع بطور رشوت ملا ہو اگر کوئی مجرم علاقہ غیر تمھارے علاقے مین آکر پناہ گیر ہو تو تم اوسکو فورا گرفتار کرکے سپرد عدالت کرو اگر تم اونکی نسبت کچھ رعایت کروگے یا اونکو مخفی رکھوگے تو تمھاری ہوشیاری سے بعید ہوگا اگر کوئی دزدی قتل ڈکیتی قطاع الطریقی غارتگری وغیرہ تمھارے علاقے مین واقع ہو تو تم اوسکی رپورٹ عدالت کو کروگے اور تمکو اختیار دیا جاتا ہے کہ مقدمات خفیفہ مثل تکرار زبانی دشنام دہی وغیرہ تم خود فیصلہ کرکے اوسکی کیفیت عدالت مین مرسل کیا کرو۔

تمکو ہمیشہ وفادار رہنا چاہیے اور جو احکام ہماری اجلاس سے نافذ ہون یا بعد ہمارے ہمارے قائم مقام سے صادر ہون اونکی تعمیل کرنی ہوگی تمھاری مدد کے واسطے تمھارے علاقے کے ہر ایک موضع مین ایک ذمہدار مقرر ہوا ہے وہ تمھارے حکم کی تعمیل کرینگے اور وہ اقرار روبرو ایجنٹ گورنر جنرل اور اسسٹنٹ کمشنر اس بات کا کرینگے کہ وہ اپنی مالکی کے حکم کی تعمیل کیا کرینگے اور اوسکی مدد کرینگے جو کچھ نیک رہ اونکے علاقے مین واقع ہوگا اوسکی کیفیت وہ مالکی کو دیا کرینگے اور اگر مالکی اوسوقت وہان نہونگے تو وہ نائب مالکی کے پاس کیفیت مذکور روانہ کیا کرینگے اگر تم بیمار ہو کر یا کسی اور وجہ سے کسی اور مقام کو جاؤنگا تو بجاے میرے دوسرا صاحب اس کام کے انجام دہی کے واسطے تجویز ہوکر مقرر ہوگا سوائے اسکے اگر تمکو حکم دربارہ گرفتاری کسی مجرم کے اسسٹنٹ کمشنر یا کلکٹنگ اسسٹنٹ کمشنر کے اجلاس سے دیا جاے تو تمکو لازم ہے کہ اوسکو گرفتار کرکے حاضر عدالت کروگے اور اگر مجرم تمھارے علاقے سے بھی فراری ہوکر کسی اور مقام پر چلا جاے تو تمکو لازم ہوگا کہ اوسکا سراغ لگا کر اوسکو وہانسے گرفتار کرو اور اگر کوئی اور مالکی علاقہ غیر کا واسطے گرفتاری کسی مجرم کی تمسے مدد چاہے تو تمکو لازم ہے کہ فورا تم اوسکی مدد کرو کچھ حیلہ یا عذر نکرو تاکہ مجرم گرفتار ہوا گر تم بیمار ہو جاؤ یا کسی اور مقام پر کار ضروری کے واسطے جاؤ تو تمکو چاہیے کہ یہانکے کام کیواسطے اختیار اپنے نائب کو دے جاؤ اور نائب کو گورنمنٹ نے ان امور کے

واسطے مقرر کیا ہے سواے اسکے اگر تمکو معلوم ہو کہ کسی مقام پر تمکو عرصہ لگے گا تو تمکو لازم ہے کہ اپنے وہان جانے کی اطلاع عدالت کو کرو تاکہ تمکو بھی فکر نہو اگر کوئی راجہ یا بوزمیندار یا کاپردانہ تمکو کچھ تحریر کرے تو تم کسی حیلہ یا عذر سے اپنے عہدے سے انحراف نکرنا بخلاف اسکے تمکو لازم ہوگا کہ تم آئندہ تحریر کو گرفتار کرکے بخدمت صاحب اسسٹنٹ کمشنر یا کسی اور افسر کے روبرو حاضر کرو گے اگر کوئی شخص تمھارے علاقے مین مفسدہ برپا کرے تو تم اپنی فوج جمع کرکے اوسکو گرفتار کرکے سپرد عدالت صاحب اسسٹنٹ کمشنر کرو اگر مفسدہ پرداز مذکور تمھارے علاقے سے مفرور ہوکر دوسرے علاقے مین چلا جائے تو تم وہان جاکر اوسکو گرفتار کرکے سپرد عدالت کرو اور کسی حیلہ اور عذر سے اوسکو فراری ہونے دو تمکو لازم ہے کہ ہمیشہ بموجب شرائط مذکورہ بالا کے کاربند ہو تمکو پٹہ جداگانہ ملے گا اور تمکو دس روپیہ فیصدی مالگزاری سرکاری آمدنی علاقہ سے ملیگا اگر تم ادای مالگزاری سرکار مین غفلت کروگے تو جو دس روپیہ فیصدی تمکو دینے کا وعدہ ہوا ہے وہ تمکو نہ ملیگا اور پٹہ مالکی ہونے کا تمسے واپس لیا جائیگا اور دوسرے کے نام ہوجائیگا لہذا اس تحریر کو تم اپنے پاس بطور سند رکھو۔

ترجمہ پٹہ جو کپتان مکل صاحب نے راو رای مانکی کو سلیا پوسی والہ واقع اپیر کو بتاریخ ۱۹ ماہ مارچ ۱۸۳۹ع کو دیا۔

باو ریا مانکی کو سلیا پوسی والہ واقع سیٹہ نتوریا معلوم کرو دیہات مفصلۂ ذیل تمہارے سپرد ہوئے ہین اور تم مانکی ان دیہات کے مقرر ہوئے لازم کہ ان دیہات کی رعایا کو تم راضی اور آباد رکھو تمکو لازم ہے کہ احکام گورنمنٹ کی تعمیل مین ہمہ تن مصروف رہو اور اس علاقے کی مالگزاری بموجب جمعبندی کے تحصیل کرکے خود داخل کرو جو آمدنی کسی موضع کی داخل ہوگی منجملہ اوسکے ششم حصہ مونڈا کو دیا جائیگا اور جو باقی رہیگا اوسکا دہم حصہ تمکو ملیگا اسواسطے یہ پٹہ تمکو دیا جاتا ہے

یہان بتفصیل دیہات درج ہے

نمبر ۶۱

قبولیت مقبولۂ راجہ جوجہار سنگھ راجی گدہ والہ بتاریخ ۲۵ ماہ مئی سنہ ۱۸۱۹ عیسوے

چونکہ بندوبست استمراری تمام راجی گدہ کا مع اوسکے پٹہ وپکا تارا پور اور خاص راے گدہ سنہ ۱۲۲۶ اور سمبت ۱۸۷۵ سے میرے ساتہ ہوا ہے مین راجہ جوجہار سنگہ راجی گدہ والہ بخوشی منظور کرکے اقرار کرتا ہون کہ بلا عذر سالانہ محصول ۳۱ مہر کا گورنمنٹ انگریزی کو بطور نذرانہ دیا کرونگا اور یہ مالگذاری ایک ہی قسط مین بماہ چیت ادا ہوگی۔

نمبر ۶۲

قبولیت مقبولۂ مہاراجہ بھوپال دیوپٹنا والہ مرقومۂ تاریخ ۱۷ ماہ فروری سنہ ۱۸۲۷ع

چونکہ تمام خالصہ پٹنہ کا جو میری زمینداری ہے میرے ساتہ بندوبست پنجسالہ سنہ ۱۲۳۶ سے سنہ ۱۲۴۰ سال ناگپور مطابق سنہ ۱۸۲۶ سے سنہ ۱۸۳۰ تک بجمع سالانہ سکہ روپیہ ۵ جو برابر ۱ لاکھ ۸ ہزار ہے کے ہوتا ہے مع مال وابواب معمولی و دیگر حقوق اور باستثنا زمین لاوارث وخیرات وجاگیر بشمولیت مین مہاراجہ بھوپال دیوپٹنا والہ بخوشی وبلا تقسیم غیرے اس اقرارنامہ کو منظور کرتا ہون اور اقرار کرتا ہون کہ اقساط مقررہ بلا عذر خشکی وغرقی تاریخ مقررہ پر سال بسال سنبھل پور مین ادا کیا کرونگا مین اپنی رعایا کو راضی اور خوش رکھونگا اور ایسی تدابیر کرونگا کہ جس سے میرے علاقے کی بہتری ہو مین کسی مجرم کو مثل مجرم قطاع الطریق ڈکیتی و دزدی وغیرہ اپنے علاقے مین پناہ ندونگا اور اگر کسی ایسے مجرم کو مین اپنے علاقے مین گرفتار کرون تو مین اوسکو عدالت سے سزا دلواؤنگا اور کچہ میرے علاقے مین واقع ہوگا اوسکی کیفیت حکام کو دیا کرونگا۔

یہان تفصیل دیہات کی درج ہے

نمبر ۶۳

ترجمۂ قبولیت جو مہاراجہ مہاراج سہاے سنبھل پور والہ نے درباب درست کارروائی اختیارات پولیس وفوجداری بتاریخ ۲۲ ماہ فروری سنہ ۱۸۲۷ع داخل کیا۔

چونکہ مین مہاراجہ مہاراج سہائے سنبھل پور والہ کو اختیارات دادہی اور پولیس اپنے علاقے کے گورنمنٹ سے ملے ہین اور مین نے بخوشی اوسکو منظور کیا ہے لہذا مین اقرار کرتا ہون ایمانداری اور ہوشیاری سے کارمفوضہ اپنا سرانجام دونگا اور تمام مقدمات دیوانی بلاپاسداری یا جانب داری کے بدل فیصلہ کیا کرونگا جو مقدمات میرے روبرو پیش ہونگے اونکی سماعت اور تحقیقات مناسب کیا کرونگا اور ایسی کوشش کرونگا کہ کسی فریق کو باعث ناراضامندی کا نہوگا اگر فریقین پنچایت پر راضی ہونگے تو مین پنچایت اوسکی منظور کرونگا اور پنچون کو ہدایت کرونگا کہ ازروی انصاف اور بلاجانب داری فیصلہ کرین مین فوراً تحقیقات مقدمات سنگین مثل ڈکیتی خانگری مجروحی قتل لقب زنی دزدی قطاع الطریقی وغیرہ جو واقع ہونگے کرونگا مجرمونکو گرفتار کرکے اظہارات اونکے قلمبند کرکے فیصلہ بے روی ورعایت جاری کرونگا اور جو کچھ میرے علاقے مین واقع ہوگا اوسکی کیفیت حکام کو لکھا کرونگا اور بتاریخ پنجم ہر ماہ نقشہ جرائم ارسال کیا کرونگا اور ہرگز مجرم اخفاے واردات کا نہونگا مین خود کسی رعیت پر زیادتی نکرونگا اور نہ کسی اپنے عملے کو اجازت زیادتی کرنے کی دونگا اور نہ مین کسی سے سختی کرکے یا قید کرکے کچھ نذرانہ ممنوع تحصیل کرونگا اور مال لاوارث مین نہ لونگا کیونکہ ایسا اسباب مال سرکار گورنمنٹ ہے جب کبھی ایسا مال مجھے دستیاب ہوگا مین اوسکی کیفیت گورنمنٹ کو لکھا کر منتظر حکم کا رہونگا اگر کوئی شرائط مرقومہ بالا مین سے فروگذاشت ہوئے تو مین بذات خود ذمہ دار اوسکی تعمیل کا ہونگا اور اگر میری نسبت انحراف شرائط سے ثابت ہو تو مین مستوجب اوس سزا کا ہونگا جو میری نسبت واسطے ایسے جرم کے مناسب متصور ہوگا فقط

نمبر ۶۴

قبولیت راجہ امرسنگھ زمیدار سرگوجی واقع تاریخ ۱۵ ماہ جون سنہ ۱۸۲۰ء

چونکہ بحکم خاص جناب نواب گورنر جنرل بہادر با جلاس کونسل مین راجہ امرسنگھ گدی نشین راج سرگوجی ہوا مین وعدہ کرتا ہون مین بدل متابعت گورنمنٹ انگریزی کی کیا کرونگا اور کبھی اونکی اطاعت سے انحراف نہ کرونگا جو بالگذاری ادا کرنیکا وعدہ کیا ہے وہ ادا کرونگا اور کوئی عذر کمی کا پیش نکرونگا

نمبر ۶۵

پٹہ جو راجہ امر سنگھ سرگوجی والے کو بتاریخ ۲۴ ماہ فروری ۱۸۲۰ء کو دیا گیا

چونکہ حسب منظوری گورنمنٹ تمام پرگنہ سرگوجی مع زمین خالصہ و پٹہ کا بندوبست ساتہ راجہ امر سنگھ کے واسطے پانچ سال کے سنہ ۱۲۲۹ سے سنہ ۱۲۳۳ تک بجمع سالتمام سکہ روپیہ تین ہزار اور ایک روپیہ مع مال و سائر ابواب معمولی و محصول پرمٹ و جلکر و بنکر تاڑ و مہوا و باغ باستثنا زمین لاخراج لاوارث و نیز ایسے ابواب جو گورنمنٹ سے ممنوع ہین ہوا ہے اور راجہ مذکور نے وعدہ ادا کرنے مالگذاری کا باقساط بلا عذر خشکی و آفات ارضی و سماوی کیا ہے اب راجہ کو لازم ہے کہ اپنے علاقے کی بہبودی مین کوشش کرے اور اپنے زمینداران و جاگیرداران و رعیت اور تمام باشندگان کو خوش اور راضی کردے و زر مالگذاری سرکار بتاریخ مقررہ پر خزانہ گورنمنٹ مین باقساط موعودہ داخل کرے اوسکو لازم ہے کہ جسکی غرقی یا مفروری رعایا کا عذر پیش کرے اوسکو لازم ہے کہ زمین آباد کا تردد کرا کر کاشتکاری کو ترقی دے اور اپنے علاقے مین کسی دزد یا قطاع الطریق وغیرہ مجرم کو پناہ نہ دے تمام آدمیان مشتبہ کو گرفتار کرکے سزا کو پہنچائے اور جو احکام نام اوسکے افسران گورنمنٹ صادر کرین اونکی تعمیل کیا کرے اور جو واردات اوسکے علاقے مین ہوا کرے اوسکی اطلاع گورنمنٹ کو بلا تامل کیا کرے۔

یہان تفصیل اقساط درج ہے

نمبر ۶۶

قبولیت راجہ رام سنگھ زمیندار جشپور مرقومہ تاریخ ۸ جون ۱۸۱۹ عیسوے

چونکہ بندوبست تمام پرگنہ جشپور اور اوسکے متعلق کوریا کا جو پرگنہ سرگوجی مین واقع ہے سرکار گورنمنٹ انگریزی نے میرے ساتہ کیا ہے کہ مین گورنمنٹ کو ایک ہزار سکہ رائج الملک یعنی ناگپور روپیہ جو برابر سکہ کمپنی المامعہ کے ہوتا ہے ادا کیا کرون مین راجہ رام سنگھ زمیندار پرگنہ جشپور بخوشی اور رضامندی اور بلا ترغیب کے اقرار کرتا ہون کہ روبرو سے کپتان سنوک صاحب سپرنٹنڈنٹ سرگوجی کا کہ مین ہرگز عذر کسیطرح کا بابت ادا نکرنے مالگذاری کے نہ کرونگا بلکہ بموجب قسط بندی مفصلۂ ذیل کے مین سال بسال بموجب اقساط کے سمت ۱۸۷۶ سے ادا کرنا شروع کرونگا اور یہ پٹہ

خزانہ رانی شیو کنور زمیندار سرگوجی مین معرفت لعل ہرنرائن سنگہ تحصیلدار رانی صاحبہ کے ادا کرتا رہونگا

یہان تفصیل اقساط درج ہے

نمبر ۶۷

قبولیت راجہ غریب سنگہ کوریا والہ مرقومہ تاریخ ۲۴ ماہ دسمبر ۱۸۱۹ عیسوی

چونکہ بندوبست پرگنہ کوریا کا جو میرا علاقہ ہے کپتان سنوک صاحب سپرنٹنڈنٹ سرگوجی نے میرے ساتھ کیا کہ مین سالانہ جمع اسامی ہر سنہ ۱۲۲۶ف سے ادا کرون مین ملا غریب احدے اور سنجیشی اور رضامندی اپنے اقرار کرتا ہون کہ مالگذاری مذکورہ بالا سال بسال گورنمنٹ انگریزی کو قسط بقسط موجب اقساط مفصلہ ذیل کے ادا کیا کرونگا اور بغیر کسیطرح کا بیچ ادا کرنے مالگذاری مذکور کے پیش نکرونگا۔

یہان تفصیل اقساط درج ہے

نمبر ۶۸

قبولیت راجہ امول سنگہ مالک پرگنہ کوریا مرقومہ تاریخ ۲۴ ماہ جنوری ۱۸۲۰ع

چونکہ بمنظوری گورنمنٹ مندرجہ چٹھیات صاحب سکرٹری نمبر ۲۰ مرقومہ ۱۷ ماہ مئی ۱۸۲۰ عیسوی ونمبر ۴۸ مرقومہ ۵ ماہ جولائی سنہ مذکور مین اجنٹ گورنر جنرل مقام رانچی واقع چھوٹا ناگپور نے تم راجہ امول سنگہ زمیندار اور مالک پرگنہ کوریا کے ساتھ بندوبست پرگنہ مذکور کا جسمین سامہ اصلی اور داخلی شامل ہین کیا ہے اور تمام زمین مزروعہ وغیرہ مزروعہ جنگل پہاڑ جھیل بیل چشمہ تالاب چاہات پختہ اور خام جلکر بنکر ٹیکر تالاب خام باغات تاڑ و مہوہ و انبہ شہرا اور غیر شمہ بجمع سالانہ اسامی بابت دس برس کے ۱۲۵۵ف سے ۱۲۶۴ف تک باستثنا زمین لاخراج خیرات بشنو پریت انبہ برہموتر و سب اوتر ابواب وسائر و گنجیات تہ بازاری دان و دیگر ابواب بازار دیا ہے تمکو لازم ہے کہ تمام رعایا اور پاہی کاشت اسامیون کو اور علاقہ داران پرگنہ کو راضی اور خوش رکھو اور تدابیر مناسبہ واسطے بہبودی علاقہ و تحصیل مالگذاری عمل مین لاؤ تمکو لازم ہے کہ ترقی زراعت کی کرو اور ثمرہ اپنی کوشش کا

نمایان کرو اور تمکو چاہیے کہ مالگذاری سرکار موجب بندوبست اور جمع بندی علاقہ کے سال بسال و قسط بقسط بلا عذر ادا کیا کرو اور تمکو بعد سال تمام رسید ملا کریگی اور تمکو لازم نہین کہ ابواب مفصلۂ ذیل جو گورنمنٹ نے منع کیے ہین تحصیل کرو یعنی رقم سائر زکات گنجیات تہ بازاری و دیگر ابواب اور تم اپنے عملہ کو بھی منع کرو کہ یہ ابواب تحصیل نکرین تم کسیکو زمین معافی بغیر منظوری گورنمنٹ ندوگے اور تمکو کچہ اختیار یا وہ پیداوار طلا و نقرہ و کویلہ و الماس وغیرہ معدنیات کے جو پرگنہ کوریا مین ہین حاصل نہین ہے یہ سب مال سرکار متصور ہین تم ہرگز عذر خشکی و غرقی و معذوری رعایا کا بہ نسبت ادا کرنے مالگذاری مجوزہ کے پیش نکروگے ایسے عذرات تمہارے مسموع نہونگے اپنے علاقے کے ہر ایک گوشے کی نگرانی رکھو کوئی فعل قبیحہ واقع نہونے پاوے چوروں کی نگہبانی کرو اور مسافرین کو بلا مزاحمت آمد و رفت کرنے دو تم اپنے علاقے مین کسی رزو یا ڈکیتی یا ٹھگ یا قزاق یا دیگر قسم کے بدمعاش کو پناہ گیر نہونے دو اور تم ایسی ہوشیاری اور تدابیر مناسب کے ساتھہ کارروائی کرو کہ کوئی اپنے ہمسایہ پر زیادتی نکرنے پاوے اور جرائم سنگین مثل مکینی راہزنی ٹھگی و زدی وغیرہ مسدود ہون اور جو کچہ منافع تم ترقی زراعت سے حاصل کروگے وہ تمھارا ہوگا تمکو بلا تامل اطاعت گورنمنٹ کرنی چاہیے اور ہرگز کسیطرح کوئی مختار نافرمانی ظاہر نہو اور جب تک کہ کوئی حاکم منجانب گورنمنٹ مقرر ہو تم کارپولس سرانجام دوگے تمام مقدمات پولس و فوجداری خفیف خواہ سنگین سب تم تحقیقات سبب منظوری حکام کرکے تجویز اور تصفیہ کروگے اور رپورٹ اوسکی ارسال کیا کروگے تم مثل دیگر زمینداران کے کار پولیس انجام دوگے اور جب وقت تقرری حاکم انگریز آئیگا تو وہ نگرانی پولس اور تحقیقات مقدمات دیوانی و فوجداری کیا کریگا مگر اوسوقت مین بھی تم کارپولس سرانجام کیا کروگے تم ذمہ دار واردات کے جو ہمارے علاقے مین ہونگی متصور ہوگے اور تمکو وہی اختیارات پولس حاصل ہونگے جو علاقہ داران جبل پور اور ساگر کو حاصل ہین اور تمھاری ذمہ داری بھی اوسی قسم کی ہوگی جیسے اونکی ہے تم کسی مقدمے کو مخفی نکروگے بلکہ فیصلہ بلا جانب داری کیا کروگے تم اپنے نقشجات و رپورٹ ہاے مقدمات فوجداری بخدمت ایجنٹ گورنر جنرل بہادر کے ارسال کیا کروگے اگر تم مالگذاری سرکار ادا نکروگے اور اگر یہ امر ثابت ہوگا کہ تم غفلت کار پولس مین کرتے ہو یا فرمانی احکام کرتے ہو یا امور تعدی اور ظلم کے بہ نسبت اپنی رعایا کے کرتے ہو یا کسیکو صلاح اور مشورہ بداوہ بدون دیتے ہو تو تمام زمینداری کا

پر سکنے کی ضبط سرکار ہوگی اور تمکو کیہ تعلق اوس سے نرہے گا اس بارہ مین تاکید ہے تمکو لازم ہے
کہ ہر امر مین بہت ہوشیار اور نگران رہو۔

اور اسی تحریر کے مطابق ایک تحریر زمیندار دیگر کے ساتھ بھی ہوئی ہے۔

نمبر ۶۹

ترجمہ سند جو راجہ بندہیلہ ہری پرشاد سنگہ دیو بہادر اودے پور والے کو صاحب کمشنر چھوٹا ناگپور
نے بتاریخ ۱۲ ماہ دسمبر ۱۸۳۸ء دی۔

چونکہ بالعوض خدمات وفاداری و نمک حلالی جو کرنے کی ہین تمکو پرگنہ اودے پور مع خطاب
راجہ بہادر اور ایک قبضہ شمشیر اور سند دستخطی والسروی اور کورنر جنرل بہادر کشور ہند عطا ہوا اور
چونکہ مبلغ چار لاکھ مالگزاری پرگنہ مذکور اودے سرکار رتنپور ہلی اور مبلغ پانچ ہزار روپیہ آمدنی پرگنہ مذکور
سے رانی مان کنور وبیوہ نرسنگہ دیو راجہ معزول اودے پور کو دیا جاتا ہے اور چونکہ مبلغ یک روپیہ
فی پور گورنمنٹ سے خاندان دہراج سنگہ دشیوراج سنگہ کو بطور مدد خرچ کے دیا جاتا ہے تو یہ
رقوم بھی سب تمھارے ذمہ عائد ہوتے ہین لہذا تمکو ضرور ہے کہ خزانہ سرکار مین تین قسط کرکے
مبلغ چار لاکھ پانچ ہزار بابت مالگذاری پرگنہ ادا کیا کرو اور مبلغ عا۔ بابت پنشن رانی مان کنور کی تا حین حیات
اوسکے دیتے رہو اور بالفعل ایک روپیہ فی یوم بطور مدد خرچ کے خاندان دہراج سنگہ دشیوراج سنگہ
کے دیا کرو اور جو آیندہ اونکے خرچ کی نسبت تجویز ہوگا اوسکی تعمیل بلا عذر کرنی ہوگی اور تم علاقہ پر
قابض رہو اور اور جو اولاد ذکور اس خاندان کی ہوگی وہ آیندہ بھی قابض رہے گی اور جو خدمت
گورنمنٹ تمھارے لائق متصور کرینگے وہ تمکو کرنی ہوگی اور رفاقت مین ثابت قدم رہنا ہوگا۔

دستخط ای ٹی دالٹن صاحب
کمشنر چھوٹا ناگپور

ترجمۂ قبولیت جو راجہ بندہیشری پرشاد سنگھ بہادر اودی پور والے نے بتاریخ ۱۲ ماہ دسمبر سنہ ۱۸۶۱ع مطابق ۱۵ ماہ اگہن سنہ ۱۹۱۸ف کے داخل کیا۔

چونکہ مجھ بندہیشری پرشاد سنگھ بہادر کو مہربانی گورنمنٹ پر گنہ اودی پور عطا ہوا ہے اور خطاب راجہ بہادر اور نیز ایک قبضۂ شمشیر اور سند بتخطی ہز اکسل لنسی والسروی اور گورنر جنرل بہادر کشور ہند عنایت ہوا اور چونکہ سالانہ محصول ادائے پرگنہ مذکور کا مبلغ جاوید قرار پایا اور نیز چونکہ مبلغ پانصد روپیہ آمدنی پرگنہ سے رانی مان کنور جیوہ سنگھ دیو راجۂ مزول اودی پور کو دیا جاتا ہے اور مبلغ یک روپیہ فی یوم گورنمنٹ خاندان مہراج سنگھ اور شیوراج سنگھ کو بطور مدد خرچ دیتے ہیں تو یہ مجھ پر فرض عین اور عین فرض ہے کہ یہ سب روپیہ میں دیا کروں میں اسواسطے اقرار کرتا ہوں اور لکھدیتا ہوں کہ ہر سال مبلغ جاوید میں اقساط وار میں ادا کیا کرونگا اور مبلغ پانصد روپیہ رانی مان کنور کو تا حین حیات دیا کرونگا اور بالفعل میں ایک روپیہ فی یوم واسطے پرورش خاندان مہراج سنگھ اور شیوراج سنگھ کے دونگا اور آیندہ دو روپیہ اونکی پرورش کے واسطے صاحب کمشنر بہادر چھوٹا ناگپور تجویز کرینگے وہ میں بلا عذر منظور کرونگا اور جو علاقہ مجھے عطا ہوا ہے وہ میں اپنے قبضے میں رکھونگا اور میری اولاد ذکور کے قبضے میں بعد میرے رہیگا اور میں ہمیشہ نمک حلالی اور وفاداری بدل نسبت گورنمنٹ انگریزی کے کیا کرونگا اور آمادہ خدمتگزاری رہونگا جس کام و خدمت کا مجھے حکم ہوگا وہ میں تعمیل کیا کرونگا لہذا یہ چند کلمہ بطور اقرارنامہ لکھدیا کہ وقت پر کام آوے

دستخط بندہیشری پرشاد سنگھ دیو

راجہ اودے پور

ترجمۂ عہدنامہ جو راجہ بندہیشری پرشاد سنگھ دیو بہادر اودے پور والے نے درباب انتظام پولس بتاریخ ۲۲ ماہ دسمبر سنہ ۱۸۶۱ع مطابق ۱۵ ماہ اگہن سنہ ۱۹۱۸ف داخل کیا۔

چونکہ کاروبار پولس پرگنۂ اودے پور کے گورنمنٹ نے میرے سپرد کیے اور میں نے بلا ترغیب اور رضامندی اپنی کے منظور کیے اسواسطے میں اقرار کرتا ہوں اور لکھدیتا ہوں

کہ مین کاروبار مذکور ایمانداری اور دیانت داری سے انجام کرونگا اور جو کوئی مقدمہ قرضہ وغیرہ کا ہوگا مین بلا جانب داری اور بدیانت فیصلہ کرونگا اور جو عذرات پیش ہونگے اونکی سماعت کرونگا اگر فریقین راضی ہونگے کہ اونکا مقدمہ پنچایت سے فیصلہ ہو تو مین پنچ مقرر کردونگا اور اونکو ہدایت کرونگا کہ بلا جانب داری فیصلہ کرین مقدمات سنگین فوجداری مثل ڈکیتی و غارتگری و قتل و مجروحی و نقب زنی و دزدی و قطاع الطریقی وغیرہ جو میری حکومت مین واقع ہونگے مین اونکی تحقیقات کماحقہ کرکے اور مجرمان کو گرفتار کرکے بلا پاسداری احدے تجویز کرونگا اور تمام ان مقدمات کی رپورٹ مین صاحب کمشنر بہادر کی خدمت مین ارسال کیا کرونگا اور وہ مقدمات جنمین سزا حبس دوسال سے زیادہ میری راے مین مناسب ہوگی اونکی تحقیقات قرار واقعی کرکے واسطے حکم کے بخدمت صاحب کمشنر بہادر ارسال کرونگا کیونکہ یہی رواج اس کمشنری مین ہے اور کوا خذ ماہوار کی مین دوسرے مہینے کی پانچ تاریخ کو روانہ کیا کرونگا اور کسی جرم کا اخفا نکرونگا اور اپنے پرگنے کے باشندون کی نسبت مین ہرگز مجرم زیادتی یا تعدی کا نہونگا اور اپنے عملے پر بھی نگرانی رکھونگا کہ وہ بھی کوئی امر تشدد یا زیادتی کا رعایا پر نکرین اور مین کسیکو بابت ابواب ممنوعہ کے تنگ اور قید نکرونگا اور مال الواراث پر بیراکیہ وجہ حق نہین ہے یہ مال سرکار گورنمنٹ کا ہے اور جو مال لاوارث مجھے ہاتھ آئیگا اوسکی رپوٹ صاحب کمشنر کے پاس بھیجی جائیگی اگر مین بخلاف شرائط مذکورہ بالا کام کرونگا تو مین جوابدہ اوسکا متصور ہوونگا اور اگر اس سے انحراف میری نسبت ثابت ہوگا تو جو حکم میری نسبت صادر ہونگے مین اوسکی تعمیل کرونگا لہذا یہ چند کلمہ بطریق اقرارنامہ لکھدیے کہ وقت پر کام آوے فقط

دستخط بندہ ہیری پرشاد سنگھ بہادر

راجہ اودے پور

نمبر ۷

ترجمہ قبولیت جوراجہ گنیشام سنگھ دیوساکن پوراہات واقع سنگ بھوم نے بتاریخ یکم فروری سنہ ۱۸۲۱ع داخل کی۔

چونکہ ہز اکسل لنسی موسٹ نوبل گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل نے بمزید مہربانی وعنایت

محالات کٹک

ماتحت صاحب کمشنر کٹک کے جسکو صاحب سپرنٹنڈنٹ کہتے ہین اٹھارہ محال ہین جنکو متعلق کٹک کے تصور کرتے ہین مفصل حاشیہ پر درج ہے

۱ مہر بھنج
۲ کیونجھر
۳ نیل گڈہ
۴ دکانال
۵ انگول
۶ دسپلا
۷ تالچر
۸ ہندول

دو محال انگول اور بانکی باعث بدوضعی راجہ سرکار گورنمنٹ نے اپنے علاقے کے شامل کر لیے ہین اور باقی سولہ علاقے اپنے اپنے رئیس کے ماتحت ہین اونمین رئیس دیوانی و فوجداری وغیرہ کے اختیار حاصل رکھتا ہے اور سوای صاحب سپرنٹنڈنٹ کے اور کسی کے ماتحت نہین ہین عادی گدی نشینی بموجب قانون ۱۸۱۲ء کے منظور ہوتے ہین۔

۹ رسنگپور
۱۰ نگریا
۱۱ مادیا
۱۲ گنیدیا باو
۱۳ نیاگڈہ

نہایت طاقت واران رئیسون مین سے دو رئیس ہین یعنی راجہ مہر بھنج اور راجہ کیونجھر اور ان دونون راجاؤن نے بلوے مین نوب خدمت سرکار کی کی ہے۔

۱۴ رنپور
۱۵ اوتمگڈہ
۱۶ بانکی
۱۷ بوامد
۱۸ اودھ ملک

جو عہدنامجات ان سب رئیسون کے ساتھ ہوے ہین اور جنکی نمبر ۲ سے ۹ تک ہین اونسے حال معلوم ہوگا کہ سرکار گورنمنٹ اور انمین کیسی کیسی نسبت قائم ہے۔

نمبر ۲

عہدنامہ جو راجہ قلعہ مہربھنج کے ساتھ جو محال ماتحت کٹک کے واقع صوبہ اوڑیسہ ہے قرار پایا۔

مین راجہ جدونا تھ بھنج بہادر راجہ قلعہ مہربھنج واقع کٹک ان شرائط کو جو مین نے گورنمنٹ نہوریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے ساتھ کیے ہین اور جو ذیل مین درج ہین بتحقیق اور بدل منظور اور قبول کرتا ہون۔

شرط اول

مین ہمیشہ اپنے تمین ماتحت ہیوریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے گورنمنٹ کا تصور کرونگا اور

نمک حلال رہونگا۔

شرط دوم

یہ کہ مین اقرار کرتا ہون کہ مین اور میری اولاد اور جانشین ہمیشہ بلاحجت و تکرار کے مبلغ ۱۰۰۰۰۰ بطور پیشکیش سالانہ باقساط مفصلۂ ذیل گورنمنٹ مذکور کو ادا کیا کرونگا۔

شرط سوم

یہ کہ اگر کوئی باشندہ صوبہ اوڑیسا فرار ہوکر میرے علاقے مین آئیگا تو مین اقرار کرتا ہون کہ بروقت طلب اوسکو فوراً گرفتار کرکے حاکم وقت کے پاس روانہ کرونگا۔

شرط چہارم

یہ کہ اگر میری رعایا مین سے کوئی شخص جرم سرحد مغلبندی مین کریگا اور اوسکی طلب ہوگی تو مین اقرار کرتا ہون کہ ایسے مجرم کو گرفتار کرکے واسطے تحقیقات کے حوالہ حاکم کے کرونگا اور اگر میرا کوئی دعوی کسی باشندۂ مغلبندی پر ہوگا تو مین خود اپنا بھی دعوی اوس سے نلونگا بلکہ حاکم کو کیفیت دعوی سے اطلاع کرکے جیسا وہ حکم دینگے اوس مطابق تعمیل کرونگا۔

شرط پنجم

یہ کہ مین اقرار کرتا ہون کہ جب کبھی فوج ہیزوبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے گورنمنٹ کی میرے علاقے مین سے گذر کرے گی تو مین اپنے ملازمین قلعہ کو ہدایت کرونگا کہ حتی الوسع رسد وغیرہ بقیمت مناسب بہم پہنچاوین سوائے اسکے مین کسیطرح یا کسی حیلہ سے کسی شخص رعایا ہیزوبل کمپنی کی گورنمنٹ کو یا کسی اور شخص کو جو براہ خشکی یا تری اسباب یا کوئی حکم لیکر یا کوئی پروانہ وغیرہ لیکر میری سرحد مین گذر کرے گا نہ روکونگا اور نہ کسیطرح کی روک ٹوک اوسپر ہونے دونگا بلکہ یہ احتیاط کرونگا کہ کسیطرح سے نقصان جان و مال یا تکلیف اوسکو نہونے پائے۔

شرط ششم

یہ کہ اگر کوئی راجہ قرب وجوار یا کوئی اور شخص گورنمنٹ مذکور سے بمقابلہ پیش آئے گا تو مین اقرار کرتا ہون کہ بروقت طلب بلاحجت کنٹنجنٹ فوج اپنے سپاہیون کی گورنمنٹ مذکور کی فوج کے ساتھ ہمراہ دونگا تاکہ مفسد مذکور کو مطیع و فرمانبردار گورنمنٹ مذکور کا کرین اور یہ سپاہ سوای خوراک یا قیمت

خوراک کی جب تک اونکے ہمراہ رہینگے اور کچھ اونسے نہ لینگے مگر خوراک لینے کی رسم قدیم ہے

شرط ہفتہ

یہ کہ چونکہ میرا دعوی چھہ آنے کا بابت کھنڈا گھاٹ کے اوپر گورنمنٹ کے ہی وہ دعوی مین اب بخوشی اور رضامندی فروگذاشت کرتا ہون اور اقرار کرتا ہون کہ اگر ایسا دعوی مین یا میرے وارث اور جانشین بعد ازین پیش کرین تو وہ باطل تصور ہوکر خارج کیا جاے۔

تفصیل اقساط

بھادوں سنہ ۱۲۳۶ ف ۱۰۰ روپیہ

بھادوں سنہ ۱۲۳۷ ف ۱۰۰ روپیہ

بھادوں سنہ ۱۲۳۸ ف ۱۰۰ روپیہ

دستخط راجہ

مرقومہ یکم جون سنہ ۱۸۲۹ء

گواہان مسمی ساد شو بھوٹیا ساکن موضع گونتیا پور واقع مہر بھنج

گواہ مسمی رام جنا ساکن طوطا بارا واقع قصبہ مہر بھنج

ترجمہ صحیح ہے

دستخط ولیم ایل ویلے

مترجم زبان اوریا ملازم گورنمنٹ

نمبر ۷۳

عہدنامہ جو راجہ قلعہ کیونجھر من محالات کٹک نے ساتھہ مسٹر ہارکورٹ صاحب اور مسٹر ملول صاحب اسپشل کمشنران صوبہ اوڑیسا منجانب ہوز بل ایسٹ انڈیا کمپنی کے قرار پایا۔

مین راجہ جنار دھن بھنج راجہ قلعہ کیونجھر واقع صوبہ اوڑیسا بایمان و صدق دل اقرار کرتا ہون کہ موافق شرائط مندرجہ ذیل جو مین نے ساتھہ ہوز بل ایسٹ انڈیا کمپنی کے کیے ہین کاربند ہونگا۔

شرط اول

یہ کہ مین ہمیشہ دوست وفادار منورہل ایسٹ انڈیا کمپنی کا رہونگا اور ماتحت اونکے اپنے تئین تصور کرونگا اور نمک حلال رہونگا اور اونکے دشمنون کو اپنا دشمن تصور کرونگا۔

شرط دوم

یہ کہ مین ہمیشہ بلاحجت سال بسال بموجب تین اقساط مفصلہ ذیل کے منورہل کمپنی کو بارہ ہزار کاہن کوڑی دیا کرونگا۔

شرط سوم

یہ کہ مین بروقت طلب کسی شخص کو جو باشندہ کسی صوبہ علاقہ منورہل کمپنی کا ہوگا اور فرار ہوکر میرے علاقے مین آگیا ہوگا گرفتار کرکے حوالہ گورنمنٹ کرونگا۔

شرط چہارم

یہ کہ اگر کوئی شخص میرے علاقے کا کوئی جرم بیچ سرحد علاقہ میل مغلبندی کے کریگا تو بروقت طلب مین اقرار کرتا ہون کہ گرفتار کرکے اوسے حوالہ حکام گورنمنٹ کرونگا اور یہ بھی اقرار کرتا ہون کہ اگر میرا کچھ دعوی کسی باشندہ علاقہ مغلبندی پر ہوگا تو مین خود حاکمی نکرونگا بلکہ کیفیت دعوی حاکم مجاز کے روبرو پیش کرکے بموجب حکم کے تعمیل کرونگا۔

شرط پنجم

یہ کہ مین ایسی تدابیر کرونگا کہ اپنے علاقے مین راہ کسی فوج دشمن کمپنی مذکور کو نہ دیجائیگی فوج سوارون کی ہو خواہ پیدل کی ہو مین اپنے علاقے مین سے گذر کرنے نہ دونگا۔

تفصیل اقساط

بماہ چیت	۴۰۰۰ کاہن
بماہ جیٹھہ	۴۰۰۰ کاہن
بماہ اساڑھ	۴۰۰۰ کاہن

مرقوم ۱۶ دسمبر ۱۸۰۴ء مطابق یکم رمضان سنہ ۱۲۱۱ ھ

ترجمہ صحیح ہے

دستخط ولیم ایل مرسیلس

مترجم زبان اوردو ملازم گورنمنٹ

نمبر ۴۷

قولنامہ جو منجانب گورنمنٹ مسمی پرشادی داس وکیل کو واسطے جنار دہن بھیجے راجہ قلعہ کیونجھر کے بتاریخ ۱۶ دسمبر ۱۸۱۳ء دیا گیا۔

ہم لفٹنٹ کرنیل جارج ہارکورٹ صاحب کمانڈنگ فوج نصرت موج ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اور کمشنر صوبہ اوڑیسا اور جان ملول صاحب کمشنر صوبہ مذکور جسکو موسٹ نوبل مارکوس ولسلی گورنر جنرل بہادر نے واسطے بندوبست اور تشفی صوبہ مذکور کے مقرر کیا ہے منجانب ایسٹ انڈیا کمپنی قول مندرجہ دفعات ذیل راجہ جنار دہن بھیجے راجہ قلعہ کیونجھر واقع صوبہ مذکور سے کرتے ہین

دفعہ اول

یہ کہ ہم اقرار کرتے ہین کہ تمام زمین اور علاقہ جو بنام مغلبندی یا کسی دوسرے دوسرے نام سے مشہور ہے اور جو عہد مرہٹہ مین قبضہ راجہ کیونجھر مین تھا وہ تمام واسطے ہمیشہ کے راجہ مذکور کے پاس رہیگا اور ہم یہ بھی اقرار کرتے ہین کہ سوای پیشکش مذکورہ دفعہ ذیل کے اور کچھ راجہ مذکور سے طلب نہوگا اور نہ لیا جائیگا۔

دفعہ دوم

یہ کہ پیشکش سالانہ جو بابت راجگی قلعہ مذکور کے بقدادی ۱۰۰۰ کاہن کوڑی ہے اور کچھ جزوی رقم بھی بطور نذرانہ یا رسد کبھی اور نام سے نہ طلب کیا جائیگا اور نہ لیا جائیگا۔

دفعہ سوم

یہ کہ کوئی راست امر جو منجانب راجہ مذکور بیان ہوگا اوسکا جواب حسب مراتب دوستی راجہ کے منجانب گورنمنٹ ہنوربل کمپنی کے دیا جائیگا۔

دستخط جارج ہارکورٹ لفٹنٹ کرنیل

دستخط جان ملول

ترجمہ صحیح ہے

دستخط ولیم ایل دیسی مترجم زبان اوریا ملازم گورنمنٹ

نمبر ۷۵

عہدنامہ جو راجہ قلعۂ برسنگہ پور من محالات کٹک سنے ساتھ بارکورٹ صاحب ایجنٹ صاحب
کمشنران صوبہ اوڑیسا منجانب ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کے کیا۔

مین مان سنگہ بہری چندن راجہ قلعۂ برسنگہ پور واقع صوبہ اوڑیسا بصدق دل و برضامندی
اقرار کرتا ہون کہ مین مطابق شرائط مندرجۂ ذیل کے جو مجھ پر مین میرے اور ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کے
قرار پائے ہین کاربند ہونگا۔

شرط اول

یہ کہ مین ہمیشہ مطیع اور فرمانبردار ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کا رہون گا۔

شرط دوم

یہ کہ مین ہمیشہ ایک پیشکش سالانہ سات سو ۷۰۰ کاہن کوڑی کا بموجب اقساط مندرجۂ ذیل تین
قسطون مین گورنمنٹ مذکور کو ادا کرتا رہونگا۔

شرط سوم

یہ کہ مین بروقت طلب کسی باشندۂ صوبہ ہنوربل کمپنی مذکور کو جو فرار ہوکر میرے علاقے
مین آیا ہوگا فوراً گرفتار کرکے حوالہ گورنمنٹ مذکور کرونگا۔

شرط چہارم

یہ کہ اگر کوئی باشندہ میرے علاقے کا کوئی جرم علاقۂ مغلبندی مین کرآئیگا تو مین اقرار
کرتا ہون کہ بروقت طلب ایسے شخص کو گرفتار کرکے حوالہ حاکم گورنمنٹ کرونگا اور مین یہ بھی اقرار
کرتا ہون کہ اگر میرا کچھ دعوی کسی باشندۂ علاقۂ مغلبندی پر ہوگا تو مین خود حاکمی نکرونگا بلکہ کیفیت
دعوی کی حاکم مجاز کے روبرو پیش کرکے بموجب حکم کے کاربند ہونگا۔

شرط پنجم

یہ کہ مین اقرار کرتا ہون کہ جب کبھی فوج گورنمنٹ ہنوربل کمپنی میرے علاقے مین گذر کریگی
تو مین اپنے قلعہ کے آدمیون کو حکم دونگا کہ وہ رسد حتی الوسع بقیمت واجبی اونکو دینگے اور نیز مین بسبط رح

یا کسی حیلے سے کسی شخص رعایاے ہنور بل کمپنی کے گورنمنٹ کو یا کسی اور شخص کو جو براہ خشکی یا تری اسباب یا کوئی حکم لیکر یا کوئی پروانہ وغیرہ لیکر میری سرحد مین گذر کریگا نہ روکونگا اور نہ کسیطرح کی روک ٹوک اوسپر ہونے دونگا بلکہ یہ احتیاط کرونگا کہ کسیطرح سے نقصان جان ومال یا تکلیف اوسکو نہونے پائے۔

شرط ششم

یہ کہ اگر کوئی راجہ قرب وجوار یا کوئی اور شخص گورنمنٹ مذکور سے بمقابلہ پیش آئیگا تو مین اقرار کرتا ہون کہ بروقت طلب بلاحجت کنٹنجنٹ فوج اپنے سپاہیون کی گورنمنٹ مذکور کی فوج کے ساتھ ہمراہ دونگا تاکہ مفسد مذکور کو مطیع اور فرمانبردار گورنمنٹ مذکور کا کرین اور یہ کنٹنجنٹ سپاہ سواے خوراک یا قیمت خوراک کے جب تک اونکے ہمراہ رہینگے اور کچھ اونسے نہ لینگے مگر خوراک لینے کی رسم قدیم ہے۔

تفصیل اقساط پیشکش

بماہ چیت	اسنہ ۱۲ کا ہن
بماہ بیشاکھ	اسنہ ۱۲ کا ہن
بماہ اساڑھ	اسنہ ۱۲ کا ہن

المرقوم ۲۴ ماہ نومبر سنہ ۱۸۰۳ ع
مطابق ۸ شعبان سنہ ۱۲۱۱ ف

یادداشت

راجگان مقامات مفصلۂ ذیل جو متعلق علاقۂ کٹک کے ہین اونکے ساتھ بھی عہدنامجات مضمون بالا قرار پائے ہین اسواسطے اونکے نام اور بقدار پیشکش ذیل مین درج ہوتی ہین مگر واضح ہو کہ بقدار پیشکش بعض بعض مقام کے بعد ازین تبدیل ہوگئے ہین۔

۱ قلعہ آتگر۔ راجہ سری کرن گوپی ناتھ بویز ناپتنایک۔ بقدار پیشکش مدعلہ ۱۲ کا ہن
۲ قلعہ بارمبا۔ راجہ بندک سکراج۔ " سنہ ۱۲ کا ہن

۳ قلعہ تالچیر — راجہ بھاگی رتھی بیر بیرہری چندن — تعداد پیشکش سمت لما عہ کاہن

۴ قلعہ تگریا — یا راجہ جیمپت سنگھ — // سمت کاہن

۵ قلعہ ہنڈول — راجہ کشن چندر مہاراج جگدیو — // سمت کاہن

۶ قلعہ کھانڈیو پور — راجہ بھوربر رائے — // سمت کاہن

۷ قلعہ دہین کنال — راجہ رام چندر مہندر مہاراج بہادر — // سمت کاہن

۸ قلعہ رہپور — راجہ بجرا دھر نراندر — // سمت کاہن

۹ قلعہ بنا گڑہ — راجہ مان دھاتا — // سمت کاہن

۱۰ قلعہ نیلگری — راجہ رام چندر مہندر مہاراج ہری چندن — // سمت کاہن

نمبر ۷۶

قولنامہ جو راجہ مان سنگھ ہری چندن راجہ نرسنگھ پور سے منور بل ایسٹ انڈیا کمپنی کے کمشنران صوبہ کٹک نے کیا۔

ہم لفٹننٹ کرنیل جارج ہارکورٹ صاحب کمانڈنگ فوج نصرت موج منور بل ایسٹ انڈیا کمپنی اور کمشنر صوبہ اوڑیسا اور جان ملول صاحب کمشنر صوبہ مذکور جنکو موسٹ نوبل مارکوس ولیسلی گورنر جنرل بہادر نے واسطے بندوبست اور تشفی صوبہ مذکور کے مقرر کیا ہے منجانب ایسٹ انڈیا کمپنی قول مندرجہ دفعات ذیل راجہ مان سنگھ ہری چندن راجہ قلعہ نرسنگھ پور واقع صوبہ اوڑیسا مذکور سے کرتے ہین۔

دفعہ اول

یہ کہ پیشکش ادای سالانہ راجہ مذکور کی بابت اپنے راجگی قلعہ مذکور کے واسطے ہمیشہ کے سمت لما عہ کاہن کے قرار پائی ہے۔

دفعہ دوم

یہ کہ سوائے اسکے اور کوئی رقم کم از کم بنام نہاد نذرانہ یا رسد وغیرہ طلب نکیجائیگی اور نہ راجہ سے لیجائیگی۔

دفعہ سوم

یہ کہ گورنمنٹ ہوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کے یہ خوب معلوم ہے کہ ہمیشہ مہربان اون راجگان پر رہتی ہے جو ہمیشہ نمک حلال اور فرمانبردار رہتے ہین اور اپنی رعایا پر انصاف گستری یکسان کرتے ہین اور نیز وہ بھی اوسیطرح اون راجگان پر بلا پاسداری احدے انصاف گستری کرتی ہے اور جو یا اونکی بہتری اور امنیت کی رہتی ہے اسواسطے کوئی راست مرپا نالش جو راجہ سرسنگہ پور گورنمنٹ کو تحریر کرینگے اوسکا فیصلہ ازروی انصاف ہوگا المرقوم ۲۲ ماہ نومبر سنہ ۱۸۰۳ع مطابق ۶ شعبان سنہ ۱۲۱۱ھ

دستخط جارج ہارکورٹ لفٹنٹ کرنیل کمشنران

دستخط جان ملول

اسیطرح کے قولنامہ راجہا و زمینداران مفصلہ ذیل کو دیے گئے تھے

۱	راجہ قلعہ کانیگا	۱۲	راجہ قلعہ تلچری
۲	راجہ قلعہ کیونجھر	۱۳	راجہ قلعہ جورمو
۳	راجہ قلعہ خوردا	۱۴	راجہ قلعہ سوآنگر
۴	راجہ قلعہ گھرپا	۱۵	راجہ قلعہ ہرسپور
۵	راجہ قلعہ ڈول	۱۶	راجہ قلعہ بشن پور
۶	راجہ قلعہ دھن کیال	۱۷	راجہ قلعہ مرک پور
۷	راجہ قلعہ رنپور	۱۸	راجہ قلعہ نیلگری
۸	راجہ قلعہ ماربھا	۱۹	راجہ قلعہ بتیا
۹	راجہ قلعہ کھاندپارا	۲۰	راجہ قلعہ ہنڈول
۱۰	راجہ قلعہ نیاگڈہ	۲۱	راجہ قلعہ رنگون
۱۱	راجہ قلعہ بنکی	۲۲	راجہ قلعہ سوگندا

ترجمہ صحیح ہے

دستخط ولیم ایل ونسی مترجم زبان اوریا ملازم گورنمنٹ

نمبر ۷۷

عہدنامہ جو گوری چرن بھنج راجہ قلعہ دسپالہ ملک کو ہی متعلق کٹک نے ساتھ مسٹر بارکورٹ اور مسٹر ملوں صاحب ہنورابل کمپنی کے آنریبل کمشنران صوبہ اوڑیسا کے کیا۔

مین راجہ گوری چرن بھنج راجہ قلعہ دسپالہ واقع صوبہ اڑیسا بہ صدق دل اور راستی نیت سے اقرار کرتا ہون کہ مین مطابق شرائط مندرجہ ذیل سے کہ بعد ازین مین میرے اور ہنورابل ایسٹ انڈیا کمپنی کے قرار پائے ہین کاربند ہونگا۔

شرط اول

یہ کہ مین ہمیشہ مطیع اور فرمانبردار ہنورابل ایسٹ انڈیا کمپنی کا رہونگا۔

شرط دوم

یہ کہ مین بموجب اس تحریر کے اقرار کرتا ہون کہ مین بانضمام تمام گھاٹی معروف بنام بر مول کے حفاظت کرونگا اور اگر کسی وقت مین فوج سوار یا پیادہ بغیر حکم گورنمنٹ کمپنی مذکور کے ارادہ گذر کرنے گھاٹی مذکور مین کرے تو مین اقرار کرتا ہون کہ مین اونکو ایسا کرنے سے رد کرونگا درصورتیکہ فوج کثیر ایسا ارادہ کرے اور زبردستی گھاٹی مذکور سے گذر کرنا چاہے تو مین فورا اطلاع اسکی حاکم مجاز کو کرونگا اور جب تک کہ فوج گورنمنٹ نہ پہونچے اوسوقت تک مین اپنی تمام فوج سے اوس سے زبردستی گذر کرنے مین مقابلہ کرونگا۔

شرط سوم

یہ کہ بروقت طلب مین کسی باشندہ صوبہ ہنورابل کمپنی مذکور کو جو فرار ہو کر میرے علاقے مین آیا ہوگا فورا گرفتار کرکے حوالہ گورنمنٹ مذکور کردونگا۔

شرط چہارم

یہ کہ اگر کوئی باشندہ میرے علاقے کا کوئی جرم علاقہ مغلبندی مین کرآئیگا تو مین قرار کرتا ہون کہ بروقت طلب ایسے شخص کو گرفتار کرکے حوالہ حاکم گورنمنٹ کردونگا اور یہ بھی مین اقرار کرتا ہون کہ اگر میرا کچھ دعوی کسی باشندہ علاقہ مغلبندی پر ہوگا تو مین خود حاکمی نکرونگا بلکہ کیفیت دعوی کی حاکم مجاز کے روبرو پیش کرکے بموجب حکم کے کاربند ہونگا۔

شرط پنجم

یہ کہ مین اقرار کرتا ہون کہ جب کبھی فوج گورنمنٹ ہنورابل کمپنی میرے علاقے مین گذر کرے گی تو مین اپنے قلعہ کے آدمیون کو حکم دونگا کہ وہ درسہ حتی الوسع بقیمت واجبی اونکو دینگے اور نیز مین کسیطرح یا کسی حیلہ سے کسی شخص عیالے ہنورابل کمپنی کے گورنمنٹ کو یا کسی اور شخص کو جو براہ خشکی یا تری اسباب یا کوئی حکم لیکر یا کوئی پروانہ وغیرہ لیکر میری سرحدین گذر کرے گا نہ روکونگا اور نہ کسیطرح روک ٹوک اوسپر ہونے دونگا بلکہ یہ احتیاط کرونگا کہ کسیطرح سے نقصان جان و مال یا تکلیف اوسکو نہونے پائے۔

شرط ششم

یہ کہ اگر کوئی راجہ مرتب وجوار یا کوئی اور شخص گورنمنٹ مذکور سے بمقابلہ پیش آئیگا تو مین اقرار کرتا ہون کہ بروقت طلب بلاحجت کنٹنجنٹ فوج اپنے سپاہیون کے گورنمنٹ مذکور کے فوج کے ساتھ ہمراہ دونگا تاکہ مفسد مذکور کو مطیع اور فرمانبردار گورنمنٹ مذکور کا کرین اور یہ کنٹنجنٹ سپاہ سوائے خوراک یا قیمت خوراک جب تک اونکے ہمراہ رہینگی اور کچھ اونسے نہ لے گی مگر خوراک لینے کی رسم قدیم ہے

ترجمہ صحیح ہے

دستخط ولیم ایل ڈیسے

مترجم زبان اوریا ملازم گورنمنٹ

تولنامہ جو منجانب گورنمنٹ راجہ گوری چرن بھنج راجہ قلعہ وسپلا کو ہنورابل کمپنی کے اسپشل کمشنران صوبہ کٹک نے دیا۔

ہم لفٹنٹ کرنیل جارج ہارکورٹ صاحب کمانڈنگ فوج ظفر موج ہنورابل ایسٹ انڈیا کمپنی اور کمشنر صوبہ اوڑیسہ جان ملول صاحب کمشنر صوبہ مذکور جنکو موسٹ نوبل مارکوس ولسلی گورنر جنرل بہادر نے وسطے بندوبست اور تشفی صوبہ مذکور کے مقرر کیا ہے منجانب ایسٹ انڈیا کمپنی فوج مندرجہ دفعات ذیل راجہ گوری چرن بھنج راجہ قلعہ وسپلا و قلعہ صوبہ اوڑیسا مذکور سے کرتے ہین۔

دفعہ اول

یہ کہ جب تک راجہ مذکور ریاست اور نمک حلال گورنمنٹ ایسٹ انڈیا کمپنی سے رہیگا کچھ پیشکش یا نذرانہ وغیرہ یا کوئی اور رقم اوس سے نا چاہیگی اور نہ طلب کیجائیگی بابت رہنگی اوسکے قلمرو مذکور کے۔

دفعہ دوم

یہ کہ گورنمنٹ ایسٹ انڈیا کمپنی کو یہ خوب معلوم ہے کہ ہمیشہ مہربان اون رایگان پر رہتی ہے جو ہمیشہ نمک حلال اور فرمانبردار رہتے ہین اور اپنی رعایا پر انصاف گستری یکسان نگہبانی اور نیز وہ بھی اسیطرح اون رایگان پر بلا پاسداری احد سے انصاف گستری کرتی ہے اور جو یا اوکی بہتری اور امنیت کی رہتی ہے اسواسطے کوئی راست امر کی نالش جو راجہ دیسپلا گورنمنٹ کو تحریر کرینگے اوسکا فیصلہ از روی انصاف ہوگا فقط

دستخط جارج ہارکورٹ لفٹننٹ کرنیل کمشنران

جان ملول صاحب

تاریخ نقل مین درج نہین ہے

ترجمہ صحیح ہے

دستخط ولیم ایل ڈیلے

مترجم زبان اردو یا ملازم گورنمنٹ

نمبر ۸۷

عہدنامہ جو راجہ بودا اور آتملک متعلقات صوبہ کٹک کے ساتھ مہوبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے اسپیشل کمشنران ہارکورٹ صاحب اور ملول صاحب کے کیا۔

مین راجہ بسبھر دیو راجہ بودا اور آتملک واقع صوبہ اوڑیسا بصدق دل اور راستی نیت کے بموجب اس تحریر کے اقرار کرتا ہون کہ مطابق شرائط مندرجہ ذیل کے جو فیما بین میرے اور مہوبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے قرار پائے ہین کاربند ہونگا۔

شرط اول

یہ کہ مین ہمیشہ مطیع اور فرمانبردار ہنہوربل ایسٹ انڈیا کمپنی مذکور کا رہونگا۔

شرط دوم

یہ کہ بروقت طلب مین کسی باشندۂ صوبہ ہنہوربل کمپنی مذکور کے جو فرار ہوکر میرے علاقے مین آیا ہوگا فوراً گرفتار کرکے حوالہ گورنمنٹ مذکور کرونگا۔

شرط سوم

یہ کہ مین اقرار کرتا ہون کہ جب کبھی فوج گورنمنٹ ہنہوربل کمپنی میرے علاقے مین گذر کریگی تو مین اپنے قلعہ کے آدمیون کو حکم دونگا کہ وہ رسد حتی الوسع بقیمت واجبی اونکو دینگے اور نیز مین کسیطرح یا کسی حیلے سے کسی شخص رعایا ہنہوربل کمپنی کے گورنمنٹ کو یا کسی اور شخص کو جو براہ خشکی یا تری میری سرحد مین گذر کرے گا نہ روکونگا اور نہ کسیطرح کی روک ٹوک اوسپر ہونے دونگا بلکہ یہ احتیاط کرونگا کہ کسیطرح سے نقصان جان و مال یا تکلیف اوسکو نہونے پائے۔

شرط چہارم

یہ کہ اگر کوئی شخص قرب وجوار کا گورنمنٹ مذکور سے بمقابلہ پیش آئیگا تو مین اقرار کرتا ہون کہ بروقت طلب باجازت کنٹنجنٹ فوج اپنی سپاہیون کی گورنمنٹ مذکور کے ساتھ ہمراہ دونگا تاکہ مذکور کو مطیع اور فرمانبردار گورنمنٹ مذکور کا کرین اور یہ کنٹنجنٹ سپاہ سوای خوراک یا قیمت خوراک کے جب تک اونکے ہمراہ رہینگی اور کچھ اوسسے نہ لیگی مگر خوراک لینے کی رسم قدیم ہے الم قوم سوم ماہ مارچ سنہ ۱۸۰۴ء

ترجمہ صحیح ہے

دستخط ولیم ایل ڈینیے

مترجم زبان اوریا ملازم گورنمنٹ

قولنامہ جو منجانب گورنمنٹ راجہ نسمبھر دیو راجہ قلعہ بودا اور آتمگ کو دیا گیا

ہم لفٹنٹ کرنیل جارج ہارکورٹ صاحب کمانڈنگ فوج ظفرموج ہنہوربل ایسٹ انڈیا کمپنی

اور کمشنر صوبہ اوڑیسا اور جان ملول صاحب کمشنر صوبہ مذکور جنکو موجب نوٹیفکیشن گورنمنٹ ہارکورٹ گورنر جنرل بہادر نے واسطے بندوبست وشفی صوبہ مذکور کے مقرر کیا ہے منجانب ایسٹ انڈیا کمپنی بہادر مسمی درج دفعہ ذیل راجہ بسمبر دیو راجہ قلعہ بودا اور راوتملک واقع صوبہ مذکور سے کرتے ہین۔

دفعہ اول

یہ کہ خوب معلوم ہے کہ وہ راجگان جو اطاعت اور دوستی گورنمنٹ مذکور کے ساتھ رکھتے ہین اونکے ساتھ گورنمنٹ اوسیطرح مہربانی سے پیش آتی ہے اور جو اوسکے دوست ہین وہ دوستانہ برتے جاتے ہین اسواسطے اگر تم بھی دوست اور خیرخواہ گورنمنٹ کے رہوگے تو وہ ہرگز دوستانہ طریق ہین فروگذاشت نکرے گی تم بلاخوف اور تردد اپنی راجگی کے راجہ بھی رہوگے جو اپنے دل مین اطاعت اور فرمانبرداری گورنمنٹ مذکور کی رکھوگے۔

دستخط جارج ہارکورٹ لفٹنٹ کرنیل کمشنران

جان ملول

المرقوم سوم مارچ ۱۸۰۵ء مطابق ہشتم ذیقعدہ ۱۲۱۹ھ

ترجمہ صحیح ہے

دستخط ولیم ایل ڈیسی

مترجم زبان اوریا ملازم گورنمنٹ

نمبر ۷۹

اقرارنامہ جو اہلکاران کلان راجہ قلعہ نرسنگہ پور سے جنکے نام ذیل مین درج ہین در باب انسداد رسم ستی لیا گیا نام اہلکاران یہ ہین بال کرشن پٹنایک بابریا یعنی وزیر اعظم راجہ مذکور گنگا دھر چوموکارن پٹنایک نیل بہاری جماتی دسرتھی پٹنایک اور لوکناتھ پٹنایک یہ لوگ اہلکار راجہ کے گھر کے ہین۔

ہم بابرتا و دیگر اہلکاران راجہ قلعہ نرسنگہ پور موجب اس تحریر کے اقرار ذیل کرتے ہین

یہ دفعہ ۲ قانون مجریہ صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر محالات مین بیان کیا گیا ہے کہ حسب الحکم

ہوم گورنمنٹ یعنی گورنمنٹ شاہی اور گورنر جنرل بہادر کے رسم ستی ہونے بیوہ کا کلیتہ ممنوع ہے اسیواسطے اور بموجب اس حکم کے کہ یہ رسم اپنے علاقہ قلعہ نرسنگھ پور مین منع کردیا ہے ہم اقرار کرتے ہین کہ ہرگز بخوشی یا بجبر امداد اس رسم کو نہ دینگے جسکو صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر محالات نے منع کیا ہے اور نہ کسی دوسرے کو ایسی حرکت امداد کرنیکی کرنے دینگے۔

سوائے اسکے اگر ہنگام وفات کسی راجہ کے کوئی اوسکی رانیون مین سے بخوشی اپنے ستی ہونا چاہے گی اور ہماری ممانعت کو خیال مین نہ لائیگی تو ہم اوسکو ستی ہونے سے روکینگے اور اس کیفیت کی اطلاع صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر کو کرینگے اور بموجب اوسکے حکم کے کاربند ہونگے بغیر حکم اور اجازت صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر کے ہم کسیکو ستی ہونے نہ دینگے اور ہم بلاتامل اس امر کا اقرار کرتے ہین کہ ہم اگر احیاناً خلاف ورزی اس اقرار سے کرین تو جو کچھ حکم شرا صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر محالات ہماری نسبت صادر کرینگے ہم اوسکی اطاعت کرینگے

المرقوم چہارم ماہ بیساکھ ۱۲۴۹ مطابق ۱۴ ماہ اپریل سنہ ۴۳ء

دستخط بالکرشن پٹنایک و دیگر اہلکاران

اسیطرح کے اقرار نامجات اور اسی عبارت کے بلا فرق لفظ و معنی اہلکاران محالات متصلۂ ذیل اور راجگان اور زمینداران مندرجۂ ذیل سے اسی تاریخ لیے گئے۔

۱ نیاگڈھ ۲ ماربا ۳ ہنڈول ۴ رمپور ۵ انگول
۶ دسپلا جھرسوگہ ۷ اتگڑھ ۸ تگھریا ۹ بود ۱۰ تالچر
۱۱ ڈینکانال ۱۲ نیلگری ۱۳ موہرنج ۱۴ کیونجھر

اور زمینداران اتملک اور سربراہ کارپال لہارا سے بھی لیا گیا

ترجمہ صحیح ہے

دستخط ولیم ایل ڈیسی مترجم زبان اوریا ملازم گورنمنٹ

ختم شد حصہ اول

حصہ دوم

عہدنامجات اور اقرارنامجات جو برہما سے ہوئے

انتخاب رپورٹ کرنیل فیسر صاحب

اس امر کا یقین عام ہے کہ جب تک عہدنامہ مقام یاندابو نہین جو بتاریخ ۲۴ ماہ فروری ۱۸۲۶ء منعقد ہوا تھا کوئی عہدنامہ پیشتر فیمابین برٹش گورنمنٹ ہندوستان اور راجہ برہما کے قرار نہین پایا تھا اوسوقت مین کہ جب انگریز ہندوستان مین بطور گروہ تجاران نہ بافتیار شاہانہ بود و باش کرتے تھے اکثر پیام گورنران مقامات مختلف ملک بنگالہ و مندراس سے جہان انگریز مقیم تھے اس مضمون کے جایا کرتے تھے کہ تجارت اس ملک کی بھی قائم ہو اور کارخانجات مقام سریان متصل رنگون اور مقام نگراس مین مقرر ہوئے تھے —

یہ روایت ہے کہ ۱۷۸۳ء مین ایک عہدنامہ حاکم برہما سے ہوا تھا سردار کارخانہ نگراس نے انسانین لسٹر صاحب کو دارالسلطنت برہما مین پیغام لیکر روانہ کیا تھا اور صاحب موصوف کی ملاقات راجہ المپرا مورث اعلی خاندان حال سے ہوئی تھی اور راجہ موصوف نے مقام نگراس اور تھوڑی زمین متصل شہر بسین کے ایسٹ انڈیا کمپنی کو دی تھی اس عہدنامے کی نقل کہین ملتی نہین بعد ازین انگریزان مقیم نگراس بفریب قتل ہوئے مگر بعد اسکے پھر تھوڑی زمین مقام بسین مین واسطے تعمیر کارخانے کے راجہ برہما سے عطا ہوئی —

اول تحریرات پولیٹکل فیمابین انگریزی و برہما گورنمنٹ کے اوسوقت مین معلوم ہوتی ہے جب کپتان کیمل سائیس صاحب کو گورنر جنرل بہادر نے بطور سفیر ۱۷۹۵ء مین دربار آوا مین روانہ کیا تھا اس غرض سے کہ توسط مہمات ملکی و تجارت کا فیمابین گورنمنٹ انگریزی اور دربار آوا کے مضبوط ہو اور دخل فرانس والون کا برہما مین نہونے پائے کپتان سائس کو آخر کار حکم شاہی بمنزلہ حاصل ہوا جسکے عوض سے اجازت حاصل ہوئی کہ ایک ایجنٹ انگریزی یا سپرنٹنڈنٹ بمقام رنگون رہا کرے تاکہ کوئی ہرج یا دقت رعایاے انگریزی کو نہو اور انتظام حفاظت

تجارت کا عمل مین آیا۔

حسب مخواے اس انتظام کے کپتان کوکس سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوکر ماہ اکتوبر سنہ ۱۷۹۶ء رنگون مین وارد ہوا یہ صاحب یہانسے دارالسلطنت آوا گیا تاکہ چند تحائف جو کپتان سائمس صاحب نے بھیجنے کا وعدہ کیا تھا شاہ برہما کو پیش کرے صاحب کی وہان بہت خاطرداری ہوئی آخرکار وہ واپس رنگون مین آیا اور آخر سنہ ۱۷۹۷ء مین روانہ بنگالہ ہوا۔

اس عرصے مین کچھ تکرار فیما بین اراکان اور چٹگانو کے ہوئی اہالیان برہما نے سنہ ۱۷۸۴ء مین اراکان کو فتح کیا تھا اب اراکان والون نے سرکشی شروع کی اور اکثر باشندے مفرور ہوکر ضلع چٹگانو مین آباد ہوئے سنہ ۱۷۹۹ء مین حاکم اراکان نے ایک تحریر بھیجی اور گستاخانہ طلب مفرورین کی اسپر مارکوس ویسلی گورنر جنرل نے ایک اور سفیر بھیجنے کی تجویز دربار آوا مین کی اور کپتان سائمس جواب کرنیل ہین واسطے اس امر کے تجویز ہوئے اور روانہ ہوکر یہ صاحب دارالسلطنت کو گئے وہان اونکو زبانی وعدہ ملا کہ آیندہ طلب مفرورین اراکان کی نہوگی مگر شاہ نے کچھ عذرخواہی گستاخی گذشتہ کی نہ کی اور نہ کوئی عہدوپیمان جدید مقرر کیا کرنیل سائمس صاحب مقام رنگون مین آئے وہان اونکی کچھ بھی خاطرداشت یا مدارات حاکم نے نہ کی اور وہ ماہ جنوری سنہ ۱۸۰۳ء بنگالے کو چلے گئے۔

بعدازین کپتان کینگ صاحب بطور مختار کرنیل سائمس صاحب روانہ رنگون ہوئے اس غرض سے کہ کسیطرح دربار برہما کی جانب سے عذرخواہی گستاخی گذشتہ کی ہو اور نیز اس امر کی تحقیقات کے واسطے کہ آیا فرانس والے کچھ رسائی دربار برہما مین رکھتے ہین یا نہین مگر کپتان کینگ صاحب قبل اس مطلب کے حاصل ہونے کے باعث گستاخانہ طریق حاکمان رنگون کے یہ ملک چھوڑکر بمجبوری چلے گئے۔

سنہ ۱۸۰۹ء مین کپتان کینگ صاحب پھر بطور اجنٹ گورنر جنرل مقرر ہوکر روانہ رنگون ہوئے تاکہ کیفیت فتح کرنے جزیرہ فرانس کی جو سدراہ تجارت رنگون ساتہ جزیرہ مذکور کے ہوتا تھا بیان کرے کپتان کینگ صاحب دارالسلطنت کو گئے اور وہان بہت خاطرداری ہوئی مطلب اصلی حاصل کرکے صاحب واپس بنگالہ کو آئے۔

بیچ سنہ ۱۸۱۱ء کے اراکان والون نے دوبارہ سرکشی شروع کی اور اکثر اومنین کے ضلع چٹگانو مین آکر آباد ہوئے اور فساد سرحد پر شروع ہوا ایک سردار اراکان نے ضلع کوہی چٹگانو مین اپنے ہم وطن بہت سے جمع کیے اور اراکان کو روانہ ہوا کہ برہما والون پر حملہ آور ہو کپتان کینگ صاحب کو پھر دربار آوا کو روانہ کیا کہ جاکر بیان کرین کہ یہ فوج کشی ترغیب یا مدد گورنمنٹ انگریزی سے نہین ہوئی اور یہ بھی بیان کرین کہ باجازت و منظوری حاکمان اراکان کے رعایا انگریزی پر بہت بدعت ہوتی ہے اس اثنا مین فوج برہما مقیم اراکان نے تعاقب سرکشان اراکان کا علاقہ انگریزی مین کیا اور دربار برہما سے گورنر یعنی حاکم رنگون کے نام بحکم آیا کہ کپتان کینگ صاحب کو قید کرکے بطور اول رکھے اور جب تک سرکشان اراکان اوسکے سپرد نہ کیے جائین صاحب کو رہا نکرے مگر خوش نصیبی سے صاحب ایک جہاز جنگی پر تھے اور دوسرا جہاز جنگی اوسکے ہمراہ تھا اسوجہ سے وہ قید ہونی سے بچکر ماہ اگست سنہ ۱۸۱۱ء رنگون سے روانہ ہوئے۔

بعد اس سال کے اہلکاران برہما مقیم اراکان نے کئی مرتبہ طلب مفروزین اراکان کی کی اور نیز دعوی بادشاہت بنگالہ کا تا بمقام مرشد آباد کیا اسوجہ سے کہ یہان تک سب علاقہ ریاست اراکان کا ہے اور سنہ ۱۸۱۹ء مین اونھون نے دست اندازی علاقہ آسام مین شروع کی اور سنہ ۱۸۲۴ء مین علاقہ کچھار پر حملہ آور ہوئے۔

اس عرصے مین برہما والون نے اراکان کی طرف دست درازی کرنی شروع کی جو سرکار انگریزی کی طرف سے ہاتھی پکڑنے جاتے تھے اونکو گرفتار کرنا شروع کیا اور آخرکار دعوی جزیرہ شیوپوری کا جو وہان دریای نعاف پر واقع ہے کیا۔

تاریخ ۲۴ ستمبر سنہ ۱۸۲۳ء کی شب کو فوج کثیر برہما نے جزیرے پر قبضہ اپنا کرلیا اور جو کچھ سپاہ پلیٹن ملکی وہان موجود تھی اونکو قتل کیا گورنر اراکان نے یہ بھی مشہور کیا کہ جزیرہ اوسکا ہے اور وہ اوسکو اپنے قبضے مین رکھنا چاہتے ہین گورنر جنرل بہادر نے دربار آوا کو تحریر بھیجی کہ حکام اراکان کو موقوف کرین اسکا جواب چند ماہ تک نہ آیا آخرکار جو جواب اور کا آیا اوسکا مضمون یہ تھا اور یہ جواب ہلوڈا یعنی مصاحب شاہی کی طرف سے تھا کہ گورنران سرحدی کو کل اختیار اپنے کام مین حاصل ہے۔

اسیطرح ہر ایک مقام پر جو علاقہ انگریزی یا علاقہ محفوظان انگریزی سرحدی تھے وہان افسران برہما زیادتی اور گستاخی کرتے تھے اور جو درخواست معاوضہ یا حق رسی کی کیجاتی تھی اوسکا جواب یا تو خاموشی ہوتا تھا اور یا زیادہ تر الفاظ گستاخی جواب مین آتے تھے اس سبب سے گورنر جنرل بہادر نے بتاریخ پنجم ماہ مارچ ۱۸۲۴ء حکم جنگ بمقابلہ برہما صادر فرمایا بتاریخ ۱۱ ماہ مئی سنہ مذکور فوج انگریزی نے بسر کردگی سر آرچیبالڈ کیمپبل صاحب جاکر قلعہ رنگون کا کرلیا اور بعد دو مہم کے صلح بمقام یاندابو جو بفاصلہ چالیس میل دارالسلطنت سے واقع ہے بتاریخ ۲۴ ماہ فروری ۱۸۲۶ء قرار پائی۔

اس صلح نمبر ۱ سے علاقہ اراکان اور اضلاع تناسرم کے شامل علاقہ انگریزی کیے گئے اور یہ قرار پایا کہ ہر ایک گورنمنٹ کی طرف سے ایک ایلچی دوسرے گورنمنٹ کے دربار مین حاضر رہا کرے گا اور عہدنامہ تجارت بعد ازین تحریر ہوگا۔

بابت درستی عہدنامہ تجارت کے مسٹر جان کرافورڈ صاحب امرپورا کو گئے اور بتاریخ ۲۳ ماہ نومبر ۱۸۲۶ء اونسے عہدنامہ تجارت پر جسمین چار گانہ شرط قرار پائی دستخط کیے۔

حسب منشا عہدنامہ یاندابو کرنیل ایچ بریٹی صاحب رزیڈنٹ دربار آوا مین مقرر ہوئے اور صاحب موصوف ماہ اپریل ۱۸۳۰ء وہان پہونچے اور تا ماہ جون ۱۸۳۶ء صاحب وہان دربار برہما مین رہے اور اس سن مین روانہ ہوکر بمقام رنگون وارد ہوئے اور آخر کار واپس بنگالے کو چلے گئے وجہ صاحب کے یکایک روانہ ہونے کی یہ تھی کہ ملک برہما مین ایک سرکشی پیدا ہوئی تھی اور شاہ حال کو خارج کرکے اوسکے بھائی شاہزادہ تھرادوئی کو بجاے اوسکے گدی نشین کیا بیچ ۱۸۳۴ء کے ایک عہدنامہ نمبر ۳ اس غرض سے منعقد ہوا تھا کہ قیو گھائی جو شامل علاقہ منی پور ہو گئی تھی دوبارہ برہما کے شامل ہوجائے۔

۱۸۳۵ء مین کرنیل بنس صاحب کو اس غرض سے روانہ دربار برہما کیا کہ جاکر پھر رسم دوستی کو جو موقوف ہوگئی تھی دوبارہ قائم کرین اور یہ صاحب ماہ اکتوبر ۱۸۳۵ء داخل دارالسلطنت برہما ہوئے مگر بباعث گستاخانہ طریق دربار برہما کے صاحب موصوف ۱۸۳۶ء امرامرپورا سے چلے آئے اور اس سن سے کئی سال تک پھر کوئی نامہ و پیغام فیما بین گورنر جنرل بہادر ہند اور شاہ برہما کے جاری نہین ہوا۔

ماہ جولائی ۱۸۱۷ء لفٹنٹ کرنیل بوکل صاحب کمشنر علاقۂ مناسرم نے ایک عرضی استغاثہ کی
ایک جہاز کے مالک کی طرف سے سوپریم گورنمنٹ کو روانہ کی اوسمین زیادتی حاکم زنگون کی درج
تھی بماہ نومبر سنہ مذکور کموڈر ولیم برٹ صاحب کو مع ایک چٹھی بنام بادشاہ کے اس مراد سے
روانہ کیا کہ حق رسی مظلومان کی ہو مگر کچھ حق رسی نہوئی اس وجہ سے گورنر جنرل بہادر نے
ایک فوج زنگون پر بسرکردگی میجر جنرل گودون صاحب کے روانہ کی اور بتاریخ ۱۴ ماہ اپریل سنہ ۱۸۵۲ء
زنگون قبضہ فوج مذکور مین آگیا مگر اس وقت سے تاریخ ۲۰ ماہ جنوری سنہ ۱۸۵۳ء تک کوئی تحریر
گورنمنٹ برہما کی بنام حاکمان فوج انگریزی کے نہین آئی اس عرصے مین فوج انگریزی مقام
میادی تک جو دو صد پنجاہ میل کے فاصلے پر ہے زنگون یعنی ملک برما مین براہ دریا
پہونچ گئے تھے کہ ایک عہدہ دار برہما ایک خط لیکر حاضر ہوا اور اوسنے بیان کیا کہ اب شاہ جدید
گدی نشین امر پورا ہے اور وہ صلح کی خواہش رکھتا ہے اور شروع ماہ اپریل مین دو لگائی برہما
یعنی عہدہ دار برہما باختیارات کلی مقام پروم مین وارد ہوا مگر اوسنے دستخط کرنے عہدنامے
اس مضمون کے سے انکار کیا کہ ضلع پیگو علاقہ انگریزی تصور کیا جاے اسوجہ سے صلح ملتوی
رہی مگر طرفین کے خیال مین یہ تھا کہ جنگ موقوف ہوگی —

آخر سنہ ۱۸۵۴ء گورنمنٹ برہما نے دو عہدہ داران کلان بطور سفیر اور چند عہدہ داران
خورد ہمراہ اونکے مع خط دوستانہ و تحائف منجانب شاہ برہما پاس موسٹ نویل مارکوس ولہوسی
صاحب بہادر کے روانہ کیا ان سفیرونکا باغراز تمام مقام کلکتہ مین استقبال ہوا اور شروع
۱۸۵۵ء مین واپس برہما کو گئے گورنمنٹ ہند نے ایک اپنا سفیر بقاعدہ مستمرہ بجواب سفیران
برہما دربار برہما مین بموسم برشگال سنہ ۱۸۵۵ء روانہ کیا پھر سفیر میجر فیبر نامی وہان پہونچا اور اوسکا
استقبال دوستانہ شاہ اور اہالیان دربار برہما نے کیا مگر تاہم شاہ مذکور نے اپنی نارضامندی
درباب دستخط کرنے عہدنامے کے جس سے ضلع پیگو اونکے علاقے سے خارج ہوتا تھا ظاہر کی
اسوقت سے خط کتابت ساتھ دربار برہما کے جواب دارالسلطنت جدید منڈیلی نامے مقام سے
جاری ہے ہمیشہ دوستانہ رہی ہے —

آبادی ملک برہما کی جو زیر حکم شاہ برہما کے ہے مع علاقہ مشمولہ شان سٹیٹ کے غالباً

زیادہ پینتیس لاکھ آدمیونسے ہوگی اور رقبہ تمام ملک کا قریب ایک لاکھ بانوے ہزار میل مربع کے ہے شاہ حال کی آمدنی زیادہ تر فائدہ تجارت سے ہے اور محاصل زمین بہت کم ہوتا ہے آمدنی ملک کی قریب اسی لاکھ روپیہ سالانہ ہے اور تجارت اور دیگر اہل حرفہ سے چہار آنے زیادہ ہے۔

صرف ایک علاقہ سرحد پیگو پر جو آزاد رہتے ہین گورنمنٹ انگریزی سے خط کتابت پولیٹکل رکھتا ہے یہان بہت سے علاقے شان آباد ہین وبجانب شمال ومشرق واقع ہین مگر یہ فرمانبرداری شاہ برہما کی قبول کرتے ہین۔

سرحد شمالی ومشرقی علاقہ پیگو کی اور جو علاقہ کنارہ دریاے سالوین پر واقع ہے ایک قوم رہتی ہے جسکا نام کایا ہے اور برہما والے اونکو کاریني یعنی کالن سرخ کہتے ہین یہ قوم اول گورنمنٹ انگریزی کو ۱۸۳۲ء مین معلوم ہوئی تھی اور کمشنر اضلاع مناسرم نے اوس وقت ایک صاحب ڈاکٹر رچاردس نامے کو اونکے پاس اس غرض سے روانہ کیا تھا کہ تجارت اونکے ساتھ شروع ہو اوسوقت مین معلوم ہوتا تھا کہ کل قوم ایک رئیس کی تابعدار ہے اور وہ رئیس آزاد نہ رہتا تھا یعنی اسیکو خراج نہین دیتا تھا عرصہ آٹھ سال کے اندر یہ قوم دو حصہ کلان مین منقسم ہوگئی یعنی ایک تو شرقی اور دوسرا غربی کاریني مین اور رئیس تھے اونکے اب دو کلان ہوگئے اور بہت سے خورد رئیس اونکے ماتحت قرار پائے مگر اونکی حکومت رئیسان ماتحت پر یقینی نہین ہے چند سال گذرے کہ رئیس شرقی کاریني نے عہد دوستی واتفاق ساتھ شاہ برہما کے کرلیا اب وہ حصہ علاقے کا ماتحت شاہ برہما متصور ہوتا ہے۔

رئیس غربی کاریني کا بہت مسن ہے نوے سال کی عمر سے کم نہین اس رئیس نے مع اوسکے ماتحت رئیسان کے خواہش دوستی واتفاق شروع سے بسبت گورنمنٹ انگریزی کے ظاہر کی ہے ۱۸۵۵ء مین ایک ایجنٹ منجانب گورنمنٹ انگریزی اوسکی ریاست گاہ مین اس غرض سے مقرر ہوا تھا کہ جو حالات قرب وجوار کا ہو اوسکا نگران رہے اور کیفیت اوسکی ارسال کرتا رہے اور جد وجہد کرے کہ جنگ اور حملہ جو واسطے گرفتار کرنے لوگون کے بہ نیت فروخت کرنے بطور غلام کے واقع ہون اوسکا انسداد کرے ماہ جنوری ۱۸۵۷ عیسوی

مسٹر ای اوڈی صاحب ڈپٹی کمشنر تونگو کارین کو گئے اور وہان رئیس سن سے دوستی اور اتفاق کا عہد کیا اور عہد اس طرح پر ہوا کہ ایک نر گاؤ مارا گیا اور اوسکا گوشت جلسۂ عام مین کھایا گیا اور ایک ایک شاخ اوسکی طرفین نے اپنے پاس رکھی یہ گویا دال اوپر استحکام عہد کے طرفین مین تھا اوسوقت سے اس سردار نے ہمیشہ اپنے تئین ماتحت اور زیر حفاظت گورنمنٹ انگریزی کے تصور کیا ہے اور اگرچہ اقرار حفاظت کا بمیان نہین آیا ہے مگر بوجہ عہد دوستی اور اتفاق اور احبٹ کے اوسکے شہر مین اوسپر کوئی حملہ آور نہین ہوتا۔

ملک کارین سرخ کا کوہی ہے رقبہ اوسکا قریب سات ہزار دو سو میل مربع ہے مگر یہ رقبہ اوریلی صاحب نے بیان کیا ہے اور ظاہرا بہت مبالغہ کے ساتھ ہے علاقہ شرقی کارینی جو دریاے سالوین تک ہے اوسمین آبادی قریب ایک لاکھ اسی ہزار آدمی کے ہے اور علاقۂ غربی مین قریب چھبیس ہزار آدمی ہین۔

نمبر ۸۰

کپتان سائیس صاحب کا بندوبست تجارت جو ساتھ شاہ آوا کے ۱۲۲۵ بنگالہ ۱۸۱۸ء مین قرار پایا۔

ترجمہ حکم شاہی جو ہم ردیف خط اسمی گورنر جنرل مرقومہ ماہ ستمبر سنہ ۱۸۱۸ عیسوی کے تھا۔

بنام جمیع قلعداران و گورنران لنگرگاہ و علی ہذا القیاس بنام میون شہر اودی کے منبع عظمت و شان آسمانی جنکا آستانہ مثل فردوس بریں کے ہے اور جنکی زانو جواز جب قدوم طلائی بادشاہ اونکے سر خوش نصیب پر رکھا جاتا ہے تو مثل لالۂ شگفتگی و اطمینان کلی حاصل کرتے ہین اور ایسے ہی اراکین عالی مرتبت و محافظان سلطنت ہین جنہین کا عالی آوڑ بندہ نیر وزارت یہہ احکام صادر فرماتا ہے۔

بنام گورنر شہر اودی جسکا خطاب مین لانور یتھا ہے اور گورنر دریا جسکا خطاب یاوان یا راوان ہے اور کلکٹر تحصیل شاہی جسکا خطاب آکاون ہے اور کلکٹر پرمنٹ جسکا خطاب آکون ہے

اور سپہ سالار فوج جسکا خطاب چیکا ہے ۔

اول

یہ کہ چونکہ تجاران انگریزی لنگرگاہ رنگون مین واسطے تجارت کے بخیال دوستی و وفاداری و اطمینان حفاظت شاہی آتے ہین اسواسطے جب تجاران مذکور لنگرگاہ رنگون مین وارد ہون تو محصول گودام و تلاشی و دیگر ابواب جسقدر ہین تمام بموجب قاعدہ مقررہ سابق اونسے لیے جائین اور کسی حیلے سے اوس سے زیادہ نلیا جاے ۔

دوم

یہ کہ تمام تجاران انگریزی کو جنھون نے تحاصل لنگرگاہ ادا کردیا ہے اجازت دیجاے کہ جہان چاہین اس ملک مین جائین اور اونکو ایک رونہ یا حکم مبون یعنی گورنر ضلع کا ملجاے اور چیز تجاران انگریزی بعوض اپنی اجناس کے یہان خرید کرنا چاہین تو کوئی معترض یا مزاحم نہو اور نہ کسیطرح کی روک ٹوک اونکی داد و ستد و نفع و خرید مین ہو اور اگر ضرورت اس امر کی ہو کہ ایک شخص منجانب کمپنی انگریزی مقام رنگون مین واسطے تجارت اور پیش کرنے خطوط و تحائف بخدمت شاہ کے بود و باش کرے تو ایسے شخص کو اجازت سکونت کی دیجاتی ہے ۔

سوم

یہ کہ اگر کسی انگریزی سوداگر کو تکلیف پہونچے یا اوسکے نزدیک اوسپر زیادتی ہوتی ہو تو وہ نالش اپنی بذریعہ عرضی نام شاہ کے حاکم ضلع کے حضور کرے یا خود بذات حاضر ہو کر نالشی ہو اور چونکہ تجاران انگریزی اکثر زبان برہما سے ناواقف ہین لہذا اونکو اختیار ہے کہ جسکو وہ چاہین بطور مترجم ملازم رکھین مگر ایسے شخص کی اطلاع اول مترجم شاہی کو دین ۔

چہارم

یہ کہ اگر کوئی جہاز انگریزی طوفانی ہو کر کسی لنگرگاہ ملک برہما مین پہونچے اور مرمت اوسکی درکار ہو تو جسوقت اطلاع ایسے کا لیکتر کی اہلکار سرکار کو پہونچے فوراً ایسے جہاز پر کاریگر اور لکڑی اور لوہا اور ہر ایک ضروریات پہونچنی چاہیے اور کام اور رسد وغیرہ ضروریات بموجب نرخ محاربہ ملک کے دیجاویگی ۔

پنجم

یہ کہ چونکہ انگریز اس قوم سے تجارت مدت سے کرتے ہین اور اونکی خواہش ہے کہ ترقی اونکی تجارت کو ہو اسواسطے اونکو اجازت ہو کہ بلا مزاحمت جب چاہین آمد و رفت کرین اور بنظر اسکے کہ گورنر جنرل نامی گرامی کلکتہ واقع بنگالہ نے منجانب شاہ انگلستان سخائف دوستی قدوم طلائی کے واسطے ارسال کیے ہین اسواسطے یہ حکم واسطے نفع اور آسایش اور حفاظت انگریز لوگون کے جاری ہوئے۔

اصل اسکی زبان برہما مین ہے اور اوسپر مہر کلان جہان ہے

ترجمہ صحیح ہے

دستخط میکمیل سائمس

اجنٹ بدربار آوا

تفصیل محاصل جو جہاز بروقت پہونچنے مقام رنگون کے موجب قاعدہ سابق کے ادا کرینگے

محاصل سرکاری

ایک تھان پھولام

ایک تھان میدرپاک

اور جو شخص یہ پارچہ لیجاوے اوسکو اٹھارہ کیوبٹ پارچہ موٹا اور ایک رومال سوتی رنگ سرخ اور ڈھائی تکال نقد۔

اور جب جہاز پہونچے تو محاصل مفصلۂ ذیل ملکاران حاکم ضلع کو دیجاتے ہین

	پھولام	میدرپاک
	۱ تھان	۱ تھان
میون کو		
راؤن کو	ایضاً	ایضاً
آکون کو	״	״
شاہ بندر یعنی اکاؤن کو	״	״

نایب شاہ بندر یعنی اکاؤن کو۔	تھان پھولام	تھان بید پاک
چوکی۔	〃	〃
ماکھان اول کو۔	〃	〃
ماکھان ثانی کو۔	〃	〃
سائر دو کی اول کو۔	〃	〃
سائر دو کی ثانی کو۔	〃	〃

جب جہاز لنگرگاہ سے روانہ ہوتا ہے تو یہ رسم ہے کہ دو دو تھان سیلی کے ہر ایک اہلکار مذکورہ بالا کو یعنی چوبیس تھان بطور نذر دیتا ہے۔

چونکہ یہ رسم ہے کہ جہاز وقت آمد و ہنگام رفت اہلکاران صنلع کو پارچہ پھولام وغیرہ دے اور اسسے اجناس کی قیمت کم بیش ہوتی ہے اور اسی سبب سے زر قیمت مین فرق واقع ہوتا ہے تو یہ تجویز قرار پائی کہ بجاے دینے ان اجناس کے ایک مرتبہ بابت آمد و رفت کے پانچ سکہ نقرہ جسکو روپیہ کہتے ہین ادا کر دیا کرے۔

اور ہر ایک جہاز بابت تنخواہ زبانان کے اسی تکال ادا کرتا ہے اور بابت چوکیدار کے جو گھاٹ پر مقرر ہین یا ہر جہاز کے ساتھ جاتے ہین پینتیس تکال ادا کرے۔

بابت اجرت چپراسیون کے جو خرد وغیرہ پہونچائین	پانچ تکال
اور جو خرچ ہمراہ جہاز کے چوکی تک جاتا ہے۔	دس تکال
بابت اجرت محرران اور چوکیداران گودام کی۔	دس تکال
بابت انعام دربان قلعہ کے۔	دس تکال
بابت چوکی کے جسکو دنیو کاند کہتے ہین اور بابت چوکی کے جسمین اوسنی رہتی ہے۔	دس تکال
بابت اجرت اوس محرر کے جو رونہ لکھتا ہے وقت روانگی	پانچ تکال
بابت محاسب سرکاری۔	پندرہ تکال

بابت جہاز رانی کے اگر جہاز تین مستول کا ہے تو دو سو تکال اگر دو مستول کا ہی تو ڈیڑھ سو تکال اور اگر ایک مستول کا ہے تو ایک سو تکال

بابت لنگر ڈالنے کے اگر جہاز تین مستول کا ہے تو تیس تکال اور اگر دو مستول کا ہے تو بیس تکال اور اگر ایک مستول کا ہے — تو دس تکال —

اور یہ بھی رسم ہے کہ جو اجناس آدمی اوسمین سے وہ یک یعنی سو مین دس محصول سرکاری ہوتا ہے اور نیز مالک جہاز پانچ تھان اول مدی مین سے جو وہ کنارے پر لاتا ہے دیتا ہے اور ہر ایک شخص جو جہاز مین بطور تجارت آویگا اور اوس جہاز سے وہ تعلق نہین رکھتا تو وہ ایک تھان دیگا۔ اور تلاشی کرنے والے کو فیصدی ڈیڑھ ملیگا۔

چھاپہ کرنے والے کو اگر وہ تین سو ساٹھ تھان پر چھاپہ کریگا تو وہ مستحق ایک تھان کا ہوگا۔

محرر یا محاسب کو جو جہاز پر رجسٹری کرنے جاتا ہے وہ پانچ سو تھان مین ایک تھان پاتا ہے اور جب جہاز وہان سے روانہ ہو تو ایک افسر سرکاری واسطے تلاشی اور روانہ کرنیکے جہاز پر جاتا ہے یہ افسر سات تیلہ سکہ اور ایک سو چالیس کاپی چینی کی پاتا ہے۔

کوئی جہاز جو کسی جگہ سے علاقہ برہما مین آکر لنگر ڈالے گا اوس سے محصول اس سے زیادہ نہ کم لیا جائیگا اور اس امر مین حکم بادشاہ جاری ہو چکا ہے۔

حساب تصدیق ہوتا ہے اور کیفیت تحریر ہوتی ہے اور بنظر دوستی جو انگریزون کے ساتھ مرعی ہے اسواسطے جو کوئی جہاز اجناس انگریزی لیکر آوے یا جائے اوسکا محصول لنگرگاہ و دیگر ابواب آنے اور جانے کے لنگرگاہ رنگون مین بحساب سکہ پچیس فیصدی کے جسکو زبان برہما مین مواورو کہتے ہین اور معنی اسکے پچیس فیصدی سکہ نقرہ ہے ادا کیے جائینگے۔

اصل اسکی ہمردیف خط وزیر بنام گورنر جنرل بہادر کے ہے۔

ترجمہ صحیح ہے

دستخط ایم سائمس

اجنٹ بدربار آوا

ترجمہ حکم وزیر ہزاردی بنام کونسل ماتحت مقام رنگون

بنام آکوم وچوکی و ناکہام وچرگی ہزاردیلی

چونکہ گورنر جنرل بنگالہ نے کپتان میکیل سائمس صاحب کو مع تحائف بنظر ترقی دوستی فیما جو فیما بین برہما اور انگریزان کے ہے قدوم طلائی مین بھیجا ہے اور بادشاہ اونسے بہت خوش ہوئے اور حکم دیا کہ جو کپتان میکیل سائمس بیان کرے اوسکی منظوری ہو اسواسطے دوستی جو فیما بین دونون اقوام کے تھی مستحکم اور ترقی پران تحائف سے ہوئی جو کوئی جہاز انگریزی بعد ازین رنگون کو آئے تو وہ جہاز محاصل لنگرگاہ اوس سکہ کا مواجو یعنی پچیس فیصدی ادا کرے گا جس سکہ مین جنس فروخت ہوتی ہے

دستخط ہنزاودی مئون مودون میچپا

یعنی گورنر بتیس اصلاع ہنزاودی

ترجمہ صحیح ہے

دستخط ایم سائمس

ایجنٹ بدربار آوا

ترجمہ حکم شاہی درباب تجویز محصول پرمٹ اور چوکیات متفرقہ واقع فیما بین امراپور رنگون بنام زمینداران وچوکیداران ومحافظان گھاٹہاے متفرقہ تا بہ کنارہ دریاے شور ــــ

چونکہ گورنر جنرل نے براہ دوستی کپتان میکیل سائمس صاحب کو کلکتہ واقع بنگالہ سے بطور وکیل اس دربار مین بھیجا اور اونسے ایک یادداشت گذرانی اور کیفیت بیان کی پس اوسکے بیان پر لحاظ کیا گیا ــ

جن سوداگرون نے محصول مقررہ اپنے مال کا ادا کیا ہو اور تمام مال مقام فرودگاہ مین فروخت نکرکے غرم لانے اسباب مذکور کا دارالسلطنت یعنی قدوم طلائی مین رکھتے ہون خواہ خود لامین یا اپنے ایجنٹ کی معرفت روانہ کرین ایسے تجاران سے کسی حیلے سے محصول راستے مین نہ لیا جائیگا اور نہ طلب کیا جائیگا مگر جب سوداگر یہانسے واپس مال دوسرا عوض مین اپنے مال کے خرید کرکے جائین تو وہ سوداگر ایسے اسباب نوخرید پر محاصل بموجب قاعدے کے جو دربار محال طلائی سے سنہ ۱۲۴۵ برہما مین جاری ہوا ہے ادا کرینگے اسواسطے احکام بنام چوکیات متفرق ونیز بنام مئیون ہنزاودی کے جاری ہوتے ہین اور جو مراتب اراکین سلطنت سے پیشگاہ

بادشاہ معروض کیے وہ بھی کلاشمجاری ہون۔

ماورا اسکے بیچ ۱۲۵۰ء برہما کے اور ۲۶ ماہ ساند کوب برہما کے جو مطابق ۲۶ ربیع الاول کے ہے حکم شاہی بمضمون ذیل صادر ہوا۔

اوپر چوکی کیوتیا یوم نامی کے جو کشتیان دارالسلطنت سے واپس جاتی ہون ایک میما یعنی ۱۰ سیر بک وزنیم آنہ ادا کرینگے۔

اوپر چوکی مگوئی نامی کے اگر عرض کشتی کا چار کیوبٹ ہے تو فی کیوبٹ ۱۲ ساتین تکال ادا کرینگے اور اگر چار کیوبٹ سے عرض کم ہے تو ایک تکال فی ہزار بوجہ اسباب کے دینگے اور اگر کشتی خالی ہے تو ایک میما یعنی ۱۰ فی نفر آدمی لیا جائیگا۔

اوپر چوکی پلوئی نامی کے اگر عرض چار کیوبٹ ہے تو میما یعنی ۱۰ فی کیوبٹ دیا جاے اور اگر عرض اس چار کیوبٹ سے زیادہ ہے یا کم بھی محصول لیا جائیگا اور اگر کشتی مین مال سنگین بھرا ہوا ہے تو فی ہزار بوجہ مال کے ایک تکال لیا جائیگا۔

اوپر چوکی ہیوٹائی کے فی کیوبٹ عرض کے زیادہ تین میما یا ۱۲

اوپر چوکی کیونزلی نامی ۲ اور چوکی نوالی نامی کے کچھ محصول نلیا جائیگا مگر کچھ بطور نذرانہ ادا ہونا چاہیے مگر کشتی رو کی نجائیگی۔

اوپر چوکی ٹو نامی کے جہان سابق مین محصول تانبہ کا سکہ لیا جاتا تھا نقرہ کا سکہ لیا جائیگا یعنی فی ہزار بوجہ اسباب کے ایک تکال۔

اوپر چوکی تروگ متو نامی کے اگر کشتی چار کیوبٹ عرض مین ہے تو دو صد پنجاہ تکال تانبہ یعنی قریب وزن آنہ کے فی کیوبٹ ادا ہوگا اور اگر کشتی چار کیوبٹ سے عرض مین کم ہے تو کل تین دس اور تیس تکال تانبہ یعنی قریب ایک روپیہ کے لیا جائیگا۔

اوپر چوکی بامن نامی کے کشتی سے فی کیوبٹ عرض کے چھ میما یا ۱۰ سیر تکال لیا جائیگا

اوپر چوکی اکوئی نامی کے کچھ محصول مقررہ نہین ہے مگر جس کشتی مین چانول نمک مچھلی ناپی وغیرہ بار ہوتا ہے وہ کچھ جزوی دیدیتا ہے۔

اوپر چوکی ہیرا دا نامی کے اگر کشتی مین دس ملاح سوا نے برہما کے ہین تو فی نفر کی عوض

پینتیس لکھا ل تانبہ دیا جائیگا مگر رامنا سے کچھ لیا جائیگا اور اگر کشتی مین چانول دال پیدی روئی وغیرہ ہے تو ایسے مال کی چوتھائی نوکری دیجائیگی اور اگر مال وزنی مثل نمک مچھلی پالی ہے تو ایسی جنس کے چار بوجھ نی کشتی لیے جائینگے اور جب کشتی مین جاتے وقت محصول دیا ہے تو آتے وقت اوس سے نہ لیا جائیگا اور اگر آتے وقت اوسنے دیا ہے تو جاتے وقت اوس سے نہ لیا جائیگا مگر کچھ بطور نذر دیا جائیگا۔

اوپر چوکی دیلوبیون) سے کہ اگر عرض کشتی کا چار کیوبٹ ہے تو اوس سے دو صد پنجاہ تکال تانبہ لیا جائیگا اور اگر اس سے عرض کم ہے تو فی نفر ملاح پچاس تکال لیا جائیگا۔

اوپر چوکی پانگا نسکا نامے اور چوکی پانگلانگ نامے بجانب شمال کے کچھ محصول نہ دیا جائیگا مگر کچھ نذری یعنی جزوی نذر دیجائیگی اور یہ زیادہ ایک روپیہ سے نہین۔

بیچ ۱۲۴۵ بر ہما کے ایک حکم رجسٹر محال طلائی سے جاری ہوا تھا کہ سوداگران ملک غیر کو اجازت واسطے آنے دار السلطنت یعنی قدوم طلائی کے بلا ادائے محاصل دیجاے مگر وقت واپسی وہ لوگ محصول مقررہ حکم شاہی جو دربار محال طلائی سے جاری ہوا ہے ادا کرینگے اور اوس سے زیادہ اونسے نہ طلب کیا جائیگا اور نہ لیا جائیگا لیکن اوپر چوکی پانگا نسکا بجانب شمال اور چوکی پانگلانگ بجانب شمال اور چوکی کونجی اور چوکی پونجی کے اجازت لینے محصول کی پیشگاہ محال طلائی سے نہین ہے اور کسی حیلے سے کچھ طلب نہونا چاہیے اور نہ کچھ لینا چاہیے۔

دستخط ودون ونگ میوزا

وزیر اعظم

ترجمہ صحیح ہے

دستخط ایم سائمس

اجنٹ بدربار آوا

ترجمہ حکم شاہی درباب محصول چوب

بنام محافظان وچوکیداران وہ اشخاص باختیار بابت کنارہ دریاے شوے

چونکہ گورنر جنرل کمپنی کلکتہ واقع بنگالہ نے کپتان میکیلی مکس صاحب کو مع ستمائت تحریر مورخہ
مین بھیجا اور اسکی درخواست یہ ہے کہ تجاران کو اجازت ہو کہ لکڑی خرید کرکے بار کرکے ایبا مین لاوین
محصول مقررہ ادا کرین اسواسطے تجاران قوم انگریز کو جو خواہشمند لیجانے لکڑی کے ہین اجازت دیجاے
کہ شہر اور دیہات سے لکڑی مطلوبہ لیجائین اور چونکہ بیچ ۱۸۳۵ء کے تحقیقات اس امر کی ہوئی تھی کہ
سابق کیا محصول چوکیات پر لیا جاتا تھا اوسپر حکم شاہی شرف نفاذ پایا تھا کہ کچھ محصول سواے مندرجہ
کے نلیا جائیگا اسواسطے اب حکم ہوتا ہے کہ چوکیات پر اب محصول لکڑی کا جو لی جاتی تھی لیا جائیگا
اور نہ محصول دراہ لیا جائیگا سرپ پانچ فیصدی مقام رنگون مین بموجب قاعدہ سابق کے ادا ہوگا۔

دستخط درون زنگ

وزیر اعظم

عہدنامہ جو فیابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی ایک فریق اور شاہ آوا فریق ثانی کے بوساطت
میجر جنرل سر آرچیبالڈ کیمپبل کی سی بی اور کی سی ٹی ایس کمانڈنگ مہم اور کمشنر اعلی پگو اور آوا اور طامس
کیمپبل رچارڈسن صاحب کمشنر سول پگو اور آوا اور ہنری ڈبوسے چند صاحب کپتان کمانڈنگ فوج شاہی
و فوج چہار کمپنی برلب دریاے ایراودی منجانب ہنوربل کمپنی اور مینگائی مہامین ملہا کابن مین وزنگائی
حاکم لیکینگ اور مینگائی مہا ملہا سہوا تھوا ٹوبن دون حاکم مال منجانب شاہ آوا قرار پایا تھا اور ان اشخاص
نے اپنے اپنے اختیارات کلی بیان کیے اور بمقام پادیرا واقع ممالک آوا یہ عہدنامہ منعقد ہوا
بتاریخ ۲۴ ماہ فروری ۱۸۲۶ء مطابق ۳ شب تارماہ تاپونگ سنہ ۱۱۸۷ کا دیا۔

شرط اول

صلح و دوستی ہمیشہ فیابین ہنوربل کمپنی ایک طرف اور شاہ آوا دوسری طرف جاری ہوگی

شرط دوم

شاہ آوا اپنے دعوی علاقہ اسام مع متعلقات علاقہ مذکورہ اور علاقہ شملہ کاچار وجیبیا سے
دست بردار ہوتے ہین اور ہرگز دخل ان علاقجات مین نکرینگے اور درباب سنی پور کے یہ شرط
قرار پائی کہ اگر کمپنی سنگہ دوبارہ اس علاقہ مین آئے تو شاہ آوا اسکو راجہ وہانکا منظور کرینگے۔

شرط سوم

بواسطے انسداد تکرار درباب حدود فیمابین ہر دو اقوام بزرگ کے یہ شرط ہے کہ گورنمنٹ انگریزی اضلاع مفتوحہ اراکان کو جسمین چار علاقے اراکان اور رامری اور چدوبا اور سندوی شامل ہین اپنے قبضے مین رکھینگے اور شاہ آوا تمام حقوق اونکے فروگذاشت کرتے ہین اور علاقہ انوپکتو مین یعنی اراکان کو ہی جسکو اراکان مین یومسونگ یا پوکمنگلونگ کے پہاڑ کہتے ہین حدود ہر دو اقوام بزرگ کے قرار دیا گیا اگر اسمین کوئی شبہ واقع ہوگا تو اوسکے فیصلہ کے واسطے فریقین ایک ایک کمشنر مقرر کرینگے اور یہ کمشنر طرفین تبادر عزت مساوی کے قرار دینگے۔

شرط چہارم

شاہ آوا اضلاع مفتوحہ تیہہ اور تواسی اور قرگوئی اور ٹنارم مع اونکے متعلق جزائر وغیرہ گورنمنٹ انگریزی کو دیتے ہین اور دریاے سابون اوس طرف کی حد قرار دیتے ہین اسکی تکرار کے دفعہ کرنے کے واسطے بھی وہی طریق ملحوظ رہیگا جو شرط سوم کے آخر فقرہ مین درج ہے۔

شرط پنجم

ثبوت وفاداری منجانب گورنمنٹ برہما درباب قائم رکھنے اس اتحاد دوستی فیمابین اقوام کے اور نیز بادای جزوی معاوضہ اخراجات جنگ جو گورنمنٹ انگریزی کا ہوا ہے شاہ آوا کرتے ہین کہ ایک کرور روپیہ ادا کرینگے۔

شرط ششم

کسی شخص سے خواہ ساکن علاقہ ہو یا ساکن علاقہ غیر ہو بعد ازین مزاحمت فریقین سے نہوگی گو اوسے کسی وجہ سے شمولیت جنگ حال مین کی ہو۔

شرط ہفتم

بنظر پیدا کرنے اور ایزاد کرنے واسطے کمیٹی اور امینٹ کے جو اب فیمابین دونون گورنمنٹ کے قائم ہوا ہے یہ شرط ہوتی ہے کہ لئیق اہلکار طرفین کے ہمراہی پچاس نفر سپاہی کے دربار فریق ثانی مین رہا کرینگے اور اونکو اختیار حاصل ہوگا کہ اپنے واسطے مکانات معقول اور مضبوط خرید کرین یا تعمیر کرین اور ایک عہدنامہ تجارت بشرائط مفید فریقین دونون اقوام بزرگ سد قرار دیا جائیگا۔

شرط ہشتم

تمام زر قرضہ سرکار یا رعایا جو دونون گورنمنٹ نے یا دونون گورنمنٹ کی رعایا نے قبل از جنگ کے لیا ہو وہ اوسیطرح مقبولہ ہوکر ادا ہوگا گویا جنگ طرفین مین ہوئی نہ تھی اور اوسکا فائدہ واسطے عرصۂ جنگ کے نہ لیا جائیگا اور بموجب قاعدۂ عامۂ کے یہ بھی شرط کیجاتی ہے کہ اگر کوئی رعایاے سرکار انگریزی جو علاقۂ شاہ آوا مین لاوارث مرجائیگا اوسکا مال رزیڈنٹ انگریزی یا کونسل مقیم علاقۂ مذکور کے سپرد ہوگا اور صاحب ممدوح حسب فائدہ آئین انگریزی کے نسبت اوسکے کاربند ہونگے اور اسیطرح مال رعایاے برہما جسکا یہ حال ہوگا وہ سپرد اوس اہلکار کے کیا جائیگا جو شاہ برہما نے سوپریم گورنمنٹ ہند کے پاس تعینات کیا ہوگا۔

شرط ہفتم

شاہ آوا تمام ابواب اور محاصل جہازہاے انگریزی کے جو لنگرگاہ برہما مین آوینگے چھوڑ دینگے جو ابواب جہازہاے برہما سے لنگرگاہ انگریزی مین نہین لیے جاتے اور نہ یہ ضرور ہوگا کہ جہازہاے انگریزی ہنگام آنے دریاے رنگون مین یا دیگر لنگرگاہ برہما مین اپنے اتواب اونار دین یا مستول اوتار دین یا کوئی اور ایسی حرکت کرین جو جہازہاے برہما کی نسبت لنگرگاہ انگریزی مین جرعی نہین ہوتی

شرط ہشتم

دوست دلی گورنمنٹ انگریزی کا یعنی شاہ آسام جو اس جنگ حال مین شریک نہ تھا جہان تک یہ شرائط اثر پذیر ہونگے اور جہان تک متعلق شاہ آوا یا اوسکی رعایا کے ہے شامل ان شرائط کے تصور کیا جائیگا۔

شرط یازدہم

اس عہدنامے کی تصدیق اہلکاران برہما جو مجاز اسکے ہون کرین اور تصدیق اسکی تمام انگریزون کے ہمراہ مین ہوگی خواہ یورپ زاہون یا ہندوستان زا امریکن یا دیگر مقیدین جو حوالہ کمشنران انگریزی کیے جائینگے اور کمشنران انگریزی یہ وعدہ کرتے ہین کہ عہدنامہ مذکور کی تصدیق رایٹ ہونریبل گورنر جنرل باجلاس کونسل کرینگے اور تصدیق مذکور شاہ آوا کو بیچ عرصۂ چار مہینے کے یا اگر ممکن ہوگا کہ اس سے بھی پہلے ہی دیجائیگی اور تمام مقیدین برہما بطریق مذکورۂ بالا لاہور پہونچنے بنگالہ سے حوالہ

گورنمنٹ مذکور کی جانیگی۔

دستخط آرچی بالڈ کیمبیل (مہر)
لارگین میوعجا
وونگھی

دستخط تی سی رابسن (مہر)
سول کمشنر

مہر لوٹو

دستخط ہنری ڈی چاڈس (مہر)
کپتان جہاز شاہی

شواگم وون
آنا وون

شرط ملحقہ

چونکہ کمشنران انگریزی کی عین خواہش دلی وہ سطے صلح اور امنیت کے ہے اور وہ چاہتے ہین کہ تعمیل شرط تخمیم جسقدر ممکن ہو تکلیف دہ اور نا موافق شاہ آوا کو نہو لہذا تجویز دیل پر اپنی رضامندی ظاہر کرتے ہین کہ رقم موجودہ تقسیم اقساط پر ہو جائے یعنی جب پچیس لاکھ روپیہ یعنی چہارم کا ادا ہو جائے اور دیگر شرائط کی تعمیل بھی ہو جائے تو فوج انگریزی رنگون کو واپس آجائے اور اگر دوسرا چہارم بیچ عرصہ سو روز کے اس تاریخ سے ادا ہو جائے جیسا اوپر شرط ہوا ہے تو بلا تامل فوج انگریزی ملک شاہ آوا کو خالی کر کے چلی آویگی اور باقی نصف کی دو اقساط دو سال مین ادا ہون یعنی ہر سال مین ایک ربع ادا ہو اس تاریخ ۲۴ ماہ فروری ۱۸۲۶ء سے اور یہ روپیہ بذریعہ کونسل یا رزیڈنٹ معتمم آوا یا پیگو کے جو منجانب ہز ہز ایسٹ انڈیا کمپنی کے مقرر ہون ادا ہو فقط —

دستخط آرچی بالڈ کیمبیل (مہر)
لارگین میونجا
وونگھی

دستخطی سی رابنسن (مہر)

سول کمشنر

مہر لوٹو

دستخط ہنری ڈی پینڈیل (مہر)

کپتان جہاز شاہی

سواگم وون

اتاوون

مقدمہ یق اسکی گورنر جنرل باجلاس کونسل بمقام فورٹ ولیم واقع بنگالہ آج تاریخ ۱۱ ماہ اپریل سنہ ۱۸۲۶ء کرتے ہین۔

دستخط ایچ رسٹ

دستخط ٹوپر میسر

دستخط جی ایچ ہرکن

دستخط ڈبلیو بی بیلی

نمبر ۸۲

عہدنامہ تجارت ساتہ اوا کے

ایک عہدنامہ تجارت جسپر بمقام شہر طلائی رتن پورہ کے تاریخ ۲۳ ماہ نومبر سنہ ۱۸۲۶ء مطابق ۹ عشرہ تاریک ماہ مون تین سونگ مونگ سنہ ۱۱ برہما انودی کرافورڈ صاحب جانب انگریز حاکمان کمپنی کے جو حاکم ہند ہین اور کمشنران اٹھین ون منگالی تھلی رسی مہاتھین کلین حاکم اور راٹھون ونگالی مہامین لہاتسی ہاتھو حاکم محال منجانب آفتاب تابندہ برن برہما کے جو حکمران اور تھونا یارن تا تمام پادی پا اور دیگر شہرہای کلان کے ہے دستخط اور مہر ہوئی۔

بموجب شرائط عہدنامہ صلح جو فیمابین ہر دو اقوام بزرگ کے بمقام بانداپو واسطے تزاید بہبودی دونون سلطنتون کے منعقد ہوا اور بخواہش اسکے کہ اعانت اور حفاظت تجارت

طرفین کے ہو صاحب کمشنر الواے کرافورڈ صاحب منجانب انگریزی برن کمپنی جو حاکم ہندہین اور کمشنران اُنون ون منگائی تھی راہمانند اتھین کپتان حاکم ساڈاور اُنون ون مہامین لہاتھی ہاتھو حاکم دہ محاصل منجانب آفتاب تابندہ برن شاہ برہما نے جو حکمران اوپر تھونا پارا تام پادی یا دیگر شہرہاے کلان کے ہے ان تینون نے خیمہ شورہ مین جو بمقام ضیا پارہ بجانب شمال شہر طلائی رتن پور کے واقع ہے برضامندی فیما بین اس عہدنامے کو ختم کیا۔

شرط اول

چونکہ صلح فیما بین سلطنت بزرگ جسمین حکم انگریزی شاہزادہ انڈیا کمپنی برن کا جاری ہے اور سلطنت رتن پورہ جسکی حکومت اوپر تھونا پا انام پادی یا دیگر شہرہاے کلان پر جاری ہے جب سوداگر بذریعہ رونہ مہری انگریزی کے علاقہ شاہزادۂ انگریزی سے اور تجاران ملک برہما ایک ملک سے دوسرے مین جاکر خرید و فروخت مال تجارت کرین تو سپاہی جو گذرگاہون پر مامور ہین اور جو سپاہی دروازہاے ملک کے محافظ ہین وہ حسب قاعدہ مستمرہ تلاشی لینگے مگر کچھ مطالبہ نکرینگے اور جو تجاران درحقیقت واسطے سوداگری کے مال تجارت لائینگے اونکی مزاحمت اور روک ٹوک نہوگی اور گورنمنٹ ہر دو ملک کے جہازون کو اجازت دینگے کہ مال تجارت لیکر اونکے لنگرگاہ مین آوین اور تجارت کرین اور ہر طرح کی امنیت اور حفاظت اونکی کرینگے اور درباب محصول کے یہ ہے کہ سواے محاصل معمولی بمقامات فرودگاہ اور محصول اونسے نہ لیا جاے گا۔

شرط دوم

وہ جہاز جنکا عرض اندر سے آٹہ برہما کیوبٹ ساہی جو فی کیوبٹ ۱۹ اوسولھوان حصہ انگریزی انچھ کا ہوتا ہے اور تمام جہاز اس سے چھوٹے مقدار کے خواہ وہ تجاران ملک برہما کے ہون اور انگریزی لنگرگاہ مین جہنڈہ برہما کا لیکر جاتے ہون اور خواہ تجاران ملک انگریزی کے ہون اور اونکے ساتہ رونہ مہر انگریزی کا ہو اور لنگرگاہ برہما مین جہنڈہ انگریزی لیکر جاتے ہون اونسے سواے محصول معمول کے اور نہ لیا جائیگا اور وقت روانگی وہان سے دس نکال بجنس فیصدی یعنی دس روپیہ سکہ محصول چونگی لیا جاے گا اور محصول راہنما لینے

پابلوت کا نہ لیا جائیگا اگر وہ کوئی پابلوت ہمراہ نہ لین بہرحال جب جہاز جسکا عرض آٹھ گیونٹ برہما ساہی سے زیادہ ہو وارد ہو تو اوس اہلکار کو جو مقام شروع سمندر پر تعینات ہے اطلاع دیجائیگی اور وہ بموجب شرائط مندرجۂ شرط نہم عہدنامہ باندایو کے بغیر ادا نے مستول وانواب کے قیام کریگا اور کوئی مزاحم اوسکا نہوگا جب سے جہازہاے برہما کا لنگرگاہ انگریزی مین نہین ہونا سواے محاصل شاہی کے اور کوئی محصول بجز معمولی کے نہ لیا جائیگا۔

شرط سوم

تجاران ایک ملک کے جو دوسرے ملک مین جاکر قیام کرین جب وہ واپس جانا چاہین بلامزاحمت یا روک کے جس جہاز پر چاہین اور جہان چاہین جاسکتے ہین جو مال اونکا ہو اوسکو وہ جہان چاہین فروخت کرین اور اگر کچہ مال اونکا فروخت ہونے سے بچ رہے اوسکو اور اپنے خانگی اسباب کو وہ بلامزاحمت اور بغیر ادا کرنے کسی صرف کے لیجانے کے مجاز ہونگے۔

شرط چہارم

انگریزی اور برہما کے جہاز اگر باد مخالف اونکے ہو یا اونکا نقصان شکستگی مستول وغیرہ سے ہو یا جہاز اونکا طوفانی یا شکستہ ہو کر کنارے پر آجاے تو بقاعدۂ سخاوت اون کو مدد باشندگان قرب وجوار سے ملے گی اور مالک جہاز طوفانی مدد کرنے والون کو معاوضۂ مناسب دیگا اور جو کچہ مال طوفان سے بچیگا وہ مالک کو واپس دیا جائیگا۔

دستخط جی کرافورڈ

دستخط اٹون ون منگائی تہی ہا مہا منہ نہین کیان مہر

حاکم ساڈ

دستخط اٹون ون منگائی مہا مین لما تھی ہاتھو

حاکم مال

نقل صحیح ہے

دستخط جی کرافورڈ

تصدیق اسکی رایٹ ہنوربل گورنر جنرل نے بتاریخ یکم ستمبر ۱۸۲۶ء کی

دستخط ای امسٹرلنگ سکرٹری گورنمنٹ

نمبر ۸۳

عہدنامہ درباب گھاٹی فنوسے

اول

کمشنران انگریزی میجر گرانٹ اور کپتان ہیمبرٹن صاحب حسب ہدایت رائٹ آنریبل گورنر جنرل بہادر بجلاس کونسل اقرار کرتے ہین کہ وہ شہر تھاٹو اور یمبا اور سرحال اور دیگر دیہات واقع گھاٹی فنوسے اور انگو جنگ اور رستہ گھاٹی جو درمیان دامن کوہ شرقی اور کنارہ مغربی دریاے نگمہا کھنڈوان کے واقع ہے موانداک مہامنگائن راجہ کو اور شاہ و انگلس ہیوکیان تھا و کمشنران ماسورہ شاہ آوا کو حوالہ کر دینگے۔

دوم

کمشنران انگریزی تھانہ منی پورا کو جو اب اس ملک مین قائم ہے برخاست کر کے چند شرائط پر فوراً قبضہ کمشنران برہما کا وہان کرا دینگے۔

سوم

شرائط یہ ہین کہ جو حدود کمشنران انگریزی قائم کرین اونکو وہ منظور کرین جو لوگ بجانب منی پورا ان حدود کے رہتے ہین اونسے صریحاً اور حیلۃً مزاحمت نکرین۔

چہارم

حدود مفصلہ ذیل قرار پائین

اول حصہ شرقی اون پہاڑون کا جو برمتصل جانب غربی میدان گھاٹی فنوسے نکلتے ہین اس خط حد بندی مین مورخ اور تمام علاقہ جانب غربی اوسکے شامل ہے۔

دوم بجانب جنوب ایک خط دامن شرقی پہاڑ مذکور سے اوس مقام تک جہان دریاے جسکو برہما والے مین لسادنگ کہتے ہین اور منی پورا والے تم لسانگ کہتے ہین میدان مین آتا ہے اور اوسکے ابتدا تک درمیان کوہستان کے جو خاص مغرب کہتے ہین لہیانگ دریاے منی پورا سے ہے۔

سوم بجانب شمال خط حد بندی اوخین پہاڑون کے دامن سے جہان گھاٹی قبو بجانب شمال

ختم ہوتی ہے شروع ہوگا اور وہان سے خاص شمال کو اول قطار پہاڑ تک چلکر بجانب مشرق اوس مقام تک پہونچے گا جہان دیہات جواتا و نونگیولی اور توانگ اوس قدم کو واقع ہین جسکو منی پورا والے بوبیپا اور برہما والے لاگسانی کہتے ہین اور جواب ماتحت منی پور اکے ہین۔

پنجم

کمشنران برہما وعدہ کرتے ہین کہ وہ اہلکاران برہما کو جو امور اوس علاقے مین ہون گے جواب حوالہ اونکے کیا جاتا ہے حکم دینگے کہ بسیطرح وہ فراہم کہین یا دیگر باشندگان جو بجانب منی پور اخطہ بندی سے رہتے ہین نہونگے اور کمشنران انگریزی بھی وعدہ کرتے ہین کہ وہ منی پور والون کو حکم دینگے کہ وہ بسیطرح فراہم کہین یا دیگر باشندگان کسی قسم کے جو بجانب علاقہ برہما از روے حد بندی کے رہتے ہون نہونگے۔

کمشنران
دستخط ایف جی گرانٹ میجر (مہر)
دستخط آر بی پیمبرٹن کپتان (مہر)

مقام سینا چل گھاٹ تنگنھی ۲۶ جنوری ۱۸۳۴ عیسوی

ختم شد حصہ دوم

حصہ سوم

عہدنامجات واقرارنامجات جو درمیان علاقہ ملائن پنشولا اور جزیرہ سماترا و علاقہ سیام کے ساتھ منعقد ہوئے

ملائن پنشولا

یہ حال رپورٹ کرنیل کیونیا صاحب سے و دیگر کواغذ سرکاری سے استنباط ہوئے

باستثنار ایک یا دو علاقجات خرد جو خود سرہین باقی علاقہ ملائن پنشولا کا منقسم درمیان انگریزان اور سیام والون کے ہے اقرارنامجات ساتھ علاقہ قیدہ کے جو ماتحت سیام کے ہے اور ساتھ نوسر علاقجات پیراگ اور سنگورا اور علاقجات مشتملہ رمبو وغیرہ او وجوہرکے ساتھ ہوئے ہین اور علاقجات برگا نو اور کلنتان بھی محفوظہ گورنمنٹ انگریزی کے سب بموجب عہدنامہ پنکول کے ہین

جس عہدنامے کی رو سے عام تدبیر گورنمنٹ انگریزی کی بیچ سمندر شرقی کے مترتب ہوئی وہ عہدنامہ ساتھ قوم ڈچ کے بتاریخ ۱۷ ماہ مارچ سنہ ۱۸۲۴ء نمبر ۸۴ ہوا تھا جسکے شرط وہم سے متعلق وجوبکا ملاکا پنشولا سے علحدہ ہوا۔

راجہ سکندر شاہ سنکاپور والے نے قریب وسط تیرہ صدی کے ملاکا کو آمادہ کیا تھا کہ بیچ سنہ ۱۵۱۱ء کے پورچگیس نے ماتحت ابھوکرک کے آکر اسکو لیا اور سنہ ۱۶۴۱ء مین ڈچون کے ہاتھ آیا اور سنہ ۱۷۹۵ء تک اونکے پاس رہا اس سال مین انگریزون نے مع دیگر علاقجات ڈچ واقع شرق اسکو فتح کیا اور سنہ ۱۸۱۸ تک اونکے قبضے مین رہا اس سال مین دوبارہ ڈچونکو دیا گیا اور آخرکار سنہ ۱۸۲۴ء مین جو عہدنامہ ڈچون کے ساتھ ہوا اوسمین یہ علاقہ پھر انگریزون کو ملا۔

بجانب شمال ملاکا کے علاقہ نانگ واقع ہے جو عہد تسلط ڈچ علاقہ ملاکا مین زیر حکم چار سردارونکے تھا اور ان چارون سردارون نے عہد ڈچ کے ساتھ کیا تھا سردار پاہانگ ملو ہمیشہ ڈچ مقرر کرتی تھے بعد تسلط انگریزی علاقہ ملاکا اور نانگ مین ایک عہدنامہ نمبر ۸ اون سردارون کے ساتھ سنہ ۱۸۵۰ء مین قرار پایا تھا مگر سنہ ۱۸۵۱ء مین اور سردارون نے سر بشورش اوٹھایا جسکے باعث ضرور ہوا کہ علاقہ مذکور

بذریعہ شمشیر فتح کیا جاوے۔

فیدہ ہم یہ کہہ سکتے ہین کہ ہماری اول رسم بمقدمات پولیٹکل اس علاقے کے ساتھ اوس رسم رسل ورسائل کے ساتھ شروع ہوئی تھی جو کپتان فرانسس لائیٹ صاحب نے ساتھ راجہ قیدہ کے شروع کی تھی اور جسکا نتیجہ یہ ہوا تھا کہ ایک اقرارنامہ نمبر ۶ ۱۷۸۶ء مین منعقد ہوا جسکی رو سے جزیرہ پینانگ جو بعد ازان بنام جزیرہ پرنس اوف ویلس کے مشہور ہوا شامل کیا جاوے اور اس جزیرہ پر قبضہ باقاعدہ بتاریخ ۱۱ ماہ اگست ۱۷۸۶ء مین کیا گیا۔

بتاریخ یکم ماہ مئی ۱۷۹۱ء ایک عہدنامہ نمبر ۷ کپتان لائیٹ صاحب نے قرار دیا جسکی رو سے یہ شرط ہوئی کہ فریقین غلامان مفروین اور قرضداران اور مجرمان جعل وقتل حوالہ کردیے جائین اور یہ کہ رسد وغیرہ بلا محصول ملک سے ساکنان جزیرہ اور مقیمان جہاز بمقام لنگر گاہ پہونچائی جاوے اور یہ کہ راجہ قیدہ کو جو بنام جنگ وی پیتوان مشہور ہے چھ ہزار دولرس کے دیے جائین اور راجہ پر یہ واجب آیا کہ وہ کسی غیر قوم ساکن یورپ کو ملک مین رہنے کی اجازت نہ دیگا۔

بتاریخ ۶ جون ۱۸۰۰ء سر جارج لیئنڈ صاحب نے جو لفٹنٹ گورنر جزیرہ پرنس اوف ویلس کے مقرر ہوئے تھے حاکم قیدہ سے ایک اور عہدنامہ نمبر ۸ قرار دیا اسکی رو سے ایک بڑا ملک جو بنام ضلع ولسلی مشہور ہوا اور جو اوس ملک مین واقع ہے شامل کیا گیا یہ عہدنامہ تا ماہ نومبر ۱۸۰۲ء منظور نہین ہوا۔

یہ دونون عہدنامے اس خیال سے راجہ قیدہ کے ساتھ منعقد ہوئے تھے کہ اوسکو سرخود تصور کیا گیا تھا مگر وہ ماتحت سیام کے معلوم ہوا۔

بیچ ۱۸۲۱ء کے راجہ قیدہ نے کورٹ بنکوک کو بباعث ندینے خراج معمولی طلائی اور نقرہ پھولون کے اور نامرعی رکھنے دیگر مراسم معمولی و فرمانبرداری کے قبضہ کیا پس کورٹ مذکور نے ارادہ مصمم لے لینے اوسکے علاقہ مفوضہ کا کیا اور ماہ نومبر ۱۸۲۱ء راجہ للگوری جو محفوظ سیام ہے فوج جرار لیکر قیدہ پر حملہ آور ہوا اور راجہ کو نکال دیا راجہ مفرور اس شرط پر آکر پینانگ مین فروکش ہوا کہ جب تک وہ وہان قیام پذیر رہے گا اوسوقت تک وہ اور نہ اوسکا کوئی ہمراہی کسیطرح کی خط کتابت پولیٹکل بلا اطلاع ومنظوری گورنمنٹ انگریزی نکرے گا اس عہد کو اوسنے

تجارا اور چونکہ گورنمنٹ کا واسطہ بھی اوسکے دوبارہ علاقہ پانے مین کارگر ہوا تو حسب فحوائے عہدنامہ بینکوک یہ شرط قرار پائی کہ وہ پنانگ سے چلا جاے اور بموجب منشار عہدنامہ مذکورہ بالا کے راجۂ معزول بمجبوری ملاکا مین جاکر قیام پذیر ہوا اور وہان ایک پنشن معقول سرکار انگریزی سے اوسکے واسطے مقرر ہوئی اور حسب منشار عہدنامہ مذکورہ بالا کے حکومت انگریزی بمقامات جزیرہ پنانگ اور ضلع ولیسلی کو سیام والون نے منظور کیا۔

راجۂ معزول نے کئی مرتبہ ارادہ دوبارہ لینے اپنے ملک کے رئیس لگورسی کیا مگر سودمند نہوا آخرکار ۱۸۴۳ء مین اوسکا بیٹا کلان بمقام بینکوک گیا اور اپنے والد کیطرف سے تابعداری سیام کی منظور کی اور سپاسگزاری اور نوسوا گورنر سٹریٹ سٹل منٹ کے راجۂ معزول واسطے علاقہ قیدہ پر جو ایک حکومت کا تابین مین سے ہے جسمین علاقہ قیدہ منقسم ہے حاکم قرار دیا گیا اور اسلیے شرط سیزدہم عہدنامہ بینکوک کی ترمیم ہوئی بیچ ۱۸۴۳ء کے راجہ قیدہ نے زبردستی ضلع کریان واقع علاقہ پراگ کو چھین لیا وہان کے حاکم نے استغاثہ پینگاہ گورنر سٹریٹ سٹل منٹ مین کیا اور بباعث اختیار گورنر مذکور کے راجہ نے اپنے ملازمین اوس علاقے سے اوٹھا لیے مگر اوسکی پنشن ایک سال کی ضبط ہوئی اور یہی سزا اول مرتبہ اوسکے واسطے کافی متصور ہوئی۔

اوپر وفات راجہ کے اوسکا پسر کلان توانکو عبداللہ نامے کو کورٹ بینکوک نے بجاے راجہ مرحوم کے مقرر کیا اوسکے بعد اوسکا بھائی توانکو دئی نامے جانشین ہوا یہ بھی بتاریخ ۸ ماہ مئی ۱۸۵۴ء مر گیا اور اوسکا بیٹا راجہ حال توانکو احمد نامے حکومت علاقہ پر سرفراز ہوا۔

پراگ

دراصل علاقہ پراگ ماتحت ملاکا کے تھا اور قریب وسط سولہ صدی کے بندہارا جو اوسکا سلطان پراگ بنام مظفر شاہ مقرر ہوا اوسکا بیٹا منصور شاہ قریب ۱۵۶۷ء کے شاہ آچین ہوا اور پراگ جب سے ماتحت اوسکے اور اوسکے جانشینون کے رہا جنکو نبگاماس یعنی طلائی پھول معمولی خراج کے ملا کیے جب ضعف حکومت آچین مین ہوا تو ہر ایک سرخود ہو گیا اور ڈچون کی حفاظت مین آگیا ۱۸۷۵ء مین پنانگ سے مہم ہوئی اور جو فوج جزوی ڈچ کی قلعہ پراگ مین تھی

وہ مغلوب ہوئی اور پراگ فوج مظفر کو ملا اس سبب سے ہماری تجارت کو بڑی ترقی ہوئی اور تمام ٹین یعنی لوہا وہان کی کانون کا پنانگ مین آنے لگا اوسوقت مین محمد تاج الدین سلطان وہانگ تھا اور وہ ۱۸۱۰ء مین مرگیا اور اوسکا بیٹا سلطان منصور شاہ نامے اوسکا جانشین ہوا۔

۱۸۱۸ء مین ایک عہدنامہ نمبر ۸۹ گورنر جزیرہ پرنس اوف ویلس نے راجہ پراگ سلطان عبداللہ کے ساتھ کیا جسکی رو سے رعایاے انگریزی کو اجازت تجارت کی بلا مزاحمت حاصل ہوئی۔

پیچ ۱۸۲۵ء کے تکرار فیما بین حاکمان پراگ اور سلینگور کے پیدا ہوئی اور اندرسن صاحب واسطے فیصلہ کے بھیجے گئے اسمین عہدنامہ نمبر ۹۰ مرقومہ ۶ ماہ ستمبر ۱۸۲۵ء قرار پایا اس عہدنامہ کی رو سے سرحدات دونون کی تنقیح ہوئی اس عہدنامے مین راجہ پراگ نے یہ بھی وعدہ کیا کہ وہ کبھی مداخلت حکومت سلینگور مین نہین کرنے کا اور نیز یہ کہ وہ تجاران علاقہ غیر کو اجازت تجارت بلا مزاحمت دیگا۔

حسب منشاء شرط چہاردہم عہدنامہ بینکوک کے سرخود ہونا پراگ کا قائم رہا ہے مگر اوسکو اجازت دی گئی ہے کہ اگر وہ چاہے خط کتابت دوستانہ سیام سے رکھے بلکہ بطور سابق پھول طلائی و نقرہ بھی دیا کرے اس شرط مین یہ بھی وعدہ ہوا ہے کہ گورنمنٹ انگریزی حفاظت پراگ کی بخلاف فوج سلینگور کے کرینگے بماہ ستمبر سنہ مذکور کے اطلاع اس امر کی گورنر جزیرہ پرنس اوف ویلس کو پہونچی کہ راجہ لگور نے کچھ فوج پراگ مین بھیجی ہے اور سب اختیار راجہ پراگ کا چھین لیا ہے اس اطلاع کے مطابق کچھ فوج انگریزی بھیجی گئی تھی کہ اونسے جاکر کہے کہ عہدنامہ کی شرائط کی تعمیل قرار واقعی کرین سیام والون نے جو مقام اونکے پاس برلب دریا تھا خالی کردیا اور اوسوقت سے آزاد ہونا یعنی سرخود ہونا پراگ کا اونکی حکومت سے کلیتہ منظور ہوا۔

بموجب عہدنامہ نمبر ۹۱ مرقومہ ۱۸ اکتوبر ۱۸۲۶ء کے راجہ پراگ نے بعذر اسکے کہ اوس سے دزدی دریا جو اون دونون مین بہت جاری تھی مسدود نہین ہوسکتی، جزیرہ ذدنگ اور جزائر پیگور اور دیگر جزائر جو پراگ کے متعلق تھے سب سپرد انگریزون کے کردیے اور بطابق دوسرے عہدنامے نمبر ۹۲ کے جو اوسی روز منعقد ہوا تمام راجہ نے وعدہ کیا کہ وہ کچھ سروکار شاہ سیام سے نہین رکھنے کا اور نہ اوسکے سردارون سے خط کتابت کریگا اور نہ راجہ سلینگور سے

اور وہ بنگاس کی اور قسم کا بھی خراج نہ دیگا اور نہ اونکے قاصدون کو اپنے یہان آنے دیگا
اور اگر کوئی سردار غیر اوسکے علاقے مین دست اندازی ہوگا تو اوسکو بھرونسا صرف انگریزی
انگریزی کا ہے اس مدد اور حفاظت کا وعدہ اوس سے اس شرط پر ہوا کہ وہ اپنے عہود کی تعمیل
کرتا رہے بتاریخ ۲۰ اکتوبر ایک تتمہ عہدنامہ نمبر ۹۳ دستخط ہوا جسکا منشا یہ ہے کہ انتظام ملک
اچھا ہوگا اور دزدی دریا مین دزدی اور حفاظت تجارت کی کیجائیگی۔

اگرچہ راجہ ہی صرف ہمارے نزدیک سردار با اختیار پراگ مین ہے مگر ظاہر ہوگا کہ حکومت
وہانکی منقسم اوپر اہلکاران دربار راجہ مذکور کے ہی یعنی راجہ مداح اور بڑا ہارا اور اورنگ کایاب اور
تنگنگ کیونکہ اونکی مہر بھی ہر ایک عہدنامہ پر ہے اول شخص انمین کا ولیعہد تخت ہے اور
یہ عہدہ یہان بالکل موروثی ہے اور موروثی نہین ہے گو بیشتر اسکی متعلق خاندان شاہی کے رہی۔

شلینگور

پیچ ۱۷۸۶ء کے راجہ سرخود شلینگور کو مجبوری اطاعت ڈچ کی منظور کرنی پڑی اوسوقت مین
وہ قابض ملاکا پر تھے اور جب دوبارہ ڈچ ۱۸۱۵ء مین قابض ملاکا ہوئے تو اونھون نے پھر
چاہا کہ جو رسوم اونکے اور شلینگور کے سابق تھے وہ پھر قائم ہون مگر راجہ کو پاسداری انگریزی
منظور تھی اور اونکی ساتھ اوسنے عہدنامہ تجارت نمبر ۹۴ قرار دیا تھا اس وجہ سے اوسنے
اب انکار کیا۔

جب اندرسین صاحب واسطے خط و کشف حدود شلینگور اور پراگ کے گئے تھے تو عہدنامہ
نمبر ۹۵ راجہ کے ساتھ ہوا تھا جسکی رو سے عہدنامہ سابق مستحکم ہوا تھا اور سوائے اسکے
کہ حدبندی فیما بین شلینگور اور پراگ کے ہو راجہ سلینگور نے عہد کیا کہ وہ ہرگز حکومت پراگ مین
مداخلت نکرے گا اور نہ اپنے رعیت باہر سے فوج کے جائیگا اور نیز یہ وعدہ کیا کہ وہ اپنے
کناروں پر دزدان دریا کو آمد و رفت کرنے نہ دیگا اور جو جرم علاقہ انگریزی اوسکے علاقے مین
مثل دزدان دریا و دزدان خشکی و مجرمان قتل و دیگر مجرمان پناہ گیر ہونگے اونکے حوالہ کروگا اور یہ
پچھلی شرط فیما بین مین قرار پائی تھی ازروے شرط چہاردہم عہدنامہ مرقومہ ۲۰ مارچ جون ۱۸۷۸ء
جو سیام کے ساتھ ہوا تھا وعدہ محافظت شلینگور کا جملہ افواج سیام سے کیا گیا تھا اس نظر سے

یہ علاقہ بھی مثل پراگ متحت حفاظت انگریزی تصور ہوسکتا ہے۔

اگرچہ برائے نام شلینگور ایک حاکم زیر حکم ہے مگر درحقیقت وہ منقسم پانچ علاقجات سرخود ہیں ہے یعنی لوکوت اور لنگاٹ اور کالانگ اور شلینگور اور برنام انمیں کا بڑا لوکوٹ ہے وبانکو راجہ نے کیپ رجا دو بمنظوری سلطان شلینگور عرصہ قلیل سے سپرد گورنمنٹ انگریزی کے واسطے تعمیر مکان روشنی کے کیا ہے۔

یہ شہرت صحیح ہے کہ راجہ لوکوٹ کو سلطان نے حکومت کل تمام شلینگور کی دیدی ہے مگر اس بارہ میں کوئی اطلاع سرکاری گورنمنٹ کو نہیں دی گئی ہے۔

علاقجات مشتملہ

سنگنی اجنگ اور رام بوا در جوہول اور مری سناتی۔ یہ علاقجات اول میں ماتحت جوہور کے تھے قریب ۱۸۳۳ء کے اور انہوں نے شاہ جوہور کے اتفاق کو ترک کرکے ایک سردار جوہور کے اور کا نام جنگ دی پرتوان مسار رکھا اور اوسکے ماتحت چار پنگھو اور بطور کونسل مقرر کیے اور ان پنگھو لوگو نے علاقہ مفوضہ میں اختیار کل دیا اس سے پیدا ہے کہ کل اختیار ان پنگھو لوگا تھا اور جنگ دی پرتوان کا اختیار صرف برائے نام تھا آخرکار ۱۸۹۶ء میں ایک اور سردار مقرر ہوکر بجائے کونسل مذکور مختار رہوا اور اوسکا نام جنگ دی پرتوان میوداراکھا گیا۔

بیچ ۱۸۱۱ء کے جنگ دی پرتوان میوداراکے ایک ایجنٹ صاحب رزیڈنٹ انگریزی مقیم ملاکا کو بخلاف ہر چہار پنگھو لوگ کے جنسے نااتفاقی رکھتا تھا دائر کیا اور استدعا سے مدد کی مگر یہ استدعا اوسکی نامنظور ہوئی۔

بتاریخ ۳۰۔ ماہ نومبر ۱۸۳۱ء جب راجہ علی جنگ دی پرتوان مسار تھا اور اوسکا داماد شریف سید جان جنگ دی پرتوان میوداراتھا ایک عہدنامہ نمبر ۶۶ فیما بین گورنمنٹ انگریزی اور علاقجات مشتملہ کے قرار پایا کہ منشا یہ تھا کہ تمام الطاف بلا فرق مجرمان کو حوالہ کردینگے اور جو تکرار فیما بین ہر دو سرکار یا اوسکے متعلقین واقع ہو اوسکا فیصلہ ہو اور حفاظت تجارت کی ملحوظ رہے اور زر دی دریا مرد کیجاے ایک اسی قسم کا عہدنامہ نمبر ۶۷ رام بوا سے جداگانہ بتاریخ ۲۸۔ ماہ جنوری ۱۸۳۲ء قرار پایا

سرحد ملاکا جو ملحق رام بوا در جوہول سے تھی اوسکا تصفیہ جداگانہ عہدنامجات کی رو سے جو

حاکمان سرحدود علاقہ مذکورہ بالا کے ساتھ بتاریخ ۹ اور ۱۵ ماہ جون ۱۸۳۳ نمبر ۹۸ و نمبر ۹۹ ہوے تھے کیا گیا۔

اگرچہ حاکمان مختلف علاقجات کے اب بھی گاہ گاہ واسطے تصفیہ امور عامہ ریاست جمع ہوتے ہین مگر تاہم چند عرصہ گذشتہ سے اشتمال ان علاقجات کا موقوف معلوم ہوتا ہے اور بنگ دی پر توان سابق جو عہدہ بنگھولی سری ستانی کا بھی رکھتا تھا بہت کم اختیار دیگر سرداران پر رکھتا تھا اور اوسکے رتبے کا لحاظ کبھی گورنمنٹ انگریزی نے بھی ملحوظ نہین رکھا تمام تحریرات بنام اون سردارون کے بلالحاظ اونکے ساتھ کے جاری ہوتی تھین اور یہی امر نسبت سرداران خورد لنگھی اور گمجی کے بھی عمل رہتا تھا لنگھی ماتحت سنگی اجونگ کے اور گمجی ماتحت جوہور کے ہے۔

علاقجات کوہ اور تامپنگ اگرچہ ایک جزو علاقہ رامبوکے ہین مگر بالفعل زیر حکم سید سیجان کے ہین یہ شخص جب بنگ دی پر توان مقرر ہوا تھا تو یہ علاقجات اوسکے سپرد ہوے تھے

جوہور

ہماری تحریرات پولیٹکل اس علاقہ جوہور کے ساتھ ۱۸۱۱ء مین شروع ہوئی تھی اس سال کے ماہ اگست مین ایک عہدنامہ صلح و دوستی نمبر ۱۰ جیمز فارکیوہار صاحب نے سلطان عبدالرحمن شاہ پسر کوچک سلطان محمد سے کیا تھا یہ شاہ بیچ غیر حاضری اپنے برادر کلان توانکو حسین کے جو بمقام پاہانگ اپنی شادی کرکے ساتھ دختر بندا ہارا کے گیا تھا تخت نشین ہوگیا تھا گو یہ مشہور ہے کہ یہ تجویز تخت نشینی بباعث مرگ اوسکے باپ کے چندروزہ ہوئی تھی۔

مشہور یہ ہے کہ سلطان عبدالرحمن شاہ نے اپنے بھائی کے واسطے تخت خالی کردیا اور اوسکے بھائی کی تخت نشینی مسٹر سیمفورڈ ریفل صاحب نے ۱۸۱۹ء مین شہر کی تھی بتاریخ ۶ ماہ فروری و ۲۶ ماہ جون سنہ مذکور دو عہدنامجات نمبر ۱۰۱ و ۱۰۲ ساتھ سلطان اور تمونگانگ کے واسطے قائم کرنے ایک کارخانہ انگریزی مقام سنگاپور کے اور حفاظت تجارت انگریزی کے درمیان علاقہ سلطان کے منعقد ہوئے۔

بیچ ۱۸۲۴ء کے یہ خواہش ہوئی کہ مقام سنگاپور کلیتہ اختیار اور قبضہ مین آجاوے اور اس غایت سے ایک عہدنامہ نمبر ۱۰۳ سلطان اور تمونگانگ کے ساتھ قرار پایا جسکا منشا یہ تھا کہ جزیرہ

سنگاپور مع سمندر وغیرہ جو کچھ دس میل کے فاصلہ تک کنارے سے ہو سب انگریزی آبادی قرار دیجائے اور انتظام کیا جائے کہ دزدی دریا مسدود ہو اور کاروبار تجارت کے مقام جوہور مین ترقی ہو۔

سلطان اور ٹمونگانگ اور اونکے جانشین اس تاریخ تک سنگاپور مین رہتے تھے اور چونکہ درباب محاصل کے جو علاقہ جوہور سے حاصل ہوتا تھا فیما بین سلطان اور ٹمونگانگ کے تکرار ہوتی تھی اور ہر ایک اپنا اپنا حق ظاہر کرتا تھا اسواسطے حکام مقام سنگاپور کی یہ تجویز قرار پائی کہ یہ حق صرف ایک آدمی کا قرار دیا جاے اور یہ شخص کل اختیار تمام ملک مین رکھے اور اس امر کے واسطے ٹمونگانگ پسند ہوا برضامندی گورنر جنرل باجلاس کونسل تاریخ ۱۰ ماہ مارچ ۱۸۵۵ء ایک عہدنامہ نمبر ۱۰۴ درمیان اونکے اور سلطان کے قرار پایا اسمین یہ شرط مندرج ہوئی کہ کچھ روپیہ اور ماہواری پنشن منظور کرکے شاہ مذکور کل حکومت جوہور کی اوسکے سپرد کردی اور ضلع مکانات باموار جو ایک علاقہ حد درمیان جوہور اور انگریزی علاقہ ملاکا کے واقع ہے سلطان نے یہہ علاقہ کبھی شامل جوہور کے نہین رکھا تھا مگر ایک علیحدہ سردار بنام ٹمونگانگ اوسمین تحت سلطان کے رہتا تھا اور یہ بھی اوسمین ایک شرط تھی کہ اگر سلطان موار کے جدا کرنے مین راضی ہو تو اول اوسکے لینے کا پیغام گورنمنٹ انگریزی کے پاس بھیجا جاے۔

علاقہ پاہانگ اصل مین ماتحت جوہور کے تھا اور دربار سلطان کا ایک عہدہ دار بنام بندہارا کے وہان رہتا تھا اور یہ عہدہ موروثی شمار کیا جاتا تھا مگر عرصہ قلیل گذرا کہ بندہارا کی ماتحتی سے انکار کرکے اپنی خودسری اور آزادی ظاہر کی ہے۔

پاہانگ ایک طرح سے زیر حفاظت اس گورنمنٹ کے تصور ہوسکتا ہے کیونکہ گو کوئی عہدنامہ منعقد نہین ہوا ہے مگر جب کبھی کچھ تکرار باہمی یا فوج کشی سردار غیر ہوتی ہے تو وہ مدد اور صلاح گورنر سٹریٹ شنل منٹ سے طلب کرتا ہے اور ایسی مدد کے باعث سے اوسکے حال کی آزادی متصور ہوسکتی ہے۔

علاقجات جلا بوآلو باہانگ جسمین علاقہ سینگ اور جامبول شامل ہین اور علاقہ جلاے دونون شامل ہوکر علاقہ مشتملہ میلی پنشولا کے ہین اور متابعت سلطان جوہور کی قبول کرتے ہین

یہ متابعت کبھی اونکی بنگھولونے ترک نہین کی کیونکہ اونھون نے بعد علیحدہ ہونے علاقجات سنگی اجونگ اور رام بوا اور جوہول اور سری سناتنی کے اقبال حکومت سلطان سے انحراف نہین کیا اس سبب سے گو علیحدہ اقرار نامجات یا عہد نامجات ان علاقون سے نہین قرار پایا مگر ہمارے معاملات پولیٹکل اونسے بھی اوسیطرح متصور ہو سکتے ہین جسطرح حسب منشا عہد نامجات جو ساتھ سلطان جوہور کے قرار پائے جنکے وہ اپنے تئین اب تک ماتحت گردانتے ہین گو سلطان اونپر کسیطرح حکمرانی نہین کرتا۔

نمبر ۸۴

عہد نامہ فیمابین شاہ انگلستان وشاہ ندرلینڈ درباب علاقجات وتجارت ہندوستان جو بمقام لندن بتاریخ ۱۷ مارچ ۱۸۲۴ء قرار پایا۔

بنام خدای پاک ولاشریک

شاہ یونائیٹڈ کنگدم اوف گریٹ برٹن وآیرلینڈ اور شاہ ندرلینڈ بخواہش اسکے کہ ایک طور پر جو فائدہ بخش طرفین ہو اونکے اپنے اپنے مقبوضات اور اونکی رعایا کی تجارت ملک ہند مین رکھی جائے تاکہ خوشنودی اور بہبودی دونون اقوام کی ہمیشہ ترقی پذیر ہو اور وہ تکرار رشک جو سابق اوس استحاد کا مانع تھا جو باہم ہونا چاہیے اور نیز بین مراد کہ تمام مواقعہ نا اتفاقی فیمابین اونکے اہلکون کے حتی المقدور مسدود ہون اور بمراد اسکے کہ جو سوالات معانقہ تاریخ ۱۳ ماہ اگست ۱۸۱۴ء بمقام لندن جو ارباب شاہ ندرلینڈ کے مقبوضات ہند کے ہوئے تھے وہ طی ہون ہر دو بادشاہون نے اپنے اپنے مختار کل تجویز کیے یعنی شاہ یونائیٹڈ کنگدم اوف گریٹ برٹن وآیرلنڈ نے اپنی طرف سے رایٹ ہنوربل جارج کینگ کو جو ممبر شاہ ممدوح کے موسٹ نوبل پریوی کونسل اور ممبر پارلیمنٹ اور شاہ ممدوح کے سکرٹری اعظم فورفورین افیرس ہین اور رایٹ ہنوربل چارلس واٹکن وایس ورڈین کو جو ممبر شاہ ممدوح کے موسٹ نوبل پریوی کونسل اور ممبر پارلیمنٹ اور لفٹنٹ کرنیل کمانڈنٹ منٹگمری شایر رجمنٹ یومنری کیولری اور پریسیڈنٹ شاہ ممدوح کے بورڈ اوف کمشنر نائب معاملات ہند کے ہین نامزد فرمایا اور شاہ ندرلینڈ نے اپنے طرف سے برن ہنری فیگل کو جو ممبر اکو سٹیرین کورضلع ہولنڈ کے

اور کونسلر اوف سٹیٹ نایت کرنڈ کراس دی ریل اوڈر اور دی ملٹک الاڈن اینڈ اوف دی ریل گلفک اور اور اینشنٹ آکسری اور دی ہنری اور پلیمی پوٹنشیری شاہ ممدوح کے دربار شاہ گریٹ برٹن کے ہین اور امٹین پینا رو ننالک کو جو کمندر اوف دی ریل اوڈر اوف دی ملٹک الاون اوبشاہ ممدوح کے منشتر اوف دی ڈپارمنٹ اوف پبلک انسٹرکشن فنشیل اندسٹری اور کولونی کا ہین مامور کیا اور ان صاحبون نے اپنے اپنے اختیارات کل بیان کرکے شرائط ذیل منظور کین۔

شرط اول

معاہدین بزرگ وعدہ کرتے ہین کہ رعایاے فریقین کو اجازت ہوگی کہ علاقجات مقبوضات شرقی آرچپنگو مین اور ملک ہند اور سیلون مین بطور دوستانہ قوم کے جاکر تجارت کرین اور اونکی رعایا قوانین ملک کی پابندی ملحوظ رکھین گے۔

شرط دوم

رعایا و اور جہاز ایک قوم کی آمد و رفت مین کسی لنگرگاہ شرقی مین محصول زیادہ دو چند سے جو رعایا اور جہاز اوس قوم کا دیتا ہے جسکا وہ لنگرگاہ ہے مدینگے۔

محصول آمد و رفت کا بیچ کسی لنگرگاہ انگریزی کے ہندوستان یا سیلون مین جہاز قوم فرچ پر اوسقدر ہونا چاہیے کہ کسی حالت مین زیادہ دو چند اوس محصول سے نہو جو رعایا اور جہاز انگریزی اوس لنگرگاہ پر دیتے ہون۔

درباب اون اشیا کے جنپر محصول اوس رعایا سے یا جہاز سے نہین لیا جاتا جو اوس قوم کے ہون جنکے قبضے مین لنگرگاہ ہے تو ایسے اشیا پر دوسری قوم کی رعایا جہاز سے کسیطرح زیادہ حد فیصدی سے نہوگا۔

شرط سوم

ہر دو معاہدین بزرگ وعدہ کرتے ہین کہ کوئی عہدنامہ بعد ازین کسی جانب سے ساتھ کسی حاکم شرقی سمندر کے نکیا جائیگا جسمین کوئی شرط علانیہ اس مضمون کی ہوگی یا جس سے محصول زیادہ مقرر ہوتا کہ تجارت فریق ثانی معاہدہ کی اونکے لنگرگاہ مین مسدود رہے اور اگر قبل ازین کوئی عہدنامہ ایسے مضمون کا ہوچکا ہوگا تو بعد ختم ہونے اس عہدنامہ کے وہ شرط ترمیم کیجائیگی۔

یہ امر معلوم ہے کہ قبل ختم ہونے عہدنامہ حال کے ہر ایک فریق معاہدہ نے دوسری فریق کو اپنے اپنے عہدنامجات منعقدہ سے جو حکام سمندر شرقی کے ساتھ اونکے ہوئے ہین اطلاع دی ہے اور اسیطرح جو ہر ایک عہدنامہ کے جو بعد ازین قرار پاینگے اونکی اطلاع بھی ہر فریق دوسرے فریق کو کرتا رہیگا۔

شرط چہارم

شاہ انگلستان و شاہ ندرلینڈ اقرار کرتے ہین کہ وہ اپنے اپنے ملکی و فوجی عہدہ داران کو اور افسران جہازرانی کو حکم محکم دینگے کہ وہ آزادی تجارت کی ملحوظ رکھین جیسا شرائط اول و دوم و سوم سے قرار پایا ہے اور کسی حالت مین بیچ آمد و رفت یا خط کتابت ساکنان شرقی اور جیلیگو کے ساتھ لنگرگاہان ہر دو ولایت کے یا رعایاے ہر دو ولایت کے ساتھ لنگرگاہان شرقی حکومتون کے مزاحم اور معترض نہون۔

شرط پنجم

شاہ انگلستان اور شاہ ندرلینڈ یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ وہ باہم اتفاق کرکے سمندر شرقی مین اس اور دزدی دریا کا کرینگے اور وہ بناہ کشتیان دزدان مذکور کو نہ دینگے بلکہ حفاظت اور جہازونکی گرفتون دزدان دریائی کو سے کرینگے اور وہ کسی حالت مین جہازان مذکور کو اپنے علاقہ مقبوضہ مین آنے نہ دینگے اور نہ رہنے دینگے اور نہ فروخت ہونے دینگے۔

شرط ششم

یہ بھی وعدہ ہوا ہے کہ ہر دو گورنمنٹ اپنے اپنے افسران و اجنسان مقیم علاقجات شرقی کو حکم دینگے کہ وہ بغیر اجازت اپنے اپنے گورنمنٹ یورپ کے کسی جزیرہ سمندر شرقی مین آبادی جدید قائم نہ کرینگے۔

شرط ہفتم

جزایر مالاکا اور خصوصاً امبوئینا و باندا و ترنیت مع اونکے ماتحتون کے شرائط اول و دوم و سوم و چہارم سے اوسوقت تک بری تصور کیے جائینگے جسوقت تک گورنمنٹ ندرلینڈ مناسب سمجھکر مستاجری مصالحجات سے دست بردار نہونگے اور اگر گورنمنٹ مذکور کسیوقت مین قبل دست بردار ہونے

مستاجری مذکور سے کسی رعایاے حاکم غیر ماسواے حاکمان اشیا اجازت تجارت کی جزایر مذکور کے ساتھ دینگے اور رعایاے شاہ انگلستان بھی اونسے مرتبون پر مجاز اوسیقدر رسوم جاری کرنیکی مقصور ہوگی —

شرط ہشتم

شاہ مذرلینڈ تمام اپنے علاقجات ہند کو شاہ انگلستان کے حوالہ کرتے ہین اور تمام حقوق ومحاصل سے جو باعث اون علاقجات کے اونکو حاصل تھے دست بردار ہوتے ہین —

شرط ہفتم

کارخانۂ فورٹ مارلبرو اور تمام مقبوضات انگریزی واقع جزیرہ سماترا اس شرط کے مطابق شاہ مذرلینڈ کے حوالہ ہوتے ہین اور شاہ انگلستان وعدہ کرتے ہین کہ کوئی آبادی انگریزی اوس جزیرے مین آیندہ نہوگی اور نہ کوئی صلح حکام انگریزی کسی شاہزادہ یا سردار یا رئیس وہان کے سے نہ کرینگے —

شرط ہشتم

شہر اور قصبہ ملاکا مع اوسکے متعلقین کے بموجب اس شرط کے حوالہ شاہ انگلستان کے کیے گئے اور شاہ مذرلینڈ وعدہ کرتے ہین کہ وہ اور اوسکے رعایا ہرگز کوئی آبادی اوس ملک مین نہ کرینگے اور نہ عہدنامہ کسی شاہزادے یا سردار یا رئیس وہان کے سے منعقد کرینگے —

شرط یازدہم

شاہ انگلستان اپنے عذرات کو جو درباب سکونت اجنشان گورنمنٹ مذرلینڈ پیش ہوے تھے مسترد کرتے ہین —

شرط دوازدہم

شاہ مذرلینڈ اپنے عذرات جو درباب سکونت رعایاے شاہ انگلستان بیچ جزیرہ سنگاپور کے پیش ہوے تھے مسترد کرتے ہین —

شاہ انگلستان یہ وعدہ کرتے ہین کہ کوئی آبادی انگریزی بیچ جزائر کرمون یا جزائر ماتام یا پینانگ یا لینگن یا کسی اور جزیرہ جنوب سنگاپور کے نہوگی اور نہ کوئی عہدنامہ سرکار انگریزی کسی سردار وہان کے

سے کرینگے۔

شرط سیزدہم

تمام آبادیان اور مقبوضات اور مقامات جو شرائط مذکورۂ بالا سے حوالہ ہوئے ہین وہ افسران سرکار کے جسکو ملے ہین بتاریخ یکم مارچ ۱۸۲۵ء حوالہ ہونگے تعمیرات اور قلعجات اوسی حالت مین برقرار رہینگے جس حالت مین وہ ہنگام مشتہر ہونے اس عہدنامے کے ملک ہند مین موجود ہونگے مگر کچہ دعوی کسی جانب سے بابت سامان جنگی یا سامان رسد وغیرہ جو وہان رہ گیا ہو یا وہان سے پہونچایا گیا ہو نکیا جائیگا اور نہ دعوی بابت مالگذاری کے جو باقی رہے گی اور نہ کسیطرح کی مصارف ضروریہ انتظام ملک کے جو باقی ہوگا پیش کیا جائیگا۔

شرط چہاردہم

تمام ساکنان اوس علاقہ کو جو حوالہ دوسری سرکار کے ہوگا چھ برس کے عرصے تک تصدیق عہدنامہ ہذا سے اختیار حاصل ہوگا کہ وہ اپنے مال کو جو چاہے کرے یا خود انتقال دوسرے مقام مین بلا مزاحمت یا تکرار کے جہان اوسکی مرضی ہو کرے۔

شرط پانزدہم

ہر دو فریق معاہدین یہ وعدہ کرتے ہین کہ کوئی علاقہ یا مقام جسکا ذکر شرائط ہشتم و نہم و دہم و یازدہم و دوازدہم مین آیا ہے کسیوقت مین کوئی فریق کسی حاکم غیر کے سپرد نہین کریگا اگر کوئی فریقین معاہدین مین سے کوئی مقام مذکور چھوڑے تو حق قبضۂ فریق ثانی کا اوسپر فوراً عاید ہوگا۔

شرط شانزدہم

یہ وعدہ ہوتا ہے کہ جو حساب کتاب یا دعوی ہنگام واپس کرنے علاقہ جاوا و دیگر مقامات کے جو افسران شاہ مدرلینڈ کے سپرد ہوئے تھے باقی پڑے ہین اور جو حساب کتاب کہ بباعث جمع ہونے کمشنران ہر دو اقوام بمقام جاوا بتاریخ ۲۴ ماہ جون ۱۸۱۶ء ہوا تھا اور بالتصفیہ پڑا ہے اور جو اور حساب ہوگا وہ سب طی ہو کر بمیاق تصور ہوگا بشرطیکہ مدرلینڈ بمقام لندن قبل ختم ہونے ۱۸۲۵ء کے ایک لاکھ پونڈ سٹرلنگ جمع کردین۔

شرط ہفتدہم

عہدنامہ حال تصدیق ہوکر بیچ عرصہ تین مہینے کے اگر ہو تو قبل اوسکے فریقین کو بمقام لندن نقول دیے جاوینگے۔

بگواہی اس عہدنامے کے فریقین کے مختاران کل نے جنکو ملپنی پوٹنشیری کہتے ہین اپنے اپنے دستخط کر دیے اور مہر اپنی اپنی عہدے کی لگا دی۔

بمقام لندن بتاریخ ۱۷ ماہ مارچ ۱۸۲۴ء ختم ہوا

(مہر) دستخط جارج کیننگ — دستخط ایچ ویکل (مہر)

(مہر) دستخط چارلس واکن ولیمس ون — دستخط ای آر فانک (مہر)

یادداشت جو مختاران کل انگلستان نے بنام مختاران کل مذرلینڈ کے تحریر کی

جو عہدنامہ اب قرار پایا ہے مختاران کل شاہ انگلستان کو نہایت خوشی اس امر کے معلوم کرنے سے ہے اور لکھنے سے ہوتی ہے کہ مختاران کل شاہ مذرلینڈ نے بیچ دستخط کرنے اوسکے ایک دوستانہ اور صادق نیت ظاہر کی اور نیز اونکے اپنے یقین سے کہ یہان طرفین ہین یکسان خواہش اور نیت اسکی ہے کہ ساتھ دیانت اور ایمانداری کے شرائط عہدنامہ کا شاہ عمل مین آوے۔

جو تکرار اور نااتفاقی کہ باعث اس عہدنامے کی ہوئی۔ ہے اسی قسم کی ہین کہ اونکا دفعیہ شرائط تحریری معمولی سے ہونا نہایت مشکل ہے کیونکہ وہ بسبب شک اور شبہ کے جو کاروائی اجنٹان سے پیدا ہوتی ہے ہین پس وہ صرف باظہار ممکنون اور فہمید اصل ماہیت ہدگز کے رفع ہو سکتے ہین۔

نامنظوری روبکاری نے جس سے تعمیل منشاء اجتماع ماہ اگست ۱۸۱۴ء ملتوی رہا مختاران کل مذرلینڈ کا اطمینان اس امر سے کر دیا ہوگا کہ انگلستان کسطرح اپنے اقرار پورے کرتی ہے۔

مختاران کل انگلستان کے ساتھ خوشی کی تحریر اوس قسیمہ نامنظوری کا کہتے ہین جو منجانب گورنمنٹ مذرلینڈ درباب خواہش بزرگی پولیٹکل یا نفع تجارت کے شرقی اوچیلیگو مین اونھون نے ظاہر کی ہے اور وہ بخواہش دل شکر گزاری اوس بے تاملی کی کرتے ہین جس سے مختاران کل

نذرلینڈ نے پھر شرائط جنسے آزادی مطلق تجارت ہر دو سلطنت کی رعایا کو اونکے ماتحت علاقون کو درمیان دنیا کے حاصل ہوئی منظور کی ہین۔

دستخط کنندگان اس کاغذ کے یعنی مختاران کل انگلستان کے مجاز اظہار اس امر کے ہین کہ شاہ انگلستان براسونہ ہین شاہ نذرلینڈ اتفاق کرتے ہین۔

بباعث آگہی اوسوقت کے جو یکایک مطابق کرنے قواعد تجارت ہین جو اس مین درج ہے ساتھ اوس تجارت کے جو قدیم سے جاری ہے عاید ہوگی دستخط کنندگان کاغذ ہذا مجاز اس امر کے ہین کہ وہ اپنی رضامندی درباب مستثنا کرنے جزائر ملاکا کے اس عام شرائط آزادی تجارت سے دین اور اونکو یقین ہے کہ چونکہ ضرورت اس استثنا کے صرف بوجہ وقت فی الحال منسوخی مستاجری مصالحجات سے واقع ہوئی تو اوسکی تعمیل بھی منحصر اوس ضرورت تک رہے گی۔

مختاران کل انگلستان کے لفظ ملاکا سے وہ اجتماع جزائر تصور کرتے ہین جنکے مغرب کی جانب جزیرہ سیلب واقع ہے اور شرق کی طرف نیوگنی اور جنوب کی سمت تور نگر واضح ہو کہ تینون جزایر اوس مستثنا مین شامل نہین ہین اور نہ جزیرہ سرا مستثنا تصور ہوتا اگر وہ اسی موقع پر بسبب دونون جزائر کلان مصالحجات امبونیا اور بندا نامے کے واقع نہوتا جس سے مسافت آمد و رفت اوسمین تا رہنے مستاجری مصالحجات ضروری متصور نہوتی۔

بباعث تبدیلی علاقجات جو بنظر بہ اکثر نے فریقین کے امور کو ضروری متصور ہوئے مختاران کل انگلستان پر واجب آیا کہ کچھ بیان مانحتیان اور دوستان انگلشیہ کا جو اون علاقجات منتقلہ مین رہتے ہین کرین اور ویسے ہی بیان کی استرداد مختاران کل نذرلینڈ سے کرین۔

ایک عہدنامہ جو ۱۸۱۹ء مین ایجنٹ انگریزی نے شاہ آچین سے کیا ہے وہ موافق شرط سوم عہدنامہ حال کے نہین ہے مختاران کل انگلستان کے اس واسطے منظور کرتے ہین کہ عہدنامہ آچین جسقدر جلد ممکن ہوگا ترمیم ہوکر صرف ایسا انتظام اونکے ساتھ کیا جائیگا کہ جس سے لیکر آچین مین جہاز و رعایا انگریزی کی مدارات واجبی ہوا کرے مگر چونکہ چند شرائط عہدنامہ مذکور کے جنکی اطلاع مختاران کل نذرلینڈ کو ہوچکی ہے ایسے ہین کہ جنسے عام نفع یورپ سمندر شرقی مین متصور ہے اسواسطے امید یہ ہے کہ گورنمنٹ نذرلینڈ ایسی تدبیر کرین کہ جنسے وہ اونکے فائدے اونکو ہوا کرین

اور تجاران کل انگلستان کو اعتبار ہے کہ قابضان حال قلعہ ماریوو کوئی تدبیر مفسرشاہ آچین عمل مین نہ لاوینگے۔

یہ بھی مختاران کل انگلستان پر فرض ہے کہ وہ گورنمنٹ ندرلینڈ سے سفارش باشندگان و آبادان تابع کارخانہ قدیم انگلستان واقع بنکولین کی کرین تاکہ حفاظت مربانہ و دوستانہ اونکی ہوا کرے۔

یہ درخواست بہت ضروری ہے کیونکہ ۱۸۱۵ء سے عہدنامے اونکے رئیسون سے ہوئے تھے اور اونکی باعث اونکی نہایت بہبودی ہوئی ہے طریق جبریہ زراعت اور چھین لینا سیاہ مرچ کا موقوف کیا گیا اور ترغیب زراعت بخش دی گئی اور نسبت ماحقوق کاشتکاران نسبت اونکے سرداران ضلع کے اقتضیہ ہوئی اور حقوق ملکیت رئیس نسبت زمین کے منظور ہوئے اور تمام مداخلت انتظام علاقہ اسطرح موقوف ہوئی کہ یورپ کے باشندون کو بیرونجات سے تبدیل کیا اور بجاے اونکے اہلکاران ملک مقرر کیے اور یہ تمام تدابیر واسطے بہبودی اور بہتری ساکنین کے مناسب متصور ہوئی تھین۔

ان امور کی سفارش گورنمنٹ ندرلینڈ سے کرنے مین دستخط کنندگان کاغذہذا لی التماس مختاران کل ندرلینڈ سے یہ ہے کہ وہ اپنے گورنمنٹ کی اطمینان کرین کہ ایسا ہی لحاظ منجانب حکام انگریزی نسبت باشندگان ملاکا اور دیگر مقامات متعلقہ کے مرعی رہے گا۔

القصہ مختاران کل انگلستان کی مبارکباد مختاران کل ندرلینڈ کو دیتے ہین کہ ان امور نے بخوبی سرانجام پایا اور اونکو یقین ہے کہ جو انتظام اب ہوا ہے اوس سے تجارت دونون اقوام کی خوب ہوگی اور یہ کہ دونون دوست ملک ایشیا مین اور نیز یورپ مین وہ رسم اتحاد بلا دغدغہ مرعی رکھینگے جو قدیم مین اونمین جاری تھی اور چونکہ نزاع اب ختم ہوئی جو دوصد سال گذشتہ مین گاہ گاہ باعث دغدغہ ہوتی تھی اب آیندہ رشک فیما بین انگریزان و ڈچ کے ملک شرقی مین نرہیگا بان مگر پیچ قائم کرنے اون قواعد کے جنسے بہبودی متصور ہو اور جواب طرفین نے روبرو تمام جہان کے بیان کیے ہین۔

دستخط کنندگان کاغذہذا کی التماس مختاران کل شاہ مذرلینڈ سے یہ ہے کہ وہ اطمینان تعمیل شرائط لائقہ منظور کرین۔

دستخط جارج کیننگ

دستخط چارلس انکن ولیم دولن

مقام لندن ۱۷ مارچ سنہ ۱۸۲۴ع

ترجمہ جواب یادداشت منجانب مختاران کل مذرلینڈ بنام مختاران کل انگلستان

دستخط کنندگان کا غذ ہذا یعنی مختاران کل شاہ مذرلینڈ نے اوس یادداشت مین جو اونکو مختاران کل انگلستان نے دی ہے ایک درست اعادہ اوس تقریرات کا دریافت کیا جو اوسوقت بمیان آئین تھین جب وجوہات خلاف مرضی مصلحت کنندگان باعث التوائے گفتگو ہی مصلحت آمیز ہوئے تھے اب جو دوبارہ اوس کام کے اختیار کرنے کو طلب ہوئی جسکا اختتام عین خواہش دلی فریقین تھا تو دستخط کنندگان کا غذ ہذا نے اس کار مرغوب مین اپنے ہم پیشہ مین وہ نیت درست اور مصلحت آمیز دیکھی جس سے بسہولیت انتظام اور سرانجام نہایت سنجیدہ سوالات کا ہوگا اور اوس نیت کی داد وہ اس سے بہتر اور کسی وقت مین نہین دے سکتے جب منظوری اوسکی بذریعۂ دستخط کرنے اوس صلحنامہ کے ہوتی ہے جسکے شرائط جو نہایت ہوشیاری سے ترتیب پائے ہین نہایت کارآمد واسطے رکھنے اتحاد فیمابین کم رتبہ اجنشان حکومتہاے معاہدین کے ہین۔

یہ خاص مدعا اور اصل منشا عہدنامہ کا اون سب پر روشن ہوگا جو اوسکی شرائط بغور ملاحظہ کرینگے اور جو امور اوسمین صاف صاف مشروط ہین وہ واسطے رفع کرنے بمرضی عام تمام بے اختیاری کے جو آخر مین ظاہر ہوگا کافی متصور ہونگے مگر چونکہ مختاران کل انگلستان نے یہ بھی ضروری تصور کیا کہ کچھ تفصیل درج کرین اسواسطے دستخط کنندگان کا غذ ہذا بھی اپنی طرف سے آگاہ اس ضروری امر سے ہوکہ کوئی امر اس معاملے عظیم مین شتابہ نہ جاے اونکی پیروی کرنے مین کچھ دقت معلوم نہین کرتے یعنی اپنی طرف سے وہ بھی تفصیل کرتے مین اور نیز اپنے منشا کی ظاہر کرنے مین اور جواب یادداشت مذکورہ بالا مختاران کل انگلستان کے تحریر کرنے مین کچھ دقت تصور نہین کرتے۔

شرط ہفتم مین ایک استثنا عام قواعد آزادی تجارت درج ہے اسمین استثنا کی ضرورت جسکو

انگلستان نے بھی اپنی تقاریر ۱۸۱۸ء مین تسلیم کیا ہے مختصر اور پر انتظام تجارت مصالحجات بلا شرکت غیرے ہے پس اگر ارادہ مصمم گورنمنٹ ندرلینڈ کا راجع ترک کرنے اوس انتظام تجارت بلا شرکت کا ہوگا تو استحقاق آزادی تجارت فوراً قائم ہوگا اور تمام وہ اچیلیگو جسکی حدود نہایت صحت سے بیان ہوئی ہین یعنی جو حدود سیلیب تیمور اور گینی جدید پر محدود ہے تمام مجاز طریق بیع وشرا کا واسطے اون طریقون پر جو قواعد مقام قائم کرین اور خاص رعایاے شاہ انگلستان کے واسطے اون قاعدون پر جو حسب شرائط حکومتہاے معاہدین کے تمام مقبوضات ملک ایشیا کے واسطے ہین موجود رہے گا۔

اگر ارادہ ترک کرنے کا ہو تو جب تک استثنا قائم رہے تو جو جہاز ملاکا مین آمد و رفت کرین تو اونکو اون لنگر گاہون مین جنکی اطلاع چند سال گذرے حکام سمندر کو دی گئی ہے آیا یا اونکے نزدیک آنا چاہیے صرف بوقت مصیبت جسوقت مین یہان بیان کرنا فضول ہے کہ وہ ہر جگہ جہان چندہ ندرلینڈ مبسوط ہوگا وہ خدمت نیک و بدلا سکینگے جو انسان مصیبت زدہ کو ملنی لازم ہے۔

بتائید اطلاع مندرج آخر یادداشت مختاران کل انگلستان مقدمہ بنگلیلین کے مختاران ممدوحین نے پاس دستخط کنندگان کاغذہذا دو عہدنامے ایک مرقومہ ۲۳ مارچ اور دوسرا ۱۴ ماہ جولائی ۱۸۱۹ء جو فیما بین لفٹنٹ گورنر مقام مذکور اور چند رئیسان اقوام قرب وجوار منعقد ہوئے تھے مرسل کیے ہین اونھون نے ایک مراسلہ گورنر جنرل باجلاس کونسل مرقومہ فورٹ ولیم ۹ ماہ مئی ۱۸۲۳ء بھی مرسل کیا ہے جسکے مطابق گورنمنٹ انگریزی نے ٹھیکہ سیاہ مرچ مقام قاعدہ مارلبورو ترک کیا اور ترغیب زراعت بہم پہنچ دی ہے اور بسبب مختلف اقسام باشندگان ساتھ اونکے رہے اور اونکے رئیسون کے قرار دی ہے مگر جہان تک دستخط کنندگان کاغذہذا خیال کر سکتے ہین تو مطلب ان تمام تدابیر کا بیشک اور لاریب واسطے حفاظت بہبودی زراعت آبادی مذکور کے ہے اور رفع کرنے اوس وقت کے جو اکثر معاملات باشندگان مین بباعث مداخلت حکام گورنمنٹ غیر کے واقع ہوتے ہین اس نظر سے وہ باطمینان تمام بیان کر سکتے ہین کہ بخلاف اندیشہ خوف خلاف وزری معاملات کے جو لوگ شریک حال ہون اونکو امید رکھنی چاہیے کہ گورنمنٹ جدید

اونکے حقوق ملحوظ رکھے گی اور اونکی بہبودی مدنظر اور دستخط کنندگان کا عہدنامہ اور تمام امور کے بخواہش دلی اقرار کرتے ہین کہ جو شرائط عہدنامہ مذکورہ بالا مین مندرج ہے اوسکا لحاظ رہے گا اگر باشندگان باسا الامانا و دیگر آبادیہا جس عہد و پیمان سے اونھون نے حکومت اور حفاظت ایسٹ انڈیا کمپنی انگریزی کی منظور کی ہے اوسمین وفادار رہینگے صرف اختیار اسکا رہیگا کہ حسب ضرورت برضامندی فریقین تبدلات شرائط مین کیا جائیگا —

درباب اراضہ درست اور واجبی گورنمنٹ انگریزی کے نسبت باشندگان الاکا و دیگر آبادیہاے ڈچ جو بمجواے عہدنامہ اونکے زیر حکومت ہوئے ہین مختاران کل شاہ ندرلینڈ اونکی اطمینان کو باعتبار تمام منظور کرتے ہین اور اوسی نیک نیتی کے خیال سے وہ اصراران امر مین نہین کرسکتے کہ جو ہدایات اور احکام بنام حکام انگریزی متعینہ ہند درباب حوالہ کردینے قلعہ مارلیوزدے کے جاری ہون وہ اونسے صاف اور درست اور مستحکم ہون کہ کوئی امر بے اعتباری کا یا عذر توقف کا اونسے پیدا ہو اور اونکو یہ بھی یقین ہے کہ مختاران کل انگلستان جنھون نے اپنے کام کو ایسی راستی اور اعتدال سے سرانجام دیا ہے وہ اس مین جھد کرینگے کہ اونکی مشقت کا نتیجہ کسی غرض تحت کے سے یا خیالات منفعول سے برعکس نہو جاے اور اس نتیجہ کو مختاران کل انگلستان نے خود اپنی یادداشت کے آخر مین بیان کردیا ہے پس اب یہ واسطے دستخط کنندگان کا عہدنامہ اکے باقی رہا ہے کہ وہ اپنے تئین مبارکباد دین کہ اونھون نے مدد اوسمین کی اور اپنی خواہش شریک آرزوی ان صاحبون کے کرین کہ اجنمان مقیم مقبوضات ایشیا ہمیشہ قدرشناس اون امور کے رہین جو دو اقوام دوستی شعار بخیالات بزرگ باہم مرعی رکھینگے اور بسبب اون اقوام کے فروگذاشت نکرینگے جو حسب منشا عہدنامہ اور اتفاق وقت سے اونکے زیر حکم آگئے ہین —

دستخط کنندگان کا عہدنامہ اس موقع وقت کو غنیمت تصور کرکے مختاران کل انگلستان کو اطمینان جدید نسبت اونکے پسندیدہ وجوہ کے کرتے ہین —

دستخط ایچ فینچل
دستخط اسی آر فالک

المرقوم مقام لندن ۱۷ مارچ سنہ ۱۸۲۴ عیسوی

نمبر ۸۵

عہدنامۂ تانگ

عہدنامہ جو ۱۸۱۸ء مین صاحب رزیڈنٹ ملاکا لفٹننٹ کرنیل ٹیلر نے ساتھ تنگھولو تانگ کے کیا

شرائط اور عہود مجوزہ لفٹننٹ کرنیل الاول ٹیلر صاحب گورنر و کمانڈنٹ ملاکا نے بالعوض اور منجانب ہنوربل گورنر فورٹ سنٹ جارج ساتھ راجہ میر اکپتان تنگھولو مشہور بنام دھول سید اور لیلا الا . بیلنگ اور دیگر حاکم معروف سابق اور تنگ کیوا اور کیچل معروف موسی اور مینو نجیکیا معروف کوچل اور مہاراجہ اکیا معروف منما اور ملاہنا کاران اراکین اور سرداران تنگ اور دیہات ملحقہ کے جنھون نے منظور کرکے قسم شرائط ذیل کی نسبت یاد کی ۔

شرط اول

کپتان مذکور یعنی تنگھولو اراکین اور سرداران منجانب تمام ساکنین تانگ اقرار کرتے ہین اور قسم کھاتے ہین کہ وہ وفادار اور تابعدار ہنوربل گورنر بامجلس کونسل مقام فورٹ سنٹ جارج کے اور گورنر اور کمانڈنٹ شہر اور قصبہ ہذا کے اور تمام کمانڈنٹ جو موجود ہین اور آئندہ اونکے ماتحت ہوکر آوینگے رہینگے اور سوائے ازین ہمہ تن مصروف ہوکر تمام معاملات مین فرمانبردار حکام انگریزی کے رہینگے جیسا کہ رعایائے تابعدار کو لازم ہے اور ہرگز فرداً یا جماعتاً کوئی ارادہ بخلاف گورنر ممدوح حیلۃً یا صریحۃً نکرینگے اور لحاظ شرائط ذیل کا بایمانداری اور استحکام رہے گا اور تمام عہود و مواثیق جو قبل اسکے دیگر اقوام سے ہوئے ہین وہ بخیال بدگمانی انگریزان منسوخ کیے جائینگے

شرط دوم

درحالیکہ کوئی شخص بمقام تانگ جو اولادنبین کابان اور میلے کا ہو کر خلاف وزری مضامین عہدنامہ ہذا کریگا یا فرمانبرداری گورنر یا اوسکے عہدہ داران کی کریگا تو تنگھولو اور سرداران حسب الطلب گورنر اوسکو واسطے سزا یابی مناسبہ کے حوالہ کردینگے ۔

شرط سوم

تنگھولو اور سرداران اور ساکنان تانگ اور ملنان کابان اور میلے پر فرض ہے کہ دہم حصہ پیداوار برسنج اور فواکہ اپنے اسٹ انڈیا کمپنی کو ادا کیا کرین مگر بلحاظ کم سامانی اور افلاس کے کمپنی

مذکور نے تجویز کی ہے کہ منگھولو ہر سال خود حاضر ہوا کرے یا کسی اپنے سردار کو ملاکا مین بھیجا کرے کہ اگر کمپنی کا شکریہ ادا کر جایا کرے اور اپنی فرمانبرداری کی وجہ سے وہ کمپنی کو فصل کے دل میوسے کا نصف کوین پیسے یعنی چار صد کا ٹالگ دیا کرے۔

شرط چہارم

ساکنان مانگ جب اپنا وطن چھوڑ کر ملاکا جائین تو اونکو ایک اجازت نامہ اس مضمون کا بمہر و دستخط منگھولو روبرو سے شاہ بندر پیش کرنا ہوگا اور اسیطرح اگر کوئی ملاکا سے مانگ جاے تو اسکو بھی ایسا ہی اجازت نامہ بمہر و دستخط شاہ بندر سجواز حکم گورنر دہان پیش کرنا ہوگا اور اگر ایسا نہ کرینگے تو طرفین ایسے شخصون کو یعنے جنکے پاس اجازت نامہ حسب تفصیل بالا موجود نہین ہے گرفتار کرکے واپس بھیجدینگے لیکن جب کوئی شخص ایسا اجازت نامہ پیش کرے تو اوسکو اجازت ہوگی کہ مانگ یا کسی اور مقام ملقہ مین آباد ہوا اور اپنے مزدوری بذریعہ کاشتکاری و نصب کرنے درختہاے سپاری وغیرہ کے پیدا کرے بشرطیکہ وہ رسم و رواج ملک بمثل باشندگان اختیار کرے۔

شرط پنجم

منگھولو اور سرداران اقرار کرتے ہین کہ جسقدر ٹین یعنی آہن انگریزی مقامات سری مین ٹی اور سنگنی اجونگ اور رام پورا اور دیگر مقامات سے اس ضلع مین بمقام مانگ آویگا وہ فوراً روانہ ہوکر حوالہ کمپنی کے ہوگا اور اوسکے عوض اونکو ۴۴ سکس دولر فقد ہر لک بار تین سو کتنی صورت سکہ مین ملیگا۔

شرط ششم

اور وہ یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ سیاہ مرچ اور بانگ اور دیگر اضلاع متصلہ کی جب زیادہ کثرت سے دستیاب ہوگی تو وہ بھی کمپنی کو دی جاوے گی اور اوسکی عوض ۳۲ سکس دولری بار اونکو ملیگا۔

شرط ہفتم

منگھولو اور سرداران اور ساکنان مانگ اسبات کا اختیار نہین رکھتے کہ کسی قوم بری سے اتفاق یا تجارت کرین بلکہ تمام اسباب اپنا براہ دریاے ملاکا لاوینگے اور کسی حیلہ سے

کوئی اور راستہ اختیار نکرینگے اور نہ کسی قوم بربری سے براہ دریاے پنا کے اتفاق کرینگے اور اگر ایسا کرین تو اونکا جان و مال معرض خطر مین پڑے گا۔

شرط ہشتم

بنگھولوا اور سرداران اقرار کرتے ہین کہ منجانب تمام ملک مانگ کہ جب کبھی کوئی سردار اپنی حکومت ترک کرے یا کوئی مصیبت اوسپر آکر پڑے تو وہ ایسی حالت مین اپنے قریب ترین نزدیک کو اوریا جو اونکے خاندان مین لئیق ہوگا اوسے اپنی جانشینی کے واسطے ہربرونے گورنر کے پیش کرینگے مگر واضح ہو کہ یہ فرض نہین کہ گورنر ہر ایک ایسے شخص پیش شدہ کو منظور کرے بخلاف اسکے اوسکو اختیار حاصل ہوگا کہ جسکو وہ مناسب تصور کرین اوسے مقرر کرین۔

شرط نہم

کوئی غلام جو خواہ ہنوز بل کمپنی کا ہو خواہ کسی ساکن ملاکا کا ہو اگر فرار ہوکر بمقام مانگ یا کسی موضع ملحقہ مین جاکر متواری ہو تو بنگھولوا اور سرداران اور ہر ایک باشندے پر فرض ہوگا اور کوئی اس سے مستثنا متصور نہین ہوگا کہ ایسے مفرور کو گرفتار کرکے فوراً شہر مین بھیجدے تاکہ وہ سپرد اپنے مالک کے کیا جاے اور دس ڈولر انعام مالک سے لیا جائیگا اور اس سے سوا نہین لیا جائیگا۔

شرط دہم

کوئی غلام مذکر یا مونث جو ترغیب کے ساتھ کوئی ملاکا مین لے آئے اس نیت سے کہ اوسکو مذہب عیسائی مین لائے تو مالک غلام کو معاوضہ نصف قیمت غلام مذکور کا ملیگا اور قیمت اوسکی ایک کمیٹی منجانب گورنمنٹ تجویز ہوکر تنقیح کرے گی۔

شرط یازدہم

لیکن اگر کوئی شخص کسی غلام عیسائی کو یا آزاد ساکن ملاکا کو کسی اہل اسلام کے یا ہندو کے ہاتھ خواہ باسترضا خواہ بترغیب اور خواہ بزبردستی اونکے مالک کے پاس سے لاکر فروخت کرین اور خصوصاً وہ لوگ جو ایسے غلام عیسائی کو یا آزاد ساکن ملاکا کو ترغیب مسلمان ہونے کی دین بہ تعدی اونکو مجبور مسلمان ہونے پر کرین اوسکا جان و مال ضبط اور باختیار سرکار تصور ہوگا۔

شرط دوازدہم

اور چونکہ مضامین شرائط مذکورہ کا لحاظ بلا تفاوت رہے اسواسطے پنگھولو اور سرداران وعدہ کرتے ہین اور قسم کھاتے ہین منجانب تمام باشندگان کہ وہ فوراً ہوزبل گورنر کو تمام ایسے غلامان مفرور جو مقام مانگ مین یا دیگر مقامات مین ہونگے واپس اور حوالہ کردینگے۔

شرط سیزدہم

آخر اقرار یہ بھی پنگھولو اور سرداران کرتے ہین اور قرآن کی قسم کھاتے ہین کہ منجانب تمام باشندگان مانگ کہ وہ بایمانداری لحاظ اور تعمیل احکام مندرجۂ شرائط کی کرینگے اور اپنے اوپر فرض گردانینگے کہ جو کوئی خلاف ورزی اس سے کریگا اوسکو واسطے سزایابی کے حوالۂ ایسٹ انڈیا کمپنی کے کردینگے۔

واسطے تعمیل کلی اون سب امور کے جسکا وعدہ اور اقرار اسمین ہوا ہے مین اپنے دستخط معمولی اسپر کرتا ہون۔

یہ تیار ہوا اور اسکی قسم کھائی گئی بمقام شہر و قلعہ ملاکا بتاریخ ۱۶ ماہ جولائی سنہ ۱۸۱۸ عیسوی

دستخط اسٹی سیلر

پنگھولو اور سرداران مانگ نے قسم کھائی اور کہا

ہم کپتان یعنی پنگھولو اور سرداران اقرار کرتے ہین اور قسم کھاتے ہین منجانب اپنے اور تمام باشندگان مانگ کے کہ ہم سب وفادار اور دیانت دار گورنر جاجلاس کونسل فورٹ سنٹ جارج کے اور گورنر اور کمانڈنٹ ملاکا کے اور تمام کمانڈنٹ اوسکے جو موجود ہین اور جو بعد ازین اونکی ماتحت مقرر ہونگے رہینگے اور سوا اسکے مستعد اور مصروف بہ تعمیل احکام کے جو جاری ہوتے ہین یا آیندہ جاری ہونگے رہین گے اور نسبت ایسٹ انڈیا کمپنی کے اوس طور سے رہینگے جیسے نمکحلال اور وفادار رعایا اور برایا پر لازم ہے۔

علامات دستخط دہول سید بلال مورین کانٹ جویل سومورین اور مولانا گنان

نمبر ۸۶

آچیپلیگو شرقی

قیدہ

عہدنامہ جو شاہ قیدہ کے ساتھ درباب دینے جزیرہ پرنس اوف ویلس کے ۱۸۰۶ء میں ہوا

درخواست شاہ قیدہ	جوابات درخواست شاہ قیدہ منجانب گورنر جنرل و کونسل

درخواست اول

ہنوربل کمپنی محافظ سمندران رہینگے اور جو کوئی دشمن شاہ پر حملہ آور ہوگا وہ دشمن ہنوربل کمپنی کا بھی متصور ہوگا اور تمام مہمات کا ہنوربل کمپنی کو متحمل ہونا ہوگا۔

یہ گورنمنٹ ہمیشہ ایک جہاز جنگی واسطے حفاظت جزیرہ پنانگ کے اور واسطے کنارہ متصلہ کے جو شاہ قیدہ کا ہوگا مقرر رکھینگے۔

درخواست دوم

تمام قسم کے جہاز اور کشتی وغیرہ جو غرب سے شاہ شرق سے لنگرگاہ قیدہ کو آتے ہون اونکو ہنوربل کمپنی کے اجنٹ نہ روکینگے مگر اونکی مرضی پر چھوڑدین کہ وہ اپنی مرضی سے چاہین خرید و فروخت ہمارے ساتھ کرین اور چاہین ہنوربل کمپنی کے ساتھ بمقام پیلو پنانگ کرین جیسا اونکو مناسب معلوم ہو۔

تمام جہاز وغیرہ جو قیدہ کو آتے ہونگے اون کو ہنوربل کمپنی کے اجنٹ نہ روکینگے اور نہ کوئی ملازم وغیرہ کمپنی کا اونکے سدراہ ہوگا بلکہ کلیتہً اونکی مرضی پر موقوف رہے گا چاہین شاہ قیدہ کے ساتھ خرید و فروخت کرین اور چاہین ساتھ اجنٹ اور رعایای ہنوربل کمپنی کے خرید و فروخت کرین۔

درخواست سوم

چونکہ اشیاء مفصلہ ذیل مثل افیون اور ٹین اور قسم پارچہ بنی اونی ایک جزو ہمارے محاصل کا ہے اسواسطے اونکی ممانعت ہوئی اور یہ اشیاء

گورنر جنرل اور کونسل منجانب انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی کے احتیاط کرینگے کہ شاہ قیدہ کا نقصان بباعث قیام کرانا انگریزان کی جزیرہ پنانگ مین نہوگا

چونکہ مقامات کمپو میلا اور مودا اور پری اور کرین
مین پیدا ہوتے ہین اور وہ برمسقل مقام پنانگ
کے ہین اور جب رزیڈنٹ ہنوربل کمپنی کا وہان
آیا رہا
تو ہمیشہ اس معاہدت کے خلاف وقوع مین آئیگا
لہذا اوسکو طے کرنا چاہیے گورنر جنرل ہمارا نفع
یعنی بدے - دولرسپین کے سالانہ تمکو دین -

درخواست چہارم

اگر ہنوربل کمپنی کا اجنٹ کسی ضلع دار یا وزیر
یا اہلکار یا رعیت شاہ کو قرض دیگا تو اجنٹ
مذکور دعوی اوسکا شاہ سے نکرے -

اجنٹ ہنوربل کمپنی کا یا کوئی شخص کہ جزیرہ پنانگ
زیر حفاظت کمپنی دعوی شاہ قیدہ پر بابت
زر قرضہ کے جو کوئی رشتہ دار یا وزیر یا اہلکار
یا رعیت شاہ مذکور لیگا نکرینگے مگر قرض خواہ کو
اختیار ہوگا جو کوئی شاہ مذکور کی رعایا مین سے
اوسکا قرضدار ہوگا اوسکو اور اوسکی جایداد کو
بموجب رسم اور رواج ملک کے گرفتار کرین -

درخواست پنجم

کوئی شخص اس ملک کا اگر ہمارا فرزند اور
بھی ہے اور ہمارا دشمن ہو تو وہ دشمن ہنوربل
کمپنی کا ہوگا اور ہنوربل کمپنی کے اجنٹ اوسکو
پناہ نہین دے سکتے بغیر انفساخ اس عہدنامے
کے جبتک آفتاب اور ماہتاب قائم ہین
بحال اور برقرار رہیگا -

ہر شخص جو ملک شاہ قیدہ مین رہتا ہے اگر
شاہ کا دشمن ہوگا یا کوئی جرم خلاف ملک کریگا
اوسکی حفاظت انگریز نہین کرینگے -

درخواست ششم

اگر کوئی دشمن بری اگر ہمارے ملک پر حملہ آوری

یہ درخواست باستدعاے صدور حکم پیشگاہ انگریز

ہوگا اور ہم درخواست مدد کی مثل سپاہ و اسلحہ ایسٹ انڈیا کمپنی کے مع دیگر خاص مراتب درخواست
وسامان جنگ ہنوریل کمپنی سے کرینگے تو شاہ قیدہ جو بغیر دریافت کرنے مرضی کمپنی
ہنوریل کمپنی تمکو وہ مدد دینگے اور جو خرچ ہوگا ممدوح کے منطور نہین ہوسکتی بھیجی جائیگی
ہم ادا کرینگے۔

نمبر ۸۷

عہدنامہ مابین شاہ قیدہ کے جو ۱۲۱۵ھ مین ہوا

۱۲۱۵ ہجری سال ولاکر بتاریخ ۱۶ ماہ شعبان وارد ہوا

مہر تونکو شریف محمد

اسکی تاریخ اس تحریر سے واضح ہے کہ گورنر پیلو پنانگ یعنی جزیرہ پرنس اوف ویلس وکیل انگریزی کمپنی نے صلح اور دوستی شاہ قیدہ اور تمام اوسکے اہلکاران جلیل القدر اور رعایا ہر دو ملک کے ساتھ اکثر تاکہ وہ صلح کے ساتھ برابر رہین جب تک کہ آفتاب و ماہتاب روشن ہین شرائط عہدنامہ ذیل مین تحریر ہین۔

شرط اول

انگریزی کمپنی شاہ قیدہ کو چھ ہزار دوسو پچین سال بسال دسوقت تک دینگے جب تک وہ تمالبعض پیلو پنانگ پر رہینگے۔

شرط دوم

مہر تونکو الونگ ابراہیم

شاہ قیدہ اقرار کرتے ہین کہ تمام رسد واسطے پیلو پنانگ یا جہاز جنگی کمپنی کے دیگر جہاز کو مطلوب ہوگا وہ قیدہ مین بلا مزاحمت خریدہوگی اور اوسپر محصول بھی نلیا جاے گا۔

شرط سوم

تمام غلام جو قیدہ سے پیلو پنانگ کو یا پیلو پنانگ سے قیدہ کو فرار ہوکر آئینگے وہ اونکے مالکون کو واپس کیے جاینگے۔

شرط چہارم

مہر واتو یونگا
وانایل نون

تمام قرضدار آدمی جو اپنے قرض خواہون سے بھاگ کر قیدہ سے پیلوپنانگ کے یا پیلوپنانگ سے قیدہ کو بھاگ کر جائین اور قرضہ اپنا ادا نکرین وہ گرفتار ہوکر سپرد قرض خواہونگے کیے جائینگے۔

شرط پنجم

شاہ کسی اور قوم یورپ کو اس ملک مین آکر آباد ہونے کی اجازت ندینگے۔

شرط ششم

مہر ایف ایچ
سپرنٹنڈنٹ

کمپنی کسی ایسے شخص کو نہ لیگی جسنے جرم خلاف شاہ کیا ہو یا سرکشی خلاف شاہ کی ہو۔

شرط ہفتم

بنام مجرمان جرم قتل جو قیدہ سے پیلوپنانگ کو یا پیلوپنانگ سے قیدہ کو مفرور ہوکر آئین گرفتار ہوکر بجراست واپس روانہ کیے جائینگے۔

شرط ہشتم

بنام مجرمان دزدی چھاپ یعنی مہر (جعلسازی) اسیطرح حوالہ کیے جائینگے۔

شرط نہم

تمام دشمنان ہنوبل کمپنی کو شاہ قیدہ رسد ندینگے۔

تو ۹ شرائط مذکورہ بالا قرار پائین اور طے ہوچکین اور صلح فیما بین شاہ اور انگریزی کمپنی کے کی گئی قیدہ اور پیلوپنانگ گویا ایک ملک ہوگیا۔

یہ سب ٹونکو شریف محمد اور ٹونکو الونگ ابراہیم اور واتو یونگا وانایل بون وکیلان جناب شاہ نے ترتیب دیکر ختم کی اور جوالہ گورنر پیلوپنانگ وکیل انگریزی کمپنی کے کی اس عہدنامے مین جو کوئی کسی عہد مندرجہ ہذا سے انحراف کرے گا اوسکو خدا سزا دے گا اور خراب کرے گا اور اوسکی مغفرت نہوگی۔

مہر شریف محمد اور ٹونکو الونگ ابراہیم اور واتو یونگا وانایل بون کے اسپر ہوئین اور اونکے ہاتھ کے دستخط بھی ہوئے۔

نقل اسکی حاکم بندر پونگ پناگ نے کی

دستخط اور مہر اور ترتیب اسکی بمقام قلعہ کارنوالس واقع جزیرہ پرنس اوف ویلس بتاریخ یکم مئی ۱۷۹۱ء مین ہوئی۔

ترجمہ صحیح ہے

دستخط ایف لائیٹ

نمبر ۸۸

عہدنامہ ساتھ شاہ قیدہ کے بیچ سنہ ۱۸۰۰ء کے

مہر نیگ دی پرتوان

راجہ موڈا

بیچ سنہ ۱۲۱۵ ہجری آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سال ہین بتاریخ ۱۲ ماہ محرم روز اور بدھ یعنی چہارشنبہ آج کے روز اس تحریر سے واضح ہے کہ سر جارج لیتہ بارونٹ لفٹنٹ گورنر پلیہ پناگ یعنی جزیرہ پرنس اوف ویلس نے اقرار کیا اور عہدنامہ دوستی و اتحاد ساتھ نیگ دی پرتوان راجہ موڈا پرلیز اور قیدہ کے اور تمام اوسکے اہلکاران اور سرداران ہر دو ملک کے ترتیب دیا اور یہ بحر و برین اوسوقت تک قائم رہے گا جب تک آفتاب اور ماہتاب موجود اور روشن ہین شرائط اس عہدنامہ کے ذیل مین مندرج ہین۔

شرط اول

انگریزی کمپنی سالانہ نیگ دی پرتوان ملک پرلیز اور قیدہ کو دس ہزار ڈالر اوسوقت تک دینگے جب تک انگریز قبضہ پلیو پناگ پر اور علاقہ واقع دوسرے کنارے پر جسکا ذکر بعد ازین ہوگا قائم رہین۔

شرط دوم

نیگ دی پرتوان وعدہ کرتا ہے کہ وہ انگریزی کمپنی کو واسطے ہمیشہ کے تمام وہ علاقہ کنارہ سمندر دیگلا جو ہر مسلمان کوالا کرایان اور دریا کی جانب کوالا موڈا کے واقع ہے اور زمین سمندر

کی جانب سے ساتھ آرلونگ اور یہ سب پیاشیں وہ لوگ کرینگے جنکو نیگ دی پرتوان اور کمپنی مقرر کرین اور انگریزی کمپنی اس کنارے کی حفاظت تمام دشمنان اور دزدان اور دزدان دریا سے کرینگی اگر کوئی مقصد براہ سمندر شمال یا جنوب سے کرے۔

شرط سوم

نیگ دی پرتوان اقرار کرتا ہے کہ ہر قسم کی رسد وغیرہ جو واسطے پیلو پنانگ اور جہازہای جنگی اور دیگر جہازہای کمپنی کے درکار ہوگی پرلیز اور قیدہ مین بلا فراحمت خرید ہوگی اور محصول بھی اوسپر نہ لیا جائیگا اور جو کشتیان واسطے خرید کرنے رسد کے پیلو پنانگ سے پرلیز یا قیدہ کو جائینگی اوسکو روکا نہ جائینگے تاکہ فریب واقع نہو۔

شرط چہارم

تمام غلام جو پرلیز اور قیدہ سے پیلو پنانگ کو یا پیلو پنانگ سے پرلیز اور قیدہ کو مفرور ہوکر جائینگے وہ اپنے مالکون کے پاس واپس بھیجدیے جائینگے۔

شرط پنجم

تمام قرضدار جو اپنے قرض خواہون سے پرلیز اور قیدہ سے پیلو پنانگ کو یا پیلو پنانگ سے پرلیز اور قیدہ کو بھاگ آوینگے اگر وہ قرض ادا نکرین تو سپرد اونکے قرضخواہون کے کیے جائینگے

شرط ششم

نیگ دی پرتوان کسی اور قوم یورپ کو اپنے ملک مین آباد ہونے کی اجازت نہ دینگے

شرط ہفتم

کمپنی کسی ایسے شخص کو جو مجرم سرکشی یا جرم خلاف شاہ نیگ دی پرتوان کا ہوگا نہ لیگی

شرط ہشتم

تمام مجرمان قتل جو پرلیز یا قیدہ سے مفرور ہوکر پیلو پنانگ چلے جائین یا پیلو پنانگ سے بھاگ کر پرلیز اور قیدہ مین آئین گرفتار ہوکر واپس بحراست بھیجے جائینگے

شرط نہم

تمام شخص جو چھاپ یا مہر جعلی بنائین یا جعلسازی کرین وہ بھی کسیطرح حوالہ کیے جائینگے۔

شرط دہم

تمام وہ لوگ جو دشمن کمپنی کے ہونگے اونکو نیگ دی پرتوان رسد وغیرہ ندے گا۔

شرط یازدہم

تمام اشخاص نیگ دی پرتوان کے جو اجناس دریا سے لاوینگے اونسے کمپنی کے ملازم مزاحم نہونگے۔

شرط دوازدہم

جس چیز کی ضرورت نیگ دی پرتوان پیلو پنانگ سے طلب کرینگی ہوگی وہ چیز کمپنی کے اجنٹ اونکو منگا دینگے اور اونکی قیمت زر سالانہ سے مجرا ہوگی۔

شرط سیزدہم

جسقدر جلد ممکن ہو بعد تصدیق ہونے اس عہدنامہ کے جسقدر روپیہ اب موجب عہدنامجات سابق کے نیگ دی پرتوان کو لینا ہے وہ نورا ادا ہوگا۔

شرط چہاردہم

بعد تصدیق ہونے اس عہدنامے کے بنام عہدنامجات سابق جو فیما بین دونوان گورنمنٹ کے ہوئے تھے منسوخ ہونگے۔

یہ چودہ شرائط فیما بین نیگ دی پرتوان اور کمپنی انگریزی کے ترتیب پاکر طے ہوئیں اور ممالک پرلیز اور قیدہ اور پیلو پنانگ گویا ایک ملک ہوگئے جو کوئی کسی شرط عہدنامہ ہذا سے انحراف کریگا فساد اوسکو سزا دیگا اور تباہ کریگا اوکبھی اوسکی بہتری نہوگی۔

جب یہ ترتیب پایا اور طے ہوا تو دو بقول اسی مضمون اور تاریخ کے تیار ہوکر فیما بین نیگ دی پرتوان اور گورنر پیلو پنانگ کے باہم دیے گئے اور اوپر مہر ابکاران نیگ دی پرتوان کی جو روبرو شاہ مذکور کے کام کرتے تھے کی گئی تاکہ آیندہ تکرار کسی امر میں نہو

حاکم ابراہیم ابن سری راجہ موڈا نے حسب الحکم نیگ دی پرتوان جلیل القدر کے اسکو لکھا

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جی سوین مترجم زبان موڈا

مہر حاکم ابراہیم

اصل سے اسکی صحت جان اندرسن مترجم زبان عربی نے بواسطے گورنمنٹ کے کی۔

گورنر جنرل باجلاس کونسل نے منظور کرکے تصدیق کی بماہ نومبر ۱۸۱۸ء

نمبر ۸۹

عہدنامہ پراگ ۱۸۱۸ء

عہدنامہ معاملات تجارت فیما بین ہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی اور راجہ پراگ کے مقررہ ومنظور کردہ مسٹر والٹر سویل کریکراف باختیارات مفوضہ ہنوربل جان الکزنڈر بابدین گورنر جزیرہ پرنس اوف ویلس مع متعلقات۔

مرقومہ تاریخ ۲۰ ماہ رمضان ۱۲۳۳ھ مطابق شام تاریخ سی ام ماہ جولائی ۱۸۱۸ عیسوی

شرط اول

صلح اور دوستی جواب فیما بین ہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی اور راجہ پراگ کے موجود ہے وہ ہمیشہ رہے گی۔

شرط دوم

جہاز اور اسباب تجارت جو رعایاے انگریزی کا ہو یا کسی دوسرے کا جو زیر حفاظت ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کے ہوگا اوسکو لنگرگاہ اور علاقہ راجہ پراگ مین وہی حقوق اور فوائد حاصل رہین گے جو کسی رعایاے قوم دوست کو حاصل ہوتے ہین یا آیندہ حاصل ہونگے۔

شرط سوم

اور جہاز اور اسباب تجارت جو کسی رعایاے راجہ پراگ کا ہوگا اوسکو وہی حقوق اور فوائد حاصل ہونگے جو شرائط آیندہ مین مذکور ہین جب تک وہ لنگرگاہ قلعہ کارنوالس اور کسی اور مقام زیر حکومت گورنمنٹ انگریزی جزیرہ پرنس اوف ویلس مین مقیم رہینگے۔

شرط چہارم

راجہ پراگ وعدہ کرتے ہین کہ وہ بتجدید کسی عہدنامہ مسترد اور غیر مروج کے جو کسی اور قوم سے

یا کسی گروہ یا شخص خاص سے ہوا تھا کہ جنکے حق سے کچھ ہرج یا مسدودی تجارت رعایائے انگریزی کی متصور ہوگی اور سوائے اسکے رعایائے انگریزی سے کوئی اور محصول جو کسی اور علاقہ سے نہین لیا جاتا ہے طلب نکیا جائیگا۔

شرط پنجم

راجہ پراگ یہ بھی وعدہ کرتا ہے کہ وہ کسی حیلے سے بھی مستاجری کسی شے کی جو اونکے ملک مین پیدا ہوتی ہے کسی ساکن یورپ یا امریکا یا کسی علاقہ غیر کو نہ دینگے مگر وہ رعایائے انگریزی کو اجازت دینگے کہ جو چیز چاہین مثل اور لوگون کے آکر خرید کرین۔

شرط ششم

ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اقرار کرتے ہین کہ وہ کوئی عہدنامہ ایسا نکرینگے جس سے ابتدا تجارت رعایائے راجہ پراگ مقام پناگ مین متصور ہو اور نہ وہ مستاجری کسی شی تجارت کی کسی شخص کو دینگے جیسا شرط پنجم مین درج ہے مگر ساکنان پراگ کو اجازت دینگے کہ جو چیز چاہین مثل اور لوگون کے آکر خرید کرین۔

شرط ہفتم

راجہ پراگ اقرار کرتے ہین کہ اگر کوئی شخص رعایائے کمپنی کو پناگ یا اوسکے متعلقات سے واسطے فروخت کے علاقہ پراگ مین لائیگا تو وہ اوسے فروخت کرنے نہ دینگے اور ہنوربل کمپنی بھی اسیطرح کی شرط پر نسبت رعایائے پراگ کے پابندی رکھینگے کیونکہ قوانین انگلسیہ کسی صورت مین ایسے فعل کی اجازت کسی اپنے علاقے کے ملک مین نہین دیتے۔

شرط ہشتم

یہ عہدنامہ بموجب شرائط بالا کے واسطے ازدیاد صلح و دوستی باہمی ہر دو اقوام کے ترتیب ہوا ہے اور واسطے آزادی تجارت و جہازرانی فیمابین رعایائے فریقین بنظر فائدہ دونون کے اور اسکی ایک نقل راجہ پراگ نے اپنے پاس رکھی اور ایک نقل مسٹر والٹر سویل کریکر ایف ایجنٹ ہنوربل گورنر مقیم پناگ نے لی۔

اسپر مہر راجہ پراگ کی لگائی گئی واسطے صداقت روبرو ہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی کے

تاکہ تکرار آیندہ درباب اوسکے پیدا نہون بلکہ یہ عہدنامہ مستحکم اور واسطے ہمیشہ کے ہو۔

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط جی ولیو سالمنٹ

رزیڈنٹ کونسلر جزیرہ پرنس اوف ویلس

نمبر ۹

ترجمہ اقرارنامہ پدیو کاسری سلطان عبداللہ معلم شاہ جو ملک پراگ کا تخت نشین ہوا تھا اور جو مسٹر جان اندرسین ایجنٹ ہنوربل رابرٹ فولرٹن گورنر پیلو پیناگ منجانب ہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی کو دیا گیا تھا بطور دلیل اتفاق اور دوستی جو ہرگز تبدیل نہوگا جب تک آفتاب اور ماہتاب قائم ہین تاکہ دوستی اور اتفاق قائم رہے اور آج کی تاریخ سے واسطے ہمیشہ کے جاری رہے۔

شرط اول

شاہ پراگ اقرار کرتا ہے کہ وہ حدود درمیان ملک پراگ اور سالنگو واقع دریای پرنام کے مقرر کریگا اور نظر فتن سے دست اندازی خلاف اوسکے نہوگی اور شاہ مذکور اقرار کرتا ہے کہ گورنمنٹ سالنگور مین مداخلت نہین کرے گا اور نہ فوج کشی اوپر اوس ملک کے کریگا مگر رعایای پراگ کو اجازت وہان جاکر تجارت کرنے کی مطابق رسم ورواج تجاران دیگر ممالک جو وہان آمد ورفت کرتے ہین ہوگی۔

شرط دوم

درباب عہدنامے کے جو فیابین شاہ سالنگو اور مسٹر جان اندرسین ایجنٹ ہنوربل رابرٹ فولرٹن گورنر پیلو پیناگ قرار پایا اور یہ شرط ہوئی کہ راجہ حسن ملک پراگ سے خارج کیا جاے شاہ پراگ اپنی خوشنودی ظاہر کرتے ہین اور وعدہ کرتے ہین کہ وہ راجہ حسن کو اپنے پاس نہ آنے دینگے اور نہ اپنے علاقہ پراگ مین فروکش ہونے دینگے اور شاہ پراگ یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ مستاجری کسی غیر کو نہ دینگے اور نہ کسی غیر کو آیندہ اپنا تحصیلدار مقرر کرینگے تاکہ

ملک مین کچھ فساد نہوا اور محصول مین کا جو ملک پراگ سے باہر جائیگا چہ دو لرفی بار مقرر کرتے ہین تاکہ تجارت ملک خوب کثرت سے زیادہ ہوا اور ترقی آبادی مین ہوا اور ہر ایک سوداگر مثل رعایاے گورنمنٹ انگریزی وسیام وسالنگور وغیرہ کو حوصلہ پراگ مین آنے کا پیدا ہوا اور وہ آمد و رفت باآسایش کرسکین اور بلا وسواس ہر ایک لنگرگاہ اور مقام علاقہ مذکور مین آمد و رفت کرین اور تجارت بلا مزاحمت واسطے ہمیشہ کے کرتے رہین۔

یہ عہدنامہ ترتیب ہوا اور اوسپر بطور تصدیق چھاپ شاہ پراگ کی کی گئی اور حوالہ مستر جان اندرسین ایجنٹ ہنوربل رابرٹ فولرٹن گورنر پیلو پانگ کے کیا گیا۔

المرقوم ۶ ماہ ستمبر ۱۸۲۵ع مطابق ۲۰ ماہ محرم روز دوشنبہ ۱۲۴۱ ہجری

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط جی ڈبلیو سالمنڈ

رزیڈنٹ کونسلر جزیرہ پرنس اوف ویلس

چھاپ پدیوکاسری سلطان عبداللہ شاہ پراگ

نمبر ۹۱

اقرارنامہ پدیوکاسری سلطان عبداللہ معلم شاہ ولد مرحوم جو حاکم اکبر ملک پراگ کا تھا

اور یہہ اقرارنامہ ساتھ کپتان جیمس لو ایجنٹ ہنوربل رابرٹ فولرٹن گورنر کونسل جزیرہ پرنس اوف ویلس اور رنگ پور اور ملاکا کے ہوا تھا اور اوسکے حوالہ ہوا تھا اور یہہ اقرارنامہ واسطے ہمیشہ کے جب تک گردش آفتاب و ماہتاب قائم ہے قائم رہے گا۔

چھاپ سلطان عبداللہ معلم شاہ بادشاہ پراگ

چھاپ راجہ مودا متعلق پراگ

چھاپ راجہ بندہارا متعلق پراگ

چھاپ اورنگ کایا پراگ

چھاپ اورنگ کایا تمن گنگ سری پدیوکا راجہ

سلطان جو حکمران تمام ملک پراگ اور اوسکے متعلقات پر ہے آج کی تاریخ ماہ و سال مذکورہ بائین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی انگلستان کو اب سے واسطے ہمیشہ کے علاقہ پیلو پینگ

اور جزائر پنگکور مع جمیع جزائر جو قدیم سے اب تک پراگ کے قبضے مین ہین اور جو متعلق پراگ کے ہین سپرد کرتے ہین اس نظر سے کہ جزائر مذکور دزدان بحری و بری کو پناہ اور امن دیتے ہین جو لوگ ساکنان کنارہ دریا اور ساکنین ملک کو دق اور تنگ کرتے ہین اور اونکے سامان اور اسباب معیشت کو لوٹ لیتے ہین اور شاہ پراگ قوت اور سامان بفسہ اسقدر نہین رکھتا کہ ان دزدان کو نکال دے اس سبب سے شاہ پراگ نے اپنی مرضی اور خوشی سے جزائر مذکورین کو حوالہ ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کے کردیے کہ اونکے ماتحت رہین اور جنکو وہ مقرر کرین اونکے زیر حکم رہین۔

اس کاغذ پر بطور تصدیق آج کی تاریخ مہر یا چھاپ حاکم ملک پراگ پدیو کاسری سلطان عبداللہ معلم شاہ کی مع اوسکے اراکین سلطنت کے لگائی گئی۔

المرقوم ۱۶ ماہ ربیع الاول روز چہارشنبہ ۱۲۴۲ھ مطابق ۱۸ ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۲۶ء

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط جیمس لوکپتان

پولیٹیکل ایجنٹ ہنوربل گورنر یا جلاس کونسل

جزیرہ پرس اوف ویلس

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط جی گارلنگ

رزیڈنٹ کونسل

نمبر ۹۲

مہر یا چھاپ شاہ پراگ

چھاپ راجہ مودا

چھاپ بندا ہارا

چھاپ اورنگ کتاب

چھاپ ہتن گنگ

عہدنامہ جو فیما بین شاہ پدیو کاسری سلطان عبداللہ معلم شاہ ابن جمال اللہ مرحوم کے جو حاکم اکبر اور حاکم ذی حق تمام ملک پراگ کا تھا اور کپتان جیمس لو ایجنٹ ہنوربل رابرٹ فولرٹن گورنر پینانگ سنگاپور اور ملاکا منجانب ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کے قرار پایا

اور بقول اوسکے باہم تقسیم ہوئین اور یہ مثال آفتاب اور ماہتاب واسطے ہمیشہ کے قائم ہوا اور ماورا اسکے یہ ایک دلیل دوستی اور اتفاق فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کے اور شاہ پراگ کے ہوا اور نیز فیمابین شاہ پراگ اور ہنوربل رابرٹ فولرٹن صاحب کے شاہ پراگ اپنی رضامندی اور خوشی سے اقرار کرتے ہین کہ وہ مطابق شرائط درباب حدود پراگ کے اور درباب تصفیہ دیگر مقدمات کے جو ساتھ راجہ سالنگور کے مسترجان اندرسین ایجنٹ ہنوربل رابرٹ فولرٹن گورنر پیلو پناگ وغیرہ نے کیے ہین کاربند ہونگے اور پٹہ اون شرائط کے موافق تعمیل کرینگے جو شاہ نے ساتھ مسترجان اندرسین مذکور کے بتاریخ ۲۰ ماہ محرم روز دوشنبہ ۱۲۴۱ ہجری مین کیے ہین تمام اہل کو اخذ و نکو مقرر ہے اور عاقبل تبدیل ہونے کے بیان ہونے علاوہ اسکے شاہ مذکور اب اقرار کرتے ہین کہ وہ ہرگز ساتھ راجہ سیام کے یا اوسکے کسی رئیس یا سردار یا رعایا کے اور نہ راجہ سالنگور اور نہ اوسکے کسی رئیس یا رعایا کے ساتھ ایسی تحریر ایکے جائز رکھینگے جو متعلق پولیٹکل امور کے ہون یا درباب انتظام اور انتساق اوسکے ملک پراگ کے ہون معین رکھینگے شاہ مذکور کسی اپنی رعایا کی رعایت نکرینگے جو اتفاق اور سازش شاہ سیام سے یا کسی اوسکے سردار یا رعایا سے یا ساتھ راجہ سالنگور یا کسی اوسکے سردار یا رعایا کے یا کسی اور سیام والے یا ملایا کے لوگون سے رکھے گا جسکی نسبت علاقہ پراگ مین کسیقدر یا کسیطرح کا فساد پیدا ہو یا اوسکے گورنمنٹ یا انتظام مین مداخلت ہو۔

شرط دوم

شاہ پراگ کچھ نذر بنام نہاد بنگا یا کسی اور نام کا خراج راجہ سیام یا کسی اوسکے گورنر یعنی حاکم یا رعایا کو نہین دیگا اور نہ کبھی آئندہ راجہ سالنگور یا کسی سیام اور ملایا کے لوگون کو دیگا قطع نظر اسکے شاہ مذکور اپنے علاقہ پراگ مین راجہ سیام یا کسی اوسکے سردار یا رعایا کی طرف سے کسی قاصد یا فوج کو واسطے انتظام امورات ملکی کے نہ آنے دیگا اور نہ کسیطرح کی مداخلت اونکے امورات انتظام ملک پراگ مین ہونے دیگا اور اسیطرح وہ اپنے علاقہ مین کسی قاصد یا فوج راجہ سالنگور یا کسی اور سیام والے یا ملایا والے کے نہ آنے دیگا اور نہ وہ کسی گروہ اشخاص یا راجگان یا ملک مذکورہ کا غنیم کو اپنے ملک مین آنے دیگا اگر اوسکی قوت صرف تین نفری سے بھی زیادہ نہ ہو مگر اور

ملک کے لوگون کو مثل سابق اجازت عام رہے گی کہ اگر تجارت بلا مزاحمت جس مقام لنگرگاہ بس علاقہ پراگ مین چاہین کرین اگر گروہ یا فوج از قسم مذکورہ بالا ملک پراگ مین منجانب راجگان و حاکمان و سرداران و اشخاص مذکورہ بالا آوے گی یا کوئی راجگان و حاکمان و سرداران مذکورہ بالا رعایاے علاقہ پراگ کی ساتھ اس سبب سے موافقت کرینگے کہ اوسکے ملک مین فساد واقع ہو یا کسیطرح کی مداخلت اوسکے انتظام ملک مین ہو تو ایسی حالت مین شاہ مذکور بھروسا اوپر دوستانہ مدد اور حفاظت ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اور ہنوربل گورنر باجلاس کونسل پیلیپٹانگ وغیرہ کی کیگا جیسی وہ اب رکھتا ہے اور آیندہ بھی رکھے گا اور یہ مدد اور حفاظت جسطرح اور جس قدر مناسب متصور ہوگی وہ دینگے۔

شرط سوم

کپتان جیمس لو بحیثیت اجنٹ ہنوربل گورنر باجلاس کونسل خزیرہ پرنس اوف ویلس عہدہ کرتے ہین کہ اگر شاہ پراگ بایمانداری موافقت جزیرہ پرنس اوف ویلس کرینگے اور تمام اور ہر ایک شرط مندرجہ عہدنامہ ہذا بجا لاکر رہینگے تو اوسکو مدد انگریزی واسطے نکالدینے اوسکے ملک سے کسی سیام والے یا ملایا والے کو جو سب مذکورہ بالا کسیوقت ملک پراگ مین بنیت پولیٹیکل یا بارادہ کسیطرح مداخلت کرنے اوسکے انتظام ملک مین آوینگے دیجائیگی اگر وہ بشرطیکہ وہ شرائط مندرجہ عہدنامہ جو اوسنے کیا ہے یا کسی شرط اوسکی پوری نکرینگے تو پھر وہ جو انگریزون پر اوسکی حفاظت اور مدد کا بخلاف اوسکے دشمنان کے ہے کالعدم متصور ہوگا اور اطمینان دوستی ہنوربل گورنر باجلاس کونسل پیلیپٹانگ وغیرہ معدوم ہوگی۔

یہ عہدنامہ جو شاہ مذکور نے بخوشی و رضامندی تمام منعقد کیا ہے مصدق ساتھ چھاپ یا مہر شاہ مذکور کے اور مہر اور دستخط اجنٹ کپتان جیمس لو کے مع چھاپ ارا کین ملک پراگ کے جو شریک اس عہدنامے کے ساتھ اجنٹ کے ہین ہوا اور اجنٹ مذکور کے حوالہ ہوا تاکہ سند دوستی اور اتفاق فیما بین شاہ پراگ اور سرکار انگریزی کے رہے۔

المرقوم ۱۲ اکتوبر ۱۸۲۶ء مطابق ۱۶ ماہ ربیع الاول روز چہارشنبہ ۱۲۴۲ ہجری سنہ

دستخط اجنٹ کپتان جیمس لو

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط جیمس لو کپتان

پولیٹکل ایجنٹ

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط جی گارلنگ

رزیڈنٹ کونسل

نمبر ۹۳

توثیقہ عہدنامہ راجہ پراگ جو بصورت ایک چٹھی کے منجانب راجہ مذکور بنام ایجنٹ کپتان جیمس لو صاحب کے تحریر ہوا — بعد الالقاب معمول

چھاپ شاہ پیوکا
سری سلطان معلم شاہ
راجہ پراگ

وہ جو حکمرانی اوپر ملک پراگ کے کرتا ہے یعنی پیوکا سری سلطان عبداللہ معلم شاہ اطلاعاً اپنے دوست کپتان جیمس لو ایجنٹ ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی گورنر جنرل بہادر جملات کونسل جزیرہ پرنسپل ولیس ملاکا اور سنگاپور کو واسطے اول معاملات کے تحریر کرتا ہے جنکی گفتگو شاہ اور ایجنٹ سے درمیان آئی ہے

اول یہ کہ شاہ مذکور دریا کی راہ آکر مقام کوٹا لمٹ قیام کریگا جہاں اوسکا ارادہ ہے کہ ایک قلعہ مستحکم تعمیر کرے اور اوسمیں فوج مناسب واسطے حفاظت اوسکے رکھے تاکہ تمامی دشمنان اور دزدان بحری دور رہین اور یہ فوج مسلح رہے گی اور شاہ مذکور انکو بطور ایسی فوج کے رکھیگا کہ ہر وقت تیار رہین کہ بروقت ضرورت اوسکی حفاظت کرین اور اوسکے حکم کی تعمیل کیا کرین اور یہ بھی ارادہ ہے کہ ایک مکان روبرو اوسکے مکان کے اور تعمیر ہو کہ اوسمیں جو کوئی صاحب اوسکی ملاقات کو آیا کرے وہ ایام قیام تک اوسمیں فروکش ہوا کرے —

دوم یہ کہ شاہ مذکور ایک کشتی ہمیشہ طیار رکھیگا کہ خبر ضروری پیلو پنانگ کو پہنچایا کرے اور قطع نظر اسکے آپکی تدبیر کرے گا کہ آمد و رفت براہ تری دریاے پراگ اور دریاے کریان سے پیلو پنانگ تک جاری ہو —

سوم یہ کہ لک سمینا اور شاہ بندر کو حکم ہوگا کہ جاکر کویلا پدو رمین قیام کرین اوس مقام پر کہ جہان راجہ حسن سابق رہتا تھا اور ہر دو اہلکاران مذکورین حسب الحکم شاہ مذکور اوس مقام پر ایک قلعہ تیار کرا دینگے اور لوگون کو جمع کر کے اوس طرف آمادہ کرائینگے اس وسیلے سے جو لوگ پراگ مین تجارت کرتے ہین اونکو اطمینان اور اونکی حفاظت بموجب قاعدہ سابق کے ہوا کریگی۔

چہارم یہ کہ شاہ مذکور اون اہلکاران کلان کو جو مقامات کوراو لاروت اوتر دنگ اور سنگ کینگ اور پروا مین رہتے ہین اور سازش دزدان بحری اور بری سے رکھتے ہین گرفتار کر کے نکال دیگا اور سب لوگون کو وہان اطلاع دیگا کہ اگر وہ دزدان بحری وبری کو اپنے پاس اگر رہنے دینگے اور اگر کوئی انگریز تلاش دزدان مذکورین پناگ سے آویگا تو بگنیاہ بھی مجرمان کے ساتھ لقصان اوٹھائینگے۔

پنجم

یہ کہ تمام تجاران علاقۂ پراگ کی پرورش رہے گی اور اونکی تجارت مین تساہل نہوگا بلکہ ہر طرح کی کوشش ہوگی کہ حساب بائع اور مشتری کا جلدی طے ہوجائے اور اگر کسی رعایا یا کسی اور شخص کی نسبت تدابیر سخت درکار ہونگے تو شاہ مذکور وہ بھی عمل مین لائیگا تاکہ حساب تجاران جلدی طے ہوجاے اور کوئی اس علاقے کا آدمی اونکو کسیطرح کی تکلیف نہ دے۔

ششم

یہ کہ شاہ پراگ ایسے شخص کو جو بفریب یا زبردستی علاقۂ انگریزی سے کسی شخص کو لے آئیگا ملک سے خارج کردیگا اور اگر وہ شخص جسکو وہ لے آئیگا دستیاب ہوگا تو اوسکی اطلاع ہنوربل گورنر پیلو پناگ کو دیجائیگی اور اوسکو روک رکھا جائیگا تاکہ یہ جرم کلیتہ موقوف ہوجائے۔

ہفتم

یہ کہ جب تک ملک کا پھر بندوبست ہوجائیگا تو شاہ مذکور اپنی رعایا کو حکم دیگا کہ برسبیل

وسخنو با فراط بوئین اور مرغی دیوشی بکثرت پرورش کرین تاکہ اوسکی رعایا اور باشندگان علاقہ انگریزی باہم فائدہ مند ہون —

ہشتم

یہ کہ شاہ مذکور کا ارادہ ہے بلکہ وہ ایک لئیق آدمی واسطے تحصیل اشیا مثل ٹہیوج ویگیر اجناس جو باہر جاتے ہین مقرر کرینگے —

اگر کوئی تجار رعایا شاہ مذکور مین سے لنگر گاہ انگریزی مین وارد ہوا اور اوسکی پاس رہنہ موجود نہوگا تو وہ بموجب رسم ستمرد کے ضبط لشکر ہوگا —

ہفتم

یہ کہ شاہ مذکور کی مرضی ہے کہ اپنے علاقے مین مدارس مقرر کرے اور نہایت خوش ہوگا اگر اوسکا دوست کپتان جیمس لو اچھے ہوشیار مدرس پیلو پنانگ سے بھیجکر اس امر مین اوسکی مدد کرین اور اگر شاہ مذکور کسی لڑکی یا لڑکون کو واسطے تعلیم علوم ضروریہ کے بھیجے تو اوس سے یقین اور امید ہے کہ اونکی پرورش اور پرداخت اچھی ہوگی —

ان تمام امور کو شاہ مذکور بخوشی تمام منظور کرتے ہین

المرقوم ۲۲ ماہ ربیع الاول روز چہارشنبہ مطابق ۲۵ ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۲۶ عیسوی

ترجمہ نقل کا غذ صحیح ہے

دستخط جیمس لو کپتان

پولیٹکل ایجنٹ

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط جی گارلنگ

رزیڈنٹ کونسلر

نمبر ۹۴

سالنگور

عہدنامہ تجارت فیمابین ہونریبل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی اور راجہ سالنگور جو مسٹر والٹر سیول

کرنیکراافٹ صاحب نے باختیار عطیہ ہنوربل جان الگزندر بانرمن صاحب گورنر جزیرہ پرنس اوف ویلس اور اوسکے متعلقات کے قرار دیا تاریخ ۲۰ شوال ۱۲۳۳ مطابق ۲۲ اگست ۱۸۱۸ء

شرط اول

صلح اور دوستی جواب فیما بین ہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی اور راجہ سالنگور کے موجود ہے وہ واسطے ہمیشہ کے رہے گی

شرط دوم

جہاز اور اسباب تجارت از آن رعایاے انگریزی یا کسی دوسرے شخص کا جو زیر حفاظت ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی رہتا ہو تمام لنگرگاہان اور مقامات علاقہ راجہ سالنگور مین وہ حقوق اور فوائد حاصل کرینگے جو کسی رعایاے قوم کے لوگون کو حاصل ہوتا ہے یا آیندہ حاصل ہوگا

شرط سوم

جہاز اور اسباب تجارت رعایاے راجہ سالنگور کو بھی وہی حقوق اور فوائد حسب نشان شرط بالا اوسوقت تک حاصل ہونگے جب تک وہ لنگرگاہ قلعہ کارنوالن یا کسی اور مقام تحت گورنمنٹ انگریزی جزیرہ پرنس اوف ویلس مین مقیم رہینگے۔

شرط چہارم

راجہ سالنگور وعدہ کرتا ہے کہ وہ کسی دستور یا منسوخ عہدنامہ کو جو کسی اور قوم کے ساتھ یا گروہ اشخاص کے ساتھ یا کسی خاص شخص کے ساتھ ہوا ہو تجدید نکرینگے جس سے کسیطرح کا فتور یا ہرج تجارت رعایاے انگریزی مین واقع ہوتا ہو بلکہ وہ لوگ کسیطرح کے محصول اور ابواب سے بری رہینگے جو کسی اور علاقہ کی رعایا سے نہین لیا جاتا۔

شرط پنجم

راجہ سالنگور یہ بھی وعدہ کرتا ہے کہ کسی حیلے سے مستاجری کسی شے تجارت سپیداوار ملک کی کسی اور شخص یا اشخاص کو جو ساکن یورپ یا امریکا یا کسی ملک غیر کا ہو گاندے گا بلکہ وہ رعایاے انگریزی کو اجازت دیگا کہ اگر خرید ہر قسم کے اشیاے تجارت کی مثل اور لوگون کے کرین۔

شرط ششم

ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی وعدہ کرتے ہین کہ وہ کوئی عہدنامہ یا اقرارنامہ ایسا مقرر نہین کرینگے جس سے ہرج یا فتور تجارت رعایاے راجہ سالنگور مین واقع ہو جو آکر پناگ مین تجارت کرتے ہین اور نہ وہ کسی خاص شخص کو مستاجری اشیاے تجارت کی دینگے جیسا شرط پنجم مین مذکور ہے بلکہ ساکن سالنگور کو اجازت دینگے کہ آکر ہر قسم کی اشیاے تجارت مثل اولوگون کے خرید کرین۔

شرط ہفتم

شاہ سالنگور وعدہ کرتا ہے کہ اگر کوئی شخص رعایاے انگریزی کمپنی کو پناگ یا اوسکے متعلقات اضلاع سے واسطے فروخت کے ملک سالنگور مین لائیگا تو وہ اوسکو فروخت کرنے ندے گا اور ہنوربل کمپنی پر بھی فرض ہوگا بموجب ویسی ہی شرط کے نسبت رعایاے سالنگور کے کیونکہ قوانین انگریزی کسی وجہ سے ایسے قبیح کا رواج کسی اپنے ملک مین جائز نہین رکھتے

شرط ہشتم

یہ عہدنامہ بموجب شرائط بالا کے واسطے ترقی صلح و دوستی دو گورنمنٹ کے قرار پایا ہے اور واسطے محفوظ رکھنے آزادی تجارت و جہازرانی درمیان اوسکی رعایا کے بنظر فوائد فریقین اور اسکا ایک مسودہ راجہ سالنگور نے اپنے پاس رکھا اور ایک مسترواکرسول کریکراف ایجنٹ ہنوربل گورنر پناگ نے اس کاغذ پر مہر راجہ سالنگور کی واسطے تصدیق کے لگائی گئی کہ صداقت اوسکی ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی انگریزی پر ثابت ہو تا کہ آیندہ کچھ تکرار اس بارے مین پیدا نہو بلکہ یہ واسطے ہمیشہ کے ہوا اور استحکام کے ساتھ ہمیشہ جاری رہے۔

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط جی ڈبلیو سالمونڈ

رزیڈنٹ کونسلر جزیرہ

پرنس اوف ویلس

نمبر ۹۵

عہدنامہ صلح و دوستی فیما بین ہموزبل ایسٹ انڈیا کمپنی و سری سلطان ابراہیم شاہ راجہ سالنگور جو مسٹر جان اندرسین نے باختیارات عطیۂ ہموزبل رابرٹ فولرٹن گورنر پیلو پنانگ اور اوسکے متعلقات کے قرار دیا۔

بمقام قلعۂ سالنگور تاریخ ۵ ماہ محرم ۱۲۴۱ ہجری مطابق ۲۰ ماہ اگست ۱۸۲۵ عیسوی

شرط اول

چونکہ واسطے دوستی و صلح فیما بین ہموزبل ایسٹ انڈیا کمپنی و راجہ سالنگور مدت مدید سے جاری و قائم تھے اور اوسکا استحکام ایک صلحنامہ تجارت سے جسمین آٹھ شرائط درج ہوئی تھین اور مسٹر والٹر پول کریکرافٹ نے بتاریخ ۲۰ ماہ شوال ۱۲۳۳ مطابق ۲۳ ماہ اگست ۱۸۱۸ عیسوی بنابر تسہیل امور تجارت فیما بین ہر دو اقوام کے قرار دیا تھا اب یہ وعدہ فیما بین راجہ سالنگور اور مسٹر جان اندرسین اجنٹ ہموزبل رابرٹ فولرٹن گورنر پیلو پنانگ قرار پایا کہ صلحنامہ مذکور کی تائید دوبارہ ہوا اور یہ عہدنامہ واسطے ہمیشہ کے بلا مزاحمت قائم رہے۔

شرط دوم

راجہ سالنگور ساتھ ہموزبل رابرٹ فولرٹن گورنر پیلو پنانگ کے وعدہ کرتے ہین کہ تاریخ عہدنامۂ حال سے ہمیشہ سرحد فیابین علاقۂ پراگ اور سالنگور کے دریا ہی بنام قرار پائے اور کوئی فوج بحری یا بری سالنگور کی علاقۂ پراگ اور اوسکے متعلقین مین نہ جائیگی اور نہ راجہ سالنگور کسیطرح کی مداخلت انتظام ملک پراگ مین کرینگے کیونکہ وہ اب حوالہ راجہ پراگ کے ہوگیا ہے بشرطیکہ جہاز سوداگری سالنگور کے مجاز جانے پراگ کے واسطے تجارت کے بموجب رسم دیگر تجارت ہو وہان جاتے ہین تصور کئے جائین۔

شرط سوم

راجہ سالنگور وعدہ کرتا ہے کہ وہ راجہ حسن کو لکھے گا کہ وہ علاقۂ پراگ سے فوراً سنگی بدور سے جہان اب وہ مقیم ہے روانہ ہو اور یہ بھی وعدہ کرتا ہے کہ وہ ہرگز راجہ حسن کو پھر وہان جانے کی اجازت نہین دیگا اور نہ کسیطرح انتظام ملک پراگ مین مداخلت کرنے دیگا اور یہ بھی راجہ حسن کو

مانعت ہوگی کہ وہ ملک مذکور سے کسی آدمی کو جو راضی نہو اپنے ہمراہ لائے۔

شرط چہارم

اور راجۂ سالنگور اقرار کرتے ہین کہ وہ دزدان بحری کو اپنی علاوہ کسی مقام پر آنے کی اجازت نہ دینگے اور پیلو پنانگ بھی ایسی ہی شرط اپنے علاقے کے واسطے کرتے ہین۔

شرط پنجم

راجہ سالنگور وعدہ کرتا ہے کہ وہ گرفتار کرکے واپس پیلو پنانگ کو بھیجدیگا اگر کوئی مجرم مثل دزد بحری و دزد بری و مجرم قتل و دیگر مجرمان جرائم فراری ہوکر سالنگور مین آئے گا اور اگر کوئی ایسا مجرم سالنگور سے پیلو پنانگ مین فراری ہوکر جائیگا تو گورنر پیلو پنانگ بھی اوسکی نسبت ایسی ہی شرط مرعی رکھین گے۔

شرط ششم

یہ عہدنامہ فیما بین راجہ سالنگور اور ہونرابل ایسٹ انڈیا کمپنی کے برضامندی طرفین اس مراد سے قرار پایا کہ صلح اور دوستی باہم ترقی پر رہے اور یہ اوسوقت تک جاری رہے جب تک آسمان گردش مین ہے اور اوسپر آفتاب و ماہتاب دورہ کرتے رہین اور یہ عہدنامہ روبروے تمام حاضرین کے قرار پایا اور اوسپر چھاپ راجہ سالنگور کی اور مہر ہونرابل ایسٹ انڈیا کمپنی کی لگائی گئی اور دو نقول اسکی طیار ہوئین ایک راجہ سالنگور نے اپنے پاس رکھی اور دوسری ہونرابل ایسٹ انڈیا کمپنی نے۔

مہر
سلطان ابراہیم شاہ
راجہ سالنگور

ایسٹ انڈیا کمپنی
مہر مشترکہ

دستخط جان اندرسین
پولیٹکل ایجنٹ

نقل مطابق اصل کے ہے
دستخط جان اندرسین
پولیٹکل ایجنٹ

المرقوم ۲۶ اگست ۱۸۲۵ء

نقل مطابق اصل کے ہے
دستخط جی ڈبلیو سالمونڈ
رزیڈنٹ کونسلر جزیرہ پرنس ولیس

نمبر ۹۶

عہدنامہ انگریزی ساتھ رام پوری کے بتاریخ ۳۰ ماہ نومبر ۱۸۳۱ء

عہدنامہ دوستی واتفاق مدامی فیمابین سوپریم گورنمنٹ ہند اور راجہ علی پنگھو و امپٹ سکس جو حاکم رام پوری اور اوسکے متعلقات کے ہین۔

دفعہ اول

منجانب گورنمنٹ انگریزی کے رابرٹ ابٹسن صاحب رزیڈنٹ سنگاپور جزیرہ پرنس اوف ویلس ملاکا اور اونکے متعلقات اور منجانب رام پوری اور اوسکے متعلقات کے راجہ علی مذکور اور پنگھو اور امپٹ سکس۔

بطور دلایل خوشنودی اور نیک نیتی سوپریم گورنمنٹ انگریزی ہند اور نیز وجہ عدم میلان طبع نسبت قبضہ کرنے اون علاقجات کے جو باجبی حسب رواج اور رسم قدیم اونکے متدعویہ نہین ہو سکتے تمام دعوی فرمانبرداری بطور رعایائے انگریزی کے جو باشندگان رام پوری پر بموجب عہدنامجات کے جو فیمابین اونکے اور ڈچ کے قرار پائے ہین واجب تھا دست بردار ہوتے ہین اور براہ خوشنودی مزاج آج کی تاریخ سے مقتضاء عہدنامجات مذکور کو منسوخ کرتے ہین اور حاکمان رام پوری اور اوسکے متعلقات کو بطور ریاست آزاد تصور کرینگے۔

شرط اول

سوپریم گورنمنٹ انگریزی ہندوستان بموجب اسکے منظور کرتے ہین کہ راجہ علی اور پنگھو اور امپٹ سکس سردار رام پوری اور اوسکے متعلقات کے ہین۔

شرط دوم

انگریز اور رام بوی والہ براہ دوستی اور باہمی راستی اور دیانت اور صفاء قلب کے اقرار کرتے ہین کہ رام بوی والے مرتکب کسی بدوضعی کے کسیطرح نسبت انگریزون کے نہونگے اور انگریز بھی کسیطرح مرتکب بدوضعی کے نسبت رام بوی والونکے نہونگے رام بوی والون کو سچا ہیے کہ کسی مقام مین یا علاقہ یا سرحد انگریزی مین یا کسی شہر مین جو انگریزون کے قبضے مین ہے مزاحمت یا حملہ کرین یا تخلل ڈالین یا کسی مقام پر قبضہ کرین اور انگریزون کو بھی سچا ہیے کہ کسی مقام مین یا علاقہ یا سرحد ماتحت رام بوی مین مزاحمت یا حملہ کرین یا تخلل ڈالین یا کسی مقام پر قبضہ کرین اور رام بوے والے ہر ایک تنازع اپنی سرحد کے اندر کا جو بموجب اپنی مرضی اور مزاج ملک کے فیصلہ کرینگے۔

شرط سوم

اگر کوئی مقام یا شہر زیر حکم انگریزی کے کوئی ایسا امر کرین جس سے رنج رام بوی والون کو ہو تو رام بوی والے خود وہان جاکر اونکی تنبیہ نہین کرینگے بلکہ اول رپورٹ انگریزون کو کرینگے اور وہ اوسکی تحقیقات براستی و درستی کرینگے اور اگر تقصیر انگریزون کی ہوگی تو حسب حیثیت جرم خود سزا دینگے اور اگر کوئی مقام یا شہر زیر حکم رام بوی والون کے کوئی ایسا امر کرین جس سے رنج انگریزون کو ہو تو انگریز خود وہان جاکر تنبیہ اونکی نکرینگے بلکہ اول رپورٹ رام بوی والون کو کرینگے اور وہ اوسکی تحقیقات براستی و درستی کرینگے اور اگر تقصیر رام بوی والون کی ہوگی تو حسب حیثیت جرم خود سزا دینگے اور اگر کوئی مقام یا شہر رام بوی جو نزدیک ملک انگریزی کے واقع ہوا اور وہان کسیوقت مین اجتماع فوج بری یا بحری کا ہوا اور حاکم انگریزی سبب اوس اجتماع کا دریافت کرے تو رام بوی والہ رئیس کو صاف سبب بیان کر دینا چاہیے اور اگر کوئی مقام یا شہر انگریزی جو نزدیک ملک رام بوی کے ہوا اور وہان کسیوقت اجتماع فوج بری یا بحری کا ہوا اور رئیس رام بوی سبب اوس اجتماع کا دریافت کرے تو انگریزی رئیس کو صاف سبب بیان کر دینا چاہیے۔

شرط چہارم

بیچ اون مقامات کے جو رام بوی والون کے اور انگریزون کے سرحدی ہے اگر انگریزون کو شبہہ واقع ہو کہ ایسی سرحد کی تحقیقات نہین ہوئی ہے تو سردار انگریزی ایک چھٹی مع چند آدمیون کے واسطے دریافت حال کے سردار رام بوی والہ کے پاس بھیجے اور یہ سردار بھی اپنے آدمی

اونکے ہمراہ کرکے تحقیقات اور تصفیہ اوس سرحد کا کراویگا تاکہ طرفین سے دوستانہ یہ معاملہ طے ہوجاے اور اگر رام بوئی والون کو شبہہ واقع ہو کہ کسی سرحد کی تحقیقات نہین ہوئی ہے تو سردار رام بوئی ایک چھٹی مع چند آدمیون کے واسطے دریافت حال کے صدر انگریزی کے پاس بھیجے اور یہ سردار اپنے آدمی اونکے ہمراہ کرکے تحقیقات اور تصفیہ اوس سرحد کا کرویگا تاکہ طرفین سے دوستانہ یہ معاملہ طے ہوجاے —

شرط پنجم

اگر کوئی رعایا رام بوئی فراری ہوکر کسی علاقۂ سرحد انگریزی مین جاکر رہے تو رام بوئی والے کو سچا ہے کہ زبردستی وہان جائین یا دست اندازی کرین یا گرفتار کرین یا مفرور مذکور کو پکڑکر سرحد انگریزی سے لیجائین بلکہ وہ کیفیت تحریر کرکے طلب اوسکی کرین پھر انگریزون کو اختیار ہے کہ ایسے شخص کو چاہین دین اور چاہین ندین اور اگر کوئی رعایاے انگریزی فراری ہوکر کسی علاقۂ سرحد رام بوئی مین جاکر رہے تو انگریزون کو سچا ہے کہ زبردستی وہان جائین یا دست اندازی یا گرفتار کرین یا مفرور مذکور کو پکڑکر سرحد رام بوئی سے لیجائین بلکہ وہ کیفیت تحریر کرکے طلب اوسکی کرین پھر رام بوئی والون کو اختیار ہے کہ ایسے شخص کو چاہین دین اور چاہین ندین —

شرط ششم

تجاران رعایاے انگریزی اور اونکی کشتیان آمد و رفت اور تجارت ہر جگہ علاقۂ رام بوئی مین کر سکتے ہین اور رام بوئی والے اونکی رعایت اور حفاظت کرینگے اور اونکو اجازت خرید و فروخت کی بآسانی تمام دینگے اور تجاران رعایاے رام بوئی اور اونکی کشتیان آمد و رفت اور تجارت ہر جگہ علاقۂ انگریزی مین کر سکتے ہین اور انگریز اونکی رعایت اور حفاظت کرینگے اور اونکو اجازت خرید و فروخت کی بآسانی دینگے اور رام بوئی والے جو علاقۂ انگریزی مین جانے کی خواہش رکھتے ہون اور انگریز علاقۂ رام بوئی مین جانے کی خواہش رکھتے ہون اونکو چاہیے کہ جہان چاہین وہان کی رسوم اور رواج کی پابندی کرین اگر اونکو واقفیت رسوم و رواج سے نہو تو افسران مقام خواہ انگریز ہون اور خواہ رام بوئی والے اونکو آگاہ کردینگے اگر کوئی رعایاے رام بوئی مین سے ملک انگریزی مین جاے تو اوسکو چاہیے کہ موافق رسم اوس ملک کے بسر اوقات کرے

اور اگر کوئی رعایای انگریزی مین سے ملک رام بوئی مین جائے تو اوسکو چاہیے کہ موافق رسم اوس ملک کے بسر اوقات کرے۔

شرط ہفتم

راجہ علی اور نگھولو اور مسٹر سکس بنظر ترقی حفاظت تجارت اور جہازرانی کے دزدان بحری کی رعایت نہین کرینگے بلکہ بخلاف اسکے وہ کوشش تمام تر در باب انسداد دزدی کے کرینگے اور مجرمان کو سزاے قرار واقعی دینگے تاکہ اورونکو عبرت ہو اور انگریز بھی ایسا ہی کرینگے۔

شرط ہشتم

اگر اونکو دریافت ہو کہ کمپنی ارادہ دشمنی ہو رہا ہے تو وہ کوشش کرینگے کہ ارادہ دشمنون کا فسخ ہو جائے اور انگریزی سردار ملاکا کو فوراً اس امر کی اطلاع دینگے۔

آٹھہ شرائط اس عہدنامے کی بزبان ملایان تحریر ہوئین اور بتاریخ ۳۰ ماہ نومبر ۱۸۳۱ء ترتیب پاکر طی ہوئین اور دو نقول طیار ہوئین اور دونون پر مہر اور تصدیق رابرٹ ابٹ سن صاحب کی منجانب انگریزی اور راجہ علی اور نگھولو اور مسٹر سکس منجانب رام بوئی اور اوسکے متعلقات کے ہوئین اور ایک اونقل اسکی طیار ہوکر واسطے تصدیق گورنر جنرل بہادر بنگالہ کے مرسل ہوگی اور جب تصدیق ہوکر وہ نقل واپس آئے گی تو دونون نقول باقیماندہ مین اوسقدر عبارت اور درج ہوگی تاکہ اوس سے ظاہر ہو کہ وہ عہدنامہ اوسوقت تک جاری رہے گا جب تک زمین و آسمان قائم ہین مگر اس عہدنامے کی اسیوقت سے بلاتامل طرفین تعمیل کرینگے۔

اسکی تصدیق بعد ازین آگئی

نمبر ۹۷

عہدنامہ دوستی جو تا دور آفتاب و ماہتاب فیمابین حاکمان انگریزی ہند اور راجہ علی اور نگھولو آنریبل سکس کے جو حکمران اوپر رام بوئی اور اوسکے متعلقات کے ہین قائم اور مستحکم رہیگا۔

منجانب انگریزان کے ہنوربل رابرٹ ابٹ سن صاحب رزیڈنٹ سنگاپور پیلو پنانگ اور ملاکا اور اونکے متعلقات کے اور منجانب رام بوئی اور اوسکے متعلقات کے راجہ علی اور نگھولو

آٹھہ سکس کے وعدہ کرتے ہین کہ اس ملک کا یعنی جو زیر حکم انگریزون کے ہے اور جو ماتحت میان
مذکور کے ہے بعد ازین انصاف کے ساتھہ انتظام کیا جائیگا اور ہر ایک اپنی اپنی رسوم اور رواج کے
موافق حکمرانی کرینگے اور ایک دوسرے کے حق پر دست اندازی نکرینگے۔

گورنمنٹ انگریزی بموجب عہدنامہ حال کے تمام سابق کے عہود اور مواثیق کو جو فیما بین امرا
اور گورنمنٹ ڈوچ کے اور گورنمنٹ حال انگریزی کے ہوئے ہین انکو منسوخ اور مسترد کرکے یہ عہدنامہ
گورنمنٹ رام پوری کے ساتھہ صرف قائم کرتے ہین اور دیگر گورنمنٹ کو اوس سے خارج تصور کرتے ہین

اول

یہ کہ منجانب گورنمنٹ انگریزی راجہ ملی اور سنکھولو حال آٹھہ سکس کے حاکم رام پوری اور اوسکے
متعلقات کے منظور ہوے۔

دوم

یہ کہ اس عہدنامہ کے بموجب گورنمنٹ انگریزی اور گورنمنٹ رام پوری دوستی قائم کرتی ہین
جو ہمیشہ جاری رہے گی اور گورنمنٹ رام پوری ہرگز کوئی امر خلاف گورنمنٹ انگریزی کے نہین کرینگے
اور گورنمنٹ انگریزی اپنی طرف سے اوسیطرح دوست گورنمنٹ رام پوری کے رہینگے اور نہ حملہ
ایک دوسرے پر کرینگے اور نہ ایک دوسرے کے علاقے پر قبضہ کرینگے۔

گورنمنٹ رام پوری کو اختیار ہوگا کہ اپنے علاقے مین حکمرانی بموجب اپنی رسوم اور رواج
کے کیا کرین۔

سوم

یہ کہ اگر کسی مقام ماتحت گورنمنٹ انگریزی کے کسی رعایاے رام پوری کے نسبت بدوضعی
ظہور مین آئیگی تو گورنمنٹ رام پوری اوس مقام پر حملہ آور نہون گے بلکہ گورنمنٹ رام پوری اول
گورنمنٹ انگریزی کو اوسکی کیفیت لکھین گے اور داد خواہی اوسکی کرینگے اگر تحقیقات مین ثبوت
جرم نسبت رعایاے انگریزی کے ہوگا تو اوسکو سزا بموجب قواعد انگریزی کے ملے گی اور اگر
ایسا امر نسبت رعایاے انگریزی کے کسی رعایاے گورنمنٹ رام پوری سے ظہور مین آئے گا
تو گورنمنٹ انگریزی اپنے اختیار سے اوس مقام کو تخت و تاراج نکرینگے مگر اول گورنمنٹ

رام پوئی کو اوسکی کیفیت سے اطلاع دینگے اور گورنمنٹ رام پوری تحقیقات اوسکی کرکے انصاف کو کام مین لائینگے اگر جرم بنسبت رعایاے رام پوری کے ثابت ہوگا تو مجرم کو سزا مطابق جرم کے ملے گی۔

اگر کسی مقام سرحدی متصلہ علاقۂ انگریزی مین طیاری جنگ کی مثل اجتماع فوج کشی وغیرہ ہوگی اور گورنمنٹ انگریزی دریافت حال اجتماع مذکور کرینگے تو سرداران رام پوری وجہ اوسکی بیان کرینگے اور منجانب گورنمنٹ انگریزی بھی ایسا ہی وعدہ اطلاع دہی گورنمنٹ رام پوری سے کرتے ہین

چھٹا م

یہ کہ درباب سرحد کے جس سے تفریق علاقہ رام پوری اور علاقۂ انگریزی کی ہوگی اگر انگریزی کو کوئی مقام سرحد بوضاحت معلوم نہوگا تو وہ ایک چٹھی رام پوئی کو تحریر کرکے اپنے آدمیون کے ہاتھ روانہ کرینگے اور رام پوری کی طرف سے بھی افسر چند اونکے ہمراہ ہوکر مقام مشکوک پر جاکر تصفیہ اوسکا بطریق دوستانہ کرینگے اور اگر گورنمنٹ رام پوری کو شبہہ درباب کسی سرحد اپنی کے ہوگا اور وہ چاہینگے کہ درست اور صحیح سرحد اونکو معلوم ہو تو وہ بھی ایسا ہی کرینگے اور اپنے آدمی افسران گورنمنٹ انگریزی کے پاس بھیجینگے اور وہ بھی اوسیطرح اونکے ہمراہ جاکر تصفیہ دوستانہ مقام مشتبہ کا کرینگے۔

پنجم

یہ کہ اگر کوئی باشندۂ رام پوری مفرور ہوکر علاقہ انگریزی مین پناہ گزین ہوگا تو رام پوری والے مجاز اسکے نہونگے کہ اوسکا تعاقب کرکے اوسکو وہان گرفتار کرین بلکہ اوسکی اطلاع گورنمنٹ انگریزی کو کرکے استدعا اوسکی واپس ملنے کی کرینگے پھر گورنمنٹ انگریزی کو اختیار حاصل ہوگا کہ اگر مناسب تصور کرینگے تو واپس دینگے ورنہ نہ دینگے۔

اور اسیطرح اگر کوئی رعایاے انگریزی مفرور ہوکر علاقۂ رام پوری مین پناہ گزین ہوگا تو گورنمنٹ انگریزی مجاز اسکے نہونگے کہ اوسکا تعاقب کرکے اوسکو گرفتار کرین بلکہ اوسکی اطلاع گورنمنٹ رام پوری کو کرکے استدعا اوسکے واپس ملنے کی کرینگے پھر گورنمنٹ رام پوری کو اختیار حاصل ہوگا کہ اگر مناسب تصور کرینگے تو واپس دینگے ورنہ نہ دینگے۔

ششم

یہ کہ انگریزی سوداگر اپنے جہازہاے سوداگری لیجاکر کسی مقام علاقہ رام بوئی مین جہان چاہین تجارت کر سکینگے اور گورنمنٹ رام بوئی ایسے تجار کی اعانت کرینگے کہ اوسکو وقت کیطرح نہوا اور تجاران رام بوئی بھی اپنے جہازہاے سوداگری لیجاکر لنگرگاہان انگریزی مین جہان چاہینگے تجارت کرینگے اور گورنمنٹ انگریزی اونکی حفاظت کریگی —

اگر کوئی ساکن رام بوئی چاہے کہ علاقہ انگریزی مین جاے یا کوئی رعایاے انگریزی چاہے کہ علاقہ رام بوئی مین جاے تو اونکو متابعت رسم ورواج ملک کی کرنی ہوگی اور اگر وہ لوگ ناواقف رسوم ورواج سے ہونگے تو حاکم مقام مذکور کا اوسکو آگہی اونسے دیگا ماورا اسکے اگر کوئی ساکن رام بوئی کسی مقام علاقہ انگریزی مین جائیگا تو اوسکو متابعت حکم حاکم مقام مذکور کی کرنی ہوگی اور اسیطرح ساکن علاقہ انگریزی جو علاقہ رام بوئی مین جائیگا اوسکو تعمیل حکم حاکم کرنی ہوگی —

ہفتم

یہ کہ راجہ علی اوپنگھولو آٹھون سکس کے دزدان بحری کو اپنے لنگرگاہون مین رہنے نہ دینگے بلکہ کوشش تمامتر بیچ حفاظت تجاران کے کرینگے اور اسطرح ان بدمعاشونکا قلع قمع کرینگے اور انگریز بھی اپنی طرف سے یہی وعدہ کرتے ہین —

ہشتم

یہ کہ اگر راجہ علی اوپنگھولو چاسکس کے کوئی فعل دشمن کا سنینگے تو وہ کوشش حتی الامکان ایسی کرینگے کہ وہ قوہ سے فعل مین نہ آئے اور اوسکی اطلاع بھی دینگے —

یہ آٹھون شرائط زبان ملیلی مین تحریر ہوئین اور آج کی تاریخ ۲۸ ماہ جنوری ۱۸۳۲ع مطابق حساب عربی کے ۱۸ ماہ شعبان ۱۲۴۷ھ کے تحریر ہوکر مقرر ہوئین اور دو نقول اسکی اوسی مضمون اور تاریخ کی طیار ہوکر مہر اور تصدیق رابرٹ ایٹ سن صاحب کے منجانب گورنمنٹ انگریزی اور راجہ علی اوپنگھولو آٹھون سکس کے منجانب رام بوئی اور اوسکے متعلقات کی اوسپر ہوئی —

ایک اور نقل اسکی طیار ہوکر واسطے منظوری رایٹ آنریبل گورنر جنرل کے بنگالہ کو بھیجی جائیگی اور جب وہ بتصدیق ہوکر واپس آئیگی تو اوسکی اطلاع دیجائیگی اور ان دونون نقول پر تصدیق مذکور

درج ہوگی تاکہ آیندہ اوسمین کچھ تبدیلی نہو اور اوسکا منشا صحیح معلوم ہو جب تک دنیا قائم ہے
یہ بھی درج ہوتا ہے کہ یہ شرائط بایمانداری سے دونو فریق سے تعمیل ہونگی

دستخط آرابرٹسن

رزیڈنٹ سنگاپور جزیرہ پرس اوف ویلس اور ملاکا

گواہان دستخط

دستخط ڈبلیو ٹی لوائس

اسسٹنٹ رزیڈنٹ

دستخط جی بی وسٹر ہوٹ

مہر سلطان علی
بن سلطان احمد جلال
معلم شاہ اولاد احمد شاہ مرحوم
۱۲۳۰ھ

یہ مہر علی راجہ حاکم
رام یولی کی ہے
جاگسوراہ

سید یاراجہ
بن للا مہاراجہ عطیہ
بندار اوہ سری مہاراجہ
۱۲۱۶ھ

مارانگ کیپاہ مہاراجہ پنگھولو
للا مہاراجہ
سری مہاراجہ پنگ ابالانگ
منڈلا کا اندیہہ کا

نمبر ۹۸

اقرارنامہ سرحد رام بوی — ۹ جنوری ۱۸۱۸ عیسوی

ہم رابرٹ ابٹسن صاحب گورنران کونسل پلیو پینانگ سنگاپور اور ملاکا اور سیمون گارلنگ صاحب رزیڈنٹ کونسل ملاکا منجانب انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی اور ابنگ دی پرتوان لسار رام بوی کی راجہ علی اور اینگ دی پرتوان موڈا شریف شعبان بن ابراہیم القادری مع داتو پنگھولو للا مہاراجہ اور سید ابرہم اور دو تواعمہ سکس رام بوی کے یعنی داتو کیمار مہاراجہ اور داتو ماران بانگسا اور داتو سانگسورا اور رالو بنگ سا بلانگ اور داتو سا مہاراجہ اور داتو اندیکا اور داتو منڈالیکا اور داتو سندا مہاراجہ جواب آجکی تاریخ

سواسطے مقرر کرنے سرحد فیما بین علاقجات ملاکا اور رام بوی کے تجویز ہوئے ہین سرحد مذکور تزراعی طرفین مقرر ہوئی اور ذیل مین درج ہوتے ہین اول یہ کہ دریاے جنی کے دہانے سے بکیت برنام تک اور وہان سے بکیت جلوٹونگ پھر وہان سے بکیت پنوس تک اور وہان سے جگراٹ مانجھی تک وہان سے لبوتا لہان تک اور وہان سے دوسون پرنخی تک اور وہان سے دوسون کیپہ تک اور وہان سے بولون سنگتاک اور وہان سے بکیت پنوس تک

مذکورہ بالا سرحدمابین رام بوئی اور ملاکا کے ہین اور اونکو ہمنے بایمانداری تحقیق کیا ہے اور یہ فیما بین انگریزی کمپنی اور رام بوی کے تا قیام آفتاب وماہتاب قائم رہینگے یہ ہرگز تبدیل نہون گے اور نہ یہ اقرارنامہ تبدیل ہوگا۔

آئندہ جو کوئی حاکم گورنمنٹ ملاکا کا ہوگا یا گورنمنٹ رام بوی کا ہوگا وہ اس اقرارنامہ پر لحاظ رکھکر تعمیل اسکی کریگا۔

اور سوائے ازین ہم ہر دو فریق معاہدین تمام اقرارنامجات اور تحریرات جو سابق درباب حدبندی علاقجات ملاکا اور رام بوی کے ہوئے ہین منسوخ کرتے ہین۔

اس اقرارنامے کے دو پرت تیار ہوئے دونون کا ایک ہی مضمون اور تاریخ ہے ایک گورنمنٹ ملاکا کے پاس رہیگی اور دوسری پرت رام بوی کے پاس بنظر صداقت اقرارنامہ بالا کے ہر دو فریق معاہدین نے اپنی مہر اور دستخط اسپر کردیے اور گواہان نے بھی دستخط کیے

عبدالواحد عبدالرحیم ساکن ملاکا نے بمقام نانگ موضع سنگی سوپوت مین بتاریخ ۹ جنوری ۱۸۳۳ع مطابق ۱۹ ماہ شعبان ۱۲۴۸ سالے کے تحریر کیا۔

مہر اینگ دی پرتوان سیارا ورموڈا رام بوئی کی ہوئی۔

مہر دوپنگھو بولی بھی ہوئی

+ نشانی واتو کمپار

+ نشانی مارا بانگسا

+ نشانی سانگسورا

+ نشانی بانگسا مالانگ

+ نشانی سامیارجہ

+ نشانی اندیکا

+ نشانی باندا لیکا

+ نشانی سنڈا

دستخط میتھو پول لفٹنٹ

دفتر کوارٹر ماسٹر جنرل

دستخط ٹی جی نیو بولڈ

متعلق ۲۳ سندراس پاڈیگان

دستخط جی بی وسترہوٹ

نمبر ۹۹

اقرارنامہ حدبندی ساتھ جوہول کے بتاریخ ۱۵ ماہ جون ۱۸۳۳ عیسوی

ہم رابرٹ ابٹ سن گورنر ان کونسل پلیو پینانگ سنگاپور اور ملاکا کے اور سیمول گارلنگ رزیڈنٹ کونسل ملاکا کی منجانب ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اور داتو پنگھولو جوہول سیاہ پرکاسا اسوقت حدود فیما بین علاقجات ملاکا اور جوہول کے روبرو اینگ دی پرتوان موڈا رام بوجی کے یعنی شریف شعبان اور داتو پنگھولو لالا مہاراجہ قرار دیکر طرفین حدود مفصلۂ ذیل کو منظور کرتے ہین۔

نام حدود یہ ہین اول بکت پتوس سے سالمیا کروہ تک اور وہانسے لوبو پلانگ اور وہانسے لوبو بناون تک برابر کنارہ راست دریاے بجانب ملاکا اور بجانب چپ کنارہ دریاے مذکور کے علاقہ جوہول کا واقع ہے یہ حدبندی فیما بین ملاکا اور جوہول کے ہے معنی رکان اور لوداتگ اور کاڈاکا اور جمیعا تھہ تمام ماتحت حکومت جوہول کے ہین۔

ہمنے یہ مقررکین اور منظورکین جب تک آفتاب اور ماہتاب قائم ہین عہد فیما بین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اور جوہول کے منسوخ یا تبدیل نہوگا جیسا اوپر مذکور ہوا ہے۔

اور سوائے اسکے جو کوئی حاکم ملاکا اور جوہول کا بعدازین ہوگا وہ اسی کے مطابق

مطابق ایماندار یہ عمل کریگا۔

آج کی تاریخ سے ہم منجانب فریقین تمام تحریرات اور گفتگو کو جو درباب حد بندی ملاکا اور جوہور کے سابق ہوئی ہین منسوخ اور مسترد کرتے ہین۔

دو نقول اس عہدنامے کے تیار ہوے ہین اب ایک ملاکا مین اور دوسری جوہور مین رہے گی۔

بنظر تصدیق عہدہ مذکورہ بالا کی مہر اور دستخط ہر ایک شخص کے اسپر لگائی گئی

المرقوم مقام ملاکا بتاریخ ۱۵ ماہ جون ۱۸۲۴ء مطابق ۲۰ ماہ محرم ۱۲۳۹ھ

نمبر ۱۰

عہدنامہ ساتھ جوہور کے

جو کرنیل فارکیوہارسن صاحب نے ساتھ عبدالرحمن شاہ راجہ جوہور کے ۱۸۱۸ء مین کیا۔

عہدنامہ امور تجارت بنا مابین ہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی اور سری سلطان عبدالرحمن شاہ راجہ جوہور پاہانگ مع متعلقات کے منعقدہ منجانب ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی بوساطت میجر ولیم فارکیوہار رزیڈنٹ ملاکا باختیارات مفوضہ ہنوربل جان الگزنڈر بانرمین صاحب گورنر جزیرہ پرنس اوف ولیس مع متعلقات اور منجانب سلطان جوہور پاہانگ وغیرہ بوساطت جعفر راجہ موداامقام رہیو باختیارات عطیہ سری سلطان عبدالرحمن شاہ

شرط اول

صلح اور دوستی جواب بخوشی طرفین فیابین ہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی اور سری سلطان عبدالرحمن شاہ راجہ جوہور پاہانگ وغیرہ کے جاری اور ساری رہے ہمیشہ رہے گی۔

شرط دوم

کشتیان اور اسباب تجارت جو رعایاے انگریزی کا یا کسی شخص محفوظ ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کا ہوگا اوسکی نسبت وہی فایدہ اور رعایت اور حقوق مرعی رکھے جاینگے جو کسی دوست کی اسباب وغیرہ کی نسبت مرعی ہین اور آیندہ مرعی ہونگے بیچ لنگر گاہان علاقہ جوہور اور پاہانگ اور لنجن اور رہیو اور

اور دیگر مقامات متعلقہ سری سلطان عبدالرحمن شاہ کے —

شرط سوم

کشتیان اور اسباب تجارت جو رعایاے سری سلطان عبدالرحمن شاہ کا ہوگا اوسکی نسبت بھی ویسے ہی فائدے اور رعایت اور حقوق لنگر گاہان قلعہ کورنوالس اور دیگر مقامات ماتحت گورنمنٹ جزیرہ پرنس اوف ویلس ہین مرعی رہینگے —

شرط چہارم

سری سلطان عبدالرحمن شاہ ممدوح کوئی عہدنامہ مسترد شدہ یا منسوخ شدہ کی تجدید نہین کریگا جو اوسنے سابق کسی قوم یا گروہ مردمان یا کسی خاص شخص کے ساتھ کیا ہو اور جس سے کسیقدر انسداد یا موقوفی تجارت رعایاے انگریزی متصور ہو سواے اسکے رعایاے انگریزی پر کوئی محصول یا ابواب جو کسی اور قوم کے لوگون سے نہین لیے جاتے ہین قائم نہونگے —

شرط پنجم

سری سلطان عبدالرحمن شاہ ممدوح یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ وہ کسی حیلے سے متاجری کسی اشیاے تجارت کی جو پیداوار اوسکے ملک کی ہوگی کسی شخص ساکن یورپ یا امریکا یا باشندہ ملک کو نہین دینگے —

شرط ششم

یہ صاف اور مشرح بیان کیا ہے کہ یہ عہدنامہ جو بموجب شرائط مذکورہ بالا کے قرار پایا ہے اس مراد سے ہوا ہے کہ صلح اور دوستی زیادہ ہو اور آزادی تجارت رعایاے طرفین کو نصیب ہو جسمین طرفین کا فائدہ متصور ہے تو یہ ہمیشہ کے واسطے منعقد ہوا ہے

یہ تصدیق صداقت اور اطمینان طرفین ہم اسپر اپنے اپنے دستخط اور مہر بمقام ریمو تاریخ ۱۹ ماہ اگست ۱۸۱۸ع مطابق ۱۶ ماہ شوال ۱۲۳۳ ہجری کرتے ہین —

چھاپ راجہ موڈا
یعنے ولیعہد ریمو

مہر میجر فارکیوھار

دستخط ولیم فارکیوہار

رزیڈنٹ ملاکا

و کمشنر منجانب گورنمنٹ انگریزی

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط جان انڈرسین

مترجم زبان ملیی ملازم گورنمنٹ

نمبر ۱۰۱

عہدنامہ دوستی و اتفاق منعقدہ فیمابین ہنوربل مسٹر طامس اسٹیمفورڈ ریفل لفٹنٹ گورنر قلعہ مارلبورا مع متعلقات اجنٹ موسٹ نوبل فرانسس مارکویس اوف ہیستنگ گورنر جنرل ہندوستان منجانب ہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی ایک فریق اور سلطان حسین محمد شاہ سلطان جوہور اور داتو تامنگونگ سری مہاراجہ عبدالرحمن رئیس سنگاپور مع متعلقات فریق ثانی

شرط اول

شرائط تمہیدی عہدنامہ جو تاریخ ۳۰ ماہ جنوری ۱۸۱۹ع فیمابین ہنوربل مسٹر اسٹمفورڈ ریفل منجانب ہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی اور داتو تمنگونگ سری مہاراجہ عبدالرحمن رئیس سنگاپور مع متعلقات منجانب ذات خود و سلطان حسین محمد شاہ سلطان جوہور کے ہوا تھا اب بموجب اس عہدنامہ کے اوسکی منظوری تصدیق اور اوسکا استحکام سلطان محمد شاہ مذکور کرتے ہین

شرط دوم

ماورای منشا جو باعث عہدنامہ تمہیدی مذکور کے مخیلہ مین تھے اور بنظر معاوضہ اون فائدونکے جواب مابعد ازین سلطان حسین محمد شاہ سلطان جوہور کو بتعمیل شرائط عہدنامہ ہذا ترک کرنے ہونگے ہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی وعدہ اور عہد کرتے ہین کہ وہ شاہ ممدوح کو پانچ ہزار دولرس کے سالانہ ادا کیا کرینگے اوسوقت تک کہ جب تک کمپنی مذکور بر عایت اس عہدنامہ کے کارخانہ یا کارخانجات علاقۂ موروثی سلطان مذکور کے قائم رکھینگے اور کمپنی مذکور یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ

کہ جب تک سلطان مذکور متصل علاقہ انگریزی کے رہے گا اوسوقت تک کمپنی مذکور حفاظت اوسکی کرتی رہینگی اور یہ امر بخوبی تفہیم اور مفہوم سلطان مذکور ہوا ہے کہ گورنمنٹ انگریزی جو یہ عہد کرتی ہین تو اس سے اونپر فرض نہین کہ وہ اوسکے اندرونی انتظام علاقہ مین مداخلت کرین یا اوسکی حکومت کا بیان اور قیام بذریعہ فوج کے کرین۔

شرط سوم

داتو تمنگونگ سری مہاراجہ عبدالرحمن رئیس سنگاپور مع متعلقات نے حسب منشا عہدنامہ تمہیدی مذکورہ بتاریخ ۳۰ ماہ جنوری ۱۸۱۹ء قرار پایا تھا اجازت کلی ہونریبل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی کو واسطے قائم کرنے کارخانہ یا کارخانجات سنگاپور اور دیگر مقامات ماتحت اوسکے دی ہے اور ہونریبل کمپنی مذکور نے معاوضہ مین اقرار کیا ہے کہ بالعوض اجازت مذکور کے وہ تین ہزار دوکرس سالانہ اوسکو دینگے اور سلطان کو اپنے اتفاق اور حفاظت مین رکھینگے تو یہ عہدنامہ تمہیدی اسکی رو سے مستحکم اور مضبوط ہوا۔

شرط چہارم

سلطان حسین محمد شاہ سلطان جوہور اور داتو تمنگونگ سری مہاراجہ عبدالرحمن رئیس سنگاپور اقرار کرتے ہین کہ وہ مدد ہونریبل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی کی بیچ حفاظت اونکے کارخانجات کے جو اونکے علاقجات مین قائم ہین اور مقرر ہونگے بخلاف اونکے دشمنون کے جو اونپر حملہ آور ہونگے کیا کرینگے۔

شرط پنجم

سلطان حسین محمد شاہ سلطان جوہور اور داتو تمنگونگ سری مہاراجہ عبدالرحمن رئیس سنگاپور اقرار اور وعدہ اور عہد کرتے ہین کہ وہ اور اونکے وارث اور جانشین اوسوقت تک کہ ہونریبل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی اپنے کارخانجات کسی اونکے علاقے کے مقام مین جاری رکھینگے اور اونکی مدد اور حفاظت کیا کرینگے وہ ہرگز کوئی عہدنامہ کسی دوسری قوم کے ساتھہ نکرینگے اور نہ یہ امر روا رکھینگے اور نہ اوسمین اپنی رضا ظاہر کرینگے کہ کوئی اور حکومت یورپ یا امریکا اگر اونکے علاقے مین مقیم ہو۔

شرط ششم

تمام اشخاص جو تعلق کارخانجات انگریزی سے رکھتے ہین یا بعدازین آکر اوسکی حفاظت مین رہینگے وہ رعایاے گورنمنٹ انگریزی تصور کیے جائینگے۔

شرط ہفتم

طریق دادوہی باشندگان بعدازین تجویز ہوکر فیما بین ہر دو فریق معاہدین قرار پائے گا کیونکر یہ ضرور تا منحصر اوپر قواعد اور رسم مختلف اقوام کے ہوگا جو متصل کارخانۂ انگریزی کے آکر آباد ہونگے

شرط ہشتم

لنگرگاہ سنگاپور ماتحت حفاظت اور مطیع ضوابط گورنمنٹ انگریزی تصور کیا جائیگا۔

شرط نہم

درباب محصول کے جو بعدازین واسطے اجناس اور اشیاے تجارت کے اور کشتی اور جہاز کے لینا مناسب متصور ہوگا دا تومنگونگ سری مہاراجہ عبدالرحمن مستحق اوسکے نصف پانے کا ہوگا جسقدر وصول کیا جائیگا۔

اخراجات لنگرگاہ مذکورا ور صرف وصول محصول گورنمنٹ انگریزی ادا کرینگے۔

المرقوم مقام سنگاپور تاریخ ۶ ماہ فروری سنہ ۱۸۱۹ع مطابق ۱۱ ماہ ربیع الاخر سنہ ۱۲۳۴ ہجری

دستخطی ایس ریفل

ایجنٹ موسٹ نوبل گورنر جنرل

بابت علاقجات ریہو و سنگاپور و جوہور

نمبر ۱۰۲

اصل عہدنامہ فیما بین مسٹر سٹیمفورڈ ریفل اور سلطان حسین محمد شاہ بابت سکونت سنگاپور جو بماہ جون سنہ ۱۸۱۹ قرار پایا تھا۔

خاص و عام کو معلوم ہوگا کہ ہم سلطان حسین محمد شاہ اور انکو تمنگونگ عبدالرحمن اور گورنر ریفل اور میجر ولیم فارکیوہار موجب اس عہدنامے کے شرائط اور ضوابط ذیل واسطے ہدایت

باشندگان آبادی کے قبول کرتے ہین اور تمام مختلف اقوام کو علیحدہ علیحدہ مقام واسطے
اونکے اور اونکے خاندان کے اور رئیسان گیتانگ کے سکونت کی تجویز کرینگے ۔

شرط اول

حدود زمین جو زیر حکم انگریزی رہے گی حسب ذیل ہونگے یعنی تانجونگ ملانگ جانب مغرب
سے تانجونگ گیتانگ سجانب مشرق اور زمین کی جانب کارخانہ کے جہاز کیطرف ایک گولے کی
زد تک زیر حکم انگریزی رہے گی جسقدر اشخاص ان حدود مین رہینگے اور سلطان اور تمنگونگ کے
سرحدمین نرہینگے وہ سب زیر حکم رزیڈنٹ صاحب کے رہینگے اور جسقدر باغ اور باغیچہ اب طیار
ہوتے ہین یا آیندہ طیار ہونگے وہ باختیار تمنگونگ صدر امین تصور کیے جاینگے مگر یہ بھی مفہوم اس سے
ہے کہ وہ اسکی اطلاع صاحب رزیڈنٹ کو کیا کریگا ۔

شرط دوم

اب ہدایت ہوتی ہے کہ تمام چین والے دوسری جانب دریا کے جاکر اپنی آبادی پل
کلان سے سجانب دہان دریاے مذکور بنامین اور تمام میلے والے جو متعلق تمنگونگ وغیرہ
کے ہین وہ بھی دوسری جانب دریا کے جاکر اپنی آبادی پل کلان سے سجانب شروع
یعنی چشمہ دریاے مذکور قائم کرین ۔

شرط سوم

تمام مقدمات اس آبادی مین جو بدرخواست کونسل واقع ہونگے اوسمین اول گفتگو اور مشورہ
تینون صاحبان مذکورہ بالا کا ہوگا اور جب اوسکا فیصلہ وہ تجویز کرینگے تو اوسکی اطلاع باشندگان کو
خواہ باواز دہل خواہ بذریعہ اشتہار دیجائیگی ۔

شرط چہارم

ہر دو شہر کو بوقت نواخت دہ گھنٹہ اور قبل دوپہر سلطان اور تمنگونگ اور رزیڈنٹ صاحب
بمقام روبارا جمع ہوا کرینگے اور اگر دونون مذکورہ اول یعنی سلطان اور تمنگونگ
کو فرصت وہان آنے کی نہوا کرے گی تو وہ اپنی اپنی طرف سے نائب وہان
بھیجا کرینگے ۔

شرط پنجم

ہر ایک کپتان یا رئیس قوم اور ہر ایک پنگھو لوگتیانگ اوڈیہہ کا بھی مقام روما بسار امین آیا کریگا اور جو جو مقدمات یا واردات اوسکی آبادی مین ہوا کرینگے اوسکی رپورٹ پیش کیا کریگا اور جو استغاثہ ہوگا وہ بھی واسطے ملاحظہ کونسل کے ہر دوشنبہ کو پیش ہوا کریگا۔

شرط ششم

درصورتیکہ رئیس قوم یا پنگھو لوگتیانگ یا آبادی کا انصافاً اپنے ماتحت سے پیش نہ آئیگا تو اوس ماتحت کو اجازت ہے کہ خود حاضر ہوکر اپنا استغاثہ روبرو ے صاحب بمقام روما بسار پیش کرے اور اوسکی رو سے اونکو اختیار تحقیقات اور فیصلہ کرنیکا دیا جاتا ہے

شرط ہفتم

کوئی محصول یا پرمیٹ نہ لیا جائیگا اور ساجری اس آبادی مین ندی جائیگی بلا مرضی سلطان اور تنگونگ اور میجر ولیم فارکیوہار کے اور بغیر مرضی ان تینون کے کوئی امر نہو سکیگا۔

بمنظوری شرائط بالا ہم جنکے دستخط نیچے کیے ہوئے ہین اپنی مہر اور دستخط مقام سنگاپور بتاریخ ۲۔ ماہ رمضان ۱۲۳۴ھ مطابق ۲۶۔ ماہ جون ۱۸۱۹ع کرتے ہین۔

مہر سلطان
تنگونگ

دستخط ٹی اسٹیمفورڈ رفلس

دستخط ڈبلیو فارکیوہار

ترجمہ صحیح ہے

دستخط ڈبلیو فارکیوہار

رزیڈنٹ سابق

نمبر ۱۰۳

عہدنامہ دوستی و اتفاق فیما بین ہوزبل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی ایک فریق اور سلطان

اور ٹمنگونگ جوہور جو فریق ثانی جو بتاریخ ۲ ماہ اگست ۱۸۲۴ء مطابق ۶ ذیحجہ ۱۲۳۹ ہجری سے سلطان جوہور سلطان حسین محمد شاہ اور ٹمنگونگ جوہور و داتو ٹمنگونگ عبدالرحمن سری مہاراجہ کے اپنی طرف سے اور جان کرافورڈ صاحب رزیڈنٹ انگریزی سنگاپور نے باختیار عطیہ رابرٹ ہنوربل ولیم پٹ لارڈ امہرسٹ گورنر جنرل فورٹ ولیم واقع بنگالہ منجانب ہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی قرار دیا

شرط اول

صلح اور دوستی اور اتحاد ہمیشہ فیما بین ہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی اور سلطان اور ٹمنگونگ جوہور اور اونکے ورثا اور جانشینون کے جاری رہے گا۔

شرط دوم

سلطان حسین محمد شاہ اور داتو ٹمنگونگ عبدالرحمن سری مہاراجہ اسکی رو سے کل حکومت اور ملکیت جزیرہ سنگاپور کے واقع اسٹریٹ ملاکا کی مع اوسکے سمندر اور اسٹریٹ اور جزائر جو فاصلہ دس میل قعر رقبہ کنارہ جزیرہ سنگاپور سے واقع ہین ہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی اور اونکے ورثا اور جانشینون کو واسطے ہمیشہ کے دیتے ہین۔

شرط سوم

ہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی اب وعدہ کرتے ہین بنظر سپردگی جزائر مذکورہ شرط گذشتہ کے کردہ سلطان حسین محمد شاہ کو تنتیس ہزار دوسو دولرس اور تنخواہ ذاتی ایک ہزار تین سو دولرس ماہواری تاحین حیات اور داتو ٹمنگونگ عبدالرحمن سری مہاراجہ کو چھبیس ہزار آٹھسو دولرس اور تنخواہ ذاتی دولرس ماہواری تاحین حیات دیا کرینگے۔

شرط چہارم

سلطان حسین محمد شاہ اقرار کرتے ہین کہ اونھون نے ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی سے بایفاے وعدہ مندرجہ ہر دو شرائط گذشتہ تنتیس ہزار دوسو دولرس اور اونکی ذاتی تنخواہ یکماہ تعدادی ایکہزار تین سو دولرس وصول پائی اور داتو ٹمنگونگ عبدالرحمن سری مہاراجہ بھی اقرار کرتے ہین کہ اونھون نے ہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی سے بایفاے وعدہ مندرجہ ہر دو شرائط گذشتہ چھبیس ہزار آٹھسو دولرس اور اونکی تنخواہ ذاتی یکماہ تعدادی سات سو دولرس وصول پائے۔

شرط پنجم

ہیزبل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی وعدہ کرتے ہین کہ وہ سلطان حسین محمد شاہ اور داتو تمنگونگ عبدالرحمن سری مہاراجہ کے جب تک وہ جزیرہ سنگاپور مین رہینگے اور جب کبھی وہ جزیرۂ مذکور مین آئینگے وہی تواضع اور تعظیم اور تکریم اور خاطرداری اونکی ہوگی جو لائق اونکی شان کے ہے۔

شرط ششم

ہیزبل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ درصورتیکہ سلطان اور تمنگونگ یا اونکے ورثا یا جانشین یہ چاہین کہ وہ بطور مددگار کسی اور مقام مین جو اونکے اپنے علاقے مین ہو جاکر سکونت کرین اور اس نیت سے سنگاپور سے روانہ ہون تو وہ سلطان حسین محمد شاہ یا اونکے ورثا یا جانشینونکو بیدیلجاے بیس ہزار دولرس اور داتو تمنگونگ عبدالرحمن سری مہاراجہ کو یا اوسکے ورثا یا جانشینون کو پندرہ ہزار دولرس دینگے۔

شرط ہفتم

سلطان حسین محمد شاہ اور داتو تمنگونگ عبدالرحمن سری مہاراجہ بلحاظ اوس قسم کے جو شرط گذشتہ مین مندرج ہے اسکی رو سے وعدہ کرتے ہین کہ وہ یا اونکے ورثا یا جانشین تمام اسباب غیرمنقولہ خواہ زمین خواہ مکان خواہ باغ خواہ باغ انگور خواہ درخت جو کچھ اونکے قبضے مین جزیرۂ سنگاپور اور اوسکے متعلقات مین ہوگا جب وہ وہانسے کسی اپنے علاقے اور مقام مین جاکر مدامی رہنے کا ارادہ کرینگے تو وہ سب جایداد ہیزبل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی یا اوسکے ورثا یا جانشین کو دیدی جائینگے مگر یہ باہم سمجھنا چاہیے کہ اس شرط کا منشا نسبت جایداد ملازمین کے جارے نہوگا مگر اوسی جایداد پر ہوگا جو خاص اونکی سکن ہوگی۔

شرط ہشتم

سلطان حسین محمد شاہ اور داتو تمنگونگ عبدالرحمن سری مہاراجہ وعدہ کرتے ہین کہ جب تک وہ جزیرہ سنگاپور مین رہینگے یا جب تک وہ اپنی تنخواہ ماہواری ہیزبل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی سے وصول کرتے رہینگے اوسوقت تک وہ کسی دوسرے حکومت سے حسب منشا اس عہدنامہ کے اتفاق یا خط کتابت بغیر اطلاع اور مرضی ہیزبل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی مذکور کے یا اوسکے

ورثا یا جانشینون کے نکرینگے۔

شرط ششم

ہیزہبل انگلزیری ایسٹ انڈیا کمپنی وعدہ کرتے ہین کہ درصورتیکہ سلطان حسین محمد شاہ یا داتو تمنگونگ عبدالرحمن سری مہاراجہ حسب بیان مندرجہ شرط ششم جزیرہ سنگاپور سے جائین اور اپنے علاقہ مین اونکو تکلیف ہو تو وہ اونکو جاے آسایش و حفاظت سنگاپور یا جزیرہ پرنس آف ویلس مین دینگے۔

شرط دہم

فریقین معاہدین شرط کرتے ہین اور منظور کرتے ہین کہ کوئی مجبور اس امر کا نہین دوسرے گورنمنٹ کے باطنی امور مین مداخلت کرے یا اوسپر فرض نہین کہ تکرار پولیٹکل جو اونکے علاقے مین واقع ہو اوسمین دست اندازی کرین یا بخلاف دشمن اپنی فوج سے دوسرے کی مدد کرین

شرط یازدہم

فریقین معاہدین وعدہ کرتے ہین کہ وہ ہر طرح کی کوشش حتی الامکان بابت استداد دزدی بحری و بری ہتریٹ ملاکا و دیگر مقامات دریائی اپنے اپنے علاقے مین عمل مین لاینگے یہانتک کہ وہ اوسکو اپنی حکومت اور غرض سے شاہ اور داتو مذکورین متعلق متصور کرینگے۔

شرط دوازدہم

سلطان حسین محمد شاہ اور داتو تمنگونگ سری مہاراجہ عبدالرحمن وعدہ کرتے ہین کہ وہ اپنے علاقے مین آزاد اور درست تجارت قائم رکھینگے اور تجارت قوم انگریزی کی اجازت تمام دینے لنگرگاہان اور بندرگاہان مین دینگے اور نرخ محصول اونسے اوسیقدر لیا جائیگا جسقدر اور اقوامان رعایتی سے لیا جاتا ہوگا۔

شرط سیزدہم

ہیزہبل انگلزیری ایسٹ انڈیا کمپنی اقرار کرتے ہین کہ جب تک سلطان حسین محمد شاہ اور داتو تمنگونگ عبدالرحمن سری مہاراجہ جزیرہ سنگاپور مین رہینگے اگر کوئی اونکا ملازم اوسکی نوکری چھوڑدیگا اوسکو جزیرہ سنگاپور اور اوسکے متعلقات مین رہنے نہ دینگے مگر واضح ہو کہ یہ امر نسبت

اون ملازمین وغیرہ کے قرار پایا ہے جو خاص اون علاقون مین رہتے ہونگے جن پر حکومت اونکی قائم اور جاری ہے اور جنکے نام شروع ملازمی مین اس صراحت کے ساتھہ ایک کتاب مین درج ہونگے جسکی نقل اس غرض سے حاکم مقام جو کوئی ہوگا وہی پاس اپنے رکھیگا۔

شرط چہاردہم

یہ شرط باہم ہوکر منظور ہوئی کہ شرائط تمام سابق عہدنامجات اور اقرارنامجات کے جو فیمابین منہوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی اور سلطان اوتونگونگ جوہور کے ہوے ہون اس عہدنامہ سے سب مسترد اور منسوخ تصور کیے جاوین اور اس سے اب ہم ہمیشہ کے واسطے منسوخ اور اونکو مسترد کرتے ہین باستثنا ایسے شرائط سابق کے جنکی رو سے کوئی استحقاق یا ملکیت آبادی و قبضہ جزیرہ سنگاپور مع متعلقات منہوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی کو ملا ہو۔

المرقوم مقام سنگاپور بتاریخ وسنہ مذکورہ بالا

مہر — دستخط سلطان حسین محمد شاہ

مہر زمیندنی

دستخط ٹی کریفورڈ

مہر — داتو تمنگونگ عبدالرحمن سری مہاراجہ

مہر مربع گورنر جنرل

دستخط امہرسٹ صاحب گورنر جنرل

دستخط ایڈورڈ بگٹ

دستخط الیف فندال

مقدمہ ایسٹ ہنوربل گورنر جنرل باجلاس کونسل بمقام فورٹ ولیم واقع بنگالہ بتاریخ ۱۹ ماہ نومبر سنہ ۱۸۲۴ع

دستخط جارج سونمن

سکرٹری گورنمنٹ

نمبر ۱۰۴

عہدنامہ دوستی واتفاق فیمابین سلطان علی اسکندر شاہ بن سلطان حسین محمد شاہ اور داتو تمنگونگ داینگ ابراہیم بن عبدالرحمن سری مہاراجہ جو دونون خواہشمند اس امر کے ہین کہ

نا اتفاقی و اختلاف جو سابق فیما بین اونکے درباب دعوی و بادشاہی جوہور کے تھا موقوف اور ختم ہو جاے اور صلح و دوستی قائم ہو کر جاری رہے اور کلیتہً واسطے استحکام باہم آیندہ اور ہمیشہ قائم ہو

اول

یہ کہ سلطان علی اسکندر شاہ بن سلطان حسین محمد شاہ اپنی طرف سے اور اپنے ورثا اور جانشینون کی طرف سے اب تمام علاقہ جوہور واقع ملیی پنشولا مع اوسکے متعلقات کے باستثنار علاقہ کاسانگ جسکا ذکر بعد ازین ہوگا اور تمام حکومت اور ملکیت علاقہ مذکور کی داتو تمنگونگ داینگ ابراہیم سری مہاراجہ بن تمنگونگ عبدالرحمن سری مہاراجہ کو اور اوسکے ورثا اور جانشینون کو حوالہ کرتے ہین۔

دوم

یہ کہ بلحاظ سپردگی مذکورہ شرط بالا کے داتو تمنگونگ داینگ ابراہیم سری مہاراجہ بن تمنگونگ عبدالرحمن سری مہاراجہ وعدہ کرتے ہین کہ بعد طے ہونے اس عہدنامے کے فوراً سلطان علی اسکندر شاہ بن سلطان حسین شاہ کو پانچ ہزار دالرس دینگے اور یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ وہ یعنی داتو تمنگونگ داینگ ابراہیم سری مہاراجہ اور اوسکے ورثا اور جانشین شروع یکم ماہ جنوری ۱۸۲۴ء سے سلطان علی اسکندر شاہ اور اونکے ورثا اور جانشینون کو پانچ سو دالر ماہواری دیا کرینگے۔

سوم

یہ کہ داتو تمنگونگ داینگ سری مہاراجہ تمام دعوی اپنا علاقہ کاسانگ کا جو درمیان دریاے کاسانگ اور دریاے میوار کے واقع ہے ترک کرتے ہین اور جس علاقے کی سرحد شمالی پر دریاے کاسانگ مذکور اور سرحد جنوبی پر دریاے موار واقع ہے اور جو سابق جزو ملک جوہور تھا اور اپنی استرضا ظاہر کرتے ہین کہ سلطان علی اسکندر شاہ اور اونکے ورثا اور جانشین وہی حکومت اور ملکیت علاقہ مذکور کے واسطے ہمیشہ کے رکھینگے۔

چہارم

یہ کہ سلطان علی اسکندر شاہ اپنی طرف سے اور اپنے ورثا اور جانشینون کی طرف سے

اب وعدہ کرتے ہین کہ درصورتیکہ وہ اس علاقہ کا سانگ کو جدا کیا چاہینگے تو کسی شخص کو اول نہ دینگے بلکہ اول اوسکی درخواست اول ایسٹ انڈیا کمپنی کو کیجائیگی اور بعد ازان واتو تمنگونگ ابراہیم سری مہاراجہ یا اوسکے ورثا یا جانشینون کو اور اوسی قدر کی درخواست دیجائیگی جسقدر وہ دوسرے شخص سے طلب کرین اور دوسرا اوسپر رضامندی اپنی بیان کرے۔

پنجم

یہ کہ رعایا سے ہر دو فریق معاہدہ کو اجازت ہوگی کہ دونون علاقون مین جہان چاہین آمد و رفت کرین مگر درصورتیکہ کوئی جرم کسی سے سرزد ہوگا تو جہان سرزد ہوگا اوس مقام کے قواعد اور ضوابط کی پابندی اوسکو کرنی ہوگی اور فریقین اپنی اپنی طرف سے اور اپنے اپنے ورثا اور جانشینون کیطرف سے قسمیہ وعدہ کرتے ہین کہ کوئی اونمین کا کوئی امر ایسا نہین کرے گا جس سے حیلۃً یا صریحۃً ترقی فساد علاقۂ فریق ثانی مین ہو بلکہ ہر ایک بصدق دلی اور ایمانداری مطابق ان شرائط کے جو اونمین مقرر ہوئے ہین کاربند ہونگے اور لحاظ اونکا ہمیشہ رکھینگے۔

ششم

یہ کہ ہر دو فریق معاہد اب اقرار کرتے ہین کہ اگر کوئی امر اختلاف رای یا ناموافقت کا فیما بین اونکے بہ نسبت مراتب مندرجہ شرائط چہارم و پنجم کے پیدا ہوگا تو وہ اوس امر کو واسطے تصفیہ کے سپرد گورنمنٹ انگریزی ہندستان کی کرینگے جنکی رضامندی اور اقبال سے معاہدین نے یہہ عہدنامہ کیا ہے۔

ہفتم

یہ کہ جو شرائط اسمین مندرج ہین وہ باعث ترمیم یا تبدیل منشار عہدنامہ دوم ماہ اگست ۱۸۲۴ء جو فیما بین ایسٹ انڈیا کمپنی اور سلطان اور تمنگونگ مرحوم جوہور کے قرار پایا ہے متصور نہونگے

المرقوم مقام سنگاپور تاریخ ۱۰ ماہ مارچ ۱۸۲۵ء

مہر تمنگونگ

گواہ منظوری روبرو منظور ہوا

مہر سلطان

دستخط ڈبلیو جی بروڈٹ گورنر جزیرہ پرنس اوف ویلس بسنگاپور و ملاکا

دستخط پی چیچ رزیڈنٹ کونسل

سماترا

جزیرۂ سماترا منقسم بہت علاقجات خرد کے ہے مگر کلان اوسمین کے علاوہ آچین اور ڈلی اور لانگ کاٹ اور سیاک ہین —

ہماری تحریرات پولیٹکل آچین سے عرصۂ دراز سے یعنی ۱۶۰۲ء مین شروع ہوئی تھی اور اکثر ارادہ جو در باب بنانے کارخانہ کے آچین مین ہوا وہ درست نہ بیٹھا —

۱۶۱۷ء مین ایک سرکشی پیدا ہوئی جس سے جوہر شاہ کہ اوباش اور بدوضع تھا بادشاہت سے خارج کیا گیا اور اوسکی عوض سیف العالم شاہ جو لڑکا ایک سوداگر دولتمند کا تھا اور رشتہ خاندان شاہی سے رکھتا تھا تخت نشین ہوا بعد از مصالحہ و تدابیر عرصہ دراز کے راجہ معزول بوساطت سر ہنمیفورڈ ڈریفل کے دوبارہ تخت نشین ہوا اور اوس سے عہدنامہ نمبر ۱۰ اقرار پایا —

جو تحریر دفتر یعنی اوفشل اوس عہدنامے کے ساتھ ہمراہ لیف ہے جو درج کے ساتھ ۱۸۲۴ء مین قرار پایا تھا اوسکا منشا یہ تھا کہ عہدنامۂ آچین ترمیم ہوکر صرف ایسی تجویز کیجاے کہ جس سے انگریزی جہاز اور رعایای انگریزی کی مدارات لنگرگاہ آچین مین اچھی طرح ہوا کرے مگر چونکہ ہمارا سروکار آچین سے صرف برائے نام تھا اور عہدنامہ ۱۸۱۹ء حکم تقویم پارینہ کا رکھتا تھا اور آمد و رفت لنگرگاہان آچین مین ملازمت ہوتی تھی لہذا کچھ ضرورت اسکی معلوم نہین ہوتی تھی کہ انتظام حسب قاعدہ کیا جاے —

بباعث اسکے کہ اکثر واردات سنگین انگریزی جہازون پر جو تجارت باشندگان سے کنارۂ آچین پر کرتے تھے ہوا کرتی تھین لہذا ۱۸۳۷ء مین کپتان چیڈ صاحب فوج شاہی کو حکم ہوا تھا کہ آچین جاکر داد رسی چاہے ۱۸۲۲ء مین ایک فوج انگریزی بسرکردگی کپتان ہنوزبل جی الیف ہتنگس اوسی غرض سے پھر آچین کو بھیجا گیا اس مرتبہ باشندگان کو الا اور بالتوا در مردود کو جو شریک واردات تھے جنکا استغاثہ کرنے صاحب موصوف گئے تھے خوب سزا دی گئی راجہ نے کچھ خلاف ورزی ظاہر نہین کی بلکہ بخلاف اسکے اوسنے اول کوشش کی ہے کہ اصل مجرمان حوالہ حکام انگریزی کیے جائین —

علاقجات ڈلی اور لانگ کاٹ اور سیاک سے عہدنامجات نمبر ۱۰۶ سے ۱۱ تک موجود ہین

موجود ہین مگر بعد از عہدنامۂ ڈچ جو ۱۸۲۴ء مین ہوا تھا واسطے عہد و پیمان جزیرۂ سماترا سے موقوف ہوگیا۔

نمبر ۱۰۵

عہدنامۂ دوستی و اتفاق فیما بین ہموزبل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی اور آچین کے جو ہموزبل مسٹر طامس اسٹیمفورڈ رفلس نایٹ اور کپتان جان مونکمن کو مبس ایجنٹ گورنر جنرل سنے بنام اور منجانب موسٹ نوبل فرانسس مارکموس اوف ہسٹنگ نایٹ اوف ڈمی موسٹ نوبل اورڈر اوف ڈی گارٹر شاہ انگلستان فارموسٹ نوبل پریوی کونسل گورنر جنرل ان کونسل تمام علاقجات انگریزی واقع ہندوستان کے ایک فریق اور سری سلطان علاءالدین جوہر عالم شاہ راجہ آچین منجانب ذات خاص وورثا و جانشین فریق ثانی —

بلحاظ صلح و دوستی و اتفاق جو مدت دراز سے بلا تفاوت فیما بین ہموزبل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی اور راجۂ مذکور کے بزرگون کے ساتھ جو راجگان آچین تھے جاری ہے اور بنظر اسکے کہ اونکی دوستی سے نتیجہ فائدہ مند اور بہتر واسطے علاقجات اور رعایاے فریقین پیدا ہو شرائط مندرجۂ ذیل تجویز اور منظور ہوئین —

شرط اول

فیما بین سلطنت اور رعایاے ہر دو فریق معاہدۂ صلح اور دوستی اور اتفاق ہمیشہ رہیگا اور کوئی فریق دشمن فریق ثانی کو مدد یا رعایت نہ دیگا —

شرط دوم

حسب درخواست سلطان ممدوح گورنمنٹ انگریزی وعدہ کرتے ہین کہ وہ سیف العالم کو کہینگے اور کوشش اسمین کرینگے کہ وہ سلطان ممدوح کے علاقے سے چلا جائے اور گورنمنٹ انگریزی یہ بھی اقرار کرتے ہین کہ وہ اوسکو اور اوسکے خاندان کو جہان تک اونکے اختیار ہوگا ممانعت کرینگے کہ وہ رخنہ حکومت سلطان مین کسی امر سے مدالین اور سلطان وعدہ کرتا ہے کہ جو پنشن یا سالانہ گورنمنٹ انگریزی اوسکے واسطے مناسب تصور فرماکر تجویز کرین وہ سوپریم گورنمنٹ انگریزی کو دیا کریگا درصورتیکہ تین مہینے کے عرصے مین اس تاریخ سے سیف العالم پیانگ کو

واپس جاوے اور وعدہ کرے کہ وہ دعوی سلطنت آچین ترک کریگا۔

شرط سوم

سلطان گورنمنٹ انگریزی کو اجازت دیتا ہے کہ جہان چاہین بلا مزاحمت تمام لنگرگاہان علاقہ مین تجارت کریا اور جو محصول تجارت کی اشیا پر لیا جائیگا وہ مقرر ہوجائیگا اور اون سوداگرون سے لیا جائیگا جو سکونت رکھتے ہونگے اور سلطان یہ بھی وعدہ کرتا ہے کہ وہ مستاجری اشیاء پیداوار علاقہ کی اجازت کسی شخص کو نہ دیگا۔

شرط چہارم

سلطان یہ بھی وعدہ کرتا ہے کہ جب کبھی مرضی گورنمنٹ انگریزی کی ہوگی تو وہ جس معتبر اجنٹ کو بھیجینگے اوسکی وہ مدارات اور حفاظت مع اوسکے ہمراہیون کے کریگا اور اوسکو اجازت ہوگی کہ دربار سلطان مین واسطے اجرائے ہنوربل کمپنی رہا کرے۔

شرط پنجم

بنظر نقصان تجارت انگریزی جو بہ نسبت ترک تجارت اون مقامات علاقۂ سلطان سے ہوگا جو فی الحال زیر حکم اوسکے ہین سلطان اقرار کرتا ہے اور راستر ضا اپنی ظاہر کرتا ہے کہ جہازہاے انگریزی آمد و رفت تجارت کے واسطے لنگرگاہان آچین اور جلوبسمائی مین حسب دستور قدیم کیا کرین جب تک کہ مسدودی ان لنگرگاہون کی کسی امنین کے لنگرگاہونگی باستر ضاے گورنمنٹ انگریزی یا حاکم مقیم مقام نہو فریقین معاہدے پر روشن ہو کہ کسیطرح کے اسلحہ جنگی یا سامان جنگی رعایاے سرکش سلطان کے ہاتھ فروخت نہونگے اور اگر کوئی ایسا کریگا تو اوسکا جہاز مع اسباب محمولہ کے ضبط ہوگا۔

شرط ششم

سری سلطان علاءالدین جوہر عالم شاہ اقرار کرتا ہے اور وعدہ کرتا ہے اپنی طرف سے اور اپنے ورثا اور جانشینون کی طرف سے کہ وہ رعایاے اور سلطنت یورپ کو اور رعایاے امریکا کو اپنے علاقے مین سکونت دوامی اختیار کرنے سے ممانعت کریگا اور وہ یہ بھی وعدہ کرتا ہے کہ وہ دوستی یا صلح کسی حکومت یا شاہ یا ذی اختیار کے ساتھ بغیر اطلاع اور باستر ضا گورنمنٹ انگریزی کے

انگریزے گا

شرط ہفتم

سلطان یہ بھی وعدہ کرتا ہے کہ جس رعایاے انگریزی کی نسبت اجنت مقیم کوئی عذر بیان کریگا اوسکو وہ اپنے علاقے مین رہنے نہ دیگا۔

شرط ہشتم

گورنمنٹ انگریزی وعدہ کرتے ہین کہ وہ سلطان کو فوراً اوسقدر اسلحہ اور سامان جنگ دینگے جسقدر فرد منسلکۂ عہدنامۂ ہذا مین درج ہے اور یہ بھی گورنمنٹ انگریزی وعدہ کرتے ہین کہ وہ جسقدر روپیہ فرد مذکور مین درج ہے بطور قرض دینگے سلطان اوسکو بتدریج ادا کردیگا۔

شرط نہم

یہ عہدنامہ جو مشتمل اوپر نو شرائط کے ہی آج کی دن قرار پایا اور آجکی تاریخ سے چھ مہینے کی عرصے مین اوسکی تصدیق گورنر جنرل کے پاس سے بھی وصول ہو جائے گی مگر واضح ہو کہ شرائط مندرجہ کی پابندی اور تعمیل بلا انتظار تصدیق مذکور عمل مین آئیگی۔

المرقوم مقام سری پیول متصل پیدرو واقع ملک آچین ہتاریخ ۲۲ ماہ اپریل سنہ ۱۸۱۹ع مطابق ۲۶ جمادی الآخر سنہ ۱۲۳۴ ہجری

مہر سلطان آچین

مہر

مہر

مہر گورنر جنرل

دستخط ٹی اسٹیمفورڈ رافلس

دستخط جان مانگلس کومیس

دستخط ہسٹنگس

دستخط جیمس سیوارٹ

دستخط جی آدم

دستخط ائی لمبورڈ

گورنر جنرل ان کونسل نے ہتاریخ ۳ ماہ اپریل سنہ ۱۸۲۰ع تصدیق اسکی فرمائی

دستخط سی ٹی مٹکلف سکریٹری

فرد اسباب مذکورہ عہدنامہ ہذا جو نہور بل ایسٹ انڈیا کمپنی سری سلطان علاؤالدین جوہر عالم شاہ کو موجب شرط ہشتم کے دینگے

تفصیل اسلحہ و سامان جنگ

بارود	توپ چھوٹی برنجی	گولہ موافق توپ مذکور	گولہ گراب موافق توپ مذکور
سیسہ گولہ	سیسہ ضرب	امہار	امہار
بندوق	گولی بندوق	پتھری بندوق	
امہار نال	مہ گولہ	سنگ پتھر	

تفصیل نقدی

پچاس ہزار ڈالرس

دستخط ٹی ایس افل

دستخط جان مانگلن کوس

الم قوم مقام پیدر تاریخ ۲۲ اپریل سنہ ۱۸۱۹ء

نمبر ۱۰۶

ترجمہ اقرارنامہ سلطان پنگلیا ڈلی والہ

چھاپ سلطان پنگلیا ڈلی والہ

بعنوانے بیچی گورنر پیلو پینانگ جو مستر انڈرسین یہان لائے ہین تانکو سلطان پنگلیا جکرانی ڈلی اور اوسکی متعلقات لانگ کاٹ اور بولو چینا اور ریچوٹ اور دیگر مقامات پر کرتا ہی بخواہش ڈلی چاہتا ہون کہ پیلو پینانگ سے تجارت بہتر ہو اور گورنر مقام مذکور سے دوستی اور اتحاد پیدا ہو لہذا یہ شرائط گورنر پیلو پینانگ سے کرتا ہون۔

اول

یہ کہ اگر ڈچ یا کوئی اور حکومت والے ڈلی مین یا کسی اور مقام میرے علاقے مین آباد ہونے کی درخواست دینگے مین اوسے منظور نہین کرونگا اور نہ مین اونسے کوئی قطعی عہد و رباب تجارت کرونگا

میری مرضی یہ ہو کہ حسب سابق مین تجارت پیلو پنانگ سے کیا کرون۔

دوم

یہ کہ کوئی اور محصول سوای اوسکے جسکی فرد اجنٹ سابق گورنر پیلو پنانگ سے کیا کرون نہ لیا جائیگا۔

سوم

یہ کہ تجارت ہر قسم پیلو پنانگ کو اجازت کلی ہے کہ جو چیز چاہین یہان لائین اور جہان چاہین میرے علاقے مین بلا فراحمت خرید و فروخت کرین اور بوقت ضرورت مین اونکی مدد بھی کیا کرونگا تاکہ تجارت یہانکی ترقی پذیر ہو اور تجاران بکثرت مقام ڈلی مین جمع ہون۔

چہارم

یہ کہ مین رواج سکہ ڈالرس خرد کا اس ملک مین دونگا۔

المرقوم ۷۔ ماہ جمادی الآخر سنہ ۱۲۳۰ ہجری مطابق ۱۹۔ ماہ فروری سنہ ۱۸۱۵ ع

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط جی ڈبلیو سالمنڈ

رزیڈنٹ کونسل

جزیرہ پرنس اوف ویلس

نمبر ۱۰۷

ترجمہ اقرارنامہ درباب اجرای سکہ بمقام ڈلی و علاقجات باٹا

مہر چھاپ
توانکو سلطان بنگلیما
مقام ڈلی

دستخط راجہ سبایا لنگا

ہم توانکو سلطان بنگلیما جو حکمران اوپر علاقہ ڈلی کے ہین برادر کلان باتا راجہ سبایا لنگا یہہ اقرارنامہ مسٹر جان انڈرسن اجنٹ گورنر پیلو پنانگ کو دیتے ہین۔

درباب خواہش گورنر پناگ کے اس خرد کا رواج دلی اور اوسکے متعلقات مین جاری کیا جاے
ہمنے قرار دیا کہ اونکا رواج آیندہ سے ہوگا اور ہم جانتے ہین کہ مسٹر جان انڈرسن گورنر صاحب کو اسکی
اطلاع دینگے جب وہ واپس پناگ کو جاینگے اور وہان سے تجاران کو بھی آگہی اس امر کی ہوتا کہ
وہ اپنے ہمراہ اس خرد مقامات دلی اور بولوچینا مین واسطے خرید سیاہ مرچ کے لایا کرین یا وہانسے
یہی سکہ بھیجا کرین کیونکر رواج اس سکہ کا یہان مقرر اور جاری ہو گیا ہے۔

المرقوم ۷ جمادی الآخر ۱۲۳۸ ہجری روز دوشنبہ مطابق ۱۹ ماہ فروری ۱۸۲۳ع

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط جی ڈبلیو سالمونڈ

رزیڈنٹ کونسل

جزیرہ پرنس اوف ویلس

نمبر ۱۰۸

لانگ کاٹ

ترجمہ اقرارنامہ راجہ لانگ کاٹ

مہر
چھاپ
بجز نان مودا
راجہ لانگ کاٹ

برطبق مضمون چٹھی ہمارے دوست گورنر پناگ کے جو اونکے اجنٹ مسٹر جان انڈرسن صاحب
پاس لائے ہمنے مضمون کو خوب سمجھا اور گفتگو درباب تجارت لانگ کاٹ کے مسٹر انڈرسن سے
بمیان آئی چونکہ خواہش ہماری دلی یہ ہے کہ گورنر پناگ کے ساتھ رسم اتحاد و ترقی پر ہو اور یہ کہ
تجاران مقام مذکور کو ترغیب ہمارے لانگ کاٹ مین آنے کی ہو ہم گورنر پیلو پناگ کو عہدنامہ
ذیل اس مراد سے بھیجتے ہین کہ دوستی مضبوط اور مستحکم ہو اور تجارت پیلو پناگ سے ترقی پکڑے

اول

یہ کہ مین کسی گورنمنٹ ڈچ وغیرہ سے جداگانہ عہد و پیمان نکرونگا میرا ارادہ اور میری غرض یہ ہے کہ مثل سابق تجارت پنانگ کے ساتھ رہے۔

دوم

یہ کہ ہر ایک تجار پنانگ کا ہر طرح کی مدد سے پائیگا انکو کچھ دقت عائد نہوگی اور اسباب تجارت آمد و رفت لانگ کاٹ اور پنانگ سے بلا مزاحمت ہوگی۔

سوم

یہ کہ محصول لانگ کاٹ مین حسب تفصیل ذیل مین یعنی سیاہ مرچ دو فیصد گانسانگ پر دو الرفی فیصد گھر پچاس فلوس یا نصف دو الرفی صد بار نکت چار دو الرفی کوین برنج آٹھ دو الرفی کوین اسکے سوا ان اشیاء کے لیا جائیگا اور سوا ان اسکے اور کسی شے پر محصول نہوگا اپر چہ ولایتی پراور افیون وغیرہ پر کچھ محصول نہوگا جسکی خوشی ہو لاکر لانگ کاٹ مین فروخت کرے اور میری خواہش یہ ہے کہ انکی ضرورت زیادہ ہو۔

چہارم

یہ کہ مین کوشش کرکے رواج دادو ستد دالر اور روپیہ کے جاری کرونگا تاکہ تجارت مین تسہیل ہو مگر یہ ابھی منظور نہین ہوا ہے۔

المرقومہ ۲۸ جمادی الآخر ۱۲۳۸ ہجری مطابق ۱۹ فروری ۱۸۲۳ عیسوے

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط جی ڈبلیو سالمونڈ

رزیڈنٹ کونسل جزیرہ پرنس اف ویلس

نمبر ۱۰۹

عہدنامہ درباب تجارت فیما بین ہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی و پادیوکا سری سلطان عبدالجلیل جلیل الدین جنب سلطان عبدالجلیل سیف الدین حاکم سیاک و سری اندرپورا مع متعلقات منعقدہ میجر ولیم فارکیوہار رزیڈنٹ ملاکا باعتبار اختیارات عطیہ ہنوربل جان الکزندر بانرمن گورنر جزیرہ پرنس اف ویلس

مع متعلقات

شرط اول

صلح اور دوستی جو اب فیما بین ہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی اور سلطان سیاک سری اندرپورا جاری ہے وہ دوامی اور مدامی ہوگی

شرط دوم

جہاز اور اسباب تجارت جو رعایاے انگریزی کا ہوگا یا کسی اور شخص کا جو بحفاظت ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی رہتا ہوگا اوسکی نسبت وہی رعایت اور استحقاق تمام لنگرگاہان اور علاقہ سلطان سیاک اور اندرپورا مین مرعی رہے گی جو کسی دوست کے ساتھہ اب تک ہوتی ہے یا آیندہ ہوگی۔

شرط سوم

جہاز اور اسباب تجارت جو رعایاے سلطان سیاک اور سری اندرپورا کا ہوگا اوسکی نسبت ویسی ہی رعایت اور استحقاق لنگرگاہ قلعہ کوزنوالس اور دیگر مقامات ماتحت گورنمنٹ انگریزی جزیرہ پرنس اوف ویلس مین مرعی رہیگی۔

شرط چہارم

سلطان سیاک اور سری اندرپورا کوئی عہدنامہ بستر دیا منسوخ کے جو کسی قوم کے ساتھہ یا گروہ اشخاص کے ساتھہ سابق ہوا ہو تجدید نکرینگے جس سے کسیطرح کا ہرج یا نقصان تجارت رعایاے انگریزی کا متصور ہوگا بلکہ سوائے اسکے اونپر کسیطرح کا محصول جو دوسرے کسی علاقے کی رعایا سے نہین لیا جاتا نہ لگایا جائیگا۔

شرط پنجم

سلطان سیاک سری اندرپورا یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ وہ کسی حیلے سے مستاجری کسی شے پیداوار علاقہ کی کسی دوسرے شخص کو خواہ یورپ یا امریکا یا اس علاقے کا باشندہ ہو نہ دینگے

شرط ششم

یہ بتصریح بیان ہو چکا ہے کہ یہ عہدنامہ جو حسب منشا شرائط بالا محض واسطے ترقی صلح و دوستی

باہمی اور نیز بغرض آزادی تجارت وجہازرانی درمیان رعایاے ہردوفریق قرار پایا ہے اور جسمین نفع ہردوفریق متصور ہے ہمیشہ قائم اور جاری رہے گا۔

بنظر صداقت واطمینان فریقین ہم اسپر اپنی اپنی مہر اور دستخط بمقام بکٹ باتو واقع علاقہ سیاک بتاریخ ۱۴ ماہ اگست ۱۸۱۸ء مطابق ۲۷ ماہ شوال ۱۲۳۳ھ کرتے ہین۔

چھاپ سلطان سیاک

مہر

بدستخط ولیم فارکیوہار میجر انجنیر

رزیڈنٹ ملاکا

وکشنر منجانب گورنمنٹ انگلیزی

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط جی ٹیلیو سالموند

رزیڈنٹ کونسل

جزیرہ پرنس اوف ویلس

نمبر ۱۱۰

ترجمہ اقرارنامہ جو سلطان سیاک نے مسٹر جان انڈرسن ایجنٹ گورنر پیلو پینانگ کو دیا

چھاپ سلطان سیاک

چونکہ ہونریبل ولیم ایڈورڈ فلیس گورنر پیلو پینانگ مصحوب مسٹر جان انڈرسن ایجنٹ کے سلطان حاکم سیاک کے پاس پہونچی اور جو ابسمین درباب خوشنودی گورنر پیلو پینانگ اور بہبودی اور ترقی تجارت فیما بین سیاک اور پیلو پینانگ کے درج ہے اوس سے سلطان بہت خوش ہوا اس نظر سے کہ اس وسیلہ سے سیاک اور اوسکے متعلقات آباد ہوجائینگے اور ہمیشہ آمدورفت دوستانہ ومفید عام پینانگ سے جاری رہے گی اسلیے سلطان مع اپنے رئیسان مفصلۂ ذیل یعنی تونکو پنگلیمان اور دا تو سری پکا با راجہ اور دا تو سری بجی وانگ اور دا تو مہاراجہ لیلا موڈا اور تونکو امام اوس عہدنامے کو منظور کرتے ہین

جو سابق گرنیل فارکیوہار اجنٹ گورنر پیلو پنانگ کو دیا گیا تھا اور راجہ اوسکے سلطان مین اپنے پانچون رئیسان مذکورۂ بالا عہدنامۂ ذیل تیار کرکے گورنر پیلو پنانگ کے پاس اس مراد سے بھیجتے ہین کہ دوستی باہمی کو اور ترقی اور استحکام ہو اور کسیطرح کا اختلاف فیما بین سیاک اور پیلو پنانگ کے ہرگز ہرگز نہو۔

اول

یہ کہ سلطان اور پانچون رئیس یچ یا کسی اور قوم کو بگہ آباد ہونے کو نہ دینگے اور نہ اونکو اجازت دینگے کہ اپنی جمعیتین قائم کرین یا سیاک مین یا کسی اور مقام مین زیر حکم سلطان کے آکر آباد ہون۔

دوم

یہ کہ سلطان اور رئیسان سیاک کسی جہاز یا تجارت کے درباب جانی پنانگ کے روکنگی اور نہ اونکو اس قسم کا حکم دینگے کہ سوائے ملاکا کے اور کہین تجارت نکرین بلکہ اونکو اختیار حاصل رہیگا جہان چاہین جاہین اور پنانگ مین بھی شامل سابق جایا کرین۔

سوم

یہ کہ رئیسان علاقۂ سیاک کی نسبت بھی کچھ ممانعت نہوگی اور اونکو کل اختیار رہے گا کہ کوئی شرط یا عہد پنانگ کے ساتھ کرین اور سلطان اوسکی تبدیلی یا ترمیم نکریگا اور نہ اتوار رئیسان کو اختیار ہوگا کہ وہ جسطرح چاہین پنانگ سے تجارت کرین۔

چہارم

یہ کہ تمام تجار جو پنانگ سے سیاک مین آئینگے اونکی نسبت کچھ روک ٹوک مقام سیاک مین نہوگی بلکہ اونکو اختیار رہے گا کہ جہان چاہین خرید و فروخت کرین۔

پنجم

یہ کہ اگر کشتی یا جہاز کسی قسم کا تجاران کا ہوگا اور سیاک مین آئے گا اگر اوسپر کچھ صدمہ دریا مین یا یہان آکر پڑے گا تو سلطان اور رئیس اوسکی مدد حتی الامکان کرینگے کہ وہ واپس پنانگ کو جا سکے۔

ششم

یہ کہ محصول جو اجناس پر بروقت مداخلت پنانگ سے یا منجارجت سیاک سے لیا جائے گا اوسکی تفصیل جدا گانہ مسترجان اندرسن کو دی گئی ہے اور اوسمین اختلاف یا تبدیلی نہوگی۔

ہفتم

یہ کہ سلطان اور رئیس ذوران بحری پر مراعات نکرینگے اور نہ اونکو علاقہ سیاک مین اور اوسکے متعلقات مین رہنے دینگے بلکہ اونکو نکال دینگے تاکہ تجارت سیاک اور پیلو پینانگ کی ترقی کرے۔

ہشتم

یہ کہ اگر سلطان یا اوسکے ملک پر کچھ خرابی عائد ہوگی تو وہ فوراً اوسکی اطلاع گورنر پیلو پینانگ کو کرکے درخواست امداد و صلاح کی کریگا اس مضمون کا عہدنامہ سلطان سیاک اور اوسکے رئیسون نے گورنر پینانگ کے پاس بھیجا المرقوم ۱۲ رجب ۱۲۳۸ھ مطابق ۲۶ ماہ مارچ ۱۸۲۳ء

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط جی ولیوسالونڈ

رزیڈنٹ کونسل جزیرہ پرنس اوف ویلس

نمبر ۱۱۱

ترجمہ نقشہ محصول درامد و برامد مقام سیاک جو سلطان اور اوسکے رئیسون نے ایجنٹ گورنر پیلو پینانگ کو دیا۔

تاریخ ۱۲ ماہ رجب ۱۲۳۸ھ روز دوشنبہ

چھاپ سلطان سیاک

چونکہ مسٹر جان انڈرسن ایجنٹ گورنر پیلو پینانگ سیاک مین آئے اور سلطان سے طلب ایک نقشہ کی کی جسمین تعداد محصول جو اشیاء تجارت پر مقام سیاک لیا جاتا ہو درج ہوا سو اسطے سلطان نقشہ ذیل محصول درامد و برامد مقرر کرکے اونکو دیتے ہین۔

محصول درامد		محصول برامد	
افیون —	۲ ڈالرفی صندوق	گیرو —	۲۵ ڈالرفی پکل
نمک —	۸ ڈالرفی کوین	موم —	۲ ڈالرفی پکل
نمک جاوا	۱۰ ڈالرفی کوین	گیامیر —	نصف ڈالرفی پکل
ابریشم خام	۵ ڈالرفیصدی	فش ماور —	دو نیم ڈالرفی ہزار
پارچہ سوتا اور ولایتی	۵ ڈالرفیصدی	ماہی نمکدار	دو ڈالرفی ہزار
		ساگودانہ	۸ ڈالرفی کوین
دیگر اشیای جو اکثر جہاز ہاے تجارت پر رہتا ہے —			۵ ڈالرفیصدی

سوا ان انکے اور سب اشیا محصول درامد اور برامد سے بری ہین —

یادداشت درباب محصول

محصول مقامات اسامان اور ڈلی پر وہی جاری رہے گا جو نقشۂ سابق مین جو گورمنٹ مین بھیجا گیا تھا مذکور ہے اور جسکی نقل یہ سے پاس بھیجی گئی تھین —

مقام لانگ کات مین وہی محاصل لیے جائینگے جو عہدنامۂ راجہ نبری مندرجۂ تتمہ کتاب ہذا مین (دیکھو نمبر ۱۰۸)

مقام ٹرانگ مین اب تک محصول کسی چیز پر سوا ے سیاہ مرچ اور غلام کے نہین لیا جاتا اول شے کا محصول ایک ڈالرفی ہندکانتان ہے اور دوسری کا ایک ڈالرفی نفر اور یہ محصول سلطان بسار مقام کامپونگ بسار کی طرف سے ہے اور اب وہان کے رئیسون کی تجویز ہے کہ یہ محصول تبدیل کیا جاے اور کچھ زیادہ محصول درآمد اشیا ے تجارت پر جو دریا کے نیچے کی طرف جاتے ہین رئیسان کامپونگ اور دریان اور کالمبر لیا چاہتے ہین تجویز جدید بعد ازین تحریر ہوگی —

مقام باتا براجیسا سابق مذکور ہو چکا ہے لنگرگاہ بر محاصل سے ہے یعنی اس لنگرگاہ مین محصول نہین لیا جاتا —

دستخط جان اندرسین
اجنٹ گورمنٹ

سیام

یہ کہہ سکتے ہین کہ دآمد متعلق سندی فیمابین گورنمنٹ انگریزی اور سیام کے شروع ساتھہ سفارت مسٹر برآن کراوفرڈ کے ۱۸۲۶ء سے ہے اسمین مطلب اس سفارت کا تجارت بلا مزاحمت سیام کے ساتھہ تھا مگر مسٹر کراوفرڈ مذکور کا ملاپ بے سود تھا۔

۱۸۲۶ء مین کپتان برنی نے ملاقات کرکے ایک عہدنامہ نمبر ۱۱۲ اس غرض سے قرار دیا کہ سیام والا شریک برہما والا بیچ جنگ اول برہما کے جسمین گورنمنٹ انگریزی مصروف تھے نہون اور یہ کہ علاقہ ملایان پیشوا لایین جسمین فساد پیدا باعث سیام والون کے علاقہ قیدہ لے لینے سے ہوا تھا دوبارہ امن وامان قائم ہوا برای عہدنامہ مذکورہ بالا کپتان برنی صاحب نے ایک اور عہدنامہ نمبر ۱۱۳ سیام سے مقرر کیا شرائط اوسکی رفتہ رفتہ سیام والون نے مسترد کین اور چونکہ موجب شرط ششم کے رعایاے انگریزی مطیع قوانین سیام تصور کیے گئے تھے اسواسطے اوسکا انفساخ بھی نہ ورنہ متصور ہوا

۱۸۵۵ء مین سر جان بوروک سیام کو باختیارات کل عطیہ ملکہ معظمہ روانہ ہوئے مگر انکی کوشش بھی درباب قرار دینے عہدنامہ حسب مراد کے بے سود ہوئی پانچ سال بعد اسکے عہدنامہ نمبر ۱۱۴ دوستی اور تجارت کے باب مین فیمابین ملکہ معظمہ اور راجگان سیام بوساطت سر جان بورنگ صاحب قرار پایا اور بیچ ۱۸۵۶ء مسٹر پارکر اتصدیق عہدنامہ مذکور کی منجانب ملکہ معظمہ سیام کو گئے اس مرتبہ ایک اقرارنامہ نمبر ۱۱۵ کمشنران سیام کے ساتھہ قرار پایا اسمین شرط ہوئی کہ عہدنامہ اور اوسکا منشا قرار دیا جائیگا۔

علاقجات ماتحت سیام کے واقع پیشوا لایان کے یہ ہین قیدہ اور لگور اور ترنگانو اور کالانتان اور پتوانی عہدنامجات قیدہ کا بیان سابق ہوچکا ہے (نمبر ۹۶ سے ۱۰۰ تک) بیچ ۱۸۳۱ء کے جب راجہ لگور نے راجہ مرزول قیدہ کو [illegible] اپنے علاقہ قیدہ کا کیا تھا شکست دی تھی جسکا حال قیدہ کے حال مین درج ہے رزیڈنٹ پنانگ اوس سے ملاقات کو بمقام قیدہ گئے اور عہدنامہ نمبر ۱۱۶ درباب حدبندی ضلع ولزلی کے اوسکے ساتھہ بموجب شرط سوم عہدنامہ بانگ کاک کے قرار دیا۔

اس حدبندی کی خط کشی آج کی تاریخ تک عمل مین نہین آئی ہے اس سبب سے چند افسران انگریزی اور سیام جو اس کام کے واسطے مامور ہوئے تھے قبل اختتام کار بمار ہوئے اور جلب

اونکا برخاست ہوا۔

نمبر ۱۱۲

عہدنامہ سیام ۱۸۲۶ء

حاکم قادر جو کل بہتری اور مرتبت پر قابض ہے اور اوتار بودہ جو ہر ایک شخص ساکن شہر پاک و بزرگ سیاپو وغیرہ پر سایہ فگن ہے (یہ القاب راجہ سیام کا ہے) بیرون فہم عقل و کیاست رونق پاک محل شاہی رہست و بالتحقیق (یہ القاب وینگوا یعنی راجہ ثانی سیام کا ہے) حکم بنام اپنے ارکین بلند مرتبت کے جو متعلق راجہ بزرگ و پاک و ورسیاپو تہایا ہے رکھتے ہین صادر فرمائے ہین کہ یکجا ہوکر ایک عہدنامہ کپتان ہنری برنی سفیر انگریزی منجانب گورنمنٹ انگریزی کے ساتھ کرین جو نہ ورپل ایسٹ انڈیا کمپنی نے جو حکمران ملک ہندوستان پر جسقدر انگریزون کے پاس ہے بخشیا عطیہ شاہ و پارلمنٹ انگریزی کے ہین اور رایٹ ہنوربل لارڈ امہرسٹ گورنر بنگالہ و دیگر افسران ذیشان نے اپنی طرف سے مختار کرکے بھیجا ہے کہ عہدنامہ ارکین بلند مرتبت کے ساتھ جو متعلق ملک پاک و بزرگ سیاپو تہایا رکھتے ہین کرے اس مراد سے کہ سیامی اور انگریز دوستی صداقت و اتحاد باہم رکھین ہوکر واسطے نسبت و اتحاد و صفائی دل طرفین سے مقرر ہو لہذا سیامی اور انگریز دو نقل ایک عہدنامہ کی کرین اس غرض سے کہ ایک نقل اوسکی ملک سیام مین رہے تاکہ ہر ایک ضلع حزو و بزرگ اوس سے واقف ہون اور دوسری نقل بنگالے مین رکھی جاوے تاکہ ہر ایک ضلع حزو و کلان ماتحت گورنمنٹ انگریزی اوس ملک مین اوس سے آگہی پیدا کرے اور دونون نقول پر تصدیق مہر شاہی اور مہر ارکین بلند مرتبت شہر پاک ملک وسیع سیاپو تہایا کی اور مہر ہنوربل لارڈ امہرسٹ گورنر بنگالہ و دیگر افسران ذیشان انگریزی کی ہوگی۔

شرط اول

انگریز اور سیامی اوقات دوستی و محبت و اتحاد برابر ساتھی و صداقت و صفائی باہمی کرتے ہین سیامی لوگونکو چاہیے کہ ارادہ یا ارتکاب فعل بد نکرین جس سے انگریز دونکو تکلیف پہنچے اور انگریزونکو چاہیے کہ ارادہ یا ارتکاب فعل بد نکرین جس سے سیامی لوگونکو تکلیف پہنچے اور اگر کوئی شخص انگریز کہ وہ جاکر تکلیف دین یا حملہ کرین یا بقصد یعہ دین یا گرفتار کرین یا چھین لین کسی مقام پر یا کسی جہاز انگریزی واقع حکومت انگریزی کو اور انگریزون کو پہنچا ہے کہ وہ جاکر تکلیف دین یا حملہ کرین یا بقصد یعہ دین

یا گرفتار کرین یا چھین لین کسی مقام یا ملک یا سرحد سیامی واقع حکومت سیام کو سیامی ہر مقدمہ واقع اندر حدود سیام کو خود موافق مرضی اور رواج کے فیصلہ کیا کرینگے۔

شرط دوم

اگر کوئی مقام یا ملک زیر حکم انگریزی کوئی امر خلاف سیامی کے کرین تو سیامی والونکو نچا سے کہ وہ جاکر اوس مقام یا ملک کو نقصان پہونچا ئین بلکہ اول رپورٹ اوسکی انگریزونکو کرین اور انگریز معتمد کے کو برابر ستی و ایمانداری تحقیقات کرینگے اور اگر جرم انگریزون کا ہوگا تو وہ اوسکو حسب حیثیت جرم سزا دینگے اور اگر کوئی مقام یا ملک زیر حکم سیام کوئی امر خلاف انگریزی کے کرین تو انگریزون کو نچا ہیئے کہ وہ جاکر اوس مقام یا ملک کو نقصان پہونچا ئین بلکہ اول رپورٹ اوسکی سیام والون کو کرین اور سیام والے معتمد کے کو برابر ستی و ایمانداری تحقیقات کرینگے اگر جرم سیام والے کا ہوگا تو وہ اوسکو حسب حیثیت جرم سزا دینگے اگر کسی مقام یا ملک سیام مین جو متصل علاقہ انگریزی کے ہو اجتماع فوج یا جہاز ہو اگر رئیس انگریزی مقام مذکور سبب اس اجتماع فوج کا دریافت کرے تو رئیس سیام اوسکی حقیقت بیان کردے اور اگر کسی مقام یا ملک انگریزی مین جو متصل علاقہ سیام کے ہو اجتماع فوج یا جہاز ہو اور اگر رئیس سیام مقام مذکور سبب اس اجتماع فوج کا دریافت کرے تو رئیس انگریزی اوسکی حقیقت بیان کردے۔

شرط سوم

بیچ مقامات یا علاقجات سیام یا انگریزی کے جو متصل سرحد باہمی ہون خواہ جانب مشرق یا مغرب یا شمال یا جنوب اگر انگریزون کو شبہہ اس امر کا ہو کہ حدبندی صحیح نہین ہوئی ہے تو سردار انگریزی ایک چھٹی لکھکر اپنی سرحد کے چند اشخاص کے ہاتھ سردار سیام علاقہ متصلہ کے پاس بھیجے گا اور یہ سردار بھی چند اہلکار مع چند اپنی سرحد کے اشخاص کے مقام مشتبہ پر ہمراہ اشخاص انگریزی بھیجے گا کہ جاکر حدود کا فیصلہ کرین اور اس طور پر کہ فریقین سے رابطہ دوستی مرعی رہے اور اگر سردار سیام کو شبہہ اس امر کا ہو کہ حدبندی صحیح نہین ہوئی ہے تو سردار سیام ایک چھٹی لکھکر اپنی سرحد کے چند اشخاص کے ہاتھ سردار انگریزی علاقہ متصلہ کے پاس بھیجے گا اور یہ سردار بھی چند اہلکار مع چند اپنی سرحد کے اشخاص کے مقام مشتبہ پر ہمراہ اشخاص سیام بھیجے گا کہ جاکر حدود کا فیصلہ کرین

اور اس طور پر کہ فریقین سے رابطۂ دوستی مرعی ہووے۔

شرط چہارم

اگر کوئی رعایاے سیام مین سے مفرور ہوکر اندر سرحد انگریزی کے جاکر پناہ گیر ہو تو سیام والون کو پہنچا دینے کہ مداخلت بیجا یا گرفتار ایسے شخص کو اندر حدود انگریزی کے جاکر کرین بلکہ رپورٹ اسکی لکھکر درخواست اوسکے واپسی کی باہمین شائستہ کرین مگر انگریزون کو اختیار حاصل ہوگا کہ اوسے واپس دین یا نہ دین اور اگر کوئی رعایاے انگریزی مین سے مفرور ہوکر اندر سرحد سیام کے جاکر پناہ گیر ہو تو انگریزون کو پہنچا دینے کہ مداخلت بیجا یا گرفتار ایسے شخص کو اندر حدود سیام کے جاکر کرین بلکہ رپورٹ اسکی لکھکر درخواست اوسکے واپسی کی باہمین شائستہ کرین مگر سیام والون کو اختیار حاصل ہوگا کہ اوسے واپس دین یا نہ دین۔

شرط پنجم

انگریز اور سیام والون نے باہم عہد کیا ہے کہ دوستی صادق دنیا مین اونکی مقرر ہووے سوداگران انگریزی اور اونکے جہازہای تجارت آمد و رفت کسی ملک سیام کے ساتھ کرین جسمین تجارت بہت متصور ہو اور سیام والے اونکی رعایت اور حفاظت کرینگے اور اجازت خرید و فروخت کی بآسایش تمام دینگے اور سوداگران سیام اور اونکے جہازہاے تجارت اب آمد و رفت کسی ملک انگریزی کے ساتھ کرین اور انگریز اونکی اعانت اور حفاظت کرینگے اور اجازت خرید و فروخت کی بآسایش تمام دینگے اگر کوئی سیامی چاہے ملک انگریزی مین جائیے یا انگریز چاہے کہ کسی ملک سیام مین جاوے تو اوسکو متابعت رواج ملک جہان وہ جائیگا کرنی ہوگی اور اگر وہ واقف رسوم و رواج ملک مذکور سے نہونگے تو اہلکار سیامی یا انگریزی جیسا موقع ہوگا اوس سے اطلاع کرینگے رعایاے سیام جو ملک انگریزی مین جائین اونکو موجب قواعد مقررۂ ملک انگریزی کے ہر امر مین کاربند ہونا ہوگا اور رعایاے انگریزی جو ملک سیام مین جائین اونکو موجب قواعد مقررۂ ملک سیام کے ہر امر مین کاربند ہونا ہوگا۔

شرط ششم

سوداگران رعایاے سیامی یا انگریزی جو واسطے تجارت کے بنگالہ یا کسی ملک ماتحت انگریزی کے

یا بانگ کانگ یا کسی ملک ماتحت سیام مین جائین انکو محصول اشیا تجارت کا بموجب رواج مقام ملک کے ہر دو طرف دینا ہوگا اور ایسے تجاران یا باشندگان ملک کو اجازت ہوگی کہ بلا مزاحمت غیر اون ملکون مین خرید و فروخت کرین اگر کسی سوداگر سیام یا انگریزی کو کوئی نالش یا مقدمہ پیش کرنا ہوگا اوسکو لازم ہے کہ اپنی نالش روبرو ے افسران وگورنران ہر دو فریق کے پیش کرے اور وہ تحقیقات کرکے فیصلہ نالش کا کر دینگے حسب رواج مقام یا ملک ہر دو طرف اگر کوئی تجار سیامی یا انگریزی بلا تحقیقات وضع یا مشرب بشتری خرید و فروخت اوسکے ساتھ کرے اور اگر کوئی بشتری بدوضع ہو اور مال لیکر بھاگ جائے تو حاکمان و افسران کو چاہیے کہ تحقیقات کرکے اوسکو برامد کرین اور تحقیقات نقد ملا دین و رعایت کرین اگر بشتری کے پاس روپیہ ہے تو اوس سے دلا دین اور اگر اوسکے پاس روپیہ نہین ہے یا اگر بشتری برامد نہ ہو تو یہ تصور خود اوس سوداگر کا ہے اور حاکم ذمہ دار اوسکے متصور نہین ہونگے۔

شرط ہفتم

اگر کوئی سوداگر رعایاے سیامی یا انگریزی کسی ملک سیام یا انگریزی مین تجارت کرنی چاہے اور درخواست تعمیر کرنے گودام یا مکان کی کرے یا درخواست خریدکرنے یا بکرایہ لینے کسی دوکان یا مکان کے واسطے رکھنے اشیا تجارت کی کرے تو حاکمان و افسران سیامی یا انگریزی کو اختیار حاصل ہوگا کہ اوسکو اجازت رہنے کی نہ دین اور اگر وہ اجازت دین تو وہ کنارے پر جہاز لگا کر بودوباش اوس شرط پر اختیار کریگا جو فیما بین مقرر ہو جائینگے اس حالت مین حاکمان اور افسران سیامی یا انگریزی اوسکی اعانت اور حفاظت واجبی کرینگے اور باشندگان کو زیادتی اوسپر کرنے نہ دینگے اور اوسکو بھی زیادتی باشندون پر نکرنے دینگے اگر کوئی سوداگر یا رعایاے سیامی یا انگریزی کوئی وجہ قیام کی نہ ہو تو اور وہ درخواست جانے کی کرے اور کسی جہاز پر وہ اپنا اسباب بار کرکے روانہ ہونا چاہے تو ایسے شخص کو اجازت جانے کی بآسانی ہوگی۔

شرط ہشتم

اگر کوئی تجار چاہے کہ کسی ملک یا مقام انگریزی یا سیامی مین جاکر تجارت کرے اور اوسکے جہاز یا کشتی تجارت کو کچھ نقصان ہو گیا ہو تو افسران انگریزی یا سیامی اوسکو مدد اور حفاظت کافی دینگے

اور اگر کوئی جہاز سیامی یا انگریزی طوفانی ہوکر کسی مقام ملک سیام کے نزدیک شکستہ ہوجائے تو اور انگریزیا سیامی جہاز مذکور کا اسباب لے لین تو اسران انگریزی یا سیامی تحقیقات کامل کرکے اسباب مذکور مالک مال کو واپس دلا دینگے اور اگر مالک مرگیا ہو تو اوسکے وارث کو دلینگے اور مالک یا وارث اوس شخص کو جسنے مال لیا تھا معاوضۂ معقول دینگے اگر کوئی رعایا سیامی یا انگریزی کسی ملک سیام یا انگریزی مین مرجائے تو جو اسباب اوسکا ہوگا وہ اوسکے وارث کو ملیگا اور اگر وارث اوس مقام مین موجود نہ ہوگا یا وہ خود وہان آ نہ سکتا ہوگا اور کسی شخص کو بذریعہ چٹھی اپنی طرف سے واسطے لینے مال کے نامزد کریگا تو کل مال اوسکو دیا جائیگا۔

شرط ہفتم

اگر کوئی جہاز انگریزی چاہے کہ کسی ایسے مقام ملک سیام سے تجارت کرے جس سے پیشتر تجارت نہوتی ہو تو اوسکو لازم ہوگا کہ اول جاکر حاکم مقام مذکور سے دریافت حال کرے اگر کسی ملک مین تجارت نہوتی ہوگی تو گورنر صاحب جہاز مذکور کو آگہی دیگا کہ وہان تجارت نہین ہوتی ہے اور اگر کسی ملک مین تجارت کافی لائق جہاز کے ہوتی ہوگی تو گورنر اجازت دیگا کہ آکر وہان تجارت کرے

شرط ہشتم

انگریز اور سیامی باہم اقرار کرتے ہین کہ اونکی تجارت بلا مزاحمت ایکدوسرے علاقجات انگریزی جزیرہ پرنس اوف ویلس اور ملاکا اور سنگاپور مین اور علاقجات سیام مثل لگور اور مرولانگ سنگورا اور پاتانی اور جنکیلون اور قیدہ اور دیگر اضلاع مین ہوا کرے گی اور تجاران ممالک انگریزی واقع ایشیا جو برہما والہ یا پیگو والہ اور اولاد اہل یورپ نہون اونکو بھی اجازت عام تجارت خشکی و تری کی دیجائیگی اور تجاران ایشیا جو برہما والے یا پیگو والے یا اولاد اہل یورپ نہون اور خواہش آنے اور تجارت کرنے کی ساتھہ علاقجات سیام کے ممالک مرگوئی اور تیوائی اور تناسرم اور ریے سے جو سب علاقجات زیر حکم انگریزی کے ہین رکھتے ہون اونکو بھی اجازت عام تجارت بلا مزاحمت کی دیجائیگی بشرطیکہ انگریزا اونکو حسب دستور سرٹیفکیٹ گذرتری دیا کرینگے مگر تجارونکو ممانعت ہوگی کہ وہ افیون نلائین کیونکہ یہ جنس ملک سیام مین ناجائز ہے اور اگر کوئی سوداگر افیون لائیگا تو گورنر یعنی حاکم اوسکو گرفتار کرکے اور جلا کر سب خاک سیاہ کردیگا۔

شرط یازدہم

اگر کوئی انگریز کسی شخص کے نام جو ملک سیام یا اور کسی ملک مین ہوگا چٹھی بھیجیگا تو وہ چٹھی مکتوب الیہ کھولیگا سوائے اوسکے اور کوئی نہین کھولیگا اور اگر کوئی سیامی کسی شخص کے نام جو ملک انگریزی یا کسی اور ملک مین ہوگا چٹھی بھیجے تو وہ چٹھی مکتوب الیہ کھولیگا سوائے اوسکے اور کوئی نہین کھولیگا۔

شرط دوازدہم

سیامی علاقجات ترنگانو اور کالنتان مین جاکر سدراہ تجارت نہونگے اور انگریزی تجار اور رعایا آیندہ آمدورفت اور تجارت اوسی مہولت اور آزادی سے جاری رکھینگے جسسے وہ سابق رکھتے تھے اور انگریز کسی حیلے سے جاکر علاقجات مذکور پر حملہ نکرینگے اور نہ مزاحم ہونگے اور نہ تخلل و یمین پیدا کرینگے۔

شرط سیزدہم

سیامی انگریزون سے وعدہ کرتے ہین کہ وہ قیدہ مین رہین گے اور اوسکی زراعت باشندونکی حفاظت بآئین شایستہ کرینگے باشندگان جزیرہ پرنس اوف ویلس اور قیدہ فیمابین تجارت اور آمدورفت مثل سابق رکھینگے سیامی کچہ محصول اوپر ذخیرہ یا سر انجام ضروری مثل مویشی اور گاؤمیش اور مرغی اور مچھلی اور دال اور چانول جنکی ضرورت خرید کرنے کی باشندگان جزیرہ پرنس اوف ویلس اور جہازہاے مقیم مقام مذکور کو ہو نہ لینگے اور سیامی مستاجری کسی دہان دریا یا خود دریاے قیدہ کی کسیکو نہ دینگے بلکہ محاصل درآمد و برآمد شرح واجبی خود لیا کرینگے سیامی یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ جب چاو فیا لگور کا مقام بانگ کاک سے واپس آئے گا تو وہ غلام اور اپنے ملازمین اور اشخاص خاندان رشتہ داران حاکم سابق قیدہ کو رہا کرا کر اونکو اجازت دیگا کہ جہان چاہین جاکر رہین اور انگریز سیامی سے وعدہ کرتے ہین کہ انگریزون کو خواہش قبضہ کرنے قیدہ کی نہین ہے اور وہ اوسپر حملہ آور نہونگے اور نہ اوسمین فساد برپا کرینگے اور نہ حاکم سابق قیدہ یا اوسکے کسی ملازم کو اجازت دینگے کہ وہ جاکر علاقہ قیدہ یا کسی اور مقام زیر حکم سیام مین حملہ آور ہو یا فساد کرے یا تکلیف باشندون کو دے انگریز وعدہ کرتے ہین کہ وہ تدبیر ایسی واسطے حاکم سابق قیدہ کے عمل مین لاینگے کہ وہ جاکر کسی اور علاقے مین رہے اور جزیرہ پرنس اوف ویلس

یا برائے باپری یا سالنگور یا کسی ملک برہما مین نرہے اور اگر انگریز ایسی تدبیر بسبت حاکم سابق قیدہ کی نکرین اور وہ کسی اور مقام مین بموجب وعدہ بالا جا کر نرہے تو سیامی کو اختیار رہے کہ محصول برآمد دال اور برنج پر لگا کر وصول کیا کرین (یہ شرائط جو منجانب انگریزان ہوئی تھین اور جن پر خط کھینچا ہے وہ حسب استدعاے سیامی منسوخ اور مسترد ہوگئین) انگریز کسی سیامی یا چین والہ یا کسی اور ایشیا کے ساکن کو جو جزیرہ پرنس اوف ویلس مین رہتا ہو ممانعت رہنے مقام قیدہ کی نکرینگے اگر اوسکی مرضی وہان رہنے کی ہوگی۔

شرط چہاردہم

سیامی اور انگریز باہم شرط کرتے ہین کہ راجہ پراگ اپنے علاقے مین حسب مرضی اپنے حکمرانی کریگا اگر اوسکی مرضی سطبخے پھول نقرہ وطلائی کی حسب دستور سابق ہوگی تو انگریز اسکو مانع نہونگے اگر چاوفیا لگور والا براہ دوستی چالیس پچاس آدمی خواہ سیامی خواہ چین والہ اور خواہ کوئی اور باشندۂ ایشیا رعایاے سیام بمقام پراگ روانہ کرے یا راجہ پراگ کسی اپنے وزیر یا اہلکار کو تبلاش چاوفیا لگور کے روانہ کرے تو انگریز اونکے مانع نہونگے اور سیامی اور انگریز کچھ فوج پراگ کو روانہ نکرینگے کہ وہان جا کر حملہ یا فساد کرین یا کسیطرح کی دقت پیدا کرین اور انگریز حکومت پراگ کو اجازت ندینگے کہ جا کر حملہ یا فساد کرے اور سیامی سالنگور جا کر حملہ یا فساد نکرینگے تدابیر مشروط ہر دو شرائط سابق الذکر در باب پراگ و قیدہ چاوفیا لگور کا بعد واپس آنے مقام بانگ کوک سے عمل مین لائینگے

چودہ شرائط اس عہدنامہ کی ہر ایک اہلکار خرد و کلان انگریزی و سیامی و ضلع خرد و کلان لیکر سنی اور تعمیل بلا عذر کریگی اور وزراے عالی مرتبت مقام بانگ کوک اور کپتان ہنری برنی جنکو رایٹ ہنوربل لارڈ ایمہرسٹ گورنر بنگالہ نے بطور سفیر اپنی طرف سے بھیجا تھا دونون نے ملکر یہ عہدنامہ روبروے شاہزادہ کرودم مین سورن پراکسا کے بمقام شہر مبارک و بزرگ سیالوتھایا کے قرار دیا۔

عہدنامہ زبان سیام و طلایان و انگریزی کے بروز شنبہ بتاریخ یکم ماہ ہفتم زوال ماہ ۱۲۱۸ دا کی ہشتم شہر سیامی مطابق تاریخ ۳۰ ماہ جون ۱۸۲۶ع لکھا گیا

ہر دو نقول عہدنامہ پر مہر اور تصدیق وزراے اور کپتان ہنری برنی صاحب کی ہوئی

ایک نقل کپتان ہنری برنی اپنے ہمراہ واسطے تصدیق اور منظوری گورنر بنگالہ لیجائینگے اور ایک نقل جسپر مہر راجہ کی ہوگی چاوفیا لکھوروالہ لیجاکر بمقام قیدہ رکھے گا کپتان برنی وعدہ کرتے ہین کہ عرصہ سات مہینے مین یعنی ماہ دوم سال داک ہشتم مین واپس جزیرہ پرنس اوف ویلس مین آئینگے اور عبارت تصدیق اس عہدنامہ کی فرافاک دی بوری ایک کو بمقام قیدہ دینگے سیامی ورانگزیز وہ دوستی باہم کرینگے جو ہمیشہ پائندہ رہے گی اور اوسکا اختتام یا سدباب اوسوقت تک نہوگا جب تک آسمان وزمین قائم ہے۔

ترجمہ بتحت لفظی زبان سیامی سے ہوا

دستخط ایچ برنی کپتان

سفیر مدبار سیام

دستخط امہرسٹ

مہر

مہر راجہ سیام

تصدیق کیا رایٹ ہنوربل گورنر جنرل نے بمقام آگرہ بتاریخ ۱۰ ماہ جنوری سنہ ۱۸۲۶ء

حسب الحکم گورنر جنرل

دستخط ای سترلنگ

سکرٹری گورنمنٹ

مہر چاوفیا اکھو مہاسینا کالا بولی

مہر چاوفیا چاک کری

ہمراہ گورنر جنرل

دستخط کمبرمیر

مہر چاوفیا تھہ انا

مہر چاوفیا فرا کھلانگ

دستخط جی ایچ ہرنگٹن

مہر چاوفیا یومورا ہٹ

مہر چاوفیا پھولو بھیب

دستخط ڈبلیو بی بیلی

حسب الحکم نایب پریسیڈنٹ ان کونسل

دستخط جارج سونٹن

سکرٹری گورنمنٹ

دستخط ایچ برنی کپتان

مہر دستخط ہوئے

سفیر بدربار سیام

منجانب رائٹ ہونربل گورنر جنرل ہند انگریزی

مہر

نمبر ۱۱۳

عہدنامہ تجارت ۱۸۲۶ء عیسوی

وزرای سیامی اور کپتان ہنری برنی صاحب نے بعد قرار دینے عہدنامہ دوستی جسمیں چودہ شرائط مقرر ہوئین اب ایک عہدنامہ بہ نسبت انگریزی جہازون کے جنکی خواہش یہ ہے کہ اگر تجارت ساتھہ ملک پاک و وسیع سیالوتھا یا یعنی بانک کوک کے کرین منعقد کیا۔

شرط اول

جہاز رعایاے گورنمنٹ انگریزی کے خواہ باشندگان یورپ خواہ ایشیا کے ہون جنکی خواہش آکر تجارت کرنے بمقام بانک کوک کی ہو اونکو لازم ہے کہ مطابق قوانین سیام کے کاربند ہون جو سوداگر بانک کوک کو آئین اونکی ممانعت ہے کہ یہانسے دال اور برنج خرید کر کے واسطے تجارت کے لیجائین اور اگر وہ اسلحہ آہنین مثل بندوق وغیرہ اور چھرہ اور بارود لائین تو اونکو ممانعت ہے کہ وہ کسی شخص کے ہاتھہ سوائے گورنمنٹ کے فروخت نکرین اگر گورنمنٹ کو ضرورت خریدنے ان اشیا کی نہو تو سوداگر اونکو واپس لیجاے باستثناے اسلحہ وسامان جنگی و دال و برنج سوداگران رعایاے انگریزی اور سوداگران مقیم بانک کوک کو اجازت عام ہے کہ جو چاہین بلا مزاحمت احدے و بآزادی تمام خرید و فروخت کرین جو سوداگر تجارت کے واسطے آئینگے اونکو لازم ہے کہ فوراً محصول مقررہ حسب عرض کشتی ادا کرین۔

اگر کشتی اسباب تجارت لائے تو واسپر محصول ۱۰۰ ۱۰۰ ۱۰۰ ۱۰۰ لکھال فی بادم سیامی عرض کشتی کے لیا جائیگا۔

اگر کشتی کوئی اسباب تجارت وہان کے واسطے نہ لائے تو واسپر ۱۰۰ ۱۰۰ ۱۰۰ ۱۰۰ لکھال فی بادم سیامی عرض کشتی کے لیا جائیگا۔

کچھ محصول درامد و برآمد یا کسی اور طرح کا بائع یا مشتری سے جو رعایا سے انگریزی ہو نہ لیا جائیگا۔

شرط دوم

جب جہاز سوداگری جو کسی رعایاے انگریزی کا ہو حد کے باہر پہونچے تو اوسکو وہان لنگر ڈالکر رہنا چاہیے اور حاکم جہاز کو لازم ہوگا کہ ایک شخص مع فہرست اسباب و مردمان جہاز و بنادیق و گولی و بارود وغیرہ کے واسطے اطلاع گورنر کے بمقام وہان دریای بھیجے اور گورنر ایک چھوٹی کشتی مع ایک آدم مترجم کے بھیجینگے کہ نقل قوانین لیجاکر حاکم جہاز کو سمجھادے بعدازین جب کشتی مذکور جہاز کو اندر حد کے لائے تو اوسکو متصل چوکی کے جو مقام مترجم بتلائیگا وہان آکر لنگر ڈالکر رہنا ہوگا

شرط سوم

اہلکاران مناسب جہاز پر جاکر خوب تلاشی ہر شے کی لینگے اور بنادیق اور گولی اور بارود وغیرہ جسقدر ہوگی سب اوسمین سے نکالکر بمقام پاکنام (یعنی لنگرگاہ وہان دریای منام) رکھینگے بعدازان گورنر پاکنام جہاز کو اجازت دیگا کہ بانکاک کو روانہ ہو

شرط چہارم

جب جہاز وارد مقام بانگ کوک ہوگا تو اہلکاران پرمٹ جہاز مذکور پر جاکر تلاشی لینگے اور جو کچھ اسباب تجارت ہوگا اوسکی فہرست لکھ لینگے اور جب عرض جہاز کا پسند ہو جاے گا تو تجاران کو اجازت ہوگی بموجب شرط اول کی خرید و فروخت کرین اگر کسی جہاز کو بباعث کثرت اسباب نوخرید و قت روانگی ضرورت کشتیان خرد کی واسطے لیجانے تھوڑے اسباب کے پڑے تو اہلکاران پرمٹ و چوکی ایسی کشتیان خرد پر اور محصول نلینگے۔

شرط پنجم

جب جہاز کا سارا اسباب اوسپر رکھ لیا جاے تو حاکم جہاز چاوفیا راکیلانگ کے پاس جاکر استدعا ایک سند کے کرینگے کہ لنگرگاہ مین اب اونکا کچھ نہین ہے اور اگر کوئی امر ضروری مانع نہو گا تو چاوفیا راکیلانگ اوسکو سند مطلوبہ دیکر روانگی کی اجازت دینگے بعد روانگی جب جہاز مقام پاکنام مین پھر وارد ہوگا تو وہ وہان لنگر ڈالکر چوکی معمولی مین قیام کریگا اور جب اہلکاران معمولی اوسپر آکر تلاشی لے لینگے تو جہاز کو اوسکے بنادیق اور گولی و بارود وغیرہ جو وقت روانگی وہان رکھا گیا تھا

واپس ملیگا بعد ازین جہاز روانہ ہوسکتا ہے۔

شرط ششم

اگر سوداگر رعایاے گورنمنٹ انگریزی ہون خواہ اہل یورپ یا ایشیا ہی حاکم یا اہلکار یا خلاصی ہون اور تمام مقیمان جہاز کو متابعت قوانین مقررۂ سیام اور شرائط عہدنامہ ہذا ہر امر مین کرنی ہوگی اگر سوداگران ہر قسم کے شرائط عہدنامہ ہذا پر لحاظ نہ رکھینگے اور باشندگان شہر پر زیادتی کرینگے یا ذر و یا بدمعاش بنجائینگے یا انسان کا قتل کرینگے یا کسیکے ساتھ بدزبانی سے پیش آئینگے یا کسی افسر کلان یا اہلکار حضور سے بدوضعی سے پیش آئینگے اور مقدمہ سنگین ہوجائیگا تو حاکمان معمولی اونکی تحقیقات کرینگے اور مجرم کو سزا دینگے اگر جرم قتل ان ہوگا اور ہنگام ثبوت حاکمان مجوز کے رای مین یہ فعل بارادہ وقوع مین آیا ہوگا تو مجرم کو سزاے قتل ملے گی اور اگر جرم سواے اسکے اور کوئی ہوگا اور فاعل اوسکا کوئی حاکم یا افسر جہاز ہوگا یا سودا گر ہوگا تو سب حیثیت جرمانہ مجرم پر کیا جائیگا اور اگر مجرم کم رتبے کا ہی تو اوسکو سزاے بید یا قید بموجب قوانین سیام کے دیجائیگی گورنر بنگالہ اپنی رعایا کو ممانعت کرینگے کہ جو شخص بانگ کوک مین آکر تجارت کرنی چاہے وہ کسی شخص سے بہر زیادتی نکرے اور نہ کسی حاکم کی بدگوئی کرے اگر کوئی شخص بانگ کوک مین سے رعایاے انگریزی پر زیادتی کریگا اوسکو بھی حسب حیثیت جرم سزا دیجائیگی

اس عہدنامے کی چند شرائط ہر ایک افسر مقیم بانگ کوک اور سوداگران رعایاے انگریزی کو ازبر ہونگے اور اونکی تعمیل کلیتہ اونکو کرنی ہوگی

ترجمہ تحت لفظی زبانی سیامی سے ہوا

دستخط ایچ برنی کپتان

سفیر دربار سیام

دستخط اسمرسٹ

مہر

مہر راجہ سیام

تصدیق کیا رایت ہونربل گورنر جنرل نے بمقام آگرہ بتاریخ ۱۰ ماہ جنوری سنہ ۱۸۲۶ء

حسب الحکم گورنر جنرل

دستخط اسی سٹرلنگ

سکرٹری گورنمنٹ

ہمراہ گورنر جنرل

دستخط کنور میسہ — مہرچاد وفیا آکھو ٹھا سیتنا کالایون — مہرچاد وفیا چاک کری

دستخط جی ایچ ہرنگٹن — مہرچاد وفیا تھارانا — مہرچاد وفیا فراکیلانگ

دستخط ڈبلیو بی بیلی — مہرچاد وفیا یوموہیت — مہرچاد وفیا فرلوکھیپ

حسب الحکم نائب پریسیڈنٹ ان کونسل

دستخط جارج سوئنٹن

سکرٹری گورنمنٹ

دستخط ایچ برنی کپتان

سفیر بدربار سیام

منجانب رایٹ ہونربل گورنر جنرل ہند انگریزی — مہر دستخط ہوئے — مہر

نمبر ۱۱۴

عہدنامہ ۱۸۵۵ء ساتھ سیام کے

جناب ملکۂ معظمہ شاہزادی گریٹ برٹن و آیرلینڈ و دیگر متعلقات و ملک محفوظہ اور جناب [illegible] راما دوم افشہ امن و ماہا مونگ کت فراچونی کلان چان یوہوا راجہ کلان سیام و فرا راما دوم [illegible] فرا پاوارندرا مہیندرس فراپن کلان چان یوہوا راجہ دوم سیام کی خواہش یہ ہوئی کہ واسطے دوستی و اتحاد فیما بین طرفین جاری ہے وہ بنیاد مستحکم تر بلکہ دوامی قائم ہو اور نیز یہ کہ بہبودی رعایاے طرفین تبرغیب بتسہیل و انتظام حرفہ و تجارت پیدا ہو لہذا ایک صلحنامہ و عہدنامہ کی تجویز قرار پائی اور طرفین نے اپنی اپنی طرف سے مختار حسب تفصیل ذیل

نامزد فرمائے۔

یعنی ملکہ معظمہ گریٹ برٹن و آیرلینڈ نے سر ہان یونگ ناٹ واکتراوف لاز کو اور راجگان کلان دوم سیام نے شاہزادہ کرم بلوانگ مچونگ اوہراج سندہ اور راجہ رشتہ دار شیلپان فایا پارام مہابوپراوگسی اور راجہ سوم دایش چان فایا پارام مہابجے نیاتی اور راجہ چان فایا سری سرپودنگسی ساہا فراکورلاہومی اور راجہ چان فایا قائم مقام چرا خلنک کو مامور فرمایا۔

اور ان سب صاحبون نے اپنے اپنے اختیارات کا حال باہم بیان کیا اور وہ سب بطبہ درست اور واجبی تصور ہوکر شرائط ذیل پر انگلیے نے منظور کرکے قرار دین۔

اول

یہ کہ آیندہ واسطے ہمیشہ کے صلح اور دوستی فیابین ملکہ معظمہ گریٹ برٹن و آیرلینڈ اور اونکے ورثا کے اور راجگان کلان دوم سیام اور اونکے ورثا کے قائم رہے گی تمام رعایاے انگریزی جو سیام مین آئینگی اونکو گورنمنٹ سیام سے حفاظت اور اعانت کلی اس مراد سے ملیگی کہ وہ بامن و امان سیام مین رہین اور بآسایش تجارت کرین اور محفوظ زیادتی و ایذا رسانی سیامی سے رہین اور تمام رعایاے سیامی جو ملک انگریزی مین جائینگی اونکو گورنمنٹ انگریزی سے اوسیطرح حفاظت اور اعانت ملے گی جسطرح رعایاے انگریزی کو گورنمنٹ سیام سے ملینگے۔

دوم

یہ کہ عرض اور مطالب تمام رعایاے انگریزی کے متعلق اور باختیار ایک کونسل یعنے حاکم کے ہونگے جو اسواسطے بمقام بانگ کوک مامور ہوگا وہ خود موافق شرائط اس عہدنامہ کے اور اوس عہدنامے کے جو کپتان برنی صاحب نے ۱۸۲۶ع مین قرار دیا تھا اون شرائط کے مطابق جواب تک قائم ہونگے کاربندرہ کر رعایاے انگریزی مذکور سے تعمیل اونکی کرائیگا اور وہ اون قواعد اور قوانین کی بھی تعمیل کرائیگا جو واسطے رعایاے انگریزی مقیم سیام کے اور نسبت اونکی تجارت کے اور واسطے انسداد عدول حکمی آئین سیام کے مقرر ہین یا آیندہ ہونگے اگر کوئی تکرار یا مقدمہ فیابین رعایاے انگریزی و سیامی کے پیدا ہوگی تو اوسکا انفصال بھی وہی کونسل بشراکت خاص امیران سیامی کے کریگا اور مجرمان کو اسطرح سزا دیجائیگی یعنے اگر مجرم رعایاے

انگریزی مین سے ہے تو کونسل مذکور بموجب قوانین انگریزی کے سزا دینگے اور اگر مجرم سیامی ہے تو افسران سیامی مطابق اپنے قوانین کے سزا دینگے مگر کونسل مذکور کسی مقدمہ خاص سیامی مین مداخلت نکریگا اور نہ افسران سیامی اون مقدمات مین دست انداز ہونگے جو خاص رعایاے انگریزی کے ہون گے۔

واضح ہو کہ انگریزی کونسل قبل از تصدیق اس عہدنامے کے بانگ کوک مین نہ آئیگا اور نہ اوس وقت تک آئیگا جب تک دس جہاز رعایاے انگریزی جنپر نشان انگریزی ہون اور جنکے پاس انگریزی روزنامہ ہون بعد دستخط ہونے اس عہدنامے کے مقام مذکور مین نہ آجائین۔

تسوم

یہ کہ اگر کوئی سیامی ملازم رعایاے انگریزی خلاف وزری قوانین ملکی کریگا یا کوئی اور سیامی ایسا مجرم ہوکر یا ارادہ فرار دلمین رکھکر کسی رعایاے انگریزی مقیم سیام کے پاس پناہ گیر ہوگا تو اوسکی تلاش عمل مین آئیگی اور اگر جرم اوسپر ثابت ہوگا تو کونسل اوسکو حوالہ افسران سیام کے کریگا اور اسیطرح اگر کوئی رعایاے انگریزی مجرم کسی جرم کا ہوگا اور وہ سیام مین رہتا ہوگا یا تجارت کرتا ہوگا تو وہ بھی حسب درخواست کونسل مذکور گرفتار ہوکر حوالہ کونسل انگریزی کے کیا جائیگا چین والہ کہ اپنے تئین رعایاے انگریزی قرار نہین دے سکتے اس حیثیت پر نزدیک کونسل مذکور کے متصور نہونگے اور نہ اوسکی حفاظت کے مستحق۔

چہارم

یہ کہ رعایاے انگریزی کو اجازت حاصل ہے کہ تمام لنگر گاہان علاقہ سیام مین ملا محصول تجارت کرین مگر مقام اونکا بانگ کوک مین ہوگا یا اندر حدود مشروطہ عہدنامہ مذکور کے وہ مقام کر سکتے ہین رعایاے انگریزی جو مقام بانگ کوک مین مارادہ بود و باش کرنیکے آئین وہ زمین بکرایہ لے سکتے ہین اور مکان خرید اور تعمیر کر سکتے ہین مگر زمین اندر دو صد سینگ یعنی چار میل انگریزی کے دیوار شہر سے خرید نہین کر سکتے جب تک کہ وہ دس سال تک اس ملک مین نہ رہے ہون اور یا اونکو اجازت خاص گورنمنٹ سیام سے اس امر کے واسطے حاصل نہو بی ہو سوا اس قید کے انگریز ساکن سیام جسکو قصد جاہین مکان یا زمین یا باغ خرید کر سکتے اور بکرایہ لے سکتے ہین اوس مقام پر

جو چوبیس گھنٹہ کی مسافت کے اندر شہر بانک کو کس سے واقع ہو اور یہ مسافت عام کشتی کی روانی سے شمار کیجائیگی اور واسطے حاصل کرنے قبضہ اسطرح کی زمین یا مکان کے یہ انگریزی رعایا کو لازم ہوگا کہ وہ ایک درخواست بذریعہ کونسل کے افسران سیامی کے روبرو گذرانے اور جب افسران سیامی اور کونسل انگریزی کو اطمینان اس امر کا ہوگا کہ درخواست دینے والے کی نیت اور ارادہ نیک اور درست ہین تو وہ قیمت واجبی اوسکی طے کر دینگے اور حدود جایداد مذکور قرار دیکر سند مہری خریدار انگریزی کو دینگے بعد ازان وہ اور اوسکا اسباب بیچ حفاظت گورنر ضلع کے کیا جائیگا اور خاص حاکمان مقام کی حفاظت کے سپرد ہوگا خریدار کو لازم ہوگا کہ مقدمات عام مین حسب ہدایات گورنر و حاکمان مقام تعمیل کرے اور اوس سے وہی محصول لیا جائیگا جو رعایاے سیام سے لیا جاتا ہوگا مگر درصورتیکہ تین سال تک خریدار انگریزی بباعث غفلت یا کم زری یا اور سبب سے زمین نو خریدی زراعت یا درستی نکر سکے تو گورنمنٹ سیام کو اختیار حاصل ہوگا کہ زمین اوس سے واپس لیکر اوسکا زر قیمت اوسکو واپس دین۔

پنجم

یہ کہ تمام رعایاے انگریزی جو ارادہ سکونت پذیر ہونے ملک سیام کا رکھینگے اونکا نام کتاب رجسٹر دفتر کونسل مین درج ہوگا اور یہ لوگ بغیر حاصل کرنے رونہ عطیۂ حاکمان سیامی معرفت اپنے کونسل کے سمندر مین نجا ئینگے اور نہ باہر حدود مقررۂ عہدنامۂ ہذا سے جائینگے اور نیز وہ سیام سے روانہ نہین ہو سکینگے اگر افسران سیام وجہ کافی اوسکے نجانے دینے کی کونسل انگریزی کو سمجھا دینگے مگر اندر حدود مقررہ شرط گذشتہ رعایاے انگریزی کو اختیار حاصل رہیگا کہ جہان چاہین بذریعہ ایک رونہ کے جو اونکو کونسل مذکور سے ملیگا اور جسپر صحیح افسران سیام کے بھی ہونگے اور اوسمین نام اور وجہ اور پتہ لکھا ہوگا جائین افسران سیامی جو مقامات صدر اضلاع مین رہتے ہین وہ رونہ طلب کر سکتے ہین اور جب اونکو دکھایا جاے تو وہ فوراً حکم جانے کا دینگے مگر یہ اونپر فرض ہوگا کہ اگر کوئی شخص رونہ اپنے پاس نہ رکھتا ہو تو اوسکو آگے نجانے دین کیونکہ اوسکے بلا رونہ کونسل سفر کرنے مین شبہ اوسکے فراری ہونے کا پیدا ہوتا ہے لہذا ایسی واردات کی رپورٹ فوراً کونسل انگریزی کو کیجائیگی۔

ششم

یہ کہ تمام رعایاے انگریزی جو سیام مین آئین یا وہان رہتے ہون اونکو اختیار رہے کہ رسوم اپنے مذاہب عیسائی کی ادا کرین اور چرچ یعنی معبد اپنے اوس مقام پر بنائین جو حاکم سیام اونکو بتا دے گورنمنٹ سیام کسیکو منع نہین کریگی کہ انگریزون کی نوکری نکرین مگر درصورتیکہ کوئی سیامی ملازم بغیر اپنے مالک کی اجازت کے انگریزی نوکری اختیار کرے گا تو مالک اوسکی طلبی کر سکتا ہے اور گورنمنٹ سیام مع عہد و پیمان فیمابین انگریز اور ایسے ملازم کے جو بغیر استرضا یا اجازت اپنے مالک کے اوسکی نوکری قبول کریگا مقرر نہین کر سکتے کیونکہ مالک کو اختیار ہے کہ اوسکی نوکری اپنے پاس سے دور کرے یا نکرے۔

ہفتم

یہ کہ انگریزی جہاز جنگی دریا مین آکر مقام پاکنام مین قیام کر سکتے ہین مگر اس سے آگے نہین جا سکتے بغیر اجازت حاکمان سیام کے اور یہ اجازت اونکو اوسوقت حاصل ہو سکتی ہے جب وہ اطمینان اونکا کردین کہ یہ جہاز واسطے مرمت کے جاتا ہے کوئی جہاز جنگی انگریزی جسمین کوئی افسر انگریزی حسب الحکم گورنمنٹ انگریزی بانگ کوک کو جاتا ہے مقام مذکور تک آ سکتا ہے مگر قلعجات فراہیات اور پت پاچنگ کو نجائیگا جب تک اوسکو اجازت خاص فرمان سیامی سے حاصل نہوگی اور درصورتیکہ انگریزی جہاز جنگی موجود نہوگا تو حکام سیامی وعدہ کرتے ہین کہ وہ کافی سپاہ کونسل انگریزی کے تعینات کرینگے تاکہ اوسکی حکومت رعایاے انگریزی پر جاری رہے اور انگریزی جہازون مین انتظام درست قائم رہے۔

ہشتم

یہ کہ جو محصول حسب پیایش جہاز انگریزی جہازہاے تجارت سے مقام بانگ کوک مین حسب عہدنامہ ۱۸۲۶ء لیا جاتا تھا وہ اس عہدنامہ کی تاریخ سے موقوف ہوگا اور انگریزی جہاز اور مال تجارت پر صرف محصول درامد و برامد برقت خالی کرنے یا بار کرنے جہاز کے لیا جائیگا۔

تمام اسباب درامد پر محصول تین فیصدی لیا جائیگا اور مالک مال کو اختیار حاصل ہوگا کہ وہ یہ محصول جنس مین دے یا روپیہ نقد دے اگر جنس دیگا تو اوسکی قیمت حسب نرخ رواج بازار

محسوب کیجائیگی جو مال فروخت نہوگا اور تجار اوسکو واپس لیجائینگا ایسے مال پر محصول بالکل نلیا جائیگا
اگر مالک مال اور اہلکاران پرمٹ مین تکرار درباب قیمت کے ہوگی تو ایسے مقدمے کونسل انگریزی
اور خاص افسران سیامی کے روبرو رجوع ہونگے اور اونکو اختیار حاصل ہوگا کہ تجاران دیگر بطور ثالث
یعنی دو دو ہر فریق کیطرف سے طلب کرکے اونسے اوسکے فیصلہ واجبی مین اعانت چاہین
افیون بلا محصول آسکتی ہے مگر سوائے مستاجر افیون یا اوسکے ایجنٹ کے اور کسی کے
ہاتھہ فروخت نہوگی اگر اوسمین معاملہ طے نہوگا تو افیون مالک مال واپس لیجائیگا پس اس افیون پر
وقت واپس جانے کے محصول درآمد و برآمد نہ لیا جائیگا اگر اسکے خلاف کوئی امر افیون کی خرید و
فروخت مین ہوا تو افیون گرفتار ہوکر ضبط ہوگی۔

اسباب برآمد تاریخ تیاری سے اوس تاریخ تک جس تاریخ وہ جہاز پر لادہوگا ایک محصول درآمد
اوسپر لیا جائیگا خواہ اوسکو بنام نہاد ڈاملنگس کے یا تحفہ ڈیوٹی کے یا محصول برآمد کے تصور
کرو جو محصول پیداوار ملک سیام پر قبل اوسکے جہاز پر برآمد ہونے کے لیا جائیگا اس عہدنامے
کے اخیر مین ایک فہرست منسلکہ مین درج ہے اور یہ شرط ہے کہ جس اسباب پر یہ محصول ضلعجات مین
لیا گیا ہوگا اوسپر دوبارہ کسی قسم کا محصول وقت برآمد جہاز نلیا جائیگا انگریزی تجارون کو اختیار ہے
کہ مال تجارت پیداوار ملک خاص اوس مال کے تیار کرنے والونسے خریدکرین اور اسیطرح جو
خاص خریدار ہون اونکے ہاتھہ اپنا اسباب فروخت کرین بغیر واسطہ ذاتی کسی شخص غیر کے فیمابین
اپنے اور بائع یا مشتری کے۔

جو شرح محصول فہرست منسلکہ مین درج ہے وہ محصول وہ ہے جو اون اجناس پر لیا جائیگا
جو جہازہاے سوداگری سیامی یا چین والون مین بارکیا جائیگا اور یہ شرط ہوگئی کہ انگریزی جہاز
سوداگری بھی وہی حقوق رکھینگے کہ جو سیامی یا چین والے جہازون کو نصیب ہین۔

رعایاے انگریزی کو اجازت حاصل ہوگی کہ وہ بحکم حکام سیامی جہاز مقام سیام مین تیار
کرین جب کبھی اندیشہ کم ہونے نمک چانول اور مچھلی کا پیدا ہوگا تو گورنمنٹ انگریزی مجاز ہونگے
کہ ممانعت اونکے برامد کی بذریعہ اشتہار کرین۔

بولین یعنی مہر اور ذاتی اسباب محصول درامد و برامد سے مستثنا رہے گا۔

نہم

یہ کہ قوانین منسلکہ عہدنامہ ہذا کی تعمیل کونسل بشراکت حکام سیامی کرائینگے اور اونکو اختیار حاصل رہیگا کہ جب وہ ضرورت مناسب جانین تو قوانین جدید بھی واسطے تعمیل شرائط عہدنامہ ہذا کے ترتیب دیکر جاری رکھین۔

تمام زر جرمانہ جو بابت خلاف ورزی شرائط عہدنامہ و قوانین وصول ہوگا گورنمنٹ سیام کو دیا جائیگا۔

تاوقتیکہ کونسل انگریزی مقام بانگ کوک مین وارد ہو اور اپنا کام شروع کرین اوسوقت تک انگریزی جہاز والون کو اختیار ہے کہ اپنی تجارت کے باب مین حکام سیامی سے اصلاح کرین۔

دہم

یہ کہ گورنمنٹ انگریزی اور رعایاے انگریزی اون حقوق کے سزاوار ہونگی جو دیگر گورنمنٹ اور رعایا کو دیے جاتے ہین۔

یازدہم

یہ کہ بعد گذرنے دس سال کے تصدیق و منظوری عہدنامہ ہذا سے عہدنامہ ۱۸۲۶ء کی وہ شرائط جو اب قائم ہین اور قوانین حال و استقبال لائق ترمیم خواہ بدرخواست گورنمنٹ انگریزی خواہ گورنمنٹ سیام منظور ہونگے اسکے واسطے بارہ مہینے کی اطلاع پیشگی دیجائیگی اور کمشنران طرفین سے مامور ہونگے اور اونکو اختیار ہوگا کہ جو اونکے نزدیک مناسب ہو وہ امنین سے قائم رکھین اور جو مناسب نہو اوسکو موقوف کرین اور یہ بھی اونکو اختیار ہوگا کہ اگر وہ مناسب تصور کرین اور تجربہ سے اونکو تحقیق ہوا ہو تو وہ قواعد جدید قائم کرین۔

دوازدہم

یہ کہ یہ عہدنامہ انگریزی اور سیامی زبان مین درست ہوا دونون کا ایک ہی مضمون اور منشا ہے اور تصدیق اسکی پہلے ہی ہوچکی ہے تعمیل اسکی تاریخ ۶ ماہ اپریل ۱۸۵۶ء مطابق یکم ماہ پنجم سنہ ۱۲۱۸ سیامی سے ہوگی۔

بصداقت اسکے مختاران مذکورہ بالا نے اپنے دستخط اور مہر چہار نقول پر بمقام بانگ کوک

گردی تاریخ ۱۸ ماہ اپریل ۱۸۵۵ء مطابق دوم ماہ ششم ۱۲۱۷ سیامی۔

دستخط جان بورنگ

مہر

سیمان دستخط اور مہر پانچون مختاران مذکورۂ پیشانی عہدنامہ کے ہین۔

قواعد عام جنکے مطابق تجارت انگریزی ملک سیام مین جاری ہوگی

قاعدۂ اول

مالک جہاز انگریزی کو جو واسطے تجارت کے بمقام بانگ کوک آتا ہو لازم ہے کہ قبل یا بعد پہونچنے دریا کے جیسا موقع مناسب ہو اطلاع اپنے جہاز کے آنے کی بمقام چوکی پرمٹ پاکنام بھیجے اور نیز تعداد آدمیان جہاز و اتواب وغیرہ کی اور جہاز سے جہاز مذکور آتا ہو اوس مقام کے نام کی اطلاع دے اور بروقت وارد ہونے بمقام پاکنام اتواب و سامان جنکی حوالہ اہلکاران پرمٹ کردے بعد ازین ایک اہلکار پرمٹ اوسکے ہمراہ مامور ہوگا اور وہ تا بمقام بانگ کوک ہمراہ آئیگا

قاعدۂ دوم

اگر کوئی جہاز مقام پاکنام سے آگے چلا جاے اور حسب منشا قاعدہ اول سامان جنگ و اتواب وغیرہ چوکی مقام مذکور پر چھوڑ نہ آئے تو وہ واپس مقام مذکور کو کیا جاے گا کہ وہان جاکر تعمیل قاعدہ اول کی کرے اور آٹھ سو تکال بجرم خلاف ورزی قواعد مقررہ جرمانہ اوسپر ہوگا بعد اوسکے واپس جاکر اتواب وغیرہ حوالہ کرینگے پھر اوسکو اجازت ہوگی کہ مقام بانگ کوک مین جاکر تجارت کرے۔

قاعدۂ سوم

جب جہاز انگریزی مقام بانگ کوک مین وارد ہو تو مالک جہاز کو لازم ہے کہ بشرطیکہ نہونے روز یکشنبہ کے چوبیس گھنٹہ کے عرصے مین کونسل انگریزی کے پاس جاکر تمام کواغذ جہاز مثل پال مخمر مع اصل فہرست اسباب تجارت جو اوسکے پاس ہے حوالہ کونسل کے کرے اور کونسل مذکور

اوسکی اطلاع الکان بحث کو دینگے اور الکاران پرمٹ فوراً جہاز کھولنے کی اجازت دینگے

اگر مالک جہاز رپورٹ اپنے وارد ہونے کی حسب قاعدہ نکرے یا فہرست غلط پیش کرے تو اوسپر واسطے ہر ایک جرم کے چار سو تکال جرمانہ ہوگا مگر درصورتیکہ خود مالک کو کچھ سہو فہرست مدخلہ مین معلوم ہوا ور وہ اوسکی اطلاع کرے تو اوسکو حکم ہوگا کہ بیچ عرصہ چوبیس گھنٹہ کے اوسکو درست کرکے داخل کرے اور اس صورت مین وہ مستوجب جرمانہ نہوگا۔

قاعدہ چہارم

اگر کوئی جہاز انگریزی اپنا اسباب کھولکر بلا حصول اجازت معمولی فروخت کرنا شروع کرے خواہ کچھ اسباب علیحدہ بنیت فاسد کرے خواہ دریا کے پہونچنے پر خواہ باہر حد معینہ کے پہونچنے پر تو مالک جہاز مذکور پر آٹھ سو تکال جرمانہ ہوگا اور مال علیحدہ شدہ یا فروخت شدہ ضبط ہوگا۔

قاعدہ پنجم

جب کسی جہاز انگریزی نے اپنا اسباب فروخت کردیا اور نو خرید اسباب لاد لیا اور محصول معمولی ادا کیا اور فہرست صحیح کونسل کو دی تو ایک سند صفائی لنگرگاہ کی یعنی اس مضمون کی کہ اب لنگرگاہ سے اوسکا اسباب سب اوٹھ گیا حسب درخواست کونسل اوسکو ملیگی اور اگر کوئی وجہ قوی واسطے ممانعت روانگی کے نہوگی تو کونسل کو اغذ جہاز جو بروقت وارد ہونے کے اوسکے سپرد ہوئی تھی مالک جہاز کو واپس دیگا اور اجازت روانگی کی بھی دیگا مگر ایک الکار چوکی پرمٹ اوسکے ہمراہ تا مقام پاکنام جائیگا جب جہاز مقام مذکور مین واپس پہونچے گا تو الکاران پرمٹ مقام مذکور جہاز کی تلاشی لیکر اوسکے اتواب اور سامان جنگی جو بروقت وارد ہونے کے اونکے سپرد ہوئے تھے واپس دیگا۔

قاعدہ ششم

جناب ملکہ معظمہ کے مختاران واقف زبان سیامی سے نہین لہذا گورنمنٹ سیام وعدہ کرتے ہین کہ انگریزی ترجمہ ان قواعد کا اور عہدنامے کا جسکے ملحق یہ قواعد ہین اور نیز شرح محصول ملحقہ ہذا اوسی نسبت کی متصور ہونگے جیسے اصل کو اغذ کا منشا اور معنی ہین۔

شرح محصول برآمد و مقامی جو حساب تجارت پر لیا جائیگا۔

دفعہ اول اشیائے مفصلہ ذیل پر کچھ محصول مقامی وغیرہ نہ لیا جائیگا مگر محصول برآمد اشیاء حسب تفصیل ذیل ادا ہوگا

نام شے	محصول	مکال	سالنگ	حیوانگ	من	فی پکل یعنی بار
۱	ہاتھی دانت یعنی عاج	عے	مکال	+	+	//
۲	کامبوج یعنی قسم عرق	ے	مکال	+	+	//
۳	شاخ گرگدن	ف	مکال	+	+	//
۴	الائچی قسم اول	سو	عے مکال	+	+	//
۵	الائچی قسم دوم	ے	مکال	+	+	//
۶	ماہی خشک	عہ	مکال	+	+	//
۷	بازوی پلکان یعنی قسم جانور	عہ	مکال	عہ	+	//
۸	چھالیا خشک	عہ	مکال	+	+	//
۹	چوب کراچی	+		عہ	سالنگ	//
۱۰	بازوے سفید شارک یعنی بازوی جانور	ے	مکال	+	+	//
۱۱	ایضاً سیاہ	ے	//	+	+	//
۱۲	تخم لکربان	+		عہ	//	//
۱۳	دم طاؤس	عہ	//	+	+	فصید دم
۱۴	استخوان گاؤ و گاؤمیش	+		+	+	ے فی پکل
۱۵	پوست گرگدن	+		عہ	//	//
۱۶	چرسہ	+		عہ	//	//
۱۷	ٹرٹل شیل	عہ	//	+	+	//
۱۸	ایضاً نرم	عہ	//	+	+	//
۱۹	مالش ڈی مر	ے	//	+	+	//

معدہ ماہی	بکتمال	سانگ	خیوانگ	ہرن	فی پکل یعنی بار
۲۰ معدہ ماہی	ے ″	+	+	+	″
۲۱ گھونسلہ جانوران	+	+	+	+	فیصدی عد
۲۲ بازوی کنگ فشر یعنی بگلہ ...	ے ″	+	+	+	″
۲۳ کچ	عدد	+	+	+	فی پکل یعنی بار
۲۴ تخم شبتی سیڈ یعنی تخم شبتی	+	عدد ″	+	+	″
۲۵ تخم پنگترائی	+	عدد ″	+	+	″
۲۶ گوند نیجمن	صد ″	+	+	+	″
۲۷ پوست انگلرائی یعنی قسم درخت	+	عدد	+	+	″
۲۸ چوب اجلا قسم درخت ..	عدد	+	+	+	″
۲۹ پوست	سے	+	+	+	″
۳۰ شاخ ہرن یعنی بارہ سنگھہ	+	عد	+	+	″
۳۱ ایضاً بچہ	+	+	+	عد	فیصدی
۳۲ پوست ہرن قسم اول ...	صے	+	+	+	″
۳۳ ایضاً قسم دوم	ے	+	+	+	″
۳۴ شرائین ہرن	صد	+	+	+	فی پکل یعنی بار
۳۵ پوست گاؤ و گاؤمیش ..	عد	+	+	+	″
۳۶ استخوان فیل	عد	+	+	+	″
۳۷ استخوان شیر	صد	+	+	+	″
۳۸ شاخ گاؤمیش	عد	+	+	+	″
۳۹ پوست فیل	+	صد	+	+	″
۴۰ پوست شیر	+	صد	+	+	فی پوست
۴۱ پوست آر مدلو	۱	صد	+	+	فی پکل یعنی بار

نام اشیائے	محصول	سالنگ	فیروز آنگ	ہرن	فی پکل یعنی بابت
۴۲ اسٹک لاک یعنی لاکھ	۔	۔	+	+	فی پکل
۴۳ سن	۔	۔	+	+	״
۴۴ ماہی خشک پلا ہنگ	۔	۔	+	+	״
۴۵ ایضاً پلیسی لاٹ	۔	+	+	+	״
۴۶ چوب سپان	+	۔	۔	+	״
۴۷ گوشت نمک سودہ	۔	+	+	+	״
۴۸ پوست مینگرو قسم درخت	+	۔	+	+	״
۴۹ چوب گلاب	+	۔	+	+	״
۵۰ زیتون	۔	-	+	+	״
۵۱ برنج	۔	-	+	+	فی کوکان

دفعہ دوم اشیاء مفصلہ ذیل پر محصول انگلند بھی مقام حسب تفصیل ذیل لیا جائیگا اور مستثنیٰ محصول برآمد سے لقصور کیجائینگی۔

نام اشیائے	محصول	سالنگ	فیروز آنگ	ہرن	فی پکل یعنی بابت
۱ شکر سفید	+	۔	+	+	فی پکل
۲ شکر سرخ	+	۔	+	+	
۳ پنبہ صاف وغیر صاف	+	+	-	۔	فیصدی
۴ سیاہ مرچ	۔	+	+	+	فی پکل
۵ ماہی نمک سودہ	۔	+	+	+	فی ۔۔
۶ سٹرو پلی سبز	+	+	+	+	حصہ دوازدہم
۷ خشک پران یعنی جھینگے	+	+	+	+	״
۸ تخم تل	+	+	+	+	״
۹ ابریشم خام	+	+	+	+	״

نام اشیاے	تنکال	سانگ	قیہ انانگ	ہن	فی بکل یعنی پانسو پونڈ
۱۰ نمودمگس	+	+	+	+	حصہ پانزدہم
۱۱ ابٹوال	؎	+	+	+	فی بکل
۱۲ نمک	؎	+	+	+	فی کوگان
۱۳ تنباکو	؎	؎	+	+	فی بکل یا بار

دفعہ سوم تمام اشیا جو اس فہرست مین درج نہین ہین اون پر محصول برامد لیا جاے گا صرف ایک محصول مقامی یعنی انلنڈ لیا جاے گا اور وہ اوس مقدار سے زیادہ نہوگا جو اب لیا جاتا ہے

دستخط جان بورنگ

مہر

یہان دستخط اور مہر ہا پنچون مختاران گورنمنٹ سیامی درج ہو

نمبر ۱۱۵

عہدنامہ جو سیام کے ساتھہ ۱۸۵۶ء مین ہوا

عہدنامہ جو فیما بین کمشنران شاہی مفصلۂ ذیل منجانب راجہ کلان و راجہ ثانی سیام باری ہمت پارکس صاحب منجانب گورنمنٹ ملکۂ معظمہ قرار پایا

مسٹر پارکس صاحب نے بروقت پہونچنے بمقام بانگ کوک مع منظوری ملکۂ معظمۂ انگلستان اوس عہدنامہ دوستی اور تجارت کے جو بتاریخ ۱۸ ماہ اپریل ۱۸۵۵ء فیما بین ملکۂ معظمہ یونائیٹڈ کنگدم اوف گریٹ برٹن اوآیرلینڈ اور راجہ فراباڈ سوم دلش فرافار منڈی مہا مونگ کٹ فراچام کلان چان یوہوا راجہ کلان سیام و فراباڈ سوم دلش فراپادرا مندر ارامیسور امیسور ایسر فراپن کلان چان یوہوا راجہ ثانی سیام کے قرار پایا تھا یہ بیان کیا تھا کہ جناب لارل اوف کلیرنڈین سکرٹر اعظم ملکۂ معظمہ نے اونکو حکم دیا ہے کہ وہ گورنمنٹ سیام سے درخواست اس امر کی کرین کہ گورنمنٹ ممدوح اول شرائط عہدنامہ سابق ۱۸۲۶ء کے جو فیما بین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اور راجہ کلان و راجہ ثانی مرحوم سیام

قرار پایا تھا تشریح کرین جو عہدنامہ مسبوق الذکر کی رو سے منسوخ ہوے ہین اور نیز تشریح چند شرائط عہدنامۂ حال کی کرین کہ وہ کسقدر اختیار کسکو دیتے ہین اور کس موقع پر انکی کارروائی ہوگی لہذا راجۂ کلان و راجۂ ثانی سیام نے اشخاص مفصلۂ ذیل کو کمشنر واسطے سرانجام ان امور کے مامور فرمایا یعنی شاہزادہ کرومہ ملہوانگ والمسماہ ہراج سندہ اور چار ارکین اعظم ملک سیام کو اس مراد سے مامور کیا کہ وہ پارکس صاحب سے درباب امور مذکورہ بالا کے گفتگو کرکے تجویز کرین اور کمشنران شاہی حسب الحکم پارکس صاحب سے چند بار ملے اور تمام امور پر جو انکو پارکس صاحب موصوف نے سمجھایا خوب غور کرکے یہ تجویز کی۔

کہ یہ بہت مناسب ہے تاکہ آیندہ کچھ تکرار باقی نرہے کہ وہ دفعات عہدنامہ سابق جو از روے عہدنامۂ حال منسوخ ہوگئے ہین انکی تصریح ضرور ہے اور نیز اون دفعات عہدنامۂ حال کے جو بالتصریح بیان نہین ہوئے ہین پس اس امر کے واسطے اونھون نے منظور کرکے بارہ دفعہ مفصلۂ ذیل قرار دین۔

دفعۂ اول

درباب عہدنامۂ سابق ۱۸۲۶ء

درباب دفعات عہدنامۂ سابق یعنی دفعہ ۱ و ۲ و ۳ و ۸ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ اور نیز دفعات مفصلۂ ذیل ۵ و ۶ و ۷ کے جو از روے عہدنامۂ حال کے منسوخ نہین ہوئین۔

بیچ شرط ششم کے سیامی چاہتے ہین کہ مضمون ذیل قائم رہے یعنی اگر کوئی تجار سیامی یا انگریزی بلا تحقیقات وضع یا سیرت مشتری از خرید و فروخت اوسکے ساتھ کرے اور اگر کوئی مشتری بدوضع ہوا اور مال لیکر بھاگ جاے تو حاکمان اور افسران کو چاہیے کہ تحقیقات کرکے اوسکو برامد کرین اور تحقیقات مقدمہ بلا روے و رعایت کرین اگر مشتری کے پاس روپیہ ہے تو اوس سے دلادین اور اگر اوسکے پاس روپیہ نہین ہے یا اگر مشتری برآمد نہو تو یہ متصور خود اوس سوداگر کا ہے اور حاکم ذمہ دار اوسکے متصور نہونگے۔

بیچ شرط دہم کے مسٹر پارکس چاہتے ہین کہ مضمون ذیل جو درباب تجارت خشکی کے ہے قائم رہے یعنی۔

تجاران ایشیا جو برہما والے یا پیگو والے یا اولاد اہل یورپ ہون اور خواہش آنے اور تجارت کرنے کی ساتھہ علاقجات سیام کے ممالک مرگوئی اور ٹیناسرم اور جو ہمارے جو سب علاقجات زیر حکم انگریزی کے ہین رکھتے ہون اونکو بھی اجازت عام تجارت بلا مزاحمت دیجائیگی بشرطیکہ انگریز اونکو حسب دستور سرٹیفکیٹ گذرکا دینگے آہین مستر ہارپکس چاہتے ہین کہ تمام رعایاے انگریزی کو بلا استثنا ے احدے اجازت تجارت دریا کی دیجاوے لہذا شاہی کمشنران مذکور منظور کرتے ہین کہ تمام تجاران جو زیر حکم انگریزی ہون علاقجات انگریزی مرگوئی اور ٹیناسرم اور ٹیناسرم اور پیگو اور دیگر مقامات سے نوکر کرنکے ممالک سیام مین براہ خشکی یا تری آکر بسایش تجارت کر سکتے ہین بشرطیکہ افسران انگریزی اونکو حسب دستور سارٹیفکیٹ گذرکا دین اور یہ سارٹیفکیٹ ہر سفر کے واسطے مجدداً دیا جائیگا۔

عہدنامہ تجارت جو نمبر الف عہدنامہ سابق کے ہے اس عہدنامہ جدید سے منسوخ ہوا باستثنا مضمون ذیل شرائط اول و چہارم کے

شرط اول کا سیامی چاہتے ہین کہ مضمون ذیل قائم رہے یعنی

اگر تجاران انگریزی اسلحہ آتشین مثل بندوق وغیرہ اور جیرہ اور بارود لاوین تو اونکو ممانعت ہے کہ وہ کسی شخص کے ہاتھہ سوائے گورنمنٹ کے فروخت نکرین اگر گورنمنٹ کو ضرورت خرید کرنے ان اشیا کی ہو تو سودا کر اونکو واپس لیجاوین

شرط چہارم مین یہ مشروط ہے کہ کچہ محصول اون کشتیون پر لیا جائیگا جو اسباب انگریزی جہاز کا اوس حد تک پہونچانے جہان جہاز رہتا ہے

سیامی چاہتے ہین کہ یہ دفعہ منسوخ ہو اسواسطے کہ سابق جو محصول پیمایش عرض جہاز بتعداد ملے بتکال لیا جاتا تھا اوسمین سے اکثر اہلکاران کو فیس ملتا تھا چونکہ یہ محصول اب موقوف ہو گیا لہذا سیامی چاہتے ہین کہ ہر ایک ایسی کشتی پر جو اسباب جہاز تک لیجاتی ہے فیس آٹھہ تکال دو سالنگ کا لیا جاوے اور اسقدر فیس تجاران سیامی بھی ادا کرتے ہین فقط

پارکس صاحب منظور کرتے ہین کہ وہ یہ مضمون واسطے ملاحظہ مختار کل ملکہ معظمہ کے جو دربار سیام مین موجود ہین ارسال کرینگے۔

دفعۂ دوم

درباب اختیارات کل صاحب کونسل کے اوپر رعایاے انگریزی کے

شرط دوم عہدنامے مین مشروط ہے کہ اگر کوئی تکرار یا مقدمہ قیام مین رعایاے انگریزی وسیامی کے پیدا ہوگا تو اوسکا انفصال بھی وہی کونسل بشراکت خاص افسران سیامی سے کریگا اور مجرمان کو واسطے سزا دیجاینگی یعنی اگر مجرم رعایاے انگریزی مین سے ہے تو کونسل مذکور بموجب قوانین انگریزی کے سزا دینگے اور اگر مجرم سیامی ہے تو افسران سیامی مطابق اپنے قوانین کے سزا دینگے مگر کونسل مذکور کسی مقدمۂ خاص سیامی مین مداخلت نکریگا اور نہ افسران سیامی اون مقدمات مین دست اندازی کرینگے جو خاص رعایاے انگریزی کے ہونگے۔

درباب عدم مداخلت کونسل بمقدمات خاص سیامی اور عدم دست اندازی سیامی بمقدمات خاص رعایاے انگریزی کے شاہی کمشنران مذکور اول یہ بیان کرتے ہین کہ جب وہ بوجہ لازمی منظور کرتے ہین کہ کونسل مذکور کا کچھ اختیار سیامی پر بیچ ملک سیام کے نہین تو سیامی افسران پر بھی واضح ہوگا کہ جو کوئی رعایاے انگریزی مین سے کوئی جرم سنگین مجروحی وقتل و دیگر شدید حسابی کا مرتکب ہوگا تو وہ واسطے سزا دہی کے صاحب کونسل موصوف سے استدعا کرینگے مگر جرائم خفیف مین افسران سیامی کچھ مداخلت نکرینگے

درباب سزا دہی مجرمان و تصفیۂ تکرار کے یہ قرار پایا کہ

بیچ مقدمات فوجداری کے جمیع فریقین رعایاے انگریزی ہون یا مدعا علیہ رعایاے انگریزی مین سے ہو تو اونکی تحقیقات اور تصفیہ صرف صاحب کونسل انگریزی کرینگے۔

اور بیچ مقدمات فوجداری کے جمیع فریقین رعایاے سیامی ہون یا مدعا علیہ رعایاے سیامی مین سے ہو تو اونکی تحقیقات اور تصفیہ صرف افسران سیامی کرینگے۔

اور بیچ مقدمات دیوانی وغیرہ کے بھی جمیع فریقین رعایاے انگریزی ہون یا مدعا علیہ رعایاے انگریزی مین سے ہو تو اونکی تحقیقات اور تصفیہ صرف صاحب کونسل انگریزی کرینگے اور بیچ مقدمات دیوانی وغیرہ کے جمیع فریقین رعایاے سیامی ہون یا مدعا علیہ رعایاے سیامی سے ہو تو اوسکی تحقیقات اور تصفیہ صرف افسران سیامی کرینگے۔

جب کسی رعایاے انگریزی کو بخلاف کسی سیامی کے نالش کرنی ہو تو وہ اپنا استغاثہ معرفت صاحب کونسل انگریزی کے کریگا اور صاحب کونسل اوسکی نالش روبرو ے حاکم مجاز سیامی کے دائر کرینگے۔

تمام مقدمات مین جسمین رعایاے سیامی یا انگریزی فریقین ہون تو افسران سیامی اگر مقدمہ سیامی کا ہے اور کونسل انگریزی اگر مقدمہ انگریزی رعایا کا ہے مجاز سماعت مقدمات کے ہونگے اور بقول روبکاری مقدمات وقتاً فوقتاً یا جب کونسل انگریزی یا افسران سیامی طلب کرین تا اختتام مقدمہ مرسل ہوا کرینگے۔

اگرچہ سیامی مقدمات رعایاے انگریزی مین اسقدر مداخلت حسب شرائط بالا کرینگے کہ وہ صاحب کونسل کو تحریر کرینگے کہ مجرمان جرائم سنگین کو سزا دین مگر یہ قرار پایا ہے کہ رعایاے انگریزی اونکے جسم مکانات احاطہ زمین جہازیا جائداد کسی قسم کی حسب احکم سیامی گرفتار ہوگی اور نہ اونمین مداخلت اور نقصان اونسے پہونچے گا اگر کوئی ان شرائط سے خلاف ورزی کریگا تو افسران سیامی ترتیب مقدمہ کرکے مجرم کو سزا دینگے اور نیز رعایاے سیامی اونکے جسم مکانات احاطہ زمین جہازیا جائداد کسی قسم کا قابل گرفتاری یا مداخلت انگریزی نہون گے اور نہ انگریزی اہلکار اونکو کسیطرح کا نقصان پہونچا سکتے ہین اور اگر کوئی خلاف ورزی ان شرائط کی کریگا تو کونسل انگریزی مجرم کو سزا دینگے۔

دفعہ سوم

در باب استحقاق رعایاے انگریزی دوبارہ جدا کرنے اپنی جائداد کو حسب مرضی اپنی

حسب منشا شرط چہارم عہدنامہ کے یہ مشروط ہے کہ رعایاے انگریزی ملک سیام مین مکانات باغات کھیت وغیرہ خرید کر سکتے ہین تو حسب منشا اسکے یہ اقرار کیا جاتا ہے کہ جس رعایاے انگریزی نے مکانات باغات وغیرہ خرید کیے ہون اوسکو اختیار حاصل ہوگا کہ جسکے ہاتھ چاہے اونکو فروخت کرے اگر کوئی رعایاے انگریزی ملک سیام مین مرجائے اور مکان زمین وجائداد وغیرہ اوسکی موجود ہو تو وہ جائداد اوسکے رشتہ داران کو یا وارثون کو جنکو بموجب قاعدہ انگریزی کے پہونچتی ہوگی ملیگی اور کونسل انگریزی یا جسکو کونسل انگریزی مقرر کریگا وہ فوراً اوس جائداد وغیرہ پر منجانب ورثاے مرحوم

قبضہ کریگا اگر شخص مرحوم کا قرضہ کسی سیامی پر یا کسی اور شخص پر لینا ہوگا تو کونسل مذکور اوسکو وصول کریگا اور اگر قرضہ دینا ہوگا تو بھی کونسل ممدوح جائداد مرحوم سے جہان تک وسعت ہوگی ادا کریگا۔

دفعہ چہارم

درباب محصول و دیگر ابواب جو رعایاے انگریزی سے تحصیل ہوگا

شرط چہارم عہدنامہ مین بمقدمہ ادائے محصول زمین زرخرید رعایاے انگریزی مشروط ہے کہ وہ اوسیقدر محصول دینگے جو رعایاے سیامی سے لیا جاتا ہے یہ محصول فہرست منسلکہ مین درج ہے۔

اور پھر شرط ہشتم مین درج ہے کہ رعایاے انگریزی محصول درامد و برامد اشیاے سب بتفصیل مندرجہ فہرست منسلکہ عہدنامہ ادا کرینگے لہذا واسطے زیادہ تشریح اس امر کے یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ان دونون شرائط کا منشا یہ ہے کہ سواے محصول زمین اور محصول درامد و برامد اشیا جنکا ذکر شرط مذکورہ بالا مین درج ہے اور کسی قسم کا محصول رعایاے انگریزی سے نہ لیا جاے گا تاوقتیکہ اوسکی منظوری حاکم اعلی سیامی اور کونسل انگریزی کی نہوگی۔

دفعہ پنجم

درباب روانہ و سند خالی ہونے لنگرگاہ کے

شرط پنجم عہدنامہ کا منشا یہ ہے کہ رونہ یعنی پروانہ راہداری مسافرون کو دیے جائین اور دفعہ پنجم قواعد کا فحوا یہ ہے کہ جہازون کو سند خالی ہونے لنگرگاہ کی اونکے اسباب سے دیجاے پس باستدعاے مسٹر پارکس کمشنران شاہی منظور کرتے ہین کہ رونہ یعنی پروانہ راہداری اون مسافرون کو دیے جائین جو حدود مصرحہ عہدنامہ سے باہر جاتے ہون اور رونہ اسباب جہازہاے تجارت بھی دیے جائین اور سند خالی ہونے لنگرگاہ کی جہازہاے انگریزی کو درخواست کے گذرنے سے عرصہ چوبیس گھنٹہ کے اندر ملجائیگی اور اگر کسیوقت کوئی عذر معقول واسطے توقف کے ہوگا تو افسران سیامی اوسکی اطلاع صاحب کونسل کو کرینگے۔

پروانجات راہداری اون مسافرون کو جو اندر ملک کے سفر کرتے ہین اور سند خالی ہونے لنگرگاہ کی جہازہاے انگریزی کو افسران سیامی بلاخرچہ دینگے۔

دفعہ ششم

درباب ممانعت لیجانے برنج اور نمک اور مچھلی کے اور محصول اوپر پیدہی کے

شرط ہشتم عہدنامہ سے مترشح ہے کہ جب کبھی قلت نمک برنج و مچھلی کا اندیشہ ہوگا تو گورنمنٹ سیامی کو اختیار رہے کہ بذریعہ اشتہار کے ممانعت اونکے باہر لیجانے کی کرین

پارکس صاحب بغرض تصریح اس شرط کے چاہتے ہین کہ ایک اقرارنامہ اس مضمون کا تحریر ہو کہ جب کبھی ممانعت باہر لیجانے برنج اور نمک اور مچھلی کی کرنی ہو تو افسران سیامی ایک مہینے پیشتر اطلاع اسکی کونسل انگریزی کو کرین اور اگر کسی رعایاے انگریزی نے اجازت لیجانے کسیقدر برنج کی حاصل کی ہو اور اوسنے وہ خرید کرلیا ہو تو گو ممانعت ہوجاے مگر اوسقدر برنج باہر لیجانے کا وہ مجاز رہے اور پارکس صاحب یہ بھی چاہتے ہین کہ محصول براہ پیدہی کا نصف محصول برنج سے ہو یعنی دو تکال فی کویان ہو۔

کمشنران شاہی ان سب مراتب پر غور کرکے اور یہ تصور کرکے کہ برنج خاص غذا ملک کی ہے وعدہ کرتے ہین جب جنگ یا سرکشی واقع ہوگی تو ممانعت لیجانے برنج کی وقوع مین آئے گی اور جب تک لڑائی یا فساد قائم رہیگا اوسوقت تک ممانعت جاری رہے گی اور درصورتیکہ محض یا کمی برنج بباعث کمی پیداوار یا زیادتی بارش متصور ہوگا تو صاحب کونسل کو ایک مہینے پیشتر اجراے ممانعت سے اطلاع دیجائیگی اور سوداگران انگریزی جنھون نے اجازت شاہی بروقت اجراے اشتہار واسطے باہر لیجانے کسیقدر برنج کے جو اوسنے خرید کیا ہی حاصل کی ہوگی تو وہ بغیر لحاظ ممانعت کے اوسقدر برنج باہر لیجائیگا مگر وہ سوداگر جنھون نے اجازت شاہی حاصل نہین کی ہوگی اونکو اجازت نہوگی کہ بعد اجراے ممانعت اپنا چانول خریدا ہوا باہر لیجائین

یہ ممانعت جب باعث اوسکا رفع ہوجائیگا موقوف ہوجائیگی

جنس پیدہی کو دو تکال محصول فی کویان پر باہر لیجانے کی اجازت ہے یعنی نصف

محصول زائد برنج پر۔

دفعہ ہفتم

درباب اجازت لانے ورق طلا بطور بدکی طلائی

حسب فحوائے شرط ہشتم عہدنامہ بد کی طلائی بلاخرچہ درامد وبرامد ہوگی پس درباب اس دفعہ کے کمشنران شاہی حسب استدعائے پارکس صاحب منظور کرتے ہین کہ ہر قسم کے سکہ طلائی ونقرہ مقام بارا وانکوٹ مین بلاخرچہ لائے جائینگے مگر اجناس طلائی ونقرہ اور الماس ودیگر جواہرات پر محصول درامد مین فیصدی لیا جائیگا۔

دفعہ ہشتم

درباب تقرری چوکی پریسٹ

کمشنران شاہی حسب استدعائے پارکس صاحب اور حسب منشا شرط ہشتم عہدنامہ حال منظور کرتے ہین کہ ایک مکان پریسٹ زیر حکم افسر کلان گورنمنٹ واسطے تلاشی تمام اسباب جو جہاز سے اوترے یا جہاز پر جائے اور واسطے تحصیل کرنے محصول درامد وبرامد اشیا فوراً مقرر کیا جائے اور وہ یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ کارباری مکان پریسٹ بموجب قواعد مسلکہ عہدنامہ حال سرانجام ہونگے۔

دفعہ نہم

درباب محصول اون اجناس کے جواب ہمارا محصول سے ہین

پارکس صاحب باتفاق کمشنران شاہی کے منظور کرتے ہین کہ جب کبھی گورنمنٹ سابق واسطے رفاہ ملک کے کسی قسم کا محصول اون اجناس پر لگانا مناسب متصور کرین جواب برسی محاصل سے ہین تو اوسکو اختیار حاصل ہوگا بشرطیکہ محصول مذکور مناسب اور واجبی ہو۔

دفعہ دہم

درباب حدبندی چار میل گرد شہر

شرط چہارم عہدنامہ مین مشروط ہے کہ رعایائے انگریزی جو مقام مانگ کوک مین بارادہ بود وباش کرنے کے آئین وہ زمین بکرایہ لے سکتے ہین اور مکان خرید اور تعمیر کر سکتے ہین مگر زمین اندرون صد سینگ یعنی چار میل انگریزی کے دیوار شہر سے خرید نہ لین کر سکتے جب تک کہ

وہ دس سال تک اس ملک مین نرہے ہون اور یا اونکو اجازت خاص گورنمنٹ سیام سے اس امر کے واسطے حاصل نہوئی ہو

مقامات جہان تک یہ حد بجانب شمال وجنوب ومشرق ومغرب شہر کے ہے اور وہ مقام جہان یہ دریاے زیر مقام بانگ کوک سے عبور کرتی ہے سب افسران سیامی اور انگریزی نے پیمایش کی اور اونکی پیمایش کو کمشنران شاہی اور پارکس صاحب نے جب منظور کیا تو پیلپا یہ مقامات مفصلۂ ذیل پر قائم ہوے تھے

بجانب شمال ایک لین شمال مقام واٹ کھا بہراتا رام تک

بجانب مشرق چھ سین اور سات فاتم بجانب جنوب ومغرب مقام واٹ بانگ پکیوبی تک

بجانب جنوب قریب اونیس سین جنوب موضع بانگ پکیونک

بجانب مغرب قریب دو سین بجانب جنوب ومغرب موضع بانگ فرومہ تک

پیلپا یہ جو واسطے نشاندہی خط حد بندی کے مقام دریا زیر مقام بانگ کوک کے جو تعمیر ہوئے ہین وہ بکنارہ جب دریا کے تین سین کے فاصلہ پر موضع بانگ بانام کے اور بکنارہ راست دریا قریب ایک سین نیچے موضع بانک لامپولویم کے بنے ہین۔

دفعۂ یازدہم

درباب حد بندی سفر چوبیس گھنٹہ

شرط چہارم عہدنامہ مین یہ مشروط ہے کہ سواے اس قید کے جو چازیل کی حد کی ہے انگریز ساکن سیام جسوقت چاہین مکان یا زمین یا باغ خرید کر سکتے ہین اور بکرایہ لے سکتے ہین اوس مقام پر جو چوبیس گھنٹہ کی مسافت کے اندر شہر بانگ کوک سے واقع ہو اور یہ مسافت عام کشتی کی روانی سے شمار کیجائیگی۔

اس بارہ مین کمشنران شاہی اور پارکس صاحب نے باہم مشورہ کیا اور تجویز کی کہ حدود اس مسافت چوبیس گھنٹہ کے حسب ذیل ہونی چاہیین یعنی۔

اول بجانب شمال ندی بنگ پٹا جہان دریاے چوفیا سے ملتی ہے وہان سے قدیم دیوار شہر پوپاری تک اور ایک سیدھا خط پوپاری سے مقام فرودگاہ تہرا اوف فرانگم متصل شہر

سارابری واقع لب دریاے پاساک۔

دوم سجانب شرق مقام تہرافرانگنم سے اوس مقام تک جہان ندی کلانگ کٹ دریاے بانگ پاکونگ سے ملتی ہے اور دریاے بانگ پاکونگ جہان اوس سے ندی کلانگ کٹ ملتی ہے اوسکے وہان تک اور کنارہ وہان دریاے بانگ پاکونگ سے جزیرہ سری مہاراجہ خشکی مین اوس فاصلے تک جہان تک چوبیس گھنٹہ کے سفر مین ملک کوک سے پہونچے۔ سجانب جنوب جزیرۂ سری مہاراجہ اور جزائر پیچیدہ واقع جانب مشرق سمندر اور مغرب کے دیوار شہر پیشیا بری

سجانب مغرب کنارۂ مغربی سمندر سے تا بدہان دریاے منکلونگ اسقدر فاصلہ خشکی تک جہان تک مقام بانگ کوک سے چوبیس گھنٹہ کے سفر مین پہونچ سکے اور دریاے منکلونگ کے دہان سے دیوار شہر کاک پرے تک اور ایک خط سیدھا شہر کاک پرے سے شہر سوبہارنا پرے تک اور ایک سیدھا خط شہر سوبہارنا پری سے اوس مقام تک جہان ندی بانگ پٹا دریاے چوفیا سے ملتی ہے۔

دفعہ دوازدہم

درباب اشتمال اس عہدنامہ کے عہدنامہ سابق

کمشنران شاہی کہ منجانب گورنمنٹ سیامی وعدہ کرتے ہین کہ جب کبھی درخواست مختار کل ملکہ معظمہ انگلستان ظاہر ہوگی تو اس عہدنامے کے شرائط اوسمین شامل ہونگے جو فیما بین مختاران کل سیامی اور سر جان بورنگ صاحب کے تاریخ ۱۸ ماہ اپریل ۱۸۵۵ع قرار پایا تھا بگواہی اسکے کمشنران شاہی اور ہنری آسٹن پارکس صاحب کے اس عہدنامے کی دو نقلون پر بمقام بانگ کوک تاریخ ۱۳ ماہ مئی ۱۸۵۶ع مطابق ۹ ماہ لوند بیسا کھ سنہ کوا دیہ بدی سمرنپٹ اور سنہ ۱۲۱۹ سیامی مطابق سنہ ۱۹ جلوس ملکہ معظمہ انگلستان و سنہ ۶ جلوس راجہ حال سیام مہر اور دستخط کیے۔

مہر دستخط شاہزادہ کردم بلو ینگ دونگسا دہراج سندہ

مہر دستخط راجہ سوم دیت چان فیا یارام مہانیجے نیت ۱

مہر دستخط راجہ جان فیا سری سری ووکسی سموہا فرا کالاہوم۔

مہر دستخط راجہ جان فیا فرا کلانک

مہر دستخط راجہ جان فیا یورورات

مہر دستخط ہری ایس پارکس

منظور ہوا

دستخط جان بورنگ

فرد نقشۂ محصول جو باغات اور متفرق درختان اور زمین پر لیا جائیگا

دفعۂ اول

زمین نشیب و فراز پر جو درختہائے باردار از قسم مذکورۂ ذیل لگے ہون اونپر جمعبندی مع یاد داد کی قرار دیجائیگی اور یہ جمع درخت پر لگتی ہے زمین پر نہین اور زرگان اہلکاران مامورہ تحصیل کرکے داخل خزانۂ شاہی کرتے ہین اور پتہ پر یہ درج ہوتی ہے۔

اول درخت چھالیا یعنی سپیاری

قسم اول (ماکیک) جسکا تنہ درخت تین فاتم سے چار فاتم تک ہو فی درخت ۱۳۸ کوڑی

قسم دوم (مالنو) جسکے درخت کی بلندی پانچ فاتم سے چھ فاتم تک فی درخت ۱۲۸ کوڑی

قسم سوم (مالکری) جسکے تنہ درخت کی بلندی سات فاتم سے آٹھ فاتم تک فی درخت ۱۱۸ کوڑی

قسم چہارم (مال پکاری) جو درخت نئے ہون اور ثمر اونکا شروع ہو گیا ہو فی درخت ۱۲۸ کوڑی

قسم پنجم (ماکلیگ) جسکے تنہ درخت کی بلندی ایک سوک سے زیادہ ہو اور بطریق قسم چہارم کسی فی درخت ۵۰ کوڑی

دوم درخت نارجیل

تمام قد کی ایک سوک سے لیکر جسقدر بلندی ہو۔ فی تین درخت ۱ سالنگ

سوم سری وین قسم انگور

تمام قد کی پانچ سوک سے لیکر جسقدر بلندی ہو۔ فی درخت جب وہ نت پر چڑھی ۲۰۰ کوڑی

چہارم درخت انبہ

تنہ درخت چار کام سطبر ہو اور زمین سے تین سوک یا اس سے زیادہ بلند ہو فی درخت ۱ فیونگ

پنجم درخت ماپرنگ

بشرح درخت انبہ

ششم درخت دیورین

تنہ درخت چار کام سطبر ہو اور زمین سے تین سوک یا زیادہ بلند ہو فی درخت ۱ کتال

ہفتم درخت منگوستین

تنہ درخت دو کام سطبر ہو اور زمین سے دہ سوک بلند ہو ۔ فی درخت ۱ فیونگ

ہشتم درخت لانگست

بشرح درخت منگوستین

واضح ہو کہ عرصہ دراز کے واسطے جمع اکثر ایک مرتبہ ہر بادشاہ کی سلطنت مین تشخیص ہوتی ہے اور درخت اور زمین جن پر شرح بالا ایک مرتبہ جمع تجویز ہوگئی وہ وہی جمع ہر سال ادا کرتے ہین اور یہ جمع پتہ پر بھی لکھی جاتی ہے (اور آمین تبدیلی بھی درمیان مین ہوتی تھی جب کبھی باعث خشکی یا غرقی کے درخت ضایع ہوجاتے تھے) جب تک دوسری جمع تجویز نہوا اور اس عرصہ مین کچھ لحاظ اس بات پر نہین ہوتا کہ کوئی درخت جدید قائم ہوا یا کوئی درخت کہنہ ضایع ہوا جب دوسری جمعبندی کا وقت آتا ہے تو شمار درختون کا از سر نو ہوتا ہے جو درخت اسوقت شمار جمعبندی سے سابق سے کم ہوتا ہی اوسکو کم جمعبندی مین کرتے ہین اور جو نیا تیار ہوتا ہے اوسکو شامل جمعبندی جدید کرتے ہین بشرطیکہ درخت جدید اوس مقدار کے ہوجائین جنکے واسطے محصول مقرر ہے اور اگر اوس سے ابھی کم ہون تو اونپہ محصول تجویز نہین ہوتا

دفعہ دوم

زمین نشیب و فراز جو درختہاے مارواے آٹھ قسم مذکورۂ ذیل کے لگے ہون اون پر محصول سالانہ جو درختون پر تجویز ہوا ہے بشرح ذیل لیا جائیگا ۔

اول درخت سنگترہ

پانچ قسم کے (یعنی سوم کیووان وسوم لیک بانگ وسوم آلی پروت ۱ وسوم کاو سنگو)

جنکے تنہ چھہ نگیہ سطح زمین ہون متصل زمین کے یا اس مقدار سے زیادہ ہون فی دس درخت ۱ فیونگ

تمام باقی قسم کے درخت سنگترہ مقدار مذکورۂ بالا کے ہون فی پندرہ درخت ۱ فیونگ

دوم درخت جیک فروت

تنہ درخت چھہ کام سطح ہوا و زمین سے دو سوک یا زیادہ بلند ہو فی پندرہ درخت ۱ فیونگ

سوم درخت براد فروت

لشرح درخت جیک فروت

چہارم درخت میک فای

تنہ درخت چار کام سطح ہوا و زمین سے دو سوک یا زیادہ بلند ہو فی بارہ درخت ۱ فیونگ

پنجم درخت امرود

تنہ درخت دو کام سطح ہوا و زمین سے ایک کب یا زیادہ بلند ہو فی بارہ درخت ۱ فیونگ

ششم درخت ساٹون

تنہ درخت چھہ کام سطح ہوا و زمین سے دو سوک یا زیادہ بلند ہو فی پانچ درخت ۱ فیونگ

ہفتم درخت ومٹان

تنہ درخت چار کام سطح ہوا و زمین سے دو سوک یا زیادہ بلند ہو فی پانچ درخت ۱ فیونگ

ہشتم درخت سیب

فی ایک ہزار درخت ۱ سالنگ اور ۱ فیونگ

دفعہ سوم

چھہ قسم کے درخت بار دار مذکورۂ ذیل جب زمین نشیب و فراز پر لگے ہون اور ایسی جگہ نہون جہان جمعبندی عرصہ دراز تک کی تجویز ہوئی ہے جیسا دفعہ اول مین مذکور ہے تو اون پر محصول سالانہ حسب تفصیل ذیل لگایا جاتا ہے —

درخت انبہ —	فی درخت ۱ فیونگ
درخت تمرہندی —	فی دو درخت ۱ فیونگ
درخت سیب کستارو —	فی بست درخت ۱ فیونگ

درخت کیلہ — فی پچاس درخت ۱ فیونگ

درخت سری وین یعنی انگور جو لکڑی پر چڑھے ہوں — فی بارہ درخت ۱ فیونگ

درخت پیرو وین یعنی انگور فی بارہ درخت ۱ فیونگ

دفعہ چہارم

زمین نشیب و فراز جہاں فصلی چیز بوئی جاتی ہے اوسپر فی رای بشرح ایک سالنگ اور ایک فیونگ فی فصل لیا جاتا ہے —

اور جس زمین کا پٹہ خارج ہو جاتا ہے اوسپر محصل یعنی نایروانگ محصول بشرح تین سالنگ اور ایک فیونگ لیا جاتا ہے —

جو زمین عرصہ دراز کی جمعبندی میں ہو اور اوسپر درختہائے باردار ابنہ قسم مذکورہ دفعہ اول لگے ہوں اوسپر محصول دو سالنگ کا فی قطعہ زمین نایروانگ کو دیا جائیگا —

دفعہ پنجم

زمین نشیب و فراز جسپر فصل کی چیز لگی ہو اوسکا محصول ایک سالنگ اور ایک فیونگ فی فصل دیا جائیگا —

اور اگر یہ زمین افتادہ ہے تو اوسپر محصول نہین لگے گا —

جو روپیہ بابت بندوبست عرصہ دراز کا آئیگا اوسکے پرکھنے کے واسطے ۶۰ کوڑی فی لگان لیا جائیگا مگر جو روپیہ بابت لگان سالانہ آئیگا اوسپر یہ کوڑی پرکھنے کی نہ لی جائیگی —

جس زمین کا محصول کسی قسم کا ادا ہوا ہے اور اوسپر اور کوئی محصول نہین لگے گا —

مہر دستخط شاہزادہ کردم ہلوانگ ونگ دہراج سندہ

مہر دستخط راجہ سومدت چان فیا پارام مہابجے نیت

مہر دستخط راجہ چان فیا سری سوری ونگسی ساہا فراکلاہوم

مہر دستخط راجہ چان فیا فراکلانگ —

مہر دستخط راجہ چان فا ہوم موراٹ

مہر دستخط ہنری السس پارکس

منظور ہوا

دستخط جان بورنگ

قواعد پرمٹ

دفعہ اول

ایک چوکی پرمٹ مقام بانگ کوک مین طیار ہوگی متصل لنگرگاہ کے اور ملازم وہان کے نو بجے صبح سے تین بجے سہ پہر تک رہا کرینگے کاروبار پرمٹ ان گھنٹونکے بیچ مین ہوا کریگا جن لوگون کے اہتمام سے اسباب جہاز اوتارا اور چڑھایا جائیگا اون لوگون کو طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک رہنا ہوگا۔

دفعہ دوم

اہلکاران ماتحت پرمٹ کے ہر جہاز پر مامور کیے جائینگے اونکی تعداد حد و نہین ہوگی اور اونکو اختیار ہوگا چاہین جہاز پر رہین اور چاہین کشتی ملحقہ جہاز پر قیام کرین اور جو اہلکاران پرمٹ مقام جہاز پر تعینات رہین گے اونکو اختیار رہے چاہین جہاز پر رہین اور چاہین کشتیون کے ہمراہ جنپر اسباب اوترتا ہے رہین۔

دفعہ سوم

لادنا اور خالی کرنا جہاز کا اسباب سے چاہیے کہ طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک ہوا کرے۔

دفعہ چہارم

تمام اسباب جو جہاز پر لادا جائیگا یا جہاز سے اوتارا جائیگا اوسکی تلاشی اور اوسکا روۂ اہلکار پرمٹ اور اطلاعیابی معمولی روز روشن مین بارہ گھنٹہ کے اندر کرینگے اور طریق اطلاع دہی اور تلاشی فیمابین صاحب کونسل انگریزی اور مہتمم پرمٹ کے تجویز ہوگا۔

دفعہ پنجم

محصول متجایان انگریزی سکہ تکال مین ادا کرینگے اور نیز سکہ دیگر مین مثل مدکی وغیرہ اوقیمت

اس سکہ غیر کی صاحب کونسل اور افسران سیامی جو مجاز اسکے ہونگے تجویز کرینگے اور سیامی گورنمنٹ کو اختیار حاصل رہے گا جسکو چاہین محصول لینے کے واسطے مامور کرین۔

دفعہ ششم

تحصیل محصول بابت ہر رکھنے روپیہ محصول کے فی کاٹی یعنی تسکال کے دو سالنگ لیگا اور واسطے طیاری رسید وغیرہ کے چھ سالنگ لیا کرے گا۔

دفعہ ہفتم

صاحب مہتمم پیت اور صاحب کونسل انگریزی کو پیمانہ اور وزن ہر قسم کے دیے جائینگے تاکہ جب کچھ تکرار وزن یا پیمانہ اشیامین سوداگرون سے واقع ہو اوس سے رفع کرین۔

(مہر) دستخط شاہزادہ کرم ہلوانگ، وونگسا، وہراج سندہ

(مہر) دستخط راجہ سومدٹ چان فیا پا رام، ما بجے نیت

(مہر) دستخط راجہ چان فیا سری سُری وونگسی سماہا فرا کلاہوم

(مہر) دستخط راجہ چان فیا فرا کلانگ

(مہر) دستخط راجہ چان فیا یوم موراث

(مہر) دستخط ہنری الیس پارس

منظور ہوا

دستخط چان بوزنگ

نمبر ۱۱۶

عہدنامہ لگور سنہ ۱۸۳۱ عیسوی

عہدنامہ فیابین رابرٹ ابٹ سن صاحب رزیڈنٹ سنگاپور پلو پنانگ اور ملاکا جو ملک قیدہ مین آئے اور چوفیا لگور سے تامرات جو تحت حکومت سومدٹ فراقوت تھی چوبیوہوسا حاکم اعلی ملک کلان سری ایوتیہیا یعنی سیام کا ہے۔ درباب شرط سوم عہدنامہ جو فیابین سومدٹ فراقوت تھی چوبیوہوسا حاکم اعلی ملک کلان سری ایوتیہیا اور گورنمنٹ انگریزی کے قرار پایا تھا اب یہ وعدہ

فیمابین طرفین معاہدہ یعنی چوفیا للگور سے تامرات اور رابرٹ ایبٹ سن صاحب رزیڈنٹ سنگاپور پیلو پنانگ اور ملاکا کے درباب حدبندی علاقۂ اضلاع ویلی اور ملک قیدہ کے ہوتا ہے کہ حدبندی مذکور بتفصیل ذیل قرار پائی یعنی مقام سماتون سے بسمت کنارۂ جنوبی سونگی کولاوہ ایک آتے دریاے پرائی کی طرف چلکر ایک مقام تک جو بفاصلہ دس اور لونگ بجانب مشرق دریاے سونگی دیوا ہولو کے سر اور رونما سے نیچے وسط دریاے پرائی سے ہوکر دہان دریاے سونگی سنتنگ پھر سونگی سنتنگ کے اوپر چڑھکر سیدھی راہ مشرق کی طرف چلکر اور کوہ بکٹ مورا تا جم ہوکر کوہ مذکور کے اوس پہاڑ پر جو بنام بکٹ مرتور مشہور ہے ہوکر ایک مقام تک ہو بجانب کنارۂ شمالی دریاے کریان پانچ اور لونگ اوپر اور مشرق کیطرف بکت تنگال کے واقع ہو مقرر کیجاے اور یہ اقرار ہوتا ہے کہ خشت یا پتھر کے پیلپایہ ایک مقام حدبندی۔ ماتول اور دوسرا حدبندی دریاے پرائی اور تیسرا حدبندی دریاے کریان پر قائم ہون۔

دو نقل اس عہدنامہ کی لکھی گئی اور ان پر مہر ہنوبل انگریزی کمپنی کی اور دستخط رابرٹ ایبٹ سن صاحب رزیڈنٹ سنگاپور پیلو پنانگ اور ملاکا کے اور چھاپ یا مہر چوفیا للگور سے تامرات کے ہوئین ایک ایک نقل ہر دو فریق معاہدہ کے پاس رہے گی اور یہ عہدنامہ تین زبان ہین یعنی سیامی و ملایا و انگریزی ہین روز چہارشنبہ تاریخ ۲ ماہ نومبر ۱۸۲۶ع مطابق ۱۲ تنزل ماہتاب کے گیارہوین مہینے کی ۱۱۹۳ سال کوک ہین لکھے گئے

دستخط آرابٹ سن
رزیڈنٹ سنگاپور جزیرہ پرنس اف ویلس و ملاکا
دستخط جیمس لو
اسسٹنٹ رزیڈنٹ و مترجم

ایسٹ انڈیا کمپنی
مہر

چھاپ
راجہ لگور

ختم شد جلد اول

تتمۂ جلد اول

اسناد ذیل بابت جاگیر لارڈ کلایو صاحب کے ہین جنکا ذکر شروع کتاب کے صفحہ مین درج ہے اور نیز استاد جنکی رو سے جاگیر مذکور بنام کمپنی منتقل ہوئی —

اول سند بابت نصب کرنیل کلایو

شاہنشاہ

بروز شنبہ تاریخ ۱۲ ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۲ جلوس میمنت مانوس و ۱۱۷۱ ھ ہیچ رسالہ رئیس الروسا امیر الامرا مصدر شان و مرتبت واقف طریق سخاوت و دولت آگاہ مرتبت مذہب و سلطنت حامل نیزہ پروی و عظمت رونق مسند شان و شوکت حامی سلطنت و رجایا منبع حکومت و تزاید سلطنت ہادی فتح ممالک جہان قاسم حیات مصلحت واقف اسرار حکومت و آگاہ فنون رازدانی نیر تابندہ راستی و ایمانداری روشنی مشعل دیانت و امانت واقف مصلحت شاہنشاہی آگاہ اسرار دوستی و یکتا دلے حاکم سیف و قلم منتظم امور زمین نہیں خوانین بلند و مکان رکن رکین ذیشان معتمد الیہ شجاعان مذہب فخر مہابوران سیف جنگ منتظم امور سلطنت ابد پیوند ناصح دانائی باہرہ و دولت قاہرہ مورد استحاد و عزت مصدر رزینت و ہوشیاری رکن سلطنت سلیمان قاسم شوکت و شان سنجشی السلطنت امیر الامرا شجاع السلطنت ہزبر الملک محمد احمد خان بہادر ہزبر جنگ سپہ سالار افواج فخر نصرت ہزبر ہند مہابت جنگ کے —

اورہیچ عہدہ وقایع نگاری کمپنی خاندان حضور شاہنشاہی سکھ لال کے —

یہ لکھی گئی حکم والا سے شرف نفاذ پایا کہ کرنیل کلایو ایک ولایتی اورپ کو منصب شش ہزاری اپر پنج ہزار سوار مع خطاب زبدۃ الملک ناصر الدولہ بہادر ثابت جنگ کے عنایت ہو

بتاریخ ۱۰ ماہ ربیع الثانی سنہ جلوس اصل یادداشت سے نقل ہوا —

نمونۂ دستخط

بنام رئیس الروسا و امیر الامرا مصدر شان و شوکت حکم ہوا کہ وقایع

ہین درج ہو —

بموجب وقائع کے
ختم ہوا

بموجب
منتظم الدولہ کے
مورد

منصب شش ہزاری
پنج ہزار سوار

بتاریخ مذکور بالا و ماہ و سنہ جلوس میمنت مانوس تحریر ہوا

سنہ ۱۱۶۱
غلام عالمگیر شاہ جنگ آزما جمشید شان
ثابت جنگ زبدۃ الملک سپہ سالار فوج
مہابت جنگ ہزبر ہند محمد احمد خان بہادر
ہزبر جنگ سخبشی السلطنت امیر الامرا ہزبر الملک
سنہ ۴

سنہ ۱۱۶۷
غلام عالمگیر شاہ جنگ آزما
سکھ بیل
سنہ ۱

نمبر ۹۰

پروانہ نواب شجاع الملک حسام الدولہ میر محمد جعفر خان بہادر صابت جنگ بنام پریسیڈنٹ اور کونسل کلکتہ

کونسل ملک التجاران انگریزی کمپنی کو واضح ہو کہ چونکہ امیر الامرا زبدۃ الملک نصیر الدولہ کرنیل کلیوٹ ثابت جنگ بہادر کو منصب شش ہزاری و پنج ہزار سوار حضور شاہنشاہی سے عطا ہوا ہے اور اوسنے ہمارے ساتھ فرط اتحاد و نہایت مضبوطی سے کوشش بیچ حفاظت ممالک شاہنشاہی کے کی بالعوض اوسکے پرگنہ کلکتہ وغیرہ متعلق چکلہ ہوگلی وغیرہ سرکار ست گاؤں وغیرہ متعلق خالصہ شریفہ و جاگیر تعدادی دو لاکھ بائیس ہزار روپیہ سوا چھ سو اسی روپیہ کسر سے زیادہ جو کمپنی انگریزی کو موجب سند دیوانی کے بطور زمینداری شروع ماہ پوس سنہ ۱۱۶۴ بنگالہ سے ملا ہے فصل ربیع سنہ ۱۱۶۵ بنگالہ جاگیر امیر الامرا مذکور کی قرار پائی تمکو لازم ہے کہ شخص مذکور کو جاگیر دار اوس جگہ کا سمجھو اور جس طرح تم مالگذاری گورنمنٹ قسط بقسط خزانہ عامرہ میں اور جاگیر میں سابق داخل کرکے سید مہری داروغہ و مشرف اور خزانچی کی رسید لیتے تھے اوسیطرح جاگیر دار مذکور کو مالگذاری باقساط ادا کرکے رسید اوسکی لیتے رہو اور اس تحریر کے موافق تاکید جانکر تعمیل کرو فقط

المرقوم یکم ذیقعدہ سنہ ۶ جلوس مطابق ۱۳ ماہ جولائی سنہ ۱۷۵۹ء

(نشانی نواب)

تصدیق

جاری ہوا	کتاب دیوانی میں درج ہوا	کتاب حضور میں درج ہوا
(یہ دستخط رای رایان کے ہیں)	بتاریخ یکم محرم سنہ ۶ جلوس	بتاریخ یکم محرم سنہ ۶ جلوس
	(یہ دستخط سرکار دیوانی کے ہیں)	(یہ دستخط نواب کے منشی کے ہیں)

سوم

سند نواب بابت انتقال استمراری جاگیر لارڈ کلایو بنام کمپنی

کونسل اور سرداران انگریزی کمپنی و متمدیان حال و استقبال وجود ہریان و قانونگویان و مقدمان و رعیت و مزارعین و دیگر باشندگان پرگنہ جات کلکتہ وغیرہ واقع احاطہ سٹ گاؤن وغیرہ ضلع بنگالہ معلوم کرو مبلغ دو لاکھ بائیس ہزار نوسو اٹھاون روپیہ کسر سے زیادہ بموجب سند دیوانی و سند عطیہ شجاع الملک حسام الدولہ میر محمد جعفر خان بہادر مہابت جنگ ناظم صناع کی پرگنہ مذکورہ واقع چکلہ ہوگلی وغیرہ سرکار سٹ گاؤن وغیرہ زمینداری انگریزی کمپنی سے جاگیر بلاشرط بنام زبدۃ الملک نصیر الدولہ لارڈ کلایو بہادر کی مقرر ہوئی لہذا مطابق اوسکے اب پرگنہ جات مذکور بطور جاگیر بلاشرط بنام زبدۃ الملک مسطور بتاریخ سولہ ماہ مئی سنہ ۱۷۶۵ع مطابق ۱۴ ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۱۷۸ھ سے تاریخ ۱۶ ماہ مئی سنہ ۱۷۷۵ع مطابق ۸ ربیع الاول سنہ ۱۱۸۸ھ تک یعنی میعاد دس سال تک منظور ہوئی منجملہ اس میعاد کے ایک سال اب تک گذر گیا ہے اور نو سال باقی ہین اس عرصہ تک پرگنہ جات مذکور بطور جاگیر بلاشرط بنام زبدۃ الملک مسطور قائم اور برقرار رہینگے بعد انقضا اس میعاد کے وہ منتقل بطور جاگیر بلاشرط اور معافی دوامی بنام کمپنی ہوجائینگے اور اگر خدانخواستہ زبدۃ الملک مذکور اس میعاد کے قضا کرے گا تو فورا بعد وفات اوسکے پرگنہ جات مذکور منتقل بنام کمپنی مذکور ہونگے لانعم کہ نعم زبدۃ الملک مذکور کو تا میعاد معینہ اور اوسکے کمپنی کو جاگیردار بلاشرط تصور کرکے مالگزاری پرگنہ جات مذکور حسب قاعدہ دیا کرو فقط

المرقوم ۲۳ ماہ جون سنہ ۱۷۶۵ع مطابق ۳ ماہ محرم سنہ ۱۱۷۹ ہجری

دستخط ای اسٹیفنس

پروٹیر نل سکرتری

چہارم

فرمان شاہ عالم بادشاہ بمنظوری انتقال دوامی جاگیر لارڈ کلایو بنام کمپنی

چونکہ ایک سند مہری نواب نجم الدولہ بہادر بمضمون ذیل حضور مین گذری کہ مبلغ دو لاکھ بائیس ہزار

نوسو اٹھاون روپیہ کسر سے زیادہ موجب سند دیوانی و سند عطیۂ شجاع الملک حسام الدولہ امیر محمد جعفر خان بہادر پرگنہ جات کلکتہ وغیرہ سرکار ستگاؤن وغیرہ ضلع بنگالہ بہشت زمین زمینداری انگریزی کمپنی ہے جاگیر بلاشرط بنام زبدۃ الملک نصیر الدولہ لارڈ کلایو بہادر کے مقرر ہوئے لہذا مطابق اوسکے پرگنہ جات مذکور بطور جاگیر بلاشرط بنام زبدۃ الملک مسطور بتاریخ ۱۶ ماہ مئی سنہ ۱۷۶۴ عیسوی مطابق ۱۴ ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۱۷۷ ھ سے میعاد دس سال تک بنام زبدۃ الملک مذکور منظور ہوئی اور بعد انقضا اس میعاد کے بنام کمپنی بطور جاگیر بلاشرط منتقل ہونگی اور اگر زبدۃ الملک مذکور نے اندراس میعاد کے وفات کی تو بعد وفات اوسکے فوراً بنام کمپنی منتقل ہونگے فقط اور چونکہ سند مذکور کی منظوری اس وقت خوش مین حضور سے ہوگئی اسواسطے فرمان واجب الاذعان شرف نفاذ پاتا ہے کہ بنظر وفاداری انگریزی کمپنی اور زبدۃ الملک مذکور جاگیر مسطور حسب منشاے سند مزبور منتقل اور مستحکم ہوئی ہے لہذا لازم کہ متصدیان حال و استقبال وجود بہریان و قانونگویان و معتمدان ورعیت و مزارعین و دیگر باشندگان پرگنہ جات کلکتہ وغیرہ واقع سرکار ستگاؤن وغیرہ زبدۃ الملک مذکور کو اندرمیعاد مقررہ کے اور بعد ازان کمپنی مسطور کو بطور جاگیر دار بلاشرط تصور کرکے مالگزاری پرگنہ جات حسب قاعدہ ادا کرتے رہین فقط

المرقوم ۲۴ ماہ صفر سنہ جلوس مطابق ۱۲ ماہ اگست سنہ ۱۷۶۵ عیسوی

مضمون ضمن

مطابق اوس پرچہ کے جسپر دستخط خاص حضور کے ہوئے ہین فرمان شاہی شرف نفاذ پاتا ہے کہ چونکہ مبلغ دو لاکھ بائیس ہزار نوسو اٹھاون روپیہ کسرے زیادہ پرگنہ جات کلکتہ وغیرہ سرکار شدگان وغیرہ زمینداری انگریزی کمپنی سے بطور جاگیر بلا شرط بنام زبدۃ الملک نصیر الدولہ لارڈ کلایو بہادر بموجب سند دیوانی و سند عطیۂ ناظم ضلع مقرر ہوے ہین بنظر استحاد زبدۃ الملک مسطور حضور شوند ہوکر منظوری پرگنجات مذکور کے واسطے میعاد دس سال کی فرماتے ہین یہ میعاد ۱۶ ماہ مئی سنہ ۱۸۶۴ مطابق ۱۴ ماہ ذیقعدہ ۱۲۷۸ ہجری سے شروع ہوگی اور بنظر استحاد انگریزی کمپنی حضور نے پرگنجات مذکور بعد انقضاے میعاد مزبور بطور جاگیر بلا شرط و دوامی اونکو عطا فرمائے اور اگر زبدۃ الملک مسطور اندر میعاد معینہ کے قضا کریگا تو پرگنجات فوراً منتقل بنام انگریزی کمپنی کے بعد وفات اوسکے ہو جاوینگے۔

مقام فورٹ ولیم بتاریخ ۳۰ ماہ ستمبر سنہ ۱۸۶۵ء

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط الگزندر کیمبیل ایس سی

تمام شد تتمۂ جلد اول

عہدنامجات

واقرارنامجات وعطایاے سند سرکار کمپنی انگریز بہادر وملکۂ معظمہ شاہنشاہۂ انگلستان وہندوستان

باوالیان ملک وراجگان ونوابان وروساے اندرونی وبیرونی وحدود ملک ہند وغیرہ

جو حسب الایماے گورنمنٹ

جناب سی یو ایچیسن صاحب بہادر سابق سکرٹری آف انڈیا حال چیف کمشنر لاہور نے

ہنگام سکرٹری سات جلدون مین ترتیب تالیف واسطے گورنمنٹ کے کیا منجملہ اوسکے

جلد دوم

جسمین عہدنامجات واقرارنامجات وعطایاے سند متعلقہ اضلاع شمالی

ومغربی ہندوستان دہلی ورام پور وفرخ آباد وبنارس واودہ ونیپال

وپنجاب وممالک سرحدی پنجاب وغیرہ مین

حسب الایماے منشی نولکشور صاحب مالک ومہتمم مطبع مذکورہ کے پنڈت کنہیا لال صاحب منصرم علاقۂ راجپوتانہ وہونگلہ

رئیس امیٹھی نے ترجمہ اسکا زبان اردو مین فرمایا اور بحفظ حقوق ترجمہ بموجب ایکٹ ۱۸۴۷ء

مطبع منشی نول کشور واقع لکھنؤ مین چھپی

۱۸۶۶ء

فہرست

جلد دوم حصۂ اول

عہدنامجات، واقرارنامہ متعلق اضلاع مغربی وشمالی

ملک اودھ ونیپال

نمبر		صفحہ
	دہلی	
۱	تجویزین ہجوزہ شاہ عالم ۲۲- نومبر ۱۷۶۴ء	
	شہ الطاف واسطے تحریر بادشاہ کے ۶- دسمبر ۱۷۶۴ء	
	فرمان لکھا منجانب بادشاہ ۲۹- دسمبر ۱۷۶۳ء	
	رامپور	
۲	عہدنامہ درمیان وزیر شجاع الدولہ اور روہیلا سردار ان	
	اقرارنامہ دیا ہوا حافظ رحمت خان وزیر کا ۱۳- جون ۱۷۷۴ء	
۳	عہدنامہ ساتہ نواب شجاع الدولہ کے ۔ اکتوبر ۱۷۷۳ء	
۴	اقرارنامہ ساتہ نواب فیض اللہ خان کے ۔ ایضاً سنہ کو	
۵	عہدنامہ درمیان نواب وزیر الملک آصف جاہ وغیرہ	
	وکمپنی انگریزی ۲۹- نومبر ۱۷۹۴ء	
۶	عہدنامہ ذمہ داری انگریز کمپنی درمیان وزیر الملک آصف	
	جاہ بہادر اور نواب احمد علیخان بہادر ۱۴- دسمبر ۱۷۹۴ء	
	عہدنامہ درمیان نواب احمد علیخان بہادر ونواب وزیر الممالک	
	آصف جاہ بہادر کے ۔ ۳۰- دسمبر ایضاً	
	اقرارنامہ درمیان نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر	
	وایسٹ انڈیا کمپنی کے ۔ ایضاً	
۷	اقرارنامہ محررہ نواب محمد سعید خان ۲۱- اگست ۱۸۰۱ء	
۸	اقرارنامہ محررہ نواب محمد یوسف علیخان ۔ ۱۰- اپریل ۱۸۵۵ء	
۹	سند جسکی رو سے چند مواضع نواب صاحب کو عطا ہوئے ۱۳- جنوری ۱۸۶۶ء	
نمبر	خولیطہ مرقومہ نواب رام پور بنام نواب لفٹنٹ گورنر جنرل بہادر	
۱۰	سند بنسبت گدی نشینی ۔ ۔ ۔

آٹھ لاکھ اور پچاس ہزار روپیہ سے دیجاوے گی ازبل کمپنی گورنمنٹ کو قرض دیا گیا تھا۔ ۲۸۔ نومبر ۱۸۱۶ء

۳۹ عہدنامہ ساتھ وزیرالودہ کے واسطے منتقل کرنے ضلع جیری گڈھ کے سرکار انگریزی کو۔ یکم مئی ۱۸۱۷ء

۴۰ اقرارنامہ ساتھ بادشاہ اودھ کے بنسبت ایک قرضہ کے جو اودھ نے گورنمنٹ انگریزی کو دیا تھا۔ ۳۰۔ ستمبر ۱۸۱۸ء

۴۱ اقرارنامہ ساتھ بادشاہ اودھ کے بنسبت ایک قرضہ کے جو اودھ نے گورنمنٹ انگریزی کو دیا تھا۔ ۸۔ مئی ۱۸۲۵ء

۴۲ عہدنامہ ساتھ بادشاہ اودھ کے بنسبت ۳ لاکھ روپیہ جو اضافہ جمع ہوا جسکا سود غربا بی لکھنؤ کو دیا جاوے۔ ۱۲۔ دسمبر ۱۸۳۳ء

۴۳ عہدنامہ درمیان ایسٹ انڈیا کمپنی اور بادشاہ اودھ کے مرقومہ۔ ۱۸۔ ستمبر ۱۸۳۶ء

۴۴ دستاویز اقرارنامہ ساتھ بادشاہ اودھ بنسبت ایک رقم جو واسطے دوام کے قرضہ دیا گیا۔ ۲۲۔ نومبر ۱۸۳۶ء

۴۵ دستاویز امانت نامہ نوشتہ بادشاہ اودھ بنام افسران ازبل کمپنی گورنمنٹ کے۔ ۲۳۔ نومبر ۱۸۳۹ء

۴۶ دستاویز امانت نامہ نوشتہ بادشاہ اودھ کا بنام ازبل کمپنی بنسبت اسپتال جو لکھنؤ میں قائم ہوا تھا۔ ۲۶۔ جنوری ۱۸۴۰ء

نیپال

۴۷ عہدنامہ تجارت ساتھ نیپال کے۔ یکم مارچ ۱۸۹۲ء

۴۸ عہدنامہ اتحاد ساتھ راجہ نیپال کے۔ ۳۰۔ اکتوبر ۱۸۱۵ء

۴۹ عہدنامہ صلح ساتھ راجہ نیپال کے۔ ۳۰۔ اکتوبر ۱۸۱۶ء

۵۰ یادداشت واسطے دینے ترائی راجہ نیپال کو۔ ۸۔ دسمبر ۱۸۱۶ء

۵۱ کاغذات جو دربار سے آئی بنسبت دی دینے نہ کون کے۔ ۲۰۔ جنوری ۱۸۱۷ء

۵۲ اقرارنامہ مہاراجہ نیپال رزیڈنٹ کو۔ ۶۔ نومبر ۱۸۳۶ء

۵۳ اقرارنامہ دستخطی ۵۴ سرداران نیپال کا۔ ۲۔ جنوری ۱۸۴۱ء

۵۴ عہدنامہ درمیان ایسٹ انڈیا کمپنی راجہ نیپال کے۔ ۱۰۔ فروری ۱۸۵۵ء

۵۵ عہدنامہ ساتھ راجہ نیپال بسبت عطائے قبل ترائی کی اراضیات مہاراجہ کو یکم۔ نومبر ۱۸۱۶ء

حصہ دوم جلد دوم

پنجاب

۵۶ عہدنامہ دوستی ازبل ایسٹ انڈیا کمپنی و سرداران پنجاب سکھ و فیصلہ۔ یکم جنوری ۱۸۰۶ء

۵۷ عہدنامہ ساتھ راجہ لاہور کے۔ ۱۴۔ ۱۸۰۶ء

۵۸ ترجمہ کاغذ جو جناب گورنر جنرل بہادر نے مہاراجہ رنجیت سنگھ کو حوالہ فرمایا۔ ۳۱۔ اکتوبر ۱۸۳۱ء

۵۹ عہدنامہ ساتھ مہاراجہ رنجیت سنگھ۔ ۲۶۔ دسمبر ۱۸۳۲ء

۶۰ ایضاً تتہ واسطے قائم کرنے محصول اوپر دریاے سندھ کے۔ ۲۹۔ ۱۸۳۲ء

۶۱ اقرارنامہ ساتھ گورنمنٹ لاہور کے بنسبت محصول کے جو لیا جاویگا اوپر اوس مال کے جو دریاے ستلج و سندھ ہو کے جاوے گا۔ ۱۹۔ مئی ۱۸۳۸ء و ۱۸۳۹ء

۶۲ عہدنامہ جو ساتھ مہاراجہ کھرک سنگھ کے ہوا۔ ۲۶۔ جون ۱۸۴۰ء

۶۳ عہدنامہ ساتھ مہاراجہ رنجیت سنگھ و شاہ شجاع الملک کے۔ ۲۵۔ جولائی ۱۸۴۱ء

۶۴ اشتہار مجاریہ گورنر جنرل ہند۔ ۱۳۔ دسمبر ۱۸۴۵ء

۶۵ عہدنامہ سات راجہ لاہور۔ ۹۔ مارچ ۱۸۴۶ء

۶۶ شرائط اقرارنامہ ساتھ دربار لاہور مرقومہ۔ ۱۱۔ مارچ ۱۸۴۶ء

۶۷ ایضاً ایضاً مرقومہ۔ ۱۶ دسمبر ۱۸۴۶ء

۶۸ شرائط جو عطا ہوے اوپر منظور کئے مہاراجہ دلیپ سنگھ کے۔ ۱۹۔

صوبجات ستلج اور علاقہ دہلی

۶۹ ترجمہ اطلاع نامہ جو لکھا گیا سرداران ملک مالوہ و سرہند کنارے دریاے ستلج کو۔ ۳۔ مئی ۱۸۰۹ء

۷۰ اشتہار مجاریہ بنام سرداران سکھ۔ ۲۲۔ اگست ۱۸۱۱ء

۷۱ سند بنام راجہ قوم سنگھ پٹیالہ واسطے پرگنہ ممیلی۔ ۲۰۔ اکتوبر ۱۸۱۵ء

۷۲ ایضاً ایضاً واسطے تھکرائی بگھاٹ اور جگت گڈھ۔ ۲۰۔ اکتوبر ۱۸۱۵ء

۷۳ سند بنام راجہ قوم سنگھ پٹیالہ۔ ۲۲۔ ستمبر ۱۸۴۶ء

۷۴ سند عطیہ گورنر جنرل بہادر بنام مہاراجہ صاحب پٹیالہ۔ ۵۔

۷۵ سند بنسبت پرگنہ ہاے کمبودہ اور بدہونا عطا کردہ مہاراجہ صاحب پٹیالہ کو۔

۷۶ سند بنسبت مہاراجہ صاحب پٹیالہ کو۔

۷۷ سند راجہ جیند کو۔ ۲۲۔ ستمبر ۱۸۴۶ء

۷۸ ایضاً ایضاً کو عطا کردہ گورنر جنرل بہادر۔ ۵۔ مئی ۱۸۴۶ء

۷۹ سند بنام راجہ جیند

۸۰ سند پرگنہ بدہونا واقع ضلع جھجھر عطیہ راجہ جیند کو

۸۱ سند عطیہ راجہ نابھا کو۔ ۵۔ مئی ۱۸۴۶ء

۸۲ سند بنسبت راجہ ایضاً

۸۳ سند بنسبت پرگنہ کمبودہ اور بدہونا واقع ضلع جھجھر

۸۴ سند بنسبت نواب بلیر کوٹلا کو

۸۵ سند عطیہ عبدالمجید خان کو۔ ۴۔ مئی ۱۸۴۶ء

۸۶ سند علیہ اسد اللہ خان صاحب عیمان بہادر — ۴ — مئی ۱۸۵۶ء

۸۷ پروانہ بنام امجد بخش خان بہادر — ۴ — مئی ۱۸۵۶ء

۸۸ سند علیہ فتح سنگھ ناہن کو — ۱۲ ستمبر ۱۸۵۱ء

۸۹ سند علیہ راج فتح پرکاس ناہن کو — ۵ — ستمبر ۱۸۳۳ء

۹۰ سند راجہ مہاراجہ بلاسپور کو — ۶ — مارچ ۱۸۵۶ء

۹۱ سند عطیہ علاقہ راجہ جگجیت چند بلاسپور کو — ۲۱ — اکتوبر ۱۸۴۰ء

۹۲ سند عطیہ راجہ رام سنگھ واسطے مقام ہندور — ۲۰ — اکتوبر ۱۸۵۶ء

۹۳ سند راجہ رام سنگھ واسطے ٹھکرائی بورکی کے — "

۹۴ سند عطیہ ضلع ملاور بنام راجہ رام سنگھ بالاگڈھ کو — ۲۹ — اکتوبر ۱۸۵۱ء

۹۵ سند عطیہ بنسبت علاقہ بالاگڈھ مع خطاب راجہ اگرسنگھ کو — ۹ — نومبر ۱۸۲۶ء

۹۶ سند بنام مہندر سنگھ ٹیکا مقام سباہر — ۶ — نومبر ۱۸۵۶ء

۹۷ سند عطیہ انا سنسار سنگھ بنسبت خبر ٹھکرائی کیونتل — ۶ — ستمبر ۱۸۵۱ء

۹۸ سند ثانی بنام رانا سنسار سنگھ — ۱۱ — ستمبر ۱۸۵۶ء

۹۹ سند عطیہ پرگنہ پونر بنام رانا سنسار سنگھ — ۵ — اپریل ۱۸۳۳ء

۱۰۰ سند عطیہ بحق رانا جگت سنگھ باگھل — ۳ — ستمبر ۱۸۵۶ء

۱۰۱ سند عطیہ ٹھکرائی جوبل رانا پورن چند جوبل کو — ۱۸ — نومبر ۱۸۵۶ء

۱۰۲ سند عطیہ رودر پال بدجی کو — ۴ — ستمبر ۱۸۵۶ء

۱۰۳ سند عطیہ ٹھکرائی بدجی رانا رن بہادر کو — ۱۰ — جولائی ۱۸۴۵ء

۱۰۴ سند بنسبت ٹھکرائی کمہرسین رانا ہرسنگھ کو — ۷ — فروری ۱۸۶۲ء

۱۰۵ سند عطیہ رانا بھوپ سنگھ کو ٹھہر کو — ۳۰ — ستمبر ۱۸۵۶ء

۱۰۶ سند عطیہ گوبردھن سنگھ دھامی کو — ۴ — ستمبر ۱۸۵۶ء

۱۰۷ سند عطیہ مہندر سنگھ کو — ۴ — ستمبر ۱۸۵۶ء

۱۰۸ سند عطیہ دلیپ سنگھ بکساٹ کو — ۳۱ — جنوری ۱۸۶۲ء

۱۰۹ سند عطیہ ٹھاکر چک راج بلبن کو — ۲۱ — ستمبر ۱۸۵۶ء

۱۱۰ سند عطیہ ٹھاکر سنسار وسیلوک کو — ۴ — ستمبر ۱۸۵۶ء

۱۱۱ سند عطیہ مان جنوسجا کو — ۴ — ستمبر ۱۸۵۶ء

۱۱۲ سند بنسبت ٹھکرائی تارک ٹھاکر جھوبوا — ۳۱ — جنوری ۱۸۶۹ء

۱۱۳ سند عطای ٹھکرائی مدک ٹھاکر ریبت منگھ پور ٹھاکر کرم سنگھ — ۲۰ — جون ۱۸۴۳ء

۱۱۴ سند عطیہ ٹھاکر رائے منگری دلو نہر کو —

۱۱۵ سند عطیہ ٹھکرائی منگل رانا ہادر سنگھ منگل گو — ۲۰ — دسمبر ۱۸۵۱ء

۱۱۶ سند عطیہ ٹھکرائی درگوئی انا سنس رام کو

بہاولپور

۱۱۷ عہدنامہ درمیان ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اور نواب بہاول خان بہادر کو — ۲ — فروری ۱۸۳۳ء

۱۱۸ شرائط اضافیہ ایضاً — ۵ — مارچ ۱۸۳۵ء

۱۱۹ تفصیل محصول جو لیا جاویگا اور پرناؤں کے جو اوپر دریائے ستلج اور سندھ کے چلیں گی — ۱۱ — اکتوبر ۱۸۳۸ء

۱۲۰ محصول مجوزہ واسطے آمد و رفت کشتیان تجاران — ۵ — اگست ۱۸۴۸ء

۱۲۱ اقرارنامہ بنسبت لینے محصول اور مال سوداگری کے جو بہاولپور کے علاقہ سے جاوے — ۱۱ — ستمبر ۱۸۳۳ء

۱۲۲ عہدنامہ درمیان ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اور نواب بہاول خان بہادر نواب بہاولپور — ۵ — اکتوبر ۱۸۳۳ء

۱۲۳ اقرارنامہ محمد صادق خان بابت استعفا دعوی تخت بہاولپور

کشمیر اور صوبجات اوس پار ستلج کی

۱۲۴ عہدنامہ درمیان گورنمنٹ انگریز و مہاراجہ گلاب سنگھ — ۱۶ —

۱۲۵ سند مہاراجہ نہیر سنگھ کشمیر — ۵ — مارچ ۱۸۴۲ء

۱۲۶ سند بنسبت عطای علاقہ ہای بوندی اور بھولی راجہ نہیر سنگھ بہادر کپورتھلہ کو — ۱۵ — اپریل ۱۸۵۹ء

۱۲۷ سند راجہ کپورتھلہ

کشمیر

۱۲۸ سند بنسبت عطای مندی راجہ بلبیر سین مندی کو — ۲۴ — اکتوبر ۱۸۶۶ء

۱۲۹ سند بنسبت عطای علاقہ جمپا راجہ سری سنگھ کو — ۶ — اپریل ۱۸۴۶ء

۱۳۰ سند بنسبت عطای صوبہ پلیت سنگھ راجہ اوگر سنگھ کو — ۲۴ — اکتوبر ۱۸۴۶ء

۱۳۱ سند علیہ سردار شمشیر سنگھ سندھانوالا و راجہ تیج سنگھ کو

پشاور

۱۳۲ اقرارنامہ قوم ہوشمند بلیمز — جولائی ۱۸۵۳ء

۱۳۳ اقرارنامہ ساتہ قوم رانی زا — اگست ۱۸۶۲ء

۱۳۴ اقرارنامہ ساتہ ج — ۲۵ — نومبر ۱۸۵۳ء

۱۳۵ اقرارنامہ ساتہ جو کیہ — ۱۱ — جنوری ۱۸۵۴ء

۱۳۶ اقرارنامہ ساتہ علی آفریدی کو — دسمبر ۱۸۵۳ء

۱۳۷ اقرارنامہ ساتہ قوم بنر و تو

۱۳۸ اقرارنامہ ساتہ جو کیہ

۱۳۹ اقرارنامہ ساتہ قوم مہ

۱۴۲ اقرا

۱۴۳ اقرا

۱۴۴ اقرا

۱۴۵ اقرارنا

۱۴۶ اقرارنامہ سمانۂ نصیر پتہ - ۲ - اکتوبر ۱۸۷۶ء

دیرہ جات سرحد

۱۴۷ عہدنامہ سانم تیل قوم محمود وزیری - ۲۹ - جون ۱۸۶۱ء

کابل

۱۴۸ عہدنامہ ساتھ بادشاہ کابل کے - ۱۴ - جون ۱۸۵۷ء

۱۴۹ عہدنامہ ساتھ کورنمنٹ انگریزی اور دوست محمد خان والی کابل - ۳ -

۱۵۰ شرائط اقرارنامہ درمیان امیر دوست محمد خان اور جناب سرجان لارنس صاحب بہادر چیف کمشنر پنجاب - ۲۶ - جنوری ۱۸۶۳ء

اینڈکس یعنی تتمہ ستلج اطرف

اسندعطیۂ راجہ وزیر سنگھ فریدکوٹ کو - ۲۱ - اپریل ۱۸۴۳ء

گذارش

ازانجاکہ یہ کتاب لاجواب سب کے واسطے خصوص والیان ملک ہند کے لیے بہت کارآمد اور ہمیشہ کے واسطے والیان ملک اور اونکے وزیر و دیوان معتمد و کلانک نہایت مفید ہے علی الخصوص اونکو جنکی سرحد دوسری ریاست سے ملتی ہے لہذا خریداس سبب سے ہر دل عزیز کی جسکا زمانہ ایک مدت مدید اور عرصہ بعید سے مشتاق و آرزومند تھا بصرف کئی ہزار روپیہ کے انگریزی سے ترجمہ ہوئی ہے پہلے عالیجناب سری مہاراجہ دھراج والی ملک پٹیالہ دام اقبالہم سے ملازمان ریاست کے لیے کل مجموعہ یعنی ہر صفت جلد تقدیر ایک سو اجلاد کے جناب حکیم منشی عبدالنبی خانصاحب سررشتہ منشی سرکار ممدوح نے درخواست فرمائی جسکے شکریہ سے ہم فخر کرتے ہین

معہذا شکرگزاری جناب حلی القاب مہاراجہ مانسنگھ بہادر قائم جنگ بھی قابل فخر ہے کہ جناب ممدوح الیہم کی توجہ خاص سے کل راجہ صاحبان و اعاقدہ و اصاحبان ملک اودھ کے لیے قریب تین سو اجلاد مجموعہ ہر صفت جلد خرید فرماوینگے جس سے سب صاحبان مشتری خصال کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے جو کہ سرکارہای مشرح ذیل سے بھی خیرخواہ کو عقیدت حاصل ہے لہذا گذارش ہی کہ واسطے کارآمد راج و دیوان و معتمد و وکلا کے جسقدر جلدین خرید فرمانا مدنظر کیمیا اثر ہو اونکی نسبت انفاذحکم فرمایا جاوے تا بعد اوسکی ادای شکریہ سے اعزاز حاصل کیا جاوے ورنہ درصورت فروخت ہوجانا اس یوسف ہر دل عزیز عام کے اگر باقی زمین تو ندامت کا خیال ہے - فقط

جے پور	جودھپور	اودے پور	رام پور	حیدرآباد دکھن	برودہ	گوالیار - بنارس
لنبارو	چیتر پور	ریوان	محمود آباد عوف ٹونک	جاورہ	رتلام	اندور ملیسور
تانبہ	کپورتھلہ	کشمیر	جھینڈ	سرمور ناہن	بردوان	

العبد منشی نولکشور مالک کارخانہ مطبع اودھ اخبار مقام لکھنو مورخہ

یا یا جاجیل ۔ راجہ نیپال ۔

یا جیل ۔ ۱۱ ۔

ن جیل اور آشوجیل کو دینے ترائی راجہ نیپال

انتباہ

۔ آفریدی باری سے آئی جنسہ "

ہر چند پہلی جلد ہمارا راجہ نیپال راین ریاستون مذکورہ بالا سے کم و بیش ہوتی مگر جسقدر کہ سرکار فیض آثار معلی القاب جناب

۵۳ اقرارنامہ دستخطی ۵۴ سردار اراجب فرزند خاص دولت انگلشیہ منصور الزمان امیر الامرا مہاراج ادھراج راجیسر سری مہاراجہ راجگان

۵۴ عہدنامہ درمیان ایسٹ انڈیا کمپنی پٹیالہ دام ملکہ واقبالہ سے ہوئی نہین ہوئی اسواسطے یقینی امید ہے کہ متعدد جلدون کی

۵۵ عہدنامہ ساتھ راجہ نیپال بہت ۔ ۔ ۔

ترجمہ جلد دوم

منجملہ سات جلد کتاب

عہدنامجات و اقرارنامجات و سند سرکار شاہنشاہی انگلستان

و ہندوستان با والیان ملک و اجگان و نوابان و رؤسای

اندرونی محدودہ لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی

واودہ و نیپال و پنجاب

و ممالک سرحدی پنجاب

بنظر اسکے کہ غلطی نقشے مین درباب قبضہ علاقۂ انگریزی یہ امر ضروری معلوم ہوا کہ جو علاقے جس سال مین قبضۂ انگریزی مین آیا اوسکا بیان کیا جاوے مگر جو علاقجات کہ اول قبضۂ انگریزی مین آئے اور پھر رئیسان ہندوستانی کو منتقل کیے گئے وہ بطور علاقۂ انگریزی نقشے مین درج نہین ہین مثلاً علاقہ درمیان حال سرحد شمالی اودہ کے اور کوہ ہمالہ کے ۱۸۱۶ء مین نیپال سے فتح کرکے قبضۂ انگریزی مین آیا تھا اور اوسی حال مین بابت قرئہ باقی اودہ کے حوالۂ شاہ اودہ ہوا اور پھر ہنگام انتزاع ملک اودہ ۱۸۵۶ء مین قبضۂ سرکار مین آیا اور ۱۸۶۰ء مین پھر نیپال کو دیا گیا تو یہ علاقہ شریک علاقۂ انگریزی درج نہین ہے گو ۱۸۵۶ء مین قبضۂ انگریزی مین آیا تھا کیونکہ یہ ناممکن ہے کہ ایک نقشے مین اسقدر تبدیلی ہر بار کیجاوے اس نقشے سے غرض اسقدر ہے کہ جو ملک اب قبضۂ انگریزی مین ہے وہ کس سال مین قبضۂ انگریزی مین آیا تھا۔

آخر حال دہلی مین جو درباب شاہ معزول دہلی درج ہے یہ لکھا جاتا ہے کہ شاہ معزول دہلی بمقام رنگون بتاریخ ۷۔ ماہ نومبر ۱۸۶۲ء فوت ہوا فقط

المرقوم ۳۱ جنوری ۱۸۶۳ عیسوی

حصہ اول

عہدنامجات واقرارنامجات واسناد متعلق اضلاع شمالی ومغربی وملک اودہ ومیسور

دہلی

درمیان بے انتظامی میر جعفر کے اول آنجہانی نظام بنگالہ کے محمد قلیخان صوبہ دار الہ آباد کا رقیب وزمینداران کلان یعنی سندر سنگھ وراجہ بلونت سنگھ نے دسی کہ بنگالہ پر حملہ آور ہوا اوسکا نشستہ راہ نواب اودہ بھی اوسکے شامل ہوا اور بنظر اسکے کہ وہ معقبل حملہ کی قائم ہوا انھون نے پسر عالمگیر ثانی کو جو اپنے والد کے دربار سے بھاگ کر روہیلکھنڈ کو چلا گیا تھا اور جسکے نام صوبہ دار بنگالہ وبہار واوڑیسہ تھی سردار مہم قرار دیا۔

بیچ آخر ۱۷۵۹ء کے فوج بسرکردگی محمد قلی خان وشاہزادہ بجانب پٹنہ روانہ ہوئی مگر نواب اودہ نے جو عقب فوج مین تھا قلعہ آلہ آباد پر قبضہ اپنا کر لیا محمد قلیخان واپس آیا کہ دوبارہ قبضہ قلعہ علانیہ مذکور کرے اور ملتجی نواب سے ہوا نواب نے فوراً اوسے گرفتار کرکے قتل کیا شاہزادہ اب تنہا رہ گیا اسواسطے اوسنے کلایو صاحب سے جو واسطے دفع کرنے حملہ اورونکے پٹنہ مین آئے تھے یہ اقرار کیا کہ اگرچہ روپیہ اوسکو واسطے صرف ضروریات کے ملے تو وہ دریای کرمناسہ سے عبور کرکے چلا جائیگا۔

بیچ ۱۷۶۰ء کے پھر حملے کا ارادہ کیا مگر اس اثنا مین خبر قتل بادشاہ بدست وزیر اوسکو پہونچی اور اوسنے اپنے تئین شاہنشاہ قرار دے کر نواب اودہ کو جسکے دست قبضہ مین وہ دراصل مقید تھا اپنا وزیر مقرر کیا اب فوج شاہی کو ماہ جنوری ۱۷۶۱ء شکست ہوئی شاہنشاہ اطاعت وزیر اودہ سے تنگ ہوکر شامل فوج انگریزی ہوا وہان اوسنے قاسم علی خان جو بعد چلے جانے میر جعفر کے صوبہ دار بنگالہ مقرر ہوا تھا ملاقات کی اور وعدہ کیا کہ اگر وہ بالاستقلال ہوجاے تو وہ چوبیس لاکھ روپیہ سالانہ ادا کرے گا بعد ازدینے دیوانی بنگالہ وبہار واوڑیسہ کے انگریزی سرکار کو شاہنشاہ

روانہ دہلی ہوا کہ جاکر اپنے تخت موروثی پر قبضہ کرے اس عرصے مین مرہٹے نے قوت حاصل کر
اور شمالی ہندوستان کو غارت کرکے دہلی پر قبضہ کرلیا تھا مگر اوسکو شکست فاش احمد شاہ ابدالی
نے بمقام پانی پت دی اور دہلی مین شاہ عالم کو شاہنشاہ ہند قرار دیکر اور اوسکو دہلی مین
طلب کرکے خود کابل کو واپس گیا اور انگریزون کو بباعث کمی روپیہ و مقابلہ قاسم علی بموقع امداد شاہ عالم
بمقدمہ حاصل کرنے تخت دہلی کے نہ ملا۔

بعد موقوفی اور شکست فاش جو اوسکو مقام پٹنہ مین نصیب ہوئی تھی قاسم علی نے حمایت
وزیر اودہ کی طلب کی اوسوقت مین وزیر ہمراہ بادشاہ کے جو اوسکا قیدی تھا نہ بادشاہ بمقام
الہ آباد تجویز مہتمم بندوبست ملک ہندوستان مین مصروف تھا وزیر کو توقع یہ تھی بہانہ امداد قاسم علی وہ خود قابض
بنگالہ پر ہوجائیگا اسواسطے بشمول اوسکے مہم عبور دریا ئے کرم نا شروع ہوئی اس فوج کو شکست فاش
بمقام بکسر بتاریخ ۲۳ ماہ اکتوبر ۱۷۶۴ء نصیب ہوئی شاہنشاہ مہم سے علیحدہ ہوکر شامل فوج
انگریزی ہوا اور وزیر بندگور اپنے ملک کو واپس آیا اب یہ تجویز ہوئی کہ وزیر کو موقوف کرکے تمام ملک
باستثنا غازی پور و بنارس جو شاہنشاہ نے بموجب سند نمبر ۱ کے انگریزون کو دے دیا تھا
قبضہ شاہنشاہی مین آجاے اسکی تجویز بہت ہوئی مگر کورٹ اوف ڈائرکٹر نے بوجہ اوسکے دقت طلب
اور بے سود ہونے کے نامنظور کیا اور اسواسطے ۱۷۶۵ء مین وزیر اپنے ملک پر بحال رہا باستثنا
علاقہ الہ آباد و کوڑہ کے جو بادشاہ کے قبضے مین ہے اضلاع غازی پور اور بنارس بھی اسی سبب سے
وزیر کو دیے گئے جس سبب سے یہ عہدنامہ ہوا تھا اور جو جو ملک بعد ازین قبضۂ انگریزی مین آئے
وہ متعلق تاریخ ملک اودہ کے ہین اور وہان درج ہوئے ہین یہان کے حال ہین ضرورت لکھنے کی نہین

شاہ عالم الہ آباد مین رہتا تھا مگر عین خواہش اوسکی تھی کہ جاکر تخت دہلی پر جلوس کرے
مرہٹے اب پھر زور کرتے تھے کہ اوپر ہندوستان یعنی مغربی اضلاع کو غارت کرتے تھے اور
یہ ارادہ اوسکا تھا کہ روہیلون کو جنھون نے مدد احمد شاہ ابدالی کی کی تھی سزاے واقعی دین
اس مطلب کے حاصل کرنے کو اونھون نے تجویز کی کہ شاہ عالم کو دہلی کے تخت پر بٹھائین اور
ہرچند گورنمنٹ انگریزی نے اونکو منع کیا مگر اونھون نے نمانا اور جاکر مرہٹے سے ملے اور مرہٹے
نے اونکو شان و تجمل بتاریخ ۲۵ ماہ دسمبر ۱۷۷۱ء دہلی مین لیجاکر تخت نشین کیا مگر اب شاہ عالم

اونکے قبضے مین تھا جو چاہتے تھے کرتے تھے یہ صرف برائے نام تھا

بیچ ۱۸۰۳ء کے مرہٹے نے زبردستی سند عطای اضلاع الہ آباد اور کوڑہ کی شاہنشاہ سے لکھائی مگر نائب شاہنشاہی مقیم الہ آباد نے اجازت چاہی کہ اضلاع مذکور حوالۂ انگریزان حسب منشای سند جو شاہنشاہ نے اونکو ہنگام قید ہونے کے لکھ دی تھی چاہی سال دوم مین یہ اضلاع وزیر اودہ کے ہاتھ بابت پچاس لاکھ روپیہ کے فروخت ہو گئے۔

شاہنشاہ ۱۸۰۳ء تک بطور قیدی باختیار مرہٹہ رہا اس سنہ مین لارڈ لیک صاحب نے اونکو قید مرہٹہ سے رہا کر کے زیر حمایت و حفاظت گورنمنٹ انگریزی لایا تمام علاقہ اور آمدنی جو مرہٹہ نے شاہنشاہ کے واسطے مقرر کر رکھے تھے وہ سب سرکار انگریزی نے بحال اور برقرار رکھے اور ماورای اوسکے ساٹھ ہزار روپیہ ماہواری اور پھر لاکھ روپیہ ماہواری نقد اونکے واسطے اور مقرر کر دی شاہ عالم نے بتاریخ ۱۹ ماہ نومبر ۱۸۰۶ء وفات پائی اور اونکے بعد اکبر شاہ تخت نشین ہوئے اور اونکے بعد ۱۸۳۷ء مین اونکا پسر کلان بہادر شاہ تخت نشین ہوا بادشاہ کو ممانعت تھی کہ سوای قرب و جوار دہلی کے اور کہین نہ جائین اور نہ خطاب کسیکو عطا کرین اور نہ سکہ اپنا جاری کرین مگر اونکو اختیار تھا کہ قلعہ کے سب مقدمات دیوانی و فوجداری وغیرہ اپنی مرضی کے موافق فیصلہ کرین

جب بلوہ ۱۸۵۷ء کا واقع ہوا تو مفسدین نے بہادر شاہ کو کہا کہ وہ اونکی سرداری کرین اول مین اوسیکی مرضی اچھی تھی مگر بعد ازان شریک مفسدین ہو گیا بعد شکست دہلی وہ گرفتار ہوا اور تحقیقات جرائم نسبت اوسکے حسب تفصیل ذیل ہوئی۔ اول مدد اور اعانت کرنی بلوہ فوج انگریزی کی۔ دوم ترغیب دینی اور مدد کرنی ایسے اشخاص کو جو شریک نہ تھے اور نہ شریک مفسدین ہوا چاہتے تھے واسطے جنگ بمقابلہ گورنمنٹ انگریزی کے۔ سوم اپنے تئین شاہنشاہ ہند قرار دینا۔ چہارم قتل کرانا اور باعث قتل ہونا انگریزون کا فقط شاہ معزول پر۔ ہر ایک جرم ثابت ہوا اور اوسکو حکم رنگون جانے کا ملا جہان وہ اب قید ہے۔

نمبر ۱

درخواست شاہ عالم بادشاہ جو بلف ایک چٹھی میجر بکنر سنرو کے مرقومہ مقام بنارس ۲۲ نومبر ۱۷۶۴ء

کے پاس پریسیڈنٹ اور کونسل بنگالہ کے مرسل ہوئی تھی۔

اگر یہ ملک رکھنا ہے تو مجکو اوسپر قابض کرادو اور تھوڑی فوج انگریزی میرے ساتھ رکھو تاکہ ظاہر ہو کہ میری حفاظت انگریز کرتے ہین اور اوسکا خرچ میرے ذمہ ہوگا اگر کوئی دشمن میرے اوپر آئیگا تو مین ایسی موافقت ملک کے ساتھ کرونگا کہ اپنی فوج سے اور اوس تھوڑی فوج انگریزی سے مین ملک کو بچالونگا اور زیادہ مدد انگریزی طلب نکرونگا اور مین اونکو تنخواہ آمدنی ملک سے سالانہ دونگا جو کچھ وہ طلب کرینگے اگر انگریز بخلاف اپنے فائدے کے وزیر سے صلح کرینگے تو مین دہلی چلا جاونگا اسواسطے کہ مین یہ نہین چاہتا کہ مین پھر اوس شخص کے قبضے مین گرفتار ہون جس نے مجھے اسقدر دقت اور تکلیف دی ہے میرا کوئی دوست معتبر سوائے انگریزون کے نہین ہے اور اونکی سابق مراعات کے نسبت مین ہمیشہ اونکا لحاظ اور ادب کرونگا اب اونکا وقت ہے کہ ایسے ملک پر قابض ہون جسمین دولت اور روپیہ بکثرت ہے اور مین راضی اوسیقدر پر ہونگا جسقدر وہ مجھے بخوشی دینگے روہیلے ہمیشہ دشمن وزیر نالائق کے ہین وہ تمام میرے دوست ہین

شرائط جو بادشاہ نے قرار دین تھین اور جو پریسیڈنٹ اور کونسل بنگالہ نے بنام میجر ہکٹر منرو سپہ سالار افواج کے بتاریخ ۶ ماہ دسمبر ۱۷۶۴ء ملفوف بھیجی تھی۔

بنظر مدد اور وفاداری انگریزی کمپنی کے جسنے حضور کو تکالیف سے رہا کیا ہے اور بنا سے سلطنت خداداد کو استحکام دیا ہے حضور بخوشودی تمام عنایات شاہی نسبت انگریزی کمپنی کے بذریعہ شرائط ذیل ظاہر کرتے ہین اور یہ شرائط حال و استقبال مین جاری اور قائم رہینگے

بلحاظ اسکے کہ انگریزی کمپنی کا خرچ عظیم ہوا اور اونھون نے تکالیف و خطرہ جنگ جو حق شجاع الدولہ نے خلاف مرضی حضور بمقابلہ اون کے کی تھی اوٹھائے ہین حضور نے ملک غازی پور و باقی زمینداری راجہ بلونت سنگھ جو نظامت نواب شجاع الدولہ مین واقع ہے اوسکو دی اور انتظام اور حکومت وہان کی اونکے سپرد ہوئی جسطرح اب تک نواب شجاع الدولہ کے سپرد تھی اور راجہ مذکور نے جو معاملہ سرداران انگریزی کمپنی سے کرلیا ہے اسواسطے وہ اوس بموجب مالگذاری کمپنی کو دیا کرے اور جمع مالگذاری علاقہ مذکور اب کچھ تعلق کتبنین یا لگذاری شاہی سے

نہین رکھتی اور اونسے خارج کیجائیگی۔

فوج انگریزی کمپنی ہمراہ ہمارے ہوکر حضور کا قبضہ الہ آباد اور دیگر علاقہ نظامت نواب شجاع الدولہ پر قابض کرادیگی اور مالگزاری اوس علاقے کی سوائے مالگزاری زمینداری راجہ بلونت سنگھ حضور کے قبض و تصرف مین آئے گی۔

چونکہ انگریزی کمپنی کا اوبھی خرچ بیچ ہمارے قبضہ کرانے کے اوپر علاقہ نظامت نواب شجاع الدولہ کے ہوگا حضور اسواسطے جسقدر قبضہ ملک ہمکو ملتا جاے گا خزانہ عامرہ سے اسقدر روپیہ مالگزاری دیتے رہینگے جسقدر ہم سے ممکن ہوگا اور جب ہم علاقے پر قابض ہونگے تو ہم تمام اخراجات کمپنی جو اس مہم مین شروع سے یعنی جب سے وہ شامل شاہنشاہی ہوئی آخر تک ہر گاہ ادا کرینگے

فرمان بادشاہ

بلحاظ اسکے کہ انگریزی کمپنی کا خرچ عظیم ہوا اور انھون نے تکالیف اور خطرہ جنگ جو نواب شجاع الدولہ نے خلاف مرضی حضور بمقابلہ اونکے کیے تھے اوٹھائے ہین حضور نے ملک غازی پور و باقی زمینداری راجہ بلونت سنگھ جو نظامت نواب شجاع الدولہ مین واقع ہے اور حکومتی اور انتظام اور حکومت وہان کی اونکے سپرد ہوئی جسطرح اب تک نواب شجاع الدولہ کے سپرد تھی اور راجہ مذکور نے جو معاملہ سرداران انگریزی کمپنی سے کرلیا ہے اسواسطے وہ اوس بموجب مالگزاری کمپنی کو دیا کرے اور جمیع مالگزاری علاقہ مذکور اب کچھ بتعلق کتب مالگزاری شاہی سے نہین رکھتی اور اونسے خارج کیجائے گی۔

فوج انگریزی کمپنی ہمراہ ہمارے ہوکر حضور کا قبضہ الہ آباد اور دیگر علاقہ نظامت نواب شجاع الدولہ پر قابض کرادیگی اور مالگزاری اوس علاقے کی سوائے مالگزاری زمینداری راجہ بلونت سنگھ حضور کے قبض و تصرف مین آئیگی۔

کمپنی مذکور کو لازم ہے کہ اپنی شکرگزاری عنایات شاہنشاہی کا اظہار کرین اور کوشش بلیغ بیچ نظم و نسق ملک کے کرین اور رعایا کو دوست اپنا بنائین اور بدمعاشون کو سزا دین اور مفسدین کو اپنے ملک سے خارج کرین اونکو لازم ہے کہ کوشش کرکے بہبودی اور بہتری ہمارے اشخاص

اور رعایا اور دیگر مردم کے زیادہ کرین اور مبالغت اشیای منشی کی اور ایسے اشیا کی جواز روی
حکم خدا ممنوع ہین ملک مین کرین اور دشمنون کو نکالین اور مقدمات کا فیصلہ بموجب احکام محمدی
ورواج ملک کے کرین تاکہ باشندگان باامن وامان کاشتکاری اور دیگر پیشہ ور اپنے اپنے
پیشے مین مصروف ہون اور غربا پر زیادتی اور ظلم نہوان احکام حضور کو قطعی سمجھین فقط

المرقوم ۴ ماہ رجب سنہ ۶ جلوس مطابق ۲۹ دسمبر سنہ ۱۷۶۴ع

رامپور

از مسٹر رپوسٹ صاحب کمشنر روہیلکھنڈ و دیگر کواغذ فوریں فقہ گورنری تحریر شدہ

اول افغان روہیلہ جو یہان آکر آباد ہوئے دو بھائی شاہ عالم اور حسین خان نامے تھے شاہ عالم کے بیٹے داؤد خان نے کچھ مرتبہ شروع اٹھارہ صدی کے حاصل کیا اور ترقی خاندان اوسکے بیٹے علی محمد خان سے ہے جسکو پسر ایک ہندو کا کہتے تھے مگر داؤد خان نے اوسکو تبنی کرلیا تھا علی محمد کو بعد وفات اپنے والد کے جو اکثر فتوحات نصیب ہوئین تو بہت افغان کے باشندے اوسیکے ساتھ جمع ہوگئے اور بجو خدمت اوسنے بمقابلہ رسیدان بارہ کین اوسکو خطاب نواب کا عطا ہوا اور زیادہ تر ملک روہیلکھنڈ کا اوسکو دیا گیا اتفاقاً صوبہ اودہ اوس سے ناراض ہوگیا اور دلی جاکر اوسنے شاہنشاہ دہلی محمد شاہ کو آمادہ کیا کہ ایک فوج بمقابلہ نواب روہیلکھنڈ روانہ ہوئی علی محمد بمجبوری حاضر ہوا اوسکو حکم ہوا کہ ملک چھوڑ دے اور دو بیٹے اپنے بطور اول حوالہ کردے۔

عرصۂ قلیل کے بعد اوسکو علاقہ سرہند مین مامور کیا مگر جو بدنظمی آخر مہینون سلطنت شاہنشاہ مین بباعث حملہ کرنے احمد شاہ ابدالی کے واقع ہوئی تھی اوسکو علیحدہ سمجھکر وہ روہیلکھنڈ کو چلا گیا اور وہان اپنی سرداری قائم کی اور محمد شاہ کے بیٹے کے عہد مین اس ملک پر وہ بالاستقلال ہوگیا۔

قبل از وفات کے اوسنے انتظام نسبت اپنے چھوٹون بیٹون کے کردیا تھا اور تا رہا ہوکر آنے اوسکے دو بڑے بیٹون کے جو احمد شاہ کے پاس تھے اور تا بالغ ہونے چھوٹے بیٹون کے اوسنے اپنے علاقے کو سپرد حافظ رحمت خان برادر اوزبک اور دندی خان برادرزادہ داؤد خان کے کردیا تھا بعد وفات اوسکے اوسکے دونون بیٹے رہا ہوئے۔

اخیر انتظام ان دونون محافظین علاقہ کا یہ تھا کہ اونھون نے فیض اللہ خان کو ملک جاگیر پر قائم کیا جسمین رام پور اور کوٹھیر اشامل تھے اور جسکی آمدنی چھ لاکھ روپیہ سالانہ کی تھی۔

جب مرہٹہ نے ۱۷۷۱ء مین شاہ عالم کو تخت دہلی پر بٹھایا تو اونھون نے اوسکو مشورہ دیا کہ ملک روہیلکھنڈ کو فتح کرے اس خبر سے اور فوج کے قریب آنے سے متوحش ہوکر روہیلون نے اوسنے آشتی کی اور نیز نواب اودہ سے اتفاق کیا بیچ ۱۷۷۲ء کے ایک صلحنامہ نمبر ۲ جس کی رو سے اتفاق باہمی بیچ جنگ اور صلح کے قرار پایا اور روہیلون نے وعدہ کیا کہ نواب کو چالیس لاکھ روپیہ

دینگے اگر وہ مرہٹون کو نکالدے —

بعدازانکہ مرہٹہ نے زبردستی شاہنشاہ سے اضلاع الہ آباد و کوڑہ لیے تھے نواب کو بہت اندیشہ پیدا ہوا اوسنے درخواست انگریزون سے کی جن پر اوسکی مدد بموجب عہدنامے کے فرض آئی جب وارین ہیسٹنگ صاحب سے نواب کی ملاقات بمقام بنارس ہوئی تو اوسنے منظوری مدد انگریزی بمقابلہ روہیلان حاصل کی پھر روہیلے مرہٹون کا مقابلہ نہین کرسکتے تھے اور روپیہ بھی اونکے پاس باقی نرہا تھا وزیر نے بھی ایک عہدنامہ شاہنشاہ دہلی سے کیا جسکی رو سے یہ قرار پایا کہ شاہنشاہ اوسکی مدد کرینگے اور جو ملک فتح ہوگا اوسمین حصہ شاہنشاہ کا بھی ہوگا —

روہیلون نے اپنے ملک کے بچانے مین نہایت جدوجہد کی اور جنگہای عظیم بروی کار لائے مگر اونکی شکست ہوئی اور حافظ رحمت خان مارا گیا فیض اللہ خان جو فوج روہیلون کی بچی تھی اوسکو ہمراہ لیکر کوہستان مین چلا گیا اور بعد جنگ وصلح کے ایک عہدنامہ نمبر ۳ جو بنام عہدنامہ لال دہانگ مشہور ہے فیما بین وسکے اور نواب کے بوساطت انگریزی قرار پایا اور اوسمین یہ شرط ہوئی کہ وہ ملک رام پور مین محفوظ رہے گا اگر نواب کی خدمت اپنی فوج سے بروقت ضرورت کرتا رہیگا بیچ ۱۸۰۳ء کے خدمت فوج کے عوض بموجب عہدنامہ نمبر ۴ کے بوساطت انگریزی گورنمنٹ یہ قرار پایا کہ پندرہ لاکھ روپیہ نقد دے —

بعد وفات فیض اللہ خان کے خاندان مین تکرار ظہور مین آئی محمد علیخان پسر کلان کو اوسکے برادر خرد غلام محمد خان نے قتل کیا اور جاگیر چھین لی چونکہ علاقہ بوساطت اور ضمانت انگریزی گورنمنٹ کے تھا اسواسطے اون پر فرض آیا کہ مدد نواب کی کرین تاکہ وہ چھین نے والے کو نکالدے احمد علیخان پسر محمد علی کو قائم کرے اول ایک عہدنامہ نمبر ۵ فیما بین گورنمنٹ انگریزی اور نواب اور روہیلون کے قرار پایا بعدازان بموجب عہدنامہ نمبر ۶ کے احمد علیخان بضمانت انگریزی ایک جزو علاقے پر مقرر ہوا اور باقی شاہی روہیلکھنڈ ہوگیا —

جب ۱۸۱۴ء مین روہیلکھنڈ گورنمنٹ انگریزی کو ملا تو بھی یہ خاندان قابض رہے

احمد علیخان ۱۸۱۸ء مین فوت ہوا اوسکی ایک دختر تھی جسکی جانشینی نامنظور ہوئی اور وارث ثانی محمد سعید خان پسر کلان غلام محمد خان کا مالک ملک کیا گیا اوس سے ایک عہدنامہ نمبر ۷ لکھا لیا کہ وہ

اپنے علاقے کا انتظام ازروے انصاف کیا کریگا اور روہیلہ سرداران خرد کے واسطے گزارہ مقرر کردیگا ایک اوسیطرح کا عہدنامہ نمبر ۲ نواب حال محمد یوسف علیخان سے جو پسر کلان اور جانشین محمد خان سعید کا ہے لیا گیا۔

بجلدوے خدمات جراو سنے بلوہ ۱۸۵۷ء مین کین نواب مذکور کو علاقہ جمعی سمت احمد ایک کا بموجب سند نمبر ۹ کے عطا ہوا اول یہ تجویز ہوئی کہ پرگنہ کاشی پور دیا جاے مگر بعد ازان دیہات سرحدی مرادآباد دبریلی دیے گئے ان دیہات جو حقوق زمینداران اونکے قائم اور جاری رکھنے کا وعدہ نواب پر فرض ہے۔

نواب کو خطاب نائٹ اوف دی موست اگیزالٹڈ آڈر اوف دی اسٹار اوف انڈیا کا عنایت ہوا ہے یعنی سردار باوقار ستارۂ ہند کا خطاب ملا ہے اور اوسکا اطمینان اس امر سے کردیا گیا ہے کہ جو وارث اصلی ازروی شرع محمدی کے اوسکا ہوگا اوسکی منظوری جانشینی حکومت علاقہ کی ہوگی نواب کی سلامی تیرہ ضرب کی ہوتی ہے۔

رقبہ علاقہ رام پور کا ایک ہزار ایک سو چالیس میل مربع ہے اور مردم شماری تین لاکھ نوّے ہزار دو سو تیس آدمی ہین۔

نمبر ۲

ترجمہ عہدنامہ مابین وزیر سلطنت شجاع الدولہ اور سرداران روہیلا جو فریقین نے لیکر اپنے پاس رکھے۔

عہدنامہ

اول یہ کہ دوستی درمیان ہمارے مقرر ہوئی۔ اور ہم حافظ رحمت خان اور ضابطہ خان و دیگر سرداران روہیلا خرد و کلان نے وزیر شجاع الدولہ سے منظور کرکے وعدہ کیا ہے کہ ہم مضمون تحریر ہذا کے مطابق عمل مین لائینگے اور ہرگز متجاوز اس عہدنامہ سے نہونگے اور ہم اوسکے دوستون کو اپنے دوست تصور کرینگے اور اوسکے دشمنون کو اپنے دشمن اور ہم اور ہمارے وارث تمامی عمر اپنے اس قول و قرار کے رہینگے اور ہم شامل ہوکر وزیر سلطنت کے ملک کی حفاظت کرینگے

اور اپنے ملک کی بھی اور اگر کوئی دشمن خدانخواستہ ہمارے ملک پر یا وزیر کے ملک پر حملہ آور ہوگا ہم سرداران روہیلا اور وزیر متفق ہوکر کوشش اوسکے مقابلے مین کرینگے اور جو صلاح وزیر سلطنت واسطے بہبودی نواب ضابطہ خان کے دیگا اوسکے سرانجام مین بھی ہم سب سرداران روہیلہ متفق ہوکر سعی کرینگے —

ہم دونون فریق قسم خدا اور اوسکے پیغمبر کی اور قرآن شریف کی کھاتے ہین کہ ہم بدل مطابق اس قول وقسم کے عمل کرینگے اور کبھی اس عہدنامے سے تجاوز نکرینگے —

یہ عہدنامہ مستحکم قسم سے ہوکر روبرو جنرل سر رابرٹ بارکر کے مہر سے مکمل ہوا

المرقوم ۱۱ ماہ ربیع الاول سنہ ۱۱۸۶ھ مطابق ۱۳ جون سنہ ۱۷۷۲ع

دستخط ولیم ڈیوی

مترجم فارسی

ترجمہ عہدنامہ جو حافظ رحمت خان سے وزیر کے ساتھ کیا

چونکہ وزیر سلطنت شجاع الدولہ تمام سرداران روہیلا کو اونکے ملک پر قابض کرادینگے اب اونکو اختیار ہے چاہین صلح یا جنگ سے اس امر کا سرانجام کرین اب اگر مرہٹہ بغیر آنے بارہ جنگ یا بغیر ہونے صلح کے دریا کا عبور کرینگے اور بباعث موسم برشگال خاموش رہ کر بعد گذرنے موسم مذکور کے ملک روہیلا مین فساد برپا کرینگے تو رفع فساد متعلق وزیر ہوگا سرداران روہیلا بعد از امور مذکورہ بالا اقرار کرتے ہین کہ وہ چالیس لاکھ روپیہ حسب شرائط ذیل دینگے یعنی چونکہ مرہٹون نے فساد برپا کر رکھا ہے تو وزیر شاہ آباد سے روانہ ہوکر ایسے مقامات مین جائین جو اونکے نزدیک ضروری ہون تاکہ متوسلان روہیلا جنگل سے آکر اپنے اپنے گھر مین آباد ہون جب ایسا ہوگا تو دس لاکھ روپیہ نقد منجملہ رقم مشروط دی جائیگی اور باقی تیس لاکھ روپیہ تین سال مین شروع سنہ ۱۱۸۶ فصلی سے دیا جائیگا —

یہ عہدنامہ روبرو گورنر جنرل سر رابرٹ بارکر کے مہر ہوا

نمبر ۳

نقل عہدنامہ دستخطی ومہری نواب شجاع الدولہ بہادر اور کرنل چیمپین ۱۷۷۴ء

چونکہ دوستی فیمابین میرے اور فیض اللہ خان کے قائم ہوئی ہے لہذا مین نے وعدہ کیا ہے کہ مین اوسکو ملک رام پور مع دیگر اضلاع متعلقہ کی جمع سالانہ چودہ لاکھ پچھتر ہزار روپیہ سے دونگا اور مین نے یہ بھی شرط کی ہے کہ فیض اللہ خان پانچ ہزار فوج ملازم رکھے اس سے زیادہ نرکھے اسواسطے مین یہ عہدنامہ لکھدیتا ہون کہ مین ہمیشہ اور ہر وقت فیض اللہ خان کی حرمت اور عزت کی حفاظت کرتا رہونگا اور اونکی بہبود اور بہتری مین کوشش بلیغ حتے الامکان کیا کرونگا بشرطیکہ فیض اللہ خان سوای میرے اور کسی سے اتفاق پیدا نکرے اور سوائے سرداران انگریزی کے اور کسی سے تحریر کی رسم جاری نرکھے اور وہ میرے دوستون کو اپنا دوست اور میرے دشمنون کو اپنا دشمن تصور کرے اور اگر مین کسی سے لڑائی کرنے جاون تو وہ دو تین ہزار سپاہ یا جسقدر اوس سے ممکن ہو ہمراہ میری فوج کے دے اور اگر مین خود ہمراہ فوج کے جاون تو وہ بھی خود مع اپنی سپاہ کے ہمراہ میرے رہے اور اگر بسبب کمی فوج کے وہ خود ہمراہ میرے نجاسکے کیونکہ اوسکے پاس تھوڑی فوج ملازم ہے تو مین پانچ ہزار سپاہ اور اوسکے ساتھ مقرر کرونگا تاکہ وہ اس فوج کو بھی اپنے ساتھ رکھکر ہمراہی سپری کرے اور مین اونکے خرچ کا متحمل ہونگا ان شرطون پر مین نے وعدہ کیا ہے کہ مین علاقجات مذکورہ جمع لقعداد مسطور فیض اللہ خان کو دونگا اور اوسکی بہتری اور بہبود مین کوشش بلیغ کرونگا۔

اگر فیض اللہ خان شرائط عہدنامہ ہذا کی تعمیل قرار واقعی کریگا تو مین بھی انشاءاللہ تعالے پہلوتہی اوسکی بہبودی مین نکرونگا۔

باقی روہیلون کو وہ دوسری طرف دیاکے روانہ کرے گا۔

مین نے قسم قرآن کی کھائی ہے اور خدا اور رسول کو گواہ دیا ہے کہ مین ان شرائط کو سرانجام دونگا۔

مہر وزیر

ماہ رجب ۱۱۸۸ھ

مہر کرنل چیمپین

نقل عہدنامہ دستخطی ومہری فیض اللہ خان اور کرنیل چیمپین ۱۷۷۴ء

چونکہ دوستی فیمابین نواب وزیر الممالک بہادر کے اور میرے قرار پائی اور نواب وزیر نے ازراہ مہربانی ایک ملک محبلو دیا مین قسم قرآن شریف کی کھاکر خدا اور رسول کو گواہ اپنے قول کا دیتا ہون کہ مین ہمیشہ جب تک زندہ ہون تابعدار اور فرمانبردار نواب وزیر کا رہونگا اور مین اپنے پاس پانچہزار سپاہ نوکر رکھونگا اس سے ایک آدمی زیادہ نرکھونگا اور نواب وزیر کسی سے آمادہ جنگ ہوگا مین اوسکی مدد کرونگا اور اگر نواب وزیر کسی پر اپنی فوج بھیجے گا مین بھی دو تین ہزار آدمی اپنے اوس فوج کے ہمراہ دونگا اور اگر وہ خود کسی دشمن پر جائیگا تو مین بھی خود اپنی فوج لیکر اوسکے ہمراہ جاؤنگا اور مین کسیطرح سے اتفاق اور دوستی سوائے وزیر کے نکرونگا اور کسی سے رسم تحریرات جاری نرکھونگا اس سے سردار انگریزی مستثنا ہین اور جو کچھہ نواب وزیر مجھے حکم دینگا مین اوسکی تعمیل کرونگا اور مین ہمیشہ اور ہر وقت مصیبت اور بہبودی مین اوسکا شریک لاجنب رہونگا۔

مین نے قسم قرآن شریف کی کھائی ہے اور خدا اور رسول کو گواہ دیا ہے کہ مین ان شرائط کی تعمیل کرونگا اور اگر مین خلاف اسکے کرون تو خدا اور رسول مجھے سزا دین۔

مہر فیض اللہ خان — ماہ رجب ۱۱۸۸ھ — مہر کرنیل چیمپین

نمبر ۴۴

ترجمہ تحریر عہدنامہ ولیم پالمر صاحب نے نواب فیض اللہ خان کو دی

مہر کمپنی — دستخط جی پی اڈریل سکریٹری

چونکہ عہدنامجات اکثر شرائط کے سابق فیمابین وزیر مرحوم شجاع الدولہ اور وزیر حال آصف الدولہ کے اور نواب فیض اللہ خان کے قرار پائے ہین اور اوسمین یہ بھی شرط ہے کہ جب کبھی نواب وزیر کہین فوج کشی کرے تو دو تین ہزار سپاہ خود بھی ہمراہ فوج کے دیگا اس سے فریقین مین گاہ گاہ تکرار اور شبہہ پیدا ہوا ہے لہذا نواب فیض اللہ خان نے بواسطہ میرے درخواست کی کہ نواب وزیر اس شرط کو جس سے اوسپر فرض ہے کہ بروقت ضرورت فوج سے مدد کرے مسترد کرے اور وہ وعدہ کرتا ہے کہ بعوض اس خدمت یا مدد کے وہ پندرہ لاکھہ روپیہ دیگا اس طرح یعنی پانچ لاکھہ فوراً پانچ لاکھ

خریف مین اور دو لاکھ ربیع ۱۱۹۱ھ فصلی مین اور باقی تین لاکھ روپیہ شروع خریف ۱۱۹۲ھ فصلی مین ادا کریگا
اور نواب وزیر نے بھی ان شرائط پر منظور کیا کہ وہ شرائط مذکورہ بالا عہدنامہ سابق سے مستر
کرینگا آج کی تاریخ سے یعنی ۱۴ ربیع الاول ۱۱۹۷ھ ہجری مگر ما بھی شرائط عہدنامہ کے بحال اور
برقرار رہینگی فقط مجھے جو نواب وزیر اور ارباب کونسل نے بھیجا ہے تو مین اقرار کرتا ہون کہ
آیندہ نواب وزیر توقع تمہاری فوج کے ملنے کی نہ رکھیگا اور اگر احیانًا وہ طلب کرے تو جو صاحب اوسکے پاس منجانب ارباب کونسل
ہین وہ اس بارہ مین تکرار اوس سے کرینگے بلکہ نواب فیض اللہ خان تمام شرائط عہدنامہ
کی تعمیل کرے جو فیما بین اوسکے اور وزیر کے قرار پایا ہے باستثنا اوس شرط کے جسکی رو سے
اوسے فوج دینی فرض ہے اور نواب فیض اللہ خان کسی ستاجر نواب وزیر کو ترغیب نہ دے
اور اپنے علاقے مین رہنے نہ دے اور نواب وزیر بھی تعمیل شرائط عہدنامہ سابق کی کرے گا
اور اوسکے اہلکاران ریاست اسکے مطابق کسی ستاجر نواب فیض اللہ خان کو ترغیب نہ دینگے
اور نہ اپنے ملک مین پناہ دینگے مین اس عہدنامہ کو منجانب نواب وزیر منظور کرکے اقرار کرتا ہون
کہ نواب فیض اللہ خان فرض مدد دہی سپاہ سے بری کیا گیا اور تحریر ہذا منجانب ارباب کونسل جو
بنام اور بنابر نواب فیض اللہ خان تمہا دیتا ہون۔

المرقوم ۱۴ ماہ ربیع الاول ۱۱۹۷ھ ہجری مطابق ۱۷ ماہ فروری ۱۷۸۳ء ہجری

منظور ہوا کونسل مین
فورٹ ولیم تاریخ
۳۰ جون ۱۷۸۳ء

دستخط وارین ہیسٹنگ

دستخط ایڈورد ویلز

دستخط جان میکفرسن

دستخط جان اسٹین

ترجمہ صحیح ہے

دستخط رابرٹ گریگری

اسسٹنٹ ٹو رزیڈنٹ بدربار وزیر

نمبر ۵

ترجمۂ عہدنامۂ تمہیدی فیمابین نواب وزیر الممالک آصف جاہ آصف الدولہ یحییٰ خان بہادر ہزبرجنگ و انگریزی کمپنی و سرداران روہیلا۔

شرط اول

جب یہ تمہیدی عہدنامہ منظور ہوگا دشمنی فیمابین نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر اور اوسکے دوست اور فوج روہیلا کی موقوف ہوگی۔

شرط دوم

نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر وعدہ کرتے ہین کہ اوسنے خاندان نواب فیض اللہ خان کا اور اوسکے شرکا کا قصور معاف کیا۔

شرط سوم

فوج روہیلا وعدہ کرتے ہین کہ جو کچھ باقی خزانہ خاندان فیض اللہ خان مرحوم کا ہوگا وہ اوسکو امانتاً حوالہ کمپنی کردینگے بموجب اسکے غلام محمد خان نے حساب خزانہ پس ماندہ نواب فیض اللہ خان مرحوم تا وقت اوسکی ذمہ داری کے داخل کیا اس حساب مین سے ایک لاکھ اور چار ہزار مہر طلائی کم ہوئے مین آئین جسمے غلام محمد خان فوج روہیلہ سے جدا ہوا تھا یہ منہا اور مجرا دے کر باقی روپیہ طلب ہوا۔

شرط چہارم

نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر وعدہ کرتے ہین کہ وہ احمد علیخان کو جو پوتہ نواب فیض اللہ خان مرحوم کا ہے محالات جمعی دس لاکھ روپیہ سالانہ کی جاگیر دیگا اور شہر رامپور بھی شامل جاگیر ہوگا اور چونکہ احمد علیخان ہنوز صغیر سن ہے لہذا وہ نصر اللہ خان بہادر پسر عبد اللہ خان مرحوم کو بطور منصرم ریاست اور محافظ احمد علیخان مقرر ہوگا جب تک احمد علیخان لبن تمیز نہ پہونچیگا۔

شرط پنجم

جب فوج روہیلا خزانہ حوالہ کردے گی جیسا شرط سوم مین درج ہے اوسی وقت فوج

نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر اور فوج انگریزی کمپنی بہادر سے روانہ ہوگی اور فوج روہیلا منتشر اور متفرق ہوکر جہان چاہے گی چلی جائیگی۔

المرقوم مقام تپا گھاٹ کمپو می انگریزی تاریخ پنجم جمادی الاول ۱۲۰۹ھ

مہر — یہ مہر نواب وزیرالممالک آصف الدولہ آصف جاہ یحییٰ علی خان بہادر ہزہینس کی ہے

مہر — یہ مہر مسٹر جارج فرورک چیری منجانب انگریزی کمپنی کے بطور ضامن تعمیل اس عہدنامے کی ہے۔

مہر — یہ مہر نصراللہ خان کی ہے۔

نمبر ۶

عہدنامہ بطور ضمانت جو ہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی نے فیما بین وزیرالممالک ہمسد نواب آصف الدولہ آصف جاہ یحییٰ علی خان بہادر ہزہینس اور نواب احمد علی خان بہادر کے تحریر کیا۔

چونکہ از روے عہدنامۂ مؤیدی مرقومہ پنجم جمادی الاول ۱۲۰۹ھ ہجری مطابق ۲۹ ماہ نومبر سنہ ۱۷۹۴ء مہری نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر و جارج فرورک چیری صاحب رزیڈنٹ بدربار نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر منجانب ہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی اور نواب نصراللہ خان بہادر منجانب فوج روہیلا ایک نقل جسکی ملفوف ہے کمپنی مذکور نے وعدہ کیا ہے کہ وہ ضامن واسطے تعمیل شرائط مذکور کے منجانب نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر ایک فریق اور منجانب نواب نصراللہ خان بہادر فریق ثانی کے ہونگے بموجب اوسکے جارج فرورک چیری صاحب منجانب ہنوربل سرجان شور بارٹ گورنر جنرل امو کمپنی ہذا شرائط مفصلہ ذیل کا وعدہ کرتے ہین۔

شرط اول

نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر نے شرط دوم عہدنامۂ مؤیدی مین ظاہر کیا ہے کہ اوسنے خاندان نواب فیض اللہ خان مرحوم و شرکا کا قصور معاف کیا بعنوانے شرط دوم

عہدنامۂ مذکور انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی وعدہ کرتے ہین کہ نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر کو تکلیف خاندان اور شرکاے مذکور کو واسطے کسی مقصود موقوعہ قابل تاریخ پنجم جمادی الاول ۱۲۰۹ھ کے نہ دینگے۔

شرط دوم

نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر نے شرط چہارم عہدنامۂ مذکور مین وعدہ کیا ہے کہ وہ ایک جاگیر نواب احمد علیخان بہادر پوتہ نواب فیض اللہ خان مرحوم کو دیگا اور اوسکے مطابق اوسنے ایک سند نواب احمد علیخان کو دی جسکی پشت پر نام محالات جاگیر مع جمع محالات لکھی ہے اور جسکی تاریخ ۷ ماہ جمادی الثانی ۱۲۰۹ ہجری ہے لہذا کمپنی مذکور وعدہ کرتے ہین کہ وہ ضامن قبضہ احمد علیخان بہادر کا بموجب سند مذکور کے بلا توفیر محالات مذکور پر دلا دینگے۔

شرط سوم

شرط چہارم عہدنامۂ مذکور مین یہ وعدہ ہوا ہے کہ نواب نصر اللہ خان بہادر پسر نواب عبد اللہ خان مرحوم محافظ نواب احمد علیخان بہادر اور منصرم جاگیر تا عمر بست و یک سالگی نواب احمد علیخان بہادر کے مقرر ہونگے کمپنی مذکور وعدہ کرتے ہین کہ وہ اوسکی تقرری منظور کرتے ہین اور مہر نواب نصر اللہ خان بہادر مذکور کو جب تک وہ محافظ نواب احمد علیخان بہادر موصوف اور منصرم جاگیر رہینگے بطور مہر نواب احمد علیخان بہادر کے مستند گردانینگے۔

شرط چہارم

شرط سوم عہدنامۂ مذکور مین یہ وعدہ ہوا ہے کہ خزانہ خاندان نواب فیض اللہ خان مرحوم کا پاس کمپنی مذکور کے امانت رہے گا اور کمپنی مذکور فی بر طبق اوسکے تین لاکھ اکیس ہزار مہر طلائی پائین اور یہ تین لاکھ اکیس ہزار مہر نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر کو بطور نذرانہ بابت جاگیر کے اور بالعوض تمام حقوق ضبطی وغیرہ املاک نواب فیض اللہ خان مرحوم اور محمد علیخان مرحوم کے دی گئین لہذا کمپنی وعدہ کرتے ہین کہ کوئی اور رقم نقدی کی قریقین مین طلب نہوگی۔

شرط پنجم

جب نواب احمد علیخان بہادر بمر بست و یک سالگی پہونچے گا تو کمپنی مذکور وعدہ کرتے ہین

کہ عہدنامہ قائم اور جاری رہے گا اور کوئی اور عہدنامے کی ضرورت نہوگی اور اگر خدانخواستہ نواب نصراللہ خان بہادر مرجائے یا کسی سبب سے اپنے عہدۂ محافظی نواب احمد علیخان بہادر سے اور منصرمی جاگیر سے برخاست ہوجاے تو نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر اصلاح کمپنی مذکور کسی شخص کو روہیلون مین سے پسند کرکے اس عہدے پر مامور کرینگے۔

شرط ششم

چونکہ نواب نصراللہ خان بہادر موصوف نے ایک قبولیت پاس نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر کے محررہ ۷ جمادی الثانی سنہ ۱۲۰۹ ہجری منجانب نواب احمد علیخان بہادر مذکور داخل کی ہے کمپنی مذکور وعدہ کرتے ہین کہ وہ ضامن پاس وزیرالممالک آصف جاہ بہادر کے ہوتے ہین کہ تعمیل قبولیت مذکور کی نواب نصراللہ خان بہادر منجانب نواب احمد علیخان بہادر مذکور کرینگے اور انحراف شرائط عہدنامۂ ہذا کو شکستی عہد و دوستی منجانب نواب احمد علیخان بہادر نسبت نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر موصوف کے تصور کرینگے۔

شرط ہفتم

اس عہدنامے پر مہر اور دستخط جارج فرڈرک چیری صاحب کی منجانب کمپنی مذکور اور تصدیق بدستخط ہنوربل سر جان شور بارٹ گورنر جنرل کی اور مہر کمپنی مذکور کی ہوکر دو نقول ہوئین ایک نقل نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر موصوف کو اور دوسری نقل نواب نصراللہ خان بہادر کو دی گئی اسیطرح دو نقل قبولیت مذکور شرط ششم عہدنامۂ ہذا کی مہر نواب نصراللہ خان بہادر کی ہوکر ایک نقل نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر کو اور دوسری نقل جارج فرڈرک چیری صاحب کو دی گئی اور سند جسپر مہر نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر کی ہے اور جسکا ذکر شرط دوم عہدنامۂ ہذا مین درج ہے نواب احمد علیخان بہادر کو دی گئی اور نقل اوسکی مہر نواب وزیرالممالک آصف جاہ بہادر کے جارج فرڈرک چیری صاحب کو دی گئی۔

المرقوم مقام بریلی تاریخ ۷ ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۲۰۹ ھ مطابق ۳ ماہ دسمبر سنہ ۱۷۹۴ ع

دستخط جی الیف چیری

رزیڈنٹ

تصدیق اسکی بمقام فورٹ ولیم بدستخط ہنوربل سرجان شور بارٹ گورنر جنرل و مہر ہنوربل انگریز ایسٹ انڈیا کمپنی کے بتاریخ ۶۔ ماہ مارچ ۱۷۹۵ء ہوئی۔

دستخط جی شور

ترجمہ قبولیت منجانب نواب احمد علیخان بہادر بنام نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر

چونکہ ازروی عہدنامہ تمہیدی مرقومہ ۵۔ ماہ جمادی الاول ۱۲۰۹ھ مطابق ۲۹ نومبر ۱۷۹۴ء اور جسپر مہر نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر کی اور مسٹر جارج فردرک پیری صاحب رزیڈنٹ بدربار نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر موصوف منجانب انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی کے اور نواب نصراللہ خان بہادر کے منجانب قوم روہیلا جسکی نقل ہمراہ لیف اسکے ہے بعض شرائط نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر ایک فریق اور قوم روہیلا فریق ثانی نے منظور کیے ہین اسواسطے مین نصراللہ خان بہادر جوازروے شرائط مذکور محافظ نواب احمد علیخان بہادر اور منصرم جاگیر مذکورہ بشرائط مذکور مامور ہوا ہون منجانب اپنے بحیثیت محافظ نواب احمد علیخان بہادر اور منصرم جاگیر اور منجانب نواب احمد علیخان بہادر جاگیردار کے شرائط ذیل منظور کرتا ہون۔

شرط اول

نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر نے شرط دوم عہدنامہ تمہیدی مذکور مین ظاہر کیا ہے کہ اونھون نے حضور خاندان نواب فیض اللہ خان بہادر مرحوم اور انکی سرکار کے معاف کیے ہین مطابق شرط مذکور کے عہد کرتا ہون کہ کچھ تکلیف بابت قصورات موقوعہ ماقبل پنجم ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۲۰۹ھ کی کسی اوس خاندان کے آدمی کو یا اوسکی سرکار کو نہ دیجائیگی۔

شرط دوم

نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر نے شرط چہارم عہدنامہ مذکور مین بیان کیا ہے کہ وہ ایک جاگیر بنام نواب احمد علیخان بہادر پوتہ نواب فیض اللہ خان مرحوم کے دینگے اور بموجب اوسکے اونھون نے نواب احمد علیخان بہادر مذکور کے ہاتھہ مین ایک سند مہری دی ہے جسکی پشت پر بنام محالات مع جمع جاگیر مذکور درج ہے اور تاریخ جسکی ۷۔ ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۲۰۹ھ ہے مین وعدہ کرتا ہون کہ مین نواب احمد علیخان بہادر کو عقائد فرمانبرداری و وفاداری درست

نسبت نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر کے تلقین کرونگا اور بموجب شرائط مندرجہ سند
مین انتظام جاگیر کا کرونگا اور مین حتی المقدور تمام روہیلون کو اور دیگر اشخاص کو جنکا گذارہ اس
جاگیر سے ہوگا تفہیم کرونگا کہ وہ شکر گزار نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر کے بابت اس
عنایت کے رہین اور وفاداری اور دوستی سے اوسکے ساتہ بذریعہ اپنے جاگیردار نواب احمد علیخان
بہادر مذکور کے پیش آئین —

شرط سوم

شرط چہارم عہدنامہ مذکور مین مشروط ہے کہ مین نصراللہ خان ولد نواب عبداللہ خان مرحوم
محافظ نواب احمد علیخان بہادر کا اور متصرم جاگیر کا تا بست و یک سالہ ہونے نواب احمد علیخان بہادر
کے مقرر ہونگا مین اقرار کرتا ہون کہ فائدہ نواب احمد علیخان بہادر مد نظر رکھکر اس کام کو مین
حتی المقدور بلیاقت سرانجام دونگا —

شرط چہارم

شرط سوم عہدنامہ مذکور مین یہ وعدہ ہوا ہے کہ خزانہ خاندان نواب فیض اللہ خان
مرحوم کا پاس کمپنی مذکور کے امانت رہے گا اور کمپنی مذکور نے برطبق اوسکے تین لاکھ
اکیس ہزار مہر طلائی پاوین اور یہ تین لاکھ اکیس ہزار مہر نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر کو
بطور نذرانہ بابت جاگیر کے اور بالعوض تمام حقوق قبضی وغیرہ املاک نواب فیض اللہ خان مرحوم
و محمد علیخان مرحوم کے دیدی ہین لہذا مین وعدہ کرتا ہون کہ کوئی اور رقم فیصدی فریقین مین
طلب نہوگی —

شرط پنجم

مین وعدہ کرتا ہون کہ غلام محمد خان ہرگز اس جاگیر مین رہنے نہ پائیگا اور نہ کسیطرح کی
حکومت اس جاگیر مین کرسکے گا اور نہ امورات نواب احمد علیخان بہادر مین مداخلت کرنے پائیگا

شرط ششم

مین وعدہ کرتا ہون کہ ایک ہزار پانصد روپیہ سکہ فی ماہ شروع یکم ماہ دسمبر ۱۷۹۳ع
مطابق ۶ ماہ جمادی الاول ۱۲۰۹ھ سے واسطے گذارہ غلام محمد خان مذکور کے کمپنی ممدوح کو

بمقام لکھنؤ جاگیر کی آمدنی سے دیا جائیگا۔

شرط ہفتم

مین اقرار کرتا ہون کہ روپیہ مفصلۂ ذیل بمقام رام پور پسران نواب فیض اللہ خان مرحوم کو حسب تفصیل ذیل شروع ۱۲۰۲ فصلی سے دیا جائیگا

حسین علیخان کو	مبلغ ۱۱۱۱۱ سکہ
فتح علیخان کو	مبلغ ۱۱۱۱۱ سکہ
ناظم علیخان کو	مبلغ ۱۱۱۱۱ سکہ
یعقوب علیخان کو	مبلغ ۱۱۱۱۱ سکہ
قاسم علیخان کو	مبلغ ۱۱۱۱۱ سکہ
کریم علیخان کو	مبلغ ۱۱۱۱۱ سکہ

شرط ہشتم

جب نواب احمد علیخان بہادر سن تمیز کو پہونچے گا تو یہی قبولیت کافی متصور ہوگی اور دوسری قبولیت جدید کی ضرورت نہوگی اور اگر خدانخواستہ مین مرجاؤن یا عہدہ محافظی نواب احمد علیخان بہادر و منصرمی جاگیر سے برخاست ہوجاؤن تو نواب وزیر الممالک باستصلاح و استصواب کمپنی کسی شخص کو روہیلون مین سے پسند کرکے عہدہ مذکور پر مامور کرینگے۔

شرط نہم

مین منظور کرتا ہون کہ از روے عہدنامہ مرقومہ ۷ جمادی الثانی ۱۲۰۹ ہجری کے جسپر مہر و دستخط جارج فردرک چیری صاحب کے منجانب کمپنی مذکور ہین اور تصدیق ہنوربل سر جان شور بارٹ گورنر جنرل کی ہے اور دونون نقول پر یہ مہر اور دستخط ہین جسکی ایک نقل نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر کو اور دوسری مجکو ملی ہے کمپنی مذکور ضامن پاس نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر کے واسطے تعمیل اس عہدنامہ یا قبولیت کے منجانب نواب احمد علیخان بہادر کے مین نے اپنی مہر اور دستخط کیے ہین اور جسکی ایک نقل نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر

ممدوح کو دی گئی اور دوسری نقل پاس جارج فردرک چیری صاحب کے رہی اور ان نواب احمد علیخان بہادر کی بابت قبضہ جاگیر کے جو اوسکو نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر نے بمطابق سند مذکورہ شرط دوم عہد نامہ مذکور کے دی ہے جسکی ایک نقل جارج فردرک چیری صاحب کو بمہر نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر کے دی گئی ہے ہوئی بہین —

المرقوم مقام بریلی بتاریخ ۷ ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۲۰۹ھ مطابق ۳۰ ماہ دسمبر سنہ ۱۷۹۴ء

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جی ایف چیری

رزیڈنٹ

ترجمہ اقرار نامہ باسند منظوری منجانب نواب وزیر الممالک آصف جاہ بہادر بنام ہنوربل انگلزیری ایسٹ انڈیا کمپنی —

چونکہ ہنوربل انگلزیری ایسٹ انڈیا کمپنی نے از روے ضمانت نامہ مرقومہ ۷ ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۲۰۹ھ مہری و دستخطی جارج فردرک چیری صاحب رزیڈنٹ دربار منجانب کمپنی مذکور و دستخطی ہنوربل سرجان شور بارٹ گورنر جنرل امور کمپنی بمالک ہند و مہری کمپنی مذکور کی جسکی دو نقل ہوکر ایک مجھے ملی ہے اور دوسری نقل نصر اللہ خان بہادر کو دی گئی ہے میرے پاس ضامن ہوئے ہین کہ شرائط قبولیت مرقومہ ۷ جمادی الثانی سنہ ۱۲۰۹ ہجری کے جسکی دو نقل مہری نصر اللہ خان بہادر ہوکر ایک نقل مجھے ملی ہے اور دوسری نقل جارج فردرک چیری صاحب کو دی ہے تعمیل کامل ہوگی اور نیز ضامن پاس نواب احمد علیخان بہادر کے ہوے ہین کہ اوسکو قبضہ محالات جاگیر کا جو مین نے نواب احمد علیخان بہادر کو مطابق سند مہری میری مرقومہ ۷ جمادی الثانی سنہ ۱۲۰۹ ہجری کے جسکی پشت پر نام محالات جاگیر کے مع جمع سالانہ درج ہین اور جو سند نواب احمد علیخان بہادر کے ہاتھ مین دی گئی ہے بلا طلب رقم توفیر وغیرہ ملیگا اور ایک نقل حکم مہری میری مسٹر جارج فردرک چیری صاحب کو بھی دی گئی ہے مین اوسکو منظور کرتا ہون کہ مجھے شرائط ضمانت نامہ مذکور قبول اور منظور ہین —

المرقوم مقام بریلی بتاریخ ۷ جمادی الثانی ۱۲۶۹ھ

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جی ایف چیری

رزیڈنٹ

ترجمہ واجب العرض نصر اللہ خان مع جوابات محاذی اسکے

سوال اول	جواب اول
خاندان غلام محمد خان بالفعل مکان رامپور مین رہین اور جب وہ اوسکو طلب کرے تو روانگی یا مقام اوسکا منحصر اوپر مرضی بیگم کے ہو۔	غلام محمد خان جیسا چاہے گا درباب اپنے خاندان کے کریگا۔
سوال دوم	**جواب دوم**
کوئی سبیل درباره اداے بقایاے سرکار وزر قرضہ وتقاوی وغیرہ جو کسی رعیت سے لیتا ہوا اون محالون سے جو جاگیر نواب مرحوم سے علیحدہ کیے گئے ہین لیتا ہو نہو اور ایک پروانہ حضور سے بنام ناظم بریلی صادر ہو کہ وہ زر واجبی ادائی دلوادے۔	جاگیر دار کو کچھ اختیار حاصل نہین ہے کہ وہ دست اندازی بمقدمات بقایاے زر قرضہ یا تقاوی سرکار فیض اللہ خان مرحوم بیچ اون محالات کے جو ضبط ہو گئے ہین دست اندازی کرے۔
سوال سوم	**جواب سوم**
وہ قطعات زمین جو افغانان وافسران وغیرہ کے ہین اور اونکو جاگیر قدیم من فیض اللہ خان نے دیے تھے بحال وبرقرار کیے جائین۔	یہ اختیار جاگیر دار اپنے محالات جاگیر مین رکھتا ہے۔
سوال چہارم	**جواب چہارم**
مسمی ہاسی رام خزانچی جو اتفاقات وقت سے	تحریر اس مضمون کی نواب صاحب نے لکھ بھیجی ہے

یہانسے جاکر دہلی مین رہتا ہے وہان اوسکو
شاہ نظام الدین کے آدمی اور مرہٹے تنگ کرتے
ہین اور یہان آنے نہین دیتے چونکہ حسابات
سرکاری و فوج و جاگیر متعلق اوسکے ہین لہذا
مجھے امید ہے کہ نواب صاحب ایک تحریر
ناظم دہلی کو بھیجکر اوسکو ممانعت کرینگے کوئی
مزاحم تمسی رام سے نہوا اور اوسکو یہان واپس
آنے دین تاکہ یہان آکر پھر اپنے کام پر مامور ہو

سوال پنجم

جو اسباب کسیکا رام پور سے ہنگام جنگ
لگیا ہے مین چاہتا ہون کہ حضور ایک حکم
بنام ناظم بریلی صادر فرمائین کہ مالکان مال کو
اسباب معززہ بعد تحقیقات ملجاے۔

جواب پنجم

جواب مبنی اوپر انصاف کے حضور سے
صادر ہوگا جب کوئی درخواست واسطے اپنی
جامداد کے گذرانیگا۔

سوال ششم

سرکار چک جو فیض اللہ خان نے راجہ
خان مل سے خرید کیے تھے اور وہ اب تک
اوسکے قبضے مین ہین مجھے امید ہے کہ
حضور ایک حکم بنام ناظم بریلی صادر فرمائین کہ
اونکو واگذاشت کردے۔

جواب ششم

جو اسے چک واقع یا متعلق محالات جاگیر کے
ہین وہ بموجب سند نواب صاحب کے
واگذاشت ہوگئے ہین۔

سوال ہفتم

اکثر مقامات و قطعات زمین و چکہاے دیہات
خرید کردہ سنو خان غلام علی الدین خان وغیرہ
افغانان جو بسرکاری مالگذاری سے معاف ہین

جواب ہفتم

جاگیردار کو اختیار اس شرط کا اپنے محالات
جاگیر مین حاصل ہے۔

اور اون لوگون کے قبضے مین اوسوقت تک
تھے جب تک وہ دامن کوہ مین گئے مجھے
امید ہے کہ پروانہ معافی نسبت اونکے بنام
ناظم بریلی صادر ہو۔

سوال ہشتم

مین چاہتا ہون کہ پروانہ بنام ناظم بریلی
درباب اون لوگون کے جو علاقۂ وزیر مین رہتے
ہون اور غلہ نگری علاقہ احمد علیخان مین کرتے
ہون اس مضمون کا جاری ہو کہ بعد تحقیقات
چوروں کو سزا دین اور مال مسروقہ صاحبان
جاگیر کو واپس دین۔

جواب ہشتم

اس بارہ مین جو رسم بیچ وقت فیض اللہ خان کے
تھی وہی مرعی رہے گی۔

سوال نہم

جو محصول اسباب تجارت افغانان پر
سابق لیا جاتا تھا وہی بدستور رہے اور
ہرکاران پیشکار سرکار زیادہ طلب نکرین

جواب نہم

رسم قدیم اس بارہ مین جاری ہے۔

سوال دہم

بیچ عہد فیض اللہ خان کے داد و ستد حافظ رحمت
کے وقت کی کیسکے ساتھ ہو وزیر کے حکم
سے مسموع نہین ہوتی تھی پس اب بھی کسی
سے مزاحمت اون داد و ستد کے باعث
نہو اور اگر کوئی حضور مین نالشی ہو تو اوسکی
سماعت نہو۔

جواب دہم

جو قاعدہ اس بارہ مین فیض اللہ خان کے
وقت مین تھا وہی اب بھی مرعی رہے گا۔

سوال یازدہم جواب یازدہم

موضع صاحب گنج واقع پرگنہ حضرت نگر دیہہ اگر بیموضع محالات جاگیر میں آگیا ہے تو جاگیر دار معافی فیض اللہ خان نے ساعت راہی مرحوم کو اختیار حاصل ہے۔

دیا تھا میں چاہتا ہوں کہ ایک پروانہ در باب معاف رہنے اس موضع کے عنایت ہو۔

المرقوم ۳۰ ماہ دسمبر ۱۷۹۴ء مطابق ۷ جمادی الثانی ۱۲۰۹ ہجری

نقل و ترجمہ صحیح ہے

دستخط جی ایف چیری

رزیڈنٹ

نمبر ۷

ترجمہ عہد نامہ نواب محمد سعید خان

برطبق حکم گورنر جنرل بہادر حکومت رام پور کی جو میرے سپرد ہوئی ہے میں بواسطے بیان کرتا ہوں کہ جو کام میرے تعلق ہوگا وہ از روئے انصاف سرانجام ہوگا اور تمام پٹھان اور مسلمین اوسیطور پر بسر کرینگے اور انکی اوسیقدر پرورش ہوگی جیسے اب تک ہوتی تھی اور میں اسطرح اونسے پیش آؤنگا کہ وہ باامنیت اور خوشی بسر کرینگے اور دربارہ تنخواہ خاندان اور دیگر رشتہ داران کے وہی طریق اختیار کیا جائیگا جو اب تک ہوتا آیا اور میری محبت اور اتحاد سے کوئی امر نسبت دختر و بیوہ نواب احمد علیخان مرحوم کے تبدل نہوگا اور حسب تفصیل ذیل اونکو تنخواہ ملا کرے گی۔

دختر نواب مرحوم	۱۰۰۰ ماہواری
صاحب محل	۱۰۰۰ ماہواری
ممتاز محل	۱۰۰۰ ماہواری
چاندرانی	۱۰۰۰ ماہواری
ڈیوڑھی بالاخانہ	۱۰۰۰ ماہواری

دھاری خند ..... ماہ ماہواری

مادر سعید علیخان پسر مرحوم نواب مغفور ..... ماہ ماہواری

مادر دختر نواب مرحوم ..... ماہ ماہواری

کلو خانم ..... ے ماہواری

نتھو خانم ..... ے ماہواری

پدمنی ..... ے ماہواری

چار گانے والیان ..... ے ماہواری

دستخط نواب محمد سعید خان

ترجمہ صحیح ہے

دستخط فرانسس رابنسن

قائم مقام ایجنٹ

دفتر کمشنری قسمت ہیلکھنڈ

۲۱ اگست سنہ ۱۸۵۱ عیسوی

نمبر ۸

عہدنامہ نواب محمد یوسف علیخان

چونکہ میں بمنظوری ہنوربل لفٹنٹ گورنر بہادر اضلاع شمالی و مغربی جانشین نواب محمد سعید خان جاگیر رام پور میں مقرر ہوا ہوں میں اقرار کرتا ہوں اور تصدیق بمہر کرتا ہوں کہ امورات جاگیر مذکور کو نصفت اور عدل سے سرانجام دونگا اور پٹھانوں سے بمروت پیش آونگا اور تمام تنخواہ جو نواب احمد علیخان کے وقت سے مقرر ہے اور شرائط سابق میں درج ہے قائم اور بحال رکھونگا اور واسطے بسر خاندان اور وابستگان والد مغفور نواب محمد سعید خان کی تجویز مناسب عمل میں لاؤنگا۔

دستخط آر الگزینڈر

ایجنٹ لفٹنٹ گورنر

دفتر ایجنسی متعلق

دفتر کمشنری قسمت ہیلکھنڈ

مقام بریلی ۱۰ اپریل سنہ ۱۸۵۵ء

نمبر ۶

ترجمہ سند بابت دیہات کے جو نائب السلطنت گورنر جنرل بہادر نے نواب رام پور کو
بتاریخ ۲۴ ماہ جون ۱۸۶۰ء عطا کی۔

چونکہ فرزند دلپذیر نواب محمد یوسف علیخان بہادر نواب رام پور نے شروع بلوہ سے آخر تک
نمک حلالی اجنت بسنبت گورنمنٹ انگریزی کے ساتھ دینے مدد روپیہ اور فوج کی اور بچانے زندگی
عیسائیان وکرنے دیگر خدمات لائقہ کے ظاہر کی ہے جس سے خوشنودی گورنمنٹ ہوئی تھی
نواب کی شکر گزاری سابق اوہو چکی ہے اور ایک خلعت بھی عطا ہو چکا ہے اور بقدار ضرب
سلامی بھی ایزاد ہو چکی ہے اور اوسکے خطاب میں بھی افزونی ہو چکی ہے مگر باسوا اسکے اب اور
قدر اوسکو خدمات کی کیجاتی ہے یعنی گورنمنٹ چند مواضعات اضلاع بریلی و مراد آباد حسب مندرجہ
تفصیل علحدہ جمعی مدت طایفہ دوامی و نسلاً بعد نسل عطا فرماتے ہیں مواضعات مذکورہ مفصل اب
شامل علاقہ قدیم نواب کے کیے گئے اور وہی شرائط جو نسبت اوسکے علاقہ قدیم کے مشروط
ہیں اس سے بھی متعلق اقتدار ہونگے۔

تفصیل دیہات واقع بریلی

نمبر	پرگنہ	موضع	نام نمبردار	جمع
۱	چومحلا	پیپریا دوبچی	منشی مادھو سنگھ و دوری لال	مالیہ
۲	ایضاً	بھیکھم پور	ہوری لال	مالیہ حالیہ مالیہ
۳	سرسادلی	رسول پور	فیض اللہ خان	
۴	״	اورنگ نگر	نور محمد وغیرہ	مالیہ
۵	״	نرسوا	خوبچند وغیرہ	مالیہ
۶	״	کرسولا	سلو خان وغیرہ	مالیہ
۷	״	کرسولی	مصطفےٰ خان	حالیہ

نمبر	پرگنہ	موضع	نام منبردار	جمع
۸	سرساوہن	اودن پور	نیاز علیخان	اسی روپے
۹	״	پیپریا	مدار بخش وغیرہ	لاکھ روپے
۱۰	״	کنک پور	خوبچند وغیرہ	اسی ہزار روپے
۱۱	״	ایشر پور گوپال پور	گنگا رام	اسی روپے
۱۲	״	اہرو	چیت رام	اسی روپے
۱۳	״	سیبونتیا	محمد احمد خان	سالانہ
۱۴	״	بھولا پور	مصطفے خان	سالانہ
۱۵	״	منصور پور	گل خان	ماہوار
۱۶	״	دہمری	محمد شفاعت علیخان	لمالوس
۱۷	״	چندپورا	״	اسی روپے
۱۸	״	رستم پور	سرکار	لماروپے
۱۹	״	غلام گنج	رام دیال وغیرہ	سالانہ
۲۰	״	کدنیا	تجمل حسین خان	اسی روپے
۲۱	״	برہ پورا	دہرنی دہر وغیرہ	اسی روپے
۲۲	״	قاضیا پور	ذوقی رام	لاکھ روپے
۲۳	״	ہرسنوکلا	طوطا رام	لاکھ روپے
۲۴	احادن	کیولپور	انند رام وغیرہ	اسی روپے
۲۵	״	چین پور عرف جیجا	خوبچند وغیرہ	اسی روپے
۲۶	״	مودونا	تلسی رام	اسی روپے
۲۷	״	حرمت پور تین پٹی	کلو وغیرہ	اسی روپے

نمبر	پرگنہ	موضع	نام نمبردار	حصہ
۲۸	احاون	پٹی سبنت پور	ڈالچند وغیرہ	حاصلہ
۲۹	״	ہونگر	سنجتاور سنگھ	الہاصلہ
۳۰	״	تومریا	دیبی داس	سہارہ
۳۱	״	پچاوا	کیول رام وغیرہ	حالہ
۳۲	״	ہنگا سنکلا	احمد یار خان	سہارہ
۳۳	״	اودی پور	وزیر علی	ساصلہ
۳۴	״	میودی خرد	بھائی سنگھ وغیرہ	لاصلہ
۳۵	״	جوئی	״	ساصلہ
۳۶	״	گنگا سنکلا	موہن لال	سہارہ
۳۷	״	چونگر	چینی لال وغیرہ	سہاصلہ
۳۸	״	سوہنگ سنکلا	رتی رام	سابصلہ
۳۹	״	گجرورا	دھرتی دھر	سہارہ
۴۰	״	مبارکپور	ذوقی رام	ابصلہ
۴۱	״	خانپور	پتی رام	اصلہ
۴۲	״	نیوڈیا	مہر حسین وغیرہ	اسہارہ
۴۳	״	ترکھیا	ذوقی رام وغیرہ	الاہارہ
۴۴	״	لکھمی پور بھیکھا	بینی رام وغیرہ	ساصلہ
۴۵	״	پیر پارا زادہ	محمد الطاف علی	سہارہ
۴۶	״	مدن سنکلا	ذوقی رام	اسہارہ
۴۷	״	گدیا	خوشحال رائے	حاصلہ

نمبر	پرگنہ	نام موضع	نام نمبردار	جمع
۴۸	احاون	سوبارکھیڑا	احمد یار خان	اسمالوحد
۴۹	″	راشد نہ یا	ٹھاکر داس وغیرہ	اسمار ″
۵۰	″	سمرا	ہری رام وغیرہ	لاالہ
۵۱	″	دہلیا	گوبند رام وغیرہ	اس ″
۵۲	″	منگہا انکلا چارپتی	ٹھاکر داس	لما ″
۵۳	″	لودھی پور	احمد یار خان	حاصل
۵۴	″	جگدیسپور	گوبند رام وغیرہ	سامل
۵۵	″	سہارسی	سوبھا رام	اس لما ″
۵۶	″	ہردوا	اوتم چند وغیرہ	اس سما ″
۵۷	″	بھورکھا	غلام حسین	اس قاعدہ ″
۵۸	″	بھورکھی	محمد الطاف علی	لا الہ
۵۹	″	منجھیانا	غلام ناصر خان	اسما عیل ″
۶۰	″	سلہی عرف بڑاگاؤں	محمد الطاف علیخان	اسما دیں ″
۶۱	″	دیوری خرد	چنی لال وغیرہ	اسما
۶۲	″	گنبھری	محسن علیخان	اسما ″
۶۳	″	ہردوپور	گوبند رام وغیرہ	لما ″
۶۴	″	راج پورا	راجا رام	لاالہ
۶۵	″	گولریا بھات	موتی لال وغیرہ	اسما دیں
۶۶	″	اگوندا	فضل امام	لاالہ
۶۷	″	جوہرا	کھیم سنگھ	اسما ″

نمبر	پرگنہ	نام موضع	نام نمبردار	جمع
۶۸	اجاون	پیورا	دیبی داس وغیرہ	لاحاصل
۶۹	״	رتھوا	چینی لال وغیرہ	اسمار
۷۰	״	اسیمی	بلدیو سنگھ	اسمار
۷۱	״	کیلوسا	فقیر محمد خان	لماحاصل
۷۲	״	جنگ پور	دھرنی دھر وغیرہ	سالانہ
۷۳	״	ہمت گنج	کلاچند	اسمار
۷۴	״	عنایت پور	بگلیان سنگھ	سار
۷۵	״	بھجو پورا	دوارکا داس	اسمار
۷۶	״	دیوی بزرگ	دھرنی دھر	سالانہ
۷۷	״	کلیانپور	״	اسمار
۷۸	״	بلبھدر پور	نند رام	سمار
۷۹	״	سرسا	شیو دیال وغیرہ	سالانہ
۸۰	״	چچولی	مسماۃ مسمات بیگم	اسمار
۸۱	״	پورنیا	شیخ غلام حسین	اسمار
۸۲	״	بگیتا بہات	چتر بھوج وغیرہ	لاحاصل
۸۳	״	شیام پور	ہیرا لال	لماحاصل
۸۴	״	گنگا پور	پیارے لال	سالانہ
۸۵	״	سنگرا	دائمان غلام محی الدین	اسمار
۵۶	״	بہانا	چیت رام	اسمار
۵۷	״	لکھمی پور شیخا	چھوٹے لال وغیرہ	سمالانہ

نمبر	پرگنہ	نام موضع	نام نمبردار	جمع
۸۸	اجاون	بسوپورا	چترجیج وغیرہ	حاصل
۸۹	″	رکسن کھیڑا	دھرنی دھر	لاحاصل
۹۰	″	مکنیا جگناتھ پور	مسماۃ روپ کنور و بشن کنور	ایضاً
۹۱	″	بینی	دھرنی دھر	لاحاصل
۹۲	″	ضمان پور	محمد حسین خان	ایضاً
۹۳	″	دھنیلی	جواہر سنگھ وغیرہ	ایضاً
۹۴	″	آدیور	جی سنگھ	لاحاصل
۹۵	″	بتیا	احمد بخش وغیرہ	لاحاصل
۹۶	″	سرائے	جیل فتح	ایضاً
۹۷	″	نوادیا	خوبچند وغیرہ	ایضاً
۹۸	″	دھرمولپورا	اودی رام وغیرہ	ایضاً
۹۹	″	بھیسوری	الطاف علیخان	ایضاً
۱۰۰	″	نسوئی	اوگر سین	لاحاصل
۱۰۱	″	ترہا	خورشید بیگم	ایضاً
۱۰۲	سروالی شمالی	حالب سنکلا	دوری لال	ساعد
۱۰۳	″	محمد پور	رای سنگھ وغیرہ	ساعد
۱۰۴	″	دھنیلی	سلطان حسین	ایضاً
۱۰۵	″	جت پورہ	ساوہو رام	اسمار
۱۰۶	″	وویابت	رای سنگھ وغیرہ	اسماعد

نمبر	پرگنہ	نام موضع	نام نمبردار	جمع
۱۰۷	سرولی شمالی	کرپیا پیپوہ	الطاف علیخان	حامد ۔
۱۰۸	۔۔	کرپیا پانڈے	چھبیدی لال	لامد ۔
۱۰۹	۔۔	بھوپت پور	مسماۃ جھانا	لامد ۔
۱۱۰	۔۔	گنگا پور	منسی دھر	لامد ۔
۱۱۱	۔۔	کھوار چارپٹی	شیودت وغیرہ	ساحد ۔
۱۱۲	سرولی جنوبی	بنی گنج	ہزاری مل وغیرہ	لامد ۔
۱۱۳	۔۔	سوماوا	روپ سنگھ	حامد ۔
۱۱۴	۔۔	شیودجیت	درگا پرشاد	اسامد ۔
۱۱۵	۔۔	تاج پور	دیو سنگھ	۔
۱۱۶	۔۔	زاندا	حکیم سعادت علیخان	لامد ۔
۱۱۷	۔۔	چکر پور چارپٹی	دھن سنگھ وغیرہ	اسامد ۔
۱۱۸	۔۔	نند کانون	درگا پرشاد	مامد ۔
۱۱۹	۔۔	اونچی کانون	۔۔	حامد ۔
۱۲۰	۔۔	بھوپت ای پور	نوبت سنگھ	حامد ۔
۱۲۱	۔۔	لودھی پور	۔۔	حامد ۔
۱۲۲	۔۔	نداکر	۔۔	اسامد ۔
۱۲۳	۔۔	کندیلی اسد پور	جی کشن داس	اسامد ۔
۱۲۴	۔۔	پپرپا پپرپور	بالکشن	سامد ۔
۱۲۵	۔۔	گلینی	شیودت	حامد ۔
۱۲۶	۔۔	پروتا بھگا	نوبت سنگھ	لامد ۔

نمبر	پرگنہ	نام موضع	نام منصب دار	جمع
۱۲۷	سرو ای جنوبی	کھیولا پور	درگا پرشاد	۱۱۱
۱۲۸		انوبھ پور مرزا پور	لچھمن سنگھ	۱۱۱
۱۲۹		بھورکھا بھورکھی	ہرپال سنگھ	۱۱۱
۱۳۰		اونسی براہیم پور	بھندا وغیرہ	۱۱۱
۱۳۱		معمور پور	منا سنگھ	۱۱۱
۱۳۲		گھرمو پور	نتھو	۱۱۱
۱۳۳		نونند پور	علی بخش خان	۱۱۱

تفصیل دیہات واقع ضلع مراد آباد

نمبر	پرگنہ	نام موضع	نام منصب دار	جمع
۱	مراد آباد	باولے دان عرف باولی باندا	نواب کلب علیخان	۱۱۱
۲		کیشو نگلی	۱۱۱	۱۱۱
۳		بہاو پورا	مسماۃ قدرۃ النسا	۱۱۱
۴		چک کندیسری	رتن سنگھ	۱۱۱
۵		چک کندیسرا	قاضی عباس	۱۱۱
۶		چک گروہا	زبر بیگ وغیرہ	۱۱۱
۷		خانپور ملک	قطب الدین	۱۱۱
۸		پرسو پور انانک	تیجا سنگھ	۱۱۱
۹		چک لاد پور	ہرسہائے	۱۱۱
۱۰		چک گاہتھال	جوالادت	۱۱۱
۱۱		سرگ ہتھال	۱۱۱	۱۱۱
۱۲		موا کلیرا	فرزند علی	۱۱۱
۱۳		دہک پورا	مسماۃ عزۃ النسا	۱۱۱

ترجمۂ خریطۂ نواب محمد یوسف علیخان بہادر رام پور والا بنام ہنوربل لفٹنٹ گورنر بھاؤ اخلاع شامعولی

بعد القاب معمولی

رسید خریطہ ہنوربل لفٹنٹ گورنر بہادر درباب ایک درخواست کے جو چوبے گردھاری لال
و دیگر زمینداران مواضع سنے جو جاگیر مین نواب مذکور کو ضلع مرادآباد مین ملی تھی بحضور گورنمنٹ منہ
پیش کی تھی اور جسمین درخواست یہ تھی کہ بعد ختم ہونے بندوبست حال کے اونکے حقوق لکھا
قائم اور بحال رہین تحریر ہوکر دربارہ توقیع لفٹنٹ گورنر بہادر کہ نواب و عویداران کے دعاوی فی
اور درست کے لحاظ کرینگے اطمینان لفٹنٹ گورنر بہادر کو کرتے ہین کہ انشاءاللہ حقوق زمینداران
درخواست دہندگان کے مع حقوق دیگر اشخاص جنکے دعوی واجبی ہونگے لحاظ رہے گا
کیونکہ اونسے نیت درست اس امر پر کی ہے کہ اپنی رعایا کے انتظام امور مین قواعد انصاف و
عدل جاری رکھے جیسے حکومت انگریزی مین مرعی ہین۔

ترجمہ خلاصے کے طور پر صحیح ہے
دستخط دیوکرن شوکلی مترجم

نمبر ۱

نقل سند جو نواب محمد یوسف علیخان رام پور والے کو ملی۔

مرضی ملکۂ معظمہ کی یہ ہے کہ ریاست تمام شاہان اور رئیسان ہند کی جو اپنے علاقے مین حکمرانی کرتے ہین
دوامی ہو اور یہ کہ ثبات اور عزت اونکے خاندان کی جاری رہے مین اسواسطے خواہش ملکۂ معظمہ کی
تعمیل کرنے مین اطمینان تمکو دیتا ہون کہ درصورتیکہ کوئی وارث اصلی یعنی اولاد نہو تو تمھارا جانشین
ریاست وہ بھی منظور ہوگا جو از روی شرع محمدی کے حق واجبی رکھتا ہوگا۔

مطمئن رہو کہ یہ عہد جو تمسے ہوتا ہے یہ کسی سے متخلل نہوگا اوسوقت تک کہ جب تک تمھارا
خاندان نمک حلال تاج شاہی رہیگا اور جب تک ان عہد نامجات اور اقرار نامجات و عطایات کی
تعمیل نسبت گورنمنٹ انگریزی کے ہوتی رہیگی۔

دستخط کیننگ

فرخ آباد

قبل اشتمال روہیلکھنڈ گورنمنٹ انگریزی سے علاقہ فرخ آباد بالکل محصور علاقۂ وزیر اودھ تھا اور خراج چار لاکھ پچاس ہزار روپیہ کا نواب رئیس فرخ آباد وزیر کو دیتا تھا یہ خراج از روی عہدنامۂ وزیر جو بتاریخ ۱۰ ماہ نومبر سنہ ۱۸۰۱ء منعقد ہوا تھا گورنمنٹ انگریزی کو دیا گیا۔ بیچ سنہ ۱۸۰۲ء کے نواب نے عہدنامہ نمبر ۱۱ اقرار دیا اوسمین مشروط یہ ہوا کہ علاقہ گورنمنٹ انگریزی کو دیا جائے اور سالانہ نقدی تعدادی ایک لاکھ آٹھ ہزار روپیہ کا نواب اور اوسکے ورثا اور جانشین کو دیا جائے۔

آخری نواب رئیس فرخ آباد تفضل حسین نامے نے سنہ ۱۸۵۷ء مین سرکشی بلوہ مین کی تاریخ ۳۰ جنوری سنہ ۱۸۵۹ء کو بعنوان اشتہار معافی حاضر ہوا تحقیقات اوسکی روبروے اسپیل کمشنر صاحب کے بجرائم ذیل ہوئی۔

اول سرکشی کرنی اور جنگ کرنی بخلاف گورنمنٹ انگریزی کے اور بلوے مین سرداری فوج کرنا اور ترغیب دینا سرکشون کا۔

دوم سردار اور شریک ہونا ماقبل اور مابعد قتل اکثر رعایاے انگریزی و یورپ زاد و عیسائی و ہندوستانی کے یہ جرائم نسبت اوسکے ثابت ہوے اور حکم قصاص صادر ہوا اور جائداد کی ضبطی کا حکم نافذ ہوا مگر تحقیقات مین یہ ظاہر ہوا کہ قبل اوسکے حاضر ہونے کے ایک چٹھی اوسکو میجر بیر و صاحب اسپیل کمشنر ہمراہ کیمپ سپہ سالار بہادر نے اس مضمون کی لکھی تھی کہ وہ حاضر ہو اور یہ چٹھی مین لکھا تھا کہ معافی انہی لوگون کی ہوگی جنھون نے قتل انگریزان خود نہین کیا ہے اور اگر نواب نے خود قتل نہین کیا ہے تو بلا اندیشہ حاضر ہو گورنمنٹ نے اس عہد کو اور حکم کو نامنظور کیا تھا مگر تاہم بلحاظ اوسکے اس شرط پر حکم قصاص عمل مین نہین آیا کہ تفضل حسین فوراً ملک انگریزی سے خارج ہو اور اوسکو شہر عدن تک پہونچا کر سمندر پار بجانب مکہ بھیجدیا اور اوسکو متنبہ کر دیا کہ اگر کبھی ممالک انگریزی مین قدم رکھیگا تو حکم قصاص جو نافذ ہو چکا ہے اوسپر عمل مین آئیگا۔

درباب عہدنامہ سنہ ۱۸۰۲ء کے یہ بیان ہوا کہ چونکہ عہدنامہ مابین گورنمنٹ انگریزی اور نواب رئیس کے اب تفضل حسین کی سرکشی سے فسخ ہو گئے مگر یہ سرکشی تفضل حسین کی اثر پذیر اوپر حقوق دیگر اشخاص کے جنکی نسبت عہدنامہ مین مذکور ہے نہوگی پنشن جو از روی شرط دوم کے

دی گئی ہے اور جائداد اور تنخواہ سالانہ جو از روی شرائط ۳ و ۴ و ۷ کے مقرر ہوئی تھی اب ضبط ہوکر قدرے گذارہ اون لوگون کے واسطے تجویز ہوا جنکی اور کوئی صورت بسر کی نہین بشرطیکہ اونمین سے کوئی شخص شریک سرکشی نہوا ہوگا مگر پنشن از روی شرط پنجم اور زمین معافی و جاگیر مندرجہ شرط ۸ دی گئی تھی وہ بحال ہے بشرطیکہ وہ شریک سرکشی نہوے ہونگے اور پنشن اور جاگیر بالعوض نوکری ملی ہو کیونکہ اب نوکری کا امکان نہین ہے۔

نمبر ۱۱

عہدنامہ نواب فرخ آباد بابت ۱۸۰۲ عیسوی

عہدنامہ فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اور نواب امداد حسین خان درباب سپرد کرنے واسطے ہمیشہ کے ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کو ضلع فرخ آباد مع متعلقات بالعوض نقدی جو اب تک قابل ادا ہونے ہنوربل کمپنی کے منجانب نواب تھے اور جو ہنوربل ہنری ویلی لفٹنٹ گورنر اضلاع مفوضہ اودہ نے باختیارات عطیہ ہز اکسیل یعنی دی موسٹ نوبل گورنر جنرل بہادر ایک فریق اور نواب امداد حسین خان بہادر ناصر جنگ فریق ثانی نے منجانب اپنے اور اپنے ورثا اور جانشینون کے منعقد کی تھی۔

شرط اول

یہ وعدہ اور اقرار ہوتا ہے کہ ضلع فرخ آباد مع متعلقات واسطے ہمیشہ کے سپرد ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کے سنہ ۱۲۱۱ فصلی سے ہو اور نواب اپنے حقوق اور علاقے کو باستثنا متذکرہ ذیل منتقل کرتے ہین۔

شرط دوم

بنظر بسر اوقات اور قائم رکھنے شان نواب امداد حسین خان بہادر کے یہ اقرار ہوتا ہے کہ اوسکو نو ہزار روپیہ ماہواری یعنی ایک لاکھ آٹھ ہزار روپیہ سالانہ ملیگا اور یہ روپیہ اوسکو اور اوسکے ورثا کو اور جانشین کو ملا کریگا اور کسی وجہ سے کم نہوگا اور یہ بھی وعدہ ہوتا ہے کہ نواب سے ہر موقع پر اوسی اعزاز اور ادب اور قاعدہ سے پیش آئینگے جیسا اوسکا مرتبہ اور عرف ہے

لائق ہے اور جسطرح گورنمنٹ انگریزی اپنے دوستونسے پیش آتی ہین۔

شرط سوم

ہونریبل لفٹنٹ گورنر وعدہ کرتے ہین کہ دو ہزار روپیہ سالانہ واسطے خرچ امام باڑہ کے ملا کرے گا اور مبلغ تین ہزار چھ سو روپیہ سالانہ جو واسطے گذارہ محلات نواب مظفر جنگ مرحوم کے معرفت امراو بیگم کے تقسیم ہوتا ہے وہ آیندہ معرفت نواب کے تقسیم ہوگا اور نواب اوس روپیہ کی رسید اہلکاران گورنمنٹ خزانہ کو دینگے بشرطیکہ یہ ثابت ہو کہ امراو بیگم کی معرفت روپیہ مذکور درستی سے تقسیم نہین ہوتا۔

شرط چہارم

حسب استدعا نواب کے باغات جو ملکیت اوسکے والد کے تھے اور موضع سرائے عجیب پور مکانات منضبطہ واقع فرخ آباد اور جائداد رانی صاحبہ ازآن نواب تصور کیے جائینگے بشرطیکہ کوئی اور حقدار اوسکا ثابت نہو۔

شرط پنجم

چونکہ فہرست رشتہ داران و ہمراہی مدخلہ نواب جنکی نسبت درخواست پیش ہوئی ہے اور فہرست اونکی مدخلہ خرد مند خان مین فرق ہے اور چونکہ ارادہ گورنمنٹ کا یہ ہے کہ جسکا استحقاق پنشن کا واجب متصور ہو اوسکی پنشن مقرر ہوجاے لہذا یہ تجویز ہوئی کہ ایک افسر گورنمنٹ انگریزی واسطے تحقیقات اس امر کی شراکت نواب مقرر کرینگے اور جنکا حق ثابت ہوگا اوسکو سند دستخطی افسر مذکور اور نواب عطا ہوگی اور ان اسناد کے بموجب پنشن نواب کی معرفت تقسیم ہوگی اور رسیدیا بندگان پنشن کی نواب حاصل کرکے داخل محکمۂ افسر مذکور کرینگے۔

شرط ششم

حکومت عدالت ذات نواب پر نہوگی مگر چونکہ واسطہ دار اور ہمراہی نواب کی تصریح نہین ہے اور چونکہ یہ ارادہ گورنمنٹ انگریزی کا ہے کہ انصاف بلا روے و رعایت ضلع فرخ آباد مین قائم اور جاری ہو لہذا یہ شرط ہوتی ہے کہ اگر کوئی نالش بنام کسی واسطہ دار یا ہمراہی نواب کے روبرو نواب کے پیش ہوگی اور اوسکا تصفیہ واجبی جاری نہوگا یا تصفیہ سے کوئی فریق ناراض ہوگا تو

اوس نالش کی سماعت عدالت مین ہوگی۔

شرط ہفتم

حسب استدعا نواب کے پنشن اشخاص مفصلہ ذیل کی تجویز ہوئی اور یہ پنشن جاری رہے گی کہ جب تک یا بندہ کا طریق قابل خوشنودی و اطمینان گورنمنٹ انگریزی اور نواب کے رہیگا۔

امام خان ..... مبلغ ... سالانہ

پیرل خان و محمد خان ..... مبلغ ... سالانہ

رحیم بخش وکیل نواب حاضر باش محکمہ انگریزی مقیم فرخ آباد مبلغ ... سالانہ

احمد بخش و محمد ضیاء ..... مبلغ ... سالانہ

شرط ہشتم

قطعات زمین معافی و رزرینہ و سالانہ پنشن و جاگیر قائم اور بحال رہینگے اگر تحقیقات سے ثابت ہوگا کہ وہ قبل وفات مظفر جنگ مقرر ہوے تھے۔

شرط نہم

یہ عہدنامہ نو شرائط کا مقرر ہو کر ختم ہوا بمقام بریلی بتاریخ ۲۴ ماہ جون سنہ ۱۸۰۲ع مطابق ۳ ماہ صفر سنہ ۱۲۱۷ ہجری اور ہنوربل ہنری ویسلی صاحب لفٹنٹ گورنر اضلاع مفوضہ اودہ نے ایک نقل اوسکی انگریزی اور فارسی مین مہر و دستخط اپنے نواب امداد حسین خان بہادر ناصر جنگ کو دی اور نواب نے ایک نقل اپنی مہری و دستخطی ہنوربل ہنری ویسلی صاحب لفٹنٹ گورنر اضلاع مفوضہ اودہ کو دی اور ہنوربل ہنری ویسلی صاحب وعدہ کرتے ہین کہ تیس دن کے عرصے مین منظوری عہدنامہ بمہر و دستخط ہز اکسلنسی یعنی ڈی موسٹ نوبل گورنر جنرل کے منگا دینگے۔

مہر نواب امداد حسین خان	مہر ہنوربل ہنری ویسلی

دستخط ہنری ویسلی

یہ عہدنامہ منظور گورنر جنرل بہادر با جلاس کونسل بتاریخ ۲۴ ماہ جون سنہ ۱۸۰۲ عیسوے ہوا

بنارس

اس خاندان کی بنیاد منسا رام زمیندار گنگاپور سے ہی جسنے ۱۷۴۰ء مین وفات پائی اور اوسکی جگہ راجہ بلونت سنگہ جانشین ہوا بلونت سنگہ حملۂ بنگالہ مین جو ۱۷۶۳ء کے ہوا تھا شریک شاہ عالم اور شجاع الدولہ کا تھا اور وہ بعد جنگ بکسر کے ہمراہ شاہ انگریزی فوج مین آیا ۱۷۶۴ء مین اوسکی زمینداری اودھ سے گورنمنٹ انگریزی پاس منتقل ہوئی یہ تجویز انتقال گورنمنٹ ولایت نے نامنظور کیا اور جب عہدنامہ ۱۷۶۵ء شجاع الدولہ سے ہوا تو علاقہ بلونت سنگہ کا دوبارہ اودھ کو دیا گیا اس شرط پر کہ نواب راجہ کو [illegible] راجہ بسفارت مالگذاری سابق ادا کرتا تھا اسی قرار داد کرے۔

۱۷۷۰ء مین ہنگام وفات بلونت سنگہ کے وزیر اودھ نے چاہا کہ خاندان راجہ کو بیخ کن کرے مگر گورنمنٹ انگریزی نے زبردستی چیت سنگہ پسر بلونت کو جانشین کر دیا اور سند بتہ ۱۲ آپنی ضمانت پر دلوائی ازروے عہدنامہ جو نواب کے ساتھ ۱۷۷۵ء مین ہوا تھا حکومت اضلاع ماتحت راجہ چیت سنگہ واسطے ہمیشہ کے بعقل گورنمنٹ انگریزی کے نام ہوئی سند تبہ راجہ کو عطا ہوئی جسکی رو سے زمینداری اوسکی اور اوسکے نام قائم ہوئی اور اختیار مالی و ملکی دیا گیا اوسکے سپرد ہوا بشرطیکہ مالگذاری بمقداری بیالیس لاکھ روپیہ سکہ اسی روپیہ اوا کیا کرے اور نیز اس شرط پر کہ وہ حسن انتظام سے امنیت اور آسایش تمام پیدا کرے اور ملک مین امن و امان رکھے راجہ کو اختیار سکہ کا بھی دیا گیا یعنی سکہ اپنا جاری کرے

۱۷۷۸ء مین یہ تجویز ہوئی کہ راجہ بطور مدد خرچ کے پانچ لاکھ روپیہ واسطے خرچ تین پلٹن سپاہ دے اوسنے ایک سال کے واسطے منظور کیا مگر ۱۷۷۹ء و ۱۷۸۰ء مین بھی اوس سے وصول کیا گیا اور یہ بھی حکم ہوا کہ راجہ اپنے سوار واسطے کاروبار ممالک سرکاری کے دے چیت سنگہ ان امور کے منظور کرنے مین ناراض ہوا اور نیز روپیہ گورنمنٹ انگریزی کو دینے مین تساہل و تعلل کرنے لگا اور اوسکے نسبت گمان ناراستی پیدا ہوا اور یہ بھی خیال ہوا بلکہ یقین ہوا کہ وہ [illegible] گورنمنٹ سے بغاوت رکھتا ہے اسواسطے اوسکو اوسکے اپنے مکان مین ۱۷۸۱ء حسب الحکم وارین ہیسٹنگ صاحب کے نظر بند کیا اسمین فساد پیدا ہوا اور کارزار جنگی جو اوسپر

مقرر ہوا تھا سب قبض اور راجہ مفرور ہوگیا اور اپنی فوج جمع کرکے اوسنے درخواست مدد بعض راجگان ہندسے کی مگر اوسکی فوج کو اکثر لڑائیون مین شکست ہوئی اور فساد دفع ہوا راجہ چیت سنگہ کا علاقہ ضبط ہوکر بموجب عہدنامہ نمبر ۳ کے اوسکے برادرزادہ راجہ مہیپ نراین پوتہ راجہ بلونت سنگہ کو بشرط اداے مالگزاری مقداوی چالیس لاکھ روپیہ کے دیا گیا مگر اوسکو اختیارات ملکی ومالی وکمال نہین ملی۔ راجہ چیت سنگہ نے جاکر سیندھیا کے پاس پناہ لی اور ۱۸۰۱ء مین وفات پائی راجہ مہیپ نراین ۱۸۰۵ء مین مرگیا اور اوسکا بیٹا اودت نراین سنگہ جانشین اوسکا ہوا اور یہ راجہ بھی مرگیا اور ۱۸۳۲ء مین اوسکا برادرزادہ بتیسی ایشری پرشاد نراین حال جانشین ہوا ماہ مارچ ۱۸۶۲ء مین راجہ کو بذریعہ سند نمبری ۱۵ اطمینان دیا گیا کہ اگر اوسکا وارث اصلی نہوگا تو گورنمنٹ اوسکو اجازت دے گی کہ وہ یا کوئی اور وارث بعد اوسکے جسکو اپنا جانشین قرار دینگے اوسکو منظور ہوگی بشرطیکہ بموجب آئین ہندوان ورواج خاندان وہ استحقاق رکھتا ہوگا اس مہاراجہ کی سلامی تیرہ ضرب کی ہوتی ہے۔

نمبر ۱۲

ترجمۂ قولنامۂ جدید جو نواب شجاع الدولہ نے راجہ چیت سنگہ کو دیا

امورات زمینداری وانتظام سرکار بنارس سرکار چنار ومحالات جونپور وبجے پور وبدوہی سکینس گذشتہ وملبوس خاص وسرکار غازی پور وسکندرپور وفرید آباد وچندرنج وغیرہ جو ماتحت راجہ بلونت سنگہ مرحوم کے تھے بحیثیت سابق مین اب تمکو دیتا ہون اب یہ ضرور ہے کہ بعد منہائی ناسکار ونصف جاگیر ہی تم ماہ بماہ وسال بسال خزانۂ سرکار مین اقساط مقررہ وماکورہ دیتے رہو بعنایت ایزدی جس سے ترقی عزت وتوقیر تمھارے کی ہوگی وہ ظہور مین آویگا اور جو جمع قبولیت ۱۲۷۱ فصلی مین قرار پائی ہے اوس سے زیادہ کبھی آیندہ طلب نہوگی اور اگر تم قائم اطاعت قدیم اپنی فرمانبرداری مین رہوگے اور مالگذاری دیتے رہوگے تو تمھارا ملک اور تمھاری رعیت آسیب سے بچی رہے گی بحکم خدا وقرآن شریف وامام پاک یہ عہدنامہ جو فیما بین میرے اور میرے وارثون کے اور تمھارے اور تمھارے وارثون کے ہوا ہے اس سے کبھی انحراف نہوگا

المرقوم ۱۰ ماہ جمادی الثانی ۱۱۷۶ھ مطابق ۷ ستمبر ۱۷۶۲ عیسوی

ترجمہ صحیح ہے

دستخط ولیم ریدفرن

مترجم فارسی

ترجمہ پٹہ جو نواب شجاع الدولہ نے راجہ چیت سنگھ کو دیا

سرکار بنارس و جونار و محالات سرکار جونپور وغیرہ مع مالگذاری و رقم سوائے وسائر اور حویلی محمد آباد یعنی بنارس و ملبوس خاص و پرگنہ بدوہی وغیرہ و تعلقہ سکما مومن متعلقات پرگنہ خانداس و پرگنہ بدوہی لکھنیس گڈہ بجے پور سرکار غازی پور پرگنہ سکندر پور حریدشادی آباد و پیداسرنج وغیرہ مع مالگذاری وسائر بعد مجرا دینے رقم دستور دیوانی و نانکار و نصف جاگیر بدوہی و دیگر جاگیرات مرفوع القلم کی و جو کچہ رقم منہائی سابق مجرا ملتی تھی میں اب کلمیتہ دیتا ہوں اور سپرد تمہارے کرتا ہوں بالعوض مبلغ بائیس لاکھ اڑتالیس ہزار چارسو پچاس سکہ کم سنہ بنارس اہل وانصاف کے حسب تفصیل ذیل اور کچہ خرچ سہ بندی نہ لیا جائیگا مناسب ہے کہ تم مبلغان مذکورہ بالا سرکار کو بموجب اقساط مفصلہ ذیل کے سال بسال ادا کیا کرو اور بعون الٰہی اس پٹہ سے انحراف نہوگا

تفصیل ادای راجہ بلونت سنگھ

بابت بنارس	ساڑھے سولہ لکھ
بدوہی	ایک لکھ
لکھنیس گڈہ	۔۔۔
بجے پور	لکھان
غازی پور	۔۔۔ لکھ
شادی آباد	۔۔۔

کل ۔۔۔ ساڑھے بائیس لکھ

سلطانی تانکہ و نصف جاگیر مدد ہی واسطے

مدد ماہ

پیس روپیہ ادای راجہ بلونت سنگھ

یعنی لکھ

مدد اماوس

اضافہ مقبولہ راجہ چیت سنگھ کے لکھان۔

پیس روپیہ ادای راجہ چیت سنگھ

یعنی لکھ

مدد اماوس

المرقوم ۲۰ ماہ رجب ۱۲۱۳ ہجرے

ترجمہ صحیح ہے

دستخط ولیم رٹیڈفرن

مترجم فارسے

تحریر منجانب گورنر مہادر بنام راجہ چیت سنگھ

اب جو وزیر الممالک نے ایک عہدنامہ مہری و دستخطی دیا ہے جسپر تمنے بھی دستخط کیے ہین اور مہر لگائی ہے مناسب کہ موجب اوسکے اور بموجب عہدنامہ کے جو بمقام الہ آباد لارڈ کلایو صاحب اور وزیر سے دربارہ راجہ بلونت سنگھ تمھارے والد مرحوم کے ہوا تھا تم بسنجوشی تمام مالگذاری مقررہ وزیر کو ادا کرتے رہو اور کمپنی ہمیشہ تمھاری بہبود کی نگران رہیگی اور تمھاری نسبت حفاظت اور حمایت مبذول رکھیگی اور عہدنامہ مذکورہ بالا مین ہرگز انحراف یا شکستگی عہد نہوگی۔

ترجمہ صحیح ہے

دستخط ولیم رٹیڈفرن

مترجم فارسے

نمبر ۱۳

ترجمہ سند جو راجہ چیت سنگھ کو بابت زمینداری غازی پور و بنارس وغیرہ کے عطا ہوئی

متصدیان حال و استقبال و تانونگویان و مقدمان و رعیت و مزارعین و جمیع ساکنان و آبادان و متعلقان سرکار بنارس و غازی پور و جونار واقع صوبہ الہ آباد کو معلوم ہو کہ چونکہ بعہد سے عہدنامہ نواب آصف الدولہ جو [illegible] ربیع الاول سنہ ۱۱۹۹ ہجری مطابق ۱۲ ماہ [illegible] کرتے رہا تھا حکومت اور انتظام سرکار مذکورہ بالا کا چہارم جمادی الاول سنہ ۱۱۹۹ ہجری مطابق ۲۰ ماہ جولائی سنہ ۱۷۸۴ء سے تہ بہ بل ایسٹ انڈیا کمپنی کے سپرد ہوئی ایسٹ انڈیا کمپنی مذکور اسواسطے بعہدے حقوق جو اوس سے حاصل ہوئی تھی اب بنام راجہ چیت سنگھ زمینداری و عاملی و فوجداری سرکاران مذکور مطابق تعین کے اور کوتوالی جونپور اور بنارس کی اور ٹکسال بنارس تاریخ مذکورۃ الصدر سے دیتے ہیں جسقدر طلا و نقرہ ٹکسال بنارس میں ضرب ہوگا راجہ اوسکو موجب اپنے مچلکے کے ضرب لگوائینگے راجہ مذکور ذرا بھی غافل اپنی فہمید اور تعمیل امور مفوضہ میں نہیں اوسکو لازم ہے کہ رعایت اور مہربانی سے نسبت رعایا و مردمان کے پیش آئین اور زراعت اور بہبود ساکنان و پیداوار زمین کی ترقی میں کوشش کرینگے و دزدان و ڈاکوان و گردہ بروغیرہ کو خارج از ملک کرینگے اور مفسدان و بلوہ فراران امنیت ملک کو ایسی سزائے قرار واقعی دینگے کہ اونکا سراغ بھی نظر نہ آئیگا اور راجہ مذکور خراج بقدار ۱۴۰۰۰۰ روپیہ مچھلی دار ضرب بنارس مطابق ۱۳۰۰۰۰ روپیہ سکہ کلکتہ سالانہ خزانہ کمپنی مذکور میں داخل کیا کرینگے اگر اوسکو حکم ہوگا کہ زرمالگذاری بمقام بنارس ادا کرے تو وہ مبلغ ۱۴۰۰۰۰ روپیہ مچھلی دار بنارس کا روپیہ جسمیں دس ماشہ نقرہ اور دو رتی اور دو چانول ملان ہوگا اور اس سے زیادہ ملان نہیں ہوگا ادا کریگا اگر وزن اس سے کم ہوگا یا ملان زیادہ ہوگا تو اوسقدر کمی کا معاوضہ اوسکو اور دینا ہوگا اور جب زرمالگذاری کی ضرورت مقام بنارس میں نہوگی تو وہ زرمالگذاری ۱۳۰۰۰۰ روپیہ سکہ بلاتفاوت بموجب اقساط کے ماہ بماہ کلکتہ روانہ کریگا اس صورت میں اوسکو دو روپیہ فیصدی کے حساب سے مجرا ملیگا اور یہ فیصدی تعدادی ۲۶۰۰۰ ہوتا ہے بس یہ مجرا دیکر اصل رقم روپیہ کی مبلغ ۱۳۰۰۰۰ سکہ کلکتہ ہوتا ہے اور یہ رقم کلکتے میں داخل کیا کریگا اور آخر سال میں بعد تصفیہ حساب حسب دستور اوسکو روپیہ مدخلہ مجرا ملیگا اور وہ مجاز نہیں ہے کہ ابواب ممنوعہ داروغہ شاہی وغیرہ تحصیل کرے

یہ سند عطا ہوئی اور اس بموجب عمل ہوگا تمام متصدیان و دیگر اشخاص مذکورۂ بالا راجۂ ممدوح کو اصلی اور واجبی تالبض اور حقدار زمینداری و عاملی و فوجداری سرکاران مذکورہ بالا تصور کرے اور اوسکی حکومت کو بیچ امور متعلقۂ صیغہ جات مذکورہ مین منظور اور قبول کرے واضح ہو کہ اس حکم کو محکم اور مستحکم سمجھکر بموجب اسکے تعمیل کرے۔

از قوم ۲۵ ماہ صفر سنہ ۱ مطابق ۱۱ ماہ اپریل سنہ ۱۷۷۵ عیسوی

دستخط گورنر جنرل بہادر اور اہالیان کونسل

ضمن

دفتر زمینداری سرکار بنارس و غازی پور و جونپور کو توالی و سکارٹکسال واقع صوبہ الہ آباد در سکل کلان راجہ چیت سنگہ بہادر کو دیے گئے اور نیز عاملی و فوجداری۔

تفصیل محالات بوعہ م

سرکار بنارس و چندیرا سرکار غازی پور محال جونپور مع مال و سوائے حویلی محمد آباد بنارس لانس دام یعنی خرچ پوشاک پادشاہ پرگنہ بھدری تعلقۂ سکرا مو واقع چندار سکنی گڈہ بجے پور سکندر پور تھرید شادی آباد ٹپہ سرکیا کو توالی و دیگر امور بنارس بلا ادای و کوتوالی و دیگر امور جونپور بلا ادائے محال ٹکسال بنارس بلا ادای مقیمی بنارس سنگریزہ یعنی وزن سنگی بنارس و دیگر محالات آئی سانڈبی یعنی دفتر مضیات بنارس

نقل پٹہ عطیہ بحبیب سنگہ

یہ پٹہ جسمین شرائط ذیل درج ہین راجہ چیت سنگہ بہادر کو دیا جاتا ہے۔

سرکار بنارس غازی پور اور جونپار اور محالات سرکار جونپور مع مال و سوائے حویلی محمد آباد بنارس خاص و عام بیچ پرگنہ بہادری تعلقۂ سکرا مو واقع پرگنہ جونار گیت گڈہ بجے پور سرکار غازی پور پرگنہ سکندر پور خرید شادی آباد پٹنہ سرکیچنا مع کوتوالی جونپور و بنارس ٹکسال بنارس مقیمی با نصاب وزن سنگی مال و سوائے اور دستور دیوانی باستثنا ناسکار و نصف جاگیر بہادری و جاگیر مستثنا دائما جو رقوم مدت دراز سے حساب مین معجرا دیے جاتے ہین اور تمام شرائط متعدد پر فرض ہین تاریخ ۴ جمادی الاول سنہ ۱۱۸۹ھ

مطابق ۴ ماہ جولائی ۱۷۷۵ء سے برقم للوع عب لکھ روپیہ بنارس جسکا وزن دس ماشہ فی روپیہ سے کم نہوگا اور جسمین ملان یعنی کھوٹ دورقی اور دو چانول سے موجب تمہارے مچلکہ اور قبولیت کے نہوگا یہ روپیہ ہم اس موجب اداکر کے اگر کمپنی کو بنارس مین لینا اس روپیہ کا مناسب معلوم نہوگا تو تم بمقام کلکتہ سکہ کلکتہ مین سالیانہ عب لکھ ادا کروگے اور جو مبلغ دو روپیہ فیصدی بنام نہاذ زمینداروں کے تمکو ملیگا اوسکا روپیہ سو لیعنی اماسو ہوتا ہے یہہ مجراویکر رقم دادنی مبلغ لہ عب لاکھ کلکتہ ہونگے یہ رقم تم بلا کسور وکمی کے ایک سال مین موجب فرد قسط بندی ماہواری جو علیحدہ داخل کی ہے ادا کروگے اور یہ روپیہ تم بلا اداسے فرد سمبندی ادا کروگے یہ روپیہ کم بمقام کلکتہ بلا خدر موجب قسط بندی کے داخل کروگے۔

تفصیل رقم خراج

رقم قبولیت سابق ..... سالیانہ عب لکھ

منہا بابت ناکار ..... بعد لاکھ

زمین مرفوع القلم ..... ہمہ

معافی چہارم حصہ لشکر ..... ثمانمایہ

نصف جاگیر سہدوی ..... موہ لاکھ

التمغا مساۃ مردبانو ..... حاہ

ہمہ ثمانمایہ

لوع لکھ
ہمہ لوع اماسو

رقم ایزادی نذرانہ ..... لوع

بٹہ ..... ہموہ لاکھ

بکمی وغیرہ ..... ۱۲ لاکھ

عب لکھ
ہمہ ۱۲

اضافہ ..... صد لکھان

منہا ..... روپیہ ۱۲ سکہ

سکہ بنارس

بتہ سکہ کلکتہ

باقی سکہ روپیہ

منہا مبلغ اول

باقی اصل زر داونی

المرقوم ۲۶ ماہ صفر ۱۱۸۷ھ مطابق ۱۵ ماہ اپریل ۱۷۷۳ عیسوی

نقل قبولیت مدخلہ راجہ چیت سنگھ بابت زمینداری بنارس وغیرہ

چونکہ ایک عہدنامہ فیمابین انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی اور نواب آصف الدولہ جیاکان بہادر ہزبر جنگ ناظم صوبہ الہ آباد بتاریخ ۲۰ ماہ ربیع الاول ۱۱۸۶ھ ہجری مطابق ۲۱ ماہ مئی ۱۷۷۵ء قرار پائی جسکی رو سے حکومت سرکار بنارس وغازی پور وجونپور وغیرہ انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی کو تاریخ چہارم ماہ ربیع الاول ۱۱۸۷ھ مطابق ۴ ماہ جولائی ۱۷۷۳ء ملی اور کمپنی نے زمینداری وعاملی وفوجداری سرکاران مذکورہ بالا کی مع کوتوالی بنارس وجونپور وغیرہ وٹکسال بنارس تاریخ مذکور سے مجکو دی مین اب برضامندی اقرار کرتا ہون اور لکھدیتا ہون کہ جسقدر سکہ ٹکسال مذکور مین ضرب کہائیگا وہ بموجب اقرارنامہ علیحدہ کے جو مین نے بتاریخ ۲۰ ماہ ذیحجہ ۱۱۸۷ھ جلوس کے لکھکر گورنمنٹ کمپنی کو دیا ہی ہونگے مجھے لازم ہوا کہ مین وہ امر کرونگا جو واسطے فائدے اور بہبود ملک کے ہوگا اور بہبودی خلائق مین کوشش کرونگا اور متوجہ ترقی زراعت وافزونی مالگذاری رہونگا اور درباب اخراج دزدان وقاتلان ودیگر مجرمان ایسی سخت سزا تجویز کرونگا کہ نشان بھی اونکا باقی نرہیگا اور مین سالانہ مالگذاری گورنمنٹ

ادا کرتا رہونگا جسکی تعداد مچھلی دار روپیہ بنارس کی سکہ ۱۶۰ لکھ ہوتا ہے اور فی روپیہ وزن دس ماشہ سے کم نہوگا اور اوسمین دورتی دو چانول سے زیادہ کھوٹ نملا ہوگا اگر اس سے وزن مین کم ہوگا یا کھوٹ زیادہ معلوم ہوگا تو جسقدر کمی زر ہوگی وہ مدین دیکر پورا کرونگا اگر گورنمنٹ کو ضرورت لینے زر مالگذاری کی بمقام بنارس نہوگی تو مین سال بسال بموجب اقساط ماہواری کے یہ روپیہ حسب تفصیل ذیل کلکتہ ارسال کیا کرونگا یہ سب روپیہ برابر سکہ کلکتہ ۱۶۰ لکھ مع نذرانہ وغیرہ ہوگا مگر اسمین سے رقم ہنڈاون فیصدی دو روپیہ چودہ سو ۱۴۰۰ ہوتا ہے مجرا لیکر باقی روپیہ ۱۵۹ لاکھ ۹۸ ہزار ۶۰۰ ہر سال کے آخر مین بلا کسور وغیرہ خزانہ کلکتہ مین داخل کیا کرونگا بعد ادا کرنے اس روپیہ کے رسید بیباقی حسب دستور بعد اختتام سال ملا کریگی اسواسطے یہ اقرار تحریری لکھدیا کہ بموجب اسکے عمل درآمد ہو۔

حاشیہ قبولیت پر تفصیل اقساط ماہواری درج ہے

مہر راجہ — دستخط راجہ

المرقوم ۲۵ ماہ صفر سنہ جلوس مطابق ۱۵ ماہ اپریل سنہ ۱۷۷۶ء

ترجمہ اقرارنامہ راجہ چیت سنگھ زرباب محصول سائر

چونکہ محصول سائر جو متعلق میرے ہے بحضور گورنر بہادر حسب شرح ذیل مقرر ہوچکا ہے اور حکم اوسکی تعمیل کا صادر ہوا ہے محصول مقررۂ انگریزی اور ہندوستانی سوداگرون سے بلا تفریق لیا جائیگا اسواسطے مین یہ لکھدیتا ہون کہ شرح مذکور سے سوا مین نہ لونگا اور نہ کسی شخص کی نسبت اس بارہ مین رعایت کرنی منظور ہوگی مگر بابات اوشیشہ اور تانبا جو کمپنی سے خرید کیا جائیگا اور اوسکے ساتھ ایک چٹھی گورنر بہادر کی ہوگی وہ محصول مقررہ سے بری تصور کیا جائیگا اور نہ اوسکی نسبت مزاحمت یا انسداد کسیطرح کی ہوگی۔

	مقام سیالکوٹ	مقام رہتاس	مقام گوجرانوالہ	غازی پور	مرزاپور	کھجوا	درا	بنارس	کل
اوپر کرانہ مثل سونٹھ وسیاہ مرچ وغیرہ	۸ سر	۷ سر ۳ پائے	۷ سر ۳ پائے	۱۳ سر ۹ پائے	۱۵ سر ۹ پائے	۴ سر ۹ پائے	۶ سر ۹ پائے	۱ سر ۳ پائے	۶ سر ۹ پائے
اوپر پارچہ ورشیم ولونگ وجائفل کے	۴ سر	۱۵ سر	۸ سر	۱۰ سر ۳ پائے	۹ سر ۳ پائے	۱۰ سر ۳ پائے	۱۲ سر ۶ پائے	۱ سر	۱ سر
اوپر مٹین وغیرہ کے	۸ سر ۳ پائے	۷ سر ۶ پائے	۷ سر ۶ پائے	۱۴ سر	۱۳ سر	۷ سر	۶ سر ۶ پائے	۱ سر	۱ سر
اوپر آہن کے	۱۴ سر ۳ پائے	۳ سر ۳ پائے	۳ سر ۹ پائے	۱۱ سر	۱۵ سر ۳ پائے	۲ سر	۱ سر	۱ سر ۶ پائے	۱ سر
اوپر تانبے کے	۸ سر ۳ پائے	۷ سر ۹ پائے	۸ سر	۷ سر ۹ پائے	۷ سر ۹ پائے	۷ سر ۹ پائے	۶ سر ۶ پائے	۱ سر	۱ سر
اوپر پارچہ کرفی چھ تھان کی گٹھری پر	۱۴ سر ۳ پائے	۱۴ سر ۳ پائے	۷ سر ۶ پائے	۱۴ سر ۶ پائے	۱۴ سر ۶ پائے	۵ سر	۶ سر	۱ سر ۶ پائے	۱ سر
اوپر پنبہ یعنی روئی کی کپاس	۶ سر ۶ پائے	۶ سر	۶ سر	۱۴ سر	۱۴ سر	۵ سر ۹ پائے	۴ سر ۹ پائے	۱ سر	۱ سر
اوپر چمڑا وغیرہ پارچہ کم قیمت	۳ سر ۶ پائے	۱۲ سر ۶ پائے	۳ سر ۶ پائے	۱۴ سر	۱۳ سر	۳ سر	۳ سر	۱ سر ۳ پائے	۱ سر ۱۳
اوپر چھالیا یعنی سوپاری	۶ سر	۶ سر	۶ سر	۱۴ سر	۱۴ سر	۱۴ سر ۹ پائے	۱۴ سر ۹ پائے	۱ سر ۳ پائے	۱ سر

بتمام بارس دو روپیہ فیصدی کمیت فروخت پر حسب قدیم یا تھا

نمبر ۱۴

نقل پتہ جو راجہ مہیپ نرائن بہادر رئیس بنارس کو ۱۷۸۱ء میں دیا گیا

چونکہ سرکار بنارس وجونار ومحالات سرکار جونپور ہر دو مال وسائر وفوجی محمد آباد بنارس (۱) اور پرگنہ بدوہی اور تعلقہ سکرائمو ماتحت پرگنہ چندا وسکندگنج (۲) اور پرگنہ کتیل معروف بکجہ پور (۳) پرگنہ سکندرپور وخریدصادق آباد وپرگنہ سرمنج مع مال وسائر وکوتوالی جونپور ومقیمی وچھتو (۴) ہر دو مال وسائر مع دستور دیوانی وسوائے ازیں نصف جاگیر پرگنہ بدوہی (۵) ودیگر اخراجات حسب مندرجہ قبولیت مدخلہ تمہاری تمکو دی گئی شروع ماہ ستمبر ۱۷۸۱ء بقرار ادا کرنے چالیس لاکھ روپیہ سکہ ضرب بنارس (۶) اور بابت سال حال کے کہ ۱۱۸۹ھ ہے باعث نقصانی وغیرہ جو دو مہینے فسادین واقع ہوا ہو گا

۱۰۵۱ سوج ۱۱۸۹ فصلی مطابق ۱۴ سب سال بسال بلا کمی وبیشی دوامی کے

۱۰ اگنڈہ ۔ مجرا لیکر باقی مدت مابقیہ سکہ بنارس بوزن مقررہ بموجب اپنی قسط بندی و قبولیت کے جو علحدہ داخل ہوے ہین ادا کرو تم بلا عذر و حیلہ ماہ بماہ بلا تاخیر ادا کیا کرو اور بلا خرچہ سندی وغیرہ مطابق قسط بندی کے قرار سرکار مین داخل کرو اور سال آیندہ مین جمع مقررہ چالیس لاکھ روپیہ جو ہمنے خود مقبولہ کیا ہے اور جسکی قسط بندی بھی تمنے علحدہ مہری اپنی دفتر سرکاری مین داخل کی ہے پس اوسکی مطابق تم مالگزاری سرکار مین ثابت رہو برکت خدای پاک عہدنامہ ہذا کے کسی امر مین انحراف نہوگا

بند و بست بابت ۱۱۸۹ھ

بموجب کواغذ کے ——— روپیہ لکھ

اضافہ بحق سرکار ——— للہ لکھ

منہائی بابت جاگیر وغیرہ

جاگیر بنی رام پنڈت روپیہ

ایضاً بندو خان

" جیکرناتھ صوبدار

روزینہ داران مدت للہ روپیہ ادا مالروپیہ

للو ہو جاے لکھ

منہائی اخراجات محال و امانی وغیرہ

اخراجات محال و امانی وغیرہ للہ مالروپیہ ۶ ۱۰ اگنڈہ

معافی معمولی ——— ادا مدت لکھ ۸ ۱۰ اگنڈہ

للو لما موعد لکھ ۱۵

روپیہ لکھ

لما مدت

۱۳

منہا محال کہیری گڈہ جسکی آمدنی نواب وزیر الممالک کے خزانہ مین داخل ہوتی ہی ۱۴ ۔ ۔ ۔

نقل مطابق اصل کے ہی

دستخط ہی ہے

سب سکرٹری ہزر ہل بورڈ

قبولیت راجہ مہیپ نرائن بہادر

مین راجہ مہیپ نرائن بہادر

چونکہ زمینداری سرکار بنارس مع چنار اور محالات سرکار جونپور ہردو مال وسائر اور حویلی محمد آباد بنارس اور دام ملبوس خاص اور پرگنہ بدوہی اور تعلقہ سکرامو متعلق پرگنہ چاندا اور سکنس گڈھ اور کنٹبل معروف بحیہ پورا اور سرکار غازی پور اور پرگنہ سکندر پورا اور خرید شادی آباد اور بتہ سرسنج مع مال وسائر وکوتوالی جونپور ومتعلقی بہنار و سنگرقی بنارس اور کل محالات ہردو مال وسائر مع دستور دیوانی صوبہ الہ آباد بتشنا وسوال کھیری گذہ جسکی مالگذاری متعلق سرکار نواب وزیر الممالک آصف الدولہ بہادر کے ہے اور محالات جاگیر وزرینہ داران اور اخراجات مطابق حشو منائی محکمہ جنگل کے پہنچانے واسطے ہمیشہ کے جمع سترہ دو دامی چالیس لاکھ روپیہ سکہ بنارس کے دیے ہین بخوشی ورضامندی منظور کرتا ہون اور جمع مالگذاری سے مبلغ [illegible] بابت نقصانی دو میعاد فساد کے اس سال ۱۲۱۹ فصلی مین مجھے معاف ہوے اور بجراے مین بلا تامل اقرار کرتا ہون کہ باقی [illegible] سکہ بنارس بطور مالگذاری واجبی سرکار مین داخل کرونگا اور بندوبست کا مین نے علیحدہ داخل کیا ہے مین اقرار کرتا ہون کہ اوسکے مطابق ماہ بماہ بلا عذر وحیلہ خزانہ عامرہ سرکار مین بمقام بنارس ادا کرونگا اور آخر سال مین سب روپیہ ادا کرکے رسید اور سند بیباقی حاصل کرونگا اور جمع سال دوم یعنی ۱۲۲۰ فصلی کی کل چالیس لاکھ روپیہ قرار پاتا ہے اور یہی جمع واسطے ہمیشہ کے قرار پائی ہے اسکے ادا کرنے کا بھی بلا عذر وحیلہ سال بسال بموجب اقساط مین اقرار کرتا ہون اور مین روپیہ زرینہ داران وغیرہ کا بھی بلا تامل ادا کرونگا اور رسید اوسکی حاصل کرونگا اور مین کاروبار زمینداری مین مصروف ہوکر کوئی دقیقہ حزم وہوشیاری کا فروگذاشت نکرکے رعیت کی بسنبت توجہ دلی مبذول کرونگا اور ہر ایک شخص سے حسب مرتبہ پیش آونگا اور مین کوشش بلیغ

بیچ آبادی علاقہ کے کرونگا اور ترقی آمدنی مین جہد شایان عمل مین لاونگا تاکہ اوسکی یوماً فیوماً ترقی ہو اور بسبب قضاقان وزردان وقاتلان وبدکرداران کے ایسی سختی سے پیش آونگا کہ ایک بھی انمین کا میری زمینداری مین باقی نرہے گا اور کبھی نام بھی کسی جرم کا سنا نجائیگا لہذا یہ چند کلمہ بطریق قبولیت لکھہ دیے کہ عند الحاجت کام مین آئے۔

المرقوم یکم آسون یعنی آسوج ۱۹۰۹ فصلی مطابق ۱۴ ماہ ستمبر ۱۸۰۱ع

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط ایڈورڈ کولبروک

مترجم فارسی

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط ای ہے

سب سکرٹری ہنوربل بورڈ

قبولیت راجہ جیپ نرائن مہادر درباب اداے باقی مالگذاری

چونکہ مجکو حضور سے حکم ہوا ہے کہ جو باقی سرکار کی عہد حکومت راجہ چیت سنگہ کے فصلے ۱۸۰۸ فصلے علاقے مین ہے اوسکو وصول کرکے داخل سرکار کرو لہذا مین بیان کرتا ہون کہ جو کچھہ بمجملہ زرباقی بابت سنہ مذکور کے مجھے وصول ہوگا اوسیقدر مین داخل سرکار کرونگا۔

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط ایڈورڈ کولبروک

مترجم فارسی

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط ای ہے

سب سکرٹری ہنوربل بورڈ

درخواست راجہ صہیب نزاین جسکی بسبت اوسکو توقع ہو کہ گورنر جنرل اپنے دستخط سے منظور فرماوینگے

دفعۂ اول

ٹکسال اور عدالت وغیرہ صیغجات مفصلۂ ذیل کا اگر کوئی صیغہ میرے بندوبست سے علیحدہ ہوجاے تو مجھے امید ہے کہ رسید بابت اوسکی مالگذاری مین مجرا دیجائے گی

تفصیل صیغجات

ٹکسال — عدالت — فوجداری — کوتوالی — تبارس — نخاس — دیدنی مسافران — تلاشی — قمارخانہ — دستوری آنریری

جواب دفعۂ اول

ٹکسال اور عدالت وغیرہ صیغجات مفصلۂ بالا کا جو کچھ بحساب اوسط پنجسال گذشتہ ہوگا وہ مالگذاری سے منہا ہوگا مگر دیدنی مسافران کو بنظر رفاہ اشخاص وباشندگان شہر منسوخ ہوئی ہے اوسکی منہائی نہوگی —

دفعۂ دوم

چوکچہ کہ حضور سے بطور پرورش زمینداران وغیرہ کو ملیگا مجھے امید ہے کہ وہ مجرا مالگذاری مین دیا جائیگا —

جواب دفعۂ دوم

زمینداران وقابضان سابق جنکو بطور مدد اور پرورش ملا ہے اور جو سالگذشتہ تک قابض رہے ہین اور جو اوس کاغذ مین مندرج نہین ہین جو حضور کو دیا گیا ہے وہ جاری رہے گا سواے اوسکے چوکچہ اور بطور پرورش کسی زمیندار وغیرہ کو حضور سے ملیگا وہ مالگذاری مین مجرا ہوگا —

دفعۂ سوم

جو کچہ خرچ فرمائشات انگریزی افسران وغیرہ کے ہوگا وہ مجھے دیا جائیگا اس بارہ مین جیسا حکم ہو —

جواب دفعۂ سوم

جس شے کی فرمایش ہوگی اوسکی قیمت تمکو بحساب کمپنی دی جائیگی کوئی فرمایش نہوگی —

دفعہ چہارم

جس طریق پر بندوبست امور متفرقہ ہوا ہے وہ حضور کو بخوبی معلوم ہے بیچ سرانجام کرنے مالواجب سرکار کے جہان مین موقع ایزادی نفع کا دیکھونگا مین اوس مطابق بندوبست کرونگا لہذا امید ہے کہ کسیکی رعایت حضور سے نہو۔

جواب دفعہ چہارم

جہان کہین تمکو موقع ایزادی نفع کا نظر پڑے تم اوسی مطابق بندوبست کرو کسیکی رعایت حضور سے نہوگی۔

دفعہ پنجم

مجھے امید ہے کہ جو فوج حضور سے واسطے حفاظت سرکار بنارس وغیرہ کے تعینات ہوگی وہ میری درخواست کے مطابق تعینات ہو۔

جواب دفعہ پنجم

جہان کہین فوج کی ضرورت متصور ہوگی وہان تعینات کیجائیگی۔

دفعہ ششم

در باب بقایاے عہد چیت سنگھ دفعہ ۱۸ فیصلی مجلس حکم حضور ہوا ہے کہ تحصیل کرکے داخل سرکار کرو مین اسواسطے عرض کرتا ہون کہ جسقدر زر بقایا سال مذکورہ بالا کا مجھسے تحصیل ہوگا اوسقدر مین داخل سرکار کرونگا۔

جواب دفعہ ششم

منظور۔

نقل مطابق اصل کے ہے
دستخطای ہے
سب سکریٹری منوربل بورڈ

نمبر ۱۵

بنام مہاراجہ ایشری پرشاد نرائن سنگہ بہادر راجہ بنارس

مرقومہ ۱۱ مارچ ۱۸۶۲ء

چونکہ مرضی مبارک ملکہ معظمہ یہ ہے کہ حکومت شاہان ورئیسان ہند جو اب حکمرانی اپنی اپنے حلاقجات پر کرتے ہین دوامی ہو اور شان اور مرتبہ اونکے خاندان کا جاری رہے مطابق اس مرضی اور خواہش کے یہ سند تمکو دی جاتی ہے آئین مکرر اطمینان اوس امر کا دیا جاتا ہے جو سابق بتاریخ ۲۴ ماہ اپریل گذشتہ تمکو دی گئی تھی کہ درصورت نہونے وارث اصلی کے گورنمنٹ انگریزی تمکو اجازت دے گی کہ جسکو تم چاہو یا بعد تمھارے کوئی اور رئیس تمھارے ملک کا چاہے اوسکو متبنی اور جانشین اپنا قرار دے بشرطیکہ حق اوسکا موجب قاعدہ ہندوان ورسم خاندان تمھارے کے پہونچتا ہو۔

اطمینان رکھو کہ اس عہد مین ہرگز خلل واقع نہوگا جب تک تمھارا خاندان نمک حلال تخت وتاج رہے گا اور جب تک تم اطاعت شرائط عہدنامجات وبخشش نامجات واقرارنامجات منعقدہ کا نسبت گورنمنٹ انگریزی کے کرتے رہوگے۔ فقط

دستخط کیننگ

ریاستہای خرد متعلقہ اضلاع شمالی و مغربی

گھڑوال

بعد ختم ہونے جنگ نیپال ۱۸۱۵ء کے راجہ سودرسن ساہ جسکا علاقہ گورکھیون نے چھین لیا تھا نہایت افلاس مین بمقام دیہرہ موجود تھا وہ حصہ اوسکے موروثی علاقے کا جو جنوب مشرق دریای الکنندا کی واقع ہے بفحوای سند نمبر ۱۶ اوسکو عطا ہوا اور زمین مشرقی اور دیہرہ دون اور پرگنہ رام گڑھ گورنمنٹ انگریزی نے اپنے پاس رکھا۔

درمیان سنہ ۱۸۵۷ء کے راجہ نے خدمتگزاری لائقہ گورنمنٹ کی کی اور ۱۸۵۹ء مین فوت ہوا بنظر اوسکی خدمات کے اوسکا بیٹا غیر منکوحہ کا بھوان ساہ نامی بموجب سند نمبر ۱۷ کے مجاز جانشین پدر ہوا اور اوسکو سند نمبر ۱۸ جسمین اوسکو اختیار متبنی کرنے کا ملا عطا ہوئی۔

محاصل اس ملک کا قریب اسی ہزار روپیہ کے ہے اور مردم شماری دو لاکھ ہے راجہ کے پاس فوج کسی قسم کی نہین ہے اور وہ خراج نہین دیتا۔

شاہ پورا

راجہ دھراج شاہ پورا خاندان لیسودیا راجپوت سے ہے اور اولاد رانا اودے پور کی ہانی اس خاندان شاہ پورا کا مسمی سورج مل پسر خرد رانا کا تھا اوسکی دسوین پشت مین راجہ حال ہے سورج مل نے اپنے حصے مین پرگنہ کھیرار واقع میواڑ مین پایا تھا اور اوسکے بیٹے کو بجلدوے خدمات دلیرانہ پرگنہ پھولیا واقع علاقہ شاہی اجمیر مین شاہجہان بادشاہ دہلی نے عطا کیا تھا اور شرطیہ تھی کہ کچھ سوار اور پیادہ خدمتگزاری مین حاضر شاہ رہا کرین اوسنے شہر پھولیا چھوڑکر شہر شاہ پورا جدید آباد کیا۔

پس راجہ حال کے پاس کھیرار رانای اودیپور کی طرف سے اور شاہ پورا واقع اجمیر گورنمنٹ انگریزی کی طرف سے ہے تشخیص اوسکے علاقے کی قریب تین لاکھ روپیہ سالانہ ہے بیچ ۱۸۴۸ء کے اوسکو سرکار سے سند نمبر ۱۹ ملی تھی اوسکی رو سے دس ہزار روپیہ مالگزاری سرکار اوسپر مقرر ہوا اس شرط پر کہ اگر محصول پرمٹ اجمیر مین موقوف ہوگا تو بنظر نقصان

اوسکی مالگزاری کم ہوکر دو ہزار روپیہ رہے گی وہ مطیع عدالت اجمیر نہین ہے مگر ازروی سند کے اوسکو واجب پڑتا ہے کہ رپورٹ اون جرائم کی افسران اجمیر کو کیا کرے جسمین سزای قتل یا حبس دوام ہوسکتی ہو اور اوسکا فیصلہ باستصلاح اور اتفاق رای اوسکے ہوا کریگا۔

بماہ مارچ ۱۸۶۲ء اوسکو بھی سند نمبر ۱۵ ملی بعوض اوسکے اوسکو بھی اختیار متبنے کرنے کا حاصل ہوا۔

نمبر ۱۶

سند جو راجہ گھڑوال کو مہری اور دستخطی گورنر جنرل بہادر مرقومہ ۱۴ ماہ مارچ ۱۸۶۲ دی گئی

چونکہ وہ اضلاع جو سابق راج گھڑوال کہلاتے تھے اب قبضۂ گورنمنٹ انگریزی مین آگئے اور راجہ سودرسن ساہ نے جو اولاد راجگان قدیم اس ملک کا ہے گرمجوشی اور اخلاص نسبت گورنمنٹ انگریزی کے ظاہر کیا ہے گورنر جنرل باجلاس کونسل سودرسن ساہ اور اوسکی اولاد اور جانشین کو واسطے دوام کے تمام علاقہ گھڑوال اس شرط پر مندرجۂ ذیل پر باستثناء علاقجات مفصلۂ ذیل دیتے ہین۔

اول اضلاع واقع بجانب مشرق دریای الکنندا اور دریای مندا کنی اوپر کی جانب اوس مقام کے جہان یہ دونون دریا ملتے ہین دوم دیہرہ دون سوم پرگنہ رام گڑھ راجہ کو لازم ہے کہ ایسا بندوبست اور انتظام اوس ملک کا کرے گا اوسکو اب ملا ہے جس سے خوشی اور بہبودی رعایا متصور ہو اور ازروی انصاف حکومت کرے اور تحصیل محصول کرکے اپنے صرف مین لاوے اور وہ ممانعت خرید و فروخت غلامان کرے کیونکہ اسکی ممانعت ازروی قوانین گورنمنٹ انگریزی ہے جب کبھی گورنمنٹ انگریزی کو ضرورت بیگار اور رسد کی ہو تو راجہ اوسکا سرانجام کردی جہان تک اوسکے امکان مین ہو الا رعایای گورنمنٹ انگریزی اور دیگر مردمان کو جو اوسکے علاقے مین یا کسی اور علاقے مین تجارت کرتے ہون اونکو ہر طرح کی سہولت اور آسایش دے اور جو احکام گورنمنٹ یا اوسکے حکام کے ہونگے اونکی تعمیل کرے گا اور راجہ مجاز نہین کہ کوئی جزو علاقہ بغیر اطلاع اور مرضی گورنمنٹ انگریزی کے علحدہ کرے یا رہن کرے جب یہ شرائط عمل مین لینگے

اوسوقت تک گورنمنٹ انگریزی راجہ اور اوسکے وارثون کو قبضہ محفوظ علاقۂ عطیہ کا رکھنے دیگی اور اوسکی حفاظت اور حمایت بخلاف اوسکے دشمنون کے کرے گی۔

المرقوم ۴ ماہ مارچ سنہ ۱۸۶۲ عیسوی

نمبر ۱۷

ترجمہ سند جسکی رو سے علاقہ گھڑوال راجہ بھون ساہ سنگھ کو تاریخ ۶ ستمبر سنہ ۱۸۵۹ مین دیا گیا

چودھریان وقانونگویان وزمینداران علاقہ گھڑوال معلوم کرو

کہ رئیس گھڑوال مرگیا اور کوئی اولاد اصلی اوسکی نہین رہی پس علاقہ مع تمام حقوق مالکانہ ضبط سرکار گورنمنٹ ہوگیا مگر بلحاظ استحقاق دودمی راجہ مرحوم اور اوسکی خدمات لائقہ کے جو اوسنے سنہ ۱۸۵۷ع مین کین تھین گورنمنٹ نے تجویز کی ہے کہ علاقہ گھڑوال جو راجہ مرحوم کے پاس تھا بھون سنگھ اور اوسکی اولاد اصلی کو دیا جاوے مین اسواسطے بھون سنگھ اور اوسکی ورثاے اصلی کو خطاب راجگی اور علاقہ گھڑوال عطا کرتا ہون۔

یہ بھی واضح ہو کہ رعایاے انگریزی ہندوستانی یا یورپ بلا مزاحمت علاقہ راجہ مین آمد و رفت اور تجارت کیا کرینگے اور اونکی اوسیطرح کی رعایت اور حفاظت ہوگی جیسی رعایاے راجہ مذکور کی ہوتی ہے اور گورنمنٹ کو اختیار حاصل ہے کہ اوسکے علاقہ گھڑوال مین راستہ بنائین اور یہ عطیہ بشرطنیک چلن رہنے راجہ کے اور اوسکے مدد کرنے کے سپاہ ہنگام خوف فساد اور امور پولیٹکل مین دی گئی ہے۔

نمبر ۱۸

بنام راجہ بھون سنگھ راجہ گھڑوال المرقوم ۱۱ ماہ مارچ سنہ ۱۸۶۲ عیسوی

چونکہ مرضی مبارک ملکۂ معظمہ یہ ہے کہ حکومت شاہان ورئیسان ہند جواب حکمرانی اپنی اپنے علاقجات پر کرتے ہین دوامی ہو اور شان اور مرتبہ اونکے خاندان کا جاری رہے مطابق اس مرضی اور خواہش کے یہ سند تمکو دی جاتی ہے تاکہ اطمینان تمھارا ہو کہ درصورت ہونے

وارث اصلی کے گورنمنٹ منظور کرینگے جسکو تم چاہو ما بعد تمھارے کوئی رئیس تمھارے ملک کا چاہے اپنا متبنی اور جانشین قرار دے بشرطیکہ حق اوسکا بموجب قاعدہ ہندوان ورسم خاندان تمھارے پہونچتا ہو۔

اطمینان رکھو کہ اس عہدنامہ میں ہرگز خلل واقع نہوگا جب تک تمھارا خاندان نمک حلال تخت وتاج کا رہیگا اور جب تک تم اطاعت شرائط عہدنامجات وبخشش نامجات واقرارات منعقدہ کا نسبت گورنمنٹ انگریزی کے کرتے رہوگے۔

دستخط کیننگ

واضح ہو کہ سند اسی قسم کی راجہ شاہ پورا واقع اضلاع شمالی ومغربی ورئیسان دھامی وبلاسپور وکوسیا وبگھات وبھجی وکوتھار ودرکوتی وبیجا وبلسن ونالاگڈہ وسوکیت وجمپیا وکونہیر ومنڈی وسیلوگ ذاہن وفرمدکوٹ وکیوتھل وترموج وکمارسین ومنگال وجوبل وباکھل وبسہیر واقع پنجاب کو عطا ہوئی۔

نمبر ۱۹

ترجمہ سند جسکی رو سے پرگنہ بھولیا بنام راجہ جیت سنگھ جو رئیس شاہ پورا کے قائم اور بحال رہا المرقوم ۱۰ ماہ جون ۱۸۴۸ء

چونکہ معاملہ تقرری جمع ادائی پرگنہ بھولیا جو رئیس شاہ پورا سے طلب ہو مدت دراز سے زیر تجویز افسران انگریزی ہے اور تحقیقات سے جو بروی کاغذات یہ ظاہر ہوتا ہے کہ پرگنہ بھولیا اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ دہلی نے جاگیر میں راجہ سوجان سنگھ بانی خاندان شاہ پورا کو دیا تھا اور اوسوقت سے پرگنہ مذکور اولاد راجہ مذکور کے قبضے میں چلا آیا اور راجہ جنگ سنگھ جیو ولد راجہ مادھو سنگھ جو اب جانشین اپنے والد کا ہے اسواسطے گورنمنٹ نے بنظر امور مذکورہ بالا یہ فیصلہ کیا کہ پرگنہ بھولیا مثل سابق قبضہ راجہ جنگ جیو کے اور اوسکے وارثون کے رہے اور جمع ادائی سالانہ دس ہزار روپیہ قرار دیا جاوے جو راجہ شاہ پورا سال بسال گورنمنٹ کو ادا کیا کریگا اور چونکہ تجویز افسران انگریزی کی

یہ ہے کہ کچھ شرائط درباب انتظام امور علاقہ تجویز ہون لہذا یہ مناسب معلوم ہوا کہ سند مین شرائط ذیل درج ہون یعنی

شرط اول

یہ کہ اگر کسیوقت مین محصول پرمٹ وغیرہ ضلع اجمیر مین موقوف ہوجائین اور اگر گورنمنٹ کی مرضی ہو کہ وہ محصول پرگنہ پھولیا مین بھی موقوف ہون تو رئیس شاہ پورہ محصول پرمٹ وغیرہ اپنے علاقے مین تحصیل نہین کریگا اس حالت مین بمع ادائی دس ہزار روپیہ جواب قرار پایا ہے کم ہوکر صرف دو ہزار روپیہ سالانہ رہیگا اگر محصول پرمٹ وغیرہ سب موقوف نہون اور ایک جزو اوسکا موقوف کیا جاوے تو صرف اوسقدر جمع سالانہ مذکور سے کم ہوگا جسقدر اوس محصول کے موقوف ہونے سے راجہ کا نقصان متصور ہوگا اور یہ بھی یاد رہے کہ جمع ادائی سرکار کسی حالت مین دو ہزار روپیہ سالانہ سے کم نہوگی۔

شرط دوم

یہ کہ تمام قوانین و قواعد جواب درباب مقدمات دیوانی و فوجداری وغیرہ جاری ہین وہ سب جاری رہینگے مگر مقدمہ فوجداری مین کوئی شخص بلا انصافی سے یا خلاف قوانین سزایاب نہوگا جو کہ شہر ریاست ہندوستانی مین سزا کو پہونچ جاتا ہے تمام مقدمات سنگین کی رپورٹ جسمین سزاے قصاص یا حبس دوام ہوسکتا ہے بخدمت صاحب ایجنٹ اور کمشنر اجمیر مرسل ہوگی اور اونکی استصلاح سے فیصلے ہونگے۔

شرط سوم

یہ کہ حقوق برادران و اولاد رئیس یا دیگران جو قائم ہین بحال اور برقرار رہینگے مگر یہ اون لوگونکو مناسب ہے کہ پیشکش یا خدمت جیسا رواج پرگنہ شاہ پورہ ہوکرتے رہین اور ہرگز پہلو تہی اس امر مین نکرین

شرط چہارم

اگر کسیوقت مین دریافت ہوگا کہ امور پرگنہ پھولیا مین بدنظمی واقع ہے تو گورنمنٹ رئیس شاہ پورا کی توجہ کو اوسطرف مائل کریگی اور ہدایت واسطے خوش انتظامی کے دے گی بعد ازان اگر ضروری متصور ہوگا تو گورنمنٹ ایسا انتظام کرے گی جیسا مناسب وقت ہوگا خواہ معرفت رئیس شاہ پورا کے

خواہ بلا توسط اوسکے۔

شرط پنجم

یہ کہ رئیس شاہ پورا بلا عذر خرابی یا بربادی فصل وغیرہ کے اور اقساط مفصلہ ذیل مین دس ہزار روپیہ سالانہ خزانہ گورنمنٹ مین داخل کیا کرینگے یعنی پانچ ہزار روپیہ ماہ اگہن مین اور پانچ ہزار روپیہ ماہ بیساکھ مین رئیس شاہ پورا اس تحریر کو بطور سند دوامی بابت پرگنہ بھولیا تصور کرکے شکر گزار گورنمنٹ کا رہے اور شرائط مرقومہ بالا کو اپنے اوپر فرض تصور کرکے بموجب اونکے تعمیل کیا کرے

اودہ

بانی خاندان اودہ سعادت خان نامی تھا جو صوبہ دار اودہ بیچ عہد سلطنت عیش پسند محمد شاہ بادشاہ کے صوبہ دار اودہ مقرر ہوا تھا اوسکے بعد اوسکا داماد صفدر جنگ صوبہ دار ہوا اور ۱۷۵۳ء مین فوت ہوا اور اوسکا بیٹا شجاع الدولہ صوبہ دار ہوا اس شجاع الدولہ کو شاہ عالم بادشاہ نے وزیر کا خطاب دیا تھا۔

بعد شکست بکسر ۱۷۶۴ء مین جسکا حال دہلی کے نیچے درج ہے وزیر اپنے علاقے مین بھاگ آیا اور ایک گروہ مرہٹہ نے اوسکی مدد بھی قبول کی اس فوج کو بھی بمقام کوڑہ شکست نصیب ہوئی اور وزیر نے لاچار ہوکر اپنے تئین حوالہ گورنمنٹ انگریزی کر دیا جو انتظام ۱۷۶۴ء مین بادشاہ کے ساتھ ہوا تھا جسکی رو سے غازی پور اور بنارس کمپنی کو ملے تھے اور باقی ملک وزیر تحت بادشاہ رکھا گیا تھا صاحبان کورٹ اوف ڈائرکٹر نے نامنظور کیا کیونکہ یہ ضروری معلوم ہوا کہ ملک وزیر ایک طرح کا سدراہ بمقابلہ مرہٹا قائم رہنا مناسب ہے لہذا از روے عہدنامہ ۱۷۶۵ء نصف وزیر کو تمام اوسکا علاقہ دوبارہ ملگیا باستثنا الہ آباد و کوڑہ جو دونون علاقے بادشاہ کو واسطے قائم رکھنے اوسکے مرتبہ کے اور واسطے خرچ ضروریات کے دیے گئے تھے۔

کچھ اندیشہ باعث نیت وزیر کے اب بھی پیدا ہوا کیونکہ بادشاہ اوسکے اختیار مین تھا اور یہ شخص چاہتا تھا کہ الہ آباد اور کوڑہ اوسکے قبضے مین آجاوے اسواسطے یہ امر ضروری معلوم ہوا کہ ایک عہدنامہ جدید نمبر ۲ ۱۷۶۸ء مین قرار پاوے جسکی رو سے فوج وزیر موسوم بہ نفری سے زیادہ رہنے کی ممانعت ہو اور کوئی وردی اور قواعد وغیرہ سے مثل فوج انگریزی آراستہ نہو تفصیل فوج کی یہ ہے۔

سوار ..... ۷۰ نفری

پیادہ ..... ۷۰ نفری

سنجیب ..... ۵۰ نفری

سپاہ توپخانہ ..... ۸۰ نفری

رگولر ..... ۱۵۰ نفری

اسوقت مین مرہٹہ لوگ اوس حال مین تھے کہ اونسے اندیشہ پیدا ہوتا تھا پادشاہ اونکے اختیار مین تھا اور اونکی ہی معرفت تخت دہلی پر بیٹھا تھا اور اوسکا نام صرف ایک بچاؤ کے واسطے تھا ورنہ مرہٹے ملک چھینتے جاتے تھے جب پادشاہ ۱۷۷۱ء مین الہ آباد سے روانہ ہوا تو اونسے وزیر کو قلعہ مین چھوڑا مگر جب مرہٹہ نے بادشاہ سے کوڑہ اور الہ آباد زبردستی اپنے نام کرالیا تو یہ ضروری متصور ہوا کہ اوسکی مدد بمقابلہ مرہٹہ کیجاے اسواسطے تجویز ہوئی کہ فوج انگریزی قلعہ چونار اور قلعہ الہ آباد مین رہے اور عہدنامجات نمبر ۲۲ و نمبر ۲۳ اس غرض سے بتاریخ ۱۰ مارچ ۱۷۷۲ء قرار پائے دیدینا کوڑہ اور الہ آباد کا بنام مرہٹہ خلاف منشاء عہدنامہ ۱۷۶۵ء متصور ہوا کیونکہ اسکی رو سے یہ دونون مقام واسطے قائم رکھنے مرتبہ کے اور واسطے اخراجات ضروری کے بادشاہ کو دیے گئے تھے اور جب وہ چھوڑ گیا تو پچاس لاکھ روپیہ پر وزیر کے ہاتھ فروخت ہوے اور اقرارنامہ نمبر ۲۴ قرار پایا وزیر نے فوراً اقرار کیا کہ وہ دو لاکھ دس ہزار روپیہ ماہواری بابت خرچ بریگیڈ فوج انگریزی کے جب سے وہ اوسکی مدد کیواسطے کوچ کرینگے دیتا رہیگا

بیچ ۱۷۷۵ء کے وزیر شجاع الدولہ نے قضا کی اور اوسکا بیٹا آصف الدولہ بجاے اوسکے جانشین ہوا وقت جانشینی کے اوس سے عہدنامہ نمبر ۲۵ قرار پایا جسکی رو سے منظوری اوسکے قبضہ کوڑہ اور الہ آباد کی ہوئی اور خرچ بریگیڈ فوج انگریزی دو لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ ماہواری فی بریگیڈ قرار پایا اور بنارس اور جونپور اور غازی پور اور علاقہ راجہ چیت سنگھ گورنمنٹ انگریزی کے حوالہ ہوے بباعث اسقدر صرف کثیر کے جو گورنمنٹ انگریزی کو دینا پڑتا تھا نواب مقروض ہو گیا جب نہایت تنگ ہوا تو اونسے ارادہ کیا کہ والدہ شجاع الدولہ اور اپنی والدہ بہو بیگم کا علاقہ جو اونکو دیا گیا تھا چھین لے بیچ ۱۷۷۵ء کے بہو بیگم نے نالش کی کہ اوسکا چھبیس لاکھ روپیہ اونسے چھین لیا عہدنامہ نمبر ۲۶ فیما بین اوسکے اور اوسکے بیٹے آصف الدولہ کے قرار پایا اور گورنمنٹ انگریزی طرفین کی ضامن ہوئی جسکی رو سے بہو بیگم کی بحالی اپنے علاقے اور جائداد پر قائم رہی

بیچ ۱۷۸۱ء کے جب ملاقات نواب کی وارین ہسٹنگ صاحب سے بمقام چونار ہوئی تو ایک عہدنامہ جدید نمبر ۲۷ قرار پایا اوسمین یہ شرط قرار پائی کہ تمام فوج انگریزی برخاست کیجاے تاکہ نواب کو خرچہ زیادہ نہ پڑے صرف ایک بریگیڈ اور ایک رجمنٹ اوسکی مدد کو رہے اور نواب کو

یہ بھی اجازت ہوئی کہ تمام جاگیرات ضبط کرے مگر اس شرط پر کہ اوسکے عوض اوسقدر روپیہ نقد بطور پنشن جاگیرداروں کا مقرر کردے جنکے درمیان گورنمنٹ انگریزی ضامن ہوے ہین اوسکو ایک ذریعہ مفید قرار دیکر اوسنے جاگیرات محلات ضبط کرلین گو چنداومنین کی بعدازان واپس ہوئی تھین اور زر نقد بھی ضبط اس حیلے سے کرلیا کہ وہ شریک بلوہ چیت سنگھ تھے وارین ہیسٹنگ صاحب کے حصے مین بھی اس حکم کے دینے سے الزام عائد ہوا۔

باعث ضعف انتظام نواب درخاست کرنا فوج انگریزی کا حسب عہدنامہ ۱۷۹۸ء مناسب مقصود نہین ہوا جب لارڈ کورنوالس صاحب ۱۷۸۶ء مین حکومت ہند پر مامور ہوے نواب نے بہت عرض کیا کہ اوسکا بار کم ہو اور یہ مناسب نہ تھا کہ فوج انگریزی کم کیجاے لہذا اقرارنامہ نمبر ۲۸ ہوا کہ نواب بابت تمام اخراجات کے مبلغ پچاس لاکھ روپیہ سالانہ دیا کرے اور بہت سا زر بقایا یافتنی گورنمنٹ انگریزی ادا ہوا۔

بسال دیگر ایک عہدنامہ تجارت نمبر ۲۹ وزیر کے ساتھ قرار پایا جسکی رو سے ایک محصول فیصدی قیمت اجناس پر لینا تجویز ہوا اور زمینداران وغیرہ کو ممانعت ہوئی کہ محصول گذرات کا نہ لیا کرین کمی روپیہ جو وزیر کو ہوئی تھی صرف باعث اوسکی نالیاقتی اور بدانتظامی کے تھی بیچ ۱۷۹۶ء کے سرجان شور صاحب لکھنؤ مین اس نیت سے آئے کہ وہ وزیر کو تفہیم کرین کہ اپنا انتظام درست کرے اور کچھ روپیہ فوج کو دے جو بضرورت زیادہ کی گئی تھی ایک عہدنامہ نمبر ۳۰ لب قرار پایا جسکی رو سے وزیر نے وعدہ کیا کہ وہ خرچ ایک اور رجمنٹ ولایتی اور ایک سواران ہندوستانی کا دیگا بشرطیکہ سالانہ خرچ اوسکا ساڑھے پانچ لاکھ روپیہ سے زیادہ نہو

بیچ ۱۷۹۷ء کے آصف الدولہ مرگیا اور اوسکا مشہور فرزند وزیر علی بجاے اوسکے جانشین ہوا مگر بعدازین دریافت ہوا کہ اوسکا ہونا فضول ہے لہذا اوسکو برخاست کرکے پسر کلان شجاع الدولہ و برادر آصف الدولہ یعنی سعادت علی کو جانشین کیا جب سعادت علی جانشین ہوا تو ایک عہدنامہ نمبر ۳۱ اوسکے ساتھ منعقد ہوا جسکی رو سے ماورا اور شرطون کے ایک یہ تھی کہ وزیر چھتیس لاکھ روپیہ سالانہ گورنمنٹ انگریزی کو دے اور فوج انگریزی شمار اوسط دس ہزار رہا کرے گی وزیر نے ایک اور عہدنامہ نمبر ۳۲ بہو بیگم کے ساتھ قرار دیا جسکی رو سے بہو بیگم کو جاگیر گونڈ اور فیض آباد مین بضمانت گورنمنٹ انگریزی دی

فوج وزیر صرف ایک گروہ مسلح تھی کچھ انتظام اوسمین نہ تھا اور اگر زمان شاہ افغانستان سے ہندوستان پر حملہ آور ہوتا جسکا اندیشہ اکثر ہندوستان مین رہتا تھا تو یہ فوج زیادہ وقت بجاے مدد کے دیتی اسواسطے بیچ ۱۷۹۹ع کے مارکیس اوف ولسلی نے وزیر کو اس نیت سے ایک تحریر کی کہ اوسکو ترغیب اپنی فوج کی موقوف کرنیکی اور اونکی عوض فوج انگریزی کے رکھنے کی ہولی اور اوس تحریر کے لیجانے کو اور وزیر کی تفہیم کرنے کو کردہ بجاے دینے نقدی کے کچھ ملک واسطے خرچ اس فوج انگریزی کے دیدے میجر سکوٹ صاحب تجویز ہوئے وزیر کی بالکل مرضی اسکے قبول کرنے کی نہ تھی مگر اوسکو خوف دیا کہ وہ اپنے فرزند کو ملک دیدے آخرکار بعد گفتگو سے بسیار اور آنے ہنوربل مسٹر ویسلی صاحب برادر گورنر جنرل بہادر کے بمقام لکھنؤ عہدنامہ نمبر ۳۳ بتاریخ ۱۰ ماہ نومبر ۱۸۰۱ عیسوی قرار پایا جسکی رو سے وزیر نے ملک دوآب گورنمنٹ انگریزی کے حوالہ کیا جسکی آمدنی مبلغ ۱۳۵ لاکھ روپیہ تھی یہ ملک بالعوض تمام اخراجات فوج و دیگر اخراجات کے دیا گیا اور اپنی فوج کم کرکے چار پٹالن پیادگان اور ایک پلٹن سنجیب دو ہزار سوار اور تین سو گولہ انداز رکھے اور اقرار کیا کہ باقیماندہ ملک مین وہ انتظام قرار واقعی رکھے گا بموجب عہدنامہ مذکور کے یہ بھی قرار پایا کہ دریاے گنگ و دیگر دریا مین جہاز رانی انگریزی بلامزاحمت ہوا کرے گی اور یہ دریا سرحد ممالک انگریزی اور اودہ قرار پایا بعد ازان گورنر جنرل نے خود لکھنؤ مین جاکر وزیر سے ملاقات کی اور گفتگو درباب اس عہدنامہ کے بہت کی اور اکثر امور جو عہدنامہ مرقومہ ۱۰ ماہ نومبر سے صاف نہ تھے اونکی تصریح کردی اور اکثر ایسے امور کی تفہیم اور تصحیح کی جنسے اتحاد اور رسم دونون گورنمنٹ کی قائم اور جاری رہین اس تصریح اور تفہیم کے نتایج ایک یادداشت نمبر ۳۴ مین درج ہوئی اور اوسکی ایک نقل دستخطی اور مہری گورنر جنرل وزیر کو دیگئی

بیچ ۱۸۱۲ع کے عہدنامہ نمبر ۳۵ نواب سعادت علیخان سے اس سبب سے منعقد ہوا کہ جو اکثر تکرار درباب سرحد کے باعث تعینا فی یا فرو ہونے دریا کے واقع ہوتی تھین دفع ہون اس عہدنامہ مین صرف انہ اد تکرار فیما بین ہر دو گورنمنٹ کے تھا اور کچھ مضمون درباب حقوق زمینداری نہ تھا۔

سعادت علیخان نے بتاریخ ۱۱ ماہ جولائی ۱۸۱۴ع وفات پائی اور اوسکے بعد غازی الدین حیدر پسر کلان سعادت علیخان جانشین ہوا بروقت اسکی جانشینی کے عہدنامہ نمبر ۳۶ فیما بین اوسکے

اور گورنر جنرل کے قرار پایا جسکی رو سے تمام عہدنامجات سابق جو حکمان سابق کے ساتھ قرار پائے تھے کلیتہً بحال اور برقرار رہے۔

درمیان اوس گفتگو و مصلحت کے جو سعادت علیخان کے ساتھ ہوئی تھی اور جسکے سبب روہیلکھنڈ شامل علاقہ انگریزی ہوا تھا بہو بیگم نے درخواست کی تھی کہ وہ گورنمنٹ انگریزی کو اپنا وارث قرار دے گی اگر وہ اپنے پوتے کی اطاعت سے بری کیجائے اور اوسکے رشتہ دار اور واسطہ دار بلا مزاحمت اپنی اپنی جائداد کا قبضہ رکھین اور یہ مقصور کیا گیا تھا کہ عذرات ذیل رد باب دینے روہیلکھنڈ کے اسوجہ سے تھے کہ اوسکو امید پانے دولت عظیم کی بعد وفات بیگم کے تھی اس لیے گورنر جنرل نے اپنی مرضی درباب منظوری درخواست بہو بیگم کے دی مگر تمامیر اسکی ختم نہوئین اور بباعث اسکے کہ فیمابین وزیر اور بہو بیگم کے رشتہ داری بہت بدیل ہوگئی اس نظر سے اس ہدیہ کو سرکار نے منظور نہین کیا۔

۱۸۱۰ء امین بیگم نے ایک وصیت نامہ درست کیا اور اوسمین گورنمنٹ انگریزی کو وارث اپنے باقیماندہ علاقے کا کیا یعنی اوس علاقہ کا جو بعد دینے چند جاگیر اور نقدی کے اور بعد اخراجات مقبرہ وغیرہ کے بچا تھا مگر گورنمنٹ نے اپنی مرضی اسطرح پر بیان کی کہ وہ چاہتی ہین کہ وزیر بطور ولی رہے اور باقیماندہ علاقہ اوسکے پاس رہے آخر کار وصیت نامہ مذکور منسوخ ہوا اور ایک کاغذ امانت نمبر ۳۷ تحریر ہوا اوسکی تعمیل کی ضامن گورنمنٹ انگریزی ہوئی کہ جہان تک اونکے تعلق ہوگا تعمیل اوسکی ہوگی تدابیر مجوزہ کا افشا بمرضی بہو بیگم اوپر وزیر کے کیا گیا اور اوسکا اطمینان کیا کہ بعد وفات بیگم کے گورنمنٹ اوسکو وارث منظور کریگی بشرطیکہ تمام عہود وصیت نامہ کی تعمیل وہ کریگا اس تحریر کی نسبت غازی الدین حیدر نے اپنی رضامندی بذریعہ تحریر مرقومہ ۱۴ ماہ اگست ۱۸۱۴ء صاحب بزیڈنٹ ظاہر کی

بیگم نے بتاریخ ۱۵ ماہ دسمبر ۱۸۱۵ء وفات پائی اور جائداد قیمتی مدعا علیہ کی چھوڑی بعد وفات اوسکی یہ تجویز ہوئی تھی کہ جو شرائط قابل تعمیل فیمابین گورنمنٹ انگریزی اور وزیر کے درباب جائداد بہو بیگم مرحوم کے ہون وہ عہدنامہ تحریر ہون مگر نواب اسپر راضی نہوا اور اوس نے بیان کیا کہ جو ایک عہدنامہ ۱۸۱۴ء مین ہو چکا ہے اب اور عہدنامہ کیا ضرور ہے لہذا گورنمنٹ نے اصرار اس امر مین نہین کیا تمام ذاتی جائداد بہو بیگم کی سپرد وزیر کے ہوئی اور اوسنے مبلغ مدعا علیہ خزانہ

انگریزی مین داخل کیا کہ اسکے سود سے اکثر پنشن جنکی ادائی بموجب کاغذ امانت داری کی جائداد پس ماندہ بہو بیگم سے مشروط تھی ادا کیجائین اس قسم کی پنشن کو امانتی کہتے ہین ماورا اسکے اور اکثر جاگیر ایسی نہین کہ اونکا دینا بھی خزانہ اودہ سے مشروط تھا اور اگر وزیر اونمین کمی کرتا یا اونکو موقوف کرتا تو گورنمنٹ انگریزی اوس قدر روپیہ وثیقہ داروں کو جائداد پس ماندہ بیگم سے دلوا دیتی اور اس قسم کے وثیقے سے متعلق وثیقہ مرزا علی اور سالار جنگ اور اوسکے تین بیٹونکا اور مزاسطہ داران خاص محل کا تھا وثیقہ مرزا علی اور سالار جنگ اور اوسکے تین بیٹونکا آخر کار شامل اوس انتظام کے ہوگیا جو وزیر سے درباب اول زر قرضہ اودہ کے عمل مین آیا تھا وثیقہ خاص محل جو بنام لطف النسا اور مرزا محمد تقی خان اور مرزا نصیر اور اونکی اولاد کے ہے اور تعداد جسکی سے روپیہ ہوا ری ہے ازروی ضمانت گورنمنٹ انگریزی کے اونکے تعلق ہوا یہ وثیقہ اب ضمانتی کہلاتا ہے۔

۱۸۱۴ء مین جب لارڈ موریرا اضلاع مغرب کی طرف آئے تاکہ قریب جنگ گاہ نیپال کے رہین اوسنے نواب نے بمقام کانپور ملاقات کی اور بیان کیا کہ وہ ایک کرور روپیہ پیشکش کرتا ہے یہ نامنظور ہوا مگر مبلغ ۷۵ لاکھ روپیہ بطور قرض لینا منظور ہوا اور سود اوسکا بحساب مبلغ شش روپیہ فیصدی سالانہ قرار پایا اور یہ وعدہ ہوا کہ جو روپیہ سود مبلغ ۷۵ لاکھ روپیہ ہوتا ہے وہ بادائے اون ثانوی کے بتاریخ ۱۴ ماہ نومبر ۱۸۱۴ء سے بموجب تحریر نمبر ۳۸ کے دیا جائیگا جنکی ضمانت گورنمنٹ انگریزی نے کی ہے اور جو وثیقہ ضبط ہو جائیگا اوسکا اصل روپیہ گورنمنٹ اودہ کو واپس ملیگا اس سود کا روپیہ ۱۸۲۵ء تک مبلغ ۷۵ لاکھ روپیہ سے ادا ہو چکا ہے اور بحساب فیصدی چھ روپیہ مبلغ ۱۲ لاکھ روپیہ باقی رہا بماہ مارچ ۱۸۱۵ء کے باعث کثرت مصارف جنگ نیپال ایک کرور روپیہ اور قرض سودی فیصدی چھ روپیہ سالانہ نواب سے طلب ہوا مگر جب جنگ ختم ہوئی تو قرضے کی عوض حسب عہد نامہ نمبر ۳۹ کے ضلع کھیری گدھ اور ملک ترائی جو گورکھون سے لیا تھا وزیر کو دیا گیا یہ علاقہ درمیان دریاے گھاگرا سجانب مغرب اور ضلع گورکھپور کے واقع ہے اوسی عہد نامے کی رو سے ایک جزو ضلع گورکھپور بھی با لعوض اوس علاقے کے جو درمیان اضلاع جونپور اور مرزاپور اور الہ آباد کے واقع ہے دیا گیا

۱۸۱۶ء مین وزیر نے درخواست کی کیونکہ اب اوسکو ۱۸۱۹ء مین گورنمنٹ نے بادشاہ

بنایا تھا کہ کچھ ملک سابق اوسکا روپیہ لیکر واپس دیا جاے اس امر مین نہایت تامل واقع ہوا کیونکہ یہ امر از حد عذر انگیز تھا کہ علاقہ یا جزو علاقہ انگریزی چھوڑا جاے مگر چونکہ گورنمنٹ کو تنگی روپیہ کی بباعث طول کھینچنے جنگ برہما کے تھی اور خزانہ بادشاہ پر تھا اسواسطے یہ تجویز قرار پائی کہ ایک کرور روپیہ سودی فیصدی پانچ روپیہ سالانہ بادشاہ سے لیا جاے اور اس روپیہ کا سود موجب عہدنامہ نمبر ۴۰ کے گورنمنٹ انگریزی نے وعدہ کیا کہ تاریخ ۷ ماہ اگست ۱۸۲۵ء سے ادا ہی بعض وثیقہ کو دیا جائیگا اور گورنمنٹ نے یہ بھی وعدہ کیا کہ پابند گان وثائق کی حفظ حرمت اور بہبودی ہوگی بسال آیندہ چہارم مرتبہ قرضہ نصف کرور روپیہ کا سودی پانچر روپیہ فیصدی سالانہ لیا گیا اوسکے ادا کرنے کا وعدہ دو سال کا قرار پایا مگر قبل وفات کے ۱۸۲۷ء مین بادشاہ غازی الدین حیدر نے درخواست دی کہ یہ قرضہ بھی دوامی ہوجاے اور اوسکا سود بعض وثیقہ داران کو ملا کرے اور گورنمنٹ وثیقہ داران مذکور سے اقرار کرلین مگر ضمانتہاے سابق کی تعمیل مین بھی گورنمنٹ کو نہایت دقت عائد ہوتی اسواسطے یہ درخواست منظور نہین ہوئی۔

غازی الدین حیدر کے بعد اوسکا بیٹا نصیر الدین حیدر تخت نشین ہوا نصیر الدین حسب رکی خواہش یہ تھی کہ چند عورات خاندان کی تنخواہ دوامی بطور وثیقہ ملا کرے اور اوسنے اسی نظر سے تحریر اس امر مین کی کہ جو نصف کرور روپیہ سابق قرض کیا گیا ہے وہ بھی دوامی ہوجاے اور بارہ لاکھ چالیس ہزار روپیہ اور لیا جاے یہ قرضہ بموجب عہدنامہ نمبر ۱۴ کے منظور ہوا مگر یہ شرط قرار پائی کہ جو تنخواہ دار یا وثیقہ دار فوت ہوگا اوسکا روپیہ جب منظور ہو واپس ملیگا ضمانت در باب حفاظت وثیقہ داران کے نہین دی گئی مگر اقرار ہوگیا کہ اونکی خاطر کیجاے گی مبلغ مذکور اس قرضہ کا ۱۸۳۱ء مین وثیقہ داران اصلی کو واپس دیا گیا منجملہ اسکے بعلاوہ نقد اور باقی بلکہ روپیہ کا کاغذ بدلا گیا اور سود چار روپیہ فیصدی قرار پایا۔

بیچ ۱۸۳۳ء کے حسب درخواست بادشاہ گورنمنٹ نے تین لاکھ روپیہ اور قرض لینا منظور کیا اس وعدہ پر کہ اوسکا سود فیصدی چار روپیہ کے حساب سے بموجب عہدنامہ نمبر ۴۲ کے ماہوار غربای شہر لکھنؤ مین تقسیم ہوگا۔

۱۸۳۷ء مین نصیر الدین حیدر نے وفات پائی اور اوسکا عمو محمد علی شاہ تخت نشین ہوا

اوسکی تخت نشینی کے وقت ایک عہدنامہ نمبر ۴۳ قرار پایا فیما بین اوسکے اور گورنر جنرل باجلاس کونسل کے اس عہدنامے کی تحریر مین بمشکل رضامندی بادشاہ کی حاصل ہوئی گورنمنٹ ولایت نے اسواسطے اس عہدنامے کو نامنظور فرمایا اور حکم دیا کہ جسطرح کا رابطہ اب تک اوس ملک کے ساتھ جاری رہا ہے وہی آیندہ بھی جاری رہے اسپر بادشاہ کو اطلاع دی گئی کہ گورنمنٹ کا ارادہ یہ ہے کہ جو جو امر خلاف مرضی بادشاہ عہدنامے مین ہون اونکی تعمیل نکرائی جائیگی یعنی درباب تقرری فوج کمکی وغیرہ جو ازروے عہدنامۂ مذکور قرار پایا تھا اوسکی تعمیل نہوگی اور جس قدر وہ فوج بھرتی ہوچکی ہے اوسکا خرچ خزانۂ انگریزی سے دیا جائیگا مگر اوسکو اطلاع منسوخی عہدنامۂ مذکور کی نہدی گئی تھی

محمد علی شاہ کی مرضی بھی ہوئی کہ چند لواحقان خاندان کا وثیقہ مدامی ہوجائے اور اس نظر سے ۱۸۳۸ء مین درخواست دی کہ وہ سترہ لاکھ روپیہ سودی فیصدی چار روپیہ پر سرکار کو دیگا اور یہ بھی درخواست کی کہ جنکے نام وثیقہ ہوگا اونکی حفاظت کے ضامن زیادتی حاکمان آیندہ اودہ سے گورنمنٹ انگریزی ہو بموجب عہدنامۂ نمبر ۴۴ کے قرضہ منظور ہوا مگر جیسا نصیر الدین حیدر سے ۱۸۲۹ء مین وعدہ ہوا تھا ویسا ہی اب بھی نسبت وثیقہ داران کے ہوا یعنی ضمانت نامہ نہین ہوتا مگر وعدہ کیا جاتا ہے کہ گورنمنٹ انگریزی اونپر مہربانی رکھے گی۔

۱۸۳۹ء مین محمد علی شاہ نے بارہ لاکھ روپیہ سودی چار روپیہ فیصدی کا اندراج کیا اور ازروے کاغذ امانت داری نمبر ۴۵ کے درخواست کی کہ سود اوسکا مصارف امام باڑہ حسین آباد مین خرچ ہوا کرے اس امر کیواسطے بعد ان اوسنے بھی روپیہ بتعدادی معہ لاکھ بادشاہ نے جمع کیا اور بعد وفات اوسکے اور روپیہ بدستور لکھا۔ مہتمان سود نے سود کی آمدنی سے جو زیادہ ہوا جمع کرادیا تھا۔

۱۸۴۰ء مین بادشاہ نے بذریعہ کاغذ امانت داری نمبر ۴۶ کے معہ لاکھ۔ اور جمع کیا تفصیل اسکے سود کی اس طرح پر ہے کہ مبلغ مورد لکھا۔ کا سود فیصدی پانچ روپیہ اور مبلغ مورد لاکھ۔ کا سود فیصدی چار روپیہ قرار پایا یہہ روپیہ واسطے شفاخانہ لکھنؤ کے جمع کیا گیا تھا اسکے بعد اکثر بادشاہون نے مختلف اوقات مین روپیہ جمع کیا مگر یہ روپیہ کسی شرط

یا عہد نامے کی رو سے نہین جمع ہوا صرف بطور قرضہ سودی کے جمع ہوا الا بعض بعض معاملون مین
فرق ہوا ہے کہ کاغذات بورڈ خزانہ گورنمنٹ مقام لکھنؤ مین کر لیے گئے اور انکا سود ماہوار بجا
سہ ماہی کے ملتا ہے مثلاً ماہ فروری ۱۸۴۲ء لغایت لکھ روپیہ جمع ہوا اور شرط یہ قرار پائی کہ منجملہ اس
روپیہ کے بارہ لاکھ کا سود ماہ بماہ ملا کریگا اور ماہ جولائی ۱۸۴۲ء سے لاکھ روپیہ جمع ہوا اور اسی سے
آٹھ لاکھ کا سود ماہ بماہ دینے کا وعدہ ہوا اور ماہ ستمبر ۱۸۴۲ء بارہ لاکھ روپیہ اور اسی شرط پر
جمع ہوئے —

۱۸۴۲ء مین محمد علی شاہ نے وفات پائی اور امجد علی شاہ اوسکا بیٹا تخت نشین ہوا اور اسکے
بعد تاریخ ۱۳ فروری ۱۸۴۷ء مین واجد علی شاہ تخت نشین ہوا —

حال بدنظمی ملک اودہ کی جانب توجہ مدت سے بعد عہد نامہ گورنمنٹ انگریزی کے اس
ملک کے ساتھ چلی آتی ہے اور منشا ایک شرط مندرجہ عہد نامہ ۱۸۳۷ء کا یہ ہے کہ نواب باصلاح
گورنمنٹ انگریزی ایسا انتظام اپنے ملک کا کرے جس سے بہبودی رعایا متصور ہوا ور جس سے
حفاظت جان و مال باشندگان عمل مین آئے مگر باوجود آگاہی اور نصیحت متواترہ صاحبان رزیدنٹ
انتظام مین کچھ بہتری نہوئی ۱۸۳۷ء کو لارڈ ولیم بینٹنگ صاحب کو ضرورت اسکی معلوم ہوئی کہ بادشاہ کو
اطلاع اس امر کی کریں کہ اگر املاکان شاہی انتظام اچھا نکرینگے اور بدنظمی کو رفع نکرینگے تو بندوبست
ملکی سپرد صاحبان انگریزی کے ہو جائیگا مگر اس اطلاع کا نتیجہ کچھ پیدا نہوا اور بدانتظامی ملک قائم رہی
ماہ نومبر ۱۸۴۷ء چند ماہ بعد تخت نشینی واجد علی شاہ کے لارڈ ہارڈنج صاحب خود بمقام لکھنؤ آئے اور
دوبارہ بادشاہ کو اطلاع دی کہ اگر دو برس کے عرصے مین انتظام نیک نہوگا تو بمجبوری گورنمنٹ انگریزی
مداخلت کر کے حکومت اودہ کی اپنے ذمہ کر لیگی اس دو سال مین بھی کچھ صورت بہتری کی انتظام
مین پیدا نہوئی مگر اس نظر سے کہ ایسے سنگین امر مین دست اندازی مناسب نہین گورنمنٹ نے ایک مدت
اس امر کا کرنا مناسب بتصور نفرمایا جو لارڈ ہارڈنج صاحب فرما گئے تھے اور جنگ دوم پنجاب کے سبب بھی
انتظام اودہ کی جانب توجہ نہوئی —

۱۸۵۴ء مین حال ملک اودہ مین کچھ بہبودی نظر نہ آئی جو گورنمنٹ نے بارہا ضروری تصور
کر کے تفہیم کی تھی بنابرآن صاحب رزیدنٹ کو حکم ہوا کہ وہ رپورٹ اس بارہ مین کریں کہ آیا جو امر

ازروے عہدنامہ سنہ کے گورنمنٹ انگریزی پر فرض ہے اوسمین اور بھی تامل ہوسکتا ہی
جواب تک امرشگین کے اختیار کرنے مین ازروی ناگوارائی طبیعت ہوا ہے صاحب ریذنٹ
کی تحقیقات مین پایا گیا کہ حال ملک اودہ نہایت زبون ہے اور جس بہتری کے واسطے
لارڈ ہاروینج صاحب نے سات برس کا عرصہ گذرتا ہے کہا تھا وہ کچھہ بھی اب تک نہین ہوئی ہے
لہذا گورنمنٹ انگریزی نے قطعی یہ تجویز کی کہ انتظام اودہ اپنے ذمہ کرلیا جاوے۔

عہدنامہ ذیل بادشاہ کو دکھایا گیا جسکا منشا یہ تھا کہ کل ملکی اور جنگی حکومت اودہ کی گورنمنٹ
انگریزی کے اختیار مین واسطے ہمیشہ کے رہے اور خطاب شاہی بادشاہ حال تک رہے
اور اوسکی اولاد کو صلبی تک بادشاہ کی عزت اور توقیر قائم رہے اور اوسکا کل اختیار محل مین اور
دلکشا مین اور موضع بی پور مین رہے مگر اونکو اختیار سزاے قصاص دینے کا نہوگا اور بادشاہ واجد علیشاہ
بارہ لاکھہ روپیہ سالانہ واسطے مصارف کے پائیگا جس سے حیثیت شاہی قائم رہے اور سوا اسکے
اسکے تین لاکھہ روپیہ واسطے خرچ سپاہ چوکی پہرہ محلات کے اونکو ملیگا اور اونکے جانشین کو
صرف بارہ لاکھہ سالانہ ملیگا اور اونکے ہم جدی واسطہ داروں کو گذارہ گورنمنٹ انگریز سے ملیگا

بادشاہ کو اجازت ہوئی کہ تین روز مین خوب سمجھکر اسپر دستخط منظوری کرین اونھون نے
اسکے دستخط کرنے سے انکار کیا اور اسواسطے بماہ فروری ۱۸۵۶ء گورنمنٹ انگریزی نے کل حکومت
اودہ کی واسطے ہمیشہ کے اپنے تعلق کرلی اور بارہ لاکھہ روپیہ سالانہ بادشاہ کو کہا کہ اونکو ملا کریگا
اونھون نے آخرکار بماہ اکتوبر ۱۸۵۹ء منظور کیا اور اونکے ہم جدی واسطہ داروں کے لیے گذارہ
جداگانہ مقرر ہوا واجد علیشاہ کے حین حیات خطاب شاہی رہیگا اونکی وفات کے بعد موقوف ہوگا اور
تنخواہ بھی اس شرح سے رہے گی گورنمنٹ نے ایک مکان اونکے رہنے کے واسطے قریب کلکتہ کے
خریدکیا ہے بادشاہ کو کچھہ اختیار اپنے بازار وغیرہ مین نہین ہے مگر یہ تجویز ہوئی ہے کہ جو احکام عدالت
اونکے مکانات متعلقہ مین کسی کے نام جاری ہون وہ معرفت ایجنٹ کے جو اونکے پاس منجانب گورنمنٹ
مامور ہے اجرا ہوا کرین بماہ مارچ ۱۸۶۲ء ایک ایکٹ اس مضمون سے جاری ہوا کہ بادشاہ عدالت فوجداری
کے احکام سے بری ہے مگر جرائم سنگین مین بری متصور نہونگے درصورت ضرورت کے کوئی اہلکار
جاکر بادشاہ سے جو تحقیق کرنا ہو کرلیا کرے اور کسی گواہی مین بھی اونکو عدالت آنے سے بری

کیا گیا ہے اور اوسنے جو کچھ تحقیقات معاملہ کرنی ہوگی تو معرفت ایجنٹ گورنر جنرل کے ہوا کریگی

عہدنامہ جو واجد علی شاہ کو دیا گیا تھا۔

عہدنامہ فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی و شاہ ابوالمنصور ناصرالدین سکندر جاہ محمد واجد علیشاہ بادشاہ اودہ قرارداد فیمابین منجانب ہنوربل کمپنی بوساطت میجر جنرل جیمس اوٹرم سی بی رزیڈنٹ لکھنؤ باختیارات عطیہ موسٹ نوبل جیمس مارکوئس اوف ولیسلی نائٹ اوف دی موسٹ نوبل انشنٹ ان موسٹ نوبل اوڈر اوف دی تھسٹل ون اوف ہز میجسٹیز موسٹ ہنوربل پریوی کونسل گورنر جنرل ان کونسل جو منجانب ہنوربل کمپنی واسطے انتظام اور حکومت ہندوستان کے مقرر ہین اور منجانب شاہ اودہ معرفت۔

چونکہ سنہ ۱۸۰۱ء مین ایک عہدنامہ فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اور نواب وزیر سعادت علیخان بہادر کے قرار پایا ہے اور چونکہ شرط ششم عہدنامہ مذکور مین مشروط ہے کہ حاکم اودہ ہمیشہ بصلاح اور استصواب اہلکاران ہنوربل کمپنی انتظام ملک کریگا اور اپنے علاقہ باقیماندہ مین ایسا انتظام اپنے اہلکاران کی معرفت کریگا کہ جس سے بہبودی رعایا متصور ہو اور جس سے حفاظت جان و مال باشندگان ملک ظہور مین آئے۔ اور چونکہ شکستگی اس عہد کی ہر ایک حاکم اودہ سے چلی آتی ہے اور مشہور ہے اور چونکہ مدت دراز تک اس شکستگی عہد کا جاری رہنا منجانب حاکمان اودہ باعث بدنامی گورنمنٹ انگریزی ہے کہ وہ اپنے فرض کو جسکا وعدہ بہ نسبت باشندگان ملک کے اونھون نے کیا ہے ادا نہین کرتے اور چونکہ اب گورنمنٹ پر فرض ہوا کہ ایسی تدابیر صایبہ انتظام ملک مین کرین جس سے اوسطرح کا انتظام نصفت التیام اور اعانت انجام بنسبت باشندگان کے عمل مین آئے جسطرح کے بندوبست کا وعدہ عہدنامہ سنہ ۱۸۰۱ء مین ہوا ہے اور اب تک ظہور مین نہین آیا ہے لہذا عہدنامہ مندرجۂ ذیل جسمین سات شرط تحریر ہین تجویز ہوا اور ایک فریق موسٹ نوبل مارکوئس اوف ولیسلی کے سی بی گورنر جنرل ان کونسل جسکو ہنوربل کمپنی نے واسطے انتظام اور حکومت کل امور متعلقہ ہندوستان کے مقرر کیا ہے بوساطت میجر جنرل اوٹرم سی بی رزیڈنٹ لکھنؤ باختیارات عطیہ گورنر جنرل مہادر موصوف ہین اور فریق ثانی شاہ ابوالمنصور ناصرالدین سکندر جاہ محمد واجد علی شاہ بادشاہ اودہ منجانب اپنے اور اپنے

درج کے معرفت ـــــــ ہین ـــ

شرط اول

اسکی رو سے یہ مشروط اور منظور ہوتا ہے کہ کل انتظام ملکی و جنگی ممالک اودہ کا آیندہ واسطے ہمیشہ کے متعلق ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کے ہوگا مع کل حقوق مالی کے اور کمپنی ممدوح وعدہ کرتے ہین کہ سرانجام کافی واسطے قائم رکھنے مرتبہ شاہی کے جیسا اس عہدنامے مین آیندہ درج ہے کیا جائیگا اور نیز واسطے بہبودی ملک کے تدابیر عمل مین آئینگے ـ

شرط دوم

یہ بھی مشروط اور منظور ہے کہ خطاب شاہی اودہ بادشاہ کا قائم رہے گا اور اوسکی اولاد صلبی اصلی کو بھی یہی خطاب رہیگا ـــ

شرط سوم

یہ بھی مشروط اور منظور ہے کہ بادشاہ اور اوسکے جانشینونکا ہر موقع پر ویسا ہی لحاظ اور رتبہ رہیگا جیسا بادشاہونکا ہوتا ہے ـــ

شرط چہارم

یہ بھی مشروط اور منظور ہے کہ باوجود منشا شرط اول عہدنامہ ہذا کے بادشاہ اودہ اور اوسکے جانشین کل اختیار مکانات محلات اور دلکشا اور بی بی پور مین رکھینگے مگر سزاے قصاص بادشاہ کے حکم سے ان مقامون مین بھی عمل مین نہ آئے گی جبتک کہ اول منظوری گورنر جنرل باجلاس کونسل حاصل نہو جائیگی ـ

شرط پنجم

چونکہ یہ ضرور ہے کہ تخت و تاج بادشاہ اودہ اوسی حیثیت اور توقیر سے قائم رہے لہذا یہ مشروط اور منظور ہے کہ ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی شاہ موصوف محمد واجد علی شاہ کو مالگزاری ملک سے بارہ لاکھ روپیہ سالانہ دیا کرینگے اور نیز کمپنی ممدوح واسطے اخراجات پہرہ دچوکی محلات کے تین لاکھ روپیہ سالانہ اور بھی دینا منظور کرتے ہین ـ

اور کمپنی وعدہ کرتے ہین کہ بادشاہ کے بعد جو تخت نشین ہوگا اوسکو بارہ لاکھ روپیہ سالانہ

دیا جاے گا۔

شرط ششم

بنظر اسکے کہ کوئی دقیقہ فیضرسانی جو بنسبت شاہ اودہ کے ہنوربل کمپنی عمل مین لاتی ہی باقی نرہے یہ بھی کمپنی ممدوح شرط کرتی ہی کہ جو رشتہ داران ہم جدی کو بادشاہ آپ تنخواہ دیتے ہین انکو کمپنی ممدوح جداگانہ روپیہ گذارہ کا دینگے۔

شرط ہفتم

تمام عہدنامجات جو سابق ہوے ہین امداب تک قائم ہین اور جو اس عہدنامہ کے خلاف نہین ہین وہ سب اسکی روسے بحال اور برقرار رہینگے۔

یہ عہدنامہ سات شرط کا میجر جنرل جیمس اوٹرم سی بی رزیڈنٹ لکھنؤ نے باختیارات عطیۂ موسٹ نوبل گورنر جنرل ان کونسل کے ساتھہ بادشاہ ابوالمنصور نصیرالدین سکندر جاہ محمد واجد علی شاہ بادشاہ اودہ کے منجانب اپنے اور اپنے ورثا کے بمقام لکھنؤ بتاریخ ماہ سنہ ۱۲۵۶ مطابق۔

نمبر ۲۰

عہدنامہ فیمابین نواب شجاع الدولہ اور نواب نجم الدولہ اور کمپنی انگریزی کے بمقام الہ آباد بتاریخ ۱۶ ماہ اگست ۱۷۶۵ع کے قرار پایا۔

مہری اور دستخطی بادشاہ

چونکہ رابٹ ہنوربل رابرٹ لارڈ کلایو بیرون کلایو اوف پلیسی نایٹ کمپانیون اوف ڈی موسٹ ہنوربل اور ڈراوف ڈی باتھہ میجر جنرل اور سپہ رفوج و پریسیڈنٹ کونسل و گورنر فورٹ ولیم اور تمام آبادیہاے متعلق کمپنی مشتملہ سوداگران انگلستان جو تجارت ہندوستان کے اضلاع بنگالہ و بہار و اوڑیسہ مین کرتے ہین اور جان کارنیک صاحب بریگیڈیر جنرل کرنیل ملازم کمپنی مذکور اور کمانڈنگ افسر افواج متعینہ بنگالہ کو کل اختیارات اور حکومت منجانب نواب نجم الدولہ صوبہ دار بنگالہ و بہار و اوڑیسہ اور نیز منجانب کمپنی مشتملہ سوداگران انگلستان جو ہندوستان مین تجارت کرتے ہین عطا ہوئی ہے کہ صلح دوامی و مستحکم

ساتھہ نواب شجاع الدولہ وزیر الممالک کے تجویز کرکے منعقد کرین اون لوگون کو واضح ہو جنسے وہ متعلق ہے یا آیندہ متعلق ہوگی کہ مختاران کل مذکورہ بالا نے شرائط ذیل نواب مسطور سے قرار دین ہین اور منظور کین ہین۔

شرط اول

ایک دوامی اور عام صلح اور دوستی پیدا اور اتفاق مستحکم فیما بین نواب شجاع الدولہ اور اوسکے وارثون کے ایک فریق اور نواب نجم الدولہ اور انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی کی فریق ثانی قائم ہوگا اور فریقین معاہد ہمہ تن مصروف ہوکر اتحاد باہمی فیما بین مین اور اپنے اپنے ممالک مین اور رعایا مین قائم رکھینگے اور آیندہ کسی حیلے یا سبب سے اجازت برخلافی یا برعکسی کی نہ دینگے کہ کوئی یہ امر ظاہر کرے اور باحتیاط تمام امر مشتبہ اور مشکوک کا لحاظ رہے گا جس سے خلل بعد ازین اس اتفاق مین واقع ہو۔

شرط دوم

درصورتیکہ ملک شجاع الدولہ پر کبھی بعد اسکے حملہ کسی نیشن کا ہوگا تو نواب نجم الدولہ اور کمپنی انگریزی اوسکی مدد جزو فوج یا کل فوج سے کرینگے جیسی ضرورت وقت ہوگی اور جس قدر حفاظت ضروری ممالک اپنے سے بلا دقت ممکن ہوگی اور اگر ملک نواب نجم الدولہ یا کمپنی انگریزی کے ممالک پر حملہ آور ہوگا تو نواب اوسیطرح اونکی مدد جزو فوج یا کل فوج سے کرینگے درحالیکہ فوج انگریزی کمپنی نواب کی خدمت مین رہیگی تو جسقدر خرچ تنظیم اونکا ہوگا اوسکی کفالت نواب پر ہوگی۔

شرط سوم

نواب بصدق دل وعدہ کرتا ہے کہ وہ ہرگز اپنے یہان نہ رکھے گا اور نہ آنے دے گا قاسم علیخان صوبہ دار سابق بنگالہ وغیرہ اور شمرو قاتل انگریزان اور کسی مقرور انگریز کو اور نہ کسیطرحکی مدد یا رعایت یا حفاظت اونکی کرے گا اور وہ یہ بھی وعدہ کرتا ہے کہ جو انگریز فراری ہوکر اوسکے ملک مین آئیگا اوسکو بھی وہ حوالہ کردیگا۔

شرط چہارم

شاہ عالم بادشاہ قابض کوڑہ پر اور اوس قدر جزو اضلاع الہ آباد پر رہیگا جو اب اوسکے قبضے مین ہین اور جو اوسکو واسطے قائم رکھنے حیثیت بادشاہی کے دیا گیا ہے۔

شرط پنجم

نواب شجاع الدولہ یہ بھی بصدق دل ونیت درست وعدہ کرتا ہے کہ وہ بلونت سنگھ کو زمینداری بنارس اور غازی پور اور اون اضلاع پر جو اوسکے پاس تھے جب وہ نواب جعفر علیخان مرحوم اور انگریزون کے پاس حاضر ہوا تھا بشرطیکہ جسقدر مالگزاری وہ دیتا تھا اوسقدر دیتا رہیگا۔

شرط ششم

بنظر اسکے کہ کمپنی انگریزی کا جنگ گذشتہ مین صرف کثیر ہوا ہے لہذا نواب اقرار کرتا ہے کہ وہ پچاس لاکھ روپیہ حسب تفصیل ذیل دیگا یعنی بارہ لاکھ نقد اور آٹھ لاکھ کے جواہرات جب یہ عہدنامہ بتصدیق اور منظور ہوگا اور پانچ لاکھ بعد ایک مہینے کے اور باقی پچیس لاکھ باقساط ماہواری اس طرح پر کہ عرصہ تیرہ مہینے مین تاریخ عہدنامۂ ہذا سے سب ادا ہو جاوے گا۔

شرط ہفتم

یہ تجویز قرار پائی کہ ملک بنارس اور جس قدر بلونت سنگھ نے مالگذاری مین لیا ہے نواب وزیر کو دیا جاوے گو بادشاہ نے وہ ملک کمپنی انگریزی کو دیا ہے لہذا یہ وعدہ کیا جاتا ہے کہ ملک مذکور حسب ذیل اوسکو دیا جائیگا یعنی وہ سب ملک انگریزون کے پاس اوسوقت تک رہے گا جب تک میعاد عہدنامہ جو بلونت سنگھ اور کمپنی کے ساتھ ہوا ہے منقضی نہو جائے اور تاریخ انقضا اوسکی ۲۰ ماہ نومبر سنہ آئندہ ہے بعد ازان نواب کو دخل دیا جائے گا مگر قلعہ چنار پر دخل اوسکا اوس وقت تک نہوگا جب تک شرط ششم عہدنامہ ہذا کی بالکل تعمیل نہو جائے گی۔

شرط ہشتم

نواب کمپنی انگریزی کو اجازت دیگا کہ وہ تجارت بلا محصول تمام ممالک نواب مین کیا کرین

شرط نہم

تمام واسطہ داران اور رعایاے نواب جنسے کچھ بھی مدد یا اعانت انگریزی جنگ گذشتہ مین کی ہوگی اوسکے قصور معاف ہونگے اور کسیطرح اوسسے مزاحمت اس بارہ مین نہوگی ۔

شرط دہم

جسوقت یہہ عہدنامہ دستخط ہوگا اوسیوقت فوراً فوج انگریزی ملک نواب سے روانہ ہوگی صرف فوج قلعگی جو نا رہا باقی رہے گی اور اوس قدر فوج شہر الہ آباد مین رہے گی جسقدر واسطے حفاظت بادشاہ کے ضروری متصور ہوگی بشرطیکہ بادشاہ ضرورت اوسکی بیان کرینگے ۔

شرط یازدہم

نواب شجاع الدولہ اور نواب نجم الدولہ اور کمپنی انگریزی یہ اقرار کرتے ہین کہ وہ صدق نیت سے تمام شرائط مندرجۂ مقبولۂ عہدنامہ ہذا کا لحاظ اور اعانت رکھینگے اور وہ خفیۃً یا صریحاً اپنی رعایا سے بھی شکستگی عہد روا اور جائز نرکھین گے اور فریقین معاہدہ ضامن ایک دوسرے کے ہوتے ہین کہ تمام شرائط عہدنامۂ حال کی تعمیل ہوگی ۔

اسپر دستخط اور مہر اور قسم ہر ایک فریق معاہدہ نے بمقام الہ آباد بتاریخ ۱۶ ماہ اگست سنہ ۱۷۶۵ء روبرو ہمارے کی ۔

ایڈمنڈ سکلائین — کلایو (مہر)

آرچیبالڈ سنومٹن — جان کانیک (مہر)

جارج وینسٹارٹ — (مہر) مہر بتصدیق شجاع الدولہ

مرزا قاسم خان

راجہ شتاب رائے

میر مشعلہ

مقام فورٹ ولیم تاریخ ۳۰ ماہ ستمبر سنہ ۱۷۶۵ء

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط الگزنڈر کیمپبل ایس ایس سی

نمبر ۲۱

عہدنامہ فیابین کمپنی اور شجاع الدولہ ۱۷۶۹ء

چونکہ افواہ ناملائم مشہور ہوے ہین جنسے خلل پہنچے دوستی اور اتفاق اور اعتبار کے جو فیابین نواب شجاع الدولہ وزیر الممالک ایک فریق اور رابٹ ہنوربل رابرٹ الارڈ کلایو اور جنرل جان کارنیگ منجانب نواب نجم الدولہ مرحوم سابق صوبہ دار بنگالہ و بہار و اڑیسہ اور منجانب کمپنی انگریزی فریق ثانی قرار پایا تھا واقع ہوا ہے لہذا ہنری ورلسٹ پریسیڈنٹ گورنر فورٹ ولیم اور کونسل نے بنظر رفع کرنے تمام سبب رشک اور نااتفاقی کے اور قائم کرنے استحاد و تیقین کے جان کارنر صاحب اور کرنیل رچارڈ اسمتھیہ صاحب اور کلادرسل صاحب کو جو تینون صاحب ممبر کونسل کلکتہ ہین بھیجا ہے کہ زبانی گفتگو نواب کے ساتھ کرین اور چونکہ جان کارنر صاحب اور کرنیل چارڈ اسمتھیہ صاحب اور کلادرسل صاحب کو بعد گفتگو کرنے نواب مسطور سے دریافت ہوا کہ نواب مستقل پیچ اتحاد انگریزون کے ہے لہذا وہ صاحبان منجانب نواب سیف الدولہ صوبہ دار بنگالہ و بہار و اڑیسہ اور منجانب کمپنی انگریزی عہد سابق کو حرف بحرف مجدداً تازہ اور مستحکم کرتے ہین اور نواب شجاع الدولہ بھی اوسیطرح عہدنامہ مذکور کو حرف بحرف تازہ اور مستحکم کرتا ہے اور بنظر رفع کرنے تمام شبہات اور رشک کے اور قائم کرنے دوستی کو اوپر بنیاد مستحکم ترکے اور مستحکم عہدنامہ سابق کے برضامندی اقرار کرتے ہین کہ عبارت ذیل بواسطے وضاحت شرط عہدنامہ مذکور درج کیجاے یعنی بصلاح اور مرضی پریسیڈنٹ اور کونسل ممدوح کے یہ اقرار کیا جاتا ہے کہ نواب بیستیس ہزار فوج سے زائد نہ رکھینگے اسمین سپاہ اور سوار اور چپراسی اور توپخانہ وغیرہ سب لگیا اور اسمین دس ہزار سوار ہونگے اور دس بلٹن سپاہ پیدل کی جنمین سب صوبہ دار اور جمعدار اور حوالدار وغیرہ ملیکر دس ہزار نفری ہوگی اور جمیٹ تنجیب کے پانچ ہزار نفری سے زائد نہوگی انکے پاس بندوق ہوگی اور پانچ سو سپاہ توپخانے مین رہے گی اسسے زیادہ نہوگی اور باقی نو ہزار پانچ سو کشادہ فوج ہوگی اونکی وردی اور اسلحہ مانند سپاہ انگریزی کے یا تنجیب بلٹن کے نہونگے اور نواب یہ بھی عہد کرتے ہین کہ سوا اے دس ہزار نفری مذکورہ بالا کے اور کسی کے پاس اسلحہ مانند فوج انگریزی کے نہون گے اور اونکے قواعد مثل انگریزی ہوگی فقط بنظر اسکے جان کارنر صاحب اور کرنیل چارڈ

اسمتھ صاحب اور کلایورنسل صاحب منجانب نواب سیف الدولہ اور کمپنی انگریزی کے وعدہ کرتے ہین کہ جب تک نواب شجاع الدولہ مسطور اور اُسکے ورثا مطابق شرائط اس عہدنامے کے کاربند ہونگے اوسوقت تک کونسل فورٹ ولیم حال اور نہ کونسل آیندہ بعد ازین کوئی معاملہ جدید اس بارہ مین پیدا کرینگے سوائے اونکے جو سابق مشروط ہوچکے ہین اور اب منظور ہوے اور فریقین اس عہدنامے کو فرض اور واجب تصور کرینگے نواب ممدوح قرآن پر اور جان کارتر صاحب اور کرنیل رچارڈ اسمتھ صاحب اور کلایورنسل صاحب انجیل پر قسم کھائینگے کہ کوئی ایک حرف بھی اس عہدنامے کا فروگذاشت نہوگا اور خود اوسکی تعمیل کرینگے اور اپنی اولاد پر اوسکو فرض کر جائینگے۔

دستخط جان کارتر

دستخط رچارڈ اسمتھ

دستخط کلایورنسل

اسپر دستخط اور مہر اور قسم ہر ایک فریق معاہد نے بمقام بنارس بتاریخ ۲۹ ماہ نومبر سنہ ۱۷۶۸ ہمارے روبرو کی۔

دستخط گبرئیل ہارپر

دستخط سی ڈبلیو بوگٹن

دستخط ڈبلیو ایم کوکس

(مہر)

مین وعدہ کرتا ہون کہ جسقدر فوج اب میرے پاس زائد پینتیس ہزار سوار و پیادہ سے ہے اوسکو برطرف کرونگا اور باقی شرائط کی تعمیل تین مہینے کے عرصے مین تمام و کمال کرونگا۔

المرقوم ۱۹ ماہ رجب سنہ ۱۱۸۲ ہجری مطابق ۲۹ ماہ نومبر سنہ ۱۷۶۸ع

نمبر ۲۲

عہدنامہ فیمابین نواب شجاع الدولہ وزیر الممالک ایک فریق اور برگیڈیر جنرل سر رابرٹ بارکر سپہ سالار افواج کمپنی مشتہرہ بتجاران انگلستان جو ہندوستان مین اپنی پریسیڈنسی بنگالہ مین منجانب

کمپنی مذکور تجارت کرتے ہین فریق ثانی درباب فوج انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی کے قابض رہے گی اوپر قلعہ چنارگڑھ واقع زمینداری راجہ چیت سنگھ کے اون سب پر واضح ہو جنکے متعلق اب یہ ہے یا آیندہ متعلق ہوگا کہ جنرل سر رابرٹ بارکر صاحب نے شرائط مندرجۂ ذیل ساتھہ نواب وزیر کے درباب قلعۂ مذکور کے منظور کین —

شرط اول

یہ کہ بنظر اسکے کہ ایسٹ انڈیا کمپنی کو سہولت بیچ مدد دہی نواب کے واسطے حفاظت ملک کے بموجب عہدنامہ صلح جو فیما بین رابرٹ ہنوربل لارڈ کلایو اور جان کارنیک صاحب کے منجانب نواب شجع الدولہ صوبہ دار بنگالہ وبہار واڈریسہ اور منجانب کمپنی مشتہرۂ ستجاران انگلستان جو تجارت ہندوستان مین کرتے ہین اور نواب شجاع الدولہ وزیر الممالک کے بمقام الہ آباد تباریخ ۱۶ ماہ اگست ۱۷۶۵ء کے قرار پایا تھا حاصل ہو نواب نے اونکو قلعۂ چنارگڑھ واقع زمینداری راجہ چیت سنگھ دیا کہ اونکے قبضے مین رہے اور صرف اونکی فوج اوسمین رہے اوسوقت تک کہ جب تک ضرورت اوسکی واسطے مدد دہی نواب کے یا واسطے ضرورت کمپنی کے بنظر حفاظت اضلاع بنگالہ وبہار واڈریسہ مناسب اور ضروری متصور ہو —

شرط دوم

یہ کہ اگر کسی موقع پر ضرورت کمپنی انگریزی کو واسطے لیجانے اپنی فوج کے اور خالی کرنیکے قلعۂ چنارگڑھ کے ہو تو قلعۂ مذکور نواب شجاع الدولہ کے حوالہ ہوگا اور اسیطرح جب فوج انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی کی بجانب مغرب دریاے کرمناسا کے کوچ کرے گی تو قلعۂ مذکور بروقت اونکے واسطے خالی رہیگا کہ اپنی مطلب داری یا اپنا قبضہ اوسپر کرین —

شرط سوم

یہ کہ جسقدر خرچ انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی بیچ اوسکی مرمت یا بیچ تیار کرنے بہ بیچ یا مرمت میگزین وسلحہ خانہ وبارک وغیرہ کی کرینگے وہ سب روپیہ جب قلعہ حوالہ ہوگا تو نواب ادا کرے گا مگر یہ شرط ہے کہ خرچ چار لاکھہ روپیہ سے زائد نہوگا اور اوسکے حساب کی جانچ اور درست اشخاص مامورہ فریقین کرینگے —

دستخط رابرٹ بارکر

مہر اور دستخط فریقین معاہدہ نے بمقام سالارجنگ بتاریخ ۲۰ ماہ مارچ ۱۷۷۳ء ہمارے روبرو کیے۔

دستخط کبریل ہارپر
دستخط جان کوک ریل
دستخط ولیم ڈیوی

نمبر ۲۳

عہدنامہ فیمابین نواب شجاع الدولہ وزیرالممالک ایک فریق اور بریگیڈیر جنرل سر رابرٹ بارکر سپہ سالار افواج کمپنی مشتہر تجاران انگلستان جو منجانب کمپنی مذکور ہندوستان میں اپنی پریسیڈنسی بنگالہ میں تجارت کرتے ہیں فریق ثانی دربارہ قلعہ الہ آباد تمام اون لوگوں پر واضح ہو جسنے یہ متعلق ہے یا کسی امر میں ہوگا کہ جنرل سر رابرٹ بارکر صاحب نے شرائط ذیل ساتھ نواب کے ورباب قلعہ آلہ آباد کے منظور کیں۔

شرط اول

یہ کہ شاہ عالم پادشاہ کی خوشی یہ ہوئی کہ نواب شجاع الدولہ بہادر وزیرالممالک کو قلعہ الہ آباد دیدیا جائے جب کبھی وزیر کو مطلوب ہو تو جب شجاع الدولہ طلب کریگا تو اوسکے دس روز کے بعد فوج انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی قلعہ مذکور خالی کرکے حوالہ نواب کردے گی۔

شرط دوم

یہ کہ فوج انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی کی قلعہ آلہ آباد آویسطرح منجانب وزیر رہے گی جسطرح منجانب پادشاہ رہا کرتی تھی جب تک کہ نواب شجاع الدولہ اوسکو طلب نکرے یا جب تک کہ کمپنی مذکور کو ضرورت اوسکے خالی کردینے کی باعث روانہ کرنے فوج کے قبل طلب کے نہو اگر ایسا موقع ہوگا تو اوسکی اطلاع نواب کو وقت مناسب پر دیجائے گی۔

دستخط رابرٹ بارکر

مہر اور دستخط فریقین معاہدہ نے بمقام سانڈی بتاریخ ۲۰ ماہ مارچ ۱۷۷۳ء روبرو ہمارے کیے

دستخط گبریل ہارپر

دستخط جان کوک ریل

دستخط ولیم ڈیوی

نمبر ۲۴

عہدنامہ ساتہ شجاع الدولہ کے ۱۷۷۳ء

وزیر الممالک آصف جاہ شجاع الملک نواب شجاع الدولہ ابوالمنصور خان بہادر صفدر جنگ سپہ سالار ایک فریق اور وارین ہیسٹنگ صاحب پریسیڈنٹ کونسل و گورنر ورٹ ولیم و سپہ سالار افواج کمپنی انگریزی باضلاع بنگالہ و بہار و اوڑیسہ منجانب و بنام کمپنی انگریزی فریق ثانی کے شرائط ذیل کو منظور کرتے ہین۔

شرط اول

چونکہ عہدنامہ الہ آباد مرقومہ ۱۶ ماہ اگست ۱۷۶۵ء فیما بین وزیر اور کمپنی مین درج ہے کہ اضلاع کوڑہ والہ آباد بادشاہ کو واسطے اونکے صرف کے دیے گئے ہین اور چونکہ بادشاہ نے قبضہ اضلاع مذکور کا چھوڑ دیا بلکہ ایک سند کوڑہ و کڑہ کی بنام مرہٹہ لکھدی جس سے نقصان وزیر اور کمپنی انگریزی متصور اور خلاف منشاء عہدنامہ کے ہے اس سبب سے بادشاہ کا استحقاق بسبب اضلاع مذکور کے معدوم ہوگیا اور وہ دوبارہ کمپنی کے قبضہ مین آئے جنے اونکو دیے تھے لہذا یہ اقرار ہوتا ہے کہ اضلاع مذکور وزیر کے قبضے مین بشرائط مفصلۂ ذیل دیے جائینگے اور یہ کہ جسطرح اوسکے پاس ملک اودہ ہے اوسیطرح یہ اضلاع کوڑہ و کڑہ والہ آباد بھی اوسکے پاس ہمیشہ رہینگے کسیطرح اور کسی حیلے سے اوس سے مزاحمت ان اضلاع کے بارہ مین کمپنی اور اوسکے افسران نکرینگے اور نیز جو روپیہ اب مشروط ہوتا ہے اوس سے زیادہ ہرگز کسی حیلے یا سبب سے طلب نکیا جائیگا اس عہدنامہ کی پابندی تمام افسران انگریزی و اہالیان کونسل اور کمپنی کرینگے اور ہرگز اس سے انحراف نکرینگے۔

تفصیل شرائط

وہ پچاس لاکھ روپیہ سکہ رائج الوقت ملک اودہ حسب تفصیل ذیل ادا کرے۔

نقد ۰ عـ لکھ

دو برس بعد تاریخ اس عہدنامہ سے

اول سال ۰ عـ لکھ

دوم سال ۰ عـ لکھ ۰ عـ لکھ

کل سکہ روپیہ ۰ عـ لکھ

شرط دوم

بنظر اسکے کہ تکرار درباب زر ادائی نواب وزیر بابت اخراجات فوج کمپنی جو اوسکی مدد کو آئین یہ اقرار ہوتا ہے کہ ایک بریگیڈ کا خرچ دو لاکھ بیس ہزار روپیہ سکہ رائج الوقت ملک اودہ ہوگا اور تفصیل سپاہ ہر بریگیڈ ذیل مین درج ہوتی ہے۔

دو پلٹن ولایتے

چھ پلٹن سپاہ ہندوستانی

ایک کمپنی توپخانہ

اس فوج کا خرچہ ذمہ وزیر کے اوس تاریخ سے ہوگا جس تاریخ سے وہ اوسکی حد مین پہونچے گی اور اوس تاریخ تک ہوگا جس تاریخ تک وہ واپس حد ضلع بہار مین آوے اور سوائے زر مذکورۂ بالا اور کچھ مطالبہ بابت فوج مذکور کے کسی وجہ سے نہوگا اور اگر کمپنی یا افسران انگریزی فوج وزیر کو طلب کرینگے وہ کمپنی بھی اوسیطرح اوسکا خرچہ ادا کرے گی۔

مہر اور دستخط اور قسم فریقین معاہدہ نے بمقام بنارس بتاریخ ، ستمبر ۱۷۷۳ء مین ہمارے روبرو کیے۔

دستخط جان اسٹوارٹ

دستخط ولیم ایڈورن

نمبر ۲۵

ترجمہ شرائط مجوزہ عہدنامہ جو ساتھ نواب آصف الدولہ کے تجویز ہوا ۱۷۸۵ء

نواب آصف الدولہ یحیی خان بہادر ہز ہز جنگ ایک فریق اور ہنوربل وارین ہیسٹنگ صاحب گورنر جنرل اور ممبران سوپریم کونسل فورٹ ولیم منجانب اور بنام انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی فریق ثانی شرائط ذیل منظور کرتے ہین۔

شرط اول

صلح کل اور دوستی مستحکم اور اتفاق کامل واسطے ہمیشہ رہنے کے مابین نواب آصف بہادر اور انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی کے قائم ہوا فریقین معاہدہ بنظر جاری رکھنے واسطے ہمیشہ کے دوستی باہمی کسی حیلہ یا کسی سبب سے رعایا اور ساکنان ملک کو مخالفت اور فساد کرنے نہ دینگے اور جس امر سے یہ امور مخالفت وغیرہ پیدا ہوتے ہین اونکو واقع ہونے نہ دینگے فریقین کے دوست اور دشمن جانبین کے متصور ہونگے اور اگر کوئی ایک کے ملک سے فراری ہوکر دوسرے کے ملک مین آئیگا وہ فوراً حوالہ کر دیا جائیگا اور اوسکو کسیطرح کی اعانت نہ ملے گی۔

شرط دوم

نواب موصوف وعدہ کرتے ہین کہ وہ ہرگز قاسم علیخان صوبہ دار سابق بنگالہ اور ہمرقتال انگریزان کو اپنے ملک مین آنے نہ دینگے اور نہ اپنے پاس رکھینگے اور اگر وہ اوسکے قابو مین آجائینگے تو بہ عایت دوستی اونکو قید کرکے سپرد کمپنی انگریزی کے کر دینگے اور وہ یہ بھی اقرار کرتے ہین کہ کسی اور قوم ولایت کو وہ اپنی ملازمی مین بغیر رضامندی کمپنی انگریزی کے نہ رکھینگے اور جو کوئی بغیر رضا کمپنی انگریزی کے اوسکے ملک مین آئیگا یا اوسمین گذر کرے گا یا رہے گا یا معلوم ہوگا کہ ملک مین ہے اوسکو وہ آنے نہ دینگے بلکہ اوسکو آنے مین مانع ہونگے اور اگر آبھی جائیگا تو اوسکو واپس بھیجدینگے تمام یورپ زا کسی قوم کے جواب نواب مذکور کے ملازم ہین اس عہد کی رو سے برخاست ہوے اور اب اور آیندہ وہ وعدہ کرتے ہین کہ اونکو ملازم نہ رکھینگے اور جو کمپنی انگریزی سے مفرور ہوکر آیا ہے یا آیندہ آئے گا بشرط گرفتار ہونے کے حوالہ کمپنی انگریزی کے کر دیا جائے گا۔

شرط سوم

اگر بادشاہ کوئی امر نسبت امورات نواب آصف الدولہ کے سرداران انگریزی کو لکھینگے وہ کارروائی حسب رضامندی وفائدہ وارادہ نواب کرینگے اور جو کچھ بادشاہ کی تحریر اور تقریر پر لحاظ نکرینگے اور بطرح اگر بادشاہ آصف الدولہ کو کوئی امر نسبت امور سرداران انگریزی کے لکھینگے تو وہ بھی حسب رضامندی وفائدہ ارادہ کمپنی کے کارروائی کریگا اور کچھ خیال تحریر وتقریر بادشاہ پر نکریگا۔

شرط چہارم

اضلاع کوڑہ والہ آباد ہمیشہ اور واسطے دوام کے قبضہ نواب آصف الدولہ مین اونہی ہیئت سے رہینگے جیسے ملک اودہ اونکے پاس ہے اور اونمین انگریز خلل اندازی نکرینگے اور نہ ایک دام یا درم اضلاع مذکور سے طلب کرینگے سرداران انگریزی وعدہ کرتے ہین کہ وہ صوبہ اودہ اور کوڑہ اور الہ آباد کی حفاظت کرینگے جب تک کہ مرضی کورٹ اوف ڈائرکٹر کی دریافت ہوگی

شرط پنجم

نواب مذکور بابت حفاظت اپنے ملک کے حسب شرائط مذکورہ بالا بیان کرتے ہین کہ اونھون نے اپنی مرضی اور خواہش سے انگریزی کمپنی کو تمام اضلاع ماتحت راجہ چیت سنگھ کے مع محصول خشکی ودریا اور حکومت اضلاع مذکور کی واسطے ہمیشہ کے دیتے ہین اور انگریزی کمپنی بعد دو مہینے کے تاریخ عہدنامہ ہذا سے حکومت اور قبضہ اضلاع ماتحت راجہ چیت سنگھ کی اپنے نوکرون کے گردانینگے تفصیل اضلاع یہ ہے۔ یعنے

سرکار بنارس

سرکار جونار

سکنیس گڑھ

اضلاع جونپور

سبجے پور بہار

ملبوس خاص

سرکار غازی پور

پرگنہ سکندرپور خرید شاہی آباد پتہ سرونج وغیرہ مثل سابق اور کسال اور کوتوالی بنارس

شرط ششم

نواب آصف الدولہ بالعوض مدد اور اعانت فوج انگریزی کے جو اوسکے ہمراہ رہے گی تاریخ عہدنامہ ہذا سے ایک برگیڈ کے خرچ کے واسطے دو لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ سکہ اودھ سونہ رائج الوقت دیا کرینگے اور اگر اس سنہ کے روپیہ کا رواج آیندہ موقوف ہوجاوے تو بٹہ یا بڑھ جو کچھ ہوگا حساب سے دیا جائیگا اور لیا جائیگا تفصیل برگیڈ کی یہ ہے دو پلٹن یا ایک رجمنٹ ولایتی ایک کمپنی توپخانہ اور چھ پلٹن سپاہیان ہندوستانی۔

نواب مذکور کو جب سے فوج انگریزی اضلاع کمپنی کی سرحد سے حسب درخواست اوسکے باہر آئیگی اور جب تک وہ واپس سرحد ملک کمپنی مین نہ جائیگی اوسوقت تک یہ روپیہ ماہواری دینا ہوگا۔

شرط ہفتم

اگر نواب مذکور کبھی درخواست مدد انگریزی کمپنی واسطے حفاظت کسی اور اپنے علاقہ کے سوای اوسکے جسکا ذکر اوپر ہوچکا ہے کریگا تو وہ حسب موقع وقت قرارداد کرلیگا۔

انگریزی کمپنی اور سرداران انگریزی وعدہ کرتے ہین کہ جو شرائط اب باہم قرار ہوئی ہین اونکی تعمیل ہوگی اور آیندہ تا حین حیات نواب آصف الدولہ وہ ہرگز اسکو تبدیل نکرینگے اور نہ اس سے انحراف کرینگے اور وہ کسی طرح پر یا کسی سبب سے کوئی مطالبہ جدید یا خلاف منشاء عہدنامہ ہذا نکرینگے۔

فریقین باہم اپنی اپنی تحریر پر قسم کرتے ہین کہ مطابق اس عہدنامہ کے کاربند ہونگے

المرقوم ۲۰ ماہ ربیع الاول ۱۲۰۹ ہجری مطابق ۱۲ ماہ مئی ۱۷۹۵ء

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جان برسٹو

رزیڈنٹ دربار نواب اودھ

مقابلہ اسکا ساتھہ ایک نقل مصدقہ اور مرسلہ برسٹو صاحب سے ہوا اور دریافت ہوا کہ ترجمہ درست اور مطابق ہے صرف نام مہدئی فہرست اضلاع مین فروگذاشت ہوا تھا وہ مین نے درج کردیا

دستخط جی ایچ ڈی اویلی
اکیٹنگ مترجم فارسی

ترجمۂ اقرارنامۂ مہری نواب آصف الدولہ

اگر کسی شخص کی برات یا تنخواہ حسب الحکم ہمارے اوپر راجہ چیت سنگھہ یا اوسکے اضلاع کے ہوئی ہے تو ایسی برات اور تنخواہ راجہ سے یا اوسکے اضلاع سے نہ ملیگی وہ مجھسے ملنی چاہیے۔

قبضہ اور حکومت واسطے ہمیشہ کے اضلاع پرگنات ماتحت راجہ کے بلا رسوم اور قرضہ اور تنخواہ وغیرہ مین بالکل بعد ڈیڑہ مہینے کے انگریزی کمپنی کو دونگا۔

المرقوم ۲۰ ماہ ربیع الاول ۱۲۰۹ ہجری مطابق ۲۱ ماہ مئی سنہ

ترجمہ صحیح ہے
دستخط جان برسٹو
رزیڈنٹ دربار نواب اودہ

مقابلہ اسکا ساتھہ ایک نقل مصدقہ اور مرسلہ برسٹو صاحب کے ہوا اور معلوم ہوا کہ ترجمہ صحیح اور درست ہے۔

دستخط جی ایچ ڈی اویلی
اکیٹنگ مترجم فارسی

ترجمۂ اقرارنامۂ مہری نواب آصف الدولہ

زر بقایاے انگریزی کمپنی بابت اضلاع کوڑہ اور الہ آباد و روہیلکھنڈ و تنخواہ فوج حسب عہدنامہ نواب شجاع الدولہ بلا عذر و تکرار بروقت وجوب ہونیکے ادا ہوگا۔

المرقوم ۲۰ ماہ ربیع الاول ۱۱۸۹ ہجری مطابق ۱۲ ماہ مئی ۱۷۷۵ عیسوی

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جان برسٹو

رزیڈنٹ دربار نواب اودہ

مقابلہ اسکا ساتھ ایک نقل مصدقہ اور مراسلہ برسٹو صاحب کے ہوا اور معلوم ہوا کہ ترجمہ صحیح اور درست ہے۔

دستخط جے ایچ ڈی اویلی

اکمپنگ مترجم فارسی

شرائط مجوزہ عہدنامہ پر جو ساتھ نواب آصف الدولہ کے ہوگا غور کی گئی

اول شرط منظور ہوئی

دوم ایضاً

سوم ایضاً

چہارم ایضاً

پنجم ایضاً

ششم ایضاً

ہفتم ایضاً

حکم ہوا کہ عہدنامہ کا مقابلہ فارسی نقل سے کیا جائے اور اگر درست ہو تو دو نقول اسکی حسب ضابطہ تحریر ہو کر واسطے مہر کمپنی اور دستخط بورڈ ہذا کے پیش ہوں اور بعد ازاں برسٹو صاحب کے پاس بھیجی جائیں کہ اسیطرح تصدیق یعنی مہر اور دستخط منجانب نواب کرا کر ایک نقل واپس کریں۔

اور دو اقرارنامجات بھی برسٹو صاحب نے نواب سے لکھائے تھے منظور ہوئے

نمبر ۲۶

نمبر ۱

نقل مسودۂ قولنامہ مہری نواب آصف الدولہ مرقومہ ۱۹ ماہ شعبان ۱۱۸۹ ہجری مطابق ۱۵ اکتوبر ۱۷۷۵ء

مین آصف الدولہ بہادر اقرار کرتا ہون اور یہ قولنامہ لکھدیتا ہون یعنی

مین نے اپنی والدہ سے تیس لاکھ روپیہ بابت قرضۂ حال اور چھبیس لاکھ روپیہ بابت قرضۂ سابق کے کچھ نقد اور کچھ اسباب اور جواہرات اور ہاتھی اور شتر وغیرہ ورثۂ پدری لیا اور اب کچھ دعوی میرا اوسپر باقی نہین رہا یہ سب مین نے بوساطت افسران انگریزی کے لیا اور اب مطالبہ زیادہ اس سے ترک کیا اور یہ بھی مین وعدہ کرتا ہون کہ مین مراحمت اپنی والدہ سے بہ نسبت جاگیر اور گنجایت و بارہ دری و باغات وغیرہ و تمسال اودہ و فیض آباد کے جو اوسکو نواب متبرک نے دیا ہے نکرونگا اور اوسکے حین حیات اوسکو قابض ان سب پر رہنے دونگا اور جب تک میری والدہ زندہ رہے گی اوسوقت تک مین اوسکو ان سب کی نسبت دق نکرونگا وہ اپنی جاگیر مین اپنے ملازمین کی معرفت تحصیل زر کرین مین اونکو نہ روکونگا اگر میری والدہ حج کرنے جائین تو اونکو اختیار ہے جسے چاہین اپنی جاگیر وغیرہ مین بطور مہتمم چھوڑ جائین یہ کلیتہً اونکے اختیار مین ہے مین اسمین مزاحم نہونگا خواہ وہ یہان رہین یا حج کو جائین یہ سب جاگیر وغیرہ اونکے قبضے مین متصور ہون گی اور کوئی شخص اونسے مزاحم نہوگا جس کسیکو میری والدہ مہتمم جاگیر وغیرہ قرار دینگی اوسکی مین مدد اور حفاظت کرونگا اور جب وہ حج کو جائین تو اونکو اختیار ہے جس ملازم دکور و اناث کو چاہین اور جو اسباب چاہین اپنے ہمراہ لیجائین مین مزاحم اوسکا نہونگا اور مین کچھ دقت کسی قسم کا مطالبہ کرکے جواہر علیخان اور بہادر علیخان اور نشاط علیخان اور شکوہ علیخان اور تحویلدارنیون کو نہ دونگا میری والدہ کو اختیار ہے اپنی جاگیر وغیرہ مین جو چاہین کرین وہ مالک ہین درباب لحاظ رکھنے ان سب شرائط کے خدا اور اوسکے رسول اور دوازدہ امام اور چہاردہ معصوم اور سرداران انگریزی کو گواہ دیتا ہون سرداران انگریزی اس قولنامہ مین شریک میرے ہین

دیگر یہ کہ مین زر قرضہ اپنی والدہ سے طلب نکرونگا میرا کچھ دعوی اب اوسپر نہین ہے اور مین ہرگز اس عہدنامہ سے انحراف نکرونگا اگر مین احیاناً خلاف وزری اس عہدنامہ کی کرون

تو یہ تصور کرنا چاہیے کہ مین سرداران انگریزی کمپنی سے منحرف ہوگیا لہذا یہ قولنامہ مین نے لکھدیا کہ سند ہو۔

فہرست جاگیرات وغیرہ

سلون	محال سالم
دوا	ایضاً
پرسدیپور	ایضاً
رتناہ	ایضاً
سمروتہ	ایضاً
تلوئی	ایضاً

جائس مع عدالت وسائر محال سالم

کوڑہ	ایضاً
ٹانڈا	ایضاً

ایک مکان گورکھپور مین

نواب گنج مع دیہات دوسری جانب گھاگھرا کی محال سالم

اسمعیل گنج مع دیہات سہ کروہی لکھنؤ

اسمعیل گنج واقع لکھنؤ

بارہ دری صوبہ داران

ٹکسال اودہ وفیض آباد

بیگم گنج وگولہ گھاٹ

وزیر گنج

باغ ہری سنگھ واقع اودہ مع زمین تین باغونکے

عیش باغ واقع لکھنؤ

روضہ گھاٹ واقع لکھنؤ

بیگم باڑی مع بازار
باغ پہاڑامل

نمبر ۲

سنہ ۱۱۸۹ھ

نقل مسودہ قولنامہ مہری جان برستو صاحب منجانب کمپنی وسرداران انگریزی مرقومہ ۹ شعبان مطابق ۱۵ اکتوبر سنہ ۱۷۷۵ء

مین یہ شرط بطور قولنامہ دیتا ہون اور اسپر مینے اپنی مہر منجانب کمپنی وسرداران انگریزی کی ہے
نواب آصف الدولہ یحیی خان بہادر ہزبرجنگ نے اپنی والدہ سے اپنا ورثہ پدری کا مبلغ
بیس لاکھ روپیہ بابت قرضہ حال اور چھبیس لاکھ روپیہ بابت قرضہ سابق کچہ نقد اور باقی کا اسباب
اور جواہرات اور ہاتھی اور شتر وغیرہ لیکر بتصرف مین لائے اور فارغخطی جو نواب آصف الدولہ نے
اپنی والدہ کو دی وہ سند ہمکی میری مہر بھی اوسپر لگی ہے تاکہ معلوم ہو کہ یہ امر کمپنی اور سرداران
انگریزی کے علم مین ہوا درباب جاگیرات وگنجیات وبارہ دری وباغات ونکسال اودہ وفیض آباد
جو نواب مرحوم نے بیگم کو دیے تھے اونکے قبضے مین نواب آصف الدولہ مزاحم اوس سے نہونگے
مگر تاحین حیات اوسکا قبضہ اور دخل بحال رکھینگے اور بیگم اپنے ملازمین سے روپیہ جاگیر وغیرہ کا
تحصیل کرے سرداران انگریزی ضامن بتعمیل شرائط ہذا کے ہین کوئی مزاحم بیگم سے نہوگا
جب بیگم حج کو جائیگی کوئی سر راہ اوسکا نہوگا بیگم کل مالک اپنے لوگون کی ہے کوئی شخص
کسیطرحکا مطالبہ اوسکے خواجہ سرا یونسے یا خدمہ سے نکرے گا اوسکو اختیار رہے اونکی
نسبت جو چاہے کرے۔

جب بیگم حج کو جائے تو وہ جسکو چاہے مہتمم اپنی جاگیرات وغیرہ کا چھوڑ جائے سرداران
انگریزی اسکے شاہد ہین۔

تفصیل جاگیرات وگنجیات وغیرہ وہی یہان بھی درج ہے جو نمبر اول کے آخر مین
درج ہے۔

نمبر ۲۷

نقل عہدنامہ گورنر جنرل جو ساتھہ وزیر کے ہوا بتاریخ ۱۹ ستمبر ۱۷۸۱ء

نواب وزیر الممالک آصف الدولہ آصف جاہ خان بہادر نے مکرر اور عین خواہش سے ظاہر کیا ہے کہ وہ خرچ بریگیڈ و سواران و افسران انگریزی مع اونکے ٹپالن اور دیگر صاحبان بنام نہاد سہ بندی وغیرہ کا جنکی تنخواہ وہ دیتا ہے اوس سے نہین دیا جاتا اور اکثر درخواست اس بارہ مین اور دیگر امور مین کی اور چونکہ دوستی اوسکی دوامی اور مستحکم نسبت کمپنی کے ہے تو وہ مستحق ہر قسم کی اعانت اور سبکدوشی کا ہمسے ہوسکتا ہے لہذا مین وارن ہیسٹنگ گورنر جنرل عماد الدولہ جلادت جنگ بہادر منجانب گورنر جنرل اور کونسل شرائط ذیل منظور کرتا ہون — ۱۹ ماہ ستمبر ۱۷۸۱ء مطابق آخر رمضان ۱۱۹۵ھ

شرط اول

جو بریگیڈ مستعار اور تین رجمنٹ سواران نواب کے فوج مین تھے وہ اب ۱۱۹۶ فصلی سے اونکے خرچ مین نہ پڑین صرف میعاد ڈھائی مہینے کی دیجاے جس عرصے مین وہ نواب کی حدود سے پار ہو سکتے ہین اس عرصے کی تنخواہ اور بقایا وغیرہ جو کچھہ ہوگا سب دیا جائیگا اور نیز دیگر صاحان مع ٹپالن بندی باستثنا رذفقہ صاحب رزیڈنٹ جنکا خرچ بھی نواب دیتا ہے اب ۱۱۹۶ فصلی سے اوسکے ذمہ نرہین بقایا تنخواہ وغیرہ اوسکا دیا جاے اور دو مہینے کی تنخواہ پیشگی دیجائیگی معنی اس شرط کے یہ ہین کہ سوائے اوسقدر سپاہ کے جنکا وعدہ بنام نہاد بریگیڈ کے نواب شجاع الدولہ مرحوم نے کیا ہے اور جنکی تنخواہ دو لاکھہ ساٹھہ ہزار روپیہ ہے اور سپاہ کی تنخواہ نواب ندے اہمین ایزادی ایک رجمنٹ سپاہ کی ہوگی جسکی ضرورت واسطے حفاظت دفتر اور خزانہ اور حشم صاحب رزیڈنٹ مقیم لکھنو کی ہے اور جسکی تنخواہ پچیس ہزار ماہواری قرار پایا ہے یہ رجمنٹ تین مہینے بعد تبدیل ہوا کرے اور یہ بریگیڈ حسب مرضی نواب کوچ مقام کیا کرے گی جیسا عہدنامہ قرار دادہ نواب وزیر مرحوم مین درج ہے اور آخری شرط یہ ہے کہ اگر نواب کو ضرورت مدد نیارہ فوج کمپنی کی ہوگی تو اونکی تنخواہ وغیرہ اوس تاریخ سے شروع ہوگی جس تاریخ وہ عبور دریاے کرمناسا کرینگے اور اگر کمپنی کو ضرورت نواب کی فوج کی ہوگی تو جسقدر مقرر ہو جاے گا اوس قدر ماہواری

اوسکو دیا جائیگا جب تک وہ خدمتگزاری مین حاضر رہینگے۔

شرط دوم

چونکہ انتظام ملک مین نواب کو نہایت دقت بواسطہ طاقت فوجی وحکومت جاگیرداران ہوئی ہے لہذا اوسکو اختیار دیا جاے کہ جسکو وہ مناسب تصور کرے اوسکی جاگیر ضبط کرے صرف یہ خیال رہے کہ جنکی جاگیرات کی بابت کمپنی ضامن ہے اگر اونکی جاگیرات ضبط کرے تو جسقدر آمدنی اوسکی جاگیر کی ہوگی اوسقدر نقد اوسکو معرفت صاحب رزیڈنٹ کے دینا ہوگا۔

شرط سوم

چونکہ فیض اللہ خان نے بسبب شکست کرنے عہد کے حقوق حفاظت وحمایت گورنمنٹ انگریزی ضبط کرا دیے اور اپنی خودسری سے بہت دقت اور تکلیف نواب کو دیتا ہے لہذا نواب کو اجازت ہے کہ جب موقع دقت ہو اوسکی جاگیر ضبط کرکے اوسکو نقد روپیہ مشروطہ عہدنامہ معرفت صاحب رزیڈنٹ بہادر کے دیا کرے مگر جسقدر روپیہ اوس فوج کا ہوگا جو اوسنے ازروے عہدنامہ شرط سر انجام کرنے کا کیا تھا وہ روپیہ اوسکی نقدی مین سے منہا ہوکر حساب کمپنی مین تا قائم رہنے جنگ حال کے محسوب ہوگا۔

شرط چہارم

کوئی صاحب رزیڈنٹ فوج آباد مین مقرر نہوا اور صاحب رزیڈنٹ حال طلب کرلیا جاے۔

شرط پنجم

جو عہدنامجات فیما بین انگریزان اور نواب شجاع الدولہ کے ہوے ہین وہ فیما بین قریقین معاہدہ حال تصدیق کیے جائین وہان تک کہ جہان تک موافق شرائط مذکورہ بالا کے ہون اور کوئی افسر یا فوج یا دیگر اشخاص نواب کے دفتر مین سے تنخواہ پائین صرف وہ جنکی نسبت اسمین شرط ہوئی ہے۔

دستخط دارین ہسٹینگ [مہر]

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط آئی ہے سب سکرٹری بورڈ

نقل قولنامہ جو وزیر نے گورنر جنرل بہادر سے کیا

چونکہ درخواست نواب وزیر کی بلاکمی وتامل منظور ہوئین مین اب مکرر وہ درخواست گزارش کرتا ہون کہ مین نے زبانی عرض کی تھی اور امید ہے کہ آپ میری تمام معروضات پر لحاظ فرمائینگے اور یقین ہے کہ انکی منظوری بلاتامل فرمائی جائیگی کیونکہ اونہین صرف آپکی مہربانی درکار ہے اور کمپنی کو کچھ تعلق اونسے نہین ہے صرف اس قدر کہ جو روپیہ نواب سے یعنی مجھسے لینا ہے وہ کمپنی کو دیا جائے۔

مین اسواسطے عرض کرتا ہون کہ جو تعداد نفری سرحدی وغیرہ فوج کمپنی سے بڑھائی گئی وہ کم کیجائے اور ایک حصہ مرخص ہوجائے اور انکی تنخواہ آئندہ نہ دلائی جائے بلکہ خزانہ سے نقد ادا کرے اور اوسکی تعداد نفری اوسقدر ہو جسقدر روپیہ خزانہ سے مل سکتا ہو مگر چونکہ اس صورت مشکل ہوگا جب تک کہ میرے خانگی اور علاقے کے اخراجات جو اوسکے دین مین یہ بھی مقرر کرتا ہون کہ محکمہ کچھ روپیہ مقرر ہوکر اخراجات خانگی کے واسطے ملا کرے اور باقی آمدنی علاقہ خزانہ عامرہ مین اوسکے اہلکار ان کی معرفت رکھا جایا کرے اور صاحب رزیڈنٹ بہادر اوسکا ملاحظہ کرلیا کرین اور اوسمین سے اخراجات سپاہ ودفاتر ہوا کرین

اس صلاح سے مراد یہ نہین ہے کہ سالانہ ادائی سرکار مین تخلل واقع ہو بلکہ وہ یعنی ادائی قرضہ سابق ومطالبہ حال کمپنی ہر سال بتعداد مختلف دیا جائیگا۔۔۔۔

دستخط اور مہر نواب کے ہوئے اور تحریر موافق مضمون مطابق صلاح بالا ہوئی

نقل مطابق جمع ہے

دستخط ای ہے

سب سکرٹری ہنوربل بورڈ

نمبر ۲۸

تحریر جو آصف الدولہ نواب اودہ کی ساتھ ۱۷۸۷ء مین ہوئی

منجانب ارل کورنوالس بنام وزیر مرقومہ ۱۵ اپریل ۱۷۸۷ عیسوی

جو عہدنامہ فیمابین انگریزی کمپنی اور نواب شجاع الدولہ کے ہوا تھا اوسمین نفع طرفین ملحوظ رکھا گیا ہے اور وہی مطلب انکی اور کمپنی کی دوستی اور اتفاق مین ملحوظ رہا ہے پس جو اتفاق واسطے رفاہ اور بہبودی طرفین کی ہوا اوسکو دوامی اور مستدامی ہونا چاہیے اس سبب سے جیسے کہ میری تقرری واسطے انتظام امورات یہانکے ہوئی ہے میری نیت ہمیشہ متوجہ اسکی رہی ہے یہ اتفاق دوستانہ مضبوط اور مستحکم ہو۔

چونکہ مین ملک کمپنی اور اپنے ملک کو یکسان تصور کرتا ہون تو حفاظت انکے ملک کی ضروری ہوئی اس سبب سے کہ وہ سرحدی ملک ہے اور اوسمین حملہ غیر ممکن ہے اور یہ حفاظت بخوبی بغیر مدد فوج کمپنی کے نہین ہوسکتی اسواسطے مین آپ کے روبرو ظاہر کرتا ہون وہ امور جو بعد غور و تامل بسیار میرے نزدیک مناسب ہین۔

درباب فوج مقیم فتح گڑھ کے جسکی برخاستگی ازروے عہدنامہ مقام جوار ۱۸۰۵ء کی ہوئی ہے مین صلاح دیتا ہون کہ وہ برخاست نکی جائے بلکہ وہان مقیم رہے مین یہ صلاح اسوجہ سے دیتا ہون کہ انکا ملک وسیع ہے اور جو فوج وہان مقیم ہوگی وہ انکے ملک کی حفاظت کے واسطے ضرور کارآمد ہوگی اگرچہ بالفعل کوئی فوج کسی کے ملک پر خیال مین نہین ہے مگر آخر کار حفاظت انکے ملک کی منحصر اوپر فوج موجودہ ملک کے ہوگی اور جبتک فوج انکی ملک مین رہے گی اوسوقت تک کوئی خیال فوجکشی بھی اونکے اوپر نکرے گا اور یہ امر ظاہر ہے کہ دلاوری اور قوت فوج کمپنی کی اکثر جنگ گاہون مین آزمائی گئی ہے حتی کہ جب اونکے دشمن کی فوج اونسے بیس مرتبہ زیادہ بھی تھی تاہم اونکی قوت اور طاقت ظاہر ہوئی ہے اور برکت خدا سے وہ ہمیشہ اپنے دشمن پر ظفر رہینگے اور فتحیاب ہونگے مگر چونکہ ہمیشہ واقعات جنگ مین شبہہ رہا کرتا ہے تو حزم اور عقل مقتضی اسکی ہے کہ ہر ایک تدابیر ممکن الوقوع عمل مین آئے تاکہ یقین فتح ہماری طرف عائد ہو آپ کو بھی معلوم ہوگا کہ کچھ نسبت کمپنی کی فوج مین اور آپکی فوج مین نہین ہے اور یہ کہ بغیر مدد فوج کمپنی کے آپ کی حکومت اور آپکا ملک محفوظ نہین رہ سکتا مجھے یقین ہے کہ اگر آپ میری راے پر غور کرینگے تو آپ کو راستی میرے بیان کی معلوم ہوگی اور آپ قیام فوج کو منظور کرینگے جسکی دلاوری اور قواعد پر اعتبار کلی ہے بمقابلہ اونکے جو کچھ قواعد جنگ نہین جانتے اور مجھے شک نہین کہ آپ خرچ زائد اس فوج کارآمد کا

منظور کرینگے کیونکہ غرض اونسے حفاظت ملک ہے اسواسطے مین بلاتامل صلاح دیتا ہون کہ آپ اوسقدر اپنی فوج کو برخاست کرینگے جسقدر مکتفی واسطے خرچ قیام اس زائد فوج کا رآمد کے ہوگا اور یہ بھی آپ کو معلوم ہو کہ جسقدر روپیہ واسطے خرچ اس فوج کے ضروری ہے وہ آپکے ملک مین صرف ہوتا ہے —

اصل مطلب اس صلاح کا یہ ہے کہ آپکے ملک کی حفاظت کی تدبیر کامل ہو اور آپ کو یقین اس امر کا ہو گا کہ ہماری حمایت کا فائدہ کیا ہے کیونکہ تمام ملک ہندوستان مین بکھیو فساد ہورہا ہے اور خرابی ہورہی ہے مگر آپکے ملک مین امن وامان جاری ہے میری اس صلاح کی تائید مین اور بہت سے دلائل قوی تربیان ہوسکتے ہین مگر میری راے مین جسقدر مین نے بیان کیا ہے اوسکا نتیجہ بھی کم نہین اور اوس سے آپ کی راہی مین بھی میری صلاح قرین مصلحت ہوگی اسواسطے زیادہ طول دینا ضرورت نہین رکھتا —

میرا ارادہ مصمم ہے کہ آپ کو تکلیف خرچ زائد اوس سے جو کمپنی کا باعث آپ کی دوستی اور حفاظت آپکے ملک کی ہوتا ہے ندی جاے اور جو حساب میرے پاس ہے اوس سے واضح ہے کہ پچاس لاکھ فیض آبادی سکہ سولہ سنہ کا سالانہ خرچ ہوتا ہے اسی روپیہ مین وثیقہ نواب سعادت علیخان اور تنخواہ روہیلہ اور اخراجات رزیڈنسی منجانب گورنمنٹ ہذا کے شامل ہین القصہ میری تجویز اور نیت یہ ہے کہ تاریخ منظوری عہدنامہ ہذا آپ سے زیادہ اوس پچاس لاکھ سے نلیا جاے اور کسیطرح کا مطالبہ نہو —

اگر آپ بعد ازین زیادہ فوج کمپنی سے طلب کرینگے تو اوسکا خرچہ واجبی سوای اسکے آپ کو دینا ہوگا اور اگر کوئی ہر دو بریگیڈ یا رسالۂ سواران مین سے واپس طلب کی جائیگی یا زیادہ کمی فوج مین ہوگی مین اوسیقدر حساب واجبی کرکے کمی آپ کو دلاؤنگا بنظر اسکے کہ کوئی وجہ اختلاف راے درباب مطالب اس عہدنامہ کے باقی نرہے مین آپ کو اطلاع دینی ضروری تصور کرتا ہون کہ اگر کسی ضرورت پر کچھ تبدیلی اس فوج مین واقع ہو خواہ بازیادی یا کمی رسالہ و پیادگان کے تو یہ شرط مانع اوسکی نہوگی اگر کل فوج مین زیادہ کمی واقع نہو اور یہ بھی واضح ہو کہ اس تبدیلی کی عوض کچھ زیادہ آپ سے مطالبہ نہوگا —

ایک صاحب رزیڈنٹ جیسا اب ہے آپ کے دربار مین رہیگا مگر چونکہ یہ رائے کمپنی کی اور میرا ارادہ ہے کہ آپ کی حکومت مین کسیطرح کی مداخلت نہ کیجاے لہذا احکام تاکیدی اوسکے نام جاری ہونگے کہ وہ مداخلت خود نکریگا اور نہ کسی رعایا می انگریزی کی طرف سے دعوی معافی محصول وغیرہ کا یا کسی اور طرح کا بذریعہ حکم گورنمنٹ بذا پیش کرائینگے حاصل کلام یہ کہ تمام انتظام آپ کے ملک کا آپ کے اور آپکے اہلکاران کے سپرد رکھکر مین انسداد مداخلت غیر کرونگا اور تاکہ یہ امر بلاحجت وتعرض مین آئے مین صلاح دیتا ہون کہ آپ کسی یورپ زا کو اپنے ملک مین بغیر میرے حکم تحریری کے رہنے نہ دین اور اگر مین کسیکو ایسی اجازت یا حکم دونگا تو اوسکی نقل آپ کے پاس بھیجی جائیگی۔

اگر کوئی یورپ زا بغیر میری اجازت تحریری کے آپ کے ملک مین جا کر رہے تو آپ اوسکو زبردستی نکالدین اور اگر طلبی اوسکی ہو تو آپ صاحب رزیڈنٹ کے پاس جو منجانب کمپنی رہے گا اوسکو بھیجدین۔

مین نے جو حالات گذشتہ ملاحظہ کیے اور آپ کی دوستی کا حال جو فیما بین آپکے اور کمپنی کے ہے مشہور عوام ہے دیکھا تو مجھے حال ذیل لکھنا مناسب معلوم ہوا کہ چند سال گذشتہ مین آپ کے ملک کے لوگون نے خود غرضی سے اکثر استغاثہ گورنمنٹ ہذا کو کیے ہین جسکی سبب بدنامی آپ کے انتظام کی ہوئی ہے میرا ارادہ یہ ہے کہ اسکا انسداد ہو اور مین نے کچھ توجہ اوسکے استغاثہ پر نہین کی ہے مگر چونکہ دوستی باہم مشہور ہے لہذا آپ اگر انصاف کو کام فرمائین تو موجب نیکنامی اور شہرت طرفین کا ہے۔

درباب فرخ آباد کے شرط چہارم عہدنامہ جونار گڑھ کا لحاظ رہیگا اور انگریزی رزیڈنٹ وہان سے اب خواہ بعد اختتام ۱۲۰۴ فصلی طلب کرلیا جائیگا اور بعد اوس سنہ کے وہ وہان نہ رہیگا اور نہ دوسرا مامور ہوگا اس بارہ مین بسبب اسکے کہ اب تک مداخلت اس گورنمنٹ کی اس ضلع کے بندوبست مین تھی لہذا مین آپ کو اطلاع چند امور کی دینی مناسب اور ضروری تصور کرتا ہون اول یہ کہ آپ لحاظ حقوق نواب مظفر خنگ کا رکھینگے اور اگر کسی وجہ سے انتظام امور فرخ آباد آپ کو کرنا پڑے تو آپ وعدہ کرین کہ آپ آمدنی علاقہ مذکور سے روپیہ کافی واسطے گذر لائقہ نواب مظفر خنگ کے

علیحدہ کردینگے اور چونکہ مادر برادر مظفر جنگ اور دل دلیر خان اور دیپ چند دیوان سابق نے
وجوہ دوستی گورنمنٹ ہذا ظاہر کین ہین لہذا یہ امر ضروری ہے کہ کچہ گذارہ بلاواسطہ مظفر جنگ
اوسکے واسطے تجویز ہو۔

یہ مشہور ہے کہ مظفر جنگ اوسکو اپنا بہتمن تصور کرتا ہی اور جو اعتبار کہ دل دلیر خان پر اس
گورنمنٹ کا ہے اسلیے اندیشہ ہے کہ اگر اوسکی حفاظت قرار واقعی نہوگی تو وہ مظفر جنگ کی
خفگی سے نقصان اوٹھائے گا لہذا مجھے امید ہے کہ آپ وعدہ کرین کہ پنشن خاص اون
لوگون کی مظفر جنگ کے خرچ مین سے اونکو علیحدہ معرفت صاحب رزیڈنٹ گورنمنٹ ہذا کے
دلوادیا کرین۔

ازروے حساب کے جو فیابین انکے اور کمپنی کے ہے واضح ہوتا ہے کہ انکے
ذمہ بہت باقی ہے مگر حسب نیت مذکورہ بالا مین نہین چاہتا کہ آپ کو تکلیف زیادہ دینے کی
ہو مگر جو ضروری اخراجات ہون اونکا ادا کرنا ضروری ہے مین اسواسطے صلاح دیتا ہون کہ اب
جس تاریخ سے یہ عہدنامہ قرار پائیگا اوس تاریخ کو تمام بقایاے تنخواہ فوج جو انکے ملک مین موجود ہے
اور خرچ رزیڈنسی اور نواب سعادت علیخان اور سرداران روہیلکا اور نیز زر بقایاے دستر اندرسین
ادا کردین اور باقی جو کچہ رہے گا وہ کواغذ حساب سے حک ہوگا اور بطور قرضہ گورنمنٹ ہذا
ذمہ آپ کے لکھوز کیا جائیگا۔

جو مطالب کہ اسمین لکھے گئے ہین اونکے بارہ مین اکثر گفتگو حیدر بیگ خان سے بمیان
آئی وہ آپ کا بڑا خیر خواہ ہے اور دوست سرکارین کا ہے اور چونکہ وہ آپ کے کل امور سے
بخوبی واقف ہے اور آپ کا معتبر ملازم اور وزیر اعظم ہے لہذا مین نے اوسکو مجاز قرار دینے
امور فوائد باہمی کا تصور کرکے بلاتامل اوس سے سب حال کہا ہے جو میری راے مین مناسب و مفید
واسطے ترقی فوائد طرفین کے متصور ہوے اور اوس سے کہنا ہماری راے مین بمنزلہ آپ کے ساتھ
کہنے کے ہے مگر تاہم چونکہ آپ کی منظوری بھی شرائط مقبولہ حیدر بیگ خان کی ضرور ہے
لہذا مین نے مناسب تصور کیا کہ علت غائی اوسکی اس تحریر مین درج کرکے باقی حال مفصل
حیدر بیگ خان آپ سے بیان کرینگے۔

اور آپ اطمینان رکھین کہ نہایت ایمانداری سے جمیع شرائط کی تعمیل منجانب ہنوز بل پسینی کرونگا۔

جواب نواب وزیر بنام ارل کورنوالس

موصولہ ۱۲ ماہ جولائی ۱۷۸۷ عیسوی

آپ کی دوستانہ تحریر کہ ہر حرف اوسکا قوت جان دوستی اور ہر لفظ اوسکا لوازمہ یکجہتی اور اتفاق صمیمی سے بھرا ہوا تھا ہنگام خوش مین پہونچکر باعث خوشی بے اندازہ کی ہوئی مضمون اوسکا یہ ہے کہ کمپنی کا ارادہ ہے اور آپ کا بھی یہ ارادہ مصمم ہے کہ میری حکومت اور انتظام مین مداخلت نہوگی اور رزیڈنٹ لکھنؤ کو حکم تاکیدی ہوگا کہ وہ نہ آپ مداخلت کرینگے اور نہ اور صاحب یا اور شخص زیر حکومت آپ کے کسیطرح کا مداخلت کرنے پائیگا اور حکومت میرے ملک کی تعلق میرے اور میرے اہلکارون کے رہے گی اور مداخلت غیر بالکل مسدود ہوگی اور جو مکنون خاطر تھا وہ سب بیان کیا گیا تھا۔

نواب حیدر بیگ خان نے مفصل اون سب امور کا بیان کیا جو آپ کی مہربانی اور الطاف کے سبب باعث انکے بندوبست کرنے میرے امور کا ہوا مجھے نہایت خوشی اور خرسندی حاصل ہوئی ہین کہ ہمیشہ اونکی نیک نیتی کے تصور مین خوش تھا اب اوسکے نتیجے دیکھکر خوش ہوتا ہون اور اسقدر شکر گزار ہون کہ اوسکی ایک شمہ بیان کرنے کے واسطے دفتر چاہیے یہ مشہور ہے کہ حین حیات نواب مرحوم مین اور اونکے انتقال کے وقت اور میری جانشینی اور حکومت کے ہنگام مین دوستی انگریزان کامل اور مستحکم اور بیریا رہی ہے اور بعنایت ایزدی آیندہ یوماً فیوماً ترقی پر ہوگی۔

اسوقت مین ایسا رئیس کلان باعلم و باخبر باختیارات کل و حکومت کامل میرے ملک کے انتظام کے واسطے آیا یہ مفہوم ہوسکتا ہے کہ ایسے رئیس کا ورود صرف میری خوشی نصیبی سے ہوا اور مجھے امید قوی اور اطمینان کامل ہے تمام امور میرے موافق میری مرضی کے سرانجام پائینگے و رباب حاری اور قائم رہنے فوج مقیم فتح گڑھ کے جو آپ نے بعظمت اور بزرگی تحریر فرمایا ہے کہ وہ مثل سابق قائم رہین مین نے بخوبی غور کیا اور سمجھا باوجودیکہ میرے ملک کا

بڑا صرف اس فوج کے سبب سال بسال ہوتا ہے اور عہدہ جو سابق سرداران کے ساتھ
اس بارہ مین خاص کر ہوے ہین اور جس طریق پر یہ معاملہ بعد گفتگوے بسیار طی ہوا ہے
اوس سب سے آپ بخوبی واقف ہین مجھے امید بہتری اور بہبودی بہرحال آپکی توجہ سے
ہے اور مجھے لازم آیا کہ اوسکا اصل اور مفصل بیان کرون مگر مین نے سنا ہے کہ آپ
اسطرف تشریف لاتے ہین یہ میری عین خوشی قلبی ہے اور آپکی ملاقات سے مجھے نہایت
خوشی حاصل ہوگی اسواسطے اس مطلب کو اوس وقت خوش پر منحصر رکھا اور یہ ضروری تصور کیا
کہ اول انکی مہربانی حاصل کرون بعد ازان آپ ازراہ مہربانی و الطاف کے جو مشہور عام ہے
اور باعث خوشی و آرام دل وہ تحریر فرمائین جو باعث میری بہبودی اور خوشی کا ہو اور آپکو
بھی منظور ہو لہذا بنظر قائم رکھنے آپ کی خوشی اور رضامندی کے مین منظور کرتا ہون کہ جو فوج
اب فتح گڑھ اور کانپور مین ہے وہ بدستور قائم رہے اور تنخواہ اپنے بھائی سعادت علیخان کی
اور سرداران روہیلہ کی اور اخراجات رزیڈنسی لکھنؤ اور دیگر صاحبان اور صاحب رزیڈنٹ ہمراہ
مہاراجہ سیندہیا اور خرچ ڈاک وغیرہ بھی جو آپنے پچاس لاکھ روپیہ مقرر کردیا ہے کہ مین دونگا یہ
یہ بھی مجھے منظور ہے اور آپ نے یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ میرا خرچ اس پچاس لاکھ سے
زیادہ نہوگا اور کسیطرح کا مطالبہ سوا اوسکے نہوگا اور یہ بھی درج فرمایا ہے کہ جب کبھی کوئی ان دو
برگیڈ مین سے یا رسالہ سواران واپس طلب کیے جائینگے یا کمی زیادہ اس فوج مین ہوگی تو جسب خرچ
کمی روپیہ کمی کا اس پچاس لاکھ روپیہ مین سے مجرا ہوگا مین یہ بھی منظور کرکے فرد قسط بندی ارسال
کرتا ہون اور مجھے یقین ہے کہ آپ ہمیشہ مہربان اور عنایت فرما میرے حال پر رہین گے
جسمین میری بہبودی اور آسایش کا باعث ہوگا۔

آپ کی تحریر مہربانی کے ہر امر کا جواب مین نے نہین دیا ہے اسوجہ سے کہ مین نے
سنا ہے کہ آپ ضرور اس نواح مین تشریف لائینگے پس بروقت ملاقات ہر امر مین گفتگو دوستانہ
کیجاے گی اب یہ خیال کرکے کہ آپ کے حکم کی تعمیل اور آپ کی رضاجوئی اہم مراتب دوستی
تصور کرکے مین نے منظوری اپنی تحریر کی۔

"جواب فرخ آباد کے آپ تحریر فرماتے ہین کہ وہ مثل سابق ماتحت میرے رہے گا اور

صاحب رزیڈنٹ جو وہان ہے وہ خواہ اوسوقت خواہ بعد اختتام ۱۱۹۴ فصلی کے برخاست ہوگا اور بعد سنہ مذکورہ کے وہ وہان نرہے گا اور نہ کوئی اور بجاے اوسکے مامور ہوگا اور آپ حکم دیتے ہین کہ مین مظفر جنگ سے مہربانی سے پیش آؤن اور اونکی حقوق کا لحاظ رکھون اور جس طرح انتظام امور متعلق مذکور مناسب تصور ہو مین نشین لائقہ واسطے نواب مظفر جنگ کے مقرر کرون اور رباب والدہ اور برادر نواب مسمی دل دلیر خان اور رائے دیپ چند دیوان سابق کے جنہون نے خواہش کی نسبت گورنمنٹ اور کمپنی کے ظاہر کی ہے یہ ضرور ہے کہ کچھ گذارہ اوسکا بلا واسطہ نواب مظفر جنگ کے مقرر ہوا اور چونکہ دشمنی نواب کی نسبت اونکے ظاہر ہے اور بباعث اعتبار گورنمنٹ جو اوپر دل دلیر خان کے ہے یہ اندیشہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر اوسکی حفاظت نہوگی تو نسبت دشمنی کی مظفر خان سے اوسے تکلیف ہوگی مین اونکے واسطے کچھ گذارہ مظفر جنگ کے رزنیشن مین سے مقرر کرکے معرفت صاحب رزیڈنٹ لکھنؤ کے اوسکو دلایا کرون ان سب امور مین بتعمیل آپ کے حکم کی کرونگا اور والدہ اور برادر دل دلیر خان اور رای دیپ چند کو معرفت صاحب رزیڈنٹ کے گذارہ دلوایا کرونگا اور اونکی حفاظت مین رہونگا امید کہ تا دست داد ملاقات کی تحریرات دوستانہ سے مغرز اور مسرور ہوتا رہون۔

مافوفہ

فرد قسط بندی روپیہ کمپنی بابت اخراجات فوج مقیم کانپور و فتح گڈھ و لکھنؤ اور تنخواہ نواب سعادت علیخان و اخراجات صاحب رزیڈنٹ و دیگر صاحبان مقیم لکھنؤ خرچ ڈاک اور صاحبان ہراہی مہاراجہ تیندھیا وقطہ ماہ مارچ ۱۷۸۸ء لغایۃ ماہ فروری ۱۷۸۹ء بمہر وزیر۔

بماہ مارچ ۱۷۸۸ء	۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ صد ۔۔۔ لکھ ۔۔۔
بماہ اپریل	۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ صد ۔۔۔ لکھ ۔۔۔
بماہ مئی	۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ صد ۔۔۔ لکھ ۔۔۔
بماہ جون	۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ صد ۔۔۔ لکھ ۔۔۔
بماہ جولائی	۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ صد ۔۔۔ لکھ ۔۔۔

ماہ اگست — نقد — ۰ ۰ ۰

فوج کو چاہیے بھیجتا ہون اور دو ہنڈوی بابت روپیہ جو شاہزادہ کو چاہیے اور بابت تنخواہ نواب صاحب تعلیمان لغایت ماہ فروری ۱۸۰۸ء یہ سب ملاحظہ حضور مین گذرینگی۔

چونکہ مجھے سفر مین بہت عرصہ ہوگیا، انتظامی اکثر طریق کارروائی مین واقع ہوئی ہے اور توقف اور تساہل بھی بیچ ادائے زر سرکار کے ہوگیا اور اب کہ مین یہان آگیا ہون اور وقت تردد فصل وغیرہ کا ہے مین سرکار کے کام مین مصروف ہون اور بعون ایزدی اور عنایات حضور ہر ایک امر کا انتظام ہوجاے گا اور جو زر یافتنی کرنیل باربر صاحب اور دیگر صاحبان کا ہے وہ حسبقدر بعد تحقیقات لغایت آخر ماہ فروری ۱۸۰۸ء ہوگا ہنگام وجوب تک ادا ہوجائیگا۔

روپیہ قسط بندی بابت اخراجات فوج وغیرہ لغایت ماہ مارچ ۱۸۰۸ء لغایت ماہ جون ۱۸۰۸ء خزانہ سرکاری مین داخل ہوگیا اور آیندہ بعنایت ایزدی ماہ بماہ حسب قسط بندی ادا ہوتا رہے گا امید کہ تحریرات عالی سے سرافراز ہوتا رہون گا۔

ملفوفہ

ہنڈوی لکھی ہوئی کشمیری مل اور بچھراج کی نام شیوپرشاد و بشیشر داس بابت بقایاے تنخواہ فوج مقیم کانپور و فتح گڈھ و پٹالن لکھنؤ لغایت ماہ فروری ۱۸۰۸ء اسمین ۲۳ و ۲۴ و ۲۵ و ۲۶ سنہ کا روپیہ ہے۔

ہنڈوی ایضاً نام ایضاً بابت روپیہ شاہزادہ اسمین روپیہ سکہ لکھنؤ ہے

ہنڈوی ایضاً نام ایضاً بابت روپیہ نواب سعادت علیخان بابت بقایاے لغایت ماہ فروری ۱۸۰۸ء اسمین سکہ لکھنؤ ہے۔

نمبر ۲۹

عہدنامہ تجارت ساتھہ نواب آصف الدولہ کے ۱۷۸۸ء

عہدنامہ تجارت فیمابین چارلس اول کورنوالس نایٹ آف دی موسٹ نوبل اورڈر آف دی

کارٹر کی از ہنوربل پریوی کونسل شاہ انگلستان لفٹننٹ گورنر افواج شاہی گورنر جنرل وسپہ سالار تمام ممالک وافواج شاہ انگلستان وہنوربل کمپنی مشتملہ تجاران انگلستان وہندستان وغیرہ منجانب ہنوربل کمپنی اور نواب وزیرالممالک ہندوستان آصف جاہ نواب آصف الدولہ یحیی خان بہادر ہزہز جنگ۔

رایٹ ہنوربل چارلس ارل کورنوالس کی ٹی گورنر جنرل اور نواب وزیر بہادر کے پاس اکثر استغاثہ تجاران کے جو فیمابین ممالک کمپنی وممالک نواب وزیر تجارت کرتے ہین اس مضمون کی آئے ہین کہ اونکی بُری وقت ہوتی ہے اور نقصان بھی اونکا بہت باعث محصول سنگین جو اونکی اشیاے تجارت پر لیا جاتا ہے اور نیز طریق تحصیل محصول مذکور ہوتا ہے لہذا لارڈ صاحب منجانب ہنوربل کمپنی مشتملہ تجاران انگلستان جو تجارت ہندوستان مین کرتے ہین اور نواب وزیر بنظر رفع کرنے باعث استغاثہ اور ترقی بہبود ہر دو سلطنت کے شرائط ذیل منظور کرتے ہین اور اقرار کرتے ہین کہ شرائط مذکورہ اون پر اور اونکے ورثا اور جانشینون پر فرض متصور رہونگے۔

شرط اول

فریقین معاہدہ دعوی بریت محاصل ہر ملک کا خواہ اپنے واسطے خواہ اپنی رعایا اور متوسلین کے واسطے خواہ کسی اور شخص کے واسطے نکرینگے۔

شرط دوم

نواب وزیر اقرار کرتے ہین کہ وہ رونہ بمہر ودستخط اہلکاران بابت تمام اجناس کے جو اوسکے ملک سے ممالک کمپنی کو جاوینگے مع اونکی قیمت کے جسکے مطابق اوسکے ملک کا محصول اوپر لیا گیا ہے دیا کرینگے اور رایٹ ہنوربل ارل کورنوالس بھی اسیطرح اقرار کرتے ہین کہ اوسی قسم کے روزنامہ بابت تمام اجناس کے جو ممالک کمپنی یعنی اضلاع بنگالہ وبہار واوڑیسہ واضلاع بنارس سے ملک نواب وزیر مین جاوینگے مع فرد قیمت جسکے مطابق محصول اونکے ممالک مین اونپر لیا گیا ہے دیا کرینگے۔

شرط سوم

نواب وزیر اقرار کرتے ہین کہ محصول اجناس کا جو ممالک کمپنی سے اونکے ملک مین آئینگے مطابق قیمت مندرجہ روئہ عطیہ کمپنی کے لیا جائیگا اور رایت ہنوربل ارل کورنواس اقرار کرتے ہین کہ محصول اجناس کا ملک نواب وزیر سے اونکے ممالک مین آئینگے مطابق قیمت مندرجہ روئہ عطیہ نواب وزیر کے لیا جائیگا۔

شرط چہارم

اجناس تجارت جو ممالک کمپنی سے ممالک نواب وزیر مین آئینگے اگر وہ براہ دریا ہی گنگ آئین تو اونکا محصول بمقام بجہنا گر یا پھولپور کے لیا جائیگا اور اگر براہ دریاے گومتی آئین تو بمقام گڑہ مبارکپور مین اور اگر دریاے گھاگرا سے آئین تو مقام دوریہی گھاٹ اور اگر براہ خشکی آئین تو مقام کیوی میدنی گنج چانمہ پرتاب پور مویا مہاراج گنج مین اور اگر براہ سرکار گورکھپور آئین تو بمقام گھاٹ دریاے گنڈک یا بمقام گورکھپور منجولی یا چولوبارہ کے لیا جائیگا اور جو سوداگر یا شخص ہمراہ اسباب مذکور کے ہوگا اوسکو بروقت ادا کرنے محصول مندرجہ دفعات ذیل کسی مقام مذکور بالا مین ایک روپیہ تحصیلدار محصول سے مع مہر کہری ملیگا اور اوسکی رو سے اجناس مذکور کی بربنا زیادہ طلبی اور ضرر محنت آیندہ سے ہوگی پھر کہین وہ ملک نواب وزیر مین آمدورفت کرین اونپر اور محصول نہ لیا جائیگا۔

اور اجناس جو ملک نواب وزیر سے ممالک کمپنی مین خواہ ازراہ تری یا خشکی جائیگا اونکا محصول چوکیات مقررہ ضلع بنارس اور ضلع بہار مین لیا جاے گا اور رونہ حسب مضمون بالا دیا جاے گا۔

فریقین معاہدہ اختیار تبدیل کرنے مقامات چوکیات تحصیل محصول پر بمٹ جہان اونکو مناسب متصور ہو اپنے اختیار مین رکھتے ہین مگر اوسکی اطلاع بذریعہ اشتہار باہم کرتے رہا کرینگے۔

شرط پنجم

بابات آہن۔ تانبا شیشہ اور اسباب آہنی تانبا و شیشہ طلا و نقرہ ابریشم خام پارچہ ریشمی پارچہ سوتی و پارچہ ریشم و سوت یعنی ٹسر جو ممالک کمپنی سے ملک وزیر مین آئے اوسپر محصول

دہائی فیصدی بموجب قیمت مندرجہ روانہ عطیہ مقامات ممالک کمپنی نواب وزیر کو دیا جائیگا۔

شرط ششم

نمک جو ممالک کمپنی سے ملک نواب وزیر مین آئے گا اوسپر محصول پانچ فیصدی بموجب قیمت مندرجہ روانہ عطیہ مقامات ممالک کمپنی نواب وزیر کو دیا جائیگا۔

شرط ہفتم

پنبہ جو جالون حیدرنگر اور مراوتی ناگپور یا کسی ملک دکن سے نواب وزیر کے ملک سے گذر کر ملک کمپنی مین آتی ہو اسکا محصول پانچ فیصدی بموجب قیمت چھ روپیہ فی من چھیانوے سیر کے نواب وزیر کو دیا جائیگا اور روانہ اسکا اوس مقام چوکی سے ملیگا جہان محصول لیا جائیگا وہی پنبہ جب ضلع بنارس مین آئے گی تو وہان دہائی فیصدی اوسی قیمت کے بموجب لیا جائیگا اور دہائی فیصدی اور جب وہ صوبہ بہار مین آئے گی بموجب اوسی قیمت کے جو اوپر مذکور ہوئی ہے اور اگر یہ روئی بنارس سے ہوکر نہ آئے گی تو ممالک کمپنی کی چوکی پر مٹ پر پانچ فیصدی اوسکا محصول لیا جائیگا۔

شرط ہشتم

پارچہ ریشمی اور پارچہ سوتی اور پارچہ تسر یعنی ریشمی و سوتی جو ملک نواب وزیر سے ممالک کمپنی مین آئینگے دہائی فیصدی اونپر بموجب قیمت مندرجہ روانہ نواب وزیر لیا جائیگا اور وہی محصول مقام پرمٹ بنارس مین لیا جائیگا اگر وہ ضلع بنارس مین آئین گے اور جب کمپنی کے ممالک مین آئین گے تو تحصیلداران پرمٹ اوسکا روانہ بلا محصول واسطے گذرنے اضلاع بنگالہ و بہار و اوڑیسہ مین دینگے اور اگر اسباب مذکورہ بالا بغیر گذرنے ضلع بنارس سے ممالک کمپنی مین آئے تو دہائی فیصدی اول مقام پرمٹ ممالک کمپنی مین لیا جائیگا۔

شرط نہم

تمام اجناس جو شرائط مذکورہ بالا مین درج نہین ہین جب ایک ملک سے دوسرے ملک مین واسطے تجارت کے جائیگا اوسپر محصول پانچ روپیہ فیصدی اوس قیمت پر لیا جائیگا جو درج روانہ ہوگی جو روانہ اونکو اوس مقام سے ملا ہوگا جہانسے وہ اول روانہ ہوے ہین

اگر اجناس ممالک کمپنی سے ملک نواب وزیر مین جائیگا تو اوسپر محصول ایک مقام چوکی مذکورہ شرط سوم مین لیا جائیگا اور اگر نواب وزیر کے ملک سے ممالک کمپنی مین جائیگا تو اول چوکی ضلع بنارس پر ڈھائی روپیہ فیصدی لیا جائیگا اور ڈھائی روپیہ فیصدی اول چوکی ضلع بہار پر اور اگر یہ اسباب ضلع بنارس ہوکر نہ آیا ہوگا تو کل پانچر روپیہ فیصدی اول چوکی ضلع بہار پر لیا جاے گا —

شرط دہم

اجناس جو ضلاع بنگالہ و بہار و اوڑیسہ یا ضلع بنارس سے ملک نواب وزیر مین جائیگا اور محصول اوسپر حسب شرح و طریق مذکورہ شرائط بالا لے لیا گیا ہو تو اگر وہ اجناس گنج مین فروخت ہوگی تو اوسپر اوس گنج کا محصول بھی لیا جائیگا مگر درصورتیکہ اجناس مذکور واسطے وانکی دوسرے مقام بیرون ملک نواب وزیر کے گنج مین فروخت ہوگی تو اوسپر محصول گنج نلیا جائیگا اور نہ کوئی اور محصول اوسکے واسطے تحصیل ہوگا مگر روتہ جو اجناس کے ساتھ ہوگا وہ فروشندہ سے لیکر اہلکا پرمٹ اپنے دستخط اوسپر کر کے خریدکنندہ کو دیگا اور یہ اجناس بلا کسی محصول یا مزاحمت کے ملک نواب وزیر سے گذر کرے گا اور اگر خریدکنندہ مذکور مہر اوس اجناس کو واسطے صرف کے کسی گنج مقام عملداری نواب وزیر مین فروخت کرے گا تو اوس گنج کا محصول اوسپر لیا جائیگا اوسیطرح اگر اجناس ملک نواب وزیر سے ممالک کمپنی مین جائیگی اور محصول معمولی شرح مذکورہ کی شرائط کی موافق اوسپر ادا ہوچکا ہے تو جس گنج مین وہ فروخت ہوگی اوس گنج کا محصول بھی حسب شرح مذکورہ لیا جائیگا اور یہ محصول گنج شرح سابق کے زیادہ نہوگا اور نہ کچھ اوسپر بغیر رضامندی طرفین کے ایزاد کیا جائیگا —

شرط یازدہم

اگر کوئی مالگذار یا زمیندار یا متاجر یا جاگیردار یا معافیدار کچھ محصول ایسی اجناس پر لیگا جو ممالک فریقین معاہدہ سے آئے ہون اور اوسپر محصول معمولی ادا ہوچکا ہو اور روپیہ حاصل ہوچکا ہو تو ایسے مجرم سے واسطے اول مرتبہ کے بیس روپیہ فی روپیہ جو اوسنے تحصیل کیا ہو لیا جائیگا اور مرتبہ ثانی چالیس روپیہ اور اگر تیسری مرتبہ پھر جرم تحصیل محصول ناجائز اوسپر ثابت ہوگا تو اگر مجرم

مالگذار یا ستاجر ہے تو اوس سے سو روپیہ فی روپیہ لیا جائیگا اور اپنی مالگذاری یا ستاجری سے موقوف ہوگا اور اگر زمیندار یا جاگیردار یا معافیدار ہے تو اوسکی زمین ضبط ہوگی اور اگر کوئی اہلکار پرمٹ زیادہ محصول جائز سے لیگا تو اول جرم کے واسطے اوسپر جرمانہ دہ چند رقم ناجائز سی کیا جائیگا اور نوکری سے برطرف ہوگا فریق مظلوم کی نقصانی کا معاوضہ اس رقم جرمانہ سی کیا جائیگا اور فریقین معاہدہ کو اختیار حاصل ہوگا اس رقم جرمانہ سے جسقدر کافی معاوضہ واسطے تکلیف اور وقت مظلوم کے مناسب متصور کرینگے اوسکو دینگے۔

شرط دوازدہم

بنظر اسکے کہ کوئی شخص ارادہ غصباً محصول ندینے کا کرکے چوکی پرمٹ کے متصل آکر رونہ نلیکر ارادہ گذرنے کا کرے تو اوسپر دو چند محصول لگایا جائیگا اور اسی نظر سے فریقین معاہدہ وعدہ کرتے ہین کہ وہ اپنے اپنے ملک مین حکم جاری کرینگے کہ ہر ایک شخص قبل از متصل آنے کسی چوکی کے محصول حسب مندرجہ شرائط بالا ادا کرکے رونہ حاصل کرے۔

یہ شرط متعلق محصول گنج کی نہین ہے اور محصول گنج حسب قاعدہ اور شرح مندرجہ شرط دہم حسب اجناس گنج مین آئے گی تحصیل ہوگا۔

شرط سیزدہم

فریقین معاہدہ یہ امر اپنے اختیار مین رکھتے ہین کہ اجناس پیداوار علاقہ پر جو اونکی ہی ملک مین صرف ہو اور اون اجناس پر جو اونکے ملک مین اور ممالک غیر ملک کمپنی و نواب وزیر سے آئین جو مناسب تصور کرین لیا کرین اور پیداوار دکھن وغیرہ سوائے پتیہ کے جو ممالک کمپنی مین آئین نواب وزیر محصول حسب مندرجہ شرط ہفتم لیا کرینگے۔

شرط چہاردہم

اگر نزاع فیما بین تجاران ممالک فریقین معاہدہ کے پیدا ہو تو اوسکا فیصلہ اوس ملک کے رواج کے موافق ہوگا جس ملک مین مدعا علیہ رہتا ہوگا اگر مدعا علیہ ساکن ممالک کمپنی کا ہو تو مدعی کو اجازت ہوگی کہ اپنا مقدمہ بذریعہ وکیل یا مختار وزیر روبروے گورنر جنرل بہادر یا جاکر کونسل کے پیش کرے اور بہادر ممدوح مقدمہ کو سپرد اوس مقام کے حاکم کے کرینگے جہان تک

پیدا ہوا ہوگا یا مدعا علیہ رہتا ہوگا اور اسیطرح اگر مدعا علیہ ساکن ملک نواب وزیر کا ہو تو مدعی کو اجازت ہوگی کہ اپنا مقدمہ بذریعہ منسٹر انگریزی کے روبرو نے نواب وزیر پیش کرے اور نواب جب حاکم کو مناسب تصور فرمائینگے اوسکے سپرد مقدمہ واسطے فیصلہ کے کرینگے یہ بھی وعدہ ہوتا ہے کہ اگر کوئی تحصیلدار پرمٹ یا زمیندار یا کوئی اور شخص رعایاے سرکارین کا کوئی امر خلاف منشا و معنی عہدنامہ بسبب کسی تاجر کے کرینگے تو مظلوم کو اختیار حاصل ہوگا کہ حسب طریق مذکورہ بالا دادخواہی اپنی کرے۔

شرط پانزدہم

یہ عہدنامہ تعلق اخلاع رہیگا مگر اور کوئی تیار سے نہین رکھتا وہان نواب وزیر کو اختیار حاصل ہے کہ محصول شرح سابق تحصیل کرے یا بیشی یا کمی حسب مناسب وہین کرے۔

شرط شانزدہم

نواب وزیر نے استرضا نواب فرخ آباد کی حاصل کی کہ اوسکا ملک بھی شامل اس عہدنامہ کے ہوا اور وعدہ کیا کہ جو نقصان اوسکا بابت واگذار کرنے محصول جداگانہ کے اور اجناس دکھن وغیرہ کے و پتہ کے جو ملک کمپنی مین آئے گی اور اجناس کی جو کمپنی کے ممالک سے آئے گی ہوگا وہ اوسکو دیا جائیگا لہذا علاقہ نواب مذکور بھی جہان تک منشا اس عہدنامہ کا ہوگا اوسی نسبت پر تصور کیا جائیگا جس صورت پر علاقہ نواب وزیر اس عہدنامہ کی رو سے ہے

شرط ہفدہم

اس عہدنامہ کی تعمیل یکم ماہ بستمبر آیندہ مطابق ۲۹ ذیحجہ ۱۲۱۲ ہجری کے ہوگی یا اگر تصدیق اور سپردگی اسکی فریقین کو قبل اوسکے ہوئی تو اوسوقت سے تعمیل ہوگی تصدیق انور منظور بمقام فورٹ ولیم تاریخ ۲۵ ماہ جولائی ۱۷۹۸ع ہوا

مہر کمپنی انگریز بہادر

دستخط کورنوالس

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط ای ہے

سکرٹری گورنمنٹ

مہر فارسی

نقل مطابق اصل کے ہے | بحروف مہر بنگالہ | بحروف مہر بنگالہ

دستخط جی ایف چیری

نائب مترجم فارسی

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جی ایف چیری

نائب مترجم فارسی

نمبر ۳۰

عہدنامہ جو نواب وزیر کے ساتھ بابت دینے تنخواہ ایک اور رجمنٹ سواران کے ہوا

ترجمہ عہدنامہ جو نواب وزیر نے ہنوربل گورنر جنرل بہادر سے بمقام لکھنؤ بتاریخ ۲۰ ماہ مارچ سنہ ۱۷۹۷ء کے کیا۔

گورنر جنرل بہادر نے نواب وزیر سے بیان کیا کہ عرصہ قلیل سے فوج کمپنی مین کئی رجمنٹ سواران ولایتی و ہندوستانی زیادہ ہو گئے ہین اور حسب الحکم کمپنی مدد نواب وزیر سے درباب ادائے اخراجات فوج مذکور چاہیئے اور نواب وزیر کو چونکہ اطمینان کلی اور اعتبار کامل حاصل ہے کہ فوج کمپنی ہر وقت مستعد اور آمادہ حسب شرائط حفاظت ملک نواب وزیر ہے بمقابلہ اوسکے دشمنان کے عہدنامہ شرط ذیل منظور ہوئی ہے یعنی

نواب وزیر ہر سال اہل خرچہ ایک رجمنٹ ولایتی اور رجمنٹ ہندوستانی کا دیا کریگا یعنی دو رجمنٹ کا خرچ دیگا گو گورنر جنرل بالفعل تعداد خرچ ہر دو رجمنٹ بیان نہین کر سکتے بشرطیکہ ساڑھے پانچ لاکھ روپیہ سالانہ سے زیادہ نہوگا اور یہ روپیہ باقساط ماہواری ادا ہوگا اور قسط اول ماہ

بیسا کھہ سنہ حال فصلی سے شروع ہوگی۔

ترجمہ صحیح ہے
دستخط این بی ایڈمنسٹس
مترجم فارسی گورنمنٹ

نمبر ۳۱

عہدنامہ ساتھ نواب وزیر سعادت علیخان بہادر کے ہوا ۱۷۹۸ء

چونکہ اکثر عہدنامجات باوقات مختلف فیما بین نواب شجاع الدولہ بہادر مرحوم اور نواب آصف الدولہ بہادر کے اور ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی انگریزی کے قرار پائے ہین جنکی رو سے مفاد ممالک طرفین منصور لہذا نواب وزیر الممالک یمین الدولہ ناظم الملک سعادت علیخان بہادر مبارز جنگ اور سر جان شور بارونٹ منجانب ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کے بنظر مداومت دوستی و اتحاد جو فیما بین سرکارین کے جاری ہے اور بلحاظ مفاد باہمی جو اوسسے پیدا ہوتا ہے اب شرائط ذیل منظور کرتے ہین

شرط اول

صلح و دوستی و اتحاد جو اسقدر عرصہ دراز سے فیما بین سرکارین جاری ہے دوامی ہوگا دوست اور دشمن ایک کے اوسی ہیئت مین دوسری جانب سے گردانی جائینگے اور فریقین معاہدہ وعدہ کرتے ہین کہ تمام عہدنامجات و اقرارنامجات سابق جو فیما بین سرکارین اب تک قائم ہین اور جو خلاف منشاء عہدنامہ حال کے نہون اس عہدنامے سے مستحکم ہونگے۔

شرط دوم

ازروے عہدنامجات سرکارین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی پر فرض ہے بمقابلہ تمام دشمنان کی حفاظت ملک نواب سعادت علیخان کرین اور بنظر اسکے کہ عہدنامے کی شرائط بخوبی تعمیل ہون اور نیز بخیال حفاظت اپنے ملک کے انگریزی کمپنی نے اپنی فوج کو بہت ایزاد کیا ہے اور جمعہاے جدید سوار و پیادہ ملازم رکھے ہین لہذا نواب سعادت علیخان وعدہ کرتے ہین کہ [illegible] مبلغ پچپن لاکھہ ستھتر ہزار چھہ سو اڑتیس روپیہ سالانہ کے جو نواب آصف الدولہ نے انگریزی کمپنی کو

دینا منظور اور قبول کیا ہے وہ مبلغ اونتیس لاکھ بائیس ہزار تین سو باسٹھ روپیہ اور بھی ادا کیا کرینگے یعنی کل روپیہ چھتیس لاکھ ادا کیا کرینگے اور یہ روپیہ سکہ اودھ رائج الوقت ہوگا۔

شرط سوم

یہ روپیہ سے لکھ تاریخ ۱۱ ماہ جنوری ۱۸۰۱ء سے جس تاریخ نواب سعادت علیخان مسند نشین اودھ ہوا شروع ہوگا اور نواب وعدہ کرتے ہین کہ یہ روپیہ حسب وعدہ جب وجوب ہوگا بتعداد چھ لاکھ تینتیس ہزار تین سو اڑتالیس پانچ آنہ چار پائی سکہ اودھ کے ماہ بماہ بموجب فرد قسط بندی منسلکہ ادا ہوگا۔

شرط چہارم

جو بقایاے مبلغان حسب اقرارنامجات سابق ۱۱ ماہ جنوری ۱۸۰۱ء ہوگا وہ فوراً ادا کیا جاے گا۔

شرط پنجم

نواب سعادت علیخان وعدہ کرتے ہین کہ سالانہ گذارہ وزیر علیخان کو ایک لاکھ پچاس ہزار روپیہ کا دیا جائیگا اور اقرار کرتے ہین کہ یہ روپیہ باقساط ماہواری تعدادی بارہ ہزار پانچ سو روپیے کمپنی انگریزی کو دیا جاے گا اور انگریزی کمپنی مذکور وزیر علیخان کو جب تک وہ اونکے ممالک مین رہے گا دینگے۔

شرط ششم

تنخواہ بیگم اور شاہزادگان بنارس کی تعدادی دو لاکھ چار ہزار روپیہ سالانہ اور پنشن فرخ آباد تعدادی تیئیس ہزار چھ سو اڑتیس روپیہ رقم چھتیس لاکھ روپیہ سکہ اودھ مذکورہ بالا مین شامل ہین

شرط ہفتم

گورنر جنرل سر جان شور بارونٹ منجانب ایسٹ انڈیا کمپنی وعدہ کرتے ہین کہ فوج انگریزی جو ملک اودھ مین واسطے حفاظت کے رہیگی ہرگز کم دس ہزار سپاہ ولایتی و ہندوستانی سے نہوگی اسمین پیادہ و سوار و توپخانہ سب ہونگے اور اگر کسیوقت ضرورت پر فوج انگریزی ولایتی و ہندوستانی پیادہ و سوار و توپخانہ ملک اودھ مین تیرہ ہزار سپاہ سے زیادہ کیجائیگی تو نواب

سعادت علیخان وعدہ کرتے ہین کہ جو سپاہ زیادہ تعداد مذکورۂ بالا سے ہوگی اوسکا خرچہ وہ علاوہ دینگے اور اسیطرح اگر فوج انگریزی ولایتی و ہندوستانی پیادہ وسوار و توپخانہ ملک اودھ مین کسی ضرورت سے آٹھہ ہزار نفری سے کم ہوجائیگی تو جسقدر اس تعداد سے کم ہوگی اوس قدر فوج کا خرچہ چھہتر لاکھہ روپیہ مین سے اونکو مجرا ملیگا۔

شرط ہشتم

چونکہ انگریزی کمپنی کے پاس کوئی قلعہ ملک اودھ مین نہین ہے اور نواب سعادت علیخان کو اطمینان کلی اوپر دوستی انگریزی کمپنی کے ہے لہذا وہ وعدہ کرتے ہین کہ وہ قلعہ الہ آباد مع تعمیرات و گھاٹ وغیرہ جو اوسکے متعلق ہین اور اوسقدر زمین جسقدر اونکو واسطے چاندماری وغیرہ کے مطلوب ہوگی دینگے اور انگریزی کمپنی وعدہ کرتے ہین کہ وہ ذمہ دار نواب کی بابت محصول گھاٹ کے ہونگے اور نواب مذکور یہ بھی اقرار کرتے ہین کہ جسقدر روپیہ واسطے مستحکم کرنے اور مرمت کرنے قلعۂ مذکور کے صرف ہوگا وہ بھی وہ دینگے بشرطیکہ تعداد اوسکی آٹھہ لاکھہ روپیہ سکۂ اودھ سے زیادہ نہوگی اور یہ روپیہ یا جسقدر حقیقت مین اوس سے کم صرف ہوگا دو سال مین تاریخ عہدنامہ ہذا سے انگریزی کمپنی کو ادا کردینگے یعنی جسقدر ایک سال صرف ہوگا اوس قدر اوس سال مین دیا کرینگے اور نواب سعادت علیخان بہادر اوسی نظر سے یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ وہ انگریزی کمپنی کو روپیہ واسطے مرمت قلعہ فتح گڈھ کے چھہ مہینے کے عرصہ مین تاریخ عہدنامہ ہذا سے دینگے جو زائد از تین لاکھہ روپیہ نہوگا۔

شرط نہم

اگر واسطے بہتر حفاظت ملک نواب سعادت علیخان کے یہ مصلحت ہو کہ چھاؤنی کانپور اور فتح گڑھ مین سے فوج کسی اور مقام مناسب پر جاوے تو نواب سعادت علیخان استرضا اپنی ظاہر کرتے ہین کہ وہ خرچ نقل مقام فوج یعنی خرچ راہ فوج اور صرف تعمیر چھاؤنی مقام مجوزہ کا دینگے۔

شرط دہم

چونکہ انگریزی کمپنی کا صرف کثیر بیچ قائم کرنے حق نواب سعادت علیخان کے ہوا ہے

بنظر اوسکے نواب اقرار کرتے ہین کہ وہ بارہ لاکھ روپیہ انگریزی کمپنی مذکور کو دینگے۔

شرط یازدہم

چونکہ تقسیم تنخواہ فوج انگریزی کمپنی مقیم ملک اودھ منحصر اوپر ادائے بروقت افسا دشروط شرط دوم وسوم عہدنامہ ہذا کے ہے لہذا نواب ممدوح اقرار کرتے ہین کہ وہ کوشش بلیغ کرینگے کہ قسط بروقت ادا ہو لیکن اگر احیاناً خلاف کوشش و نیت نواب قسط بروقت ادا نہو اور باقی رہ جاوے تو نواب سعادت علیخان وعدہ اور اقرار کرتے ہین کہ وہ اسطرح کی ضمانت بابت ادائے بقایا و اقساط آئندہ داخل کمپنی کرینگے جس سے اطمینان اوسکا ہوگا۔

شرط دوازدہم

چونکہ از روی عہدنامہ جواب فیمابین نواب وزیر اور کمپنی کے ہوا ہے اور یہ ادائی بہت زیادہ ہوگیا اور دیگر اخراجات بھی نواب پر لازم اور فرض ہین لہذا بمقابلہ جمع و خرچ ملک یہ ضروری معلوم ہوا کہ اوسقدر کمی اخراجات مقبول دفاتر و ملازمین وغیرہ مین کیجائے جسقدر ضروری اور مناسب معلوم ہو پس اس باب مین نواب وعدہ کرتے ہین کہ وہ گورنمنٹ کمپنی سے مشورہ کرکے اونکی رای کے مطابق اخراجات وصول کی کمی عمل مین آئے گی۔

شرط سیزدہم

چونکہ معاملات ملکداری یعنی پولیٹکل نواب سعادت علیخان اور انگریزی کمپنی کے واحد ہین لہذا یہ ضرور ہے کہ جو تحریرات نواب سعادت علیخان اور رئیسان غیر کے ساتھ ہو وہ باطلاع اور استصوابہ کمپنی کے ہو اور نواب سعادت علیخان منظور کرکے اقرار کرتے ہین کہ کوئی تحریر بخلاف منشا اس عہدنامہ کے اونسے ظہور مین نہ آئے گی۔

شرط چہاردہم

چونکہ شرائط مندرجہ عہدنامہ تجارت کے جو فیمابین سرکارین کے قرار پایا ہے اب تک قرار واقعی تعمیل سے ملک نواب وزیر مین نہین ہوتی لہذا منظور یہ ہوا کہ فریقین معاہدہ کوشش بلیغ اونکی تعمیل مین کرین۔

شرط پانزدہم

نواب سعادت علیخان وعدہ کرتے ہین کہ وہ کسی یورپ زا کو کسی نوکری پر اپنے یہان ملازم نہ رکھینگے اور نہ کسیکو اپنے ملک مین آباد ہونے دینگے بغیر مرضی کمپنی کے۔

شرط شانزدہم

نواب سعادت علیخان وعدہ کرتے ہین کہ گذارہ معقول واسطے مشہورا ولاد برادر یعنے نواب آصف الدولہ مرحوم کے مقرر ہوا ور بخوشی ورضامندی اقرار کرتے ہین کہ وہ اونکی پرورش کرینگے۔

شرط ہفدہم

نواب وزیر الممالک سعادت علیخان بہادر منجانب اپنے اور اپنے ورثا کے اور گورنر جنرل سرجان سور بارونٹ صاحب بہادر منجانب ایسٹ انڈیا کمپنی اقرار کرتے ہین کہ تمام شرائط مندرجہ عہدنامہ ہذا کا لحاظ بایمانداری اور بمصروفیت تمام ہوگا اور دونون اقرار کرتے ہین کہ وہ خود اور اپنے ممالک اور رعایا مین اس عہدنامے کو اور تمام شرائط عہدنامہ کو جاری اور بحال رکھینگے اور تمام امورات سرکارین نہایت یکجہتی اور اتحاد سے طرفین مین سرانجام پایا کرینگے اور نواب ممدوح کو کل اختیار اپنے امورات خانگی پر اور اپنے ملک موروثی پر اور اپنی فوج پر اور رعایا پر حاصل رہیگا۔

فرد قسط بندی بابت ادای سالانہ

اول قسط ماہ جنوری تاریخ یکم فروری واجب الادا ہوگی۔	۵۰ لاکھ روپیہ
دوم قسط ماہ فروری تاریخ یکم مارچ واجب الادا ہوگی۔	۵۰ لاکھ روپیہ
سوم قسط ماہ مارچ تاریخ یکم اپریل واجب الادا ہوگی۔	۵۰ لاکھ روپیہ
چہارم قسط ماہ اپریل تاریخ یکم مئی واجب الادا ہوگی۔	۵۰ لاکھ روپیہ
پنجم قسط ماہ مئی تاریخ یکم جون واجب الادا ہوگی۔	۵۰ لاکھ روپیہ
ششم قسط ماہ جون تاریخ یکم جولائی واجب الادا ہوگی۔	۵۰ لاکھ روپیہ
ہفتم قسط ماہ جولائی تاریخ یکم اگست واجب الادا ہوگی۔	۵۰ لاکھ روپیہ
ہشتم قسط ماہ اگست تاریخ یکم ستمبر واجب الادا ہوگی۔	۵۰ لاکھ روپیہ
نہم قسط ماہ ستمبر تاریخ یکم اکتوبر واجب الادا ہوگی۔	۵۰ لاکھ روپیہ
دہم قسط ماہ اکتوبر تاریخ یکم نومبر واجب الادا ہوگی۔	۵۰ لاکھ روپیہ

یازدہم قسط ماہ نومبر تاریخ یکم دسمبر واجب الادا ہوگی — ۔۔۔ لک
دوازدہم قسط ماہ دسمبر تاریخ یکم جنوری واجب الادا ہوگی — ۔۔۔ لک

کل سکہ روپیہ ۔۔۔ لک

دستخط جان شور

مہر فارسی

ہمارے روبرو اسپر دستخط اور مہر ہوکر پانچ نقول دی گئین بتاریخ ۱۲ ماہ فروری ۱۷۹۸ع

دستخط جی بمدت رزیڈنٹ۔

دستخط این بی ایڈمنسٹن مترجم فارسی

نمبر ۳۲

اقرارنامہ جو نواب سعادت علیخان نے بضمانت کمپنی بہوبیگم والدہ نواب آصف الدولہ مرحوم کے ساتھ بتاریخ ۔ فروری ۱۷۹۸ء نواب وزیر سعادت علیخان کے دلمین ادب اور لحاظ بہوبیگم صاحبہ کا منقوش ہے اور اوسکو اطمینان کلی اونکی اعانت اور امداد کے وقت پر ہے لہذا وعدہ کرتے ہین اونکا ادب اور لحاظ مدرجہ غایت کیا کرینگا اور ہمیشہ کوشش اونکے آرام اور آسائش مین کیا کرے گا بدین اثبات اس نیت کی نواب وزیر منظور کرتا ہے کہ بہوبیگم صاحبہ پنشن سالانہ اور خرد محل کی دیا کرین اور اس پنشن کی جائداد مین محال گونڈا اونکو دیا جاتا ہے اور واسطے زیادہ وضاحت نواب کے دلی ادب اور لحاظ بنسبت بہوبیگم صاحبہ کے وہ اسپر بھی رضامندی اپنی دیتا ہے محالات اودھ کچہری رات منگلسی جو متصل فیض آباد قیام گاہ قدیم بہوبیگم صاحبہ کی واقع ہے شامل اونکی جاگیر کے کی جاوے اور اس اقرارنامے کی تعمیل کے بارہ مین انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی ضامن ہین لہذا بالشہادت اس امر کے نواب نے اپنی مہر اور گورنر جنرل بہادر نے اپنے دستخط اسپر کر دیے۔

نمبر ۳۳

عہدنامہ فیما بین ہنوریبل ایسٹ انڈیا کمپنی و نواب وزیر الممالک یمین الدولہ نظم الملک سعادت علیخان بہادر

مبارز جنگ دربارہ شامل کرنے واسطے ہمیشہ کے بعض اضلاع علاقہ نواب وزیر بابت معاوضہ زر سالانہ جو وزیر کو دینا ہے

چونکہ عہدنامہ جواب نمایندہ نواب وزیر اور ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کا جاری و قائم ہوا اوسکی رو سے کمپنی نے وعدہ کیا ہے کہ حفاظت ملک نواب وزیر بمقابلہ اوسکے دشمنان کے کرینگے اور واسطے اسکے کہ کمپنی بتعمیل اس شرط کی کر سکے نواب وزیر پرازروے عہدنامہ مذکور فرض ہے کہ وہ کمپنی کو ہمیشہ چھتیس لاکھ روپیہ سکہ اودھ سال بسال دیا کرے اور یہ بھی اوسپر ازروے عہدنامہ سے واجب آیا ہے کہ جسقدر فوج سوائے فوج شرائط عہدنامہ کمپنی کو اوسکی حفاظت کے واسطے ضرورت ہوگی اوسکا خرچ نواب وزیر دیگا اور چونکہ مصلحت وقت یہ قرار پائی کہ روپیہ ایسے طور پر قرار دیا جاے جس سے اطمینان اداے صرف فوج وغیرہ متصور ہو اور اوسمین وہم کمی و بیشی کا باقی نہ رہے اور کمپنی کو اطمینان کلی اوسکے ادا ہونے کا بروقت وجوب حاصل ہو لہذا عہدنامہ ذیل جسمین دس شرائط ہین فیما بین ہز ایکسل لینسی موسٹ نوبل مارکیوس ویسلی کی پی گورنر جنرل امورات ملکی و جنگی قوم انگلستان جو ملک ہندوستان مین بوساطت ہنوربل ہنری ویسلی اولیفٹنٹ کرنیل سکوٹ جنکو اختیارات عطیہ گورنر جنرل بہادر درباب تقرری عہدنامہ نواب وزیر سے منجانب و بنام گورنر جنرل حاصل ہین فریق اول اور نواب وزیر الممالک یمین الدولہ ناظم الملک نواب سعادت علیخان بہادر مبارز جنگ فریق ثانی منجانب اپنے اور اپنے ورثا اور جانشین کے دربار اسکے قرار پایا کہ ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کو واسطے ہمیشہ کے بعض اضلاع علاقہ نواب وزیر کے بابت سالانہ گذشتہ اور دیگر رقومات جواب ذمہ نواب کے مابعوض کمپنی کے عہود حفاظت کے باقی ہین دیے جائین۔

شرط اول

نواب وزیر ازروے اسکے علاقجات ذیل دیہی ملک کے واسطے ہمیشہ کے ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کو بابعوض سالانہ اور اخراجات ایزادی فوج اور نشین بنارس و فرخ آباد کے دیتے ہین جنکی آمدنی کی بتعداد ایک کرور تینتیس لاکھ روپیہ مع خرچہ تحصیل کے ہے۔

تفصیل جمع

چکلہ کوڑہ کڑہ و چکلہ اٹاوہ۔

کھرد وغیرہ۔

فرخ آباد وغیرہ —

کھیری گڑھ وغیرہ —

اعظم گڈھ وغیرہ — اعظم گڈھ موضات بیچن —

گورکھپور وغیرہ وبٹول — گورکھپور وغیرہ

بٹول —

صوبہ الہ آباد وغیرہ —

چکلۂ بریلی آصف آباد کیلپوری —

نواب گنج کہلی وغیرہ —

محال وغیرہ باستثنا متعلقۂ اردل —

کل جمع سکہ لکھنؤ

محالات مذکورۂ بالا اوس نیت پر منور بل کمپنی کو دیے گئے جس صورت پر وہ سنہ ۱۲۰۶ فصلی میں ماتحت حاملان تھے پس کوئی دعوی نسبت دیہات یا قطعات زمین کے جو سابق شامل یا علیحدہ محالات مذکور سے ہو گئے ہوں نہوگا۔

شرط دوم

جو سالانہ ازروے شرط دوم عہدنامہ سنہ ۱۷۹۸ء کے نواب وزیر نے کمپنی کو دینا منظور کیا تھا جسکے عوض اور بالعوض اخراجات ایزاد فوج کے یہ علاقہ دیا گیا اب واسطے ہمیشہ کے موقوف ہوگیا اور نواب اب ادائے اخراجات ایزاد فوج سے جو بروقت ضرورت واسطے حفاظت اودہ اور اوسکے تعلقات کے ہوگی (خواہ حفاظت ملک جو اب علاقہ کمپنی میں

شامل ہو اور خواہ جو باقی نواب کے پاس رہا ہے ہو) ہوئی ہوگی۔

شرط سوم

ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی وعدہ کرتے ہین کہ جو ملک نواب وزیر کے پاس باقی رہا ہے حفاظت بمقابلہ دشمنان بیرونی و اندرونی ملک وہ کرینگے بشرطیکہ یہ امر گورنمنٹ انگریزی کے اختیار مین رہے کہ جہان اونکو ضرورت معلوم ہو وہان اپنی فوج علاقۂ نواب وزیر مین کمین اور یہ بھی شرط ہے کہ نواب چار پالن پیادگان کی اور ایک پلٹن سنجیب اور میواتیون کی اور دو ہزار سوار اور تین ہزار گولہ انداز تک اپنے ملازم رکھین اور باقی فوج کو برخاست کردین باستثنا اسقدر مسلحہ چپراسیون کے واسطے تحصیل مالگزاری کے ضروری متصور ہون اور تھوڑے سے سوار اور سنجیب کے جو عاملان کے ہمراہ رہینگے۔

شرط چہارم

ایک ڈیچمنٹ انگریزی فوج کا اور تھوڑا توپخانہ ہمیشہ نواب کی اردلی مین رہے گا۔

شرط پنجم

تاکہ اصل منشا اور معنی شرط اول و دوم و سوم و چہارم عہدنامۂ ہذا کی واضح ہون یہ بیان کیا جاتا ہے کہ جو ملک سپرد ہوا ہے وہ بعوض سالانہ اور تمام اخراجات کے جو کمپنی کے بیچ حفاظت ملک وغیرہ نواب وزیر کے ہوتے تھے دیا گیا ہے پس آیندہ اب کچھ مطالبہ بباعث اخراجات کے جو ہنوربل کمپنی کا بیچ فراہم کرنے فوج کے واسطے رفع کرنے حملہ یا روکنے توہم حملہ دشمن غیر کے ہوگا یا بسبب ڈیچمنٹ فوج انگریزی کے جو ہمراہ نواب کے رہیگا یا بابت اوس فوج کے ہوگا جو بوقت ضرورت واسطے فرو کرنے سرکشی یا بدانتظامی کے فراہم ہوگی یا واسطے صرف کسی مقام چھاونی کے ہوگا یا بباعث کمی آمدنی علاقہ سپرد کردہ کے بوجہ آفات ارضی و سماوی یا جنگ یا کسی اور وجہ کے ہوگا خزانہ نواب پر نہو گا۔

شرط ششم

جو علاقہ از روے شرط اول عہدنامہ ہذا کے ممالک کمپنی مین شامل کیا گیا ہے وہ کلیتہً زیر انتظام اور حکومت کمپنی مذکور کے اور اونکے افسران کے رہے گا اور ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی

اس تحریر سے ذمہ کرتے ہین کہ قبضہ اوس علاقے کا جواب بعد سپردگی علاقہ کے رہیگا پاس نواب اور اوسکے ورثا کے رہیگا اور اونکے یعنی نواب اور اوسکے ورثا کی حکومت اوسمین بلا مزاحمت ہوگی اور نواب وعدہ کرتے ہین کہ وہ علاقہ باقیماندہ مین ایسا انتظام بذریعہ اپنے اہلکاران کرینگے جس سے بہبودی رعایا اور حفاظت جان و مال باشندگان متصور ہوگی اور نواب ہمیشہ حسب ہدایت اور صلاح افسران ہنوربل کمپنی کے کاربند ہونگے۔

شرط ہفتم

علاقہ سپرد شدہ حسب شرط اول عہدنامہ ہذا افسران ہنوربل کمپنی کو شروع سنہ ۱۲۰۹ فصلی سے جو مطابق ۲۲ ماہ ستمبر سنہ ۱۸۰۱ع کے ہوگا دیا جائیگا اور نواب اوسوقت تک زر سالانہ اور صرف ایزادی فوج انگریزی اپنے خزانہ سے دینگے جب تک افسران انگریزی بخوبی قبضہ ملک سپرد شدہ کا اہلکاران نواب سے نپا لینگے اور کمپنی بعد پانے قبضہ ملک سپرد شدہ کے پھر نواب سے کچھ مطالبہ نکرے گی۔

شرط ہشتم

فریقین معاہدہ بنظر قائم کرنے ایسی رسم تجارت فیمابین ممالک سرکارین کے جس سے فائدہ رعایاے جانبین متصور ہو اقرار کرتے ہین کہ ایک صلحنامہ تجارت جداگانہ قرار دیا جاے لہذا یہ اقرار ہوتا ہے کہ چھارانی دوپائی گنگ مین اور دیگر دریاہاے سرحدی ممالک طرفین مین بلا محصول اور مزاحمت ہوا کرے یعنی کسی کشتی سے بیچ دریاے گنگ اور دیگر دریاہاے سرحدی جانبین مین مزاحمت نہوگی اور نہ وہ واسطے طلبی محصول کے روکی جائیگی اور نہ اوس کشتی سے محصول طلب ہوگا جو فریقین معاہدہ کے ملک مین کسی مقام پر اس نیت سے قیام کرین کہ وہ اپنا اسباب وہان نہ اوتارینگے مگر یہ سرکارین کو اختیار حاصل رہے گا کہ اوس اجناس پر جو اونکے ملک مین آئیگا یا اونکے ملک سے جائیگا محصول کی تعداد رواج اور نرخ حال سے زیادہ نہوگا لین اور یہ بھی وعدہ ہوتا ہے کہ جو شے ملک نواب مین واسطے صرف فوج مقیم علاقہ سپرد شدہ کے خریدکیجائیگی اوسکی نسبت دعوی مستثنا ہونیکا پیش نکیا جائیگا اوسوقت مین بھی جب شی مذکور افسران کمپنی کو دیجائیگی۔

شرط نہم

تمام عہود عہدنامجات سابق جو بابت قائم کرنے اور متفق کرنے رسوم دوستی و اتفاق کے فیمابین کارین ہوئی ہین قائم رہینگے اور تمام شرائط عہدنامہ ۱۷۹۳ عیسوی کے جو فیمابین گورنر جنرل سرجان شور صاحب منجانب ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اور نواب وزیر کے ہوے ہین اور اس عہدنامے سے منسوخ نہین ہوئے وہ سب قائم اور جاری رہینگے اور اونکی تعمیل طرفین پر فرض ہوگی۔

شرط دہم

یہ عہدنامہ دس شرط کا معرفت ہنوربل ہنری ویسلی اور لفٹنٹ کرنیل سکوٹ صاحب کے باختیارات عطیہ گورنر جنرل بہادر کے ساتھ نواب وزیر کے بمقام لکھنؤ بتاریخ ۱۰ ماہ نومبر سنہ ۱۸۰۱ ع مطابق دوم ماہ رجب سنہ ۱۲۱۶ ہجری کے قرار پاکر منعقد ہوا۔

دستخط ویسلی

مہر

مہر سعادت علیخان

تصدیق اسکی گورنر جنرل بہادر نے بمقام لب دریاے گنگ متصل بنارس بتاریخ ۱۴ ماہ نومبر سنہ ۱۸۰۱ ع کے کی۔

دستخط این بی ایڈمنسٹن
سکرٹری گورنمنٹ سکرٹ اور پولیٹکل ڈپارٹمنٹ

نمبر ۳۴

یادداشت نتیجہ گفتگو فیمابین ہنر ایکس یعنی موسٹ نوبل گورنر جنرل اور نواب وزیر بتاریخ ۱۵ ماہ فروری نواب وزیر نے ایک کاغذ پر چند درخواست لکھکر پاس گورنر جنرل بہادر کے واسطے منظوری کے بھیجا اور گورنر جنرل بہادر نے بعد غور و تامل جوابات مناسب ہر ایک درخواست کے درج کرکے واپس کیا بعد ازان نواب وزیر نے بتاریخ ۲۲ ماہ مذکور چند جوابات گورنر جنرل اور اپنی درخواست کی ترمیم چاہی اور بتاریخ ۲۴ ماہ مذکور بروقت ملاقات گفتگو اس معاہدہ مین

زبانی بیان آئی اس گفتگو کا نتیجہ یہ نکلا کہ بعض درخواست اصل کاغذ کی بالکل موقوف کیجائین اور درخواست سوم کے جواب گورنر جنرل مین حسب درخواست نواب وزیر تسلیم کیجاوے اور اسی گفتگو مین نواب وزیر نے بجواب گورنر جنرل بہادر جواوسکی دوسری درخواست کے جواب مین مضمون کی تھی کہ نواب وزیر کوئی شخص بطور وزیر دا سطے اجراے کارمعمولی ملک مقرر کرین بیان کیا کہ دوا پنے لیشٹانی مرزا احمد علیخان نامے کو اوس کام پر مقرر کرنا چاہتے ہین گورنر جنرل بہادر نے اس گفتگو مین یہ بھی مناسب بتصور کیا کہ بیان اون عقاید کا کیا جاوے جو مدقیام وثبات دوستی واتفاق سرکارین مقصور تھے اور جو موافق نتیجۂ عہدنامہ جو فیابین ہنوربل کمپنی اور نواب وزیر کے تاریخ ۱۰ ماہ نومبر انشاء تھی اور بنظر اسکے کہ آیندہ کسیطرح کا شک وشبہہ درباب مطالب ونتیجہ اس تحریر اور گفتگو کے باقی نرہے گورنر جنرل بہت ما حصل مضامین گفتگو کا جو فیابین اونکے اور نواب وزیر کے ہوے تھے تحریر کرکے اپنے دستخط اور مہر اوسپر کرتے ہین اور اپنے سکرٹری پولیٹکل ڈپارٹمنٹ کو جو اس تمام گفتگو مین یا اونکے موجود تھے اور جو ترجمہ گفتگو طرفین یعنی نواب وزیر اور گورنر جنرل کرکے ہر ایک کی زبان مین فریقین کو سمجھاتے جاتے تھے ہدایت کی کہ وہ بھی اپنے دستخط اس کاغذ پر کرین —

درخواست	جواب
کوئی شخص جیسا اب تک ہوتا ہے آیندہ	اسمین عہد نہین ہے اور اسکا لحاظ [illegible] گا
محافظ اور معتمد کسی شخص کا نہوتا کہ [illegible]	[illegible] صاحب [illegible]
ہمارے کے طریق وصول مین [illegible]	[illegible]
بخلاف اسکے وہ یعنی صاحب [illegible]	
مدد بیچ تحصیل بقایا مالگزاری کے دین اگر صاحب	
رزیڈنٹ کی خواہش یہ ہو کہ وہ کسی مقدمے مین	
منع کیا چاہین تو اونکو لازم ہے کہ مجھسے خلوت	
مین اوسکا ذکر کرین اور چونکہ میری نیت ہرگز نہین	
کہ بے انصافی ہو لہذا یا تو مین صاحب رزیڈنٹ کو	
اوس مقدمہ سے آگاہ کرونگا اور یا وہ مجھے	

قائل کرد ینگے اگر وہ مجھے قائل کر دینگے تو مین
حسب منہایش اونکے معاملہ سے کنارہ کرونگا
اور کسی پر نا اتفاقی راے ہمارے کا اظہار نہوگا

عدالتہاے باقاعدہ جسمین میری اپنی غرض بالکل متعلق نہین ہوگی صرف واسطے جاری کرنے شرع محمدی کے اور دادرسی دعاوی رعایا کے اور حفاظت جان ومال رعایا مقرر ہونگی پس یہ لازم ہے کہ ہر ایک شخص اونکی متابعت کرے۔

یہ فعل نہایت عقل اور دانائی کا ہے اور بہت مناسب ہے۔

اور اگر کوئی خلاف وزری اونکی حکومت کی کرے یا اونکی حکومت منظور نکرے تو افسران کمپنی امداد کرکے اونکے حکم کی تعمیل کراوین

مین نواب بیگم صاحبہ کو اپنا بزرگ جانتا ہون اور میری عین خواہش یہ ہے کہ اونکی توقیر اور مرتبہ اور اونکی آسایش ایزاد ہو۔

مجھے کچھہ تعلق اونکی جاگیر کی آمدنی اور پیداوار سے نہین ہے اور نہ کسی اور جاگیردار کی مگر حکومت عدالت بعد تصفیہ تنازعات وادد ہی مظلومان اور تعمیل کرانا دیوانی وفوجداری کے سزا دینگا اور دیگر مقامات متعلق وادد ہی کے میرے حکم کے بموجب شہر لکھنؤ اور فیض آباد مین ہونے چاہیین اور اسیطرح تمام جاگیرات

نصف دہی جاگیر بیگم صاحبہ مین زیر حکم نواب کے رہے گی اور ملازمین بیگم صاحبہ اوسکے مطیع رہینگے اور حکومت عدالتہای نواب کی بذریعہ قوت انگریزی تعمیل ہوگی۔

مین بھی کیونکہ یہ امور متعلق بادشاہ کے ہوا کرتے ہین
جسکا کام یہی ہوتا ہے کہ ظلم اور زیادتی نہونے
دے بیگم صاحبہ کے آدمیون کو سچا ہے کہ ایسے
معاملات مین مداخلت کرین اسواسطے حکومت
مین شرکت غیر ممکن ہے خود بیگم صاحبہ کی نیکنامی
اسی مین ہے کہ وہ مجھسے ایسے معاملات مین اتنا
نکیون بیان کردیا کرین تاکہ حسب مرضی اونکے حرکت
میرے اہلکارون کے وقوع مین آیا کرے
اب تک یہ حال رہا ہے کہ اکثر خونریزی اور فساد
فیض آباد مین اور نواب بیگم صاحبہ کی جاگیر مین
رہا کرتا ہے اور میری تحریر اور تقریر پر کچھ خیال
بیگم صاحبہ نے نہین کیا بیچ عہد سلطنت میرے
برادر مرحوم کے دقیقہ تنازعات جاگیر متعلق سرکار
کے تھا ان امورسے میری حکومت ۔

مین چاہتا ہون کہ گورنر جنرل بہادر ازراہ مہربانی
داراب علیخان کو طلب فرمائے اور میری خواہش
یہ ہے کہ سوائے جاگیر کے اور جو جائداد منقل
زمین اور بازار وباغ سرکار بکثرت اہلکاران بیگم صاحبہ
نے بلا استحقاق اور بغیر موجودگی سند ضروری
کے چار سال کے عرصے سے لے لیے ہین
(اس حال سے میر سلطانی) صاحب اور مولوی غلام قادر خان
منشی موصوف اور دیگر معتبرین مثل الماس علیخان
اور داراب علیخان اور اونکے وکلا بخوبی واقف ہین

نواب گورنر جنرل بہادر فرماتے ہین کہ تمام مقدمات
جو فیما بین نواب اور بیگم کے ہین اونپر لحاظ
کامل ہوگا اور معاملہ اسطرح فیما بین اونکے طے
کرایا جائیگا جو عقائد انصاف اور عدل ابد دوامی
پر پیش ہوگا ۔

اور تصدیق اسکی کر سکتے ہین اور سابق خود بیگم صاحبہ سے اقبال اسکا کیا تھا اور اس حال و قبال کو بنام اہلکاران معتبرین سرکار مثل جیسکہ ہمی وغیرہ جانتے ہین اور اونکے کواغذ سے تفصیل ایسی جائداد کی حاصل ہوسکتی ہے اور اس جائداد کے لے لینے سے میرا نہایت نقصان متصور ہے خصوصاً ایسے وقت مین کہ جب مین متحمل ایک ذرہ بھی نقصان کا نہین ہوسکتا مجھے واپس ملے اور جو نفع اس جائداد کا اونکو وصول ہوا ہے وہ بھی واپس مجھے دیا جائے تاکہ میری نقصان کا معاوضہ ہو اور یہ امر مطابق اقرار بیگم صاحبہ کے ہے اور مین چاہتا ہون لارڈ گورنر جنرل بہادر حکم بنام ہنوبل ہنری ویسلی صاحب اوپر مراتب مندرجہ ذیل کے صادر فرماین —

میرے ملک کے مفرور کو پناہ نہ دی جائے بلکہ جب مین طلب کرون مجھے ملجائین ورنہ ملک سے خارج کیے جائین —

تمام جرمہ ہوا ایک دوسرے کے کیے جائینگے مگر رعایاے سرکارین جنکی نسبت کوئی جرمہ عائد ہوگا اونکو اختیار حاصل رہیگا کہ وہ ایک ملک سے دوسرے ملک مین بلا مزاحمت سفر کرین اور جہان چاہین آباد ہون

اگر کوئی متوسلین سرکار ہذا درخواست مستاجری

تمام بقایاے حال یا جو آیندہ باقی سرکار کے

علاقہ سپرد شدہ مین وی اوس سے تحریر لکھائی جاکر رہے گی اوسکے واسطے ایک میعاد مقرر کیجاے
کہ متاجری اوسکو اس شرط سے مل سکتی ہے اور تمام باقیدارون سے اقرار لکھالے جائین
اگر وہ ثابت کرے کہ وہ باقیدار سرکار نہین ہے کہ میعاد مقررہ مین باقی ادا کرین —

اکثر ہمارے عامل جنکی زمین علاقہ سپرد شدہ مین ہے وہ سرکار کے باقیدار ہین یا تو معتبری اوسکے ذمہ کے روپیہ کی سکو دیجاے اور یا عاملان مذکورین ہمارے سپرد کیے جائین تاکہ زر بقائی واجبی روسے بہ وصول کرکے اونکو رہا کرین اور جب وہ اپنا حساب کتاب جیسے طے کرلین بعد اوسکے مستر ویسلی صاحب کو اختیار ہے اونسے اپنا معاملہ جسطرح چاہین کرین —

کسی عامل نواب کے ساتھ علاقہ سپرد شدہ مین معاملہ نہین ہوا —

اکثر باغات اور دیگر جائداد سرکار کی اوس علاقے مین واقع ہے جو بابت مصارف فوج کے دیا گیا ہے اور جائداد مذکور مالگذاری سے جدا ہے جیسے مثلاً اب بنارس مین ایک جائداد میرے قبضے مین ہے مین چاہتا ہون کہ لارڈ صاحب حکم اس مضمون کا صادر فرمائین کہ اسطرح کی جائداد واقعہ علاقہ مذکور سپرد ہمارے آدمیون کے کیجاے ایک فہرست اس طرح کی جائداد اور باغات وغیرہ کی داخل کیجاے گی —

کوئی جائداد اس قسم کی جسکا ثبوت حسب اطمینان نواب وزیر لارڈ صاحب کو دینگے وہ البتہ اوسکے ملازمین کے سپرد کیجاے گی —

ہمن نے اطلاع معلومہ برا سطے مصارف احکام اسکے مطابق صادر ہونگے —
فوج کے صرف بہ نیت رضاجوئی لارڈ صاحب
سپرد کیے ہین اور یہ امر ہمکو مناسب معلوم ہوا
جب ویلسلی صاحب آئے ہمکو خوشی خاطر
اور تعمیل حکم لارڈ صاحب ضروری متصور ہوا
پس اب اس مضمون کے احکام جاری ہون
کہ کوئی شخص مساجد اور مقابر اور امام باڑہ وغیرہ
سے جو علاقہ سپرد شدہ مین واقع ہین متعرض
اور مزاحم نہون اور کوئی اونکو خراب اور مسمار
نکرے —

ایک وعدہ ہوا تھا کہ جو روپیہ الہ آباد کے اس حساب کے لیے کرنے کو حکم صادر ہوگا
گہاٹ پر کہدے گا وہ سرکار کو دیا جائے گا
عرصہ اب چار برس کا گذرتا ہے اور ہر چند
متواتر تحریرات اس بارہ مین صاحب رزیڈنٹ کو
بھیجی گئین مگر آج کی تاریخ تک کچھ نہین دیا گیا
اس سے ہمارا بڑا نقصان ہوتا ہے احکام صادر
ہون کہ حسب وعدہ روپیہ دیا جاے —

مسٹر ویلسلی صاحب نے وعدہ کیا تھا عہدنامہ مرسل ہو چکا ہے —
کہ عہدنامہ بھیجا جائیگا مگر اب تک نہیں پہنچا
نہین آیا لارڈ صاحب یا مسٹر ویلسلی صاحب کو
یاد دہی کرتا ہون کہ وہ بھیجدیا جاے —

نواب وزیر چاہتے ہین کہ اونکا فرزند گورنر جنرل بہادر مطالبت رائے اس کے کے
مرزا احمد علیخان وزیر دولت المقام کا ریاست تقرری مرزا احمد علیخان کو منظور کرتے ہین —

کے مقرر کیا جاوے۔

عنایات گورنر جنرل بہادر سے مجھے امید ہے
کہ گورنر جنرل بہادر میرے روبرو مراتب مذکورہ
بالا صاحب رزیڈنٹ کو تفہیم فرمائینگے اور حکم
دینگے کہ اوس مطابق کام کیا کرین اور لارڈ موصوف
یہ بھی حکم صاحب رزیڈنٹ کو دینگے کہ بعد اونکے
روانگی کے وہ میری روانگی کی نسبت کچھ تساہل
یا ہرج نکرینگے بلکہ امداد طیاری سامان سفر مین
کرینگے۔

حسب درخواست نواب وزیر کے احکام مراتب
مراتب بالا کی روبرو نواب کے صاحب رزیڈنٹ
کو دی گئی تاریخ ۲۴ ماہ فروری۔

اب نواب گورنر جنرل بہادر اون مراتب عامہ کا
بیان کرتے ہین جنکے مطابق رسم اتفاق اور مراسلات
فیما بین سرکارین کہ بعد ازین زیب اجرا پائیگا۔
از روے شرائط عہدنامہ جو فیما بین گورنمنٹ
انگریزی اور نواب وزیر کے جو تاریخ ۱۰ ماہ نومبر
سنہ کے قرار پایا ہے نواب وزیر کی حکومت
کلیۃ درمیان علاقہ باقیماندہ کے مقرر ہوئی ہے
اور اوسکے اپنے اہلکار اور ملازم کارروا رہینگے
اور گورنمنٹ انگریزی وعدہ کرتے ہین کہ وہ نواب
کی حکومت اور اوسکے علاقہ باقیماندہ مین قائم کرادینگے
اور اوسکے اہلکاران کی معرفت انتظام ملک
کرادینگے اور گورنر جنرل بہادر اس سے ہرگز انحراف
نکرینگے نواب وزیر نے وعدہ کیا ہے کہ وہ اپنے
ملک باقیماندہ مین ایسا انتظام کریگا جس سے

بہبودی رعایا منظور ہوا اور جس سے حفاظت
جان و مال باشندگان ظہور مین آئے اور
یہ انتظام نواب وزیر کے اہلکاران اور رعایا مین
کی معرفت ہوگا۔

نواب وزیر نے یہ بھی وعدہ کیا ہے کہ
وہ ہمیشہ مطابق صلاح اور نصیحت افسران بہادر
کمپنی کے کارروائی کرینگے۔

اسواسطے بیچ قائم کرنے انتظام نیک
درمیان علاقہ باقیماندہ کے اور نیز بیچ تمام
امور متعلقہ انتظام علاقہ مذکور اور عام کارروائی
اور انتظام کے نواب وزیر حسب صلاح گورنمنٹ
انگریزی کے اور مطابق اونکی نصیحت کے کام کرینگے
یہ نصایح اور صلاح ہمیشہ نواب وزیر کو بطریق
صلاح دوستانہ اور اعتبار اور لحاظ باہمی کے
دیجائیگی جب کبھی کسی امر عظیم مین صلاح خاص
گورنر جنرل بہادر کی درکار ہوگی اور ضرورت وقت
ایسی ہوگی کہ اونکی تحریر پر برادران نواب وزیر کو
جلدی کرنی ہوگی تو گورنر جنرل صلاح جو
گورنمنٹ انگریزی کی اس بارہ مین ہوگی براہ
راست بذریعہ تحریر یا بذات خود دینگے۔

صاحب رزیڈنٹ مقیم لکھنؤ بطور وکیل
گورنمنٹ انگریزی رہے اور واسطے تحریرات
باہمی بیچ تمام مقدمات کے ہوگا۔

اسواسطے صاحب رزیڈنٹ بیچ عام طرز
کارروائی کے نواب وزیر کو صلاح جو گورنمنٹ
کی ہوگی بنام گورنر جنرل دیا کرینگے اور جس مقدمے
مین صاحب رزیڈنٹ صلاح دینگے وہ بطور صلاح
گورنر جنرل بہادر متصور ہوگی —

یہ صلاح صاحب رزیڈنٹ تمام مقدمات معمولی
مین حسب احکام عام یا خاص گورنر جنرل بہادر
کے دیا کرینگے —

صاحب رزیڈنٹ کو چاہیے کہ نواب کو صلاح
یکدلی اور یکجہتی سے دین اور کوشش تمام اتفاق
نواب کے ساتھہ اجراے کارمین کرین اور نواب
کے ساتھہ اتفاق کرکے اونکے اہلکاران کی
معرفت اون تدابیر کا اجرا کرائین جو بصلاح
گورنمنٹ انگریزی قرار پائے مین بیچ اون تعلقات
کے جنمین ضرورت اعانت گورنمنٹ انگریزی کی
یا امداد فوج انگریزی کی ہوگی اونمین حسب ضرورت
وقت اعانت اور امداد کیجاے گی —

صاحب رزیڈنٹ کو چاہیے کہ نواب وزیر
کی نسبت تمام امورمین بدرجہ غایت تعظیم اور
اتفاق اور لحاظ کے ساتھہ پیش آئین اور تمام
امورمین اوسکے ساتھہ دلی اتفاق اور دوستی
رکھین اور کوشش کرکے اوسکی حکومت کو قیام
اور استحکام دین —

صاحب رزیڈنٹ کو چاہیے کہ ہرگز کسی امر
متعلقہ علاقہ باقیماندہ مین بغیر اول مشورہ کرنے
نواب وزیر سے یا اوسکے اہلکاران سے دست اندازی
نہون اور صاحب رزیڈنٹ کو چاہیے کہ مشورے
مین نہایت رازداری کیا کرین اور جب تک کوئی
امر مشورے مین قرار نپاوے اوسوقت تک اوسکے
افشا نہونے مین جہد بلیغ رکھین۔

موجب ان عقائد کے گورنر جنرل بہادر کو
امید ہے کہ نواب وزیر موجب صلاح اور مشورے
صاحب رزیڈنٹ کے کام کرینگے اور چونکہ کوئی
امر وقت طلب یا مشکل فیابین گورنمنٹ انگریزی
اور نواب وزیر کے باقی نہین رہے اسواسطے
گورنر جنرل بہادر کو امید یقینی ہے کہ آیندہ کچھ
وقت اجرائے امور مین واقع نہوگی۔

دستخط ولیلی

مہر گورنر جنرل

دستخط این بی ریڈمیس
سکرٹری گورنمنٹ
سکرت اور پولیٹکل ڈیپارٹمنٹ

نمبر ۳۵

چونکہ تکرار اور نزاع فیابین رعایاے ہنوربل کمپنی اور رعایاے حکومت نواب وزیر کے
درباب حدود اونکے دیہات کے اور قبضہ زمین دریا برامد اور جزائر کے جو دریاے سرحدی

ممالک سرکارین مین پیدا ہوتے ہین واقع ہوتی ہے لہذا بنظر فیصلہ کرے اور رفع کرنے ایسی تکرار اور نزاع کے حال اور استقبال مین یہ عہدنامہ فیما بین نواب وزیر الممالک یمین الدولہ ناظم الملک سعادت علیخان بہادر مبارز جنگ اور اوسکے ورثا اور جانشین کے اور میجر جان بیلی صاحب رزیڈنٹ لکھنؤ باختیارات عطیہ منجانب رابٹ ہنوربل گلبرت لارڈ مینو کے جو شاہنشاہ انگلستان کا ایک موسٹ ہنوربل پریوی کونسل مین سے ہین اور گورنر جنرل خام ممالک ہندوستان منجانب ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کے ہین اور اونکے ورثا اور جانشینون کے قرار پائے

شرط اول

ہر ایک جزیرہ یا قطعۂ زمین جو بآخر سنہ ۱۲۱۵ فصلی تعلق علاقہ سپردشدہ سے رکھتے ہونگے گورنمنٹ انگریزی سے متعلق رہین اور ہر ایک جزیرہ یا قطعۂ زمین جو تعلق علاقہ باقیماندہ سے رکھتے ہونگے وہ متعلق وزیر کے رہینگے کوئی جزیرہ جو در اصل کسی علاقہ سے متعلق ہوگا اور طغیانی دریا سے غرقی مین آئیگا اور بعد فرو ہونے طغیانی کے پھر ظاہر ہوگا وہ اوسی علاقے سے متعلق تصور کیا جائیگا جس سے وہ در اصل تعلق رکھتا تھا گو اوسکی ہئیت تبدیل ہوگئی ہو اور تمام جزائر اور قطعات زمین جو سرحد پر ہونگے اور جو جسکے متعلق وقت مذکورہ بالا نہین ہونگے اوسی کے متعلق تصور کیے جائینگے

شرط دوم

اگر کوئی دریا یا بندی سرحد علاقجات سرکارین پر واقع ہوگی اور اپنی جگہ چھوڑدیگی اور جسکی حدمین وہ مدین یا بہاؤ سے پیدا ہوگی وہ زمین اوسی سرکار کی تصور کی جاے گی جسکا علاقہ اوس کنارے پر ہوگا جس سے دریا دور ہوگیا ہوگا گو کیسا ہی نقصان اوس سرکار کا ہو جسکے علاقہ مین دریا چلا گیا ہو

شرط سوم

تمام جزائر جو دریاے سرحدمین پیدا ہونگے یا سنہ ۱۲۱۵ فصلی سے پیدا ہوے ہین وہ اوسی سرکار کے متعلق تصور کیے جائینگے جسکے علاقہ سے دریا اون جزائر تک پایاب ہوگا اور اگر دریا دونون طرف یکسان ہوگا تو وہ اوس سرکار کے تصور ہونگے جنکے علاقے سے کہین وہ کسی مقام پر شامل یا نزدیک ہونگے

شرط چہارم

درحالیکہ آیندہ دریا سے سرحدی کی دھار تبدیل ہوجاے یعنی اگر دھار دریاے مذکور کی دونون جانب جزیرہ کے سابق عمیق تھی اب پایاب ہوگئی ہو اور دوسری جانب عمیق رہے تو اس حالت مین حق اوسی سرکار کا جزیرہ مذکور پر پہونچے گا جسکے علاقے کی جانب دریا پایاب ہوگیا ہوگا اور یہی قاعدہ درباب شمول اور نزدیکی جزیرہ کے مرعی رہے گا یعنی جسکے علاقہ کے شامل یا نزدیک ہوجاے گا اوسکا استحقاق پہونچیگا اور چونکہ تحقیق کرنا عمق یا فاصلہ کنارہ دریا کا جزیرہ دریا برآمدہ سے مقتضی اسکا ہے کہ کوئی وقت واسطے دریافت اس حال کے معین ہو لہذا فریقین منظور کرتے ہین اور وعدہ کرتے ہین کہ وقت تحقیقات اور تشفیہ ایسے امور کا شروع فصل ربیع قرار دیا جاے۔

شرط پنجم

اگر کسی وقت مین درحالیکہ دریاے سرحدی بہت پیچ کھاکر روان ہوتا ہو اور اس پیچ کے سبب کہین زمین بیاعث بالکل ترک کرنے کنارے کے برامد ہو تو یہ زمین کلیتہً اوسی سرکار کی تصور کیجاے گی جسکے علاقے مین یہ زمین شامل ہوگئی ہوگی گو کسیقدر نقصان فریق ثانی کا اس سے متصور ہو۔

شرط ششم

جو کچھ شرائط مذکورہ بالا مین منظور ہوا ہے وہ صرف اس نظر سے ہوا ہے کہ آئندہ اور تنازعات آیندہ درباب اوس قسم کی زمین کے جسکا ذکر شرائط مذکورہ مین ہے نہ ہون اور کچھ تعلق حقوق زمیداری سے نہین رکھتا۔

شرط ہفتم

یہ عہدنامہ سات شرائط کا بمقام لکھنؤ بتاریخ ۱۴ ماہ جنوری سنہ ۱۸۱۲ع مطابق ۲۸ ماہ ذیحجہ سنہ ۱۲۲۶ھ کے قرار پایا اور میجر جان بلی صاحب رزیڈنٹ نے ایک نقل اوسکی فارسی اور انگریزی مین کرکے مہری اور دستخطی اپنی نواب وزیر کو دی اور اقرار کیا کہ عرصہ تین روز مین ایک نقل اوسکی مہری اور دستخطی رابٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر کی وہ اونکو دینگے پھر بعد نقل اونکی

دستخطی اور مہری واپس لیجائیگی۔

دستخط جان بیلی

رزیڈنٹ

مہر رزیڈنٹ

مہر سعادت علیخان

اس عہدنامہ کو گورنر جنرل بہادر نے باجلاس کونسل تصدیق اور منظور کیا

نمبر ۳۶

اقرارنامۂ نواب وزیر ملک اودھ مرقومہ ۱۲ ماہ جولائی سنہ ۱۸۱۴ء

دوستی اور اتفاق جو اسقدر استحکام اور خوشی الطبیعت سے فیمابین نواب وزیر الممالک یمین الدولہ ناظم الملک سعادت علیخان بہادر مبارز جنگ بہشت نصیب اور منورین کمپنی گورنمنٹ کے جاری اور قائم ہے اونکو ثابت اور سالم سمجھکر بلا عہد نئے تصور کرنا چاہیے اور تمام عہدنامجات اور اقرارنامجات مجایہ کلیتہً مشروط اور منظور نواب وزیر کے ہونگے اور ہم ظاہر کرتے ہین کہ ہم پابند شرائط اور اقرارنامجات مذکورہ کے رہینگے اور بفضل الٰہی شرائط اور عہدنامجات مذکور کی تعمیل تا یوم القیام ہوا کرے گی۔

مہر اور دستخط بتاریخ ۱۲ ماہ جولائی سنہ ۱۸۱۴ء مطابق ۲۲ رجب سنہ ۱۲۲۹ھ نواب رفیع الدولہ رفیع الملک غازی الدین حیدر خان بہادر شہامت جنگ نواب ملک اودھ ہوئے اور بدست خاص نواب نے بتاریخ مذکور دو نقل کرا کر عماد الدولہ افضل الملک میجر جان بیلی صاحب بہادر ایلچی ایم جنرل رزیڈنٹ دربار لکھنؤ کر دیے۔

دستخط جان بیلی

رزیڈنٹ

مہر

نقل اقرارنامہ بہوبیگم نواب وزیر ملک اودھ کے ساتھ بتاریخ ۳۰ ماہ اگست ۱۸۱۴ء ہوا

دوستی اور اتفاق جو استقدر استحکام اور خوشی طبیعت کے ساتھ فیما بین نواب وزیر الممالک یمین الدولہ ناظم الملک سعادت علیخان بہادر مبارز جنگ مرحوم اور گورنمنٹ ہنوربل کمپنی کے جاری رہی ہے اسیطرح اور اسی استحکام سے بلاد غدغہ فیما بین فرزند و جانشین نواب مرحوم نواب رفعت الدولہ رفیع الملک نمازی الدین حیدر خان بہادر شہامت جنگ اور ہنوربل کمپنی کے جاری رہینگی اور عہدنامجات اور اقرارنامجات جو فیما بین نواب وزیر مرحوم اور گورنمنٹ ہنوربل کمپنی کے قائم ہوے ہین وہ سب حرفاً حرفاً جاری اور قائم رہینگے اور رابٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر منجانب ہنوربل کمپنی ظاہر کرتے ہین کہ گورنمنٹ انگریزی عہود اور شرائط مذکور کو اپنے اوپر فرض تصور کرتے ہین اور عہود و شرائط مذکور تا یوم القیام قائم اور جاری رہینگے

پھر اور دستخط رابٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر بمقام مونگیر واقع صوبہ بنگالہ بتاریخ ۳۰ ماہ اگست ۱۸۱۴ء کے دی گئی۔

دستخط میرا	مہر
حسب الحکم گورنر جنرل بہادر	
دستخط جاج سونٹن	
پرانوسیٹ سکرٹری گورنر جنرل	

نمبر ۳۷

مہر بیگم	
گواہان	
مہر بوبو سدہ بچن	
مہر داراب علیخان	

یہ عہدنامہ دیانت نامہ نواب بہوبیگم دختر معتمن الدولہ اسحاق خان مرحوم زوجہ نواب شجاع الدولہ مرحوم و والدہ نواب آصف الدولہ مرحوم بنام گورنمنٹ ہنوربل کمپنی جسکا وعدہ بابت حفاظت اور تعینات

نواب مسطورہ اور اوسکے عزیز اور لواحقان کے بدین مضمون مدت سے قائم ہے یعنی
میری جاگیر مکانات جائداد اور اسباب ہر قسم کا تا حین حیات میرے میرے قبضہ اختیار مین
رہیگا اور مجھے ہی صرف اختیار اوسے صرف کرنے کا بیچ پرورش اور پرداخت اوسکے جو
میرے عزیز ہین اور میرے وابستہ و رشتہ دار و خواجہ سرا و خدمہ وغیرہ ہین حاصل رہیگا جس طرح
مجھے مناسب معلوم ہوا اوسطرح اوسکو صرف مین لاؤن مگر بخیال اسکے کہ زندگی چندروزہ ہے اور
بنظر اسکے کہ آیندہ کا بندوبست تا ہونے حی القائم اور صحیح الغسن من العقل ضرور لہذا مین تمام جائداد
و اسباب نقد و جنس ظروف و جواہرات وغیرہ جو اب میرے قبضے مین ہین بتعدادی و تعینی تراکی
روپیہ موجب بند علحدہ مہری و دستخطی میرے حوالہ بطور امانت گورنمنٹ ہوربل کمپنی کے کرتی ہون
اور جو بعد اسکے تا ایام زندگی میرے پاس جمع ہوگا اوسکا بھی اختیار گورنمنٹ مذکور کو دیتی ہون
اس غرض اور نیت سے کہ ایلچی گورنمنٹ مذکور بنظر دوستی قدیمہ جو اونھون نے نسبت میرے
میرے حین حیات مین مرعی رکھی ہے وہ میرے بعد بھی مرعی رکھکر محافظ میرے اور تمام
لوگون کے ہونگے جو میرے عزیز اور برادر یا ہمیشہ زادہ اور رشتہ دار اور خواجہ سرا اور متوسلین مین
اور اونکی جاگیرات اور تنخواہ نقد ہی فردا فردا کبھی اور اونکے ورثا کی میرے ذاتی روپیہ کی آمدنی
سے قائم اور جاری رکھینگے اور بقدر جسقدر مین نے علحدہ فرد منسلکہ مہری مین درج کی ہے تا کہ
اس ذریعہ سے اونکو مستغنی الاحتیاج رکھین۔

ماوراء اسکے گورنمنٹ انگلشیہ میرے رشتہ داران اور متوسلان مذکورین کی حفاظت بخلاف
ظلم و زیادتی غیر کرینگے اور اونکی اعانت بیچ قبضہ اون مکانات اور باغات اور بازار اور دوکان وغیرہ
کی کرینگے جو میرے حین حیات مین اونکے قبضے مین ہونگے اور اسکا بھی لحاظ رکھینگے جو کوئی
شخص اونکو یا اونکے ورثا کو تکلیف اونکے مقبوضات کی نسبت ندین اور چونکہ میرے ایماندار ملازم
و اراب علیخان ناظر نے اور دیگر ملازمین و خواجہ سرایان و متوسلان ہماری سرکار نے ہمکو اب تک
رضامند رکھا ہے امید آیندہ بھی تا حین حیات ہمارے ہمکو خوش اور رضامند رکھینگے لہذا ان
چاہتی ہون کہ اونسے کچھ مطالبہ نکیا جاوے اور نہ اونسے کچھ حساب کتاب لیا جاوے صرف یہ امر ہے
کہ بعد میرے فورا اونسے حسب الحکم میری تمام جائداد نقدی و اسباب مذکورہ بالا جواب میرے

قبضے مین ہے اور بعد ازین میرے پاس جمع ہوگا ہنوربل کمپنی کو دلوادین اور اس تمام جائداد وغیرہ کا حساب وہ بایمانداری دینگے۔

ماسوا ہر رقوم پرورش مندرجۂ فرد منسلکہ کے میرے ملازم داراب علیخان کو تین لاکھ روپیہ سکہ واسطے تعمیر میرے مقبرے کے اور ایک لاکھ روپیہ واسطے نذرانہ کربلا و نجف اشرف و دیگر مقامات متبرکہ کے دیا جائے اور اوسکے صرف مین اختیار اوسکا ہے اور چونکہ وہ ایماندار اور درست کردار ہے لہذا وہ روپیہ مذکور کو بیچ امور مذکورہ مین صرف کریگا اور واسطے صرف سالانہ مقبرہ مذکور کے نہات پرگنہ کچھم راٹھ جنکی آمدنی دس ہزار روپیہ سکہ ہے دیے جائین اور جو کچھ آمدنی مین بچے وہ صرف خیرات غربا اور صلحا [illegible] اونکے صرف مین آئے جو مقبرہ مذکور مین رہتے ہون تاکہ بہ تہ دل وہ وہان رہین۔

زر تنخواہ میرے عزیزان اور برادریا ہمشیرہ زادہ وخواجہ سرایان و بوبو وخدمہ و دیگر متوسلین وقت پر میری جاگیر کی آمدنی سے اور میری ذاتی جائداد کی آمدنی سے داراب علیخان کو دیا جائے اور وہ زر مذکور کو اونمین تقسیم کردیگا اور اوسکی سفارش اور بیانات نسبت اونکے جس قسم کی ہون اوس مطابق اونکا لحاظ کیا جاے اور بعد تمام کرنے اور دینے تنخواہ وغیرہ مذکورۂ بالا کے اور دینے رقوم مذکورۂ بالا کے جو کچھ فاضل میری جائداد مین سے نقد وجنس رہے اوسکا اختیار کل گورنمنٹ ہنوربل کمپنی کو ہے جو چاہین کرین اور جسطرح چاہین اوسے صرف مین لائین۔

مگر چونکہ چند میرے واسطہ دار و رشتہ دار جنکا ذکر فرد منسلکہ مین درج ہے قابض حال جاگیرات و نقدی وغیرہ عطیۂ سرکار غیر کے ہین اور یہ جاگیر وغیرہ اونکی وفات پر بخلاف رسم میری سرکار کے ضبط ہوجائیگی تو یہ امر گورنمنٹ انگریزی ہنوربل کمپنی پر فرض ہے کہ وہ بعد دینے تنخواہ وغیرہ مندرجۂ فرد بتفصیل کے اسقدر روپیہ اپنے خیر امکان مین رکھین کہ وہ کافی واسطے پرورش دوامی اون رشتہ داران اور واسطہ داران پس ماندگان کے ہو جنکی جاگیر وغیرہ بعد وفات ضبط ہوگی تاکہ کوئی میرے متوسلین وغیرہ مین سے محتاج ہو کر خوار نہو۔

مہر

بیگم

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جی بیلی

رزیڈنٹ

فرد مہری بہو بیگم اوس نقد و جنس کی جو خزانہ اور دیگر مقامات محل نواب بہو بیگم مین موجود ہے

مہر

سو لکہ

درمکان جواہر علیخان مرحوم

سو لکہ

نقد — اشرفی و طلا

لاکھ — سو لکہ
موہر عاشا

مکان — لاکھ
عدد امامیہ

نقد — اشرفی — طلا

اشرفی — عدد امامیہ

طلا — ۱ سو توڑہ
۲ مہر ۴ سیر

لاکھ — سو لکہ
موہر عاشا

مکان — لاکھ
عدد امامیہ

عدد لاکھ موہر

جو مہر جواہر علیخان مین جمع ہو کر بیچ مکان کلان متصل آبدارخانہ کے مقفل اور مہر بیگمی صاحبہ سے رکھا گیا

صد لکہ
صد حاشا

نقد — اشرفی و طلا

سو عدد لاکھ
عدد امامیہ

صد لاکھ
صد ماشا

نقد — اشرفی — طلا

سو عدد لاکھ — سو ماشا — ۱ سو توڑہ
۹ مہر ۴ سیر

صد عدد امامیہ — عدد لاکھ — موہر امامیہ

رقم جو بعد وفات جواہر علیخان کے جمع ہوئی

نقد — اشرفی وطلا

روپیہ سکہ حال — دفعہ ۲۲ — اشرفی — طلا

سکہ — سکہ — سکہ

۱۳ — ۱۴ — ۱۵ — ۱۶

دفعہ ۲۲ — کوڑا وسکا روپیہ — ۱۲ — ۱۱ — ۱۰

۲۲ — ۷ — ۸ — ۹

مقامات خزن جمع حال — واضح ہو کہ یہ روپیہ صندوقون مین رکھکر فرش مکانات مین غار کرکے دفن کیا گیا ہے اور اوپر پھر فرش بنا دیا گیا ہے تاکہ نشان دفینہ معلوم نہو فقط

دستخط جی بی صاحب بہادر

اشرفی در روپیہ توشہ خانہ — کمرہ خرد متصل کچہری جدید — بمکان کچہری قدیم — ایک کمرہ خرد مکان مین

بارہ دری مین — کوڑا اوسکا روپیہ — اشرفی وطلا وسکہ وکلدار روپیہ — اشرفی وسکہ وکوڑا روپیہ

۸ — ۳ — ۱۵ — ۰۹

مقامات مخزن محل بیگم صاحبہ معروف موتی محل

کمرہ متصل خوابگاہ بیگم صاحبہ بمکان توشہ خانہ بمکان چینی خانہ طرف طلائی

جواہرات جواہرات ونقرہ وشیشہ آلات

واضح ہو کہ ان مقامات مین سب نقد و جواہرات وغیرہ کی قیمت تخمیناً چھہ لاکھہ روپیہ کے ہے

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جی بیلی

رزیڈنٹ

فرد قوالبض داراب علیخان موصولہ ۲۵ ماہ جولائی ۱۸۱۳ عیسوی

مہر مہر

داراب علیخان گواہان بوبو سدہ بچن

مہر میر امیر حیدر

چونکہ میجر جان بیلی صاحب رزیڈنٹ نے آج کی تاریخ نواب بہو بیگم کے پاس آکر اونکے ہاتھہ سے فرد جمع خزانہ تفصیلی چوسٹھہ لاکھہ روپیہ کی حاصل کی اور یہ بھی بیگم صاحبہ نے اوسکو اطلاع دی کہ سوائے رقوم مذکورہ بالا کے اونکے پاس ایک لاکھہ روپیہ نقد اور پانچ لاکھہ روپیہ کا جواہرات وغیرہ اونکے مکانات مذکورہ بالا مین موجود ہے مین اسواسطے جسکا ذکر اسمین ہے اقرار کرتا ہون اور وعدہ کرتا ہون بیچ مقابلہ میرے بہو بیگم صاحبہ موجودہ کے کہ تمام روپیہ مذکورہ بالا ستر لاکھہ نقد و جواہرات حسب فرد بالا مع تمام نقد و جنس کا جو بعد ازین تا وفات بہو بیگم صاحبہ جمع ہوگا حساب صحیح داخل کیا جائیگا بقید وقت اور گواہی اس امر کے مین یہ اقرارنامہ قوالبض بتاریخ ۲۵ ماہ رجب سنہ ۱۲۲۸ھ لکھدیا۔

ترجمہ صحیح ہے

دستخطی جی بلی
رزیڈنٹ

فرد مفصل تنخواہ ماہواری رشتہ داران و وابستگان و خواجہ سرایان و ملازمان و متوسلان و غلامان نواب امت الزہرا بنت اسحاق خان مرحوم و تفصیل دیگر اخراجات جو لوگون کو واسطے امور مشرحہ فرد کے واسطے دوام کے دیے جائینگے اصل و سود جائداد سے حسب مراتب مندرجۂ امانت نامۂ مہری مرقومہ ۲۶ ماہ رجب ۱۲۲۸ھ مطابق ۲۵ جولائی ۱۸۱۳ء بنام گورنمنٹ ہنوربل کمپنی اور یہ تنخواہ وغیرہ علاوہ اون پنشن کے ہے کہ قدیم سے گورنمنٹ وزیر کی طرف سے اکثر لواحقان خاص محل اور خاندان مرزا علیخان اور سالار جنگ اور سالار جنگ کے تیمون میٹون کو یعنی مرزا قاسم علیخان اور اکبر علیخان اور اصغر علیخان کو ملتی ہے۔

کل دو لاکھ چھیانوے ہزار نوسو چھتر روپیہ سالانہ یا چوبیس ہزار سات سو اڑتالیس روپیہ ماہواری ہوا۔

مہر	گواہان	مہر	بہ بوسہ دستخط
بیگم		مہر	نواب علیخان

بنام بی بی لطف النسا و دیگر سولہ نفر مبلغ دس ہزار نوسو روپیہ ماہوارے۔

بی بی لطف النسا۔	۔۔۔ حاجہ
مرزا محمد تقی خان شوہرش۔	۔۔۔ حاجہ
مرزا حیدر پسرش۔	۔۔۔
فاطمہ بیگم دخترش۔	۔۔۔
مرزا شاہ میر داماد ش و ولد مرزا نصیر۔	۔۔۔ حاجہ
مہولا بیگم دختر مرزا نصیر۔	۔۔۔ حاجہ

اولاد دیگران مرزا تقی و مرزا نصیر

نواب مرزا — ماهر
نواب بی بی — ماهر
عباس مرزا — ماهر
نادر مرزا — ماهر
صاحب مرزا — ماهر
حضرت بیگم — ماهر
نواب بهادر — ماهر
جعفری بیگم — ماهر
عجایب — ماهر
سیان جسنو — ماهر

عیال —

بنام مرزا قاسم علیخان عیزه سات نفر برادر با همشیره زاده امرا یک همشیره زاده سمت سیاه

قاسم علیخان — اسپ
مرزا اکبر علیخان — اسپ
مرزا اصغر علیخان — اسپ
مرزا چوهر — ماهر
مرزا مهتر — ماهر
مرزا عباس — ماهر
مرزا سلطان علیخان — ماهر
جانی خانم صاحبه — ماهر سیاه

محمدی بیگم زوجه مرزا جعفر علی ولد مرزا علی احمد
نبیره مرزا اکبر علیخان صاحب — ماهر سیاه

بنام بوبو سدہ بچن وغیرہ چار نفر مبلغ چار سو پچاس روپیہ

بوبو سدہ بچن —	۱۸۰
بوبو الماس کنور —	۹۰
بی بی فیض النسا —	۸۰
مبارک النسا —	۸۰

——— ۴۵۰

بنام محمد داراب علیخان وغیرہ مبلغ نو ہزار آٹھ سو اٹھاون روپیہ

داراب علیخان کہ میرا ایماندار اور فرمانبردار ملازم ہے
اور جسنے مجھے اپنی خدمت گزاری سے رضامند رکھا ہے
جاگیر سے نہ دکھا واقع جاگیر سلون با چار ہزار روپیہ نقد ماہوار سنہ

امیر النسا بیگم —	۱۸۰
بنو صاحبہ —	۹۰
میر محمد علی واحد علی —	۸۰
میان طرب —	۴۰
میان محبوب کلان —	۴۰
میان خوش چشم —	۴۰
میان سعادت —	۴۰
میان بشارت —	۴۰
میان دلاور —	۴۰
میان دولت —	۴۰
میان محبوب خورد —	۴۰
میان بختاور —	۴۰
میان تاج —	۴۰

میان نشاط —	۵
میان معقول —	۵
میان یعقوب —	۵
میان منظور —	۵
میان خورشید —	۵
میان بشیر —	۵
میان الماس —	۵
میان ذوالفقار —	۵
میان فرحت —	۵
میان شوکت —	۵
سیدی محبوب کلان —	۵
میان حسین —	۵
میان تمکین —	۵
قنبر —	۵
عقلمند —	۵
میان عنبر —	۵
میان نسیم —	۵
بنگرو —	۵
بلال —	۵
لطافت —	۵
سیدی محبوب خرد —	۵
سلطان علیخان —	۱۰
سلطان خرد —	۵

میر جان کلان — سے

خواصان و خدام — صد نفر فی صد — نماز

— صد نفر فی صد — [illegible]

دو صد سپاہیان پیر و جوان و غیرہ فی صد — ہزار

میر جان خرد — سے

امام علی — صد

نذر علی — سے

جعفر علی — سے

ہدایت حسین — سے

عابد علی — سے

بندہ علی — سے

مہر بی حسن — سے

پناہ علی وکیل — ہزار

منشی سبحان علی — ہزار

سید تراب علی — ہزار

مرزا کوچک — پانصد

بی بی خیر النسا — لعہ

خرد عزت النسا — لعہ

لعہ لاکھ سے

کل روپیہ یعنی لاکھ سے

دارا راب علیخان کو واسطے تعمیر میرے مدفن کے دیے جائیں — سے لک روپیہ

دارا راب علیخان کو واسطے نذرانہ کربلا و نجف اشرف و دیگر مقامات متبرکہ — لک روپیہ

دارا راب علیخان کو واسطے مصارف سالانہ مقبرہ مذکور و تیمار گنبد و تجہیز و تکفین — عہ لاکھ روپیہ

تنخواہ خاندان برادران سیرے نواب مرزا علیخان اور نواب سالار جنگ کے ویسی ہی رہے گی جیسے عہد نواب آصف الدولہ مین تھی اور گورنمنٹ انگریزی اونکی رعایت اور اعانت ہر موقع پر کیا کریگی اور اگر آیندہ بعد مرگ قابضان حال کے تنخواہ مذکور یا جزو تنخواہ اونکی وزیر ضبط کریگی تو گورنمنٹ انگریزی بموجب درخواست مندرجہ امانت نامہ کے اوسکی نسبت عمل کریگی یعنی میری جاگیر کی آمدنی مین سے یا میری جایداد مین سے جواد نکے سپرد ہوگی تنخواہ معقول اونکی مقرر کردیگی

تنخواہ مرزا قاسم علیخان کی بھی اوسی حال پر رہے گی جیسے عہد نواب آصف الدولہ مین تھی اور گورنمنٹ انگریزی اوسکی بھی اعانت ہر موقع پر میرے سبب اور حسب درخواست میرے کیا کریگی اور اگر آیندہ بعد وفات مرزا قاسم علیخان کے وزیر اوسکی تنخواہ کل یا جزو تنخواہ ضبط کرے تو گورنمنٹ انگریزی بموجب تحریر امانت نامہ کے عمل کریگی یعنی اونکے ورثا کی تنخواہ معقول میری جاگیر یا جایداد امانت سے دیا کریگی —

تنخواہ خاص محل کی محال گونڈا سے مثل سابق ملا کرے گی اور اہلکاران محال مذکور بموجب فرومنسلکہ تنخواہ دیا کرینگے اور اگر آیندہ کل یا جزو تنخواہ لطف النسا اور مرزا محمد تقی خان اور مرزا الصغیر یا اونکی اولاد کی وزیر ضبط کرے تو گورنمنٹ انگریزی بموجب تحریر امانت نامہ کے عمل کرے گی یعنی میری جاگیر یا جایداد امانت کی آمدنی سے اونکی تنخواہ معقول دیگی —

تنخواہ اولاد مرزا جمعہ کی بعد وفات میرے مثل سابق جاری رہے گی اور اگر ضبط ہوجائین تو گورنمنٹ انگریزی اونکو واسطے گذارہ معقول کے میری جاگیر یا جایداد امانت کی آمدنی سے مقرر کردیگی —

تنخواہ ماہواری جو ظفر الدولہ مرحوم کی بالعوض جاگیر کے مقرر ہوئی تھی اوسکی اولاد اور متوسلین کو دیجائیگی ورنہ گورنمنٹ انگریزی تنخواہ معقول اونکے واسطے میری جاگیر یا جایداد امانت کی آمدنی سے دیگی — المرقوم ۲۶ ماہ رجب ۱۲۲۸ھ

مہر

بیگم

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جی بیلی رزیڈنٹ

مہر پنشن خاص محل ادائی محال گونڈہ

	ماہواری	سالانہ
آغا تقی خان —	اسی	نوے
لطف النسا بیگم	اسی	
ذات خاص مرزا حیب پسر	اسی	چار
فاطمہ بیگم دختر	—	—
	اسی	سی
آغا غیاث —	چار	سی
آغا نصیر —	اسی	نوے
آغا مجو —	ساٹھ	سو بیس
خیر النسا —	سو	سات سو
مرزا جعفر حکیم —	بارہ سو	چودہ سو
واسطہ داران وغیرہ مرزا اعلی و مرزا جعفر حکیم —	پانچ سو بارہ	اسی
بندی بیگم —	اسی	نو سو
امینا بیگم —	اسی	نو سو
بیگم صاحبہ —	ساٹھ	سات سو
نوگل صاحبہ —	ستر	آٹھ سو
بخشی خانم —	ساٹھ	سات سو
انجم النسا —	ساٹھ	سات سو
صابرہ خانم —	ساٹھ	سات سو
عمدہ بیگم —	نوے	چودہ سو

	ماہواری	سالانہ
قدسیہ بیگم —	ماہ	اشرفی
مسیتی بیگم —	ماہ	اشرفی
سنگی بیگم —	ماہ	اشرفی
جنتی بیگم —	ماہ	اشرفی
والدہ حسن علیخان —	ماہ	اشرفی
متوسلان بی بی ساہ —	ماہ	اشرفی
بیوگان مرزا جعفر —	ماہ	سالانہ
بیگم صاحبہ —	اشرفی	مدعا
امامی بیگم —	ماہ	اشرفی
فاطمہ بیگم —	ماہ	اشرفی
ہینگا بیگم —	اشرفی	اشرفی
حسن علیخان —	ماہ	سالانہ
پسران ایضاً —	ماہ	سالانہ
مرزا اعزاز —	ماہ	سالانہ
مرزا [illegible] —	ماہ	غلہ
محمد علیخان —	ماہ	اشرفی
مرزا ابوطالب —	ماہ	سالانہ
مرزا بزرگ —	ماہ	اشرفی
مرزا حسین الدین حیدر —	ماہ	سالانہ
محرم علیخان —	ماہ	اشرفی
مرزا ابراہیم —	ماہ	سالانہ
عباس قلی خان —	ماہ	اشرفی

	ماہواری	سالانہ
میان بسنت —	۴	۴۸
میان نوروز —	۴	۴۸
میان محبت —	۴	۴۸
میان حیدر علی —	۳	۳۶
میان بہادر علی —	۲	۲۴
ہرسکھ رائے متصدی —	۱	۱۲
مرزا روشن علی موذن —	۱	۱۲
میر مرتضی حکیم —	۱	۱۲
خواص پورہ —	۱۶	۱۹۲

مہر

داراب علیخانا ترجمہ صحیح ہے

دستخط ہی ولسن

رزیڈنٹ

نمبر ۵

بنام نواب بہوبیگم المرقوم ۲۹ ماہ اکتوبر ۱۸۱۳ء

۱ میرے پاس آپکا خریطہ کہ بنام ارل منٹو صاحب گورنر جنرل سابق تھا اور جسمین سجوالہ نتیجہ گفتگو میجر ہلی صاحب جب وہ فیض آباد واسطے حاصل کرنے آپ کی احکام کے گیا تھا پہونچا اور میجر ہلی صاحب نے بھی مطلب گفتگو جو بہنگام ملاقات فیمابین آپ کے اور انکے بمقام فیض آباد بمیان آئے تھے تحریر کیا ہے۔

۲ جو تدابیر آپ نے واسطے حاصل کرنے اطمینان کے درباب تعمیل ہونے آپ کے مطالب دلی نسبت آپ کے واسطہ داران ومتوسلان کے کین وہ لائق دال ہونے کے اوپر آپ کی ہوشیاری اور تیز فہمی کے ہین اور وہ باعث تزاید شہرت دانائی وخداترسی آپکی ہونگی

اور میری رائے مین وہ وسیلہ کلیتہً تعمیل ہونے آپ کے ارادہ دلی کی ہون کی مین یہ آپ سے مخفی نہین رکھتا کہ مجھے زیادہ تر اعتبار اس بارہ مین ہوتا اگر آپ یہ مناسب تصور کرتے کہ اوسقدر روپیہ بلا توقف سپرد گورنمنٹ انگریزی کے ہو جائے جسقدر کافی اوس مراد کیواسطے ہو اور یہ ہی میجر بیلی صاحب سفیر بھی آپ سے عرض کیا ہے آپ بہرحال اطمینان رکھین کہ گورنمنٹ انگریزی جو اعتبار آپ نے اوسپر رکھا ہے اوسمین ہرگز تفاوت نکریگی اور یہ بھی آپ کو اطمینان رہے کہ وہ ہر امر مین آپ کی نیکنامی اور شہرت کو مدنظر رکھیگی اور رفاہ اور امنیت اون لوگون کی ملحوظ رکھیگی جو خوش نصیبی اپنی سے مورد الطاف اور پرورش آپکے ہوے

واسطے زیادہ تر اطمینان آپکے مین ایک مسودہ اقرارنامہ بھیجتا ہون میجر بیلی صاحب زیدت لکھنو آپ کو دینگے اوسمین بتصدیق اور منظوری گورنمنٹ انگریزی کی نسبت صرف کرنے جائداد ذاتی آپ کے جو فرد مہری آپکی اور مصدقہ بگواہی داراب علیخان اور بوبوسدہ بچن کے مین درج ہے تحریر ہے۔

۳ آپ کو معلوم ہے کہ درباب عطاے دیہات پرگنہ پچھم راٹ کے رضامندی وزیر کی حاصل ہونی چاہیے اور اگرچہ اسمین شک نہین کہ نواب وزیر فوراً آپ کی مرضی کے موافق اپنی رضامندی ظاہر کریگا اور خصوصاً ایسے امر مین کہ جسمین رضامندی آپ کی اور نیکنامی اونکی متصور ہو مگر یہ آپ پر بھی روشن ہے کہ گورنمنٹ انگریزی صرف اسقدر وعدہ کر سکتی ہے کہ وہ بکوشش تمام رضامندی وزیر نسبت تجویز دلی آپ کے حاصل کردیگی لہذا مین نے میجر بیلی صاحب کو ہدایت کی ہے کہ وہ موقع سے رضامندی اونکی حاصل کردین اور مجھے شک اس امر مین نہین ہے کہ وہ بہت جلد اس بارہ مین آپ کو حسب مرضی آپ کے طے کرکے تحریر کرینگے جس سے آپ کی خوشنودی ہوگی۔

۴ مین چاہتا ہون کہ آپ اطمینان کلی نسبت ارتباط وافق اور اتحاد صادق گورنمنٹ انگریزی کے رکھینگے اور آپ اعتبار رکھین کہ وہ ہمیشہ آپ کی بہبودی اور آسایش کی فکر اور خیال رکھتے ہین۔

مسودہ اقرارنامہ جو نواب بہو بیگم صاحبہ کے پاس بھیجا گیا تھا

نواب بہو بیگم صاحبہ نے بذریعہ ایک تحریر کے جسپر اونکی مہر ہوئی ہے اور گواہی گواہان بھی ہوئی ہے اپنا ارادہ ظاہر کیا ہے کہ وہ تمام جایداد ذاتی اپنی اس مراد سے حوالہ گورنمنٹ انگریزی کے کرینگی اور گورنمنٹ مذکور پرورش اونکے واسطہ داران اور متوسلین کی حسب تعداد اور طریق مندرجہ تحریر ثانی کے جسپر بھی مہر اور گواہی موجود ہے کریگی اور جو جو مصارف اوسمین درج ہین اونکی آمدنی جائداد مذکور اونکی معرفت صرف ہوا ورنہ ماورا اسکے نواب بہو بیگم صاحبہ نے صاحب رزیڈنٹ لکھنو کو ایک فرد مفصل مہری اپنی تمام روپیہ اور جواہرات وغیرہ کی دی ہے اور اوسمین مقامات مخزن بھی جہان وہ دفن ہین نشان دیے گئے ہین گورنر جنرل بہادر بذریعہ اس تحریر کے صرف جائداد ذاتی نواب صاحبہ حسب تحریر کواغذ مذکورہ بالا منظور کرتے ہین اور اقرار کرتے ہین کہ جب جائداد مذکور حوالہ ہوگی تو تمام ہدایات نواب صاحبہ کے نسبت اونکی وابستگان اور متوسلین کے تعمیل ہوگی اور درباب دیگر امور مندرجہ کواغذ مذکورہ بالا کے جسقدر گورنمنٹ انگریزی سے متعلق ہوگا اوسقدر تعمیل فوراً اور بلاکم وکاست ہوگی اور گورنر جنرل بہادر بھی وعدہ کرتے ہین کہ وہ کوشش بلیغ بیچ حاصل کرنے رضامندی نواب وزیر کے درباب دینے دیہات پرگنہ پچھم رات جمعی دس ہزار روپیہ کے بنام داراب علیخان حسب خواہش نواب صاحبہ کرینگے اور گورنر جنرل یہ بھی اقرار کرتے ہین کہ وہ اعانت اور حفاظت گورنمنٹ انگریزی کی نسبت واسطہ داران اور متوسلین نواب صاحبہ کے مرعی رکھکر اونکی اور اونکی اولاد کے نام اوسقدر پرورش بحال رکھینگے جسقدر نواب صاحبہ نے اونکے نام رکھی ہے۔

المرقوم ۲۹۔ ماہ اکتوبر ۱۸۱۳ء

نمبر ۲

بنام نواب رفعت الدولہ المرقوم ۱۹۔ ماہ جولائی ۱۸۱۴ عیسوی

عرصہ دراز گذرا کہ میرے نام احکام گورنمنٹ اس مضمون کے آئے تھے کہ مین غرض اونتیجہ گفتگو جو بروقت میرے فیض آباد جانے کے حسب استدعای نواب بہو بیگم صاحب

ماہ جولائی واگست بیان آئے تھے اونکے والد مرحوم کی اطلاع کے واسطے ارسال
کردن اسمین تاخیر اس وجہ سے ہوئی کہ اول تو اکثر کو اغذ رازداری و مطالب عظیم کی نقل
کرنی تھی اور ایسے کاغذ صرف اون لوگون کو نقل کرنے کو دیے جاتے ہین جو نہایت معتبر
ہوتے ہین اور ثانیاً باعث علالت طبیعت آپکے والد کے کیونکہ اوسوقت مین مین نے
مناسب ایسے کواغذ کا بھیجنا نہ سمجھا اور مین نے ایک خط بھی بنام نواب وزیر مرحوم جو بنیاد اس
تحریر کا تصور ہوسکتا ہے تیار کیا تھا اور ارادہ تھا کہ جو ۱۲ تاریخ ماہ حال واسطے ملاقات کے
مقرر ہوئی ہے اوس روز یہ کاغذ بھی دیا جاے —

جو کواغذ مین اب آپ کے پاس بھیجتا ہون اس طرح کے مفصل اور کامل ہین کہ میرے
کچھہ اور مطالب مندرجہ کے بارہ مین تشریح کرنی یا راے دینی ضرور نہین معلوم ہوتی اور جس
تفصیل کے بیان کرنے کا مجھے حکم گورنمنٹ ہوا ہے وہ بنظر اسکے کہ صرف نسبت اون امور
تحقیقات طلب کے ہے جو نواب وزیر مرحوم کی جانب سے استفسار ہوے تھے اور اونمین
کچھ غرض ہمارے گورنمنٹ کا اس تحریر مین نہین ہے لہذا اوسکو بروقت ملاقات منحصر
رکھا اگر اوسکی راے مین بھی کواغذ مرسلہ کے ملاحظہ سے ضرورت ایسی تفصیل کی باقی ہو —

غالب ہے کہ آپ کو بھی معلوم ہوگا کہ اصل ارادہ نواب بہو بیگم کا جو تحریر قیمتہ کے ذریعہ
سے مویسٹ نوبل گورنر جنرل مارکیوس ولسلی صاحب کے پاس معرفت کرنیل سکوٹ صاحب کے
مرسل ہوا تھا یہ ہے کہ تمام جائداد منقولہ وغیر منقولہ مع آمدنی جاگیر جسکو نواب صاحبہ بخشیدہ شوہر خود
نواب شجاع الدولہ اس قسم کی تصور کرتی ہین کہ وہ ہمیشہ معاف رہے گی اور کوئی اوسکو
ضبط نہین کرسکتا گورنمنٹ ہنوربل کمپنی کے حوالہ ہو اور گورنمنٹ مذکور کو اپنا وارث اور منصرم بنائے
درباب استحقاق بہو بیگم صاحبہ کے بیچ دینے اور گورنمنٹ ہنوربل کمپنی کے بیچ قبول
کرنے وراثت اور منصرمی بہو بیگم صاحبہ کے کچھ شک وشبہہ عقلی نہین ہے اور آپ اون وجوہ
عجیب کو منظور کرینگے جسکے باعث ہمارے گورنمنٹ کو ترغیب انکار کرنے ایسے عزت بخش
اور فائدہ بخش تحریر نواب بہو بیگم صاحبہ کے ہوے اور اگر ایسے امر کی تفہیم اوسکو دی گئی کہ جس سے
اسکا نفع اصلی متصور ہوا اور جس سے اونکے حقوق کی نسبت بیچ تکمیل تجویز صالح ورعایتی نسبت اوسکے

رشتہ داران اور متوسلین کے لحاظ رکھا جاے

آپ یہ بھی تصور کرین کہ یہ تمام مطالب میرے فیض آباد جانے سے حاصل ہوے جنکا ذکر کاغذ منسلکہ مین درج ہے اور وہ خوشی اب آپ کو ہوگی جسکا وعدہ مین نے آپ کے والد سے کیا تھا جب سے مجھے اجازت تحریر کرنے اون تجویزون کی ہوئی جو مین نے نواب بہو بیگم صاحبہ سے کی تھین اور جواب رابٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر نے باجلاس کونسل منظور کی ہین مجھے شک نہین کہ آپ بخوشی تمام اوس تجویز کو منظور کرینگے جو درباب مقبرہ نواب بہو بیگم صاحبہ کے درج ہے جب نواب صاحب برحمتی خدا اس جہان فانی سے انتقال کرینگے اور نسبت اوس شرط اقرار نامہ مہری نواب بہو بیگم صاحبہ کے اور نسبت دیگر شرائط کے جو درباب پرورش کی ہین اور جنکی نسبت آپکی طبیعت ذاتی سے مجھے غیر ممکن معلوم ہوتا ہے کہ آپ بعد وفات پرورش قائمان زیر پرورش لواحقان بیگم صاحبہ جو آپ کی سرکار سے اونکو ملتا ہے ضبط کر لینگے مجھے حکم نواب گورنر جنرل بہادر کا باجلاس کونسل یہ ہے کہ آپ جلد اون امور پر غور کرکے اپنی راے اور تجویز درباب اونکے بہت جلد تحریر کرین۔

چونکہ یہ کواغذ خاص قسم کے ہین جو مین اونکے پاس ارسال کرتا ہون اور نیز حسب درخواست نواب بہو بیگم صاحبہ جو ایک خط مین درج ہے مجھے شک نہین کہ آپ کو بھی دریافت ہوگا کہ اون کا مضمون بالفعل مشہور نہو اور آپ مضمون وصیت نامہ بہو بیگم صاحبہ کو اوسیقدر پوشیدہ رکھینگے جسقدر مین نے اب تک رکھا ہے۔

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط جی بیلی

رزیڈنٹ

منجانب نواب وزیر ــــ موصولہ ۴ ـ ماہ اگست سنہ ۱۸۱۴ ع

میرے پاس آپ کی چھٹی مرقومہ ۱۹ ـ ماہ گذشتہ مع ملفوفات کے پہونچی نہایت خوشی ہوئی آپنے لکھا ہے کہ آپکے پاس حکم ہیز ایکسیلنسی رابٹ ہنوربل گورنر جنرل کا پہونچا ہے کہ آپ مجھے معاملہ فیض آباد

وغیرہ سے اطلاع دین اور مین نے تمام کو اغذ مرسلہ نہایت غور اور خیال سے پڑہے
سچ تو یہ ہے کہ اس سرکار کا کبھی کوئی ایسا دوست صمیمی اور رفیق دلی نہ تھا اور نہ آیندہ ہوگا
جو ایسی بیغرضانہ و بے ریا دوستی رکھتا ہو جیسی گورنمنٹ ہنوربل کمپنی سے ہے جسنے بغیر لحاظ اپنے
فائدے کے اسقدر قیمتی جائداد کے لینے سے انکار کیا جو نواب بیگم صاحبہ اونکے نام کرتی
تھی اور یہ قرار دیا کہ وہ سب جائداد بعد ادا کرنے تنخواہ و سالانہ وغیرہ کے جو بیگم صاحبہ نے
صدق نیت سے اپنے رشتہ داران و متوسلان کے نام کیا ہے اور گورنمنٹ انگریزی نے
اوسکے ادا ہونے کا وعدہ کیا ہے مجکو دیجاے جو میرے دلپر اسکا اثر پیدا ہوا ہے اوسکے
بیان مین بطق قاصر ہے اور بے تامل مین نہایت خوشی اون تجویزون کو منظور کرتا ہون جو گورنر جنرل
بہادر نے درباب عطا کرنے دیہات پچھم رات کے واسطے مصارف مقبرہ بیگم صاحبہ کے اور
درباره دیگر اخراجات مندرجہ وصیت نامہ کے میرے تعین لکھے ہین بموجب اوسکے مین اس
تحریر کی رو سے اقرار کرتا ہون کہ جب بقضاے الہی میری جدہ امجدہ اس جہان فانی سے انتقال
کرے گی تو دیہات ضلع پچھم رات جمعی دس ہزار روپیہ سالانہ کے علیحدہ ہوکر واسطے مصارف مقبرہ
بیگم صاحبہ کے عطا کیے جاینگے اور ماورا اسکے تمام تنخواہات و زر پرورش جو رشتہ داران بیگم صاحبہ
کے نام ہے اور اب تک اونکو اس سرکار سے ملتا ہے وہ واسطے ہمیشہ کے اونکو اور اونکے
ورثا کے نام قائم اور جاری رہے گا اور کچھ کمی اوسمین نہوگی آپ کو اپنا دوست صمیمی اور خیرخواہ
تصور کرکے مین چاہتا ہون کہ آپ بلا توقف یہ سب مراتب واسطے خوشنودی نواب گورنر جنرل بہادر
کے اطلاع تحریر فرمائین —

ترجمہ صحیح ہے
دستخط جان بیلی
رزیڈنٹ

نمبر ۳۸

منجانب نواب وزیر —— موصولہ ۲۸ نومبر ۱۸۱۴ عیسوے

میری چٹھی مرقومہ پنجم ماہ ذی الحجہ مطابق ۱۹ ماہ حال مین مین نے آپ کے پاس فرد پنشن جو میرے خزانہ سے دیجائیگی بھیجی ہے اوسمین پنشن طیبہ بیگم امراو سکے رشتہ داران کی درج نہین ہے اب جو مین نے غور کیا تو مناسب معلوم ہوا کہ بموجب آپ کی تحریر کے طیبہ صاحبہ بھی شامل فرد ہونی مناسب ہے اور اب یہ بھی میری مرضی ہے کہ رمضان علیخان کی تنخواہ بھی اوسمین شامل ہو یہ سب شامل ہوکر بموجب فرد ملفوفہ مہری کے چھہ لاکھ اکیاون ہزار روپیہ سالانہ ہوتا ہے اسکی تعمیل کیجائیگی مین اسواسطے چاہتا ہون کہ آپ اس چٹھی کا مضمون اور فرد میرے عموی بزرگ یعنی رابٹ ہنوربل گورنر جنرل لارڈ میرا صاحب بہادر کے پاس بھیجدین اور درصورت منظوری لارڈ صاحب بہادر کے تنخواہ ماہانہ اشخاص مندرجہ فرد بعد ازین خزانۂ ہنوربل کمپنی سے شروع ماہ حال ذیحجہ ۱۲۲۹ ہجری مطابق ۱۴ ماہ نومبر ۱۸۱۴ع سے دیجاے اور اونکی رسید میرے پاس بھیجدی جاے اور میری فرد مہری سابق واپس ہو۔

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جان بیلی

رزیڈنٹ

فرد حساب پنشن ادائی ایک کرور آٹھہ لاکھہ پچاس ہزار روپیہ سے دیجائیگی جو روپیہ بطور قرض سودی فیصدی چھہ روپیہ سالانہ گورنمنٹ ہنوربل کمپنی کو دیا گیا ہے اور پنشن مذکور یکم ذیحجہ ۱۲۲۹ھ مطابق ۱۴ ماہ نومبر ۱۸۱۴ع سے شروع ہوگی اور سود ماہواری جسکا چون ہزار دوسو پچاس اور سالانہ چھہ لاکھہ اکیاون ہزار روپیہ ہونگے۔

نام پنشن داران	مقدار وزر پنشن ماہواری	مقدار وزر پنشن سالانہ
شاہزادہ مرزا سلیمان شکوہ	۔ ۔ ۔	۔ ۔ ۔
نواب شمس الدولہ مع خاندان و متوسلان		
تنخواہ سابق		
اضافہ		
لکھان		

نام پنشن داران	تعداد در پنشن ماهواری	تعداد در پنشن سالانه
متعلقان شمس النسا بیگم ۴۰ نفر	۴۰	۴۰
مرزا شهامت علیخان	۱	۱
مرزا امید و	۱	۱
خاندان مرزا علیخان مرحوم وسالار جنگ منها بابت تنخواه والد مرزا تقی و مظفر علیخان	۱۳۰ روپیه ۹ پائی	۱۳۰ روپیه
و مرزا اسمعیل و غیره بنو بیگم شمس النسا فرزانه خانم	۱۳۰ روپیه ۹ پائی	۱۳۰ روپیه
مرزا قاسم علیخان — تنخواه سابق	۱۱ روپیه ۶ پائی	۱۱ روپیه
اضافه	۵ روپیه ۶ پائی	۵ روپیه
اکبر علیخان و اصغر علیخان	۶	۶
طیبه بیگم — ۴ نفر تنخواه	۲ روپیه ۶ پائی	۲ روپیه
منهائیس خزانه	۲ روپیه ۶ پائی	۲ روپیه
مرزا رمضان علیخان	۱	۱
منهائیس خزانه	۱ روپیه	۱ روپیه
حسین علیخان و امد حیدر بیگ خان مرحوم ۲ نفر	۱	۱
متوسلان و متعلقان تحسین علیخان مرحوم ۱۰ نفر	۱۰	۱۰
میزان کل	۹ پائی	۹ پائی
فاضل	۱۵ روپیه ۳ پائی	۱۵ روپیه ۳ پائی
کل روپیه	۱۵ روپیه	۱۵ روپیه

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جی بیلی

رزیڈنٹ

مقام کرنال تاریخ ۲ ماہ جنوری ۱۸۱۵ء

بذریعہ اس تحریر کے مین قبول کرتا ہون کہ نواب وزیر الممالک رفعت الدولہ رفیع الملک مرزا غازی الدین حیدر خان بہادر شہامت جنگ کے خزانہ ہنوربل کمپنی مین بمقام لکھنو سکہ لکھنو اٹھاون لاکھ پچاس ہزار روپیہ داخل کیا اور یہ روپیہ بنام نواب صاحب یا بموجب اوسکے حکم کے اسطرح جمع ہوگا سود اصل کے اوپر بحساب فیصدی چھہ روپیہ سالانہ تاریخ اوخال سے ۳۰ ماہ جون ۱۸۱۵ء تک خزانہ کمپنی سے بمقام لکھنو نواب صاحب کو دیا جائیگا یا حسب مرضی اونکی شامل سود ہوگا مگر نواب صاحب کے جسقدر روپیہ کم سود روپیہ سے منجملہ سود کے رہے گا وہ دیا جائیگا تاکہ رقم اونکی پوری سیکڑا رہے اور بابت اصل کے یا اگر اوسکا سود بھی شامل ہوجاے گا تو مع سود ایک کاغذ بنوٹ مرقومہ ۳۰ جون ۱۸۱۵ء دیا جائیگا اور روپیہ حسب شرائط اشتہار مجریہ کلکتہ گورنمنٹ گزٹ مرقوم یکم ماہ جولائی ۱۸۱۴ء ادا ہوگا۔

مہر

دستخط میرا

منجانب ہز ایکسیل لنسی رابٹ ہنوربل گورنر جنرل

دستخط سی ایم کرٹس

سکرٹری گورنر جنرل

منجانب ہز ایکسیل لنسی رابٹ ہنوربل گورنر جنرل

دستخط جی سٹوٹس

پرنسپل سکرٹری گورنر جنرل

باقی نصف کرور کی تحریر دستیاب نہین ہوئی

نمبر ۳۹

عہدنامہ فیابین نواب وزیر الممالک رفعت الدولہ رفیع الملک غازی الدین حیدر خان بہادر شہامت جنگ اور گورنمنٹ انگریزی بابت دینے ضلع کھیری گڈھ و دیگر چند مقامات جو گورنمنٹ انگریزی نے راجہ نیپال سے لیے ہین بالعوض قرضہ دوم جو نواب صاحب نے گورنمنٹ انگریزی کو دیا تھا اور درباب تبدیل کرنے پرگنہ مہدیا جو نواب وزیر کا ہے بالعوض نواب گنج کے جو گورنمنٹ انگریزی کے قبضے مین ہے یہ عہدنامہ منعقد کیا نواب وزیر نے اپنی طرف سے اور رچارڈ مسٹر سبجی صاحب رزیڈنٹ انگریزی بدربار نواب صاحب منجانب گورنمنٹ انگریزی حسب اختیارات عطیہ ہز اکسیلنسی رابٹ ہنوربل ارل میرا کی جی گورنر جنرل باجلاس کونسل —

شرط اول

گورنمنٹ انگریزی بذریعہ اس تحریر کے علاقہ کھیری گڈھ اور زمین ترائی جو درمیان کھیری گڈھ اور کوہ کے واقع ہے اور نیز وہ علاقہ جو درمیان علاقہ نواب وزیر کے بجانب مشرق اور کوہستان واقع ہے دیتے ہین ایسے تمام علاقہ کو رکھا جو دامن کوہ دریاے گوگرا بجانب مغرب سے ضلع انگریزی گورکھپور تک بجانب مشرق واقع ہے اور بسکے جنوب مین علاقہ نواب نواب اور ضلع کھیری گڈھ اور شمال مین کوہستان واقع ہے و حکام گورنمنٹ بابت حوالہ کر دینے آپ علاقہ کے نواب وزیر کو دیے جاینگے اور گورنمنٹ انگریزی وعدہ کرتے ہین کہ وہ حکومت نواب وزیر کی علاقہ مذکورہ بالا مین قائم کر دینگے —

شرط دوم

نواب وزیر بالعوض سپردگی مذکورہ دفعہ بالا بذریعہ اس تحریر کے اپنا قرضہ دادنی گورنمنٹ انگریزی ایک کرور روپیہ کا جو کل رقم دوم قرضہ ذمہ ہنوربل کمپنی سال گذشتہ کے ہے منسوخ کرتے ہین اور سود اوسکا اوس تاریخ سے موقوف ہوگا جس تاریخ سے نواب وزیر قبضہ کھیری گڈھ و علاقہ مفتوحہ مذکورہ بالا کا حاصل کرینگے اوسوقت رسید جو نواب وزیر کو بابت قرضہ مذکور کے دی گئی ہے واپس ہوگی —

شرط سوم

بذریعہ اس تحریر کے نواب وزیر گورنمنٹ انگریزی کو پرگنہ مہدیا معروف کیوی جو شامل ضلع پرتاب گڑھ علاقہ نواب وزیر کے ہے اور جو درمیان اضلاع انگریزی جونپور مرزا پور اور الہ آباد کے واقع ہے دیتے ہین اور گورنمنٹ انگریزی تبادلہ مین نواب وزیر کو پرگنہ نواب گنج دیتے ہین جو جزو ضلع گورکھپور ہے محاصل جسکا مساوی پرگنہ مہدیا کے ہوگا۔

شرط چہارم

گورنمنٹ انگریزی اقرار کرتے ہین کہ بعد قائم کر دینے حکومت نواب وزیر کے ضلع کھیری گڑھ اور علاقہ مفتوحہ مذکورہ بالا مین اگر کوئی فساد کسی سبب سے پیدا ہو تو وہ اوسکو رفع کرینگے اور اگر باوجود شرکت اور مدد گورنمنٹ انگریزی کے علاقجات مذکور نواب وزیر سے چھن جائین تو اور علاقجات اوسیقدر آمدنی کے نواب وزیر کو دیے جائینگے۔

یہ عہدنامہ چار شرائط کا نواب وزیر نے اپنی طرف سے اور اجارج مسٹر بجی صاحب رزیڈنٹ مدبار لکھنؤ نے منجانب گورنمنٹ انگریزی قرار دیا اور رزیڈنٹ لکھنؤ نے ایک نقل اوسکی انگریزی اور فارسی مع مہر اور دستخط اپنے کے نواب وزیر کو دی اور نواب وزیر نے ایک نقل اوسکی اپنی مہر اور دستخط سے اوکلوڈی صاحب رزیڈنٹ وعدہ کرتے ہین کہ وہ ایک نقل اوسکی مہری اور دستخطی ہز ایکسیل لنسی رائٹ ہنوربل گورنر جنرل کی نواب وزیر کو منگا دینگے اوسوقت یہ نقل رزیدنٹ کی مہری اپس مین کی

بمقام لکھنؤ تاریخ یکم ماہ مئی ۱۸۱۶ء مطابق دوم جمادی الثانی ۱۲۳۱ ہجری

مہر	مہر
غازی الدین حیدر	گورنر جنرل

دستخط میرا

دستخط این بی ایڈمنسٹن

دستخط ای سیٹن

دستخط جی ڈوڈسول

تصدیق اور منظور کیا بتاریخ ۱۱ ماہ مئی ۱۸۱۶ء ہز ایکسیل لنسی رائٹ ہنوربل ارل میرا کی جی گورنر جنرل انڈیا جلا

دستخط جان ایڈم سکرٹری گورنمنٹ

نمبر ۴

عہدنامہ فیمابین بادشاہ ابوالمظفر معزالدین غازی الدین حیدر شاہ بادشاہ اودہ اور گورنمنٹ انگریزی درباب قرضہ جو بادشاہ نے ہنوربل کمپنی کو دیا اور یہ عہدنامہ بادشاہ نے اپنی طرف سے اور ایم اکٹ صاحب رزیڈنٹ دربار شاہ اودہ کے منجانب گورنمنٹ انگریزی حسب اختیارات عطیہ رابٹ ہنوربل ولیم پت اور ایمہرسٹ گورنر جنرل باجلاس کونسل قرار پایا۔

شرط اول

بادشاہ اودہ نے قرضہ واسطے ہمیشہ کے ہنوربل کمپنی کو ایک کرور روپیہ دیا جسکا سود پانچ لاکھ روپیہ سالانہ یکم محرم ۱۲۴۱ھ ہجری باقساط ماہواری ادا کیا جائیگا جو بعد ازین تحریر ہونگے اور اس روپیہ کا سود ہمیشہ پانچ روپیہ فیصدی ہوگا گورنمنٹ انگریزی سود کم یا اپنے ارادہ شرح بالا سے کریں۔

شرط دوم

یہ قرضہ ہمیشہ کے واسطے دیا گیا ہے شاہ اودہ کو اختیار حاصل نہوگا کہ زر اصل دوبارہ لیں یا اوسکے سود مین کچھ مداخلت کریں۔

شرط سوم

گورنمنٹ انگریزی وعدہ کرتے ہین کہ وہ ہمیشہ ماہ بماہ روپیہ مذکورۂ ذیل شرائط منجملہ سود زر قرضہ اون لوگون کو دیا کرینگے جنکا ذکر اس سند مین درج ہے اور اوسی سکہ مین یہ روپیہ اونکو دیا جائیگا جو سکہ رائج ملک سکنی اوسکا ہوگا اور اوسمین کچھ کمی نہوگی۔

شرط چہارم

ہنوربل کمپنی ہمیشہ محافظت عزت اون پابندگان درماہواری کی کرینگے جنکو اس روپیہ مین سے ملیگا اور کمپنی اونکے مقبوضات مثل مکان وباغ وغیرہ کے بھی بادشاہ اور اونکے دشمنون سے رہے گی گویہ مکان وباغ وغیرہ اونکو شاہ اودہ نے عطا کیے ہون یا اونھون نے خود تعمیر یا خرید کیے ہون اور جہان اور جس شہر مین وہ ہونگے وہان اونکی تنخواہ دیجائیگی۔

شرط پنجم

یہ عہدنامہ شاہ اودہ نے اپنی طرف سے اور ایم رکیٹ صاحب رزیڈنٹ دربار لکھنؤ نے

منجانب گورنمنٹ انگریزی قرار دیا رزیڈیٹ لکھنؤ نے ایک نقل اوسکی انگریزی اور فارسی مین مہری اور دستخطی اپنی شاہ اودہ کو دی اور شاہ اودہ نے ایک نقل اپنی مہری اور دستخطی رکیٹ صاحب کو دی صاحب رزیڈینٹ نے اقرار کیا کہ ایک نقل مہری اور دستخطی رابٹ ہنور بل گورنر جنرل باجلاس کونسل کے وہ شاہ اودہ کو منگا دینگے اوسوقت اوسکی مہری اور دستخطی نقل واپس ہوگی۔

تفصیل پانچ لاکھ روپیہ سالانہ زرسود

بارہ ماہ فی ماہ اکتالیس ہزار چھ سو چھیاسٹھ روپیہ دس آنہ آٹھ پائی انگریزی ۴۱۶۶۶ ۱۰ ۸

بنام اشخاص متعینۂ امام باڑۂ جدید یعنی امام باڑہ نجف اشرف حسب تفصیل علیحدہ ۱۶۶۶ ۸ ۸

یہ روپیہ ہمیشہ اوس شخص کو دیا جائیگا جسکے ذمہ اہتمام امام باڑہ کا منجانب بادشاہ رہے گا اور عملہ وہاں کا مرضی مہتمم پر موقوف رہے گا جسے چاہے رکھے جسے چاہے موقوف کرے

بنام نواب مبارک محل دس ہزار روپیہ ۱۰۰۰۰

یہ روپیہ تاحین حیات نواب مبارک محل کے اوسکو دیا جائیگا اور بعد وفات اوسکے ایک ثلث اوسکے نام یا جس کام کے واسطے وہ وصیت کر جائیگی دیا جائیگا اور دو ثلث باقی اور جسقدر بعد خرچ حسب وصیت نامہ ثلث اول سے باقی رہے گا یا اگر وہ کچھ وصیت نکر جائینگی توکل وہ ایک ثلث بھی آخر مین شامل ہوکر سب روپیہ کے دو حصے ہونگے ایک حصہ نجف اشرف مین دیا جائیگا اور دوسرا حصہ کربلا مین واسطے امام باڑہ اور مجاوران کے یا اون اشخاص کے جو منجانب بادشاہ اوسکے مہتمم ہونگے دیا جائیگا تاکہ بادشاہ کو اوسکا ثواب نصیب ہو۔

بنام سلطان مریم بیگم ۱۰۰۰۰

یہ روپیہ بھی تاحین حیات سلطان مریم بیگم کو مثل نواب مبارک محل کے دیا جائیگا اور بعد وفات اوسکے حسب شرح ذیل مبارک محل صرف ہوگا۔

بنام متبنیٰ محل ۱۰۰۰۰

بنام سرفراز محل حسب شرح بالا ۱۰۰۰۰

حسب شرح بالا

بنام ملازمان و متوسلان سرفراز محل بموجب تفصیل علیحدہ ۶۰۰۰

یہ روپیہ ہمیشہ حسب تفصیل علیحدہ دیا جائیگا اور جو وفات پائیگا اوسکا حصہ نجف اشرف اور کربلا میں دیا جائیگا

بنام نواب معتمد الدولہ بہادر —

یہ روپیہ ہمیشہ نواب اور اونکے ورثا کو دیا جائیگا بعد وفات نواب کے بموجب وصیت نامہ نواب اوسکے پسران اور دختران وزوجگان ومتوسلان کو دیا جائیگا اور اگر ایسا اتفاق ہوکہ وہ وصیت نامہ نہ کرے تو یہ روپیہ اوسکے ورثاے شرعی کو بموجب حصص شرعی مذہب شیعہ دیا جائیگا اور جو روپیہ اوسکی تنخواہ میں سے حسب شرح ذیل واسطے اوسکی زوجہ اور ایک فرزند اور دختر کے اور مقرر ہے وہ بھی واسطے ہمیشہ کے اوسکو سواے اپنے معمولی حصہ کے ملیگا اور جو کچھ نواب سواے اسکے اوا اونکو دے جائیگا وہ بھی اونکو ہمیشہ علیحدہ ملا کریگا اور اگر وصیت نامہ نواب نکر جانے تو اسکی بھی تقسیم ان تینوں میں حسب حصص معینہ شرع ہوگی —

بنام نواب بیگم زوجہ معتمد الدولہ —

یہ روپیہ تاحین حیات بیگم کے اوسکو ملیگا اور بعد وفات اوسکے ورثاے شرعی کو حسب حصص معینہ شرع بقاعدہ مذہب شیعہ ملیگا —

بنام نواب عالیہ بیگم دختر نواب مذکور —

حسب شرح بالا

بنام امین الدولہ بہادر پسر نواب ممدوح —

حسب شرح بالا

بمقام لکھنو بتاریخ یکم محرم ۱۲۴۱ ہجری مطابق ۲۱ ماہ اگست سنہ ۱۸۲۵ عیسوے

دستخط موردنت رکس رزیڈنٹ

دستخط ایمرسٹ

دستخط جی ایچ ہگمٹن

دستخط ڈبلیو بی ہیلی

تصدیق اور منظور کیا رائٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر نے باجلاس کونسل بمقام فورٹ ولیم واقع بنگالہ تاریخ ۳۰ ماہ ستمبر ۱۸۲۵ء

دستخط جارج سوئین
سکرٹری گورنمنٹ

نمبر ۱۴

عہدنامہ آٹھ شرائط کا فیابین شاہ اودھ و گورنمنٹ ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی بذریعہ ایم اکس صاحب رزیڈنٹ لکھنؤ درباب قرضہ جو بادشاہ نے دیا ہے۔

شرط اول

شاہ اودھ نے دیا اور گورنر جنرل نے باجلاس کونسل منجانب ایسٹ انڈیا کمپنی وصول کیا زر قرضہ ساٹھ لاکھ چالیس ہزار سکہ لکھنؤ۔

شرط دوم

اس روپیہ کا سود فیصدی پانچ روپیہ سالانہ مطابق انگریزی سہ ماہی کے خزانہ صاحب رزیڈنٹ سے ادا ہوا کریگا۔

شرط سوم

اس کل روپیہ کا سود سالانہ تین لاکھ بارہ ہزار روپیہ ہوا یہ اور چار اقساط مساویہ حسب بقداد ذیل اشخاص مذکورہ کو تاحین حیات اونکے رسید پر دیا جائیگا۔

	ماہواری	سالانہ
نواب ملکہ زمانیہ	۔۔۔	۔۔۔
تاج محل	۔۔۔	۔۔۔
مخدرہ علیا	۔۔۔	۔۔۔
سلطان عالیہ ہمشیرہ شاہ۔	۔۔۔	۔۔۔
	۔۔۔	۔۔۔
	۔۔۔	۔۔۔

شرط چہارم

جب کوئی پنشن داران مذکورہ بالا سے وفات پائے اور وارث یا ورثا اوسکے ہوں تو

گورنمنٹ انگریزی اگر چاہے گی تو پنشن مذکور اونکو دے گی یا اوسیقدر روپیہ منجملہ اصل روپیہ کے حسب شرح مذکورہ بالا دینگے۔

شرط پنجم

اگر کوئی پنشن دارندہ کور یا کسیکا وارث تاحین حیات بادشاہ لاولد مرجائیگا تو پنشن منضبطہ بادشاہ کو ملے گی۔

شرط ششم

اگر کوئی پنشن دارندہ کورہ بالا علاقۂ انگریزی کمپنی مین رہے گا تو زریڈنٹ لکھنو اوسکی پنشن مقررہ وہان بھی اوسکے پاس بھیجدیا کرینگے۔

شرط ہفتم

پنشنداران مذکورین اور اعداد اوسکے جو اولاد اول اونکی پنشن پر قابض ہوگا اوسپر خاص عنایت اور مہربانی گورنمنٹ انگریزی کی رہے گی اور یہ کام صاحب زریڈنٹ کا ہے کہ اونکی نسبت یکسان مراعات اور لحاظ رکھین اونکی نسبت ہر موقع پر اچھے کام کیا کرین۔

شرط ہشتم

صاحب زریڈنٹ ایک درخواست بخدمت گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل اس مضمون کی کرینگے وہ ایک سند مضمون بالا کی اپنی مہری اور دستخطی عنایت کرین اور بروقت وصول صاحب موصوف بادشاہ کو وہی تحریر دینگے۔

بتاریخ یکم ماہ مارچ ۱۸۲۹ء مطابق ۱۴ ماہ شعبان ۱۲۴۴ھ دی گئی۔

مہر ربعی
گورنر جنرل

دستخط ایم کٹس زریڈنٹ
دستخط ڈبلیو سی بجمنک
دستخط ڈبلیو ایچ بیلی
دستخط سی ٹی مٹکلف

تصدیق اور منظور کیا رابٹ ہنوبل گورنر جنرل بہادر نے باجلاس کونسل بمقام فورٹ ولیم واقع بنگالہ بتاریخ ۸ ماہ مئی ۱۸۲۹ء

دستخطی مسٹر لنگ
سکرٹری گورنمنٹ

نمبر ۴۲

عہدنامہ فیابین شاہ اودھ و گورنمنٹ انگریزی درباب امانت تین لاکھ روپیہ کی جسکا سود مساکین لکھنو مین تقسیم ہوگا۔

اول بنظر اسکے کہ سخاوت اور رحم کرنیکا حکم شاہ شاہان وپیدا کنندۂ زمین وزمان کا واسطے ہر ایک فرد بشر کے ہے اور خاص کر واسطے بادشاہان وحاکمان کے ہے جو برگزیدہ اور عوام اشخاص سے ہین اور جنکو خدا نے دولت اور ثروت بخشی ہے اور اکثر موقع واسطے حفاظت اور رفع ضروریات اور آرام دہی خلق خدا کے اونکے دست امکان مین ہین اور عالم الغیب تمام کار مروت اور سخاوت کو دیکھتا ہے اور بنظر اسکے کہ تکبر زندگانی کا تنزل پر ہے اور زائل ہوجاتا ہے اور نشان بھی اوسکا باقی نہین رہتا پس یہ صرف لائق اور شایان ہے نہین بلکہ باعث آرام و تشفی دلی ہے کہ کچھ یادگار انسان کی باقی رہے بقولیکہ آدمی کے واسطے نام نیک بہتر تعویذ سے ہے لہذا شاہ اودھ ابوالنصر قطب الدین سلیمان جاہ سلطان عادل نوشیروان زمان حکم شاہ شاہان نسبت دینے خورش گرسنہ کو اور پوشاک برہنہ کو اور آرام ایذا رسیدہ کو یاد کرکے اوس خزانہ سے جو خدا نے اوسکو بخشا ہے نہایت خوشی دل اور طیب خاطر سے سخاوت مین خرچ کرنا منظور کرتا ہے جسکے ذریعہ سے مساکین شہر لکھنو کے حاجت روائی حال و آئندہ ہوگی یادگار اوسکے نام اور سلطنت کا زمانہ استقبال مین رہے گا۔

دوم اس غرض سے شاہ اودھ خزانہ رزیڈنسی مین تین لاکھ روپیہ فیصدی چار روپیہ کے روان گورنمنٹ انگریزی مین جمع کرتے ہین جسکا سود بارہ ہزار روپیہ سالانہ مساکین و غربا کو باقساط ایک ہزار روپیہ ماہواری واسطے دوام کے دیا جائیگا۔

سوم یہ کسی حاکم مستقبل ملک اودھ کے یا کسی اور حاکم کے اختیار مین ہوگا کہ یہ روپیہ واپس کرے یا کسی اور مطلب مین صرف کرے بخلاف اسکے کہ یہ روپیہ بضمانت گورنمنٹ

انگریزی کے خاص اس غرض کے واسطے رکھا گیا ہے کہ ہمیشہ غربا و مساکین مین یادگار شاہ حال تقسیم ہوا کریگا اور اسکا نام سخاوت نصیر الدین حیدر شاہ اودھ رکھا گیا۔

چہارم شاہ اودھ نہایت اعتبار استقلال اور وفاداری گورنمنٹ انگریزی پر رکھتا ہے لہذا اس امر خیر کا انتظام اور اہتمام حوالہ رابٹ ہنوربل بورڈ ولیم کیونڈش سمنک جی سی بی گورنر جنرل اور سپرد بنام گورنر جنرل صاحبان ہندوستان جس خطاب سے وہ ہندوستان مین حکمرانی کرین کیا گیا اور درخواست یہ ہے کہ وہ ازراہ مہربانی صاحبان رزیڈنٹ وغیرہ مامورہ دربار لکھنؤ کو حکم دین کہ وہ اس زر سود کو اوسکے خاص مطلب مین صرف کرینگے یعنے ایسے شخصون کو دینگے جو لنگ اور معذور اور نابینا اور ہیکس معمر وغیرہ ہونگے اور یہ امر خیر منظور خدا پسندیدہ انسان ہوگا پس یہ زر سخاوت حوالہ حفاظت حافظ حقیقی اور سپرد اعتبار دیانتداری گورنمنٹ انگریزی کے کر کے امید ہے کہ بعنایت اوسی خدای پاک کے تمام آیندہ پشت ہا پشت مین جب تک کہ زمین و آسمان قائم ہے یہ روپیہ صرف بیچ پرورش غربای خدا بلا تقسیم ہوگا۔

پنجم رابٹ ہنوربل بورڈ ولیم کیونڈش بینک جی سی بی گورنر جنرل ہندوستان منجانب گورنمنٹ انگریزی بخوشی تمام اس عزم سخاوت بادشاہ کو منظور کرکے وعدہ کرتے ہین کہ سو تین لاکھ روپیہ کا فیصدی چار روپیہ کے حساب سے جو ایک ہزار روپیہ ماہواری ہوا وہ یکم ماہ مئی ۱۸۳۳ء سے آیندہ واسطے دوام کے مساکین لکھنؤ مین حسب خواہش سخاوت آمیز شاہ اودھ بشرط شرائط بالا تقسیم ہوا کریگا۔ المرقوم ۱۲ ماہ دسمبر ۱۸۳۳ء مقام فورٹ ولیم واقع بنگالہ۔

نمبر ۴۳

عہدنامہ فیما بین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی و شاہ ابوالفتح معین الدین نوشیروان عادل سلطان زمان محمد علی شاہ بادشاہ اودھ۔

چونکہ از روی دوستی و اتفاق جو فیما بین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اور ملک اودھ کے قائم اور جاری ہے گورنمنٹ انگریزی پر فرض ہے کہ ملک اودھ کو بخلاف دشمنان غیر دیکھنے کے حفاظت کرین اس سبب سے شاہان اودھ نے وعدہ کیا تھا کہ وہ اپنی ملازم فوج بہت کم رکھینگے اور چونکہ جب کہ گورنمنٹ انگریزی نے اپنے فرض کو بوفاداری و بلا تامل ادا کیا تو منجانب ملک اودھ

عہود کی شکستگی ہمیشہ ہوتی رہی اور اب شاہ اودہ کی ملازم فوج بخلاف اوسکے بہت کثرت سے ہے اور چونکہ تجربہ سے دریافت ہوا کہ تعمیل تمام شرائط عہدنامہ ۱۸۰۱ء کی خالی از دقت نہین مگر یہ خواہش دلی ہے اور مناسب بھی یہی ہے کہ کچھ ترمیم مناسبہ ہوکر عقائد عہدنامہ مذکور ملحوظ رہین جنسے رفاہ و بہبود ممالک سرکارین متصور ہو اور چونکہ حد و حصر نفری سپاہ ملازم شاہ اودہ مین بنظر مناسب کچھ تجاوز کیا جاے اس شرط پر کہ کافی نفری سپاہ اوس فوج ایزاد شدہ مین سے زیر حکومت اور انتظام انگریزی کے رکھی جاے تاکہ عام فائدہ اوسسے متصور ہو اور نیز مرتبہ اور حفاظت شاہ کی حفاظت رہے اور خرچ تخفیف کے ساتھ بواسطے آراستگی فوج ملک کے دیا جاے اور چونکہ شرط ششم عہدنامہ ۱۸۰۱ء کا منشا یہ ہے کہ شاہ اودہ بصلاح اور مشورے افسران ہنوربل کمپنی کے اپنے باقیماندہ علاقے مین ایسا بندوبست معرفت اپنے اہلکاران کے کرینگے جس سے بہبودی رعایا متصور ہوگی مگر اوسمین کچھ یہ درج نہین ہے کہ اگر خلاف اس عہد و پیمان کے عمل مین آئے تو اسکا کیا علاج کیا جاے اور چونکہ خلاف وزری اس عہد مندرجہ عہدنامہ کی اور کم توجہی نسبت کارلائقہ شاہان منجانب اکثر حاکمان ملک اودہ عمل مین آئی ہے اور بہت تدبیر ہوئی ہے اور اوسکے سبب گورنمنٹ انگریزی پر بھی الزام عائد ہوا ہے کہ اونھون نے اپنا عہد نسبت رعایاے ملک اودہ پورا نہین کیا اور یہ نہایت مناسب اور واجب ہے جو نقص شرط ششم عہدنامہ مذکورہ بالا مین درج ہین اونکی درستی عمل مین آئے لہذا شرائط ذیل قرار پائین ایک فریق لفٹنٹ کرنیل جان لو صاحب رزیڈنٹ بدربار لکھنؤ بنام اور منجانب رابرٹ ہنوربل لارڈ اکلنڈ گورنر جنرل ہند باجلاس کونسل اور فریق ثانی ابوالفتح معین الدین سلطان زمان نوشیروان عادل محمد علی شاہ بادشاہ اودہ منجانب ذات خاص و ورثا اور یہ عہدنامہ پشت در پشت تا یوم القیام قائم رہے گا۔

شرط اول

شرط سوم عہدنامہ مرقومہ ۱۰ ماہ نومبر ۱۸۰۱ء اس تحریر سے منسوخ ہوئی اور شاہ اودہ کو اختیار حاصل ہے کہ جسقدر فوج واسطے بندوبست ملک کے اوسکے نزدیک ضروری متصور ہو اوسقدر ملازم رکھین اور شاہ اودہ یہ وعدہ کرتے ہین کہ جب کبھی گورنمنٹ انگریزی کو اوروے کمی آمدنی ملک یا کسی اور سبب سے واضح ہو کہ فوج بہت ہے تو وہ کمی مناسب فوج مین کرینگے۔

شرط دوم

ہز مجسٹی ایسٹ انڈیا کمپنی وعدہ کرتے ہین جیسا سابق اقرار کیا گیا ہے کہ وہ ملک اودھ کے بخلاف دشمنان غیر وملکی کے حفاظت کرینگے مگر یہ مناسب اور مصلحت معلوم ہوتی ہے کہ شاہ اودھ اپنے فوج ایزاد شدہ مین سے فوج آئینی یعنی باقاعدہ آراستہ رکھین تاکہ اونکی حکومت ملک مین مستحکم رہے۔

شرط سوم

شاہ اودھ اقرار کرتے ہین کہ بموجب شرط بالا کے وہ اپنی فوج مین سے کم ازکم دو رجمنٹ سواران و پانچ پلٹن پیادگان و دو کمپنی گولہ اندازان آراستہ کرینگے اور اونکی تقسیم تنخواہ باقاعدہ کے واسطے انتظام مناسب کیا جائیگا۔

شرط چہارم

سرکار اودھ سوا لاکھ روپیہ سالانہ واسطے خرچ فوج مشروطہ شرط سوم عہدنامہ ہذا کے مقرر کرینگے اسمین سب خرچ تنخواہ واسلحہ و وردی وتعمیر چھاونی وغیرہ شامل رہیگا اور چونکہ یہ فوج ایسی آراستہ ہوگی کہ بروقت ہر قسم کے کام مین موجود رہے گی لہذا اس بارہ مین آیندہ تجویز کیجائیگی کہ آیا یہ تبراضی طرفین مناسب ہوگا کہ تھوڑا توپخانہ اسپی بھی بالعوض چند سواران کے ملازم ہو یا تھوڑی سی سپاہ سفرمینا کی بجاے سپاہ پیادہ کے بھرتی ہون مگر یہ شرط سرکار مین قرار پائی ہے کہ کیسی ہی فوج ہو یا کیسا ہی بندوبست اوسکا ہو مگر خرچ سالانہ اوسکا سوا لاکھ روپیہ سے زیادہ نہوگا اور امسال مین امساک باران بہت رہا اور مصارف سرکار اودھ کے بہت زیادہ ہوے اس سبب سے کہ جو بقایاے تنخواہ فوج وغیرہ ملازمین کی تھی وہ ادا کی گئی تو اوسمین ہمیشہ کی بنسبت زیادہ خرچ ہوا اس سبب سے یہ اقرار کیا جاتا ہے کہ تاریخ یکم ماہ ستمبر ۱۸۳۷ع سے اٹھارہ مہینے تک آراستگی فوج جدید کی عمل مین نہ آئے گی لہذا کچھ مطالبہ سرکار اودھ سے واسطے ادا کرنے فوج مذکور کے یکم ماہ مئی ۱۸۳۹ع تک نکیا جائیگا۔

شرط پنجم

گورنمنٹ انگریزی وعدہ کرتے ہین کہ وہ افسران انگریزی واسطے قائم رکھنے اور بہتری

انتظام کے دینگے اور شاہ اودہ اونکو اپنی سرکار مین ملازم رکھنے کا وعدہ کرتے ہین

شرط ششم

یہ فوج کمکی ایسے مقامات پر درمیان ملک اودہ کے تعینات کیجائیگی جہان برضامندی سرکار مناسب متصور ہوگا اور ایسے امور مین مصروف ہونگے جسمین مرضی شاہ اودہ کی باتفاق رائے صاحب رزیڈنٹ بہادر کے ہوگی مگر یہ واضح رہے کہ یہ فوج واسطے تحصیل زر مالگزاری بلا وقت مین ہرگز نہ اکرے گی۔

شرط ہفتم

ترمیم شرط ششم عہدنامہ مذکورہ بالا اب یہ شرط ہوتی ہے کہ شاہ اودہ باتفاق صاحب رزیڈنٹ کے فوراً متوجہ ہوکر نقص انتظام پولیس کا علاج کرین اور نیز انتظام امور مالی وملکی اور اگر شاہ اودہ بیچ منظور کرنے مصلحت اور مشورہ گورنمنٹ انگریزی اور اونکے رزیڈنٹ کی پہلے نہی تساہل کرینگے اور اگر خدانخواستہ زیادتی اور ظلم متواترہ اور ناپرسانی اور بدانتظامی ملک اودہ مین کسیوقت مین ایسی ہوگی کہ باعث خلل امنیت عامہ ہوگی تو گورنمنٹ انگریزی اختیار رکھتے ہین کہ تمھارے ملک مین وہ اپنے اہلکار ایسے علاقون مین خواہ چھوٹا ہو خواہ بڑا جسمین بدانتظامی وغیرہ واقع ہوگی مقرر کرینگے اور اوسوقت تک اہلکاران مذکور وہان رہینگے جسوقت تک ضروری متصور ہوگا اور اس حال مین بعد اخراجات کے جو کچھ باقی روپیہ علاقے کا فاضل رہے گا وہ خزانہ شاہی مین جمع ہوگا اور حساب صحیح اور درست واصلباقی علاقہ مقرر کا شاہ اودہ کو دیا جائیگا

شرط ہشتم

اور یہ بھی وعدہ ہوتا ہے کہ ایسے حال مین کہ گورنر جنرل ہندوستان کو باجلاس کونسل بموجب اختیارات مندرجہ شرط ہفتم عہدنامہ ہذا کے انتظام کرنا لازم متصور ہوگا تو حتی الامکان وہ حکم دینگے کہ طریق انتظام ہندوستانی بعد کچھ ترمیم مناسبہ وضروریہ کے قائم رہے تاکہ جب وقت مناسب استرداد ملک کا آئے تو کچھ دقت عائد نہو۔

شرط نہم

تمام وہ شرائط اور عہود عہدنامجات سابق کے جو خلاف ہین گورنمنٹ انگریزی اور سرکار

ادا دہ ہوے ہین اور جن پر شرائط اس عہدنامہ کے موثر نہین ہوے ہین وہ سب بحال
بہ قرار رہین گے ۔

عہدنامہ بالا جسمین نو شرائط مندرج ہین بمقام لکھنو بتاریخ ۱۱ ماہ ستمبر ۱۸۳۷ء
مطابق ۱۰ ماہ جمادی الثانی ۱۲۵۳ ہجری قرار پایا ۔

مہر مربع فارسی
گورنر جنرل

دستخط اگلنڈ
دستخط ای آر ایس
دستخط ولیم مورسن
دستخط ایچ ٹیلر

تصدیق اور منظور کیا گورنر جنرل بہادر ہند با جلاس کونسل نے بمقام فورٹ ولیم واقع
بنگالہ تاریخ ۱۸ ماہ ستمبر ۱۸۳۷ء

دستخط ڈبلیو ایچ میگناٹن
سکریٹری گورنمنٹ ہند

نمبر ۴۴

عہدنامہ آٹھ شرائط کا ماتھہ بادشاہ ابوالفتح معین الدین سلطان الزمن نوشیروان
عادل محمد علی شاہ بادشاہ اودھ کے اور گورنمنٹ ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کی معرفت لفٹنٹ
کرنیل جان لو صاحب پولیٹکل رزیڈنٹ لکھنو کے درباب رقم زر جو بادشاہ نے بطریق سعود
واسطے ہمیشہ کے دیا ۔

شرط اول

شاہ اودھ نے واسطے ہمیشہ کے سترہ لاکھ روپیہ سکہ لکھنؤ دیا اور رائٹ ہنوربل
گورنر جنرل ہند نے منجانب ایسٹ انڈیا کمپنی وصول پایا ۔

شرط دوم

اس اصل روپیہ کا سود بحساب فیصدی چار روپیہ سالانہ سہ ماہی بموجب مہینے انگریزی کے

خزانہ صاحب رزیڈنٹ لکھنو سے ادا ہوا کریگا۔

شرط سوم

کل چودہ سالانہ اس روپیہ کا اڑسٹھ ہزار روپیہ سکہ لکھنو ہوتا ہے یہ روپیہ چار ساوی اقساط [illegible] مفصلۂ ذیل اشخاص مرقومۂ ذیل کو واسطے ہمیشہ کے دیا جائیگا اور انکی رسید مہری لیجائیگی۔

سات بیگمات محل شاہی

	ماہواری	سالانہ
ملکۂ جہان فخر الزمان نواب حمیدہ سلطان بیگم۔	اسٹار	اسٹار
نواب حضرت خانم۔	ماہ	اسٹار
نواب امیر خانم۔	ماہ	اسٹار
نواب امراؤ خانم۔	ماہ	اسٹار
نواب وزیر خانم۔	ماہ	اسٹار
نواب نور وزیر خانم۔	ماہ	اسٹار
نواب بادشاہ خانم۔	ماہ	اسٹار

آٹھ شاہزادگان مع انکی محلات

مرزا اشرم بخت۔	ماہ	اسٹار
نواب امراؤ بہو	ماہ	
مرزا عظیم الشان	ماہ	
نواب امیر بہو	ماہ	اسٹار
مرزا رفیع الشان۔		ماہ
مرزا فرخندہ بخت۔		ماہ
مرزا ہمایون بخت۔		ماہ
نواب وزیر بہو۔		ماہ

سات شاہزادیہا

	ماہوار تنخواہ	سالانہ
نواب سلطان عالیہ بیگم —	۱۰۰۰	۱۲۰۰۰
نواب سلطان دلشن آرا بیگم —	۱۰۰۰	۱۲۰۰۰
نواب زینت النسا بیگم —	۵۰۰	۶۰۰۰
نواب گوہر آرا بیگم —	۵۰۰	۶۰۰۰
نواب سلطان بیگم	۵۰۰	۶۰۰۰
نواب فخر النسا بیگم —	۵۰۰	۶۰۰۰
نواب زیب النسا بیگم —	۵۰۰	۶۰۰۰

آٹھ متفرق اشخاص

پوتی حسنا خانم —	۱۰۰	۱۲۰۰
نوبہار —	۱۰۰	۱۲۰۰
حمیدہ خانم —	۱۰۰	۱۲۰۰
پیاری خانم —	۱۰۰	۱۲۰۰
وفاتی حسنا خانم —	۱۰۰	۱۲۰۰
گلچہرہ —	۵۰	۶۰۰
شرف الدولہ محمد ابراہیم خان —	ماہوار	سالانہ
عظیم اللہ خان	ماہوار ۱۰۰	سالانہ ۱۲۰۰
	ماہوار ۱۰۰	سالانہ ۱۲۰۰

شرط چہارم

جب کوئی ان پنشداروں مین سے مرجائے تو اوسکی پنشن شاہ اودہ کہ یہان ضبط ہوگی

شرط پنجم

اگر کوئی ان پنشداروں مین کا یا اونکا کوئی وارث علاقہ گورنمنٹ انگریزی مین رہتا ہوگا

تو صاحب رزیڈنٹ لکھنؤ اوسکو وہان سے پنشن مقرر بھجوا دیا کرینگے —

شرط ششم

پنشندار ان مذکورا اور اونکے وارثا جو بعد اونکے قابض پنشن ہونگے اون پر گورنمنٹ انگریزی کی عنایت اور مہربانی رہا کرے گی اور یہ کام صاحب رزیڈنٹ کا ہوگا کہ اون لوگونکا لحاظ رکھیں اور اون پر توجہ کیا کریں اور اونکی نسبت ہر موقع پر کاربراری اونکی کیا کریں —

شرط ہفتم

چونکہ شرف الدولہ ظفر الملک محمد ابراہیم خان بہادر مستقیم جنگ اور عظیم اللہ خان بہادر قدیم اور وفادار ملازم شاہ اودھ کے ہین شاہ اودھ کی یہ رائے ہے کہ اونکی مختاری ان شرائط کی تعمیل کیواسطے مناسب متصور ہے اور یہ اونکی نسبت بدانتظامی بھی مقصور نہین لہذا اونھون نے شرف الدولہ بہادر کو وکیل منجانب پنشندار ان مقرر کیا کہ اونکی طرف سے جو کچھ گفتگو ہو کیا کرین اور خزانہ ریذیڈنسی سے اونکی پنشن وصول کیا کرے اور عظیم اللہ خان کو یہ کام تفویض کیا کہ وہ روپیہ پنشن کا پنشندارون مین تقسیم کر دیا کرے پس پنشن پنشندار ان مذکورہ بالا کا خزانہ رزیڈنسی سے شرف الدولہ بہادر کو ملا کرے گی اور پنشندارون کو یہ لازم ہے کہ اپنی عرضی معروض کیا کرین اور پنشن بذریعہ ان دونون شخصون کے وصول کیا کرین —

شرط ہشتم

صاحب رزیڈنٹ ایک درخواست رابٹ ہنوابل گورنر جنرل بہادر ہند کی خدمت مین ارسال کرینگے کہ مضمون شرائط بالا کی تحریر میری اور دستخطی عنایت کرین اور جب وہ وصول ہوگی تو حوالہ بادشاہ کیجاے گی —

بمقام لکھنؤ بتاریخ ۲۲ ماہ نومبر ۱۸۳۷ع مطابق ۳ رمضان ۱۲۵۳ھ دی گئی —

دستخط جی لولفٹنٹ کرنیل

پولیٹکل رزیڈنٹ لکھنؤ —

نمبر ۵

امانت نامہ منجانب بادشاہ ابوالفتح معین الدین سلطان الزمان نوشیروان عادل محمد علی شاہ بادشاہ اودھ بنام اعزان گورنمنٹ ہندوستان کمپنی بہادر بل۔

شقہ اول

بارہ لاکھ روپیہ سکہ لکھنؤ حساب سمت چہارزدہ روپیہ فیصدی سالانہ جسکی ادائی گورنمنٹ کمپنی بہادر بل کے ذمہ ہے اس میں سے مبلغ ذیل کو اور واسطے اخراجات حسین آباد مبارک وغیرہ کے دیا گیا ہمچو رفیق الدولہ سید امام علیخان بہادر و عظیم اللہ خان بہادر کو جو ہمارے قدیم اور معتبر ملازمین اور بعد انکے انکی اولاد کو پشت در پشت داروغہ اور مہتمم مقرر کیا اور شرف الدولہ نظف الملک محمد ابراہیم خان بہادر فتحجنگ اور بعد انکے انکی اولاد کو وکیل یا متوسط پنشنداران مقرر کیا انکو کمپنی سرکار کا حسین آباد مبارک سے یا واسطہ جدید داروغہ کے متعلقان سے نہیں ہوگا۔

اعزان گورنمنٹ ہندوستان کمپنی بہادر بل کہ وہ ہمیشہ خزانہ مذکور سے رفیق الدولہ بہادر و عظیم اللہ خان بہادر کو اور بعد انکے انکی اولاد کو پشت در پشت بالاشتراک شرف الدولہ روپیہ اخراجات حسین آباد مبارک بموجب تفصیل ذیل سالانہ یعنی چار اقساط مساوی ہر سال بموجب بہا سے انگریزی کے دیتے رہیں اور تنخواہ پنشنداران کی معرفت شرف الدولہ کے تقسیم ہوا و پنشنداران دوبیت رسید کی مہر اپنی دیا کریں اور رسید اخراجات حسین آباد مبارک کی اور صرف رسید جدید مہر رفیق الدولہ سید امام علیخان بہادر و عظیم اللہ خان بہادر کے اور بعد انکے انکی اولاد کے داخل ہونگے اور جو امور در باب حسین آباد مبارک و راستہ جدید کے رفیق الدولہ سید امام علیخان بہادر و عظیم اللہ خان بہادر بغیر مداخلت شرف الدولہ بہادر کے عرض کریں اور در باب پنشنداروں کے بمداخلت شرف الدولہ بہادر معروض کیا دے انکی تعمیل ہو مناسب اور ضروری سمجھے کہ تمام پنشنداران بموجب لکھے دستمان امر وکیل کے کاربند ہوں اور ایسوں اپنا نمائندہ تصور کریں اور اگر کوئی پنشنداران مذکور کہ فوت ہو یا بعد وصول امر کے وارث کسی علاقہ ہندوستان کمپنی میں جا کر آباد ہو بتوجہ رزیڈنٹ اوسوقت ہوگا وہ انکی پنشن جاری

مقام پر اونگ پاس روانہ کرے گا۔

بنام سات دامادوں کے	ماہواری	سالانہ	میزان کل
نواب محسن الدولہ منتظم الملک محسن علیخان بہادر غضنفر جنگ	ماہ		
نواب منیر الدولہ مختار الملک ابوالحسن خان بہادر دلاور جنگ	ماہ		
نواب اقتدار الدولہ محتشم الملک مہدی علیخان بہادر صنیعم جنگ	ماہ	سال	
نواب محترم الدولہ رستم الملک باقر علیخان بہادر مہابت جنگ	ماہ	سال	
نواب مجاہد الدولہ سیف الملک زین العابدین خان بہادر جلادت جنگ	ماہ	سال	
نواب غضنفر الدولہ منیر الملک سلطان مرزا خان بہادر سلامت جنگ	ماہ	سال	
نواب جرار الدولہ صنیعم الملک ہادی علیخان بہادر قائم جنگ	ماہ	سال	

صد اشرفی

ممتاز الدولہ مبارز الملک مرزا حسین علیخان بہادر تہور جنگ بغیرہ

شاہ اودھ — ماہ سال سال

بنام تین بیوان

ملکۂ مزہر نواب خاقان بیگم	ماہ	
ملکۂ عصر نواب قیصر بیگم	ماہ	سال
ملکۂ عالم نواب خسرو بیگم	ماہ	سال

بنام تین بیگمات محل

نواب عمدہ خانم	ماہ	
موتی خانم	ماہ	
محبوبا خانم	ماہ	

بنام اشخاص مفصلہ ذیل

نواب منور الدولہ مکرم الملک احمد علیخان بہادر ذوالفقار جنگ	سال	
افتخار السنا زوجۂ نواب منور الدولہ احمد علیخان بہادر	ماہ	

	ماہواری	سالانہ	میزان کل
رفیق الدولہ سید امام علیخان بہادر	۔	۔	
ضیغم الدولہ محمد تقی علیخان بہادر ولد رفیق الدولہ سید امام علیخان بہادر	۔	۔	
عطاء اللہ خان بہادر		للعہ	اجمالی
بابت مصارف حسین آباد مبارک و سرائے تالاب و متعلقان وغیرہ			معہ آئندہ

حسب تفصیل ذیل

بابت مصارف حسین آباد مبارک مع متعلقان مقبرہ مذکور			
بابت مرمت راستہ جدید			
بنام فضہ حبشن و امامن و جگن عظیم اللہ خان بہادر حسب ذیل			
فضہ حبشن			
امامن			
میزان کل			

شرط دوم

چونکہ پنشداران مذکورہ کا غذا کی نسبت ہماری خاص توجہ اور لحاظ مبذول ہے لہذا ہر یک رزیڈنٹ کو جو یہاں مقرر ہو لازم ہے کہ بنظر دوستی و اتفاق سرکارین اوسی مہربانی سے پیش آیا کرین اور اونکو ہمیشہ مورد پرورش گورنمنٹ انگریزی تصور کرکے اونکی اعانت اور امداد کیا کرین۔

شرط سوم

اگر ایسا اتفاق ہو کہ کوئی پنشدار یا بعد اوسکے اوسکا وارث لاولد مرجاوے تو زر پنشن شخص مرحوم کی صاحب رزیڈنٹ واسطے مصارف حسین آباد مبارک وغیرہ کے مہتمم مقبرہ کو یعنے رفیق الدولہ بہادر اور عظیم اللہ خان بہادر یا اونکی اولاد کو دیا کرین۔

شرط چہارم

چونکہ تمام آمدنی اور اخراجات حسین آباد مبارک کے اور راستہ جدید کے اور اوسکے متعلقان کے تمام و کمال باختیار رفیق الدولہ سید امام علیخان بہادر اور عظیم اللہ خان بہادر کے بلا شرکت شرف الدولہ رکھا گیا ہے تو یہ ضرور ہے کہ کل روپیہ حسین آباد مبارک کا اور اوسکی آمدنی اور اوسکی

متعلقان کی اونکو دیجاے اور وہ اوسکو ساتھ دیانت اور کفایت کے خرچ مین لائین اور ہمیشہ
تمام کل اسباب حسین آباد مبارک کا بجوا طلاع لکھین اور اونکی کوشش پلیس سے کہ اوسمین کسی کا
تلف اور خراب نہووے اور اگر کوئی اوسکا متولی یا مہتمم مقبرہ کا باقی نرہے اور نہ متولی یا مہتمم
قاصاحب ریذیڈنٹ جو اوسوقت ہو باتفاق راے تین رکن پنشداروں سے ایک پنشدار کو
بجاے شخص متوفی کے جو اولاد لاولد مرگیا ہو مقرر کرین۔

شرط پنجم

رقم مفصلہ بالا جو آمدنی کی دیجاتی ہین اور واسطے اخراجات حسین آباد مبارک اور اوسکے
متعلقان کے بطور عطیہ دوامی دی جاتی ہین پر کسی شاہ اودھ کے اختیار مین کبھی نہوگا کہ
وہ کسی حیلے سے اسمین دست اندازی کرین اور صاحب ریذیڈنٹ جو اوسوقت ہین ہر بدعنوانی
متولی یا مہتمم مدد اور اعانت کرے تاکہ یہ کارنیک واسطے ہمیشہ کے قائم اور موجود رہے۔
رقم مذکورہ بالا ہمیشہ خزانہ عامرہ بدل کمپنی سے دیجائیگی۔
کرایہ دکانات متعلق حسین آباد مبارک۔
آمدنی مذکورہ

المرقوم ۱۵ ماہ رمضان سنہ ۱۲۵۵ھ مطابق ۳۰ ماہ نومبر سنہ ۱۸۳۹ع

ترجمہ صحیح ہے
دستخط وی ولکی
اسسٹنٹ دوم

نمبر ۴۶

ترجمہ امانت نامہ نجدۃ بادشاہ ابوالفتح معین الدین سلطان الزمان کوشیروان عادل
محمد علی شاہ بادشاہ اودھ بنام مہنور ہل کمپنی درباب شفاخانہ کے جو لکھنؤ مین مقرر ہوا آمین
چار شرائط ہین۔

شرط اول

سود کا غذ نوٹ تعدادی تین لاکھ چالیس ہزار آٹھ سو روپیہ سکہ کلکتہ کا یعنی سود ایک نوٹ
تعدادی دو لاکھ ستاسی ہزار کا سودی پانچ روپیہ فیصدی سالانہ ادائے سہ ماہی اور دوسرا نوٹ
تعدادی ترپن ہزار آٹھ سو روپیہ کا سودی چار روپیہ فیصدی سالانہ ادائے شش ماہی کا جو زر اصل
خزانۂ ہنوبل کمپنی مین جمع کیا گیا ہے مین عطا کرتا ہون واسطے مصارف دار الشفا کے جو بادشاہ
مرحوم نے مقام لکھنؤ مین مقرر کیے ہین یہ بہت ضرور ہے کہ افسران گورنمنٹ مذکورۂ بالا سود مذکور
جو تعدادی سولہ ہزار پانچ سو روپیہ سکہ کلکتہ برابر ستره ہزار دو سو چوالیس روپیہ ۹ سر چھ پائی
سکہ لکھنؤ کے ہوتا ہے بموجب میعاد مقررہ بالا خزانۂ ہنوبل کمپنی مقام لکھنؤ سے ظفر الدولہ بہادر
کو اور بعد اوسکے جو شخص مہتمم دار الشفا ہے مذکور کا اس سرکار سے مقرر ہو اوسکو دیا کرین اور رسید
اوسکی مہری لیا کرین —

شرط دوم

یہ ضروری امر ہے کہ تمام آمدنی سود زر اصل مذکورۂ بالا کی بیچ خرید ادویہ اور خوراک غریب
بیمارون کے صرف ہو جو بیمار ہندوستانی دوا کرنی چاہین گے اونکی دوا ہندوستانی حکیم
جو اس سرکار سے مقرر ہونگے کیا کرینگے اور جو بیمار انگریزی دوا کرینگے اونکی دوا ڈاکٹر مہوش
صاحب کیا کرینگے اور بعد اوسکے جو صاحب اس سرکار کی نوکری قبول کرے گا وہ دوا
انگریزی دیا کریگا —

شرط سوم

ہر چند متولی یا مہتمم دار الشفا اور حکیم ہندوستانی اس سرکار سے مقرر ہونگے تاہم کل
روپیہ سود زر اصل مذکورۂ بالا کا خاصکر بیچ امور دار الشفا کے اب اور آیندہ صرف ہوا کریگا اور کوئی
نقص اس عہد مین واقع نہوگا لہذا صاحب رزیڈنٹ پر جو اوسوقت مین ہو فرض ہے کہ بنظر دوستی
اور اتفاق سرکار مین ہمیشہ مدد اور اعانت کرتا رہے تاکہ یہ کار خیر ہمیشہ قائم اور جاری رہے

شرط چہارم

ہر مہتمم دار الشفا پر فرض ہوگا کہ ماہوار اور سالانہ حساب آمدنی اور خرچ وغیرہ کا
اس سرکار دفتر دیوانی مین داخل کیا کرے اور جو کچھ رسیدات و اسناد و حساب کتاب

ہوگا وہ بھی داخل کیا کریگا اور اپنے تئیں ذمہ دار بنیک چلنی ملازمین دارالشفا کا تصور کرے

المرقوم ۲۰ ذی الحجہ ۱۲۵۵ ہجری مطابق ۲۶ ماہ جنوری ۱۸۴۰ء

مہر بادشاہ

ترجمہ صحیح ہے

دستخط وی ڈلگی

اسسٹنٹ رزیڈنٹ دوم

نیپال

از روے رپورٹ صاحبان رزیڈنٹ

اول معاہدہ جو گورنمنٹ انگریزی کا نیپال کے ساتھ ہوا تھا خالص تجارت کے باب مین تھا اور پولیٹکل واسطہ جو کٹمنڈو کے ساتھ ہوا تاریخ اوسکی اوس فوج کشی سے ہے جو گورکھیون نے تحت حکومت راجہ پرتھی نرائن کے اوطرف سے جہاں کو دیر کی تھی بیچ ۱۷۶۷ء کے جب نواب راجہ کٹمنڈو گورکھیون سے تنگ ہوا تو اوسنے مدد گورنمنٹ انگریزی سے چاہی مدد مطلوبہ دی گئی اور کپتان کلنوک صاحب کو تھوڑی فوج ہمراہ دیکر وسط موسم برشکال مین روانہ کیا یہہ صاحب آب وہوائے مہلک ترائی سے مجبور ہوکر واپس چلے گئے گورکھیون کا مقابلہ سست ہوا تو اوطرف سے نیپال کو غارت کیا اور خاندان نوار کو معدوم کردیا اور آخر کار گورنمنٹ انگریزی سے بھی اوکو راجہ نیپال منظور کیا۔

اب ملک کو ہی مکوانپور کو فتح کرکے گورکھیون نے دعوی اوس زمین کا بھی کیا جو راجہ مکوانپور کے پاس تھی اور بیان کیا کہ جو روپیہ راجہ مکوانپور دیتا تھا اوسقدر روپیہ وہ بھی دینگے یہ دعوی اوسکا منظور ہوا مرصد تیس سال تک گورکھہ نے خراج مین ہر سال ایک جزافیل بالعوض اس زمین کے دیا مگر خراج آخر کار بسبب شرط ہفتم عہدنامہ ۱۸۱۴ء موقوف ہوگیا۔

بعد مرحوم مہم کلنوک صاحب کے نہایت جزوی واسطے نیپال سے باقی رہ گیا تھا اور اسیطرح انتظام لارڈ کورنوالس تک رہا جب گورکھیون سے معرفت ڈنکن صاحب کے جو اوقت مین رزیڈنٹ بنارس کے تھے ایک عہدنامہ تجارت ۲ مارچ ۱۷۹۲ء بعہد ۱۲ قرار پایا کئی سال سے قبل ۱۷۹۲ء کے گورکھہ بجانب سہٹ ملک سرکرتے جاتے تھے حتی کہ وہ مقام دکاچی تک جا پہنچا لاما گرو شاہ چین کا تھا پہونچ گئے تھے شاہ چین نے جب سنا کہ گورکھیون نے اوسکی پاک عبادتگاہ مقام دکاچی کو لوٹا تو اوسنے ایک فوج کلان بھیجی کہ راجہ نیپال کو سزا دی کرے پس اس نظر سے کہ چین والے نیپال پر حملہ آور ہوئون رئیس گورکھہ نے انگریزون کے ساتھ عہدنامہ تجارت کیا اور درخواست مدد کی بھی کی۔

لارڈ کونوالس نے تجویز کرکے لکھا کہ صلح فینا مین نیپال اور چین کے ہونی مناسب ہے مگر قبل اسکے کہ بیجر کرگیا ترک جلکو اس غرض سے روانہ کٹمنڈو کیا تھا سرحد نیپال تک پہونچین گورکھیون نے مجبور ہوکر کیونکہ جرنیل چین چندسیل کے فاصلے تک مقام نیپال سے پہونچ گیا تھا عہدنامہ زبون اونسے کرلیا۔

جو مطلب بزرگ کرگیا ترک صاحب کے جانے مین تھا وہ جاتا رہا مگر چونکہ اوسکو ہدایت ہوئی تھی کہ جو فوائد تجارت ازروے عہدنامہ کے قرار پائے تھے اونکی بہتری مین کوشش کرے لہذا وہ تا بمقام کٹمنڈو گئے مگر گورکھیون نے جو کچھ اونھون نے کہا اوسکو ٹال دیا اور ارادہ اتفاق مضبوط ظاہر نکلیا ا بیجر صاحب بماہ مارچ ۱۷۹۳ء نیپال سے روانہ ہوے۔

اسوقت سے ۱۸۰۱ء تک ہماری تحریرات سے نیپال سے صرف گاہ گاہ خطوط دوستانہ رہ گئے تھے اور نیپال والے خراج علاقہ مکہنپور دیا کرتے تھے اس سال مین رن بہادر راجہ نیپال مین جسنے ۱۸۰۱ء مین زبردستی انتظام ملک اپنے اختیار مین کرلیا تھا اور اپنے عمو کو جو مہتمم راج تھا قتل کیا تھا اور پانچ سال تک بہت نہایت ظلم کے ساتھ حکمرانی کی تھی مجبور ہوکر ملک اپنے پسر غیر منکوحہ کے نام کیا اور اپنی ایک رانی کو مہتمم قرار دیا اس پسر غیر منکوحہ کا نام گروان جو وہ بکرماساہ تھا اور خود بنارس چلا گیا انکے ہمراہ بطور پولیٹکل ایجنٹ کپتان نوکس صاحب بنارس گئے گورنمنٹ انگریزی نے رن بہادر کی نہایت خاطر داری کی اور بہت سا روپیہ واسطے صرف ضروریات کے دیا اوسکی موجودگی علاقہ انگریزی مین واسطے دوبارہ تحریک کرنے بادہ قائم کرنے اتفاق مضبوط من قبیل منعقدات نیپال سے متصور ہوی اور واسطے دونون مطالب کے یعنی درباب مقرر کرانے وجہ معقول واسطے راجہ معزول کے اور عہدنامہ ۱۷۹۲ء کے تعمیل کرانے کے جواب حکم تقویم پارینہ کا رکھتا تھا اور درباب انتظام گرفتاری وسپردگی ڈاکوان مفرور جو علاقجات سرحدی کو نہایت تنگ کرتے تھے کپتان نوکس صاحب روانہ سرحد نیپال کے کیے گئے کہ وہان کٹمنڈو کے مرسلون سے ملاقات کرین۔

یہ مطالب اور نیز تقرری رزیڈنٹ ازروے عہدنامہ ماہ اکتوبر ۱۸۰۱ء نمبر ۴۸ کے قرار پایا اور کپتان نوکس صاحب اول رزیڈنٹ مقرر ہوے۔

نوکس صاحب کا استقبال رانی نے بخوبی وجہ کیا اور تدابیر درباب تعمیل عہدنامہ سے
سب پختہ ہوچکین تھین کہ یکایک رانی کلان رن بہادر کی جو ہمراہ اوسکے بنارس گئی تھی کٹمنڈو مین
آئی اور رانی مختار کو دور کرکے خود راجہ صغیر سن کو اپنے پاس رکھا اور حکمرانی کرنے لگی دربار مین
اب یہ صلاح قرار پائی کہ تعمیل عہدنامہ گورنمنٹ انگریزی کے ساتھ نکیا چاہیے اور اوسکی عدم رضا
درباب قیام رزیڈنٹ کے اسقدر فاش ہوئی کہ کپتان نوکس صاحب بماہ مارچ سنہ ۱۸۱۳ء نیپال سے
چلے آئے اور بتاریخ ۴ ماہ جنوری سنہ ۱۸۱۴ء لارڈ موئرا صاحب نے برملا دوستی دربار ترک کی۔

ایک نتیجہ اس ترک دوستی کا یہ پیدا ہوا کہ رن بہادر کو اجازت ہوئی کہ نیپال واپس جاے
اور اوسنے وہان جاکر سرغنہ گروہ مخالف کو قتل کرکے دوبارہ راجگی اختیار کی عرصہ تعمیل کے
بعد کچھ تکرار اوسمین اور اوسکے بھائی مین ہوئی اور موقع پاکر اوسکے بھائی نے اوسکو قتل کیا اور
ایک بلند قیمت آدمی بھیم سین یا جو اوسکے ہمراہ جلاے وطنی مین تھا راجہ صغیر سن پر کہ رن بہادر
فرزند غیر منکوحہ تھا حاوی ہوا اور رانی کلان رن بہادر نے اوسکی تائید کی پس حاکم ہوگیا۔

بعد از ترک دوستی سنہ ۱۸۱۴ء کے تا سنہ ۱۸۱۶ء کہ اسے وکار نیپال سے صرف اسقدر تھا کہ ادہر سے
بیغامہ گفتگو درباب زیادتی کہ ہماری سرحدی علاقے کے باشندگان پر ہوتی درمیان آتے تھے
اور لاحاصل کوشش درباب ترغیب دہی گورکھا واسطے امداد ہمارے افسران کے بنابر
اسنداد ڈکیتی و دزدی جو ہماری سرحدی علاقے مین ہوتے تھے عمل مین آتے تھی سنہ ۱۸۱۴ء مین
نیپالی نے پرگنہ بوٹول و شیوراج کو جو وزیر اودے نے گورنمنٹ انگریزی کو دیے تھے اس حیلے
سے لے لیا کہ وہ متعلق علاقہ راجہ پالپا کے تھے اور راجہ مذکور کو اونھون نے فتح کیا تھا
سنہ ۱۸۰۸ء مین مورنگ کے حاکم گورکھا نے کل زمینداری بھیم نگر واقع سرحد پورنیا پر قبضہ کرلیا مگر یہ
مقدمہ ایسا سنگین تھا کہ گورنمنٹ نے ارادہ اوسکے معاوضہ کا بتہ دل کیا اور بماہ جون سنہ ۱۸۱۴ء
ایک دستہ فوج انگریزی سرحد کو روانہ ہوا کہ زمینداری سنگینون کی نوک سے حاصل کرین یعنے
جنگ کرکے چھین لین، یہ تجویز قطعی کافی تھی کیونکہ گورکھیون کی مرضی نہ تھی کہ انگریزون کے ساتھ
تلوار برابر کرین لہذا اونھون نے سنہ ۱۸۱۱ء مین زمین مذکور خالی کردی سنہ ۱۸۱۴ء مین گورکھا پھر ہمارے
سرحد کے اندر آئے اور تھوڑی زمین بٹول اور بتیا پر قابض ہوے اس دست درازی کا مقابلہ

سرحدی بتیا والون نے خوب کیا اور اسکے سبب اول جنگ سرحدی نیپال سے پیدا ہوئی

افسران انگریزی اور نیپالی مقرر ہوے کہ تنازعات سرحدی کا فیصلہ کرین تحقیقات کا نتیجہ یہ ہوا کہ حق سرکار انگریزی اوپر صلاح متنازعات کے ثابت ہوا مگر نیپالیون نے اوسکے دوبارہ پانے سے انکار کیا اسپر لارڈ ہسٹنگ صاحب نے حکم دیا کہ گراندر میعاد معینہ کے اطلاع مذکور نیپالیون نے خالی نکر دیے تو زبردستی قبضہ کر لیا جائیگا جب اس تحریر کا جواب بھی اندر میعاد مقررہ کے نہین آیا تو واسطے ماہ اپریل ۱۸۱۴ء اوپر قبضہ کر لیا گیا۔

اب جنگ لابد ہوئی اور بتاریخ یکم ماہ نومبر ۱۸۱۴ء حکم عام جنگ کا دیا گیا جنگ سخت واقع ہوئی اور نیپالی خوب لڑے اور نتیجہ بنیک اور ہمارے قبضے مین کوہستان مغربی دریاے کالی باقی رہے اب نیپالیون نے صلح چاہی گورکھیون نے دو مرتبہ شکست عہد کیا اور ترائی ہمکو دینے پر راضی نہین ہوے اسلیے دوبارہ فوج کشی کی ضرورت ہوئی اور لارڈ ہسٹنگ صاحب نے درخواست کی کہ سالانہ روپیہ شخصہ آمدنی ترائی اور کچہ اور ملک بالعوض ترائی دینگے اسپر افسران نیپالی نے عہدنامہ سگولی پر بتاریخ ۴ ماہ نومبر دستخط کیے اور اقرار کیا کہ راجہ کے دستخط اوسپر بتاریخ ۱۲ دسمبر کو ہو جائینگے۔

مگر دربار نے تصدیق اور منظوری اس عہدنامہ کی نہین کی اور ظاہر کیا کہ اونکا ارادہ ہے کہ نتیجہ فوج کشی دوم دیکھ لین اب فوج کشی گورنمنٹ انگریزی نے نہایت زور کے ساتھ اور بتاریخ ۴ ماہ مارچ ۱۸۱۶ء افسران نیپالی نے آخرکار صلحنامہ سگولی نمبر ۹ دستخطی اور مرتب سر ڈیوڈ اکٹر لونی صاحب کو دیا ازروے اس عہدنامہ کے کوہستان مشرقی نیچے اور حصہ ترائی درمیان نیچے اور بتیا کے حکم کو دیے گئے بتاریخ ۴ ماہ دسمبر شرط چہارم عہدنامہ سگولی جسکی رو سے ہمکو دو لاکھ روپیہ بطور پنشن سرداران نیپال کو دینا تھا بموجب عہدنامہ نمبر ۵ کے بالعوض زمین ترائی کے واقع درمیان راپتی و کوری جو نیپالی والون کو واپس دی گئی منسوخ ہوے اور ترائی واقع مغرب کالی اودھ مین شامل کی گئی۔

یہ سب بندوبست جو ازروے عہدنامہ سگولی مقرر ہوے مسٹر کار و نر نامے صاحب تھے اونکو اور کپتان نوکس صاحب تھا پا وزیر کل محیط ملک مین ہے اور اوسکے سبب سے دربار کا حال

مشتبہ اور مغرور تھا مہاراجہ گردان جودھ بکرم ساہ اٹھارہ سال کی عمر مین چند روز بعد کار و زصاب کے کمنڈو پہونچنے کے مرگیا اور اوسکا جانشین اوسوقت مین صرف دو سال کی عمر کا تھا وزارت بھیم سین کی اوسکی صغرسنی مین بھی قائم رہی اور اوسوقت سے ۱۸۳۷ء تک اوسکا کل اختیار رہا اور اس عرصہ مین نیپال کی کونسل مین جنگی تدبیرین جاری رہین۔

۱۸۳۷ء مین علامات برخلافی بسبب کل اختیار بھیم سین کے جسکے خاندان کے آدمیون کو ہرقسم کی حکومت ملک تفویض تھی پیدا ہونی شروع ہوئی قوم پانڈے جنکی قوم کا سردار بروقت واپس آنے رن بہادر کے بمقام نیپال قتل ہوا تھا دوبارہ بابت عنایات مہاراجہ پرسرافراز ہوے کیونکہ مہاراجہ جانتا تھا کہ حکومت وزیر مین رخنہ پڑے اور برخلافی ہر سال زیادہ ہوتی گئی ۱۸۳۷ء مین راجہ کا پسر کوچک یکایک مرگیا اور مشہور ہوا کہ تبرعنیب بھیم سین نے یا اوسکے رفقا کے اوسکو زہر دیا گیا ہے اس شبہہ مین بھیم سین اور معتبر سنگھ گرفتار ہوکر پابجولان اور مقید ہوے اور اونکے متعلق بھی نظربند شدید ہوے مگر چند عرصے کے بعد بھیم سنگھ اور معتبر سنگھ رہا ہوے اور بھیم سین تو بعزت اپنے گھر مین خانہ نشین ہوا اور معتبر سنگھ پنجاب گیا اور دربار لاہور مین جاکر نوکر ہوا۔

دو سال کے بعد تکلیف دہی خاندان تھاپا کی دربار کی مفسدون کے مطلب براری کے واسطے پھر شروع ہوئی وزیر سابق گھر سے گرفتار ہوکر آیا اور پھر مقید ہوا جہان اوسنے بسبب ایذا اور تکلیف کے خودکشی کی بعدازان اوسکی لاش کے ٹکڑے ٹکڑے کرکے شہر مین پھینک دیے تاکہ باعث سگان بازاری اور زاغ وزغن ہو۔

درمیان آخر عہد وزارت بھیم سین کے اکثر تجویزین درباب تجارت ہمارے نیپال کے ہوئین مگر کوئی کارگر نہوئی بیچ ۱۸۳۳ء کے تجویز درباب تحقیقات مقدمات رعایا سے انگریزی متعلق رزیڈنسی بے سود ہوا کیونکہ دربار نے انکار کیا کہ وہ کوئی عہد درباب حقوق سزا دہی مجرمان حسب قاعدہ انگریزی نہین کرینگے بیچ ۱۸۳۴ء کے تجویز دوبارہ قائم کرنے عہدنامہ تجارت ۱۸۹۲ء کے بیکار رہوئی کیونکہ دربار نے اوسکے جواز ہونے سے انکار کیا اور عہود اونسے پیش کیے جو نہایت مضر مطالب انگریزی کے تھے ۱۸۳۶ء مین پھر ایک تجویز جو درباب بہبودی عہدنامہ تجارت کے ہوئی تھی شکست ہوگئی کیونکہ دربار نے کچھ التفات درباب محصول اسباب انگریزی کے نکی مگر

درباب گرفتاری وسپردگی ٹھگ وڈکیت کے ایک عہدنامہ مفید نمبر ۱۲ قرار پایا جسکی رو سے فائدہ باہمی متصور تھا۔

بعد برباد ہونے بھیم سین تھاپا کی دشمنی بسبب سرکار انگریزی کے ظاہر ہونے لگی اور ہر ایک کوشش عمل مین آئی جس سے باعث کم کرنے خرچ ملکی کے اندیشہ دشمنی بربلا پیدا ہوا اور اسقدر بھی دشمنی نیپالیون کی مخفی نرہی کہ اب گورنمنٹ انگریزی کو کچھ فوج واسطے نگرانی حال کے سرحد پر قائم کرنے کی ضرورت ظاہر ہوئی مدت سے سازش نیپالیون کے ساتھ روسائے ہند کے ہوئی بھی پیغام جودہ پور اور گوالیار اور حیدرآباد اور ناگپور اور لاہور بھیجے جاتے تھے اور اس حیلے سے کہ شادی ولیعہد کی منظور ہے اکثر جاسوس اور پیغامبر ریوان اور راجپوتانہ کو بھیجے جاتے تھے اور سب طرح کی کوشش بجانب سکھ اور بھوٹان اور آوا کے بھی کیجاتی تھی مگر فوج انگریزی کی جو فتح اول مرتبہ افغانستان مین ہوئی تھی اوسنے نیپالیون کے ارادے فسخ کردیے تھے اور ۱۸۳۹ء عہدنامہ نمبر ۲۱ دربار سے کیا گیا جسکی رو سے اونھون نے اقرار کیا کہ اسطرح کی سازش آیندہ وہ نہین کرینگے۔

اس اقرارنامہ کا لحاظ صرف برائے نام تھا سازش کی تجویز اب بھی ہوتی تھی مگر نہایت احتیاط اور پوشیدگی کے ساتھ ۱۸۴۰ء مین نیپالیون نے زبردستی اکثر دیہات رامنگر کے چھین لیے اور اوسوقت اوس سے دست بردار ہوے جب اونکو فوج کشی کا خوف دکھایا گیا اور اب پھر ضرورت اوسکی ہوئی کہ کچھ فوج واسطے نگرانی حال کے سرحد پر قائم ہوا اور یہ فوج اوسوقت تک برخاست نہین ہوئی جب تک اطمینان متواتر بجانب مہاراجہ اور اونکے سردارون کی بموجب نمبر ۲۱ کے حاصل نہوے

فضولی اور ظلم ولیعہد نے جسکی تائید مہاراجہ کرتے تھے ملک مین نارضامندی پیدا کی اسمین فریب اور دغا اوس رانی کی جو صرف رایون مین سے زندہ تھی اور جسکا ارادہ تھا کہ اپنے بیٹے کو کسیطرح تخت نشین کرے شامل ہوکر باعث تکرار متحد خاندان مین ہوے معتبر سنگھ جو ۱۸۴۳ء مین پنجاب سے واپس طلب ہوا تھا وزیر مقرر ہوا ۱۸۴۵ء مین بترغیب گیگن سنگھ جو برادر حقیقی رانی کا تھا معتبر سنگھ قتل ہوا اور گیگن سنگھ فوراً مشیر خاص مقرر ہوا اس شخص کے اور کہتیں اور رئیسونکے

قتل نے جو ۱۸۴۶ء مین قتل ہوے واسطے تقرری جنگ بہادر کے اوپر منصب وزارت کے راستہ صاف کردیا جب مہارانی کو دریافت ہوا کہ جنگ بہادر جیسا اول سمجھا گیا تہا اوسقدر اوسکے مطلب کا نہین ہے تو اوسنے اوسکے قتل کا بھی ارادہ کیا مگر یہ وقوع مین نہین آیا اور اوسکو حکم ہوا کہ مع اپنے دونون لڑکون کے خارج از ملک ہو وہ ملک سے نکلکر بنارس گئے اور وہان اب تک موجود ہے مہاراجہ بھی اوسکے ہمراہ بنارس گئے مگر دوسرے سال واپس نیپال مین آئے اس نیت سے کہ سورا ندر بکرم شاہ کے نام ملک کردین —

چند سال گذشتہ سے اور خصوصاً جب سے جنگ بہادر ۱۸۵۰ء مین انگلستان گیا دربار نیپال کی رنگت نہایت دوستانہ ہوگئی ہے ۱۸۵۲ء مین تجویز ہوئی کہ عہدنامہ قرار دیا جاے جسکی رو سے مجرمان سنگین حوالہ ہوا کرین بتاریخ ۱۰ ماہ فروری ۱۸۵۲ء عہدنامہ نمبر ۴۵ قرار پایا آخر ۱۸۵۴ء مین سرکار نیپال اور تبت مین تنازعہ پیدا ہوا مگر اس سے کچھ فتور دوستی انگریزی مین واقع نہین ہوا بعد جزوی لڑائی کے اور طول طویل تجویزون کے ایک عہدنامہ قرار پایا جسکی رو سے تبت والون نے منظور کیا کہ وہ دس ہزار روپیہ سالانہ نیپال کو دیا کرینگے اور دونون ملکون کی تجارت کو ایزا کرینگے اور سفیر نیپال لاسا مین رہنے دینگے (عہدنامہ ذیل مین درج ہوتا ہے)

عہدنامہ صلح دس شرائط کا فیما بین سرکار گورکھا و تبت (بھوٹ) جسکو ہمنے یعنی سر جان لارنس و بہادر اور ولایا سرکارین نے جنکے دستخط آخر مین موجود ہین تحریر کرکے منظور کیا خدا اسکا گواہ ہے اور ہم یہ بھی اقرار کرتے ہین کہ جیسا اب تک ہم دونون اطاعت شاہ چین کی کرتے ہین اوسیطرح آیندہ بھی کرتے رہینگے اور آپسمین بطور برادران ایک دوسرے سے پیش آئینگے جب تک کہ ہمارے کردار موافق اس عہدنامہ کے رہینگے اور اوس ملک کو خدا آباد نرکھے جو دوسرے پر فوج کشی کرے جب تک کہ دوسرے کے حرکات اور اطوار خلاف اس عہدنامے کے ثابت نہون جس حالت مین جو ملک فوج کشی دوسرے پر کریگا وہ الزام سے بری رہے گا

شرط اول

گورنمنٹ تبت اقرار کرتے ہین کہ دس ہزار روپیہ سالانہ بطور خراج گورنمنٹ گورکھہ کو دینگے —

شرط دوم

ملک گورکھا اور تبت نے ہمیشہ دوستی اور اتفاق شاہ چین کے ساتھ اب تک رکھا ہے اور ملک تبت صرف معبد لاما گورو کا ہے اس وجہ سے سرکار گورکھا آیندہ حتی المقدور والا لاما کی مدد تبت کی کرے گی اگر کسی اور راجہ کی اوسپر حملہ آور ہوئی۔

شرط سوم

گورنمنٹ تبت اقرار کرتے ہین کہ وہ لینا محصول کا جو اب تک رعایاے گورکھا اور تجاران وغیرہ سے جو تبت کے ملک مین آکر تجارت کرتے ہین لیا جاتا تھا موقوف کردینگے۔

شرط چہارم

گورنمنٹ تبت اقرار کرتے ہین کہ گورنمنٹ گورکھا کے سپرد تمام قیدیان لشکر جواب اونکے ملک مین قید ہین اور تمام سپاہی گورکھا اور افسران اور عورات جو جنگ مین گرفتار ہوے تھے اور تمام اتواب جو چھین لین تھین واپس کردینگے اور گورنمنٹ گورکھا اقرار کرتے ہین کہ وہ گورنمنٹ تبت کو تمام سپاہی اور رعایا کردونگ دکوتی وجونگا وتانکلا کھار وچیور گومیا اور تمام اسلحہ دیاک یعنی بیل گاے جو گورنمنٹ مذکور کی اونکے قبضے مین ہین واپس کردینگے اور جب یہ عہدنامہ کلیتہً تعمیل ہوجائیگا تو گورنمنٹ گورکھا دیہات تانکلا کھار وچیور گومیا وکرونگ وجونگا وکوتی دوہا کلنگ واپس کردینگے اور جسقدر فوج اونکی اس جانب کوہستان بیرپ لنگور کے ہوگی وہ واپس طلب کرلیجائیگی۔

شرط پنجم

ایک افسر بہار اور ارانہ صرف نیکیا یعنی نایک عہدہ ادنکم رتبہ منجانب گورنمنٹ گورکھا لاسا مین رہا کرے گا۔

شرط ششم

سرکار گورکھا برضامندی گورنمنٹ تبت ایک کارخانہ بمقام لاسا واسطے ورود کرنے اسباب تجارت ہر قسم کے جواہرات سے لیکر پارچہ واشیاے خوردنی تک مقرر کرینگے۔

شرط ہفتم

گورکھا بہارا اور جو بمقام لاسا رہے گا ہرگز دست اندازی بیچ مقدمات تنازعات رعایاے
وتجاران وسوداگران سرکار تبت کے جو باہم تکرار کرین نکرینگے اور گورنمنٹ تبت بھی کسی مقدمۂ
رعایاے نیپال اور کشمیری وغیرہ مین جو اندر حد ملک لاسا کے رہتے ہون گے مداخلت
نکرینگے مگر جب تکرار فیما بین رعایاے گورکھا اور تبت واقع ہوگی تو حکام سرکارین جمع ہوکر
یکجا نشست کرکے تصفیہ اوسکا کرینگے اور تمام آمدنی جرمانہ وضبطی وغیرہ جو رعایا ے تبت کی
ہوگی وہ سرکار تبت مین جمع ہوگی اور جو رعایاے گورکھا وکشمیری وغیرہ کی ہوگی وہ سرکار
گورکھا مین جمع ہوگی۔

شرط ہشتم

اگر کوئی رعایاے گورکھا جرم قتل حکومت ندکور مین کرکے پناہ گیر ملک تبت مین ہوگا
تو وہ فوراً حوالہ گورکھا گورنمنٹ کے کیا جائیگا اور اگر کوئی رعایاے تبت مجرم جرم قتل ہوکر
ملک گورکھا مین پناہ گیر ہوگا تو گورنمنٹ گورکھا اوسکو حوالہ سرکار تبت کردینگے۔

شرط نہم

اگر کسی رعایا یا تجار گورکھا کا مال کوئی رعایاے تبت غارتگری کرکے لیجاے گا تو
گورنمنٹ تبت اوسکو اوس سے واپس دلوادینگے اور اگر اوسکے پاس اسقدر مال واپس
دینے کو نہوگا تو بہارا اور اوسکو مہلت مناسب دے کر اور تدبیر مناسب کرا کر اوس مہلت مین
مال دلوادیگا اور اسیطرح اگر کسی رعایاے تجار تبت کا مال کوئی رعایاے گورکھا مین سے
غارتگری کرکے لیجاے گا اوس سے حاکم گورکھا واپس دلوائینگے اور اگر وہ فوراً نہین دے
سکیگا تو اوس سے تدبیر مناسب کرا کر اندر میعاد مناسب کے اوس سے دلوادینگے۔

شرط دہم

تمام رعایاے تبت جو لڑائی مین شریک گورکھا ہوے ہین اور تمام رعایاے گورکھا
جو لڑائی مین شریک تبت ہوے ہون اس عہدنامہ کے بعد محفوظ جان ومال سے رہینگے
اور کوئی اونکو ایذا یا تکلیف نہ دیگا۔

المرقوم چیت بدی تیج سمت ۱۹۱۲ روز دوشنبہ مطابق ۲۴ ماہ مارچ سنہ ۱۸۵۶ ع

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جی رامیشری

رزیڈنٹ

دیگر یہ کہ ترجمہ بالا مین مین نے نام تبت بجاے بھوٹ کے لکھا ہے زیرا کہ عہدنامے مین اوسی نام سے یہ علاقہ درج ہے۔

دستخط جے آر

باستثنا چند ماہ ۱۸۰۶ء کے جنگ بہادر جسکو خطاب مہاراجگی کا مہاراجہ نیپال نے دیا اور راجگی دوا صلاع کی کلیتہً اوسکو بخشی اور جسنے ایک فرزند اور دو دختر کی شادی خاندان مہاراجہ نیپال مین کی وزیر نیپال کا رہا درمیان بلوہ ۱۸۰۱ء اور فوج کشی آیندہ کی اوسنے مدد گورنمنٹ انگریزی کی بیچ دوبارہ قبضہ کرنے گورکھپورا و فتح کرنے لکھنو کے اور گرفتاری مفسدان جبترائی مین چلے گئے تھے کی بنظر ان خدمات کے مہاراجہ جنگ بہادر کو خطاب نائیٹ اوف دی گرینڈ کراس اوف دی نایتہ کا ملا اور از روے عہدنامہ نمبر ۵ منعقدہ یکم ماہ نومبر ۱۸۱۶ء ملک سرحدی اودہ جو شامل علاقہ گورنمنٹ انگریزی ۱۸۱۶ء مین ہوا تھا واپس نیپال کو دیا گیا۔

درست تخمیناً باشندگان نیپال کی نفری کا غیر ممکن ہے نیپال والہ تخمیناً باون لاکھ نفری یا چھپن لاکھ نفری کا کرتے ہین مگر غالبًا وہ بیس لاکھ سے زیادہ نہونگے شہر کٹمنڈو مین تیس سے پینتیس ہزار نفری تک آباد ہین اور رقبہ ملک کا قریب چون ہزار میل مربع ہے آمدنی معلوم نہین مگر قیاساً قریب تینتالیس لاکھ روپیہ کے ہوگی گورکھا والہ خراج گورنمنٹ انگریزی کو نہین دیتے ہر پانچ سال کے بعد ایک سفیر مع تحائف کٹمنڈو سے پکن کو روانہ ہوا کرتا ہے۔

نمبر ۴۷

عہدنامہ تجارت نیپال تاریخ یکم مارچ ۱۷۹۲ء عیسوی

عہدنامہ مصدقہ بمہر مہاراجہ رن بہادر شاہ بہادر شمشیر جنگ مطابق عہدنامہ دیے ہوے

مسٹر جوفی لھن ولکن صاحب رزیڈنٹ بنارس منجانب رابٹ ہنوربل چارلس ارل کورنوالس کی جی گورنر جنرل ان کونسل بااختیارات عطیہ حاکم ممدوح درباب ختم کرنے عہدنامہ تجارت مہاراجہ موصوف سے اور تحریر کرکے مقرر کرنے محصول ادائی رعایاے سرکارین ہنوربل کمپنی انگریزی ونیپال وصاحب موصوف خود تعداد محصول ادائی رعایاے نیپال یا فتنی کمپنی مقرر کرتے ہین اسیطرح مہاراجہ موصوف تعداد محصول ادائی رعایاے گورنمنٹ انگریزی یا فتنی نیپال قرار دیتے ہین اور عہدنامہ مذکور مجکو یعنی مہاراجہ مذکور کو مولوی عبدالقادر خان وکیل صاحب موصوف نے دیا اسواسطے یہ نقل جو گورنمنٹ نیپال نے تیارکی خان مذکور کو دی گئی مضمون ذیل مین درج ہے

شرط اول

چونکہ توجہ بہبودی عام وآسایش اور اطمینان تجاران وسوداگران باعث انتظمان سرکارین کمپنی ونیپال ہے یہ اسواسطے اقرار اور مشروط ہوتا ہے دہائی فیصدی محصول دونون علاقون مین اسباب وارد پر لیا جائیگا اور یہ محصول بتعداد رونہ آسناد کے مطابق جو سوداگران کے ہوگا لیا جائیگا اور بنظر اسکے کہ تجاران رونہ باطل پیش نکرین رونہ کی پشت پر مہر چوکی پرمٹ کی ثبت ہوا کرے گی اور اس رونہ کی نقل لیکر اصل سوداگر کو واپس ملا کرے گی اور اگر کسی سوداگر کے پاس رونہ اجناس نہوگا تو اہلکاران پرمٹ محصول دہائی فیصدی اجناس کی قیمت بازار پر لیا کرینگے۔

شرط دوم

مقامات مقابل جو اسمین مندرج ہین سرحد ہر ملک مین چوکی کے مقام مقرر ہونگے اور اون مقامون پر تجاران محصول ادا کیا کرینگے اور جب ایک مرتبہ ان مقامات مین محصول ادا ہوچکا تو پھر کسی اور مقام پر ملک مین محصول نلیا جائیگا۔

شرط سوم

اگر کوئی اہلکار محصول زیادہ لے گا یا اور رقم لیگا بہ نسبت شرح مندرجہ کے اوسکو سزاے سخت اوسکی سرکار دیوے گی تاکہ اور ونکو عبرت ہو اور ایسا کام نہ کرین۔

شرط چہارم

اگرچہ ہی یا دیگر اسباب تجارت کی ہوگی تو فوجدار موقع واردات اپنے افسر کلان یا گورنمنٹ کو اطلاع اوسکی دیگر فوراً مالک مقام یا زمیندار کو حکم دینے قیمت کا دیگا اور یہ روپیہ ہر مقدمے مین اسطرح سوداگر کو ملیگا۔

شرط پنجم

جب کسی ملک مین کچہ زیادتی یا سختی کسی سوداگر پر ہوگی تو اہلکار علاقہ جسمین وہ ہوئی ہے فوراً بلا توقف سماعت مقدمہ کرکے تحقیقات نالش مظلوم کرے گا اور اوسکی دادرسی کرکے مجرم کو سزا دے گا۔

شرط ششم

اگر کسی تجار نے محصول ادا کرکے کسی ملک مین اپنا مال اوتارا ہو اگر وہ مال فروخت ہوگیا تو بہتر ورنہ درصورتیکہ سوداگر بندکورا وسے کسی اور مقام پر یا بہر علاقہ سرکارین مندرجہ عہدنامہ لیجانے تو رعایا یا اہلکار اوس مقام کے اوسپر اور محصول نہ لینگے جو اونسے اول مرتبہ وقت ورود کرنے اسباب کے دیا ہے وہی کافی ہوگا اور اوسپر دوبارہ محصول نلیا جائیگا بلکہ اوسکو اجازت ہوگی کہ بحفاظت بلا مزاحمت لیجاے۔

شرط ہفتم

اس عہدنامہ کو کلیتہ جانا اور جاری حاکمان حال و استقبال سرکارین تصور کرین اور اوسکو عہدنامہ تجارت سمجہکر باعث بنیاد اتفاق سرکارین تصور کرکے بروقت آیندہ اسکی تعمیل بنظر فائدہ عوام و برامد دوستی ملحوظ رکھین۔ بتاریخ ۵۔ ماہ رجب ۱۲۰۶ ہجری سنہ ۱۱۹۹ فصلی مطابق یکم ماہ مارچ سنہ ۱۷۹۱ء و مطابق ۱۲ پھاگن سمبت ۱۸۴۸ دونقل ایک مضمون کی طرفین معاہدہ نے تیار کین اور وعدہ کیا کہ موسم بیساکھہ سمبت ۱۸۴۹ سے اہلکاران سرکارین حسب الحکم محکم ہر دوسرکار فوراً تعمیل اسکی کیا کرینگے اور شرائط مندرجہ کا لحاظ رکھینگے اور ہدایت ثانی کے منتظر نہ رہینگے۔

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جی ولکن

رزیڈنٹ بصیغہ مال

نقل مطابق اصل کے ہے
دستخط جی ایچ بارلو
سب سکرٹری

نمبر ۴۸

عہدنامہ راجہ نیپال سنہ ۱۸۱۴ ع

چونکہ ارباب دانش روسائے دیشان و سرداران بلندمکان وحاکمان ذی اختیار مثل آفتاب نیم روز روشن اور ہویدا ہے کہ خدای تعالی نے حفاظت اور حکومت عالم کی قبضہ اقتدار سلاطین بصفت پناہ مین کی ہے اور یہ بھی ظاہر و باہر ہے کہ قرار پانے اتفاق دوستانہ باہم اونکے باعث حفظ بہبودی و خوشنائی کافہ انام ہے اور جسقدر زیادہ ارتباط و اتحاد ہوگا اسیقدر امنیت خلائق ترقی پر ہوگی لہذا بنظر مراتب مذکورہ بالا ہز اکسیلنسی دی موسٹ نوبل دی گورنر جنرل مارکیوس ویسلی اور مہاراجہ صاحب نے طریق دوستی فیما بین سرکار کمپنی و راجہ نیپال قرار دیکر شرائط ذیل منظور کی ہین —

شرط اول

یہ امر سرداران و اہلکاران سرکارین پر فرض اور لازم ہے کہ ہمیشہ دوستی سرکارین کی ترقی مین کوشش کرین اور عین خواہش دلی اونکی پیچ بہبودی و کامیابی سرکارین و رعایائے جانبین ہو —

شرط دوم

غرضگوئی اور مفسدہ انگیز گفتگوی غرض گویان پر جو باعث تخلل دوستی باہمی ہون بلا وجہ و ثبوت اعتبار نکرنا چاہیے —

شرط سوم

سرداران و اہلکاران سرکارین بدل دوست اور دشمن ایک سرکار کو دوست اور دشمن دوسری سرکار کا تصور کرین اور یہ لحاظ ہمیشہ دوامی اور مستحکم پشت در پشت رہے —

شرط چہارم

اگر کوئی حکومت ہمسایہ کسی سرکار کا کچھ تکرار یا ارادہ بلاوجہ پیدا کرے کہ اوسکے ملک پر متسلط ہو اور ارادہ مخالفت بغرض قبضہ کر لینے ملک کے ظاہر کرے تو وکیل سرکار دونون سرکار کے دربار مین حال مفصل عرض کریگا اور حاکم متحریک دوستی جو سرکارین مین جاری اور قائم ہے بعد سماعت حال مفصل جواب اصلاح مناسب دینگے۔

شرط پنجم

جب کوئی تکرار سرحدی فیما بین سرکارین کے واقع ہو تو اونکا فیصلہ از روے انصاف اور راست کرداری کے معرفت وکلا و اہلکاران سرکارین ہوگا اور ایک نشان سرحد مذکور پر قائم ہوگا جو واسطے ہمیشہ کے قائم رہے گا تاکہ اہلکاران حال و استقبال کو ہدایت اوس سے ہوا کرے تاکہ وہ دست اندازی پیشہ نکرین۔

شرط ششم

اگر ایسے مقامات کی بسبت نزاع یا تکرار پیدا ہو جو سرحدی نواب وزیر اور نیپال کے ہون تو ایسے مقدمات بتوسط وکیل کمپنی موجود گی وکیل سرکار نیپال اور وکیل نواب وزیر فیصلہ پائینگے

شرط ہفتم

کسیقدر باتھی بابت نکیا سپوز کے ہر سال راجہ نیپال کمپنی کو بھیجتے ہین اسواسطے گورنر جنرل بنظر زیادہ کرنے دوستی راجہ نیپال کے اور باعث اتفاق دوستانہ اور بخیال عہدنامہ ہذا خراج مذکورہ بالا معاف اور فروگذاشت کرتے ہین اور حکم دیتے ہین کہ اہلکاران کمپنی حال و استقبال پشت دریشت ہمیشہ تا قائم رہنے شرائط عہدنامہ ہذا ہاتھی راجہ سے نہ لین۔

شرط ہشتم

اگر کوئی متوسل یا باشندہ ایک ملک کا فراری ہوکر دوسرے ملک مین پناہ لے اور درخواست منجانب سرکار نیپال معرفت وکیل حاضر باش گورنر جنرل یا منجانب سرکار کمپنی بتوسط وکیل موجودہ نیپال کی کیجاے تو ایسے حال مین یہ اقرار باہم ہوتا ہے کہ اگر فراری مذکور خلاف وزری قوانین سرکار کرکے مقصور ہوا ہو تو سرداران سرکارین فوراً سپرد وکیل سرکار درخواست کنندہ

کیا جائیگا تاکہ بحفاظت تمام اونکے علاقے کی سرحد پر پہونچ جاوے۔

شرط ہفتم

مہاراجہ نیپال اقرار کرتے ہین کہ ایک سالم پرگنہ مع زمین متعلقہ باستثنا زمین جاگیات وزمین جو واسطے امور مذہبی وجاگیر وغیرہ کے علیحدہ ہوچکی ہے اور جنکا ذکر کتاب آمدنی مین درج ہے سوامی جی کو بطور نذر واسطے اونکے مصارف کے دیا جائیگا شرائط نسبت سوامی جی کے یہ ہین کہ اگر وہ بنارس مین یا کسی اور مقام واقع ممالک کمپنی مین رہین اور جاگیر اپنے اہلکاران نیپال کی مستاجری مین دین تو اس حال مین روپیہ آمدنی کا بموجب اقساط کے جنکا ذکر ما بعد ہوگا اونکو دیا جائیگا اور یہ کہ وہ روپیہ مذکور کو اپنے تصرف مین لاکر امور مذہبی مین مشغول رہین بموجب اپنی شرائط کے جو اونھون نے پارہ مہی پر بروقت ترک کرنے راج کے اور اوسکو راجہ کے نام چھوڑ دینے کے کندہ کردیا ہے اور اگر وہ خود اپنی جاگیر مین بود و باش اختیار کرین اور تحصیل مالگزاری معرفت اپنے کارندون کے کرین تو اونکو مناسب اور لازم ہوگا کہ کسی شخص مخالف کو اپنی ملازمی مین نہ رکھین اور سوائے ایک سو آدمی اور عورات وغیرہ ملازمون کے کوئی سپاہی واسطے تحصیل مالگزاری کے بھرتی نکرین اور واسطے حفاظت اپنی ذات کے وہ دو سو نفر سپاہی فوج سرکار نیپال سے لیکر اپنے ہمراہ رکھین تنخواہ اونکی راجہ نیپال دینگے اس سے بھی اونکو متنبہ ہونا چاہیے کہ تقریر یا تحریر سے منا دنکرین اور نہ مفسد اور مفرور ملک نیپال کو پناہ دین اور نہ اوپر رعایاے نیپال کے غارتگری و لوٹ مار کرین اگر ایسی بے اعتنائی یا خلاف وزی لائق اطمینان سرکارین ثابت ہوگی تو اعانت اور حفاظت سرکار کمپنی اونسے علیحدہ کیجائیگی اس حالت مین پھر یہ امر باختیار راجہ نیپال ہوگا خواہ اونکی جاگیر ضبط کرین یا نکرین۔

مہاراجہ یہ بھی اپنی طرف سے وعدہ کرتے ہین کہ اگر سوامی جی علاقہ کمپنی مین بود و باش اختیار کرکے اور زمین مستاجری اہلکاران نیپال مین دینگے اور اقساط بموجب عہد کے ادا نہون یا وہ بود و باش اپنی جاگیر مین اختیار کرین اور کوئی باشندہ نیپال اونکو یا اونکی رعایا کی نسبت مزاحمت کسیطرح کی کرے تو گورنر جنرل کمپنی کے اوسکی کیفیت راجہ کو لکھینگے

اور گورنر جنرل ضامن ہین کہ راجہ اس شرط کی تعمیل کرینگے اور مہاراجہ فوراً تعمیل تحریر گورنر جنرل بموجب شرائط بالا کرینگے اگر نفع چالاکی اور ہوشیاری اہلکاران سے جمع پرگنہ مین ہوگا یا کمی اونکی غفلت سے واقع ہوگی تو ان دونون امور مین راجہ نیپال بالکل بلاواسطہ رہینگے۔

شرط دہم

بنظر تعمیل کرنے مراتب مندرجہ عہدنامہ کے اور واسطے ترقی دینے اتفاق اور دوستی کے تقریر زبانی سے گورنر جنرل اور راجہ نیپال بتحریک دلی وبخوشی اپنے ایک معتبر آدمی بطور وکیل مقرر کرتے ہین کہ دربار سرکارین مین حاضر باش رہ کر مراتب مفصلہ بالا کی تعمیل کرائے اور جس امر مین دوستی باہمی جو سرکارین مین جاری ہے تزاید پر رہے وہ امر ظہور مین لائین

شرط یازدہم

یہ امر اہلکاران وسرداران سرکارین پر فرض ہے کہ وہ اوسقدر عزت وتوقیر وکیل سرکار دوست کی کیا کرین جسقدر اوسکے رتبے کے موافق ہو اور جسقدر بموجب قانون قوم کے شایان ہو اور وہ حتی الامکان کوشش کرین کہ جو امر وہ کہین اوسکی کارروائی ہوا کرے اور اونکے آرام اور آسایش اور اطمینان کے اسباب کی ترقی رہے اور حفاظت ذات بھی ہو ان سب امور سے ترقی دوستی جو سرکارین مین جاری ہے ہوگی اور نام نیک سرکارین کا عالم مین مشہور ہوگا

شرط دوازدہم

یہ امر وکیل سرکارین پر فرض ہوگا وہ گفتگو کسی رعایا ساکن ملک کے ساتھ بغیر اجازت اہلکاران سرکار کے نکرین مگر اہلکاران سرکار کے ساتھ کیا کرین اور نہ رسم تحریر اونکے ساتھ جاری کرین اور اگر اونکے پاس کوئی تحریر یا خط ایسے شخصون کے پاس سے آئے اونکو لازم ہے کہ اوسکا جواب بغیر اطلاع حاکم ملک کے اور بغیر اوسکے سب مراتب مندرجہ کی تفصیل روبرو حاکم ممدوح کرینگے ندین یہ امر تمام اندیشہ وشبہہ باہمی کو رفع کریگا اور یکتائی اور دوستی کا اظہار کرے گا۔

شرط سیزدہم

سب سرداران واہلکاران سرکارین پر فرض ہے کہ مطابق اس عہدنامہ کے جواب

بموجب قواعد مذہب اور ایمان کے تحریر ہوتا ہے کاربند ہون اور اوسکو پشت در پشت قائم اور جاری تصور کرکے اسخراف اوس سے نکرین اور جو شخص خلاف اسکے کریگا خدا اوسکو اس دنیا و عقبیٰ مین سزا دیگا۔

ترجمہ صحیح ہے

دستخط سی رونسل

اسسٹنٹ مترجم فارسی

تصدیق کیا گورنر جنرل اور کونسل نے بتاریخ ۲۰ ماہ اکتوبر ۱۸۱۵ء اور دربار نیپال نے بتاریخ ۲۸ ماہ اکتوبر ۱۸۱۵ء

شرط عہدنامہ مندرجۂ ذیل جداگانہ ساتھ راجہ نیپال کے بمقام دنیا پور بماہ اکتوبر بتاریخ ۲۶ ۱۸۱۵ء مین ہوئی۔

اقرار جو مہاراجہ نے گورنر جنرل سے درباب تقرری گذارہ واسطے مصارف رکاب گوسائین سوامی جی والد نامے مہاراجہ ممدوح کیا مضمون اوسکا ذیل مین درج ہوتا ہے۔

کہ ایک سالانہ آمدنی بیاسی ہزار روپیہ سکہ بنیا کے منجملہ جسکے بہتر ہزار نقد اور دس ہزار کے ہاتھی آدھے نر اور آدھے مادہ جسمین کا کوئی سوا سو روپیہ سے کم قیمت کا نہو گا سوامی جی کو شروع ماہ اگہن ۱۸۱۵ء سے بطور نذر نیاز مندانہ واسطے مصارف خانگی کے دیا جائیگا اور بغیر اوس روپیہ کے پرگنہ بیجاپور مع زمین متعلقہ باستثنای زمین معافی بکار مذہبی و خیرات وغیرہ و جاگیرات وغیرہ حسب تفصیل مندرجہ کتاب آمدنی سوامی جی کے نام حسب شرائط ذیل دیا جائے کہ در حالت اونکے بنارس مین رہنے کے یا کسی اور مقام واقع علاقہ سرکار کمپنی کے بود و باش اختیار کرینگے اور اپنی مرضی سے تحصیل مال پرگنہ مذکور سپرد اہلکاران نیپال کے کرنے کے بہتر ہزار روپیہ نقد اور دس ہزار روپیہ کے ہاتھی سال بسال بلا تفاوت حسب اقساط مقررہ سوامی جی کو دیا جائیگا تاکہ وہ یہ روپیہ تصرف مین لاکر اور رفع ضروریات اپنی کرکے عبادت باری مین بموجب اونکے رہنے یہان کے جو پارہ مسی پر بروقت ترک کرنے راج کے اور راج دینے

مہاراجہ کے اختیار میں ہے کیا ہے مصروف ہوں اور درصورتیکہ وہ بود و باش اس جاگیر میں رکھیں اور تحصیل مال اپنے اہلکاران کے معرفت کریں تو اونکو لازم ہے کہ مفسد اور خلل انداز آدمیوں کو اپنی ملازمی میں نہ رکھیں اور ایک سو مرد اور عورت سے زیادہ نہ رکھیں اور اونمیں بھی کوئی سپاہی نہو اور واسطے تحصیل مال و حفاظت ذات کے دو سو سپاہی تک فوج ملکی نیپال سے اونکو دیے جائینگے اور اونکی تنخواہ مہاراجہ خود دینگے اونکو لازم ہوگا کہ کسی تقریر یا تحریر سے تکرار یا نزاع پیدا نکریں اور نہ مفسد اور مفرور نیپال کو اپنے پاس رکھیں اور نہ غارتگری رعایاے نیپال پر کریں اور اگر یہ امور ممنوعہ اونکے نسبت حسب اطمینان و یقین پایۂ ثبوت کو پہونچے تو اعانت و حفاظت ہنوربل کمپنی کی اونسے علیحدہ ہوگی اور یہ اختیار مہاراجہ کو حاصل رہیگا کہ چاہیں اونکی جاگیر ضبط کریں اور یہ بھی مہاراجہ اقرار کرتے ہین کہ درصورتیکہ سوامی جی بود و باش اپنی علاقہ ہنوربل کمپنی مین قرار دین اور تحصیل مال جاگیر اہلکاران سرکار نیپال کے سپرد کریں تو اس حالت مین اگر اقساط بموجب شرائط کے ادا نہون یا کوئی رعایاے نیپال اونسے یا کسی رعایاے اونکی سے کسیطرح مزاحم ہو تو گورنر جنرل اور ہنوربل کمپنی معاونہ اوسکا مہاراجہ سے طلب کرین اور گورنر جنرل ضامن اس امر کے ہوتے ہین کہ مہاراجہ شرائط اپنے پورے کرینگے اور بتحریک گورنر جنرل مہاراجہ فوراً شرائط بالا کی تعمیل کرینگے اگر ایزادی مالگزاری مین بباعث ہوشیاری اہلکاران سوامی جی کے ہو یا کمی بسبب غفلت اونکے وقوع مین آئے تو مہاراجہ کو اس سے کچھ سروکار نہوگا اور مہاراجہ اقرار کرتے ہین کہ بروقت سپردگی علاقہ بیجاپور اہلکاران سوامی جی کو جمع مالگزاری اوسکی بہتر ہزار روپیہ سکہ بینا ہوگی اگر اس سے کم ہو تو معاوضہ کمی کا کیا جائیگا اور اگر زیادہ ہوے تو سوامی جی کا مال ہے۔

ترجمہ صحیح ہے

دستخط ڈبلیو دی نوکس

تصدیق کیا گورنر جنرل اور کونسل نے بتاریخ ۳۰۔ ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۱۶ء اور دربار نیپال نے بتاریخ ۲۸۔ ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۱۶ء

نمبر ۴۹

صلحنامہ فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اور مہاراجہ بکرم ساہ راجہ نیپال بوساطت لفٹنٹ کرنیل بریڈشاہ منجانب ہنوربل کمپنی باختیارات عطیہ ہنریکیل لنسی رابٹ ہنوربل فرانسس ارل اوف میرا کی جی ہر مجسٹر موسٹ نوبل پریوی کونسل مامورہ کورٹ اوف ڈائرکٹر ہنوربل کمپنی مذکور بنابر اجرائے امور سلطنت ہندوستری گرو گجراج مصر وچند سیکھراوپادھیا منجانب مہاراجہ گرمان جودھ بکرم ساہ بہادر شمشیر جنگ باختیارات عطیہ راجہ نیپال۔

چونکہ لڑائی فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی وراجہ نیپال پیدا ہوئی ہے اور طرفین بابستر ضا باہمی واسطے صلح و دوستی دوبارہ قائم کیا چاہتے ہین جو سابق قبل از نا اتفاقی گذشتہ رہتا تھا فیمابین سرکارین جاری اور قائم رہے شرائط صلح ذیل طرفین نے منظور کین۔

شرط اول

ہمیشہ صلح و دوستی فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی وراجہ نیپال جاری رہے گی۔

شرط دوم

راجہ نیپال اپنا دعوی اوس زمین کا جو باعث نزاع قبل جنگ گذشتہ فیمابین سرکارین تھی چھوڑتے ہین اور اوس زمین کی حکومت ہنوربل کمپنی کی منظور کرتے ہین۔

شرط سوم

راجہ نیپال ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کو واسطے ہمیشہ کے علاقجات مفصلہ ذیل دیتے ہین

اول تمام قطعہ زمین دامن کوہ جو درمیان دریاے کالی اور راپتی کے واقع ہے۔

دوم تمام قطعہ زمین دامن کوہ باستثنا ہٹول خاص جو درمیان دریاے راپتی اور گنڈک کے واقع ہے

سوم تمام قطعہ زمین دامن کوہ جو درمیان دریاے گنڈک اور کوساہ کے واقع ہے جسمین حکومت گورنمنٹ انگریزی قائم ہو چکی ہے یا اب قائم ہوتی ہے۔

چہارم تمام قطعہ زمین دامن کوہ جو درمیان دریاے مچی اور ٹسٹا کے واقع ہے۔

پنجم تمام علاقہ درمیان کوہستان مشرقی دریاے مچی جسمین قطعہ زمین نکرے درستہ نگرکوٹ شامل ہے تا مونگ سے کوہستان کو جاتا ہے مع علاقہ درمیان رستہ مذکور اور

انگریزی کے اور یہ علاقہ فوج گورکھا بیچ عرصہ چالیس روز کے آج کی تاریخ سے خالی کردینگے۔

شرط چہارم

بنظر معاوضہ دینے سرداران اور برادران ریاست نیپال جنکا نقصان بباعث سپرد کردینے علاقجات مذکورۂ شرط بالا کے ہوگا سرکار انگریزی وعدہ کرتے ہین کہ اون لوگون کی پنشن دو لاکھ روپیہ تک دینگے مگر اون شخصون کو یہ پنشن ملے گی جنکو راجہ نیپال تجویز کرینگے اور جس قدر فی کس تجویز کرینگے اوسقدر دیجائیگی اور جسوقت یہ تجویز پیش وجمع پنشن ہوجائیگی اوسقدر سند اون لوگون کو دستخطی ومہری گورنر جنرل کی ملجائیگی۔

شرط پنجم

راجہ نیپال اپنی طرف سے اور اپنے ورثا کی طرف سے تمام حقوق واسطے نسبت علاقہ واقع بجانب مغرب دریاے کالی چھوڑتے ہین اور اقرار کرتے ہین کہ وہ کچھ واسطہ اوس علاقہ سے یا وہان کے باشندون سے نہین رکھینگے۔

شرط ششم

راجہ نیپال اقرار کرتے ہین کہ وہ ہرگز مزاحم یا مخل راجہ سکم کے ہونگے اونکے علاقے کے ہونگے بلکہ اقرار کرتے ہین کہ اگر کچھ تنازع فیما بین سرکار نیپال وراجہ سکم کے کسی سبب سے یا کسی کی جانب سے پیدا ہوگی تو اسطرح کی نااتفاقی کی ثالثی گورنمنٹ انگریزی مین پیش کیجائیگی اور راجہ نیپال وعدہ کرتے کہ جو فیصلہ وہ کردینگے اوسکو وہ منظور کرینگے۔

شرط ہفتم

راجہ نیپال یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ وہ کسی رعایاے انگریزی کو اور نہ کسی رعایاے یورپ یا امریکا کو ملازم رکھینگے بغیر استرضا گورنمنٹ انگریزی کے۔

شرط ہشتم

بنظر بہتری واسطے دوستی وصلح جواب فیما بین سرکارین قائم ہوئی ہے یہ اقرار ہوتا ہے کہ معتبر عمدہ داران کلان ہر ایک سرکار کے دوسری سرکار کے دربار مین رہا کرینگے۔

شرط نہم

یہ عہدنامہ نو شرائط کا راجہ نیپال پندرہ روز کے عرصے مین تاریخ ہذا سے تصدیق اور منظور کرینگے اور نقل مصدقہ لفٹنٹ کرنیل بریدشاہ صاحب کو دیجائیگی اور یہ صاحب وعدہ کرتے ہین کہ عرصہ بیس روز مین یا قبل اسکے اگر ممکن ہوگا وہ ایک نقل مصدقہ گورنر جنرل بہادر راجہ کو دینگے

الحرقوم مقام سگولی بتاریخ ۴ ماہ دسمبر ۱۸۱۵ع

دستخط پارس بریدشاہ لفٹنٹ کرنیل و پولیٹکل ایجنٹ

یہ عہدنامہ معرفت چندر سیکھر اوپادھیا ایجنٹ راجہ نیپال کے بمقام جبال مکو انپور وقت نو ساعت دو گھنٹہ بعد دوپہر بتاریخ ۴ ماہ مذکور ۱۸۱۵ع وصول پائی اور شتاعہدنامہ کا منجانب سرکار انگریزی اوسکو دیا گیا۔

دستخط ولیم ایڈورڈ آکٹرلونی

ایجنٹ گورنر جنرل

نمبر ۵۰

یادداشت جو واسطے منظوری راجہ نیپال کے بتاریخ ۱۶ ماہ دسمبر ۱۸۱۵ع پیش ہوئی

بلحاظ دوستی و اعتبار جو نسبت راجہ نیپال کے ہے گورنمنٹ انگریزی ارادہ کرتے ہین کہ حتی الامکان چندے شرائط عہدنامہ سگولی حسب تفصیل ذیل جنکی تعمیل مین راجہ نیپال کو سختی معلوم ہوتی ہے متروک کیے جائین۔

شرط اول

بنظر راضی کرنے راجہ کے اوس امر مین جو اونکے دلی آرزو ہے گورنمنٹ انگریزی کی عین خوشی ہے کہ وہ ملک ترائی جو بموجب عہدنامہ کے اوسکو ملا ہے راجہ کو دوبارہ دین یعنے تمام زمین ترائی جو درمیان دریاے کوسی اور گنڈک کے واقع ہے اور جو راجہ کے پاس قبل ناانصافی گذشتہ تھی باستثنا مہلین متنازعہ واقع اضلاع ترہت اور سارن اور باستثنا

اوسقدر علاقے کے جو جانبین کو واسطے قائم کرنے سرحد کے حسب تجویز کمشنران سرکارین ضروری متصور ہو اور باستثنا اوس قطعہ زمین کے جو گورنمنٹ انگریزی نے اون لوگون کو دی ہے جنکا استحقاق قبل سپردگی ترائی مذکورہ گورنمنٹ ممدوح کو تحقیقات سے ثابت ہوا تھا اور درحالیکہ راجہ وہ زمین مستحقان مذکورین یعنی منظور کرتے ہین تو اوسکا بھی معاوضہ اوزرمین سے ہوجائیگا اور یہ بھی واضح رہے کہ باوجود بہت سی زیادتی رہت کے جو باعث نزاع مدت سے ہے جو بندوبست ۱۸۱۲ء مطابق ۱۲۲۷ بنگالہ ہوا ہے وہ منظور ہوگا اور باقی سب چھوڑ دیا جائیگا یعنے جو قرار وصلح اوسوقت مین ہوئی ہے وہ اب بھی قائم رہ کر مقرر کیجائیگی۔

شرط دوم

گورنمنٹ انگریزی اسمین بھی راضی ہین کہ زمین ترائی واقع درمیان دریاے گنڈک اور رپتی یعنے دریاے گنڈک سے حدود غربی اضلاع گورکھپور مع بٹول وشیوراج باستثنا رمقامات متنازعہ ترائی اور اوسقدر زمین جو برضامندی باہمی واسطے حدبندی جدید کے ضروری متصور ہو دی جاے۔

شرط سوم

چونکہ یہ ممکن نہین کہ حدود حسب مرضی سرکارین بغیر پیمایش کرنے کے مقرر کیجاے یہ مناسب اور ضروری متصور ہوگا کہ دونون جانب سے کمشنران واسطے مقرر کرنے حدود مناسبہ برضامندی طرفین اس غرض سے مقرر کیے جائین کہ علاقہ گورنمنٹ انگریزی بجانب جنوب اور علاقہ راجہ نیپال جانب شمال مقرر کرین درحالیکہ کوئی قطعہ زمین ایسے درمیان مین آجاے کہ جس سے خط کشی حدود سیدھی نہ بنتی ہو تو کمشنران کو چاہیے کہ ایسا معاوضہ اوسکا کرین جس سے نقصان کسیکا نہو۔

شرط چہارم

اور اگر ایسا ہو کہ کسی مالک کی زمین ایسی واقع ہو خواہ علاقہ انگریزی کی خواہ نیپال کی کہ جس سے وہ ماہیت سرکارین کے ہوتی ہو تو بنظر الفت اوتکرار وہ نزاع سرکارین کمشنران کو لازم ہوگا کہ وہ برضامندی باہمی ایسی تحریر اوسکی کرین کہ وہ ایک ہی سرکار کی مطیع رہے۔

شرط پنجم

جب ملک ترائی راجہ نیپال کو دوبارہ ملجائیگا تو وہ پہر مطالبہ اوس دولاکھ روپیہ سالانہ کا نکریگے جو گورنمنٹ انگریزی نے واسطے پرورش بعض برادران نیپال کے تجویز کیا ہے۔

شرط ششم

ماسوا اسکے راجہ نیپال وعدہ کرتے ہین کہ بعد واپس ہونے ملک ترائی کے وہ کسی باشندہ ترائی کو اس قصور کی بابت کہ وہ لڑائی مین شریک گورنمنٹ انگریزی رہا تھا مزا نہ دینگے اور اگر کوئی باشندگان مین سے سوائے کاشتکاران زمین کے چاہے کہ ترائی چھوڑکر علاقہ گورنمنٹ انگریزی مین آباد ہو تو اوس سے مزاحمت نہو گی۔

شرط ہفتم

درصورتیکہ راجہ ان شرائط کو منظور کرینگے تو تدابیر پیمایش اور تعین سرحدات حسب تحریر بالا عمل مین آئیگی اور بعد تعین ہونے حدود کے باستر ضای طرفین اسناد حسب شرائط بالا سرکارین کی مہر اور دستخط سے تحریر ہو کر حوالہ ایک دوسرے کے ہونگے اور منظوری اوسپر کیجائیگی۔

مہر

دستخط ریذیڈنٹ

ریذیڈنٹ

ترجمہ صحیح ہے

بدستخط جی ونسلی

اسسٹنٹ

مضمون چھٹی مہری راجہ نیپال موصولہ ۱۱ ماہ دسمبر ۱۸۱۶ء

بعد القاب معمولی۔

مین نے چھٹی مرسلہ آپ کی مرقومہ ۸ ماہ دسمبر ۱۸۱۶ء مطابق ۲۸ ماہ پوس سمبت ۱۸۷۳ دربارہ وبارہ واپس دینے بلحاظ میری دوستی اور رضامندی کے ملک ترائی واقع درمیان دریاے

کوسی وراپتی بجانب جنوبی سرحد بالکل جسقدر میرے پاس قبل جنگ تھے بغور پڑھی اوسمین درج ہے کہ درصورت میرے منظور کرنے شرائط مندرجہ یادداشت کے جنوبی حدود ترائی کی جسقدر اس سرکار کے پاس تھی اوسیقدر مقرر ہوگی برطبق اوسکے مین نے شرائط مذکور منظور کرکے ایک عہدنامہ ملیف اسکے بھیجا ہے وہ غالب کہ پسند آپ کے ہوگا ماورا اسکے یہ بھی اوس تحریر مین مندرج تھا کہ وہ سب واپس ہوگا باستثنا مرقطعات زمین متبنارعہ اور اوسقدر زمین کے جو بندوبست کمشنران سرکارین واسطے صابندی کے ضروری تصور ہوا و باستثنا اوسقدر زمین کے جو بعد سپردگی ملک ترائی کے منجانب کمپنی کو اشخاص حقداران کو کمپنی نے بعد تحقیقات دی ہے دوست من یہ سب امور آپ کے اختیار مین ہین اور چونکہ یہ بھی تحریر تھا کہ بلحاظ میری دوستی اور رضامندی کے چند شرائط عہدنامہ سکولی جنکی تعمیل مجکو ناگوار ہوگی متروک کیجائین مجھے یقین واثق ہے کہ آپ کے دلمین یہ ہے کہ جو مجھے ناگوار اور سخت معلوم ہو وہ رفع کیا جاے اور جو امر بہتر اور مفید اس ریاست کیواسطے ہوگا وہ آپ کرینگے اور وہی بات ہوگی جس سے تزاید دوستی جو فیمابین سرکارین قائم اور جاری ہے ممکن ہو۔

اور مین رسید اون پروانجات کی ارسال کرتا ہون جو بمہر سرخ ریاست ہذا بنام افسران ترائی ماموزہ علاقہ واقع درمیان دریاے گنڈک وراپتی واسطے سپرد کردینے ترائی کے اور برخاست کرآنے اونکے صادر ہوے تھے اور جو آپ کو بمقام تھالکوٹ دیے گئے تھے اور جو آپ نے اب واپس کیے ہین۔

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جی ونسلی

اسسٹنٹ

مضمون تحریر بمہر سرخ دربار موصولہ بتاریخ ۱۱ ماہ دسمبر ۱۸۱۶ عیسوے

مہر درگا بھوانی

بلحاظ دوستی و یکجہتی گورنمنٹ نیپال شرائط مندرجہ سند مرقومہ ۹ ماہ دسمبر ۱۸۱۶ عیسوی مطابق ۴ ماہ پوس ۱۸۷۳ جو ہنوربل ایڈورد کارونر صاحب نے منجانب ہنوربل کمپنی درباره واپس دینے ملک ترائی کے درمیان دریاے کوسی و راپتی مطابق جنوبی حدبندی سابق کے جو قبل از جنگ نیپال کے پاس تھے باستثناے قطعات زمین متنازعہ کے دربار بھیجے تھے منظور کرتے ہین —

المرقوم ۷ ماہ پوس سنہ ۱۸۷۳

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جی ونسلی

اسسٹنٹ

نمبر ۵۱

تحریر دربار درباره سپردگی مجرمان موسومہ ۲۰ ماہ جنوری سنہ ۱۸۳۷ ع

بتوجہ مضمون ذیل درباره سپردگی مجرمان ہوئی اور ترجمہ اوسکا حرف بحرف ہوا

جب کوئی گوینده آکر بیان کرے کہ قتل بذریعہ زہر خورانی یا خفا سے کسکو کسی شخص ساکن نیپال نے کیا ہے اور جب حلیہ مجرم کا اور اوسکے خاندان و برادران و رشتہ داران موضع سکنی کا یا مکان کا پتہ و نشان دیا جائیگا اور اگر تحقیقات سے یہ ثابت ہو کہ شخص مجرم ساکن دوامی مقام مذکور کا نہین ہے اور اوسکا خاندان اور رشتہ داران وغیرہ معلوم نہین ہوتے اور اوسکی بسر اوقات کا وسیلہ کوئی مشہور نہین ہے اور اوسکا گذر اچھی طرح ہوتا ہے یا یہ معلوم ہو کہ اوسکی عادت یہ ہے کہ تین چار مہینے مختلف مقامات قرب و جوار مین رہا کرتا ہے اور بغیر کسی وسیلہ روزی کے وہ بسر کرتا ہے اور جب یہ تمام امور یا اکثر ان مین کے مطابق بیان گوینده کے ہون تو البتہ سرکار نیپال شخص مجرم کو دوا رجسٹر گورنمنٹ انگریزی واسطے تحقیقات اور سزا دہی کے سپرد کرینگے اور اسیطرح مجرمان نیپالی کو درصورت ثبوت امور مذکورہ بالا صاحب مجسٹریٹ گورنمنٹ انگریزی بھی ایسے مجرمونکو سپرد عاملان نیپالی ماموره ترائی کے کردینگے تاکہ

تحقیقات اور سزادہی اونکی سرکار نیپال سے ہو۔

اور اگر تحقیقات بیان گوینده سے حکام سرکارین کے نزدیک وجوہ ثبوت مندرجۂ بالا مطابق حالات شخص ملزم کے نہون یا اوسکی نسبت وہ سب عائد نہو سکتے ہون تو بہرحال یہ صورت متصور ہوگا کہ شخص ملزم حوالہ نکیا جاے۔

ترجمہ صحیح ہے
دستخط ای کیمبیل
قائم مقام اسسٹنٹ

نمبر ۵۲

ترجمۂ عہدنامہ مہر سرخ جو بطور چٹھی مہاراجۂ نیپال نے بنام صاحب رزیڈنٹ بتاریخ ۱۶ ماہ نومبر ۱۸۳۹ء ارسال کیا۔

بموجب انکی درخواست کے اور بہ نیت دینے استحکام اور قیام دوامی دوستی سرکارین کو اور نیز بنظر بہبودی اجراے کار کے شرائط مندرجۂ ذیل تحریر ہوے۔

شرط اول

تمام مخفی سازش یا فریب بذریعہ پیغامبر یا تحریر کے یکقلم مسدود ہونگے۔

شرط دوم

گورنمنٹ نیپال اقرار کرتے ہین کہ وہ خط کتابت کسی رئیس علاقہ محفوظ کمپنی واقع آنروے دریاے گنگ سے جنکی نسبت بموجب عہدنامہ کے ممانعت تحریر کرنے کی ہے نکرینگے ہان مگر بمنظوری و اجازت تحریری صاحب رزیڈنٹ کے۔

شرط سوم

خط کتابت اولاد بہندارات اور بابوان نے ساتھہ جنکے ساتھہ رسم شادی خاندان راجہ نیپال کا جاری ہے اور جاگیردار رہنے دریاے گنگ رہتے ہین مثل سابق قائم

شرط چہارم

اور یہ واسطے ہدایت سرکارین کے منظور ہوا کہ مقدمات دیوانی جہان واقع ہونگے وہان فیصلہ پائینگے اور گورنمنٹ نیپال اقرار کرتے ہین کہ آیندہ اوس رعایاے انگریزی کی طلبی واسطے جوابدہی مقدمات دیوانی کے عدالت نیپال مین نہوگی جنکا داد وستد علاقہ دامن کوہ مین ہوگا۔

شرط پنجم

گورنمنٹ نیپال اقرار کرتے ہین کہ بعد ازین رعایاے گورنمنٹ انگریزی درباب رسائی اونکی عدالتہاے قانونی مین مثل رعایاے نیپال تصور کیے جائینگے اور اونکے مقدمات بلا انکار یا تساہل کے بموجب رسم نیپال کے فیصلہ ہونگے۔

شرط ششم

گورنمنٹ نیپال وعدہ کرتے ہین کہ ایک صحیح نقشہ محصول کا جو نیپال مین لیا جاے گا ترتیب ہوکر صاحب رزیڈنٹ کو دیا جاے گا اور بعد ازین محصول درامد جو اوسمین درج نہوگا ہرگز رعایاے انگریزی سے وصول نکیا جائیگا۔

ترجمہ صحیح ہے

دستخط آرکرشتی

قائم مقام اسسٹنٹ رزیڈنٹ

نقشہ محصول پرمٹ وغیرہ یعنی ترجیز جو اوپر اسناد درامد و برامد کے جو زیر کوہ آبادی میدان کو جاوے یا وہاں سے براہ ہتونڈا وبچیاکوہ کے آوے اور جو دارالریاست مین لیا جائیگا صادر زمیندار کے پاس دربارہ تاریخ ۳ ماہ اکتوبر ۱۸۳۹ء مرقومہ تاریخ مذکور کو آیا۔ محصول درامد اشیاء

کس طور پر لیا جائیگا	نام اشیا	کرانا بھنسار	ذکھی بھنسار	کپاس بھنسار	سادہ بھنسار	بھینسی بھنسار	کل	کیفیت
اول لگبھون یعنی فی بار آدمی	شال کمخواب ہاتھ ریشم پارچہ وغیرہ بشرح ۳۲ دھارنی ایک لگبھو	۲ سیر ۴ پائی	+	۰ سیر	۴ سیر ۹ پائی	+	۱۵ سیر ۳ پائی	دھارنی برابر تین سیر خام وزن کے ہوتی ہے اور ۳۲ دھارنی ایک آدمی کا بوجھ ہوتا ہے اوسپر محصول لیا جاتا ہے اور بعضے وقت ایک بار ۲۴ دھارنی کا بھی ہوتا ہے۔
ایضاً	مصالح میوہ صندل تیل کرانا وغیرہ بشرح ۳۲ دھارنی ایک لگبھو	۲ سیر ۴ پائی	+	۴ سیر	۴ سیر ۹ پائی	+	۱۱ سیر ۴ پائی	ایک آدمی کے بوجھ کو لگبھو کہتے ہین اور اوسکے محصول کو لگبھو این یا لگبھون کہتے ہین۔
ایضاً	عطر گوجل پرولا ستارا گوکھرو بادلا سیری تار گوٹہ کلابتون ریشم جواہرات وغیرہ بشرح ۳۲ دھارنی ایک لگبھو	۲ سیر ۴ پائی	+	۴ سیر	۴ سیر ۹ پائی	+	۱۱ سیر ۳ پائی	

کس طور لیا جائیگا	نام اشیا	کرانا بھنسار	نرکی بھنسار	کپاس بھنسار	سار بھنسار	بھینسی بھنسار	کل	کیفیت
ایضاً	باجہ تصویر شکنجہ آئینہ پنبہ شانہ کانچ دھات مسی وغیرہ مشرح ۳۲ دھارنی ایک بکھو	۲ عدد ۴ ماشہ	+	۴ ر	۴ ر ۹ پائی	+	۱۱ ر ۳ پائی	
ایضاً	پنبہ مع دانہ بشرح ۳۲ دھارنی ایک بکھو	۶ ر	۲ ر	۱ ر	۱۲ ر	+	۲۱ ر	
ایضاً	سوت پنبہ ایضاً	۲ عدد ۴ پائی	+	۸ ر	۴ ر ۹ پائی	+	۳ ر ۶ پائی	
ایضاً	پنبہ ایضاً	۲ عدد ۴ پائی	۶ ر	۱ ر ۶	۴ ر ۹ پائی	+	۵ عدد ۳ پائی	
ایضاً	سوجنی اجواین سدرتی تمباکو ماہی شیرہ قندسیاہ شکر وغیرہ ۱۴ دھارنی ایک بکھو	۸ ر	۴ ر	۴ ر	۱۲ ر	+	۱ عدد ۱۲ ر	
ایضاً	روغن روغن تیل وغیرہ ۲۴ دھارنی ایک بکھو	۸ ر	+	۴ ر	۱۲ ر	+	۱ عدد ۴ ر	
ایضا	تورئی تل وغیرہ ۲۴ دھارنی کا ایک بکھو	۱ ر	+	۶ ماشہ	۳ ر ۶ ماشہ	+	۵ ر	
ایضا	بز بزغالہ بھیڑ فی شاخ	۱ ر	+	۶ ماشہ	۱ ر	+	۲ ر ۶ ماشہ	

کس طرح لیا جائیگا	نام اشیا	کرانا بھنسار	نرکھی بھنسار	کپاس بھنسار	سادہ بھنسار	بھینسی بھنسار	کل	کیفیت
ایضاً	بھینس یعنی گاؤمیش فی شاخ	۲ بھر	۰ سر	۰ سر	۱ بھر	۱ بھار	۳ بھار	
ایضاً	چوب سندار کپاس حی جو قسم جیش	فی بوجھ ۱ چوب	+	+	فی بوجھ ۱ گاڑہ	+	+	
ایضاً	مینا سوکا کبوتر وغیرہ قسم جنس فی بیس ایک	فی بیس ایک	+	+	+	+	قسم جنس	
ایضا	مرغابی وغیرہ قسم جنس فی دس ایک	فی دس ایک	+	+	+	+	قسم جنس	
ایضاً	ارہر اڑد چنا مسور کچوچی مونگ دال ۳۲ دھارنی کا ایک بکسو قسم جنس	۱ بھر	۱ سر	۱ سر	۱ بوجھ	+	۱ بوجھ قسم جنس	
ایضاً	پان فی بوجھ میشن	۱ بھار	+	+	۱۲ ڈھولی	+	۱ بھار	۱۲ ڈھولی
ایضاً	طرفوف تانبہ و دیگر دھات	۲ بھار ۱۰ ہاڈی	+	۴ سر	۴ بھار ۱۰ ہاڈی	+	۱۱ بھار ۳۰ ہاڈی	
ایضاً	بکری فی شاخ	+	+	+	فی تیس ایک	+	فی تیس ایک	
دوم سینکڑا	شال کمخواب بانات ریشم پارچہ دون وغیرہ	۱ بھر	۱ بھر	+	+	+	۳ بھار	
ایضاً	صابح میوہ صندل وغیرہ	۱ بھار	۱ بھر	+	+	+	۳ بھار	

کس طور لیا جائیگا	نام اشیا	کرانا بھنسار	نرکھی بھنسار	کپاس بھنسار	سائر بھنسار	بھینسی بھنسار	کل	کیفیت
ایضاً	طاس گوچلی پتو سلیہ ستارا گوکھرو	بے	بے	+	+	+	صر	
	بادلا ترمی تار گوٹہ کلابتون ریشم وغیرہ							
ایضاً	جواہر وغیرہ	+	بے	+	+	+	بے	
ایضاً	تصویر باجہ سنگ حقہ آئینہ شانہ	بے	بے	+	+	+	صر	
	پوت سنگ کانچ دھات مسی وغیرہ							
ایضاً	سوت	بے	بے	+	+	+	صر	
ایضاً	تیل قسم جنس دس دھارنی فی سو دھارنی	دس دھارنی	ایک دھارنی	+	+	+	گیارہ دھارنی	
ایضاً	تانبہ وغیرہ دھات	بے	بے	+	+	+	صر	
سوم نکاسی	چور طوس مالیدہ وغیرہ ۲۲ دھارنی کا ایک بگھو	۲ عدد ماہی	۲ عدد	۲	۲ عدد ماہی	+	۱۵ سیر ۳ پاؤ	
ایضاً	ٹکہا سلاجیت ہرتال سوہاگہ مالای صندل							
	پتھری جاتہ سنسی چرس الائچی							
	بس کپل بیلہ تھوتھا کوٹکی وغیرہ ۳۲ دھارنی کا ایک بگھو	۲ عدد ماہی	۲	۲	۲ عدد ماہی	+	۱۰ سیر ۲ ماہی	

عہدہ نہ بھیجوان

کس طور لیا جائیگا	نام اشیا	کرانا بھنسار	زکھی بھنسار	کپاسیتی بھنسار	سائر بھنسار	بھینسی بھنسار	کل	کیفیت
سعوم کاسی	کاغذ پرمیٹا سوم ۳۲ دھارنی کا ایک بکھو	۲ عدد ۱۰	۶ ـ	۸ ـ	۲ عدد ۱۰	+	۵ عدد ۱۰	
ایضاً	ناگھ فی سیر وزنی ۳۲ تولہ	۱۰ ـ	۱۰ ـ	+	+	+	عدد ـ	
ایضاً	تانبہ وغیرہ کے ظروف ۳۲ دھارنی کا ایک بکھو	عدد	عدد	ـ	عدد	+	عدد ـ	
ایضاً	آہن ظروف آہنی چوکل نمک کہاوہی جنگا وغیرہ ۲۴ دھارنی کا ایک بکھو	۸ ـ	۱۴ ـ	۴ ـ	۱۲ ـ	+	عدد ۱۲ ـ	
ایضاً	فیل فی زنجیر	عدد ۱	+	ـ	عدد ۱	+	عدد ۱	
ایضاً	ملانگھن فی راس	عدد ۱	عدد ۱	عدد ۱	عدد ۱	+	عدد ۴	
ایضاً	شاہین باز فی پر	عدد ۱	عدد ۱	۹ ـ	عدد ۱	+	عدد ۱	
ایضاً	تجرہ باز فی پر	۸ ـ	۸ ـ	۴ ـ	عدد ۱	+	عدد ۱	
ایضاً	کورجیا باز فی پر	۴ ـ	۴ ـ	۲ ـ	۱۰ ـ	+	عدد ۱	
ایضاً	ترسنگھا فی	۱۰ ـ	۱۰ ـ	۸ ـ	۱۲ ـ		عدد ۱	

کس طرح لیا جائیگا	نام اشیا	کرایا بھنسار	فرکھی بھنسار	کپاس بھنسار	سائر بھنسار	بھینسی بھنسار	کل	کیفیت
ایضاً	توری فی	۵ ـ	۰ ـ	۴ ـ	۶ ـ	+	۴ ـ	
ایضاً	شاخ میش ۳۲ دھارنی کا ایک گھوڑ	+	۶ ـ	+	۰	+	۶ ـ	
ایضا	کوچن وغیرہ ۳۲ دھارنی کا ایک گھوڑ	۲ ـ عدد ۴ پاؤ	۴ عدد	۴ ـ	۴ ـ عدد ۹ پاؤ	+	۱۵ ـ عدد ۳ پاؤ	
ایضاً	جست ۳۲ دھارنی کا ایک گھوڑ	۲ ـ عدد ۶ پاؤ	۱۲ ـ	۸ ـ	۴ ـ عدد ۶ پاؤ	۰	۲۱ ـ عدد ۳ پاؤ	
	تمام محصول مذکورہ بالا بمقام کمنڈ وصول کیا جائیگا							

محصول جو راستہ پر لیا جائیگا

محصول زمینداران جو بمقام حسپانی لیا جائیگا

محصول اشیاے وارد

پنبہ ریشم آہنہ ستاب سوتن پارچہ کرباس وغیرہ فی دہارنی - ادوم ++

اجواین سورتی ماہی شیرا شکر تیل تماکو روغن پنبہ تخم وغیرہ فی بوجھ بعنی بار ۶

توری تل فی بار — ۳ + +

بکری وضنی فی — ۳ - + +

ظروف تانبہ وغیرہ فی دہارنی — ادام - + -

گاؤمیش فی جوڑہ — ۴ —

ارہر چنا مسور مونگ دال وغیرہ فی بار — ۱ —

پان فی بار نرگاؤ — اڈھولی

محصول اشیاے برامد

چمڑہ بکرا طویس مالا صندل سلاجیت کاغذ توم چوک شہد ناف مشک وغیرہ دہارنی ادام

نرسنگھا فی — ۱ —

توری — ۲ —

مانگھن — ۰ —

ظروف تانبہ فی دھارنی — ۳ پائی

ہوس فی بار — ۰۱ —

نمک فی بار — ۰۱ —

حاضری یعنی چوکیدارہ بمقام سچیا کوہ

اشیاے وارد

پنبہ پارچہ کراہا وغیرہ فی بار نرگاؤ — ۲ —

اجواین تماکو ماہی توری تل شکر تیل روغن تخم خلوس فی بار دوم ۱ —

[illegible] فی شاخ — ۳ پائی

[illegible] فی جوڑہ —

[illegible] فی بار گاڑی —

اشیاے برامد

[illegible] — بکھا — طوسس — کاغذ — حروم — چوک — شیشہ — [illegible]

شرح محصول

اگر کوئی سوداگر اپنا اسباب بمقام ہتوڑا فروخت کرکے اجناس

[illegible] — تمباکو — اجوائن — روغن زرد — تیل — صابون — ماہی وغیرہ خرید کر بندر کراچی کو بار لی جائے ۲ پائی

پانچہ وغیرہ فی تھان — ۶ پائی

برنج — دال وغیرہ — فی بار — ۲ —

محصول جو بمقام ہتوڑا خرید ہو جب برخ کو لایا جائے

اشیاے

[illegible] فی شاخ —

[illegible] فی گٹھاٹ یعنی چوب —

چوب [illegible] گاڑی وغیرہ فی —

[illegible] فی ۲۵ — ۱۰ —

[illegible] فی روپیہ —

[illegible] فی روپیہ —

[illegible] — کھسبا وغیرہ فی بار —

[illegible] فی بار — ۱ —

[illegible] فی جنگل —

[illegible] فی تھیلہ —

[illegible] فی تھیلہ —

ترجمہ صحیح ہے

دستخط آرکرسنی

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط جی ریمیزی

رزیڈنٹ

نمبر ۵۳

ترجمہ اقرارنامہ دستخطی گوروان وچوترایان وسرداران وغیرہ نیپال مرقومہ پوس سدی نومی سمت ۱۸۹۰ روز شنبہ مطابق دوم جنوری ۱۸۴۱ع

ہم گوروان وچوترایان وسرداران وغیرہ نیپال جنکے دستخط ذیل مین ثبت ہین بدل اقرار کرتے ہین کہ مضمون ذیل ہمکو منظور ہے یعنی

کہ یہ امر نہایت منظور اور مناسب ہے کہ دوستی مستحکم اور مضبوط فیمابین گورنمنٹ انگریزی اور نیپال قائم ہو اور روز بروز ترقی رہے اس غرض سے ہر ایک تدبیر اختیار کرنی چاہیے کہ جس سے واسطہ یکجہتی و دوستی ترقی پذیر ہو اور جس سے بہبودی گورنمنٹ نیپال متصور ہو اور یہ کہ صاحب رزیڈنٹ سے طریق دوستی و آبرومرعی رہے اور اگر احیانا کسیوقت کوئی امر اتفاقیہ یا نادانستہ وقوع مین آئے جس سے رسوم دوستی مین جو فیمابین سرکارین قائم رہنی چاہیے تخلل واقع ہو یا جس سے شور و شر کمپنی مین واقع ہو تو ہم اوسکے ذمہ دار رہینگے۔

دستخط سب سرداران متفرق

نمبر ۵۵

عہدنامہ فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی و مہاراجہ دھراج سوراندر بکرم ساہ بہادر راجہ نیپال

عہدنامہ فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اور مہاراجہ دھراج سوراندر بکرم ساہ بہادر شمشیر جنگ راجہ نیپال منعقدہ و مجوزہ میجر جارج ریمیزی صاحب رزیڈنٹ دربار مہاراجہ باختیارات عطیہ موسٹ نوبل

جیمس ایندرو مارکیوس اوف ڈلہوسی رابٹ اوف دی موسٹ انشیٹ اور موسٹ نوبل اور دراوف دی تسل یکی از جلیل القدران پریوی کونسل شاہزادی انگلستان وگورنر جنرل جنکو ہنوربل کمپنی واسطے اجرائے وسرانجام امور ہندکے مامور کیا ہے ایک فریق اور جنرل جنگ بہادر کودرا ماجی وزیر اعظم نیپال منجانب اور بنام مہاراجہ دھراج سورامدر بکرم ساہ بہادر شمشیر جنگ راجہ نیپال باختیارات عطیہ راجہ نیپال فریق ثانی۔

شرط اول

بذریعہ اس تحریر کے سرکارین کہ بموجب مندرجہ شرائط ذیل کے کاربند رہین گے۔

شرط دوم

دونون سرکارون مین سے کسی پر فرض نہین ہے کہ کسی شخص کو جو رعایاے اوس گورنمنٹ کا نہو حوالہ اونکے کردین جنھون نے درخواست طلب کی ہو۔

شرط سوم

دونون مین سے کسی سرکار پر فرض نہین کہ اشخاص قرضدار یا مجرمان دیوانی کو یا کسی شخص کو جو مجرم جرائم سواے جرائم مندرجہ شرط چہارم کے ہون حوالہ کردین۔

شرط چہارم

باتباع عقائد مذکورہ بالا کوئی شخص جسپر الزام جرائم مندرجہ ذیل کا عائد ہوا ور اوسنے علاقہ اوس گورنمنٹ مین جرم کیا ہے جسنے درخواست طلبی کی ہو اور خود علاقہ گورنمنٹ ثانی مین موجود ہو تو وہ شخص سپرد گورنمنٹ جسکے علاقے مین جرم ہوا ہو کردیا جاے گا۔ جرائم یہ ہین۔

قتل ارتکاب قتل زنا بجبر مجروحی ٹھگی ڈکیتی دزدی شارع عام زہر خورانی نقب زنی اور آتش زنی۔

شرط پنجم

کسی اور حالت مین کسی گورنمنٹ پر فرض نہوگا کہ وہ مجرم جرائم کو سپرد کردین سواے اسکے کہ درخواست حسب قاعدہ اوس گورنمنٹ سے کیجاے جسکے علاقے مین جرم سرزد ہوا ہو اور نیز اس حالت مین کہ جب گواہی اور وجہ ثبوت اوس تماش کے موجود ہون جنکی رو سے

اس علاقہ میں کبھی جرم نا کردہ ثابت ہو جاے جسمیں مجرم موجود ہے اور اسکے حوالہ جات میں اسکو
مجرم گرفتار ہو کر ملزم قرار دیا جائیگا اگر جرم وہاں سرزد ہوا ہو۔

شرط ششم

اگر کوئی شخص متعلق رزیڈنسی یا ساکن درمیان حدود رزیڈنسی ہو اور رعایاے نیپال سے
نہ کوئی جرم علاقہ نیپال میں بیرون حدود رزیڈنسی کرے اور وہ جرم ایسا ہو کہ اوسکی سزا دہی متعلق
گورنمنٹ نیپال کے ہو تو شخص مجرم گرفتار ہو کر سپرد صاحب رزیڈنٹ واسطے سزا دہی کے
ہوگا مگر درصورتیکہ ایسا مجرم رعایاے نیپال سے ہوگا تو وہ سپرد نکیا جائیگا اور اگر کوئی ہندوستانی
سوداگر یا کوئی اور رعایاے ہندوستان کمپنی جو متعلق رزیڈنسی کے نواح اور جو علاقہ نیپال میں سکونت رکھتا ہو
کوئی جرم بیرون حدود رزیڈنسی کرے جسکے سبب وہ سزایاب گورنمنٹ نیپال سے ہو سکتا ہو
فرار ہو کر حدود رزیڈنسی میں پناہ گیر ہو تو ایسے شخص کو پناہ نہ ملے گی بلکہ حوالہ گورنمنٹ نیپال کے
واسطے تحقیقات اور سزایابی کے کیا جائیگا۔

شرط ہفتم

جو اخراجات بیچ گرفتاری یا موجود رکھنے یا حوالہ کرنے میں جسب شرائط بالا ہوگا وہ اوس
گورنمنٹ کو ادا کرنا ہوگا جو درخواست طلبی کی کرینگے۔

شرط ہشتم

عہد نامہ بالا اوسوقت تک قائم اور مرعی رہیگا جب تک کوئی فریق فریقین معاہدہ میں سے
اپنی استعداد منسوخی اوسکی نکریگے کہ آیندہ یہ قائم نرہے۔

شرط نہم

کوئی امر اوس عہد نامہ سابق کا جو فیما بین فریقین معاہدہ جاری ہے تصور نکیا
جائیگا صرف اوسقدر جسقدر خلاف عہد نامہ ہذا کے ہوگا۔

یہ عہد نامہ نو شرائط کا آج کی تاریخ فیما بین میجر جاج ریمیری منجانب ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی
و مہاراجہ دھراج سر اندر بکرم ساہ بہادر شمشیر جنگ کے منعقد اور مقرر ہو کر میجر ریمیری صاحب نے
ایک نقل اسکی انگریزی اور پرتگالی اور اردو میں دستخط اور مہر اپنی کر کے مہاراجہ کو دی اور مہاراجہ نے

بھی ایک نقل اوسکی اپنے دستخط وغیرہ کی مرتب کر کے سیجر ریمیزی صاحب کو دی اور ریمیزی صاحب وعدہ کرتے ہین کہ ایک نقل مصدقہ گورنر جنرل بہادر یا جہاں کونسل اٹھہ روز کے عرصے مین تاریخ ہذا سے منگا کر مہاراجہ کو دینگے ۔۔۔

اسپر دستخط اور مہر ہو کر آپسمین دیے گئے بمقام کٹھمنڈو نیپال بتاریخ ۱۰ ماہ فروری ۱۸۱۵ء مطابق ۲۸ پھاگن سمبت ۱۹

(مہر) دستخط جی ریمیزی سیجر
رزیڈنٹ بدربار نیپال

(مہر سوبریم کورٹ ہند)

دستخط جی دوران
دستخط جی بی گرینٹ
دستخط بی سیکوک

تصدیق کیا ہنوربل پریسیڈنٹ کونسل ہند یا جہاں کونسل مقام فورٹ ولیم واقع بنگالہ بتاریخ ۲۳ ماہ فروری ۱۸۱۵ء

دستخط لیسیل بیلن
سکرٹری گورنمنٹ ہند

نمبر ۵۵

ہنگام مفسدہ جو بنتیجہ سرکشی فوج ہندوستانی بنگال حاطہ ۱۸۱۴ء سے ہوا تھا مہاراجہ نیپال نے نہ صرف بایمانداری واسطے دوستی وصلح جو ازروی عہد نامۂ سگوتی فیمابین گورنمنٹ انگریزی اور سرکار نیپال مقرر ہوا تھا قائم رکھا بلکہ بخوشی تمام اپنی فوج باختیار حکام انگریزی واسطے قائم رکھنے امنیت کے علاقجات سرحدی مین دی اور بعد ازان آخر مین اپنی فوج ہمراہ فوج انگریزی کے واسطے دوبارہ تسلط کرنے لکھنؤ کے اور شکست دینے بلوہ پردازون کے بھیجی بعد ختم ہونے ان امور کے نائب السلطنت گورنر جنرل بہادر نے بنظر خدمات لائقہ جو بنسبت گورنمنٹ انگریزی کے سرکار نیپال نے

کیے اپنا مکنون خاطر ظاہر کیا کہ مہاراجہ کو تمام علاقہ دامن کوہ واقع درمیان دریاے کالی وضلع گورکھپور جو ۱۸۱۵ء مین متعلق نیپال کے تھا اور سال مذکور مین بباعث عہدنامہ مذکور کے گورنمنٹ انگریزی مین شامل ہوگیا تھا واپس دیا جاے اس علاقے کی حدبندی کمشنران گورنمنٹ انگریزی نے باتفاق کمشنران مامورہ سرکار نیپال قائم کردی ہے اور مینار ہاے پختہ واسطے علیحدہ نشاندہی سرحد سرکارین کے قائم ہوگئے ہین اور علاقہ بھی سپرد اہلکاران نیپال ہوگیا ہے مگر بباعث اسکے کہ قبضہ نیپال واسطے ہمیشہ کے زیادہ استحکام کے ساتھ قائم ہو اور یہ واپسی علاقہ حسب قاعدہ عمل مین آئی عہدنامہ ذیل فیمابین سرکارین قائم اور منعقد کیا گیا۔

شرط اول

تمام عہدنامجات اور اقرارنامجات جو فیمابین گورنمنٹ انگریزی اور مہاراجہ نیپال قائم اور جاری ہین صرف اوسقدر جسقدر تبدیلی اس عہدنامہ سے ہوگی بذریعہ اس تحریر کے مستحکم کیے گئے

شرط دوم

بذریعہ اسکے گورنمنٹ انگریزی مہاراجہ نیپال کو حکومت کلیتہً تمام علاقہ دامن کوہ واقع درمیان دریاے کالی وراپتی کے دیتے ہین اور نیز اوس علاقے کی جو درمیان دریاے راپتی اور ضلع گورکھپور کے واقع ہے اور جو علاقجات ۱۸۱۵ء مین قبضہ سرکار نیپال مین تھی اور بموجب شرط سوم عہدنامہ سگولی مرقومہ ۲ ماہ دسمبر سنہ صدر گورنمنٹ انگریزی کے شامل کیے گئے تھے۔

شرط سوم

خط حدبست جو کمشنران انگریزی مامورہ حدبندی نے پیمایش کرکے قائم کیا ہے اور جو بجانب مشرق دریاے کالی یا سردہا سے جاکر تا دامن کوہ بجانب شمال بگوراتال کے قائم ہوا ہے اور وہان مینار قائم ہوگئے ہین آیندہ حدود اضلاع انگریزی ملک اودہ اور علاقہ مہاراجہ نیپال کے قائم ہونگے۔

یہ عہدنامہ دستخطی لفٹنٹ کرنیل جارج ریپنری صاحب منجانب ہز اکسیلنسی رابٹ ہنوربل عارلس جان ارل کیننگ جی سی بی نائب السلطنت و گورنر جنرل ہند اور مہاراجہ جنگ بہادر رانا جی سی بی منجانب مہاراجہ دھراج سوراندر بکرم ساہ بہادر شمشیر جنگ تصدیق ہوگا اور نقل مصدقہ

بمقام کمنڈو بیچ عرصہ تیس یوم کے تاریخ دستخط سے اسمین دیے جائینگے۔

دستخط اور مہر ہوئی بمقام کمنڈو تاریخ یکم ماہ نومبر سنہ ۱۸۶۰ء مطابق کاتک بدی تیج سمبت ۱۹

دستخط جی ریمنڈی لفٹننٹ کرنیل

رزیڈنٹ نیپال

مہر

مہر

دستخط کیننگ

نائب السلطنت گورنر جنرل

اس عہدنامہ کو تصدیق کیا ہز اکسیلنسی گورنر جنرل بہادر نے بمقام کلکتہ بتاریخ ۵ ماہ نومبر سنہ ۱۸۶۰ء

دستخط آئی آرنگ

ڈپٹی سکرٹری گورنمنٹ ہند

ختم شد حصہ اول

حصہ دوم

عہدنامجات واقرارنامجات واسناد

متعلق پنجاب وعلاقجات سرحدی پنجاب

پنجاب

فرقہ سکھان اپنا اصل نانک سے لگاتے ہین یہ شخص ایک ہندو قوم کھتری سے تھا اور ۱۴۶۹ء مین مقام تلونڈی متصل لاہور پیدا ہوا تھا صغر سنی سے یہ شخص عقائد مذہب کی طرف متوجہ تھا اور عہد جوانی مین دور دور ملکون مین پھرا اور جب واپس آیا تو اوسکا دل خوب پختہ تصورات اور سفر سے ہوگیا تھا جسمین اوسنے تناسخیون کا تناسخیانی خدا اور سخاوت کا لوگون کو شروع کیا یہ فرقہ جدید بہت جلد پھیل گیا مگر جنگی اہل اسلام کا سردار ہوا جو ظلم اوپر مسلمانون نے کیا اس سبب سے ماتحت اپنے گرو مجم گوبند کے سکھ لوگ مذہبی فرقہ سے تبدیل ہوکر جنگی اور متعصب گروہ کھالسہ ہوگئے اور نا پسندیدہ مسلمانون کی طرف سے اونکے دلمین جاگیر ہوئی۔

گرو گوبند نے جنگ شاہنشاہ دہلی سے کی گو اوسکی فوج بہت قلیل تھی اور مساوات اونمین ہوسکتا تھا لہذا اکثر شکست کھاکر اور ظلم سے بہت تنگ آکر سکھ لوگ جبال اور غارہاے کوہستان مین متواری ہوے اور ظاہرا کوئی اونمین کا اپنا مذہب بجز نام نہاد بیان نہین کرسکتا اور یہ فرقہ جلد معدوم ہوجاتا مگر پریشانی سلطنت سے جو بعد مرگ اورنگ زیب وقوع مین آئی اونکو وقت دیا کہ ظلم مسلمانان سے ملا۔

رفتہ رفتہ اب سکھ اپنی پناہ کے مقامات سے نکلنے لگے اور چھوٹے چھوٹے گروہ مین جمع ہوکر اونھون نے قلعجات علیحدہ مقامات مین قائم کیے اور اونمین سے باہر آکر وہ گرد نواح کے علاقے کو لوٹتے تھے اور غارت کرتے تھے اور ضعیف مسلمان حاکمان لاہور اور سرہند کو تنگ کرتے تھے بعد جانے احمد شاہ ابدالی کے اپنے مقام کابل مین بعد مہم عظیم ہندوستان جسمین اوسنے طاقت مرہٹا کو بمقام پانی پت شکست فاش دی تھی سکھون نے قابو اور طاقت پاکر

نواح لاہور کو اپنے قبضے مین کر لیا مگر پھر احمد شاہ اونسے ناراض ہوا اور خفہ ہوکر ۱۷۶۲ء ہندوستان مین آیا اور سکھون کو شکست فاش دے کر اونکی عبادتگاہ امرتسر کو خراب کیا۔

اس شکست کے بعد سکھہ بہت جلدی پھر درست ہوگئے اور سال آیندہ یعنی دوسرے سال اونھون نے افغان حاکم سرہند کو شکست دے کر خود محیط بجانب جنوب و مشرق دریاے ستلج تا بدریاے جمن ہوگئی احمد شاہ کی مہم ہشتم جو ۱۷۶۱ء مین ہوئی تھی سکھہ مالک اوس ملک کی جو درمیان دریاے جمن اور راولپنڈی کے واقع ہے ہوئے اور تین برس کے عرصہ مین اونکی حکومت جموا و دیگر راجپوت کوہستان خرد پر قائم ہوئی۔

سکھون کی حکومت جنوب ستلج مین باعث مرہٹا خلل واقع ہوا جو بعد شکست پانی پت پھر آراستہ اور درست ہوکر بجانب شمالی ہند غارتگری کرنے لگے ۱۷۶۰ء مین سمیند حیا دہلی پر قابض ہوا اور ۱۷۶۲ء تک اونکی حکومت دریاے ستلج تک پھیل گئی اور وہ رئیسان جنوبی دریاے ستلج سے تین لاکھ روپیہ خراج لینے لگے ۱۸۰۳ء مین قوت مرہٹا کی لارڈ لیک صاحب نے بجانب شمال زائل کی سرداران کیتھل و مہمندی نے شرایط لارڈ لیک صاحب کی اختیار کی اور گاہ گاہ خدمت بھی اونکے ساتھہ کرتے تھے اور در اصل تمام سرداران سرہند مطیع گورنمنٹ انگریزی ہوے مگر مصلحت وقت یہ تھی کہ بمقدمات سرداران شمالی جمن کسیکی جانب داری کرنی نچاہیے اور سوا اسکے کہ جو سردار سکھہ جس علاقے پر حکمران تھا اوسکی حکومت وہان قائم کرنی اور جن سردارون نے خدمت کی تھی اونکو انعام دیے گئے گورنمنٹ انگریزی نے ۱۸۰۹ء تک کسی مین مداخلت نہ کی اس سنہ مین رنجیت سنگہ کی دست درازی سے تنگ آکر سرداران مذکورین نے حمایت انگریزی چاہی ترکیب سکھان خالصہ مین علامات ضعف و ناتوانی پیدا تھی سرداران و رئیسان کسی کی اطاعت قبول نہین کرتے تھے میدان جنگ مین اونکے ہمراہ رشتہ داران و اقارب جاتے تھے مگر ہر ایک شخص اپنے اپنے فائدے کیواسطے جنگ کرتا تھا اور جس جگہ ہو جو کوئی قابض ہو جاتا تھا وہ اوسکو اپنے قبضے مین کر لیتا تھا یہ سرداران اپنی قوم اور ملازم کو ہمراہ لیکر سب بہیئت مجموعی مثل کہلاتی تھی اور ایسی مثلین بارہ تھین ہر ایک سردار اپنے اپنے ہمراہیون مین زمین مفتوحہ کو تقسیم کرتا تھا اور ہر ایک متصرف اپنی اپنی زمین پر خود سر حاکم تھا صرف بنظر فائدہ باہمی و مرضی مثل کے ایک

دوسرے سے متفق ہو جاتا تھا۔

پس ایسی ترکیب جمعیت مجموعی مین تکرار اور فساد کی کمی نہین ہوتی لہذا اوایل مین سکھان بسبب وقت قائم رہنے کے آپسمین فراہم رہے مگر یہ سب تکرار رفع ہوئین اور کم زور زور آور کے ماتحت ہو گئے ایک ان سردارون مین کا مہا سکھہ نامے اول طاقت دار ہوا گو اوسکی مثل جو بنام سوکر چاکیا مشہور تھی سب سے آخر اور ضعیف تھی بتاریخ ۲ ماہ نومبر ۱۷۹۰ء اس سردار کو ایک لڑکا زوجہ سنکوجہ سے جو دختر راجہ جیند کی تھی پیدا ہوا اسکا نام رنجیت سنگھ رکھا گیا درمیان مہم شاہ زمان کے جو ۱۷۹۸ء مین اوسنے شاہ افغان کی خدمت بیچ دوبارہ لانے اقواب کے جو مقام جھیلم مین جاتی رہین تھین کی اور اوسکی گفتگو درباب حاصل کرنے حکومت لاہور کے تھی یعنے وہ حاکم لاہور مقرر ہو۔

ساتھ قوت اور حکمت کے اوسنے قبضہ شہر لاہور پر پایا اور وہان اپنا قیام مقرر کر کے باتفاق فتح سنگھ اہلووالیا کے اوسنے اپنی سرداری اوپر سرداران قرب وجوار کے قائم کرنی شروع کی اور چاہا کہ اوسکی حکومت آنروے ستلج بھی ہو جاوے ۱۸۰۱ء مین اوسنے لارڈ لیک صاحب کو تجویز کی کہ جو ملک سکھہ کا جانب جنوب دریاے ستلج واقع ہے وہ گورنمنٹ انگریزی کو وہ دیکا اگر یہ شرط ہو جاوے کہ باہم ایک دوسرے کی حمایت اور حفاظت بمقابلہ دشمنان کیجاوے گی یعنی بمقابلہ دشمنان اوسکے انگریز اوسکی مدد کرین اور وہ بمقابلہ دشمنان انگریزی مدد انگریزون کی کیا کریگا یہ تجویز اور تحریر اوسکی نامنظور ہوئی۔

۱۸۰۵ء مین رنجیت سنگھ مصروف بیچ مہم بمقابلہ مسلمانان درمیان دریاے چناب اور سندھ یعنے اٹک کے تھا کہ اوسکو خبر آنے ہولکر کی پنجاب مین جسکے تعاقب مین لارڈ لیک صاحب آتے تھے ہوئی اور وہ اس مہم کو چھوڑ کر واپس آیا مگر ہولکر کو جب مدد رنجیت سنگھ سے ناامیدی ہوئی تو اوسنے صلح گورنمنٹ انگریزی سے کی اور ہندوستان کو واپس چلا گیا اوسوقت مین عہدنامہ دوستی واتفاق نمبر ۵۶ فیما بین گورنمنٹ انگریزی اور سردار رنجیت سنگھ اور سردار فتح سنگھ کے قرار پایا۔

متواتر دست درازی رنجیت سنگھ کے سکھان سرہند کے دل مین اندیشہ پیدا کیا اور ۱۸۰۷ء مین

اونھون نے یعنی راجہ بھاگ سنگھ بیندوالے نے جو ماموں رنجیت سنگھ کا تھا اور بھائی اٹل سنگھ کھیتل والے نے اور دیوان چین سنگھ پٹیالہ والے نے ایک پیغام بھیجا اور درخواست حمایت گورنمنٹ انگریزی کی اسکا جواب جو اونکے پاس پہونچا اوسمین گو صاف اطمینان نہ تھا مگر اوس سے ایک گونہ امید اونکو ہوگئی —

اسی اثنا مین گورنمنٹ انگریزی نے بخوف فوج کشی فرانس والون کے اوپر ملک ہندوستان کے مسٹر مکلف صاحب کو پیغام دوستی لیکر دربار رنجیت سنگھ مین بھیجا آخر شدہ امین جب دوستی زیر تجویز تھی رنجیت سنگھ نے جو لڑائی سجانب جنوب ستلج کی تو گورنمنٹ انگریزی نے ارادہ مصمم کیا کہ سرداران آزروے ستلج کی درخواست منظور کیجاے اور مسٹر مکلف صاحب کو حکم گیا کہ وہ واقعات درمیان دریاے ستلج اور جمن کو ملک محفوظ سرکار مشہور کرے مسٹر مکلف صاحب کے پیغام کا نتیجہ یہ ہوا تاریخ ۲۵ ماہ اپریل ۱۸۰۹ء عہدنامہ مبرہ لاہور کے ساتھ قرار پایا جسکی رو سے شرط ہوا کہ گورنمنٹ انگریزی کچھ سروکار علاقہ اور باشندگان رعایاے راجہ لاہور کے ساتھ جو سجانب شمال دریاے ستلج واقع ہے نہین رکھین گے اور رنجیت سنگھ نے اقرار کیا کہ وہ دست درازی اوپر علاقہ اور حقوق سرداران جنوب دریاے مذکور کے نکریگا اور راجہ کا قائم رہنا اور پاس علاقے کے جو سجانب چپ دریاے ستلج کے واقع ہے اور اوسنے الغایہ ماہ دسمبر ۱۸۰۹ء حاصل کیا ہے منظور ہوا —

بعد ختم ہونے اس عہدنامہ کے رسم خط کتابت گورنمنٹ انگریزی کی ساتھ دربار لاہور کے چند سال تک صرف مشعر اوپر خطوط دوستانہ کے رہی رنجیت سنگھ نہایت ہوشیار اور دوربین تھا اور اوسنے کسی شرط عہدنامے کے خلاف نہین کیا اور تدابیر فتح ملک سجانب ملتان و کشمیر و پشاور کی کرتا رہا —

۱۸۳۱ء مین جب لارڈ ولیم بنٹنگ صاحب اوپر کوہ شملہ کے تھے رنجیت سنگھ نے چند سردارون کو دوستانہ اونکے پاس بھیجا اور بوساطت صاحب جنٹ لدھیانہ کے ملاقات لارڈ صاحب اور مہاراجہ لاہور کی قرار پائی اور ماہ اکتوبر نہایت تزک و شان سے ملاقات اونکی بمقام اوپر ہوئی رنجیت سنگھ کے اصرار اور خاص درخواست کے بموجب ایک تحریر اطمینان

دوستی دوامی کی نمبر ۵۸ تحریر ہوکر اس ملاقات مین لارڈ صاحب کو دی گئی۔

اسوقت سے آیندہ دوستی دلی فیما بین گورنمنٹ انگریزی و دربار لاہور قرار پائی بسبب آں آیندہ عہدنامہ نمبر ۵۹ قرار پایا جسکی رو سے جہاز رانی کے عقاید دریاے اٹک یعنی سندہ مین اور تحصیل محصول اشیاے تجارت مقرر ہوے باعث تحصیل محصول مطابق قیمت اور وزن شے تجارت کے تکرار پیدا ہوئی لہذا بتاریخ نومبر ۱۸۳۴ء اوسکا دفعیہ عہدنامہ نمبر ۶۰ سے محصول مقررہ اوپر کشتیون کے تجویز ہوا کہ اونمین کسیطرح کا مال بھرا ہو پانچ سال کے بعد ایک اور عہدنامہ نمبر ۶۱ قرار پایا اور اوسکی رو سے محصول ایک مقام پر لینا بجاے محصول کشتیان تجویز ہوا چہارم مرتبہ ایک اور عہدنامہ نمبر ۶۲ درباب انتظام اس محصول کے ۱۸۴۰ء مین ساتھ مہاراج کھرک سنگھ پسر و جانشین رنجیت سنگھ کے قرار پایا۔

۱۸۳۳ء مین شاہ شجاع بادشاہ معزول کابل جو بطور پنشنخوار انگریزی کے مقام لدھیانہ رہتا تھا اپنی سابق تدابیر دربارہ تسلط ملک کے بے سود ہونے سے ناامید ہوکر پھر ارادہ کیا کہ ایک مرتبہ اور کوشش واسطے دوبارہ حاصل کرنے اپنی ملک ملک کے کرے اوس اس نیت سے اوسنے ایک عہدنامہ رنجیت سنگھ کے ساتھ کیا جسمین بلحاظ امداد جو رنجیت سنگھ اوسکی کرتا اوسنے

عہدنامہ یہ ہے

ترجمہ عہدنامہ فیما بین مہاراجہ رنجیت سنگھ و شاہ شجاع الملک مؤرخہ ۱۲ ماہ مارچ ۱۸۳۴ء

تمہید واسطے دوستی فیما بین مہاراجہ رنجیت سنگھ و شاہ شجاع الملک اب باستحکام قرار پائی اور کوئی امر ایسا نہین اور کبھی آیندہ ہوگا جسکے باعث مغایرت یا اتفاقی فیما بین ظہور مین آئے لہذا دونون بنظر نیک نیتی و دوستی اقرار کرتے ہین کہ وہ شرائط ذیل منظور رکھینگے ہین اور اوسکے مطابق عمل ہوگا

اول

شاہ شجاع الملک تمام حقوق منجانب اپنے اور اپنے ورثا و جانشینون کے اور تمام قوم درانی کی نسبت علاقجات دونون جانب دریاے سندھ یعنی اٹک کے جو مہاراجہ رنجیت سنگھ کے قبضے مین ہین اور جنکی تفصیل ذیل مین درج ہوتی ہے چھوڑتے ہین یعنی کشمیر تمام و کمال مع اوسکے حدود شرقی و غربی و شمالی و جنوبی مع قلعۂ اٹک و جھجھر و ہزارہ و کنہل و اٹبہ مع ملحقات بجانب کنارۂ چپ دریاے مذکور اور بجانب راست

اپنا دعوی تمام ملک کا جو بحیثیت سنگھ کے پاس دونون جانب دریاے اٹک یعنی سندھ کے تھا

ملک پشاور مع یوسف زئی وخٹک و بہشت نگر و مہمنی و کوہات اور تمام علاقہ متعلق پشاور تا درخیبر دونون
و ملک وزیری و دوزنانگ و گورانگ و کالا باغ و خوشحال گڑھ مع اضلاع متعلقہ ڈیرہ اسمٰعیل خان
مع ملحقات مع ڈیرہ غازی خان کوٹ مٹھن و علاقہ ملحقہ سنگیرہ ہرن داخل حاجی پور اور راجی پور اور
تینون کچھے و سنگیرہ مع اضلاع ملحقہ و ضلع ملتان واقع کنارہ چپ یہ ممالک اور مقامات جامۂ
مہاراجہ کے ہین اور اونکے ملک مین شامل ہین بادشاہ کو کچھ سروکار اس سے نہین
اور نہ آیندہ ہوگا وہ مہاراجہ کے اور اونکے ورثا کے پشت در پشت ہین۔

دوم

جو لوگ دوسری جانب درہ خیبر کے رہتے ہین وہ وزدی یا زیادتی یا کسیطرح کا فساد
اس جانب آکر کرنے نہ پائینگے اگر کوئی باقیدار کسی سرکار باہمی کا روپیہ سرکار مین غصب
کرکے دوسرے کے ملک مین پناہ گیر ہوگا تو ہر ایک فریق وعدہ کرتے ہین کہ وہ اوسکو حوالہ
دوسرے کے کر دینگے۔

سوم

جس طرح موجب عہدنامہ منعقدہ فیما بین گورنمنٹ انگریزی و مہاراجہ کوئی شخص کنارہ
چپ دریاے ستلج سے بجانب کنارہ راست دریاے مذکور کے بغیر پروانہ مہاراجہ نہین
جاسکتا اسیطرح دریاے سندھ پر بھی جو ستلج سے ملتا ہے یہی قاعدہ مرعی رہے اور
کوئی شخص بغیر اجازت مہاراجہ کے عبور دریاے سندھ نکرنے پائیگا۔

چہارم

ارباب سنگھ پورا اور ملک سندھ کے جو بجانب کنارہ راست دریاے سندھ کے
واقع ہے شاہ مطابق اوسکے کاربند ہوگا جو درست اور مناسب متصور قرار پائے گا اور
جو موافق مراسم دوستی و اتحاد کے جو فیما بین گورنمنٹ انگریزی مہاراجہ کے بذریعہ کیپتان
وید صاحب کے واقع ہے متصور ہوگا۔

چھوڑ دیا یہ بھی ہم شاہ بکامیابی سنوئی اور وہ پھر ادھیانے میں واپس آیا اور یہاں سے پھر سنہ ۱۸۳۹ء

پنجم

جب شاہ اپنی حکومت کابل اور قندھار میں قائم کرے گا تو وہ سالیانہ مہاراجہ کو اشیاے مفصلہ ذیل دیا کرے گا۔ یعنے ۱۰۰ راس گھوڑے خوب آراستہ و خوش رنگ اور قدیم نژاد لعل قطعہ شمشیر ایرانی ۱۰۰ عدد خنجر ۱۰۰ عدد قاطر میوجات خشک و تر سردہ براہ دیا سے کابل روانہ پشاور ہر سال کیے جائینگے انگور انار سیب بہنگ بادام کشمش پستہ ان میوجات کے انبار در انبار بھیجے جائینگے اور پارچہ ساٹھن ہر رنگ پختہ عمدہ کمخواب نقرہ و طلائی قالین ایرانی یہ سب یکصد و یک تھان یا تمام اسباب شاہ ہمیشہ سال بسال مہاراجہ کو دیا کرے گا۔

ششم

طرفین سے تحریر بطور مساوی ہوا کرے گی۔

ہفتم

جو تجاران افغانستان لاہور امرتسر یا کسی اور مقام ملک مہاراجہ میں تجارت کرنے جانا چاہینگے اونسے مزاحمت راستے میں نہوگی بخلاف اسکے حکم محکم جاری ہونگے کہ اونکی آمدرفت میں تسہیل ہوگی اور مہاراجہ اقرار کرتے ہیں کہ وہ بھی اسیطرح کا قاعدہ بنسبت تجاران کے جو افغانستان کو جانا چاہینگے مرعی رکھینگے۔

ہشتم

مہاراجہ براہ دوستی اشیاے مفصلہ ذیل شاہ کے پاس سال بسال بھیجا کرینگے قصب شال ۱۰ عدد تھان ململ ۱۰ عدد دوپٹہ ۱۰ عدد تھان کمخواب ۱۰ عدد رومال ۱۰ عدد عمامہ ۱۰ عدد باریک بارہ جو خاص پٹو میں پیدا ہوتا ہے۔

نہم

اگر کوئی اہلکار مہاراجہ افغانستان کو واسطے خریدنے کسی کام کو جاوے یا ملا خان شاہ واسطے خرید کرنی یا پرچہ ان کے پنجاب میں لاوے گا یا ۱۰ ہزار روپیہ تک کا اسباب خرید کرین تو اونکی خاطر و مدارات طرفین کیطرف سے بموجب

مین اوسکی طلب ہوئی کہ ایک مرتبہ اور کوشش واسطے دوبارہ قائم کرنے اپنی حکومت کے عمل مین لائے

ہوگی اور اونکے کارمفوضہ مین ہر طرح کی تسہیل کیجائیگی۔

دہم

جب افواج طرفین کیجا مقیم ہونگی تو گاؤکشی اوسی مقام پر ہوگی۔

یازدہم

اگر شاہ فوج کمک مہاراجہ سے لے تو جسقدر اسباب لوٹ یا ترک زینوکا مثل جواہرات و گھوڑے و اسلحہ وغیرہ دستیاب ہوگا وہ برابر طرفین کی فوج مین تقسیم کیا جائیگا اور اگر شاہ بغیر مدد فوج مہاراجہ کے اونکا اسباب اپنے قبضہ مین لائینگے تو ایک حصہ اوسکا براہ دوستی شاہ ممدوح اپنے ملازمین کی معرفت مہاراجہ کے پاس بھیجدینگے۔

دوازدہم

رسم خط کتابت طرفین سے ہمیشہ جاری رہے گی۔

سیزدہم

اگر مہاراجہ کو ضرورت فوج شاہ کی ہوگی تو شاہ وعدہ کرتی ہے کہ فوج اپنی بہ کردگی افسر کلان روانہ کرینگے اور اسیطرح مہاراجہ بھی وقت ضرورت اپنی فوج مسلمانون کی بہ کردگی افسر کلان کے کابل تک روانہ کرینگے جب مہاراجہ پشاور کے مقام پر آئینگے تو شاہ ایک شاہزادے کو اونکی ملاقات کے واسطے بھیجینگے اور مہاراجہ اوسکی ذات اور توقیر حسب لیاقت پیچ استقبال اور مشایعت کے کرینگے۔

چہاردہم

دشمن اور دوست ایک کے دشمن اور دوست دوسرے کے متصور ہونگے۔

پانزدہم

فریقین شرط بالا کو بدل منظور کرتے ہین اور اونسے انحراف نہوگا اور عہد نامہ ہذا دوام

اور استمراری تصور کیا جائیگا۔

متحیل ہونے عزم روس والون کے اوپر افغانستان کے اور نظر اسکے کہ دوست محمد خان رغبت واسطے دوستی روس کے رکھتا ہے اور بسبب اسکے کہ اوسنے حملہ اوپر ملک رنجیت سنگھ کے کیا تھا گورنمنٹ انگریزی کو ترغیب منظور کرنی معاملہ شاہ شجاع کی ہوئی یہان یہ امر ضروری متصور نہین ہوتا کہ بیان تدابیر و جنگ گورنمنٹ انگریزی کی جو ملک افغانستان مین واقع ہوئی زیادہ اس سے کیا جاے کہ اوسکے باعث صلحنامہ تین فریق کا نمبر ۲۳ یعنی ایک عہدنامہ فیمابین گورنمنٹ انگریزی و رنجیت سنگھ و شاہ شجاع قرار پایا جسکی رو سے تجدید شرائط عہدنامہ ۱۸۳۳ء جو فیمابین شاہ و رنجیت سنگھ ہوا تھا ہوئی اور شاہ پر فرض ہوا کہ درصورت اونکی مطلب براری کے وہ دو لاکھ روپیہ بالعوض مدد فوج رنجیت سنگھ کے دے اور دعوی حکومت سندھ اس شرط پر چھوڑ دے کہ امیران حسقدر روپیہ گورنمنٹ انگریزی مقرر کردین ادا کرین اور منجملہ جس روپیہ کے پندرہ لاکھ روپیہ رنجیت سنگھ کو دیا جائیگا اور شاہ ممدوح حاکم ہرات پر حملہ آور نہوا اور نہ اوسنے مزاحم ہوا اور کسی ریاست غیر سے بغیر رضامندی سرکار انگریزی و سکھان اتفاق نکرے اور جو کوئی ارادہ مہم اوپر علاقہ انگریزی یا سکھان کے رکھے اوسکا مقابلہ کرے۔ یہ عہدنامہ بعد وفات شاہ شجاع کے رد و بیکار متصور ہوے۔

رنجیت سنگھ نے بتاریخ ۲۷ ماہ جون ۱۸۳۹ء وفات پائی یہ مشہور آدمی جو نا خواندہ محض تھا صرف فریب اور طاقت اور مستقل مزاجی سے سرداری کرکے خود سکھان سے اس رتبے کو پہنچا تھا کہ اوسکے ملک کی آمدنی ہنگام وفات اوسکے زیادہ تر ڈھائی کرور روپیہ سے تھی اور رقبہ چودہ ہزار میل مربع تھا اور فوج بھی بیاسی ہزار قلمبند تھی۔

چند سال کے عرصے مین بعد وفات اوسکے وہ سلطنت جو اوسنے اپنی لیاقت سے پیدا کی تھی اوسکے جانشینون کے عہد مین پارہ پارہ ہوگئی اوسکے بعد کھڑک سنگھ جانشین ہوا اور بتاریخ ۵ ماہ نومبر ۱۸۴۰ء مر گیا۔

نونہال سنگھ فرزند کھڑک سنگھ اپنے والد کی لاش جلاکر آتا تھا کہ راستہ مین مارا گیا بعد ازین انتقال سلطنت کئی شخصون پر ہوا یعنے اول رانی چندر کنور والدہ نونہال سنگھ اور اوسکے بعد شیر سنگھ عموی نونہال سنگھ اور آخر کار دلیپ سنگھ فرزند مشہور رنجیت سنگھ گدی نشین ہوا یہ انتقالات بمدد فوج کے وقوع مین آئے جو بالکل بے بندوبست اور مفسد ہوگئی تھی۔

ہنگام نابالغی دلیپ سنگھ اور مختاری اوسکی والدہ کے تمام انتظام برباد ہوگیا اور فوج خالصہ
جو اس عالم ملک ہوگئی تھی امور فوج استقرار ازروی پنچایت پاتے تھے اس نظر سے کہ فوج انتظام
ملک کیطرف سے علیحدہ ہوکر متوجہ اور طرف کی ہو کر مہتمم ستلج قرار دی گئی یہ امر اول ہی گورنمنٹ انگریزی
کے خیال میں آچکا تھا سکھوں نے اول زیادتی بماہ دسمبر ۱۸۴۵ء یہ کی کہ عبور دریائے ستلج کرکے چند مہار شتر لوٹ لیگئے

بتاریخ ۱۳ ماہ دسمبر گورنر جنرل بہادر نے اشتہار نمبر ۶۴ جاری کیا جسمین عزم اور مدعا گورنمنٹ
انگریزی ظاہر ہوا اور نیز ہمو جب محلہ سکھان اوپر ملک انگریزی کے بیان کیا گیا اور یہ مشتہر ہوا کہ جسقدر
علاقہ مہاراجہ دلیپ سنگھ کا اوپر کنارہ چپ دریائے ستلج کے تھا ضبط سرکار ہوکر شامل ملک انگریزی
ہوا اور سرداران ملک محفوظہ کو کہا گیا کہ بدل متفق ہوکر بمقابلہ دشمن عام کوشش کرین فوج خالصہ نے
بتاریخ ۱۰ ماہ فروری ۱۸۴۶ء شکست فاش کھائی اور بتاریخ ۱۳ تمام فوج انگریزی نے عبور دریائے ستلج
کیا اور بتاریخ ۱۴ ایک اشتہار جاری کیا کہ جب تک معاوضہ معقول بواسطہ شکست عہد منجانب سکھان
نہوگا اوسوقت تک قبضہ پنجاب نچھوڑا جاے گا اور نیز کوہستان و میدان درمیان دریائے ستلج
اور بیاسہ کے بعوض اخراجات فوج کشی لیا جائیگا بتاریخ ۱۵ وقت شب گفتگو فیمابین مستر کری صاحب
اور میجر لارنس صاحب منجانب گورنمنٹ انگریزی اور راجہ گلاب سنگھ اور دیوان دینا ناتھ اور فقیر نورالدین
منجانب سکھان درمیان آئے اور بتجویز شرائط عہدنامہ قرار پائی عہدنامہ نمبر ۶۵ مقام لاہور بتاریخ ۹
ماہ مارچ ۱۸۴۶ء دستخط ہوا ازروے اس عہدنامے کے علاقہ بجانب مشرق دریائے بیاسہ کوہستان
و میدان قبضہ انگریزی مین برقرار رکھا گیا اور نیز کوہستان درمیان دریاے بیاسہ و سندہ یعنی اٹک
جسمین ملک کشمیر اور ہزارا شامل تھے اور اوسکی روسے راہ اور انتظام فوج سکھ کا مقرر ہوا اور گورنمنٹ
انگریزی کو حکومت بیاسہ و ستلج کی تا بدریائے سندھ اور سندہ سے تا بہ سرحد بلوچستان حاصل ہوئی
اور گورنمنٹ انگریزی سرپنچ واسطے تصفیہ تنازعات فیمابین رنجیت سنگھ اور سکھان کے مقرر ہوئی
اور گورنمنٹ انگریزی نے واسطے تصفیہ تنازعات فیمابین رنجیت سنگھ اور سکھان کے مقرر ہوئی
دربار لاہور کی عین خواہش پائی گئی کہ گورنمنٹ انگریزی انتظام ممالک لاہور بیچ صغرسنی دلیپ سنگھ
کی اپنے اختیار مین رکھین اور عہدنامہ نمبر ۶۷ بتاریخ ۱۰ ماہ دسمبر ۱۸۴۶ء قرار پایا جسکی روسے عہدنامہ

تاریخ ۹ ماہ مارچ مین کچہ ترمیم ہوا ایک رزیڈنٹ بمقام لاہور مقرر ہوا اور ایک کونسل آٹھہ آدمیونکی واسطے اجرائے کارسلطنت بصلاح صاحب رزیڈنٹ مقرر ہوئی ۔ اور ملک مین فوج انگریزی رکھی گئی تنخواہ اوسکی ذمہ دربار لاہور قرار پائی ۔

اکثر سواران سکھہ جنکی عادت شورو شر تھا اس انتظام سے خوش نہین ہوے کہ ملک مین امنیت رہے اور تجویز زبون کرنے لگے قتل مسٹر وینس اگنیو اور لفٹنٹ اندرسن بمقام ملتان اور سرکشی مولراج باعث سرکشی عام و مفسدہ عظیم فوج سکھہ ہوئی اور یہ سرکشی واسطے دوبارہ حاصل کرنے آزادی خالصہ کچہ عرصہ تک رہی سردار چتر سنگہ اٹاری والہ نے شمال مین سرکشی کی راجہ شیر سنگہ ولد سردار مذکور شامل مولراج ہوا اور اوسنے جنگ مذہبی مشہور کی اوسکی پیروی بہت فوج سکھہ نے اور باشندگان سکھہ نے اس سرکشی مین کی اور اوسکا دفعیہ دربار سے ممکن نہوا شکست فاش مفسدان بمقام گجرات سے تمام فوج سکھان حاضر ہوئی اور ملک پنجاب شامل ممالک انگریزی ہوا ۔

بتاریخ ۲۹ ماہ مارچ ۱۸۴۹ء عہدنامہ نمبر ۶۸ ساتھہ مہاراجہ دلیپ سنگہ کے قرار پایا جسکی رو سے مہاراجہ نے ترک سکونت پنجاب کرکے پنشن سرکار انگریزی کی قبول کی ۔

نمبر ۵۶

صلحنامہ فیما بین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی و سردار رنجیت سنگہ و سردار فتح سنگہ

سردار رنجیت سنگہ و سردار فتح سنگہ اپنی رضامندی درباب شرائط مفصلہ ذیل کے جو لفٹنٹ کرنیل جان مالکم صاحب نے باختیارات عطیہ رابٹ ہنوربل لارڈ لیک صاحب کے جنکو کل اختیار ہنوربل سر جارج ہلاردبارلو بارونٹ گوونر جنرل بہادر نے دیا تھا اور سردار فتح سنگہ نے اپنی طرف سے اصالتاً و منجانب رنجیت سنگہ وکالتاً تجویز کیا ۔

شرط اول

سردار رنجیت سنگہ و سردار فتح سنگہ املو والہ بذریعہ اسکے منظور کرتے ہین کہ وہ جسونت راؤ ہولکر کو مع فوج بیس کوس کے فاصلہ تک امرتسر سے فوراً ہٹا دینگے اور آئندہ ہرگز اوسکے

ساتھہ اتفاق نکرینگے اور نہ اوسکی مدد فوج سے یا کسی اور طور سے کرینگے اور وہ یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ وہ ہرگز کسی سپاہی فوج ہلکر سے مزاحم نہونگے اگر وہ اپنے وطن دکھن مین جانا منظور کریگا بلکہ بخلاف اسکے اوسکی ہر طرح سے مدد ہوگی کہ وہ یہ ارادہ اپنا پورا کرے۔

شرط دوم

گورنمنٹ انگریزی بذریعہ اسکے وعدہ کرتے ہین کہ اگر فیما بین سرکار اور جسونت راؤ ہلکر کی صلح نہوئی تو درصورتیکہ وہ مع اپنی فوج کے مقام امرتسر سے تیس کوس کے فاصلے پر پہنچا تو فوج انگریزی بھی اپنے مقام کنارہ بیاسہ کو چھوڑدے گی اور یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ اگر بعد از گورنمنٹ انگریزی اور جسونت راؤ ہلکر مین صلح قرار پائی تو یہ مشروط ہوگا کہ وہ بعد انعقاد صلح ملک سکھان چھوڑ کر اپنے ملک کو چلا جاے اور راستہ مین جو ملک سکھان پڑے اوسمین کچھہ خرابی یا نقصانی نکرے سرکار انگریزی یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ جبتک سردار رنجیت سنگھ اور سردار فتح سنگھ رسم دشمنان سرکار سے پیدا نکرینگے یا کوئی امر خلاف نسبت سرکار نکرینگے اوسوقت تک فوج انگریزی اون سردارونکے علاقے مین نہ آئے گی اور کوئی تدبیر واسطے لینے یا ضبط کرنے اونکے ملک یا جایداد کے نکرینگے۔

المرقوم یکم ماہ جنوری سنہ ۱۸۰۶ع مطابق ۱۰ ماہ شعبان سنہ ۱۲۲۰ ہجری

مہر رنجیت سنگھ — مہر فتح سنگھ

نمبر ۵۷

عہدنامہ ساتھہ راجہ لاہور کے سنہ ۱۸۰۹ء

چونکہ بعض نااتفاقی جو فیما بین سرکار انگریزی اور راجہ لاہور کے پیدا ہوئی تھی بخوبی و دوستی فیصلہ ہوئی اور طرفین کے خواہش دلی ہے کہ واسطے یکجہتی و اتفاق تام قائم رہے لہذا شرائط عہدنامہ ذیل جو ورثا و جانشینان طرفین پر فرض ہونگی منعقد ہوئین ساتھہ راجہ رنجیت سنگھ بذات خاص اور چارلس تھوفلس منکلف صاحب مختار منجانب سرکار انگریزی کے۔

شرط اول

دوستی دوامی فیمابین سرکار انگریزی اور دربار لاہور کے قائم رہے گی لاہور نسبت سرکار کے بطرز ریاست دوست متصور ہوگی اور سرکار انگریزی کچھ واسطہ ملک اور رعایاے راجہ سے بجانب شمال دریاے ستلج نرکھینگے۔

شرط دوم

راجہ ہرگز زیادہ فوج اپنے ملک مین بجانب کنارۂ چپ دریاے ستلج بہ نسبت اوسکے جو ضروری واسطے سرانجام امور علاقہ کے ہوگی نرکھینگے اور دست درازی اوپر علاقہ یا حقوق سرداران قرب وجوار نکرینگے اور نہ کسیکو کرنے دینگے۔

شرط سوم

درصورت انفساخ کسی شرط بالا کے یا بجانب انحراف عقائد دوستی سے کسی فریق کیطرف سے ہون یہ عہدنامہ منسوخ اور مسترد متصور ہوگا۔

شرط چہارم

یہ عہدنامہ چار شرائط کا تجویز ہوکر مقرر ہوا بمقام امرتسر بتاریخ ۲۵ ماہ اپریل سنہ ۱۸۰۹ عیسوی سر چارلس تھوفلس منکلف صاحب نے ایک نقل انگریزی اور فارسی مین بمہر و دستخط اپنے راجہ کو دی اور راجہ نے ایک نقل اوسکی بمہر و دستخط اپنے اونکو دی اور چارلس تھوفلس منکلف صاحب وعدہ کرتے ہین کہ دو مہینے کے عرصے مین ایک نقل اسکی بتصدیق رابرٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل منگا دینگے اور جب وہ نقل راجہ کے پاس پہونچے گی تو یہ عہدنامہ مکمل متصور ہوکر طرفین پر تعمیل اوسکی فرض ہوگی اور جو نقل اب مہاراجہ کو دی جاتی ہے وہ واپس لیجائیگی۔

مہر و دستخط سی ٹی منکلف — مہر و دستخط راجہ رنجیت سنگھ

دستخط منٹو

(کمپنی مہر)

تصدیق کیا گورنر جنرل بہادر نے باجلاس کونسل بتاریخ ۳۰ ماہ مئی سنہ ۱۸۰۹ء

نمبر ۵۸

ترجمہ کاغذ جواب ہنوربل گورنر جنرل مہاراجہ رنجیت سنگھ کو بتاریخ ۳۱ ماہ اکتوبر ۱۸۳۱ء وقت ملنا دیا

اس ہنگام فرحت آغاز و مسرت انجام مین جب آوازۂ خوشی آسمان تک پہونچا ہے ساعت سعید و ہنگام دلکش مین معانقہ سرداران دو دریا ستہاے بزرگ کا برسم دوستی باہمی و یکدلی برقرار دوستی قدیم جو فیما بین ہر دو سلطنت قائم اور جاری ہے قرار پایا اور چند مرتبہ معانقہ اور مکالمہ باہم بخوشی و اتحاد و اطمینان دلی سرانجام پایا گل خواطر جانبین شگفتہ و شاداب اور باغ طبائن خندان و سیراب کثرت خطوط دوستی و اتحاد جو طرفین مین جاری ہے ہوے اصل حقیقت یہ ہے کہ دوستی و اتحاد روز افزون جو سرکارین عالیین مین جاری ہے بابیاری دست قدرت اور برشحات عنایات باری پرورش پاتی رہے کہ اس پختگی اور استحکام کو پہونچی اسکی شکر گزاری بجناب باری ہونی چاہیے اور مہاراجہ کو زیادہ تر خوشی اس اطمینان کی ہوگی کہ بموجب واسطہ دوستی و یکجہتی کے جواب مقرر ہوا ہے اسیطرح حسب شرائط منظورہ جانبین ترقی اسکی پشت در پشت جاری رہے گی بلکہ اور زیادہ ہوتی جائیگی اور اسباب اتحاد تلاش کرکے ہر وقت اور ہر موقع پر جمع کیے جائینگے آیندہ ہرگز کسیوقت یا کسی سبب نااتفاقی یا عناد نہوگا اور نہ ایسے خیالات کبھی تخیلہ مین داخل ہونگے بلکہ برعکس اسکے علامات اتفاق و دوستی چنانچہ مثل آفتاب تابان و روشن اور درخشان تواریخ مین رہینگے اور شہرت اس امر کی درمیان شاہان و حاکمان روی زمین ضرب المثل ہوگی اور ہر وقت اور ہر ملک مین یہ امر باعث گفتگوے خاص و عام ہوگا پس بنظر ثمرۂ دوستی قدیمہ خیر خواہان سرکارین خوش ہونگے اور اونکے دشمن اور حاسد متاسف اور مغموم

بعدازین جمیع صاحبان و حکام سرکار انگریزی متوجہ ہوکر ہمیشہ واسطہ دوستی کو جو جاری ہے اور جو از روے عہدنامہ قدیم کے مقرر ہوئی ہے قائم رکھینگے اسمرتبہ پر کہ وہ زمانہ کو دلیل اتفاق و وفاداری و یکدلی باہمی سرکارین ہوگی —

یہ چند سطور بطور تحفہ دوستی بمقام اوپر تحریر ہوئین اور میری مہر اور دستخط ہوے اس سبب سے کہ مین خود اس ملاقات آخر مین اپنے ہاتھ سے بتاریخ ۳۱ ماہ اکتوبر ۱۸۳۱ء مطابق ۲۴ ماہ جمادی الثانی ۱۲۴۷ ہجری مہاراجہ رنجیت سنگھ بہادر کو دون —

دستخط ڈبلیو سی بینٹنگ

مہر

نمبر ۵۹

مہر

مہر و دستخط رنجیت سنگھ

عہدنامہ منعقدہ فیمابین ایسٹ انڈیا کمپنی و مہاراجہ رنجیت سنگھ حاکم پنجاب

بعنایت ایزدی واسطہ استحاد صمیمی و عقدہ مالا ینحل دوستی جو فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اور مہاراجہ رنجیت سنگھ کے جاری ہے اور جو مہینے اوپر عہدنامہ ولیکش منعقدہ مسٹر سی بی مٹکلف بارونٹ کی ہے و بعد ازین جسکا استحکام بذریعہ تسلی نامہ جو رابٹ ہنوربل لارڈ ولیم سی بینٹنگ جی سی بی او جی سی ایچ گورنر جنرل ہند کے بمقام اوپر دیا ہے مثل آفتاب روشن اور مبرہن اوپر تمام جہان کے ہے اور ہمیشہ پشت در پشت صحیح اور سالم رہ کر مستحکم رہے گی بنظر عقائد دوستی مستحکم جیسے کہ آمد و رفت جہاز دریای سندہ خاص یعنی زیر اشتمال پنجند اور ستلج مین شروع ہوئی ہے جو تجویز سرکارین نہایت ضروری امر تھا اور جس سے تجارت کی ترقی متصور تھی اور جو عرصہ قلیل سے بتوسط کپتان سی ایم وید صاحب پولیٹکل ایجنٹ لدہیانہ جنکو رابٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر نے اس عرصہ سے مامور کیا تھا مقرر ہوے اوسوقت سے عہود ذیل واکثر شرائط مناسبہ آمد و رفت جہاز و رباب تقرری اہلکاران و ترکیب تحصیل محصول و حفاظت تجارت راہ سندہ مذکور پر تجویز ہوے ہین تاکہ اہلکاران سرکارین جو مامور اس کام پر ہونگے بموجب اسکے کاربند ہون۔

شرط اول

منشاء عہدنامہ مجازیہ رباب کنارہ راست دریای ستلج مع شرائط مندرجہ و مضمون تسلی نامہ مذکورہ بالا قائم بطور فرض رہینگے اور لحاظ تمام رباب حفاظت واسطہ دوستی فیمابین سرکارین معقدہ ہر دو طرف بالقصد ہوگا بموجب عہدنامہ مذکور کے ہنوربل کمپنی نے کچھ تعلق کنارہ راست دریای ستلج سے نہین رکھا اور نہ آیندہ رکھینگے۔

شرط دوم

جو محصول اوپر رستہ مذکور بالا اوپر جہازان کے مقرر ہوگا وہ صرف واسطے اسباب تجارت کے جو اوس راستے جائیگا لیا جائیگا اور وہ محصول جو اوپر اسباب کے بنام نزنرٹ ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک جائیگا لیا جاتا ہے یا جو مقامات چوکی گھاٹ مقررہ پر تحصیل ہوتا ہے وہ بدستور قائم رہے گا۔

شرط سوم

جو سوداگر رستہ مذکور پر آمد و رفت کرینگے جب تک وہ اندر حدود سرکار مہاراجہ مین رہینگے اوسوقت تک اونکو متابعت حکومت مہاراجہ کرنی ہوگی اور یہ امر اب تک بھی درمیان سوداگران جاری ہے اور کوئی امر ایسا نکرین جو خلاف رواج و مذہب سکھ ہو۔

شرط چہارم

جو کوئی ارادہ رستہ مذکور کے جانیکا کرے اوسکو لازم ہے کہ اپنے ارادے کا بیان روبروے اجنٹ یعنی مختار سرکارین کرکے درخواست رونہ یا پروانہ کی کرے اسکا نمونہ تجویز ہوگا اور اوسکو حاصل کرکے سفر مذکور اختیار کرے جو سوداگر امرتسر یا کسی اور مقام جانب کنارہ راست دریاے ستلج سے آئین وہ اطلاع اپنی اجنٹ مہاراجہ کو بمقام ہرکی یا کسی اور مقام مقررہ پر کرینگے اور اوسکی معرفت رونہ یا پروانہ حاصل کرینگے اور جو سوداگر ہندوستان یا کسی اور مقام جانب کنارہ چپ دریاے ستلج سے آئین وہ اطلاع ہنوز بل کمپنی کے اجنٹ کو کرکے اوسکی معرفت رونہ یا پروانہ حاصل کرینگے چونکہ غیر ملک کے آدمی اور ہندوستانی اور سکھ سرداران ملک محفوظ ہرگز عبور ستلج بغیر حاصل کرنے پروانہ اہلکاران مہاراجہ سے نہین کرتے تو توقع یہ ہے کہ آیندہ بھی وہ ایسے قاعدہ کو جاری رکھینگے اور ہرگز بغیر حاصل کرنے پروانہ کے عبور نکرینگے۔

شرط پنجم

ایک فہرست مرتب ہوگی جسمین محصول وصول کرنی ہر قسم کی اجناس تجارت پر تجویز ہوکر تحریر ہوگی جب اسکی منظوری گورنمنٹ سے آجائیگی تو یہ ہدایت واسطے رہنمائی مہتمان و تحصیلداران ریمٹ کے ہوگی۔

شرط ششم

سوداگرون کو اطلاع دیجاتی ہے کہ وہ اس امر کو بدجمعی تمام اختیار کرین کوئی اونسے مزاحم نہوگا اور نہ کوئی بلاوجہ سدراہ اونکا ہوگا اور اس امر کا خیال رہیگا کہ وہ صرف واسطے محصول کے حسب طریق مندرجہ و مشروطہ کے روکے گئے ہین۔

شرط ہفتم

جن اہلکاران کے سپرد تلاشی اسباب و تحصیل محصول منجانب مہاراجہ رنجیت سنگھ ہوگا وہ مقام متھین کوٹ اور برکی مین رہین گے پس کشتیون کی صرف ان دونون مقامات مین تلاشی ہوگی اور انھین مقامات مین وہ رکھینگے۔

شرط ہشتم

جب ہمراہیان کشتی خود اپنے کام کے واسطے کسی مقام پر قیام کرین تاکہ اسباب اپنا دیکر اور اسباب لین تو اسباب پر محصول ترنٹ سرکار مہاراجہ کا قبل از اسباب لادنے کے اور بعد از اسباب اوتارنے کے حسب منشار شرط دوم لیا جائیگا۔

شرط نہم

مہتمم مقیم متھین کوٹ جب تلاشی اسباب کی لے لے تو محصول مقررہ لیکر اوسکو رونہ دیگا اور اوسپر تفصیل اسباب و حساب لکھا جائیگا اور جب یہ کشتی بمقام برکی پہونچے گی تو مہتمم مقام مذکور کا رونہ کا مقابلہ اسباب کے ساتھہ کریگا اور جو اسباب زائد از رونہ دستیاب ہوگا اوسپر محصول مقررہ لیا جائیگا اور باقی اسباب جسکا محصول بمقام متھن کوٹ ادا ہو چکا ہے بلا ادائے محصول دیگر واگذار ہون گی۔

شرط دہم

اور یہ بھی قاعدہ و رباب اسباب کے جو مقام برکی سے اس راستے ہو کر سندھ جائیگا مرعی رہے گا۔

شرط یازدہم

جو کچھ حصہ محصول کنارہ رہت دریاے ستلج پر بطور حق سرکار مہاراجہ اور اون علاقون مین

جو ماتحت اونکے ہین مقرر ہوگا وہ اہلکاران مہاراجہ مقامات مقررہ پر وصول کرینگے

شرط دوازدہم

درباب حفاظت اور ہمیت سوداگرون کے جو یہ راستہ اختیار کرینگے اہلکاران مہاراجہ حتی المقدور ہر طرح کی حفاظت اونکی کرینگے اور جو سوداگر شب کو کنارہ جانبین پر قیام کرے اوسکو لازم ہے کہ حسب منشاء عہدنامہ دوستی و اتحاد جو فیمابین سرکارین جاری ہے تھانہ دار یا حاکم مقام مذکور کو اپنا رونہ دکھائے اور اپنی اطلاع کرے اور استطلب حفاظت کرے اگر باوجود اس اطلاع دہی کے کبھی نقصان کسیکا ہوجائیگا تو اوسکی تحقیقات کا بل عمل مین آئیگی اور جو ملزم ہونگے اونسے معاوضہ لیا جائیگا

شرط سیزدہم

شرائط عہدنامہ ہذا درباب جارحی کرنے جہاز رانی بیچ دریاہاے مذکورہ بالا کے بر مسگذر رسم الحال جو جاری ہے منظور رابٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر کے ہوئین اور اب مطابق اسکے تعمیل ہوا کرے گی

المرقوم مقام لاہور تاریخ ۲۶ ماہ دسمبر سنہ ۱۸۳۲ عیسوی

مہر اور دستخط اوپر شروع مین ہین

دستخط ڈبلیو سی بنٹنک ۔

دستخط سی بی مکلف

دستخط ایچ ایم رائس

گورنر جنرل مصر

بتصدیق رابٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر کی باجلاس کونسل بمقام فورٹ ولیم واقع بنگالہ بتاریخ ۱۳ ماہ ستمبر سنہ ۱۸۳۳ ع

دستخط ڈبلیو ایچ میگناٹن

سکرٹری گورنمنٹ

نمبر ۶۱

تتمۂ عہدنامہ فیمابین گورنمنٹ انگریزی و مہاراجہ رنجیت سنگھ بابت تقرری محصول دریاے سندھ

المرقوم تاریخ ۲۹ ماہ نومبر ۱۸۳۲ء

حسب منشا. واسطے یکجہتی جو عہدنامجات سابق کی رو سے فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی و مہاراجہ رنجیت سنگھ مقرر اور قائم ہے اور چونکہ شرط چہارم عہدنامہ جو بمقام لاہور بتاریخ ۲۶ ماہ دسمبر ۱۸۳۲ء منعقد ہوا تھا یہ مشروط ہے کہ شرح معتدل اسباب تجارت پر جو دریاے سندھ و ستلج کی راہ سے ہو سرکارین باتفاق تجویز کرین لہذا سرکارین کی راے یہ ہے کہ اس معاملے مین جو تجربہ ان ملکون کے آدمیون کو حاصل ہوا ہے اوس سے پایا جاتا ہے کہ جو طریق تحصیل محصول اوسوقت مین تجویز ہوا تھا یعنے موافق وزن اور قیمت اسباب کے اوس سے تکرار اور نا اتفاقی بالضرور پیدا ہوگی پس واسطے رفع اس تکرار کے یہ تجویز قرار پائی کہ بجاے طریق مذکورۂ بالا یہ اختیار کیا جاے کہ محصول کشتی پر ہو اور جس کشتی پر کچھ اسباب بار ہو اوس سے کچھ مطلب نہین بنابران شرائط ذیل بطور تتمۂ عہدنامہ سابق تجویز ہوئین اور مطابق اوسکے ہر ایک سرکار اقرار کرتی ہے کہ محصول لیا جائیگا اور بعد اوسکے محصول بغیر رضامندی سرکارین کم نہوگی اور نہ ایزاد کیجائیگی۔

مہر رنجیت سنگھ

شرط اول

محصول پانچ سو ستر روپیہ ہر ایک کشتی پر جسمین اسباب تجارت ہوگا اور جو براہ دریاے سندھ اور ستلج آئے گی درمیان سمندر اور روپر کے بغیر لحاظ اسکے قامت اور وزن کے یا قیمت اسباب کے لیا جائیگا اور زر محصول مذکورۂ بالا سرکارین مین بموجب انداز علاقہ کنارۂ دریا منقسم ہوگا یعنے جسقدر جسکا علاقہ ان دریاؤن کے کنارے پر ہوگا اوسقدر حصہ اوسکو ملیگا۔

شرط دوم

زر محصول حصۂ رئیس لاہور باستحقاق علاقہ واقع ہر دو کنارہ دریاہاے مذکور حسب شرح مندرجہ ذیل روبرو سے مقام متھن کوٹ اون کشتیون پر لیا جائیگا جو سمندر سے بجانب روپر آتے ہون اور متصل

ہری کے پٹن اون کشتیون پر جو مقام مذکور سے بجانب سمندر جاتے ہین سوای ان دو مقامون کے اور کسی مقام پر محصول مذکور لیا جائیگا۔

باستحقاق علاقہ واقع برکنارۂ راست دریاے سندھ و ستلج — ماہ صے ۱۴

باستحقاق علاقہ واقع برکنارۂ چپ دریاے سندھ و ستلج حصہ مہاراجہ — موے ۱۵

شرط سوم

بنظر تسہیل تحصیل محصول جو مختلف ریاستون کو ملیگا اور نیز بابر تصفیہ بلا توقف و حسب اطمینان اون تنازعات کے جو درباب امنیت جہازرانی و بہبودی تجارت اس رستہ جدید مین واقع ہون ایک افسر انگریزی روبروے مقام مستحق کوٹ رہے گا اور ایک ہندوستانی جنٹ منجانب گورنمنٹ انگریزی و بروے مقام ہر یکی پٹن رہیگا اور یہ عہدہ دار مطیع حکم صاحب ایجنٹ لدہیانہ رہینگے اور جو جنٹ مقامات مذکور مین منجانب دیگر ریاستونکے متعلق معاملۂ جہازرانی مثل بھاولپور و سندھ و نیز لاہور رہینگے وہ ان معاملات مین باتفاق اونکے کام کرینگے۔

شرط چہارم

بنظر اسکے کہ تجاران فریب کرکے نالش در رفع دزدی اسباب جو اشیاے تجارت مین شامل نہونکرین اونپر فرض ہے کہ جب وہ رونہ لین تو ایک فہرست ایسے اسباب کی بھی پیش کرین یہ فہرست تصدیق ہوکر ایک نقل اسکی ہمراہ رونہ کے شامل کیجاے گی اور جہان اونکی کشتی شب باش ہو اونکو لازم ہے کہ وہان کے تھانہ دار یا حاکم کو فوراً اطلاع دین اور درخواست محافظت کرین اور اوسیوقت اپنا رونہ بھی جو اونکو مقام مستحق کوٹ یا ہری کے پٹن سے حاصل ہوا ہو پیش کرین

شرط پنجم

اسقدر مضمون شرائط پنجم و ہفتم و نہم و دہم عہدنامہ ۲۶ ماہ دسمبر ۱۸۳۲ جو متعلق تقرری محصول و طریق تحصیل محصول ہے اسکی تحریر کی رو سے منسوخ ہوا اور شرائط مذکورہ بالا بجاے اوسکے مقرر ہوئین آیندہ بموجب ان شرائط کے اور تمہید عہدنامہ کے جو شروع مین درج ہے محصول لیا جائیگا

مہر گورنر جنرل

دستخط ولیو سی بنٹنگ

دستخط ولیو بلنٹ

دستخط ای رونس

دستخط ڈبلیو مورسن

تصدیق کیا رابٹ منٹگمری گورنر جنرل ہند نے باجلاس کونسل بمقام فورٹ ولیم واقع بنگالہ بتاریخ ۲۳ ماہ جنوری ۱۸۳۵ء

دستخط ڈبلیو ایچ میکناٹن
سکرٹری گورنمنٹ ہند

نمبر ۶۱

اقرارنامہ جو سرکار لاہور کے ساتھ درباب محصول جو اشیاء تجارت پر براہ دریائے سندھ و ستلج بتریم جہ شرائط عہدنامہ ۱۸۳۲ء قرار پایا المرقوم ۱۹ ماہ مئی ۱۸۳۹ء

چونکہ عذرات بار اضی محصول یکساں کشتیہائے خرد و کلان کے پیش ہوے اور تجاروں کی درخواست یہ ہے کہ محصول بحساب امصن پیمائش کشتی یا قیمت اشیا پر لیا جاے لہذا یہ اقرار کیا جاتا ہے کہ بعد ازین کل محصول ایک مقام پر خواہ لدھیانہ مین خواہ فیروزپور مین اور خواہ مٹھن کوٹ مین لیا جائیگا اور محصول اشیا پر لیا جائیگا نہ کشتی پر موجب شرح ذیل کے۔

شرح محصول جو مہاراجہ رنجیت سنگھ اوپر اشیاء تجارت کے براہ دریائے ستلج و سندھ کے تحصیل کرینگے

شال پشمینہ —	۵	ے رنگ مجیٹھ —	۸
افیون —		مہ ابریشم خام —	
نیل —		عبا ہا بانات ہر قسم —	۵
بادام —		مشجر —	
پستہ —		ساٹھن —	
کشمش و منقی —		عہ چھینٹ ریشمی —	
انجیر خشک —		پارچہ سفید و ریشمی ہر قسم	۲
چلغوزہ —		اقسام چھینٹ —	
گندک —		شکر تری —	
و دیگر میوجات خشک			

شکر سرخ و قند سیاہ —
روغن زرد —
روغن سیاہ —
گوند —
نبات —
ہلیلۂ زرد —
آملہ —
بلیلہ —
پنبہ —
ہلیلۂ زنگی —
چار مغز —
بادیان —
کاسنی —
خیارین —
زرد چوب —
ادرک —
رسوت —
صبر —
زعفران —
کتھہ —
رینسٹہ —
بھوج پتر —
زنجبیل —

۴

دیگر مصالحجات —
الایچی خرد و کلان — ۴
دانہ الایچی —
شنگرف —
عاقرقرحا —
قرنفل — ۴
جائفل —
جاوتری —
دارچینی —
خرمای خشک —
تربد —
ناریل — ۴
اسگند —
ہرتال —
تباشیر —
گل ارمنی —
فلفل سیاہ —
فلفل دراز —
مازو — ۴
خرمہرہ —
چوب چینی —
آل —

سپاری —
چاء —
اقسام شیشہ آلات —
انگوزہ —
گوگل —
مائین —
سرمہ —
پھٹکری —
گل ہلتانی —
نمک —
قاعی —
سیماب —
سہرب —
جست —
برنج —
روئین —

۴ —

۲ —

اقسام آہن —
وودیگر اشیاء معدنی —
برنج —
گندم —
نخود —
موٹھہ —
مونگ —
ماش —
عدس —
جو —
کنجد —
سرشف —
باجرا —
مکئی —
جوار —

۱

۲ —

مہر
اصل سے مقابلہ کیا گیا

ترجمہ صحیح ہے
دستخط جارج کلارک

منظور کیا گورنر جنرل بہادر نے بتاریخ ۱۲ جون ۱۸۳۹ عیسوی

نمبر ۶۲

ترجمہ

دستخط مہاراجہ کھڑک سنگھ

مہاراجہ کھڑک سنگھ

سابق ایک عہد نامہ راجت ہز ہائی لارڈ ولیم کیونڈش بنٹنگ گورنر جنرل ہند کے ساتھ مہاراجہ کھڑک سنگھ نے بتاریخ ۱۴ ماہ پوس سمبت ۱۸۹۵ مطابق ۲۶ جنوری ۱۸۳۹ء معرفت کرنیل وید صاحب کے جو اوسوقت ایلچی انگلستان تھے درباب آمد و رفت جہاز تجارت دریائی سندھ اور ستلج مین درمیان ملک خاندان کے باستر ضا و استمزاج سرکارین دوستی شعار و اتفاق دثار کے قرار پایا تھا دوسرا عہد نامہ اوسی معاملہ مین معرفت صاحب موصوف کے بعد ازان سمبت ۱۸۹۱ مطابق ۱۸۳۴ء قرار پایا تھا جسکی رو سے محصول کشتی پر مقرر ہوا تھا اور کچھ خیال اوسکے وزن اور اسباب محمولہ کا نہین کیا گیا تھا تیسری مرتبہ پھر ایک عہد نامہ اسی معاملہ مین باستمزاج سرکارین جب کلارک صاحب ایجنٹ گورنر جنرل ہمراہ دربار مین عاقبی ۱۸۹۳ آئے تھے منعقد ہوا تھا اس عہد نامہ کی رو سے محصول اجناس پار مطابق وزن اور قسم کے قرار پایا اور ہر چند آخر عہد نامہ مذکور مین مندرج ہے کہ کوئی سرکار بعد ازین شے کی بہ نسبت شرح مقررہ حال کچھ نہ کرے بلکہ تاہم جب صاحب ممدوح دربار خالصہ مین مقام امرتسر ۱۹ جمادی الثانیہ سمت ۱۹۶۷ مطابق ماہ مئی ۱۸۴۰ء آئے تو اونھون نے بیان کیا کہ تجارت کو نہایت تکلیف اور دقت اس انتظام سے عاید ہوتی ہے جو سال گذشتہ تجویز ہوا کیونکہ کشتیون کو بہت دیر تلاشی دینے مین ہوتی ہے اور نا واقفیت تجارانی سے اور تجویز کرنی قیمت اجناس مختلفہ مین بھی دقت عاید ہوتی ہے اور تجویز کی گئی انتظام منسوخ ہو کر محصول اوپر مقدار کشتی کے بجاے اندازہ اجناس کے مقرر کیا جاے بشرطیکہ سرکارین اسکو منظور کرین صاحب موصوف نے اسکی کیفیت گورنمنٹ کو تحریر کی اور اب ایک فرد شرح محصول اجناس تجارت براہ دریاے سندھ اور ستلج تجویز کر کے اس دربار کی منظوری کے واسطے ارسال کیا تھا سرکار خالصہ بلحاظ دوستی چند مراتب مطابق عہد نامہ سابق جو بخوبی فہم مین آگئے تھے اسمین یہ

کے فرمند کور پر مہر اور دستخط اپنے کر دیے کہ آیندہ اوسمین ہرگز اختلاف و فرق و تبدیلی بلا ستر رضا و استمزاج سرکارین کے اور بغیر پیش نظر ہونے فوائد طرفین کے نہوگا اور یہ بھی شرط ہے کہ اس عہدنامہ سے مداخلت محصول مقررہ امرتسر و لاہور و دیگر مقامات خشکی و تری علاقہ خالصہ مین نہوگی۔

شرط اول

علہ لکڑی و پتلیپور: بلا محصول رہین گے یعنی انپر محصول نلیا جائیگا۔

شرط دوم

باستثناء اشیاے مذکورہ بالا اور سب اجناس کا محصول حسب مقدار کشتی لیا جائیگا

شرط سوم

محصول اوس کشتی پر جسپر دھالی سومن اسباب بار ہوگا خواہ وہ دامن کوہ یا روپر یا الدہیانہ سے مقام متھن کوٹ یا روحان کو جائین یا متھن کوٹ اور روحان سے دامن کوہ یا روپر یا الدہیانہ کو آئین۔

یعنی دامن کوہ سے فیروزپور تک یا فیروزپور سے دامن کوہ تک — ۴ عـ

دامن کوہ سے بھاولپور تک یا بھاولپور سے دامن کوہ تک — ۶ عـ

بھاولپور سے متھن کوٹ یا روحان تک یا متھن کوٹ اور روحان سے بھاولپور تک — ۶ عـ

تمام سفر کے ۱۶ عـ

محصول اوس کشتی پر جسپر دھالی سومن سے زیادہ بار ہوگا اور پانچ سومن سے زیادہ بار نہوگا خواہ وہ دامن کوہ سے یا اوپر یا الدہیانہ سے متھن کوٹ یا روحان کو جائے اور خواہ روحان اور متھن کوٹ سے دامن یا روپر یا الدہیانہ کو آئے۔

یعنے دامن کوہ سے فیروزپور تک یا فیروزپور سے دامن کوہ تک — ۷ عـ

فیروزپور سے بھاولپور تک یا بھاولپور سے فیروزپور تک — ۹ عـ

بھاولپور سے متھن کوٹ یا روحان تک یا متھن کوٹ یا روحان سے بھاولپور تک — ۹ عـ

کل سفر کی میزان ۲۵ عـ

محصول اوس کشتی پر جسپر پانچ سو من سے زیادہ اسباب بار ہو۔ ماشہ

یعنی دامن کوہ سے فیروزپور تک یا فیروزپور سے دامن کوہ تک۔ ۵

فیروزپور سے بھاولپور تک یا بھاولپور سے فیروزپور تک۔ ۵

بھاولپور سے متھن کوٹ یا روہان تک یا متھن کوٹ اور روہان سے بھاولپور تک۔ ۵

کل سفر کی میزان کل ماشہ

شرط چہارم

کشتیان تین قسم نمبر ۱ و ۲ و ۳ میں منقسم ہون اور اونپر اسی مطابق نمبر لگائے جائین اور رجسٹر افسکا طیار ہو۔

شرط پنجم

یہ محصول اسباب تجارت جو دریائے [illegible] و ستلج کی راہ سے آمد و رفت کرے گا کچہ مداخلت محصول مقررہ دریاہاے دیگر یا مقامات جو آب پرسٹ واقع ملک خالصہ مین نکریگا اور وہ بدستور سابق قائم رہینگے۔

المرقوم ۱۳ ماہ اساڑھ سمبت ۱۸۹۷ مطابق ۲۷ ماہ جون سنہ ۱۸۴۰ ع

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جی کلارک

اجنٹ گورنر جنرل

منظور کیا گورنر جنرل بہادر نے بتاریخ ۱۰ ماہ اگست سنہ ۱۸۴۰ عیسوی

نمبر ۶۳

چونکہ ایک عہدنامہ سابق فیما بین مہاراجہ رنجیت سنگہ و شاہ شجاع الملک کے قرار پایا تھا اور اوسمین چودہ شرائط مندرج تھین سواے تمہید اور تتمہ کے اور چونکہ تعمیل شرائط اوسکی چند وجوہ سے ملتوی رہے تہی اور چونکہ اب مسٹر ڈبلیو ایچ میکناٹن صاحب کو رابرٹ ہنوربل جارج لارڈ اوکلنڈ جی سی بی گورنر جنرل ہند نے دربار مہاراجہ رنجیت سنگہ مین بھیجا

اولیا کو کل اختیارات منعقد کرنے ایسے عہدنامے کے عطا کیے جسکی رو سے موافقت عہود سابق جو فیما بین سرکارین کے قائم ہین متصور ہو لہذا عہدنامۂ مذکور کی تجدید مع چار شرائط ایزاد کر کے بمنظوری و اتفاق رائے گورنمنٹ انگریزی کے کیجاتی ہے اور شرائط اسکے حسب مندرجہ ہیز دفعات ذیل کلیتہً و ایماً ملحوظ رہین گے۔

شرط اول

شاہ شجاع الملک تمام حقوق پنجاب اپنے اور اپنے ورثا اور جانشینون کے اور تمام قوم یوسف زئی کی نسبت علاقجات دونون جانب دریاے سندہ یعنی اٹک کے جو مہاراجہ رنجیت سنگھ کے قبضے مین ہین اور جنکی تفصیل ذیل مین درج ہوتی ہے چھوڑتے ہین یعنی کشمیر تمام و کمال مع اوسکی حدود شرقی و غربی و شمالی و جنوبی مع قلعہ اٹک جھجھر و ہزارا و ھمبل و ریتہ مع ملحقات بجانب کنارۂ چپ دریاے مذکور اور بجانب راست ملک پشاور مع یوسف زئی و جنگ ہشت نگر و مچنی و کوہات اور تمام علاقہ متعلق پشاور تا بہ درۂ خیبر و بنون و ملک وزیری و دوتانک و کوہاٹک و کالا باغ و خوشحال گڈھ مع اضلاع متعلقہ دیرہ اسمعیل خان مع ملحقات دیرہ غازی خان کوٹ مٹھن و علاقہ ملحقہ سنگدہ برن و اہل حاجی پور راجی پور و تمینون کچھی و منگیرہ مع اضلاع ملحقہ ضلع ملتان واقع کنارۂ چپ یہ ممالک اور مقامات جایداد مہاراجہ کے ہین اور اونکے ملک مین شامل ہین بادشاہ کو کچھ سروکار اونسے نہین اور نہ آیندہ ہوگا وہ مہاراجہ کے اور اونکے ورثا کی پشت در پشت ہین۔

شرط دوم

جو لوگ دوسری جانب درۂ خیبر کے رہتے ہین وہ دزدی یا زیادتی یا کسیطرح کا فساد اس جانب آکر کرنے نپائینگے اگر کوئی باقیدار کسی سرکار باہمی کا روپیہ سرکاری غضب کے دوسرے کے ملک مین پناہ گیر ہوگا تو ہر ایک فریق وعدہ کرتے ہین کہ وہ اوسکو حوالہ دوسرے کے کر دینگے اور کوئی فریق اس ندی کو جو درۂ خیبر سے نکلکر قلعۂ فتح گڈھ مین پانی پہونچاتی ہے حسب رواج قدیم نروکے گا۔

شرط سوم

جسطرح بموجب عہدنامہ منعقدہ فیمابین گورنمنٹ انگریزی و مہاراجہ کوئی شخص کنارہ چپ دریاے ستلج سے بجانب کنارہ راست دریاے مذکور کے بغیر پروانہ مہاراجہ نہین جاسکتا اسیطرح دریاے سندھ پر بھی جو ستلج سے ملتا ہے یہی قاعدہ مرعی رہیگا اور کوئی شخص بغیر اجازت مہاراجہ کے عبور دریاے سندہ نکرنے پائیگا۔

شرط چہارم

دریاب شکارپور اور سندہ کے جو بجانب کنارہ راست دریاے سندھ کے واقع ہے شاہ مطابق اوسکے کاربند ہونگے جو درست اور مناسب متصور ہوکر قرار پائیگا اور جو موافق مراسم دوستی و اتحاد کے جو فیمابین گورنمنٹ انگریزی اور مہاراجہ کے بذریعہ کپتان وید صاحب کے واقع ہے متصور ہوگا۔

شرط پنجم

جب شاہ اپنی حکومت کابل اور قندھار مین قائم کرے گا تو وہ سال بسال مہاراجہ کو اشیاے مفصلۂ ذیل دیا کریگا یعنی صد راس گھوڑے خوب آراستہ اور خوشرنگ اور قد میانہ لاغ قبضہ شمشیر ایرانی مہ دستہ خنجر مرصع قاطر میوجات خشک و تر سردہ براہ دریاے کابل روانہ پشاور ہر سال کیے جائینگے انگور انار سیب بینگ بادام کشمش پستہ ان میوجات کے انبار در انبار بھیجے جائینگے اور پارچہ ساٹھن ہر رنگ چغہ سمور کمخواب نقرہ و طلائی قالین ایرانی یہ سب یکصد و یک تھان یہ تمام اسباب شاہ ہمیشہ سال بسال مہاراجہ کو دیا کریگا

شرط ششم

طرفین سے تحریر بطور مساوی ہوا کرے گی۔

شرط ہفتم

جو تجاران افغانستان لاہور امرتسر یا کسی اور مقام ملک مہاراجہ مین تجارت کرنے جانا چاہینگے اونسے مزاحمت راستہ مین نہوگی بخلاف اسکے حکم محکم جاری ہونگے کہ اونکی آمد و رفت مین تسہیل ہوگی اور مہاراجہ اقرار کرتے ہین کہ وہ بھی اسیطرح کا قاعدہ بابت تجاران کے جو افغانستان کو جانا چاہینگے مرعی رکھینگے۔

شرط ہشتم

مہاراجہ براہ دوستی اشیاے مفصلہ ذیل سال بسال شاہ کے پاس بھیجا کرینگے
ص شال ص ص تھان ململ لٹھ دوپٹہ ص تھان کمخواب مع رومال ص عمامہ ص باربرنج باره
بعد خاص پشاور مین پیدا ہوتا ہے۔

شرط نہم

اگر کوئی اہلکار مہاراجہ جو افغانستان کو واسطے خرید کرنے گھوڑون کے یا کسی اور کام کے
جائے یا ملازمان شاہ واسطے خرید کرنے پارچہ یا شال وغیرہ کے پنجاب مین جائین اور
گیارہ ہزار روپیہ تک کا اسباب خرید کرین تو اونکی خاطرداری طرفین کی طرف سے بخوبترین وجہ
ہوگی اور اونکے کار مفوضہ مین ہر طرح کی تسہیل کیجائیگی۔

شرط دہم

جب امزاج طرفین یکجا مقیم ہونگی تو گاو کشی اوس مقام پر نہوگی۔

شرط یازدہم

اگر شاہ فوج کمک مہاراجہ سے لے تو جسقدر اسباب لوٹ بارگنڈی لوگو کا مثل جواہرات
وگھوڑے واسلحہ وغیرہ دستیاب ہوگا وہ برابر طرفین کی فوج مین تقسیم کیا جائیگا اور اگر شاہ
بغیر مدد فوج مہاراجہ کے اوسکا اسباب اپنے قبضے مین لائیگا تو ایک حصہ اوسکا براہ دوستی
شاہ شجاع اپنے ملازمین کی معرفت مہاراجہ کے پاس بھیجدینگے۔

شرط دوازدہم

رسم خط کتابت طرفین سے ہمیشہ جاری رہے گا۔

شرط سیزدہم

اگر مہاراجہ کو ضرورت فوج شاہ کی ہوگی تو شاہ وعدہ کرتے ہین کہ وہ فوج اپنی
بسرکردگی افسر کلان روانہ کرینگے اور اسیطرح مہاراجہ بھی وقت ضرورت اپنی فوج مسلمانونکی
بسرکردگی افسر کلان کے کابل تک روانہ کرینگے جب مہاراجہ پشاور کے مقام پر آئینگے تو
شاہ ایک شاہزادے کو اونکی ملاقات کے واسطے بھیجین گے اور مہاراجہ اوسکی عزت

اور توقیر حسب لیاقت پیچ اقبال اور شایعت کے کرینگے۔

شرط چہاردہم

دشمن اور دوست تینون سرکارون کے یعنی سرکار انگریزی و سرکار سکھ اور شاہ شجاع الملک کے دشمن اور دوست باہمی تصور کیے جاینگے۔

شرط پانزدہم

شاہ شجاع الملک وعدہ کرتے ہین کہ بعد حاصل کرنے مطلب دلی کے وہ بلا عذر مبلغ دولاکھ روپیہ نانک شاہی اوس تاریخ سے مہاراجہ کو دیگا جس تاریخ سے فوج سکھ واسطے دوبارہ قائم کرنے حکومت شاہ کی ملک کابل مین روانہ ہوگی بالعوض مہاراجہ کے دو ہزار پانچ سپاہی سوار و پیادہ اندر حدود پشاور واسطے مدد شاہ کے جنکو سرکار انگریزی باتفاق اور صلاح مہاراجہ کے جہان ضرورت ہوگی وہان روانہ کرینگے اور اگر کوئی کار عظیم مغرب مین واقع ہو تو ایسی تجویز اوسکی نسبت کیجائیگی جو ضروری بدانست سرکار انگریزی اور سرکار سکھ متصور ہوگی اور وہ تجویز کیا مہاراجہ کو ضرورت فوج شاہ کی ہوگی تو اوس ایام تک کا مصارف ان مذکورہ بالا سے اوسقدر مجرا ہوگا جس قدر عرصہ تک فوج مذکور کی ضرورت اور مدد درکار ہوگی اور گورنمنٹ انگریزی ضامن ہوتے ہین کہ جب تک شرائط اس عہدنامہ کے ملحوظ رہیگی اوسوقت تک زرند کورہ بالا سال بسال مہاراجہ کو ادا ہوا کریگا۔

شرط شانزدہم

شاہ شجاع الملک وعدہ کرتے ہین کہ وہ اپنی طرف اور اپنے ورثا اور جانشینون کیطرف سے کل دعوی حکومت بقایا مالگزاری اوس ملک کی جو افسران سندہ کے قبضے مین ہے چھوڑتے ہین یہ ملک واسطے ہمیشہ کے امیران اور اونکے جانشینون کے قبضے مین رہیگا بشرطیکہ امیران اوسقدر روپیہ دین جسقدر گورنمنٹ انگریزی تجویز کرین اور منجملہ اوسکے پندرہ لاکھ روپیہ وہ مہاراجہ کو دینگے جب یہ داد و ستد ختم ہوگی تو شرط چہارم عہدنامہ مرقومہ ۱۲ ماہ مارچ ۱۸۳۳ء منسوخ متصور ہوگا اور معمولی رسم خط و کتابت و ارسال تحائف فیمابین مہاراجہ و امیران سندہ حسب دستور سابق جاری رہے گی۔

شرط ہفتدہم

جب شاہ شجاع الملک اپنی حکومت افغانستان مین قائم کرینگے تو وہ حاکم ہرات پر جو اوسکا برادر زادہ ہے حملہ آور نہونگے اور نہ مزاحم اوسکے ملک مفوضہ مین ہونگے۔

شرط ہیزدہم

شاہ شجاع الملک اقرار کرتے ہین کہ اپنی طرف سے اور اپنے ورثا کی جانب سے کہ وہ کسی ریاست غیر سے رسم اتحاد یا اتفاق بغیر اطلاع اور استصواب سرکار انگریزی اور سرکار سکھ کی پیدا نکرین گے اور جو کوئی ارادہ فوج کشی اوپر ملک انگریزی یا سکھ کے کرے گا اوسکا مقابلہ حتی المقدور مع فوج کرینگے۔

تینون سرکار جو فریق اس عہدنامے کے ہین یعنی سرکار انگریزی اور سرکار سکھ اور شاہ شجاع الملک شرائط بالا کو بدل منظور کرتے ہین اور اونسے ہرگز انحراف نہوگا اس معنی کر یہ عہدنامہ دوامی اور مدامی متصور ہوتا ہے اور یہ عہدنامہ اوس تاریخ سے تعمیل ہوگا جس تاریخ مہر اور دستخط تینون سرکارون کے اوسپر ثبت ہونگے۔

المرقوم مقام لاہور بتاریخ ۲۶ ماہ جون ۱۸۳۸ء مطابق ۱۵ ماہ اساڑھ سمبت ۱۸۹۵ مہر اور دستخط ہوے بتاریخ ۲۷ ماہ جولائی ۱۸۳۸ء بمقام شملہ۔

دستخط اوکلنڈ

مہر گورنر جنرل	مہر و دستخط رنجیت سنگھ	مہر و دستخط شاہ شجاع الملک

نمبر ۶۴

اشتہار مجریہ رابٹ ہنوبل گورنر جنرل بہادر ممالک ہند سرکار انگریزی ہمیشہ دوست سرکار پنجاب کے رہینگے۔

بیچ ۱۸۰۹ء کے ایک صلحنامہ فیما بین سرکار انگریزی اور مہاراجہ رنجیت سنگھ مرحوم کے منعقد ہوا تھا جسکے شرائط کی پاسداری ہمیشہ سرکار انگریزی کو رہے اور مہاراجہ بھی اونکی تعمیل

بلا تامل کرتے تھے۔

وہی رسوم دوستی ساتھ جانشینان مہاراجہ سرکار انگریزی نے آج کی تاریخ تک مرعی رکھی ہیں بعد وفات مہاراجہ شیر سنگھ مرحوم کے باعث بدانتظامی سرکار لاہور کے گورنر جنرل بہادر کو باجلاس کونسل لازم متصور ہوا کہ تدابیر مناسبہ واسطے حفاظت علاقہ سرحدی انگریزی کے عمل میں آئیں اصلیت اس تدبیر کی اور وجہ اختیار کرنے اس تجویز کی اوسیوقت مفصل دربار لاہور کو تفہیم کی گئی تھی۔

باوجود بدنظمی سرکار لاہور کے جو دو سال گذشتہ سے وقوع میں آئی ہے اور اکثر امور قرار اعتدال و بے اعتنائی منجانب دربار لاہور کے گورنر جنرل باجلاس کونسل نے قائم رکھنا رسوم دوستی و اتفاق کا جو مدت سے فیما بین سرکارین جاری تھے اور باعث خوشی اور خرسندی باہمی تھے مناسب تصور کیا اور اونھوں نے ہر امر میں چشم پوشی بنا بر یکجہتی معصوم مہاراجہ دلیپ سنگھ کے مرعی رکھی کیونکہ سرکار نے اوسکو جانشین مہاراجہ شیر سنگھ منظور کیا تھا۔

گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کی عین خواہش یہ تھی کہ حکومت لکھ دوبارہ پنجاب میں مستحکم اور قائم ہو جس سے فوج زیر حکم اور رعایا محفوظ رہے اور اونھوں نے اب تک امید منقطع نہیں کی کہ سرداران اور اشخاص ملک یہ مطلب اونکا پورا کریں۔

عرصہ قلیل گذرا کہ فوج سکھ لاہور سے کوچ کرکے بجانب سرحدی انگریزی آئی اور مشہور کیا کہ اوسکو دربار نے حکم دیا ہے کہ ملک انگریزی پر حملہ آور ہوں۔

صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے حسب الحکم گورنر جنرل استفسار سبب اس کوچ کا کیا اور جب کچھ جواب اسکا عرصہ تک نہیں آیا تو اونھوں نے دوبارہ اس بارے میں تحریر کی گورنر جنرل بہادر کو یقین نہ تھا کہ سرکار سکھ ارادہ بالفعل نسبت سرکار انگریزی کے رکھتے ہیں کیونکہ کوئی وجہ اس حرکت کی منجانب سرکار وقوع میں نہیں آئی تھی اور اسی وجہ سے اون تدابیر کے اختیار کرنے سے جو باعث تکلیف سرکار مہاراجہ کی ہو اور سبب نا اتفاقی سرکارین ہو پہلوتہی کی۔

جب کچھ جواب استفسار متواتر کا نہیں آیا اور سامان اور طیاری جنگ بمقام لاہور ہوتی رہی تو گورنر جنرل نے ضروری تصور فرما کر حکم دیا کہ فوج بجانب سرحد واسطے مدد علاقہ سرحدی کے

روانہ ہو فوج سکھہ نے اب بلاوجہ علاقہ انگریزی پر حملہ کیا۔

گورنر جنرل کو اب لازم آیا کہ تدابیر واقعی واسطے حفاظت علاقہ انگریزی کے عمل مین لائے تاکہ طاقت سرکار انگریزی ظاہر ہو اور ناسخان عہدنامہ وخلل اندازان امنیت کو سزا دیجاے۔

بذریعہ اس تحریر کے گورنر جنرل اشتہار دیتے ہین کہ جو علاقہ مہاراجہ دلیپ سنگھہ کا بجانب کنارۂ چپ دریاے ستلج یعنی بجانب علاقۂ انگریزی واقع ہے وہ ضبط ہوکر شامل ممالک انگریزی کیا گیا۔

گورنر جنرل لحاظ حقوق موجودہ اون جاگیرداران وزمینداران وکاشتکاران علاقۂ مذکور کا رکھینگے جو اپنی وفاداری بسنبت سرکار انگریزی کے ظاہر کرینگے۔

گورنر جنرل بذریعہ اس تحریر کے چاہتے ہین کہ تمام رئیسان وسرداران ممالک محفوظہ سرکار انگریزی سے بدل متفق ہوکر سزا دہی دشمن عام ہین اور قائم رکھنے انتظام علاقہ مذکور مین کوشش کرین جو سردار کہ اس کام مین چالاکی اور وفاداری سے اپنی اس فرض کو جو اوپر بسنبت اونکے محافظان کے لازم ہے ادا کرینگے وہ اومین اپنی بہبود متصور کرین اور جو بخلاف اسکے عمل مین لائین گے وہ دشمن سرکار انگریزی قرار دیے جائینگے اور وہ سزاوار سزا متصور ہونگے۔

ساکنان علاقہ کو جو بجانب کنارۂ چپ دریاے ستلج کے واقع ہے حکم ہوتا ہے کہ وہ اپنے اپنے دیہات مین بامنیت قائم رہین اونکی حفاظت قرار واقعی سرکار انگریزی کریگی اور تمام اشخاص مسلحہ جو بسنبت اپنے طریق کے بیان طمانیت ندے سکین گے اونکی بسنبت مثل خلل اندازان امنیت ملک عمل مین آئیگا۔

تمام رعایاے سرکار انگریزی اور تمام وہ لوگ جنکا علاقہ دونون جانب دریاے ستلج کے واقع ہے اگر بوفاداری متفق سرکار انگریزی ہون گے اور اوسکا کچھہ نقصان ہوگا تو جسکا نقصان ثابت ہوگا اوسکا معاوضہ سرکار سے ملیگا۔

برعکس اسکے اگر رعایاے سرکار انگریزی خدمت سرکار لاہور کرینگے اور اس اشتہار کے حکم سے تعمیل نہ کرکے فوراً حاضر نہونگے تو اونکی جایداد جو اس جانب دریاے ستلج کے ہوگی

ضبط سرکار ہوگی اور وہ باغی اور دشمن سرکار انگریزی قرار دیا جائیگا۔

حسب الحکم رابٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر ہند

دستخط ایف کری

سکرٹری گورنمنٹ ہند

المرقوم مقام لشکری خان کی سرای تاریخ ۱۳ ماہ دسمبر ۱۸۴۵ عیسوے

نمبر ۶۵

عہدنامہ فیمابین سرکار انگریزی و سرکار لاہور

چونکہ عہدنامہ صلح و اتفاق جو فیمابین سرکار انگریزی و مہاراجہ رنجیت سنگھ مرحوم حاکم لاہور ۱۸۰۹ء مین منعقد ہوا تھا اور انفساخ اوسکا بوجہ حملہ بلاوجہ جو فوج سکھہ نے بماہ دسمبر گذشتہ اوپر علاقہ انگریزی کے کیا وقوع مین آیا اور چونکہ اوسوقت ازروے اشتہار مجریہ ۱۳ ماہ دسمبر علاقہ مہاراجہ لاہور واقع بجانب چپ کنارہ دریاے ستلج یعنی بجانب علاقہ انگریزی ضبط سرکار انگریزی ہوکر شامل اضلاع انگریزی کیا گیا اور بعدازان سرکارین کی طرف سے جنگ مبدل ہوتا رہا آخر کار نتیجہ یہ ہوا کہ فوج انگریزی نے لاہور پر قبضہ پایا اور چونکہ یہ امر اب قرار پایا کہ بعض شرائط پر پھر صلح فیمابین سرکارین قائم ہو لہذا صلحنامہ مندرجہ ذیل فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی و مہاراجہ دلیپ سنگھ بہادر اور اوسکے ورثا اور جانشینون کے منعقد ہوا بذریعہ فرڈرک کری صاحب اور بروت میجر ہنری مٹگمری لارنس صاحب کے منجانب ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی باختیارات کلی عطیہ رابٹ ہنوربل سر ہنری ہارڈنج جی سی بی جو نہایت معزز پریوی کونسل شاہزادی انگلستان اور گورنر جنرل مامورہ ہنوربل کمپنی بنابر اجراے امور سلطنت ہند ہین اور منجانب مہاراجہ دلیپ سنگھ بذریعہ بھائی رام سنگھ و راجہ لال سنگھ سرداریچ سنگھ سردار چتر سنگھ اٹاری والہ سردار رنجور سنگھ مجمیہ دیوان دینا ناتھ و فقیر نورالدین باختیارات عطیہ مہاراجہ۔

شرط اول

صلح اور دوستی دوامی فیمابین سرکار انگریزی اور مہاراجہ دلیپ سنگھ اور اسکے ورثا اور

جانشینون کے قائم رہے گی۔

شرط دوم

مہاراجہ لاہور اپنی طرف سے اور اپنے ورثا اور جانشینون کی طرف سے تمام دعوی اور واسطہ علاقہ واقع جنوب دریاے ستلج چھوڑتے ہین اور وعدہ کرتے ہین کہ آیندہ کچھ واسطہ اون علاقجات سے اور سروکار باشندگان علاقجات مذکور سے نہ رکھینگے۔

شرط سیوم

مہاراجہ حکومت دوامی تمام قلعجات وعلاقہ وحقوق دواب یعنی ملک کوہستان ومیدان واقع درمیان دریاے بیاسہ وستلج کے ہنوبل کمپنی کو دیتے ہین۔

شرط چہارم

سرکار انگریزی نے نقصانی جنگ سرکار لاہور سے بقدار ڈیڑھ کرور روپیہ کی ماوراے علاقہ مندرجہ شرط سوم طلب کی اور سرکار لاہور یہ روپیہ اوسوقت ادا نہین کرسکتے اور نہ ضمانت کافی واسطے اوسکے دے سکتے ہین لہذا مہاراجہ نے ہنوبل کمپنی کو واسطے ہمیشہ کے بعوض ایک کرور روپیہ کے تمام کوہستان کے قلعجات وعلاقجات وحقوق وغیرہ واقع درمیان دریاے بیاسہ وسندھ جسمین اضلاع ملک کشمیر اور ہزارا بھی شامل ہین دیدیے۔

شرط پنجم

مہاراجہ باقیماندہ پچاس لاکھ روپیہ بروقت تصدیق عہدنامہ ہذا کے سرکار انگریزی کو دینگے

شرط ششم

مہاراجہ اقرار کرتے ہین کہ وہ فوج مقررہ لاہور کو برطرف کرینگے اور اونکے اسلحہ اونسے لے لینگے اور یہ بھی وعدہ ہوتا ہے کہ وہ دوبارہ اپنے رجمنٹ سپاہیگان اس طریق پر نوکر رکھینگے اور اونکی تنخواہ وغیرہ کا اوس قسم کا بندوبست کرینگے جیسا مہاراجہ رنجیت سنگھ کے وقت مین تھا اور مہاراجہ یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ وہ تنخواہ تمام سپاہی برخاست شدہ کی حسب شرط ہذا بیباق کردینگے۔

شرط ہفتم

فوج دربار لاہور کی آیندہ محدود اوپر وضع پلٹن پیادہ فی پلٹن آٹھ سو وقت اور بارہ ہزار سوار ہونگے اور کبھی اس سے زیادہ بغیر اجازت سرکار انگریزی کے بھرتی نہوگی اگر کسیوقت ضرورت زیادہ فوج کی ہوگی تو وجہ اوسکی مفصل گورنمنٹ انگریزی کو اطلاعاً تحریر ہوگی اور جب وہ ضرورت رفع ہوجاے گی تو پھر فوج کم ہوکر بموجب تعداد مندرجہ بالا قائم رہے گی۔

شرط ہشتم

تھین

مہاراجہ سرکار انگریزی کو تمام اتواب یعنی یک ضرب جو بمقابلہ فوج انگریزی سرہوئی اور جو باعث ہونے اوپر کنارہ راست دریاے ستلج کے جنگ سوبراون مین گرفتار نہین ہوئی تھین دیدینگے۔

شرط ہفتم

اختیار سرکار انگریزی کا نسبت محصول اور گھاٹ وغیرہ کے اوپر دریاے بیاسہ و ستلج کے رہیگا اور دریاے ستلج پر وہان تک رہیگا جہان تک وہ جاکر دریاے سندہ مین بمقام متھن کوٹ ملتا ہے اور جس مقام کو پنجند کہتے ہین اور دریاے سندہ مقام متھن کوٹ سے تا بعلاقہ بلوچستان رہے گا منشا اس شرط کا کچھ دخل نسبت آمدورفت کشتیہاے سرکار لاہور دریاہاے مذکور پر نہین رکھے گا جو واسطے تجارت یا لیجانے مسافرون کے اوس راہ سے آمدورفت کرینگے اور درباب اکثر معبر سرکارین یہ وعدہ ہوتا ہے کہ سرکار انگریزی آمدنی سے کل خرچ انتظام و عملہ دیگر جو کچھہ باقی رہیگا اوسکو بحصص مساوی تقسیم کرکے ایک حصہ دربار لاہور کے حساب مین محسوب کرینگے اور منشا اس شرط کا کچھہ تعلق اون معابر سے نہین رکھتا جو اوس جانب دریاے ستلج کے واقع ہین جو سرحدی بھاولپور اور لاہور کے ہے۔

شرط دہم

اگر سرکار انگریزی کو ضرورت بھیجنے فوج کی براہ علاقہ مہاراجہ واسطے حفاظت علاقہ انگریزی کے یا واسطے علاقہ دوست انگریزی کے ہوگی تو شرط دینے اطلاع کی فوج انگریزی کو اجازت ہوگی کہ علاقہ لاہور مین گذر کرین اور ابلکاران دربار لاہور سرانجام رسد و بہم پہونچانے کشتی وغیرہ مین مدد دینگے اور گورنمنٹ انگریزی قیمت مناسب رسد اور کشتی وغیرہ کی دینگے

اور اگر کسیکا نقصان مال ہوگا اوسکا بھی معاوضہ کرینگے اور سوای اسکے سرکار انگریزی اون شہرون کے باشندون کے مذہب کی رعایت رکھین گے جسمین اونکا گذر ہوگا

شرط یازدہم

مہاراجہ وعدہ کرتے ہین کہ وہ کسی رعایا سے انگریزی کو اپنی ملازمی مین نہ رکھینگے اور نہ کسی اور یورپ یا امریکا کے رہنے والے کو بغیر استرضا گورنمنٹ انگریزی کے رکھینگے۔

شرط دوازدہم

بلحاظ خدمات لائقہ جو راجہ گلاب سنگھ جموو الے سے بیچ دوبارہ قائم کرانے وساطت یکجہتی فیما بین سرکار لاہور اور سرکار انگریزی وقوع مین آئین مہاراجہ بذریعہ اس تحریر کے وعدہ کرتے ہین کہ وہ راجگی گلاب سنگھ کی بالذات یعنی آزاد ماتحتی سے اوس تمام علاقے کی جو حسب عہدنامہ جداگانہ اوسکو ملیگا اور نیز اوس علاقے کی جو اوسکے پاس عہد مہاراجہ گھرگ سنگھ مرحوم مین تھا منظور کرتے ہین اور سرکار انگریزی بھی بلحاظ خدمات راجہ گلاب سنگھ منظور کرتے ہین کہ وہ بالذات راجہ اوس علاقے کا رہے اور نیز یہ بھی منظور کرتے ہین کہ اوسکو استحقاق عہدنامہ جداگانہ کرنے کا ساتھ سرکار انگریزی کے حاصل رہے۔

شرط سیزدہم

اگر کچھ تنازع فیما بین سرکار لاہور اور راجہ گلاب سنگھ کے واقع ہو تو وہ سپرد منجانب سرکار انگریزی کیا جائیگا اور جو فیصلہ اوسکا سرکار انگریزی کردینگے وہ مہاراجہ اقرار کرتے ہین کہ اونکو منظور ہوگا۔

شرط چہاردہم

حدود علاقہ لاہور کبھی بلا استرضاے سرکار انگریزی کے تبدیل نہونگے۔

شرط پانزدہم

سرکار انگریزی کچھ مداخلت انتظام علاقہ لاہور مین نکرینگے مگر درصورتیکہ کوئی مقدمہ یا وجہ تکرار سرکار انگریزی کے سپرد ہوگی تو گورنر جنرل اوسمین مدد اور صلاح نیک بمدنظر بہبودی گورنمنٹ لاہور دینگے۔

شرط شانزدہم

رعایا ایک سرکار کی اگر دوسری سرکار کے ملک مین جائیگی تو وہان بطور رعایاے سرکار دوست متصور ہوگی۔

یہ عہدنامہ سولہ شرائط کا آج کی تاریخ مقرر ہوا بذریعہ فردرک کری صاحب اور بروٹ میجر ہنری مانٹگمری لارنس صاحب حسب ہدایت رابٹ ہنوربل سرہنری ہارونج جی سی بی گورنر جنرل منجانب سرکار انگریزی اور بھائی رام سنگہ راجہ لال سنگہ سردار تیج سنگہ سردار چتر سنگہ اٹاری والہ سردار رنجور سنگہ مجیٹہ دیوان دینا ناتھہ اور فقیر نورالدین منجانب مہاراجہ دلیپ سنگہ اور عہدنامہ مذکور آج کی تاریخ بمہر رابٹ ہنوربل سرہنری ہارونج جی سی بی گورنر جنرل اور نیز مہاراجہ دلیپ سنگہ بتصدیق ہوا۔

المرقوم مقام لاہور تاریخ ۹ ماہ مارچ ۱۸۴۶ع مطابق ۱۰ ربیع الاول ۱۲۶۲ ہجری اور بتصدیق بھی اسی تاریخ ہوا۔

دستخط ایچ ہارونج (مہر)

دستخط مہاراجہ دلیپ سنگہ (مہر)

دستخط بھائی رام سنگہ (مہر)

دستخط راجہ لال سنگہ (مہر)

دستخط راجہ تیج سنگہ (مہر)

دستخط سردار چتر سنگہ اٹاری والہ (مہر)

دستخط سردار رنجور سنگہ مجیٹہ (مہر)

دستخط دیوان دینا ناتھہ (مہر)

دستخط فقیر نورالدین (مہر)

نمبر ۶۶

شرائط عہدنامہ منعقدہ فیما بین سرکار انگریزی و دربار لاہور المرقوم ۱۱ ماہ مارچ ۱۸۴۶ء

چونکہ سرکار لاہور نے گورنر جنرل سے درخواست کی کہ فوج انگریزی بمقام لاہور واسطے حفاظت مہاراجہ اور شہر لاہور کے تا دوبارہ ترتیب پانے فوج لاہور کے حسب منشا شرط ششم عہدنامہ لاہور مرقومہ ۹ ماہ حال مقرر ہو اور چونکہ گورنر جنرل نے چند شرائط پر اس درخواست کو منظور کیا اور چونکہ یہ بھی ضروری امر ہے کہ جو ملک حسب شرائط سوم و چہارم عہدنامہ مذکور کے ملا ہے وہ بھی بصراحت طے ہو جاوے لہذا آٹھ شرائط اس عہدنامے مین آج کی تاریخ تجویز ہو کر فریقین معاہدہ کو منظور ہوئین —

شرط اول

سرکار انگریزی بمقام لاہور تا اختتام سال حال یعنی ۱۸۴۶ء جسقدر فوج اپنی چھوڑینگے جسقدر گورنر جنرل کے نزدیک واسطے حفاظت مہاراجہ اور شہر لاہور کے درمیان دوبارہ ترتیب پانے فوج سکھہ کے حسب منشاء شرط ششم عہدنامہ لاہور کے مکتفی متصور ہوگی اور فوج مذکور قبل اختتام سال جب مناسب متصور ہوگا طلب کر لی جائیگی اگر بدانست دربار مطلب اونکا حاصل ہو جائیگا اور کسی حال مین فوج مذکور لاہور مین بعد اختتام سال حال نہین رہے گی

شرط دوم

سرکار لاہور وعدہ کرتے ہین کہ جو فوج لاہور مین واسطے مطالب مذکورہ شرط بالا رہیگی اوسکو کل قبضہ قلعہ اور شہر لاہور کا دیا جاوے گا اور فوج لاہور شہر سے باہر کر دی جائیگی اور سرکار لاہور مقامات آسایش واسطے بود و باش افسران و سپاہ فوج مذکور تجویز کر دینگے اور سرکار انگریزی کو تمام صرف زائد جو باعث اس فوج کے ہوگا دیا جائیگا یعنی وہ صرف جو سرکار انگریزی کا واسطے رہنے فوج کے باہر اپنی چھاونی سے اور ملک غیر مین رہنے سے عائد ہوگا دیا جائیگا —

شرط سوم

سرکار لاہور وعدہ کرتے ہین کہ وہ فوراً واسطے ترتیب فوج کے موجب شرائط بالا مصروف

ہونگے اور مفصل حال اسکا اور مقام قیام فوج کا حکام انگریزی مقیم لاہور کو لکھا کرینگے۔

شرط چہارم

اگر سرکار لاہور شرائط عہدنامہ بالا کی تعمیل مین کمی کرین تو سرکار انگریزی کو اختیار حاصل رہیگا کہ جسوقت چاہین اپنی فوج مقیم لاہور کو قبل اختتام ایام معہودہ شرط اول طلب کرین۔

شرط پنجم

سرکار انگریزی وعدہ کرتے ہین کہ وہ لحاظ حقوق اون جاگیرداران کا ممالک سپرد شدہ سب فحوائے شرائط سوم و چہارم عہدنامہ لاہور مرقومہ ۹ ماہ حال مین رکھینگے جو تعلق خاندان مہاراجہ رنجیت سنگھ مہاراجہ کھڑک سنگھ اور مہاراجہ شیر سنگھ کے ہونگے اور سرکار لاہور اون جاگیرداران کا قبضہ بحین حیات اونکے قائم رکھین گے۔

شرط ششم

سرکار لاہور کو مدد حکام انگریزی بیچ تحصیل کرنے بقایا سنہ فصل خریف ۱۹۰۲ بکرمی کا اوس علاقہ کے کارپردازان اور عاملان سے دینگے بموجبفحوائے شرائط سوم و چہارم عہدنامہ لاہور سپرد سرکار انگریزی ہوا ہے۔

شرط ہفتم

سرکار لاہور کو اختیار حاصل ہوگا کہ وہ قلعجات علاقہ سپرد شدہ مین سے جو اسباب اوسکا ہو سوائے ضرب اتوپ کے اوٹھوالیجائین اور اگر سرکار انگریزی کو کسی چیز کی ضرورت ہوگی تو وہ اوس چیز کو منجملہ اسباب قلعجات مذکور بعد دینے قیمت واجبی کے اپنے واسطے رکھہ سکتے ہین اور حکام انگریزی سرکار لاہور کی مدد کرکے اوس چیز کو فروخت کرادینگے جسکے پہونچانے کی سرکار لاہور کی مرضی نہو اور سرکار انگریزی کو جسکی ضرورت نہو۔

شرط ہشتم

انہکار فوراً منجانب سرکارین واسطے خط کشی حدود سرکارین حسب منشار شرط چہارم عہدنامہ لاہور مرقومہ ۹ ماہ مارچ ۱۸۴۶ء مقرر ہونگے۔

دستخط ایچ ہارونج (مہر)

دستخط مہاراجہ دلیپ سنگھ (مہر)

دستخط بھائی رام سنگھ (مہر)

دستخط راجہ لال سنگھ (مہر)

دستخط سردار تیج سنگھ (مہر)

دستخط چتر سنگھ اٹاریوالہ (مہر)

دستخط سردار رنجور سنگھ مجیٹیہ (مہر)

دستخط دیوان دینا ناتھ (مہر)

دستخط فقیر نورالدین (مہر)

نمبر ۶۷

شرائط عہدنامہ منعقدہ بینما بین گورنمنٹ انگریزی و دربار لاہور مرقومہ ۱۶ ماہ دسمبر ۱۸۴۶ء عیسوی

چونکہ دربار لاہور نے اور سرداران و رئیسان ملک نے صاف صاف درخواست سرکار انگریزی سے کی ہے کہ گورنر جنرل بہادر درباب قیام انتظام ملک تا صغر سنی مہاراجہ دلیپ سنگھ مدد دہی کریں اور اس امر کو نہایت ضروری بنا بر قیام سلطنت ظاہر کیا اور چونکہ گورنر جنرل بہادر نے بشرائط چند اپنی رضامندی بیچ دینے مدد مطلوبہ کے بیان کی تو شرائط عہدنامہ ذیل بتبصیم شرائط عہدنامہ منعقدہ بمقام لاہور بتاریخ ۱۱ ماہ مارچ گذشتہ ساتھ صاحبان ذیل کے قرار پایا یعنی منجانب سرکار انگریزی ساتھ فرد رک کری صاحب سکرٹری گورنمنٹ ہند اور لفٹنٹ کرنیل ہنری منٹگمری لارنس صاحب سی. بی ایجنٹ گورنر جنرل سرحد شمالی و مغربی باختیارات عطیہ رابٹ ہنوربل وایکونٹ ہاردنج جی سی بی گورنر جنرل اور منجانب مہاراجہ دلیپ سنگھ ساتھ سردار تیج سنگھ سردار شیر سنگھ دیوان دینا ناتھ فقیر نورالدین رائے کشن چند سردار رنجور سنگھ مجیٹیہ سردار عطر سنگھ کانیا نوالہ بھائی نرہان سنگھ سردار گلاب سنگھ مجیٹیہ سردار شمشیر سنگھ سردار ارجن سنگھ انکر کلیہ کے جو باتفاق رائے اور مرضی رئیسان و سردار ان ملک کے بمقام لاہور جمع ہوئے۔

شرط اول

تمام شرائط صلحنامہ جو فیما بین سرکار انگریزی اور دربار لاہور کے تاریخ ۹ ماہ مارچ ۱۸۴۶ء قرار پایا ہے باستثنا اوسقدر مضمون کے جو برائے چند دربارہ شرط پانزدہم عہدنامہ مذکور اس عہدنامے سے ترمیم ہوا ہے واجب التعمیل سرکارین رہینگے۔

شرط دوم

ایک افسر انگریزی مع کافی صاحبان آسسٹنٹ کے گورنر جنرل بہادر واسطے رہنے لاہور کے مقرر کرینگے اور اس افسر کو کل اختیار تمام امور ریاست مین رہیگا جسطرح چاہین ہدایت اور حکم برائے کارکنان فرد کرین۔

شرط سوم

ہر طرح کا لحاظ بیچ اجرائے کار ملک کے نسبت طبائع باشندگان و حفاظت رسم و رواج ملک و قیام حقوق واجبی حقوق ہر قسم رعایا مرعی رہیگا۔

شرط چہارم

طریق انتظام ملک مین تبدیلی حتی الامکان نہوگی مگر البتہ جب ضروری واسطے حصول مرام مندرجہ دفعہ بالا متصور ہوگی اور نیز جب واسطے حاصل کرنے رقوم واجبی سرکار لاہور کے ضروری متصور ہوگی کارہائے مفصل مثل عال اہلکاران ہندوستان مامورہ کونسل اجنٹی یعنی مجمع سربراہان کار ریاست جو رئیسان و سرداران کلان کا ہوگا کرینگے اور یہی سرداران کے نگران رہینگے اور صاحب رزیڈنٹ انگریزی اس مجمع سرداران کلان پر اپنا حکم جاری کیا کرینگے اور انکو ہدایت دیا کرینگے

شرط پنجم

اشخاص مفصلہ ذیل فی الحال کونسل اجنٹی یا مجمع سربراہ کاران مین مقرر ہونگے یعنی سردار تیج سنگھ سردار شیر سنگھ اٹاری والہ دیوان دینا ناتھ فقیر نورالدین سردار رنجور سنگھ مجیٹھیہ بھائی مہان سنگھ سردار عطر سنگھ کاسیانوالہ سردار شمشیر سنگھ ستدھانوالہ اور تبدیلی اون اشخاص مین بغیر مرضی صاحب رزیڈنٹ اور حکم گورنر جنرل بہادر نہوگی۔

شرط ششم

انتظام ملک کا یہ کونسل اجنٹی والے بطریق مقررہ بصلاح صاحب رزیڈنٹ کیا کرینگے

اور صاحب رزیڈنٹ کو اختیار حاصل رہے گا کہ ہدایت اور حکم ہر قسم کے کام مین اونکے نام جاری کرین —

شرط ہفتم

فوج انگریزی اوسقدر اور اون مقامات لاہور مین رہا کرے گی جسقدر اور جس جگہ گورنر جنرل بہادر مناسب واسطے حفاظت مہاراجہ اور اہمیت ملک کے تصور کرینگے —

شرط ہشتم

گورنر جنرل بہادر کو اختیار حاصل ہوگا کہ جس قلعہ یا گڈھی وغیرہ لاہور مین اوسکو مناسب واسطے حفاظت لاہور و اہمیت ملک کے متصور معلوم ہو فوج انگریزی مقرر کرین —

شرط نہم

دربار لاہور واسطے صرف اس فوج کے اور دیگر ضروریات کے بائیس لاکھ روپیہ سالانہ سرکار انگریزی کو دینگے اور یہ روپیہ دو اقساط مین ادا ہوا کریگا یعنی عید سے لکھ ماہ مئی وجون مین اور دسہرے سے لکھ ماہ نومبر اور دسمبر مین —

شرط دہم

چونکہ یہ مناسب ہے کہ مہارانی یعنی والدہ مہاراجہ دلیپ سنگھ کے واسطے خرچ معقول مقرر ہو لہذا ڈیڑھ لاکھ روپیہ سالانہ اونکے واسطے جدا رکھا جائیگا کہ وہ جس طرح چاہین اس روپیہ کو صرف کرین —

شرط یازدہم

شرائط اس عہدنامے کے تاسن بلوغیت مہاراجہ دلیپ سنگھ کے تعمیل ہونگے اور جب مہاراجہ سولہ سال کی عمر کو پہونچین گے یعنی بتاریخ ۴ ماہ ستمبر ۱۸۴۳ء تو یہ موقوف ہو جائینگے مگر یہ باختیار گورنر جنرل بہادر ہوگا کہ قبل اوس تاریخ کے یعنی قبل سن بلوغ مہاراجہ اس عہدنامہ کو منسوخ کرین جب گورنر جنرل بہادر اور دربار لاہور کو اطمینان حاصل ہو کہ اب مہلت سرکار انگریزی درباب انتظام ملک مہاراجہ کے ضرورت نہین

یہ عہدنامہ گیارہ شرائط کا تجویز ہو کر امیران و رئیسان و سرداران مذکورہ بالا نے بمقام لاہور بتاریخ ۱۶ ماہ دسمبر ۱۸۴۶ء قرار دیا —

دستخط ایف کری

دستخط ایچ ایم لارنس

دستخط سردار تیج سنگھ (مہر)

دستخط سردار شیر سنگھ (مہر)

دستخط دیوان دینا ناتھ (مہر)

دستخط فقیر نور الدین (مہر)

دستخط رای کشن چند (مہر)

دستخط سردار رنجور سنگھ مجیٹیہ (مہر)

دستخط سردار عطر سنگھ کاوالہ (مہر)

دستخط بھائی مدھان سنگھ (مہر)

دستخط سردار گلاب سنگھ مجیٹیہ (مہر)

دستخط سردار شمشیر سنگھ (مہر)

دستخط سردار لال سنگھ (مہر)

دستخط سردار کھڑک سنگھ سندھانوالہ (مہر)

دستخط سردار ارجن سنگھ امگر نگلیہ (مہر)

دستخط ہارونج (مہر)

دستخط دلیپ سنگھ (مہر)

تصدیق کیا رابٹ ہنوریل گورنر جنرل بہادر نے بمقام بھیرون وال گھاٹ واقع کنارہ چپ دریاے بیاسہ بتاریخ ۲۶ ماہ دسمبر ۱۸۴۶ء

دستخط ایف کری

سکرٹری گورنمنٹ ہند

نمبر ۶۸

شرائط جو مہاراجہ دلیپ سنگھ کو دی گئیں اور مہاراجہ نے منظور کیں

شرائط جو مہاراجہ دلیپ سنگھ بہادر کو دی گئیں منجانب ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی معرفت ہنری میور ایلیٹ صاحب فورین سکرٹری گورنمنٹ ہند اور لفٹنٹ کرنیل سر ہنری منٹگمری لارنس کے سی بی ریذیڈنٹ باختیارات عطیہ رائٹ ہنوربل جیمس ارل اوف ڈلہوسی ناٹ اوف دی موسٹ انشنٹ موسٹ نوبل اور وراوف دی تھسل اون اوف دی موسٹ ہنوربل پریوی کونسل گورنر جنرل مامورہ ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی بنابر اجرا دسرانجام امور ہند اور جو منجانب مہاراجہ منظور ہوئیں معرفت راجہ تیج سنگھ راجہ دینا ناتھ بھائی ہندہان سنگھ فقیر نورالدین گنڈا سنگھ و مختار سردار شیر سنگھ سندھانوالہ و سردار لال سنگھ و مختار و ولد سردار عطر سنگھ کاسیان والہ اہالیان کونسل اضفی مذکور باختیارات عطیہ مہاراجہ

شرط اول

مہاراجہ دلیپ سنگھ منجانب اپنے اور اپنے ورثا اور جانشینوں کے کل حقوق و استحقاق و دعوی حکومت پنجاب اور جسقدر حکومت کسی قسم کی ہو ترک کرینگے

شرط دوم

تمام اسباب ریاست جس قسم کا ہو اور جہاں دستیاب ہو ضبط سرکار ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی بیچ ادائے قرضہ ولی سرکار لاہور جو سرکار انگریزی کا اوسکے ذمہ ہے اور بابت اخراجات جنگ کے ہوگا

شرط سوم

جواہر کوہ نور جو مہاراجہ رنجیت سنگھ نے شاہ شجاع الملک سے لیا تھا مہاراجہ لاہور ملکہ انگلستان کو دینگے

شرط چہارم

مہاراجہ دلیپ سنگھ بابت اپنے اخراجات اور پرورش اپنے رشتہ داران و ملازمین کے ہنوربل کمپنی سے ایک پنشن سالانہ جو چار لاکھ سے کم اور پانچ لاکھ سے زیادہ نہوگا لیا کرینگے

شرط پنجم

مہاراجہ کی عزت اور توقیر ہوا کرے گی اور اوسکا لقب مہاراجہ دلیپ سنگھ بنا قائم رہیگا اور وہ اپنے حین حیات اوسقدر روپیہ اپنے خرچ ذات کے واسطے منجملہ اوس پنشن کے لیا کرینگے جسقدر اونکی ذات کے واسطے مقرر ہوگا بشرطیکہ وہ مطیع الحکم سرکار انگریزی رہینگے اور جہان گورنر جنرل تجویز کرینگے اوسی مقام مین رہینگے۔

یہ شرائط دی گئین اور منظور ہوئین بمقام لاہور بتاریخ ۲۹ ماہ مارچ ۱۸۴۹ء اور تصدیق کیا رابٹ ہنبوربل گورنر جنرل نے بتاریخ ۵ ماہ اپریل ۱۸۴۹ء

دستخط مہاراجہ دلیپ سنگھ مہر

دستخط راجہ تیج سنگھ مہر

دستخط ڈبلیو سی مہر

دستخط راجہ دینا ناتھ مہر

دستخط ایچ ایم ایلیٹ مہر

دستخط بھائی ندہان سنگھ مہر

دستخط ایچ ایم لارنس مہر

دستخط فقیر نورالدین مہر

دستخط گنڈا سنگھ مختار سردار شیر سنگھ سندھانوالہ مہر

دستخط سردار لال سنگھ مختار وولد سردار عطر سنگھ کاسیان والہ مہر

علاقجات اینروی ستلج و دہلی

از رپورٹ پولیٹیکل گورنمنٹ پنجاب واصل کو اغذ دفتر فورین گورنمنٹ

حکومت انگریزی کا قائم ہونا علاقجات اینروی ستلج مین تاریخ عہدنامۂ رنجیت سنگھ مرقومہ ۲۵ ماہ اپریل سنہ ۱۸۰۹ء سے ہوسکتا ہے کیونکہ ازروی شرط دوم کے رنجیت سنگھ نے وعدہ کیا تھا کہ وہ دست درازی اوپر علاقجات وحقوق رئیسان بجانب کنارۂ چپ دریاے ستلج نکریگا بتاریخ ۳ ماہ مئی سنہ ۱۸۰۹ء ایک اشتہار نمبر ۶۹ جاری ہوا تھا جسکا منشا یہ تھا کہ حفاظت سرکار انگریزی کی رئیسان سرہند دوآبہ کو بغیر مطالبہ خراج کے دی جائیگی اس شرط پر کہ وہ وقت جنگ خدمت گزاری کرین اور اوسمین بیان واسطہ ملک محفوظہ کا نسبت گورنمنٹ انگریزی کے کیا گیا تھا عام مطلب اشتہار سنہ ۱۸۰۹ کا یہ تھا کہ رئیسون کو اون علاقجات پر قائم رکھا جاے جو اونکے پاس قبل از آنے نیچے حفاظت انگریزی کے تھے جب کسیطرح اونکو اندیشہ رنجیت سنگھ کا نرہا تو قوی رئیسون نے ضعیفون پر دست درازی شروع کی اور بماہ اگست سنہ ۱۸۱۱ یہ امر ضروری متصور ہوا کہ دوسرا اشتہار نمبر ۷ جاری ہوا اور اوسمین اشتہار دیا جاے کہ جو علاقہ اسطرح رئیسان قوی نے قبضے مین کرلیا ہے وہ واپس دین اور آیندہ ایسی دست درازی سے باز رہین۔

بعد جنگ اول سکھان کے واسطے سرکار انگریزی ساتھہ رئیسان اینروی ستلج کے بالکل تبدیل ہوگیا باستثناء نو رئیسان کلان یعنے پٹیالہ جیند ناہہ کلیا مالیر کوٹلہ فرید کوٹ دیال گڑھ ممدوت رای کوٹ کے تمام سرداران سے حکومت شاہانہ چھین لی گئی اور بعوض خدمت ہنگام جنگ جو اونپر فرض تھی اونسے ایک ٹکس تعدادی دوآنہ فی روپیہ یعنی ۱۲½ فیصدی اونکی آمدنی پر لینا شروع ہوا اور علاقجات دیال گڑھ اور رای کوٹ بعد ازان سرکار انگریزی مین آگئے اور انتظام ممدوت کا بھی سرکار نے اس وجہ سے اپنے اختیار مین کرلیا کہ نسبت اپنے سردار کے وہ بدوضعی کرتے تھے اور منجملہ علاقہ جو سنہ ۱۸۰۹ مین زیر حفاظت دیا تھا علاقہ جمعی مولد احمد لک کا باعث نہونے وارثون کے ضبط سرکار ہوگیا اور علاقہ جمعی مولد احمد لک کا ضبط سرکار ہوا اور اس قدر علاقہ ضبط شدہ مین سے جاگیرات تعدادی مبلغ روپیہ سالانہ کی عطا ہوئین۔

پٹیالہ

یہ سب سے کلان ریاست سکھان سے ہے بانی اس خاندان کا ملک مانجھا سے آیا تھا اور اوسنے قریب سو برس گذرے ایک علاقہ اپنے واسطے درست کیا یہ مہاراجہ قوم کا جاٹ ہے مگر مذہب سکھ اوسنے اختیار کیا ہے خاندان حال کا بزرگ چودھری پھول نامے تھا اوسنے ایک موضع اپنے نام کا علاقہ نابہہ مین آباد کیا ہے اوسکے دو بیٹے تلوکا اور راما نامے بانی خاندان راجہ ہوے مہاراجہ حال خاندان راما سے ہین یہ خاندان بطور راجہ قریب پانچ پشت سے این روی ستلج مین قائم ہوا ہے۔

درمیان جنگ نیپال کے رئیس پٹیالہ نے سرکار انگریزی کی مدد اپنی فوج سے کی تھی اور بعد اختتام جنگ مذکور سنہ ۱۸۱۶ء اوسکو ملین جنکی رو سے جزو علاقہ کیونتھل و بھات جمعی ۳۰۰۰۰ سالانہ کا بعوض دو لاکھ اسی ہزار روپیہ کے جو اوسنے سرکار کو دیا عطا ہوا۔

بیچ سنہ ۱۸۳۰ء کے علاقہ کوہی شامل بعوض تین مواضع پرگنہ ترولی کے پٹیالہ سے لیا گیا بعد ازین کوئی امر بزرگ نسبت گورنمنٹ انگریزی و پٹیالہ کے واقع نہین ہوا مگر موسم سرما سنہ ۱۸۴۵ء جب فوج خالصہ نے علاقہ این روی ستلج پر حملہ کیا اس موقع پر مہاراجہ کو بعوض اوسکی خدمات اس مہم کے علاقہ منضبطہ راجہ نابہہ جو بباعث بدوضعی راجہ مذکور کے ضبط سرکار ہوا تھا عطا ہوا۔

سنہ ۱۸۴۶ء مین حسب درخواست مہاراجہ ایک سند نمبر ۳۰ اونکو عطا ہوئی جسکی رو سے تمام حقوق علاقہ قدیم اور علاقہ عطیہ کے اونکو واسطے ہمیشہ کے عطا ہوے مہاراجہ کو ہدایت ہوئی کہ وہ انصاف سے رنگذرے اور رعایا کو حکم ہوا کہ وہ مہاراجہ کو اپنا حاکم اور مالک تصور کرین مہاراجہ نے منجانب اپنے اور اپنے ورثا کے استحقاق تحصیل چونگی ڈیوٹی محصول چھوڑ دیا اور وعدہ کیا کہ وہ ستی نہونے دیگا اور دختر کشی اور بردہ فروشی کی ممانعت کریگا اور اگر کوئی دشمن اگر علاقہ این روے ستلج پر حملہ آور ہوگا تو وہ خود مع اپنی فوج کے مقابلہ آرا ہوگا اور سرکار انگریزی نے تمام دعوی خراج و مالگزاری و خرچہ فوج وغیرہ معاف کیا اس سال مین مہاراجہ نے اور علاقہ منضبطہ دربار لاہور جمعی ۳۰۰۰۰ سالانہ کا واسطے ہمیشہ کے بالعوض اوسکے چھوڑ دینے پرمٹ وغیرہ کے محصول کے پایا مہاراجہ کو یہ تفہیم کی گئی کہ سزاے قطع عضو اوسکے علاقے مین نہونے پاوے

پنج ہزار سوار [illegible] راجہ نرندر سنگھ نے سرکار انگریزی کی مدد فوج سے کی یہ فوج دہلی گئی
اور وہاں راستے پر اسنے قائم رکھی اوسکی فوج گوالیار اور دھولپور بھی گئی اور روپیہ سے بھی اوسنے
مدد سرکار کی کی بالعوض ان خدمات کے کہ ماورائے اور انعامات کے اونکو پرگنہ نارنول واقع علاقہ
جھجھر جمعی دو لاکھ سالانہ واسطے ہمیشہ کے اس شرط پر ملا ہے کہ جب اندیشہ عظیم یا مفسدہ عام
برپا ہو تو وہ فوج اور مشورے سے مدد دے ماسوا اسکے سرکار انگریزی نے مہاراجہ کو حکومت
علاقہ بھدور بھی دی اور اونکو اختیار ضبط کرنے اور مسترد کرنے جائداد عطیہ کا اور تحصیل ٹکس
تعدادی صد روپے سالانہ کا دیا۔

سنہ ۱۸۶۰ء مین ایک سند جدید نمبر ۴، مہاراجہ کو عطا ہوئی جسکی رو سے مہاراجہ اور اونکے
وارث کو حکومت کلیتہ اپنے علاقہ قدیم اور علاقہ جدید کی دی گئی اور تمام باغیان اور اون لوگون کو
جنکو زمین بابت خدمت ہنگام جنگ کے دی گئی تھی حکم ہوا کہ وہ اطاعت مہاراجہ کی کرین اور سرکار
انگریزی نے وعدہ کیا کہ وہ کسیطرح کا خراج بالعوض مالگزاری یا خدمت یا کسی اور حیلے سے طلب
نکرینگے اور سرکار نے مہاراجہ کو اختیار متبنی کرنے کا بھی دیا در صورتیکہ کوئی اولاد صلبی موجود نہو
مگر وہ مالیدار رئیس لاولد مرجائے اور کسیکو متبنی بھی اوسنے اپنے حین حیات نکیا ہو تو نذرانہ سرکار
انگریزی کو دینا ہوگا اور اختیار زندگی اور مرگ کا مہاراجہ کو اونکی رعایا پر دیا گیا اور اگر کوئی دشمن آتا ہو
تو مہاراجہ پر فرض ہے کہ وہ شریک فوج انگریزی ہوکر باربرداری اور رسد وغیرہ بھی بہم کردین
اور اونکو یہ بھی چاہیے کہ وہ اسباب ضروریہ ریلوے اور ریل یعنی تار برقی بہم کردین اوسکی قیمت
اونکو دیجائیگی اور زمین بلامعاوضہ اس کام کے واسطے دین۔

عرصہ قلیل گذرا کہ جزیرہ پرگنہ کنود واقع علاقہ جھجھر اور تعلقہ کہانون مہاراجہ کے ہاتھ واسطے
ہمیشہ کے بالعوض زرقرضہ جو اونکا ذمہ سرکار انگریزی کے تھا اور بالعوض زر سود کثیر جو بابت
ان کے اونکو ملتا تھا فروخت ہوا اس بیع کے بابت بھی ایک تتمہ سند نمبر ۵، اونکو دی گئی
علاقہ مہاراجہ کا رقبہ صد اسی میل مربع ہے اور باشندگان اوسمین دس لکھ نفری ہین
اور مالگزاری مشخصہ سب لکھ اسمین سب علاقہ قدیم اور علاقجات عطیہ سرکار انگریزی شامل ہین
مہاراجہ نرندر سنگھ کو بتاریخ یکم ماہ نومبر سنہ ۱۸۶۱ء تمغہ مدبٹ اکزالٹڈ اور دراوف دی ستار

اوف انڈیا عطا ہوا اور بتاریخ ۵ ماہ مارچ ۱۸۶۲ء استحقاق متبنی کرنے کا جو ازروی سند عطیہ تاریخ ۵ ماہ مئی ۱۸۶۰ء ملا تھا بذریعہ سند نمبر ۶ منظور ہوا مہاراجہ اتفاقاً بتاریخ ۱۳ ماہ نومبر ۱۸۶۲ء بیکنٹھ باش ہوے یعنی فوت ہوے اور اونکا فرزند اور جانشین بارہ سال کی عمر کا ہے۔

مہاراجہ سو نفر سوار بطور کنٹنجنٹ کے واسطے کارروائی حکام دیتے ہین اونکی سلامی سترہ ضرب کی ہوتی ہے۔

جھیند

راجہ اس ملک کا بھی اوسی فرقے کا ہے جسکا مہاراجہ پٹیالہ ہے اور اوسی مورث اعلی کی اولاد مین سے ہے جسکا مہاراجہ ہے اور مثل مہاراجہ یہ بھی سکھ مذہب کا ہے اور یہ خاندان قریب سو برس سے حاکم یہان کے ہین یہ راجہ اور اوسکے مورث ہمیشہ سے رفیق سرکار انگریزی کے رہے ہین بعد شکست فوج مرہٹہ کے سب سے اول اور سب سے زیادہ وفادار سرکار انگریزی کا تھا اوسکا نام بھاگ سنگھ راجہ جھیند تھا اسکی خدمت ہمراہ لارڈ لیک صاحب نامی تھی جب صاحب موصوف تعاقب ہولکر مین تا بہ دریاے بیاسہ آئے تھے یہ رئیس نامور سکھیت سنگھ راجہ لاہور کا تھا لارڈ لیک صاحب نے باستحکام حکومت راجہ اوس جاگیر مین کیا جو اوسکو بادشاہ دہلی یا سیندہیا سے ملی تھی اور بطور خاص انعام کے علاقہ کہر کنارہ ہوانی جسکی جمع ۔ الانہ علیحدہ علیحدہ قریب پچیس ہزار روپیہ کے تھی اور اس راجہ کو شمول بھائی لال سنگھ کیتھل والے کے علاقہ پرست فرید پور واقع پانی پت جمعی معہ ۔ روپیہ کا ملا یہ علاقہ تاحین حیات ملا تھا اور عرصہ چند سال کا گذرا کہ ضبط سرکار ہو گیا ہر بعد مہم ستلج کے گورنر جنرل بہادر نے راجہ جھیند کو بعوض اوسکی خدمات کے کچھ علاقہ اور دیا جمع سالانہ جسکی تین ہزار ہے۔

بیچ ۱۸۴۷ء کے سرکار انگریزی سے اوسی قسم کی سند نمبر ۷۷ راجہ جھیند کو ملی تھی جیسی مہاراجہ پٹیالہ کو عطا ہوئی تھی اس سال مین اور بھی علاقہ منضبطہ دربار لاہور جمعی ۔ روپیہ سالانہ واسطے ہمیشہ کے بلحاظ اوسکے معاف کر دینے محصول پرمٹ وغیرہ کے دیا گیا۔

بیچ ۱۸۵۷ء کے راجہ جھیند اول شخص تھا جو بمقابلہ مفسدین دہلی کے آگے گیا اسکی فوج بطور

دیسی گارد یعنی فوج مقدم کوچ کرتی تھی اور ہمراہ فوج انگریزی کے مقام دہلی رہی جب تک کہ دہلی سر نہوئی اور تھوڑی فوج اوسکی شریک حملہ بھی ہوئی تھی بعوض ان خدمات کے اوسکو ایک علاقہ جمعی ۷ لاکھ روپیہ سالانہ اس شرط پر جاگیر مین ملا کہ وہ ہمیشہ وفادار رہے اور خدمت وقت ضرورت و اندیشہ کے کیا کرے اور مشورہ دیا کرے۔

۱۸۰۹ء مین اوسکو ایک سند جدید نمبر ۴ مثل سند مہاراجہ پٹیالہ ملی جسکی رو سے اختیار متبنی کرنے کا دیا گیا اور یہ استحقاق دوسری سند نمبر ۹ کی رو سے مستحکم کیا گیا ازروی سند نمبر ۸ کے راجہ کو اختیار دیا گیا کہ وہ بجز و علاقہ تحصیل کنود واقع علاقہ جھجہر باداے نذرانہ خرید کرے۔

یہ راجہ پچاس سوار بطور کنٹنجنٹ واسطے کار سرکار کے دیتا ہے اور اوسکی سلامی گیارہ ۱۱ ضرب کی ہوتی ہے۔

قبضہ علاقہ جھجہند کا رقبہ ۱۸۱ میل مربع ہے اور باشندے تین لاکھ گیارہ ہزار آدمی ہین اسمین قبضہ قدیم خاندان و جاگیرات حال عطیہ سرکار انگریزی ہین اور مالگزاری سہ لکھہ روپیہ سالانہ راجہ سابق راجہ سنگت سنگہ لاولد مرگیا اور راجہ حال بعد تکرار گدی نشین ہوا ایک مرتبہ اوسکا دعوی نامنظور ہوا تھا اور علاقہ قابل ضبطی مگر آخرکار اوسکا حق ثابت تمام علاقہ خاندان مقبوضہ راجہ گجپت سنگہ مورث اعلی اگرچہ درست نتھا منظور ہوا مگر تمام علاقہ جو بعدہ راجہ بھاگ سنگہ و راجہ جیت سنگہ نے حاصل کیا تھا اور قریب ڈیڑھ حصہ نتھا ضبط سرکار ہوا لہذا راجہ سروپ سنگہ کے پاس تمام علاقہ خاندان کا نہین ہے مگر اوسیقدر ہے جو سابق راجہ گجپت سنگہ نے اول حاصل کیا تھا اور وہ علاقہ جو بعدہٗ سرکار انگریزی نے عطا کیا ہے۔

نابھا

راجہ نابھا اوسی خاندان کا ہے جسکا راجہ جھجہند ہے مگر اولاد اکبر کے خاندان سے ہے جب سے دوستی سرکار انگریزی اور اس راجہ کی ہوئی اوسوقت سے مہم اول سکھان تک کوئی امر قابل بیان وقوع مین نہین آیا مگر اس وقت مین راجہ دیوندر سنگہ راجہ حکمران وقت نے رسد بند کردی تھی اور متواتر احکام اجنٹ گورنر جنرل کا عدول کیا راجہ اس سبب سے برخاست کیا گیا

اور ایک پنشن ص۔ سالانہ کا مالگزاری نابھا سے اوسکے واسطے مقرر ہوا راجہ معزول اب مقام لاہور مین نظربند رہتا ہے اور اوسکا پسر کلان راجہ مقرر ہوا تمام محصول معاف ہوا باستثنائے محصول پرمٹ خاص شہر نابھا جسمین اہلکاران مقام مذکور باختیارات کلی قائم رہے چہارم علاقہ سواے ۱۸ کے ضبط سرکار ہوا اور ایک جزو اوسکا نیابین مہاراجہ پٹیالہ و راجہ جھینہ بحصص مساوی بالعوض اونکی خدمات کے تقسیم ہوا تمام امور خاندان مین راجہ حال کو کل اختیار دیا گیا بشرطیکہ اوسکا طریق اچھا ہوا اور انتظام بھی اوس سے اچھا ہے۔

بعدازین کوئی اور تبدیلی ۱۸۵۰ء تک نہین ہوئی مگر اس سال مین راجہ حال بھرپور سنگھ نے سرکار انگریزی کی خدمات لائقہ کین اور بالعوض اونکے اوسکو علاقہ جمعی ایک لاکھ چھ ہزار روپیہ سالانہ کا علاقہ جھجہر مین سے دیا گیا بشرطیکہ وہ وقت فساد واندیشہ خدمت فوج سے کرے اور مزید امور پولیٹکل مین دیا کرے۔

جب گورنر جنرل بہادر پنجاب تشریف لے گئے تھے اوسوقت مین راجہ نابھا کو بھی ویسی ہی سند نمبر ۱۰ عطا ہوئی جیسی مہاراجہ پٹیالہ اور راجہ جھینہ کو ملی تھی جسکی رو سے اختیار متبنی کرنیکا اوسکو دیا گیا ایک اور سند نمبر ۱۲ بعطاے حق متبنی دی گئی بعدازین راجہ کو اجازت ہوئی کہ بالعوض زر قرضہ واولی سرکار انگریزی اور یافتنی مہاراجہ مذکور جزو علاقہ تحصیل کنود ضلع جھجہر خرید کرے اور اس بارہ مین سند نمبر ۱۳ اوسکو عطا ہوئی۔

یہ راجہ سوا رکنٹنجنٹ واسطے کار سرکار کے نہین دیتا اونکی تنخواہ کا روپیہ اس جزو علاقہ مین شامل ہے جو بعد مہم ستلج ضبط ہوا تھا اوسکی سلامی گیارہ ضرب کی ہوتی ہے۔

علاقہ نابھا کا رقبہ ۸۸۰ میل مربع کا ہے اور باشندگان ۳۰۰۰۰۰ لکھان۔ لفری اور مالگزاری ۱۰ لاکھ روپیہ ہے۔

کلسیا

اس خاندان کی اصل کلسیا موضع بانجھا سے ہے جب حفاظت انگریزی این رو سے ستلج مین مشتہر ہوئی تھی تو نقل اشتہار مجزیہ سروی اوکنرلونی جودھ سنگھ حاکم مقام مذکور کے

پاس اس سبب سے مرسل نہین ہوئی تھی کہ اوسکا میلان نسبت سرکار انگریزی کے مشتبہ تھا اور یہ تجویز ہوئی تھی کہ اگر رئیس مذکور حفاظت انگریزی کی پروانکرے اور متفق رنجیت سنگھ سے رہے تو وہ دشمن قرار دیا جائیگا اور اوسکا ملک ضبط ہوگا بعد عرصہ دو مہینے کے رئیس مفسد نے بھی پیروی اور دوستی کی اور اطمینان حفاظت اوسکو دی گئی۔

سردار سوبھا سنگھ بتاریخ ۲۴ ماہ فروری ۱۸۴۸ء مرگیا اور سرکار انگریزی نے اوسکے فرزند بھیا سنگھ کو اوسکا وارث اور جانشین منظور کیا اوسکو بھی ایک سند نمبر ۱۸ ملی ہے جسکی رو سے اوسے اختیار متبنی کرنے کا دیا گیا ہے۔

مالگذاری علاقہ کلسیا کی مبلغ ۱۰۰۰۰ دس ہزار روپیہ سالانہ ہے اور رقبہ ۱۰ دس میل مربع اور باشندے ۴۰۰۰ چار ہزار نفری ہین۔

اس رئیس کو مبلغ ۱۱۱۱ سالانہ بابت نقصانی محاصل پرمٹ وغیرہ سرکار انگریزی سے ملتا ہے اور یہ واسطے ہمیشہ کے دیا گیا ہے۔

مالرکوتلا

یہ خاندان دراصل کابل سے آیا تھا بزرگ رئیس حال کے اچھے معتبر علاقجات پر منجانب شاہان مغلیہ ضلع سرہند مین مامور تھے اور رفتہ رفتہ جب سے سلطنت مغلیہ کو تنزل ہوا یہ لوگ خودسر ہوگئے یہ خاندان نسبت خاندان پٹیالہ وجھیند و نابھا جنکا ملک چہار طرف اس علاقے کے ہے قدیم تر ہے سردار اس علاقہ کا لارڈ لیک صاحب کے شامل ہوا تھا اور حفاظت انگریزی اوسپر بھی اوسیوقت ہوئی جسوقت اور سرداران کی نسبت مقرر ہوئی تھی رئیس حال اس علاقہ کا نواب سکندر علیخان نامی ہے اور بجاے اپنے والد کے ۱۸۵۸ء مین جانشین ہوا تھا اوسکی اولاد مین ہے مگر اوسکو اطمینان بذریعہ سند نمبر ۱۸ حاصل ہوئی کہ جو جانشین اوسکا مستحق ریاست از روی شرع محمدی کے ہوگا ہر امر مین اوسکا لحاظ رکھا جائیگا رشتہ داران قریب اس سردار کے علاقہ خاندانی مین ایک حصے پر مالک ہین اور وہان اونکا اختیار کل ہے مگر ماتحت نواب کے ہین۔

یہ علاقہ پچیس سوار بطور کنٹنجنٹ واسطے سرانجام کار سرکار دیتا ہے اور اسکی عوض سرکار سے ۱۲۵۰۰ روپیہ سالانہ پاتا ہے یہ رقم اوسکو واسطے ہمیشہ کے بابت ترک کرنے محصول وغیرہ کے دی گئی ہے اس رئیس کی سلامی نوضرب کی ہوتی ہے۔

رقبہ مالیہ کوٹلا کا ۴۸۰ میل مربع ہے اور آبادی ۱۹۰۰۰۰ نفری اور زر مالگزاری ایک لاکھ روپیہ سالانہ۔

فرید کوٹ

علاقہ فرید کوٹ دو حصون مین منقسم ہے ایک خاص فرید کوٹ اور دوسرا کوٹ کپورا یہ علاقہ بجانب جنوب و مغرب ضلع فیروزپور کے واقع ہے اور سرحد جنوبی و شرقی ملحق پٹیالہ ہے اسکا رقبہ ۶۴۵ میل مربع کا ہے اور آبادی قریب ۲۵۰۰۰۰ ہزار نفری اور مالگزاری غالباً قریب ۶۰۰۰۰ روپیہ سالانہ کی ہے رئیس اس علاقہ کا قوم برار جاٹ سے ہے ایک زمین کا بہلن نامے عہد اکبر شاہ مین ذی رتبہ ہوگیا اور اوسکے سبب یہ خاندان بزرگ ہوا اوسکے برادرزادہ نے ایک قلعہ کوٹ کپورا نامے تعمیر کیا اور حاکم خود سر اوسکا ہوا شروع عہد مہدی حال مین پرگنہ کوٹ کپورا کا قبضہ محکم چند دیوان دربار لاہور نے کیا اور ہنگام مہم سکھان ۱۸۴۶ء مین سرکار انگریزی نے ضبط کیا مگر باعث اسکے کہ رئیس فرید کوٹ نے شریک سرکار انگریزی ہوکر جنگ کی مین یعنی مہم ستلج ۱۸۴۵ء مین خدمت لائقہ کی اوسکو خطاب راجگی عطا ہوا اور علاقہ موروثی کوٹ کپورا جاگیر مین بالعوض ترک کرنے محصول پرمٹ وغیرہ کے سرکار انگریزی نے اقرار کیا کہ وہ راجہ مذکور کو بمبلغ ۱۲۵۰۰ روپیہ سالانہ دیا کرینگے اور چونکہ اوسوقت مین اکثر قطعات معافی علاقہ کوٹ کپورا مین ایسے تھے کہ وہ ضبط سرکار ہوجاتے لہذا ایک تجویز عمل مین آئی جس سے جو قطعہ زمین معافی ضبط ہوتے تھے حوالہ راجہ کے ہوتے تھے اور اوسکے بدلے روپیہ کی تخفیف زر معاوضہ پرمٹ وغیرہ مین ہوتی تھی۔

کچھ کنٹنجنٹ فوج وہ نہین دیتا اور نہ کچھ مالگزاری سرکار انگریزی مین کرتا ہے مگر راجہ اپنے پاس پچاس سوار اور سو پیادے موجود رکھتا ہے۔

باعوض خدمات لائقہ جو اوسنے بلوے مین کین تھین خدمت دس سوارون کی جو وہ دیتا معاف ہوئی اوسکی سلامی گیارہ ضرب کی ہوتی ہے اور از روے سند نمبر ۱۸ کے اختیار تبنی کرنے کا بھی اوسکو حاصل ہے۔

بالفعل فرید کوٹ تحت حکومت صاحب کمشنر بہادر فتحگڑھ لاہور کی ہے

رئیسان خرد این روے ستلج

جب رئیسان خرد علاقہ این روی ستلج سے اختیارات حکومت چھین گئے تو انتظام پولس سرکار انگریزی نے اپنے اختیار مین رکھا اور تمام محاصل پرمٹ وغیرہ بلا معاوضہ معاف ہوئے صرف باستثنا نواب کنجپورہ و میر کوٹھار باقی رئیس سب بطور جاگیردار ہو گئے مگر بلحاظ ان تبدیلات عظیمہ کے چند رئیسون کو کچھ حقوق نسبت اونکی ذات خاص اور جایداد کے دیے گئے۔

جو مقدمات قبل تاریخ ۱۰ ماہ جون ۱۸۴۹ء واقع ہوے تھے اونکی سماعت کا اختیار عدالتہاے دیوانی مال کو نہین دیا گیا اور بیچ مقدمات فوجداری کے جو قبل ماہ جنوری ۱۸۴۸ء واقع ہوے تھے رئیس صرف تابع حکم صاحبان کمشنر بحیثیت پولیٹکل ایجنٹ قرار دیے گئے اور بیچ مقدمات فوجداری موقوعہ بعد ماہ جنوری ۱۸۴۸ء رئیس تاحین حیات گرفتاری سے بری متصور ہوے اور اونکے مکانات سکنی مداخلت پولیس سے بری کیے گئے مگر مقدمات سنگین یا قتل مین جو نسبت کسی شخص یا جایداد کے واقع ہوے ہون وہ لوگ صرف صاحبان کمشنر کے جوابدہ رہے اور بیچ مقدمات دیوانی کے رئیس گرفتاری سے بری اور اونکے مکانات قرقی سے بری کیے گئے اور اونکا علاقہ درصورت موجود نہونے وارث مذکور کے ضبط سرکار اور بالعوض زر نقد گریات دیوانی تاحین حیات قابض حال قرق سرکار رہوگا تمام علاقجات جو درمیان بے اختیار اور با اختیار رئیسونکے منقسم تھے سب زیر حکم عدالت دیوانی و مال و فوجداری سرکار انگریزی قرار دیے گئے مگر ایسے مشترک اسناد کی تبدیلی ممکن ہے۔

۱۸۴۸ء تمام ان سردارون نے خدمت سرکار انگریزی کی اور بطریق انعام سرکار نے تخفیف کیس ہزار چار سو لہ روپیہ سالانہ کی بیچ تمینیس علاقون کے دی یہ تخفیف اوس روپیہ مین

دی گئی جو بابت خدمات ذاتی کے ادا ہوتا تھا

عرصہ قلیل گذرا کہ منجملہ ان سرداروں کے ستر و سرداران نامی کو اختیارات مجسٹریٹی اونکے اپنے علاقجات مین دیے گئے اور بعض موقع پر یہ اختیارات اونکو دیہات ملحقہ سرکاری کے بھی عطا ہوے۔

جانشینی ان علاقجات مین حسب قواعد ذیل ہوتی ہے۔

اول کوئی بیوہ جانشین نہو۔

دوم وارث غیر ذکور جانشین نہو۔

سوم درحالت موجود نہونے وارث درست کے وارث بعید بھی جانشین ہوسکتا ہے درصورتیکہ مورث رئیس مرحوم اور مورث مدعی بعید قابض کسی حصہ علاقہ پر ۱۸۴۹ء مین اور بعد ازان رہے ہون۔

فہرست جاگیرات مع جمع آبادی و جمع ادای سرکار۔ بعض جاگیرات مین ایک ہی واحد حاکم ہے اور بعضے مین گروہ قابضان جنکے حصص فرداً فرداً بہت کم مقدار کے ہین اور بعض مین ملازم اور متوسلین رئیس جنکے خاندان اب بالکل معدوم ہوگئے ہین۔

نمبر	نام	تعداد دزر آمدنے	تعداد دزر مالگزاری سرکار
۱	باگریان	سہ ہامودے	۸ عدے
۲	بیدوان [سوہانا]	سہ لاکھ	اہادے
	بیدوان [بنگ ماچرا]	سہ ہنگ	اہاسے
۳	پرلوال ..	اہ ہزار	اہاسے
۴	بیجاوا ولیوان	اہادے	۸ ہزار
۵	بلاسپور	مدے ہادے	اہ ہودے
۶	مہرولگ	لکھ اہامودے	سہ لاہودے

نمبر	نام	تعداد وزر آمدنی	تعداد وزر مالگذاری سرکار
۷	جھجولی —	۱۰۰۰۰	۸۰۰۰
۸	بھگوان پور بدہی —	۱۸۰۰۰	۱۴۰۰۰
۹	بہری —	۳۵۰۰۰	۱۸۰۰۰
۱۰	بودانی —	۱۰۰۰۰	۷۰۰۰
۱۱	بورانس	۲۵۰۰۰	۸۰۰۰
۱۲	بھوریا —	۶۰۰۰۰	۳۵۰۰۰
۱۳	بندالیان —	۲۰۰۰۰	۱۲۰۰۰
۱۴	بروامسان —	۴۰۰۰۰	۱۸۰۰۰
۱۵	چوہان —	۲۵۰۰۰	۱۲۰۰۰
۱۶	جھبے وجھلی —	۱۸۰۰۰	۱۴۰۰۰
۱۷	چلونڈی —	۱۰۰۰۰	۸۰۰۰
۱۸	دیوا کھیسا —	۱۵۰۰۰	۱۰۰۰۰
۱۹	دھنوا —	۲۵۰۰۰	۱۲۰۰۰
۲۰	دیال گڑھ	۱۰۰۰۰	۱۲۰۰۰
۲۱	کوہ ٹیکہ پور —	۶۰۰۰۰	۲۵۰۰۰
۲۲	گنہ ہارا —	۱۰۰۰۰	۶۰۰۰
۲۳	گنگاوان —	۵۰۰۰	۱۸۰۰
۲۴	گرانکان —	۲۵۰۰۰	۱۲۰۰۰
۲۵	گڑھی کوتہار —	۱۸۰۰۰	۱۰۰۰۰
۲۶	بلیت پور —	۱۰۰۰۰	۸۰۰۰
۲۷	علاقہ ماجرا —	۴۰۰۰۰	۱۸۰۰۰

نمبر	نام	تعداد توپ آتشی	تعداد توپ برداری کا
۲۸	چکاوہری —		
۲۹	جھوماجرا —		
۳۰	جسیالون —		
۳۱	کھیرتی —		
۳۲	کہر —		
۳۳	کنجپورہ —		
۳۴	کوٹھاوہن —		
۳۵	کوٹلہ ننگ —		
۳۶	لال پور —		
۳۷	لبدا —		
۳۸	لاہوران —		
۳۹	للتان —		
۴۰	منگست کنیہ —		
۴۱	مصطفےآباد —		
۴۲	باوڑہ —		
۴۳	مہی مجرہ —		
۴۴	نگالیان —		
۴۵	پونا —		
۴۶	پوکالی —		
۴۷	پنی لوہ —		
۴۸	پتی پوہیال —		

نمبر	نام	تعداد وزر آمدنی	تعداد وزر مالگزاری
۴۹	پتی کروا —	۱۰۰۰	۱۰۰۰
۵۰	پتی سجوکیا —	۲۰۰۰	۱۰۰۰
۵۱	راجپور —	۱۰۰۰	۸۰۰
۵۲	راجوال —	۵۰۰	۴۰۰
۵۳	رام گڑھ —	۲۰۰۰	۵۰۰
۵۴	روکانی —	۸۰۰	۴۰۰
۵۵	ادور —	۱۰۰۰	۸۰۰
۵۶	زنکل پور —	۸۰۰	۸۰۰
۵۷	سادھورا —	۲۰۰۰	۱۰۰۰
۵۸	سزان —	۶۰۰	۴۰۰
۵۹	سیالیا —	۱۰۰۰	۱۰۰۰
۶۰	سیکا —	۱۰۰۰	۸۰۰
۶۱	سیکری —	۲۰۰۰	۱۰۰۰
۶۲	سکندرا —	۱۰۰۰	۱۰۰۰
۶۳	شاہ آباد —	۲۰۰۰	۲۰۰۰
۶۴	سلیم گڑھ —	۵۰۰	۵۰۰
۶۵	سام سنگھان —	۲۰۰۰	۱۰۰۰
۶۶	متہراونور شہید —	۲۰۰۰	۵۰۰
۶۷	شل —	۱۰۰۰	۵۰۰
۶۸	شمس پور —	۱۰۰۰	۱۰۰۰
۶۹	سدھوال —	۲۰۰۰	۱۰۰۰

نمبر	نام	تعداد زر آمدنی	تعداد مالگزاری
۷۰	سنگپورہ —	[illegible]	[illegible]
۷۱	سدھیان —	[illegible]	[illegible]
۷۲	سوبھار —	[illegible]	[illegible]
۷۳	سوتھری —	[illegible]	[illegible]
۷۴	سوبکا —	[illegible]	[illegible]
۷۵	تھون تنگور	[illegible]	[illegible]
۷۶	تودربجرا —	[illegible]	[illegible]
۷۷	اودھا —	[illegible]	[illegible]
۷۸	انبالہ —	[illegible]	[illegible]
۷۹	درنولی —	[illegible]	[illegible]
۸۰	ذیلداران سنگپوریہ —	[illegible]	[illegible]

علاقہ دہلی

درمیان بلوہ ۱۸۵۷ع کے جب آمد و رفت خطوط وغیرہ درمیان دہلی اور آگرہ اور کلکتہ کے مدت تک مسدود ہو گئے تھے تو انتظام علاقجات دہلی و حصار صاحب چیف کمشنر پنجاب نے اپنے اختیار مین کر لیا تھا اور بعد دوبارہ قائم ہونے امنیت کے یہ اضلاع آخرکار زیر حکومت گورنمنٹ پنجاب رکھے گئے اس علاقے مین بہت سے سردار تھے مگر وہ بطور جاگیردار تھے نہ بطور راجہ وغیرہ وہ سب مطیع فرمان شاہ دہلی تھے اور بعد مغلوب ہونے مرہٹون کے بمقابلہ لارڈ لیک صاحب کے اونکے علاقجات اونکے نام سرکار انگریزی نے مستحکم کئے تھے و بانہ ازسر نو بعوض انعام خطاب عطا کیے۔ یہ رئیس حسب ذیل تھے۔

نواب دوجانا نواب لوہارو نواب پٹودی نواب جھجر نواب داوری نواب بھادرگڈھ

نواب فرخ نگر و راجہ بلب گڑھ منجملہ اسکے رئیسان جھجھر و بلب گڑھ اور فرخ نگر کو پھانسی ہوئی اور اونکے علاقجات ضبط سرکار ہوے باہت بلوہ ۱۸۵۷ء کے اور علاقجات دادری اور بہادر گڑھ بھی ضبط سرکار ہوے اور رئیس کو ایک پنشن بعدادی ایک ہزار روپیہ کی واسطے پرورش کے دی گئی —

راجہ بلب گڑھ کے پاس کوئی سند مہروئی عطیہ سرکار انگریزی نہ تھی اور علاقجات دادری و بہادر گڑھ اول جزو علاقہ جھجھر تھے اور سند نمبر ۵۰ مین جسکی رو سے علاقۂ مذکور عطا ہوا تھا شامل تھی

روہانا

اس خاندان افغان کو یہ علاقہ بشرط وفاداری سرکار انگریزی اور خدمت ہنگام جنگ کے عطا ہوا تھا اول سند لارڈ لیک صاحب نے تا حین حیات عبدالصمد خان اور اوسکے چار بیٹونکو دیا تھا مگر بتاریخ ۲۸ ماہ مئی ۱۸۳۲ء گورنر جنرل بہادر نے سند دوامی نمبر ۲۰۶ دی اور اکثر علاقجات ہریانا شامل اس علاقے کے ہوکر رئیس روہانا کو ملے اور بعد ازان علاقجات ہریانا تبدیل ہوکر عوض مین دیہات روہانا اور مہانا واقع رہتک دیے گئے —

۱۸۲۵ء مین عبدالصمد خان کا جانشین اوسکا بیٹا دوندے خان ہوا اور یہ بھی ۱۸۵۰ء مین فوت ہوا اور اسکی عوض فرزند اکبر حسن علیخان نامے حاکم علاقہ ہوا —

لوہارو

احمد بخش خان اول مورث اس خاندان کا تھا اور وہ وکیل راجہ الور کا تھا یہ علاقہ اوسکو بعوض خدمت جو اوسنے بیچ صلح کرانے راجہ اور لارڈ لیک صاحب کے کی تھی واسطے دوام کے راجہ نے دیا تھا اور پرگنہ فیروزپور بموجب نمبر ۸ لیک صاحب نے دیا اس شرط پر کہ وہ وفادار رہے اور وقت جنگ خدمت کرے اصل موہوب احمد بخش خان نے ۱۸۲۷ء مین وفات پائی اور اوسکا بیٹا شمس الدین خان اوسکا جانشین ہوا ۱۸۳۵ء مین شمس الدین خان بجرم قتل مسٹر فریزر صاحب ایجنٹ دہلی پھانسی دیا گیا اور پرگنہ فیروزپور ضبط سرکار رہا اور پرگنہ لوہارو

اوسکے برادران امین الدین خان اور زین الدین خان کے سپرد ہوا یہ دونون بہالی بنگام محاصرہ دہلی ۱۸۰۳ء امین اندر شہر کے تھے اور بعد فتح دہلی وہ قید ہوئے تھے مگر آخر کار رہا ہوے اور دوبارہ اپنے علاقے پر قائم کیے گئے امین الدین خان کارملک کرتا ہے اور اوسکا برادر کوچک نصف آمدنی نقد پاتا ہے کل مکاسی اس علاقہ کی قریب ساٹھ ہزار روپیہ سالانہ ہے۔

تیوڑی

اصل موہوب فیض طلب خان برادر نجابت علیخان نواب جھجھر کا ہے اوسکو ایک زخم سخت بمقابلہ فوج ہولکر لگا تھا اسواسطے حسب سند نمبر ۸۵ پرگنہ تیوڑی بطور جاگیر دوامی اوسکو عطا ہوا ۱۸۲۹ء مین اوسنے وفات پائی اور اکبر علیخان اوسکا جانشین ہوا بتاریخ ۳ ماہ مارچ ۱۸۶۲ء اسنے بھی وفات پائی اور اوسکا فرزند محمد علی تقی خان جانشین ہوا آمدنی اس علاقے کی پینتالیس ہزار روپیہ سالانہ ہے۔

نواب روحانا اور نواب تیوڑی اور نواب امین الدین خان لوہارو کو سند نمبر ۴ عطا ہوئی جسکی رو سے اطمینان دی گئی کہ جو وارث حسب شرع محمدی اوسکا ہوگا وہ منظور اور مقبول کیا جائیگا۔

نمبر ۶۹

ترجمہ اطلاعنامہ بنام رئیسان ملک مالوہ و سرہند این روے دریاے ستلج مرقومہ ۳ ماہ مئی ۱۸۰۹ء یہ امر روشن تر از افتاب سے ہے اور یقینی زیادہ بہ نسبت ہونے دور گذشتہ کے کہ فوج کشی انگریزی اس جانب دریاے ستلج کے کلیتہ مطابق درخواست اور خواہش سرداران کے ہے اور صرف بجز لحاظ دوستانہ انگریزی گورنمنٹ کے جو سبب قیام ریاست رئیسان کے ہے وقوع مین آئی ہے ایک عہدنامہ بتاریخ ۵ ماہ اپریل ۱۸۰۹ء فیمابین متکلف صاحب منجانب سرکار انگریزی اور مہاراجہ رنجیت سنگھ کے حسب الحکم رابٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر

باجلاس کونسل منعقد ہوا اور ہم نہایت خوشی سے واسطے اطمینان سرداران ملک مالوا و سرہند کے تجویز اور رضامندی سرکار بدفعات ہفتگانہ ذیل مشتہر کرتے ہین —

شرط اول

ملک سرداران مالوا و سرہند زیر حمایت و حفاظت سرکار انگریزی آیا لہذا حکومت اور حکمرانی مہاراجہ رنجیت سنگھ سے بموجب شرائط عہدنامہ بری متصور ہونا چاہیے —

شرط دوم

ملک رئیسان جو اس طرح زیر حفاظت آیا ہے تمام قسم کے محاصل زر سے بری ہے یعنی سرکار انگریزی کوئی محصول اونسے نلیگی —

شرط سوم

سرداران مذکورین کو وہی اختیارات اور حقوق حاصل رہینگے جو اونکے قبضے مین قبل اونکے زیر حمایت آنے کے تھے —

شرط چہارم

جب کبھی فوج انگریزی واسطے بہبود عام کے اون سرداروں کے علاقہ مین سے گذر کرے تو ہر ایک سردار کو لازم ہوگا کہ اپنے اپنے علاقے مین رسد و غلہ و دیگر ضروریات اونکی بہم پہونچائے —

شرط پنجم

اگر کوئی دشمن کسی جانب واسطے فتح کرنے اس ملک کے آئے تو مقتضاے دوستی و اتفاق و بہتری باہمی اسی مین ہے کہ سب فوج انگریزی کے متفق ہوکر کوشش بیچ رفع کرنے دشمن مذکور کے عمل مین لائین اور بانتظام و فرمانبرداری کاربند رہین —

شرط ششم

اسباب انگریزی جو تجاران اضلاع شرقی سے واسطے فوج کے لائین اوس سے کوئی تھانہ دار اور رئیس ان علاقجات کا مزاحم نہوا اور نہ اونسے محصول شے مذکور طلب کرے —

شرط ہفتم

تمام گھوڑے جو واسطے رسالہ کے سرہند مین یا کسی اور مقام مین خرید کیے جائین اور سوداگران اسپ کے پاس پروانۂ راہداری دستخطی وہنری صاحب رزیڈنٹ سہارنپور دہلی یا صاحب افسر کمانڈنگ سرہند کا ہو تو سب سردار ایسے گھوڑون کو بلامزاحمت یا مطالبہ محصول اپنے اپنے علاقے مین گذر کرنے دین۔

نمبر ۷

اشتہار بنام سرداران سکھ وغیرہ مرقومہ ۲۲ ماہ اگست سنہ ۱۸۱۱ء

بتاریخ ۳۰ ماہ مئی سنہ ۱۸۰۹ء ایک اطلاعنامہ سات شرائط کا بحکم سرکار انگریزی جاری ہوا تھا اس مراد سے کہ ملک سرداران سرہند و مالوا زیر حفاظت سرکار آگیا لہذا حسب منشاء عہدنامہ رنجیت سنگھ کچھ علاقہ علاقجات سرداران مذکورہ بالا سے نہین رہا اور سرکار انگریزی کا یہ ارادہ نہین کہ مطالبہ پیشکش یا نذرانہ کرین اور سرداران اپنے اپنے علاقے پر حاکم اور قابض رہین گے اور غرض اجراے اطلاعنامہ مذکور سے یہ تھی کہ سرداران مذکورین کی اطمینان ہو کہ سرکار کی نیت حکمرانی کی نہین ہے اور جسکے پاس جو علاقہ ہے وہ اوسپر قبضہ رکھے اور باطمینان اوسکا خط اوٹھاے

چونکہ اکثر زمینداران و رعایا ملک سرداران مذکورین نے پیشگاہ افسران انگریزی استغاثہ پیش کیے مگر اونھون نے بنظر شرائط اطلاعنامہ مذکور کچھ توجہ اوسپر نہین کی اور نہ ارادہ ہے کہ آیندہ اوسپر لحاظ کرین مثلاً بتاریخ ۱۵ ماہ جون سنہ ۱۸۱۱ء دلاور علیخان سماناوالہ نے نالش پیشگاہ صاحب رزیڈنٹ دہلی بنام اہلکاران راجہ صاحب سنگھ پیش کی کہ اونھون نے اوسکے جواہرات اور دیگر اسباب چھین لیا اسپر صاحب موصوف نے حکم دیا کہ قصبہ سماناعملداری راجہ صاحب سنگھ مین ہے لہذا یہ عرضی نالش اوسکے پاس مرسل ہو۔

اور بتاریخ ۱۲ ماہ جولائی سنہ ۱۸۱۱ء دسوندا سنگھ و گورکھ سنگھ نے پیشگاہ کرنیل اوکترلونی صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر کے بنام سردار جسورت سنگھ کے نالش دائر کی کہ سردار مذکور نے اونکی جایداد وغیرہ کا حصہ لیا ہے بعد ملاحظہ اسکے ظہر عرضی پر حکم تحریر ہوا کہ چونکہ تین سال سے کوئی دعوی

سردار کے بھائیونکی طرف سے پیش نہین ہوا اور نہ کسی شریک کا نام مذکور ہے اور چونکہ اطلاعنامہ
مین جو سردارونکو دیا گیا ہے یہ مشتہر ہوچکا ہے کہ ہر ایک سردار اپنے علاقے مین بلا وقت رہنے
اور کل اختیار رکھے لہذا اس عرضی نالش پر کچھ حکم نہین ہوسکتا ہے اس قسم کے حکم اوپر استغاثونکے
حکم سندر کہتے ہین اور نیز یہ مراد ہے کہ ہر ایک زمیندار اور رعایا کے دلمین نقش ہو کہ دادرسی اونکی
اونکے رئیسونسے ہوگی اور وہ کوئی دقیقہ فرمانبرداری بسنبت اونکے فروگذاشت نکرین لہذا یہ امر پور
راجگان وسرداران این روی ستلج فرض ہے کہ وہ یہ امر بخوبی ذہن نشین اپنی رعایا کے کردین اور
اونکا اطمینان حاصل کرین اور یہ بھی اونپر ظاہر کرین کہ استغاثہ روبروے افسران انگریزی کچہ کارآمد
نہوگا اور وہ صرف اپنے سردارون کو منبع انصاف تصور کرین اور برضا وخوشی اونکی اعانت قبول اور منظور کرین

اور چونکہ بموجب منشار اشتہار نامۂ سابق کے یہ ارادہ سرکار انگریزی کا نہین کہ علاقجات سرداران
ملک ہذا مین مداخلت کرین مگر بغرض بہبودی رعایا اس امر کی اطلاع عام دینی ضرور ہے کہ اکثر سرارون
نے بعد فوج کشی آخر راجہ رنجیت سنگھ کے علاقجات دیگران پر قبضہ کرلیا ہے اور اونکے موروثی
علاقجات چھین لیے ہین اور بیچ واپس کردینے اونکے یہان تک دنگ اور تساہل ہوا کہ جبتک
فوج انگریزی نے اونکو مجبور واپس دینے پر نکیا اونھون نے واپس نہین دیا جیسا مقدمات رانی زیرہ
مین اور سکھان جو یہان ہین اور متعلقجات قرولی وچھہ بوندی اور موضع چینا مین ہوا ہے اور دنگہ در
اور تساہل سے نفع آمدنی اور نقصان لاعلاج مالکان متخیل ہوسکتا ہے لہذا حسب الحکم سرکار
انگریزی اشتہار دیا جاتا ہے کہ اگر کسی سردار نے یا کسی اور شخص نے زبردستی علاقہ دوسرے کا لیا ہو
یا کسیطرح نقصان رسانی اصل مالک کی کی ہو تو یہ واجبی ہے کہ قبل دائر ہونے نالش کے مالک کو
راضی کردین اور واپسی مین توقف کسیطرح نکرین اور اگر اسمین توقف ہوگا اور ضرورت مداخلت سرکار
انگریزی کی ہوگی تو زر آمدنی اوس تاریخ سے جس سے اصل مالک بیدخل ہوا ہے مع دیگر نقصانی
کے جو رعایا علاقہ مذکور کا بباعث گذرنے فوج کے ہوگا بلاشبہہ مجرم سے طلب ہوگا اور بابت
نافرمانبرداری حکم ہذا آجتک سزاے فرماندہی موافق حیثیت جرم اور مجرم کے دیجائیگی اور یہ سب
بموجب فیصلہ سرکار انگریزی کے عمل مین آئیگا۔ المرقوم ۲۲ اگست سنہ ۱۸۱۱ ع

دستخط دی اوکتر لونی ایجنٹ گورنر جنرل

نمبر ۷۱

سند بنام راجہ کرم سنگھ راجہ پٹیالہ بابت پرگنہ مہیلی وغیرہ مہر و دستخط ہز ایکسل لنسی گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل۔

چونکہ تمام ملک کوہستان قبضہ سرکار انگریزی مین آگیا اور چونکہ راجہ کرم سنگھ نے نہایت سنجیدگی سے اتفاق ساتھ فوج کے جنگ گذشتہ مین کیا ہے لہذا اسند ہذا دیجاتی ہے جسکی رو سے پرگنہ جات ذیل راجہ کرم سنگھ اور اسکے وارثان و واسطے دوام کے عطا ہوتے ہین یعنی پرگنہ مہیلی و پرگنہ کلجون پرگنہ بنتھیرا پرگنہ کوسالا پرگنہ جبروت پرگنہ کھلی پرگنہ ہری ہر پرگنہ ساگر پرگنہ تورا اسکا پور پرگنہ جوبل پرگنہ ملاکوتی مع سائر تمام پرگنہ جات سکنہ اور تمام حقوق وغیرہ اونکے بالعوض نذرانہ ڈیڑھ لاکھ روپیہ کے اور جب یہ روپیہ خزانہ سرکار مین باقاعدہ داخل ہوجائیگا تو کسی سبب سے اور مطالبہ زر نذر کے سرکار انگریزی ہمیشہ مدد اور حفاظت راجہ مذکور اور اوسکے وارثان اور اوسکے علاقے مین کریگی راجہ ہی سند کو کامل اور جائز تصور کرکے فوراً قبضہ پرگنہ جات مذکورہ بالا کا کریگا مگر اوسکو لازم نہین کہ سوائے حدود مقررہ پرگنہ جات مذکور کسی اور زمین پر قبضہ کرے اور وقت جنگ کے راجہ کو لازم ہوگا کہ حسب الطلب حکام انگریزی سپاہی و بیگاری فراہم کریگا جو فوج واسطے حفاظت کوہستان کے مامور ہوگی وہ کوئی دقیقہ دقائق انصاف کا اور بہبودی رعایا کا فروگذاشت نہ کریگا اور رعایا اوسکی راجہ کو اپنا مالک اور حاکم ذی حق تصور کرکے فرمانبرداری اوسکی کرینگے اور حسب معمول مالگزاری ادا کرینگے اور ہمیشہ ساعی بہبود ترقی آبادی زمین کے رہینگے اور اپنی نمک حلالی اور فرمانبرداری ظاہر کرینگے۔

المرقوم ۲۰ ماہ اکتوبر ۱۸۱۵ء

نمبر ۷۲

سند بنام راجہ کرم سنگھ راجہ پٹیالہ بابت ٹھکرائی بیگمات وجگت گڈھ مہر و دستخط ہز ایکسل لنسی گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل۔

چونکہ تمام ملک کوہستان قبضہ سرکار انگریزی مین آگیا اور چونکہ راجہ کرم سنگھ نے نہایت مستعدی سے

اتفاق ساتھہ فوج انگریزی کے بیچ جنگ گذشتہ کے کیا ہے لہذا حسب الحکم رابٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر کے سند ہذا راجہ مذکور کو دیجاتی ہے جسکی رو سے پرگنہ جات مفصلۂ ذیل راجہ کو اور اوسکے ورثا کو واسطے دوام کے دیے جاتے ہین یعنی پرگنہ نگہات و شہر نکسال مع قلعۂ قدیم سکہ چین پور و قلعۂ ثانی جو آجر بازار نکسال واقع ہے اور قلعہ تھارو گڑھ اور پرگنہ پارلیک ہا مع قلعۂ اجیرگڈہ و پرگنۂ کھاپٹن مع قلعہ راج گڑھ اور پرگنۂ لچھرنگ اور پرگنۂ بروٹی مع سب پرگنات و پانچ منزل قلعۂ مذکورہ و سائر تعدادی ایک ہزار آٹھہ سو روپیہ یہ سب ٹھکورائی نگہات مین شامل ہین اور دوم قلعۂ جگت گڈہ مع پرگنۂ جگت گڈہ و ملحقات جو خزومیر کے مع تمام حقوق وغیرہ اوسکے بالعوض مبلغ ایک لاکھہ بتیس ہزار روپیہ کے اور جب یہ روپیہ داخل خزانۂ سرکار ہوگا تو اور مطالبہ ہرگز کسی سبب سے راجہ پر نکیا جائیگا سرکار انگریزی ہمیشہ حفاظت اور امداد راجہ مذکور کی ان علاقجات مین کیا کرینگے اور راجہ اس علاقے پر قبضہ کرکے اور دوسرے کے علاقے پر قبضہ نکریگا اور وقت جنگ فوج راجہ کی جو واسطے حفاظت ان علاقجات کے مامور ہوگی ساتھہ فوج انگریزی کے شامل ہوا کریگی راجہ بہبودی رعیت مین کوشش کریگا اور رعیت راجہ کو اپنا مالک اور حاکم دی حق تصور کرکے فرمانبرداری اوسکی کرینگے اور حسب معمول مالگذاری ادا کرینگے اور ہمیشہ ساعی بیچ ترآبادی زمین کے رہین گے اور اپنی نمک حلالی اور فرمانبرداری ظاہر کرینگے۔ المرقوم ۲۰۔ اکتوبر ۱۸۱۸ء

نمبر ۴۳

سند بنام مہاراجہ پٹیالہ المرقوم ۲۲ ستمبر ۱۸۴۸ عیسوے

رابٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر نے حکم دیا کہ بعض علاقجات راجہ پٹیالہ کو بعوض اوسکی اتحاد اور دوستی خدمتگزاری سرکار کے بیچ جنگ گذشتہ لاہور کے دیجائے اور راجہ پٹیالہ نے درخواست کی کہ اوسکو مجدداً اطمینان حفاظت و عطاے حقوق علاقجات قدیم دیجائے گورنر جنرل بخوشی اطمینان مطلوبہ حسب ذیل بذریعہ سند دیتے ہین تاکہ مہاراجہ اور اونکے ورثا باطمینان تمام کارروائی اپنے علاقے مین حسب دستور قدیم کرتے ہین۔

مہاراجہ کے علاقجات قدیم بموجب فہرست منسلکہ کے واسطے ہمیشہ کے بیچ قبضہ اوسکے

اور اوسکے جانشینون کے مع تمام حقوق حکومت پولیس وصال وغیرہ حسب دستور قدیم رہین گے
اور مہاراجہ کی چاکری اور وہ لوگ جو علاقہ بشرط ہمراہی ہنگام جنگ ہای پنجاب متعلقین اور متوسلین حسب دستور
قدیم اونکے ہمراہ اور ممد رہینگے مہاراجہ کوشش کرینگے کہ دادودہی اور بہبودی و رفاہ رعایا عمل مین آئے
اور وہ لوگ راجہ کو اپنا مالک اور حاکم ذی حق تصور کرکے فرمانبرداری اوسکی اور اوسکے ورثا کی کیا
کرینگے اور حسب معمول مالگزاری ادا کرینگے اور ہمیشہ ساعی بہ ترقی آبادی زمین کے رہین گے
اور اپنی نمک حلالی اور فرمانبرداری ظاہر کرینگے مہاراجہ نے اپنی طرف سے اور اپنے ورثا کیطرف سے
تمام محصول چونگی وراہداری وغیرہ واسطے ہمیشہ کے معاف کئے ہین پس یہ محاصل تمام علاقہ
پٹیالہ مین معاف ہوا اور مہاراجہ اپنی طرف سے اور اپنے ورثا کیطرف سے یہ بھی وعدہ کرتے
ہین کہ وہ السداد ستی ہونے اور دختر کشی اور بردہ فروشی کا اپنے علاقے مین کرینگے اگر اہلکاران
مہاراجہ کی نا علمی مین کوئی شخص مجرم ان جرائم کا ہوگا تو ہنگام ثبوت مجرم کو مہاراجہ ایسی سزا سخت
دینگے کہ اورونکو عبرت ہوگی سرکار انگریزی ہرگز مہاراجہ سے یا اونکے ورثا و متوسلین مذکورہ بالا سے
کوئی رقم بنام نہاد مالگزاری یا محصول یا معاوضہ خرچہ سپاہ وغیرہ طلب نکرینگے بشرطیکہ مہاراجہ مثل
سابق بدل خدمتگزاری اور خیرخواہی سرکار مین مصروف رہینگے حکام انگریزی کوئی مداخلت رعایا
مہاراجہ کی یا اونکے ملازمین کی نا حق نکرینگے اور نہ مداخلت بیجا انتظام ملک کرینگے اگر کوئی
دشمن کسی طرف سے اس جانب دریای ستلج کے بارادہ فتح کرنے اس ملک کے آئے
تو مہاراجہ مع اپنی فوج کے شامل فوج انگریزی ہوکر بجد تمام دشمن کو دفع کرینگے اور باانتظام و فرمانبردار
کارروائی کرینگے اور وقت جنگ تمام پیداواری اپنے ملک کی باختیار سرکار انگریزی کردینگے
مہاراجہ اقرار کرتے ہین کہ وہ معرفت اپنے اہلکاران کے شارع عام جو اوسکے علاقے مین
واسطے آمدورفت فوج انگریزی کے انبالہ سے دیگر مقامات تک اور فیروزپور تک بنے گا وہ اوسکو
بنوادینگے اور اوسکی مرمت کیا کرینگے اور اس راستہ کا عرض و بلندی حسب مجوزہ صاحب انجنیر
مامورہ سرکار ہوگی اور مہاراجہ فرودگاہ واسطے افواج انگریزی کے حسب نشاندہی مقامات مجوزہ مہیا کرینگے
تاکہ آیندہ کوئی دعوی بابت نقصانی زراعت کی واقع نہو۔

نمبر ۴۷

ترجمہ سند نامہ مہاراجہ مٹیالہ عطیہ ہز اکسیلنسی وسیسرای وگورنر جنرل بہادر المرقومہ مقام شملہ تاریخ ۲۷ ماہ مئی سنہ ۱۸۶۰ع

جب سے حکومت انگریزی ہندوستان مین قائم ہوئی ہے مہاراجہ حال مٹیالہ اور اونکے سورث ہمیشہ مستحکم بیچ دوستی کے رہے ہین اونکو اکثر انعام مین بالعوض اونکی وفاداری کے ترقیہ توقیر وعہدہ وعلاقہ عطا ہوئی ہے عرصہ قلیل گذرا کہ مہاراجہ حال مٹیالہ اپنے بزرگون کی کارروائی پر باعث استقلال اور دلاوری کے جو اونھون نے بیچ بلوہ ۱۸۵۷ء ظاہر کی سبقت لیگئے بیادگار اس لائق اور عمدہ نمک حلالی کے ہز اکسیلنسی وسیسرای اور گورنر جنرل بہادر ہند نے زیادہ توقیر اور علاقہ واسطے دوام کے مہاراجہ اور اونکے ورثا کو عطا کیا اور بخوشی درخواست مہاراجہ بمضمون منظوری کہ ایک سند مجددا مہر و دستخط وسیسرای مدرج اس مضمون کی عطا ہو کہ مہاراجہ اپنے علاقہ قدیم اور عطیہ سرکار انگریزی مین قبضہ بلا واسطہ غیر سے رکھین لہذا حکم ہوتا ہے کہ۔

شرط اول

مہاراجہ اور اونکے ورثا واسطے دوام کے اختیارات راجگی اوپر اونکے علاقہ قدیم اور علاقہ عطیہ کی موجب فہرست کے رکھین گے اور تمام حقوق واستحقاق وغیرہ جو مہاراجہ اپنے علاقہ قدیم مین رکھتے ہین وہی حقوق وغیرہ علاقہ جدید جو اونکو سرکار سے ملا ہے رکھین گے اور رفیق اور متوسلین وغیرہ اونکے ہر قسم کی متابعت مہاراجہ لازم تصور کرین۔

شرط دوم

باستثنای دفعہ سوم کے سرکار انگریزی ہرگز مہاراجہ سے یا اونکے ورثا یا رفیق یا واسطہ دار یا متوسلین سے کسی قسم کی رقم بنام نہاد مالگزاری یا خدمت یا کسی اور حیلہ سے طلب نکرینگے

شرط سوم

سرکار انگریزی بدل چاہتے ہین کہ خاندان عالی مٹیالہ دوام رہے اور اس سبب سے مہاراجہ اور اونکے ورثا کو ہمیشہ جب کوئی وارث ذکور موجود نہو اختیار متبنی کرنے کا خاندان بھولکیان سے دیتے ہین اگر کسیوقت کوئی مہاراجہ وفات کرے اور کوئی متبنی بھی اونسے

نکیا ہوتا ہم راجہ نابھا اور راجہ جھینڈ کو اختیار حاصل ہوگا کہ باتفاق صاحب پولیٹیکل ایجنٹ سرکار انگریزی کے کوئی جانشین خاندان ہولکیان سے تجویز کرین مگر اس حال مین نذرانہ ایک ثلث زر نکاسی علاقہ پٹیالہ کا سرکار انگریزی کو دینا ہوگا۔

شرط چہارم

۱۸۴۶ء مین سرکار نے مہاراجہ کو اختیار دیا ہے کہ باتفاق رائے صاحب کمشنر بہادر کے سزائے قصاص دیا کرین اب یہ روک بھی موقوف ہوتی ہے مہاراجہ کو کل اختیار موت حیات اپنی رعایا کا دیا جاتا ہے درباب سزا دہی رعایا سے انگریزی جنہون نے جرم مہاراجہ کے علاقے مین کیا ہو اور گرفتار ہوے ہون مہاراجہ حسب ہدایت مراسلہ منجانب بورڈ آف ڈائرکٹر بنام گورنمنٹ مندرجہ سلیکشن نمبر ۳ مرقومہ یکم جون ۱۸۳۶ء کاربند ہونگے مہاراجہ کو کوشش بیچ دادوہی کے کرینگے اور بہبودی و خوشی رعایا مدنظر رکھین گے اور وہ عہدہ کرتے ہین کہ وہ ممانعت متی ہونے کی اور دختر کشی اور بردہ فروشی کی اپنے علاقے مین کرینگے اور جو شخص ان جرائم کا ثبوت ہوگا اوسکو سزاے سخت دینگے۔

شرط پنجم

مہاراجہ ہرگز نمک حلالی و خیر خواہی شاہ انگلستان سے انحراف نکرینگے۔

شرط ششم

اگر کوئی فوج دشمن سرکار انگریزی اس نواح مین رونما ہوگی مہاراجہ ہمراہ فوج انگریزی کے ہوکر اوسکا مقابلہ کرینگے اور ہمہ تن کوشش کرکے جسقدر باربرداری و رسد وغیرہ کی ضرورت ہوگی بہم پہونچا دینگے۔

شرط ہفتم

سرکار انگریزی سماعت نالشات رعایاے مہاراجہ خواہ معاہدار ہو خواہ جاگیردار خواہ رشتہ دار خواہ متوسل خواہ ملازم خواہ اور کوئی ہو نکرینگے۔

شرط ہشتم

سرکار انگریزی انتظام خانگی و خانہ داری مہاراجہ کا انتظام رکھین گے اور اوسمین مداخلت

اگر ضرورت سے اجتناب کریگے۔

شرط ششم

مہاراجہ مثل سابق اب بھی حسب نرخ حال بمعرفت اپنے ایلکاران کے اسباب و مصالح طیاری راستہ ریل و مقامات ریل و شارع عام و پل وغیرہ کا سرانجام کردینگے اور زمین بلا معاوضہ واسطے طیاری راستہ ریل و شارع عام کے دینگے۔

شرط دہم

مہاراجہ اور اونکے ورثا وغیرہ اوسی طریق وفاداری و نمک حلالی سرکار انگریزی پیش نظر رکھینگے اور سرکار انگریزی ہمیشہ آمادہ بجا رکھنے توقیر اور مرتبہ مہاراجہ اور خاندان مہاراجہ کے رہینگے۔

فہرست علاقجات مہاراجہ پٹیالہ

علاقہ موروثی	علاقہ موروثی
پرگنہ پٹیالہ خاص بستور۔	تعلقہ بھنگی۔
تعلقہ مردان پور۔	تعلقہ منور۔
تعلقہ کھتور۔	تعلقہ مہانی گڑھ عرف دودا۔
تعلقہ رانی سرزہ	تعلقہ بوہا۔
تعلقہ امرگڑھ	تعلقہ سردول گڑھ عرف رودہاں۔
تعلقہ چہارتھل۔	تعلقہ وکال گڑھ یا مونگ۔
تعلقہ سونام۔	تعلقہ کرم گڑھ یا حکیانول درہا۔
تعلقہ راج پورہ۔	تعلقہ بھان گڑھ یا تروانا۔
تعلقہ اٹالا گڑھ یا پرنالا۔	تعلقہ منجور۔
تعلقہ شیر پور۔	تعلقہ گوبند گڑھ یا بتندا

علاقہ موروثی	علاقہ موروثی
تعلقہ رام گڑھیا کام	تعلقہ فتح گڑھیا سرہند
تعلقہ صاحب گڑھیا یا ایل	تعلقہ عالم گڑھ یا نندپور کلور

علاقہ یافتہ جدید	علاقہ یافتہ جدید
تعلقہ امرالا	پرگنہ بستی ملک چندر
تعلقہ کوہی بگہات	پرگنہ ملاجھونیر
تعلقہ کوہی کپتھل	پرگنہ مہلا
تعلقہ چکوئیان	پرگنہ نارنول

فہرست رفقا	فہرست رفقا
سکھان بہدا	جاگیرداران بہدور
سکھان لوہاری	جاگیرداران چھپھندان
سکھان بھیت کوٹ	جاگیرداران ذیل تا حین حیات ماتحت مہاراجہ پٹیالہ کے ہین مگر تنکہ خدمتگزاری سرکار انگریزی کو دیے ہین
سکھان کوہ جھکیا	
سکھان رارا	جاگیرداران کھمانون
سکھان کوتلا	جاگیرداران تلاکور
سکھان بلارا بلاری	جاگیرداران دھنی اوری
سکھان بدالی بھائی	جاگیرداران لکھپور
سکھان بیر سنگھ	
سکھان رام پور	بھائی روپا بشرکت نابھا وجھیند ہے
سکھان کوٹ بونا	

نمبر ۷۵

ترجمہ سند بابت جنود پرگنہ کنور و پوروانا ضلع جھجھر و بابت علاقہ کہانون ضلع انبالہ جو مہاراج پٹیالہ کو ہز ایکسل لنسی ارل کیننگ جی سی بی وایسروی و گورنر جنرل ہند نے عطا کیا۔

تمہید

چونکہ اطاعت اور وفاداری مہاراجہ پٹیالہ اور اونکے بزرگون کی ہمیشہ جو وقت سے حکومت انگریزی ملک ہند مین قائم ہوئی ہے بہت رہی اور مرضی ہز ایکسل لنسی وایسرای اور گورنر جنرل کی مقتضی اسکی ہوئی اپنی قدردانی ظاہر کرے اس نظر سے جزو پرگنہ کنورا اور پوروانا واقع ضلع جھجھر یعنی ایک سو دس مواضع حسب فہرست فارسی جمعی لوحمالیہ سالانہ مہاراجہ کو عطا ہوتا ہے اور نذرانہ مبلغ [illegible] کا قبول کرتے ہین اور ماوراء اسکے ہز ایکسل لنسی مہاراجہ کو علاقہ کہانون بھی واقع ضلع انبالہ مع تمکس خدمت اور استحقاق ضبط کرنے کا دیتے ہین اور نذرانہ مبلغ [illegible] قبول کرتے ہین لہذا حسب ذیل حکم ہوتا ہے۔

شرط اول

علاقجات مذکورہ بالا مہاراجہ اور اونکے ورثا کو واسطے دوام کے دیے گئے

شرط دوم

مہاراجہ اور اونکے ورثا وہی امتیازات اور حقوق وغیرہ ان اضلاع نو یافتہ مین رکھینگے جو وہ اپنے قدیم علاقے مین حسب منشاء سند مرقومہ ۵ ماہ مئی سنہ ۱۸۶۰ء دستخطی ہز ایکسل لنسی ارل کیننگ وایسرای و گورنر جنرل ہند کے رکھتے ہین۔

شرط سوم

مہاراجہ اور اونکے ورثا اوسیطرح کی نمک حلالی نسبت سرکار انگریزی کے رکھینگے اور وہی فرائض بباعث ان علاقجات جدید کے اوپر عائد ہونگے جو حسب منشاء سند مرقومہ ۵ ماہ مئی سنہ ۱۸۶۰ء نسبت علاقجات قدیم کے اوپر قائم ہین۔

نمبر ۷۶

بنام فرزند خاص دولت العالیہ منصور زمان امیر الامرا مہاراجہ دھراج راجیشور مہاراجہ جگاں نراندر سنگھ مہندر بھادر پٹیالہ نائٹ اوف دی موسٹ ایگزالٹڈ اورڈر اوف دی سٹار اوف انڈیا — المرقوم ۵ ماہ مارچ ۱۸۶۲ء

چونکہ یہ خواہش ملکہ معظمہ کی ہے کہ ریاستہائے رئیسان و سرداران ہند جو اب اپنے اپنے علاقے مین حکمران ہین دوام کے واسطے قائم رہین اور اونکے خاندان مین شان و شوکت بنی رہے مین بذریعہ اس تحریر کے اوس خواہش کو منظور کرکے مکرر تمکو وہ اطمینان دیتا ہون جو مین نے بذریعہ سند دستخطی اپنی مرقومہ ۵ ماہ مئی ۱۸۶۰ء تمکو دی ہے یعنی درحالت موجود نہونے وارث کے تمکو اور تمہارے ملک کے راجگان آیندہ کو اختیار دیا جاتا ہے کہ اپنا متبنی خاندان بھولکیان سے جس خاندان سے تمہارا خاندان ایک جزو ہے مقرر کرین اور وہ متبنی منتظم و سرکا ہوگا اور اگر درحالیکہ کوئی راجہ لاولد مرجاے اور اونسے متبنی بھی اپنے حین حیات نکیا ہو تاہم اجازت دیجاتی ہے کہ راجہ نابھا اور راجہ جھیند باتفاق صاحب کمشنر اور پولیٹکل اجنٹ سرکار انگریزی کسی شخص کو خاندان بھولکیان سے جانشین مقرر کرین وہ بھی منظور ہوگا مگر اس حالت مین ایک نذرانہ ایک ثلث نکاسی علاقہ پٹیالہ کا سرکار مین بطور جاگیر ادا کرنا ہوگا —

اطمینان رکھو کہ کوئی امر مخل اس عہد کا اوسوقت تک نہوگا جسوقت تک تمہارا خاندان نمک حلال تخت و تاج سرکار رہے گا اور جسوقت تک شرائط عہد نامجات و عطا نامجات و اقرار نامجات کی جنکی رعایت سرکار انگریزی کو ملحوظ رہے گی تعمیل بدل ہوگی —

دستخط کیننگ

نمبر ۷۷

سند بنام راجہ جھیند مرقومہ ۲۲ ماہ ستمبر ۱۸۴۷ عیسوی

رابٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر نے تجویز کی کہ بعض علاقجات راجہ جھیند کو بنظر قدردانی و اتحاد و خدمت گزاری راجہ جوجنگ لاہور مین بسنبت سرکار انگریزی کے اونسے ظہور مین آئی اور راجہ

جھیند نے درخواست دی کہ اوسکو دوبارہ اطمینان ملے کہ اوسکے حقوق علاقۂ قدیم مین جو ہین اونکی حفاظت اور اونکا قیام سرکار کرینگے لہذا گورنر جنرل بہادر بخوشی تمام یہ اطمینان اونکو بذریعہ سند دیل دیتے ہین تاکہ مہاراجہ اور اونکے ورثا باطمینان تمام وہی حقوق اور حکومت اپنی اوسمین تصور کرین جو اونکو سابق حاصل تھی۔

مہاراجہ کے قدیم علاقجات حسب فہرست ملفوفہ واسطے ہمیشہ کے اونکے اور اونکے ورثا کے قبضۂ اختیار مین رہینگے اور کل اختیار انتظام پولس وتحصیل مال مین مثل سابق اونکا رہیگا مہاراجہ کے خادمین اور رفیق اور رشتہ دار اور ملازمین پر فرض ہے کہ اتفاق راجہ سے مثل سابق رہین اور اونکی اطاعت کرین اور مہاراجہ کوشش کرینگے کہ داد وہی اونکی ہوا کریگی اور بہبودی وبہتری رعایا بھی وقوع مین آئے گی اور رعایا راجہ کو اپنا تحقیق اور حقدار مالک تصور کرکے اونکی اور اونکے ورثا کی فرمانبرداری کرینگے اور مالگزاری حسب معمول ادا کرتے رہینگے اور بدل ستوبہ ہوکر ترقی آبادی مین کرینگے اور اپنی نمک حلالی اور وفاداری ہر امر مین ظاہر کرینگے مہاراجہ نے اپنی طرف سے اور اپنے ورثا کی طرف سے واسطے ہمیشہ کے حق تحصیل محصول پرست وغیرہ ٹکس کا ترک کیا اور اب تمام علاقۂ جھیند مین یہ محصول معاف ہوگیا اور مہاراجہ اپنی طرف سے اور اپنے ورثا کی طرف سے یہ بھی اقرار کرتے ہین کہ اپنے علاقہ مین وہ رسم ستی ودختر کشی وبردہ فروشی کی ممانعت کرینگے اگر لاعلمی اہلکاران مہاراجہ مین کوئی مرتکب جرائم مذکورہ بالا کا ہوگا بعد ثبوت اوسکو سزاے سخت دیجائیگی تاکہ اورون کو عبرت ہو سرکار انگریزی مہاراجہ اور اونکے ورثا اور متوسلین مذکورہ بالا سے ہرگز کسی قسم کا مطالبہ بنام ہذا مالگزاری یا محصول یا معاوضہ فوج وغیرہ اس وجہ سے نہ لینگے کہ مہاراجہ مثل سابق آمادۂ خدمتگزاری وخیرخواہی سرکار رہینگے حکام انگریزی سماعت استغاثہ رعایا ومتوسلین مہاراجہ کی نکرینگے اور نہ حکومت مہاراجہ مین مداخلت کرینگے اگر کوئی دشمن این رودے دریاے بیاسہ یا ستلج اس نیت سے رونما ہوگا کہ وہ اس ملک کو آکر فتح کرے تو راجہ شامل فوج انگریزی ہوکر کوشش بلیغ مع اپنی فوج کے بیچ اندفاع دشمن مذکور کے کرینگے اور کارگزاری باقاعدہ وفرمانبرداری کرینگے اور ہنگام جنگ تمام پیداوار ملک مثل رسد وغیرہ باختیار سرکار انگریزی کردینگے راجہ یہ بھی وعدہ

کرتے ہین کہ وہ بسنتہ کلان واسطے آمد و رفت انگریزی کے تمام انبالہ و دیگر مقامات سے تا فیروزپور جسقدر اونکے علاقے مین پڑیگا معرفت اپنے اہلکاران کے بنوا دینگے اور اوسکی مرمت رکھینگے اور عرض اور بلندی اوسکی مطابق تجویز صاحب انجنیر مامورہ سرکار کے ہوگی اور مہاراجہ مقامات مختلفہ مقام فرودگاہ بھی مقرر کردینگے اور اونکے نشانات قائم کیے جاوینگے تاکہ آیندہ کوئی استغاثہ نقصانی زراعت کا واقع نہو۔

نمبر ۸۷

ترجمہ سند بنام راجہ جھیند عطیہ ہز ایکسیل لینسی ویسرای وگورنر جنرل مقام شملہ بتاریخ ۱۵ ماہ مئی سنہ ۱۸۶۰ع

جب سے حکومت انگریزی ہندوستان مین قائم ہوئی ہے راجہ حال جھیند اور اوسکے مورث ہمیشہ مستحکم بیخ دوستی کے رہے ہین اونکو اکثر انعام مین بالعوض اونکی وفاداری کے تزائد توقیر و تمغہ و علاقہ عطا ہوا ہے عرصہ قلیل گذرا کہ راجہ حال جھیند اپنے بزرگون کی کارروائی پر باعث استقلال اور دلاوری جو اونھون نے بیچ بلوہ ۱۸۵۷ع کے ظاہر کی سبقت لیگئے بیادگار اس لیاقت اور نمک حلالی کے ہز ایکسیل لینسی ویسرای اور گورنر جنرل ہند نے زیادہ توقیر اور علاقہ واسطے دوام کے راجہ اور اونکے ورثا کو واسطے ہمیشہ کے عطا کیا اور بخوشی درخواست راجہ بدین مضمون منظور کی کہ ایک سند مجدداً بمہر و دستخط ویسرای ممدوح کے اس مضمون کی عطا ہو کہ راجہ اپنے علاقہ قدیم اور عطیہ سرکار انگریزی مین قبضہ بلاواسطہ غیرے رکھین لہذا حکم ہوتا ہے۔

شرط اول

مہاراجہ اور اونکے ورثا واسطے دوام کے اختیارات راجگی اوپر اونکے علاقہ قدیم اور علاقہ عطیہ کے بموجب فہرست کے رکھین گے اور تمام حقوق و استحقاق وغیرہ جو مہاراجہ اپنے علاقہ قدیم مین رکھتے ہین وہی حقوق وغیرہ علاقہ جدید مین جو اونکو سرکار سے ملا ہی رکھینگے اور رفیق اور متوسلین وغیرہ ہر قسم کی متابعت راجہ لازم تصور کرینگے۔

شرط دوم

باستثنا رمنشا رفعہ سوم کے سرکار انگریزی ہرگز راجہ سے یا اونکے ورثا یا رفیق یا واسطہ دار

یا متوسلین سے کسی قسم کی رقم بنام نذرانہ یا گذارہی یا ولایت یا کسی اور حیلے سے طلب نکرینگے۔

شرط سوم

سرکار انگریزی بدل چاہتے ہین کہ خاندان عالیہ جھیند دوام رہے اور اس سبب سے راجہ اور اونکے ورثا کو ہمیشہ جب کوئی وارث مذکور موجود نہو اختیار متبنی کرنے کا خاندان بھولکیان سے دیتے ہین اگر کسیوقت کوئی راجہ جھیند لاولد وفات پائے اور کوئی متبنی بھی اوسنے نکیا ہو تاہم مہاراجہ پٹیالہ اور راجہ نابھا کو اختیار حاصل ہوگا کہ باتفاق صاحب پولیٹکل ایجنٹ سرکار انگریزی کے کوئی جانشین خاندان بھولکیان سے تجویز کرین مگر اس حال مین نذرانہ ایک ثلث زر نکاسی علاقہ جھیند کا سرکار انگریزی کو دینا ہوگا۔

شرط چہارم

۱۸۴۶ء مین سرکار انگریزی نے راجہ کو اختیار دیا ہے کہ باتفاق رای صاحب کمشنر بہادر کے سزاے قصاص دیا کرین اور یہ روک بھی موقوف ہوتی ہے راجہ کو کل اختیار موت وحیات اپنی رعایا کا دیا جاتا ہے درباب سزادہی رعایاے انگریزی جنھون نے جرم مہاراجہ کے علاقہ مین کیا ہو اور گرفتار ہوے ہون راجہ حسب ہدایت مرسلہ ہنوبل کورٹ اوف ڈایرکٹر بنام گورنمنٹ مندراس نمبر ۳ مرقومہ یکم جون ۱۸۳۶ء کاربند ہونگے راجہ کوشش بیچ دادرہی کے کرینگے اور بہبودی اور خوشی رعایا مدنظر رکھینگے اور وہ وعدہ کرتے ہین کہ وہ ممانعت ستی ہونے کی اور دختر کشی اور بردہ فروشی کی اپنے علاقے مین کرینگے اور جو مجرم ان جرائم کے ثبوت ہونگے اونکو سزاے سخت دینگے۔

شرط پنجم

راجہ ہرگز نمک حلالی وخیرخواہی شاہ انگلستان سے انحراف نکرینگے۔

شرط ششم

اگر کوئی فوج دشمن سرکار انگریزی اس نواح مین رونما ہوگی راجہ ہمراہ فوج انگریزی کے ہوکر اوسکا مقابلہ کرینگے اور ہمہ تن کوشش کرکے جسقدر باربرداری اور رسد وغیرہ کی ضرورت ہوگی بہم پہونچاوینگے

شرط ہفتم

سرکار انگریزی سماعت نالشات رعایاے راجہ خواہ معافیدار ہو خواہ جاگیردار خواہ رشتہ دار

خواہ متوسل خواہ ملازم خواہ اور کوئی ہو نکریں گے۔

شرط ہشتم

سرکار انگریزی انتظام خانگی وخانہ داری راجہ کا لحاظ رکھینگے اور اوسمین مداخلت کرنے سے اجتناب کرینگے۔

شرط نہم

راجہ مثل سابق اب بھی حسب نرخ حال معرفت اپنے اہلکاران کے اسباب ومصالح وغیرہ طیاری راستہ ریل ومقامات ریل وشارع عام وغیرہ کا سرانجام کردینگے اور زمین بلامعاوضہ واسطے طیاری راستہ وشارع عام کے دینگے۔

شرط دہم

راجہ اور اونکے ورثا وغیرہ اوسی طریق وفاداری ونمک حلالی سرکار انگریزی پیش نظر رکھینگے اور سرکار انگریزی ہمیشہ آمادہ بجا رکھنے توقیر اور مرتبہ راجہ اور خاندان راجہ کے رہیگی۔

نقل فہرست علاقجات راجہ جھیند

علاقجات قدیم	علاقجات جدید یافتہ
۱ پرگنہ جھیند ودیہات معروف بنام حلقہ شیخ کراون	موضع دائم والہ (اب شامل پرگنہ جھیند ہوگیا ہے)
۲ پرگنہ سفیدون۔	یہ مواضع شامل پرگنہ سفیدون ہوگئی ہیں اور بموجب سند ۲۲ ستمبر ۱۸۲۷ع بدستخط وایکونٹ ہاردنج گورنر جنرل کے عطا ہوئے۔ موضع بردوا۔ موضع لسینی۔ موضع کساتلا۔
۳ پرگنہ لجوانہ۔	
۴ پرگنہ بالیوالی	
۵ پرگنہ بہکر وامع دیہات مہلان وکہابدان۔	پرگنہ دادری وسے ۴ پرگنہ کولارام بموجب چٹھی سکرٹری گورنمنٹ ہند مرقومہ ۲ ماہ جون ۱۸۵۹ع نمبر ۱۵۴۹ کے عطا ہوئے
۶ پرگنہ بازید پور مع موضع لالودا۔	
۷ حصہ موضع بھائی روپا۔	

جاگیرداران رفیق یعنی جو جاگیردار جنگ مین ہمراہ رہتے ہیں

سکھان دیال پورا۔

نمبر ۷۹

بنام فرزند دلبند راسخ الاعتقاد دولت انگلشیہ راجہ سروپ سنگھ بہادر راجہ جھیند

المرقوم ۵ ماہ مارچ سنہ ۱۸۶۲ء

چونکہ یہ خواہش ملکہ معظمہ کی ہے کہ ریاستہاے رئیسان و سرداران ہند جو اب اپنے اپنے علاقے مین حکمران ہین دوام کے واسطے قائم رہے اور اونکے خاندان کی شان و شوکت بنی رہے مین بذریعہ اس تحریر کے اوس خواہش کی تعمیل کرکے مکرر تمکو وہ طمینان دیتا ہون جو مین نے بذریعہ سند دستخطی اپنی مرقومہ ۵ ماہ مئی سنہ ۱۸۶۰ء تمکو دی ہے یعنی درحالت موجود نہونے وارث کے تمکو اور تمھارے ملک کے راجگان آیندہ کو اختیار دیا جاتا ہے کہ اپنا متبنی خاندان بہولکیان سے جس خاندان کا تمھارا خاندان ایک جزو ہے مقرر کرین اور وہ متبنی منظور سرکار ہوگا اور اگر درحالیکہ کوئی راجہ لاولد مرجاے اور اونسے متبنی بھی اپنے عین حیات نکیا ہوتا ہم اجازت دیجاتی ہے کہ مہاراجہ پٹیالہ اور راجہ نابھا باتفاق صاحب کمشنر اور پولیٹکل اجنٹ سرکار انگریزی کسی شخص کو خاندان بھولکیان سے جانشین مقرر کرین وہ بھی منظور ہوگا مگر اس حالت مین ایک نذرانہ ایک ثلث نکاسی علاقہ جھیند کا سرکار مین بطور جرمانہ ادا کرنا ہوگا۔

اطمینان رکھو کہ کوئی امر مخل اس عہد کا اوسوقت تک نہوگا جسوقت تک تمھارا خاندان نمک حلال تخت و تاج سرکار رہیگا اور جسوقت تک شرائط عہدنامجات و عطانامجات و اقرارنامجات کہ جنکی رعایت سرکار انگریزی کو ملحوظ رہے گی تعمیل بدل ہونگے۔

دستخط کیننگ

نمبر ۸۰

ترجمہ سند بابت دہ و دو پرگنہ لودوا یا ضلع جھجھر جو راجہ جھیند کو ہز اکسیل لینسی لارل کیننگ جی سی بی وایسرای و گورنر جنرل ہند نے عطا کیا۔

تمہید

چونکہ اطاعت اور وفاداری راجہ جھیند اور اونکے بزرگون کی ہمیشہ جسوقت سے حکومت

انگریزی ملک ہند مین قائم ہوئی ہے بہت رہی اور مرحمتی ہز ایکسیل لنسی ویسرای اور گورنر جنرل
مقتضی اسکی ہوئی کہ اپنی قدردانی ظاہر کرے اس نظر سے جو پرگنہ واقع ضلع جھجھار اونیس مواضع
حسب فہرست فارسی جمعی مدت حاصلہ سالانہ راجہ کو عطا ہوتا ہے اور بذاتہ موروثی قبول
کرتے ہین لہذا حسب ذیل حکم ہوتا ہے۔

شرط اول

علاقجات مذکورہ بالا راجہ جیند اور اونکے ورثا کو واسطے دوام کے دیے گئے۔

شرط دوم

راجہ اور اونکے ورثا وہی اختیارات اور حقوق وغیرہ ان مواضع نو یافتہ مین رکھینگے جو وہ
اپنے قدیم علاقہ مین حسب منشا سند مرقومہ ۵ ماہ مئی سنہ ۱۸۶۰ء بتخطی ہز ایکسیل لنسی ارل کیننگ
ویسرای و گورنر جنرل ہند کے رکھتے ہین۔

شرط سوم

راجہ اور اونکے ورثا اوسیطرح کی نمک حلالی بنسبت سرکار انگریزی کے رکھینگے اور وہی
فرایض بباعث ان علاقجات جدید کے انپر عاید ہونگے جو حسب منشا سند مرقومہ ۵ ماہ مئی سنہ ۱۸۶۰ء
بسبب علاقجات قدیم کے اونپر قائم ہین۔

نمبر ۸۱

ترجمہ سند بنام راجہ ناہا عطیہ ہز ایکسیل لنسی ویسرای و گورنر جنرل بہادر
المرقوم مقام شملہ تاریخ ۵ ماہ مئی سنہ ۱۸۶۰ء

جب سے حکومت انگریزی ہندوستان مین قائم ہوئی ہے راجہ حال ناہا اور اونکے
مورث ہمیشہ مستحکم بیچ دوستی کے رہے ہین اونکو اکثر انعام مین بالعوض اونکی وفاداری کے
تزائد توقیر اور مرتبہ اور علاقہ عطا ہوا ہے عرصہ قلیل گذرا کہ راجہ حال ناہا اپنے بزرگون کی کارروائی
پر بباعث استقلال و دلاوری جو اونھون نے بیچ بلوہ سنہ ۱۸۵۷ء کے ظاہر کی سبقت لے گئے
بیادگار اس لاجب اور عمدہ نمک حلالی کے ہز ایکسیل لنسی ویسرای اور گورنر جنرل ہند نے

زیادہ توقیر اور علاقہ واسطے دوام کے راجہ اور اونکے ورثا کو واسطے ہمیشہ کے عطا کیا اور بخوشی درخواست راجہ بدین مضمون منظور کی کہ ایک سند مجددا بہراور دستخط و یسرائی ممدوح کے اس مضمون کی عطا ہو کہ راجہ اپنے علاقہ قدیم اور عطیہ سرکار انگریزی مین قبضہ بلاواسطہ غیرے رکھین لہذا حکم ہوتا ہے کہ

شرط اول

راجہ اور اونکے ورثا واسطے دوام کے اختیارات راجگی اوپر اونکے علاقہ قدیم اور علاقہ عطیہ کے بموجب فہرست کے رکھین گے اور تمام حقوق و استحقاق وغیرہ جو راجہ اپنے علاقہ قدیم مین رکھتے ہین وہی حقوق وغیرہ علاقہ جدید جو اونکو سرکار سے ملا ہے رکھین گے اور رفیق اور متوسلین وغیرہ ہر قسم کی متابعت راجہ کی لازم تصور کرین۔

شرط دوم

باستثنا رمشار دفعہ سوم کے سرکار انگریزی ہرگز راجہ سے یا اونکے ورثا یا رفیق یا واسطہ دار یا متوسلین سے کسی قسم کی رقم بنام نہاد مالگزاری یا خدمت یا کسی اور حیلے سے طلب نکرینگے

شرط سوم

سرکار انگریزی بدل چاہتے ہین کہ خاندان عالیہ نابھا دوام رہے اور اس سبب سے راجہ اور اونکے ورثا کو ہمیشہ جب کوئی وارث مذکور موجود نہو اختیار متبنی کرنے کا خاندان بھولکیان سے دیتے ہین اگر کسی وقت کوئی راجہ نابھا لاولد وفات کرے اور کوئی متبنی بھی اونسے نکیا ہوتا ہم مہاراجہ پٹیالہ و راجہ جھیند کو اختیار حاصل ہوگا کہ باتفاق صاحب پولیٹکل ایجنٹ سرکار انگریزی کے کوئی جانشین خاندان بھولکیان سے تجویز کرین مگر اوس حالت مین نذرانہ ایک ثلث زر نکاسی علاقہ نابھا کا سرکار انگریزی کو دینا ہوگا۔

شرط چہارم

۱۸۴۶ء مین سرکار انگریزی نے راجہ کو اختیار دیا ہے کہ باتفاق رای صاحب کمشنر بہادر سزاے قصاص دیا کرین اب یہ روک بھی موقوف ہوتی ہے راجہ کو کل اختیار موت وحیات اپنی رعایا کا دیا جاتا ہے درباب سزا دہی رعایاے انگریزی جنہون نے جرم راجہ کی علاقہ مین

گیا ہو اور لرقمار ہون راجہ حسب ہدایت مراسلہ ہنوربل کورٹ اوف ڈائرکٹرنام گورنمنٹ مدعا
نمبر ۳ مرقومہ یکم جون ۱۸۳۶ء کاربند ہونگے راجہ کوشش بیچ دادوہی کے کرینگے اور بہبودی اور
خوشی رعایا مدنظر رکھینگے اور وہ وعدہ کرتے ہین کہ وہ ممانعت ستی ہونے کی اور زخمرکشی اور
بردہ فروشی کی اپنے علاقے مین کرینگے اور جو مجرم ان جرائم کا ثبوت ہوگا تو اوسکو سزاے
سخت دینگے۔

شرط پنجم

راجہ ہرگز نمک حلالی وخیرخواہی شاہ انگلستان سے انحراف نہ کرینگے۔

شرط ششم

اگر کوئی فوج دشمن سرکار انگریزی اس نواح مین رونما ہوگی راجہ ہمراہ فوج انگریزی کے ہوکر
اوسکا مقابلہ کرینگے اور ہمہ تن کوشش کرکے جسقدر باربرداری اور رسد وغیرہ کی ضرورت ہوگی
بہم پہونچائینگے۔

شرط ہفتم

سرکار انگریزی ساعت نالشات رعایاے راجہ خواہ معافیدار ہو خواہ جاگیردار خواہ پنشن دار
خواہ متوسل خواہ ملازم خواہ اور کوئی ہونکرینگے۔

شرط ہشتم

سرکار انگریزی انتظام خانگی وخانہ داری راجہ کا لحاظ رکھینگے اور اوسمین مداخلت کرنے
سے اجتناب کرینگے۔

شرط نہم

راجہ مثل سابق اب بھی حسب نرخ حال معرفت اپنے اہلکاران کے اسباب ومصالح وغیرہ
طیاری راستہ ریل ومقامات ریل وشارع عام وغیرہ کا سرانجام کردینگے اور زمین بلامعاوضہ
واسطے طیاری راستہ وشارع عام کے دینگے۔

شرط دہم

راجہ اور اوسکے ورثا وغیرہ اوسی طریق وفاداری ونمک حلالی سرکار انگریزی پیش نظر

رکھین گے اور سرکار انگریزی ہمیشہ آمادہ بجا رکھنے توقیر اور مرتبہ راجہ اور خاندان راجہ رہنسلے

فہرست علاقجات راجہ نابھا

علاقجات قدیم	علاقجات قدیم
پرگنہ نابھا خاص —	پرگنہ دھنولا —
پرگنہ املون	پرگنہ پھول مع دیالپورہ —
پرگنہ بہارسون	پرگنہ جیتول
پرگنہ کٹھورگنج	پرگنہ لوتھدی
حصہ پرگنہ بھاٹی	اختیار انتظام وحق عالی اوپر معافیداران

علاقہ نو یافت

پرگنہ کانتی	از روے چٹھی سکرٹری گورنمنٹ ہند مرقومہ ۲ ماہ جون ۱۸۵۰ عیسوی
پرگنہ بادل	نمبری ۴۹ ۱۵ دوامی عطا ہوے

علاقہ زمینداران و مالگذاران

سکھان سونختی

سکھان رام داس بھونگران والہ

لودہ کرتیا گومتی والہ

نمبر ۸۲

بنام فرزندار جمند عقیدت پیوند دولت انگلشیہ براربین سمور راجہ بھرپور سنگھ مہندر بہادر راجہ نابھا

المرقوم ۵ ماہ مارچ ۱۸۶۲ء

چونکہ یہ خواہش ملکہ معظمہ کی ہے کہ ریاستہاے رئیسان وسرداران ہند جو اب اپنے اپنے علاقے مین حکمران ہین دوام کے واسطے قائم رہے اور اونکے خاندان کی شان وشوکت بھی رہے مین بذریعہ اس تحریر کے اوس خواہش کی تعمیل کرکے مکرر تمکو وہ اطمینان دیتا ہون جو مین نے

بذریعہ سند دستخطی اپنی مرقومہ ۵ ماہ مئی ۱۸۶۰ء کے تملکوی ہے یعنی بحالت موجودہ ہونے وارث کے تملکو اور تمھارے ملک کے راجگان آیندہ کو اختیار دیا جاتا ہے کہ اپنا متبنی خاندان بھولکیان سے جس خاندان کا تمھارا خاندان ایک جزو ہے مقرر کرین اور وہ بھی منظور سرکار ہوگا اور اگر وہ حالیکہ کوئی راجہ لاولد مرجائے اور اوسنے متبنی بھی اپنے حین حیات نکیا ہو تاہم اجازت دیجاتی ہے کہ مہاراجہ مٹیالہ اور راجہ جھیند باتفاق صاحب شملہ ایجنٹ پولیٹکل سرکار انگریزی کے کسی شخص کو خاندان بھولکیان سے جانشین مقرر کرین وہ بھی منظور ہوگا مگر اس حالت مین ایک نذرانہ ایک تہائی نکاسی علاقہ نابھا کا سرکار مین بطور جرمانہ ادا کرنا ہوگا۔

اطمینان رکھو کہ کوئی امر مخل اس عہد کا اوسوقت تک نہوگا جب تک تمھارا خاندان بحلال تخت تاج سرکار رہیگا اور جس وقت تک شرائط عہدنامجات و عطانامجات و اقرارنامجات کے جنکی رعایت سرکار انگریزی کو ملحوظ رہے گی تعمیل بدل ہونگے۔

دستخط کیننگ

نمبر ۸۳

ترجمہ سند بابت جزو پرگنہ کنورا و پوردانا مشتمل ضلع جھجھر سو راجہ نابھا کو ہز اکسیل لنسی ال کیننگ جی سی بی و ایلچی گورنر جنرل ہند نے عطا کیا۔

تمہید

چونکہ اطاعت و فرمانبرداری راجہ نابھا اور اونکے بزرگ راجہ جسونت سنگھ نے ہمیشہ جسوقت سے حکومت گورنمنٹ انگریزی ملک ہند مین قائم ہوئی ہے بہت رہی اور مرضی ہز اکسیل لنسی وائسروی اور گورنر جنرل کی مقتضی اسکی ہوئی کہ اپنی قدردانی ظاہر کرین اس نظر سے جزو پرگنہ کنورا و پوردانا واقع ضلع جھجھر بیالیس مواضع حسب فہرست فارسی جمعی روپے سالانہ راجہ کو عطا ہوتا ہے اور نذرانہ حالک قبول کرتے ہین لہذا حسب ذیل حکم ہوتا ہے

شرط اول

علاقجات مذکورہ بالا راجہ نابھا اور اونکے ورثا کو واسطے دوام کے دیدے گئے۔

شرط دوم

راجہ اور اونکے ورثا وہی اختیارات اور حقوق وغیرہ ان مواضع نوہ یافتہ مین رکھین گے جو وہ اپنے قدیم علاقے مین حسب منشا سند مرقومہ ۵ ماہ مئی سنہ ۱۸۶۰ء دستخط ج انکیل لسنی ارل کیننگ ولیسرای اور گورنر جنرل کے رکھتے ہین۔

شرط سوم

راجہ اور اونکے ورثا اوسیطرح کی نمک حلالی بنسبت سرکار انگریزی کے رکھینگے اور وہی فرائض بباعث ان علاقجات کے اوپر عائد ہونگے جو حسب منشا سند مرقومہ ۵ ماہ مئی سنہ ۱۸۶۰ء بنسبت علاقجات قدیم کے اوپر قائم ہین۔

نمبر ۸۴

بنام نواب سکندر علیخان رئیس مالیر کوتلا۔

المرقوم ۵ ماہ مئی سنہ ۱۸۶۰ء

چونکہ یہ خواہش ملکۂ معظمہ کی ہے کہ ریاست ہاے رئیسان و سرداران ہند جو اپنے اپنے علاقے مین حکمران ہین واسطے دوام کے قائم رہے اور اونکے خاندان کی شان و شوکت بھی رہے مین بتعمیل اوس خواہش کی کرکے یہ سند دے کر تمکو اطمینان دیتا ہون کہ اگر کوئی اصلی وارث موجود نہوگا تو سرکار انگریزی اوس شخص کو تمھارے علاقے کا رئیس منظور کرینگے جو از روے شرع محمدی حق وراثت کا رکھتا ہوگا۔

اطمینان رکھو کہ کوئی امر مخل اس عہد کا اوسوقت تک نہوگا جسوقت تک تمھارا خاندان نمک حلال تاج و تخت انگلشیہ کا رہیگا اور جسوقت تک شرائط عہدنامجات و عطانامجات و اقرارنامجات کے جنکی رعایت سرکار انگریزی کو ملحوظ رہے مبدل بتعمیل ہوگی۔

دستخط کیننگ

ایسے مضمون کے اسناد نواب روحانا اور نواب پنوڈی اور نواب امین الدین خان

لو یا رو والہ کو عطا ہوئین —

نمبر ۸۵

بنام اسد الدولہ سنجابت علیخان بہادر مکرر توم ۴ ماہ مئی ۱۸۰۶ عیسوے

بنظر قدردانی تمھاری خدمات اور تمھارے کارگزاری کے رابرٹ ہنوبل جنرل لارڈ لیک صاحب سپہ سالار نے تمکو شروع فصل ربیع ۱۲۱۳ فصلی مطابق ماہ ستمبر ۱۸۰۵ء سے علاقہ مفصلہ ذیل بطور جائداد خرچ رسالہ و بطور جاگیر خرچ ذاتی تمھارے اور تمھارے متوسلین کے مع کل مالگزاری و حصول پرمٹ وغیرہ باستثناے ایسے باغات و جاگیر آئمہ دیوتا رتھہ و معافی اور سواے اوس روزانہ خرچ کے جو بطور خیرات مقرر ہے اس شرط پر عطا ہوے کہ تم طالب مدد سرکار انگریزی نہوگے اور تم اپنے محالات کا انتظام اپنی فوج سے کرلوگے اور وقت ضرورت اگر درخواست کیجاے گی تم چار سو سوار سرکار کو دوگے اور تم ہمیشہ راسخ اتحاد سرکار انگریزی مین رہوگے اور کوشش خیرخواہی مین کرتے رہوگے یہ سند منظور سرکار ہوتی ہے اور بنظر اوسکے اتحاد اور خیرخواہی سرکا کے جسکا حال رابرٹ ہنوبل سپہ سالار بہادر نے تحریر کیا ہے سرکار اپنی خوشی سے مقامات مذکور واسطے دوام کے تمکو اور تمھارے خاندان کو پشت در پشت عطا کرتے ہین —

سرکار انگریزی کچہ سروکار ان علاقجات سے نرکھین سگے اور وہ تمھارے قبضہ مین رہین گے —

اس عنایات شایان کی شکرگزاری مین تم ہمیشہ اظہار و اثبات اپنے اتحاد کا بسنبت سرکار انگریزی کے کرتے رہو اور خیرخواہی مین کوشش بلیغ عمل مین لاوگے آمین تمھاری بہتری اور بہبودی متصور ہے —

فہرست علاقجات مندرجہ سند

علاقجات جو اسد الدولہ سنجابت علیخان بہادر کو مع کل مالگزاری و سائر دیے گئے

جھجھر	کوشتی
بادلی	مدرنول
کنوده	باجدل

ایضاً جو فیض طلب خان کو جاگیر میں ملے۔

تپوری مع کل مالگذاری وسائر۔

ایضاً بو محمد اسمعیل علیخان و فیض محمد خان کو ملے۔

بطور جائداد خرچ رسالہ محمد اسمعیل علیخان و فیض محمد خان بشرطیکہ وہ فرمانبردار سنجاعت علیخان رہیں

بموجب نقصیل ذیل

دارد ہی مع بہود باہر و جہال

پرگنہ انبالہ

جاگیر محمد اسمعیل خان — سہاورگڑھ

جاگیر فیض محمد خان — تپوری

المرقوم ۲۴ ماہ مارچ ۱۸۰۶ء مطابق ۲۴ ماہ صفر ۱۲۲۱ھ

نمبر ۹۶

ترجمہ سند جو بنام عبدالمجید خان الملقب بہ ماہ مئی ۱۸۰۶ عیسوی

بنظر قدردانی خدمات اور طریق کارگذاری کے رابٹ ہنری بل جنرل لارڈ لیک صاحب بہادر سپہ سالار نے تمکو شروع فصل ربیع ۱۲۱۱ فصلی مطابق ماہ ۱۸۰۶ء سے علاقہ مفصلہ ذیل بطور جائداد خرچ رسالہ بطور جاگیر خرچ ذاتی تمہارے مع کل مالگذاری و محصول پرمٹ وغیرہ باستثناء ایسے باغات و جاگیر آمدیو تارتھ و معافی اور سوائے اوس روزانہ خرچ کے جو بطور خیرات مقرر ہے اس شرط پر عطا ہوئی کہ تم طالب مدد سرکار انگریزی نہوگے اور تم اپنے معاملات کا انتظام اپنی فوج سے کر لوگے اور وقت ضرورت اگر درخواست کیجائے گی تو تم دوسو سوار سرکار کو دوگے اور تم ہمیشہ

راسخ اتحاد سرکار انگریزی مین رہوگے اور کوشش خیر خواہی مین کرتے رہوگے اور یہ سند منظور سرکار ہوتی ہے اور بنظر اوسکے اتحاد اور خیر خواہی سرکار کے جسکا حال رابرٹ ہنوبل پیہ سالار بہادر نے تحریر کیا ہے۔ سرکار اپنی خوشنودی سے علاقجات ناکور واسطے دوام کے تمکو اور تمھارے ورثا کو عطا کرتے ہین۔

سرکار انگریزی ان علاقجات سے کچھ سروکار نہ رکھتے ہین اور نہ رکھینگے اور وہ تمھارے اور تمھارے ورثا کے قبضہ مین رہینگے۔

اس عنایات شایان کی شکر گزاری مین تم ہمیشہ اظہار و اثبات اپنے اتحاد کا نسبت سرکار انگریزی کے کرتے رہو اور خیر خواہی مین کوشش بلیغ عمل مین لاو کہ اسمین تمھاری بہتری اور بہبودی متصور ہے۔

فہرست علاقجات واقع بہرائچ مغیرہ مسمی ذیل۔

محال ناہنی ق تعلقہ	محال سرواڑا
محال خصار	محال بہال
محال مہم	محال جوال پور
محال ہرشام	محال گرورا

و ایضاً شامل رہینگے شامل باری مزدہ بلدی۔

سنہ جوہر ۔۔۔ وناہر ۔۔۔ و جہال متعلق پرگنہ اودے

المرقوم ۴ ماہ مارچ ۱۸۱۶ء مطابق ۲۴ ماہ صفر ۱۲۳۱ھ ہجری

نمبر ۴۷

ترجمہ مسودہ پروانہ بنام احمد بخش خان بہادر المرقوم ۴ ماہ مارچ ۱۸۱۶ء

بنظر قدردانی خدمات اور خیر خواہی سرکار کے رابرٹ ہنوبل جنرل لارڈ لیک صاحب سپہ سالار نے تمکو جاگیر استمراری مین محالات فیروزپور و جھرکہ اور پرگنجات سانگریں و لوہاہا و بچھوڑہ و بگینا مع

سائر مالگزاری باستثنا راسے باغات و جاگیر ائمہ و تارتھہ و معافی حضرت سے جدا ہین اور دیگر اخراجات معمول و روزانہ وغیرہ اس شرط پر عطا ہوئی کہ تم طالب مدد سرکار انگریزی رہوگے اور تم اپنے معاملات کا انتظام اپنی فوج سے کروگے اور تمکو واسطے گذارہ اور مدد خرچ مسمی کھانجا [illegible] و دیگر متعلقین مرزا نصیر الدین بیگ [illegible] کے رہنا ہوگا اور نیز یہ کہ بروقت ضرورت تمکو مدد سرکار پچاس نفر سوار سے کرنی ہوگی اور تم ہمیشہ راسخ اتحاد سرکار انگریزی مین رہوگے اور کوشش خیر خواہی مین کرتے رہوگے۔

سرکار انگریزی تمھاری سیرت اور مزاج اور لیاقت خدمت و خیر خواہی سے بذریعہ تحریر رابرٹ ہنوربل سپہ سالار بہادر کے مطلع و آگاہ ہو کر اب بخوشی در وجہ انعام تمھاری خدمات سے تمکو اور تمھارے ورثا کو واسطے دوام کے پشت در پشت تمام محالات مذکورہ بالا مع کل مالگزاری و سائر و باستثنا و رقومات مفصلہ بالا شرح و تفصیل ربیع ۱۲۱۳ فصلی مطابق ماہ ستمبر ۱۸۰۸ع سے عطا کرتے ہین اوسوقت سے سرکار انگریزی کو سروکار اون محالات سے نہ رکھینگے اور وہ ہمیشہ تمھارے قبضے مین اور تمھارے اولاد کے قبضے مین رہینگے اور چونکہ اون علاقجات مین سیاست ضرور کرنی ہوگی لہذا باشندگان علاقجات مذکور سے کے استغاثہ کی سماعت نہوگی۔

اس عنایات شاہانہ کی شکر گذاری مین تم ہمیشہ اظہار اور اثبات اپنے اتحاد کا نسبت سرکار انگریزی کی کرتے رہو اور خیر خواہی مین کوشش بلیغ عمل مین لاؤ کہ اسمین تمھاری بہتری اور بہبودی متصور ہے۔

المرقوم ۲۸ ماہ مئی ۱۸۰۶ع مطابق ۱۴ ماہ صفر ۱۲۲۱ ہجری

علاقجات کوہستان

از روے رپورٹ صاحب ڈیوی کمشنر بہادر شملہ

قبل از جنگ نیپال ۱۸۱۴ء مین گورکھا کی فوج نے بجانب مغرب تا دریاے ستلج فتح کرلیا تھا
از روے شرط چہارم عہدنامہ ۱۸۱۵ء نیپالیون نے تمام دعوی ملک مغرب دریاے کالی کا چھوڑدیا
اور قبضہ انگریزی مین تمام علاقہ گھاگرہ سے ستلج تک آگیا اضلاع کماون ودیرہ دون شامل
علاقہ انگریزی کیے گئے اور باقی علاقہ باستثنا رسیا ٹوڑین گڑھ وسندوج وچند دیگر مقامات
چھاونی فوج اون ہی سرداران گری کے سپرد کیے گئے جنسے نیپالیون نے چھین لیے تھے
یہ سب راجہ تحت حکومت وحفاظت سرکار انگریزی کے آگئے اور نیابین اونکے وہی رسوم بھی
قائم ہوے جو اونمین قبل ازاونکی مغلوبی کے جاری تھے۔

۱۸۴۷ء مین محصول ترنزٹ ان علاقجات مین معاف ہوا اور بسلغ ۱۵۰۰۰ سالانہ بعوض
اوسکے سرکار ادا کرتی ہے۔

سرمور معروف ناہن

جب گورکھا کوہستان سے نکال دیے گئے اوسوقت مین کرم پرکاش راجہ حکمران تھا
مگر وہ باعث اوسکے ضعف عقل کے خارج کیا گیا اور حکومت وہان کی اوسکے پسر کلان فتح پرکاش
کو دی گئی۔

سند نمبر ۸ بنام راجہ ۲۱ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ء کی ہے اسکی رو سے اوسکا علاقہ قدیم اوسکو
اور اوسکے ورثا کو واسطے دوام کے عطا ہوا مگر قلعہ وپرگنہ موری سردار مسلمان مقام مذکور کو
باعث اوسکی خدمت لائقہ بمقابلہ دشمن کے دیا گیا اور کارروائون جو بعد ازین ۱۸۳۳ء مین حسب
منشا رسند نمبر ۶ بعوض ادا ے ۔ روپیہ نذرانہ کے دوبارہ دیا گیا اور ایک قطعہ زمین
کوہی بجانب شمال دریاے گری رانا ے کپہتھل کو ملا اور پرگنہ جوبسا اور بیغور واقع دیرہ دون
شامل علاقہ انگریزی ہوے۔

راجہ حال و بالکا شمشیر پرکاش نامے لوے سال کی عمر کا ہے بجلدوی خدمات جو اوسنے بلوے ۱۸۴۵ء مین کین اوسکو خلعت صد روپیہ کا عنایت ہوا اور اوسکی سلامی سات ضرب کی مقرر ہوئی خاندان اسکا راجپوت ہے آمدنی سرمور کی تخمیناً لاکھ روپیہ سالانہ کی ہے راجہ کو دھائی سو سپاہی اچھے قواعد کرنے والے ملازم ہین باشندے بموجب خانہ شماری گذشتہ دو لاکھ نفر ہین راجہ کچھ مالگزاری سرکار مین ادا نہین کرتا مگر خدمت سپاہ کا اوس سے وعدہ ہوا ہے۔

کہلور معروف بلاسپور

راجہ کہلور کا علاقہ دونون جانب دریاے ستلج کے ہے مگر از روے سند نمبر ۹۰ جو راجہ مہر چند کو ۱۸۱۵ء مین دی گئی تھی صرف علاقہ شرقی اوسکو ملا تھا ایک دوسری سند نمبر ۹۱ ۱۸۴۷ء مین راجہ کہلور کو عطا ہوئی اوسکی رو سے وہ علاقہ بھی اوسکو ملا جو بجانب کنارہ راست دریاے مذکور واقع تھا اور اب تک ماتحت دربار لاہور کے تھا موقوفی محصول ترنرت بھی منجملہ شرائط سند ہی اور درخواست راجہ بابت معاوضہ نامنظور گورنر جنرل بہادر ہونی ایک وجہ نامنظوری کی یہ بھی تھی کہ باعث منتقل ہونے علاقہ آنروے ستلج ساتھ سرکار انگریزی کے راجہ کو اب وہ مالگزاری قریب چار ہزار روپیہ کے نہین دینی پڑتی جو وہ دربار لاہور کو دیتا تھا راجہ کچھ مالگزاری سرکار مین ادا نہین کرتا مگر خدمت سپاہ کا اوس سے وعدہ ہوا ہے۔

نام راجہ حال کا بیر اچند ہے عمر ۴۰ سال خاندان راجپوت سے بجلدوی خدمت جو اوسنے بلوے ۱۸۴۵ء مین کی راجہ کو خلعت صد روپیہ کا عطا ہوا اور سلامی سات ضرب کی مقرر ہوئی آمدنی اس علاقے کی ۱۰۰ روپیہ سے کم نہین ہے اور باشندے تخمیناً ۱۵۰۰ نفر ہین۔

ہندور معروف نالہ گڑھ

راجہ ہندور خاندان راجپوت سے ہے راجہ رام سنگھ اوسوقت مین راجہ تھا جب سند نمبر ۹۲ ۱۸۱۵ء مین عطا ہوئی تھی لہذا اے اس سند کے یہ بیان کرنا لازم ہے کہ باعتنا نصف حصہ

فیض اللہ پور، شرط ضروری مین ہے ایک قطعۂ زمین برابر اس نصف حصہ کے سنہ ۱۸۳۶ء مین شامل علاقۂ سرکار انگریزی ہر رضامندی راجہ ہندو سرکار انگریزی کیا گیا —

دوسری سند نمبر ۹۳ راجہ کو دی گئی جسکی رو سے ٹھکرائی ہنولی کی بالعوض قلعہ ملاون کے جو مقام واسطے چھاؤنی فوج انگریزی کے لیا گیا تھا دی گئی سنہ ۱۸۴۶ء مین سند نمبر ۹۴ کے یہ قلعہ دوبارہ واپس ہوا۔

راجہ بچے سنگھ ولد راجہ رام سنگھ سنہ ۱۸۵۲ء مین لاولد مر گیا کوئی وارث اصلی اوسکا نہ تھا مگر بلحاظ خدمات لائقہ والد کے مہان اگر سنگھ کو جو ولد غیر منکوحہ سے تھا سرکار نے حکمران مقرر اور منظور کیا اور مبلغ پانچہزار روپیہ کا مطالبہ بطور خراج اگر سنگھ سے حسب فحوای سند نمبر ۹۵ جو اوسکو بتاریخ ۱۹ ماہ جنوری سنہ ۱۸۵۲ء دی گئی تھی کیا گیا اور اوسکے بھائیون کی جاگیر کا وعدہ ہو گیا

راجہ پچیس سال کی عمر کا ہے اور باشندے ہندو مین حسب نقشہ خانہ شماری گذشتہ سنہ ۱۸۵۳ء نفر ہین اور آمدنی مبلغ ساٹھ ہزار ہے۔

بسہر

جو سند نمبر ۹۶ راجہ مہندر سنگھ راجہ بسہر کو دی گئی تھی اوسکی رو سے مبلغ دو لاکھ روپیہ سالانہ بطور مالگزاری مقرر ہوا یہ صرف ایک علاقہ منجملہ علاقجات کے ہے جو راجہ ہاے کوہستان کو واپس ہوے اور جسمین مالگزاری مقرر ہوئی سنہ ۱۸۴۶ء مین یہ رقم مالگزاری معاوضہ نقصانی موقوفی محصول ترنزٹ کم ہو کر سمت ہے باقی رہے —

اکثر قلعجات واسطے قیام فوج کے قبضے مین رکھے گئے تھے مگر بعد ازان واپس بسہر کو دیے گئے راہ این واقع کنارۂ چپ دریاے باہر کنپتھل کو دیا گیا اور ٹھکرائی کوٹ گڑھ اور کھاسین بسہر کی ماتحتی سے جدا کی گئی —

نام راجہ حال کا شمشیر سنگھ ہے یہ خاندان راجپوت سے اور اکیس سال کی عمر کا ہے باشندے بسہر کے سنہ ۱۸۵۳ء نفر ہین اور آمدنی سنہ

کیونتھل

بعد از جنگ گورکھا ایک حصہ علاقہ کیونتھل کا مہاراجہ پٹیالہ کے ہاتھ فروخت کیا گیا اس سبب سے راجہ کیونتھل کچھ دعا لگزاری بابت باقی علاقے کے سرکار انگریزی کو ادا نہیں کرتا اور یہ علاقہ بافیانہ اوسکو از روی سند نمبر ۹۷ کے ۱۸۱۵ء مین دیا گیا۔

اس راجہ کے پاس ایک اور سند نمبر ۹۸ مرقومہ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ء موجود ہے اوسکی رو سے اوسکو اور اوسکے ورثا کو حکومت دوامی اوپر علاقجات خرد تھوگ و گوتی و گوند کہیاری کے دی گئی ان علاقجات کے سزاوار راجہ کیونتھل کو اپنا مالک تصور کرتے ہین اور حسب ذیل مالگزاری دیتے ہین یعنی تھوگ ۱۵۰ روپیہ گوتی ۱۵۰ روپیہ گوند ۱۵۰ روپیہ کہیاری ۱۵۰ روپیہ۔

ایک سند سوم نمبر ۹۹ اس راجہ کو عطا ہوئی جسکی رو سے پونرا اوسکو اور اوسکے ورثا کو دیا گیا تاریخ اس سند کی پنجم ماہ اپریل ۱۸۲۳ء ہے گو انتقال کا حکم ۱۸۱۶ء مین ہوا تھا وجوہ اس عطا کرنے کے یہ ہین کہ پونر غیر آباد تھا باشندے اوسکے مفسد اور بدمزاج تھے اور خواہش گورنمنٹ کی تھی کہ کوہستان مین علاقہ تزاید کرین اور خواہش یہ بھی تھی کہ کیونتھل کو کچھ فائدہ ہو۔

راجہ حال کا نام ہمدر سنگھ ہے خاندان راجپوت سے ہے اوس سے وعدہ ہے کہ خدمت سپاہ سے کرے ۱۸۱۴ء مین والد راجہ حال کا راجہ بنایا گیا تھا اور اوسکو نلعت دس ہزار روپیہ کا سنجلدورے خدمات جو اوسنے بلوے مین کی تھین عنایت ہوا تھا آمدنی اس علاقے کی تیس ہزار روپیہ ہے اور آبادی حسب نقشہ خانہ شماری گذشتہ مدعیہ نفر کی ہے۔

باگھل

سند نمبر ۱ جو یہان کے سردار کو ملی ہے تاریخ اوسکی ۳ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ء ہے صرف ترمیم اوسمین اسقدر ہوئی کہ بالعوض بیگار کے مبلغ ۵۰۰ سالانہ بحساب ۱۰ روپیہ ماہوری فی نفر مقرر ہوا نام راجہ حال کا کشن سنگھ ہے عمر ۴۰ سال کی اور یہ راجہ ولد شیوسرن سنگھ کا ہے جسکو سند ۱۸۱۵ء مین دی گئی تھی خاندان راجپوت سے ہے آمدنی مبلغ ۴۰۰۰ اور آبادی ۴۰۰ سو نفری

جوبل

یہ علاقہ اول مین شامل سرمور کے تھا مگر بعد از جنگ گورکھا یہ راج بھی سرخود کیا گیا اور رانا پورن سنگھ کو لارڈ میرا صاحب نے سند نمبر ۱۰۱ بتاریخ ۱۸ ماہ نومبر ۱۸۱۵ء عطا کی اس رانا نے اپنے ملک کا انتظام اچھا نہین کیا اور ۱۸۳۲ء علاقہ سپرد سرکار انگریزی کے کر دیا مگر بعد ازین اس حرکت کا اوسکو افسوس ہوا اسلئے اوسنے لینے مبلغ للہ اظہار۔ سالانہ سے جو اوسکے واسطے مقرر ہوا تھا انکار کیا بعد از تحریرات بسیار ۱۸۴۰ء مین یہ تجویز ہوئی کہ علاقہ اوسکو واپس دیا جاوے مگر اس سال مین رانا مر گیا اور سرکار نے یہ فیصلہ کیا کہ علاقہ اوسکے فرزند اور وارث کو بیکاکر صرف جاگیر کو واپس دیا جاوے اگر وہ لائق حکمرانی کے بروقت پہونچنے سن بالغ کے ہو۔ بیچ عرصہ اوسکی صغرسنی کے ۱۸۵۳ء تک سرکار نے اوسکے علاقے کا انتظام اپنے ہاتھ پر رکھا آمدنی اس علاقے کی ۴۰ ہزار ہے اور آبادی ۴۰ ہزار نفری رانا مبلغ ۱۰ اظہار خراج دیتا ہے اور خدمت سپاہ سے کرنے کا وعدہ ہو گیا ہے

بھجی

رانا رودرپال کو ۱۸۱۵ء مین سند نمبر ۱۰۲ ملی تھی ۱۸۴۲ء مین اوسنے علاقہ اپنے پسران بہادر سنگھ کے نام کر دیا راجہ خرد بتاریخ ۲۵ ماہ اپریل ۱۸۴۴ء کے گدی نشین کیا گیا جسے سند نمبر ۱۰۳ کے بیکا کی عوض مبلغ ۱۰ اظہار مقرر ہوا۔ رانا کے حال سے سال کی عمر کا ہے آمدنی ۴۰ ہزار ہے اور آبادی ۴۰ ہزار نفری

کھارسین

یہ علاقہ کہ سابق ماتحت بسہر کے تھا بعد جنگ نیپال سرخود کیا گیا سند نمبر ۱۰۴ کی تاریخ ۷ ماہ فروری ۱۸۱۶ء ہے جسکے رو سے رئیس علاقہ اور اوسکے ورثا پر فرض ہے کہ خدمت سرکار سپاہ سے کرین بیگار کی عوض مبلغ ۱۰ اظہار سالانہ مقرر ہوا۔

رانا نہر سنگھ ۱۸۳۹ء مین لاولد مر گیا اور بنظر اوسکے اتحاد سابقہ درمیان مہم گورکھا کے

گورنمنٹ بہادر نے محکرائی مسمی پریم سنگھ کو جو وارث اصلی نہ تھا اس شرط پر دی کہ وہ مالگذاری بانکس زیادہ ادا کیا کرے کچھ فساد جو اوسوقت مین پیدا ہوا اس سبب سے یہ حکم ملتوی رہا مگر بعدازان بتاریخ ۲۳ ماہ جون ۱۸۴۶ء اس حکم کی تعمیل ہوئی اور سندر راجہ پرتھی سنگھ کو عطا ہوئی شرائط اسکے ہر طرح ویسے ہی ہین جیسی اصل سند مین ہین صرف اسقدر تفاوت ہوئی کہ بجای مبلغ اضافے کے مبلغ ۱۰۰۰ روپیہ سالانہ ادا کیا کرے۔

رانا کے حال کا نام ہوا نی سنگھ ہے عمر ۱۴ سال کی ہے آمدنی معہ آبادی معہ لاوارث نفری خاندان راجپوت ملرئے خاندان ہین سے ہین۔

کوٹھا

سند نمبر ۱۰۵ جو بابت اس علاقہ کے ہے مرقومہ ۳۰ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ء کے ہے جسکی رو سے علاقہ قدیم موروثی رانا بھوپ سنگھ اور اوسکے ورثا کے نام قائم ہوا اس شرط پر کہ اوا مت سپاہ سے کرے اور چالیس بیگاری دیا کرے بعدازان تعداد بیگاری کم ہو کر تیس نفر مقرر رہے اور معاوضہ اوسکا مبلغ ۱۰۰۰ سالانہ سے ہوا۔

رانا کے حال ایک لڑکا اٹھارہ سال کی عمر کا ہے نام اوسکا جی چند ہے آمدنی معہ آبادی معہ لاوارث نفری خاندان راجپوت۔

دھامی

یہ قدیم علاقہ راجپوت اتحتی کہلور سے بعد جنگ گورکھا بری کیا گیا ایک سند نمبر ۱۰۶ رانا گوبردھن سنگھ کو بتاریخ ۲۸ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ء عودی کہی جسکی رو سے شرط خدمت کرنے کی سپاہ سے اور اپنے جانشین بیگاری کے قائم ہوئی تھی اور بیگاری کے عوض مبلغ ۱۰۰۰ معہ بعدازان مقرر ہوا ۱۸۲۵ء مین بحلدوے خدمت رانا ہوا اوسنے بلوہ ۱۸۴۵ء مین وا یہ رقم کم ہو کر مبلغ ۵۰۰ باقی رہا۔

رانا حال گوبردھن سنگھ بروقت شکست گورکھا صغر سن تھا اور اب پچاس سال کے

حکم کا ہے آمدنی یہان کی مبلغ صد ہزار اور آبادی اسکی ۵ نفری

بلہمات

درمیان جنگ نیپال کے طرف رانا مہندر سنگہ کا دوستانہ تھا اور بعد دوبارہ قائم ہونے اس کے تین ربع علاقہ بلہمات کا بابت مبلغ ایک لکھ روپیہ کے مہاراجہ پٹیالہ کے پاس فروخت ہوا اور باقی ایک ربع حسب سند نمبر ۱۰۰ رانا مہندر سنگہ کو اور اوسکے ورثا کو ملا بتاریخ ۱۱ ماہ جولائی ۱۸۳۹ء یہ رانا لاولد فوت ہوا علاقہ ضبط سرکار متصور ہوا اور پنشن تا بتعداد مبلغ ۱۲۰۰ روپیہ واسطے خاندان کے مقرر ہوئی۔

۱۸۴۲ء مین یہ علاقہ لارڈ الینبرا صاحب نے مہندر سنگہ کے بھائی بجے سنگہ کو دیا چھاونی کسولی کی اسوقت مین اس علاقے مین سمار ہو گئے تھے اور بجے سنگہ نے کہا کہ جس پہاڑ پر چھاونی مذکور ہے وہ پہاڑ سرکار انگریزی کو دیتا ہے مگر یہ امر نامنظور ہوا بجی سنگہ ۱۸۴۹ء مین مر گیا اور کوئی وارث اہلی اسکے بعد نہ تھا وعویدار قریب تر برادر زادہ امید سنگہ نامی تھا اور گورنمنٹ نے دوبارہ اس علاقہ کو ضبط سرکار تصور کیا ۱۸۶۱ء مین لارڈ کیننگ صاحب نے منظوری امید سنگہ کے نام کی حاصل کر کے اوسکو علاقہ سپرد کیا مگر قبل اسکے کہ سند اپنے علاقے کی تیار ہو امید سنگہ نے وفات پائی اور اوسکی درخواست آخر یہ تھی کہ اوسکا فرزند دلیپ سنگہ نامی وارث علاقہ بلہمات منظور ہو ماہ جنوری ۱۸۶۲ء سند نمبر ۱۰۰ بنام دلیپ سنگہ جاری ہوئی جسکی رو سے علاقہ اوسکو اور اوسکے ورثا سے اہلی کو واسطے دوام کے بچند شرائط عطا ہوا۔

بلسن

یہ علاقہ در اصل متعلق سرمور کے تھا صرف خدمت سرمور کی سپاہ سے وقت جنگ کرتا تھا مگر ایک سند نمبر ۱۰۹ اسکو بتاریخ ستمبر ۱۸۱۵ء عطا ہوئی اور بالعوض چالیس ہزار کے مبلغ ۱۲۰۰ سالانہ مقرر ہوا۔

تھا کہ جو گراج رئیس حال ۱۸۵۸ء مین رانا بنایا گیا بجلدوے اوسکے خدمات کے جو اوسنے

بلوے مین کین آمدنی اسکی مبلغ سے۔ اور آبادی ہمت لاکھ نفری ہے رانا کی عمر سال سے کم کی نہین اور خاندان کا راجپوت ہے۔

میلوگ

سند نمبر ۱۱۱ اس علاقہ راجپوت کی مرقومہ ۴ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ء کی ہے اوسمین شرائط معمولی درج ہین اور چالیس بیگاری کے عوض مبلغ اثنا سے سالانہ مقرر ہوا۔

رئیس حال ٹھاکر دلیپ چند اوستیس برس سال کا ہے آمدنی سے اور آبادی سے نفر ہین

بیجاہ

سند نمبر ۱۱۱ جو بیس خرد بیجاہ کو عطا ہوئی مرقومہ ۴ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ء کی ہے اور اون ہی شرائط معمولی کی مشتمل ہے۔ تعداد نفری بیگاری پانچ نفری مقرر ہین اور معاوضہ اوسکا مان روپیہ سالانہ سے ہوا ہے۔

بابت معاوضہ زمین چھاونی کسولی کے اوسکو مبلغ مار دیا جاتا ہے۔ ٹھاکر حال اوسکے چند ماسے تیس سال کی عمر کا ہے آمدنی سے ہزار اور آبادی سے نفری

ترونج

جس وقت ترونج قبضہ سرکار انگریزی مین آیا کرم سنگھ نامے سردار برا سے نام تھا کہ بباعث اسکے معمری اور ضعف قوی کے اوسکا بھائی جھبو نامے کارپرداز تھا۔

اوپر دفعات ٹھاکر کرم سنگھ کے ایک سند نمبر ۱۱۲ مرقومہ ۱۳ جنوری ۱۸۱۹ء مہر و دستخط کپتان راس صاحب ایجنٹ گورنر جنرل مقامات کوہستانی نے جھبو کو دی جسکی رو سے ٹھکرائی ترونج کی اوسکو اور اوسکے ورثا کو ملی اس شرائط پر کہ وہ خدمت سرکار کی سپاہ سے کرین اور آٹھ بیگاری دیا کرین اس بیگار کی عوض ۱۰ روپے سالانہ مقرر تھا اس کام کے واسطے حکام عالی کو کچھ تحریر نہین ہوئی اور نہ دعوی میان جھبو مین کچھ شک واقع ہوا ۱۸۳۳ء مین اوسکے برادر زادہ رنجیت سنگھ سے

دعوی کیا اور اپنی جانب بہت آدمی کر لیے۔

اسپر ایک تحریر بہت طول طویل واقع ہوئی آخر کار جھوبو کو حکم ہوا کہ اپنے پسر سیام کے نام علاقہ کر دے۔

یہ انتظام بھی بہت مدت تک اس سبب سے نرہا کہ سیام سنگھ لیاقت نہیں رکھتا تھا اور جھوبو اور رنجیت سنگھ تدابیر ترتیب کرتے تھے حتے کہ ۱۸۴۱ء میں یہ امر ضروری متصور ہوا کہ سیام سنگھ کو برخاست کر کے علاقہ جوبل میں شامل کر دیں۔

ترویج کا انتظام معرفت اہلکاران انگریزی کے ۱۸۴۳ء تک نرہا جب دعوی رنجیت سنگھ کا منظور ہوا اور سند نمبر ۱۱۳ مرقومہ ۲۷ ماہ جون ۱۸۴۳ء اوسکو عطا ہوئی جسکی رو سے علاقہ واسطے دوام کے اوسکو اور اولاد اوسکے در نسلا کو بشرائط معمولی تابعداری اور ادائے مبلغ ۱۰۱۱ بابت بیگار عطا ہوا۔

ٹھاکر حال رنجیت سنگھ تینتالیس برس کا ہے آمدنی ۱۰۰۰ اور آبادی ۱۰۰۰ نفری ہے

کوٹھا

سند نمبر ۱۱۴ اس رئیس کی مرقومہ ۲۴ ماہ ستمبر ۱۸۴۵ء ہے اور اوسمیں شرائط معمولی تابعداری اور پانچ بیگاری کی جسکی عوض مبلغ ۱۰۱۱ سالانہ قرار پایا ہے مندرج ہیں۔

ٹھاکر حال کا نام کشن چند ہے عمر اوسکی پینتالیس سال کی ہے آمدنی ۱۰۰۰ اور آبادی ۱۰۰۰ نفری کی ہے۔

منکل

منکل قدیم ماتحت کہلور کے تھا بروقت اخراج گورکھا وہ سرخود کیا گیا سند نمبر ۱۱۵ ماہ دسمبر ۱۸۱۵ء عطا ہوئی اسمیں شرائط معمولی مندرج ہیں دو بیگاری قرار پائے اور اونکی عوض مبلغ ۱۰۱۱ سالانہ تجویز ہوا۔

رانا جیت سنگھ اڑتیس سال کی عمر کا ہے آمدنی ۱۰۰۰ اور آبادی ۱۰۰۰ نفری کی ہے

درکوٹی

یہ ریاست خرد بموجب حکمنامہ نمبر ۱۱۶ کے جو بنام ستیارام کے ایجنٹ لفٹنٹ راس صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے جاری کیا ہے قبضۂ قابض مین ہے شرائط اوسمین یہ ہین کہ وہ تابعدار سرکار انگریزی کی کرے اور کچھ مالگزاری اوسپر مقرر نہین ہے اور نہ کسیطرح کا مطالبہ زرکا ہے رئیس حال پینسٹھ سال کی عمر کا ہے آمدنی ۵ ہزار اور آبادی ساڑھے نفری کی ہے

انہ روے سند نمبر ۱۹ کے استحقاق متبنی کرنے کا جمیع رئیسان کوہستانی مذکورۂ بالا کو عطا ہوا ہے۔

نمبر ۲۰

ترجمۂ سند بنام راجہ فتح سنگھ راجہ ماہین المرقومہ ۲۱ ماہ ستمبر ۱۸۱۹ عیسوے

چونکہ گورکھا کی فوج ان اضلاع سے خارج ہوئی اور تمام ملک کوہستان قبضہ سرکار انگریزی مین آگیا لہذا حسب الحکم گورنر جنرل بہادر یہ سند راجہ فتح سنگھ کو عطا ہوتی ہے جسکی رو سے علاقۂ سرمور مع تمام حقوق وغیرہ علاقہ مذکور کے راجہ کو اور اوسکے ورثا کو دی گئی۔

قلعجات منی وجگت گڑھ اور دون کبارہ اور اضلاع جوسر وبنور مولا کی راج سرمور سے علحدہ ہوکر شامل قبضۂ سرکار انگریزی کیے گئے اور قلعجات کرچری وہنر مع اراضی متعلقہ بجانب مغرب دریاے گری ندی ٹھکرائی کپنوتھل مین شامل کی گئی اور قلعجات گھاٹ وسلہر بجانب مشرق دریاے مذکور شامل راج سرمور ہوے۔

یہ مناسب ہے کہ فتح سنگھ باداے شکرگزاری عنایات سرکار انگریزی جو علاقہ اوسکو ملا ہے اوسپر قبضہ کرے اور ہرگز خیال دعوی اوس علاقۂ مذکورۂ بالا کا نکرے جو سرمور سے علحدہ ہوکر کچھ شامل علاقہ سرکار انگریزی ہوا ہے اور کچھ ٹھکرائی کپنوتھل مین شامل ہوا ہے۔

ماوراے اسکے اوسکو مناسب ہے کہ کوئی دیوان یا مقصدی واسطے انتظام راج سرمور کے بغیر اطلاع اور استصلاح اوس حاکم انگریزی کی جو وہان مقرر ہوگا نکرے راجہ عہود مذکورۂ بالا کے

مطابق کاربند ہوگا اور سرکار انگریزی کی متابعت حکم کرے ہنگام جنگ حسب الحکم شامل فوج انگریزی ہوکر کارلائقہ دوستی صمیمی کرے گا اور وہ راستہ بھی بارہ فٹ عرض کا اپنے کل علاقہ مین طیار کرائیگا اگر راجہ کسی شرط مذکورہ بالا کی جو بکرر درج ہوتی ہین تعمیل نکریگا یا دست اندازی دوسرے کے علاقے پر کریگا تو وہ نارضامندی سرکار انگریزی کا مورد ہوگا اور بیدخل کیا جائیگا راجہ کو مناسب ہے کہ اس تحریر کو جائداد معتبر تصور کرے اور بمطابقت شرائط بالا جو علاقہ اوسکو ملا ہے اوسپر قابض ہو اور بہبودی رعیت اور ترقی زراعت اور نصفت دہی رعایا اور حفاظت راستہ مین کوشش کرے اور وعدہ سے زیادہ رعیت سے نہ لے اور قصہ مختصر تمام لوگون کو راضی اور خوش رکھے۔ رعایا پر فرض ہوگا کہ فتح سنگھ کو اپنا مالک ذی حق تصور کرے اوسکے حکم کی متابعت کرینگے

نمبر ۹۹

سند بنام راجہ فتح پرکاش راجہ ناہن

چونکہ رابٹ ہنوبل گورنر جنرل باجلاس کونسل بخوشی خاطر فتح پرکاش راجہ ناہن اور اوسکے ورثا و جانشینون کو واسطے ہمیشہ کے علاقہ معروف کہارداون حزور راج سرمور عطا کرتے ہین واضح ہو کہ علاقہ مذکور بسبب علاقہ کہارداون فتح پرکاش اور اوسکے ورثا و جانشینون کو واسطے ہمیشہ کے حسب شرائط مذکورہ ذیل عطا ہوتا ہے۔

شرط اول

فتح پرکاش اور اوسکے جانشین لحاظ حقوق باشندگان رکھینگے اور نصفت دہی بلاپاسداری احدے ہر ایک فرقہ و حرفہ کے لوگون کی کرینگے۔

شرط دوم

فتح پرکاش اور اوسکے جانشین کسی قسم کی اجناس تجارت پر جو اوسکے علاقے مین گذر کرے اور اوسکے علاقے مین آئے وہان سے کسی اور جگہ جائے محصول تجارت نہ لینگے۔

شرط سوم

فتح پرکاش مذکور اور اوسکے جانشین اون راستون کی ترتیب رکھینگے جو اونکے

علاقے مین موجود ہین اور جو اور رستہ بعد ازین سرکار انگریزی وقتاً فوقتاً طیار کرانا مناسب تصور کرے گی اونکی طیاری اور مرمت مین مدد حسب ہدایت کرینگے۔

شرط چہارم

فتح پرکاش اور اوسکے جانشین پولس معقول قائم رکھین گے اور مقامات پولس رستون پر بفاصلۂ مناسب واسطے حفاظت مسافران وتجاران جو علاقۂ کمار دادون مین گذر کرین طیار کرینگے

شرط پنجم

فتح پرکاش اور اوسکے جانشین ہرگز کسی حیلے سے اپنی رعایا سے نذرانہ وغیرہ جسکو نذرانہ رومالی کہتے ہین نلینگے اور نہ کسیطرح کا جرمانہ یا زیادہ ستانی اونپر کرینگے۔

بمہر ودستخط رابٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل بتاریخ پنجم ماہ ستمبر ۱۸۳۳ء عطا ہوئی

دستخط ڈبلیو سی بنٹنک (مہر)

دستخط سی ٹی مٹکلف

دستخط ای رڈس

نمبر ۹۰

سند بنام راجہ مہاچند راجہ بلاسپور مرقومہ ۶ ماہ مارچ ۱۸۱۵ء

چونکہ راجہ مہاچند بلاسپور نے بدیانت داری دلی تابعداری سرکار انگریزی کی قبول کی اور تابع سرکار انگریزی ہوا اور کچہ تعلق اپنا گورکھا سے نہین رکھا لہذا حسب فحوائے مضمون اشتہار جو حسب الحکم ہز اکسیل لینسی گورنر جنرل بہادر کے بتاریخ ۱۷ ماہ اکتوبر ۱۸۱۴ء جاری ہوا تھا راجہ اپنے علاقہ قدیم کہلور مین جو درحقیقت اوسکے قبضے مین اس جانب دریاے ستلج کے ہی شرائط ذیل قائم اور مستحکم کیا جاتا ہے یعنی راجہ ہرگز ظاہر یا باطن گورکھا سے یا کسی دشمن ہنوربل کمپنی سے اتفاق اور سازش نہین رکھیگا بلکہ جادہ فرمانبرداری احکام سرکار انگریزی مین ثابت قدم رہ کر ہر وقت مع فوج کے آمادہ خدمتگزاری فوج انگریزی رہ کر رسد وغیرہ اور بیگاری واسطے تابعداری کے دیگا اور جو کام اوسکے تفویض ہوگا سرانجام کریگا جو احکام اوسکو اب ملینگے

یا بعدازین اوسکے نام جاری ہونگے تعمیل کریگا خصوصاً جسوقت فوج کشی انگریزی کسی جانب دشمن پر ہوگی اوسوقت حتی المقدور والامکان وفاداری اور اتفاق سرکار انگریزی سے انحراف نکرے گا سوائے شرائط مذکورہ بالا کے سرکار انگریزی براہ عنایت وفیاضی دلی کسیطرح کا محصول یا زر نقصانی نلینگے اور اگر گورکھا سے صلح ہوگی تو درصورت اطاعت اور خدمتگزاری راجہ کوئی امر ایسا سرکار انگریزی نسبت راجہ کے مسموع نکرینگے جو منافق شرائط حفاظت راجہ ہوگا ماوراے اسکے جوابات سوالات راجہ دستخطی میجر جنرل اوکترلونی صاحب مرقومہ ۱۸ ماہ فروری ۱۸۱۵ء گورنر جنرل بہادر نے تصدیق اور منظور کیے اب راجہ کو یہ لازم ہے کہ قائم اور مستحکم اپنے راج مین ہوکر اس جانب سے اطمینان رکھے اور اندیشہ دل سے دور کرکے ہمہ وقت مصروف ترقی خوشی وآسایش رعایا رہے اور اس سند کو اپنے علاقے کی ثبت جانزا اور کامل تصور کرے۔

ترجمہ تفصیل سوالات جو مختار راجہ مہاچند نے پیش کیے اور جوابات میجر جنرل اوکترلونی صاحب مرقومہ ۱۸ ماہ فروری ۱۸۱۵ء

سوالات	جوابات
اول چونکہ مین نے اپنا تعلق بالکل گورکھاے علیحدہ کرلیا اور سرکار انگریزی سے اتفاق کیا اور اس اتفاق کو مین مثل اپنی آبرو اور جان کے تصور کرتا ہون لہذا مجھے امید ہے کہ مین اپنے علاقہ قدیم مین قائم رہونگا اور میرا علاقہ محفوظہ ہنوز بل کمپنی تصور کیا جاے گا اور اگر کبھی گورکھا اطاعت حکومت انگریزی منظور کرین اور وہ کوئی امر منافق بہ نیت عوض لینے بابت میرے ترک کرنے اونکی دوستی کے پیش کرین تو وہ منظور نہو۔	اگر راجہ نے دراصل اور بالتحقیق گورکھیون سے اپنا تعلق جدا کرلیا ہے اور وہ سرکار انگریزی سے اتفاق رکھے گا تو وہ بے شبہہ اپنے علاقہ قدیم کملور مین جو اس جانب دریاے ستلج کے واقع ہے حسب منشاء اشتہار جو حسب الحکم گورنر جنرل بہادر بتاریخ ۱۷ ماہ اکتوبر گذشتہ جاری ہوا ہے قائم رکھا جائیگا اور اور کا علاقہ ہر طرح محفوظ سرکار انگریزی تصور کیا جائیگا اور درصورتیکہ فیما بین سرکار انگریزی دوستی ہوجاے تو کوئی امر منافق راجہ جو بخلاف شرائط حفاظت ہوگا اور گورکھا

اوسمین گفتگو کرینگے منظور نہوگا مگر درباب اپنے
علاقہ کہلور کے تحریر گورنر جنرل بہادر کو کیجائیگی۔

دوم

یہ بخوبی روشن ہے کہ قلعجات فتیجور
ومندگڑھ وبہادر پور ورتن پور میرے بزرگون کے
تعمیر کردہ ہین اور میرے قبضے مین تھے مگر
اتفاقاً راجہ رام سرن نے اونپر قبضہ کرلیا اور
اوسکا قبضہ سات مہینے رہا بعدازان مین نے
واپس اونسے لیے اب مجھے امید ہے کہ
دیگر تمام مقبوضات قدیم میرے مجکو ملینگے
تو یہ قلعجات بھی مجھے ملینگے۔

دوم

مجھے بھی معلوم نہے کہ قلعجات فتیجور ومندگڑھ
وبہادر پور ورتن پور قدیم سے متعلق علاقہ کہلور
کے ہین اگر راجہ گورکھا سے علیحدہ ہوکر متفق
سرکار انگریزی کے ہوگا تو یہ قلعجات مثل سابق
اوسکے پاس رہینگے۔

سوم

درباب بارہ ٹھاکرون کے اگرچہ وہ قدیم سے
متعلق ماتحت ہری ہین مگر بباعث میرے
ضعف کے کبھی وہ ماتحت سرہند کے ہوے
اور کبھی راجہ رام سرن نے اونکو اپنے قبضے
مین رکھا جب گورکھا یہان آئے تو اونھون نے
مجھے دوبارہ اونپر حاکم کیا یعنی وہ بارہ ٹھاکر
پھر میرے قبضے مین آئے جب گورکھا
قلعہ کانگڑہ سے واپس چلے گئے تو اونھون
نے مجھسے کہا کہ چند ٹھاکر منجملہ بارہ کے واسطے
خرچ فوج کے جدا کرنے ضرور ہین بسبب میرے
تعلق اتفاق کے اور نیز بخیال اپنے

سوم

ہر ایک درخواست راجہ کی نسبت بارہ ٹھاکرون
کے نادرست ہے کیونکہ اصل حال اسکا مختلف ہے
اگرچہ مجھے قطعی نامنظوری اس درخواست کی
کرنی مناسب ہے کیونکہ جب وقت بندوبست
بارہ ٹھاکرون کا آئے گا اوسوقت اصلی حقدار
کو حق ملیگا مگر درصورتیکہ راجہ خدمات لائقہ کا
بسبت سرکار انگریزی کے متصور ہوگا اور کل
تعلق اپنا گورکھا سے چھوڑ دیگا تو میرے نزدیک
ویسا ہی لحاظ اوسکی نسبت سرکار انگریزی مرعی
رکھینگے جو گورکھا نسبت اوسکی درباب دو ایک
ٹھاکرون کے رکھتے تھے۔

ضعف کے اور اپنے عہدہ برا نہو سکنے کے
درصورت انکار کے مین نے نوٹھا کر
اونکو دیے اور تین میرے قبضے مین رہے
یعنی ٹھاکران دہامی وبھجی وکوٹی اور وہ اب
میرے قبضے مین ہین مین نے یہ صرف اطلاعاً عرض
کیا ہے ورنہ بہرحال مجھے اطاعت حکم سرکار
انگریزی اس معاملے مین منظور ہے اور اونکے
حکم کی تعمیل باعث میری خوشی کا ہے۔

چہارم

گورکھانے مجھے سوائے میرے اصلی
علاقے کے اور بہت مقامات دیے تھے
اور میجر جنرل صاحب کو بھی اب وہی اختیار
حاصل ہے جو اونکو تھا جو صاحب حکم دینگے
اوسکی تعمیل مین میری عین خوشی ہے ازراہ
مہربانی میجر نظر مہربانی رکھو یا جب مین خدمات
لائقہ سرکار کی کرونگا اوسوقت نظر الطاف
میری نسبت ہو میجر جنرل صاحب میرے دوست
اور مربی ہین منجانب سرکار انگریزی۔

چہارم

کوئی دعوی نسبت اون مقامات کے جو گورکھا نے
دیے تھے سوائے علاقہ قدیم کہلور کے سماعت نہین ہوسکتا
حسب منشاء اشتہار مجریہ ۱۰ ماہ اکتوبر کے مطابق
مطالبہ زرمثل محصول وغیرہ راجہ سے نہوگا بعوض
اون تمام فائدون کے جو راجہ کو نصیب ہونگے
سرکار انگریزی صرف اسقدر چاہتی ہے کہ جب تک
جنگ گورکھا سے جاری ہے راجہ بالاتفاق
فوج انگریزی کام کرے اور جب آیندہ کسیوقت
فوج انگریزی بمقابلہ کسی دشمن کے اس نواح مین
آئے تو راجہ ہر قسم کی مدد حتی الامکان دے گا
یعنی رسد وغیرہ دیگا اور شرائط وفاداری فرمانبرداری
بجا لائے گا۔

نمبر ۹۱

ترجمہ سند جسکی رو سے علاقہ کہلور معروف بلاسپور راجہ جنگ چند کو عطا ہوا المرقوم ۱۱ اکتوبر ۱۸۴۶ء

چونکہ ازروے عہدنامہ جو فیمابین سرکار انگریزی اور سرکار لاہور کے بتاریخ ۹ ماہ مارچ ۱۸۴۶ء قرار پایا کل علاقہ کوہی قبضہ ہز ہولینس کمپنی مین در آیا اور چونکہ راجہ جنگ چند کہلور والے نے ہمیشہ فرمانبرداری حکام انگریزی کی کی سرکار اب واسطے ہمیشہ کے راجہ جنگ چند اور اوسکے وارثانے ذکور متولدرانی کو علاقہ کہلور اون حدود تک باختیارات کل انتظام کے دیتے ہین جو شروع حکومت انگریزی بیچ علاقجات کے نزدیک دریاے ستلج سے اوسکے قبضے مین ہین اگر کوئی وارث اصلی حیثیت مذکورہ بالا کا موجود نہوگا تو علاقہ مع اختیارات کل کسی اوسکے نزدیک رشتہ دار ذکور کو جو وارث قریب راجہ کا ہوگا دیا جائیگا مگر یہ امر واضح رہے کہ اگر کوئی اوسکا جانشین نالائق انتظام امور ریاست ہوگا تو سرکار انگریزی کو اختیار حاصل رہیگا کہ وہ ایسے نالائق جانشین کو برخاست کرکے کسی دوسرے قریب کے رشتہ دار لائق کو علاقہ تفویض کردینگے اور جو کوئی اس طرح جانشین راجہ قرار دیا جائیگا اوسکے پاس علاقہ بشرائط مندرجہ عہدنامہ ذیل ہوراجہ نے لکھا ہے ملازم خدمت رہیگا۔

شرط اول

یہ کہ وہ تمام محصول ترتیب اپنے علاقے مین موقوف کرے اور اپنے اوپر فرض گردانے کہ وہ حفاظت صرافان وستجاران و دیگر اہل حرفہ علاقہ کی کرے۔

شرط دوم

یہ کہ وہ راستہ اپنے علاقے مین جو بارہ فٹ سے کم عرض مین نہونگے بنائے گا اور اونکی مرمت وقت ضرورت کریگا۔

شرط سوم

یہ کہ ہنگام جنگ حسب الحکم وہ شریک فوج انگریزی مع اپنے تمام ہمراہیون کے اور بیگاریونکے رہے گا اور آمادہ تعمیل احکام حکام انگریزی رہے گا اور حتی الامکان اپنے رسد وغیرہ کا سرانجام کریگا۔

شرط چہارم

یہ کہ ہر ایک تنازعہ جو مابین راجہ کلیور اور کسی دوسرے رئیس کے واقع ہوگا وہ سپرد عدالت انگریزی ہوگا۔

شرط پنجم

یہ کہ وہ کوئی جزو اپنے علاقے کا بلا اطلاع اور استرضا سرکار کے علیحدہ یا رہن نکریگا

شرط ششم

یہ کہ وہ اپنے علاقے مین رسم بردہ فروشی و ستی و دختر کشی کو موقوف کرادے گا اور نیز رسم جلا دینے یا غرق آب کرنے بیمار مجذوم کی بھی موقوف کردے گا کیونکہ یہ امر خلاف دین سرکار ہین اور وہ ایسے حکم سخت بسنبت انسداد ان جرائم کے جاری کریگا کہ کوئی مرتکب جرائم مذکورہ بالا کا نہوگا۔

راجہ اپنی سرحد سے باہر کسی دوسرے علاقے پر دست اندازی نہین کریگا اور اس سند کو جائز اور معتبر تصور کرکے شرائط مندرجہ کی تعمیل مین کوشش کریگا اور بہبودی باشندگان اور بہتری علاقہ مین سعی کریگا اور وہ تدابیر بروے کار لائیگا جس سے ترقی زراعت اور داد رسی مظلومان و بحالی حقوق جائز و امنیت شایع عام متصور ہو وہ اپنی رعایا سے اخذ بیجا نکریگا بلکہ اونکے ساتھ مہربانی سے پیش آئیگا تاکہ وہ اوسکے شکر گزار رہین اور رعایا پر فرض ہے کہ وہ اوسکو اور بعد اوسکے اوسکے ورثا کو اپنا مالک ذی حق تصور کرکے مالگزاری واجبی کے ادا کرنے مین قاصر نہون اور ہمیشہ اوسکے مطیع الحکم رہین اور خوش وقتی سے بسر کرین۔

نمبر ۹۲

سند راجہ رام سنگھ عرف رام سرن بابت علاقہ ہندور

چونکہ تمام علاقۂ کوہستان قبضۂ سرکار انگریزی مین در آیا اور چونکہ راجہ رام سنگھ نے اس جنگ مین کارہاے دوستانہ بسنبت سرکار انگریزی کے کیے خود مع اپنی فوج کے شامل فوج انگریزی رہا اور واسطے صفائی راستہ کے اور دیگر امور ضروری کے بیگاری دیے لہذا حسب الحکم رابٹ ہنوربل

گورنر جنرل بہادر یہ سند راجہ مذکور کو عطا ہوتی ہے جسکی رو سے اوسکو اور اوسکے ورثا کو واسطے دوام کے علاقہ ہندور وغیرہ سات پرگنجات اور بھٹولی مع بارہ موضع متعلقہ کے اور منجھولی مع چار مواضع متعلقہ کے (باستثنا نصف حصہ فیض اللہ پورہ واقع پرگنہ خاص ہندور و قلعہ ملون مع شش مواضع موضع ملون چاکران جو قلعہ کوہ ملون پر واقع ہین اور مواضع مادھو جلبند واری والہ وغیرہ جن سائھہ مواضع کی جمع بمبلغ مامدعہ نقد اور مامدعہ غلہ ہے) مع تمام حقوق متعلقات اونکے اور سائر اور استحقاق دادرسی رعایا بلا بیگار و خدمت سرکار و نذرانہ حواب موقوف ہو گئے ہین عطا ہوتا ہے جسقدر بیگاری ہنگام جنگ راجہ دیگا اونکی اجرت سرکار سے بحساب سمہ ماہواری فی کس ملے گی مگر راجہ جب شریک فوج انگریزی ہوگا تو اوسکو اور اوسکی فوج کو کچھ تنخواہ وغیرہ ندی جائیگی راجہ اس سند کو جائز اور معتبر واسطے اپنے اور اپنے ورثا کے تصور کرکے کوشش بلیغ بیچ ترقی بہبودی رعایا مین کریگا اور دوسرے کے علاقے پر دست درازی نکریگا اور شکرگزاری عنایات سرکار انگریزی بیچ دوستی کے ثابت رہیگا اور شرائط سند ہذا کے موافق کاربند ہوگا۔

رعایا پر یہ فرض ہوگا کہ وہ راجہ کو اپنا مالک ذی حق تصور کرین اور مالگزاری بروقت ادا کرین اور اوسکے احکام کی تعمیل کرین اور کوشش کرکے ترقی زراعت اور آمدنی راجہ کی کرین۔

المرقوم ۲۰ ماہ اکتوبر ۱۸۱۵ عیسوی

نمبر ۹۳

سند بنام رام سنگھ معروف رام سرن بابت ٹھکرائی بروٹی

چونکہ تمام علاقہ کوہستان قبضہ سرکار انگریزی مین آگیا اور اکثر رئیسون کو اونکا علاقہ دوبارہ عطا ہوا اور چونکہ قلعہ ملون مع چھہ مواضع کے جنکی جمع مامدعہ نقد اور مامدعہ غلہ ہے راجہ سے علیحدہ کرکے واسطے قیام فوج انگریزی کے لیے گئے لہذا بنظر معاوضہ قلعہ مذکور و شش مواضع کے یہ سند حسب الحکم رابٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر دیجاتی ہے جسکی رو سے ٹھکرائی بروٹی کی مع تمام متعلقات و سالمہ راجہ کو اور اوسکے ورثا کو عطا ہوتی ہے راجہ مذکور اس سند کو جائز اور معتبر تصور کرکے اور چار موضع واسطے رانی ٹھکرائی مذکور چھوڑ کر باقی کا قبضہ

راجہ پر فرض ہوگا کہ وہ بیگاری اور سپاہی دے اور نذرانہ حسب تفصیل ذیل ادا کرے راجہ کو راستہ ہر طرف ٹھکرائی مذکور کے بنانے ہونگے اور ہوش رکھے کہ کسی دوسرے کے علاقہ پر دست اندازی نکرے رعایا کی بہبود مین کوشش کرے اور سرکار انگریزی کی اطاعت بدل کرتے اور شکرگزاری عنایات سرکار کرتا رہے اور رعایا پر یہ امر فرض ہوگا کہ وہ راجہ کو اپنا مالک دی حق تصور کرین مالگزاری بروقت ادا کرین اور اوسکے احکام کی تعمیل کرین اور کوشش کرکے ترقی زراعت اور آمدنی راجہ بروے کار لائین

تفصیل مذکورہ بالا

بیگاری کلیتہ موقوف نذرانہ موقوف راستہ ہر طرف گرد ٹھکرائی کے طیار رہون

المرقوم ۲۰ اکتوبر ۱۸۱۵ء

نمبر ۹۴

ترجمہ سند جسکی رو سے قلعہ ماون مع مواضع متعلقہ و دو ضرب توپ و سامان وغیرہ راجہ رام سنگھ بالاگڑھ والے کو عطا ہوا۔ المرقوم ۲۹ اکتوبر ۱۸۱۵ء

چونکہ راجہ رام سنگھ راجہ بالاگڑھ ہمیشہ اتحاد اور خیرخواہی سرکار انگریزی مین ثابت قدم رہا ہے اور چونکہ یہی صرف رئیس این رویہ ستلج تھا جسنے اپنی وفاداری ساتھ حاضر ہونے کی بخدمت گورنر جنرل بہادر بمقام لشکری خان کی سرای کے شروع مہم لاہور مین ظاہر کی جبکہ فوج سکھ عبور دریاے ستلج کرتی تھی لہذا قلعہ ناگول مع چھ دیہات متعلقہ و دو ضرب توپ اٹھارہ پنی و دیگر سامان موجودہ قلعہ مذکور سرکار انگریزی نے راجہ کو نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن بشرائط مندرجہ اقرارنامہ ذیل دیا۔

شرط اول

راجہ اپنے طرف سے اور اپنے ورثا کیطرف سے وعدہ کرتا ہے کہ وہ رعایاے علاقہ عطیہ حال کی بنسبت ساتھ نصفت کے پیش آئیگا تاکہ اون لوگون کو تکلیف بباعث تبدیلی حکومت یعنی اونکی حکومت انگریزی سے باہر ہوکر حکومت راجہ مین داخل ہونے کی نہو۔

شرط دوم

راجہ اونکا استحقاق اپیل کرنے کا بخلاف سختی وناانصافی کے صاحب اجنٹ انگریزی کی پیشگاہ مین منظور کرتا ہے۔

شرط سوم

راجہ بہ تن مصروف تعمیل مصالح وتجویز کے جو صاحب اجنٹ انگریزی منسبت رعایا کے ظاہر کرین گے رہیگا ورنہ سزائے ضبطی عطایات کا متحمل ہوگا راجہ کو لائق ہے کہ اس سند کو کامل اور جائز تصور کرے اور بالعوض اس عنایت کے ہمیشہ ثابت قدم نمک حلالی سرکار انگریزی مین رہے۔

موضع مالون چاکران موضع مالون بہ ہو موضع جیلار وداد والہ موضع سوہر گہاتی موضع مالون موضع بیح

المرقوم ۲۹ اکتوبر ۱۸۴۶ء مطابق دہم کاتک سمت ۱۹۰۳

ترجمہ اقرارنامہ راجہ رام سنگھ راجہ بالاگڑھ المرقوم ۲۹ اکتوبر ۱۸۴۶ء

چونکہ سرکار انگریزی نے ازراہ عنایت قلعہ مالون مع دیہات متعلقہ مندرجہ سند اور دو ضرب اتھارہ پنی توپ اور سامان موجودہ قلعہ مذکور بذریعہ سند کے نسلاً بعد نسل وبطناً بعد بطن عطا کیا مین یہ اقرار نامہ لکھکر تعمیل اوسکی اپنے اوپر اور اپنے ورثا کے اوپر لازم اور فرض گردانتا ہون

شرط اول

مین اوس رعایا پر جو میری حکومت مین بذریعہ سند مذکور آئے ہین انصاف اور رعایت کے ساتھ حکمرانی کرونگا تاکہ وہ سرکار انگریزی کی حکومت سے حکومت ہندور مین آنے سے کسیطرح کی تکلیف نہ اوٹھائین۔

شرط دوم

مین اونکے استحقاق اپیل کو بخلاف سختی وناانصافی پیشگاہ اجنٹ انگریزی کے منظور کرتا ہون۔

شرط سوم

مین وعدہ کرتا ہون کہ اگر مین بہ تن مصروف تعمیل مصالح وتجاویز صاحب اجنٹ انگریزی

نسبت اس رعایا کے نہون تو یہ علاقہ عطیہ میرا ضبط ہو۔

نمبر ۹۵

ترجمہ سند جسکی رو سے علاقہ بالاگڑھ وخطاب راجگی راجہ اگر سنگہ کو عطا ہوا۔

المرقوم ۱۹ ماہ جنوری ۱۸۶۰ء

چونکہ راجہ بجے سنگہ خلف الصدق راجہ رام سنگہ راجہ بالاگڑھ نے لاولد وفات پائی اور کوئی وارث ذکور اوسکی وضع کا موجود نہین اذا علاقہ بالاگڑھ ضبط سرکار انگریزی ہوگیا اور اب اوسکے اختیار مین ہے مگر بنظر وفاداری راجہ رام سنگہ اور بلحاظ اوسکی خدمات لائقہ کے جو جنگ گورکھا مین ۱۸۱۴ و ۱۸۱۵ وقوع مین آئی ہین سرکار کا منشا یہ ہے کہ علاقہ بالاگڑھ جو قبضہ راجہ مرحوم مین تھا اگر سنگہ ولد عزیز سنگہ کو عطا ہو لہذا سرکار انگریزی علاقہ بالاگڑھ مع خطاب راجگی اگر سنگہ اور اوسکی ذریت ذکور صلبی کو عطا فرماتی ہے

واضح ہو کہ راجہ اگر سنگہ اور اوسکے ورثا پانچ ہزار روپیہ سالانہ خراج کا سرکار انگریزی مین داخل کیا کرینگے اور سرکار انگریزی راجہ اگر سنگہ کے بھائیون کی جاگیر کا بھی وعدہ کرتے ہین اور راجہ اجازت عام دیگا کہ رعایاے انگریزی خواہ ہندوستانی ہون خواہ یورپ زاد اوسکے علاقے مین بلا مزاحمت آمد و رفت کرین تجارت کرین اور انکو بھی اپنی رعایا کی برابر شمار کریگا اور سرکار نے بنا نا شرک کا درمیان علاقہ بالاگڑھ کے اپنے اختیار مین رکھا ہے۔

یہ بھی واضح ہو کہ یہ عطیہ اس شرط پر ملا ہے کہ وہ نیک وضع رہے اور وقت اندیشہ فساد کے فوج اور تدبیر سے خدمت سرکار کی کرے۔

نمبر ۹۶

سند بنام مہندر سنگہ بہادر

بباعث مغلوب ہونے حکومت گورکھا کو ہستان مین تمام یہ ملک اختیار سرکار انگریزی مین آگیا لفٹنٹ راس صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل حسب منشا ہدایت جنرل سر ڈیوڈ اوکٹرلونی صاحب کے سی بی ایجنٹ گورنر جنرل باختیارت عطیہ رابٹ منٹگمری گورنر جنرل بہادر مہندر سنگہ

راجہ اگرسنگھ اور اوسکی اولاد کو راج بسہر اوسیقدر علاقہ اندر حدود مین جو بیچ عہد پدر سمبت ۱۸۶۸ مطابق سنہ ۱۸۱۱ع کے تھا قائم کرتے ہین بشرائط و مستثنیات مفصلہ ذیل یعنی

شرط اول

ریاست بسہر واسطے تیغبندی کے یعنی اخراجات فوج کے واسطے جو سرکار انگریزی واسطے قائم رکھنے اہمیت اور حفاظت علاقہ کوہستان کے رکھے گی پندرہ ہزار روپیہ کلدار بموجب شرح بٹائی سکہ انگریزی و سکہ رائج الوقت بسہر وچھاونی متصلہ انگریزی کے سال بسال تین اقساط حسب مصرحہ ذیل ادا کیا کرینگے۔

اول ماہ پوس یعنی دسمبر و جنوری — صہ

دوم بیساکھ یعنی اپریل و مئی — صہ

سوم ساون یعنی جولائی و اگست — صہ

شرط دوم

قلعہ رائن گڑھ مع اوس ضلع کے جسمین وہ واقع ہے یعنی متمت پرگنہ رائن واقع برکنارہ چپ دریاے بابرا اور پرگنہ صندوق مع قلعہ سیلی دان اور قلعہ در توجوا و سمین واقع ہین اور قلعہ باگی واقع کرن گول یا کوئی اور مقام گرد و پیش اوسکے جسکی تجویز بعد ازین ہوگی سرکار انگریزی واسطے قیام اپنی فوج محافظ کے اپنے قبضے مین رکھینگے۔

شرط سوم

ٹھکرائی ولیٹو اور لکیٹو اور کرانگٹو کی درھل بہت سال پیشتر مہم گورکھا سے شامل راج بسہر ہوگئی تھی اسلئے انکی نسبت وہی امر مرعی رہے گا جو عہد راجہ اوگرسنگھ مین تھا اور وہی پرورش وہان کے ٹھاکرون کی اولاد کی ہوگی جو اوسوقت مین تھی اور ٹھکرائی کو لگڑھ اور کمارسین اسلیے ماتحت کسیکے نہین رہی صرف حکومت عامہ سرکار انگریزی کی مطیع رہینگے

شرط چہارم

ہنگام جنگ فوج بسہر شامل فوج انگریزی کے ہوکر حسب ہدایت کاربند ہوگی

شرط پنجم

ریاست بسہر جب کبھی سرکش اونکے علاقے مین طیار ہوگی بیگاری دینگے۔

منمقام رام پور ۲۳ کاتک سمبت ۱۸۷۲ مطابق ۶ نومبر ۱۸۱۵ع

نمبر ۹۷

ترجمہ سند بنام راجہ کنسار سنگھ بابت ایک قسط ٹھکرائی علاقہ کنیوتھل

چونکہ گورکھا ان اضلاع سے کلیتہً خارج ہوے اور تمام علاقہ کوہستان قبضہ سرکار انگریزی مین آگیا لہذا حسب الحکم رابٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر یہ سند رانا سنسار سنگھ کو عطا ہوئی جسکی رو سے اوسکو اور اوسکے ورثا کو واسطے ہمیشہ کے پرگنجات گلمانج مع آٹھ پرگنجات کے اوسار وغیرہ دیے گئے راجہ اس سند کو جائز تصور کرکے پرگنجات مذکورہ بالا پر قبضہ اپنا کرے اور سرکار انگریزی کے ساتھ بدل اتفاق رکھے اور اپنی رعایا کی خیرسگالی مین کوشش کرے اور دیگر پرگنجات کنیوتھل پر دست تصرف دراز نکرے اور دوسرے پرگنجات پر ہرگز اپنا دعوی پیش نکرے اور ہنگام جنگ راجہ مع اپنی فوج کے شامل فوج انگریزی ہوگا۔

اور رعایا اور ٹھکرائی مذکور پر یہ فرض ہے کہ وہ رانا سنسار سنگھ کو اپنا مالک دلی حق تصور کرکے فرمانبرداری اوسکی کرین اور اپنی اپنی مالگزاری بروقت اوسکو ادا کیا کرین۔

اگر راجہ فرمانبرداری سرکار مین کمی کرے یا وقت جنگ شریک فوج سرکاری نہو تو جسقدر علاقہ اس سند کی رو سے اوسکو ملا ہے وہ ضبط سرکار ہو جائیگا۔

المرقوم ۶ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ عیسوی

نمبر ۹۸

ترجمہ سند بنام رانا سنسار سنگھ

چونکہ گورکھا ان اضلاع سے کلیتہً خارج ہوے اور تمام علاقہ کوہستان قبضہ سرکار انگریزی مین آگیا لہذا حسب الحکم گورنر جنرل بہادر یہ سند رانا سنسار سنگھ کو عطا ہوئی جسکی رو سے اوسکو اور اوسکے ورثا کو واسطے ہمیشہ کے ٹھکرائی بھوک اور کوتی اور اکھنڈا اور کیاری کی جو قدیم سے

شامل راج کیونتھل ہین اور راج مذکور کے ماتحت اور راناراج مذکور کے ہمیشہ سے ہر ایک ٹھکرائی مذکورہ بالا سے نذرانہ پاتے رہے ہین دی گئی رانائے مذکور رقم نذرانہ سال بسال ٹھکرائی مذکور سے دو اقساط مین حسب تفصیل ذیل لیا کرینگے۔

ٹھکرائی تھوک سے —	حاء
ٹھکرائی کوتی سے —	حاء
ٹھکرائی کھندے —	۱۱ص
ٹھکرائی کیاری سے —	۱۱ص

اور رانائے مذکور ترقی رفاہ رعایا وحفاظت ٹھکرائیہائے مذکور مین مصروف رہینگے اور رانا حسب الطلب سرکار انگریزی بیگاری اور سپاہی ہر ایک ٹھکرائی مذکورہ بالا سے حاضر کریگا اور حسب کی دادرسی کرینگے اور ٹھکرائی مذکور سے درست سرکرایا کرینگے اور اس سند کو جانقصور کرکے ہمیشہ شکرگزار سرکار انگریزی کے رہینگے اور حسب شرائط مندرجہ سند کاربند ہونگے اگر ان ٹھکرائی مذکور رانا کو اپنا مالک ذی حق تصور کرکے فرمانبرداری اوسکی کرینگے اور نذرانہ مذکور حسب تعداد مصرحہ بالا اوسکو ادا کرینگے اگر انمین کی ایک بھی شرط مین اونکی طرف سے کمی ظاہر ہوگی تو جسکی طرف سے کمی ہوگی وہ خارج کیا جائیگا لہذا اونکو لازم ہے کہ شرائط مذکورہ بالا کی تعمیل کرین اور کسی دوسرے کے علاقہ پر دست درازی نکرین۔

المرقوم ۱۱ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ء

نمبر ۹۹

ترجمہ سند جسکی رو سے پرگنہ پونر رانا سنسار سنگھ کیونتھل والے کو بمہر و دستخط کپتان رابرٹ رکس صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ علاقہ سرہند و کوہستان دیا گیا۔

المرقوم ۵ ماہ اپریل ۱۸۲۳ء

چونکہ بعنایات ایزدی گورکھا اس ملک سے کلیتہ خارج ہوے اور تمام علاقجات اس ملک کے قبضہ سرکار انگریزی مین آگئے لہذا پرگنہ پونر مع حقوق کلیتہ جو از روے حکم گورنمنٹ ہز مجسٹی

۲۰ ماہ ستمبر ۱۸۱۶ء مجریہ جنرل سر ڈیوڈ اوکٹرلونی صاحب رانا سنسار سنگھ کپتھل والے کو واسطے ہمیشہ کے عطا ہوا تھا اب بذریعہ اس سند کے شامل ٹھکرائی کپتھل کیا گیا رانا مذکور کو لازم ہے کہ اس سند کو جائز تصور کرکے پرگنہ مذکور اپنے قبضے میں رکھے اور دوسرے کے علاقے پر دست اندازی نکرے اور رعایا کی بہبود مدنظر رکھے اور مظلومان کی دادرسی کرے اور احکام سرکار کی تعمیل تہ دل اور مستعدی سے کرکے اپنی وفاداری بنسبت سرکار انگریزی کے ظاہر کرے اور اس عنایت سرکار کا شکرگزار رہے اور جب کبھی کسی سے سرکار انگریزی کی جنگ ہو تو وہ مع اپنے ہمراہی کے شامل فوج انگریزی ہوا کرے بوقت ضرورت جب سرکار بیگاری طلب کرے اور تعمیل حکم سرکار میں پہلوتہی نکرے اور اپنے اوپر فرض سمجھے کہ جہاں حضور خیمہ زن ہوں وہاں راستہ لائق گذرنے گاڑی کے تیار کرے اور ماسوائے فرائض مذکورہ بالا اور کوئی امر مثل نذرانہ وغیرہ اوسپر عائد نہوگا۔

رعایائے پرگنہ پونر پر فرض ہوگا کہ وہ رانا سنسار سنگھ کو اور اوسکے ورثا کو اپنا مالک حقیقی تصور کرکے فرمانبرداری اونکی کرتے رہیں۔

المرقوم ۵ ماہ اپریل ۱۸۲۳ء مطابق ۲۲ رجب ۱۲۳۸ھ

نمبر ۱۰۰

ترجمہ سند بنام رانا جنگ سنگھ باگھل المرقوم ۳ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ء

چونکہ گورکھا ان اضلاع سے بکلی خارج ہوئے اور تمام علاقہ کوہستان قبضہ سرکار انگریزی میں آگیا لہذا حسب الحکم رائٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر یہ سند راجہ جنگ سنگھ کو عطا ہوئی جسکی رو سے اوسکو اور اوسکے ورثا کو واسطے ہمیشہ کے ٹھکرائی باگھل کی مع جمیع حقوق اوسکے بشرط ادا کرنے نذرانہ مشروطہ واسطے اخراجات فوج حافظ ملک کے دی گئی اور اس شرط پر کہ وہ بیگاری اور سپاہ بمقتضا ذیل بوقت ضرورت سرکار کو دے رانا جنگ مذکور ترقی بہبودی رعایا کی اور زراعت و کاشتکاری کی کریگا اور حفاظت راستہ کریگا اور نذرانہ معمولی کی ادا ہونے کی ضرورت جو واسطے اخراجات فوج کے مقرر ہوا ہے قائم کریگا اور حسب الطلب بیگاری اور

سپاہی مصحوبہ تویل لیکر خود ہمراہ سرکار رہے گا اور فرمانبرداری احکام سرکار مین ہمہ تن مصروف رہیگا اور اپنے حدود علاقہ کے باہر دست اندازی نہ کریگا اگر کسیوقت رانا جنگ سنگھ مذکور سے کوئی شرط مذکورہ بالا مین سے برخلاف انجام ہوگی تو وہ خارج علاقہ سے کیا جائیگا اسی کو جائز تصور کرکے شرائط ہذا کے مطابق کاربند ہوگا اور رعیت ٹھکرائی مذکور پر یہ فرض ہوگا کہ وہ رانا جنگ سنگھ کو اپنا مالک ذی حق تصور کرکے فرمانبرداری اوسکی کرینگے اور اپنی اپنی مالگزاری اوسکو بروقت معمول ادا کرینگے۔

تفصیل

ایک سو نفر بیگاری بمقام سپاٹو پاس کپتان راس صاحب کے حاضر رہیگا اور وقت جنگ خود مع اپنی سپاہ کے شامل فوج سرکاری رہیگا اور راستہ یعنی سڑک اپنی ٹھکرائی مین بارہ فٹ عریض تیار کریگا۔ نذرانہ معاف ہوا

نمبر ۱۰۱

قرحبہ سنہ جلوی روسے ٹھکرائی جوبل کی رانا پورنچند جوبل والے کو مہر و دستخط کپتان راس صاحب کے دی گئی۔ الف قوم راجپوت ساکن بکرمالہ

چونکہ بروقت خراج کوہستان کھا تمام علاقہ کوہستان قبضۂ سرکار انگریزی مین آگیا لہذا یہ سند حسب الحکم رائٹ آنریبل گورنر جنرل بہادر لارڈ ولیم صاحب جو حرفت جنرل سر ڈیوڈ اوکٹرلونی صاحب کے جاری ہوا رانا پورن چند کو عطا ہوئی جسکی رو سے ٹھکرائی اور علاقہ جوبل کا جو اوسکے قبضہ مین واسطے ہمیشہ کے رہیگا اوسیطرح اوسکو دیا گیا اور اوسکے قبضے مین رہیگا جسطرح عہد گورکھا مین اوسکے پاس تھا رانا سے مذکور کوشش کرکے خدمتگزاری سرکار حسب تفصیل ذیل کریگا

شرط اول

یہ کہ وہ ستر نفر بیگاری ہمیشہ خدمت سرکار مین موجود رکھے گا۔

شرط دوم

یہ کہ کچھ نذرانہ اوس سے طلب نہوگا۔

شرط سوم

یہ کہ سپاہی جوبل کے وقت جنگ شامل فوج انگریزی کے ہاکر رینگے اور کسی امر حاکم کی متابعت نکرینگے۔

جب واسطے طیاری سڑک وغیرہ کے بیگاری طلوب ہوگی تو وہ بیگاری دے گا

المرقوم ۱۰ ماہ اگہن سمبت ۱۹۱۲ مطابق ۱۰ ماہ شہر ۱۸۷۲ع

نمبر ۱۰۲

تجدید سند بنام رودرپال بھجی والہ۔ المرقوم ۱۰ ماہ ستمبر ۱۸۷۲ عیسوی

چونکہ گوکہ اسل علاقہ ۔۔۔ کلیتہً خارج ہوے اور تمام علاقہ کوہستان قبضہ سرکار انگریزی میں آگیا لہذا حسب الحکم رائٹ آنریبل گورنر جنرل ہمادر یہ سند رودرپال کو دی گئی جسکی رو سے اوسکو اور اوسکے ورثا کو واسطے ہمیشہ کے ٹھکرائی جوبل کی مع تمام حقوق اوسکے اس شرط پر عطا ہوئی کہ وہ نذرانہ سالانہ باہت اخراجات فوج کے جو واسطے حفاظت علاقے کے رہیگی دیا کرے اور اگر حکم ہوگا تو وہ خود فوج بیگاری و سپاہ حسب مصرحہ ذیل حاضر رہے گا اور رودرپال مذکور بہبودی رعایا کی ترقی کریگا اور راستگاری کی ترقی ملحوظ رکھے گا اور حفاظت راستہ میں کوشش کریگا اور صورت ادائے نذرانہ سالانہ کی جو واسطے اخراجات فوج انگریزی کے مقرر ہوا ہے قائم کریگا اور جب حکم ہوگا فوراً مع بیگاری و سپاہ حسب تفصیل مصرحہ ذیل حاضر ہوگا اور بدل فرمانبرداری احکام سرکار کریگا اور اپنے علاقے کی مدد سے باہر دست درازی نکریگا اور اگر بموقت ورپال مذکور سرانجام شرائط ہذا میں پہلوتہی کریگا تو وہ خارج کیا جائیگا اس سند کو جائز تصور کرکے اسکی شرائط کے موافق تعمیل کریگا اور رعایاے ٹھکرائی مذکور پر یہ فرض ہوگا کہ وہ رودرپال مذکور کو اپنا مالک ذی حق تصور کرکے فرمانبرداری اوسکی کرین اور اپنی اپنی مالگزاری حسب معمول بروقت ادا کرتے رہین۔

تفصیل

چالیس نفر بیگاری بمقام سیاتھو حاضر رہین اور بوقت جنگ اوسکی فوج کے شامل رہین اور سڑک اپنی ٹھکرائی میں

درست رہے نذرانہ معاف۔

نمبر ۱۰۲

ترجمہ سند جسکی رو سے ٹھکرائی بھجی کی رانا رن بہادر سنگھ کو بتاریخ ۱۰ ماہ جولائی ۱۸۴۵ء دیگئی

چونکہ بتاریخ ۲۰ ماہ کاتک سمبت ۱۹۹۸ مطابق ۱۰ ماہ نومبر ۱۸۴۱ء ٹھاکر رودرپال مرحوم بھجی نے اپنی رضامندی اور خوشی سے انتظام موعلاقہ بھجی سپرد اپنے فرزند رانا رن بہادر سنگھ کو کردیا اور چونکہ ایک نقل درخواست ٹھاکر مذکور بذریعہ رپورٹ نمبر ۱۶ ازجانب مسٹر فیدک صاحب سکرٹری اعظم استدعای حکم رائٹ آنریبل گورنر جنرل ایجنٹ السنبورو صاحب بہادر ارسال ہوئی تھی اور جواب اوسکا مقولہ ۱۲ ماہ نومبر ۱۸۴۱ء نمبری ۱۱۰۶ دستخطی صاحب سکرٹری ممدوح منظوری درخواست ٹھاکر رودرپال آیا لہذا یہ سند رانا رن بہادر سنگھ کو عطا ہوئی جسکی رو سے اوسکو واسطے ہمیشہ کے ٹھکرائی مذکور مع حقوق متعلقہ عطا ہوئی اس شرط پر کہ وہ سال بسال بفصل بفصل نذرانہ انگریز چارسو چالیس روپیہ بالعوض بیگاری کے ادا کریگا اور وہ خود مع بیگاری و سپاہی مصرحہ ذیل کے جب حکم ہوگا حاضر ہوگا اب اوسکو لازم ہے کہ بہبودی رعایا کی اور کاشتکاری کی ترقی کرے اور حفاظت راستون کی رکھے اور نذرانہ مقررہ حسب شرائط ادا کرے اور جب ضرورت ہو تو خود مع بیگاری اور سپاہی کے حاضر ہو اور فرمانبرداری احکام سرکار کی کرے اور دوسرے کے علاقے پر دست درازی نکرے اور جب ضرورت ہو اور حکم اوسکے نام جاری ہو تو جس قدر بیگاری و سپاہی مطلوب ہون اوسقدر حاضر کرے اور بنا رہستے کا اپنے تمام علاقے مین اپنے اوپر فرض سمجھے۔

رعیت پر یہ فرض ہوگا کہ وہ رانا رن بہادر سنگھ کو اپنا مالک دنیوی حق تصور کرکے اوسکے احکام کی تعمیل مین انحراف نکرین۔

تفصیل

ایک نذرانہ بقدار ایک ہزار چارسو چالیس روپیہ سالانہ کا باقساط ادا کرے۔

وقت جنگ وہ خود مع اپنی سپاہ کے شامل فوج انگریزی ہوگا۔

اپنے علاقے مین چار کز عریض رستہ بنا دے

المرقوم ۱۰ ماہ جولائی ۱۸۴۱ء مطابق ۲۸ ماہ ذیقعدہ مطابق ۹ ماہ ساون ۱۹۰۲ سمت

نمبر ۱۰۴

ترجمہ سند جسکی رو سے ٹھکرائی کمارسین کی رانا کبر سنگھ کو بھمبر و دستخط جنرل مسٹر ویڈ و اوکترلونی صاحب کے دی گئی — المرقوم ۷ ماہ فروری ۱۸۴۶ء

چونکہ علاقجات کوہستان سے گورکھا کلیتہ خارج ہوے اور تمام ملک کوہستان قبضہ سرکار انگریزی مین آگیا لہذا یہ سند حسب الحکم رابٹ ہنوربل گورنر جنرل لارڈ میرا صاحب بہادر بھمبر و دستخط میرے رانا مذکورہ بالا کو عطا ہوئی جسکی رو سے واسطے دوام کے ٹھکرائی کمارسین کی مع جملہ حقوق وغیرہ متعلقہ اس شرط پر دی گئی کہ وہ نذرانہ سالانہ مشروطہ واسطے اخراجات فوج انگریزی کے جو واسطے حفاظت علاقہ کے مقرر رہے گی دیا کرے اور اگر حکم ہوگا تو وہ مع بیگاری سپاہ اپنی کے حسب مصرحہ ذیل حاضر ہوگا رانا مذکور کوشش بلیغ بیچ تزاید بہبودی رعیت و کاشتکاری اراضی کے کریگا اور حفاظت راستون کی مین سعی کریگا اور اطمینان اداے نذرانہ سالانہ واسطے اخراجات فوج کے جو حفاظت ملک کوہستان کیواسطے معین ہوگی کردیگا اور بموجب تحریر ذیل کے جو حکم ہوگا خود مع بیگاری و ہمراہیون کے حاضر ہوگا اور فرمانبرداری سرکار انگریزی کی بلاتفاوت کریگا اور دوسرے کے علاقے پر دست اندازی نہین کریگا اگر کسیوقت وہ سرانجام شرائط ہذا مین پہلوتہی کرے گا تو سرکار اوس سے ناراض ہوگی اور وہ خارج اس علاقہ عطیہ سے ہوگا اس سند کو جائز تصور کرکے انتظام امور علاقہ مین موافق شرائط کے کاربند ہوگا —

رعیت ٹھکرائی مذکور پر یہ فرض ہوگا کہ وہ رانا مذکور کو اور بعد اوسکے اوسکی اولاد کو اپنا مالک ذی حق تصور کرکے اپنی مالگزاری بروقت ادا کرینگے اور اوسکی حکومت کی متابعت کرینگے اور جو حکم مناسب اوسکا ہوگا اوسکی تعمیل سے انحراف نہ کرینگے —

تفصیل

چالیس نفر بیگاری واسطے کارسرکار کے تمام سال کریگا (اور سند ۱۸۴۰ء مین درج ہے کہ بجاے بیگاری
بوقت جنگ خود مع اپنی ہمراہی کے خدمت سرکار کریگا مبلغ دو ہزار روپیہ سالانہ حسب قاعدہ ذیل دیا کریگا یعنی

اپنے علاقہ مین چار گز عریض راستہ طیار کریگا۔ ماہ اپریل — ساڑھے پانچ سو
نذرانہ لیا جائیگا۔ ماہ اگست — ساڑھے پانچ سو
ماہ دسمبر ساڑھے پانچ سو

المرقوم ۷۔ ماہ فروری ۱۸۱۶ء

نمبر ۱۰۵

ترجمہ سند نام رانا بھوپ سنگہ کوٹھاریہ والہ

المرقوم ۱۴۔ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ء عیسوی

چونکہ گورکھا ان اضلاع سے کلیۃً خارج ہوے اور تمام علاقہ کوہستان وقبضۂ سرکار انگریزی مین
آگیا لہذا حسب الحکم رابٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر یہ سند رانا بھوپ سنگہ کو عطا ہوتی ہے
جسکی رو سے اوسکو اور اوسکے ورثا کو واسطے دوام کے ٹھکرائی کوٹھار کی مع جملہ حقوق وغیرہ
متعلقہ اس شرط پر دی گئی کہ یہ نذرانہ مقررہ سال بسال واسطے اخراجات فوج کے جو واسطے
حفاظت کے معین ہوگی ادا کریگا اور اگر حکم ہوگا تو وہ مع بیگاری وہمراہی کے حسب بیان ذیل
حاضر ہوگا رانا بھوپ سنگہ مذکور افسران وبہبودی رعیت اور کاشتکاری ارامنی کرے گا اور
راستون کی حفاظت کریگا اور اطمینان دوبارہ ادا ے نذرانہ بابر صرف اخراجات فوج انگریزی
کردیگا اور جب حکم ہوگا خود مع بیگاری اور ہمراہی کے حسب تصریح ذیل حاضر رہے گا اور
فرمانبرداری بدل سرکار انگریزی کی کریگا اور اپنے علاقے کے حدود سے باہر دست اندازی
نہین کریگا اور اگر کسیوقت رانا بھوپ سنگہ مذکور کسی شرط کی تعمیل مین پہلوتہی کرے گا جنکا
ذکر یکدریان ہوتا ہے تو وہ خارج علاقے سے کیا جائیگا اس سند کو جائز تصور کرکے
رانا ے مذکور بتعمیل شرائط کی کرے گا اور رعیت ٹھکرائی مذکور پر یہ فرض ہوگا کہ وہ رانا بھوپ سنگہ
کو اپنا مالک دی حق تصور کرکے فرمانبرداری اوسکی کرینگے اور اپنی مالگزاری اوسکو بروقت

ادا کرتے رہینگے۔

تفصیل

چالیس نفر بیگاری اور طیاری راستہ بیچ اپنی ٹھکرائی کے اور وقت جنگ خود مع جملہ فوج کے شامل فوج انگریزی ہونا۔

نذرانہ بالکل معاف

نمبر ۱۰۶

ترجمہ سند نامہ گوبردھن سنگھ دھامی والہ

المرقوم ۱۴ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ عیسوی

چونکہ ان اضلاع سے گورکھا کلیتہً خارج ہوے اور تمام ملک کوہستان قبضہ سرکار انگریزی میں آگیا لہذا حسب الحکم رائٹ آنریبل گورنر جنرل بہادر یہ سند گوبردھن سنگھ کو عطا ہوئی جسکی رو سے اوسکو اور اوسکے وارثانکو واسطے دوام کے ٹھکرائی دھامی کی مع جملہ حقوق وغیرہ متعلقہ اس شرط پر دی گئی کہ وہ نذرانہ مشروطہ سال بسال واسطے اخراجات فوج کے جو بابر حفاظت معین ہوگی ادا کرے اور وہ مع بیگاری و ہمراہی سپاہ اپنی کے حسب تصریح ذیل اگر حکم ہو حاضر ہو گوبردھن سنگھ مذکور افزایش بہبودی رعیت و رعایت کرنے گا اور حفاظت راستوں کی کریگا اور اطمینان بابت ادا نذرانہ واسطے صرف فوج انگریزی کے کردیگا اور جب حکم ہوگا مع بیگاری اور سپاہ کے حسب مندرجہ ذیل حاضر ہوگا اور سرکار انگریزی کی بدل فرمانبرداری کریگا اور اپنے علاقے کے حدود کے باہر دست اندازی نہ کریگا اگر کسیوقت گوبردھن سنگھ مذکور کسی شرط مذکورہ بالا کے سرانجام میں پہلوتہی کریگا تو علاقے سے خارج کیا جائیگا اور اس سند کو جائز تصور کرکے جملہ شرائط کی تعمیل کریگا اور رعیت ٹھکرائی مذکور پر یہ فرض ہوگا کہ وہ گوبردھن سنگھ کو اپنا مالک دی حق تصور کرکے اوسکی فرمانبرداری کرین اور اپنی مالگزاری بروقت ادا کرتے رہین۔

تفصیل

بیس نفر بیگاری بمقام سپا لٹو اور اپنے علاقے مین سے سنہ بارہ فٹ عریض تیار کرنا۔
نذرانہ معاف اور وقت جنگ خود مع فوج کے شریک ہونا۔

نمبر ۱۰۷

ترجمہ سند بنام مہندر سنگھ

چونکہ گورکھا ان اضلاع سے کلیتہً خارج ہوے اور تمام ملک کوہستان قبضۂ سرکار انگریزی مین آگیا اور چونکہ بباعث اسکے کہ مہندر سنگھ جنگ گورکھا مین شامل سرکار نہین ہوا تھا تمام علاقۂ بگہات ضبط سرکار انگریزی ہوگیا تھا اب سرکار جسکی عظم وشان ذاتی مشہور ہے خوش ہوکر براہ عنایت وپرورش چاہتی ہے کہ مہندر سنگھ کو دوبارہ پرگنجات کسولی اور لوہیج وبیولی وگولی ماہل چار پرگنہ بگہات کے عطا کرین لہذا حسب الحکم رابٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر یہ سند عطا ہوتی ہے جسکی رو سے چار پرگنہ مذکورۂ بالا مہندر سنگھ اور اوسکے ورثا کو واسطے دوام کے دیے جاتے ہین پس اب یہ اوسکو ضرور ہے کہ بمقام دھرم پورہ سکونت پذیر ہوکر پرگنجات مذکورہ کا قبضہ کرنے اور افزایش بہبودی رعایا اور دادرسی سب کی کرے۔

واضح ہو کہ اوسکو یہ نچاہیے کہ حدود قدیم ہر چہار پرگنجات مذکور سے باہر دست اندازی کسی اور پرگنہ بگہات پر کرے اور ہرگز کسی اور پرگنہ کا دعوی پیش نکرے اور نہ دعوی رقم سائر بگہات کا جو مبلغ اسلاء ہے کرے کیونکہ یہ مہاراجہ کرم سنگھ کو دیا گیا ہے اوسکو چاہیے کہ اتفاق سرکار انگریزی کے ساتھ رکھے اور ہنگام جنگ جسقدر فوج اوس سے جمع ہوسکے سب کو ہمراہ لیکر شریک فوج انگریزی ہو اور سوائے اسکے بیس بیگاری ہمیشہ ہمراہ حاکم مقام سپا لٹو کے حاضر رکھے۔

اگر کسیوقت وہ ان شرائط سے انحراف کریگا تو وہ فوراً اس علاقہ سے جو اوسکو ملا ہے خارج کیا جائیگا اور رعیت علاقہ مذکور پر فرض ہے کہ وہ مہندر سنگھ کو اپنا مالک ذی حق تصور کرکے مالگذاری بروقت اور بلا تفاوت ادا کرین اور اوسکی حکومت کا ادب کرین۔

المرقوم ۴ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ع

نمبر ۱۰۸

سند بنام ولیپ سنگھ بگھات والا

المرقومہ ۳ ماہ صفر سنہ ۱۲۷۶ ھ

ہنگام وفات بیجا سنگھ رئیس سابق بگھات جو لاولد مر گیا علاقہ ضبط سرکار انگریزی ہوا مگر یہ ارادہ سرکار شاہ انگریزی تھا کہ علاقہ واسطے دوام کے اوسکے ہمشیرہ زادہ سردار امید سنگھ کو اور اوسکی اولاد کو بچند شرائط دیا جاوے مگر قبل وقوع مین آنے اس ارادہ کے امید سنگھ نے وفات پائی اور اب مین بذریعہ اس تحریر کے تمکو جو وارث و فرزند اصلی اوسکے ہو اور تمھاری اولاد اصلی کو واسطے دوام کے علاقہ بگھات بشرائط ذیل دیتا ہون۔

شرط اول

یہ کہ علاقہ بگھات پر مالگزاری مبلغ ۱۰۰۰ روپیہ سالانہ لیجاوے گی۔

شرط دوم

یہ کہ اوسقدر علاقہ بگھات (مع اوس علاقے کے جو از آن میجر جنرل رس صاحب کے ہے) جسکی تکاسی مبلغ ۱۰۰۰ روپیہ سالانہ ہے سرکار انگریزی واسطے دوام کے بالعوض اس خراج کے اپنے قبضے مین رکھینگے۔

شرط سوم

یہ کہ باقی علاقہ اداء مالگزاری سے محفوظ اور مرفوع رہے گا۔

اطمینان رکھو کہ جب تک تم اور تمھارے جانشین تاج شاہی کے نمک حلالی رہینگے اور جو شرائط اور فرائض بنسبت سرکار انگریزی کے واجب اور مقرر ہین بایمانداری ادا ہوتے رہینگے اوسوقت تک علاقہ بگھات تمھارے خاندان مین بطور قبضہ دوامی رہیگا۔

نمبر ۱۰۹

ترجمہ سند بنام ٹھاکر جوگراج بلسن والا

المرقوم ۲۱ ماہ ستمبر سنہ ۱۸۱۵ عیسوی

چونکہ ان اضلاع سے گورکھا کلیتہً خارج ہوے اور تمام ملک کوہستان قبضہ سرکار انگریزی میں آگیا لہذا حسب الحکم رابٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر یہ سند ٹھاکر جوگراج کو دی جاتی ہے جسکی رو سے اوسکو اور اوسکے ورثا کو واسطے دوام کے ٹھکرائی سلبن کی مع جملہ حقوق وغیرہ متعلقہ اس شرط پر عطا ہوتی ہے کہ وہ ہر سال نذرانہ مشروط جو واسطے اداے خرچ فوج محافظ ملک کے مقرر ہوا ہے ادا کرے اور اگر حکم ہو تو وہ مع بیگاری اور اپنی سپاہ حسب تفصیل ذیل کے حاضر ہو ٹھاکر جوگراج مذکور افزایش بہبودی رعیت و زراعت کریگا اور رستون کی حفاظت بھی کریگا اور اطمینان بابت اداے نذرانہ مقررہ صرف فوج انگریزی کریگا اور جب حکم ہوگا خود مع بیگاری و سپاہ کے حاضر ہوگا اور فرمانبرداری سرکار انگریزی کی کریگا اور اپنی مدد سے باہر دست اندازی نہین کریگا اگر کسی وقت ٹھاکر جوگراج مذکور کسی شرط کے سرانجام کرنے سے انحراف کریگا جنکی تفصیل یہان بھی درج ہے تو خارج کیا جائیگا اس سند کو جائز تصور کر کے مطابق شرائط کے کاربند ہوگا اور رعیت ٹھکرائی مذکور پر یہ فرض ہوگا کہ وہ ٹھاکر جوگراج کو اپنا مالک دی حق تصور کر کے فرمانبرداری اوسکی کرینگے اور اپنی مالگزاری بروقت اوسکو ادا کرینگے

تفصیل

تیس نفر بیگاری بمقام سنیا تھو ہنگام جنگ خود مع اپنے فوج کے حاضر رہے۔

راستہ بارہ فٹ عریض تیار کرنے۔ نذرانہ معاف۔

نمبر ۱۱۰

ترجمہ سند بنام ٹھاکر سنسار و میلوگ والہ

المرقوم ۴ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ عیسوے

چونکہ ان اضلاع سے گورکھا کلیتہً خارج ہوے اور تمام ملک کوہستان قبضہ سرکار انگریزی میں آگیا لہذا حسب الحکم رابٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر یہ سند ٹھاکر سنسار و کو دی جاتی ہے جسکی رو سے اوسکو اور اوسکے ورثا کو واسطے دوام کے ٹھکرائی میلوک کی مع جملہ حقوق وغیرہ متعلقہ اس شرط پر عطا ہوئی کہ وہ نذرانہ سالانہ مشروط جو واسطے اخراجات فوج انگریزی محافظ

ملک کے مقرر ہوا ہے ادا کرے اور جیسا ذیل مین درج ہے وہ مع بیگاری اور سپاہ کے حاضر رہے اگر اوسکو حکم حاضری دیا جاے ٹھاکر سمسار وند کو رافزایش بہبودی رعیت و زراعت کریگا اور حفاظت راستون کی کریگا اور اطمینان بابت اداے نذرانہ فوج انگریزی کردیگا اور جب حکم ہوگا مع بیگاری اور اپنی فوج کے حسب تفصیل ذیل حاضر ہوگا اور فرمانبرداری سرکار انگریزی بدل کریگا اور اپنی حدود سے باہر دست اندازی نہین کریگا اگر کسیوقت ٹھاکر سمسار وند کو کسی شرط کے سرانجام کرنے سے پہلوتہی کریگا جنکی تفصیل یہان بھی درج ہے تو وہ بیدخل کیا جائیگا اس سنہ کو جائز تصور کرکے مطابق شرائط کے کاربند ہوگا رعیت ٹھکرائی مذکور پر یہ فرض ہوگا کہ وہ ٹھاکر سمسار وند کو اپنا مالک ذی حق تصور کرکے فرمانبرداری اوسکی کرینگے اور اپنی مالگزاری بلاتفاوت ادا کرینگے۔

تفصیل

چالیس نفر بیگاری — نذرانہ معاف — راستون کی طیاری — ہنگام جنگ خود مع فوج کے شریک فوج انگریزی ہونا۔

نمبر ۱۱۱

ترجمہ سند بنام بابل چند بیجاہ والہ

المرقوم ۴ ماہ ستمبر ۱۸۱۵ ع

چونکہ ان اضلاع سے گورکھا کلیتہ خارج ہوے اور تمام ملک کوہستان قبضہ سرکار انگریزی مین آگیا لہذا حسب الحکم رابٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر کے یہ سند بابل چند کو عطا ہوتی ہے جسکی روسے اوسکو اور اوسکے ورثا کو واسطے دوام کے ٹھکرائی بیجاہ کی مع جملہ حقوق وغیرہ متعلقہ اس شرط پر دی جاتی ہے کہ وہ نذرانہ سالانہ مشروط بنابر اداے صرف فوج انگریزی محافظ ملک ادا کرے اور حسب تصریح مندرجہ ذیل مع بیگاری وسپاہ کے جب حکم ہو حاضر رہے بالجملہ مذکور افزایش بہبودی رعیت و زراعت کریگا اور حفاظت راستون کی کرے گا اور اطمینان بابت اداے نذرانہ فوج انگریزی کردے گا اور آمادہ رہے گا جب حکم ہو خود مع بیگاری اور اپنی فوج

حسب تفصیل ذیل کے حاضر ہو اور فرمانبرداری سرکار انگریزی بدل کریگا اور اپنی حدود سے باہر دست اندازی نہین کریگا اور اگر مال چند مذکور کسیوقت کوئی شرط منجملہ شرائط مذکورہ بالا پوری نکریگا جنکی تفصیل یہان بھی درج ہے تو وہ بدیل کیا جائیگا اس سند کو جائز تصور کرکے مطابق شرائط کے کاربند ہوگا اور رعیت ٹھکرائی مذکور پر یہ فرض ہوگا کہ وہ مال چند کو اپنا مالک ذی حق تصور کرکے اوسکی فرمانبرداری کرینگے اور اپنی مالگزاری بلاتفاوت ادا کرینگے۔

تفصیل

پانچ نفر بیگاری۔ نذرانہ معاف۔ ہنگام جنگ خود مع اپنی سپاہ کے شامل فوج انگریزی ہو

نمبر ۱۱۲

ترجمہ سند جبکی رو سے ٹھکرائی تروج کی ٹھاکر جھوبو ولد ٹھاکر لگو چند کو بمہر و دستخط کپتان اس صاحب کے ملی ـــ المرقوم ۳۱ ماہ جنوری سنہ ۱۸۱۶ء

چونکہ گورکھا ملک کوہستان سے کلیۃً خارج ہو ـــ مالگزاری بروفان قبضہ سرکاری انگریزی مین آگیا اور چونکہ رانائے مذکور اوسوقت موجود نہ تھا جب حکم رابٹ مینوریل گورنر جنرل لارڈ میرا صاحب بہادر کا واسطے بندوبست علاقہ کوہستان کے صادر ہوا تھا اسواسطے عطائے سند ٹھکرائی تروج ملتوی رہی تھی اب شروع سال ۱۸۱۶ء مطابق ۱۲۳۴ ہجری و سمبت ۱۸۷۵ سے چونکہ رانائے مذکور حاضر آیا یہ سند بمہر و دستخط میرے اوسکو عطا ہوئی جبکی رو سے اوسکو واسطے دوام کے ٹھکرائی تروج کی مع جملہ حقوق وغیرہ متعلقہ اس شرط پر دی گئی کہ وہ نذرانہ سالانہ شرط واسطے اخراجات فوج انگریزی محافظ ملک کے ادا کرے اور جب حکم ہو مع بیگاری اور ہمراہیون کے حسب تفصیل ذیل حاضر ہو اور فرمانبرداری سرکار انگریزی کی کرے اوسکو لازم ہے کہ اپنے علاقہ کے انتظام مین کوشش کرے اور اپنے تئین مطیع الحکم سرکار تصور کرے اور کسی دوسرے کا تابع نسمجھے اور کسی دوسرے کے علاقے پر دست اندازی نکرے افزائش بہبودی رعیت و زراعت کرے اور محافظت راستون کی کرتا رہے اگر کسیوقت مین وہ کوئی شرط سرانجام نکریگا تو وہ بدخل کیا جائیگا اس سند کو جائز تصور کرکے مطابق شرائط بالا کے انتظام علاقے کا کرے

اور رعیت ٹھکرائی مذکور پر یہ فرض ہوگا کہ وہ رائے مذکور اور اوسکی اولاد کو اپنا مالک ذی حق تصور کرکے فرمانبرداری اوسکی کرینگے اور اپنی مالگذاری بروقت اور بلا تفاوت اوسکو ادا کرینگے

تفصیل

آٹھ نفر بیگاری ہر وقت حاضر رکھے گا۔

نذرانہ اوس سے نہ لیا جاے گا۔

وہ اپنے علاقے مین راستہ تیار کریگا۔

جب کبھی جنگ ہوگی تو وہ خود مع اپنے ہمراہیون اور بیگاریون کے افسران انگریزی کے شریک رہیگا۔ المرقوم ۳۱۔ ماہ جنوری ۱۸۴۹ء مطابق یکم ربیع الثانی ۱۲۶۵ ہجری

نمبر ۱۱۳

ترجمہ سند جسکی رو سے ٹھکرائی ترویج کی ٹھاکر رنجیت سنگھ ولد ٹھاکر رام سنگھ کو بمہر و دستخط ہنوربل جان ارسکن صاحب کمشنر و سپرنٹنڈنٹ سرحد شمالی و جنوبی ملی۔

المرقوم ۲۷۔ ماہ جون ۱۸۴۳ء

چونکہ بمضموں چٹھی صاحب سکرٹری ہملمنٹ نمبر ۲ مرقومہ ۶۔ ماہ جولائی ۱۸۴۳ء اور نیز دفعات ۳۸ سے ۴۰ تک چٹھی ہنوربل کورٹ اوف ڈائرکٹر نمبر ۱۵ مرقومہ ۳۱۔ ماہ اگست ۱۸۴۲ء ٹھکرائی ترویج کی ٹھاکر مذکورہ بالا کو عطا ہوئی ہے لہذا یہ سند بمہر و دستخط میرے دی جاتی ہے جسکی رو سے ٹھکرائی مذکور واسطے دوام کے مع جملہ حقوق وغیرہ متعلقہ دی گئی ہے اوسکو لازم ہے کہ مطیع الحکم سرکار انگریزی اپنے تئین تصور کرے اور دوسرے کا مطیع اپنے تئین نسمجھے اور افزایش بہبودی رعیت و زراعت کرے اور راستون کی حفاظت مدنظر رکھے اور اپنے علاقے مین راستہ تیار کرے اور جب حکم ہو خود مع بیگاری اور ہمراہیون کے جسقدر ممکن ہو حاضر ہو اور مبلغ ۸۰ روپیہ سالانہ تین اقساط مین خزانہ سرکاری مین داخل کیے روپیہ سابق بھی دیا جاتا تھا اور سوائے اسکے مبلغ ۵۰ واسطے سیام سنگھ ٹھاکر سابق ترویج کے داخل کرے اور ہرگز شرائط ہذا سے انحراف نکرے جو اس دفتر مین بابت انتظام علاقہ و حفاظت رعایا

درج ہوکر رکھے گئے ہین —

رعیت ٹھکرائی مذکور پر یہ فرض ہوگا کہ وہ اوسکو اور بعد اوسکے اوسکی اولاد کو اپنا مالک ذی حق تصور کرکے مالگزاری بلا تفاوت ادا کرین اور فرمانبرداری اوسکی کرین اور کسی حکم واجبی کی تعمیل مین اوس سے انحراف نکرین —

المرقوم ۲۷ ماہ جون ۱۸۴۳ عیسوے —

نمبر ۱۱۴

ترجمہ سند بنام ٹھاکر منگرے دیو کوٹھار والہ

چونکہ ان اضلاع سے گورکھا کلیتہ خارج ہوے اور تمام ملک کوہستان قبضہ سرکار انگریزی مین آگیا لہذا حسب الحکم رابٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر یہ سند ٹھاکر راے منگرے دیو کو عطا ہوئی جسکی رو سے اوسکو اور اوسکے وثا کو واسطے دوام کے ٹھکرائی کوٹھار کی مع جملہ حقوق وغیرہ متعلقہ اس شرط پر دیے گئے کہ وہ نذرانہ سالانہ مشروط واسطے خرچ فوج انگریزی محافظ ملک کے ادا کرے اور حسب تصریح ذیل مع بیگاری وسپاہ کے حسب حکم ہو حاضر رہے ٹھاکر راے منگرے دیو افزائش بہبودی رعیت وزراعت وحفاظت راستہ کریگا اور اطمینان بابت ادا ے نذرانہ اخراجات فوج انگریزی کردیگا اور جب حکم ہوگا خود مع بیگاری اور اپنی سپاہ کے حسب تفصیل ذیل حاضر رہے گا اور فرمانبرداری سرکار انگریزی کی کریگا اور اپنی حدود سے باہر دست اندازی نہین کریگا اگر کسیوقت ٹھاکر راے منگرے دیو کسی شرط کے سرانجام مین جسکی تفصیل یہان بھی درج ہے پہلوتہی کریگا تو خارج کیا جائیگا اس سند کو جائز تصور کرکے مطابق شرائط کے کاربند ہوگا اور رعیت ٹھکرائی مذکور پر یہ فرض ہوگا کہ وہ ٹھاکر راے منگرے دیو کو اپنا مالک ذی حق تصور کرکے اوسکی فرمانبرداری کرینگے اور اپنی مالگزاری بلا تفاوت اوسکو ادا کرینگے

تفصیل

پانچ بیگاری — رہستہ بارہ فٹ عریض تیار کرے — نذرانہ معاف — اور مع اپنی فوج کے شامل فوج انگریزی رہے —

نمبر ۱۱۵

ترجمہ سند جسکی رو سے ٹھکرائی منگل رانا بہادر سنگھ منگل والے کو بمہر و دستخط کپتان برٹ رائس صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ سرہند و علاقجات کوہی کے ملی۔

المرقوم ۲۰ ماہ دسمبر ۱۸۱۵ع

چونکہ ہنگام اخراج گورکھا ملک کوہستان سے تمام علاقجات قبضہ سرکار انگریزی مین آگئے لہذا یہ سند رانا بہادر سنگھ کو بموجب حکم رابٹ ہنوربل گورنر جنرل لارڈ میرا صاحب بہادر کے جو بذریعہ جنرل سر ڈیوڈ اوکٹرلونی صاحب کے وصول ہوا عطا ہوئی جسکی رو سے اوسکو ٹھکرائی منگل کی دی گئی وہ اس علاقے کو واسطے دوام کے اوسیطرح اپنے قبضے مین رکھے گا جسطرح عہد گورکھا مین رکھتا تھا اور مطابق شرائط ذیل کے کاربند ہوگا یعنی۔

شرط اول

یہ کہ وہ بیگاری واسطے خدمت سرکار کے ہمیشہ دے گا۔

شرط دوم

نذرانہ اور معاملہ اوس سے لیا جاے گا۔

شرط سوم

ہنگام جنگ وہ مع اپنے ہمراہیون کے شامل فوج انگریزی کے رہے گا۔

شرط چہارم

حسب الطلب وہ بیگاری اپنے علاقے سے واسطے بنانے سڑک کے دیگا اور تعمیل احکام حکام انگریزی بدل و بزودی کریگا۔

المرقوم ۲۰ ماہ دسمبر ۱۸۱۵ع مطابق ۶ ماہ پوس سمبت ۱۸۷۲

نمبر ۱۱۶

ترجمہ سند جسکی رو سے ٹھکرائی درکوتی گی رانا ستیس رام کو بمہر و دستخط کپتان ابرٹ رہس صاحب کے ملی۔

المرقوم ۱۰ ماہ اگہن سمت ۱۹۰۲

چونکہ تمام رانایان علاقہ کوہستان و قرب وجوار کے زیر حکم سرکار انگریزی ہین اور نیز ٹھاکر درکوتی مطیع اوس سرکار کا ہے لہذا کپتان رہس صاحب حکم دیتے ہین کہ رانا ستیس رام درکوتی والہ ہمیشہ زیر حکم سرکار انگریزی رہے گا اور کسی دوسری حکومت کی اطاعت نکریگا دیگر رانایان کچہ سروکار درکوتی سے نرکھینگے اور تنازعہ کسیطرح کا درباب حق رانا ستیس رام کے پیدا نکرینگے۔

بھاولپور

از روے اصل کواغذ دفتر فورین ورپورٹ پنجاب گورنمنٹ

حاکم بھاولپور اوسوقت سے سرخود حاکم ہوا جب سے تنزل قوت سلطنت درانی مین بعد اخراج شاہ شجاع کے کابل سے واقع ہوا تھا جب رنجیت سنگھ نے قوت پکڑی نواب بھاول خان نے چند مرتبہ درخواست سرکار انگریزی سے کی تھی کہ عہدنامہ حفاظت اوسکے ساتھ کیا جاے اور گو از روے عہدنامہ لاہور اوسکی حفاظت سرکار کے اختیار مین تھی کیونکہ عہدنامہ مذکور سے سرحد ملک رنجیت سنگھ کنارہ راست دریاے ستلج تک محدود ہوگئی تھی مگر سرکار انگریزی نے انکار کیا

اول عہدنامہ ساتھ بھاولپور کے ۱۸۳۳ع مین نمبر ۱۱۷ اوسوقت قرار پایا جب عہدنامہ رنجیت سنگھ کے ساتھ درباب انتظام تجارت دریاے سندھ منعقد ہوا تھا اسکی رو سے نواب کو اختیار کلی اپنے ملک مین حاصل ہوا تھا اور تجارت دریاے سندھ اور ستلج مین باداے محصول مقررہ مقامات متحصن کوٹ اور بہری کے جاری ہوئی تھی ۱۸۳۵ع مین محصول کشتیون پر از روے عہدنامہ نمبر ۱۱۸ بجاے محصول سابق مقرر ہوا ۱۸۳۸ع مین فہرست محصول کی ترمیم نمبر ۱۱۹ کی رو سے ہوئی اور پھر ۱۸۴۰ع مین حسب منشاء نمبر ۱۲۰ کے اور بیچ ۱۸۴۳ع کے موجب عہدنامہ نمبر ۱۲۱ محصول نصف ہوا اور ایک تفصیل محصول کی اوپر اسباب تجارت کے جو علاقہ بھاولپور مین براہ خشکی گذر کرے قرار پائی ۱۸۴۶ع مین نواب نے بصلاح صاحب رزیڈنٹ بہاولپور تمام محصول کشتیان اپنے علاقے مین معاف کیا اور معاوضہ لینے سے انکار کیا ۱۸۵۵ع مین جب حاکمان ڈاک علاقہ سندھ نے تجویز مقرر کرنے ڈاک شتران علاقہ بھاولپور مین کی نواب نے محصول خشکی کم کیا اور عرصہ قلیل کے بعد محصول بحری دریاے ستلج جو سابق محصول پر مبنی تھا کم کرکے اوسقدر رکھا جسقدر مزدوری آمد و رفت مسافران و اسباب دریاے پر ہو سکتا تھا۔

جب تدبیر دوبارہ قائم کرنے شاہ شجاع کی ۱۸۳۹ع مین قرار پائی تو عہدنامہ نمبر ۱۲۲ نواب سے قرار پایا جسکی رو سے نواب نے اپنے تئین زیر حکم و خدمتگزار سرکار انگریزی قرار دیا اور اونکی حفاظت کی حمایت مین رہ کر خود سر حاکم اپنے ملک کا منظور سرکار ہوا بیچ مہم افغانستان کے نواب نے بیچ رسد رسانی و گذر نے فوج کے مدد دی جسکے جلد دین اضلاع سرلکوٹ و جھنگ بارالطاف انعام

نواب کو عطا ہوئی —

بیچ تعمیل منشار ایکٹ ۱۸۴۳ء کے جب حکام نے چاہا کہ لین پرمٹ انگریزی کی میعاد تک قائم ہو تو اس امر کے واسطے نواب نے ۱۸۴۴ء مین جسقدر زر مین درکار تھی بلا معاوضہ دی —

۱۸۴۵ء و ۱۸۴۶ء مین نواب بھاول خان نے خدمتگزاری مہم ملتان مین بدل کی جسکے عوض اوسکو انعام مین لاکھ روپیہ سالانہ تاحین حیات مقرر ہوا اور یہ روپیہ جب سے حکومت پنجاب قبضہ سرکار مین آئی اوس روز سے شروع ہوا —

۱۸۵۰ء مین نواب نے تجویز کی کہ بجاے فرزند اکبر کے ولد ثالث اوسکا اوسکی جگہ جانشین ہو اس بارہ مین گورنر جنرل بہادر نے یہ فیصلہ کیا کہ سرکار انگریزی ہند مجاز مداخلت امور جانشینی مین نہین ہین جب بھاول خان نے وفات پائی تو اوسکا فرزند ثالث جانشین ہوا مگر فرزند اکبر نے بمدد داؤد پوتر و نکے اوسکو برخاست کرکے خود قابض ہوا جب نواب کو یہ وقت عائد ہوئی تو اوسنے مدد بخلاف اپنے برادر کلان کے سرکار انگریزی سے چاہی گورنر جنرل نے یہ فیصلہ کیا کہ سرکار انگریزی نے حسب منشار عہدنامہ بھاولپور یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ مدد نواب کی بمقابلہ دشمن بیرونی کے کرینگے مگر اونپر فرض نہین کہ تنازعات باہمی مین وہ مداخلت کرین برادر کلان جو فتحیاب ہوکر جانشین ریاست ہوا تھا وعدہ کیا کہ جو عہدنامجات فیمابین سرکار انگریزی اور علاقہ بھاولپور کے منعقد ہین اونکو وہ منظور کرتا ہے لہذا اوسکی جانشینی منظور سرکار ہوئی اور نواب معزول کو بسفارش سرکار انگریزی سولہ سو روپیہ ماہواری بھاولپور سے مقرر ہوا اس شرط پر کہ وہ دعوی ریاست بھاولپور بنام اپنے اور اپنی اولاد کے ترک کرے گا عہدنامہ نمبر ۱۲۳ تجویز ہوکر منظور سرکار انگریزی ہوا —

مگر ایک سال کے عرصے مین نواب معزول نے عہدشکنی کی اوسنے ایک درخواست بخدمت صاحب چیف کمشنر بہادر پنجاب اس مراد سے گذرانی کہ اوسکے مقدمہ کی نظر ثانی فرمائی جاے اور بیان کیا کہ وہ ہرگز تا حین حیات دعوی ریاست نہین چھوڑے گا اور استطلب اجازت واسطے جانے اور دوبارہ چھین لینے سند بھاولپور کے کی بلحاظ عہدنامہ جو طرفین پر فرض ہے گورنر جنرل بہادر نے حکم دیا کہ نواب معزول نظر بند رہے وہ اب قلعہ لاہور مین نظر بند ہے

اور صرف نصف تنخواہ اوسکی اوسکو ملتی ہے اور باقی نصف خزانہ لاہور مین اس غرض سے امانت ہے کہ آیندہ اگر وہ مستحق اوسکے پانے کا ہوگا تو اوسکو دیا جائیگا۔

نواب محمد فتح خان نے بتاریخ ۳ ماہ اکتوبر ۱۸۵۸ء وفات پائی اور اوسکا پسر اکبر رحیم یار خان سخطاب بھاول خان مسند نشین ہوا۔

نمبر ۱۱۷

عہدنامہ فیما بین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی و نواب بھاول خان رئیس بھاولپور مرقومہ ۲ ماہ فروری ۱۸۳۳ء بفضل خدا واسطے یکجہتی فیما بین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی و رئیس بھاولپور جو ہنگام تشریف بری ہنوربل لفٹیننٹ صاحب مقام کابل ۱۸۳۸ء مین منعقد ہوا تھا اب تک بلا تفاوت قائم ہے اور اب کہ کپتان سی ایم وید صاحب پولیٹکل ایجنٹ لدھیانہ منجانب رائٹ ہنوربل لارڈ ولیم سی بینٹنگ جی سی بی اور جی سی ایچ گورنر جنرل ہند جو اسواسطے بمقام بھاولپور تشریف لائے کہ یہ واسطہ یکجہتی مستحکم ہو اور تجارت دریاے سندھ اور ستلج جاری ہو تا کہ تجارت کی ترقی ہو جو امر موجب رضاے خدا اور باعث بہبود ملک گردونواح ہے شرائط ذیل بواسطہ صاحب موصوف فیما بین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی ایک فریق اور نواب رکن الدولہ محافظ الملک مخلص الدولہ محمد بھاول خان عباسی نصرت جنگ بہادر رئیس داؤدپوترہ فریق ثانی بنابر تحکام دوستی سرکارین اور اجراے تجارت بیچ دریاہاے مذکورہ بالا کے اور واسطہ ترتیب انتظام متعلقہ تجارت منعقد ہوئین جنکی تعمیل عمل مین آئے گی۔

شرط اول

دوستی اور اتحاد دوامی فیما بین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی و نواب محمد بھاول خان اور اوسکے ورثا و جانشینون کی قائم رہے گی۔

شرط دوم

ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اقرار کرتے ہین کہ وہ ہرگز دست اندازی علاقہ موروثی یا غیر موروثی سرکار بھاولپور مین نکرینگے۔

شرط سوم

درباب انتظام ملک و اختیارات و حقوق کلی جو نواب کے اوسکی رعایا کی نسبت اتنک ہین اونمین نواب مختار ہے کسیکا محتاج نہین —

شرط چہارم

جو عہدہ دار منجانب سرکار انگریزی واسطے رہنے دربار نواب کے مقرر ہوگا وہ حسب منشاء شرط بالا انتظام نواب مین مداخلت کرنے سے محتاط رہے گا اور ہمیشہ لحاظ قیام دوستی سرکارین کا رکھیگا —

شرط پنجم

ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی نے جو درخواست آمدورفت دریاے سندھ اور ستلج کی اور راستہ ہاے علاقہ بہاولپور واسطے تجاران ہند وغیرہ ممالک کے کی سرکار بہاولپور اقرار منظوری کا کرتے ہین کہ اوسکے علاقے مین تجاران مجاز آمدورفت کرنے کے ہین بشرطیکہ رونہ اونکے پاس موجود ہو —

شرط ششم

سرکار بہاولپور اقرار کرتے ہین کہ باتفاق راے سرکار انگریزی محصول مناسب وواجبی اشیاے تجارت پر جو راستہ ہاے مذکورہ بالا مین گذر کرین مقرر کرینگے اور اوسمین کمی و بیشی نہوگی مگر برضامندی دونون فریق کے —

شرط ہفتم

یہ بھی وعدہ ہوتا ہے کہ فہرست محصول حسب بیان گذشتہ تجویز ہوگا واسطے اطلاع عام کے مشتہر کیا جاویگا اور اہلکاران پرمٹ و تاجران مالگزاری علاقہ بہاولپور کو ہدایت قطعی ہوگی کہ تجاران گذران کو بعد لینے محصول مقررہ کے ہرگز کسی حیلے سے نروکین یعنی بہانہ حصول حکم جدید و کسی اور حیلے سے سد راہ اونکے نہون —

شرط ہشتم

جو محصول واسطے لین دریاے مذکورہ بالا کے مقرر ہوگا وہ صرف متعلق اوسی اشیاے

تجارت سے ہوگا جو اوس راستے گذر کرینگے اوسکو کچہ مداخلت اوس محصول سے نہوگی جو واسطے گذر کرنے ایک کنارے سے دوسرے کنارہ دریا تک قائم ہے جو جو گھاٹ خشکی پر لیا جاتا ہے القصہ یہ دونون قسم کے محاصل مثل سابق قائم اور برقرار رہینگے۔

شرط ششم

جو تجاران گذر لین مذکورین کرین اونکو لازم ہے کہ جب تک علاقہ نواب مین رہین اوسوقت تک حکومت نواب کا بہت لحاظ رکھین اور کوئی امر خلاف انتظام ملک و مذہب ساکنان ملک کے ظہور مین نہ لائین۔

شرط دہم

جسقدر محصول کا استحقاق نواب کا ہوگا اوسقدر معرفت اوسکے اہلکاران کے مقامات مقررہ پر تحصیل ہوگا۔

شرط یازدہم

جو اہلکار واسطے تلاشی اشیاے اور تحصیل محصول کے منجانب سرکار بھاولپور یا مورہونگے وہ مقامات مقابل متھن کوٹ اور ہری کے قیام رکھینگے اور سواے مقامات مذکورہ کے اور کسی مقام پر کشتیان روکی نجائینگی اور نہ تلاشی اسباب کی ہوگی۔

شرط دوازدہم

جب اشخاص ہمراہی کشتیان اپنی خوشی سے کسی مقام پر قیام کرین تاکہ کچہ اسباب اپنا وہان اوتارین یا اسباب جدید خرید کرکے بار کرین تو ایسے اسباب پر محصول سرکار بھاولپور قبل اسباب کے بار ہونے کے اور بعد اسباب کے اوتارے جانے کے حسب منشاء شرط ہشتم لیا جائیگا۔

شرط سیزدہم

جو سپرنٹنڈنٹ بمقام تقابل متھن کوٹ قیام پذیر ہوگا وہ اسباب کی تلاشی لیکر اور محصول تحصیل کرکے روانہ دیگا اوسمین تفصیل اسباب و سواری وغیرہ کی درج ہوگی جب یہ کشتی بمقام ہری کے پہونچیگی تو سپرنٹنڈنٹ مقام مذکورہ کا مقابلہ روانہ کا ساتھ اسباب کے

کریگا اور جو اسباب رونہ سے زیادہ برآمد ہوگا اوسپر محصول مقررہ لیا جائیگا اور باقی اسباب جسکا محصول بمقام متھن کوٹ لیا گیا ہے وہ بلا ادائے محصول روانہ آیندہ ہوگا۔

شرط چہاردہم

یہی طریق نسبت اوس اسباب کے مرعی رہیگا جو مقام ہری سے بجانب متھن کوٹ جائیگا

شرط پانزدہم

درباب محافظت تجاران جو آمدورفت اس راستہ پر کرین اہلکاران نواب اونکی حفاظت حتی المقدور کرینگے اور تجار کسی مقام پر شب باش ہونگے تو اونکو لازم ہے کہ وہ رونہ تھانہ دار یا کسی اور اہلکار دیی اختیار کو دکھادین اور اوس سے طلب حفاظت کی کرین۔

شرط شانزدہم

شرائط عہدنامہ ہذا کے من کل الوجوہ خواہ بنابر انتظام ملک نواب اور خواہ درباب تجارت جو ہین سب کا لحاظ سرکارین کو رہے گا اور وہ سب واسطے استحکام ابدی فیمابین سرکارین کے ہونگے۔

المرقوم مقام بہاولپور تاریخ ۲۲ ماہ فروری سنہ ۱۸۳۳ عیسوی

مہر کمپنی — دستخط ڈبلیو سی بینٹنگ

بتصدیق کیا گورنر جنرل بہادر با جلاس کونسل نے بتاریخ ۱۳ ماہ ستمبر سنہ ۱۸۳۳ عیسوی

نمبر ۱۱۸

شرائط تتمہ عہدنامہ فیما بین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی و سرکار بہاولپور

چونکہ شرط ششم عہدنامہ منعقدہ فیما بین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اور سرکار بہاولپور مرقومہ تاریخ ۲۲ ماہ فروری سنہ ۱۸۳۳ عیسوی یہ شرط ہے کہ محصول مناسب و وجہی لاصلاح سرکارین اوپر اشیاء تجارت دریای سندھ و ستلج کے قرار پائے گا اب سرکارین ممدوحین کی رائے مین بباعث ناتجربہ کاری باشندگان ممالک کے بیچ ایسے امور کے طریق تحصیل محصول جو اوسوقت مین

تجویز ہوا تھا (یعنی محصول اور قیمت اشیا کے) خالی از تکرار باہمی و نزاع کے نہین یہ مناسب معلوم ہوا کہ بنظر رفع تکرار باہمی محصول کشتیون پر بجاے قیمت اشیا کے مقرر کیا جاے اور کچھ لحاظ اسباب محمولہ کشتی کا نکیا جاے لہذا شرائط ذیل بطور تتمۂ عہدنامۂ سابق تجویز ہو کر منظور ہوئین اور سرکارین یہ وعدہ کرتے ہین کہ مطابق اسکے محصول لیا جائیگا اور بعد ادا محصول ہین ہرگز کمی بیشی نہوگی مگر برضامندی فریقین۔

شرط اول

محصول تعدادی پانچ سو ستر عدد کا بابت کشتی محمولہ اسباب تجارت جو آمد و رفت دریاے سندھ و ستلج مین کرین کنارۂ سمندر سے تا بمقام روپر بلالحاظ مقدار کشتی و وزن و قیمت اسباب لیا جائیگا اور زر محصول مذکورۂ بالا دریان ریاستون کے بقدر علاقہ جو ہر ایک کا کنارہ دریاے مذکور پر واقع ہے تقسیم ہوگا۔

شرط دوم

منجملہ زر محصول مذکورۂ بالا جو ریاست بھاولپور کا حصہ بالغ ۱۲ لاکھ ۱۳ ہزار کسرے کم ہے وہ بمقام مقررہ مقابل متھن کوٹ کے اون کشتیون پر جو سمندر سے بجانب روپر جائین لیا جائیگا اور جو کشتیان مقام روپر سے بجانب سمندر گذر کرینگی اونکا محصول حصۂ بھاولپور بمقام ہری کے لیا جائیگا اور کسی مقام پر سوا ان دونون کے تحصیل محصول نہوگی۔

شرط سوم

بنظر تسہیل تحصیل محصول ریاستہاے متفرقہ اور نیز بخیال فوراً تصفیہ مناسب ہونے تکرار و مقدمات کے جو در باب حفاظت تجارت و بہبودی تجاران مسافران ریاستہاے مذکورۂ بالا واقع ہون ایک افسر انگریز بمقام متھن کوٹ اور ایک ہندوستانی اجنٹ بمقام ہری کے منجانب سرکار انگریزی مقرر ہوگا یہ دونون افسر مطیع الحکم صاحب اجنٹ لدہیانہ کے رہینگے اور جو اہلکاران منجانب دیگر ریاست کے مامور ہونگے وہ اپنے کار مفوضہ مین باتفاق رائے ان دونون افسرون کے کاربند رہینگے۔

شرط چہارم

سرکار انگریزی وعدہ کرتے ہین کہ جو صاحب مستقل متھن کوٹ کے رہیگا وہ تجارت مین شریک کسی سے ہوگا اور حسب منشاء شرط چہارم عہدنامہ سابق مداخلت کسیطرح کی انتظام ملک سرکار بھاولپور مین نکریگا۔

شرط پنجم

بنظر انسداد فریب کے جو تجاران گم شدہ کے مال کا جو اونکے پاس کبھی نہ تھا کرین تجاران کو لازم کہ جب وہ روانہ اپنے اسباب تجارت کا حاصل کرین اوسیوقت ایک فہرست اپنے اور اسباب کی داخل کرین اوسکی تصدیق ہوکر ایک نقل اوسکی ہمراہ لیف روانہ کے لگادی جائیگی۔

شرط ششم

اور مقدر مضمون شرائط ششم و ہفتم و یازدہم و سیزدہم و چہاردہم عہدنامہ ۲۲ ماہ فروری سنہ ۱۸۳۳ جو متعلق قرار داد محصول اوپر مقدار جنس کے اور طریق تحصیل کے ہے اس تحریر سے مستردہوا اور شرائط مذکورہ بالا عہدنامہ ہذا کے اونکے عوض قائم ہوے موجب اونکے اور شرائط تمہید عہدنامہ کے محصول تحصیل ہوگا۔

نقل و ترجمہ صحیح ہے

دستخط سی ڈبلیو ویڈ

پولیٹکل ایجنٹ

مہر کمپنی

دستخط ڈبلیو سی بنٹنگ

تصدیق کیا گورنر جنرل بہادر با جلاس کونسل نے بتاریخ ۵ ماہ مارچ سنہ ۱۸۳۵ عیسوی

نمبر ۱۱۹

مفصل شرح محصول جو علاقہ بھاولپور مین بابت گشتیون کے جو آمد و رفت دریاے سندہ و ستلج مین کرین تحصیل ہوگا۔

چونکہ ازروی عہدنامہ مرقومہ ۲۷ ماہ شعبان سنہ ۱۲۵۰ ہجری مطابق ۲۹ ماہ دسمبر سنہ ۱۸۳۴ع سرکار بھاولپور اپنے تمام علاقے کے واسطے بمقامات مقررہ مبلغ ۱۲ لاکھ روپیہ محصول کشتی محمولہ اشیاء تجارت جو روپر سے بجانب سمندر یا سمندر سے بجانب مقام روپر آمدورفت کرین مجاز لینے کے ہین یہ قائم اور برقرار رہیگا مگر چند کشتی ایسی ہونگی کہ وہ کل علاقہ بھاولپور سے گذر نکرینگی بلکہ مقامات اثنار راہ مین وہ اپنے مال کو فروخت کرین یا اور اسباب خرید کرینگی یا ایسے ہی مقامات سے اسباب اپنا لیکر روانہ ہون گی لہذا اقرار کیا جاتا ہے کہ ایسے کشتیون کا محصول مطابق فاصلہ مقامات مذکورہ کے اون مقامون سے جہان وہ اپنا اسباب چھوڑ کر آگے روانہ ہون یا جہان سے وہ اپنا اسباب فروخت کرکے واپس اپنے مقام کو جائین حسب تفصیل ذیل لیا جائیگا —

اول جو کشتی مع اسباب تجارت سرحد شرقی علاقہ بھاولپور کے پرے سے خیرپور شرگیا تک یا خیرپور شرگیا سے سرحد شرقی علاقہ بھاولپور سے پرے تک جائین سرکار بھاولپور مجاز لینے محصول بحری بابت آمدورفت کے اسقدر ہین — ۶ روپیہ ۱۰ پائی

ایضاً ایضاً سرحد شرقی کے پرے سے بھاولپور تک یا بھاولپور سے سرحد شرقی کے پرے تک ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۱ روپیہ ۸ پائی

ایضاً ایضاً سرحد شرقی کے پرے سے مقام چکرام تک یا چکرام سے سرحد شرقی کے پرے تک — ۶ روپیہ ۸ پائی

ایضاً ایضاً سرحد شمالی و مشرقی کے پرے سے سرحد جنوبی و مغربی تک یا سرحد جنوبی و مغربی سے سرحد شمالی و مشرقی کے پرے تک — ۱۲ روپیہ ۳ پائی

دوم اسیطرح جو کشتی مع اسباب تجارت سرحد جنوبی و مشرقی کے پرے سے مقام چکرام تک یا مقام چکرام سے سرحد جنوبی و مشرقی کے پرے تک جائین سرکار بھاولپور مجاز لینے محصول بحری بابت آمدورفت کے اسقدر ہین — ۵ روپیہ ۶ پائی

ایضاً ایضاً سرحد جنوبی و مغربی کی پرے سے مقام بھاولپور تک یا مقام بھاولپور سے سرحد جنوبی و مغربی کے پرے تک — ۶ روپیہ ۴ پائی

ایضاً ایضاً سرحد جنوبی و مغربی کے پرے سے مقام خیرپور تک
یا مقام خیرپور سے سرحد جنوبی و مغربی کے پرے تک۔ ۲ ۱ پائی

ایضاً ایضاً سرحد جنوبی و مغربی کے پرے سے سرحد شمالی و مشرقی تک
یا سرحد شمالی و مشرقی سے سرحد جنوبی و مغربی تک۔ ۱۲ ۱ پائی

سوم جو کشتی مع اسباب تجارت دریاہائے پنجاب سے ستلج یا سندھ تک
بمقابل معبر بکری آئین اگر وہ معبر مذکور سے سرحد جنوبی و مغربی علاقہ بھاولپور
سے پرے تک جائین یا سرحد جنوبی و مغربی علاقہ بھاولپور کے پرے سے
معبر بکری تک جائین تو سرکار بھاولپور مجاز ہے لینے محصول بحری مطابق بعد مسافت
جو اوسکے علاقے مین کشتی مذکور طے کرے اسقدر روپیہ کے ہین۔ ۱۱ ۱ پائی

ایضاً ایضاً جو کشتی معبر بکری سے سرحد شمالی و مشرقی کے پرے
علاقہ غیر مین جائین یا علاقہ غیر واقع آئندہ سے سرحد شمالی و مشرقی سے
معبر بکری تک جائین۔ ۱ ۲ پائی

چہارم جو خالی کشتی کا سرکار پر بہائے اوسپر محصول نہ لیا جائے گا

پنجم جس مقام پر علاقہ بھاولپور مین تجار مقام کرکے اسباب اوتارین
یا فروخت کرین تو حسب منشاء عہدنامہ سابق اونکو محصول مقررہ مقام مذکور
بروقت خرید و فروخت اسباب دینا ہوگا۔

دستخط ایف مکیسن

منظور کیا گورنر جنرل بہادر ہند نے بتاریخ ۱۱ ماہ اکتوبر ۱۸۳۳ء

نمبر ۱۲۰

شرح مجوزہ محصول تجارت دریاے ستلج و سندھ جو کشتیہاے محمولہ اسباب تجارت
(باستثناے تجاران و رعایاے نواب بہاول خان) بروقت سفر علاقہ بھاولپور
سنگے۔

شرط اول

غلہ وہیزم یعنی لکڑی وچونہ مثل علاقۂ لاہور بلا ادا [illegible]

شرط دوم

باستثنار تمبر مندرجہ بالا کے اور سب اجناس تجارت پر محصول مطابق [illegible]
جو تین فیصدی قیمت کا قرار پایا ہے [illegible]

شرط سوم

جس کشتی میں ۱۰ خلاصے زیادہ اسباب نہیں آسکتا اور جو روہان یا تھس کوٹ
واسن کوٹ یا روپر یا لدھیانہ وغیرہ تک جاوے یا روپر یا لدھیانہ سے [illegible]
یا تھس کوٹ جاوے [illegible]

جس کشتی میں [illegible] ہوگا [illegible]

جس کشتی میں [illegible] زیادہ ہوگا [illegible]

شرط چہارم

ہر کشتی پر نمبر وار [illegible] لکھے جاویں تاکہ معلوم ہو کہ کس قسم کی کشتی ہے

المرقوم ۵ ماہ اگست سنہ ۱۸۴۶ء مطابق [illegible] جمادی الثانی سنہ ۱۲۵۶ ہجری

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جارج کلارک

اجنٹ گورنر جنرل

منظور کیا گورنر جنرل ہند باجلاس کونسل نے بتاریخ ۱۲ ماہ اگست سنہ ۱۸۴۶ء

نمبر ۱۲۱

اقرارنامہ درباب تحصیل محصول تجارت درمیان علاقۂ بھاولپور کے

(باستثنار تجاران وکوٹھی تجاران خاص رعایائے علاقۂ بھاولپور) شرائط ذیل فیمابین سرکار
انگریزی وسرکار بھاولپور قرار پائیں۔

شرط اول

بابت تمام کشتیون جو براہ دریا علاقہ بھاولپور مین آمد و رفت کرین نصف محصول مقررہ سے لیا جاے گا۔

شرط دوم

بابت اوس اجناس تجارت کے جو براہ خشکی آمد و رفت کرے سوائے محصول مندرجہ کے اور محصول اوسپر لیا جائیگا۔

گاڑی مجموعہ اشیاے تجارت — عما

شتر ایضاً ایضاً — عہ

قاطر یا پونگا و یا خر — ۸ر

شرط سوم

جس تجار کے پاس رسید حسب مونہ ملحقہ عہدنامہ ہذا ہوگا وہ بلا مزاحمت و بغیر دینے تلاشی اہلکاران مامورہ چوکیات راستہ کے گذر کرے گا۔

شرط چہارم

اگر کوئی سوداگر کسی مقام اثناے راہ پر خرید و فروخت کریگا اوسکو محصول مقررہ مقام مذکور ادا کرنا ہوگا۔

شرط پنجم

اگر بھاولپور سے مقام سرسا تک پختہ چاہات اور سرائے واسطے آرام مسافران موجود نہونگے تو سرکار بھاولپور اپنے علاقے مین ہر منزل پر پختہ چاہات اور سرائے واسطے آرام مسافرون کے طیار کر دینگے اور سڑک بھی بنا کر اوسکی مرمت رکھینگے۔

شرط ششم

یہ عہدنامہ براہ دوستی جو فیما بین سرکارین جاری ہے اور نیز بنظر اسکے کہ تجاران باطمینان و اعتبار تمام تجارت مین مشغول ہون تحریر ہوا۔

المرقوم ۱۵ ماہ شعبان ۱۲۵۹ ہجری مطابق ۱۱ ماہ ستمبر ۱۸۴۳ ع

ترجمہ صحیح ہے

مہر نواب

دستخط آرایں سی ہملٹن

کلکتہ گزٹ مین حسب الحکم گورنر جنرل بہادر ہند باجلاس کونسل بتاریخ ۲۸ ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۴۳ء شتہر ہوا۔

نمبر ۱۲۲

عہدنامہ فیمابین منجانب ایسٹ انڈیا کمپنی انگریزی و نواب بھاول خان بہادر نواب بھاولپور منعقدہ لفٹنٹ میکنسن صاحب منجانب منجانب کمپنی باختیارات عطیہ رابٹ منجانب جارج لارڈ اوکلنڈ جی سی بی گورنر جنرل بہادر ہند و منشی چوکس رائے منجانب نواب بھاول خان بہادر حسب اختیارات عطیہ نواب موصوف۔

شرط اول

دوستی واتفاق و یکجہتی فیمابین منجانب کمپنی او نواب بھاول خان بہادر اور اوسکے ورثا اور جانشینوں کے جاری رہے گی اور دوست اور دشمن ایک فریق کے دوست اور دشمن دوسرے فریق کے تصور کیے جائینگے۔

شرط دوم

سرکار انگریزی وعدہ کرتے ہین کہ وہ دارالریاست اور ملک بھاولپور کی حفاظت کرینگے۔

شرط سوم

نواب بھاول خان اور اوسکے ورثا و جانشین مطیع الحکم سرکار انگریزی رہینگے اور حکومت اعلی کو تسلیم کرینگے اور کسی اور رئیس یا حکومت سے اتفاق نہین کرینگے

شرط چہارم

نواب اور اوسکے ورثا اور جانشین کسی رئیس و حکومت غیر سے بلا اطلاع و منظوری سرکار انگریزی دوستی و اتفاق نہین کرینگے مگر معمولی تحریرات دوستانہ اپنے دوست

اور یکانون سے جاری رہینگے۔

شرط پنجم

نواب اور اوسکے ورثا اور جانشین کسی پر زیادتی نہین کرینگے اگر اتفاقاً کسی سے کوئی تکرار واقع ہوگی تو وہ سپرد ثالثی و بمقبضہ سرکار انگریزی کی جائیگی۔

شرط ششم

نواب بھاولپور حسب الطلب فوج سے حتی الامکان مدد سرکار انگریزی کی کرے گا۔

شرط ہفتم

نواب اور اوسکے ورثا اور جانشین حاکم کل اپنے ملک کے رہینگے اور نہ نظام انگریزی اوس علاقے مین داخل ہوگا۔

شرط ہشتم

یہ عہدنامہ مسمات شرائط کا منعقد ہوکر اوسپر مہر و دستخط لفٹنٹ مکینس صاحب ایلچی سرکار کے ہوے اور تصدیق اور منظوری اوسکی رابٹ ہونربل گورنر جنرل بہادر اور نواب بھاولخان بہادر کے آج کی تاریخ سے چالیس روز کے عرصے مین ہوکر فیما بین دی جائیگی۔

المرقوم مقام احمدپور تاریخ ۵ ماہ اکتوبر ۱۸۳۸ء مطابق ۱۴ ماہ رجب المرجب ۱۲۵۴ھ

(مہر گورنر جنرل) دستخط اوکلنڈ

تصدیق اور منظور کیا رابٹ ہونربل گورنر جنرل بہادر نے بمقام شملہ بتاریخ ۲۲ اکتوبر ۱۸۳۸ء

نمبر ۱۲۳

شرط اول

محمد صادق یار معروف محمد صادق خان اپنی طرف سے اور اپنی اولاد کی طرف سے پشت در پشت اقرار کرتا ہے کہ وہ دعوی تخت بھاولپور کو ترک کرتا ہے۔

شرط دوم

محمد صادق خان اقرار کرتا ہے اور وعدہ کرتا ہے کہ وہ اپنے مین حیات اور بعد اوسکے اوسکی اولاد اب آیندہ کبھی بغیر اجازت نواب فتح خان بہادر کے ملک بھاولپور مین قدم نہ رکھین گے۔

شرط سوم

محمد صادق خان اقرار کرتا ہے کہ وہ بغیر اجازت حاکم بھاولپور کے خطوط یا پیغام کسی اہلکار یا مختار ریاست بھاولپور کے پاس نہ بھیجے گا اور نہ کسی سے ظاہر یا قصد ملاقات کریگا اور اگر برعکس اسکے وہ کرے تو اوسکو جوابدہی اسکی روبرو سے سرکار انگریزی کرنی ہوگی۔

شرط چہارم

محمد صادق خان اقرار کرتا ہے کہ جب وہ علاقہ انگریزی مین آیگا بعد اوسکے وہ کبھی بغیر اجازت حاکم بھاولپور کے کسیوقت حال یا استقبال مین کسی ملازم یا تحت ریاست بھاولپور کو خواہ ملازم ہو خواہ برخاست شدہ اپنے پاس رہنے نہ دیگا۔

شرط پنجم

محمد صادق خان اقرار کرتا ہے کہ وہ اپنا استحقاق ہمراہ لیجانے اپنے ملازمین یا متوسلین کا چھوڑ دیتا ہے اور اقرار کرتا ہے کہ سوائے بیگمات اور خدمہ کے جو دس نفر سے زیادہ نہونگی کسیکو اپنے ہمراہ نہ لیجائیگا۔

شرط ششم

محمد صادق خان اقرار کرتا ہے اور منظور کرتا ہے کہ وہ کبھی حاکم بھاولپور کے اوپر دعوی حکومت بھاولپور کا کسی عدالت سرکار انگریزی ہندوستان و انگلستان کے دائر نہین کریگا اور وہ کبھی کوئی نالش اوپر حاکم بھاولپور کے نہین کرے گا اور اوسکا دعوی اس اقرارنامے کی رو سے ناجائز اور عدم سماعت کے قابل متصور ہوگا۔

شرط ہفتم

محمد صادق خان سرزمینی منظور کرتا ہے کہ کسی جایداد علاقہ بھاولپور مین اوسکا دعوی

نہیں ہے صرف ایکس روپیہ پراوسکو بالعوض اسباب وجواہرات وغیرہ کے دیدیا گیا
اور صرف مبلغ اسی روپیہ ماہواری تنخواہ ذاتی جسکا نصف مبلغ اہا ہوتا ہے۔

شرط ہشتم

سرکار بہاولپور اقرار کرتی ہے کہ وہ معرفت افسران انگریزی کے خزانہ ملتان میں
ماہ بماہ نواب حیات محمد صادق خان کے تنخواہ ماہواری روپیہ داخل کیا کرے گی اور سوائے
اسکے جو اخراجات نہایت ضروری ہوں گے وہ بھی دیدیے جائیں گے مگر سوائے
اسکے اور کچھ اوسکو نہیں ملیگا اور بعد وفات محمد صادق خان کے اوسکے ورثا کو نصف تنخواہ
ماہواری یعنی مبلغ اہا دیا جائیگا۔

شرط نہم

سرکار انگریزی تجویز کرکے وعدہ کرتی ہے کہ بشرائط مذکورہ بالا کی پابندی محمد صادق خان
کریگا اور کسیطرح کا ارتکاب خلل اندازی نسبت فتح خان اور اوسکے ورثا کے نکرے گا اور
نواب محمد فتح خان بہادر تخت بہاولپور پر برضامندی سرکار انگریزی تخت نشین رہے گا۔

ترجمہ صحیح ہے
دستخط رابنسن کار

کشمیر و دیگر ریاستہای آنروی ستلج

از روی رپورٹ گورنمنٹ پنجاب و اصل کواغذ دفتر غورین

کشمیر

بعد ختم ہونے مہم ستلج کے عہدنامہ لاہور مرقومہ ۹ ماہ مارچ ۱۸۴۶ء کی رو سے تمام ملک کوہستان وسطح زمین یعنی میدان مابین دریاے بیاسہ وستلج کے اور تمام کوہستان مابین دریاے بیاسہ وسندھ کے مع اضلاع کشمیر اور ہزارا کے قبضہ سرکار انگریزی مین گیا اوسی عہدنامے مین سرکار انگریزی نے وعدہ کیا کہ وہ راجہ گلاب سنگھ کو بجلدوے خدمات جو اوسنے دربار لاہور کے دربارہ دوبارہ قائم کرنے واسطہ دوستی کے عمل مین لائین بطور انعام علاقہ کوہستان دیا جائیگا اور اوس علاقے مین وہ حاکم سرخود رہے گا اور وہ مجاز عہدنامہ علیحدہ کا ہوگا۔

گلاب سنگھ اوائل مین ایک سوار رسالہ فوج زیر حکم جمعدار خوشحال سنگھ کا تھا بعد ازین ترقی ہوکر وہ خود سردار فوج ہوا اور بیچ گرفتاری اکبر خان رئیس راجوری کے اوسنے بڑا نام پیدا کیا اس خدمت کے جلد مین علاقہ جموو اسکے بودوباش اوسکے خاندان کے اوسکو دیا گیا اب گلاب سنگھ نے سکونت جموں کی اختیار کی اور راجپوتان قرب وجوار پر اپنی حکومت درپردہ اور ظاہر مین برائے نام حکومت دربار لاہور کی قائم کرنی شروع کی اور رفتہ رفتہ لداخ تک پہونچا بیچ اون تبدیلیون کے جو قبل وقوع مہم ستلج واقع ہوئین تھین یہ بھی ایک رکن خالصہ قرار دیا گیا تھا اور اوسنے بڑی کوشش بیچ صلح کے جو بعد جنگ سراون وقوع مین آئی کی تھی۔

ایک عہدنامہ علیحدہ نمبر ۱۲۴ اوسکے ساتھ بمقام امرتسر بتاریخ ۱۶ ماہ مارچ ۱۸۴۶ء منعقد ہوا اس عہدنامہ کی رو سے تمام ملک کوہستان مع متعلقات درمیان دریاے سندھ وراوی کے مع علاقہ چمبا وباستثنا علاقہ لاہول بالعوض مبلغ ۷۵ لاکھ روپیہ کے اوسکو ملا اور اوپر لانہم آیا کہ تمام نزاعات جو علاقجات قرب وجوار کے ساتھ واقع ہون اوسکو سپرد ثالثی سرکار انگریزی کرے اور جب فوج انگریزی کوہستان مین کسی کے ساتھ جنگ آرا ہو تو مع اپنی تمام

فوج کے مدد سرکار کرے اور تعین امور ماتحتی اوسکے بنسبت سرکار انگریزی کیے گئے منجملہ
بمحل پرگنہ چمبا بعد مہم سکھان ۱۸۴۵ء کے تھے دب پرگنہ این روے راوی اور لب پرگنہ
آنروے راوی واقع ہین بالعوض پرگنات چمبا واقع این روے راوی سرکار انگریزی نے
مہاراجہ گلاب سنگھ کو تعلقہ کھیم پور واقع داہن کوہ آنروے راوی جسکی جمع ۱۴ سالانہ ہے
دیا اسطرح دریاے راوی سرحد کوہستان سرکار انگریزی کا رہا۔

مالگزاری سالانہ جو راجہ چمبا سرکار انگریزی اور مہاراجہ گلاب سنگھ کو دینا تھا وہ کی
تھی اسکا نصف روپیہ حصہ سرکار انگریزی کا بابت پرگنجات این روے دریاے راوی
ہوتا ہے اور جو فوج کنٹنجنٹ رئیس جمو سابق لیتا تھا اب اوسکا نصف بھی سرکار انگریزی کو ملنا چاہیے

جب یہ معاملات صلح ہوتے تھے ایک سوال درباب اوس ملک کوہی کے جو بنام
بھدرواہ مشہور ہے پیدا ہوا راجہ چمبا نے دعوی کیا کہ وہ اوسکو مہاراجہ رنجیت سنگھ نے
۱۸۲۰ء مین عطا کیا تھا اور مہاراجہ گلاب سنگھ کا دعوی چودہ یا پندرہ سال کے قبضہ بذریعہ فتح کے
تھا مگر سکھون نے بیچ عہد راجہ ہیرا سنگھ کے بھدرواہ کو راجہ چمبا سے لے لیا تھا اور
یہ اب جزو اوس علاقہ کا تھا جو حسب منشاء شرط چہارم عہدنامہ لاہور مرقومہ ۹ ماہ مارچ ۱۸۴۶ء
سرکار انگریزی کو ملا تھا اور سرکار انگریزی نے ازروے عہدنامہ امرتسر گلاب سنگھ
کو دیا تھا۔

۱۸۴۶ء مین ایک انتظام ایسا گلاب سنگھ کے ساتھ قرار پایا کہ جس سے اوسنے
اپنا دعوی تمام علاقہ چمبا کا جو دونون جانب دریاے راوی کے واقع ہے چھوڑ دیا اس
غرض سے کہ بھدرواہ اوسکو ملے اور تعلقہ کھیم پور اوسکے پاینام ہوجاے اسی طرح
ملک چمبا پھر تمام و کمال زیر حکم سرکار انگریزی کے آگیا اس بارے مین کوئی عہدنامہ
خاص نہین ہوا۔

جسسے عہدنامہ امرتسر ختم ہوا معاملہ سرکار انگریزی کا ساتھ کشمیر کے عام قسم کا رہا
۱۸۵۷ء مین مہاراجہ گلاب سنگھ نے وفات پائی اور اوسکا فرزند رنبیر سنگھ جانشین اوسکا ہوا
اختیار متبنی کرنے کا مہاراجہ کو ازروے سند نمبر ۱۲۵ عطا ہوا بتاریخ یکم ماہ نومبر ۱۸۶۱ء

مہاراجہ کو خطاب اور تمغہ موسٹ ایکزالٹڈ اورڈر آف دی سٹار آف انڈیا کا عنایت ہوا۔

کپورتھلہ

رئیس کپورتھلہ ایک وقت مین علاقجات این روے اور آنروے ستلج اور نیز دواب باری اپنے قبضے مین رکھتا تھا جو متفرق مقامات دواب باری مین اوسکے متعلقے مین تھے وہ اوسنے بزور شمشیر حاصل کیے تھے اور اوائل مین سردار جسا سنگھ نے جو بانی اس خاندان کا تھا حاصل کیے تھے اونمین ایک علاقہ آلو بھی تھا جسکے نام سے خاندان مشہور ہوا علاقجات آنروی ستلج بھی بزور شمشیر حاصل ہوے تھے اور اونمین کپورتھلہ تھا جسکے نام سے خاندان کا خطاب ہوا اور علاقجات این روے ستلج مین سے چند بزور شمشیر حاصل ہوے تھے اور چند مہاراجہ رنجیت سنگھ نے قبل ماہ ستمبر ۱۸۰۸ء کے دیے تھے

جمع ..... موضعہ لک
رقبہ میل مربع ..... حاصل بہ میل
نفری باشندگان ..... علاقہ بحالات
خراج اوائی ..... روپیہ لک

کل جمع علاقجات این روے ستلج کی تخمیناً حد لک ہے

از روے عہدنامہ مرقومہ ۲۵ ماہ اپریل ۱۸۰۹ء کے سردار کپورتھلہ نے وعدہ کیا کہ جو فوج انگریزی علاقجات این روے ستلج مین گذر کرے یا چھاؤنی بنا کرے اوسکی رسد رسانی وہ کریگا اور از روے دفعہ پنجم اشتہار مرقومہ ۱۰ ماہ مئی ۱۸۰۹ء اوسپر فرض اور واجب آیا کہ وہ مع فوج کے ہنگام جنگ شریک فوج انگریزی ہوگا۔

۱۸۲۶ء مین سردار فتح سنگھ زیادتی رنجیت سنگھ سے بھاگ کر زیر حمایت سرکار انگریزی علاقجات این روے ستلج مین چلا گیا اور حمایت اوسکی دی گئی اور یہ مشتہر ہوا کہ سردار آلو والا زیر حفاظت سرکار انگریزی باعث اوسکے علاقجات موروثی واقع مشرق ستلج کے ہے مگر جو علاقجات اوسکو سرکار لاہور سے قبل ماہ ستمبر ۱۸۰۸ء ملے ہین اونکی وجہ سے وہان وہ زیر حکم دربار لاہور کے ہر مگر حفاظت سرکار انگریزی دونون جانب مبسوط ہے۔

اول جنگ سکھ مین فوج کپورتھلہ بمقابلہ فوج انگریزی بمقام آسیوال جنگ آدمیہ سے باعث شامل ہونے کے اور نیز باوجہ اسکے کہ سردار مذکور فوج سرکار کو علاقجات این روے ستلج مین

رسد پہونچانے [illegible] علاقجات واقع این رودے ستلج ضبط سرکار ہوے جب جلندہر دواب ۱۸۰۶ء مین سرکار انگریز مین آیا علاقجات آنروے ستلج سردار آلووالہ کے اس شرط پر قائم اور بحال رہے کہ سردار نقد روپیہ بالعوض اوس خدمت کے جو وہ دربار لاہور کی کرتا تھا سرکار انگریزی کو دے جمع علاقجات جلندہر کے تخمیناً مدت لمالک تھا شرائط جنکی رو سے قیام علاقہ بنام سردار مذکور کے رہا مفید بحق سردار اور اوسکے ورثا اصلی کے تھا ان شرائط پر کہ وہ نیک رویہ رہین اور انتظام اچھا کریں اور کسی قسم کا محصول نلیا کریں اور رستہ اور سڑک اپنے علاقے مین طیار کرے اور اونکی مرمت رکھے۔

معاوضہ خدمتگذاری دواب جلندہر ایک لاکھ اڑتیس ہزار روپیہ تعین ہوا مگر بعد ازین اسمین سے روپیہ کی تخفیف ہوئی اسوجہ سے کہ جب تشخیص مالگزاری سرکار راجہ نے کی تھی اوسوقت مین جاگیر نورمحل شامل علاقہ کپورتھلہ تھی اور بعد ازان اوس سے علحدہ کی گئی علاقجات باری دواب جنکی تشخیص جمع ۱۸۰۹ء کی تھی مگر بعد ازان جمع اوسکی لمالمدت قرار پائی سردار نہال سنگھ کو تاحین حیات واگذار ہوے مگر حکومت انگریزی اونمین رہی۔

۱۸۳۹ء مین سردار نہال سنگھ کو جناب الہی عطا ہوا بماہ ستمبر ۱۸۴۲ء اوسنے وفات پائی اوسکے بعد رن دھیر سنگھ راجہ حال جانشین ریاست ہوا بیچ بلوہ ۱۸۴۵ء کے اور بعد ازان ۱۸۴۶ء مین بیچ ملک اودھ کے راجہ رن دھیر سنگھ نے خدمت سرکار انگریزی کی کی بلحاظ خدمت گذاری جو اوسنے اوسوقت دواب جلندہر مین کی تھی سرکار نے جہان اور انعام بخشی ایک سال کی مالگزاری بھی معاف کی اور واسطے دوام کے پچیس ہزار روپیہ مالگزاری سے کم کر دیئے راجہ نے درخواست دی کہ جو جاگیر موروثی اوسکی واقع باری دواب جو ہنگام وفات راجہ نہال سنگھ کے ۱۸۴۲ء مین ضبط سرکار ہوگئی ہے گو فی الحال فائدہ بخش نہین مگر بالعوض اس معافی مالگزاری کے اوسکو عطا ہو یہ درخواست راجہ کی منظور ہوئی اور جاگیر مذکور بنام راجہ واسطے دوام کے واگذار ہوئی مگر حکومت سول اور پولیس اوس علاقے کی باختیار حکام انگریزی رہی اسوجہ سے مالگزاری راجہ کی بمقدار سابق ایک لاکھ اکتیس ہزار روپیہ سالانہ ہے۔

بجلدوے خدمتگزاری راجہ بملک اودھ راجہ کو علاقہ بوندی اور بھولی واسطے دوام کے

نصف جمع پر حاصل ہوے بموجب نمبر ۱۲۶
بموجب سند نمبر ۱۲۷ کے راجہ کو اختیار متبنی کرنے کا عطا ہوا۔

منڈی

یہ قدیم ریاست خاندان ہندو راجپوت کی قبضہ سرکار انگریزی مین ازروے عہدنامہ لاہور مرقومہ

رقبہ	ایک سو میل مربع
آبادی	دو لاکھ نفوس
جمع	۔ لاکھ روپیہ
مالگذاری سرکار	ایک لاکھ روپیہ

۹ ماہ مارچ ۱۸۴۶ء کے آئی کل حکومت بموجب نمبر ۱۲۸ کے راجہ بلبھیر سین اور اوسکے ورثا کو اور اوسکے اون بھائیونکو حسب قاعدہ بزرگی ملی بشرطیکہ سرکار انگریزی خاص کر اوسکو باعث نالیاقتی یا بدوضعی کے علیحدہ نکرین راجہ حال بلبھیر سین کا ہے اور خرد سال ہر ہنگام وفات راجہ بلبھیر سین کے ۱۸۵۱ء مین ایک کونسل اضنبٹی کی مقرر ہوئی کہ تا عرصہ صغر سنی راجہ حال جو اوسوقت مین صرف چار سال کی عمر کا تھا اجراے امور ریاست کرین۔
اختیار متبنی کرنے کا ازروے سند نمبر ۱۸ کے راجہ کو عطا ہوا

چمپنا

یہ قدیم ریاست ہندو راجپوت کے خاندان کی قبضہ سرکار انگریزی مین ۱۸۴۶ء مین آئی اور ایک جزو اوسکا مہاراجہ گلاب سنگھ کو دیا گیا تھا۔

رقبہ	۔ میل مربع
آبادی	۔ لاکھ نفوس
جمع	۔ لاکھ
مالگذاری سرکار	۔ لاکھ

ازروے عہدنامہ مہاراجہ کشمیر ۱۸۴۶ء کے چمپا پھر تحت قبضہ کامل زیر حکم سرکار انگریزی آیا اور سند نمبر ۱۲۹ راجہ سری سنگھ کو عطا ہوئی جسکی رو سے علاقہ چمپا اوسکو اور اوسکے ورثاے اصلی کو جسکا استحقاق ازروے شاستر کے ہو دیا گیا اور اگر کوئی وارث اصلی نہو تو ورثاے برادران حسب قاعدہ بزرگی عطا ہوا اگر کسی راجہ کے وقت مین یہ علاقہ مین داخل ہو تو سرکار اوسکو خارج کرکے دوسرے شخص خاندان راجہ کو اوسکے جگہہ جانشین کر سکتے ہین۔
۱۸۵۴ء مین مچھاوٹی گدی ہی ڈبلیو سی واقع علاقہ چمپا راجہ نے سرکار کو اس شرط پر دیا کہ دو ہزار

روپیہ اوسکی زر مالگزاری سالانہ سے تخفیف ہون جواب مبلغ عـــ ہی۔
سند نمبر ۱۰ راجہ کو ملی جسکی رو سے اوسکو اختیار تبنی کرنیکا عطا ہوا

سوکیت

یہ قدیم ریاست ہندو راجپوت تھی قبضۂ سرکار انگریزی مین ازروی عہدنامہ لاہور آئی بیچ ۱۸۴۶ء کل حکومت بموجب سند نمبر ۱۳۰ کے راجہ اوگرسین راجۂ حال اور اوسکے ورثا اور اون بھائیون کو حسب قاعدۂ بزرگی دیا گیا بشرطیکہ سرکار خاص کر باعث نالیاقتی یا بدوضعی کے علٰحدہ نکردین۔
اختیار تبنی کرنے کا راجہ کو ازروی سند نمبر ۱۰ کی عطا ہوا

سند نمبر ۱۳۱ جسکی رو سے اختیار تبنی کرنے کا حاصل ہوا سردار شمشیر سنگہ سندھانوالہ اور راجہ تیج سنگہ کو بھی عطا ہوئی یہ جاگیردار عام قسم کے ہین اونکو اختیارات فوجداری اور مال کے اپنے علاقے مین حاصل ہین مگر اختیار انتظام ملک کا نہین ہے عرصۂ قلیل گذرا کہ راجہ تیج سنگہ نے وفات پائی۔

نمبر ۱۲۴

عہدنامہ مینا بین سرکار انگریزی ایک فریق اور مہاراجہ گلاب سنگہ جموو الہ فریق ثانی منعقدہ منجانب سرکار انگریزی معرفت فردرک کری صاحب اور بروٹ میجر ہنری مانٹگمری لارنس صاحب جو کارروائی حسب الحکم رابٹ ہنوربل سر ہنری ہارڈنج جی سی بی اون اوف ہر میجسٹی ترینگ ممبر منسل ہنوربل پریوی کونسل گورنر جنرل مامورہ ہنوربل کمپنی بنا بر ہدایت وانضباط امور ہند کرتے ہین اور مہاراجہ گلاب سنگہ بذات خود۔

شرط اول

سرکار انگریزی واسطے دوام کے بلا مداخلت غیری مہاراجہ گلاب سنگہ اور اوسکے ورثا ذکور اصلی کو تمام ملک کوہستان مع متعلقات واقع بجانب شرق دریاے سندھ اور بجانب مغرب دریاے راوی مع علاقہ چمبا وباستثنا علاقہ لاہول جو حزو اوس علاقہ کا ہے جو دربار لاہور نے

سرکار انگریزی کو حسب منشا رو دفعہ چہارم عہدنامہ لاہور مرقومہ ۹ ماہ مارچ ۱۸۴۶ء سپرد کیا دیتے ہین

شرط دوم

سرحد شرقی علاقہ جو بموجب شرط مذکورہ بالا مہاراجہ گلاب سنگھ کو دیا گیا کمشنران مامورہ سرکار انگریزی اور مہاراجہ گلاب سنگھ قرار دینگے اور اوسکی تفصیل صلحدہ عہدنامہ مین بعد پیایش تحریر ہوگی

شرط سوم

بالعوض اس انتقال علاقے کے جو اوسکو اور اوسکے ورثا کو حسب منشا شرط مذکورہ بالا دیا گیا مہاراجہ گلاب سنگھ سرکار انگریزی کو مبلغ ۷۵ لاکھ روپیہ نانک شاہی ادا کرینگے منجملہ اوسکے مبلغ ۱۲ لاکھ روپیہ نانک شاہی بروقت تصدیق ہونے عہدنامہ ہذا کے اور باقیماندہ ۶۳ لاکھ بتاریخ یکم اکتوبر سنہ حال یعنی ۱۸۴۶ء یا قبل اوسکے ادا ہوگا

شرط چہارم

حدود علاقہ مہاراجہ گلاب سنگھ ہرگز بلا اتفاق رای سرکار انگریزی کی تبدیل نہوگی

شرط پنجم

اگر کوئی تنازعہ فیما بین مہاراجہ گلاب سنگھ اور دربار لاہور کے یا کسی اور ریاست قرب وجوار کے پیدا ہوگا تو مہاراجہ اوسکو بسر وچشم سرکار انگریزی کریگا اور جو فیصلہ سرکار انگریزی کردینگے اوسکے مطابق تعمیل کریگا

شرط ششم

مہاراجہ گلاب سنگھ اپنی طرف سے اور اپنے ورثا کیطرف سے اقرار کرتے ہین کہ وہ مع اپنی تمام فوج کے شامل فوج انگریزی ہونگے جب فوج انگریزی کسی علاقہ کو ہی یا علاقہ متصلہ علاقہ مہاراجہ مین جنگ آور ہوگی

شرط ہفتم

مہاراجہ گلاب سنگھ وعدہ کرتے ہین کہ وہ کسی رعایاے انگریزی کو یا کسی اور رعایاے یورپ اور امریکا کو بلا استرضای گورنمنٹ انگریزی ملازم نرکھینگے

شرط ہشتم

مہاراجہ گلاب سنگھ وعدہ کرتے ہین کہ درباب علاقہ متنازعہ کے وہ منشار دفعات ۵ و ۶ و ۷ عہدنامہ جداگانہ کا جو فیابین سرکار انگریزی اور دربار لاہور کے بتاریخ ۱۱ ماہ مارچ ۱۸۴۶ع ہوا ہے لحاظ رکھینگے۔

شرط نہم

سرکار انگریزی مہاراجہ گلاب سنگھ کی مدد بمقابلہ دشمن غیر کے بیچ حفاظت اوسکے ملک کے کرینگے۔

شرط دہم

مہاراجہ گلاب سنگھ حکومت سرکار انگریزی کی قبول کرتے ہین اور باعتراف حکومت سرکار انگریزی کو ایک گھوڑا اور بارہ شاخ بزپشمی چھ نر اور چھ مادہ اور تین جوڑی شال پشمینہ کی دیا کرینگے

یہ عہدنامہ دس شرائط کا آج کی تاریخ فریدک کری صاحب اور بروٹ میجر ہنری منٹگمری الارنس صاحب نے حسب ہدایت رابٹ ہنوربل سرہنری ہاردنج جی سی بی گورنر جنرل منجانب سرکار انگریزی اور مہاراجہ گلاب سنگھ نے اصالتاً فراہم کیا اور عہدنامہ ہذا آج کی تاریخ بہر رابٹ ہنوربل سرہنری ہاردنج جی سی بی گورنر جنرل بہادر کے تصدیق ہوا۔

المرقوم مقام لہور تاریخ ۱۶ ماہ مارچ ۱۸۴۶ع مطابق ۱۰ ربیع الاول ۱۲۶۲ ہجری

(مہر) دستخط ایچ ہاردنج

دستخط ایف کری

دستخط ایچ ایم لارنس

حسب الحکم رابٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر ہند

دستخط ایف کری

سکرٹری گورنمنٹ ہند

ہمراہ گورنر جنرل

نمبر ۱۲۵

بنام مہاراجہ رنبیر سنگھ بہادر نایٹ اوف دی موسٹ ایکزالٹڈ اورڈر اوف دی سٹار اوف انڈیا کشمیر

المرقوم ۵ ماہ مارچ سنہ ۱۸۶۲ ع

ملکہ معظمہ کی یہ خواہش ہے کہ حکومت راجگان اور سرداران ہند کی جو اب اپنے ملک مین حکمران ہین دوام رہے اور شان و شوکت اونکے خاندان کی قائم رہے مین بذریعہ اسکے آپ خواہش شاہی کو پورا کرینگے سب وہ اطمینان آپ کو دوبارہ دیتا ہون جو مین نے دربار سیالکوٹ مین ماہ مارچ سنہ ۱۸۶۰ دیے تھے یعنی درصورت نہونے اصلی وارث کے تبنی کرنا وارث کا اپنے خاندان سے موجب رسم و آئین کے سرکار انگریزی کو بخوشی منظور اور مقبول ہوگا۔

اطمینان رکھو کہ کوئی امر مخل اس عہد کا نہوگا جو تمسے کیا جاتا ہے جب تک آپکا خاندان نمک حلال تاج شاہی اور وفادار شروط عہدنامجات و عطانامجات و اقرارنامجات کا جنکا لحاظ سرکار انگریزی کرتے ہین رہے گا۔

دستخط کیننگ

نمبر ۱۲۶

ترجمہ سند جسکی رو سے علاقہ بوندی و تھولی راجہ رندھیر سنگھ بہادر کو پرتھلہ کو عطا ہوا۔

المرقوم ۱۵ ماہ اپریل سنہ ۱۸۵۹ عیسوی

چونکہ از روے رپورٹ صاحب چیف کمشنر بہادر اودھ ظاہر ہوا کہ درمیان بلوہ کے راجہ رندھیر سنگھ بہادر آلو والہ بباعث نمک حلالی سرکار انگریزی کی خدمتگزاری کی اپنی فوج کے لکھنؤ مین آیا اور خدمات لائقہ کین مین بطور علامت خوشنودی مزاج راجہ رندھیر سنگھ بہادر کے زمینداری بوندی و تھولی کی نصف جمع پر استمرار اس شرط پر دیتا ہون کہ ہنگام وقت و اندیشہ کے راجہ خدمت جنگ و پولیٹکل کرینگے۔ واضح ہو کہ اس عطیہ سے راجہ کو صرف وہ استحقاق عطا ہوے ہین جو سابق مالک زمینداری مذکور کو حاصل تھے اور کوئی حق نہین دیا گیا ہے۔

خلعت قیمتی دس ہزار روپیہ کا راجہ کو دیا جاے۔

نمبر ۱۲۷

بنام فرزند دلبند راسخ الاعتقاد راجۂ راجگان راجہ رندھیر سنگھ بہادر کپورتھلہ

ملکۂ معظمہ کی یہ خواہش ہے کہ حکومت راجگان و سرداران ہند کی جو اب اپنے علاقے مین حکمران ہین دوام رہے اور شان و شوکت اونکے خاندان کی قائم رہے مین بذریعہ اسکے اوس خواہش کو پورا کرنیکے سبب یہ اطمینان دیتا ہون کہ اگر کوئی وارث اصلی نہوگا تو متبنی تھا یا تمھارے بعد کسی اور راجۂ ریاست کا جو بموجب دھرم شاستر و رسم خاندان کے کیا ہوگا منظور اور مقبول ہوگا۔

اطمینان رکھو کہ کوئی امر مخل اس عہد کا نہوگا جو تمسے کیا جاتا ہے جب تک کہ تمھارا خاندان نمک حلال تاج شاہی اور وفادار شرائط عہدنامجات و عطانامجات و اقرارنامجات کا جنکا لحاظ سرکار انگریزی کرتے ہین رہے گا۔

دستخط کیننگ

نمبر ۱۲۸

ترجمۂ سند گورنر جنرل جسکی رو سے علاقہ منڈی راجہ بلبھیر سین منڈی والہ کو عطا ہوا

المرقوم ۴ ماہ اکتوبر ۱۸۴۶ عیسوے

چونکہ از روے عہدنامۂ منعقدۂ فیما بین سرکار انگریزی اور مہاراجہ دلیپ سنگھ بتاریخ ۹ ماہ مارچ ۱۸۴۶ ملک کوہستان قبضۂ سرکار انگریزی مین آگیا اور چونکہ راجہ بلبھیر سین راجہ ذیشان منڈی نے اتحاد و خیرخواہی سرکار انگریزی ظاہر کی لہذا علاقہ منڈی اوسیقدر حدود مین جسقدر سروقت تسلط انگریزی وہ تھا مع اختیارات کا انتظام علاقہ مذکور اب سرکار انگریزی اوسکو اور اوسکے ورثاے اصلی کو پشت در پشت دیتے ہین در صورت موجود نہونے وارث اصلی کے جو کوئی قریب رشتہ دار راجہ سرکار انگریزی کے نزدیک ثابت ہوگا وہ علاقہ مع اختیارات کل حاصل کریگا۔

راجہ کو یہ بھی واضح ہو کہ سرکار انگریزی کو اختیار حاصل رہے گا کہ جو کوئی نالائق ثابت ہوگا یا جس سے انتظام علاقہ بخوبی نہو سکے گا اوسکو وہ گدی منڈی سے برخاست کرکے دوسرے

کسی رشتہ دار قریب راجہ کو جو فی حق اور لئیق ہوگا اوسکی جگہ مقرر کرینگے اور راجہ یا جو کوئی بطریق مذکورہ بالا مقرر ہوگا اوسکو متابعت شرائط ذیل کی کرنی ہوگی۔

شرط اول

راجہ سال بسال خزانہ شملہ و سپاٹو مین ایک لاکھ روپیہ نذرانہ دو قسط مین ایک تاریخ یکم جون مطابق ماہ جیٹھ اور دوسری تاریخ یکم نومبر مطابق ماہ کاتک داخل کریگا۔

شرط دوم

وہ کوئی محصول اشیاے درامد و برامد پر نلیگا بلکہ اپنے اوپر حفاظت مہاجنان و تجاران فرض تصور کرے گا۔

شرط سوم

وہ شرک اپنے علاقہ مین جو بارہ فٹ عرض سے کم سنوگی تیار کریگا اور اوسکی مرمت رکھیگا

شرط چہارم

وہ قلعہ کملا گڑھ اور آنندپور وغیرہ کو مسمار کرکے برابر زمین کے کردیگا اور پھر گزارا دہ بارہ تعمیر کرنے کا نکرے گا۔

یہ شرط درباب قلعہ کملا گڑھ کے بعد ازین ترمیم ہوئی اور راجہ کو اجازت دی گئی کہ وہ اون مکانات کو جو عبادتگاہ اور شوالے ہین محفوظ رکھے مگر دیگر تعمیر کو جو متصل شوالہ وغیرہ کے نہین ہون اور نقار قبور وغیرہ کو مسمار کردے اور قلعہ مین بیس سپاہی اور چھ ضرب توپ خرد واسطے سلامی کے رکھے

شرط پنجم

ہنگام فساد وہ مع اپنی فوج اور بیگاریون کے جہان ضرورت ہوگی فوج انگریزی مین جاکر شامل ہوگا اور جو حکم حکام انگریزی اوسکے نام جاری کرینگے اوسکی تعمیل بوجہ کریگا اور رسد حتی الامکان بہم پہونچائے گا۔

اور خوش رہین

شرط ششم

جو کوئی تکرار اوسمین اور کسی اور رئیس مین واقع ہوگی اوسکو وہ سپرد عدالت انگریزی کریگا۔

شرط ہفتم

و ارباب محصول کان آہن و نمک کے جو علاقہ مندی مین ہین قواعد بعد بمشورہ صاحب سپرنٹنڈنٹ علاقجات کوہستان بعد ازین تجویز ہونگے اور اوس سے خلاف ورزی نہوگی۔

شرط ہشتم

راجہ کسی قدر زمین علاقہ مذکور کی بلا منظوری و استرضاے سرکار انگریزی فروخت نکریگا اور نہ بطور رہن علیحدہ کریگا۔

شرط ہفتم

وہ اسطرح اس اور بردہ فروشی و بستی و دختر کشی و ضائع کرنے مجذوم کا کریگا کہ کوئی اور آیندہ ارتکاب ان امور قبیحہ کا نکرے راجہ کو لایق ہے کہ اپنے علاقے کے حدود سے باہر کسی دوسرے علاقے پر دست اندازی نکرے مگر مطابق منشا سند کے کاربند ہو اور وہ تدابیر برروے کار لاوے جس سے بہبودی باشندگان و بہتری ملک و زمین متصور ہو اور وہ انتظام کرے کہ جس سے انصاف و عدل مظلومان کو پہونچے اور حقوق اونکے انکو ملین اور راستون کی حفاظت رہے وہ اپنی رعایا پر زیادہ ستانی نکرے گا بلکہ اوسکو ہمیشہ خوش رکھے گا۔ رعایاے علاقہ مندی راجہ اور اوسکے ورثا کو مالک کل علاقہ کا تصور کرینگے اور کبھی نافرمانی کے ادا کرنے مین انکار نکرینگے بلکہ ہمیشہ فرمانبردار اور مطیع الحکم اوسکے رہین گے۔

نمبر ۱۲۶

ترجمہ سند گورنر جنرل بہادر جسکی روسے علاقہ چمبا راجہ سری سنگھ کو عطا ہوا

مہر ۱ مقیم ۶ ماہ اپریل ۱۸۴۹ عیسوی

چونکہ تمام شمالی پہاڑ درصورت موجودہ ان درمیان دریاے ستلج اور سندھ کے جو سابق شامل ملک [illegible] زروے عہدنامہ علاقہ مارچ ۱۸۴۶ جو فیما بین ہنوربل کمپنی و دربار لاہور منعقد ہوا قبضہ سرکار انگریزی مین منتقل ہوکر آگیا لہذا ملک چمبا جو ہنگام انعقاد عہدنامہ مذکور قبضہ راجہ چمبا مین تھا اب بذریعہ اس سند کے راجہ مذکور اور اوسکے ورثا کو جو از روے

دہرم شاستر استحقاق وراثت کا رکھتے ہونگے واسطے دوام کے دیا گیا درصورتیکہ راجہ کوئی اولاد ذکور نچھوڑے تو اوسکا بھائی جو باقیماندہ برادران مین کلان ہوگا اوسکا جانشین ہوگا اور راجگان چمبا کل اختیار انتظام ملک بموجب شرائط ذیل کے رکھینگے یعنی۔

شرائط اول

راجہ ہر سال خزانہ کانگڑہ مین بارہ ہزار روپیہ نذرانہ دو قسط مین ادا کیا کریگا اول قسط ماہ بیساکھ مین اور دوسری ماہ ماگھ مین واجب ہوگی۔

شرط دوم

راجہ یک لخت رسم ستی و دختر کشی و بردہ فروشی و قطع اعضا کا اپنے علاقے مین انسداد کلی کرینگے۔

شرط سوم

راجہ حفاظت تجاران اور مسافران کی اپنے علاقہ مین کرینگے اور محصول تجارت مثل پرمٹ وغیرہ موقوف کرینگے۔

شرط چہارم

راجہ اپنے علاقے مین رستہ بارہ فٹ عریض تیار کرینگے اور اوسکی مرمت رکھینگے۔

شرط پنجم

بوقت جنگ راجہ شامل فوج انگریزی ہوگا اور رسد رسانی کریگا اور سپاہی پانچ روپیہ ماہواری اور بیگاری چار روپیہ ماہواری پر بہم پہونچائیگا اگر کوئی راجہ چمبا بدنظمی اپنے علاقے مین کرے گا تو سرکار انگریزی اوسکو برخاست کرکے کسی اور شخص کو اوسی خاندان سے اوسکی عوض جانشین راج کرینگے یہ غرض سرکار انگریزی کی نہین ہے کہ ملک چمبا اپنے قابو مین کرین صرف مطلب یہ ہے کہ خوش انتظامی اور دادرسی سے باشندگان امان مین اور خوش رہین۔

شرط ششم

اگر کسیطرح کی تکرار یا نزاع فیمابین راجہ چمبا اور کسی اور رئیس سے پیدا ہو تو مقدمہ سپرد کورٹ انگریزی کے ہوگا اور جو فیصلہ سرکار انگریزی کرینگے اوسکی پابندی راجہ کریگا بغیر استصواب سرکار انگریزی کے

راجہ کسی دوسرے رئیس سے خط کتابت یا اتفاق نکریگا مگر اپنے ملک مین راضی رہے گا اور کوشش بلیغ افزایش رفاہ و خوشی باشندگان کریگا اور جہد کامل افزایش کاشتکاری و داد دہی عوام عمل مین لائیگا —

نمبر ۱۳۰

ترجمہ سند گورنر جنرل جسکی رو سے علاقہ سوکیت راجہ اوگرسین کو عطا ہوا

المرقوم ۲۴ ماہ اکتوبر ۱۸۴۶ع

چونکہ از روے عہدنامہ منعقدہ فیمابین سرکار انگریزی و دربار سکھ بتاریخ ۹ ماہ مارچ ۱۸۴۶ع ملک کوہستان قبضہ ہنوربل کمپنی مین آگیا اور چونکہ راجہ اوگرسین راجہ ڈیسان وشوکت نے اپنی دوستی اور خیرخواہی نسبت سرکار انگریزی کے ظاہر کی لہذا علاقہ سوکیت اوسیقدر حدود مین جسقدر وقت تسلط سرکار تھا مع کل اختیارات کے اب سرکار انگریزی راجہ مذکور کو اور اوسکے ورثاے اصلی جورانی سے پیدا ہوے ہون اونکو پشت در پشت عطا کرتے ہین درصورت نہونے ایسے وارث کے کوئی اور شخص جو نزدیک سرکار انگریزی کے راجہ کا قریب رشتہ دار ہوگا یہ علاقہ مع اختیارات کلی کے پائیگا —

راجہ کو واضح ہو کہ سرکار انگریزی کو اختیار حاصل گا کہ وہ ایسے شخص کو جو بدو منع یا نالائق انتظام امور علاقہ ثابت ہوگا اوسکو خارج از گدی کر کے دوسرے نزدیک رشتہ دار مستحق وراثت کو جو لیاقت اور قابل انتظام علاقہ کے ہوگا اور استحقاق جانشینی کا رکھتا ہوگا بجاے اوسکے گدی نشین کرین راجہ یا جو کوئی بطور مذکورہ بالا گدی نشین ہوگا اوسکو بتعمیل شرائط ذیل کی کرنی واجبات سے ہوگی —

شرط اول

راجہ ہرسال خزانہ شملہ وسیاتھو مین گیارہ ہزار روپیہ نذرانہ دو قسطون مین داخل کرے گا ایک قسط بتاریخ یکم جون مطابق ماہ جیٹھ اور دوسری بتاریخ یکم نومبر مطابق ماہ کاتک واجب ہوگی

شرط دوم

وہ محصول اجناس تجارت آمد و برآمد پر لیگا اور اپنے اوپر حفاظت مہاجنان و تجاران اپنے علاقے مین فرض تصور کریگا۔

شرط سوم

وہ راستہ اپنے علاقے مین جو بارہ فٹ سے کم عرض مین نہونگے تیار کرائے گا اور اونکی مرمت رکھیگا۔

شرط چہارم

ہنگام وقوع فساد کے وہ مع اپنی سپاہ اور بیگاریون کے جہان ضرورت ہوگی شامل فوج انگریزی ہوگا اور جو حکم اوسکو حکام انگریزی دینگے اونکی تعمیل مین آمادہ رہے گا اور حتی الامکان مدد رسانی کریگا۔

شرط پنجم

جو تکرار فیما بین اوسکی اور دوسرے رئیس کے پیدا ہوگی وہ سپرد عدالت انگریزی واسطے تصفیہ کے کیجاے گی۔

شرط ششم

راجہ کوئی جزو علاقہ اپنا بغیر اطلاع اور رضامندی گورنمنٹ انگریزی کے جدا نکرے گا اور نہ بطور رہن علیحدہ کریگا۔

شرط ہفتم

وہ اسطرح لوٹ اور ستم ہستی و دختر کشی و بردہ فروشی و جلانے اور غرق کرنے مجذوم کے کریگا کہ کوئی اور ارتکاب اونکا کرے۔

راجہ کو مناسب ہے کہ اپنے حدود علاقہ سے باہر کسی دوسرے کے علاقے پر دست اندازی نکرے مگر بمطابق اس سند کے کاربند ہو اور ایسے تدابیر عمل مین لائے جن سے رفاہ باشندگان و بہبودی ملک و بہتری زمین متصور ہو اور دادوہی مظلومان یکسان ہو اور حقوق ذیحق کو ملحوظ اور حفاظت راستہ عمل مین آئے وہ اپنی رعایا پر زیادہ ستانی نہین کرے گا بلکہ اوسکا ہمیشہ خوش رکھیگا اور رعایاے علاقہ سوکیت راجہ کو اور اوسکے ورثا کو مالک کل علاقے کا تصور کرکے

ادائے مالگزاری سے انحراف نکریگے بلکہ فرمانبردار اوسکے رہکر تعمیل اوسکے احکام وہی کی کرینگے۔

نمبر ۱۳۱

نقل سند بنام سردار شمشیر سنگہ سندھانوالہ

ملکہ معظمہ کی یہ خواہش ہے کہ تمام راجگان و رئیسان ہندوستان جو اب اپنے ملک مین حکمران ہین واسطے دوام کے رہین اور شان و شوکت اونکے خاندان کی قائم رہے یہ سند اوس خواہش شاہی کے پورا کرنے کے سبب تمکو دی جاتی ہے تاکہ تمکو اطمینان ہو کہ درصورت موجود نہونے اصلی وارث کے سرکار انگلیزی تمکو اجازت دے گی اور اوسکو منظور کرے گی جو تم یا بعد تمھارے کوئی رئیس تمھارے علاقے کا کسی ایسے شخص کو اپنا متبنی کرے گا جو از روے شاستر و رسم خاندان کے واجب اور لائق متبنی کرنے کا ہوگا۔

اطمینان رکھو کہ کوئی امر مخل اس عہد کا نہوگا جو تمسے کیا جاتا ہے جب تک تمھارا خاندان نمک حلال تاج شاہی اور وفادار شرائط عہدنامجات و عطانامجات و اقرارنامجات کا جنکا لحاظ سرکار انگلیزی کرتے ہین رہے گا۔

اسی مضمون کی سند راجہ تیج سنگہ کو عطا ہوئی

سرحد پشاور

از روی رپورٹ صاحب کمشنر بہادر سمت پشاور

مومند

"مومند ایک بڑی قوم ساکن کوہستان بجانب شمال و مغرب سرحد پشاور کے متصل باجور اور کوٹہ کے بجانب شمال و ضلع ننگرہار بجانب مغرب کے ہے اور اوسکی حد جنوبی پر دریاے کابل واقع ہے وہ امیر کابل سے اتفاق رکھتے ہین اور امیر اونکے سردارون کو نقد روپیہ دیتا ہے اور آمدنی بعض ضلاع جانب جلال آباد تعدادی قریب ساٹھ ہزار روپیہ کی اونکو دیتی ہے اس قوم کے سترہ ہزار آدمی ہین اور چھ فرقون مین منقسم ہین عیش بابا سکے کہ امیر کابل کی وخاطر داری بہت کرتے ہین اور امیر کابل نے بعد فتح پنجاب کے ہماری سرحد پر بہت فساد اور وقت ان مومند کے سبب کی تھی اور اونکا سردار سعادت خان بھی ہمسے اسوجہ سے دشمنی رکھتا تھا کہ جب ہم کابل مین ۱۸۴۱ء مین تھے تو اوسکے ہمشیرہ زادہ طرہ باز خان کو اوسکی جگہ رئیس مقرر کیا تھا مگر جب ہم وہان سے چلے آے تو وہ اپنی سرداری قائم نرکھہ سکا یہ قوم بہت آسانی سے دق کرسکتی ہے کیونکہ جو دور سے کابل کے ہین وہ اونکے علاقے مین سے جاتے ہین۔

تین فرقے ان مومند کے ہماری سرحدی اضلاع سے ہم سوا ہین اونکا نام ترک زئی علیم زئی اور بندیالی مومند ہے اور یہ تینون فرقے چند جلاقجات ضلع پشاور مین رہتے تھے جمع اونکی کیجائی قریب دس ہزار روپیہ سالانہ ہے اسوجہ سے اونکا اتفاق سرکار انگریزی سے بھی ہے اور امیر سے ۱۸۵۰ء سے ۱۸۵۱ء مین اونکے غارتگری و دزدی کثرت سے تھی گروہ اوسکے حوالی جو پہاڑ سے نیچے آکر ہمارے دیہات تباریکی شب غارت کرتے تھے اور باشندون کو قتل کرتے تھے اور گرفتار کرکے بھی لیجاتے تھے اور اونکو بعد لینے روپیہ کے جو اونکے لواحق اور دوست اونکی عوض جاکر دیتے تھے رہائی دیتے تھے ہمارے دیہات کی چراگاہ عین دامن مین مومند کے پہاڑون کے واقع ہے اور آخر کار یہ نوبت پہونچی تھی کہ کوئی روز نہین گذرتا تھا کہ چند مویشی اونکے بغارت نہ جاتے ہون۔

ضلع اس سبب سے تباہ ہوتا تھا لہذا ۱۸۵۱ء کے ماہ اکتوبر مین سر کولن کیمبل صاحب کے

نام جو بخطاب لارڈ کلڈیڈ مشہور ہین اور اوسوقت مین فوج پشاور کی کمانڈنگ تھے احکام گورنمنٹ
پہونچے کہ مقابلہ اقوام مذکورین کے روانہ ہون حسب الحکم صاحب موصوف میدان جنگ مین فوج
گران لیکر صف آرا ہوے اور اقوام ترک زئی یعنی مچنی اور بلیم زئی پر حملہ آور ہوے تمام اقوام اونکے
مقابلے پر مسلح کر بگی سعادت خان آئے اور جنگ تین مہینے تک جاری رہی اس عرصہ مین اونکے
دیہات جو سرحد پر واقع تھے سب تباہ کر دیے گئے اور بروج اوڑا دیے گیے اور اکثر صف جنگ
مین اونکے آدمی مقتول ہوے اقوام کی دلشکنی ہوئی اور جب قلعہ مچنی کا کلیتہً محاصرہ ہوگیا اور
سرحد پر چوکیات پوسٹ قائم ہوگین اور بروج خبر رسانی کے قائم ہوے فوج واپس آئی یہ امور ختم ہوے
تھے کہ ماہ اپریل ۱۸۵۲ء مین قوم مذکور نے دوبارہ باہم شریک ہوکر عزم جنگ کیا اس مرتبہ بھی
سر کونسن کیمبل صاحب نے حملہ کرکے اونکو شکست فاش دی اسکے بعد کبھی قوم مذکور گروہ باندھکر
ہمارے مقابلے پر نہین آئے اور تینون اقوام سرحدی کو اپنے واسطے آپ ہی کوشش کرنے دی
یعنی پھر اونکے شریک اور قوم نہین ہوئی۔

قوم بلیم زئی نے مع اپنے رئیس احمد شیر نامے کی تابعداری اختیار کی اور عہدنامہ نمبر ۱۳۲
قبول اور منظور کیا اونکو اجازت ہوئی کہ دوبارہ جاکر اپنے دیہات مین آباد ہون اور دو سو روپیہ
سالانہ بطور خراج ادا کیا کرین اور نمک حلال اور خدمتگذار رہین اس شرائط کی پابندی اونھون نے
نہایت مضبوطی کے ساتھ رکھے اور ۱۸۵۳ء مین وہ ایسے خدمتگذار رہے کہ اونکے سردار
احمد شیر کو معافی سالانہ معاوضہ خدمتگذاری عطا ہوئی۔

قوم ترک زئی فوراً حاضر نہین ہوے بلکہ تعمیر قلعہ مین جو اونکے انسداد کے واسطے
طیار ہوتا تھا بہت مزاحم ہوا مگر جب اونکو دریافت ہوا کہ کوئی اور قوم اونکی مدد کو نہین آتی اور
جنگ مین بجاے ہمارے اونکا اتنا نقصان بہت ہوتا ہے اونھون نے بھی آخرکار تابعداری
اختیار کی اور اونکو اجازت ہوئی کہ اپنی دیہات مین جاکر آباد ہون اور مبلغ سار بطور خراج ادا کیا
کرین اونکا سردار احمد نامی تغنی اور شریر تھا اوسکی ترغیب سے اونھون نے پھر امور ممنوع
اختیار کیے اور اپنے دیہات واقع ضلع سرکاری سے فرار ہوکر کوہستان مین بخلاف سرکار
ماہ اگست ۱۸۵۴ء مین چلے گیے فوج سرکاری بسرکردگی سر سولی کوٹن صاحب کے مقابلہ اونکے

روانہ ہوئی صاحب موصوف نے دو جانب سے براہ دریاے کابل اوپر حملہ کیا اور اونکے دیہات کلان شاہ موساخیل اور سدن کو تباہ کردیا اس مرتبہ اونکا نقصان بہت سخت ہوا اور نصیحت بھی اونکو اسمرتبہ کامل ہوئی وہ لوگ بلاشرط حاضر ہوے وہ لوگ جو منافق ہوگئے تھے اونکو اجازت ہوئی کہ اپنے دیہات مین آباد ہون اور اونکی زمین پر محصول لگایا گیا اس قسم کا محصول تین ہزار روپیہ سالانہ قرار پایا اور جو لوگ نمک حلال رہے تھے وہ اپنی معافی بادای محصول مقررہ قائم رہے کوئی تحریری عہدنامہ اونکی ساتھ منعقد نہین ہوا مگر یہ بندوبست اونکے ساتھ ایسا مفید پڑا کہ یہ قوم بھی مثل دیگران تابعدار رہی —

قوم بیدیالی مومند مدت تک خلاف رہے مگر آخر کار دس برس کے جنگ و جدل سے تنگ آکر اونھون بھی معافی اور امن چاہی اور ماہ نومبر ۱۸۶۱ء اونکی سردار نواب خان نے تابعداری بلاشرط قبول کی اوسکے قصور معاف ہوے جب اوسنے معاوضہ نقصان ہماری رعایا کی کا جو اونکی دزدی وغیرہ سے ہوا تھا کیا اور جو اور کچھ نقصان اوسکی قوم نے کیا تھا اوسکا بھی عوض اوسنے دیا۔

رانی زئی

فوج انگریزی ہنوز میدان جنگ سے بعد شکست ہوسند واپس نہین آئی تھی کہ اونکو خبر پہونچی کہ دوسری طرف ضلع مذکور کے ایک سخت واردات وقوع مین آئی —

دیہہ کلان تنزی واقع برلب دریاے سورت مسکن ایک رئیس قوی رجون خان نامی کا تھا یہ محض چالاک اور مغرور اور خودراے تھا جزو کلان اس موضع کا اوسکے پاس معافی تھا مگر وہ چاہتا تھا کہ کل موضع معاف ہو اور وہ طلبی عدالت سے بری رہے اہلکاران مال و پولیس کی مداخلت اوسکے دیہہ مین نہو —

دریافت کرکے کہ یہ درخواست اوسکی قابل منظوری نہین اوسنے وہ طریق اختیار کیا جو عہد وطانی اور سکھ مین عام تھا یعنی کوہستان کو چلا گیا اور وہان آدمی جمع کرکے اونکی سرداری مین دیہات سرکاری مین غارتگری شروع کی اس امید پر کہ گورنمنٹ ایسے اوسکی

حرکات سے تنگ آکر اوسکی درخواست منظور کرینگے اور سکونت اپنے دیہات اوتمان خیل مین جو بجانب شمال ضلع سرکاری سے واقع ہے اختیار کی اور سند خان سواتی نے اوسکو چند دیہات سرحد پر جاگیر مین دیئے کیونکہ وہ عزم بر خلافی سرکار رکھتا تھا لہذا ایسے مفروبین کو بخوشی اوسنے جگہ دی اور اپنی سرحد پر رکھا تاکہ اول وہی بر سر مقابلہ آئین اکثر ہمارے علاقے کی خان اسیطرح اوسکے پاس فرار ہوکر گئے اور وہان اونکی پرورش ہوئی جو دیہات اونکو دیے گئے وہ علاقہ انگریزی سے جدا تھے درمیان مین ضلع قوم رانی زئی تھا جو ایک سطح زمین بجانب گوشہ شمال و مشرق علاقہ یوسف زئی واقع ہے اور جسمین سے یہ برخلاف لوگ گذر کر دیہات انگریزی مین آکر غارتگری کرتے تھے۔

عرصہ قلیل گذرا کہ ایک گروہ فوج گائیڈ کو پر بمقام گوجر گڑھی ان آدمیونکی ایک گروہ نے بسرکردگی مگرم خان مفرور کے حملہ کیا بشب تاریخ ۲۰ ماہ اپریل ۱۸۵۲ء رجون خان مع دوسو سوار کے موضع چارسدہ پر جو مقام تحصیل ہشت نگر تھا حملہ آور ہوا تحصیلدار جو سید تھا قتل ہوکر پارہ پارہ ہوا اور چند دیگر اہلکار اسی قسم سے قتل ہوے اور خزانہ تحصیل کو اوسنے لوٹ لیا تمام علاقہ ہشت نگر مین اندیشہ اور وسواس پیدا ہوا ان سب واردات مین اصل ممدان سرکشونکا سید شاہ سورت تھا اور مددگار اور ترغیب دہندہ اقوام اوتمان خیل اور رانی زئی تھی۔

واسطے قرار واقعی سزا دہی ان اقوام کے پانچ ہزار آدمی جمعیت متصلہ مقام تنگی بر لب دریاے سوات جمع ہوے اور سر کونس کیمبل صاحب بہادر مع بقابلہ اوتمان خیل جو تین ہزار بندوقچی تھے روانہ ہوے انھون نے اول خوب مقابلہ کیا مگر آخرکار بہ نقصان کثیر اپنے مقامات مضبوط سے فرار ہوے اور اونکے دیہات برانگھر اور نورو بالکل مسمار کیے گئے فوج یہان سے رانی زئی کو روانہ ہوئی اور اونکے سردارون کو گرفتار کیا۔

کوئی عہدنامہ اوتمان خیل کے ساتھ اوسوقت مین نہین ہوا مگر اونکی شکست برانگھر نے اونکو متیقن کیا کہ وہ ہماری برابری نہین کرسکتے اور بعد ازین اونھون نے کوئی امر بخلاف ہمارے نہین کیا سرداران رانی زئی نے عرصہ قلیل کے بعد تابعداری اختیار کی اور چاہا کہ وہ رعایاے انگریزی ہوجائین یہ درخواست اونکی منظور نہین ہوئی مگر اونکو کرنل میکسن صاحب نے

جو اوسوقت کمشنر پشاور کے تھے اجازت دی کہ دوبارہ آکر شرائط مندرجہ نمبر ۱۳۳ آباد ہوں اور ان شرائط کی پابندی اونھون نے باستقلال و استحکام رکھی اس عرصہ مین ایک قلعہ بمقام ریوری برلب دریاے سوات تعمیر ہوا تاکہ ان اقوام کا انسداد ہو نتیجہ اس مہم کا یہ نکلا کہ ضلع ہشتنگر مین انتظام اور امنیت دوبارہ قائم ہوا اور سرداران ولیکاران کی مفروری موقوف ہوئی

حسن خیل و عاشو خیل

دو درۂ کلان اثناے راہ پشاور و کوہات مین واقع ہین ایک درۂ کوہات اور دوسرا درۂ جواکہ اس درۂ جواکہ مین قوم جواکہ آفریدی رہتے ہین مگر کوہ جو پشاور کی جانب سے اس درۃ تک آیا ہے اوسپر دیہات حسن خیل جنا خورو کوئی نامی واقع ہین درمیان ان دونون دروں کے جو پہاڑ ہین اونمین عاشو خیل رہتے ہین تمام خیل جنکا ذکر اوپر ہوا ہے وہ قوم آدم خیل کے انقسام ہین دیہہ پوری واقع جواکہ عہد سکھہ مین مشہور مسکن غارتگرونکا تھا جو راستہ آنک پر غارتگری کرتے تھے بعد شمول ملک پنجاب اونکی شہرت اور زیادہ ہوئی اور چونکہ مقام اونکا درہ کے سر پر بہت استحکام کے ساتھہ واقع تھا مجرمان پشاور اور راولپنڈی کا وہان امن تھا اور وہان سے غارتگری کرتے اور مقامات مین جاتے تھے اسواسطے ضروری متصور ہوا کہ اوسمقام پر فوج کشی کیجاے سرجان لارنس جو اوسوقت مین چیف کمشنر تھے اس فوج کے ساتھہ گئے اور فوج نے مقام درمیان دونون دروں کے کیا تحقیقات سے دریافت ہوا کہ حسن خیل اور عاشو خیل اور بروے قوم جواکہ چندان قوت نہین رکھتے تھے مگر موجودگی فوج انگریزی اونکو قابو عاجزہ ہونے کا ملا اور اونھون نے عہدنامہ اپنی طرف سے نمبر ۱۳۴ منظور کیا حسن خیل کے نوگل نوسو بندوقچی ہین اور عاشو خیل کے آٹھہ سو بعد عہدنامہ کے اونھون نے بمضبوطی اپنے عہد کو قائم رکھا

جواکہ پوری

فوج اب واسطے حملہ کرنے جواکہ کے اونکے مقامات مضبوط موضع پوری مین گئی یہان جنگ مشکل تھی اور بسبب مقام قلعہ کے ہمارا نقصان بہت ہوا مگر موضع مذکور اور اوسکے تمام بروج

مسمار کیے گئے اور تمام مقامات سے جو اکہ نکالدیے گئے مسماری پوری کا نتیجہ حسب دلخواہ ہوا اور بعد دو مہینے کے سردار نے تابعداری اختیار کی اور بتاریخ ۱۴ ماہ جنوری ۱۸۵۴ء عہدنامہ نمبر ۱۳۵ قرار دیا اسمین یہ امر مشروط ہوا کہ وہ لوگ آیندہ غارتگری نہین کرینگے اور دو مہینے کے عرصے مین تمام غارتگران پناہ گزین کو نکالدینگے یہ دونون عہود اونھون نے بوقتی پورے کیے جو اکہ ایک ہزار بندوقچی ہین اس مہم کے بعد قلعہ میکیش درمیان دونون درون کے زمین مسطح تعمیر ہوا اور چوکی پولس شمس نمونامے جس سے درہ جو اکہ پر حکومت قائم رہی ہے مع راستہ وبروج الحاق ۔

درہ کوہات آفریدی

اس درہ مین قوم گلدمن اقوام آدم خیل آفریدی سکونت رکھتے ہین باستثنا موضع الکی جو راستہ پشاور پر واقع ہے جو متعلق حسن خیل کے ہے یہ قوم بارہ سو بندوقچی کی ہے یہ گھاٹی نزدیک حمل چبوترہ سے جو میدان پشاور مین واقع ہے بارہ میل تک ہے پھر راستہ کوہ پر پیچ کھاکر جاتا ہے قلعہ جسکا سرحد کلدآ فریدی اور بنگش کی قوم کا ہے یہ قوم بنگش کوہات کی گھاٹی مین رہتے ہین اس قلعہ کوہ سے کوہات تک فاصلہ قریب سات میل کا ہے اکثر یہ راستہ پہاڑ سے نشیب مین جاتا ہے اور اس راستے مین آبادی کسی قوم کی نہین ہے ۔

بعد شمول پنجاب ان آفریدیون نے فساد کرنا شروع کیا اور کابل کے دربار سے اون کو ترغیب بذریعہ پیغام کے ہوئی کہ حرکات خلاف قانون عمل مین لائین اونکو اس سے بھی شک پیدا ہوا جب راستہ کوہات سے گڈھیون تک بننے لگا اور بباعث قوانین نمک کے جو دریاب کا نہانے نمک آنروی دریای سندھ جاری ہوے تھے وہ لوگ ناراض ہو گئے تھے ۔

بتاریخ ۲۰ ماہ فروری ۱۸۵۵ء ایک گروہ سفرمنیار راستہ مذکورہ بالا قریب تین میل کے فاصلے پر کوہات سے بنا ہی تھی کہ آفریدیون نے اونپر حملہ کیا اور سب کو مقتول یا مجروح کیا سر چارلس پیر سپہ سالار فوج اوسوقت مین بمقام پشاور تھے اونھون نے حکم جاری کیا کہ فوج درہ مین جائے دو سبب سے ایک تو یہ کہ کوہات کو زیادہ طاقت پیدا ہوگی اور دوسرے یہ کہ آفریدیون کی سزا دہی

ہوگی یہ امر تاریخ ۱۰ سے ۱۳ فروری تک سرانجام ہوا مگر ہمارا اسمین کچہ نقصان بھی ہوا دیہات
درہ کچہ کچہ مسمار ہوے اور دیگر رجمنٹ سواران اور دیگر پیادگان کے کوہات مین چھوڑدی گئین۔
بماہ اپریل حرکات دشمنی کی پھر ہونے لگین اور ایک کمپنی پیادگان کوہات کو حکم ہوا کہ
قلعہ پر جاگزین رہے مگر دریافت ہوا کہ قابل قیام کرنے کے نہین اور کمپنی کو حکم واپسی ہوا بعدازین
ارادہ ہوا کہ راستہ فوج سے بند کرائے جائین اس سے آفریدی لوگ پشاور اور کوہات مین جانے
سے بند ہوے اور نہ کاروبار اونکا اون دونون مقامون مین ہونے پایا۔
بماہ اپریل ۱۸۴۹ء آفریدیان درہ نے اقرار کیا تھا کہ وہ آمدورفت جاری رکھین گے اگر
اونکو پانچ ہزار سات سو روپیہ سالانہ ملا کرے اور اوسمین سے تین ہزار وہ ملکون کو دینگے اور
دو ہزار سات مین وہ تینتالیس آدمی بعض مقامات درہ مین تعینات کرینگے مگر جو حرکت اونھون نے
بعدازین کی اوس سے یہ اقرارنامہ باطل ہوگیا تھا اور بعد مسدودی راہ صاحب ڈپٹی کمشنر پشاور نے
ایسا ہی عہدنامہ ملکان درہ جوا کہ سے کیا اسپر سختی اور وقت مسدودی راہ دوبالا ہوئی تو کلد آفریدیون
نے چاہا کہ اونکے قدیم شرائط جو اونکے ساتھ سابق ہونمین تھین دوبارہ قائم ہون اسکا سرانجام
سپرد رحمت خان رئیس قوم اورک زئی ہوا اور اوسکو دو ہزار روپیہ سالانہ اس کام کے واسطے
دینا کیا اور ہدایت ہوئی کہ وہ سو آدمی قلعہ کوہ پر رکھے اونکو پانچ سو روپیہ ماہواری فی کس دیا جائیگا
کل خرچہ اس انتظام کا حسب تفصیل ذیل ہوا۔

تنخواہ ملکان درہ	سے
محافظان	الے لمار
رحمت خان	الے
سو سپاہی اورک زئی	سے
میزان کل	
	لمار

یہ انتظام آخر ۱۸۵۰ء ہا جب باعث بدوضعی مدامی آفریدی اسکا تبدیل کرنا ضروریات سے

مستصوب ہوا صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کوہات نے تجویز کی کہ راستہ کوہات سے قلعہ کوہ تک سپرد بنگش کی قوم کے ہو اور کلدا آفریدی اپنی گھاٹی کی حفاظت کریں مگر آفریدیون نے اسکو نمانا اور دعوی کیا کہ قلعہ کوہ اونکا ہے بنگش واسطے قبضہ کرنے قلعہ کوہ کے گئے مگر ہٹا دیے گئے اور واپس آکر اوکھون نے بیان کیا کہ وہ برابری آفریدیون کی نہین کر سکتے اسوقت مین وہ فوج جسنے موضع پوری کو مسمار کیا تھا قریب تھی لہذا یہ تجویز ہوئی کہ دونون طرف سے ایک مرتبہ درہ پر فوج کشی کی جاے جب کلدا آفریدیون نے یہ دیکھا تو وہ خائف ہوکر راضی ہوے اور دعوی قلعہ کوہ کا چھوڑ دیا اور سرکار کو اختیار دیا جسطرح چاہے بندوبست راستے کا کرے برطبق اسکے تاریخ یکم ماہ دسمبر ۱۸۵۳ء اوکھون نے عہدنامہ نمبر ۳۶ منظور کیا اور اقرار کیا کہ وہ بموجب شرائط سابق کے راستہ حمل چوترہ سے جو جانب پشاور واقع ہے دامن کوہ تک قائم اور جاری رکھین گے اور اوکھون کو تین سو روپیہ بھی جو واسطے بستی خیل کے اونکو ملتا تھا چھوڑ دیا یہ فوج کوہ متصلہ شروع درہ پر سکونت رکھتے ہین اس انتظام کا خرچہ جواب تک قائم ہے حسب تفصیل ذیل ہے۔

تنخواہ ملکان درہ —	۱۰ ملازم۔
محافظان —	۱۰ ملازم۔
بستی خیل —	۱۰ ملازم۔
میزان کل	۳۰ ملازم۔

تیروتی و فیروزخیل

اب اسکا انتظام باقی رہا کہ حفاظت راستہ قلعہ کوہ سے کوہات تک کیا جاے ازروے انتظام ماہ نومبر ۱۸۵۳ء یہ راستہ سپرد رحمت خان اور اورک زئی کے بابت ۳۰۰ روپیہ سالانہ کی کیا گیا تھا جب بنگش بمقابلہ آفریدی اپنا قیام قائم نکر سکے تو اوکھون نے اقوام قرب وجوار کو اپنی مدد کے واسطے طلب کیا اور اپنی تنخواہ مین سے اونکو بھی حصہ دیکر خود اپنے واسطے مبلغ ۳۰۰

رکھا ان اقوام مین میزوزخیل اور تیروتی اقوام اورکزئی کلان تھے ایک برج قلعہ کوہ پر اونکے سپرد ہوا اور سبلغ اے ۔۔۔ اونکو دینا کیا عہدنامہ کا نمبر ۱۳۷ ہے ان اقوام کے لوگ پندرہ سو بندوقچی ہین

جواکہ آفریدی

جواکہ آفریدی کو جو گیارہ سو نفری ہین مبلغ اے ۔۔۔ واسطے حفاظت دوسرے برج قلعہ کوہ کے دیا جاتا ہے اونکے ساتھہ جو عہدنامہ ہوا اوسکا نمبر ۱۳۸ ہے ۔ اسی قسم کا عہدنامہ نمبر ۱۳۹ قوم سیاہ اورکزئی کیساتھہ جو تین سو نفری ہین کیا گیا اور ایک تیسرا برج اونکے سپرد ہوا اور پانچ سو روپیہ دینا کیا بہادر شیرخان سردار بنگش کے سپرد انتظام تمام درہ کارہا امداد ۔۔۔ سالانہ اوسکا مقرر ہوا ۔

پس دریافت ہوگا کہ کل خرچ درہ کا حسب تفصیل ذیل ہے

تنخواہ کلہ آفریدی ۔۔۔	صہ اعار ۔
بسی خیل ۔۔۔	۔ ۔
جزوتی و فیروزخیل ۔۔۔	اے ۔
جواکہ آفریدی ۔۔۔	اے ۔
سیاہ ۔۔۔	۔ ۔
بنگش ۔۔۔	۔ ۔
بہادر شیرخان ۔۔۔	۔ ۔
میزان کل	۔ ۔

رابیا خیل

یہ قوم کوہستان شمالی ہنگو واقع ضلع کوہات مین رہتے ہین اور قریب چھ سو آدمی ہین یہ قوم طاقت دار قوم اورکزئی سے ہین بعد شامل ہونے گھاٹی میرنزئی کے تمام اورکزئی متفق ہوکر ہماری سرحد پر فساد برپا کرنے لگے اگرچہ حملہ اونھون نے کیے اور ۱۸۵۵ء مین رابیا خیل نے

موضع شاہوخیل علاقہ انگریزی کو لوٹا فوج انگریزی کو بسرکردگی بریگیڈیر جنرل جیمبرلین صاحب کے بمقابلہ
اونکے روانہ ہوئی اور بتاریخ یکم ستمبر ۱۸۵۵ء اونکے مقامات کوہ سماناپر قبضہ کرلیا اور اونکا نہایت
نقصان جان و مال کیا بعدازین وہ نوراً مطیع ہوے اور بتاریخ ۲۰ ماہ ستمبر ۱۸۵۵ء اونھون نے
اقرارنامہ نمبر ۱۴ واسطے نیک رویگی آیندہ کے داخل کیا اور اوسکے مطابق بعدازاں تعمیل
کرتے رہے۔

اکاخیل

یہ بڑی قوم آفریدیون کی ہے اور ایک ہزار پانچ سو آدمی ہین اور موسم گرما مین یہ لوگ
کوہستان تیراہ مین رہتے ہین اور موسم سرما مین وہ لوگ کوہستان ملحقہ ضلع پشاور مین جو
درمیان درۂ کوہات اور دریاے پارہ کے واقع ہے آجاتی ہین یہان وہ غار ہاے کوہ مین رہتے ہین
اور اپنے مویشی میدان مین چراتے ہین وہ اکثر غارتگری مویشی متصل درۂ کوہات کے کرتے
تھے مگر یہ قوم اوسیقدر دشمن ہین جسقدر اور اقوام ہین بیچ موسم خزان ۱۸۵۴ء کے جب لفٹنٹ
ہلمٹن صاحب انجنیر ضلع بمقام بڈابیر خیمہ زن تھے اور رستہ پشاور و کوہات تیار کراتے تھے
ایک گروہ اکاخیل کے لوگون کا قریب تین سو آدمی کے آیا اور بلاشور و غل کے گرد مقام مذکور
کے محاصرہ کرکے پڑے رہے اور شب کو مشعل روشن کرکے حملہ آور ہوے قریب تمام
آدمی جو سوتے تھے مقتول ہوے لفٹنٹ ہلمٹن صاحب مجروح ہوے خیمہ گاہ کو اونھون نے
لوٹا اور بعدازان خیمہ کو جلادیا جزوی فوج اوسیوقت بسرگردگی کرنیل کریگی صاحب روانہ ہوئی
اور کوہ اکاخیل مین جاکر جسقدر ہوسکا قوم مذکور کا نقصان کیا اوسیوقت اونکا راہ آمدورشد
بند کیا جسکی نسبت اونکا اور زیادہ تر نقصان ہوا کیونکہ بموسم سرما وہ لوگ محتاج پشاور کے تھے
اس سبب سے کہ وہ اس موسم مین لکڑی پشاور مین جاکر فروخت کرتے تھے اور وہانسے
اشیاے ضروری خرید کرکے بسر کرتے تھے فوج اونکے مقابلے پر رہی اور کثیر
آدمی اور مویشی اونکے ہمارے ہاتھ لگے اور اکثر لڑائی مین مارے گئے مگر اس موسم
مین اونھون نے تابعداری اختیار نہین کی اور مثل سابق شروع فصل بہار مین کوہستان تیراہ مین

جاکر آباد ہوے پھر موسم خزان ۱۸۵۵ء مین جو وہ پھر اپنے مقام سرمائی مین آتے تھے تدابیر
حمل مین آئین جنسے اونکی راہ آمد ورفت مسدود ہوئی جب وہ اسطرح مجبور ہوے تو اونھون
نے صلح چاہی اور آخرکار اقرار کیا کہ وہ مبلغ ۱۸۵۰۰ بطور جرمانہ ادا کرینگے اور علاقہ انگریزی مین
آکر غارتگری نکیا کرینگے اور اول سرکار مین بدین غرض داخل کرینگے کہ وہ آیندہ نیک رویہ
رہین گے ایک اقرارنامہ اس مضمون کا نمبر ۱۴۱ بتاریخ ۱۱ ماہ جنوری ۱۸۵۶ء اونکے ساتھ تحریر ہوا

کوکی خیل

یہ ایک بڑی قوم اقوام خیبری سے ہے اسکے چھ ہزار آدمی ہین اور درہ خیبر مین یا کہ
مقام علی مسجد سکونت رکھتے ہین اور امیر دوست محمد خان سے اونکو کچھ نقدی ملتی ہے
اور یہ لوگ برائے نام مطیع امیر ممدوح ہین جب سے پنجاب شامل ہوا ہے اوسوقت سے
یہ لوگ خود غارتگری نہین کرتے مگر مجرمان ومفرورین کو پناہ دیتے ہین اور چونکہ اونکی بسر اوقات
ہماری چھاؤنی مین ہیزم فروخت کرنے سے ہوتی ہے اسواسطے ہمکو اکثر موقع اونکی سزادہی
کا حاصل رہتا ہے ایسی ایک واردات ماہ جنوری ۱۸۵۶ء مین ہوئی جب دوست محمد خان مزدیک مین
مقیم تھا اور جب اونکی ملاقات سرجان لارنس صاحب سے جنکا خیمہ چند میل کے فاصلے
پر پشاور سے قائم تھا چند صاحبان سوار ہوکر امیر کے خیمے سے آگے درہ مین گئے تھے
اونپر کوکی خیل والون نے بندوقین سرکین ایک صاحب اسسٹنٹ سہیڈ نامے اسقدر مجروح
شدید ہوا کہ وہ شب کو مرگیا یہ جرم اس قوم پر ثابت ہوا اونکا راہ آمد وشد بند کی گئی اور
اکثر اونمین کے ہمارے ہاتھ لگے اس زدوضرب مین بلوہ ہند ہوگیا مگر تمام اونکا راستہ
بند رکھا گیا اور قوم مذکور کو ایسی دقت ہوئی کہ اونھون نے تین ہزار روپیہ جرمانہ داخل کیا اور
اقرارنامہ نمبر ۱۴۲ تحریر کیا۔

اوتمان خیل

ضلع کوہات کے چہار طرف اقوام سرخود آباد ہین اور کچھ نہ کچھ واسطے باشندگان علاقہ

انگریزی سے رکھتے ہین خاص واردات دشمنی کی چند اقوام مذکورہ کے ساتھہ درمیان مین آئین جنکا ذکر اوپر بیان ہوچکا ہے مگر مصلحت یہ قرار پائی کہ کوئی تدبیر باطنًا اونکے ساتھہ عمل مین آئے کیونکہ ہماری آمد و رفت اونکے ساتھہ بوجوہ ظاہری نہین ہوسکتی تھی جسطرح پشاور مین ہوتی ہے ایک اقرارنامہ بمضمون معمولی اونکے ساتھہ ہوا جسمین جو اونسے بنسبت رعایای انگریزی کے مطلوب تھا اوسقدر تحریر ہوا جن اقوام کے ساتھہ اس قسم کا اقرارنامہ ہوا تھا اونکی تفصیل ذیل مین درج ہوتی ہے —

اول اوتمان خیل قوم ادرک زئی جنکے چارسو پچاس آدمی ہین —

دوم زمیشت جو کوہستان میران زئی مین سکونت پذیر ہین اور پانچ ہزار آدمی ہین —

سوم شیخاہ قوم ادرک زئی جنکے دو ہزار پانچ سو آدمی ہین —

چہارم علی شیر زئی جنکے تین ہزار آدمی ہین —

پنجم اکاخیل جنکے پانچ ہزار آدمی ہین —

ششم علی خیل قوم ادرک زئی جنکے تین ہزار آدمی ہین اور بجانب شمال ہنگو سکونت رکھتے ہین

ہفتم مشتی جو بجانب شمال ابراہیم زئی رہتے ہین اور تین ہزار آدمی ہین —

ہشتم ممونڑی جو بجانب شمال ہنگو رہتے ہین اور تین ہزار آدمی ہین —

یہ اقرارنامجات مختلف اوقات مین ہوے مگر مضمون سب کا ایک ہی ہے لہذا صرف ایک اونمین کا جو اوتمان خیل کے ساتھہ ہوا تھا جسکا نمبر ۱۴۳ اور تاریخ ۲ اگست ۱۸۵۸ء ہے یہان تحریر ہوتا ہے —

اقوام کھوری

بجانب شمال دریاے بارہ کے سرحد پشاور پر ایک کوہستان بنام کھوری واقع ہے موسم سرما مین ان پہاڑ پر گروہ اقوام سپاہ و کھوری و ملک دین خیل و کمیر خیل آکر رہتے ہین یہ سکونت مشترکہ نہایت تکلیف دہ تھی کیونکہ اوسکے سبب اکثر اقوام والے اونکے پہاڑ مین سے گذر کر غارتگری وغیرہ کرنے جاتے تھے اور ذمہ داری کی ثابت نہین ہوتی تھی اس سبب سے وہ اکثر عذر ذمہ داری کا کرتے تھے مگر شروع ۱۸۶۱ء مین ایک گروہ ساکنان دیہات انگریزی

جو متصل اونکے مویشی چراتے تھے اوپر دخاخیل والے جو کچوری مین رہتے تھے اگر حملہ آور ہوے اور ایک کو قتل اور تین کو مجروح کیا اور مویشی اونکے غارت کرکے لیگئے چند کچوری والے گرفتار ہوئے اونکو دھمکایا کہ اگر وہ فوراً معاوضۂ نقصانی غارتگری نکرینگے اور ایک عہدنامہ واسطے ذمہ داری آیندہ کے نکرینگے تو اور تدابیر بخلاف اونکے عمل مین آئینگی اقوام ملزم نے اپنے مختار پشاور روانہ کیے اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ داخل کیا اور اقرارنامہ لکھا جسکی رو سے تدابیر بخلاف داخیل و دیگر اقوام غارتگران باقی رہین اقرارنامہ جو اقوام سپاہ اور کچوری کے ساتھ ہوا اوسکا نمبر ۱۴۴ اور تاریخ ۲۴ ماہ اپریل ۱۸۶۱ء ہے اور ملک دین خیل اور کمیرخیل کے ساتھ چند روز بعد ہوا مگر اوسی مضمون کا جسکا سپاہ اور کچوری کے ساتھ ہوا۔

زیدون

اس قوم کے آدمی ضلع ہزارہ مین بھی رہتے ہین اور وہان وہ رعایاے انگریزی متصور ہین مگر تھوڑے سے اونمین کے قلہ وجبال کوہ مہابن مین جو بجانب کنارہ رہست دریاے سندھ واقع ہے رہتے ہین جب سے پنجاب شامل ہوا ہے اوسوقت سے یہ لوگ دوستانہ طریق پر رہتے رہتے ہین مگر اونکے قریب آبادی ستھانا کی ہے جہان کے باشندے ہمیشہ غارتگری اور چوری اور قتل علاقہ انگریزی مین آکر کرجاتے ہین اسمین زیدون والے بھی شریک کردانے گئے کیونکہ اونکے علاقے مین سے گذرکر یہ لوگ غارتگری کرنے جاتے تھے اور نیز اونمان زئی پٹھان کیا دکبل دوزیہات واقع سطح میدان و دامنہاے کوہستان زیدون دریاے سندھ واقع ہے شامل گردانے گئے۔

۱۸۵۸ء مین فوج بسرکردگی سرسولی کوٹن صاحب بتنابلہ ستھانا روانہ ہوئی اور جاکر اوسکو تباہ کیا اسوقت زیدون بجاے خود رہے اور اونمان زئی جاے ہمراہ رہے بعدازین وہ لوگ پھرآکر متصل ستھانا آباد ہوے اور غارتگری شروع کی شروع ۱۸۶۱ء مین قرار پایا کہ اونکے خلاف تدابیر صایبہ کرنی ضرور ہین اور زیدون اور اونمان زئی سے جواب طلب ہوا کہ اونھون نے کیون اونکو دوبارہ آباد ہونے دیا اور وہ کیون اونکو اپنے علاقے سے واسطے غارتگری

گذر کرنے دیتے ہین اور غارتگری دیہات علاقہ انگریزی کرکے اوسکو بھی اپنے مقام پر گیون
اپنے علاقے مین سے جانے دیتے ہین السداد راہ آمدشد اونکا کیا گیا اور بعد ازین ان
اقوام نے اپنی رضامندی ظاہر کی کہ وہ جو شرائط منظور سرکار ہین اونپر آمادہ ہین عرصہ
قلیل کے بعد اقرارنامجات نمبر ۱۴۵ و نمبر ۱۴۶ اقرار پایا اوسمین وعدہ ہوا کہ وہ ایک ہزار روپیہ
جرمانہ دینگے اور ستھانا والون کو اور غارتگرون کو اپنے علاقے مین نہ آنے دینگے اور
جو بعض بعض محصول غیر جائزہ تجاران دریای سندھ سے جو اس دریا مین آمد و رفت کرتے
ہین لیتے ہین وہ موقوف کرینگے۔

نمبر ۱۳۲

اقرارنامہ قوم ملیم زئی من اقوام مومند

میان احمد شیر و تورکل مکرم جیو رحیم داد و دیگر ملکان قوم ملیم زئی اقرار کرتے ہین کہ وہ
دو سو روپیہ خراج ہر سال ادا کیا کرینگے اور وعدہ کرتے ہین کہ وہ مطیع اور خدمتگزار سرکار
رہینگے اور اگر کوئی قصور بنسبت اونکے ثابت ہوگا تو وہ سزایاب ہو سکتے ہین وہ لوگ سرکار
کے دوستون کو اپنا دوست اور سرکار کے دشمنون کو اپنا دشمن سمجھینگے اس غرض سے اونھون
نے یہ اقرارنامہ بتاریخ ۱۲ ماہ جولائی ۱۸۵۲ء لکھدیا۔

نمبر ۱۳۳

چونکہ جوزمین رانی زئی آجکی تاریخ میرے پاس آئی اور عفو قصورات سابقہ چاہی اور درخواست
کی کہ اونکو اجازت اپنے ملک کے آباد ہونے کی شرائط ذیل پر عطا ہو یعنی۔

شرط اول

اگر سرکار اونسے خراج طلب کرے گی تو وہ ادا کرینگے۔

شرط دوم

اگر سرکار چاہین کہ قلعہ رانی زئی مین بنائین اوسکو اختیار ہے۔

شرط سوم

اگر انکو اجازت از خود آباد ہونے کی دیدی گئی وہ مطابق اوسکے کرینگے۔

شرط چہارم

خوانین اقرار کرتے ہین کہ وہ ہمیشہ آمادہ خدمتگزاری کا رہینگے اور وہ اپنے ملک مین کسی بدمنظمہ کو رہنے نہ دینگے اور نہ اپنی زمین سے اوسے گذر کرنے دینگے۔

شرط پنجم

اگر کوئی فوج دشمن قوی تر اوپر آئے گی جسکا مقابلہ وہ خود نہین کر سکتے تو وہ علاقہ انگریزی مین مع اپنے خانمان کے چلے آئینگے۔

یہ شرائط سنکر اونکو اطلاع دی گئی سرکار انگریزی کی یہ مرضی نہین ہے کہ وہ اپنا ملک اور بڑھاوین اور نہ یہ منشا ہے کہ رانی زئی سے خراج لین مگر یہ سرکار انگریزی پر فرض ہے کہ وہ اپنی سرحد زیادتی رانی زئی و دیگر اقوام سے محفوظ رکھین اس نیت سے کہ اونکی رعایا بامنیت رہ کر اپنے کاروبار مین مصروف رہین اگر ایسی کوئی واردات ہوگی تو اوسکی سزا ضرور دی جائیگی۔

خوانین رانی زئی کو بذریعہ اس تحریر کے اجازت دی جاتی ہے کہ وہ بامنیت اپنے دیہات مین آکر آباد ہون کوئی اونسے مزاحم نہوگا اگر کسیطرح وہ اپنی شرائط کا انفساخ کرینگے تو اونکو مثل سابق اطلاع نہ دیجائیگی بلکہ فوراً فوج انگریزی اونکی گرفتاری اور سزا دہی کیواسطے تعینات ہوگی۔

ملکان لوند خور نے بہ نمک حلالی پیش ہوکر امداد بیچ رانی زئی کے دوبارہ آباد ہونے مین کی اسواسطے امید یہ ہے کہ خوانین اپنی شرائط کو بسبب حفظ آبروے ملکان پورا کرینگے اور اونکی سفارش سے جرمانہ پانچ ہزار روپیہ کا معاف ہوا اور قیدیان رانی زئی رہا کیے جائینگے اب اسکو لازم ہے کہ شکر گزار سرکار رہا بت اس عنایت اور معافی کے رہین۔

اسپر دستخط بتاریخ ۲۱ ماہ اگست ۱۸۵۸ء ہوے

نمبر ۱۳۴

اقرارنامہ جوروبروے صاحب چیف کمشنر بہادر پنجاب ملکان جانا فورا اور کوہی اور کندرو

کیدر و اوچھل وگاڈہا وترولی وموسی درہ نے کیا۔

چونکہ ہم لوگون نے جنکے دستخط نیچے ہین اجازت حاصل کی ہے کہ حسب مرضی اپنی آمدورفت علاقہ سرکار انگریزی مین کیا کرین لہذا ہم شرائط ذیل منظور کرتے ہین۔

شرط اول

ہم خود اور نہ کوئی ہمارے دیہات کا بعد ازین غارتگری وزدی یا جرم علاقہ انگریزی مین کرینگے مگر بلا مزاحمت وتردد تجارت و دیگر کاروبار علاقہ مذکور مین کیا کرینگے۔

شرط دوم

ہم بدوضع یا دزد یا بدمنظنہ شخص کو خواہ آفریدی ہو خواہ اور کوئی ہو جو ارادہ گذر کرنے کا ہمارے علاقے مین اس نیت سے رکھتا ہو کہ علاقہ انگریزی مین جاکر کوئی جرم کرے اپنے علاقے مین سے گذر کرنے نہ دینگے اور نہ ہم اون دزدان وغیرہ کو گذر کرنے دینگے جو علاقہ انگریزی سے مال مسروقہ یا مغروتہ لیکر گذر کرین۔

شرط سوم

اگر کوئی مجرم یا قاتل علاقہ انگریزی سے آکر پناہ چاہے گا ہم اوسکو پناہ نہ دینگے بلکہ ایسے مجرمان وقاتلان کو اپنی آبادی سے خارج کردینگے۔

شرط چہارم

ہم کسی بدوضع یا بدمنظنہ شخص کو بذریعہ پروانہ جو ہمکو ملیگا علاقہ انگریزی مین آمدورفت نکرنے دینگے۔

شرط پنجم

اگر شرائط بالا کا انفساخ ہمسے یا کسی باشندے ہماری آبادی سے سرزد ہوگا تو سرکار کو اختیار رہے جو چاہے ہماری نسبت کرے۔

دستخط اسپرہوی بتاریخ ۱۵ ماہ نومبر سنہ ۱۸۵۳ء

نمبر ۱۳۵

ترجمہ اقرار نامہ جو اکہ آفریدی سالبان پوری ۔ المرقوم ۱۱ ماہ جنوری ۱۸۵۴ء

ہم گلرنگ موسی خان و اعظم شیر و فتح شیر و محمد امین و مجید خان ورمان ملکان پوری قوم جوا
موالخیل اپنی طرف سے اعمالتا اور تمام جرگہ سفید ریشان قوم کیطرف سے مختارۃ جنکا علاقہ
ہم سرحد علاقہ سرکار انگریزی ہے بذریعہ اس تحریر کے بخوشی خاطر اپنے روبرو سے کپتان
کوک صاحب ڈپٹی کمشنر کوہات کے بعد تامل و غور مراتب مجوزہ اقرار کرتے ہین ۔

شرط اول

ہم اقرار کرتے ہین کہ فساد و غارتگری یا کوئی اور جرم جو ہمارے قوم کے لوگ علاقہ انگریزی
مین سابق کرتے تھے تمام موقوف ہوگا ۔

شرط دوم

اگر کوئی مجرم سرکاری ہمارے پاس آکر پناہ چاہے گا ہم اوسکو نکالدینگے اور جو کچھ اسباب
مسروقہ اوسکے پاس ہوگا وہ ہم واپس دینگے جب اوسکے نام اور تعداد کی کیفیت ہمارے پاس آئیگی ۔

شرط سوم

اگر کوئی ہماری قوم کا یا باشندہ ہمارے علاقے کا سرکار انگریزی مین جاکر مرتکب کسی جرم کا ہوکر
وہان گرفتار ہوگا ہم اوسکی رہائی کی کوئی تدبیر نہین کرینگے اور اگر ایسا مجرم ہمارے علاقے مین آئیگا ہم وعدہ کرتے ہین کہ جو کچھ اسباب وہ لایا ہوگا وہ ہم واپس کردینگے اور ہم اوس مجرم کو
اپنے آفتابی قاعدے کے بموجب سزا بھی دینگے اور پھر اوس دوسرے دوبارہ اوس قسم کا جرم علاقہ انگریزی مین نہونے دینگے ۔

شرط چہارم

اگر کوئی مفرور یا ہالا کی وغیرہ جسنے آنروے دریای سندھ سے اگر پناہ ہمارے
پاس لی ہوگی اوسکو اجازت ہوگی کہ دو مہینے کے عرصے مین ہمارے حدود سے باہر چلا جاوے ۔

شرط پنجم

ہم اقرار کرتے ہین کہ جب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کوہات کو ضرورت مدد اور شرکت
اور اقوام جو اکہ کی ہوگی ہم بھی اوسی قبیل سے سرکار کی خدمت مین حاضر رہینگے ۔

شرط ششم

اکثر خاندان قوم محمدی جو بنام مکپی مشہور ہین ہمیشہ ہمارے شریک رہے ہین اور ہمارے ساتھ بود و باش رکھتے ہین ہم ہر طرح اونکی حمایت منظور کرتے ہین اور امید سرکار سے یہ ہے کہ اونکے قصورات ماضیہ معاف کیے جائینگے اور ایسے لوگ اقوام آفریدی کے جو ہماری حدود مین رہتے ہین اونکی بھی حمایت ہم کرتے ہین اور چاہتے ہین کہ ان سبکو بھی اجازت آمد و رفت علاقہ انگریزی کی مثل ہمارے ہو جاوے۔

شرط ہفتم

واسطے اطمینان قبیل شرائط بالا کے ہم اپنی طرف سے ضامن تمام جوا کہ ملکان تیراہ فقیر سید میر بہادر شاہ نائب محمد سعید خان گومیت والہ و بہادر شیر خان کو دیتے ہین اگر انصاح شرائط واقع ہونگے وہ ذمہ دار رہنے والے ہونگے۔

شرط ہشتم

بوقت تصدیق ہونے شرائط بالا کے ہم چاہتے ہین کہ صاحب ڈپٹی کمشنر کوہات صاحب ڈپٹی کمشنر پشاور کو اس بارہ مین تحریر کرین تاکہ ہم لوگون کو اجازت وہان جانے کے واسطے امور قانونی کے حاصل ہو اور ہم یہ بھی چاہتے ہین کہ مضمون بالا کے پانچ پروانے ہمکو دیے جاوین اور نیز ایسا حکم اس مضمون کا ہمکو ملے جسکے سبب ہمکو کوئی آزوے دریاے سندھ ضلع راولپنڈی مین گزرنے سکے۔

شرط نہم

سات آدمی ہماری قوم کے پانچ کوہات مین اور دو پشاور مین قید ہین ہم چاہتے ہین کہ بوقت تصدیق ہونے اس عہدنامے کے صاحب ڈپٹی کمشنر کوہات اونکی رہائی کی تجویز کرین۔

شرط دہم

ہم وعدہ کرتے ہین کہ ہم احمدی کو جو سرکار کا دشمن ہے اپنے ساتھ علاقہ انگریزی مین نہ لیجائینگے اور نہ کسی اور ایسے بدآدمی کو لیجائینگے

یہان دستخط لکھے ہوے

نمبر ۱۳۶

ترجمہ اقرارنامہ جو کہ افریدیون یا آفریدیان کوہات نے بتاریخ یکم دسمبر ۱۸۵۷ء منظور کیا

ہم ملکان جنکے دستخط نیچے ہین یعنی ملان محمد وامیر و پوری و میر و تاج خان یوسف در و میران و میر شکار و منارطہ خان و سید خان و مجمعہ و جعفر خان اور ان خیل و پاینده خان گل خان و میان شیر احمد خان و دوست محمد ملکان شرکی و دیگر ملکان و اکرام و شیراز و گلستان ملکان چار خیبر جو سب کوتل کوہات پر جمع ہین اجلاس کرکے عذر کرتے ہین اپنے اعمال قبیحہ کا جو کہ سرکار انگریزی کے ساتھ کرتے ہوے ہمارے ہوے ہین بخوشی خاطر اقرار نامہ ذیل سرکار انگریزی کے ساتھ کرتے ہین۔

شرط اول

سرکار انگریزی نے دعوی کیا کہ کوتل کوہات سرحد بنگش ہے اور ہمنے عذر کیا اب ہم اپنے عذر سے باز رہ کر کوتل مذکور بنگش رعایاے سرکار کو دیتے ہین سرکار کو اختیار ہے جو انتظام دونون جانب کوتل مذکور کے جو بنام پنیالہ سوریق مشہور ہے مناسب تصور کرین وہ عمل مین لائین اور جہان کوتل مذکور پر مقامات رہنے کے لائق مناسب سمجھین وہان مقامات مقرر کرین۔

شرط دوم

جو کچھ اسباب سرکار کا یا اسکے ملازمین یا رعایا کا ہمارے ہاتھ آیا ہے ہم وعدہ کرتے ہین کہ ہم اوسکو واپس دینگے اور جو ہمارے پاس نہوگا تو اوسکی نسبت قسم کریں گے۔

شرط سوم

جو اسباب تجاران دریا مین ارغون خیل و پوستہ خیل وغیرہ کے لوٹا گیا ہوگا اور پوستی خیل دونون نے لیا ہوگا وہ واپس دیا جائیگا اور جو دزدی وغیرہ تینون خیل والون نے کی ہوگی اوسکی نسبت بھی یہی امر جائز رہیگا مگر یہ ممکن نہوگا کہ مویشیات وغیرہ جو تلف ہوگئے ہونگے واپس دیے جائین لہذا ہم جانتے ہین کہ ایسے اشیا کی نسبت سرکار ہمکو معاف کرے گی اگر ارغون خیل والون نے کوئی شے فروخت کردی تھی تو اوسکی قیمت واپس دیجائیگی اور قول و قسم دریاب قیمت کے لیا جائیگا۔

شرط چہارم

بعد ازین در حالیکہ کوئی دزدی شارع عام یا سرقہ درمیان حمل چپوترہ بجانب پشاور اور سویری کوتل کے وقوع مین آئے اور صاحب ڈپٹی کمشنر کوہات احکام مع فہرست اسباب مسروقہ یا مغروتہ جاری کرین اور پندرہ روز کی مہلت دیجاے تو ہم وعدہ کرتے ہین کہ بیچ عرصہ موعودہ کے اسباب مذکور واپس دینگے یا قیمت نقصانی کی پوری کر دینگے۔

شرط پنجم

ہم تمام وعدہ کرتے ہین کہ اگر کوئی ہماری قوم کا کسی پہرہ فوج سرکاری پر یا مقام پولس پر یا اوسکے مقامات ملحقہ پر چوضلع پشاور یا کوہات مین ہو بندوق چلائے گا اور جرم بخوبی ثابت ہو تو جو اول ہم دیتے ہین اونکو سرکار جہان مناسب تصور کرے جلای وطن کر دے اور ہمسے جرمانہ لے کیونکہ یہ عہدنامہ کسی ہماری قوم کے آدمی کی ایسی حرکت سے فسخ ہو جاتا ہے۔

شرط ششم

بعد از تصدیق ہونے اس اقرار نامہ کے اگر کوئی قاتل یا دزد یا زانی وغیرہ علاقۂ انگریزی سے مفرور ہو کر ہماری پناہ چاہے گا ہم اوسکو اپنی حدود سے باہر کر دینگے اور اگر کوئی قبل اسکے آکر ہمارے پاس رہتا ہو تو ہم اوسکو بھی حاضر کر دینگے اگر صاحب ڈپٹی کمشنر کوہات کی مرضی ہو کہ وہ بھی حاضر ہو کر عہد و پیمان کرین اور جو ایسے لوگ اسپر بھی ہمارے پاس رہینگے اونسے پھر علاقہ سرکار انگریزی مین یا نسبت رعایاے سرکار کی ایسی حرکت ہم نہونے دینگے ہم اونکے ضامن ہونگے۔

شرط ہفتم

اگر کوئی ہماری قوم کا علاقۂ انگریزی مین جاکر جرم قتل کرے ہم اوسکو فورًا اوسکے گانو سے نکال دینگے اور اوسکا گھر جلا کر خاک سیاہ کر دینگے اور اگر کوئی مجرم گرفتار سرکار ہو اوسکی سزا دہی مثل اور مجرمان کے حسب مرضی سرکار ہو گی۔

شرط ہشتم

اگر کوئی رعایاے سرکار کچھ مال مسروقہ ہمارے علاقے مین لائیگا بشرط اطلاع یابی ہم مال مذکور واپس کرینگے اور مجرم کو نکال دینگے۔

شرط ششم

ہم وعدہ کرتے ہین کہ چوکیات وغیرہ جو سابق کرنیل جی لارنس صاحب اور کپتان ۔۔۔ نے مقرر کین ہین جسقدر مقرر کین تھین اور جسقدر سپاہی رکھے گئے تھے اوسیقدر ہم پھیر واسطے حفاظت مسافران درہ کے حسب تفصیل ذیل مقرر کر دینگے۔

آخور والہ مین چوکی پچیس سپاہی کی یعنی پندرہ سپاہی حمل چوترہ ہزارا بالغ دو رسک پر اور پانچ اوکھے دو رسک پر۔

شرقی ارغون خیل اور غارجو والہ مین چوکی بیس سپاہی کی یعنی دس سپاہی ارجو تنگی پر پانچ سند استیا پر اور درمیان شرقی اور کوتل کے پانچ۔

شرط ہفتم

سرکار تین چوکی کا بندوبست کوتل پر دوست خیل اور حوالہ اونگبش سے کرلین اور اگر کوئی منجملہ دو فریق مذکورۂ بالا سے ہمارے علاقے مین غارتگری کرے اگر متعلق فرقۂ بنگش کے ہوگا تو بنگش اوسکا بندوبست کرینگے اور اگر متعلق کسی فرقۂ درہ نسے ہوگا تو ہم اوسکا بندوبست کرینگے اور اگر جرم کسی ہماری قوم کے لوگون سے وقوع مین آئے تو ہم ذمہ دار ہین۔

شرط ہشتم

ہم اقرار کرتے ہین کہ کوئی ہماری قوم کا دزدی یا کوئی اور جرم علاقۂ انگریزی مین نہین کریگا اور اگر ایسا ہوگا اور مجرم گرفتار ہوگا تو قانون اوسکی نسبت جاری ہوگا اگر مجرم اور مال ہمارے علاقے مین پہونچیگا تو مال واپس ہوگا۔

شرط دوازدہم

ہماری درخواست یہ ہے کہ سرکار ازراہ مہربانی درباب رہائی ہماری قوم کے قیدیون کے جو پشاور یا کوہات مین ہون یا روانہ آنروی سندھ ہو گئے ہون ہدایت جاری کرین بشرطیکہ مجرمان مذکورین نے جرم قتل نکیا ہو اور ہم چاہتے ہین کہ اسباب دموئیشی مقررہ بھی واگذاشت کیے جائین۔

شرط سیزدہم

بعد تصدیق اس اقرارنامہ کے ہم چاہتے ہین کہ صاحب ڈپٹی کمشنر ایک حکم بنام جمیع اہلکاران سرکاری اس مضمون کا جاری فرمائین کہ ہماری قوم کے لوگ بلا مزاحمت آمد و رفت علاقہ انگریزی مین واسطے تجارت اور دیگر امور جائز کے مثل رعایاے انگریزی شرط ٹیکہ دینکی کے کرسکتے ہین

شرط چہاردہم

واسطے اطمینان بتعمیل اقرارنامہ ہذا منجانب ہمارے ہم وعدہ کرتے ہین کہ آدمی بطور اول اس تفصیل سے سرکار مین دینگے شرقی اور ارغون خیل سے ایک ایک نفر آخر سے دو نفر یہ لوگ ہمیشہ زیر نگاہ سرکار علاقہ سرکاری مین رہا کرینگے اور کبھی کبھی اونکے عوض اور آدمی منظور شدہ جایا کرینگے اور وہ اپنے گھر آیا کرینگے ۔

شرط پانزدہم

سابق ہمکو مواجب ۔۔۔ روپیہ سالانہ ملا کرتا تھا صاحب چیف کمشنر بہادر نے مین سو روپیہ سالانہ بجی خیل کے عوض کردیا اسمین بھی ہم راضی ہین بعد تصدیق اس اقرارنامے کے تاریخ واگذار ہونے درہ کے سے ہم مبلغ ۔۔۔ روپیہ حسب تفصیل ذیل لیا کرینگے ۔

ملکان کو ۔۔۔	۔۔۔ روپیہ
چوکیداران کو ۔۔۔	۔۔۔ روپیہ
میزان کل	۔۔۔ روپیہ

تحریر ہوا اوپر کوتل کوہات کے تاریخ یکم ماہ دسمبر ۱۸۵۳ء
نیان دستخط سبکے ہوے

نمبر ۱۳۷

اقرارنامہ اقوام زروتی و نیروزخیل

بعد عنوان معمولی ۔

ہم اپنی رضامندی اور خوشی خاطر سے مضمون ذیل منظور کرتے ہین

شرط اول

سرکار ازراہ مہربانی ہمکو دو ہزار روپیہ سالانہ بالعوض ہماری خدمت گزاری اور چوکی درہ کے عنایت فرماتے ہین لہذا ہم شرائط ذیل منظور کرتے ہین۔

شرط دوم

ہم ایک چوکی بارہ سپاہیون کی بیچ برج واقع فراز درہ جو ہمارے سپرد ہوا ہی قائم کرینگے

شرط سوم

اگر کوئی فساد فراز درہ پر پیدا ہوگا تو ہم مع فوج جا کر بنگش والون کی مدد کرینگے۔

شرط چہارم

ہم اقرار کرتے ہین کہ ہم کوئی امر قبیحہ یا جرم علاقہ انگریزی مین نہین کرینگے اگر کوئی ہماری قوم کا ایسا کریگا اور پھر ہمارے پاس آئے گا تو ہم اوسکو سزا حسب قاعدہ دینگے اور نگرانی اس امر کی کرینگے کہ وہ دوبارہ ایسی حرکت نکرین۔

شرط پنجم

چونکہ قوم اوتمان خیل ہمارے شریک ہوکر قوم دولت زئی مشہور ہوتے ہین مگر اوتھون نے اب تک کوئی خدمت سرکار نہین کی ہے اور نہ حاضر ہوے ہین مگر درصورتیکہ وہ آیندہ ایسا کرین تو ہم باہم تصفیہ حصص سالانہ مبلغان دو ہزار روپیہ کر لینگے اور جب ہم بندوبست اوتمان خیل کے ساتھ کر لینگے تو اوسکے بعد ہم ذمہ دار اونکے نیک رویگی کے ہونگے۔

شرط ششم

چونکہ ہمارے علاقے ممالک سرکار سے ملحق ہے اگر کوئی مجرم ہمارے پاس آئے گا تو ہم مال سرکار جو اوسکے پاس ہوگا واپس سرکار مین کردینگے اور اپنی آبادی سے اوسکو خارج کردینگے۔

شرط ہفتم

اگر کوئی نقصان قرارداد پر واقع ہوگا تو ہم باتفاق بنگش جسقدر ہم پر عائد ہوسکتا ہوگا ذمہ وار وجوابدہ رہینگے۔

شرط ہشتم

ہم ذمہ دار اس امر کی ہونگے کہ کوئی شخص جرم دزدی علاقہ انگریزی مین کرکے ہمارے علاقے مین سے گذر نکر سکیگا۔

شرط نہم

ہم کسی اپنی قوم کے آدمی کو اجازت ندینگے کہ درہ مین درمیان حدود آدم خیل کوئی امر ممنوع کرے اور اگر ایسا ہوگا تو ہم ذمہ دار ادا کرسکے ہونگے۔

شرط دہم

ہم اپنی طرف سے بطور ضامن مسمیان بہادر شیر خان اور ملک مرغولہ خان وخطاب خان صاحبزادہ کو دیتے ہین۔

دستخط ہوا بتاریخ ۳ ماہ دسمبر ۱۸۵۳ء

نمبر ۱۳۸

ترجمہ اقرارنامہ جوا کہ آفریدی مرقومہ ۳ ماہ دسمبر ۱۸۵۳ء عیسوے

ہم کہ ملکان سراج وقاسم وشاہ ولی وشکی قوم قاسم خیل وبجری وسکراج محب اللہ ومحمد وسیراج امراے قوم اسمیل خیل جمع ملکان ترکی شیر دین خان گل ونامدار ہوار ملکان جمعہ شیر یار صاحب خان یار محمد محمد مجیب ملکان بیدنشان ملکان غریبا تمام قوم مایتہ پتیا وجوا کہ آفریدی جو ہم سرحد علاقہ انگریزی کے ہین کوتل کوہات پر روبرو کپتان کوک صاحب ڈپٹی کمشنر کوہات جمع ہوے اور باہم سماعت کرنے اور بخوبی غور کرنے مرضی سرکار پر بذریعہ اس تحریر کے بخوشی خاطر اقرارنامجات ذیل منظور کرتے ہین۔

شرط اول

بباعث دوستی سابق جو انگلش سے تھی ہم اونکی مدد کے واسطے بمقابلہ آفریدیان درہ کوہات درباب تنازعہ حدود علاقجات فریقین کے آئے ہم اب اقرار کرتے ہین کہ ہم شرائط چہارگانہ ذیل منظور کرتے ہین یعنی

شرط اول

ہم اقرار کرتے ہین کہ ہم ایک چوکی بارہ سپاہیان مسلح کی اپنی سرحد کوتل پر ایک برج بنا کر ہمیشہ موجود رکھینگے

شرط دوم

اب جو ہم واسطے امداد و بخشش کے آئے اور شرط بالا منظور کی تو ہم اقرار کرتے ہین کہ اگر کوتل پر پھر تنازعہ برپا ہوگا تو ہم پھر مع اپنی فوج کے واسطے اونکی مدد کے آئینگے۔

شرط سوم

ہم باتفاق بخشش کے ذمہ دار اوس حرکت مجرمانہ یا نقصان کے ہونگے جو کوتل مین واقع ہوگا

شرط چہارم

اگرچہ ہم سابق اقرار کر چکے ہین کہ ہم کوئی جرم مثل قتل و دزدی شارع عام و دزدی وغیرہ علاقہ انگریزی مین نہین کرینگے اب ہم پھر اوسی اقرار کا اعادہ کرتے ہین کہ اگر کوئی ہماری قوم کا مجرم کسی جرم کا علاقہ انگریزی مین ہوگا ہم تمام قوم یکجائی ذمہ دار اور جواب دہ اوسکے ہونگے۔

شرط پنجم

بنظر اسکے کہ اطمینان بتعمیل شرط بالا ہو ہم اپنا ضامن میر مبارک شاہ اور بہادر شیر خان کو کرتے ہین اگر ہمی پہلوتہی ظہور مین آوے تو سرداران مذکورہ بالا جو علاقہ انگریزی مین سکونت پذیر ہین جوابدہی اوسکی اپنے ذمہ لینگے

شرط ششم

بمنظوری صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ہم بعد ازین بلحاظ اقرارنامہ ہذا اپنا حصہ اجب کا جو بخشش کوتہا سابق عنایت ہوا تھا مبلغ دو ہزار روپیہ لینگے۔

شرط ہفتم

اگر کوئی ہماری قوم کا کوئی جرم درہ کوہات مین کرے گا ہم حسب شرط بالا ذمہ دار اوسکے ہونگے اور بذریعہ اسکے یہ بندوبست ہوتا ہے کہ ہمارا حصہ مواجب کا تعدادی دو ہزار روپیہ سالانہ ہمکو بلا تفاوت ملتا رہے گا جب تک کہ اقرارنامہ ساتھ آفریدیان درہ کے قائم رہے گا

سپہان دستخط سپکے ہوئے

نمبر ۱۳۹

اقرارنامہ سپاہ آفریدی متعلق انتظام درہ کوہات بتاریخ ۶ ماہ دسمبر ۱۸۵۱ عیسوی

ہم سب کے دستخط نیچے ہوئے ہین یعنی سمیان سینک احمد شاہ وضابطہ خان ومراد خان و صفدر علی شاہ و رستم علی ابجون و حمید علی وشاہ ولی و ترم خان و جواہر علی و احمد شیر و غلام جمیع مدکان قوم سپاہ سرحدی فعل کوتل پر موجود ہوئے اور کپتان کوک صاحب ٹپی کمشنر سے گفتگو کی اور بخوبی سمجھا کیا ہمسے طلب ہے لہذا اقرارنامہ ذیل سرکار انگریزی سے کرتے ہین

اول قوم بنگش کی تکرار آفریدیان درہ کوہات کے ساتھہ درباب سرحد کے ہوئی اور تکرار بمقام منجر بضاد ہوئی اور ہم قوم سپاہ بباعث دوستی سابق جو بنگش کے ساتھہ تھی حسب درخواست اوسکے اونکی مدد کو آئے اور بعد انتظام فساد کوتل مین رہنے اقرارنامہ بنگش کے ساتھہ چار شرائط ذیل پر کیا

شرط اول

دو آدمی ہمارے قوم کے ہمیشہ بنگش کے برج سرحدی پر رہا کرینگے

شرط دوم

بیچ تمام مقدمات کوتل مین اور اوسکی حفاظت مین ہم ہمیشہ جانب داری بنگش کی کیا کرینگے اور بوقت ضرورت اپنی کل فوج سے اونکی مدد کرینگے

شرط سوم

درصورت واقع ہونے کسی نقصان یا فساد کے بمقام کوتل ہم بھی بنگش کے ساتھہ جوابدہ اوسکے اوسیقدر تک رہینگے جسقدر ہمارے آدمی وہان موجود ہونگے

شرط چہارم

اگرچہ ہمنے سابق زبانی وعدہ کیا ہے کہ آیندہ کوئی ہماری قوم کا دزدی و زدہی شارع عام وقتل و دیگر جرائم قبیحہ علاقہ انگریزی مین نہین کریگا مگر اب ہم اس تحریری اقرارنامے کو مضبوط کرتے ہین کہ اگر کوئی ہماری قوم کا مجرم کسی جرم مذکورہ بالا کا علاقہ انگریزی مین ہوگا ہم سب بالاتفاق جوابدہ اوسکے رہینگے اور ماوراء اوسکے مال مسروقہ کو واپس کردینگے اور مجرم جرم قتل یا دزدی کو حسب قاعدہ افغانان سزا دہی اوسکی گھر حوالہ دینے سے اور خارج از وطن کرنے سے کرینگے اگر مجرم علاقہ انگریزی مین گرفتار ہوگا تو اوسکی سزا جیسا سرکار مناسب مقصور کرینگے ہوگی ہم اوسکے بارہ مین کچھہ دخل نہ دینگے یا گفتگو نکرینگے ہم کلمہ اور بخوشی خاطر ان چار شرطون کو

منظور کرتے ہین —

دوم باطمینان تعمیل شرائط بالا ہماری طرف سے ہم سید حسین علیشاہ اور سید یسین علیشاہ ساکنان میرے علاقہ انگریزی کو اور ملک اللہ یار خان علی زئی ساکن الیضا کو اپنا ضامن اس امر کا دیتے ہین کہ اگر ہم ان شرائط کو جو روبرو سے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر بنگش کے ساتھ ہوئے ہین سرانجام نکرین تو ضامنان مذکورہ جوابدہ ہونگے اور ہمسے معاوضہ اوسکا کرا لینگے

سوم قوم بنگش نے اقرار کیا کہ مبلغ پانچ سو روپیہ سالانہ وہ ہمکو اپنے حصہ مطلوب کوتل سے بالعوض اسرا قرارنامہ کے جو روبرو سے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ہوا ہے دینگے —

چہارم اگر کوئی ہماری قوم کا کوئی جرم درہ کوہات مین مثل دزدی یا کوئی اور امر ممنوع کرے گا ہم قومہ کرتے ہین کہ ہم سرکار کی رضامندی کردینگے ہمارا حصہ مبلغ حاکر ہمکو باتفاوت اوسوقت تک ملا کرے جب تک اختتام درہ کوہات قائم ہے صحیح ہوا بتاریخ ۹ ماہ دسمبر ۱۸۵۳ء

یہان دستخط سبکے ہوے

نمبر ۴۱۱

اقرارنامہ سرداران قوم برانیا میل

چونکہ قصورات سابقہ ہمارے معاف ہوے اور ہمنے وعدہ کیا کہ آیندہ علاقہ سرکار مین کوئی جرم نکرینگے لہذا ہم برضا و رغبت شرائط ذیل منظور کرتے ہین —

شرط اول

ہم تمام مویشی جو ہمارے پاس اب مغزوتہ رعایاے سرکار انگریزی موجود ہین واپس کردینگے اور جو کوئی بعد ازین ہمارے پاس ثابت ہوگا اوسکو بھی واپس دینگے مگر سرکار سے مطالبہ اون مویشی کا نکرے جو بسبب جنگ ہمراہ فوج کے چلے گئے ہون —

شرط دوم

ہم آیندہ کوئی جرم یا زیادتی بخلاف مال و جان رعایاے سرکار انگریزی نکرینگے اور ہم وعدہ کرتے ہین کہ اگر کوئی اور قوم مال و اسباب علاقہ انگریزی سے چورا کر ہمارے علاقہ مین

گذر کرے گی وہ اسباب بھی ہم لیکر واپس کر دینگے اگر وہ ہماری قوم کا ثابت ہوگا تو ہم اوسکو علاوہ برین جرمانہ بھی لینگے اگر مال مغزوبہ ہماری پاس ثابت نہوگا مگر صرف شبہ مجرم پر ہوگا ہم اور شخص مشتبہ سے قسم لینگے اور اگر وہ قسم نہ کھائینگے تو معاوضہ مال کا لیا جائیگا۔

شرط سوم

ہم پانچ آدمی اپنی قوم کے بطور اول صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی خدمت مین حاضر رکھینگے اور اونکی تبدیلی وقتاً فوقتاً ہوا کرے گی۔

دستخط ہوے بتاریخ ۲۰ ماہ ستمبر ۱۸۵۵ء

نمبر ۱۴۱

اقرارنامہ اکاخیل

چونکہ باعث ہمارے مقصودات سابقہ کے ہماری راہ آمدورشد سرکار نے بند کی ہم افسوس اپنے حرکات قبیحہ کا کرتے ہین اور اقرار کرتے ہین کہ ہم دو ہزار چھ سو ستھتر روپیہ جرمانہ سرکار مین داخل کرینگے اور آیندہ ایسے حرکات کے ارتکاب سے اجتناب کرینگے اور اگر کوئی ہماری قوم کا علاقہ انگریزی مین خون کریگا ہم اوسکو سپرد سرکار کر دینگے اور اگر وہ مفرور ہوجائیگا تو ہم اوسکی جایداد ضبط کر لینگے اور ہرگز اوسکو اپنے علاقے مین بغیر اجازت سرکار کے آنے نہین دینگے۔

شرط اول

اگر سرکار ہمسے خون بہا چاہے گی تو ہم دینگے۔

شرط دوم

اگر کوئی ہماری قوم کا رعایاے سرکار کو مجروح کرے گا ہم جرمانہ جسقدر سرکار تجویز کرے کی ادا کرینگے۔

شرط سوم

اگر کوئی ہماری قوم کا کسی رعایاے سرکار کا مال چوری کرے گا اور گرفتار ہوگا

ہم اوسکے باب مین گفتگو کچھ نکرین گے اور اگر وہ ہمارے علاقے مین آئیگا اور جرم اوسپر ثابت ہوگا تو معاوضہ مال مسروقہ کا ہم کر دینگے اور مجرم سے جرمانہ لینگے۔

شرط چہارم

اگر کوئی ہماری قوم کی عورت مفرور ہوکر علاقۂ انگریزی مین چلی جائے تو ہم ایک جرگہ سفید ریش اور معتبر آدمیونکا واسطے تفتیش مقدمہ کے بھیجین گے اور اگر وہ راضی ہوگی تو اوسکو واپس لائینگے اور سرکار مین ضمانت اوسکی حفظ جان کے لکھ دینگے۔

شرط پنجم

اگر کوئی ہماری قوم کا شرارت سے کسی دشمن سرکار کو علاقۂ انگریزی مین لے آوے اگر وہ دشمن گرفتار ہو ہم پچاس روپیہ جرمانہ ادا کرینگے اور در باب دشمن مذکورہ کے کچھ گفتگو نکرینگے

شرط ششم

اگر کوئی مجرم ہمارے علاقے مین آئے گا جسقدر اسباب مسروقہ اوسکے پاس ہوگا وہ ہم لیکر واپس کر دینگے اور اوسکو اپنی آبادی سے خارج کر دینگے۔

شرط ہفتم

ہم کسی مجرم کی مدبیج اوسکے فرار ہونے قبضہ گرفتار کنندہ سے جسنے اوسکو باہر ہمارے مقامات سے گرفتار کیا ہو نکرینگے۔

شرط ہشتم

ہم ایک شخص ذی عزت ہر ایک خاندان کو بطور اول سرکار کے پاس رکھینگے۔

شرط نہم

جب تک مبلغ دو ہزار چھ سو ستہتر روپیہ جرمانہ کا تمام و کمال داخل سرکار نہوگا اوسوقت تک ہم شہر پشاور مین بسجا نہینگے اور اگر جائین تو گرفتار کیے جائین ہم روپیہ تھانۂ غذابیر مین داخل کرینگے

شرط دہم

اگر کوئی منجملہ ان شرائط کے فسخ ہو تو سرکار ہمکو ایک مہینے کی مہلت دے کہ اس عرصے مین جو سب خواہش سرکار کا پابند ہونگے اور اگر اس عرصے مین یہ نہوا تو سرکار کو اختیار رہوگا کہ

کہ ہماری اول کو چاہین ہندوستان کو روانہ کرین یا جو چاہین اوسکا کرین۔

شرط یازدہم

اگر ہم کچہ زیادتی درہ کوہات مین کرین تو ہماری تنخواہ سابق چھہ سو روپیہ کی موقوف ہو۔

شرط دوازدہم

اگر شبہہ ہماری نسبت سرکار کو یا رعایاے سرکار کو پیدا ہو تو ہم جوابدہی اوسکی بروقت تحقیقات اوسیطرح کرینگے جسطرح رعایاے سرکار کرتی ہے۔

شرط سیزدہم

اگر کسی ہمارے آدمی کو سزا دہی تجویز ہوگی تو ہم ایک افسر انگریزی کو اجازت دینگے کہ وہ بروقت موجود رہین تاکہ سرکار کو اطمینان سزا دہی ہو۔

شرط چہاردہم

اگر ہمکو کوئی الزام یا دعوی نسبت رعایاے سرکار کے ہوگا ہم حضور اوسکا معاوضہ نہ لینگے مگر کیفیت اوسکی افسران انگریزی کے پاس بھیجینگے تاکہ جسطرح دعوی رعایاے سرکار تحقیقات ہوتی ہے اوسیطرح اوسکی بھی تحقیقات ہو۔

شرط پانزدہم

درباب اون عورات کے جو علاقہ انگریزی سے ہمارے علاقے مین آئین دوہی بندوبست مرعی رہینگے جو ہمنے بمقدمات عورات جو ہمارے علاقے سے ملک سرکار مین جائین منظور کیا ہے

شرط شانزدہم

تصورات ماضیہ معاف ہون اور ماورائے اون اولون کے جو دام سرکار کے پاس رہینگے ہم اول تا ادائے زرجرمانہ سرکار مین دینگے اور یہ لوگ بعد ادائے جرمانہ رہا ہو کر ہمارے پاس چلے آئینگے۔

دستخط ہوا بتاریخ ۱۱ ماہ جنوری سنہ ۱۸۶۳ ع

نمبر ۱۴۲

اقرارنامہ سردران آفریدیان کوہ کابل

چونکہ ہماری قوم بباعث قتل ایک افسر انگریزی کے علاقۂ انگریزی سے خارج ہوئی اور ہم قاتلان مفرورین کو پیدا نہین کر سکتے ہم اقرار کرتے ہین کہ ہم تین ہزار روپیہ بابت اوس جرم کے داخل سرکار کرینگے اور سوائے ازین شرائط ذیل بخوشی منظور کرتے ہین۔

شرط اول

ہم بعد ازین علاقۂ انگریزی مین کوئی جرم نکرینگے۔

شرط دوم

ہم کسی قوم کے آدمی کو جو دشمن سرکار ہوگا اپنے ہمراہ علاقۂ انگریزی مین نہین لائینگے

شرط سوم

اگر کوئی چور یا مجرم جرم قتل ہماری قوم کا علاقۂ انگریزی مین گرفتار ہوگا ہم اوسکی نسبت گفتگو نہین کرینگے۔

شرط چہارم

اگر ایسا چور یا مجرم ہمارے پاس مفرور ہوکر آئے گا اور جرم ثابت ہوگا ہم اوسکے گھر کو ڈھا کر دینگے اور اپنی آبادی سے اوسکو خارج کر دینگے اور قیمت مال مسروقہ کی ادا کر دینگے اگر کوئی گواہی اوسکی خلاف نہوگی تو وہ اپنی صفائی پانچ گواہون کی گواہی قسمیہ گزر سکتا ہے۔

شرط پنجم

اگر کوئی منکوحہ یا غیر منکوحہ عورت ہمارے دیہات مین مفرور ہوکر آئے ہم اوسکو پناہ نہ دینگے مگر جو کچھ اسباب اوسکے پاس ثابت ہوگا کہ وہ لیکر آئی ہے وہ البتہ واپس کیا جائیگا اگر اوسکے دوست یا لواحق آکر بندوبست کرینگے تو ہم اوسکو اونکے سپرد کر دینگے یا جرگہ سفید ریشان کے سپرد کر دینگے۔

شرط ششم

اگر کوئی چور یا ملازم سرکار علاقۂ انگریزی سے مفرور ہوکر ہمارے علاقے مین آئے

ہم اوسکو خراج علاقے سے کر دینگے اور اگر اوسکے پاس مال مسروقہ ہوگا تو ہم اوسکو واپس کردینگے

شرط ہفتم

اگر ہمکو کوئی دعوی روپیہ کا منسبت رعایاے سرکار انگریزی کے ہوگا تو ہم اوسپر صاف بطہ عدالت مین نالش کردینگے اور ہم جوابدہی بھی عدالت مین کرینگے اگر ہماری نسبت کوئی دعوی پیش ہوگا اور فارغخطی دعوی پیش کرینگے ہم اپنا طریق معاوضہ لینے کا علاقہ انگریزی مین جاری نہین کرینگے مگر اپنے علاقے مین ہمکو اختیار اسکا حاصل رہے گا اور کسی قوم دشمن کے ساتھ ہم مقابلہ سرکار اتفاق نہین کرینگے۔

شرط ہشتم

جب ہمکو حکم ہوگا ہم ایک مختار اپنی طرف سے ہمراہ حاکم وقت انگریزی کے رکھینگے اور حاکم کو اختیار رہے گا کہ اگر کوئی غفلت سرزد ہو تو اوس سے جواب طلب کرین۔

شرط نہم

چونکہ اکثر آفریدی ملازم سرکار ہین اگر کسیکو ہمارے اوپر دعوی ہوگا تو اوسکا فیصلہ جرگہ سفید ریشان کے روبرو ہوگا۔

شرط دہم

ہم اپنا ضامن ارباب محمد امیر خان اور ارباب عبد المجید خان کو بابت ادائی زر جرمانہ وتعمیل شرائط ہذا کے دیتے ہین اور بالعموم اسکے سرکار ہمارا اسباب اور قیدی جو اونکے قبضے مین ہین رہا کردینگے۔

دستخط ہوا بتاریخ ۱۴ ماہ اگست ۱۸۵۷ء

نمبر ۱۴۳

اقرارنامہ اوتمان خیل

ہم جنکے دستخط ذیل مین ہین اقرار کرتے ہین

شرط اول

ہم کسی ساکن علاقہ انگریزی کی نسبت کوئی جرم نہین کرینگے

شرط دوم

اگر کوئی ہماری قوم کا علاقہ انگریزی مین خون کرے اور گرفتار ہو ہم اوسکی نسبت کچھ گفتگو نہین کرینگے اور اگر وہ ہمارے پاس آئے اور جرم اوسکی نسبت ثابت ہو ہم اوسکو خارج از وطن کرینگے اور اوسکی جایداد ضبط کرینگے اور بغیر اجازت سرکار اوسکو دربارہ آباد ہونے کی اجازت نہین دینگے۔

شرط سوم

اگر کوئی ہماری قوم کا بجرم دزدی شارع عام و دزدی گرفتار ہوگا ہم اوسکے باب مین کچھ گفتگو نہین کرینگے اور اگر وہ مفرور ہوکر ہمارے دیہات مین آئے اور جرم اوسکی نسبت گواہی دو گواہان سے جو ہماری قوم کے دشمن نہونگے ثابت ہوگا تو یا تو ہم مال مسروقہ واپس کرینگے یا اوسکا معاوضہ مالک کو ادا کرینگے اور سوائے ازین مجرم کا مکان خراب اور تباہ کردینگے اور اگر اوسکے خلاف کوئی وجہ ثبوت نہین ہے تو سرکار کی اطمینان دو شخص کی گواہی قسم سے کردینگے۔

شرط چہارم

اگر کوئی اور مجرم علاقہ انگریزی سے ہمارے علاقے مین آئیگا اور مال مسروقہ اوسکے پاس ہوگا تو ہم مال مسروقہ اوس سے لیکر واپس کرینگے اور اوسکو خارج اپنے حدود کردینگے

شرط پنجم

ہم کسی بدمنظنہ آدمی کو اپنے ہمراہ ملک انگریزی مین نہین لائینگے اور اگر ہم ایسا کرین اور وہ گرفتار ہو تو ہم اوسکے باب مین کچھ گفتگو نہین کرینگے۔

شرط ششم

اگر کوئی شخص عورت کو ہمارے علاقے مین بھگا کر لائے اور اسباب بھی اوسکے ساتھ ہو تو ہم اسباب واپس کردینگے مگر درصورتیکہ وہ اسباب سے انکار کرے تو ہم عورت اور مرد دونون کو

قسم دینگے مگر ہم عورت کو واپس نہین کرینگے ہم ایسی تجویز کرینگے کہ جرگہ کے ذریعہ سے کچھ بندوبست ہوجائے اگر کوئی عورت ہمارے علاقے مین اپنے والدین یا ولی کو چھوڑ کر آئے اگر جرگہ سفید ریشان کا اوسکے لینے کو آئے اور بندوبست کرے گا تو ہم اوسکو عورت واپس دینگے

شرط ہفتم

اگر کسی ساکن علاقہ انگریزی کو دعوی روپیہ کا نسبت کسی ہماری قوم کے ہوگا اور سرکار مین نالش دائر کریگا تو ایک حکم ہمارے نام جاری ہو کہ ہم جرگہ جمع کرکے دادد ہی اوسکی کرین یا عاجیہ کو روانہ کرین کہ عدالت مین جوابدہی کرے۔

شرط ہشتم

اگر کسی ہماری قوم کے آدمی کو کوئی دعوی روپیہ کا نسبت کسی رعایاے انگریزی کے ہوگا ہم اوسکا معاوضہ اپنے طور پر نہین لینگے مگر نالش اپنی پیشگاہ حکام انگریزی دائر کرینگے۔

شرط نہم

ہم کسی اقوام کوہستانی کی مدد بیخ نافرمانی سرکار کے نہین کرینگے اگر کوئی ہماری قوم کا ایسا کریگا اور یہ امر ظاہر ہوگا تو ہم اوسکا مکان خاک سیاہ کردینگے اور اوسکو اپنے علاقے سے خارج کرینگے اور دوبارہ آکر آباد ہونے کی اجازت اوسکو بغیر حکم سرکار کے نہین دینگے

شرط دہم

اگر کوئی ہماری قوم کا شرکت کسی گروہ قزاقان غیر قوم کے ساتھ کریگا کہ علاقہ سرکاری مین جاکر قتل کرین تو سرکار ہمکو ذمہ دار اوس شخص کا نہ گردانے بلکہ جوابدہی اسکی اوسکی قوم سے کرے جسکے گروہ نے ساتھ اوسکے اتفاق کیا ہو۔

شرط یازدہم

اگر کوئی ہماری قوم کا کسی غیر قوم سے کوئی مویشی جو مسروقہ ملک انگریزی ہو خرید کرے یا امانتاً اپنے پاس رکھے ہم اوسکو واپس کردینگے۔

شرط دوازدہم

ہم بتعمیل ہر ایک حکم تحریری سرکار کی کرینگے جو ہمارے نام جاری ہوگا۔

شرط سیزدہم

اگر کوئی قرضدار ہمارے علاقے مین بھاگ آئے ہم کوشش کرکے اوسکا تصفیہ برابر جرگہ کے کرینگے اگر ہمسے ایسا نہو سکیگا تو ہم فریقین کو روانۂ عدالت کرینگے اس شرط پر کہ قرضدار قید نہو بلکہ بندوبست ادای قرضہ کا باقساط ہوجاے۔

شرط چہاردہم

ہم اپنا ضامن ملکان بنروتی کو دیتے ہین اگر ہمسے کسی شرط کا سرانجام نہو تو سرکار اونسے جواب طلب کرین۔

شرط پانزدہم

سرکار نے ہمارے قصورات ماضیہ بشرط ادا مبلغ ایک سو پچھتر روپیہ معاف کردیا ہین ہمسے اب بابت اونکی جواب طلب نہوگا اور ہمکو اجازت ہوگی کہ ہم اپنی خوشی سے جب چاہین آمد و رفت علاقۂ انگریزی مین رکھین۔

شرط شانزدہم

درباب برج درہ کے ہم وعدہ کرتے ہین کہ ہم اپنکو اوسی شرط پر رکھینگے جو تاریخ دوم ماہ اگست ۱۸۴۸ء بزوتی و فیر فرخیل کے ساتھ ہوئی ہے اور علی شیرزئی کے ساتھ قرار پائی ہے

نمبر ۱۰۴

اقرارنامۂ ملکان قوم سیاہ وکھوری

ہم اپنے طرف سے اور اپنی قوم کی طرف سے برضا و رغبت شرائط ذیل منظور کرتے ہین

شرط اول

درمیان چھ مہینے موسم سرما کے جب ہم علاقۂ کچوری مین رہتے ہین ہم جوابدہ رہین اگر کوئی واردات چوری یا کوئی اور جرم بسبب کسی رعایاے انگریزی کے ہماری قوم کے آدمی سے یا وجیل یا کسی اور قوم کے آدمی سے جو علاقۂ کچوری مذکور مین سے گذر کرے گا سرزد ہوگا۔

شرط دوم

جب تک کہ وہ خیل منحرف سرکار سے رہینگے ہم اوس قوم کے کسی آدمی کو علاقہ کچوری مین رہنے نہین دینگے۔

شرط سوم

ہم ذمہ دار اس امر کے ہین کہ جب اقوام ملک دین خیل اور کمیر خیل اپنے مقامات کرمانی سے مراجعت کرینگے اوسوقت وہ اپنے مختار حکام سرکار کے پاس روانہ کرینگے۔

الرقیم ۲۴ ماہ اپریل ۱۸۶۱ عیسوے

نمبر ۱۴۵

اقرارنامہ جو فروع پٹھانان اوتمان زئی کھیل وکناہ نامے نے ویتہ سالار آنروی سندھ میدوزبانی سرکار انگریزی کے ساتھہ کیا۔

شرط اول

ہم بذریعہ اس تحریر کے بالاشتراک وفرداً فرداً عہد کرتے ہین کہ ہم اجازت سیدان پٹھانانکو جو سابق وہان رہتے تھے یا ہندوستانیان متعصب ودیگران کو جو اونکے شامل ہین اور جو اب بلکہ واقع علاقہ اثاری مین یا دیگر مقامات مین رہتے ہین بلکہ سبکو اونمین سے یا کسی اور دشمن سرکار انگریزی کو یا کسی اور کو جسنے بخلاف سرکار کوئی امر زبون کیا ہو یا ارادہ کرنے کا رکھتا ہو یا کسی اور شخص کو باستثناء اوتمان زئی پٹھانان کھیل وکناہ اور اونکے مزارعین کے اجازت نہ دینگے کہ پٹھانا یا اوسکے متعلقان مین یا کسی مقام پر اندر حدود ہمارے علاقے کے آکر آباد ہون اور اگر وہ کوشش کرکے یہ امر کیا چاہین تو ہم سب شامل ہوکر اونکو اس سے باز رکھینگے یا خارج کردینگے اور اگر کوئی فریق عہدنامہ ہذا بخلاف شرائط کاربند ہوگا تو وہی فریق ملزم قرار دیا جائیگا بشرطیکہ باقی فریق اوس حالت مین اوسکو ایک دشمن تصور کرین اور خود حتی المقدور شرائط اقرارنامہ ہذا کے تعمیل مین جہد بلیغ کرین۔

شرط دوم

ہم دوست سرکار انگریزی کو اپنا دوست اور دشمن کو اپنا دشمن گردانینگے اور درحالیکہ منصوبہ آئندہ سندہ مزیدون جو فریق اس عہدنامے کا نہین ہے سرکش رہے تو ہم جہان تک کہ مطابق اقرارنامہ ہذا کے مقتضی ہوگا اوسنے علیحدہ رہینگے اور ایسے امورمین جو سرکار انگریزی مناسب تصور کرے گی وہ مدد بخلاف اونکے سرکار کو ہم دینگے اور جسقدر فوج اونکی سزادہی کو مامور ہوگی اوسکو اپنے علاقے مین راستہ دینگے۔

شرط سوم

اگر کوئی شخص ساکن ہمارے علاقے کا نسبت مندی دستہانا ومتعلقات اونکے علاقہ سرکار انگریزی مین جاکر کوئی امر قبیح کریگا ہم وعدہ کرتے ہین کہ ہم اوسکے ذمہ دار ہونگے مایدس شخص کو اپنے علاقے سے خارج کردینگے یا جو سرکار حکم دیگی وہ کرینگے اور برابر اسکے ہم کسی شخص علاقہ غیر کو جو ہماری سرحد سے باہر رہتا ہوگا اور ارادہ رکھتا ہوگا کہ علاقہ انگریزی مین جاکر کچھ نقصان رسانی کرے اپنے علاقے سے گذر کرنے ندینگے اور نہ اوسکو جو علاقہ انگریزی سے نقصان رسانی کرکے ایدہ سے اپنے مقام امن یا بود وباش مین جاتا ہوگا اور اگر ہم سے ایسا وقوع مین نہ آئے تو جو سرکار ہماری نسبت تجویز کرے اوسکی تعمیل ہم کرینگے بشرطیکہ ہر ایک عہد کے انفساخ کے واسطے ہر ایک قوم ملزم علیحدہ علیحدہ جوابدہ رہے۔

شرط چہارم

ہم کسی اپنے علاقے سے گذر کرنے ندینگے جو روپیہ یا اسلحہ یا سامان جنگ یا کسی قسم کی مدد واسطے ہندوستانیان متعصب مذکور کے لیجاتا ہوگا۔

شرط پنجم

ہم کسی مفرور یا مجرم قتل یا دزدیا چور کو جو علاقہ انگریزی سے یہ جرائم کرکے آیا ہوگا پناہ یا مدد نہ دینگے اور نہ ہم اوسکو اجازت دینگے کہ آکر ہمارے علاقے مین آباد ہو اور اگر وہ ایسا ارادہ کریگا تو ہم اوسکو فوراً خارج کردینگے بشرطیکہ ہر ایک عہد کے انفساخ کیواسطے ہر ایک قوم ملزم علیحدہ علیحدہ جواب دہ رہے اور جو اوسکے معاوضہ تجویز ہو وہ ادا کرے۔

شرط ششم

درصورتیکہ کوئی رعایاے انگریزی ہمارے علاقے مین آکر کوئی امر نقصان رسانی کا کرے ہم اوسکا معاوضہ اپنے طور پر نہین لینگے بلکہ دعوی دادرسی عدالت انگریزی سے کرینگے

شرط ہفتم

ہم شرط کرتے ہین کہ ہم استحقاق مستثنا ہونے تعمیل شرائط عہدنامہ ہذا سے ابعذر ناانفاقی باہمی نہین ہونگے اور نہ واسطے تمام مطالب اوسکے ہم ذمہ دار حرکات تمام ساکنان ہمارے علاقے کے بالاحاظ اقوام فریق عہدنامہ اقوام غیر کے رہینگے ۔۔۔

شرائط مستزاد جو اوتمان زئی کیساتھ کیا ہے

شرط ہشتم

ہم کسی شخص کو خواہ ساکن ہمارے علاقے کا ہو یا منہ نمک تازہ آنرہو دریاے سندھ علاقہ انگریزی مین اپنے علاقے سے لیجانے نہ دینگے ۔

شرط نہم

چونکہ عبر کھیل دریاے سندھ پر قائم ہوا ہے اور سرکار انگریزی نے ایک کشتی ہمارے آرام کے واسطے وہان تعینات کی ہے ہم بذریعہ اسکے بیان کرتے ہین کہ ہم اوسکو رکھینگے اور اوس سے منتفع ہونگے اون شرائط پر جو سرکار انگریزی ہمارے واسطے تجویز کرے اور ماورا اسکے ہم کسی اپنے علاقے کے باشندے کو یا کسی اور کو عبور دریاے سندھ وقت شب اوپر گھڑیاں کے نکرنے دینگے اور وہی لوگ صرف وقت آزمایش گھڑیاں پر عبور کرینگے مجاز ہونگے جنکو اجازت بضامنی معتبر مکان کے سرکار انگریزی سے حاصل ہوئی ہوگی ۔

شرط دہم

چونکہ ہمکو اجازت حاصل ہے کہ آمدورفت علاقہ سرکار انگریزی مین بلا فراحمت وبلا ادا محصول کیا کرین لہذا ہم بذریعہ اس تحریر کے تمام دعوی محصول اوپر مال تجارت تجاران علاقہ انگریزی جو ہمارے علاقے مین گذر کرین ترک کرتے ہین اور نیز محصول لکڑی کا جو اب تک تجارن سے بابت لکڑی کے جو دریاے سندھ سے وہ لوگ لیجاتے تھے لیا جاتا تھا ہم معاف

کرتے ہین اور بالعوض حمایت اور حفاظت کے جو ہم علاقہ انگریزی مین پاتے ہین ہم اقرار کرتے ہین کہ ہم بھی حفاظت حتی المقدور تمام تجاران وغیرہ کی جو علاقہ انگریزی سے یہان آکر تجارت کرتے ہین یا اس راستے سے جاتے ہین کرینگے اور ہم حتی الامکان دزدان وغیرہ کا انسداد کرینگے کہ وہ زبردستی کسیطرح کا روپیہ ناجائز طور پر ہمارے علاقے مین اونسے لینے پائین —

شرط یازدہم

ہم بطور مالک زمین ستھانا کو اپنے قبضے مین رکھین گے اور ہم خود بندوبست انتظام اوسکی زراعت وغیرہ کا کرینگے اور ہم ہرگز قبضہ اوسکا یا کسی جزو اوسکا بدون رضامندی سرکار انگریزی کسی وجہ سے سیدان سابق ستھانا یا ہندوستانیان متعصب اوسکے حوالہ نہ کرینگے —

بمقام ایبٹ آباد سالار پتہ زیدون نے بتاریخ ۱۲ ماہ ستمبر ۱۸۶۱ء تحریر کیا
بمقام ایبٹ آباد کھیل وگیاہ فرزند اوتمان زئی پہلوان نے بتاریخ ۱۷ ماہ ستمبر ۱۸۶۱ء تحریر کیا

نمبر ۱۴۶

اقرارنامہ جو منصور پتہ آنریبل سمدھ زیدون نے ساتھ سرکار انگریزی کے کیا —

چونکہ کھیل وگیاہ فرزند قوم اوتمان زئی اور سالار پتہ آنریبل سمدھ زیدون نے بتاریخ ۱۲ ماہ ستمبر ۱۸۶۱ء و ۱۷ ماہ ستمبر ۱۸۶۱ء اپنی اپنی طرف سے اقرارنامہ ہائے سرکار انگریزی کے کیا اور اوسکے شرائط آج کی تاریخ میجر ایڈورڈ صاحب ڈپٹی کمشنر ہزارہ نے ہمارے روبرو پڑھ اور سمجھا دیئے ہم بذریعہ اس تحریر کے منجانب تمام منصور پتہ کے اقرار کرتے ہین کہ ہم اور تمام ہماری قوم پابند شرائط عہدنامہ مذکور مندرجہ شرائط ۱ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و ۷ کے اوسیطرح اور اوسیقدر رہے گی جسقدر سالار پتہ زیدون اور درباب شرط ۲ کے جسکا ذکر اوپر فروگذاشت ہوا ہے ہم دوست سرکار کو اپنا دوست اور دشمن کو اپنا دشمن تصور کرکے اقرار کرتے ہین کہ در صورتیکہ کوئی پتہ یا جزو پتہ کسی فریق معاہدہ کا انفساخ منشا عہدنامہ کرے اور سرکش ہو جاوے تو ہم جہان تک کہ مطابق اقرارنامہ ہذا کے مقتضی ہوگا اوس سے علیحدہ رہین گے اور ادسی امورین جو سرکار انگریزی مناسب تصور کرے گی وہ مدد بخلاف اوس پتہ یا جزو پتہ کے سرکار انگریزی کو

ہم دینگے اور جسقدر فوج اونکے سرکردی کو مامور ہوگی اوسکو اپنے علاقے مین راستہ دینگے۔

ماورائے اسکے بابت سرانجام جمیع شرائط اقرارنامہ ہذا کے ہم اقرار کرتے ہین کہ ہم جوابدہ اور ذمہ دار بابت مواضع جونی جو قبضہ اخون خیل مین ہے اور کوئی اور کوہستانی کے جو قبضۂ سیدان مین ہین ہوتے ہین کیونکہ ہم جانتے ہین کہ وہ ہمارے دست نگر ہین اور بغیر ہماری مدد اور رضامندی کے وہ کوئی امر جس سے یہ عہدنامہ متعلق ہے نہین کرسکتے۔

بمقام ایبٹ آباد بتاریخ ۲ ماہ اکتوبر ۱۸۶۱ء عیسوی تحریر ہوا۔

سرحد دیرہ جات

از روی رپورٹ صاحب کمشنر بہادر قسمت دیرہ جات

اقوام سرحد دیرہ جات شمال سے جنوب تک حسب تفصیل ذیل ہین

اقوام پٹھان
- ۱ احمدزئی
- ۲ رمضان زئی — وزیری
- ۳ محسود
- ۴ پٹنہ
- ۵ شیورانی
- ۶ استرانا معروف اوسترانی

بلوچ پٹھان
- ۷ کسرانی
- ۸ کھیتران

اقوام بلوچ
- ۹ بوزدار
- ۱۰ لوند
- ۱۱ کھوسا
- ۱۲ سکھاری
- ۱۳ کورچانی
- ۱۴ متواری

باستثنار محسود وزیری کے اور کسی قوم سرحدی دیرہ جات سے تحریری اقرار نامہ نہین ہوا محسود وزیری کئی سال تک برخلاف سرکار انگریزی رہے اور گروہ ہاے ناجائز اقوام مستحرجہ وزیری سے جو ہماری سرحد کے برابر رہتے تھے جمع کرکے قریب جوار کے دیہات علاقہ انگریزی مین غارتگری ولوٹ کرتے تھے مگران حرکات کی تکلیف ہمکو اسوجہ سے کم معلوم ہوتی تھی کہ یہ غارتگری وغیرہ سرحد تانک پر ہوتی تھی اور انتظام تانک کا تعلق سرکار کے بھا وہان نواب شاہنواز خان مشیر حیل تدابیر ین مین دستی ومحافظت کی کررہا تھا اور یہ تدابیر گو قابل

اطمینان نہ ہوسکا مگر اونکی موقوفی بھی قرین مصلحت متصور نہین ہوئی آخرکار صدمہ اونپر آیا یعنی جب نواب اور اصل حکام فوجی وملکی موجود نہ تھے قوم محسود نے بسرکردگی اونکے مشہور ملک کا ارادہ غارت کرنے شہر تانک کا کیا اونکو شکست فاش ایک گروہ سواران پنجابی اور چھ سو سوار ان پولس نے دی اسکے بعد ایک مہینے کے عرصے مین کوہستان وزیری پر فوج کشی ہوئی اونکے مقام خاص کی عوض خراج لیا گیا اور باقی دوسرا مقام کلان غارت کیا گیا تمامی ایام دریافت ہوا کہ اس مہم کا نتیجہ حسب دلخواہ پیدا ہوا تھا گو اول مین محسود وزیری متوجہ تابعداری نہین ہوے فوج مذکور ماہ مئی ۱۸۶۱ء واپس آئی اور ماہ مارچ ۱۸۶۲ء بعد منقضی ہونے ایک سال امن وامان کے سرداران قوم آکر خواستگار صلح ہوے شرائط اونسے کین گئین مگر اونھون نے کہا کہ وہ ان شرائط کو منظور نہین کرسکتے لہذا واپس اپنے کوہستان کو چلے گئے۔

بعد ازین اونھون نے جسقدر فساد اور تکلیف دہی ممکن تھی کی مگر بجاے نقصان ہمارے کے نقصان اونکا ہوتا رہا ماہ جون ۱۸۶۲ء اونھون نے پھر درخواست شرائط صلح کی چونکہ سابق اونکو ہدایت ہوئی تھی کہ بہیئت مجموعی صلح کرین اس مرتبہ اونکو حکم ہوا علیحدہ علیحدہ اور انمین داخل کرین کیونکہ تین تفریق اس قوم مین تھے یہ معتمات سے منصور ہوا اور عہدنامہ ۱۸۶۲ء ظاہر ہوا مندرجہ ذیل شقون پر مشتمل قائم ہوا اسکی رو سے سرکار کو اختیار حاصل ہوا کہ اگر کوئی فریق نقصانی رسانی کرے تو سرکار اوسکا معاوضہ بزور تنخواہ اشیاء تجارت فریق ملزم وصول کرے دو مہینے بھی نہین گذرے تھے کہ یہ عہد اونھون نے ایک گروہ کھیسارو کو قتل کرکے فسخ کیا مشہور ہے کہ یہ فعل تعزیب ایک ملک کے ظہور مین آیا تھا جو فریق اور شامل عہدنامہ تھا دو فریق اس قتل مین شریک تھے لہذا تمام اونکی قوم کے آدمی اور اسباب گرفتار ہوا اور قوم مذکور کو علاقہ انگریزی سے خارج کردیا یہ اخراج اونکا وسط ماہ اکتوبر تک رہا جب سرداران قوم حاضر آئے اور مبلغ چہار ہزار پانچ سو روپیہ جو ازروے عہدنامہ اون پر جریمہ ہوا تھا ادا کیا بطرح امن دوبارہ قائم ہوا یہ قوم اب برملا بیان کرتی ہے کہ اونکی عین خواہش یہ ہے کہ امن رہے اور اونھون نے وفاداری اپنی اب تک ظاہر کی ہے اونھون نے یہ بھی بیان کیا کہ اونھون نے اب تک تمام اقوام کو اس راے پر قائم نہین کیا مگر اونکو امید ہے کہ وہ جلدی سب کو

راہ راستی وصلح پر لائینگے اور وہ وعدہ معاوضۂ نقصان کا بھی کرتے ہین۔
ایک فوج کنٹنجنٹ بلوچ کی ڈیرہ جات پر واسطے حفاظت کے تعینات کی گئی ہے مگر اصل مطلب اوس سے یہ ہے کہ سرداران قوم جانبدار سرکار کے ہو جائین سوار بھی کئی مقامات سرحدی پر مامور ہوے ہین اور ایسے سوار تعینات ہوے ہین جنکا علاقہ قریب تر مقام معینہ سے تھا اور تنخواہ اس کنٹنجنٹ کی شامل خرچ پولیس ضلع کی گئی ہے اور سرداران بلوچ جو ہمارے علاقے مین رہتے ہین ذمہ دار درہ کے ہین جو اونکے علاقے کے متصل کوہ ہین واقع ہے اور بالعوض اس خدمت کے اونکو سرکار سے تنخواہ ملتی ہے تنخواہ سب قریب پانچ ہزار دو سو روپیہ سالانہ کے ہے۔

نمبر ۱۴۷

ترجمہ اقرارنامہ جو فرقہ سائم خیل قوم محسود وزیری نے ساتھ کپتان سٹرو صاحب ڈپٹی کمشنر ہونے کے بمقام ہنور روز چہارشنبہ تاریخ ۱۹ جون ۱۸۶۱ء مقرر کیا۔

ہم جنکے دستخط نیچے ہین ملکان فرقہ سائم خیل قوم محسود وزیری یعنی ببرگل خان وصاحب خان ولد داد خان وقمرالدین خان ومنیرالدین خان وسادی خان وسیدامین وعادل شاہ وعباس خان ونورالدین خان وسرکند خان ومنصب خان وخواجہ میر خان والہ یار خان وسید میر خان کے از جانب اپنے اصالتاً وبمنجانب شیر علیخان وپردل خان وخداداد وحسین وغیرہ ملکان خیل جو موجود نہین ہین مختارہ عین خواہش ہے سرکار انگریزی کے ساتھ صلح ہو جاے لہذا اقرارات ذیل کرتے ہین۔

شرط اول

ہم آیندہ سرکار انگریزی کے ساتھ مراتب دوستی قائم رکھینگے۔

شرط دوم

اگر کوئی قوم سائم خیل محسود کا مجرم کسی جرم کا حیلتہً وصریحاً بخلاف سرکار انگریزی ہوگا ہم اونکے ذمہ دار بباعث ہم قومی کے ہونگے اور سرکار اوس جرم کا معاوضہ ہمارے تئین دیگی اگر گرفت کرسکے

کرے یا جسطرح چاہے لے۔

شرط سوم

اگر کوئی شخص دوتانی فرقہ محسود یعنی علی زئی وبہلول زئی کا مرتکب کسی امر قبیحہ کا علاقہ انگریزی مین ہوگا وہ ہمسے پناہ یا مدد نپاسے گا اور نہ اوسکو اجازت دیجاسے گی کہ مال مسروقہ لاکر ہمارے علاقے مین رکھے۔

شرط چہارم

اسیطرح ہم اقرار کرتے ہین کہ کوئی مجرم مفرور علاقہ انگریزی خواہ رعایاے انگریزی ہو خواہ ہماری قوم ہو پناہ ہمسے نپائیگا خصوصاً مسمیان خواجہ حافظ ومہرزو دین دیارگل جو قاتل مفرور کپتان میچم صاحب مرحوم کے ہین ہرگز اجازت رہنے کی یا پناہ لینے کی حدود علاقہ سائم خیل مین نپائینگے

شرط پنجم

ہم ذمہ دار اس امر کے ہوتے ہین کہ حملہ اندر علاقہ سرکاری کے یہ قوم بہئیت مجموعی نکرینگے اور نہ صریحاً مسلح ہوکر حملہ آور ہونگے درباب دزدی کے ہم وعدہ نہین کرسکتے کہ کوئی واقع نہوگی مگر ہم کوشش بلیغ اوسکے انسداد مین کرینگے اور جب کبھی کوئی حرکت ہماری قوم کا آدمی علاقہ انگریزی مین کرے گا یعنی اگر خون یا دزدی یا آتش زنی وغیرہ کریگا تو سرکار کو اختیار ہے کہ اوسکا معاوضہ حسب شرح ذیل ہمارے قافلہ تجاران سے لے۔

بابت خون کے ۔۔۔ سا ر

بابت مجروحی جس سے کسی عضا کا نقصان ہو یا برا اوسکا شدید ہا ر

بابت مجروحی خفیف کے حسب حیثیت جرم

بابت آتش زنی یا کسی اور جرم کے حسب حیثیت جرم

شرط ششم

بطور اطمینان ہماری ایمانداری کے ہم دو شخص بطور اول اپنی قوم کے ایک سال کے لئے سرکار کے پاس رکھینگے منجملہ اونکے ایک باعیال [illegible] دوسرا تنہا یہ دونون خواہ تانک مین رہینگے خواہ بنو مین جہان سرکار کی مرضی ہوگی رہینگے اگر اس عرصے

ایک سال مین کوئی جرم یا دیوانی منجانب فرقہ سانم خیل محسود کے علاقہ انگریزی مین سرزد ہوگا تو یہ دونون اول بعد انقضاے اوس مدت کے قابل رہائی کے ہونگے اور اگر اس عرصہ مین کوئی امر انفساخی عہد کا ظہور مین آوے یا کوئی جرم جسکے عوض معاوضہ حسب شرح بالا منظور ہوا ہی وقوع مین اوے تو اس حالت مین کھٹنا یا رخصت کرنا دونون اول کا منحصر اوپر راے سرکار کے رہے گا۔

جو ہمنے منجانب فرقہ سانم خیل قوم محسود وزیری کے مختارۃً منظور کیا ہے کہ مطابق ان شرائط کے تعمیل ہوگی ہم فرداً فرداً وکلیتہً اس کاغذ اقرارنامہ پر اپنی نشانی کرتے ہین امید کہ سرکار اس اقرارنامے کو ہماری طرف سے منظور کرے گی۔

یہان دستخط اور نشانی سب کی ہوئی

تتمہ یادداشت

یہ اقرارنامہ جسکا ترجمہ اوپر تحریر ہے بمقام بنو بتاریخ ۱۹ ماہ جون ۱۸۶۱ء میرے روبرو دستخط اور صحیح ہوا نواب شاہنواز خان تانک والہ اور سلطان محمود خان تحصیلدار بھی موجود تھے تمام محسود جاگون مین جمع ہوے اور آیات قرآنی قبل و بعد دستخط ہونے کے زبان پر لائے اس کاغذ کی تصدیق صاحب کمشنر بہادر مقسمت دیرجات نے بتاریخ ۲۰ ماہ جون ۱۸۶۱ء بمقام تانک کی۔

ایسے مضمون کے اقرارنامجات اوسیوقت اور اوسی مقام پر ثانی دو فریق محسود نے یعنی علی زئی اور بہلول زئی نے بھی دستخط کیے علی زئی کیطرف سے ملک عمر خان و یار خان و منیر گل و بہین و رازمحمد و علی خان و شجاع و ولایت خان و طوطی خان و دوک خان و سول خان و رای خان و ولی خان و کلان و غربی کل و علی ہیبت و بیدل و کل شاہ بھی اور منجانب بہلول زئی ملک تاج محمد ملک لاتی خان و ل شیر خان و یا محمد و مشک و گدھی و ہادی خان و حاتم و برخوردار و رانی خان و لشکر خان بھوچر و مہرات و خواجہ احمد و دہا و قلندشاہ و نانا زئی بہالتا و منجانب زبردست و سیدخان و سہٹے بہٹی و اخلاص و شاہباز و فتح خان و دیگر ملکان غیر حاضر بہلول زئی مختارۃً موجود تھے۔

یہ بھی حکم ہوا تھا کہ جو چھ شخص بطور اول یعنی دو ہر ایک فریق کی طرف سے ہونگے وہ

فرزند یا برادر یا برادر زادہ بلکان ہون اور منجملہ اونکے تین بنو مین رہینگے اور تین تانک مین اور انکو خرچہ خوراک وغیرہ سرکار سے ملیگا۔

دستخط ای ای منٹر لفنٹ
قائم مقام ڈپٹی کمشنر

کابل

شروع صدی حال مین سلطنت درانی ہرات سے کشمیر تک اور بلخ سے سندھ تک تھی اور یہ ممالک احمد شاہ ابدالی نے حاصل کی تھی اور اوسکے بنیرہ یعنی پوتہ زمان شاہ کے عہد تک یکجا رہے یعنی منقسم نہین ہوے اس زمان شاہ نے خاندان بارکزئی کو جو خاندان اعلی تھا خفہ اور ناراض کیا اسوجہ سے اوسکے بھائی محمود نے اوسکو بمدد فتح خان اور بارکزئی لوگون کے تخت سے اوتار کر نابینا کیا اور آخر کار یہ زمان شاہ بمقام لدھیانہ پنشن خواری سرکار انگریزی مین مر گیا

سنہ ۱۸۰۱ مین شاہ محمود کو شجاع الملک برادر کوچک زمان شاہ نے خارج کر کے خود تخت نشین ہوا اور یہ شاہ شجاع سنہ ۱۸۰۸ تک جب الفنسٹن صاحب بسفارت گئے تھے احمد شاہ کے سلطنت کو یکجا اپنے پاس رکھتا تھا۔

یہ سفیر اس نیت سے بھیجا گیا تھا کہ شاہ شجاع کے ساتھ اتفاق کر کے تدبیر حفاظت افغانستان و ہندوستان جسپر فوج ایران کا بسازش فرانس اندیشہ حملہ آور ہونیکا تھا عمل مین آئین اس سفیر کی نہایت خاطرداری ہوئی اور ایک عہدنامہ نمبر ۱۴۸ قرار پایا جسکو لارڈ منٹو صاحب نے بتاریخ ۱۷ ماہ جون سنہ ۱۸۰۹ منظور کیا اوسوقت یہ تصور ہوا تھا کہ منشاے شرط دوم یہ تھا کہ سرکار انگریزی صرف اوسوقت مدد شاہ شجاع کی کرینگے جب فرانس و ایران دونون متفق ہوکر بارادۂ افغانستان و ہندوستان حملہ آور ہونگے مگر اوس حالت مین نہین کرینگے جب صرف ایران افغانستان پر بغیر ارادۂ مذکورۂ بالا کے بباعث پیشنی سابق و تکرار حال حملہ آور ہون۔

الفنسٹن صاحب جب کابل سے روانہ ہوے اوسیوقت شاہ محمود نے باعانت فتح خان شاہ شجاع کو خارج کر دیا شاہ شجاع چند سال تک آوارہ پھرتا رہا کبھی کشمیر مین گرفتار ہوا کبھی رنجیت سنگھ کے پاس لاہور مین مقید ہوا مگر آخر کار ماہ ستمبر سنہ ۱۸۱۸ اوسکو پناہ علاقۂ انگریزی مین بمقام لدھیانہ ملی

اب فتح خان بارکزئی جو اصل ممد شاہ محمود کا تھا مورد عتاب شاہی ہوا اور شاہ نے اوسے نابینا کر کے قتل کیا قتل فتح خان باعث غصہ و لینے انتقام خاندان بارکزئی کا ہوا۔

منجملہ پسران فتح خان کے دوست محمد خان برادر کوچک دوا سے لینے انتقام قتل

مستعد تر تھا شاہ محمود تمام علاقہ سے خارج کیا گیا مگر ہرات اوسکے پاس رہا تمام افغانستان برادران بارکزئی مین منقسم ہوا اور بوقوع بے انتظامی کے بلخ کو بخارا والے نے دبا لیا اور ویرہ جات کو رنجیت سنگھ نے اور علاقہ سندھ کہ علیحدہ سب علاقے سے تھا سر خود ہو گیا بیچ انقسام افغانستان کے غزنی دوست محمد کے قبضے مین آیا مگر اوسنے بہت جلد اپنی حکومت کابل مین بھی قائم کی اور اس وجہ سے سب سے بڑا سردار بارکزئی کا ہوا۔

شاہ شجاع کو جسکے رفیق اب بھی کابل مین بہت تھے ہرگز نا امیدی دوبارہ لینے سلطنت سے نہین ہوئی تھی اس ارادے سے اوسنے ۱۸۳۳ء مین عہدنامہ رنجیت سنگھ کے ساتھ کیا وہ (اس عہدنامے کا حال پنجاب کے حال مین درج ہے) اور فوج لیکر سندھ کی راستے سے روانہ ہوا اور امیران سندھ کو شکست دیکر قندھار کو روانہ ہوا اور برائے چندے قابض ہوا یہان اوسکو شکست فاش دوست محمد خان نے دی لاچار ہو کر یہ اپنی جاے پناہ لدھیانے مین آیا اس فساد مین جو ایسے امور جنگ کا نتیجہ ہوتا ہے رنجیت سنگھ نے پشاور اپنے قبضے مین کر لیا اس زیادتی سکھان سے غصہ ہو کر دوست محمد خان نے چاہا کہ جنگ مذہبی سکھون کے ساتھ کرے اوسنے اپنا خطاب اس جنگ مین امیر المومنین رکھا اور تمام پیروان محمد سے درخواست کی کہ اگر شامل اوسکے ہون اسکی فوج کثیر جمع کر کے بجانب پشاور روانہ ہوا مگر رنجیت سنگھ نے تخم دغا اونکے کیمپ مین بویا اور تمام فوج منتشر ہو گئی پس پشاور امیر کے ہاتھ سے جاتا رہا۔

یہ تجویز مدت سے سرکار انگریزی کی تھی کہ کوئی سد راہ ایران مین قرار دی جاتا کہ فوج اس اور روس بجانب مغرب ہندوستان پر حملہ نکر سکین اور ہر تدبیر عمل مین آئی تھی جس سے قدر انگلشیہ کی دربار طہران مین زیادہ ہو روس نے باعث عہدنامہ ترکمان شی کے جو ۱۸۲۸ء مین منعقد ہوا تھا فتوحات شمالی کی قوت اور توقیر ایران مین حاصل کی تھی اور اوسنے بہت ترغیب دی کہ دعوی ایران کا اوپر ہرات اور مغربی افغانستان کے واجب ہے۔ جب ۱۸۳۷ء مین فوج ایران بمقابلہ ہرات آئی دوست محمد خان کی مرضی یہ ہوئی کہ اوسسے صلح کرے کیونکہ اوسکو امید تھی کہ وہ اوسکی مدد بمقابلہ سکھان کرینگے اور پشاور دوبارہ دلوا دینگے۔

اسی عرصے مین لارڈ اوکلنڈ نے کپتان برنس صاحب کو پیغام لیکر کابل روانہ کیا پیغام بظاہر

درباب عہد نامہ تجارت کے تھا مگر باطناً یہ تجویز تھی کہ ایران سے آسکین اور صلح دوست محمد خان اور رنجیت سنگھ مین قائم ہو دوست محمد خان کو اس سفیر سے اطمینان کلی نہوئی کہ انگریز اوسکی مدد بیچ دوبارہ حاصل کرنے پشاور کے کرینگے لہذا اوسنے میل بجانب روس کیا جسنے اوسکو توقع زیادہ بہ نسبت دوستی انگریزی سے تھی۔

تدبیر گورنمنٹ انگریزی کی واسطے قائم رکھنے آزادی افغانستان کے اسطرح معرض شکستگی مین آئی یقین کلی تھا کہ گروہ کثیر کابل مین جو لوگ ناراض حکومت بارکزئی سے ہین شاہ شجاع کا آنا غنیمت سمجھین گے لہذا دوبارہ قائم کرنا شاہ معزول کا مصمم قرار پایا اور اس نیت سے عہد نامہ تین فریق کا بماہ جون ۱۸۳۸ء فیما بین سرکار انگریزی اور رنجیت سنگھ اور شاہ شجاع کے قرار پایا (اسکا حال بھی پنجاب کے حال مین درج ہے) بتاریخ ۹ ماہ مئی ۱۸۳۹ء شاہ شجاع کو قندھار مین تخت نشین کیا اور عرصہ قلیل کے بعد دوست محمد خان حاضر ہوا اوسکو ہندوستان مین لائے مگر جو خیال تھا کہ شاہ شجاع کے جانے سے اکثر لوگ خویش ہونگے وہ نہوا اوسکی اعانت صرف فوج انگریزی کرتی تھی سرکشی اکثر پیدا ہوئی جسکی سرداری مین محمد اکبر فرزند ثانی دوست محمد رہا کرتا تھا انکا نتیجہ یہ ہوا کہ فوج انگریزی کابل مین تباہ ہوئی اور شاہ شجاع قتل ہوا ان حرکات ناشائستہ کا عوض جنرل پاکب صاحب اور جنرل نوٹ صاحب نے لیا یہ دونون صاحب مع فوج کابل مین قلع قمع کرتے ہوے آئے ایک صاحب بتراہ خیبر اور دوسرا صاحب براہ قندہار وغزنین۔ اسطرح حرمت انگریزی قائم رکھکر فوج نے افغانستان کو خالی کردیا دوست محمد خان کو رہا کرنے کی اجازت ہوئی کہ کابل واپس جاے اور افغانون کو اختیار ہوا کہ جسکو چاہین اپنا حاکم مقرر کرین۔

درمیان جنگ ثانی پنجاب کے دوست محمد کابل سے پھر آیا اور پشاور پر قابض ہوا مگر بعد شکست سکھان جنگ گجرات مین امیر خیبر سے آگے بھاگ گیا جب فوج انگریزی قریب آئی بعد ازین چند سال تک کسیطرح کی رسم فیما بین سرکار انگریزی اور امیر کے جاری نہین ہوئی اور ترغیب دہی اقوام سرحدی پشاور سے واسطے ہمیشہ تنگ کرنے سرکار انگریزی کی باز رہا

سنہ ۱۸۵۰ء مین امیر نے بلخ کو شامل اپنے ملک کے کرلیا سنہ ۱۸۵۳ء مین جب اوسنے دریافت کیا کہ باعث نزاع اوسکے برادران قندہاری کے اوسکی قوت مین ضعف آیا اور ایرانیان نے

مداخلت کرنی شروع کی اوسنے اپنے فرزند غلام حیدرخان کو روانہ پشاور کیا جہان بتاہ مارچ ۱۸۵۵ء
عہدنامہ نمبر ۱۴۹ اقرار پایا جسکی رو سے صلح فیابین سرکار انگریزی اور امیر کے قرار پائی اس مضمون سے
کہ ہر ایک فریق دوسرے کے ملک کا لحاظ رکھے گا اور دوست اور دشمن سرکار انگریزی کو دوست
اور دشمن کابل کے متصور ہونگے۔

بعد از صحیح ہونے اور دستخط ہونے عہدنامے کے غلام حیدرخان نے اطلاع دی کہ
اوسکے والد کا ارادہ یہ ہے کہ فوج بھیجکر جبال درہ پر قابض ہو یہ مع دیگر اراضی این رو سوی دریای سندھ شاہ شجاع نے دربار سکھ کو دی تھی اور بعد استیلا پنجاب کے سرکار انگریزی کا حق
اوس کوہ اور اراضی کا تھا مگر اس استحقاق کا اظہار نہین ہوا تھا اور گورنر جنرل نے اپنی استرضا
دربار امیر صاحب کے قبضہ کر لینے جبال مذکور کے ظاہر کی۔

۱۸۵۷ء مین جب ایران کے ساتھ لڑائی شروع ہوئی حالات ہرات نے امیر صاحب کے دلمین
اندیشہ پیدا کیا اسلیے اوسنے مشورہ سرکار انگریزی سے کیا اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک اور عہدنامہ
نمبر ۱۵۰ بتاریخ ۲۶ ماہ جنوری ۱۸۵۷ء منعقد ہوا جسکی رو سے استحکام عہدنامہ ۱۸۵۵ء کا ہوا اور یہ
وعدہ ہوا کہ سرکار انگریزی فوج کمکی امیر صاحب کو دینگے تاکہ سرحد اوسکی مضبوط ہو اور جب تک جنگ
ایران قائم رہے اوسوقت تک افسران انگریزی قندہار مین رہین اور نگران رہین کہ فوج کمکی
کا مفوضہ اچھی طرح کرتی ہے یا نہین اور نیز یہ قرار پایا کہ ایک سفیر کابل مین منجانب سرکار
انگریزی اور ایک سفیر پشاور مین منجانب دربار کابل رہا کرے۔

عرصہ قلیل لذا کہ ہرات والون نے جو علاقہ کابل پر حملہ کیا تھا اور اوسکا نتیجہ یہ ہوا تھا
کہ امیر نے جاکر محاصرہ اوس شہر کا کیا تھا اس سے نہایت تفکر دربار آیندہ حال کابل کے پیدا
ہوا اسمین گچھ شبہہ نہین کہ یکجا رہنا اس ملک کا صرف بباعث ذاتی صفات امیر کے ہے اور
وہ اب بہت مسن ہو گیا تفصیل ذیل غالب نفری سپاہ امیر صاحب نے جو میجر تسدن صاحب نے
جو بعد ختم ہونے عہدنامہ ماہ جنوری ۱۸۵۷ء قندہار کو روانہ کیے گئے تھے تحریر کی ہے فوج
آئین اوسکے سولہ رجمنٹ پیادگان کے فی رجمنٹ برائے نام آٹھ سو نال بندوق کی اور تین رجمنٹ
سواران فی رجمنٹ تین سو سوارون کے اور توپخانے مین ایک عنبارہ پانچ توپہائے کلان چھتر

ملکی اقتداب اور چھ کوہی توپ ہین سوائے انکے قریب تین ہزار پانچ سو پیادگان خزانچی اور ایک گروہ ملکیہ جو ہزار پندرہ سو آدمی ایک مقام پر جمع ہو سکتے ہین سواران کشادہ قریب تخمیناً پانچ ہزار کے ہین اور تخمیناً نفری باشندگان امیر کے ملک کی چوبیس لاکھ چھیین ہزار آٹھ سو نفری ہے

نمبر ۱۴۸

ترجمہ عہدنامہ جو امیر کابل کے ساتھ ہوا اور جسکے تصدیق بتاریخ ۱۰ ماہ جون ۱۸۵۷ء ہوئی

چونکہ بباعث سازش کے جو ایران کے ساتھ فرانس والون نے اس غرض سے کی ہے کہ اول علاقہ شاہ ورانیان دیتا یا علاقہ ہندوستان پر حملہ آور ہون لہذا ہنوربل جوسٹ سٹوارٹ الفنسٹن روانہ دربار کابل بطور سفیر کل مختار بجانب رابٹ ہنوربل لارڈ منٹو گورنر جنرل بہادر جنکو اختیار کل امورات ملکی و مالی و فوجی ہندوستان مین جسقدر انگریزون کے قبضے مین ہے حاصل ہے اس غرض سے ہوئی ہے کہ اراکین سلطنت سے گفتگو کرکے تدبیر حفاظت دونون ملکون کی بمقابلہ حملہ فرانس و ایران کی جاے اور چونکہ سفیر مذکور نے بہرہ یاب ملازمت شاہ ہوکر عرض اپنی سفارت کی جو مخلصانہ دوستانہ اور مفید تھی بیان کی اور شاہ نے آگاہ فوائد دوستی و اتفاق سرکارین سے جو اس موقع پر کاربرار تھا ہوکر اپنے اراکین کو حکم دیا کہ ہنوربل موسٹ سٹوارٹ الفنسٹن سے گفتگو کرکے اور دونون ملکون کا فائدہ بنظر رکھکر دوستانہ اتفاق قائم کرین لہذا چند شرائط عہدنامہ فیمابین اراکین شاہ و سفیر انگلشیہ منعقد ہوے اور بتصدیق اونکی دستخط شاہ سے ہوئی پس ایک نقل اس عہدنامے کی سفیر مذکور نے واسطے تصدیق گورنر جنرل کے روانہ کی اور گورنر جنرل بہادر نے بلاکم و کاست اون شرائط کو منظور کرکے ایک نقل اوسکی حسب تفصیل ذیل فرمین مہر و دستخط گورنر جنرل و دستخط اراکین گورنمنٹ انگریزی ہندوستان واپس ہوئی اور حسب مندرجات شرائط کے امور سرکارین کے قرار پائی اور آیندہ جاری رہینگے۔

شرط اول

چونکہ فرانس و ایران نے سازش بمقابلہ کابل کی ہے اگر وہ درمیان علاقہ بادشاہ گذر کرینگے تو ملازمان فلک بارگاہ اونکو گذر کرنے نہ دینگے اور کوشش تمامتر عمل مین لاکر جنگ آزما

ہونگے اور اونکو اپنے ملک سے خارج کردینگے اور ہندوستان تک اونکو پہونچنے نہین دینگے

شرط دوم

اگر فرانس اور ایران متفق ہوکر شاہ کابل کے ملک مین بنیت فاسد آئینگے تو سرکار انگریزی بدل اونکے اخراج مین کوشش کرینگے اور جو خرچ اس کام مین ہوگا اوسکے متحمل عہد ہونگے اور جب تک سازش فرانس اور ایران کی جاری رہے گی یہ عہدنامہ بھی قائم رہیگا اور تعمیل اسکی فریقین کرتے رہینگے۔

شرط سوم

ان دونون سلطنتون مین دوستی اور اتفاق واسطے دوام کے رہیگا اور پردہ جدائی درمیان سے اوٹھا لیا جائیگا اور ممالک باہمی مین ہرگز دست اندازی کوئی نہین کریگا اور شاہ کابل کسی فرانس والے کو اپنے ملک مین آنے نہ دیگا۔

ملازمین وفادار سرکارین نے جو یہ عہدنامہ منظور کیا اور شرائط منظوری اور تصدیق سرانجام ہوچکین اور اس سند پر مہر اور دستخط رابٹ ہنوبل گورنر جنرل اور ہنوبل ممبر سوپریم گورنمنٹ ہند کے ہوئے بتاریخ ۷ ماہ جون ۱۸۰۹ء مطابق ۱۲۲۴ھ

نمبر ۱۴۹

عہدنامہ مینابین سرکار انگریزی اور امیر دوست محمد خان والی کابل و دیگر مقامات افغانستان جواب اوسکے قبضے مین ہین جسمین منجانب گورنمنٹ انگریزی جان لارنس صاحب چیف کمشنر پنجاب باختیارات عطیہ موسٹ نوبل جیمس ایندرو مارکوئس ڈیلہوسی کی بی گورنر جنرل بہادر ہند اور منجانب دوست محمد خان امیر کابل سردار غلام حیدر خان باختیارات عطیہ امیر صاحب کارکن تھے۔

شرط اول

مینابین ہنوبل ایسٹ انڈیا کمپنی اور امیر دوست محمد خان والی کابل وغیرہ ملک مقبوضہ افغانستان اور اوسکے ورثا کی صلح و دوستی جاوید رہے گی۔

شرط دوم

ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی وعدہ کرتے ہین کہ وہ لحاظ اون علاقجات افغانستان کا رکھین گے
جو اب امیر صاحب کے قبضے مین ہین اور ہرگز اوسمین دست اندازی نہین کرینگے

شرط سوم

امیر دوست محمد خان والی کابل وغیرہ ملک متعلقہ افغانستان اپنی طرف سے اور اپنے
ورثا کی جانب سے وعدہ کرتے ہین کہ وہ لحاظ ممالک سرکار کمپنی کا رکھینگے اور ہرگز اوسمین دست اندازی
نہین کرینگے اور ہنوربل کمپنی کے دوستون کا وہ دوست اور دشمنون کا وہ دشمن رہے گا۔

بمقام پشاور بتاریخ ۳۰ ماہ مارچ ۱۸۵۵ء مطابق ۱۱ ماہ رجب سنہ ۱۲۷۱ ہجری۔

(مہر)

دستخط جان لارنس

چیف کمشنر پنجاب

بمہر نام حیدر خان ولیعہد

بطور نمائندہ امیر دوست محمد خان اور اپنی طرف سے
بحیثیت ولیعہد۔

تصدیق کیا رابرٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر نے بمقام اونک مند بتاریخ یکم ماہ مئی سنہ ۱۸۵۵ عیسوی

دستخط ڈبلیو سی

(مہر)

حسب الحکم مہست نوبل گورنر جنرل بہادر

دستخط جی البف ایمنسٹن

سکرٹری گورنمنٹ ہند۔

ہمراہ گورنر جنرل

نمبر ۱۵

شرائط عہدنامہ جو بمقام پشاور بتاریخ ۲۶ ماہ جنوری ۱۸۵۷ء مطابق ۲۶ ماہ جمادی الاول سنہ ۱۲۷۳ھ
فیمابین امیر دوست محمد خان والی کابل وغیرہ ملک متعلقہ افغانستان بذات خود من جانب اپنے اور
سر جان لارنس کی سی بی چیف کمشنر پنجاب اور لفٹنٹ کرنیل ایچ بی اندرسن کمشنر پشاور

منجانب ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی باختیارات عطیہ رابٹ ہنوربل چارلس جان وائکونٹ کیننگ گورنر جنرل ہند باجلاس کونسل۔

شرط اول

چونکہ شاہ ایران نے بخلاف عہد جو اوسنے سرکار انگریزی کے ساتھ کیا تھا قبضہ ہرات پر کرلیا اور اب ارادہ دست اندازی کرنے اوپر مقامات مقبوضۂ حال امیر دوست محمد خان رکھتا ہے اور اب فیمابین سرکار انگریزی اور ایران کے جنگ واقع ہے لہذا ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی واسطے اعانت امیر دوست محمد خان کے بنابر حفاظت قبضہ مقامات بلخ و کابل و قندہار کے ازراہ دوستی وعدہ کرتے ہین کہ جب تک جنگ ایران قائم رہے گی مبلغ ایک لاکھ روپیہ ماہواری بموجب شرائط ذیل وہ امیر صاحب کو دینگے۔

شرط دوم

امیر صاحب جسقدر اب سوار اور توپخانہ ہے اوسکو قائم رکھین اور اٹھارہ ہزار پیادگان سے کم موجود نہ رکھین اور منجملہ انکے تیرہ ہزار آئین فوج ہوگا اور تیرہ رجمنٹ مین منقسم ہوگی۔

شرط سوم

امیر صاحب روپیہ لینے کا بندوبست خزانہ انگریزی سے خود کرین اور اوسکے لیجانے کا اپنے علاقے مین انتظام خود کرینگے۔

شرط چہارم

افسران انگریزی مع عملہ واردلی حسب مرضی گورنمنٹ انگریزی کابل یا قندہار یا بلخ کو تینون مقامون کو یا جہان ایک فوج انگریزی بمقابلہ ایرانیان جمع ہوگی بھیجے جائینگے ان افسرونکا کام یہ ہوگا کہ وہ نگرانی رکھینگے کہ جو کمک دی گئی ہے وہ کارآمد جنگ مین کام آتی ہے اور اپنی سرکار کو وہان کے حالات سے اطلاع دیتے رہینگے وہ کچھ مطلب بتقسیم تنخواہ فوج سے نہین رکھینگے یا یہ کہ دربار کابل کو کسی بارہ مین مشورہ دینگے اور وہ کسی حالت مین انتظام ملک مین مداخلت نہین کرینگے اون افسرون کی حفاظت اور خاطر داشت جب تک وہ اونکے ملک مین ہین امیر صاحب ذمہ دار ہونگے اور اسکا بھی امیر صاحب ذمہ ہوگا کہ وہ اونکو تمام حالات جنگ سے اطلاع دیتے رہین

شرط پنجم

امیر کابل ایک وکیل مقرر کرکے پشاور مین رکھینگے۔

شرط ششم

یہ کمک ایک لاکھ روپیہ ماہواری کی اوسکے تاریخ موقوف ہوگی جس تاریخ صلح ایران اور گورنمنٹ انگریزی سے ہوجاے گی یا قبل اوسکے جب مرضی گورنر جنرل بہادر ہند کی ہوگی

شرط ہفتم

جب یہ کمک موقوف ہوگی اوسیوقت افسران انگریزی بھی ملک امیر سے برخاست ہوکر چلے آئینگے مگر درصورتیکہ مرضی گورنمنٹ انگریزی کی ہوگی تو ایک وکیل مگر انگریز ہوگا منجانب گورنمنٹ انگریزی کابل مین رہے گا اور ایک وکیل پشاور مین منجانب والی کابل۔

شرط ہشتم

امیر صاحب معقول گروہ سپاہ کا ہمراہ افسران انگریزی کی کرینگے جبسے وہ ملک انگریزی سے باہر اور ملک امیر صاحب مین داخل ہونگے اور نیز جب وہ واپس آئین گے تو ایسا ہی گروہ سپاہ معقول تا سرحد ملک انگریزی اونکے ہمراہ رکھنا ہوگا۔

شرط نہم

زر کمک یکم ماہ جنوری ۱۸۵۷ء سے شروع ہوگا اور ایک مہینے بہکر دوسرے مہینے کا روپیہ دیا جایا کریگا ایک مہینا ہمیشہ چڑہا رہے گا۔

شرط دہم

جو پانچ لاکھ روپیہ قبل اسکے امیر صاحب کے پاس بھیجا ہے یعنی تین لاکھ قندہار مین اور دو لاکھ کابل مین وہ روپیہ اس عہدنامہ مین محسوب نہوگا اور یہ روپیہ علیحدہ ہنوز بل ایسٹ انڈیا کمپنی کو دیا ہے مگر جو ایک لاکھ روپیہ اب مہاجنان کابل کے پاس موجود ہے اور وہ ایک اور مطلب کے واسطے روانہ ہوا تھا وہ البتہ اول ماہ کی قسط مین ادا ہوگا۔

شرط یازدہم

یہ عہدنامہ کہ بطریق ناسخ عہدنامہ پشاور منعقدہ ۳۰ ماہ مارچ ۱۸۵۷ء مطابق ۱۱ ماہ رجب ۱۲۷۳ھ کا

نہوگا جسکی روسے امیر کابل وعدہ کرتا ہے کہ وہ دوست دوستونکا اور دشمن دشمنونکا ہمیشہ رہیگا
ایسٹ انڈیا کمپنی کا ہوگا اور امیر کابل ہمیشہ اس عہدنامہ مذکور کے وعدہ کرتے ہین کہ وہ سرکار
انگریزی کو اطلاع دینگے اگر وہ کوئی پیغام ایران یا دوستان ایران سے پاوینگے اوسوقت تک
جنگ جاری رہے گی یا اوسوقت تک جبہ تک فیمابین کابل اور سرکار انگریزی کے دوستی
قائم رہے گی۔

شرط دوازدہم

بلحاظ دوستی کے جو فیمابین سرکار انگریزی اور امیر دوست محمد خان کے قائم ہے سرکار
انگریزی وعدہ کرتے ہین کہ وہ چشم پوشی قصورات ماضیہ اقوام افغانستان سے کرینگے اور بسیط
اونکو نہ اندینگے۔

شرط سیزدہم

چونکہ امیر صاحب چاہتے ہین کہ چار ہزار نال بندوق اور اونکو دیجاے سوائے اون چار ہزار
کے جو سابق اونکو دی گئی ہین یہ وعدہ ہوتا ہے کہ چار ہزار نال بندوق سرکار انگریزی تمام تل
تک بھیجدینگے وبالفعل امیر صاحب کے آدمی باربرداری لاکر لیجاوینگے۔

(مہر) دستخط جان لارنس

(مہر) چیف کمشنر

(مہر) دستخط ہربرٹ بی

کمشنر فقمت پشاور

تمہ

سند بنام راجہ فرید سنگھ فرید کوٹ المرقوم ۲۱ ماہ اپریل ۱۸۶۳ء

واضح ہو کہ یہ سند عرصہ کہ کے عطا ہوئی اور چونکہ طبع ہونا اس جلد کا قبل اوسکے شروع ہوا تھا لہذا وہ سند متن مین اپنے مقام پر درج نہو سکی —

یہ سند بعض بعض معنی مین اوسیطرح کی ہے جسطرح کی ۱۸۵۶ء مین مہاراجہ مینپال سنگھ راجہ کے نابھا وجیند کو عطا ہوئی تھی مگر اس امر اہم مین یہ اونسے مختلف ہے کہ یہ سیطرح کا استحقاق راجہ کو نہین بخشتے مگر صرف اوسیقدر حقوق کی منظوری اور اجازت دیتے ہین جو اوسکے حقوق اب موجود ہین جیسے بزرگی و حکومت انگریزی ہندوستان مین قائم ہوئی اوسوقت سے راجہ فرید سنگھ اور اوسکے بزرگون نے علامات نمک حلالی بنسبت سرکار انگریزی کے ظاہر کی ہے اور انعامات بترقی آبرو و مرتبہ و علاقہ حاصل کیے عرصہ قلیل گذرا کہ رئیس حال فرید کوٹ نے بلوہ ۱۸۵۷ء مین سرکار انگریزی سے اتفاق کیا اور بالعوض اس خدمت کے سرکار انگریزی نے ازراہ پرورش شاہانہ دس سوارون کی خدمت جو راجہ پر فرض تھی معاف کی اور کچھ خطاب بھی زیادہ کیا اور خلعت بھی دیا اور ضرب سلامی بھی اوسکی زیادہ کر کے گیارہ ضرب مقرر کین اور راجہ کی درخواست اس مضمون کی بھی منظور کی کہ ایک سند بمہر و دستخط نائب السلطنت دربار منظوری و عطا کرنے راجہ اور اوسکے ورثا کو اوسکی قدیم ریاست واسطے دوام کے اور نیز علاقہ جدید جو راجہ کو سرکار انگریزی سے حاصل ہوا ہے بموجب شرائط ذیل کے ملے

شرط اول

ریاست موروثی جواب راجہ کے قبضے مین ہے اور جو علاقہ راجہ کو ازروی عطایات یا تبدیلی علاقہ کے بموجب تفصیل ذیل کے ملا ہے ازروے اس تحریر کے راجہ اور اوسکے ورثاے ذکور اصلی و صلبی کو واسطے دوام کے منظور اور عطا ہوے مع تمام اختیارات مالی و ملکی و فوجی جواب راجہ کو حاصل ہین —

شرط دوم

باستثناء آمدنی علاقجات معافی واقع کوٹ کپورا حسب تفصیل ذیل کے سرکار انگریزی کو ملی

رقم راجہ یا اوسکے جانشینون سے یا اوسکے کسی رفیق یا رشتہ دار متوسلین سے یا بعوض مال یا خدمت یا کسی اور حیلہ کے طلب نکرینگے۔

آمدنی اراضی معافی علاقہ کوٹ کپورا جو منتقل ہوکے آئی یا آیندہ ضبط ہوگی۔ للہ ۱۸۰۰۰

منہا بابت معاوضہ سالیانہ سایر موقوفی محصول پرمٹ جو راجہ نے موقوف کیا۔ ۱۴۰۰

باقی۔ ۱۶۶۰۰

شرط سوم

راجہ نے بنظر معاوضہ جو سرکار انگریزی نے اونکو دیا ہے تمام محصول پرمٹ وغیرہ اپنی طرف سے اور اپنے جانشینون کی طرف سے معاف کرتے ہین۔ یہ سب محصول علاقہ فرید کوٹ مین معاف ہوے۔

شرط چہارم

سرکار انگریزی کی خواہش یہ ہوئی کہ خاندان فرید کوٹ دوام اور استدام قائم رہے لہذا راجہ اور اوسکے جانشینون کو درصورتیکہ وارث سے مذکور اصلی و صلبی موجود نہون اختیار منتبنی کرنے کا بموجب رواج خاندان عطا کیا۔

شرط پنجم

درباب رعایای انگریزی کے جنکے کوئی جرم علاقہ راجہ مین کیا ہو اور وہ گرفتار ہوگیا ہو راجہ اور اوسکے جانشین اون اختیارات کو عملدرآمد کرینگے جو مراسلہ ہنوربل کورٹ اوف ڈائرکٹر بنام گورنمنٹ مدراس نمبر ۳ مرقوم یکم جون ۱۸۳۶ع مین درج ہے۔

راجہ اور اوسکے جانشین کوشش بلیغ بیچ انصاف دہی اور رفاہ رعایا کے کرینگے اور بموجب شرائط عہدنامہ سابق کے مانعت ستی اور بردہ فروشی و دختر کشی کی اپنے علاقہ مین کرینگے اور جو کوئی مجرم اس جرم کا ثابت ہوگا اوسکو سزاے سخت دینگے۔

شرط ششم

راجہ اور اوسکے جانشین ہرگز اسخراف خیرخواہی اور نمک حلالی شاہ انگلستان سے نکرینگے۔

شرط ہفتم

اگر کسیوقت کوئی فوج دشمن سرکار انگریزی اس نواح مین رونما ہوگی تو راجہ شریک سرکار انگریزی ہوکر اوسکا مقابلہ کرینگے اور کوشش از حد کرکے رسد و بار برداری وغیرہ مطلوبہ افسران سرکار انگریزی حتی المقدور بہم پہونچائینگے۔

شرط ہشتم

راجہ مثل سابق بنرخ رائج الوقت معرفت اپنے اہلکاران کے مصالح ضروری مواسطے بنانے راستہ ریل ومقامات ریل وشارع عام وپل وغیرہ کے کرینگے اور وہ بلا معاوضہ زمین مطلوبہ بنا بر تعمیر راستہ ریل وشارع عام وغیرہ کے دینگے۔

شرط نہم

راجہ اور اوسکے جانشین ہمیشہ راہ وفاداری وخیر خواہی سرکار انگریزی پیش نہاد رکھینگے اور سرکار انگریزی ہمیشہ آمادہ قائم رکھنے آبرو و مرتبہ راجہ اور اوسکے خاندان کی رہیگی۔

فہرست علاقجات راجہ فرید کوٹ

علاقجات موروثی

پرگنہ فرید کوٹ ~~پرگنہ وینگنہ والا~~

علاقجات جدید

دیہات پرگنہ کوٹ کیورا جو راجہ کو بالعوض پرگنہ سلطان خان والہ کے عطا ہوے۔

دیہات کوٹ کیورا وبھگیا جو سرکار انگریزی نے باستثنا موضع سبیان جو شامل علاقہ انگریزی ہے حسب الحکم صاحب چیف کمشنر بہادر پنجاب مجریہ ۴ ماہ مئی ۱۸۵۸ء نمبر ۳۴۵ ہوا ہے عطا کیے۔

رفیق اور خراج گزار

موضع ماموسا یا پرگنہ فرید کوٹ۔

ختم شد جلد دوم

اعلان

یہ ترجمہ گورنمنٹ کے حکم سے شایع نہین ہوا بلکہ راقم نے اپنے خرچ کے
سمارف اور خرچ کے بندوبست سے ترجمہ کرایا ہے اور چھپوایا ہے
الا بعد چھپوانے کے حسب ضابطہ قانون بستم سنہ ۱۸۷۷ عیسوے
گورنمنٹ انڈیا مین رجسٹری کرائی گئی تاکہ صاحبان ہم عصر اسکے
طبع مین ہمیادرت نفرماوین فقط

البعنول کشور مالک مطبع اودہ اخبار

نول کشور پریس لکھنؤ

ترجمہ جلد سوم

منجملہ سات جلد کتاب

عہدنامجات واقرارنامجات وسند سرکار

شاہنشاہی انگلستان وہندوستان باولیان

ملک وراجگان ونوابان ورؤسای

متعلقہ خاندان پیشوا ونا گپور و

بندیل گھنڈ

فہرست

جلد سوم

عہدنامہ واقرارنامہ وسندہاے متعلقہ خاندان پیشوا وناگپور وبندیل کھنڈ

نمبر	مضمون	صفحہ
	حصۂ اول	
	عہدنامجات واقرارنامجات واسناد متعلق پیشوا	
۱	عہدنامہ باباجی راؤپنڈت پردھان یعنی نیابت عظمیٰ ساہو راجہ - جولائی ۱۷۵۹ء	۱۱
۲	عہدنامہ بابت فوج کشی بمقابلہ تولاجی انگریا - مارچ ۱۷۵۹ء	۱۸
۳	عہدنامہ مرہٹا قوم کا - ۱۲ - اکتوبر ۱۷۶۰ء	۱۹
۴	عہدنامہ باشیورام پنت تاتیا منجانب مادھوراو بالاجی - ۱۴ - ستمبر ۱۷۶۱ء	۲۳
۵	عہدنامہ راگھوبا - مرقوم ۱۷۶۵ء	۲۶
۶	عہدنامہ باسدکا رمرہٹا - یکم مارچ ۱۷۶۶ء	۳۵
۷	ایضاً عہدنامہ راگھوبا - ۱۷۶۸ء	۴۲
۸	صلحنامہ درگاجی - ۱۷۶۹ء	۴۹
۹	صلحنامہ مرہٹہا - ۱۷۷۰ء	۲۵
۱۰	عہدنامہ باپنڈت پردھان پیشوا ملک مرہٹا ۲۱ - ربیع الاول ۱۱۸۴ ہجری	۵۹
۱۱	عہدنامہ باپیشوا مادھوراؤ نرائن ملک مرہٹا	۶۰
۱۲	عہدنامہ باپیشوا ونظام بمقابلہ ٹیپو سلطان ۱۷۹۰ء	۶۲
۱۳	عہدنامہ باپیشوا مشہور بنام عہدنامہ بسین - ۳۱ - دسمبر ۱۷۸۲ء	۶۷
۱۴	عہدنامہ پونا باراجہ پیشوا ۱۷۹۳ء	۸۱
۱۵	عہدنامہ باراجہ باجی راؤ ورگھناتھ راؤپنڈت نمائندہ مقام پونا - ۱۳ - ماہ جون	۸۴
۱۶	اجازہ واسطے باجی راؤ کے - یکم جون ۱۸۱۷ء	۹۵

نمبر	مضمون	صفحہ
	حصۂ دوم	
	عہدنامجات واقرارنامجات واسناد متعلقہ ناگپور	۹۷
۱۷	عہدنامہ راجہ برار ۱۸۰۱ء	۱۰۲
۱۸	صلحنامہ باسینیا صاحب صوبہ راگھوجی بھونسلا -	۱۰۴
۱۹	عہدنامہ بنام راجہ راگھوجی بھونسلا سینا صاحب صوبہ بہادر - ۲۴ - ماہ اگست ۱۸۰۳ء	۱۰۷
۲۰	عہدنامہ باراجہ پرسوجی بھونسلا -	۱۱۰
۲۱	عہدنامہ باراجہ مادھوجی بھونسلا -	۱۱۷
۲۲	ایضاً ایضاً	۱۱۹
۲۳	عہدنامہ باراجہ ناگپور ۱۳ دسمبر ۱۸۱۶ء	۱۲۴
۲۴	اقرارنامہ بازمیداران چھتیس گڑھ -	۱۳۷
۲۵	اقرارنامہ باپسال دیوراجہ بستار وسرکار ناگپور	۱۴۶
۲۶	بنام راجہ بہیرون دیوراجہ بستار وراجہ اودے پرتاب دیوراجہ کروندی وراجہ کمرئی -	۱۴۹
	حصۂ سوم	
	عہدنامجات واقرارنامجات واسناد متعلقہ بندیل کھنڈ	۱۵۱
۲۷	اقرارنامہ راجہ ہمت بہادر - ۴ - ماہ ستمبر ۱۸۰۳ء	۱۵۸
۲۸	بنام شمشیر بہادر - ۱۲ - ماہ جنوری ۱۸۰۴ء	۱۶۱
۲۹	ترجمہ واجب العرض نواب شمشیر بہادر -	۱۶۲
۳۰	اقرارنامہ باناناگوبندراؤپنڈت مقام باندہ - ۲۳ - اکتوبر ۱۸۰۶ء	۱۶۵
۳۱	عہدنامہ باناناگوبندراو -	۱۷۶
۳۲	عہدنامہ باراجہ پیشوا وشیوراؤ بہادر صوبہ دار بنسی	۱۸۲

نمبر	مضمون	صفحہ
۳۳	عہدنامہ بارام راؤ چندرصوبہ دار جھانسی -	۱۸۵
۳۴	عہدنامہ جدید با راجہ گنگادھر رئیس جھانسی - ۲۷ دسمبر ۱۸۴۲ء	۱۸۹
۳۵	سند راجہ کیسر سنگھ راجہ جیت پور - ۲۰ ستمبر ۱۸۱۲ء -	۱۹۲
۳۶	واجب العرض پرسرام - ۱۸۱۰ء	۲۰۲
۳۷	عہدنامہ امرت راؤ ۱۴ - اگست ۱۸۱۰ء -	۲۰۷
۳۸	عہدنامہ با راجہ جی سنگھ ویو راجہ ریوان دکمند ریوں	۲۱۴
۳۹	ایضاً - ایضاً - ایضاً -	۲۱۸
۴۰	اقرارنامہ بالال زبردست سنگھ جاگیردار چرخاری	۲۲۳
۴۱	عہدنامہ ثالث باسہ کار ریوان -	۲۲۴
۴۲	نام مہاراجہ رکھوراج سنگھ راجہ ریوان -	۲۲۷
۴۳	عہدنامہ بارا جہ اودچار -	۲۲۸
۴۴	عہدنامہ باراؤ راجہ نتری چیت راجہ دتیا - ۱۵ - مارچ ۱۸۰۴ء	۲۳۱
۴۵	ایضاً - ۲۱ - جولائی ۱۸۱۸ء	۲۳۳
۴۶	اقرارنامہ باراجہ رنجیت سنگھ راجہ سمتیسر المرقوم - ۱۲ - نومبر ۱۸۱۷ء	۲۳۸
۴۷	نقل سند راجہ ہندوپت راجہ سمتیسر -	۲۴۲
۴۸	اقرارنامہ مہاراجہ کشور سنگھ - ۴ - فروری ۱۸۱۰ء	۲۷۲
۴۹	واجب العرض راجہ کشور سنگھ بہادر راجہ پنا -	۲۷۵
۵۰	سند بنام راجہ نرت سنگھ راجہ پنا - ۱۱ مارچ ۱۸۶۲ء	۲۸۳
۵۱	واجب العرض دیوان دیوررچہ سنگھ ۴ دسمبر ۱۸۱۰ء	۲۸۸
۵۲	سند بنام سیراسنگھ لوگاسی والہ - ۱۱ مارچ ۱۸۶۲ء	۲۸۸
۵۳	اقرارنامہ راؤ سیراسنگھ بہادر جاگیردار لوگاسی ۲۰ جنوری ۱۸۶۲ء -	۲۸۹
۵۴	واجب العرض راجہ جی بہادر چرکھاری والہ - ۲۶ جولائی ۱۸۱۰ء -	۲۸۹
۵۵	واجب العرض مہاراجہ بکاجیت بچے بہادر راجہ چرکھاری	۲۹۵
۵۶	سند مہاراجہ جے سنگھ دیو چرکھاری -	۳۰۲
۵۷	واجب العرض راجہ رتن سنگھ بہادر -	۳۰۳
۵۸	واجب العرض راجہ بخت سنگھ -	۳۱۰
۵۹	ایضاً - لچھمن سنگھ -	۳۱۸
۶۰	سند راجہ بخت سنگھ - ۲۵ ستمبر ۱۸۱۲ء	۳۲۵
۶۱	عطای سند بنام راجہ بہادر رنجور سنگھ ولد لاڈلہ اجی گردہ	۳۲۶
۶۲	عطای سند بنام راجہ تیج سنگھ راجہ سیرلہ	۳۲۷
۶۳	واجب العرض راؤ پرتھی سنگھ جاگیردار جگنی	۳۲۸
۶۴	سند بھوپال سنگھ جاگیردار جگنی - ۱۱ - مارچ ۱۸۶۲ء -	۳۳۴
۶۵	اقرارنامہ سہ دیوان مورت سنگھ	۳۳۱
۶۶	عطای سند بنام جوستر جیت سنگھ - ۱۲ جنوری ۱۸۶۲ء	۳۳۹
۶۷	عطای سند بنام دام سنگھ جسوالہ ۱۱ - مارچ ۱۸۶۲ء	۳۳۹
۶۸	واجب العرض دیوان جگل پرشاد - ۲۵ اگست ۱۸۱۰ء	۳۴۰
۶۹	عطای سند بنام دیوان جگل پرشاد ۷ جنوری ۱۸۱۱ء	۳۴۴
۷۰	ایضاً - بنام لچھمن سنگھ ہری والہ - ۱۱ مارچ ۱۸۶۲ء	۳۴۶
۷۱	واجب العرض کور سونے ساہ گذری -	۳۴۶
۷۲	واجب العرض کور پرتاب سنگھ - ۲۸ جولائی ۱۸۱۰ء	۳۵۳
۷۳	عطای سند بنام چترپور جگت راج - ستمبر ۱۸۶۲ء	۳۶۲
۷۴	اقرارنامہ راجہ موہن سنگھ -	۳۶۴
۷۵	واجب العرض چوبے دریاو سنگھ قلعدار -	۳۶۷
۷۶	ایضاً - ایضاً - ۴ - جولائی ۱۸۱۲ء -	۳۷۳
۷۷	عطای سند بنام چوبے لونگاشور - ۱۱ جنوری ۱۸۶۲ء	۳۹۱
۷۸	واجب العرض دیوان ابرہل دیوان چوتہاری	۳۹۲
۷۹	واجب العرض دیوان پرتاب سنگھ یکم فروری ۱۸۱۰ء	۳۹۷
۸۰	واجب العرض لال دینا پت -	۴۰۲
۸۱	اقرارنامہ لال شیوراج سنگھ اوجہرا ونا گوو والہ	۴۰۹
۸۲	عطای سند بنام راجہ ناگود - ۲۲ - اکتوبر ۱۸۱۹ء	۴۱۴
۸۳	ایضاً عطای سند بنام راجہ ناگود - ۲۲ - اکتوبر ۱۸۱۹ء	۴۱۵
۸۴	اقرارنامہ نول امان سنگھ سوباول دری گانو والہ -	۴۱۶
۸۵	واجب العرض راجہ رام	۴۲۱
۸۶	واجب العرض دیوان گوپال سنگھ	۴۲۹

نمبر	مضمون	صفحہ
۸۷	واجب العرض کور لچھمن سنگھ۔	۴۳۸
۸۸	اقرار نامہ ٹہاکر درجن سنگھ۔ ۱۷ اکتوبر ۱۸۰۰ء	۴۴۲
۸۹	ایضاً۔ ایضاً۔ ۱۳۔ فروری ۱۸۰۱ء	۴۴۵
۹۰	اقرار نامہ ٹہاکر بشن سنگھ	۴۵۰
۹۱	ایضاً۔ ایضاً۔ رئیس میہر۔	۴۵۴
۹۲	واجب العرض نواب نصیر الدولہ۔	۴۵۵
۹۳	عطائے سند بنام نواب مہدی حسن خان امام الدولہ باونی والہ	۴۶۲
۹۴	اقرار نامہ راو بہادر بخت سنگھ جاگیر دار چرکانو وغیرہ۔ ۲۷۔ نومبر ۱۸۰۱ء۔	۴۶۳
۹۵	اقرار نامہ گمان سنگھ جاگیر دار کنیا دہانا۔ یکم اگست ۱۸۰۳ء۔	۴۶۸
	تتمہ جات،	
	فہرست دیہات عطیہ	۴۷۱
	نمبر ۱ دیہات راجہ پناسنہ ۱۸۰۰ء۔	۴۷۱
	نمبر ۲ دیہات جو راجہ پناکو ۱۸۰۰ء میں عطا ہوئے	۴۷۷
	نمبر ۳ دیہات عطیہ بنام راجہ چرکاری ۱۸۰۰ء۔	۴۹۰
	ایضاً دیہات عطیہ بنام راجہ چرکاری ۱۸۰۰ء	۴۹۳
نمبر ۵	دیہات عطیہ بنام راجہ بجاور ۱۸۰۱ء	۴۹۶
نمبر ۶	دیہات عطیہ بنام راجہ اجیگڑھ ۱۸۰۱ء	۵۰۰
نمبر ۷	دیہات عطیہ بنام جاگیر دار جسوالہ ۱۸۰۱ء	۵۱۲
نمبر ۸	دیہات عطیہ بنام راجہ پتھورا ۱۸۰۱ء	۵۱۳
نمبر ۹	دیہات عطیہ بنام راجہ برونڈہ ۱۸۰۱ء	۵۲۳
نمبر ۱۰	دیہات وغیرہ مقبوضہ دریا و سنگھ چوبے	۵۲۴
نمبر ۱۱	دیہات عطیہ بنام جاگیر دار علی پور ۱۸۰۱ء	۵۲۵
نمبر ۱۲	دیہات عطیہ بنام جاگیر دار کوٹی ۱۸۰۱ء	۵۲۶
نمبر ۱۳	دیہات عطیہ بنام راجہ ناگود ۱۸۰۹ء	۵۲۷
نمبر ۱۴	دیہات عطیہ بنام راجہ سہاول ۱۸۰۹ء	۵۳۱
نمبر ۱۵	دیہات عطیہ بنام راجہ میہر ۱۸۱۴ء	۵۳۴
نمبر ۱۶	ایضاً دیہات عطیہ بنام راجہ میہر ۱۸۲۷ء	۵۴۵
نمبر ۱۷	دیہات جنکا دعوی نصیر الدولہ نے نسبت پیشوا کیا کہ جاگیر نواب عماد الملک مرحوم کو دی تھی۔	۵۵۰

گزارش

از انجاکہ یہ کتاب لاجواب جو کیواسطے خصوص والیان ملک ہند کے بہت کارآمد اور ہمیشہ کیواسطے والیان ملک اور افسران وزیر دیوان معتمد وکلا نک نہایت مفید ہے علی الخصوص اونکو جنکی سرحد دوسری ریاست سے ملتی ہے لہذا خرید اس یوسف دل عزیز کی جسکا زمانہ ایک مدت مدید اور عرصہ بعید سے مشتاق و آرزومند تھا بصرف کے ہزار روپیہ کے انگریزی سے اردو میں ترجمہ ہوئی سب سے پہلے عالیجناب سری مہاراجہ دھراج والی ملک پنیالہ دام اقبالہم سے ملازمان ریاست کے لیے کل مجموعہ یعنے ہر ہفت جلد بقدر ایک سو اجلاد کے جناب حکیم منشی عبد النبی خلف صاحب میر منشی سرکار ممدوح نے درخواست فرمائی جسکے شکریہ سے ہم فخر کرتے ہیں **مصنف** اشکر گزاری جناب معلی القاب مہاراجہ مانسنگھ صاحب بہادر قائم جنگ بھی قابل فخر ہے کہ جناب ممدوح الیہم کی توجہ خاص سے کل راجہ صاحبان و تعلقہ دار صاحبان ملک اودے کے لیے قریب تین سو اجلاد مجموعہ ہر ہفت جلد خرید فرماوینگے۔ اب جمیع والیان و رسائے ملک ہند سے چشمداشت ہے کہ اس یادگار تواریخ ہند کو بذل توجہ سے خرید فرما کر سرمایہ فخر مندی حاصل فرماوین گے۔ اور علی الخصوص جن صاحبون نے جلد دوم خرید فرمائی ہے یہ جلد بھی اونکو خرید فرمانا چاہیے اور جلد سوم و چہارم تو ایک مہاتما پیدا ہوئی ہے جلد پنجم ششم و ہفتم بھی عنقریب طبع ہونگی

دیباچہ

بہ باعث موجود نہ ہونے راقم کے بہ مقام کلکتہ نقشہ جات اس جلد کے مثل نقشہ جات جلد اول کے
درج نہ ہو سکے

ماورائے رئیسان نبدیلکھنڈ جنکا ذکر اپنے موقع پر اس جلد مین ہوا ہے رئیسان ذیل نبدیلکھنڈ
نے بھی محصول ٹرفرنٹ یعنی آمد رفت اسباب تجارت اپنے اپنے علاقہ مین جب تک یہ کتاب طبع ہوتی
تھی موقوف کر دیا ہے ——

سمپتر

سریلا

جسو

بہری

چوبی جاگیر تراون وجیسونڈا ونا گانون

ناگور

سوہاول

راقم شکر گذاری ڈاکٹر سیٹن صاحب پولٹکل اسسٹنٹ بندیلکھنڈ کی ادا کرتا ہے جن صاحب نے اکثر
اسناد راقم کے پاس بھیجین جو دفتر فورین گورنمنٹ مین موجود نہ تھین —

مقام شملہ

تاریخ ۲۸ ماہ ستمبر سنہ ۱۸۶۳ عیسوی —

حصہ اول
عہدنامجات و اقرارنامجات و اسناد
متعلق بہ پیشوا

سیواجی بانی حکومت مرہٹا نے قزاقی جماعت سترہ برس کی عمر سے شروع کی اور جب اُسنے ۱۶۸۰ء مین وفات پائی تو اُسکی حکومت اکثر اضلاع دکن مین (یہ شاید دکن ہے) قائم ہوگئی تھی اُسکے استحقاق نسبت حکومت اسلام جو اب ضعیف ہوتی جاتی تھی بجز سرکش فتح نصیب ہونے کے اور بہت کم تھی اکثر علاقہ اسکے اور اسکے فرزند اور جانشین سمبا جی سے اورنگ زیب نے چھین لیے اور اُسکو گرفتار کرکے قید مین بصد بیرحمی قتل کیا اور اُسکے فرزند ساہو معروف ساہوجی کو قید مین رکھا مگر بادشاہ کے ارادہ سے مغلوب کرنے مرہٹا کے جس مین وہ کوشش تا مرگ یعنی ۱۷۰۰ عیسوی تک کرتا رہا بیفائدہ ہوئی کیونکہ اگرچہ اکثر قلعہ اُنکے اُس نے فتح کیے مگر مرہٹا لوگون نے بسرکردگی مختلف سردارون کے بالا اُونکا لیا اور ملک بادشاہی مین جملہ اور غارتگری کرکے اپنے تئین دولمند کیا اور تمام ملک جنوبی نربدا کو غارت کیا تعصب جیا اورنگ زیب کا جس سے اُس نے راجپوت

† ظاہر اسلوم ہوتا ہے کہ ایک عہدنامہ اُسکے ساتھ ۱۶۶۴ عیسوی مین ہوا تھا جس کا ذکر گرنٹ ڈف اسطرح کرتے ہین

عہدنامہ مین بیس شرائط تعین مطلب اُنکا مرہٹون نے چاپیشانی مین قائم رکھا ہی اول سیواجی نقصانی راجاپور اور اجازت قائم کرنے کارخانون کی بمقامات راجاپور و دابل و چیول و کلیان کے اور تجارت کرنے بیچ تمام علاقہ سیواجی کے اور خرید و فروخت کرنے اپنی ضمیت مجوزہ پر بلا ادائے محصول مقررہ کے دوم آدا کرنا محصول درآمد کا بحساب دو فیصدی قیمت اجناس پر سوم سکہ زر مخلوط ہوکر رایج رہین اور چہارم شکستگی جہاز مجرا ملیگی فقط از تاریخ مرہٹا جلد اول صفحہ ۲۶۴ —

رئیسان مالوا کو ناخوش کیا تہا مرہٹون کے حق مین مفید پڑا اگر اُنکی حکومت کی ترقی سلطنت ضعیف محمد شاہ مین ہوئی —

ہنگام وفات اورنگ زیب کے ساہوجی قید سے رہا ہوا اگرچہ جب وہ دکن مین واپس آیا تو اُسکو معلوم ہُوا کہ اوسکا ہمشیرہ زادہ سیواجی اور اُسکی خالہ تارابائی اُسکے خلاف ہے مگر بسبب لیاقت اُسکے وزیر بالاجی بسوناتھ کے ساہوجی نے اپنا حق حاصل کیا مگر یہ عیاش اور آرام طلب تھا اسواسطے براے نام رئیس مرہٹہا رہا اور اُسنے قیام اپنا بمقام ستارا قرار دیا جہان سے اُس کی جانشین بنام نہادراجہ کے مشہور ہُوئی مگر دراصل حکومت اور اختیار مرہٹہا مین بالاجی کا رہا جس کے خاندان مین جیسا حکومت مرہٹہا مین اکثر ہوتا ہے کاروبار پیشوا موروثی ہوا —

بالاجی بسوناتھ نے بماہ اپریل سنہ ۱۷۲۰ عیسوی مین وفات پائی اور اُسکا بیٹا باجی راو جانشین ہوا اور اُس کے پاس کاروبار ریاست بیس برس کے عرصہ تک رہا فوج باجی راؤ نے گجرات کو لوٹا اور مالوا کو فتح کیا اور شاہ دہلی نے اُسکو صوبہ دار مالوا مقرر کیا اس امر مین نظام نے اُسکی مدد اس غرض سے کی کہ نظام جانتا تہا کہ اُسکو ایک سدراہ درمیان اپنے اور دربار دہلی کے قائم کرے بعد از غارتگری بندیلکھنڈ اور ہندوستان کے اور وعدہ چوتھ یعنی چہارم مالگذاری کا شاہ دہلی سے کرا کر باجی راؤ اپنے علاقہ دکن مین واپس آیا وہ برلب دریای نربدا سنہ ۱۷۴۰ع مین مرگیا جب وہ دوبارہ واسطے غارت کرنے ہندوستان کے جاتا تہا ایک سال قبل اُس کی وفات کے سرکار انگریزی نے ایک عہدنامہ نمبر ۱ اُسکے ساتھ کیا جس کا منشا خاص تجارت کا تہا

باجی راؤ کے تین بیٹے تہے بالاجی باجی راؤ اور راگوبا و شمشیر بہادر یہ تیسرا ایک کنیز مسلمانی سے تہا اور بندیلکھنڈ مین جانشین پیشوا ہوا اور اُس کی اولاد بنام نہاد نواب باندا مشہور ہوئی اور بالاجی باجی راؤ معروف بہ نانا صاحب اپنے والد کی جگہ دفتر پیشوا کا مالک ہوا گو اوسکے ساتھ خیلے مخالفت راگھوجی بھونسلا اور گیکواڑ نے کی تھی اور جب وہ جانشین پدر ہوا تو اُسنے رسمیات خلعت وغیرہ کی راجہ ساہو سے جو براے نام راجہ تھا اپنی نسبت ادا کرائین چونکہ شخص سست تہا لہذا اُسنے کاروانتظام اپنے ہمشیرہ زادہ سداشیو راؤ بھاؤ کے سپرد کیا اور فوج کا

کام اپنے برادر رگھناتھ راؤ معروف راگوبا کے تعلق کیا ۱۷۵۵ء مین عہدنامہ نمبر ۲ بالاجی راؤ کے ساتھ اِس سبب سے قرار پایا کہ طاقت انگریزی نے کی جس نے اختیار اور حکومت کنارہ کونکان پر جو ملک مرہٹہ سے واقع ہے حاصل کی تھی کم کیجاے کیونکہ اُسنے طاقت پاکر غارتگری کرنی اِسقدر شروع کی تھی کہ سرکار انگریزی کو ضرورت فوج کشی کی بمقابلہ اُسکے پڑی اور اِس فوج کشی مین مرہٹون سنے اُنکی مدد بخوشی کی مقامات قیام غارتگران مذکور کے قبضہ مین آئے اور خزانہ اُنکا فوج انگریزی کے جوہر کردگی کلایو صاحب اور ایڈمرل یعنی جنرل فوج بحری واٹسن صاحب کے ۱۷۵۶ء مین گئے ستھے ہاتھ آیا بعد ختم ہونے اِس مہم کے عہدنامہ نمبر ۳ پیشوا کے ساتھ منعقد ہوا جس کے رو سے قطع نظر فوائد تجارت کے قوم دچ کی نسبت قرار پایا کہ وہ تجارت ملک مرہٹا مین نہ کیا کرین اور سرکار انگریزی کو دس دیہات منجملہ جن کے ایک بنکوٹ بھی تھا ملے

بیچ عہد باجی راؤ کے سرداران سیندھیا و ہولکر کم رتبہ سے افسر فوج مرہٹا کے زیر حکم راگوبا کے ہوئے اور تمام ملک مالوا باستثناے چند جاگیرداروں کے جن مین ایک انند راؤ پنوار دھار کا تھا اُنمین منقسم ہوگیا مرہٹون کا اختیارات دہلی مین بہت تھا اور نا اتفاقی دربار کی سبب اُنکی مداخلت مطلوب ہوئی بیچ ۱۷۵۸ء عیسوی کے مرہٹا نے تا بہ لاہور و ملتان فتح کیا مگر یہ فتح اُنکی باعث مہم نجیب احمد شاہ ابدالی کی ہوئی جس نے مرہٹون کو ایک شکست فاحش بہ مقام پانی پت دی اور جس کے باعث اُنکی حکومت شمالی ہندوستان مین واسطے کچھ عرصہ کے کم ہوئی یہ شکست اُنکی اِس کے سبب ہوئی کہ اُسوقت مین تبدل عہدہ فیما بین راگوبا و سدا شیو راؤ بھاؤ کے ہوا تھا اور پیشوا اِس شکست کے بعد صرف چند ماہ جی اتقائم رہا

نانا صاحب کے بعد اُنکا پسر ثانی مادھو راؤ بلال جانشین ہوا یہ سترہ سال کی عمر کا اُسوقت مین تھا لہذا کاروبار تفویض اُسکے عموی راگوبا کے رہا چونکہ اُسکو اندیشہ انتظام کا پیدا ہوا لہذا پیشوا نے چاہا جو تکرار انگریزون سے باعث اُنکے حملہ کرنے اوپر سیدی جنجیرا والہ کے جو ایک دوست سرکار انگریزی تھا باقی ہے وہ رفع ہو اور اُسکا تصفیہ عہدنامہ نمبر ۴ کے ہوا انگریزون سے بھی اِسی نیت سے دوستی ہوئی کہ اُنکی مدد ملا کرے مگر یہ اتفاق

یکایک بباعث مرہٹون کے نظام سے صلح کرنے کے جاتا رہا۔

راگوبا نے کوشش کی کہ مادھوراؤ کی زمین زیر حکم رکھے مگر اُسکی لیاقت اور ہوشیاری کے سبب وہ دخیل امورات انتظام مین ہوگیا اور گیارہ سال تک اُسنے اسکا انجام دیا ۱۷۷۳ عیسوی مین مادھوراؤ لاولد مرگیا ایک سال قبل اسکی وفات کے سیندیا نے حکومت مرہٹون کی ہندوستان مین دوبارہ قائم کی اور روہیلکھنڈ کو فتح اور غارت کرکے شاہ عالم بادشاہ کو انگریزون سے علحدہ کرکے اُنکو تخت دہلی پر بٹھایا اور اپنا دست نگر رکھا۔

بعد وفات مادھوراؤ کے اُسکے بھائی اور جانشین نراین راؤ کا قتل ہوا اور راگوبا پھر محیط ہوگیا اراکین سلطنت نے ایک گروہ سرکشان بجانب داری گنگابائی بیوہ نراین راؤ آراستہ کی اور اس گنگابائی کو بعد وفات اُس کے شوہر کے ایک لڑکا مادھوراؤ نراین نامے پیدا ہوا تھا اور ادہر راگوبا نے سیندیا اور ہولکر اور انگریزون سے ساز کرکے اپنی قوت زیادہ کی جب سیندیا اور ہولکر نے اُسکو ترک کیا تو راگوبا نے بہ مجبوری مدد انگریزون کی بالعوض دینے مقام بسین وجزیرہ سالسٹی ودیگر جزایر کنارہ بمبئی جنکے لینے کے واسطے سابق انگریزون نے اکثر فوج کشی کی تھی اور اُنکو حاصل نہین ہوئے تھے اور اب بخیال اِسکے کہ پرتگالی اُنکو نہ لے لیں الا اُنکے قبضہ مین آگئے تھے حاصل کی جو قرارداد ہوئے وہ عہدنامہ نمبر ۵ مرقومہ ۶ ماہ مارچ ۱۷۷۵ عیسوی مین درج ہوئے اِس عہدنامہ کے سبب اوّل جنگ مرہٹا پیدا ہوئی۔

جو فوج راگوبا کی مدد کو گئی تھی اُسنے کچھ فتح کی جس کے سبب راگوبا نے خوش ہوکر اضلاع ہموت و امود جمی تخمیناً معہ لکھان سالیانہ کی انگریزون کو دی مگر یہ فتح راگوبا کی چند روزہ تھی حاکم عالی بنگالہ نے اِس عہدنامہ کو نامنظور کیا اور اُسکو ناجائز قرار دیا اور خود ایک مختار اپنی طرف سے کرنیل اپٹن صاحب نامے کو اراکین پونا کے پاس روانہ کیا تاریخ یکم ماہ مارچ ۱۷۷۶ کرنیل اپٹن صاحب نے عہدنامہ پورندہ نمبر ۶ منعقد کیا مگر اِس عہدنامہ کی دو شرایط بعد ازان باسترضاے فریقین حک ہوئین اور ایک دفعہ شامل کی گئی اِس عہدنامہ سے صلح فیمابین سرکار انگریزی اور اراکین مذکور مین قرار دی اور دوستی راگوبا منقطع ہوئی جس سے کوشش بفائدہ بیچ قائم رکھنے دوستی کے عمل مین لائے اور شرط کی کہ تمام ملک کونکان اور دس فیصدی آمدنی گل جاگیر

مرہٹا سے وہ انگریزون کو دیگا —

اس عرصہ مین گروہ اراکین مذکور دو گروہ مین منقسم ہوئے ایک کی سرداری مین نانا فرناویس اور سیندیا حامیدار پیشوا سے صغرسن تھے اور دوسرے گروہ کی سرداری مین مورابا ہشیرہ زادہ نانا فرناویس تھا جس کے ہمدہو لکر اور رفقاے راگوبا یتیم پونا تھے بوجہ عدم استقلال ہولکر کے گروہ نانا فرناویس نے سبقت حاصل کی اور نانا فرناویس نے نہ صرف تعمیل عہدنامہ پورندہ کو ملتوی کیا بلکہ یقین ہوا کہ اُسنے سازش مخفی فرانس والون سے کی ہے جنہون نے علاقہ انگریزی واقع مغرب ہندوستان مین اندیشہ ڈال رکھا تھا اور چونکہ گروہ مورابا نے مدد انگریزی طلب کی تھی لہذا مصلحت وقت یہ معلوم ہوا کہ ایک عہدنامہ جدید اوپر بنیاد عہدنامہ ۱۷۷۵ء عیسوی کے ساتھ راگوبا کے قرار دیا جاے کیونکہ یہ مشہور تھا کہ راگوبا ہنگام صغرسنی پیشوا البطور ولی کام کریگا عہدنامہ جدید نمبر ۷ تاریخ ۲۴ ماہ نومبر ۱۷۷۵ء عیسوی ساتھ راگوبا کے منعقد ہوا —

فوج بمبئی جو واسطے مقرر کرنے راگوبا کے بطور ولی جاتی تھی بلا انتظار فوج بنگالہ جو اُنکی مدد کے واسطے بسرگردگی کرنیل گوڈارڈ صاحب روانہ ہوئی تھی بجانب پونا روانہ ہوئی اور بمقام تلنگانو تمام فوج مرہٹا سے مقابلہ ہوا فوج مرہٹا نے اُنکے معاودت کا راستہ بھی بند کر دیا اسلیے بمجبوری اُنھون نے اقرارنامہ سے آبروئی کا نمبر ۸ بمقام ورگانو اس مضمون کا کیا کہ تمام علاقہ جو گورنمنٹ بمبئی نے بعد وفات مادھوراو بلال کے حاصل کیا ہو وہ واپس دیا جائیگا بعد ازین فوج مذکور کو حکم واپسی ہوا اور دو اول واسطے طمانیت تعمیل عہدنامہ کے اپنے پاس رکھے جو اب اس عہدنامہ کا منظور نہین ہوا اور کرنیل گوڈارڈ صاحب کو جو شروع ۱۷۷۹ء مین بمقام بمبئی پہنچے حکم ہوا کہ صلح ریاست پونا سے اوپر بنیاد عہدنامہ پورندہ کے منعقد کرے اور یہ بھی اُسمین ایزاد کیا جاے کہ فرانس والہ ممالک مرہٹا سے خارج کیے جائین —

پیغام صلح کئی مہینے تک جاری رہے مگر آخر کار دشمنی شروع ہوئی کیونکہ مرہٹون نے اصرار در باب واپسی سالسٹی اور سپردگی راگوبا کے بطور اول قدم بجانب صلح کیا بعدہ چند فتوحات ملک کونکان اور مالوا مین نصیب گورنمنٹ انگریزی ہوئی تھی اُنھون نے سنا کہ سفارش بمقابلہ اُنکے

حیدر علی کر رہا ہے اور نظام اور مرہٹون نے مصلحت وقت سمجھ کر پیغام صلح کیا اور جبرار اس عہدسے علیحدہ کیا گیا اور عہدنامہ علیحدہ سیندیا کے ساتھ قرار پایا جس نے وعدہ کیا کہ وہ صلح عام تجویز کردیگا ان پیغامات کا نتیجہ یہ ہوا کہ عہدنامہ سالبائی نمبر ۹ ۱۷۸۲ء مین منعقد ہوا جسکے رو سے صلح فیما بین پیشوا اور سرکار انگریزی اور ان کے رفقا کے بیان آئی لہذا انگریزون کی نسبت یہ شرط قرار پائی کہ وہ حمایت اور حفاظت راگوبا کی نہین کرین گے اور راگوبا کو مدد خرچ پیشوا سے ملا کریگا اور جسقدر علاقہ پیشوا کا بعد انعقاد عہدنامہ پورندہ لیا گیا ہے وہ واپس ہوگا اور نظام اور حیدر علی نے جو علاقہ انگریزی سے لیا ہے وہ واپس کرین اور سیندیا ضامن فریقین کا دربارہ تعمیل شرائط عہدنامہ ہوا راگوبا بعد اس عہدنامہ کے چند ماہ زندہ رہا تفصیل تعمیل شرط یازدہم حسب نامہ مذکور کی جو دربات آمد و رفت بحری کے تھی ایک علیحدہ تتمہ عہدنامہ نمبر ۱ مین تاریخ ۲۶ ماہ اپریل ۱۷۸۳ء کی گئی اور اسمین بھی ایزاد ہوا کہ کوئی فریق اپنے ملک مین دوسرے فریق کے علاقہ کے مفرور کو پناہ نہ دیگا۔

حیدر علی نے ماہ دسمبر ۱۷۸۲ عیسوی مین وفات پائی مگر اسکا فرزند ٹیپو آکر شرائط عہدنامہ سالبائی منظور کرتا تھا مگر انگریزون سے بجنگ رہا لہذا ایک عہدنامہ جدید نمبر ۱۱ ماہ اکتوبر ۱۷۸۳ء فیما بین سیندیا اور انگریز ایک فریق اور پیشوا فریق ثانی کے قرار پایا جسکے رو سے وعدہ ہوا کہ زبردستی اُس سے اطاعت حسب منشا شرط نہم عہدنامہ سالبی کرانی چاہیے قبل اسکے کہ شرائط عہدنامہ ہذا کی تعمیل ہو گورنمنٹ مندراس نے صلح بمقام منگلور ٹیپو کے ساتھ کرلی اس عہدنامہ کو جو بلا اطلاع پیشوا منعقد ہوا تھا مرہٹون نے تاسیخ عہدنامہ سالبی تصور کیا مگر ارادہ اولوالعزمی سرداران گروہ مرہٹا جنھون نے اب علیحدہ ایسے ارادہ دل مین لائے تھے باعث اتباع تجاویز قدیم ہوا۔

جب اول ۱۷۹۰ء مین ٹیپو کی طرف سے فساد ظاہر ہوا تو لارڈ کارنوالس صاحب نے توجہ بجانب دوستی پیشوا مائل کی عہدنامہ نمبر ۱۲ جسکے رو سے جنگ و صلح مین اتفاق مشروط تھا منعقد ہوا اور نظام بھی اسمین شریک ہوا عہدنامہ سرنگاپٹام جو ٹیپو کے ساتھ ہوا اُس سے پیشوا قابض ایک ثلث علاقہ کے ہوئے جو ٹیپو سے لیا تھا اور جسکی جمع [illegible]

سالیانہ تھی بعد ازین ہری پت سپہ سالار فوج مرہٹہ نے ارادہ کیا کہ کچھ فوج انگریزی اپنے ہمراہ واسطے سرکوبی سرکش باغیان پیشوا کے رکھے مگر یہ درخواست اُسکی منظور نہین ہوئی ترقی سرکار انگریزی سے رئیسان مرہٹہ کے دلون مین رشک پیدا ہوا اور اسی سبب سے اُنھون نے یہ درخواست لارڈ کارنوالس صاحب کی کہ سب یعنی سرکار انگریزی اور نظام اور پیشوا ملکر وعدہ کرین کہ پیشوا آیندہ زیادتی نہین کریگا نامنظور کی۔

سرداران مرہٹہ اب پیشوا کے دوست ہوگئے تھے ماتحت نہین رہے علیحدہ عہد نامجات سرکار انگریزی نے ساتھ راجہ برار و گیکوار اور سیندھیا کے کئے اور سرداران مرہٹہ صرف بطور دوست مساوی بمقابلہ دشمن متصور ہوکر شریک ہوئے آزادی اور بلا واسطہ حکومت سیندھیا کا اقبال عہد نامہ سالبئی مین ہوچکا تھا اور اُس کی فتوحات شمالی ہندوستان اور مالوا اگرچہ برائے نام بطور نائب پیشوا تھین مگر کل اختیار اُسکو دربار پونا مین حاصل تھا

پیشوا خورد مادھو راؤ نے بتاریخ ۲۷ اکتوبر ۱۷۹۵ء عیسوی مین وفات پائی اور اُسکے بعد ایسی تکرار فیما بین ہوئی کہ اُس سے اندیشہ شکستی اتفاق مرہٹہ پیدا ہوا اور نتیجہ اسکا یہ ہوا کہ باجی راؤ پسر راگوبا پیشوا ہوا بااعانت اختیار فوجی دولت اوسیندھیا اِس دولت راؤ سیندھیا نے درمیان سرداران مرہٹہ کے ایسی تجویز کی کہ تسنیخ پیغام صلح جو سرکار انگریزی کے ساتھ پونا کے بین ہوجاے ۱۷۹۹ء مین بعد فتح سرنگاپٹام ایک حصہ ملک میسور جمعی سے لکھان پگوداکا پیشوا کو اس شرط پر دینے کا بیان ہوا کہ اسکو لیکر اُسی قسم کا ایک عہد نامہ اُسکے ساتھ کیا جاے جیسا نظام کے ساتھ ہوا تھا مگر بباعث سیندھیا کے یہ تجویز نامنظور ہوئی بعد علاقہ مذکور فیما بین سرکار انگریزی اور نظام کے منقسم ہوگیا۔

بیچ اُس لڑائی کے جو فیما بین سیندھیا اور ہولکر کے ۱۸۰۴ء مین ہوئی فوج مجموعی سیندھیا اور پیشوا کو بتاریخ ۲۵ ماہ اکتوبر ۱۸۰۳ء شکست فاش ہوئی یہ امر بہتر واسطے دوبارہ قائم کرنے اختیار انگریزی بمقام پونا ہوا اور درخواست واسطے فوج کمکی کے جو باجی راؤ نے کی تھی اور وہ بوقت نزدیک آنے فوج ہولکر کے خود فرار ہوگیا تھا بخوشی منظور ہوئی بتاریخ ۳۱ ماہ دسمبر ۱۸۰۲ء مشہور عہد نامہ بسین کا نمبر ۱۳ دستخط ہوا از روے اِس عہد نامہ کے پیشوا مستحق پانے فوج کمکی چھ پلٹن

سرداران

راؤ سیندھیا

معہ توپخانہ کے ہوا اور بالعوض خرچہ اس فوج کے وہ علاقہ جمبی سے لاکھ کا شامل کریگا اور جو نزاع پیشوا اور نظام مین ہوگی وہ سپرد گورنمنٹ انگریزی کے ہوگی اور نیز دعوی نسبت گیکوار کے سپرد گورنمنٹ مذکور کے ہونگے اور سرکار انگریزی کے ذریعہ سے وہ دوبارہ سرداری مرد مان مرہٹا پر معہ جملہ حقوق کے قائم ہوگا جو علاقہ جزوی اسطرح دیا گیا تھا وہ بعد ازین بابت علاقہ جزوی واقعہ بندیلکھنڈ سے جو پیشوا کا وہان تھا تبدیل ہوا اور یہ شرائط مندرج تتمہ عہدنامہ کے تاریخ ۱۶ ماہ دسمبر ۱۸۰۳ء ہوئے باجی راو دوبارہ پونا مین بتاریخ ۱۳ ماہ مئی ۱۸۰۲ء گدی نشین کیا گیا بوقت آنے فوج انگریزی کے ہولکر بھاگ گیا اور سیندھیا نے بعد از تامل اپنی رضامندی بیچ اس انتظام کے دی جو از روے عہدنامہ پسین ہونے والا تھا اور جس سے اُسنے اپنی تجویز کی خرابی واسطے قائم کرنے اپنی حکومت اوپر سرکار پونا کے دیکھی دی مگر پھر اُس سے منحرف ہوکر راجہ برار کے ساتھ سازش کی تاکہ عہدنامہ فسخ ہوجاوے فوج کشی جو بمقابلہ سرداران مرہٹا ۱۸۰۳ء مین اور بمقابلہ ہولکر ۱۸۰۵ء مین ہوئی اُسنے حکومت انگریزی ہندوستان مین قائم کردی اور جو علاقہ سیندھیا اور راجہ برار کے فتح کئے وہ فیمابین گورنمنٹ انگریزی اور پیشوا اور نظام کے از روے عہدنامہ پونا نمبر ۱۴ جو ۱۸۰۴ء عیسوی مین ہوا تقسیم ہوئے اور پیشوا کے حصہ مین شہزادہ ضلع احمدنگر آیا۔

کئی سال تک کوئی امر منافق دوستی فیمابین سرکار انگریزی اور پیشوا کے وقوع مین نہین آیا اگرچہ پیشوا اکثر اپنے دعوی کے فیصلہ سے جو بمقابلہ جاگیرداران اُسکے علاقہ کے ہوئے ناراض ہوا کیونکہ اُن فیصلہ جات کے بموجب اُسکے اختیار زیادتی کرنے کے ایک حد مقرر ہوئی اور اُنکی جاگیر کا استحکام اُسوقت تک ہوا تھا جب تک وہ اپنے عہود نسبت سرکار پونا کے ادا کرین مگر ۱۸۱۵ء مین بباعث ظلم شعاری پیشوا اور اُسکے وزیر ترمبک جی انگلیا کے بہت دقت پیدا ہوئی اسواسطے کہ از روے عہدنامہ پسین کے سرکار انگریزی فیمابین پیشوا اور گیکوار کے ثالث قرار پائی تھی بابت تصفیہ دعوی کلان پیشوا کے جو بموجب اُس تجویز کے جو سابق تدابیر مرہٹا کی تھین اور جو باجی راؤ کے مدنظر تھین پیش ہوئی تھی وزیر گیکواڑ گنگا دھر شاستری جو ایک دوست قدیم گورنمنٹ انگریزی کا تھا بضمانت سرکار انگریزی وعدہ

حفظ جان پونا مین طلب ہوا تھا اور تبرغیب دہی تربک جی بے ایمانی سے قتل ہوا اور اس جرم مین پیشوا کی نسبت بھی شبہ شرکت پایا گیا لہذا باجی راؤ کو زبردستی راضی حوالہ کرنے وزیر مذکور مین کیا اور اُسکو گرفتار کرکے قلعہ تنا مین محبوس کیا ماہ ستمبر ۱۸۱۶ء تربک جی قید سے فراری ہوا اور پیشوا نے اُسکو خفیہ اپنے پاس رکھا اور گو ظاہر مین دوستی سرکار انگریزی مین گرمجوشی دلی ظاہر کرتا تھا مگر باطناً اُسنے دوستی ہولکر و ناگپور و پندارا سے پیدا کی اور خود تیاری سامان جنگ مین مصروف رہتا تھا جب یہ حالات دریافت ہوئے تو پیشوا کو اطلاع دی گئی کہ ایسی حرکات اُسکے باعث انفساخ عہدنامہ ہین اور فوج کملی کو حکم کوچ کرنے پونا کا ہوا اور باجی راؤ کو حکم ہوا کہ اپنے تین قلعہ مستحکم چھوڑ دے اور شرائط عہدنامہ نمبر ۱۵ کو جو سرکار انگریزی نے تجویز کین منظور کرے اصل مطالب اِس عہدنامہ کے یہ تھے کہ وہ تربک جی کو گرفتار کرکے حوالہ کردے اور علاقہ بالعوض خرچ فوج کنٹنجنٹ جو ازروے عہدنامہ بسین کے رکھی گئی تھی شامل کردے اور اپنے دعوی نسبت گیکوار کے راضینامہ لکھ دے اور جو بندوبست اُسکے ماتحت جاگیرداران کے ساتھ ۱۸۱۷ء مین ہوا ہے اُسکو منظور کرے اور ریاست ہاے غیر سے تحریرات سندی کرنے سے اجتناب کرے ــــ

جو طریق عدم مداخلت کا گورنمنٹ انگریزی نے بیچ امور وسطی ہندوستان اور مالوا کے اختیار کیا تھا اُسکے سبب پندارا کے گروہ کو نہایت طاقت پیدا ہوئی تھی اور اُنکی غارتگری جو ۱۸۱۶ء مین اُنھون نے علاقہ انگریزی مین شروع کی سرکار کو اپنے طریق مذکورہ بالا کے تبدیل کرنے کی ضرورت ہوئی پندارون کو توقع بہت مدد رسان مرہٹا کی تھی مگر سندھیا ازروے عہدنامہ ۱۸۱۷ء کے اُنکی طرف سے جدا کیا گیا تھا اور امیر خان کو اُسکے علاقہ مین قائم رکھنے سے اپنے جانب کرلیا تھا پس فوج ہولکر کو جنگ مہدپور مین شکست فاش دی اور پندارا کو بالکل ایک جنگ عظیم مین تباہ کردیا اور اُسکا سردار بمجبوری تغیر کرنے کسی شرط کے حاضر آیا اسی عرصہ مین باجی راؤ نے صلح عہدنامہ گذشتہ سے منحرف ہوکر اور جنگ پندارا کو غنیمت سمجھکر رشتہ دوستی سرکار انگریزی کو توڑا اور تاریخ ۵ ماہ ستمبر ۱۸۱۷ء خوب تیاری جنگ خفیہ کرکے یکمرتبہ رزیڈنسی پونا پر حملہ آور ہوا اور اُسکو لوٹ لیا بعد ازین بے قرینہ مہم کے جسمین باجی راؤ

ہمیشہ بہ ہوشیاری مقابلہ آرائی فوج انگریزی سے بچتا رہا آخر کار بہت تنگ ہو کر ماہ مئی ۱۸۱۸ء
اُسنے پیغام بھیجا کہ وہ حاضر ہوتا ہے اور سرکار انگریزی بمقتضاے فیاضی جو چاہے
اُسکے ساتھ کرے اُسکو شرائط عہدنامہ نمبر ۱۶ دی گیئن اور اُسنے اُنکو قبول کیا جسکے رو سے
اُسنے دعوے راجگی چھوڑ دیا اور منظور کیا کہ وہ کنارہ دریاے گنگ پر جہان مرضی ہوگی
رہے گا اور آٹھ لاکھ روپیہ سالیانہ لیا کریگا پس مقام بھور متصل کانپور مقام قیام اُسکا تجویز
ہوا اور جاگیر بھور مین اُسکو ملی اُسکے باشندہ محفوظ دست اندازی عدالت دیوانی و فوجداری
سے از روے رگولیشن ۱۸۳۲ء کیے گئے۔

بتاریخ ۲۸ ماہ جنوری ۱۸۵۱ء باجی راؤ نے وفات پائی اور کل جایداد اپنے
پسر متبنّی دھوندو پنت نانا کو دی اور متبنّی مذکور کو سرکار انگریزی نے اُسکا وارث منظور کیا
کوئی جز و پنشن باجی راؤ کا اُسکے خاندان کے نام نہ تھا مگر جاگیر بھور دھوندو پنت کے حین
حیات تک جاری رہی اور باشندہ مطیع احکام عدالت دیوانی و فوجداری کیے گئے یہ
دھوندو پنت وہ مشہور نانا صاحب ہے جو حاکم اعلی قتل کانپور مین تھا اور جو مقدمہ اکبیش بلوہ
۱۸۵۷ء مین تھا اب اُسکا حال بصحت معلوم نہین۔

نمبر ۱

شرایط عہدنامہ فیمابین سیٹون لا صاحب گورنر بمبئی منجانب ہنوریبل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی و باجی راؤ پنڈت پردہان یعنی وزیر اعظم ساہو راجہ ماہ جولائی ۱۷۳۹ء عیسوی مطابق سمت ۱۱۴۰

شرایط فیمابین سرکار باجی راؤ پنڈت پردہان سمت ۱۱۴۰ مطابق ۱۷۳۹ء ہنوریبل سیٹون لا صاحب گورنر بندرگاہ بمبئی جو بمقام مسین اُنکی نائب اِنجرڈ صاحب کو دی گئی

شرط اول

انگریز صرف اپنی کمپنی کی کشتیون کو رونہ دینگے اور اُنکو جو تجاران و ملازمین و متوسلین

انگریز اپنے رونہ اور پنڈہ اُن کشتیون کو حسب دستور دینگے جو بندرگاہ بمبئی کی

متعلقہ جزیرہ بمبئی یا دیگر مقامات کے ہین جنمین
انگریزی آبادی ہے اور انگریز باجی راؤ کے
جہازون مین مداخلت نہ کرینگے اور نہ سپاہی
محافظ کسی غیر کی کشتی کو دینگے صرف اُن چار
کشتیون کو جو اتفاقاً ہمراہ انگریزون کی ہو جائینگی
پس اس حالت مین باجی راؤ کے جہاز اور نہ
بھی مزاحمت نہ کرینگے

ہونگی یا کمپنی کی یا دیگر تجاران کی ہون گی مگر اُن
کشتیون کو نہ دینگے جو غیر کے بندرگاہ کی
ہونگی اُنکو روکنہ ہمارے سرکار سے یگا
اُسکے ذریعہ سے وہ تجارت اور آمد و رفت
بلا مزاحمت کر سکتے ہین جو ہمسے روکنہ نہ یگا
اُسکو ہم سزا دینگے اور انگریز اس سزا دہی
کا مقابلہ نہ کرینگے گورنمنٹ انگریزی جیسا اوپر
ذکر ہو چکا ہے کشتی غیر تجار کو یا کشتی سپاہیان
محافظین بندرگاہ غیر کو روکنہ دینگے جنکے
پاس ہمارا روکنہ نہین اور ہمارے جہاز
اُسوقت تک مزاحم دو تین کشتیون سے نہ
ہونگے جو بندرگاہ غیر کی ہونگی مگر اتفاقاً محافظت
جہاز انگریزی مین آگئی ہون گی جب تک وہ
محافظت انگریزی مین رہین گے ۔

شرط دوم

انگریز اور اُنکی رعایا یا متوسلین اپنا اسباب
ایسی کشتی پر نہ لادینگے جسکے پاس باجی راؤ
کا روکنہ نہو گا مگر درصورتیکہ ضرورت اشد وقع
ہو جسکے باعث ایسا امر وقوع مین آئے
اور باجی راؤ کے جہازون سے اسباب کو
گرفتار کرلین تو وہ اسباب مالکون کو واپس ملیگا
درصورتیکہ وہ ثبوت اپنے اسباب کا دینگے

انگریز اُنکا اسباب یا اُنکی رعایا کا ایسی
کشتیون پر بار نہ کرینگے جنکے پاس اُس کا
کا روکنہ نہو گا اور صرف اُن پر بار کرین گے
جنکے پاس ہمارا روکنہ ہو گا مگر بصورت ضرورت
اشد کے اگر ایسا ہو اور اسباب ہمارے
جہاز کا گرفتار کرلین تو بصورت ثبوت ہونے
کہ اسباب انگریزون کا ہے یا اُنکے تجاران
کا ہے اسباب واپس دیا جائیگا ۔

شرط سوم

انگریز کسی باشندۂ ملک غیر کو جو ہنگام جنگ پناہ گیر بمبئی مین ہوا ہوگا وہ قولی یا تجاری کوئی اور قوم ہو اپنے وطن کے واپس جانے مین اور اپنی جائداد اور کشتی کے لیجانیمین روکین گے۔

انگریز کسیطرح کی روک اوپر باشندہ یا قولی یا تجار کے یا کل اقوام حکومت بسین و دیگر مقامات تا بہ جزیرۂ دمان وغیرہ کے جو بمبئی مین آگئے ہون نکرینگے مگر انکو اپنے وطن مین معہ جائداد و کشتی کے آنے دینگے۔

شرط چہارم

انگریز دو کشتی جنگی بشرط طلب واسطے حفاظت باجی راؤ کے کشتیان ماہی گیر کی جو اسباب و سامان وغیرہ اپنے ساتھ رکھتی ہون گی مقامات مہم اور ورسووا تک اور وہان سے بازگشت تک ہمراہ دینگی۔

کشتیان ماہی گیر جن کے ساتھ اسباب اور سامان ہوگا آمد و رفت مقام ورسووا مین انکی محافظت سپاہیان انگریزی دینگے مقامات ورسووا مہم کے کرینگے

شرط پنجم

انگریز لیسنس بلا قید واسطے لیجانے تمام قسم کے اسباب اور اجناس کے جو واسطے باجی راؤ کے درکار ہوگا دینگے اور انکے ملک کے تجارون کو ہر قسم کی تجارت کی اجازت مثل آہن و شیشہ و گندک و شورہ و تار و پارچہ وغیرہ بادا ے محصول شمولی دین گے (باستثنا رتوپ و گولہ و بارود و چھرہ) اور جن اشیا پر سابق محصول نہین لیا جاتا تھا وہ اب بھی بری رہین گی اور اسی طرح باجی راؤ

تمام قسم کے اقسام تجارت یا اسباب (باستثنا رتوپ و بارود و گولہ و چھرہ) جو اس سرکار کو درکار ہوگا مثل آہن و شیشہ و گندک و شورہ و پارچہ وغیرہ بلا قید ہم کو بہم پہنچا دینگے اور کسی طرحکی روک تجاران اس ریاست کو بیچ حاصل کرنے اسباب مطلوبہ مذکورۂ بالا کے نہوگی اور نہ تجاران وکپنی انکا اسکے ہاتھ فروخت کرنے مین کرینگے اور جب وہ انکو لیکر روانہ ہون گے

بھی انگریزون اور اُنکے تجارون کو اپنے ملک
مین بلامزاحمت تجارت کرنے کی اجازت
دینگے اور اسباب اور اجناس لیجانے
کی بھی اجازت باداے محصول دینگے

تو محصول معمولی جو سابق واسطے ایسے
اجناس کے دیا جاتا تھا اُنسے لیا جائیگا اور
جن اشیا پر سابق محصول نہ تھا اُنکے واسطے
اب بھی کچھ محصول نہ دیا جائیگا اور اسیطرح کسی
قسم کی روک نسبت انگریزان و کمپنی و تجاران
انگریزی بیچ خرید و فروخت اشیاے اس
ریاست مین نہ ہوگی اور نہ اُنکے اشیاء
مذکورے لیجانے مین بعد اداے محصول
معمولی روک ہوگی ــــ

شرط ششم

انگریز حکومت دریائی مہم کی جسقدر پورتگال
والون نے اُنکو دی ہے رکھینگے تمام
جہازہاے تجاران و کشتیان ماہی گیر جو سرکار
باجی راؤ کی ہونگی بلامزاحمت آمد و رفت دریاے
مذکور مین کرینگی اور پانچ یا دس سپاہی معہ
اسلحہ کو جو جہازہاے تجاران پر ہون گے
اجازت گذر کرنے کی معہ لحاظ اُنکی خدمت کی
ہوگی اور اگر وہ کوئی خبر لیتے جاتے ہونگے
تو بھی اُنکو اجازت ہوگی ــــ

کُل حکومت اور اختیار جو گورنمنٹ بمبئی کا بیچ
دریا کے مہم سے بمبئی تک ہے جیسے
اُنکو پورتگال والون نے دیا ہے ویسے ہی
اُنکا اب بھی رہیگا اور جو زیادہ اختیار اُنھون
نے بعد ازان اپنی قوت سے حاصل کیا
ہوگا اُسکے مجاز وہ نہین تصوّر کیے جائینگے
اور وہ بلامزاحمت اجازت گذر کرنے کی دریاے
مذکور مین تمام جہازہاے تجاران و کشتیان
ماہی گیر کو جنمین اسباب ہوگا (باستثناء اُنکی
جو ہمارے جہازون سے متعہ آتی ہون گی)
دینگے اور وہ پانچ یا دس سپاہیان مسلح کو جو
اُنمین کسی کام پر مامور ہونگے یا جو واسطے لانے کسی
خبر کے جاتی ہون گی اجازت نوکر کرنے کی دینگے

شرط ہفتم

انگریز کسی باجی راؤ کے دشمن کی اعانت کسی اور چیز سے بجز اُنکے جنکا وعدہ سرکار باجی راؤ مین دینے کا کرتے ہین نہین کرینگے گو وہ اُنکے دوست ہون اور باجی راؤ بھی اِسی طرح کا وعدہ ساتھ انگریزون کے مرعی رکھینگے —

انگریز کسی قسم کی اعانت دشمنان سرکار کی نہ کرینگے گو وہ اُنکے دوست بھی ہون اور اِسی طرح ہم بھی دشمنان انگریزی کی اعانت نہیں کرینگے جو اسباب وہ اِس سرکار مین دیتے ہین وہ اسباب وہ اورون کو بھی دین جنکو اُنکی خوشی ہو مگر سامان جنگ نہین —

شرط ہشتم

کوئی شخص جو انگریزی یا باجی راؤ کی حکومت مین رہتا ہو بھاگ کر دوسرے کے علاقہ مین چلا جاے یعنی باجی راؤ کے علاقہ سے انگریزی علاقہ مین یا انگریزی علاقہ سے باجی راؤ کے ملک مین تو جہان جائیگا وہان کی گورنمنٹ کو مجبور اس امر پر کرینگے کہ اپنے قرضخواہ کو راضی کرے اور اگر شخص مفرور غلام ہے تو وہ بجبر مالک کے سپرد کیا جائیگا —

کوئی شخص کسی طرف کا پناہ گیر کسی حکومت مین ہو اور خواہ تجار ہو خواہ ملازم اور زر قرضہ یا زر نقد لیکر بھاگ آئے تو قرض خواہ وہان جائیگا جہان وہ مفرور پناہ گیر ہوا ہے اور اگر زر قرضہ پانچ ثالثون کی ثالثی سے ثابت کریگا تو روپیہ مالک کو اُس سے دلوا دیا جائیگا اور شخص قرضدار کو اجازت ہوگی کہ جہان چاہے چلا جاے مگر درصورتیکہ وہ غلام ہے تو وہ زبردستی سپرد کر دیا جائیگا —

شرط نہم

اگر کوئی جہاز انگریزی یا باجی راؤ کا باعث سختی ہوا یا کسی اور سبب سے کنارہ پر جاکر امان لیگا تو سب طرح کی مدد اُسکی ربابت اُسکی دیانت درستی کے دی جائیگی لیکن اگر کسی کنارہ طرفان کے صدمہ سے ٹکرا جاے یا شکستہ ہو جاے

کوئی جہاز خورد یا کلان کسی سرکار کا ہو جو سختی ہوا سے کنارہ پر جاکر امان لیگا اُسکی سب طرح کی مدد کیجائیگی اور اگر مستول یا چھت یا کوئی اور شی نقصان پذیر ہوئی ہوگی اُسکی مرمت کی جائیگی اور جہان وہ جانا ہوگا وہان کو روانہ

تو نصف اسباب سرکار کا ہوگا اور نصف مالک کے واسطے رہیگا۔

کر دیا جائیگا مگر در صورتیکہ کوئی جہاز کمپنی یا تجار ہمارے کنارہ پر شکست ہوگا تو نصف اسباب مالک کو واپس ہوگا اور نصف سرکار مین داخل ہوگا اور اسیطرح ہماری حکومت کے جہاز کا اسباب جو بمبئی مین شکست ہو جائیگا تقسیم ہوگا نصف کمپنی کو اور نصف مالک اسباب کو ملیگا۔

شرط دہم

جہاز باجی راؤ کے کسی کشتی سے گو وہ انکا نوکر نہ رکھتی ہو در میان حدود معینہ مہم کے اور جو سیدھی بندرگاہ کو جاتی ہو ایک کوس یا ڈیڑھ کوس مقام اندری سے اسطرف مزاحم نہونگے

ہمارے جہاز کسی کشتی کو جسکے پاس اس سرکار کا رونہ نہ ہوگا اور جو سیدھے مقامات معینہ مہم سے بجانب بندرگاہ جاتی ہون فاصلہ ایک کوس یا ڈیڑھ کوس مقام اندری کے طرف سے مزاحم نہونگے۔

شرط یازدہم

باجی راؤ کے جہاز کسی کشتی ماہی گیر یا کسی اور کشتی سے جو انگریزون کی یا انکی رعایا کی ہوگی اور اس سمندر مین آمد و رفت کرتی ہوگی مزاحمت نہین کرینگے اور اسیطرح باجی راؤ کی کشتی ماہی گیر یا انکی کسی اور کشتی سے یا انکی رعایا کی کشتی سے جہاز انگریزی مزاحمت نہین کرینگے۔

ہمارے جہاز کسیطرح کسی کشتی ماہی گیر کو یا کسی اور کشتی کو جو بمبئی کی ہوگی اور اس سمندر مین آمد و رفت کرتی ہوگی مزاحم نہ ہونگے اور اسیطرح ہماری کشتی ماہی گیر سے یا کسی اور کشتی اس ریاست سے انگریزی جہاز مزاحم نہ ہون گے۔

شرط دوازدہم

باجی راؤ کے جہاز بلا قید آمد و رفت بندرگاہ

جہاز اس سرکار کے آمد و رفت بندرگاہ مین

کے قریب اوپر دریا مین روبرو سے بندرگاہ
کے کرینگے اور درصورت اُنکے بمبئی مین
رہنے کے واسطے لینے پانی کے اُنکی
تواضع مثل دوست کے ہوگی اور اسیطرح
جہاز انگریزی کی تواضع بھی درصورت اُنکے پہنچنے
کے بندرگاہ حکومت باجی راؤ مین دوستانہ
ہوگی ــــ

بلا قید کرینگے اور اگر کبھی وہ پانی لینے بمبئی
مین جاوینگے اور چند روز وہان بضرورت
رہینگے تو اُنکی سب طرح کی مدد ہوگی اور اسیطرح
ہم انگریزی جہاز کی خاطرداری اور مدد کرینگے
اگر وہ ہمارے کسی بندرگاہ مین لنگر انداز ہونگے

شرط سیزدہم

جہازہاے تجاران حکومت باجی راؤ محمولۂ
اسباب تجارت کو انگریزون نہ نذینگے اور
مزاحم اُس سے ہونگے اگر وہ آمد و رفت
دریاے نگومان وپین و دیگر مقامات لنگرگاہ
مین کرین مگر درصورتیکہ وہ جہاز بمقام بمبئی اپنا
اسباب اُتارین اور جہاز پھر بار کرین تو
اُنکو محصول بندرگاہ دینا ہوگا

کسی طرح کی روک متجانب انگریزان نسبت
ہمارے جہازہاے تجارت محمولۂ اسباب
تجاران ہمارے حکومت کے اگر وہ
آمد و رفت سمندر سے دریاے نگومان
اور پین اور دیگر مقامات لنگرگاہ مین کرین
مگر درصورتیکہ ایسے جہاز بمبئی جائین اور اسباب
وہان اُتارین تو اُنکو محصول دینا ہوگا بہرحال
دریا مین کسیطرح کی مزاحمت کسی سرکار کی
نسبت جہازہاے تجاران کے نہوگی

شرط چہاردہم

جہازہاے تجاران انگریزی ورعایاے
انگریزی کو بلا قید اجازت خرید کرنے اسباب
خوردنی و دیگر اسباب تجارت کے دریاے
نگومان وپین و دیگر مقامات مین ہوگی اور نیز
واسطے باہر لیجانے اسباب مذکور کے

جہازہاے تجاران بمبئی دریاہاے پین اور
نگومان اور دیگر مقامات مین بلا قید خرید اسباب
خوردنی و دیگر اشیا تجارت کرین اور محصول
معمولی ادا کرکے اُسکو باہر لیجائین اس سرکار
کی طرف سے اُنکی نسبت کچھ روک ٹوک نہوگی

باداے محصول اجازت دی جائیگی اور باجی راو
کی طرف سے اس بارہ مین کسیطرح کی روک
ٹوک نہوگی

اس چودہ شرایط کو مین چمناجی نے منظور
کیا اور اُنکی بلاکم و کاست تعمیل ہوگی یہ امر مشتہر
کیا جاے

یہ چودہ شرایط بلاکم و کاست تعمیل ہونگی

المرقوم ۱۶ ربیع الآخر مطابق ۱۲ ماہ جولائی ــــ
منظور کیا گورنمنٹ بمبئی نے بتاریخ ۲۰ ماہ جولائی ۱۷۳۹ء

نمبر ۲

شرائط عہدنامہ باتہ فوج کشی بمقابلہ تولاجی انگریا منعقدہ ماہ مارچ ۱۷۵۵ عیسوی معرفت ہنوربل رچارڈ بورشیر صاحب گورنر بمبئی منجانب ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی و راماجی پنت صاحب دار منجانب اپنے مالک نانا بالاجی باجی راؤ پینڈت پردہان جنرل فوج مرہٹا

اول تمام لنگر گاہ زیر حکم انگریزی رہین گے اور انتظام تمام امور بحری و بری کا بمنظوری جانبین ہوگا

دوم تمام کشتیان تولاجی انگریا کی کسی قسم کی ہون اگر قبضہ کیجاینگی تو برابر انگریز اور مرہٹا مین تقسیم ہونگی باستثنا درسدوریشن جو صرف مال انگریزی ہوگا

سوم مقامات بینکوٹ اور ہمت گڈہ اور دریاے متعلق اسکے معہ پانچ دیہات واقعہ جنوب دریاے مذکور انگریزون کو دئے جائین اور ہنوربل کمپنی کی جاید اددامی شمار کئے جاین اور مرہٹا کچھ ایزاد محصول خشکی کا نہین تحصیل کرینگے

چہارم انگریز وعدہ کرتے ہین کہ سمندر اپنے قبضہ مین رکھین گے اور جہازہاے انگریا کو کسی مقام کے جسپر حملہ ہوگا فتح کرنے نہ دینگے مگر اس فصل مین صرف سورن دُرگ اور انجن ویل اور وجی دُرگ ــــ

پنجم تمام سامان جنگ و بنادیق و دیگر سامان قلعجات علاقہ انگریا مین ملیگا وہ صرف مال مرہٹا کا ہوگا

ششم اگر علاقہ ماناجی پر حملہ بالاتفاق ہوگا تو قلعۂ خاندری معہ لنگر گاہ متعلقہ کے ہنوربل کمپنی کو دیا جاے گا اور مواضع ذیل بھی دئے جاینگے یعنی مواضع ریون و انجن کھار و سرشلی و منڈوین و کل گانو وڈون بیرن و کیم و آوا

ہفتم اگر کوئی اور شرط قابل منظوری کے ہوگی تو اُسکا قرارداد فیما بین گورنر صاحب اور نانا پنڈت پردہان کے ہوگا

منظور کیا گورنر بمبئی نے بتاریخ ۱۹ ماہ مارچ ۱۷۵۵ء

نمبر ۳

عہدنامہ مرہٹا مرقوم ۱۲ ماہ اکتوبر ۱۷۵۶ء

شرط اوّل

سرکار مرہٹا ہرگز قوم ڈچ کو اجازت اُنکے ملک مین آنے کی اور آباد ہونے کی نہ دینگے بلکہ بخلاف اِسکے حکم اشتہار جاری کرینگے کہ کسیطرح کی تجارت اُنکے ملک مین کرنے نپائین

شرط دوم

چونکہ ایک شرط درباب دریائی مہم کے عہدنامۂ سابق مین جو عہد باجی راؤ مرحوم مین ہوچکا ہے درج ہوچکی ہے اور اب دریافت ہوا کہ قلیان بندر اُسنے ایک مقام جدید ماہی گیری کا دریاے مذکور مین مقرر کیا ہے اور یہ اُنکو نچا ہے تہا سرکار مرہٹا بذریعہ اِس تحریر کے وعدہ کرتے ہین کہ وہ اُنکو واسطے آیندہ کے اِس امر کی ممانعت کرینگے

شرط سوم

چونکہ مقامات بینکوٹ اور ہمت گڈھ ہنوربل کمپنی کو دیے گئے ہین مرہٹا اِس عطیہ سے اُنکو مواضع ذیل واسطے ادا اے اخراجات اُنکے دیتے ہین اور نیز مواضع ہنوربل کمپنی کی جایداد دوامی متصور ہوگی اور اُن پر اُنکا قبضہ فوراً ہونا چاہیے یعنی مواضع ولاس و باگ و مینلی و وسوی و چپولی و کودوک و پنداری و پنام و دسگام و کومیلا

شرط چہارم

چونکہ عہد حکومت انگریزی اور مرہٹہ مین بمقام بنیکوٹ یہ رسم تھی کہ شیدی لوگ چوتھ محصول ریت کی لیا کرتے تھے مرہٹہ وعدہ کرتے ہین کہ وہ شیدیونکو اس بارہ مین راضی کرینگے اور ہنور بل کمپنی کو اس باب مین کچھ دقت نہ ہوگی نہ درباب حکومت دریاے بنیکوٹ کے جواب واسطے دوام کے دیا جاتا ہے کچھ دقت عائد ہوگی اگر شیدی تکرار بیچ متابعت بالا کے کرین تو انگریز کہتے ہین کہ وہ باعث التوا سے منشا شرایط ہذا درباب سپردگی گھریا کے نہ ہوگا ــــ

شرط پنجم

مرہٹہ اوپر اجناس تجارت کے جو دریاے بنیکوٹ سے اوپر کی طرف گذر کرے بمقامات گورگام و مار کے تحصیل محصول کرینگے اور کسیطرح کی روک یا واگذاری بمقامات درمیانی واقعہ دریاے مذکور کے نہ کرینگے ــــ

شرط ششم

چونکہ مقام ڈسگام گذرگاہ بنجارون کا ہے مرہٹہ اقرار کرتے ہین کہ جو اسباب اس راستہ سے مقام مار کو جایگا خواہ خشکی یا تری سے جاے کوئی اور محصول سواے معمولی نکولا کے ادا نہ کرینگے ــــ

شرط ہفتم

تمام وہ رعایا اور باشندے بنیکوٹ اور ہمت گڈہ اور انکے متعلقات کے جو بباعث فتحا انگریز کے علاقہ مرہٹہ مین سے آئے ہون اگر وہ راضی ہون تو سرکار مرہٹہ انکو علاقہ انگریزی مین جانے سے مانع نہوگی اور دیگر اشخاص جو آیندہ انگریزی ملک کو چھوڑنا چاہین انکو بھی اجازت دوبارہ واپس آنے کی ہوگی اگر وہ بطرز مذکورہ بالا منظور کرین اور ایسی رعایا جو ملک مرہٹہ کو چھوڑکر بنیکوٹ کو چلی گئی ہون وہ پھر ملک مرہٹہ مین اگر انکو منظور ہو آسکتے ہین ایسی حالت مین انگریز انکو نہین روکین گے ــــ

شرط ہشتم

مرہٹا سال بسال دریاے نربدا سے واسطے مصارف اپنے قلعجات وغیرہ جنوبی کی سب قسم کا غلہ چالیس ہزار روپیہ تک کا لیجا سکتے ہین اور اُسکا محصول نربدا مین ندیا جایگا اور انکو اجازت لیجانے بلا محصول اُسقدر نمک اور شہتیر اور لکڑی وغیرہ کی ہوگی جو اُنکی سرکار کو درکار ہوگی اور بالعوض اسکے ہنوربل کمپنی کا اسباب ایک لاکھ پچاس ہزار روپیہ تک کا سال بسال اِسیطرح بلا محصول پونا تک جایگا مگر جانبین سے ایسے موقع پر داخلا دکھانا ہوگا

شرط نہم

کوئی اور محصول خشکی اشیا رانگریزی پر سرکار مرہٹا سوا اسے محصول راہداری کے تحصیل نہین کرینگے —

شرط دہم

جنارد و تبول پھدنس مہاگوم ساتہ بالاجی باجی راؤ پنڈت پردہان کے موضع ولاس مین حصہ موروثی کا ایک باغ اور پندرہ بیگہ بُنائی آراضی رکھتا تھا بالعوض جسکے نذگلا کو سپرا ہنوربل کمپنی کو دیا گیا —

شرط یازدہم

اسباب قوم ڈچ کو اجازت راجاپور مین فرود ہونے کی نہوگی اور نہ اُنکی تجارت مقام مذکور مین ہوگی اس بارہ مین مرہٹا حکم مناسب صادر کرینگے اور لوگ مرہٹا کے مجاز تجارت کرنے راجاپور مین نہونگے مگر درصورتیکہ تکرار رشیدی سے واقع ہو تو یہ امر ہاج سپردگی گھریا کا نہوگا جیسا علیحدہ شرط آیندہ مین مذکور ہوگا —

شرط دوازدہم

برہمنان وساکنین ہراسکار و دیگر مردمان جو آمد و رفت واسطے پوجا کے کرین اُنسے محصول اُس چیز کا نہ لیا جایگا جو اُنکے اپنی ضرورت کی یا پوجا کے واسطے ہوگی مگر یہ شرط اسباب تجارت کی نسبت جائز متصور نہ ہوگی —

شرط سیزدہم

سرکار مہار حسب رواج قدیم تمام قسم کا غلہ اور لکڑی وغیرہ لیجائین گے مگر درباب حکومت

دریا کے حسب نشار شرائط عہدنامہ ہذا تعمیل ہوگی

شرط چہاردہم

قلعہ جسونت گڈھ بالکل مسمار ہوگا اور انگریز بھی اپنی طرف سے کوئی گڈھی یا قلعہ نو موضع سپردشدہ مین یا برلب دریا تعمیر نہ کرینگے اور اسیطرح مرہٹا بھی برلب دریای نبکوٹ یا اسپنے دیہات مین کوئی مستحکم مقام مثل گڈھی وغیرہ تعمیر نہین کرینگے لیکن یہ شرط انگریزون کو درباب بنانے مکانات وگودام وغیرہ کے جو انکو مناسب اسپنے دیہات مین معلوم ہون مانع نہین ہوگی

شرط پانزدہم

چونکہ تمام حکومت نبکوٹ اور بہت گڈھ کی انگریزون کے پاس ہے انکو جہانتک ممکن ہو ہوشیاری کرنی ہوگی کہ کوئی دشمن اُس دریا سے رونما نہو

شرط شانزدہم

قلعہ گھریا چھ مہینے روز کے عرصہ مین بعد روانگی صاحبان انگریز مقام اپنا سے دیا جاے مگر اُسقدر توپ اور گولہ اور سامان وغیرہ قلعہ وجہاز کے جو گرفتار کنندگان نے واسطے قلعہ کی فوج کے یا کسی اور ضرورت کے وہان چھوڑا ہو یا فروخت کردیا ہو مگر جو سامان وغیرہ جو درحقیقت ہنوربل کمپنی کا ہوگا وہ وہ لوگ اپنے ساتھ لے آوین انسران تولاجی جہان چاہین وہان جاہین اور اگر عیال و اطفال تولاجی کے اُسکے پاس جانا چاہین انکو اختیار ہے انگریز انکو نہین روکینگے بلکہ انکو اجازت جانے کی دینگے اور سرکار مرہٹا اقرار کرتے ہین کہ تولاجی کو کوئی جگہ یا اختیار نیچے گھاٹ کے نہ دیا جائیگا بالاجی باجی راؤ پیشوا پردھان ایک معتبر افسر بھیجے گا اور وہ ایک صاحب کونسل بمبئی کے ہمراہ گھریا جائیگا اور وہ افسر جو سرکار مرہٹا سے تعلق رکھتا ہوگا اُسکے پاس سند اور احکام مناسب درباب سپردگی نبکوٹ اور اُسکے متعلق دیہات کے ہونگے اور جب کہ مرہٹا لوگ اور جندہ گھریا مین پہنچ جاینگے اور انگریز تیار روانگی کے ہونگے اُسوقت افسر مذکور سند اور احکام سپردگی فورٹ وکٹوریا معروف نبکوٹ صاحب کونسل کے حوالہ کریگا اور اُن صاحب

کے ہمراہ خود بنگوٹ تک آئے گا تاکہ معلوم ہو کہ احکام نانا در باب دیہات کے کلیتہ تعمیل ہوئے یا نہین

شرط ہفتدہم

یہ شرائط منعقد ہو کر طرفین مین منظور ہوئین اور دونون فریق مطابق اُنکے کاربند ہونگے جسکے سبب تمام تنازعات فرو ہو جاینگے اور کوئی دعوی سرکار مرہٹا اوپر ہنوربل کمپنی کے تا تاریخ اس عطیہ کے نکرینگے

شرط ہیجدہم

تمام عہدنامجات جو اب تک فیمابین سرکار مرہٹا اور سرکار انگریزی کے ہوئے ہین اُن سب کا لحاظ رہے گا اور وہ سب بلا تفاوت طرفین کی جانب سے حسب منشا اُنکے قائم رہین گے

شرائط مذکورۂ بالا ہمسے مشروط ہوئے اور ہمنے اُنکو منظور کیا بصداقت اُسکے ہم روبروے حاضرین کے مہر ہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی مشترکہ کی ثبت کرتے ہین اور اُسکی تصدیق اپنے اپنے نام دستخط کرکے بتمام پونا بتاریخ مذکورہ عنوان کرتے ہین

دستخط طامس ہالی فیلڈ

دستخط جان سپینسر

نمبر ۴

شرائط عہدنامۂ شیورام پنت تاتیا منجانب مادھوراؤ بالاجی پسر بالاجی باجی راؤ پنڈت پنت پردھان المرقوم ۱۴ ماہ ستمبر ۱۷۶۱ء

شرط اوّل

ایسے افسران مرہٹا جنھون نے مبادرت روکنے تپا مار کشتیون کی کی ہوگی یا کسیطرح سدراہ کاروبار انگریزان مین ہوئے ہونگے اُنکے قصور کی سزا سے سخت اُنکو دیجائی

اور واسطے آیندہ انسداد ایسی حرکات کی حکم محکم فوراً اس بارہ مین جاری ہونگے اگر اسپر بھی کافی انسداد نہوے تو انگریز اس امر کی اطلاع مادہوراؤ کو کرین اور اگر عرصہ واجبی تک کچھ داد رسی اُنکی نہ ہووے اور انگریز مجرم سے اپنی داد جسطرح اُنکو مناسب معلوم ہولین تو یہ امر باعث انفساخ شرائط دوستی سرکارین کا متصور نہوگا۔

شرط دوم

اس عہدنامہ سے دو مہینے کے عرصہ مین معاوضہ معقول اُن تجاران کو جو ہنوربل کمپنی کی حمایت مین تجارت کرتے ہین دیا جایگا اور جنھون نے کسی سبب یا حرکت ناجائز افسران ورعایاے مرہٹا کے کسی مقام پر یا کسی طرح یا کسی وجہ سے نقصان اُٹھایا ہوگا اور حکم محکم جاری ہونگے کہ آیندہ مدد ایسے جہازونکو دی جاے جو تکلیف مین ہون اور جنکے پاس رونہ یا جھنڈہ انگریزی ہو اور ہرج یا روک مالکان جہاز کا بسبیلہ بادبان کے گر جانے کے یا مستول وغیرہ کی شکستگی کے یا کوئی اور ایسے سبب کے ہو اور چونکہ شکستگی جہاز سے مراد یہ ہے کہ جہاز زور ہوا سے کنارہ پر پھینک دیا جاے اور وہان پارہ پارہ ہو جاے ایسی حالت مین جو افسران ورعایاے مرہٹا مدد کرکے حتی الامکان اسباب بچاینگے وہ اسباب محفوظ گودامون کے رکھا جایگا اور جو اسطرح بچایا جایگا اُسکا نصف مادہوراؤ کو ملیگا اور نصف مالک اسباب کو۔

شرط سوم

تمام یورپ اور ہندوستانی خواہ سپاہی ہون یا ملاح یا کوئی اور جو بادشاہ انگلستان یا ہنوربل کمپنی کے ملازم ہون اور بمبئی سے مفرور ہو جاین اُنکو فوراً گرفتار کرکے مقام فیصلہ انگریزی مین جو اُس مقام علاقہ مرہٹا سے قریب ہوگا جہان وہ گرفتار ہوا ہے بھیجدی جاینگے اُنکے بارہ مین گورنر نے اقرار کیا ہے کہ اُنکو معافی بلاقید دیجاویگی اور جو خرچ واجبی ایسے موقع پر ہوگا وہ ادا کیا جایگا اور اسیطرح تمام مفروران سورت ملازمین انگریزی بھی جب اُنکی اطلاع ہوگی اور علاقہ مرہٹا مین دستیاب ہونگے گرفتار ہوکر سپرد کیے جاینگے مگر درباب مفرورین مقام سورت کے اقرار واثق نہین ہوسکتا کیونکہ ملک گرد سورت کے

کھلا ہوا ہے اور اکثر لوگ اُسمین بلا آگہی چلے جا سکتے ہین اور یہ بھی وعدہ ہوتا ہے کہ جو لوگ باستثنا ریورپ زا کے جو ملازم مادھوراؤ کے ہون اور مفرور ہو کر انگریزی علاقہ مین چلے جائینگے وہ بھی اُسی شرط پر سپرد کر دیئے جائینگے۔

شرط چہارم

اشخاص لیق فوراً واسطے دوبارہ دینے حکومت اور علاقجات راجاپور کے شیدیان جنجیرہ کو اُسی شرط پر اور اسی طرز پر روانہ کیے جائینگے بسطح وہ اُنکے پاس قبل از حملہ راناجی پنت کے تھے اور آیندہ اُس ملک کے ساتھ کوئی مرہٹا افسر و رعایا مزاحم نہ ہونگے۔

شرط پنجم

تمام قیدی جو مرہٹا اور شیدیون نے رعایا سے سرکارین سے گرفتار کیے ہین اور اب اُنکے قبضہ مین ہون ایک مہینے کے عرصہ مین تحریر عہدنامہ ہذا سے رہا ہو کر بمبئی کو روانہ کیے جائینگے اور گورنر اُن سب کو آزاد کر دینگے اور دشمنی مرہٹا اور شیدیون مین سے اب موقوف ہوگی۔

آخر مین یہ تحریر ہوتا ہے کہ احکام مناسب فوراً بنام افسران مرہٹا جاری ہونگے کہ فرمانبرداری اور تعمیل ان شرائط کی کرین اور اُنکی تصدیق بمہر مادھوراؤ ہو کر فوراً ایک پنت بعد مہر اور دستخط کے روانہ بمبئی کی جائیگی بعد ازان ایک پنت اُسکی کورنر تیار کر کے پونا کو روانہ کریگا۔

بمنظوری ان تمام کے مین گوبند شیورام پنت تاتیا اپنی مہر اور دستخط اس عہدنامہ منجانب مادھوراؤ بالاجی پنڈت مذکورہ بالا کے بمقام بمبئی بتاریخ ۱۴ ماہ دسمبر ۱۷۶۱ء کرتا ہون۔

شرط مستزاد

چونکہ درباب واپس دینے قلعہ اندیری و علاقہ ملحقہ کے مادھوراؤ کی فیاضی سے تحریک ہوئی ہے امید قوی ہے کہ وہ یہ بھی دیدینگے یا بالعوض اُسکے اور علاقہ اپنے ملک میز سے جو مساوی الجمع ہوگا دینگے۔

المرقوم تاریخ وسنہ صدر

نمبر ۵

عہدنامہ راگوبا ۱۷۷۵ء عیسوی

کمپنی مہر

شرائط عہدنامہ فیمابین ہنوربل ولیم ہوربنائی صاحب پریسیڈنٹ وگورنر کونسل بمبئی معہ متعلقات منجانب ہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی مشترکہ ایک فریق اور رگھوناتہ راؤ بالاجی پیشوا فریق ثانی المرقوم تاریخ ۶ ماہ مارچ ۱۷۷۵ء مطابق ۳ ماہ محرم ۱۱۸۹ھ ہجری مطابق تاریخ ۶ ماہ مذکور سمت ۱۸۳۱ —

شرط اول

عہدنامہ منعقدہ فیمابین گورنمنٹ بمبئی و باجی راؤ پنڈت پردہان یعنی وزیر اعظم مہاراجہ شیواجی مرحومہ ماہ جولائی ۱۷۳۹ء یا سمت ۱۱۴۱ و عہدنامہ منعقدہ منجانب سرکار ساتہ بالاجی باجی راؤ پنڈت مرقومہ ۱۲ ماہ اکتوبر ۱۷۵۶ء مطابق ۷ محرم ۱۱۷۰ھ ہجری بذریعہ سرتحریر کے کلیتہ مطابق اسکے اصل مدعا و منشی کے اسی طریق پر اور اسی پیرایہ مین تصدیق منظور ہوئی جس میزہ جبکہ مفہوم تھی —

شرط دوم

جمیع عہدنامہ دیگر جو فیمابین گورنمنٹ بمبئی و سرکار مرہٹا اب تک جاری اور قائم ہین بنہایہ اس تحریر کے تصدیق اور منظور ہوئی اور بعد دوبارہ قائم کرنے راگوبا کے اوپر حکومت ملک مرہٹا کے صلح اور امن فیمابین اس سرکار کے منجانب ہنوربل کمپنی اور سرکار مرہٹا کے جاری رہیگا —

شرط سوم

نسمی راگوبا اپنی طرف سے اور منجانب سرکار مرہٹا اقرار کرتا ہے کہ اس تاریخ سے آیندہ

وہ ہرگز کسی حیلہ سے یا کسی طریق پر مدد دشمن ہنوربل کمپنی کی کسی اپنے علاقہ واقع ہندوستان مین نکرینگے اور ہنوربل گورنر بمبئی اسیطرح وعدہ کرتے ہین کہ وہ ہرگز کسی دشمن راگوبا کی مدد نہ کرینگے۔

شرط چہارم

ہنوربل پریسیڈنٹ و کونسل بمبئی منجانب ہنوربل کمپنی بالعوض علاقجات مذکورہ بالا مین جو راگوبا مذکور نے کمپنی کو دیے بذریعہ اس تحریر کے اقرار اور وعدہ کرتے ہین کہ بطور تعمیل ہوئی اور تصدیق ہوئے اور منظور ہوئے شرائط عہدنامہ ہذا کے منجانب راگوبا جسقدر جلد ممکن ہوگا فوج مضبوط سے اور اتواب سے مدد راگوبا کی کرینگے اور یہ فوج بشراکت فوج راگوبا کے بخلاف اُسکے دشمنان کے مقابلہ آرا ہوگی اور فوج مذکور مین سمانت سو گورہ سے کم نہ ہونگے اور تمام فوج دو ہزار پانچ سو فوج سے کم نہ ہوگی مگر فی الحال عرف پانچ گورہ اور ایک ہزار سپاہی و لشکر معہ اتواب توپخانہ کے بھیجے جائینگے اور اگر ضرورت اور مطلوب ہونگے تو بقدر ضرورت روانہ کیے جائینگے۔

شرط پنجم

بالعوض اس مدد کے جو منجانب ہنوربل کمپنی بیلی راگوبا بکمپنی بیشوا ہینچے گورنر اعلی تمام ملک مرہٹا بذریعہ اسکے اقرار کرتے ہین کہ مقامات و علاقجات مذکورہ ذیل ہنوربل کمپنی کو واسطے دوام کے دینگے اور وہ یہ سب عطیہ تمام و کمال دیتے ہین اور اور سند ضروریہ بھی واسطے ان مقامات کے دیتے ہین جنکے رو سے واسطے آیندہ کے تمام حقوق سرکار مرہٹا کے اُن علاقجات مین اُنکو دیے جاتے ہین اور اگر آیندہ کوئی سند انمین سے تلف ہو جاے تو یہ علاقجات ہمیشہ بطور عطیہ تصور کیے جائینگے جیسے گویا سند اُنکی موجود ہی۔

بسین اور تمام متعلقات اُسکے جسقدر ہین اور تمام محصول اور آمدنی اُنکی معہ قلعجات وغیرہ جسقدر جائداد سرکار مرہٹا کی امین ہی۔

سالسٹی تمام جزیرہ جزو کل معہ تمام آمدنی مقامات مختلفہ جو انت راؤ اور راناجی پت

تحصیل کرتے تھے۔

جمبوسیر اور آرپاڈ معہ تمام متعلقات اُنکے جسقدر ہین معہ تمام جائداد سرکار پونا جو اُن پر گنجات مین ہون۔

چار جزائر ذیل ملحقہ بمبئی معہ تمام جائداد سرکار پونا کے جو اُنمین ہو یعنی جزیرۂ کانجا وجزیرۂ کینری وجزیرۂ الفنٹا وجزیرۂ ہوگ۔

شرط ششم

راگوبا یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ وہ فوراً گیکوار سے وہ حصہ جو گیکوار شہر اور پرگنجات بروج کا لیتے ہین واسطے دوام کے کمپنی کو معہ اسناد دلوا دینگے۔

شرط ہفتم

ہنوربل کمپنی تاریخ دستخط ہونے اس عہد نامہ سے مالک کُل تمام مقامات کے اُسیطرح پر جسطرح سرکار پونا اور سرکار گیکوار تھے آیندہ تصور کیے جاینگے اور آج کی تاریخ سے وہ مقامات مذکورین دو ہی حقوق اور حکومت کا عمل درآمد کرینگے اور سب محاصل تحصیل کرینگے جو سرکار پونا اور سرکار گیکوار وہان عمل درآمد کرتے تھے اور تحصیل کرتے تھے۔

شرط ہشتم

راگوبا یہ بھی بایمانداری وعدہ کرتے ہین کہ وہ پچیس ہزار روپیہ سالیانہ اپنے حصہ آمدنی اوگلدیہ سے کمپنی کو دینگے اور یہ روپیہ دو اقساط مین باوقات مقررہ اُنکا پنڈت داخل کیا کریگا۔

شرط نہم

راگوبا وعدہ کرتے ہین کہ وہ بالعوض خرچہ فوج کے جو اُسکے مدد کے واسطے تعینات ہوگی اور جسمین دو ہزار پانچ سپاہی ہونگے بمبلغ ایک لاکھ پچاس ہزار روپیہ ماہوار اور ہر مہینے ادا کیا کرینگے اور ہنوربل گورنر اور کونسل وعدہ کرتے ہین کہ وہ بلاحساب وکتاب پیش وکم کے اس روپیہ کو منظور کرینگے اور یہ روپیہ اُس روز سے دیا جائیگا

جس روز سے فوج مذکور مقام بمبئی سے روانہ ہوگی مگر چونکہ تمام فوج مذکور فی الحال بھیجی نہین جائیگی لہذا وہ اسقدر خرچ کے حساب سے اُس وقت سے دینگے جبتک کل فوج کی ضرورت طلب کرنے کی نہوگی اور وہ وعدہ کرتے ہین کہ روپیہ ماہواری ادا ہوگا اور واسطے اطمینان کے اُسوقت تک جبتک وہ روپیہ نقد دے سکیگا وہ آمدنی مقامات ذیل کی مکفول کرتے ہین —

اکلاسیر مین جو اُنکا حصہ بعد منہائی اُس رقم کے جو پیشتر ہنوربل کمپنی کو دیا گیا ہے

احمود معہ تمام اضلاع ملحقہ

ہنڈوت معہ تمام اضلاع ملحقہ

ورسال معہ تمام اضلاع ملحقہ

مگر یہان یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ آمدنی ان مقامات کی اُسی وقت تک مکفول ہے اور ہنوربل کمپنی کے اختیار مین رہیگی جب تک تمام اخراجات ماہواری فوج انگریزی کے ادا نہین ہوتے اور جب ادا ہونگے تو بعد ازان کوئی مطالبہ ان مقامات پر باقی نرہیگا اور اسی شرط پر ہنوربل گورنر اور کونسل ان چار پرگنجات کی منظوری کا بیان کرتے ہین —

شرط دہم

چونکہ یہ وعدہ فیمابین وزیران اس جلسے کے ہوگیا ہے کہ راگوبا چھ لاکھ روپیہ ہنوربل کمپنی کے ایجنٹون کے پاس بطور امانت رکھے اور اوسکا حساب بعد ختم ہونے اُسکی خدمت کے جو وہ بمقابلہ اُسکے دشمنان یعنی گروہ اہلکاران کے کرینگے اور راگوبا تصور کرکے کہ اسوقت یہ نامکن ہے کہ اسقدر روپیہ وہ جمع کرکے امانتا رکھے گو درصورت امکان کے اُسکی مرضی ہے لہذا فریقین نے اس معاملہ کو اسطرح طے کیا کہ راگوبا بمقام سورت چھ لاکھ روپیہ کے جواہرات ہنوربل کمپنی کو دینگے اور یہ کمپنی کے پاس اُسوقت تک رہینگے جب تک وہ اُنکو چھوڑا نہ لے اور راگوبا اُنکو جب ممکن ہوگا چھوڑا لیگا یہ سب معاملہ راگوبا قسمیہ وعدہ کرتا ہے کہ وہ کریگا اور ہنوربل کمپنی منظور کرینگی —

شرط یازدہم

اگر کسی مقام مذکورہ بالا پر ہنوربل کمپنی کے قبضہ کرنے مین مقابلہ بروے کار آئے راگوبا وعدہ کرتے ہین کہ جو کچھ خرچ اُسکے قبضہ کرنے مین کمپنی کا ہوگا وہ دینگے اور تدابیر مناسبہ کرکے اُنکا قبضہ کرا دینگے اور ایسی تدابیر کرینگے جنسے قبضہ بلا دغدغہ اُن مقامات پر ہو جاے گا اور رہیگا جو اَب اُنکو دیے گئے ہین اور آمدنی بھی اُنکی اُنکو ہوتی رہیگی۔

شرط دوازدہم

اگر راگوبا اپنے دشمن اہلکارون سے صلح کرے تو اِس صورت مین وہ وعدہ کرتی ہین حسب استرضا کمپنی کے وہ ہنوربل کمپنی کو بھی شریک صلح کرینگی۔

شرط سیزدہم

راگوبا یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ وہ ہرگز مزاحمت ملک کمپنی واقع بنگالہ سے نہین کرینگے اور وہ یہ بھی اقرار کرتے ہین کہ جب تک نواب عہدنامہ گذشتہ کی جو فیما بین سرکارین جاری ہے تعمیل کرینگے اُسوقت تک وہ کرناٹک کے ملک سے بھی مزاحم نہ ہونگے۔

شرط چہاردہم

درصورتیکہ خدانخواستہ کوئی جہاز ہنوربل کمپنی کا یا کوئی جہاز یا کشتی کسی شخص کی جو بحمایت ہنوربل کمپنی ہوگا متصل کنارہ واقع ملک مرہٹا شکستہ ہو جایگا تو ہر طرح کی مدد سرکار اور باشندے وہان کے اُسکو دینگے اور حتی المقدور اسباب کے بچانے مین کوشش کرینگے اور جو اسباب بچیگا وہ سب حوالہ مالک کے کیا جایگا ہان خرچہ واجبی مالک کو دینا ہوگا۔

شرط پانزدہم

تمام مقامات اور علاقجات جو بذریعہ اِس عہدنامہ کے ہنوربل کمپنی کو دیے گئے ہین اُنکی ملکیت مین کلیتہ تاریخ دستخط ہونے اِس عہدنامہ سے تصوّر کیے جاینگے اور یہ عہدنامہ تاریخ مذکور سے مکمل اور واجب التعمیل تصور کیا جایگا گویا کہ جو امر مشروط ہین

وہ سب عمل مین آئے گو راگوبا اپنے دشمنون سے صلح کرین یا نہ کرین —

شرط شانزدہم

بفور تصدیق ہونے شرائط مذکورۂ بالا کے اور بعد داخل ہونے جواہرات قیمتی جیسا کہ لاکھ روپیہ کے اور ضمانت بابتہ ادائے خرچ ماہواری یا واپسی فوج کے جو راگوبا کے پاس روانہ ہوگی یعنی جب تمام معاملہ حسب متذکرۂ بالا طے ہو جائینگے تو گورنر اور کونسل وعدہ کرتے ہین کہ فوج کمپنی حسب مضمون مندرجہ عہدنامہ تتمہ سے پاس راگوبا کے بھیجی جائیگی اور امید عنایت ایزدی سے یہ ہے کہ فوج مذکور دشمنان راگوبا سے گروہ اہلکار آن پر غالب آئیگی اور اسکو بمقام پونا اور پر حکومت گل ملک مرہٹا کے قائم اور مقرر کریگی —

شرائط مذکورہ بالا ہنوربل پریسیڈنٹ اور کونسل بمبئی نے منظور کرکے مجھے اختیار دیا کہ مین اُنکے طرف سے منظور کرون لہذا مین بصداقت اُنکی مُہر ہنوربل کمپنی مذکور کی اسپر لگاتا ہون اور اپنے دستخط کرتا ہون بمقام سورت بتاریخ وسنہ مذکورۂ بالا اور مین وعدہ کرتا ہون کہ یہ عہدنامہ تصدیق شدہ بمہر ہنوربل کمپنی و مہر و دستخط ہنوربل پریسیڈنٹ و کونسل بمبئی اندر میعاد تیس روز کے بعد اس تاریخ کے بھیجا دونگا —

دستخط رابرٹ گیمبیر

ہم پریسیڈنٹ اور کونسل بمبئی مذکورہ بالا نے مسٹر رابرٹ گیمبیر صاحب کو اختیار کرنے صلح عہدنامہ کا ساتھ رکھناتھ راؤ بالاجی پیشوا کے اپنی طرف سے منجانب ہنوربل کمپنی شرائط بالا دیا اور صاحب ممدوح نے بتاریخ مذکورۂ بالا اُسکا منعقد کیا اور عہدنامہ مذکور پر دستخط اور تصدیق اور منظوری رکھناتھ راؤ بالاجی پیشوا کی ہوئی اور چونکہ ازروے شرط اخیر یہ اقرار ہوا ہے کہ تصدیق عہدنامہ مذکور کی ہماری طرف سے بمہر ہنوربل کمپنی و دستخط و مہر صاحبان مجازہ کی ہو کر بیچ عرصۂ تیس روز کے تاریخ مذکورۂ بالا سے دیجاے لہذا ہم

تصدیق اسکی کرتے ہین کہ ہم جزو کل عہدنامہ مذکور کو تصدیق اور منظور کرتے ہین بشہادت اس امر کے ہمنی مہر ہنوربل کمپنی کی اس پر لگائی — اور اب دستخط اپنے ہاتھ سے کرکے اپنی اپنی مہر اسپر لگاتے ہین تباریخ ۱۶ ماہ مارچ سنہ ۱۷۷۵ع

دستخط ولیم ہورنبائی (مہر)

دستخط ڈانیل ڈرپیر (مہر)

دستخط طامس موسٹن (مہر)

دستخط برایس ایلیشر (مہر)

دستخط ولیم ٹیلر (مہر)

حسب الحکم ہنوربل ولیم ہورنبائی صاحب پریسیڈنٹ اور گورنر کونسل ہز مجسٹیز کیسل و جزیرہ بمبئی و دیگر قلعجات و کارخانجات و ممالک و افواج و امور ہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی بجانب مغرب ہند و کنارہ فارس و عرب —

دستخط جارج سکپ (مہر)

سکرٹری

تفصیل اسناد و بابت مقامات مفصلۂ ذیل جو راگوباجی راؤ پردھان نے ہنوربل کمپنی کو دی

دو قطعہ اسناد بابتہ —	بسین
دو قطعہ اسناد بابتہ —	سالسٹی
یکقطعہ سند بابتہ —	اُرپاڈ
یکقطعہ سند بابتہ —	جمبوسیر
یک قطعہ سند بابتہ —	برعج
یک قطعہ سند بابتہ —	کارنجا
یک قطعہ سند بابتہ —	ایلفنٹا
یک قطعہ سند بابتہ —	کینری

یک قطعہ سند بابت — بلسر
دو قطعہ اسناد بابتہ — اُکلاسیر
یک قطعہ سند بابتہ — ہنسوٹ
دو قطعہ اسناد بابتہ — احمود

---

۵ قطعہ

ترجمہ پانچ قطعہ اسناد راگوبابابتہ بسین وسالسّی واُرپاد وجمبوسیر وبروچ جو سب نمبر ۱ مین شامل ہین

بنام دسموک اور دسپاندی یعنی پنڈت وعملداران ماتحت پنڈت مین راگوبا باجی راؤ پردہان نے فوج کمپنی طلب کی ہے اور اس سبب سے اپنی حکومت پر کبجات مذکورہ سے اُٹھا کر حکومت انگریزی کمپنی کی وہان قائم کی لہذا بنام تمہارے نفاذ حکم ہے کہ تم تابعداری اور فرمانبرداری اُنکی کرو اور علاقہ سپرد انگریزی کمپنی کے کردو۔

المرقوم ۱۱ ماہ ذیحجہ سنہ ۱۱۶۵ھ

ترجمہ پانچ اسناد راگوبابابتہ بسین وسالسّی وکارنجا وایلفنّا وکنیری جو تمام شامل نمبر ۲ کے ہے

بنام حوالدار وجمیع کارپردازان

راگوبا باجی راؤ پردہان کا سلام آگے اطلاع دیجاتی ہے کہ قلعجات تمام ان مقامات کے کمپنی کو دیے گئے لہذا تمکو چاہیے کہ قبضہ انکا انکو دی کر رسید اُنسے لو

المرقوم ۱۱ ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۱۶۵ھ

ترجمہ چار قطعہ اسناد راگوبابابتہ اُکلاسیر وہنسوٹ وبلسر واحمود جو تمام شامل نمبر ۳ کے ہین —

بنام عملداران

بعد سلام یہ کہ مین راگوباباجی راؤ پردہان نے بالعوض فوج کے جو کمپنی نے میری مدد کے واسطے دی ہے اقرار کیا ہے کہ مین اُنکو ایک لاکھ پچاس ہزار روپیہ ہر مہینہ دونگا لہذا چاہیے کہ تم اپنے مقام کی آمدنی سے اُنکو روپیہ دو اور جسقدر دو اُسقدر کی رسید اُنسے لو اور اسیطرح کارروائی کرتے رہو جبتک اُنکا کل روپیہ ادا نہو جاے

المرقوم ۱۱ ماہ ذی الحجہ ۱۱۶۵ سنہ ہجری

ترجمہ سند راگوبابا بتہ اُکلاسیر جو شامل نمبر ۴ کے ہے

بنام پنڈت اُکلاسیر

بعد سلام یہ کہ راگوباباجی راؤ بنام تمہارے حکم صادر کرتے ہین کہ تم اپنے مقام کی آمدنی سے پچہتر ہزار روپیہ انگریزی کمپنی کو سال بسال دیا کرو یہ روپیہ بابت ہمارے مدد کرنے کے اُنکو دیا جاتا ہے

المرقوم ۱۱ ماہ ذی الحجہ ۱۱۶۵ سنہ ہجری

ترجمہ سند راگوبابا بتہ اکھود جو شامل نمبر ۵ کے ہے

بنام زمیداران اکھود

مین راگوباباجی راؤ پردہان حکم دیتا ہون کہ تم اپنے مقام کی آمدنی انگریزی کمپنی کو دیا کرو یہ روپیہ اسنے شرط کی ہے کہ اُنکو ماہواری بابتہ اُس مدد کے جو ہمکو اُنھون نے دی ہے ملا کریگا اور یہ کارروائی اُسوقت تک جاری رہیگی جب تک اُنکا کل روپیہ عودہ ادا نہ ہو جاے گا اور اُسوقت تک تمہارا مقام اُنکے پاس گویا رہن رہیگا

المرقوم ۱۱ ماہ ذی الحجہ ۱۱۶۵ سنہ

نمبر ۶

عہد نامہ فیمابین ہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی و سرکار مرہٹا ۱۷۷۶ء

المرقوم مقام پورندہ تاریخ یکم ماہ مارچ ۱۷۷۶ء

چونکہ اختلاف درمیان سرداران مرہٹا کے پیدا ہوا ہے اور گورنمنٹ بمبئی بھی اُسکے شریک ساتھ ہے بھیجے اپنی فوج کے ملک مرہٹا مین ہوئے اور ہنوربل گورنر جنرل اور کونسل فورٹ ولیم نے اس امر کو نامنظور کیا اور مرضی اُنکی یہ ہوئی کہ یہ اختلاف دور ہو اور یہ تجویز قرار پائی کہ وہ امر کرنا چاہیے جس سے یہ مطلب دلخواہ حاصل ہو لہذا اس غرض سے اُنھون نے حکم دیا کہ لفٹنٹ کرنیل جان اپٹن صاحب ملازم ہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی کو نامزد کرکے کل اختیار اُنکو دین کہ جاکر صلح فیمابین گورنمنٹ بمبئی و سرکار مرہٹا منعقد کرین اور کرنیل اپٹن صاحب نے اس نیت سے مقام پورندہ مین وارد ہو کر مضبوط اور مستحکم صلح منجانب انگریزی کمپنی ساتھ اراکین سکارام پنڈت اور بالاجی پنڈت کے منجانب پیشوا راؤ پنڈت پردہان اور دیگر اراکین و سرداران مرہٹا کے منعقد کی اور شرایط مقبولہ و منعقدہ ذیل مین درج ہوتے ہین۔

شرط اول

آج کے روز سے صلح فیمابین ہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی عموماً اور گورنمنٹ بمبئی خصوصاً اور راؤ پنڈت پردہان اور اُسکے اراکین سکارام باپو و بالاجی پنڈت کے منجانب مرہٹا قرار پاکر بروے کار آوینگی اور شرایط ذیل بلا تفاوت فریقین سے مرعی رہینگی۔

شرط دوم

یہ صلح بلا تامل فیمابین ہنوربل کمپنی اور سرکار مرہٹا بمقام بمبئی و دیگر متعلقات اور مقام چھاؤنی فوج مانڈوا اور ہر ایک ضلع گجرات مین جہان انگریزی رعایا بود و باش کرتی ہے مشتہر کیجائیگی اور سرکار مرہٹا بھی حکم اشتہار درمیان اپنے ملک کے جاری کرینگے۔

شرط سوم

پیشوا راؤ پنڈت پردہان اور اُنکے اراکین کی یہ مرضی ہے کہ مقام سالسٹی و دیگر جزائر خود

جو انگریزون نے اِس جنگ گذشتہ مین سر کئے ہین واپس ملین اور اُنکی عوض مین وہ اور علاقجات متصل بروچ جمعی تین لاکھ روپیہ کے معہ چوتھ وغیرہ اُنکو دینگے اور کرنیل اپٹن صاحب نے بیان کیا کہ وہ جزایر مذکورہ کو واپس نہین دیسکتا لہذا یہ قرار پایا کہ وہ بحالت مصلی جسکے پاس ہین رہین اور ایک تحریر اِس بارہ مین سوپرم کونسل فورٹ ولیم کو بھیجی جاے اور یہ قرارداد ہوا کہ جو جواب وہان سے آئے اُسکے مطابق دونون کاربند ہونگے اگر گورنر جنرل اور کونسل فورٹ ولیم واپس نہین تو وہ بدستور قبضہ انگریزی مین رہین اور مرہٹا کل حقوق اور دعوی جزایر مذکور کا چھوڑ دینگے اور اگر گورنر جنرل اور کونسل کلکتہ مقام سالسٹی معہ دیگر جزایر کے واپس دین تو انگریز وہ مقامات پیشوا کو دیدینگے—

شرط چہارم

مرہٹا وعدہ کرتے ہین کہ وہ ہنوربل انگریزی کمپنی کو واسطے دوام کے جملہ حقوق اور دعوی اپنے کل حصہ شہر و پرگنہ بروچ کا جسقدر اُنھون نے سرکار مغل سے یا دیگر حاکمان سے جمع کیا تھا دینگے اور چوتھ وغیرہ مطالبہ کچھ اپنا نہ رکھین گے تاکہ انگریزی کمپنی اُنکا قبضہ بلا شرکت و دعوی احدی رکھین—

شرط پنجم

مرہٹا ازراہ دوستی وعدہ کرتے ہین کہ وہ واسطے دوام کے انگریزی کمپنی کو ایک ملک متصل یا ملحق بروچ کے جمعی تین لاکھ روپیہ کا دینگے اور اُسپر کچھ دعوی اُنکا باقی نہ رہیگا اور نہ کچھ کسی قسم کا مطالبہ وہ اُس مین کرینگے دو شخص منجانب کمپنی اور دو شخص منجانب راؤ پنڈت پردھان وہان جاکر تجویز ملک اور حدود کرینگے بعد ازان پیشوا اسنا دبھی تحریر کردینگے—

شرط ششم

پیشوا اور اراکین وعدہ کرتے ہین کہ وہ کمپنی کو بارہ لاکھ روپیہ بابتہ جزو خرچہ فوج انگریزی دو اقساط مین ادا کرینگے یعنی چھ لاکھ اندر عرصہ چھ مہینے کے تاریخ عہد نامہ

سے اور باقی چھ لاکھ روپیہ اندر عرصہ دو سال کے تاریخ مذکور سے

شرط ہفتم

انگریز وعدہ کرتے ہین کہ ہر ایک جزو ملک گجرات جو رگھناتہ راؤ نے کمپنی کو دیا تھا یا جو اُنھون نے خود قبضہ کر لیا ہے معہ قلعجات و شہور متعلقہ کے واپس دینگے باستثنا اُسکے جو ازروے اِس عہدنامہ کے قرار پایا ہے اور جو ملک سیواجی نے یا فتح سنگھ گیکوار نے انگریزون کو دیا ہے وہ بھی واپس ہوگا جب یہ امر ازروے خطوط یا اسناد عطیہ پیشوائے سابق مقبوضہ گیکوار ثابت ہو کہ اُنکو اختیار اسطرح دینے کا حاصل تھا اور پرگنجات پیکلی و کورال معہ شہر و راؤتین مواضع پرگنہ چرپاسی اور موضع بنا گنج بہ بطور مکفول قبضۂ انگریزی مین اُسوقت تک رہین گے جبتک اسنا بابت تین لاکھ روپیہ کے دئے نجائین جمیع عہدنامجات و اقرارنامجات جو فیما بین انگریزان و رگھناتہ راؤ جاری تھے بذریعہ اِسکے منسوخ ہوئے اور عہدنامجات وغیرہ سیواجی و فتح سنگھ گیکوار کے بھی اُسوقت منسوخ متصور ہونگے جب وجہ ثبوت مطلوبہ بالا پیش ہونگے اور یہ عہدنامجات جب وہ ہاتھ آوینگے روبرو سے اراکین پیشوا کے چاک کیے جاینگے

شرط ہشتم

انگریز اقرار کرتے ہین کہ فوج پریسیڈنسی بمبئی فوراً اُنکے قلعجات اور اضلاع کو روانہ کر دی جائیگی —

شرط نہم

یہ وعدہ ہوتا ہے کہ رگھناتہ راؤ اپنی فوج کو ایک مہینے کے عرصہ مین آجکی تاریخ سے برخاست کر دیگا اور اُسکے ہمراہی اور رفیق بھی (باستثنا ملازمین ذات) بھی اُسی عرصہ مین جدا ہو جائین اور سرکار مرہٹا اشتہار دینگے کہ سب ہمراہی اور رفقا یا جو کوئی اور رگھناتہ راؤ کے ساتہ مسلح رہا ہوگا اُسکے قصور معاف کیے جاینگے باستثنا چار شخص جنکے نام درج ہوتے ہین یعنی آپاجی مہادیو اور نور خان گاردی اور تولا خدمتگار اور کرم سنگھ چوکیدار جنکے کیفر کردار سے جلاوطنی دوامی ملک مرہٹا سے ہوئی

شرط دہم

اگر رگھناتہ راؤ برخاست کرنے اپنی فوج مین راضی نہوگا تو انگریز اپنی فوج جدا کرلینگے اور اُسکی مدد نکرینگے۔

شرط یازدہم

نشا شرط نہم عمل مین آئے اور پیشوا اور اراکین راضی اس امر پر ہوئے کہ کچھ سپاہ خانگی واسطے رگھناتہ راؤ کے مقرر کیجاے اور وہ سپاہ ایک ہزار سوار اور تھوڑے پیادہ ہون اور اُنکی تنخواہ اور تبدیلی باختیار سرکار رہے مگر تعمیل احکام واجبی رگھناتہ راؤ کی کیا کرین اور دو سو خدمتگار بھی جنکو رگھناتہ راؤ پسند کرے ملازم رہین اُنکی تنخواہ بھی سرکار سے ملیگی اور وہ اسپر بھی راضی ہوئے کہ واسطے اخراجات متفرقہ رگھناتہ راؤ کے وہ تین لاکھ روپیہ سالیانہ دینگے اور ماہ بماہ پچیس ہزار روپیہ دیتے رہینگے بشرطیکہ وہ مقام کو برگنج واقعہ بر لب دریاے گنگ گو داوری سکونت اختیار کرے اگر کسی وقت وہ اپنے مقام کی تبدیلی کرنی چاہے تو وہ درخواست اِس امر کی پیشوا کے پاس بھیجے اور بغیر اجازت پیشوا کے وہ تبدیلی مقام نہ کرے اور وہ کچھ فساد برپا نہ کرے اور نہ کسی شخص کے ساتھ کتابت ناجائز کرے۔

شرط دوازدہم

یہ وعدہ ہوتا ہے کہ انگریز رگھناتہ راؤ کو یا کسی رعایا یا ملازم پیشوا کو جو فساد یا سرکشی ملک مرہٹا مین برانگیختہ کرے مدد نہ دینگے

شرط سیزدہم

راؤ پنڈت پردھان پیشوا اور اُنکے اراکین بیان کرتے ہین کہ جو چوتھ بنگالہ کی اور اُسکے متعلقات کی مدت دراز سے جسکی تعداد سال یاد نہین جزو جاگیر بھونسلا مین یا اُسکے کسی اولاد یا جانشین یا کسی اور رفیق کی جاگیر مین شامل ہے وہ اسواسطے کبھی موقوف نہین کرسکتے لیکن اگر بھونسلا مذکور یا کوئی اُسکی اولاد یا جانشین یا کوئی اور شخص طلب یا دعوی چوتھ بنگالہ و متعلقات مین کچھ فساد برپا کریگا تو اقرار وہ کرتے ہین کہ وہ

اُسکی مدد نہ کرینگے اور نہ کسی سردار مرہٹا کو جو ماتحت اُنکے یا راج کے ہو کا اجازت اُنکے مدد دہی کی دینگے —

شرط چہاردہم

یہ اقرار ہوتا ہے کہ اگر کوئی جہاز یا کشتی انگریزی یا اُنکی محفوظہ تجاران کی کشتی کنارہ واقعہ ملک مرہٹا پر شکست ہو جائیگی تو سرکار اور رعایا مدد دیکر جسقدر اسباب ممکن ہوگا بچائینگے اور جو اسباب اسطرح بچایا جائیگا وہ سب واپس دیا جائیگا اور مالک اسباب خرچ واجبی جو بچانے مین ہوگا ادا کریگا اور اسیطرح انگریزی کمپنی اقرار مدد کا کرتے ہین اگر کوئی جہاز یا کشتی مرہٹا کسی کنارہ واقع ملک انگریزی پر شکست ہو جائیگی —

شرط پانزدہم

عہدنامجات جو فیابین گورنمنٹ بمبئی و مرہٹا کے بماہ جولائی ۱۷۳۹ء و تاریخ ۱۲- ماہ اکتوبر ۱۷۵۶ء منعقد ہوئے ہین اُنکی تعمیل اُسیطرح لازم رہیگی جسطرح سابق تھی جب وہ قرار پائی تھی بشرطیکہ کوئی شرط یا شرایط اُنمین سے کسی کی کسی اور مضمون سے اس عہدنامہ مین مشروط نہو اور اگر ایسا ہوگا تو وہ شرط یا شرائط نامرعی رہ کر مطابق اس عہدنامہ کے عمل درآمد ہوگا —

شرط شانزدہم

جمیع عہدنامجات یا اقرارنامجات جو فیابین گورنمنٹ بمبئی و سرکار مرہٹا کے مرعی ہین اور اُنمین کچھ تبدیلی یا اختلاف اس عہدنامہ کے رو سے پیدا نہین ہوا ہے وہ اسیطرح واجب التعمیل تصور کیے جائینگے جسطرح وہ بوقت انعقاد متصور تھی —

شرط ہفتدہم

یہ اقرار ہوتا ہے کہ اگر رگھناتھ راؤ نے کچھ جواہرات پیشوا راؤ پنڈت پردہان کے انگریزون کے پاس رکھے ہونگے تو وہ واپس دیے جائینگے جب معاوضہ اُنکا جسکے عوض وہ رکھے گئے ہین ادا ہو جائیگا —

شرط ہیزدہم

ہنوربل انگریزی بطور مالک بلاشرکت غیرے تمام اُن مقامات کے اُس تاریخ سے متصور ہونگے جو ازروے اِس عہدنامہ کے اُنکے سپرد ہوئے ہین جس تاریخ سے اُنکے اسناد اُنکو ملینگے اور وہ اُنمین اپنے قوانین اور احکام کا عمل درآمد کرینگے اور مرہٹا کسی ملک سپردشدہ مین فساد پیدا نہ کرینگے اور نہ انگریز کسی ملک مرہٹا مین ایسا کرینگے۔

شرط نوزدہم

درباب اُن مقامات کے جو ہنوربل کمپنی کو ملے ہین اور اُنکے جو سرکار مرہٹا کو انگریزون نے واپس دیے ہین یہ اقرار ہوتا ہے کہ جسکو جس تاریخ ملے اُسی تاریخ سے وہ تحصیل اپنی اُنمین جاری کرینگے اور کسی ایام گذشتہ کی بابت مطالبہ اُنمین قابض حال نہ کرینگے۔

شرط بستم

ایک نقل اِس عہدنامہ کی بمہر کرنیل اپٹن صاحب اراکین سرکار مرہٹا کے پاس رہیگی اور ایک پرت اُسکی واسطے مُہر اور دستخط ہنوربل گورنر جنرل اور بزرگان سوپریم کونسل فورٹ ولیم کے پاس بھیجی جاویگی اور بعد ازان پیشوا کو دیجاویگی۔

دستخط جی اپٹن

ترجمہ صحیح ہے

دستخط آرمیکفرسن

مترجم فارسی

دستخط بالاجی پنڈت

دستخط سکارام پنڈت

(یہان تاریخ درج ہے)

کرنیل اپٹن صاحب کے پاس سے یہ چٹھی موصول ہوئی

بخدمت صاحبان — یہ اقرار فیمابین گورنر جنرل اور پیشوا اور آنکے اراکین کے ہوا ہی کہ تبدلات ذیل اور دفعہ ذیل عہدنامہ مین کیے جائین لہذا یہ عمل ہوا اور عہدنامہ پر دستخط پوری ہوکر فیمابین مین تقسیم ہوا

(عبارت خاتمہ چھٹی حسب معمول)

دستخط جی اپٹن

المرقوم مقام پورندہ تاریخ ۲۶ - ماہ مئی ۱۸۱۷ء

شرایط سیزدہم اور ہفتادہم بالکل قلم انداز ہوئین اور شرط چہاردہم سیزدہم ہوئی اور اسیطرح آور بھی نمبر شمارین کم ہوئین اور شرط ہیزدہم شانزدہم ہوئی اور آگے کی شرایط بھی اسیطرح نمبر شمارین کم ہوئین

الفاظ ذیل جو شرط ہفتم کے اخیر مین ہین وہ بھی قلم انداز ہوئے یعنی یہ عہدنامجات جب ہاتھ آوینگے روبروے اراکین پیشوا کے چاک کیے جاوینگے

شرط مستزاد

چونکہ شرط سوم عہدنامہ بالا مین یہ بیان ہوا ہے کہ پیشوا راؤ پنڈت پردہان اور اُنکے اراکین کی یہ مرضی ہے کہ مقام سالسٹی اور دیگر جزائر خورد جو انگریزون نے اس جنگ گذشتہ مین سر کیے ہین واپس ملین اور اُنکے معاوضہ مین وہ اور علاقجات متصل بروج جمع تین لاکھ روپیہ کے مع چوتھ وغیرہ اُنکو دینگے اور یہ بھی بیان ہوا ہے کہ اگر گورنر جنرل اور کونسل فورٹ ولیم واپس نہ دین تو وہ بدستور قبضہ انگریزی مین رہین اور پیشوا بعد اُنکے اراکین کل حقوق اور دعوی جزائر مذکور کا چھوڑ دینگے

پس گورنر جنرل اور کونسل ممدوح بذریعہ اِسکے اپنی مرضی اور ارادہ درباب نچھوڑنے جزائر سالسٹی و کارنجا و الیفنٹا وہوگ کے اور نہ قبول کرنے علاقجات مجوزہ بمعاوضہ جزائر مذکور ظاہر کرتے ہین لہذا جزائر مذکور واسطے دوام کے قبضہ انگریزی مین بذریعہ عہدنامہ حال کے رہینگے

دستخط جی اپٹن

المرقوم پورندہ تاریخ ۲۴ ماہ مئی سنہ ۱۷۷۶ء

نمبر ۷

عہدنامہ راگوبا سنہ ۱۷۷۶ء

مہر کمپنی

راگوبا سنگ

دستخط ایڈورڈ راڈنسکر وفت

سکرٹری سیلکٹ کمیٹی

شرایط اقرارنامہ و عہدنامہ فیابین ہنوربل ولیم ہوربنبالی صاحب پریسیڈنٹ اور گورنر اور سیلکٹ کمیٹی بمبئی منجانب ہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی مشترکہ ایک فریق اور رگھناتھ راؤ باجی راؤ پردھان فریق ثانی منعقدہ ومحررہ بمقام بمبئی تاریخ ۲۴ ماہ نومبر سنہ ۱۷۷۵ء وسوم ذیقعدہ سنہ ۱۱۷۹ ہجری مطابق پنجمی ماگشر سعودی یعنی اگہن سُدی پنمٹی۔

شرط اول

عہدنامہ جو کرنیل اپٹن صاحب نے ساتھ سکارام پنڈت اور بالاجی پنڈت اراکین منجانب پیشوا و سرکار مرہٹا کے کیا تھا اراکین مذکور نے ہر ایک شرط اُسکی خود منسوخ کی لہذا گورنر اور سیلکٹ کمیٹی بمبئی بمنظوری و اتفاق راے گورنر جنرل اور کونسل کے بذریعہ اِس تحریر کے منجانب ہنوربل کمپنی مذکور وعدہ اور اقرار کرتے ہین کہ وہ مدد رگھناتھ راؤ باجی راؤ پردھان حتی الامکان کرکے اُسکو پونا مین قابض کرا دینگے اور اُسکو کارپردازی ریاست مرہٹا پر تا صغرسنی مادھو راؤ نرائن پیشوا خوردسال کے مامور کردینگے اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ اصل مطلب اور مدعا اِس عہدنامہ کا یہ نہین کہ طریق حکومت تبدیل ہو یا جو صلح فیابین ہنوربل کمپنی اور سرکار مرہٹا کے جاری ہے اُسمین کچھ فتور واقع ہو مگر صرف یہ غرض ہے کہ حکومت اشخاص نالائق سے لیکر اُس شخص کے تفویض ہو جسکا استحقاق واجبی اُس کام کا پہنچتا ہو۔

شرط دوم

شرط دوم

رگھناتھ راؤ باجی راؤ پردھان اپنی طرف سے بذریعہ اس تحریر کے وعدہ اور اقرار کرتا ہے کہ وہ اس کام کا پروانہ کو منظور کریگا اور وہ باختیار کل اس کام کا سرانجام صغر سنی پیشوا مادھو راؤ نرائن کے دیگا اور سکہ اور کار ریاست اُسکے نام سے انجام دیگا مگر رگھناتھ راؤ باجی راؤ پردھان نے بیان کیا ہے کہ اُسکو شبہ ہے کہ اصلیت پیشوا مادھو راؤ نراین کے ہے لہذا گورنر اور سیلکٹ کمیٹی بمبئی بذریعہ اسکے اقرار کرتے ہین کہ حسب درخواست رگھناتھ راؤ باجی راؤ پردھان کے وہ درخواست حکم کمپنی سے اس بارہ مین کرینگے کہ اگر وہ ثبوت بہ اصلی پیشوا سے خورد سال کی حسب اطمینان کر دیگا تو علاقہ پیشوا کا اُسکے نام ہو جائیگا اور اگر یہ ثابت ہو کہ لڑکا فی الحقیقت اولاد اصلی نراین راؤ کا ہے تو جب وہ سن بلوغ سترہ سالگی کو پہنچے گا تو گورنر وعدہ کرین کہ حصہ مساوی حکومت اور ملک کا اُسکے ساتھ کردین کیونکہ وہ ازروے خاندان کی مستحق پانے نصف حصہ کا ازروے دہرم شاستر کے ہے۔

شرط سوم

گورنر اور سیلکٹ کمیٹی بمبئی بذریعہ اس تحریر کے شرط کرتے ہین اور رگھناتھ راؤ باجی راؤ پردھان بذریعہ اسکے واسطے اُنکی اطمینان کے اور بنظر اسکے کہ اُسکی نیت نیک کا اظہار ہو اقرار کرتا ہے کہ پیشوا مادھو راؤ نراین ایسے شخص کے سپرد اور حفاظت مین رہے جسکو سیلکٹ کمیٹی منظور کرین اور وہ چاہتے ہین کہ لڑکا سپرد پاروتی بائی کے ہو اگر وہ ذمہ داری اُسکی کرے اور اس صورت مین ماچی پونہ جہان لڑکا رہتا ہے بحفاظت فوج کمپنی کے رہے اور رگھناتھ راؤ باجی راؤ پردھان ایک چوکی اپنے سپاہیون کی باہر دروازہ کے رکھے اس نظر سے کہ کوئی بدی اندر نہ جانے پائے اور کوئی شخص بغیر اجازت پاروتی بائی کے پاس لڑکے کے نجانے پائیگا اور درحالیکہ پاروتی بائی یہ امر اختیار نہ کرے تو لڑکا کسی اُسکے قریب رشتہ دار خاندان والدہ کے سپرد کیا جاوے اور اگر یہ سب لوگ اس کام سے

انکار کرین توڑنے کے ساتھ وہ تجویز کیجاے جو مناسب واسطے اُسکی حفاظت کے ہو اور جو معاہدۂ فریقین کی عزت اور حرمت کا باعث ہو۔

شرط چہارم

مورابا فرنیس اور بھیا پرو ندر اور توکاجی ہولکر نے جو رگھناتھ راؤ باجی راؤ پردھان کو طلب کیا کہ کارکار پردازی اختیار کرے اور اُنھون نے وعدہ اعانت کا کیا ہے تو رگھناتھ راؤ باجی راؤ پردھان بذریعہ اِسکے اقرار کرتا ہے کہ بشرط اُنکے پورا کرنے اپنے اقرار کے حسب اطمینان اُسکے اور سیلکٹ کمیٹی بمبئی کے اور اُنکی خدمت کرنے مثل وفادار اور فرمانبردار ملازمین کے وہ اُنپر حسب لیاقت اور خدمتگذاری اُنکے نظر مہربانی رکھیگا اور کار ریاست تفویض کریگا اور اُنکے جان و مال سے مزاحم نہوگا۔

شرط پنجم

گورنر اور سیلکٹ کمیٹی اقرار کرتے ہین کہ وہ کہ داخلت بیچ تقرری و ماموری اہلکارن قلعہ و فوج و توپخانہ و مال و انتظام ملک کے نہ کرینگے بشرطیکہ کوئی امر مناسب شرایط عہدنامہ ہذا وقوع مین نہ آوے اور رگھناتھ راؤ باجی راؤ پردھان اپنی طرف سے وعدہ کرتا ہے کہ وہ حسب منشا چٹھی کشتی بیچ حفاظت اُن لوگون کے جنھون نے اُسکی رشتے مین اُسکو تکلیف دی ہے کاربند ہوگا۔

شرط ششم

بالعوض مدد دہی ہنوربل کمپنی کے دربارہ قائم کرنے رگھناتھ راؤ باجی راؤ پردھان کے بیچ کارکار پردازی پونا رگھناتھ راؤ باجی راؤ پردھان بذریعہ اسکے اقرار کرتا ہے کہ وہ تصدیق اور منظوری اُس عہدنامہ کی کرتا ہے جو بمقام سورت بتاریخ ۶ ماہ مارچ ۱۷۷۵ء منعقد ہوا تھا اور جو مقامات اور علاقجات ازروے اُس عہدنامہ کے ہنوربل کمپنی کو واسطے دوام کے دیے گئے تھے اور عہدنامہ پورندہ کے روسے واپس ہوئے ہین اور بسین معہ اضلاع متعلقہ وجزیرہ کنیری جو

بلکی

جو کمپنی کے قبضہ مین نہین دیئے گئے تھے دوبارہ دیے جائینگے مقامات مختلفہ جو ہنوربل کمپنی کو بتعمیل اس عہدنامہ کے ملین گے اُنکی تفصیل ذیل مین درج ہوتی ہے۔

بسین معہ قلعہ اور شہر وجمیع اضلاع متعلقہ وماتحت اُسکے جہان تک ازروے حدبست مقررہ متعلق اُنکے ہے۔

جمبوسیر اور اُرپاد اُسقدر جسقدر ازروے عہدنامہ سورت دیے گئے جزیرہ کنیری۔

دہانیدا وپرگنہ اُگلاسیر کے بابت مبلغ ۲۶ ہزار سالیانہ جو ازروے شرط ہشتم عہدنامہ سورت کے مشروط ہوئی ہے۔

چند مقامات خُرد مشہور بنام اُنکام جو ہمیشہ متعلق اور جزو ضلع سالسٹی مشہور ہین اور جنکو اراکین پونا نے کمپنی کو نہین دیا تھا رگھناتھ راؤ باجی راؤ پردھان بذریعہ اس تحریر کے وعدہ اور اقرار کرتا ہے کہ مقامات اُنکام مذکور بھی وہ ہنوربل کمپنی کو دیگا لیکن اگرچہ گورنر اور سیلکٹ کمیٹی کو دریافت ہوا ہے کہ یہ مقامات آنکام جزو ضلع سالسٹی ہین تاہم اگر خلاف اسکے بہ تصدیق ظاہر ہوگا تو وہ دعوی اُنکا چھوڑ دینگے۔

شرط ہفتم

ماوراے ان عطایات کے جنکا ذکر اوپر ہوچکا ہے رگھناتھ راؤ باجی راؤ پردھان بذریعہ اس تحریر کے وعدہ اور اقرار کرتا ہے کہ وہ واسطے ہمیشہ کے پرگنجات احمود اور نہسوٹ ثبوت اپنی خیرخواہی واتحاد کے ہنوربل کمپنی کو دیگا اور بیان کرتا ہے کہ جن شرایط پر یہ پہلے دیے گئے تھے اُنکا سرانجام نہین ہوا

شرط ہشتم

تمام مقامات جو بذریعہ اسکے ہنوربل کمپنی کو دیے جاتے ہین وہ ازآن سپنگے بلاشرکت غیرے تاریخ انعقاد عہدنامہ ہذا سے تصور کیے جائینگے انمین کچھ حق

چوتھ سرکار مرہٹا کا نہین رہیگا اور نہ کسی اور قسم کا مطالبہ اُنکا اُنپر رہیگا اور جب مناسب متصور ہوا اُسوقت ہنوربل کمپنی اُسکا قبضہ کرلین اِس سبب سے رگھناتہ راو باجی راؤ پردہان اُس کے ساتہ احکام مناسب واسطے تفویض کردینے مقامات مذکورین کے بنام افسران مرہٹا صادر کرتا ہے اور رگھناتہ راؤ باجی راؤ پردہان یہ بھی وعدہ کرتا ہے کہ جسوقت وہ کارپردازی پونا پر مامور ہوگا فوراً گورنمنٹ بمبئی کو وہ اسناد بہر پیشوا واسطے ان تمام مقامات کے جو ازروے اِس عہدنامہ کے اُنکو ملے ہین دیگا۔

شرط نہم

رگھناتہ راؤ باجی راؤ پردہان وعدہ کرتا ہے کہ وہ تمام اخراجات فوج و سامان جنگ جس کی ساتہ اُسکے مدد اب ہوگی ادا کریگا جسکے ادا کرنے کا وعدہ نقد کرتا ہے جب اُس سے ممکن ہوگا اور واسطے اطمینان ہنوربل کمپنی کے وہ پرگنہ ورسال اور باقی پرگنہ اُکلاسیر بطور حمایت کے دیتا ہے اِنکا محاصل اُسکے اہلکار اور عامل تحصیل کرکے سرکار ہنوربل کمپنی کو اُسوقت تک دینگے جب تک سب روپیہ ادا نہ ہو جایگا مگر درصورتیکہ اُسمین تفاوت واقع ہو تو یہ دونون پرگنہ تفویض کمپنی ہونگے اور اُنکی آمدنی بھی وہی تحصیل کرینگے جب تک اُنکا کل روپیہ ادا نہ ہو جایگا بعد ازان تمام استحقاق ہنوربل کمپنی کا نسبت اُنکے جاتا رہیگا یا اگر رگھناتہ راؤ باجی راؤ پردہان بموجب اقساط ماہواری مصرحہ شرط ذیل ادا کرتا رہیگا تو ہنوربل کمپنی پرگنجات مذکور سے کچھ سروکار نرکھینگے۔

شرط دہم

رگھناتہ راؤ باجی راؤ پردہان اقرار کرتا ہے کہ وہ بابت خرچہ فوج کے جو چار ہزار آدمی ہونگے اور اُسکی مدد کو آئینگے ڈہائی لاکھ روپیہ ماہواری ادا کیا کریگا اور اُسکو گورنر اور سیلکٹ کمیٹی بمبئی وعدہ کرتے ہین کہ وہ منظور کرینگے اور کچھ اور حساب پیش نکرینگے اور جو کچھ اُنکا خرچ ہوگا وہ اُسمین شامل سمجھا جایگا اور یہ روپیہ واجب الادا اُس تاریخ سے ہوگا جس تاریخ فوج بمبئی سے روانہ ہوگی۔

شرط یازدہم

شرط یازدہم

رگھناتہ راؤ باجی راؤ پردہان وعدہ واثق اور اقرار صحیح کرتا ہے کہ جو کچھ قرضہ کمپنی کا اب اُسکے ذمہ ہے وہ فوراً جب ممکن ہوگا وہ ادا کریگا جب اُسکا حساب اُسکو دیا جائیگا

شرط دوازدہم

فوج انگریزی رگھناتہ راؤ باجی راؤ پردہان کے ہمراہ اُسوقت تک رہے گی جبتک اِس عہدنامہ کا وعدہ پورا ہوگا یعنی جبتک وہ کارپردازی پونا پر مامور ہوگا اور جب یہ امر ظہور مین آجائیگا تو اُنکو اختیار حاصل ہوگا کہ بمبئی کو واپس چلے جائین اور کمپنی ہمیشہ آمادہ مدد دہی رگھناتہ راؤ باجی راؤ پردہان رہین گے جسقدر اُسوقت پر ممکن ہوگا یا اُنکی دیگر ضروریات سے امکان رکھتا ہوگا۔

شرط سیزدہم

جمیع عہدنامجات اور اقرارنامجات جواب فیمابین گورنمنٹ بمبئی و سرکار مرہٹا جاری ہین بذریعہ اس عہدنامہ کے تصدیق اور مستحکم ہوئے اور اسیطرح سرانجام ہونگے جسطرح وقت انعقاد متصور تھا بشرطیکہ ازروے اِس عہدنامہ کے کچھ اور تبدیلی یا اختلاف پیدا نہ ہوجاے۔

شرط چہاردہم

بعد ماموری رگھناتھ راؤ باجی راؤ پردہان کے اوپر کارپردازی پونا کے صلح اور اتفاق مستحکم فیمابین ہنوربل کمپنی اور سرکار مرہٹا کے قائم ہوگا رگھناتہ راؤ باجی راؤ پردہان اقرار کرتا ہے کہ وہ کسی دشمن کی مدد نہ کریگا اور نہ مزاحمت ملک کمپنی واقع ہندوستان مین کریگا اور نہ جنگ یا غارتگری ملک کرناٹک مین کریگا اور نہ اُنکے دوست نواب آرکوٹ کے ملک مین کچھ فساد کریگا اور گورنر اور سیلکٹ کمیٹی بمبئی اپنی طرف سے یعنی منجانب ہنوربل کمپنی وعدہ کرتے ہین کہ وہ دشمن رگھناتہ راؤ باجی راؤ پردہان کی مدد نہ کرینگے

شرط پانزدہم

رگھناتہ راؤ باجی راؤ پردہان بذریعہ اس تحریر کے وعدہ اور اقرار کرتا ہے کہ آبادی کسی یورپ زا کی کنارہ سمندر پر یا کسی مقام واقعہ ملک مرہٹا پر بغیر مرضی کمپنی یا اُنکے مختار کے نہوگی اور کسیطرح کی خط کتابت یا دوستی فیما بین سرکار مرہٹا اور فرانسس والونکی جاری نہ رہیگی اسمین اگر تفاوت ہوگا تو وہ باعث شکستگی رشتہ دوستی فیما بین سرکار مرہٹا اور ہنوربل کمپنی کے متصور ہوگا۔

شرط شانزدہم

رگھناتہ راؤ باجی راؤ پردہان بذریعہ اسکے شرط اور وعدہ کرتا ہے کہ انگریزی اپنے حقوق سابق و آزادی تجارت بیچ ملک مرہٹا کے بدستور بلامزاحمت رکھینگے اور وہ یہ بھی اقرار کرتا ہے وہ حتی الامکان تجارت انگریزی کی افزایش کریگا اور اُنکو کل اختیار لانے اسباب یورپ یعنی ولایتی کے ملک مرہٹا مین دیگا مگر ہنوربل کمپنی اُسکے ملک مین صورت آبادی اپنی بغیر اجازت رگھناتہ راؤ باجی راؤ پردہان کے نکرینگے۔

شرط ہفتدہم

اگر کوئی شرط عہدنامہ حال کی کسیطرح برعکس عہدنامہ ہو جو گورنر جنرل اور کونسل نے کیا ہو اور جسکی اطلاع گورنر اور سیلکٹ کمیٹی بمبئی کو ابتک نہ ہوئی ہو تو ایسی شرط قابل تبدیلی یا برہم کے حسب ضرورت متصور ہوگی۔

شرایط بالا جو باہم گورنر اور سیلکٹ کمیٹی بمبئی نے منجانب ہنوربل کمپنی اور رگھناتہ راؤ باجی راؤ پردہان نے منظور کین اسلیے فریقین نے اپنی مہر اور دستخط اور مہر ہنوربل کمپنی کردی اور باہم نقول لین بمقام بمبئی کیسل تاریخ و سنہ مذکورۂ صدر۔

دستخط ولیم ہورنبائی
دستخط جان کارنیک
دستخط دانیال ڈریپر

نمبر ۸

صلحنامہ ورگانو ۱۷۷۹ء

ترجمہ شرائط عہدنامہ فیمابین مہادیو راؤ نرائن پنڈت پردہان ایک فریق اور انگریزی کمپنی فریق ثانی بیچ عہدسری منت پنڈت پردہان مادھو راؤ بلال مرحوم کے سب امور اسلوبی ہوتے تھے اُسکے بعد انگریزون نے اکثر مقامات پر جو سرکار کے تھے قبضہ کرلیا مثل جزیرہ سالسٹی اور اُوران اور جمبوسیر اور محالات اور پرگنجات بروج پر سرکار مرہٹا اد گیکوار کے تھے اور انگریزون نے مدد رگھناتھ راؤ دادا صاحب کو دی اسپر جنگ شروع ہوئی اور کرنیل جان اپٹن صاحب کلکتہ سے بعد حصول اختیارات کل آئے اور اُنھون نے ایک عہدنامہ منعقد کیا جسکے مطابق تمام امور فیمابین کمپنی اور سرکار مرہٹا ہونے چاہیے تھے مگر منجانب انگریزان مطابق اُن شرایط کے بروے کار نہ آیا کیونکہ اُنھون نے مدد رگھناتھ راؤ کی اور تیاری سامان جنگ کیا اور سب گھاٹون پر اتواب قائم کین اور اضلاع سرکار مرہٹا پر حملہ آور ہوئے اور دشمنی کرنی شروع کی پھر سرکار نے بھی تیاری جنگ کی بیچ ضلع ورگانو متصل اندونی تلاگانوے جان کارنیک صاحب اور کرنیل چارلس اجرٹن صاحب نے جو سیلکٹ کمیٹی مین تھے اور جنکو کل اختیار حاصل تھا مسٹر طامس ہومز صاحب اور مسٹر فارمر صاحب کو پیغام دیکر روانہ کیا ماوراے اسکے ابتداسے دوستی فیمابین سرکار اور انگریزون کے تھی مگر اسمین فتور واقع ہوا بعدازان کرنیل اپٹن صاحب نے ایک عہدنامہ کیا اُسکے مطابق کارروائی نہین ہوئی لہذا وہ عہدنامہ بھی منسوخ ہوا اور اسیطرح اسی طرز پر جسطرح انگریز اور سرکار عہدادہ ہوراؤ مین تھی اب بھی رہنی چاہیے مدد اور پاسداری اگبوا کی ترک ہو اور اُسکی حفاظت اور حمایت ندی جاے اور نہ مدد کسی دشمن سرکار مرہٹا کو دی جاے جزایر سالسٹی اور اوران اور دیگر جزائر اور مقامات جمبوسیر اور محال بروج پر جو سابق سرکار مرہٹا اور گیکوار کے تھے مثل چکلی اور اُریال وغیرہ قبضہ کرلیا

یہ ہم چھوڑتے ہین اور اقرار کرتے ہین کہ جسطرح عہد پیشوا سابق مادھوراؤ بلال مین تھے
اُسیطرح اب بھی رہینگے لہذا یہ عہدنامہ سرکار سے کیا گیا کہ بیچ عہد مادھوراؤ بلال پنڈت
پردھان مرحوم کے سب امور باسلوبی اور اہنیت ہوتے تھے اور بعدازان اکثر مقامات
مثل جزایر سالسٹی واوران اور دیگر جزایر وجمبوسیر اور دیگر محال اور عمل بروج سابق
جو سرکار اور گیکوار کے تھے انگریزون نے قبضہ کرلئے یہ سب سرکار کو واپس
دینے چاہین اور آیندہ کسیطرح کی مدد رگھناتھ راؤ اور دشمنان سرکار کو نہ دی جاوے
اسیطرح ہم بایمانداری وعدہ مدد کرنیکا کرتے ہین اور منجانب سرکار ایمانداری قائم رہیگی
رگھناتھ راؤ دادا صاحب ہمارے ساتھ تھا وہ اپنی خوشی سے معہ تمام جایداد کے
زیر حفاظت توکاجی ہولکر اور باباجی سیندھیا کے چلا گیا انگریزی فوج ہمارے ساتھ آ
بمقام ورگانو ہے اُسکو اجازت بمبئی واپس جانے کی مع تمام اسباب وسامان کے
دی جاوے اور اس امر کے واسطے بطور ضامنان منجانب سرکار دو دو شخص متعلقان
ان سردارون کے مسمیان نارد گنیش اور وساجی سمائش اور بلار وگوبند اور راماخان
ہمراہ فوج کے بمبئی تک جاوینگے اور اس غرض سے اگر تمہاری مرضی ہوگی تو فوج
بھی بھیجی جاویگی ورنہ کچھ ضرور نہین فوج انگریزی جو ہمارے ساتھ ہے وہ راستہ مین کسیکو
دق نہ کرینگے اور انتربیدی اور بندھیلکھنڈ کے سرداران کا جو ہمیشہ ماتحت سرکار
کے ہین کچھ نقصان نہ کیا جاویگا اور فوج انگریزی جسنے کلکتہ سے کوچ کیا ہے اور عبور
دریاے نربدا کیا ہے اب ہوشنگ آباد مین ہے اُسکو اجازت آگے آنے کی
نہ دی جاوے بلکہ اُسکو حکم واپس جانے کلکتہ کا دیا جاوے اور راستہ مین وہ کسیکو
دق نکرین عہدنامہ مذکورہ بالا ساتھ درمیان مین آنے توکاجی ہولکر اور باباجی سیندھیا
کے منعقد ہوا ہے آور اینده سب امور مطابق اُسکے سرانجام پاوینگے اور اُس سے
انحراف نہوگا ہم اپنے مذہب انگریزی کو درمیان دیتے ہین کہ اسکا لحاظ رہیگا اور سرکار
بھی اسکا لحاظ رکھے مدد اور حفاظت فرانسس والون کو نہ دی جاوے۔

دستخط کیا مقام فرودگاہ مرہٹا طامس ہومز اور ولیم جی فارمر نے

دستخط

دستخط کیا بمقام فرودگاہ انگریزی جان کارنیک اور چارلس اجرتن نے

اقرارنامہ جان کارنیک صاحب کونسل اور کرنیل اجرتن اور انگریزی کمپنی بمبئی ساتہ مادہوراؤ سنیدھیا

یہ کہ بعد تکرار ہونے ساتہ مادہوراؤ نراین پنڈت پردہان کے ہم مع فوج کے گہاٹ پر آئے اور تلاگانو مین مقیم رہے جسپر آپ نے حکم جنگ کا دیا اور فیمابین جنگ ہوئی جسمین ہمکو شکست ہوئی اور ہم واپس چلے گئے اور بمقام ورگانون داد اصاحب کے پاس رہے ہم اپنی فوج اور اسباب کو ساتہ لیکر مشکل سے بمبئی پہنچے بہ لحاظ اسکے ہمنے فارمر اور ہومر صاحب کو تمہارے پاس بہیجا کہ اب درمیان مین آکر سرکار کے اور ہمارے صلح مثل سابق کرادین اور ہمکو اور ہماری فوج کو بمبئی پہنچا دین اس امر سے آپنے جنگ موقوف کی اور آپ نے درمیان مین آکر سرکار اور انگریزون کے صلح کرادی اور وعدہ کیا کہ آپ ہمکو اور ہماری فوج کو بلا مزاحمت احدے مقام بمبئی تک پہنچا دینگے آپنے ہمکو وہان سے نکالا یہ سب ہمنے خوب غور سے سمجہا اور بہت خوش ہوئے اور افسر جلیل ہین اور خیرخواہ اس سرکار کے ہین اس سبب سے ہمکو خواہش آنکی دوستی کی ہوئی یہ ہمارے دلمین جانشین ہوا اور ہمکو اطمینان ہوا کہ آپ نے سرکار کی اور کسی اور کی مزاحمت سے ہمکو بچایا اور بلا تکرار سرکار مثل سابق صلح کرادی اسواسطے ہمنے چاہا کہ آپکی خدمتگذاری کرین اور اس نیت سے ہمنے اپنے خوشی اور رغبت سے بمہر بادشاہ اور کمپنی کے منظور کیا کہ تمکو قلعہ بروج مع وہانکی حکومت کے اسطور پر جسطرح کہ وہ مغل کے قبضہ مین تہا دین اور وہ قلعہ اب ہمارے پاس ہے اور ہم تمکو دیتے ہیز اور یہ بھی ہم وعدہ کرتے ہین کہ بروقت ہمارے پہنچنے بمقام بمبئی کے اسپر ہم گورنر کے دستخط بمہر بادشاہ بنام قلعہ دار بروج جاری کرادینگے اور قلعہ مذکور کو مع شہر متعلقہ اسطور پر جسطرح مغل کے پاس تہا تمکو دینگے اور عہد کرتے ہین کہ اسمین کچہ مکرر واقع نہوگی یہ عہد ہم بسنجیدگی کرتے ہین اور فارمر صاحب اور چارلس سٹوارٹ صاحب کو

بطور اول یا ضامن درباب تعمیل اس عہد کے تمہارے پاس چھوڑ جاتے ہین اسمین کچھ تکرار رہم نہ ہونے دینگے اور اسکی ہم تحریری منظوری دیتے ہین —

بمقام ورگانو متصل تلاگانو تاریخ ۲۷ ماہ ذی الحجہ

واضح ہو کہ عبارت بالا ایک ہندوستانی زباندان نے ترجمہ کی اور صحیح نقل اُسکی یہ ہے —

بروز یکشنبہ تاریخ ۱۷ آجکی روز وقت صبح فارمر صاحب مقام قیام مرہٹہا مین ہمراہ وکیل مادہوجی سیندھیا کے مع اس کاغذ تصدیق شدہ کے گئے —

واضح ہو کہ گورنر اور کونسل بمبئی نے اِس عہد کے تصدیق کرنے سے انکار کیا —

نمبر ۶

صلحنامہ مرہٹہا ۱۷۸۲ء عیسوی

عہدنامہ دوستی اور اتفاق دوامی فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی و پیشوا مادہوراؤ پنڈت پردہان قرارداد ہ مسٹر ڈیوڈ اندرسن منجانب ہنوربل کمپنی حسب اختیارات عطیہ ہنوربل گورنر جنرل و کونسل مامورہ بادشاہ و پارلیمنٹ گریٹ برٹن بنا برہدایت و حکومت امور ہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی واقع ہندوستان و مہاراجہ صوبہ دار مادہوراؤ سیندھیا مختار کل منجانب پیشوا مادہوراؤ پنڈت پردہان و بالاجی پنڈت نانا فرنا ویس و جمیع سرداران قوم مرہٹہا بموجب شرایط ذیل جو واسطے ہمیشہ کے فرض اُنکے ورثہ اور جانشینون پر رہینگی اور شرایط اُنکی بلا تفاوت جانبین سے مرعی رہینگی —

شرط اول

یہ مشروط اور منظور فیمابین ہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی اور پیشوا کے بوساطت مادہوراؤ سیندھیا کے ہوا ہے کہ تمام ملک اور مقامات اور شہر اور قلعجات مع بسین وغیر

جو پیشوا سے درمیان اُس جنگ کے جو بعد عہد نامہ منعقدہ کرنیل اپٹن صاحب وقوع مین آئے لے لیے گئے تھے اور قبضہ انگریزی مین آگئے ہین اب پیشوا کو دیدئے جائینگے اور علاقجات اور لنگا کاہان وشہر وغیرہ دوبارہ واپس دیے جائینگے اندر عرصہ دو مہینے کے اوسوقت سے جب یہ عہد نامہ ختم ہوگا جیسا اوسمین تعداد مین مذکور ہین اور اوس شخص کے سپرد کیے جائین گے جنکو پیشوا یا اونکا وزیر نانا فرنا ویس مقرر کرینگے۔

شرط دوم

یہ قیامین انگریزی کمپنی اور پیشوا کے منظور ہوا کہ سالسٹی اور تین اور خزیرہ یعنی ایلفنٹا کارنجا اور ہوگ جو شامل عہد نامہ کرنیل اپٹن صاحب کے ہین واسطے دوام کے قبضہ انگریزی مین رہینگے اگر کوئی اور جزیرہ اس جنگ مین لیا ہوگا تو وہ واپس پیشوا کو دیا جائیگا

شرط سوم

چونکہ شرط چہارم عہد نامہ اپٹن صاحب مین مشروط ہے کہ پیشوا اور جمیع سرداران ملک مرہٹا اقرار کرتے ہین کہ وہ انگریزی کمپنی کو واسطے دوام کے جملہ حقوق وغیرہ شہر بروچ کے اُسقدر کامل اور پورے جسقدر انھون نے سرکار مغل و دیگر حاکمان سے جمع کیا تھا دینگے اور چوتھ وغیرہ مطالبہ کچھ اپنا نرکھین گے تاکہ انگریزی کمپنی اُنکا قبضہ بلاشرکت و دعوی احدے رکھین پس یہ شرط تمام وکمال مرعی ہوگی۔

شرط چہارم

جو پیشوا نے سابق عہد نامہ کرنیل اپٹن صاحب بین راہ دوستی شرط کی ہے کہ وہ انگریزونکو تین لاکھ روپیہ کا ملک متصل بروچ کے دینگے اب انگریز حسب درخواست مادھوراؤ سیندھیا راضی ہین کہ دعوے اپنا بابت اُس ملک کے چھوڑ کر پیشوا کو دیتے ہین۔

شرط پنجم

جو ملک پیشوا جی اور فتح سنگھ گیکوار نے انگریزون کو دیا ہے اور جسکا تذکرہ شرط اول عہد نامہ کرنیل اپٹن صاحب مین درج ہے مگر اوسمین التوا ہوا ہے انگریز بنظر رفع تکرار آیندہ

اب وعدہ کرتے ہین کہ وہ واپس دیا جائیگا اور بذریعہ اس تحریر کے قرار پایا ہے کہ اگر علاقہ مذکور جزو ملک قدیم ملک گیکوار ہوگا تو وہ گیکوار کے سپرد کیا جائیگا اور اگر وہ جزو ملک پیشوا ہوگا تو وہ پیشوا کو واپس دیا جائیگا۔

شرط ششم

انگریز وعدہ کرتے ہین کہ چونکہ انھون نے رگھناتھ راؤ کو چار مہینے کی مہلت واسطے تجویز مقام قیام کے دی ہے وہ بعد از انقضاے میعاد مذکور اسکو کسیطرح کی پرورش یا حمایت یا مدد نہ دینگے اور نہ اسکے مصارف کے واسطے روپیہ دینگے اور پیشوا اپنی طرف سے وعدہ کرتے ہین کہ اگر رگھناتھ راؤ اپنی خوشی اور رضامندی سے مہاراجہ مادھوراؤ سیندھیا کے پاس جائیگا اور خاموش ہوکر انکے پاس رہیگا تو وہ مہینہ ماہواری اسکے مصارف کے واسطے بطور مدد خرچ دینگے اور کسیطرح کی تکلیف اسکو منجانب پیشوا یا رعایاے پیشوا ندی جائیگی۔

شرط ہفتم

ہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی اور پیشوا کی خواہش باہمی یہ ہے کہ اُن کے دوست بھی شامل اس عہدنامہ کے کئے جاین لہذا باہم یہ شرط قرار پاتی ہے کہ ہر ایک فریق دوسرے کے دوست کے ساتھ بطور مذکورہ بدفعات آیندہ عہدنامہ ہذا صلح کریگا۔

شرط ہشتم

وہ ملک جو قدیم سے جاگیر مقررہ سیواجی گیکوار اور فتح سنگھ گیکوار کا ہے یعنی جسقدر ملک فتح سنگھ گیکوار کے قبضہ مین ہنگام شروع جنگ حال مین تھا وہ ہمیشہ اسیطرح اُسکے قبضہ مین رہیگا اور فتح سنگھ مذکور تاریخ عہدنامہ سے واسطے آیندہ کے اُسقدر خراج پیشوا کو دیگا جسقدر وہ قبل جنگ حال دیتا تھا اور اُسیطرح خدمت کیا کریگا اور فرمانبردار رہیگا جسطرح قدیم سے رسم مقررہ ہے اور کوئی دعوے پیشوا اوپر فتح سنگھ کے بابتہ ایام گذشتہ کے نکرینگے۔

شرط نہ

شرط نہم

پیشوا وعدہ کرتے ہین کہ چونکہ نواب حیدر علیخان نے اُسکے ساتھ صلح کی تھی اور پھر فساد کرکے علاقہ انگریزی اور دوستان انگریزی کا اپنے قبضہ مین کرلیا ہے وہ اُسکو چھوڑ دیا ہوگا اور واپس لیوینگے اور نواب محمد علیخان کو دیا جائیگا تمام قیدیان جو جنگ مین طرفین نے گرفتار کئے ہین آزاد کئے جاوینگے اور حیدر علیخان کو تمام وہ ملک چھوڑ دینا ہوگا جو انگریزونکا اور اُنکے دوستونکا ہے اور جو اُسنے تاریخ نہم رمضان سنہ ۱۱۹۱ھ جو تاریخ عہدنامہ پیشوا کی ہے اپنے قبضہ مین کرلیا ہے اور وہ ملک بیچ عرصہ چھ مہینے کے انگریزونکو اور نواب محمد علیخان کو واپس دیا جائیگا اور انگریز اسی حالت مین وعدہ کرتے ہین کہ جبتک حیدر علیخان کوئی امر دشمنی کا نسبت اُنکے یا اُنکے دوستون کے نہین کریگا اور جبتک وہ دوست پیشوا کا رہیگا اُسوقت تک وہ کوئی امر دشمنی کا نسبت اُسکے نہین کرینگے۔

شرط دہم

پیشوا اپنی طرف سے اور منجانب اپنے دوستون کے یعنی نواب نظام علیخان اور راگھوجی بھونسلا سینا صاحب صوبہ دار نواب حیدر علیخان کے وعدہ کرتے ہین کہ وہ ہر طرح مراتب صلح نسبت انگریزونکے اور اُنکے دوستون کے یعنی نواب آصف الدولہ بہادر اور نواب محمد علیخان بہادر کے مرعی رکھینگے اور کسیطرح کی تکلیف اُنکو نہ دینگے اور انگریز اپنی طرف سے اور منجانب اپنے دوستان نواب آصف الدولہ اور نواب محمد علیخان کے وعدہ کرتے ہین کہ وہ ہر طرح مراتب صلح نسبت پیشوا اور اُنکے دوستان نواب نظام علیخان اور راگھوجی بھونسلا سینا صاحب مرعی رکھینگے اور انگریز یہ بھی اپنی طرف سے اور اپنے دوستون کی طرف سے وعدہ کرتے ہین کہ وہ صلح نواب حیدر علیخان سے اون شرایط پر رکھینگے جو شرط نہم عہدنامہ ہذا مین مذکور ہین۔

شرط یازدہم

ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اور پیشوا باہم اقرار کرتے ہین کہ جہاز ایک فریق کا دوسرے کے جہازون سے سمندر مین مزاحم نہوگا اور جہاز ایک فریق کا دوسرے فریق کے بندرگاہون مین رسائی رکھینگے اور وہان اُن سے مزاحمت نہوگی اور حفاظت تمام فیابین کرتے رہینگے۔

شرط دوازدہم

پیشوا اور سردران مرہٹا بذریعہ اس تحریر کے اقرار کرتے ہین کہ انگریز ملک مرہٹا مین مثل سابق استحقاق تجارت رکھینگے اور کسیطرح کی ممانعت اُنکو نہوگی اور اسیطرح ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اقرار کرتے ہین کہ رعایاے پیشوا کو استحقاق تجارت بلا مزاحمت ملک انگریزی مین حاصل رہیگا۔

شرط سیزدہم

پیشوا وعدہ کرتے ہین کہ وہ کارخانہ کسی اور قوم یورپ زا کا اپنے ملک مین مقرر نہونے دینگے اور نہ اپنے ماتحت علاقجات مین قائم ہونے دینگے باستثنا اُن کارخانون کے جو پورتگالی قوم مین اب موجود ہین اور وہ کتابت دوستی کسی قوم یورپ زا سے نرکھینگے اور انگریز وعدہ کرتے ہین کہ وہ مدد کسی قوم دکھن یا ہندوستان کی جو دشمن پیشوا کے ہون گے نہ کرینگے۔

شرط چہاردہم

انگریز اور پیشوا باہم شرط کرتے ہین کہ وہ دوسرے کے دشمن کی مدد نہ کرین گے۔

شرط پانزدہم

ہنوربل گورنر جنرل اور کونسل فورٹ ولیم وعدہ کرتے ہین کہ وہ کسی سردار یا ماتحت یا رعایاے انگریزی کو یا کسی رئیس مقام بمبئی یا سورت یا سندر اس کو اجازت نہین گے کہ وہ کسی مقام پر بخلاف اِس عہدنامہ کے کام کرے اور اسیطرح پیشوا مادہو راؤ پنڈت پردہان اقرار کرتا ہے کہ کوئی سردار یا رعایاے ملک مرہٹا

بخلاف اس عہدنامہ کے کام کریگا

شرط شانزدہم

ہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی اور پیشوا مادہو راؤ پنڈت پردہان کو اطمینان کامل مہاراجہ صوبہ دار مادہو راؤ سیندھیا بہادر پر ہے لہذا اُن دونون نے مہاراجہ مذکور سے چاہا کہ وہ ضامن فریقین کا ہوگا شرایط عہدنامہ ہذا کے تعمیل تمام وہ کرینگے اور مادہو راؤ سیندھیا مذکور نے بنظر خیر خواہی فریقین یہ ضمانت فریقین کی منظور کی اگر کوئی فریق عہدنامہ کی شرائط سے انحراف کریگا تو مہاراجہ مذکور شریک فریق ثانی ہوکر منحرف کو نصیحت معقول دینگے۔

شرط ہفدہم

یہ اقرار ہوتا ہے کہ جسقدر علاقجات وقلعجات وشہر واقع گجرات رگھناتھ راؤ نے انگریزونکو قبل از عہدنامہ کرنیل اپٹن صاحب کے دیے ہین اور وہ اُنکے قبضہ مین آگئے ہین اور جنکی واپسی شرط ہفتم عہدنامہ مذکور مشروطتھی بموجب شرط مذکور کے اب واپس دیے جاینگے

یہ عہدنامہ سترہ شرایط کا بمقام سالبی قیامگاہ مہاراجہ صوبہ مادہو راؤ سیندھیا کے بتاریخ نہم ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۱۹۳ ہجری مطابق ۱۷ ماہ مارچ سنہ ۱۸۱۸ء فیمابین مہاراجہ مذکور اور مسٹر دیوداندرسین کے قرار پایا ایک ایک نقل اسکی دونون صاحبان مذکورہ بالا اپنے اپنے حاکمون کے پاس بمقامات فورٹ ولیم و پونا کے روانہ کرینگے اور جب یہ دونون نقول وہان سے واپس آئینگے ایک بمہر ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی و دستخط ہنوربل گورنر جنرل و کونسل فورٹ ولیم تو وہ حوالہ مہاراجہ مادہو راؤ سیندھیا بہادر کے کیجائیگی اور دوسری جو بمہر پیشوا مادہو راؤ پنڈت پردہان اور دستخط بالاجی پنڈت اور نانا فرنا ویس کے آئے گی وہ حوالہ مسٹر دیوداندرسین صاحب

اوسوقت یہ عہدنامہ کامل اور تصدیق تصور ہوگا اور جو شرائط اسمین درج ہین دونون فریق معاہدہ پر فرض ہونگے۔

تحریر ہوا بخط مرہٹا بقلم راگوبھاؤ دیوان تمام سترہ شرایط تباریخ ۴- ماہ جمادی الآخر مطابق پنجم ماہ چیت ادیک بیچ شکل پتہ ۱۱۸۲ھ

حروف مرہٹا مین مادہوجی سیندھیا نے یہ لکھا جو کچھ فارسی اوپر لکھا ہے وہ منظور ہوا۔

دستخط ڈیوڈ اندرسین

گواہان

دستخط جیمس اندرسین

ڈبلو بلین

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جیمس اندرسین

اسسٹنٹ سفیر

تصدیق ہوا بمقام فورٹ ولیم تباریخ ۶- ماہ جون ۱۷۸۲ء عیسوی

دستخط وارین ہسٹنگ

(مہر کمپنی)

دستخط آیڈورڈ ویلز

دستخط جان میکفرسن

دستخط جی پی اوریال

سکرٹری

مضمون ذیل ہنگام تصدیق بمقام پونا شامل ہوا اور آخر کو بمقام کوالیا تبدیل ہوا۔

یہ عہدنامہ جسمین سترہ شرائط ہین تباریخ ۱۵- ماہ محرم الحرام ۱۱۹۶ھ ہجری تصدیق ہوا اور بلا تفاوت اور مدام ہر دو فریق معاہدہ پر فرض ہونگی۔

(نانا فرناویس نے یہ لکھا) مین نے یعنی بالاجی جنارد ہن نے تصدیق کیا تباریخ

۱۵- ماہ محرم سنہ ۱۱۹۳ھ مطابق ۲۰ ماہ دسمبر سنہ ۱۷۸۲ع

بتاریخ ۲۱- ماہ ربیع الاول سنہ ۱۱۹۷ ہجری عہدنامہ مسطورۂ بالا بمہر پیشوا و دستخط بالاجی پنڈت فرنا ویس متصل گوالیار مسٹر ڈیوڈ اندرسن صاحب کو دیا گیا اور ایک پرت اسکی بمہر کمپنی و دستخط گورنر جنرل و کونسل فورٹ ولیم اویٹ مہاراجہ مادہوجی سیندہیا بہادر کو حوالہ ہوئی اس سپردگی باہمی سے عہدنامہ مذکور تکمیل کو پہنچا اور آجکی تاریخ سے تعمیل اسکی ہر دو فریق معاہدہ پر فرض ہوگی —

(دستخط مادہوجی سیندہیا) تاریخ ۲۱- ربیع الاول

ترجمہ صحیح ہے

دستخط چارلس ولکنز

نقل پر دستخط مسٹر ڈیوڈ اندرسن صاحب کے بتاریخ ۲۴- ماہ فروری سنہ ۱۷۸۳ع ہوئے —

واضح ہو کہ مہر خورد پیشوا کی اور پنجہ کاغذ کے جوڑ پر لگائی گئی —

نمبر ۱۰

عہدنامہ مستزاد فیما بین ہنوربل کمپنی اور پیشوا الملک مرہٹہ

چونکہ ایک صلحنامہ فیما بین ہنوربل کمپنی و پیشوا اپیدت پردھان تصدیق ہو کر بتاریخ ۲۱- ماہ ربیع الاول سنہ ۱۱۹۷ ہجری ختم ہو چکا اور ایزادی ذیل بنظر ترقی دوستی و اتحاد گذارش تجویز کر کے منظور کی امذیاب مسٹر ڈیوڈ اندرسن صاحب منجانب کمپنی اور مہاراجہ صوبہ دار مادہوراؤ سیندہیا منجانب پیشوا منظور کرتے ہیں اور دونوں سرکار پر اسکی تعمیل واجب اور فرض ہوئی —

بیچ شرط یازدہم عہدنامہ درباب آمد و رفت جہاز کے الفاظ بموجب رسم قدیم لکھے نہیں گئے اسواسطے اب بیان کیا جاتا ہے کہ آمد و رفت جہاز کی بموجب رسم قدیم جاری رہیگی —

یہ اقرار نیما بین ہنوربل کمپنی اور پیشوا مادھوراؤ پنڈت پردھان کے ہوتا ہے کہ اگر کوئی سردار تجار یا کوئی اور شخص بعد ازین ممالک ہنوربل کمپنی سے مفرور ہو کر ملک پیشوا مین آئے یا ملک پیشوا سے فرار ہو کر ملک کمپنی مین آئے تو اُسکی حفاظت کوئی نہین کریگا۔

یہ عہد ختم ہوا متصل گوالیار تبا ریخ ۲۲۔ ماہ جمادی الاوّل سنہ ۱۱۹۷ ہجری مطابق ۲۶۔ ماہ اپریل سنہ ۱۷۸۳ع۔

دستخط ڈی اندرسن

گواہ دستخط جیمس اندرسن

تصدیق ہوا باجلاس کونسل بمقام فورٹ ولیم تاریخ ۲۶۔ ماہ مئی سنہ ۱۷۸۳ع

دستخط وارن ہیسٹنگ

دستخط ایڈورڈ ویلز

دستخط جان میکفرسن

مہر کمپنی

دستخط جان ٹیمپل

دستخط جی پی آریال

سکرٹری

نمبر ۱۱

ترجمہ عہدنامہ منعقدہ فیما بین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اور پیشوا مادھوراؤ نراین اور ملک مرہٹہا۔

ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اور پیشوا مادھوراؤ نراین بہادر نے ختم کرکے باہم تصدیق ایک عہدنامہ کی متصل گوالیار تبا ریخ ۲۱۔ ماہ ربیع الاول سنہ ۱۱۹۷ ہجری بہ نظر عمل درآمد کرنے شرط نہم عہدنامہ مذکور کے کی شرائط ذیل اب تجویز ہو کر فیما بین مسٹر ڈیوڈ اندرسن صاحب اور مہاراجہ صوبہ دار مادھوراؤ سیندیہ بہادر کے ایک

فریق نے منجانب ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی مذکور کے اور فریق ثانی نے پیشوا
اور ایک مرہٹا کی طرف سے منظور کیا اسواسطے یہ اب فرض فریقین معاہدہ پر ہوگا
پیشوا تحریر ٹیپو صاحب کے نام بھیجکر تمام قلعجات اور ملک انگریزی کمپنی او
نواب محمد علی واپس کرا دینگے اور تمام قیدی جو اُسکے پاس ہین ناکرا دے جائینگے
اگر ٹیپو صاحب اس شرایط کو منظور کرین اور تعمیل اُنکی کرین اور صلح ماتہ پیشوا کر لیوین
تو انگریز بعد ازین اُن سے دشمنی سے پیش نہ آئینگے مگر درصورتیکہ وہ اس تحریر پیشوا سے
انکار کرے تو پیشوا فوراً انگریزون کی مدد کرکے جنگ کرینگے اور بعد ازان کوئی فریق
ٹیپو صاحب سے بغیر استرضا دوسرے فریق کے صلح نکریگا اور جو قلعجات اور ملک
ٹیپو صاحب سے فتح کرکے لیے جائینگے وہ اسیطرح تقسیم ہونگے یعنی اگر وہ
علاقہ منقوصہ کمپنی انگریزونکا اور نواب محمد علیخان کا ہے تو وہ کمپنی کو اور نواب محمد علیخان
کو واپس ہوگا اور اگر علاقہ منقوصہ پیشوا کا ہے تو وہ پیشوا اور مرہٹون کو واپس دیا
جائیگا اور سوائے اپنے علاقہ کے اگر کوئی اور علاقہ ٹیپو صاحب کا فتح کیا جائیگا تو وہ
بحصص مساوی دونون مین یعنی انگریز اور پیشوا مین تقسیم ہوگا اور حصہ مذکور بلحاظ احوال
علاقہ یا بندوبست تجویز ہوگا مگر یہ بھی شرط کیجاتی ہے کہ پیشوا کا کچھ استحقاق اُس علاقہ
منقوصہ ٹیپو صاحب پر نہوگا جو انگریزون نے اپنی فوج سے فتح کیا ہوگا یا جو علاقہ
اُسکا قبضہ انگریزان مین قبل اشتراک فوج پیشوا حاصل ہوا ہوگا یہ عہدنامہ فیمابین
انگریز اور پیشوا کے مقرر ہوکر دونون پر لازم آیا کہ اس سے کوئی انحراف نہ کرے
یہ عہدنامہ تحریر ہوکر ختم ہوا بتاریخ یکم ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۱۹۷ ہجری مطابق ۲۹
ماہ اکتوبر سنہ ۱۷۸۳ عیسوی بدستخط مسٹر ڈیوڈ اندرسن صاحب و مہاراجہ صوبہ دار
مادہوراؤ سیندھیا۔

یہ دستخط بزبان مرہٹا مہاراجہ صوبہ دار مادہوراؤ سیندھیا نے کیے
منظور ہوا جو کچھ اوپر تحریر ہے بتاریخ یکم ذی الحجہ سنہ ۱۱۹۷ ہجری بمقام گوالیار
دستخط ڈی اندرسن

مقام گوالیار تاریخ ۲۸ ماہ اکتوبر ۱۷۸۳ء۔

ترجمہ صحیح ہے

دستخط جیمس انڈرسن

اسسٹنٹ سفیر

نمبر ۱۲

عہدنامہ وفاق و وفاق فیمابین کمپنی و پیشوا و نظام بمقابلہ ٹیپو سلطان ۱۷۹۰ء

عہدنامہ دوستی ہنگام جنگ و صلح فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی انگریزی مشترکہ و پیشوا سوائی مادھوراؤ نرائن پنڈت پردھان بہادر اور نواب ناظم علیخان آصف جاہ بہادر بمقابلہ فتحعلی خان معروف ٹیپو سلطان منعقدہ مسٹر چارلس ویرمالٹ صاحب منجانب ہنوربل کمپنی مذکور ساتھ پنڈت پردھان کے حسب اختیارات عطیہ رایٹ ہنوربل چارلس ارل کورنوالس کے جی گورنر جنرل باجلاس کونسل مامورہ ہنوربل کورٹ آف دائرکٹر ہنوربل کمپنی مذکور بابت انتظام و ہدایت کرنے اُنکے تمام امور ملک ہندوستان کے۔

شرط اوّل

دوستی جو فیمابین اِن سرکاون کے بموجب عہدنامجات سابق کے جاری ہے اسکی ترقی اِس سے ہوگی۔

شرط دوم

ٹیپو سلطان نے اِن سب کے ساتھ اقرار کئے تھے تاہم اُسنے خلاف اُنکے عمل مین لایا اِس سبب سے وہ سب شریک باہم ہوگئے تاکہ وہ حتی المقدور اُسکو سزا بے ایمانی دین اور اُس سے وہ چیز چھین لین جس سے وہ فساد اور فتور امن عام مین آیندہ نہ ڈالے۔

شرط سوم

جب یہ تجویز ہوئی تو یہ قرار پایا کہ جب مسٹر مالٹ صاحب کی اطلاع امر کی پنڈت پردہان کو پہنچے گی کہ درحقیقت لڑائی فیمابین فوج ہنوربل کمپنی اور ٹیپو صاحب مذکور شروع ہوگئی اور جب کپتان کنا ویز صاحب اس امر کی اطلاع نواب آصف جاہ کو دینگے تو فوج پنڈت پردہان اور نواب آصف جاہ کی جو پچیس ۲۵ ہزار سے کم نہوگی اور زیادہ اسقدر ہوگی اور سامان بھی اسقدر زائد ہوگا جسقدر ممکن ہوگا فوراً ملک ٹیپو پر حملہ آور ہوگی اور جسقدر ممکن ہوگا اسکے ملک کو درمیان موسم برشکال کے کم کرینگے اور بعد اس موسم کے پنڈت پردہان اور نواب محمد وحین بزور و قوت تمام با فوج لائقہ و سامان بایستہ مقابلہ آرا ہونگے۔

شرط چہارم

نواب آصف جاہ کو دو پلٹن فوج انگریزی کمپنی کی دی گئین پنڈت پردہان کو بھی اختیار طلب کرنے اسقدر فوج کا اسی قسم کی شرائط پر جنگ ٹیپو مین حاصل ہے تنخواہ اُن پلٹنون کی پنڈت پردہان ہنوربل کمپنی کو اسیطرح دینگے جسطرح آصف جاہ کی ساتھ قرار پایا ہے

شرط پنجم

جب وہ دونون پلٹن شامل فوج مرہٹا ہونگی پنڈت پردہان اقرار کرتے ہین کہ دو ہزار سوار وہ علحدہ کردینگے جو اس فوج کے ساتھ رہ کر شمول اسکے کام کرینگے اور اگر کار ضروری پیش آئیگا جسمین صرف سوار درکار ہون گے تو ایک ہزار سوار انمین کے اس کام کے واسطے مامور ہوسکتی ہین اور ایک ہزار ہمیشہ پلاٹن مذکور کے ہمراہ رہینگے انکی تنخواہ ہر ماہ نقد بلا تفاوت دیجایگی فوج مین یا مقام پونا مین جیسی مرضی مسٹر مالٹ صاحب کی ہوگی۔

شرط ششم

جسوقت پلاٹن مذکور ملک پنڈت پردہان مین وارد ہونگی اسیوقت ایک ایک مختار منجانب پنڈت پردہان مذکور ہمراہ حاکم فوج مذکور کے حاضر ہوگا تاکہ جو کام پیش آئی

اُسکا سرانجام کرے

شرط ہفتم

اگر رایٹ ہنوربل گورنر جنرل کو ضرورت سوارون کی واسطے ساتہ رہنے فوج انگریزی کے ہوگی تو پنڈت پردہان اور نواب آصف جاہ دس ہزار سوار ایک مہینے کے عرصہ مین تاریخ طلب سے سرانجام کرکے براہ نزدیک اور راہ امن کے فوراً روانہ مقام مقررہ کرینگے تاکہ وہان پہنچکر فوج انگریزی کے ساتہ کام کرین اور اگر کوئی کام ایسا ہوگا کہ اُسمین سوارہی درکار ہونگے تو وہ اُسکا بھی سرانجام کرینگے اور اِس مضمون پر اصرار کرینگے کہ لکھا ہے کہ شامل فوج انگریزی کام کرینگے تنخواہ اِن سوارونکی ہنوربل کمپنی ہر مہینے حسب تعداد و شرط کے دینگے جو بعد ازین قرار پائیگی —

شرط ہشتم

اگر بیچ راے اِن تین دوستون کے ایسا ہو کہ دشمن کسی ایک پر غالب آجاے تو باقی دونون دوست حتی المقدور کوشش کرکے فریق مغلوب کی حمایت اور دشمن کو زیر کرینگے —

شرط نہم

اِن تینون سرکارون نے یہ قرار کیا کہ جنگ حال مین اگر اُنکی فتح فوج مشترکہ کے ساتھ ہوگی تو کچھ اُنکے قبضہ مین شروع جنگ سے علاقہ یا قلعہ یا کوئی اور چیز اُسکی آئے گی وہ بحصص مساوی تینون مین منقسم ہوگی اگر فوج انگریزی کوئی ملک دشمن کا قبل اشتمال فوج باقی دو سرکارون کے فتح کریگی تو وہ دونون سرکار مستحق پانے کسی حصہ کی اُس ملک مین سے نہونگی بیچ منقسم کرنے علاقہ مفتوحہ کے لحاظ اِس امر کا ہوگا کہ کون علاقہ مفتوحہ کسکے ملک کی سرحد کے قریب ہے اور کس سے کسکو آسانی قبضہ کرنے مین ہوگی

شرط دہم

زمیداران و پولیگاران مفصلۂ ذیل جو ماتحت پنڈت پردہان اور نواب آصف جاہ
کے ہین اُنکے بارہ مین یہ اقرار ہوتا ہے کہ اگر اُنکے علاقے یا قلعجات وغیرہ کسی
فوج دوست کے ہاتھ آئین سے تو وہ جسکے ماتحت ہونگے اُسکے قبضہ مین دئے
جائینگے اور جو کچھ نذرانہ اُنکے عوض تجویز ہوگا وہ سب دوستون مین بحصص مساوی
تقسیم ہوگا مگر آیندہ پنڈت پردہان اور نواب آصف جاہ اُنسے وہی کنڈنی اور پیشکش
تحصیل کرنیکے جو اتبک اُنسے لیا جاتا تھا اور اگر وہ پولیگاران و زمیداران بیوفائی سے
نسبت پنڈت پردہان یا نواب کے پیش آئین یا اُنکی کنڈنی اور پیشکش دینے مین
سرکشی کرین تو اس حالت مین پنڈت پردہان اور نواب کو اختیار حاصل ہے کہ جسطرح
مناسب ہو اُنکے ساتھ پیش آئین و رئیس شاہ نور کو دونون پنڈت پردہان اور نواب
کی خدمت گذاری کرنی ہے اگر اُس سے سرانجام شرایط خدمتگذاری اُنکی نہ ہو تو پنڈت
پردہان اور نواب کو اختیار ہے جسطرح مناسب متصور ہوگا اُوسکے ساتھ پیش آئین

فہرست پولیگان و زمیداران

جتیل دُرُوگ	کیچن گنده
انا گوندی	چاگواری
ہرپونیلی	کنّور
بلاری	ہنور
رُودرُوگ	

ضلع عبد الحکیم خان رئیس شاہ نور

شرط یازدہم

بنظر اِسکے کہ حتی الامکان موافقت اور اتفاق بیچ اِس امر عظیم کے قائم رہے
ایک وکیل ہر ایک سرکار کی طرف سے فوج سرکاران دیگر مین رہیگا تاکہ وہ دہانکو
حالات اور ارادے سے اطلاع دیتا رہے اور جو کچھ ایک سرکار کہیگی وہ باقی
سرکاران تعمیل کرینگے درحالیکہ وہ موافق حالات اور شرائط عہد نامۂ ہذا کے ہوگا

شرط دوازدہم

بعدازدستخط اور مہر ہونے اس عہدنامہ کے ہرایک فریق معاہدہ پر فرض ہوگا کہ اس عہدنامہ کی شرائط سے بحیلہ تحریر یا تقریر کسی شخص کے یا کسی اور حیلہ سے انحراف نکرے اور اگر صلح ضروری متصوّر ہوگی وہ باستر ضاے باہمی عمل مین آئیگی اور کوئی سرکار اُسمین عذر لاطائل پیش نکریگی اور نہ کوئی علیحدہ صلح پیشوا سے کریگی درصورتیکہ کوئی تحریر یا پیغام اُسکا کسی فریق معاہدہ کے پاس آئیگا تو وہ باقی دوستونکو اُسکی اطلاع دیگا۔

شرط سیزدہم

اگر بعد ہوجانے صلح کے ساتھ پیشوا کے وہ پھر کسی فریق معاہدہ کے مُلک مین فساد کرے یا حملہ آور ہوگا تو باقی فریق شامل ہوکر اُسکو سزاے اعمال دینگے اس سزادہی کا طریق اور اُسکی شرائط بعد ازین ان تینون سرکارون کے تجویز ہوکر قرار پائے گا۔

شرط چہاردہم

یہ عہدنامہ چودہ شرایط کا جو آج کی تاریخ مسٹر مالٹ صاحب نے ساتھ پیشوا سیوجی مادہو راؤ نرائن پنڈت پردہان بہادر کے تحریر کرکے ختم کیا لہذا صاحب موصوف نے ایک نقل اسکی پنڈت پردہان کو بخط انگریزی اور فارسی اپنی مُہر اور دستخط سے دی اور پنڈت پردہان نے ایک نقل مسٹر مالٹ صاحب کو بخط مرہٹا و فارسی اپنی صحیح سے دی اور مالٹ صاحب نے وعدہ کیا کہ پچیس روز کے عرصہ مین ایک نقل اسکی مصدقہ گورنر حاصل کرکے پنڈت پردہان کو دینگے جسوقت یہ نقل مصدقہ مسٹر مالٹ صاحب واپس ہوگی۔

المرقوم مقام پونا یکم ماہ جون ۱۷۹۰ء

دستخط سی ڈبلیو مالٹ

پریسیڈنٹ

مہر کمپنی

نقل مطابق اصل

دستخط سی ڈیلیو مالٹ

تصدیق کیا گورنر جنرل بہادر نے باجلاس کونسل بمقام فورٹ ولیم واقع بنگالہ
بتاریخ ۵ ماہ جولائی سنہ ۱۷۹۰ء۔

دستخط کورنوالس

دستخط چارلس سٹوارٹ

دستخط پیٹر سپیک

نمبر ۱۳

عہدنامہ پیشوا مشہور بنام عہدنامہ بسین بتاریخ ۳۱ ماہ دسمبر سنہ ۱۸۰۲ء

عہدنامہ دوستی و اتفاق دوامی بابت حفاظت باہمی فیابین ہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی اور مہاراجہ پیشوا باجی راؤ گھناتہ راؤ پنڈت پردہان بہادر اور انکی اولاد اور وارثا اور جانشین کے منعقد و لفٹنٹ کرنیل باری کلوز صاحب رزیڈنٹ بدربار مہاراجہ حسب اختیارات عطیہ ہز اکسیل لنسی موسٹ نوبل رچارڈ مارکوئس ویلسلی نایٹ آف دی موسٹ الستریس اورڈر آف سینٹ پاٹرک آن آف ہز برٹانک میجسٹیز موسٹ نوبل پریوی کونسل گورنر جنرل ان کونسل مامور ہنوربل کورٹ آف ڈائرکٹر ہنوربل کمپنی مذکور بنابر ہدایت و انتظام جمیع امور ملک ہندوستان۔

چونکہ بعنایت ایزدی واسطے صلح و دوستی بلاتفریق مدت سے فیمابین ہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی و مہاراجہ راؤ پنڈت پردہان بہادر قائم رہا ہے اور اکثر اوقات ازروے عہدنامجات اتحاد و اتفاق اور بھی مضبوط اور مستحکم ہوا ہے سرکار یزمدوحین بہ لحاظ حالات زمانہ اس نظر سے کہ صلح اور امن قائم اور برقرار رہے یہ تجویز کی کہ ایک عام صلحنامہ درباب حفاظت اور حمایت باہمی و دربارہ کلیتہً حفاظت ملک باہمی قرار دیا جاوے اسمیں حفاظت اُنکے دوستوں اور ماتحتوں کی بھی بمقابلہ زیادتی بیوجہ

و دست اندازی بیجا تمام دشمنان کی ملحوظ رہے۔

شرط اول

صلح اور اتفاق اور دوستی جو اس مدت سے فیمابین سرکارین جاری ہے اس عہدنامہ سے اور زیادہ اور دوامی ہوگی دوست اور دشمن فریقین کے دوست اور دشمن دونون کے متصور ہونگے اور فریقین عہد کرتے ہین کہ تمام عہدنامجات اور اقرارنامجات جواب درمیان دونون سرکارون کے جاری ہین اور منشا عہدنامہ ہذا کے خلاف نہین ہین اس تحریر سے مستحکم اور تصدیق ہونگے۔

شرط دویم

اگر کوئی حکومت یا ریاست کوئی امر دشمنی بلاسبب بخلاف کسی فریق معاہدہ کے یا انکے ماتحتون اور دوستون کے کریگی اور بعد از اظہار اوس امر کے وجہ معقول کے بیان سے انکار کرے یا جو اطمینان یا معاوضہ معاہدین تجویز کرین اُس سے انکار کرے تو معاہدین وہ تدابیر نسبت اُسکے عمل مین لائین گے جو مناسب وقت اور واجب موقع ہونگے۔

واسطے زیادہ صاف تصریح اصل مدعا و مقصد اس عہدنامہ کے گورنر جنرل با جلاس کونسل منجانب ہنوربل کمپنی بیان کرتے ہین کہ وہ کسی حکومت یا ریاست کو کوئی امر دشمنی یا زیادتی بلاسبب نسبت حقوق اور ملک مہاراجہ راؤپنڈت پردہان بہادر کے بلامعاوضہ لینے اُس امر کے نکرنے دینگے بلکہ ہمیشہ انکو اپنی حفاظت میز اور بحال رکھین گے اسیطرح جسطرح ملک اور حقوق ہنوربل کمپنی کے اب محفوظ اور بحال رہتے ہین۔

شرط سوم

بنظر ایفاے عہود عہدنامۂ ہذا جو واسطے عام حفاظت اور حمایت کے ہے مہاراجہ راؤپنڈت پردہان بہادر اقرار لینے کا اور ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی دینے ایک مدامی فوج لگی کا کرتے ہین جو فوج کم چھ ہزار پیادگان آئینی سے نہوگی مع تعداد معمولی اتواب و توپخانہ انگریزی وسامان و اسباب جنگی کے اور یہ فوج ہمیشہ

ملک مہاراجہ ممدوح مین رہیگی

شرط چہارم

واسطے ادائے جمیع اخراجات فوج ملکی مذکور مہاراجہ راؤ پنڈت پردہان بہادر بذریعہ اس تحریر کے واسطے دوام کے ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کو تمام علاقجات مندرجہ فہرست ملحقہ عہدنامہ ہذا جدا کر دیتے ہین —

شرط پنجم

چونکہ یہ دریافت ہوگا کہ بعض تعلقہ جو حسب منشا شرط بالا ہنوربل کمپنی کو دیے گئے ہین اُنکے موقع اور مقام سے وقت لینے مین ہوگی لہذا مہاراجہ پنڈت پردہان بہادر بنظر صاف اور اچھے ہونے حدود علاقہ ہنوربل کمپنی کے اقرار کرتے ہین کہ اُون علاقجات کی عوض اور علاقہ جسمین اُنکو دقت ہوگی اور جنکی جمع مساوی اُن علاقون کے ہوگی بعد ازین دیے جاوینگے اور یہ بھی اقرار ہوتا ہے کہ علاقجات جو ہنوربل کمپنی کو حسب منشا شرط چہارم دیے جاوینگے یا جو معاوضہ مین موجب شرط ہذا کے دیے جاوینگے اُنکے کل انتظام اور حکومت ہنوربل کمپنی اور اُنکے افسران کی رہیگی —

شرط ششم

باوجودیکہ کل مصارف سالیانہ اس فوج ملکی کا تخمیناً پچیس ۲۵ لاکھ روپیہ ہوتا ہے مگر مہاراجہ ممدوح نے اقرار کیا ہے کہ وہ حسب منشا شرط چہارم علاقہ جمعی چھبیس ۲۶ لاکھ روپیہ سالیانہ کا دینگے اور یہ ایک لاکھ روپیہ ایزاد اسواسطے دیا جاتا ہے کہ جو کمی آمدنی علاقہ مذکور مین ہو اوس سے نقصان ہنوربل کمپنی کا نہو اور وہ نقصان اگر لاکھ روپیہ مین محسوب ہو —

شرط ہفتم

بعد ختم ہونے اس عہدنامہ کے جب صاحب رزیڈنٹ مہاراجہ راؤ پنڈت پردہان بہادر کو اطلاع دینگے کہ افسران ہنوربل کمپنی تیار واسطے قبضہ کرنے اُن علاقجات کے ہین جو حسب منشا شرط چہارم اُنکو دیا جاویگا تو مہاراجہ ممدوح فوراً پروانجات

واحکام ضروری بنام اپنے افسران کے جاری فرماوینگے کہ وہ اُن علاقجات کو سپرد افسران ہنوربل کمپنی کے کردین اور یہ بھی اقرار اور شرط ہوتی ہے کہ جو آمدنی اہلکاران مہاراجہ تاریخ ختم ہونے عہدنامۂ ہذا سے بوجہ سپردگی علاقہ افسران ہنوربل کمپنی کو تحصیل کرینگے وہ بنام ہنوربل کمپنی جمع ہوگی اور تمام دعوی باقیات علاقجات مذکور بابتہ ایام قبل تاریخ عہدنامۂ ہذا مسترد اور منسوخ متصور ہونگے۔

شرط ہشتم

تمام قلعجات اُن علاقجات کے جو حسب مذکورۂ بالا دیئے جاینگے افسران ہنوربل کمپنی کے سپرد ہونگے اور مہاراجہ راؤ پنڈت پردہان بہادر اقرار کرتے ہین کہ قلعجات مذکور صحیح وسالم مع اتواپ وسامان ورسد وغیرہ جو اُنھین درکار ہوگا حوالہ کئے جاینگے۔

شرط نہم

غلہ اور تمام قسم کے اشیاء خوردنی وسامان اور تمام قسم کے اسباب پوشیدنی مع ضروری مویشی اور اسپ اور شتر جو واسطے فوج کمکی مذکور کے درکار ہونگے محصول سے بری رہین گے اور افسران کمانڈنگ ودیگر افسران فوج مذکور کے ساتھ رسم عزت اور توقیر حسب رتبہ اور شایان سرکارین مرعی رہیگی اور فوج کمکی ہر وقت آمادہ سرانجام کار عظیم کی مثل حفاظت مہاراجہ وورثاء وجانشینان مہاراجہ وخوف دہی ومزادہی سرکشان ومفسدان ملک مہاراجہ وتنبیہ رعایا وماتحتان جو ادا سے سرکارین تساہل کرین رہیگی مگر فوج مذکور کسی کار خفیف کے سرانجام کے واسطے مامور نہ کی جاویگی اور نہ مثل سہ بندی ملک مین مقیم رہ کر تحصیل زر کریگی اور نہ بمقابلہ کسی فرع بزرگ ملک مرہٹہا اور نہ بیچ تحصیل کرنے مد وخرچ کے ماتحتان مرہٹہا سے تائید ملک کریگی۔

شرط دہم

چونکہ نہایت وقت بباعث بعض دعوی ومطالبہ سرکار مرہٹہا سے بیچ شہر سورت کے پیدا ہوئی ہے یہ اقرار ہوا ہے کہ اُن دعوی کا روپیہ خوب سمجھوتہ کرکے مہاراجہ

راؤ پنڈت پردہان بہادر اور گورنمنٹ بمبئی معین کرینگے اور بباعث دوستی جو اب قایم
قرار پائی ہے مہاراجہ راؤ پنڈت پردہان وعدہ کرتے ہین کہ وہ اپنی طرف سے
اور اپنے ورثا اور جانشینون کی طرف سے واسطے دوام کے تمام حقوق اور دعوی
سرکار مرہٹہ کے جو شہر صورت مین ہین ترک کرینگے اور تمام مطالبہ اور تحصیل اُنکی تاریخ
انعقاد ہونے اِس عہدنامہ سے موقوف اور فیصلہ ہونگے بالعوض جس امر دوستی کے
ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی وعدہ کرتے ہین کہ ایک لگتہ زمین موافق اردعاوی مرہٹہ کے اُن
علاقجات سے جُدا کردی جایگی جو حسب نشان شرط چہارم کے دیے جاینگے اور اُسی
سبب سے اور اُسی لحاظ سے مہاراجہ یہ بھی اقرار کرتے ہین کہ جو روپیہ بنام نہادنا کہ بندی
کے واسطے سرکار پونا کے پرگنہ چوراسی اور چکلی سے وصول ہوتا ہے اُسکا بھی تخمیناً
بموجب وصول چند سال کے بطریق اوسط یا کسی اور طریق سے جو قرار پائے سمجھا جایگا اور
مہاراجہ یہ بھی اپنی طرف سے اور اپنے ورثا اور جانشینان کی طرف سے اقرار کرتے
ہین کہ محصول ناکہ بندی واسطے دوام کے چھوڑ دینگے اور تاریخ انعقاد عہدنامہ ہذا سے
ترک کیا جایگا اور یہ اقرار ہوتا ہے کہ ایک قطعہ زمین موافق آمدنی ناکہ بندی کے اُس
علاقہ سے جُدا کردی جایگی جو ازروے شرط چہارم کے دیا جایگا جیسا واسطے ادا کے
جو تہہ شہر سورت کے اوپر شروط ہوا ہے

شرط یازدہم

چونکہ یہ دستور مہاراجہ راؤ پنڈت پردہان بہادر کا ہے کہ انگریز اور یورپ زا
کو وہ نوکر اپنی ملازمی مین رکھتے ہین مہاراجہ بذریعہ اِس تحریر کے اقرار اور شرط کرتے
ہین کہ درصورت ہونے لڑائی انگریزون کے کسی اور ملک یورپ سے یہ ظاہر ہو
کہ اُس ملک دشمن کا آدمی نوکر مہاراجہ خیالات فاسد انگریزونکی نسبت رکھتا ہے یا
سازش بخلاف انگریزان کرتا ہے تو مہاراجہ اُسکو موقوف کرکے اپنے شہر مین
رہنے نہ دینگے۔

شرط دوازدہم

حتی کہ از روے عہدنامہ ہذا فریقین معاہدہ پر فرض حفاظت باہمی بمقابلہ دشمنان ہے لہذا مہاراجہ راؤ پنڈت پردہان بہادر اقرار کرتے ہین کہ کوئی امر دشمنی کا بخلاف نواب آصف جاہ بہادر کے یا کسی دوست یا ماتحت ہنوربل کمپنی کے یا بخلاف کسی فرع کلان سرکار مرہٹہ کے یا کسی اور ریاست کے نکرینگے اور اگر احیانا کوئی نزاع پیدا ہو تو جو کچھ فیصلہ گورنمنٹ کمپنی بعد تولنے وجوہ کے میزان دوستی وانصاف مین کردیگی وہ منظور اور مقبول ہوگا۔

شرط سیزدہم

اور چونکہ مشہور ہے کہ بعض تکرار درباب امور سابقہ کے فیمابین مہاراجہ راؤ پنڈت پردہان بہادر اور سرکار نواب آصف جاہ بہادر کے قائم ہے اور چونکہ اُن تکرارونکا تصفیہ واسطے بہبودی سرکارین کے مدنظر ہے لہذا مہاراجہ راؤ پنڈت پردہان بہادر اُس غرض سے اقرار کرتے ہین اور اپنے اور اپنے ورثا جانشینون کے اوپر فرض تصور کرتے ہین کہ تعمیل شرائط عہدنامہ ماہر کی جاے اور مہاراجہ راؤ پنڈت پردہان بہادر یہ بھی اقرار کرتے ہین کہ اوپر بنیاد تعمیل عہدنامۂ ماہرند کورۂ بالا اور دعوی نواب آصف جاہ بہادر درباره اُنکے بری رہنے مطالبہ چوتھہ سے ہنوربل کمپنی ثالثی منظور کرکے اُن مراتب کا قبضہ کرلین جو باعث شبہہ اور تکرار فیمابین سرکارین کی ہو اور مہاراجہ راؤ پنڈت پردہان بہادر یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ آیندہ اگر کوئی باعث نزاع فیمابین اُنکے اور نواب آصف جاہ بہادر کے پیدا ہوگا تو کیفیت اُسکی ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کو لکھی جاویگی اور کوئی امر دشمنی کا کسی جانب سے ظاہر نہوگا اور ہنوربل کمپنی درمیان آکر اُس طریق سے جو شایان راست کرداری اور دوستی اور اتفاق کی ہے اور انصاف اور رسم اور رواج کو مدنظر رکھکر فیصلہ اُس نزاع کا راست راست کردینگے اور دونون فریق کو بخوبی سمجھا دینگے اور یہ بھی اقرار ہوتا ہے کہ جو فیصلہ گورنمنٹ کمپنی اُس نزاع کا بعد تولنے مراتب نزاع کے میزان دوستی وانصاف مین تجویز کرینگے اُسکی تعمیل بلا عذر وتامل ہوگی اور منظور فریقین ہوگا اور یہ بھی اقرار ہوتا ہے

کہ یہ شرط سدراہ کسی اتفاق دوستانہ کا جو سرکار ہنوربل کمپنی اور سرکار پونا اور حیدرآباد کی مرضی کرنے کی ہوگی نہوگی بشرطیکہ اُنسے دوستی و اتفاق بلا اطلاع سب سرکارون کے نہوگا۔

شرط چہاردہم

چونکہ ایک عہدنامہ دوستی اور اتفاق فیمابین ہنوربل کمپنی و راجہ آنندراؤ گیکوار بہادر کے منعقد ہوا ہے اور چونکہ یہ عہدنامہ اِس ارادہ سے قرار نہین پایا ہے کہ اُس سے انفساخ حقوق واجبی مہاراجہ راؤ پنڈت پردہان بہادر کی نسبت سرکار راجہ مذکور کے ہو مہاراجہ ممدوح بلحاظ اِس امر کے اور نیز اسکے کہ اتفاق دلی فیمابین سرکارین سے منعقد ہوچکا ہے بذریعہ اِس تحریر کے عہدنامہ کو جو فیمابین ہنوربل کمپنی اور راجہ آنندراؤ گیکوار بہادر کے ہوا ہے منظور کرتے ہین حتی کہ بباعث چند امور ناتمام کے جنکا ختم ہونا وقتاً فوقتاً ملتوی رہا ہے اور چند مطالبہ اور کواغذ حساب اب تک فیمابین سرکار مہاراجہ راؤ پنڈت پردہان بہادر اور سرکار راجہ مذکور کے ملتوی پڑے ہین مہاراجہ کُل اعتبار اوپر عدم پاسداری اور سہت بازی و انصاف گورنمنٹ انگریزی رکھکر بذریعہ اِس تحریر کے اقرار کرتے ہین کہ گورنمنٹ مذکور اُن مطالبہ اور کواغذ کی خوب تحقیقات کرکے فیصلہ اُسکا کرین اور مہاراجہ ممدوح شرط اور اقرار کرتے ہین کہ اپنی طرف سے اور اپنے ورثا اور جانشینون کی طرف سے کہ جو فیصلہ سرکار انگریزی کردیگی وہ اُنکو منظور ہوگا۔

شرط پانزدہم

سب معاہدین ہر طرح کی کوشش صلح آمیز کرینگے کہ خرابی جنگ سے محفوظ رہین اور اِس غرض سے آمادہ اِس امر کے رہین گے کہ کیفیت دوستانہ ہر ایک سرکار مین بھیجی جایا کرے اور عام مراتب دوستی اور اتفاق کے تمام حکومتہائے ہند سے بموجب علت غائی و شرائط عہدنامہ ہذا کے مرعی رہین لیکن اگر اتفاقات سے کوئی لڑائی فیمابین کسی فریق معاہدہ اور کسی اور حکومت کے پیدا ہو تو مہاراجہ راؤ پنڈت پردہان بہادر اقرار کرتے ہین کہ بجز دو پلٹن سپاہیون کے جو اُنکی ساتھ رہین گی باقی

فوج کمکی انگریزی جسمین چار پلٹن سپاہیون کی مع توپخانہ اور پنج ہزار پیدل اور دس ہزار سوار مہاراجہ کے ہونگے اور جو سب فوج دس ہزار پیدل اور دس ہزار سوار کی ہوگی اور توپخانہ مناسب بھی اور اسباب وسامان معقول ہوگا فوراً واسطے مقابلہ دشمن کے روانہ ہوگی اور مہاراجہ ممدوح یہ بھی اقرار کرتے ہین کہ سوائے اسکے اور بھی جسقدر اُنکے اختیار مین ہوگا اُسقدر اور فوج ملک سے جمع کرکے میدان جنگ مین بھیجی جاویگی تاکہ فیصلہ جنگ مذکور کا جلدی ہو جاوے ہنوربل کمپنی اسطرح اپنی طرف سے وعدہ کرتے ہین کہ ایسی موقع پر وہ بھی جسقدر فوج سوائے فوج کمکی مذکور کے دے سکینگے روانہ بمقابلہ دشمن کرینگے۔

شرط شانزدہم

جب کبھی جنگ ہونا غالب ہوگا تو مہاراجہ راؤ پنڈت پردہان بہادر وعدہ کرتے ہین کہ جسقدر بنجارہ لوگ بہم ہونگے وہ جمع کردینگے اور غلہ جسقدر ممکن ہوگا اپنے سرحدی مقامات قلعجات مین جمع کردینگے۔

شرط ہفتدہم

چونکہ از روے عہد نامہ ہذا کے دوستی اور اتفاق دونون سرکارون کا اس درجہ مستحکم اور مربوط ہوگیا ہے کہ دونون ایک ہی معلوم ہوتے ہین مہاراجہ راؤ پنڈت پردہان بہادر اقرار کرتے ہین کہ وہ ہرگز کسی حکومت کی ساتھ دوستی اور اتفاق بغیر اول اطلاع دہی اور استصواب گورنمنٹ ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کے نہ کرینگے اور گورنمنٹ ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اپنی طرف سے بذریعہ اس تحریر کے ظاہر کرتے ہین کہ وہ کچھ علاقہ کسی طرح کا مہاراجہ کے لڑکون سے یا رشتہ دارون سے یا رعایا یا ملازمین سے جنکی نسبت مہاراجہ مختار ہین نہ رکھینگے۔

شرط ہیزدہم

چونکہ از روے عہد نامہ ہذا کے جسکی رو سے حفاظت عام مشروط ہے عقد یگانگت بعنایت ایزدی ایسی مستحکم ہوگئی ہے کہ غرض دونون سرکارون کی ایکدی

ہو گئی ہے لہذا یہ بھی باہم اقرار ہوتا ہے کہ اگر کچھ فساد اُس علاقہ مین رونما ہو جو از روے اصل عہدنامہ کے ہنوربل کمپنی کو دیا گیا ہے مہاراجہ راؤ پنڈت پردہان بہادر اسقدر فوج گنگی کو اجازت جانیکی دینگے جسقدر مکتفی واسطے دفع کرنے اُس فوج سے کہ تعین ہو گی اور اگر کچھ فساد اُس علاقہ مہاراجہ مین پیدا ہو جو ملحق سرحد انگریزی کمپنی کے ہو اور جہانپر جزو فوج گنگی کا روانہ کرنا خالی از دقت نہو گا تو گورنمنٹ انگریزی اسیطرح اگر مہاراجہ راؤ پنڈت پردہان بہادر طلب کرینگے اسقدر فوج کمپنی کی وہان روانہ کرینگے جسقدر اس کام کے واسطے مکتفی ہو گی اور جسقدر دفع کرنے فساد مذکور کے ملک مہاراجہ سے مدد دینگے۔

شرط نوزدہم

آخر مین یہ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ عہدنامہ جو حسب منشا رشرائط بالا بغرض حمایت و اعتبار افزائی سرکار مہاراجہ ممدوح اور نیز واسطے حفاظت اُسکے نقصان و ضعف سی منعقد ہوا ہے اسوقت تک قائم رہیگا جسوقت تک شمس و قمر روشن ہین۔

نقول اسکی دستخط اور مہر ہو کر باہم تقسیم ہوئین بمقام بسین بتاریخ ۳۱ ماہ دسمبر سنہ ۱۸۰۲ء مطابق ۵ رمضان سنہ ۱۲۱۷ھ۔

دستخط بی کلوز
رزیڈنٹ پونا
دستخط پیشوا

مہر پردہان

نقل مطابق اصل کی ہے
دستخط ایم ولکس
پرایوٹ سکرٹری

فہرست علاقجات جو واسطے دوام کے مہاراجہ باجی راؤ رگھناتھ پنڈت پردہان بہادر نے ہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی کو مطابق منشا رشرط چہارم عہدنامہ منسلکہ کے

دیے

اول ضلع گجرات سے اور علاقجات جنوبی اُسکے سے۔

دوندوکا مع چوپیا وکوماپور وگوگو ـــــ صہ لک

کیمبے وچوٹ ونسور ـــــ ـــــ ـــــ صہ لکھ

علاقجات جنوب تاپتی

پرنیر ـــــ ـــــ صہ سے

بوتسیر ـــــ ـــــ صہ ہزار

نبوائی ـــــ ـــــ صہ لاکھ

بلسر ـــــ ـــــ صہ

پرچول ـــــ ـــــ صہ لکھ

سوپا ـــــ ـــــ صہ

سرپون ـــــ ـــــ صہ

والو ـــــ ـــــ صہ

بدو قصبہ ـــــ ـــــ صہ ہزار

وانسداچوٹ ـــــ ـــــ صہ

دہرم پوری چوٹ ـــــ ـــــ صہ

صورت چوٹ ـــــ ـــــ صہ ہزار

محصول پرمٹ ـــــ ـــــ صہ

علاقجات درمیان تاپتی ونربدا

اولپا ـــــ ـــــ صہ سے لکھ

ہنسود ـــــ ـــــ صہ

اوکلتسر ـــــ ـــــ صہ

نندارى ـــــ ـــــ صہ

کل جنوبی تاپتی
ودریان تاپتی و زبدا
مہاحصہ فیصدی بابتہ کمی آمدنی ـ ـ ـ

ایک عہدنامہ تعین شرایط کا بمقام بسین فیابین ہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی بہادر اور مہاراجہ پیشوا باجی راؤ رگھناتھ پنڈت پردھان بہادر کے منعقد ہوا تھا مگر شرایط ذیل اب تجویز ہو کر بطور تتمہ عہدنامہ مذکور لفٹنٹ کرنیل باری کلوصاحب نے منجانب ہنوربل کمپنی اور آنند راؤ وکیل نے منجانب سادپنڈت پردھان بہادر کے باختیارات گل عطیہ انکے منعقد ہوا۔

شرط اول

جو علاقہ واسطے دوام کے ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کو ازروے عہدنامہ بسین کے دیا گیا ہے اُسمین سے علاقہ سادنکور اور حلقہ بنگاپور واقع کرناٹک جمعی ۳ لکھ روپیہ سالیانہ دوبارہ واپس واسطے دوام کے سرکار راؤ پنڈت پردھان بہادر ممدوح کو دیا جائیگا۔

شرط دوم

جو علاقہ واسطے دوام کے انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی کو ازروے عہدنامہ بسین کے دیا گیا ہے اُسمین سے پرگنہ لاڈلپا واقع گجرات جمعی ۳ لکھ روپیہ سالیانہ بسیط واسطے دوام کے سرکار راؤ پنڈت پردھان بہادر ممدوح کو دیا جائیگا تاکہ علاقہ مذکور رنسنگھ کھنڈی راؤ کو جسنے خدمت سرکار کی ساتھ وفاداری اور محنت کے کی ہے واپس دیا جاوے۔

شرط سوم

ایک رجمنٹ ہندوستانی سوارون کی اُسی تعداد نفری اور سامان کی جیسی رجمنٹ سواران فوج مکمکی حیدرآباد ہے فوج انگریزی مکمکی پونا مین ایزاد کیجائیگی۔

شرط چہارم

بیچ شرطہایزدہم عہدنامہ بسین کے یہ مشروط ہے کہ دس ہزار سوار اور چھ ہزار پیادہ مع سامان و توپخانہ مناسب راؤ پنڈت پردھان بہادر دینگے اور اسکے سوا جسقدر اور فوج سرکار راؤ پنڈت پردھان بہادر جمع کرسکین گے وہ بھی روانہ میدان جنگ کرینگے

یہ شرط اب منسوخ ہوئی اور بالعوض اُسکے یہ اقرار ہو کر منظور ہوتا ہے کہ وقت جنگ راؤ پنڈت پردہان بہادر پانچہزار سوار اور تین ہزار پیدل مع سلمان و توپخانہ مناسب دین گے اور اوسکے سوا جسقدر اور فوج راؤ پنڈت پردہان بہادر جمع کرسکین گے وہ بھی میدان جنگ مین روانہ کرین گے ۔

شرط پنجم

یہ کہ جنگ حال مین گورنمنٹ انگریزی ایک فوج سواران مرہٹہا پانچ ہزار واسطے مدد سرکار پونا کے بھرتی کرینگے اور یہ فوج زیر حکم گورنمنٹ انگریزی کے رہیگی اور اس پانچ ہزار سوارین سے دو ہزار ہمراہ مہاراجہ پیشوا کے رہین گے اور باقی تین ہزار ہمراہ فوج انگریزی کے میدان مین رہین گے اور ان پانچ ہزار سواران مرہٹہا مین وہ فوج مرہٹہا شامل شمار نہ کی جایگی جو سردگی بابوجی وگنیش پنت گوکلا و سیدوجی راؤ نمالن کے ہمراہ فوج انگریزی کے رہتی ہے اور جو فوج اب بھی تنخواہ دار راؤ پنڈت پردہان بہادر کے رہگی ۔

شرط ششم

از روے شرایط اول و دوم عہدنامہ ہذا کے علاقجات جمعی ۷۵ لکھ روپیہ سالیانہ کے سرکار راؤ پنڈت پردہان بہادر کو واپس دیے گئے بالعوض اُنکے واسطے مطالب مصرحہ ذیل کے راؤ پنڈت پردہان بہادر ممدوح اقرار اور شرط کرتے ہین کہ وہ ہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی کو واسطے دوام کے ملک بندیلکھنڈ سے جو بن بہادر نے واسطے سرکار پونا کے فتح کیا ہے ایک علاقہ جمعی ۲۶ لکھ روپیہ سالیانہ کا جسکی تفصیل ذیل کے دیتے ہیں ۔

اول بالعوض علاقہ ساونکور اور تعلقہ بنکاپور واقع کرناٹک کے اور پرگنہ اولپاد واقع گجرات کے مسلسل علاقجات جمعی ۱۴ لکھ روپیہ سالیانہ کے دیتے ہین

دوم باعث جمع سنگین اولپاد کے جو مشہور ہے مسلسل علاقجات جمعی ۱۲ لکھ روپیہ سالیانہ کے بابزادی بابتہ پرگنہ مذکور کے دیتے ہین ۔

سوم بابتہ اخراجات جمعیت سواران مذکورہ شرط سوم مسلسل علاقجات جمعی ۱۰ لکھ روپیہ

سالیانہ کے دیتے ہین۔

چہارم باتبہ معاوضہ اخراجات جو گورنمنٹ انگریزی کا جنگ حال مین بیچ رکھنے اور غرا دینے پانچ ہزار سواران مشروطہ شرط پنجم کے ہوگا مسلسل علاقجات جمعی پانچ لاکھ روپیہ سالیانہ دیتے ہین اور واسطے اخراجات ضروریہ جو سرکار انگریزی کے واسطے انتظام علاقجات بندھیلکھنڈ کے جہان مفسد فساد کرتے ہین اور ملک کو غارت کرتے ہین اور نیز بیچ فتح کرنے اور سزا دہی مفسدین مذکورین کے ہوگا مسلسل علاقجات جمعی چہار لاکھ روپیہ سالیانہ کے دیے جاتے ہین پس کل علاقجات بندھیلکھنڈ مین جمعی نو لاکھ روپیہ سالیانہ کے دیے جاتے ہین۔

شرط ہفتم

تمام علاقجات بندھیلکھنڈ کے جو حسب تصریح بالا ہنوز بل انگریزی اسبٹ انڈیا کمپنی کو دیے جاتے اُن علاقجات ملک سے دیے جاتے جو متصل علاقہ انگریزی کے ہونگے اور جسمین سرکار انگریزی کو ہر طرح کا آرام کلی ہوگا۔

شرط ہشتم

چونکہ پرگنہ اوپا نہایت بہتر باعث اُوسکے احمال شہر سورت سے واسطے سرکار کمپنی کے تہا اور اُس کی بہبود سرکار انگریزی کو مدنظر تہی لہذا اقرار اور شرط کی جاتی ہے کہ پرگنہ اوپا کا بندوبست اور انتظام بروقت حکام مرہٹا اسطرح کرینگے کہ جسکے آرام شہر مذکورہ کو ملے اور حکام ہمسایہ کا لحاظ رہے اور ترقی آمد رفت تجارت بانشندگان ہر دو طرف رونما ہو اور چونکہ حکومت دریاے تاپتی کی باختیار سرکار انگریزی ہے لہذا یہ اقرار اور منظور ہوتا ہے کہ مرہٹا کے حاکمان اوپا کچھ واسطے یا تعلق یا حقوق کسی جہاز شکستہ مین جو دریا سے کسی جگہ علاقہ اوپا مین جو دریاے تاپتی کے شامل ہے پیش جایگا نرکھین گے بلکہ اپنے اوپر فرض تصور کرینگے کہ اگر کوئی جہاز طوفانی ہوکر اسطرح شکستہ ہو جایگا تو مدد حتی الامکان اُس جہاز کی کرین گے اور جو لوگ اسطرح مدد کرینگے وہ استحقاق پانے معاوضہ معقول کے مالک جہاز سے رکھین گے۔

بمقام پونا دستخط اور مہر ہو کر نقول باہم تقسیم ہوئین تاریخ ۱۶ ماہ ستمبر سنہ ۱۸۰۳ عیسوی مطابق یکم رمضان سنہ ۱۲۷۸ ھ۔

تصدیق کیا گورنر جنرل باجلاس کونسل نے بتاریخ ۷ ماہ جنوری سنہ ۱۸۰۴ عیسوی

نمبر ۱۴

تتمہ عہدنامہ پونا ساتھ مہاراجہ پیشوا کے سنہ ۱۸۰۴ ع

عہدنامہ واسطے قائم کرنے عام صلح ہندوستان اور دکن مین اور واسطے استحکام دوستی جو فیما بین ہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی اور اُنکے دوستان مہاراجہ صوبہ دار دکھن اور مہاراجہ راؤپنڈت پردہان پیشوا بہادر جاری ہے اور جو فیما بین ہنوربل کمپنی اور اُنکے دوستان مذکورہ بالا کے معرفت لفٹنٹ کرنیل باری کلوز صاحب رزیڈنٹ بدربار مہاراجہ پیشوا باختیارات عطیہ ہز ایکزل لنسی موسٹ نوبل رچارڈ مارکوئیس ویلزلی نایٹ اف دی موسٹ اگسٹ پیس آرڈر اف سینٹ پاٹرک ون اف ہز میجسٹیز موسٹ ہنوربل پریوی کونسل گورنر جنرل ان کونسل تمام مقبوضات انگریزی و کپتان جنرل تمام فوج انگریزی واقع ہندوستان قائم ہوا ہے۔

چونکہ از روے شرایط عہدنامجات منعقدہ میجر جنرل ہنوربل آرتھر ویلزلی منجانب ہنوربل کمپنی و دوستان کمپنی اور مہاراجہ سیندھیا صاحب صوبہ مہاراجہ برار بمقام دیوگام بتاریخ ۱۷ ماہ دسمبر سنہ ۱۸۰۳ ع اور مہاراجہ دولت راؤسیندھیا بمقام سرجی انجن گام بتاریخ ۳۰ ماہ مذکور اور جن عہدنامجات کی صداقت اور منظوری گورنر جنرل باجلاس کونسل نے اور اُنکے دوستون نے کی ہے بعض قلعجات اور علاقجات مہاراجہ سیندھیا صاحب صوبہ اور مہاراجہ دولت راؤسیندھیا نے ہنوربل کمپنی اور اُنکے دوستون کو دیے ہین شرایط عہدنامۂ ذیل درباب تفویض کرنے قلعجات اور علاقجات مذکور کے فیما بین گورنمنٹ انگریزی اور دوستان مذکورۂ بالا قرار پائین۔

شرط اول

مُلک کٹک مع بندرگاہ وضلع بلاسور اور تمام مفوضات جوازروے شرط دوم عہدنامہ دیوگام یا بعوض اسے عہدنامجات جوازروے شرط دہم عہدنامہ دیوگام مذکور مستحکم ہوئے ہین بطور حکومت دوامی ہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی کے پاس رہین گے۔

شرط دوم

وہ ممالک جنکی آمدنی مہاراجہ سیناصاحب صوبہ سابق بشراکت مہاراجہ صوبہ دار دکھن تحصیل کرتے تھے اور وہ جو سابق قبضہ مہاراجہ سیناصاحب صوبہ کے بجانب مغرب دریاے وردہ اور جوازروے شرط سوم عہدنامہ دیوگام تفویض ہوئے تھے اور وہ علاقجات بجانب جنوب کوہستان چپنر قلعجات نرلہ اور گولگڈہ واقع ہے اور بجانب مغرب دریاے وردہ ہین جوازروے شرط چہارم عہدنامہ دیوگام کے گورنمنٹ انگریزی اور اُنکے دوستون کو دیئے گئے ہین تمام بطور حکومت دوامی مہاراجہ صوبہ دار دکھن کے پاس رہین گے باستثنا اُن اضلاع کے جوازروے شرط پنجم عہدنامہ دیوگام کے واسطے سیناصاحب صوبہ کے علیحدہ رکھے گئے ہین۔

شرط سوم

تمام قلعجات وعلاقجات وحقوق مہاراجہ دولت راؤ سیندہیا جو دوآبہ یعنی درمیان دریاے جمن اور گنگ کے واقع ہین اور تمام قلعجات اور علاقجات وحقوق وآمدنی اُس مُلک کی جو بجانب شمال مُلک راجہ جیپور وجودہ پور اور رانا ے گوہد کے واقع ہے اور جوازروے شرط دوم عہدنامہ سرجی انجن گام کے تفویض ہوئے ہیز بطور حکومت دوامی متعلق ہنوربل کمپنی کے ہونگے۔

شرط چہارم

قلعہ بُروچ ومُلک مُتعلقہ جوازروے شرط سوم عہدنامہ سرجی انجن گام کے دیئے گئے ہین بطور حکومت دوامی متعلق ہنوربل کمپنی کے رہین گے۔

شرط پنجم

قلعہ وشہر احمدنگر مع اُس علاقہ کے جو اُنکے متعلق ہے اور ازروے شرط سوم عہدنامہ سرجی انجن گام کے تفویض ہنوربل کمپنی اور اُنکے دوستون کے ہوئے ہین بطور حکومت دوامی متعلق مہاراجہ پیشوا کے ہونگے۔

شرط ششم

تمام علاقجات جو قبل شروع جنگ گذشتہ مہاراجہ دولت راؤ سیندہیا کے واقع بجانب جنوب کوہستان اجنٹی تھے مع قلعہ وضلع جالنا پور وشہر وضلع گنڈاپور دیگر اضلاع واقع کوہستان مذکور ودریاے گوداوری تھے اور ازروے شرط چہارم عہدنامہ سرجی انجن گام کے ہنوربل کمپنی اور اُنکے دوستون کے تفویض ہوئے ہین بطور حکومت دوامی متعلق مہاراجہ صوبہ دار دکھن کے رہینگے

شرط ہفتم

تمام مفوضات جو ازروے عہدنامجات کے جنکی منظوری شرط نہم عہدنامہ سرجی انجن گام سے ہوئی ہو ہنوربل کمپنی کو ملے ہین بطور حکومت دوامی ہنوربل کمپنی کے متعلق رہین گے۔

شرط ہشتم

یہ عہدنامہ جسمین آٹھ شرایط درج ہین جو آج کی تاریخ ۱۴ ماہ مئی ۱۸۰۴ء مطابق ۳ ماہ صفر ۱۲۱۹ھ بمقام پونا معرفت لفٹنٹ کرنیل باری کلوز صاحب رزیڈنٹ پونا کے ساتھ مہاراجہ پیشوا کے تحریر ہوکر منعقد ہوا لفٹنٹ کرنیل باری کلوز صاحب نے ایک نقل اُسکی مہاراجہ ممدوح کو انگریزی اور فارسی اور مرہٹا زبان مین بمہر ودستخط اپنے دی اور مہاراجہ پیشوا نے ایک نقل لفٹنٹ کرنیل باری کلوز صاحب موصوف کو فارسی اور مرہٹا اور انگریزی زبان مین اپنی مہر اور دستخط سے دی اور لفٹنٹ کرنیل باری کلوز صاحب نے وعدہ کیا کہ وہ بہت جلد ایک نقل اُسکی بمہر وتصدیق گورنر جنرل باجلاس کونسل منگادینگے اور جب وہ نقل آجائیگی تو یہ عہدنامہ کامل اور واجب التعمیل ہنوربل انگریزی

ایسٹ انڈیا کمپنی اور مہاراجہ تصور کرینگے اور جو نقل اب مہاراجہ کو دی گئی ہے وہ واپس دیجائیگی۔

تصدیق کیا گورنر جنرل نے باجلاس کونسل بتاریخ ۴۔ ماہ جون ۱۸۰۴ء

نمبر ۱۵

عہدنامہ فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی و مہاراجہ باجی راؤ رگھناتھ راؤ پنڈت پردہان بہادر اور اُنکے وارثا اور جانشین منعقدہ بمقام پونا بتاریخ ۱۳۔ ماہ جون معرفت ہنوربل ایم الفنسٹن منجانب ہنوربل کمپنی و معرفت مورو وٹکسٹ بالاجی لچھمن منجانب راؤ پنڈت پردہان باختیارات عطیہ سرکارین۔

چونکہ ایک عہدنامہ اتفاق واسطے عام حفاظت کے جسمین اُنیس شرایط درج ہین بمقام بسین فیمابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی و مہاراجہ راؤ پنڈت پردہان بہادر منعقد ہوا ہے اور چونکہ ایک عہدنامہ سات شرایط کا بطور تتمہ عہدنامہ مذکور بمقام پونا فیمابین سرکارین معہودین قرار پایا ہے اور چونکہ بعض تکرار بعد ازان پیدا ہوئی ہین جنکا دفع سرکارین کی خواہش سے ہے لہذا اُن تکرارون کے رفع کرنے کے واسطے اور اُس اتفاق کے نیز قائم رہنے کے سبب سے عہدنامہ ذیل فیمابین سرکارین منعقد ہوا

شرط اوّل

چونکہ ترمبک جی دینگلیا باعث قتل گنگادہر شاستری وزیر سرکار گیکوار کے نزدیک انصاف کے ناپسند اور زبون ہوگیا اور گورنمنٹ ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اور سرکار مہاراجہ راؤ پنڈت پردہان بہادر پر یہ فرض ہوا کہ اُسکو ایسی سزا سے سخت دیجائے کہ جس سے اوس کی ناپسندی نسبت اُوسکے جرم کے ظاہر ہو اور اَورونکو عبرت ہو کہ آیندہ کوئی اور ایسا فعل نہ کرے اور چونکہ ترمبک جی دینگلیا حراست گورنمنٹ ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی سے جنکے سپرد راؤ پنڈت پردہان بہادر نے اُسکو کیا تھا مفرور ہوگیا اور بعد ازان قزاقان کو جمع کرکے غارتگری اور قتل کرنے سے اُسنے

اپنے جرائم کو اور ترقی دی ہے مہاراجہ راؤ پنڈت پردہان بہادر عہد واثق کرتے ہین کہ وہ ہرگز رسنکہ جی مذکور کی پناہ دہی و حفاظت نکرینگے بلکہ کوشش بلیغ اسکی گرفتاری مین اور پھر سپردگی مین بجراست ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کرینگی اور جبوقت تک وہ حاضر نہوگا اسکے عیال و اطفال بطور اول باختیار گورنمنٹ ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی رہینگے اور مہاراجہ راؤ پنڈت پردہان بہادر یہ بھی عہد کرتے ہین کہ وہ سزاے سخت اُن شخصونکو دینگے جو شریک سرکشی اُسکے رہے ہین اور جو حسب منشا استمہار مہاراجہ ممدوح حاضر نہین ہوئے۔

شرط دوم

جمیع شرایط عہدنامہ سابقین و تمامہ شرایط منعقدہ مابین سرکار انگریزی و مہاراجہ راؤ پنڈت پردہان بہادر جو خلاف مضامین عہدنامہ ہذا کے نہین ہے اس تحریر سے منظور اور مستحکم ہوئے۔

شرط سوم

ازروے شرط پانزدہم عہدنامہ سابقین مہاراجہ راؤ پنڈت پردہان بہادر اقرار کرتے ہین کہ تمام یورپ یا ایشیا کوئی ساکن ولایت غیر دشمن انگریز ہونگے یا جو کوئی امر نقصان رسان نسبت اُنکے تجویز کرینگے اُنکو وہ موقوف کرینگے اور مہاراجہ راؤ پنڈت پردہان بہادر اقرار کرتے ہین کہ وہ کسی یورپ زادہ امریکا کے آدمی کو اپنے ملک مین بغیر رضامندی گورنمنٹ انگریزی کے نہ آنے دینگے۔

شرط چہارم

ازروے شرط ہفتدہم عہدنامہ سابقین کے مہاراجہ راؤ پنڈت پردہان بہادر نے اقرار کیا ہے کہ وہ کسی سرکار غیر سے کتابت شروع نہ کرینگے اور نہ جاری رکھینگے بغیر اطلاع و استصواب گورنمنٹ ہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی کے بنظر تعمیل کلی اس شرط کے مہاراجہ راؤ پنڈت پردہان بہادر بذریعہ اس تحریر کے وعدہ کرتے ہین کہ وہ کسی دربار غیر مین اپنا مختار یا وکیل نہ بھیجینگے اور نہ کسی غیر کے وکیل یا مختار کو اپنے دربار مین رہنے کی اجازت دینگے اور مہاراجہ یہ بھی وعدہ

کرتے ہین کہ وہ کسی سرکار سے تحریر کتابت بلا وساطت صاحب رزیڈنٹ یا کسی اور عہدہ دار گورنمنٹ ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کے جو انکی دربار مین رہیگا نہ کرینگے اور مہاراجہ راؤ پنڈت پردہان بہادر اپنی طرف سے اور اپنے ورثا اور جانشینون کی طرف سے سرکشی مرہٹا کو ہیبت اور قوت سے نیست و نابود تصور کرتے ہین اور تمام واسطہ رئیسان مرہٹا سے ترک کرتے ہین جو اُسکے سابق سردار ملک مرہٹا ہونے سے یا کسی اور سبب سے پیدا ہوا ہو اس شرط کے رو سے کوئی امر مانع حقوق مہاراجہ راؤ پنڈت پردہان بہادر کے نسبت رئیسان مرہٹا واقع درمیان دریاے نربدا و سوہن بھدر کے اور بجانب مغرب سرحد غربی ملک نظام کے جو تابع مہاراجہ راؤ پنڈت پردہان بہادر کے ہین نہین ہے لیکن مہاراجہ تمام دعاوی نسبت راجہ کولاپور و سرکار ساونت واری ترک کرتے ہین اور اقرار کرتے ہین کہ وہ کوئی دعوی نسبت اُس ملک مہاراجہ سیندھیا و ہولکر و راجہ برار و گیکوار کے پیش نہ کرینگے جو اندر حدود مرقومہ بالا کے واقع ہون۔

شرط پنجم

مہاراجہ راؤ پنڈت پردہان بہادر خصوصاً تمام مطالبہ آیندہ نسبت راجہ آنند راؤ گیکوار بہادر کے جو خواہ بباعث راؤ پنڈت پردہان بہادر ممدوح کے سرداری سی جب وہ حاکم اول ملک مرہٹا کا تھا ہوا ہو خواہ کسی اور سبب سے پیدا ہوا ہو ترک کرتے ہین مگر چونکہ اکثر مطالبہ اور کواغذات حساب فیما بین مہاراجہ راؤ پنڈت پردہان بہادر اور سرکار راجہ ممدوح جو بباعث اکثر امور ناتمام کے ملتوی رہے ہین اور جو مہاراجہ راؤ پنڈت پردہان بہادر نے از روے شرط چہارم عہدنامہ بسین کے سپرد ثالثی گورنمنٹ ہنوربل کمپنی کے کیے ہین وہ مطالبہ اور حساب گذشتہ ایام کے قایم رہین مگر اب راؤ پنڈت پردہان بہادر اس امر پر راضی ہین کہ اگر راجہ آنند راؤ گیکوار بہادر چار لاکھ روپیہ سالیانہ دیا کرے تو شرط مذکورہ بالا متروک کی جایگی اور پھر کوئی دعوی راؤ پنڈت پردہان بہادر کا راجہ مذکور پر باقی نہ رہیگا اور اگر راجہ آنند راؤ گیکوار بہادر اس چار لاکھ روپیہ

سالیانہ دینے پر راضی نہوگا تو وہ شرط جو جزو شرط چہارم عہدنامہ بسین کی ہے وہ قائم رہے گی اور دونون پر واجب تصور کیجائیگی مگر آیندہ کے واسطے مہاراجہ راؤپنڈت پردہان بہادر اپنے حقوق نسبت راجہ آنندراؤگیکوار بہادر کے ترک کرتے ہین۔

شرط ششم

بیچ شرط چہارم تتمہ عہدنامہ بسین کے یہ مشروط ہوا ہے کہ وقت جنگ مہاراجہ راؤپنڈت پردہان بہادر پانچ ہزار سوار اور تین ہزار پیدل مع توپخانہ وسامان موافق واسطے ہمرہی فوج لکی انگریزی کے دینگے اور سوائے اسکے مہاراجہ وعدہ کرتے ہین کہ جسقدر اور فوج مہاراجہ جمع کرسکین گے وہ بھی جمع کرکے میدان جنگ مین بھیجین گے یہ شرط اب اس تحریر سے منسوخ ہوتی ہے اور بالعوض اسکے یہ اقرار ہوتا ہے کہ مہاراجہ راؤپنڈت پردہان بہادر روپیہ کافی واسطے خرچ پانچ ہزار سوار اور تین ہزار پیادہ اور سامان جنگ کے دینگے اور جب یہ روپیہ دیا جائیگا تو سرکار انگریزی کوئی اور دعوی خدمت فوج معہودہ کا نکرینگے مگر تاہم مہاراجہ راؤپنڈت پردہان بہادر فوج ممکن سے شریک جنگ ہونگے اور ہنوربل کمپنی بھی اسیطرح وعدہ کرتے ہین کہ جسقدر فوج اُنسے ممکن ہوگی وہ بھی وقت جنگ سے فوج لکی کے دینگے۔

شرط ہفتم

بنظر اسکے کہ گورنمنٹ انگریزی معاوضہ اُس فوج معہودہ کا کرسکین مہاراجہ راؤپنڈت پردہان بہادر ہنوربل کمپنی کو تمام علاقجات مع حقوق مذکورہ فہرست ملسلکہ عہدنامہ ہذا واسطے دوام کے دیتے ہین اور مہاراجہ راؤپنڈت پردہان بہادر جمیع دعاوی وحقوق ہر قسم اُس علاقہ کے اور واسطے رئیسان وبھومیا سے علاقجات مذکورہ سے ترک کرتے ہین۔

شرط ہشتم

چونکہ یہ دریافت ہوگا کہ بعض علاقہ منجملہ علاقجات مفوضہ از روے شرط مندرجہ بالا ایسے ہونگے جنکے لینے مین بباعث اُنکے فاصلہ کے دقت ہوگی مہاراجہ راؤ پنڈت پردہان بہادر بنظر صحیح اور مسلسل ہونے حدبندی کے اقرار کرتے ہین کہ جسقدر مناسب متصور ہونگا اُسقدر تعلقہ جات اور قطعات زمین کی تبدیلی اور علاقجات مساوی الجمع سے ہو جائیگی اور یہ بھی اقرار اور منظور ہوتا ہے کہ جو علاقجات حسب نشاندہی شرط ہفتم دیئے جائینگے یا تبدیل ہو کر سپرد کیے جائینگے اُنمین انتظام اور حکومت کمپنی اور اُنکے افسرونکی بلاشرکت غیرے رہے گی۔

شرط نہم

مہاراجہ راؤ پنڈت پردہان بہادر فوراً احکام و پروانجات بنام اپنے افسران کے جاری کرینگے کہ وہ اضلاع مفوضہ از روے شرط ہفتم سپرد افسران ہنوربل کمپنی کردین اور یہ بھی بذریعہ اس تحریر کے وعدہ ہوتا ہے کہ جو روپیہ افسران مہاراجہ کی شروع سال ہندی مطابق پنجم ماہ جون ۱۸۱۷ء سے تحصیل کیا ہوگا وہ ہنوربل کمپنی کے نام جمع ہوگا اور جمیع دعاوی باقی اضلاع مذکور بابتہ ایام ماقبل انعقاد عہد نامہ ہذا مسترد اور منسوخ تصور کیے جائینگے۔

شرط دہم

تمام قلعجات جو اضلاع مذکورہ بالا مین ہونگے وہ سب ہمراہ اضلاع مذکورہ کے سپرد افسران ہنوربل کمپنی کیے جائینگے اور مہاراجہ راؤ پنڈت پردہان بہادر وعدہ کرتے ہین کہ وہ قلعجات ہنوربل کمپنی کو غیر مہدم و نقصان پذیر ہونے کے دیے جائینگے یعنی سالم اور درست دیے جائینگے

شرط یازدہم

یہ بھی اقرار ہوتا ہے کہ اگر اُن اضلاع مین کسی وقت فساد پیدا ہو جو ہنوربل کمپنی کو اس عہد نامہ کے رو سے دیئے جاتے ہین تو مہاراجہ راؤ پنڈت پردہان بہادر اُسقدر فوج کمکی دینگے جسقدر کافی واسطے اوقاع فساد اضلاع مذکور کے مناسب متصور

ہوگی —

شرط دوازدہم

مہاراجہ راؤ پنڈت پردہان بہادر اپنی طرف سے اور اپنے ورثا اور جانشینون کی طرف سے ہنوربل کمپنی کو واسطے دوام کے قلعہ احمدنگر مع اسقدر زمین کے جو ملحق قلعہ کے ہوگی اور پیایش مین دو ہزار گز قلعہ سے ہوگی دیتے ہین اور مہاراجہ راؤ پنڈت پردہان بہادر اقرار کرتے ہین کہ وہ اسقدر زمین چراگاہ فوج کے واسطے مقامات متصلہ سے دینگے جسقدر واسطے مختلف چھاونی فوج مذکور کے کافی متصور ہوگی اور اگرچہ حسب منشا عہدنامہ بسین (۱۸۰۵ء) کہ گورنمنٹ انگریزی کو اختیار پہنچے اسقدر فوج کا ملک مہاراجہ مین حاصل ہے جسقدر ضروری واسطے تعمیل شرایط عہدنامہ مذکور مناسب متصور ہو تاہم واسطے رفع شک کے مہاراجہ راؤ پنڈت پردہان بہادر اقرار کرتے ہین کہ وہ مقام قیام اپنے ملک مین اسقدر فوج کو دینگے جسقدر گورنمنٹ انگریزی سوای فوج مشروطہ کمکی کے مناسب متصور کرین اور فوج انگریزی کو جسقدر ہو اپنے ملک سے بلا مزاحمت گذر کرنے دینگے بشرطیکہ اس عہدنامہ مین کوئی شرط نہین ہے جسکے رو سے وہ خرچ فوج زائد کا جو وہان رہیگی مہاراجہ سے طلب کرین —

شرط سیزدہم

مہاراجہ راؤ پنڈت پردہان بہادر اس تحریر کے رو سے ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کو تمام حقوق و فواید و استحقاق مدد فوج و علاقہ و روپیہ ملک بندیلکھنڈ کے مع ضلع ساگر و جھانسی و علاقہ نانا گوبندراؤ دیتے ہین اور اقرار ترک کرتے تمام واسطہ کا رئیسان ملک مذکور سے کرتے ہین —

شرط چہاردہم

مہاراجہ راؤ پنڈت پردہان بہادر اپنی طرف سے اور اپنے ورثا اور جانشینون کی طرف سے بذریعہ اس تحریر کے ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کو تمام حقوق و ملک مالوا جو اُنکے از روے شرط یازدہم عہدنامہ سرجی انجن گام کے لیے تھے

دیتے ہین اور نیز تمام حقوق و قبضہ اُس ملک کا جو اُسکے قبضہ مین بجانب شمال دریاے نربدا آوے باستثناء اُسکے جو اُسکے قبضہ مین واقع ملک گجرات موجود ہے دیتے ہین اور اقرار کرتے ہین کہ وہ مداخلت امور ہندوستان مین نہین کرینگے۔

شرط پانزدہم

مہاراجہ راؤ پنڈت پردہان بہادر نے سابق اپنا حصہ شہر اور ضلع احمدآباد کا مع آمدنی کاٹھیاوار کے بھگونت راؤ گیکوار کے پاس بالعوض سالانہ چار لاکھ روپیہ سالیانہ کے رکھا ہے اور ایک تحریر اس مضمون کی تاریخ ۲۷ ماہ جمادی الآخر ۱۲۰۵ھ ہجری لکھدی ہے اور آمدنی کاٹھیاوار کی جو سابق اس سند کے تھی ازروے شرط ہفتم عہدنامہ ہذا سرکار انگریزی کو دی گئی ہے۔ مہاراجہ اقرار کرتے ہین کہ وہ باقی ٹھیکہ مذکور کی بھی راجہ آنند راؤ گیکوار بہادر کو اور اُسکے وارثان اور جانشینون کو باستمرار دوام کے اُن ہی شرایط پر جو سند مذکورہ بالا مرقومہ ۲۷ ماہ جمادی الآخر ۱۲۰۵ھ ہجری مین درج ہین دیتے ہین باستثناء شرایط مذکور دوم و ہشتم و یازدہم و پانزدہم شرایط کے جواب بذریعہ اس تحریر کے مستردو منسوخ ہوئین بنظر زیادہ ہونے آمدنی شہر اور ضلع احمدآباد کے اور نیز بہ لحاظ نقصان کے جو مہاراجہ راؤ پنڈت پردہان کا باعث چھوڑ دینے جمیع عاوی آیندہ نسبت راجہ آنند راؤ گیکوار بہادر کے ابھی ہوا ہے اور نیز بوجہ اُنکے اختیاراً اور منظور کرنے چار لاکھ روپیہ سالیانہ بالعوض تمام دعاوی کے جو آجکی تاریخ تک اُنکے تھے یہ اقرار ہوتا ہے کہ سابق رقم سالانہ چار لاکھ روپیہ کی بابت مستاجری احمدآباد کے اب بھی حسب دستور سابق ادا ہوتی رہیگی گو آمدنی کاٹھیاوار اُس سے علیحدہ ہوگئی ہے۔

شرط شانزدہم

چونکہ بعض شرایط عہدنامہ (جو چھ شرایط ہین) درباب بندوبست جاگیرداران جنوبی کے صاحب رزیڈنٹ پونا نے مہاراجہ راؤ پنڈت پردہان بہادر کے روبرو بتاریخ ۶ ماہ جولائی ۱۸۱۳ء پیش کین اور مہاراجہ ممدوح نے چند ترمیم اُسمین کین

من بعد وہ ترمیم شدہ عہدنامہ بھی بتاریخ ۷ ماہ مذکور پیش ہوا اور اُسکو مہاراجہ نے منظور کیا لہذا وہ شرایط اب منظور ہوکر دونون پر اسطرح فرض ہوئین گویا وہ فرد عہدنامہ تھین اور چونکہ اکثر تکرار درباب تعداد فوج جاگیرداران مذکورین کے اور اُنکے طریق اور ایام خدمتگذاری کے پیدا ہوتے ہین لہذا مہاراجہ راؤ پنڈت پردہان بہادر اسر تحریر کے روسے وعدہ کرتے ہین کہ اس بارہ مین وہ بموجب صلاح سرکار انگریزی کے کرینگے اور کوئی حکم بنام جاگیرداران مذکورین کے بغیر استصواب سرکار انگریزی کے جاری نہ کرینگے اور مہاراجہ یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ جو زمین اُنکی مندرجہ سند مہاراجہ کے قبضہ مین ہوگی اُسکو وہ واپس اُنکو کردینگے اور بہ لحاظ سفارش سرکار انگریزی کے مہاراجہ راضی اس امر پر ہوئے کہ جو جاگیر سابق مادھوراؤ رستیا کی تھی اور ۱۸۱۴ء مین ضبط سرکار ہوگئی تھی وہ اُسکو واپس بضمانت سرکار انگریزی ملیگی۔

شرط ہفتدہم

جو قبضہ قلعہ و علاقہ میلگھاٹ فوج مہاراجہ راؤ پنڈت پردہان بہادر نے بلا استصواب سرکار انگریزی کے کرلیا تھا اور اُنکے قبضہ کے سبب بہت دقت دیگر دوستان کو ہوتی تھی لہذا مہاراجہ راؤ پنڈت پردہان وعدہ کرتے ہین کہ وہ اپنی فوج میلگھاٹ سے طلب کرلینگے اور تمام حقوق و دعاوی قلعہ و ضلع مذکور کو وہ ترک کرتے ہین اور نیز دعاوی دیگر علاقجات کے جو اُنکی فوج نے حکم ۱۸۱۱ء مین لیے ہین چھوڑتے ہین۔

شرط ہیزدہم

یہ عہدنامہ اٹھارہ شرایط کا آجکی تاریخ تحریر ہوکر بمقام پونا بمعرفت ایم ایلفنسٹن صاحب و موڈ ڈکسٹ اور بالاجی لچمن کے ختم ہوا اور ایلفنسٹن صاحب نے ایک نقل اُسکی زبان انگریزی و فارسی و مرہٹا مین بمہر و دستخط اپنے مہاراجہ پیشوا کو دی اور مہاراجہ پیشوا نے ایک نقل انگریزی اور فارسی اور مرہٹا مین بمہر اپنے ایلفنسٹن صاحب کو دی اور ہنوربل ایم ایلفنسٹن صاحب ذوعدہ کیا کہ وہ بہت جلد ایک نقل اُسکی

مصدقہ ہز ایکزل لنسی موسٹ نوبل فرانسس مارکوئس ہسٹنگ کے جی گورنر جنرل باجلاس کونسل منگا دینگے اور جب وہ نقل مہاراجہ کو ملیگی اُسوقت یہ عہد کامل تصور ہوکر اُسکی تعمیل ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اور مہاراجہ پیشوا پر فرض ہوگی اور جو نقل اب دی گئی ہے وہ واپس ہوگی۔

دستخط پیشوا (مہر پیشوا)

دستخط ہسٹنگ

دستخط ان بی ایڈمنسٹن

دستخط اے سٹن (مہر خورد گورنر جنرل)

دستخط جی ڈوڈیسول

تصدیق کیا گورنر جنرل ان کونسل نے بتاریخ ۵ ماہ جولائی ۱۸۱۷ عیسوی بمقام فورٹ ولیم واقع بنگالہ۔

دستخط جے آیڈم

اکٹنگ چیف سکرٹری گورنمنٹ

تفصیل اراضی و آمدنی جو واسطے دوام کے مہاراجہ راؤ پنڈت پردہان بہادر نے ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کو حسب منشا شرط ہفتم عہدنامہ منسلکہ کے دی اور جسکی تعداد سالیانہ چونتیس لاکھ روپیہ ہے اور جو فوراً حوالہ ہونگے۔

اضلاع بیلاپور و اوتگانگ و کلیان و جمیع علاقجات مقبوضہ مہاراجہ راؤ پنڈت پردہان بہادر واقع شمال اضلاع مذکور بابتہ گجرات اور واقع درمیان گھاٹ کوہستان سیادری و سمندر۔

جمیع حقوق و علاقجات مقبوضہ مہاراجہ راؤ پنڈت پردہان بہادر واقع گجرات باستثنا راحمد آباد و اوپلا رورقم سالیانہ ادا سے گیکوار۔

آمدنی کا ہیاوار تخمیناً بعد منہائی اخراجات تحصیل چالاکھ روپیہ

ملک دارواروکوسی گل۔

علاقجات مذکورہ بالا فوراً حوالہ کیے جائین پھر اخراجات ضروری بابتہ انتظام اضلاع مذکور تحقیق ہوکر زرنکاسی سے منہا ہوا ور ماقی آمدنی جزو رقم چونتیس لاکھ روپیہ مشروحہ شرط منہتم ہوگی اور جسقدر علاقہ واسطے پورا کرنے رقم مذکور کے درکار ہوگا وہ ملک کرناٹک مین ایسے مقامون پر دیا جائیگا جو نہایت آسان واسطے ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کے ہونگے تاکہ حدبندی صحیح اور مسلسل قائم رہی۔

چونکہ تحصیل اہلکاران مہاراجہ راؤ پنڈت پردہان بہادر نے ان اضلاع سے کی ہوگی وہ فوراً واپس کی جائیگی اور نیز وہ روپیہ جو اُن علاقجات سے جو ملک کرناٹک مین دئے جائینگے بعد شروع سال حال ہندی مطابق ۱۔ ماہ جون ۱۸۱۷ء تحصیل کیا ہوگا وہ بھی اہلکاران ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کو موجب مضمون شرط نہم عہدنامہ کے واپس ملیگا۔

واسطے دریافت کرنے تعداد آمدنی علاقجات مجولہ یہ اقرار ہوتا ہے کہ سیاہہ آمدنی بیس سال کی دفتر مہاراجہ راؤ پنڈت پردہان بہادر سے پانچ روز کے عرصہ مین نکالکر صحت اُسکی کیجائیگی۔

دستخط پیشوا

مہر پیشوا

دستخط ہسٹنگ

دستخط ان بی ایڈنسٹن

مہر مجرد کورنر جنرل

دستخط اے سٹن

دستخط جی ڈوڈ نیسول

گورنر جنرل ان کونسل نے تاریخ ۵ ماہ جولائی ۱۸۱۷ء تصدیق کیا

دستخط جے ایڈم

اکٹنگ چیف سکرٹری گورنمنٹ

کاغذ جو صاحب سپرنٹنڈنٹ پونا نے روبرو وزرائے پیشوا بتاریخ ۱۶ ماہ جولائی سنہ ۱۸۱۷ء پیش کیا اور جسکو مہاراجہ نے بتاریخ ۲۰ منظور کیا۔

اول مہاراجہ پیشوا کے خیال بخش گذشتہ کا نکرینگے اور کوئی دعوی روپیہ کا بغیر مرضی سرکار انگریزی کے پیش نکرینگے۔

دوم جاگیرداران اپنی زمین سرانجامی کا قبضہ اُسوقت تک رکھینگے جب تک وہ خدمتگذاری مہاراجہ پیشوا کی بدل کرینگے۔

سوم تمام آراضیات اور محصول جو بغیر سند کے جاگیرداران نے لیا ہے مہاراجہ پیشوا کو واپس دینگے۔

چہارم جاگیرداران خدمتگذاری مہاراجہ پیشوا کی حسب ضابطہ معینہ کرینگے اور جب مہاراجہ طلب کرین مع اپنے سپاہیان معینہ کے حاضر ہون اور پیشوا اُن جاگیرداروں سے کچھ وعدہ نہین کرتے جسسے تعین قدیم اُنکے حقوق طلب کرنیکا اور پاس رکھنے کا ہو یعنی جب چاہین طلب کرین اور جتبک چاہین اپنے پاس رکھیں بلکہ وہ سرکار انگریزی سے وعدہ کرتے ہین کہ جب امورات ملک مین ضرورت اُنکے طلب کرنے کی ہوگی اُسوقت وہ اُنکو طلب کرینگے اور حسب دستور قدیم بصلاح سرکار انگریزی جب اُنکی ضرورت نہوگی اُسوقت اُنکو رخصت کر دینگے اور مہاراجہ یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ جاگیرداروں کی توقیر حسب دستور سابق ہوگی۔

پنجم سرکار انگریزی ذمہ کرتی ہے کہ تعمیل شرایط چہارگانہ مذکورہ بالا کی کرائینگے اگر جاگیردار اُنکو نمانینگے تو سرکار انگریزی اُنکو فہمایش مناسب کریگی اور اگر ضرورت ہوگی تو زبردستی اُنسے تعمیل کرائینگی اور اگر وہ اسپر بھی انکار کرینگے تو سرکار انگریزی شریک پیشوا ہوکر اُنکے علاقجات بنام مہاراجہ ضبط کرینگے اگر جاگیردار فی الحال اُنکو منظور کرین مگر آیندہ اُنکی تعمیل سے انکار کرین تو سرکار انگریزی شریک پیشوا ہوکر اُنکو سزا دیگی۔

ششم سرکار پیشوا کسی شرط سے انحراف نہ کریگی جو سرکار انگریزی حسب مشار

شرط بالا تجویز کرین اور نہ کسی استحقاق سے مداخلت بیچ صلح حال کے سرکار انگریزی سے کریگی ۔

دستخط پیشوا
مہر پیشوا

دستخط ہیسٹنگ
دستخط این بی ایڈمنسٹن
دستخط ای سٹن
دستخط جی ڈوڈسیول

مہر خورد گورنر جنرل

- گورنر جنرل ان کونسل نے تاریخ ۵ ماہ جولائی ۱۸۱۷ء تصدیق کیا

دستخط جی ایڈم
ایکٹنگ چیف سکرٹری گورنمنٹ

نمبر ۱۶

امور مجوزہ واسطے باجی راؤ کے

المرقوم یکم ماہ جون ۱۸۱۸ء ۔

اول وہ اپنی طرف سے اور اپنے ورثا کیطرف سے تمام حقوق و استحقاق و دعوی حکومت پونا یا کسی اور حکومت کا چھوڑ دے ۔

دوم باجی راؤ فوراً مع اپنے عیال و اطفال کے و جمعہ سے ہمراہی و خدمتگار لیکر پاس بریگیڈیر جنرل مالکوم صاحب کے حاضر ہو وہان انکی عزت و توقیر ہوگی اور انکو بنارس مین یا کسی مقام معبد ہنود مین جو بدرخواست انکے مالکوم صاحب منظور کرینگے بحفاظت پہنچا دینگے ۔

سوم بباعث صلح دکھن کے اور بسبب سخت ہونے موسم کے باجی راؤ کو چاہیے فوراً بلا توقف روزے روانہ ہندوستان ہو اور بریگیڈیر جنرل مالکوم صاحب وعدہ کرتے ہین جو کوئی انکے عیال و اطفال سے پیچھے رہجائیگا انکو وہ فوراً

روانہ کردینگے اور ہر طرح کی آسایش اُنکی راستہ مین ملحوظ رہیگی اور وہ جلدی اُو
بارام پہنچا دیے جاینگے۔

چہارم اگر باجی راؤ برضامندی اِن شرایط کو منظور کریگا تو واسطے اُسکے اور
خاندان کے پرورش کے مدد خرچ معقول سرکار انگریزی تجویز کرینگے اور تعداد
اُسکے مدد خرچ کی گورنر جنرل بہادر تجویز اور تعین کرینگے اور برگیڈیر جنرل مالکوم
صاحب ذمہ کرتے ہین کہ وہ آٹھ لاکھ روپیہ سالیانہ سے کم نہوگا۔

پنجم اگر باجی راؤ فوراً اور بے تامل تعمیل کرنے اِن شرایط کے سے اپنا اعتبار نسبت
سرکار انگریزی ظاہر کریگا تو اُسکی درخواست نسبت بہتری اُسکے قدیم جاگیردارون
اور ہمراہیون کے جنہون نے اُسکی ہمراہ رہ کر اپنے تئین برباد کردیا ہے منظور
ہوگی اور نیز اُسکی سفارش نسبت برہمنان معزز و جماعتہای مذہبی جنکو اُسکے خاندان نے
قائم کیا ہے یا جنکی پرورش کی ہے ملحوظ رہیگی۔

ششم شرایط بالا کی صرف منظوری درکار نہین بلکہ باجی راؤ کو چاہیے کہ اِس وقت
سے چوبیس گھنٹہ کے عرصہ مین حاضر پاس برگیڈیر جنرل مالکوم صاحب کے ہو
ورنہ جنگ دوبارہ شروع ہوجاویگی اور پھر صلح اُسکے ساتھ نہوگی۔

نقل مطابق اصل کی ہے

دستخط ای میکڈونلڈ

اسسٹنٹ

ختم شد حصہ اول

حصۂ دوم

عہدنامجات واقرارنامجات واسناد متعلق ناگپور

ناگپور

- تواریخ قدیم خاندان ناگپور کی چنداں مشہور نہین اور مشکوک ہے لیکن اُسکی شہرت تواریخ ہند مین عہد راگھوجی سے ہے جو سرغنہ ایک گروہ ڈاکوان کا تھا اور جب وہ ۱۷۵۵ء مین فوت ہُوا تو اُسوقت مین اوس نے حکومت مرہٹا تمام ملک درمیان دریاے نربدا اور گوداوری کے اور بجانب مشرق کوہستان اجنٹا سے کنارہ سمندر تک قائم کردی تھی راگھوجی کے چار فرزند تھے مسمیان جانوجی ساباجی مادہوجی اور بمباجی اور جانشین اُسکا فرزند اکبر جانوجی ہُوا اور اُسنے ۱۷۷۲ء مین وفات پائی اور بصلاح مشیوا اپنے برادرزادہ راگھوجی پسر مادہوجی کو وارث اور متبنی کیا تھا مگر بعد وفات جانوجی کے اُسکے برادر ساباجی نے حکومت چھین لی اور حکمران بہزار تکرار و نزاع ۱۷۷۷ء تک رہا اِس سال مین اُسکے بھائی نے جنگ مین اُسکو قتل کیا اُسکے بعد راگھوجی گدی نشین ہُوا مگر صغرسن تھا لہذا کارپردازی پر مادہوجی رہا۔

گورنمنٹ بنگالہ نے جانوجی کے عہد مین اکثر روپیہ اِس غرض سے دیا تھا کہ ملک کٹک اُنسے معاوضہ مین لین مگر یہ نہوا اور ایک ارادہ وارین ہسٹنگ صاحب نے بھی واسطے لینے کٹک ملک کے مادہوجی کے ساتھ کیا تھا مگر اُسکا بھی نتیجہ مفید مطلب نہ ہُوا اور ۱۷۷۶ء مین مادہوجی نے ایک فوج واسطے تسخیر ملک بنگالہ کے تائید سازش کے جو فیمابین مرہٹا اور نظام اور حیدر علی کے واسطے

زایل کرنے حکومت انگریزی کے ہوئی تھی روانہ کی مادھوجی دوست دلی سرکار انگریزی کا تھا مگر باعث اسکے کہ پیشوا نے اُسکے دعوے گڑھ منڈلا سے انکار کیا تھا لہذا اُسنے یہ مہم بخلاف تحریک دلی اختیار کی تھی لہذا سرکار انگریزی کو جنھون نے ایک فوج براہ کنارۂ سمندر ملک کرناٹک کو اس غرض سے بھیجی تھی کہ وہان جاکر اتفاق فوج مندراس بخلاف حیدر علی بسرکردگی کرنیل پیرس صاحب کا آزما ہون چندان وقت انعقاد کرنے عہدنامہ نمبر ۱۷ مرقومہ ۶ ماہ اپریل ۱۷۸۳ع نہوئی جسکے روسے فوج مادھوجی جملہ ملک اودیسہ سے واپس چلی گئی اور یہ اقرار ہوگیا کہ وہ مدد بخلاف حیدر علی دینگے۔

ہنگام وفات مادھوجی کے ۱۷۸۸ع مین حکومت کلی راگھوجی کو ملی جو اسوقت مین اٹھایس سال کے سن کا تھا جبکہ اتفاق تین سرکارون کا یعنی سرکار انگریزی ونظام و پیشوا کا بابت غارت کرنے ٹیپو سلطان کے منعقد ہوا تو تجویز یہ قرار پائی کہ راگھوجی کو بھی شریک فساد کیا جاے مگر قبل ازطے ہونے اُس تجویز کے ملک سرگاپٹام قبضہ مین آگیا مگر راگھوجی کو نہایت رشک ہوا کہ سرکار انگریزی کی حکومت باعث مغلوب ہونے ٹیپو سلطان کے زیادہ ہوتی جاتی تھی اس باعث سے اُسکو ترغیب شرکت واسطے فساد حکومت سیندھیا موثر نہوئی بلکہ اُسنے کوشش بلیغ اس امر مین کی تھی کہ نزاع جو فیمابین سیندھیا اور ہولکر کے ہے وہ رفع ہوجاے تاکہ متفق ہوکر بخلاف انگریزان سازش کرین مگر یہ کوشش اُسکی بے سود ہوئی اور وہ بعد صلح بین کے اُس تکرار مین شریک تھا جو واسطے انفساخ عہدنامہ مذکور کے ہوئے تھے حکومت سیندھیا اور راگھوجی جنگہای ایسی اور اُرگام مین رُو بہ تنزل لائے اور شکست گول گڈہ کی سے راگھوجی بالکل تباہ ہوگیا اور اُسنے بتاریخ ۱۷ ماہ دسمبر ۱۸۰۳ع عہدنامہ دیوگام نمبر ۱۸ دستخط کیا جسکے روسے راجہ سے ملک کٹک اور اضلاع واقع مغرب کوہ وردا و جنوب کوہستان ترپدا و گول گڈہ لیے گئے اس عہدنامہ کا ہنگام

عہد نامہ ۱۸۰۴ء سے ہوا جو ساتہ پیشوا کے منعقد ہوا تہا نتیجہ اس عہد نامہ کا یہ تہا کہ محصول ملک برار کا ایک کرور سے کم ہو کر ساٹھ لاکھ روپیہ رہے۔

۱۸۰۶ء مین علاقہ سنبل پور دینا بموجب عہد نامہ نمبر ۱۹ راجہ کو بلا معاوضہ واپس ہوئے اس لحاظ سے کہ راجہ کا نقصان عظیم باعث انتقال محصول و خراج کے اور سبب اتفاق کرنے رئیسان علاقہ مذکور کے ساتہ سرکار انگریزی کے ہوا تہا مگر راجہ نے باصرار واسطہ قربت سے انکار کیا اور جو ترغیب واسطے رکھنے فوج انگریزی کے اپنی تنخواہ مین دیتے تہے اسکے برعکس کہتا تہا۔

راگھوجی نے ۱۸۱۶ء مین وفات پائی اور اسکا بیٹا پرسوجی نامے جو ایک ہی فرزند اسکا تہا جانشین ہوا مگر یہ راجہ باعث دائم المرض ہونے کے کار حکومت کا سرانجام نہین کر سکتا تہا لہذا مادہوجی بھونسلا جو بنام آپا صاحب مشہور تہے اور ہمشیرہ زادہ پرسوجی کے تہے کارپرداز مقرر ہوئے مگر آپا صاحب بھی اس کام مین مطمئن نہین تہے لہذا انھون نے عہد نامہ نمبر ۲۰ - ماہ مئی ۱۸۱۶ء انگریزون کے ساتہ کیا جسکے رو سے انھون نے رکھنا فوج انگریزی کا جسکا خرچ چھ سات لاکھ پچاس ہزار روپیہ سالیانہ تہا منظور کیا اور یہ اقرار کیا کہ وہ اپنی فوج مین ہزار سوار اور دو ہزار پیادگان سے مع سامان توپخانہ ضروری کم نرکھے گا۔

۱۸۱۷ء مین پرسوجی یکایک مرگیا اور بعد ازان دریافت ہوا کہ آپا صاحب نے انکو قتل کیا بعد ازگدی نشین ہونے آپا صاحب کے انھون نے ساتہ پیشوا کے جو اوس وقت تمام مرہٹا لوگون کو بمقابلہ انگریزان ورغلاتا تہا سازش کی اور فوج کثیر لیکر رزیڈنسی پر حملہ آور ہوا مگر رزیڈنسی والون نے بشجاعت وتہوری اسکو نکالدیا مجبور ہو کر اسنے عہد نامہ نمبر ۲۱ - تاریخ ۶ - ماہ جنوری ۱۸۱۸ء منعقد کیا جسکے رو سے اسنے اپنا علاقہ بالعوض خرچہ فوج انگریزی و فوج کنٹنجنٹ جو اسکے ہمراہ رہتی تہی دیا اور وعدہ کیا کہ انتظام ملک بصلاح صاحب رزیڈنٹ

بہادر کے سرانجام پایا کریگا مگر آپا صاحب تدابیر سازش بخلاف انگریزان کرتی رہے آخر کار گرفتار ہوئے مگر مفرور ہوکر گوندون مین پناہ گیر ہوئے اور پھر تدبیر واسطے دوبارہ حاصل کرنے ناگپور کے کی مگر کچھ نتیجہ مفید اس سے بھی مترتب نہوا پھر ماہ فروری ۱۸۱۹ء فرار ہوکر ہندوستان گئے اور ۱۸۴۰ء مین جودہ پور مین فوت ہوئے ۔

جب آپا صاحب حکومت سے خارج ہوئے تو انکا نواسہ یعنی پسر دختر بتاریخ ۲۶- ماہ جون ۱۸۱۸ء گدی نشین کیا گیا اسنے اپنا نام راگھوجی اپنے نانا کے نام پر رکھا بیچ صغر سنی اس راجہ کے انتظام ملک ناگپور کا باختیار صاحب رزیڈنٹ بہادر کے رہا اور یہ صاحب کار ملک بنام راجہ کرتے تھے ۱۸۲۶ء مین جب راجہ سن بلوغ کو پہنچا اور اسکو حکومت ملک دی گئی اسنے عہدنامہ نمبر ۲۲- کیا جسکے رو سے اسنے ملک بابت چوتھ فوج گکی واسطے ہمیشہ کے کمدیا اور نیز علاقہ واسطے خرچ اس فوج کے جو اسکو رکھنے کو ضرور تھی بلا معاوضہ علحدہ کر دیا اور وعدہ کیا کہ اسکی فوج بھی زیر حکم سرکار انگریزی رہا کریگی اور راجہ نے یہ بھی وعدہ کیا کہ وہ انتظام کل اپنے ملک کا زیر حکم صاحب رزیڈنٹ بہادر رکھیگا شرایط اس عہدنامہ کی ثابت ہوین کہ نہایت سخت واسطے راجہ کے تھین یعنی اسکی آمدنی مین بہت نقصان اسنے ہوتا تھا اور جس نیت سے سرکار انگریزی نے یہ کیا تھا کہ خاندان بھونسلا حاکمان اعلی ہند سے رہے اسکے برعکس معلوم ہوئین لہذا ۱۸۲۹ء مین یہ عہدنامہ بذریعہ عہدنامہ نمبر ۲۴- ترمیم ہوا اعلاقجات جو علحدہ کر دیے گئے تھے وہ واپس راجہ ناگپور کو دیے گئے اور مد خرچ آٹھ لاکھ روپیہ کا اسکے عوض مین لیا گیا اور فوج گکی برخاست کی گئی اور راجہ کو ہدایت ہوئی اپنے ملک کی فوج اسقدر رکھے جسقدر کافی واسطے انتظام ملک کے متصور ہو اور راجہ کو پہ ازادی بھی ماتحتی صاحب رزیڈنٹ سے درباب انتظام امور ملک کی

دی گئی اور حسب درخواست راجہ ۱۸۳۰ء بشرط ششم عہدنامہ ۱۸۲۶ء جسکا قائم رکھنا کچھ ظاہر میں ضروری نہ تھا منسوخ ہوئی ــــ

راگھوجی انتظام امور تا تاریخ وفات ۱۱ ماہ دسمبر ۱۸۵۳ء کرتا رہا اور لاولد مرگیا اور نہ کوئی وارث اُسکا پیدا ہوا اور نہ اُسنے حین حیات تبنی کسیکو کیا تھا پس یہ تجویز ہوئی کہ ملک ناگپور شامل علاقہ سرکار انگریزی کیا جاے یہ ملک ۱۸۱۸ء میں دغابازی آپا صاحب سے ضبط ہو کر ملک مفتوحہ سرکار تصور کیا گیا تھا اور از روے عہدنامہ ۱۸۲۶ء کے بلا معاوضہ راگھوجی وارث اور جانشین آپا صاحب کو دیا گیا اور اب پھر بباعث موجود نہ ہونے وارث کے شامل ملک انگریزی کیا گیا ــ

۱۸۵۵ء میں بیوگان راجہ مرحوم نے ایک شخص جانوجی بھونسلا نامے کو اپنے خاندان سے جو اولاد دختر میں سے تھا متبنی کیا بہ لحاظ حلال نمکی اس خاندان کے جو بلوہ ۱۸۵۷ء میں اُنسے ظہور میں آئی جانوجی کو خطاب راجہ بہادر دیوار کا عطا ہوا اور علاقہ دیوار واقع ضلع ستارا اُسکے دوام کے اُسکو اور اُسکے ورثا اصلی اور متبنی کو دیا گیا اور خاندان کو پنشن دو لاکھ تینتیس ہزار روپیہ سالیانہ کی ملتی ہے ــ

بمقتضاے شرط دوم عہدنامہ ۱۸۲۶ء کے جو عہدنامجات افسران انگریزی نے بنام راجہ مذکور ساتھ گوندا اور دیگر رئیسان و زمیداران ماتحت کے کئے تھے منظور ہوئے جن زمیدارون کے ساتھ عہدنامہ نمبر ۲۴ کیا گیا تھا وہ زمیداران چتیس گڈہ و چاندا و دیوگڈہ معروف بہ ندوارا تھے زمیداران چتیس گڈہ جنمیں راجہ بستار جسکے ساتھ عہدنامہ نمبر ۲۵ ہوا تھا اور راجہ ہاے کھروندو ککیر شامل ہیں ستائیس زمیدار ہیں اور یہ سب ایک لاکھ اٹھائیس ہزار بتیس روپیہ ادا کرتے ہیں اور چاندا میں اٹھارہ گوند زمیداران خورد ہیں اور وہ سب چارسو بیس روپیہ دیتے ہیں اور گوند زمیداران دیوگڈہ چودہ ہیں

اور کچھ تھوڑا خراج غیر معین دیتے ہین سوائے اُنکے تبیس زمیدار اور اضلاع وین گنگا کے ہین یہ خراج سالیانہ ایک لاکھ اکتالیس ہزار پانچ سو چورانوے روپیہ کا دیتے ہین مگر اُنکے ساتھ کوئی عہد نامہ تحریری نہین ہوا ہے۔

مُلک ناگپور اور ساگر اور علاقجات زیر اعلحدہ زیر حکم صاحب چیف کمشنر کے قرار دئے گئے اور اُسمین سنبل پور مع متعلقات کے بھی شامل کئے گئے اِس چیف کمشنر کے علاقہ کو اضلاع وسطی یعنی سنٹرل پرووِنسس کہتے ہین۔

رئیسان کلان اِس سنٹرل پرووِنسس کے راجہ ہاے بستار و کھروند و لکیر ہین اور اِن سب کو اختیار مثبتی کرنیکا حسب سند نمبر ۲۶ کے عطا ہُوا ہے راجہ بستار خراج سالیانہ چار ہزار روپیہ کا دیتا ہے اور راجہ کھروند چار ہزار پانچ سو دیتا ہے اور آمدنی بستار کی ۱۰ لاکھ اور کھروند کی ۹ لاکھ ہے اور آبادی قریب اسّی ہزار نفری ہر ایک علاقہ مین یعنی بستار اور کھروند مین ہے۔

نمبر ۱۷

عہد نامہ راجہ برار ۱۸۱۷ء

چونکہ دوستی فیمابین مہاراجہ راگھوجی بھونسلا اور سرکار انگریزی کے باستحکام قائم ہوئی ہے لہذا شرائط ذیل سینا بہادر نے معرفت راجہ رام پنڈت کے قرار دین۔

اوّل راجہ سینا بہادر دو ہزار سوار اچھے اور کارگذار کرنیل پیرس صاحب کے ہمراہ واسطے مدد انگریزان بجنگ جیدر بیگ روانہ کرینگے اور افسر کمانڈنگ اُنکا زیر حکم کرنیل صاحب موصوف اور صاحب افسر جو حاکم فوج بنگالہ کا کرناٹک مین مقرر ہوگا کار رواہے گا اور سواران مذکور صاحب افسر

فوج بنگالہ کرناٹک سے مدد خرچ حسب شرح جو گورنر جنرل ان کونسل اور راجہ رام پنڈت نے بند علحدہ مین مقرر کی ہے ماہ بماہ اسی انداز جسکے مطابق فوج انگریزی اپنی تنخواہ پایگی پایا کرینگے۔

دوم فوج راجہ سینا بہادر فوراً مقام اورسا سے روانہ ہوگی اور مقابلہ گڈہ منڈیلا کوچ کرینگے اب گورنر جنرل اور کونسل انگریزی بلحاظ دوستی جو فیما بین خاندان بھونسلا اور سرکار انگریزی قائم ہے بنام افسر فوج مقیم ہندوستان حکم جاری کرین کہ اُس جانب سے روانہ ہوکر مدد راجہ ممدوح کی معہ مذکورین کرین اور گڈہ منڈیلا کو سر کرکے فوج راجہ قلعہ مین قائم کردین

سوم بنا بر اسکے کہ دوستی فیما بین مہاراجہ دھوجی بھونسلا و سرکار انگریزی روز درترقی رہے گورنر جنرل اور کونسل بالفعل کسی معتبر کو ناگپور مین بھیجین اور بعد ازان دیوان دیوگر پنڈت ناگپور سے آئیگا اور گورنر جنرل سے ملاقات کریگا اُسوقت بصلاح و مشورہ باہمی درخواستین اور مطالبہ طرفین کے طے ہوکر قرار دی جاینگی۔

چہارم اگر ایسا موقع ہو کہ کسی خاص سبب سے ملاقات فیما بین دیوگر پنڈت اور گورنر جنرل نہو تو اس حالت مین درخواستین اور مطالبہ طرفین کے بمقام ناگپور مین معرفت کسی شخص کے طے ہوکر قرار دیے جاینگے اور رشتہ دوستی ایسے استحکام کے ساتھ فیما بین خاندان بھونسلا و سرکار انگریزی قائم ہوگا کہ ہرگز کسی سبب سے انفساخ اسکا نہوگا۔

بند حساب خرچ ماہواری فوج جو ہمراہ کرنیل پیرس صاحب کے روانہ ہوگی۔

دو صد سوار بحساب پچاس ہزار روپیہ فی ہزار سوار یعنی کل ایک لاکھ روپیہ ماہواری

المرقوم ۱۰ ربیع الثانی سنہ ۲۳ جلوس۔

تنخواہ مذکورۂ بالا اُسوقت سے شروع ہوگی جب سے فوج مذکور کٹک سے

روانہ ہوگی اور جب اُسکا کام ختم ہوگا تو صاحب کمانڈر فوج انگریزی اُسکو رخصت کرینگے تو اُنکو وہی تنخواہ اُسوقت تک حساب منازل کرکے جسقدر منازل مقام رخصت سے کنک تک ہونگے جاری رہے گی۔

نمبر ۱۸

صلحنامہ جو فیمابین ہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی مع دوستان ایک فریق اور سینا صاحب صوبہ راگھوجی بھونسلا فریق ثانی معرفت میجر خرل ویعلی منجانب ہنوربل کمپنی مع دوستان اور جسونت راؤ رام چندر منجانب سینا صاحب راگھوجی بھونسلا قرار پایا جب دونون معرفت داران نے اپنے اپنے اختیارات عطیہ ظاہر کیے۔

شرط اول

صلح اور دوستی دوامی فیمابین ہنوربل کمپنی مع دوستان ایک فریق اور سینا صاحب صوبہ راگھوجی بھونسلا فریق ثانی قائم رہے گی۔

شرط دوم

سینا صاحب صوبہ راگھوجی بھونسلا ہنوربل کمپنی مع دوستان اُنکے کو حکومت دوامی ملک کنک کی جو راستہ لنگر گاہ اور ضلع بلاسور کا ہے دیتے ہین۔

شرط سوم

وہ اسیطرح ہنوربل کمپنی مع اُنکے دوستان کو حکومت دوامی اُس تمام علاقہ کی جنکا محاصل اُسنے بشراکت صوبہ دکھن کے تحصیل کیا ہے اور نیز وہ علاقجات جو اُسکے قبضہ مین بجانب مغرب دریاے وردا ہون دیتے ہین۔

شرط چہارم

یہ اقرار کیا جاتا ہے کہ سرحد سینا صاحب صوبہ کی سمت ملک صوبہ دکھن بجانب مغرب دریاے وردا اُسکی ابتدا سے کوہستان انجارہی تک جہان وہ شامل دریاے گوداوری ہوتا ہے ہوگی۔

وہ پہاڑ جسپر قلعہ نرنالہ اور کویل گڈہ قائم ہین قبضہ سینا صاحب صوبہ مین رہے گا اور جو کچھ بجانب جنوب کوہستان مذکور کے اور بجانب مغرب دریاے وردا کے ہے وہ تعلق سرکار انگریزی اور اُسکے دوستون سے رہے گا۔

شرط پنجم

علاقجات جمعی چار لاکھ سالیانہ کے ملحق اور بجانب جنوب قلعہ نرنالہ و کویل گڈہ کے سپرد سینا صاحب صوبہ کے ہونگے ان علاقجات کی تجویز میجر جنرل ویلسلی صاحب کرینگے اور سپرد سینا صاحب صوبہ کے علاقجات کے کیے جاینگے۔

شرط ششم

سینا صاحب صوبہ اپنی طرف سے اور اپنے ورثا اور جانشینان کی طرف سے کلیۃً ترک دعوی ہر قسم نسبت اُن علاقجات کے کرتے ہین جو سرکار انگریزی اور اُن کے دوستون کو از روے شرایط دوم وسوم وچہارم دیے گئے ہین اور نسبت علاقجات صوبہ دکھن کی کرتے ہین۔

شرط ہفتم

ہنوربل کمپنی اقرار کرتے ہین کہ وہ درمیان ہین آکر ثالثی از روے انصاف ہر تکرار اور نزاع کی جو اب فیما بین سرکار انگریزی سکندر جاہ بہادر اُسکے ورثا یا جانشینان کے اور راؤ پنڈت پردہان اُسکے ورثا اور جانشینون کے اور سینا صاحب صوبہ کے ہوگی یا آیندہ پیدا ہوگی

کردین گے

شرط ہشتم

سینا صاحب صوبہ اقرار کرتے ہین کہ وہ ہرگز اپنے ملازم کسی فرانس والہ کو یا کسی اور یورپ زا اور امریکا والہ کو جسکے ساتھ جنگ سرکار انگریزی کی ہوگی یا کسی رعایا انگریزی یورپ زا یا ہندوستانی کو بغیر استرضاے سرکار انگریزی کے نرکھین گے اور ہنوربل کمپنی اپنی طرف سے اقرار کرتے ہین کہ وہ کسی سردار ناراض یا راجہ یا زمیندار یا کسی رعایاے سینا صاحب صوبہ کو جو مفرور ہو یا جسنے سرکشی بخلاف اُنکے کی ہو پناہ نہ دینگے اور نہ اُسکی مدد وہی کرینگے۔

شرط نہم

بنا بر حفظ و ترقی رشتۂ دوستی و صلح جو اس تحریر کے روسے فیمابین سرکارین قائم ہوئی ہے یہ وعدہ ہوتا ہے کہ اراکین معتبر طرفین کی طرف سے دربار سرکارین مین حاضر رہین گے۔

شرط دہم

اکثر عہدنامجات سرکار انگریزی نے رفیقان سینا صاحب صوبہ کے ساتھ کیے ہین یہ عہدنامجات منظور ہونے چاہین فہرست اُون رئیسون کی جن کے ساتھ عہدنامجات ہوئے ہین سینا صاحب صوبہ کو اوسوقت دیجائیگی کہ جب یہ عہدنامہ ہز ایکزل لنسی گورنر جنرل اِن کونسل تصدیق کرین گے۔

بدشمل عہدنامجات کتک محال مشترکہ جو جلد اول مین ہین

راجہ نے اپنی نارضامندی اُس شرط کے منظور کرنے مین ظاہر کی تھی مگر جب خوف دوبارہ جنگ کرنے کا اوس کو دیا گیا تو وہ راضی فہرست کے دستخط کرنے پر ہوا۔

شرط یازدہم

سینا صاحب صوبہ بذریعہ اس تحریر کے اپنی طرف سے اور اپنے ورثا اور جانشینون کی طرف سے ترک شرکت سازش کرتے ہین جو انھون نے اور دولت راؤ سیندہیا اور دیگر رئیسان مرہٹہ نے واسطے حملہ کرنے اوپر سرکار انگریزی اور اُنکے دوستون کے کی تھی کرتے ہین اور اقرار کرتے ہین کہ اب بھی اگر لڑائی اُون کے ساتھ جاری رہیگی تو وہ مدد اُن رئیسون کی نہ کرینگے۔

شرط دوازدہم

یہ صلحنامہ سینا صاحب صوبہ آج کی تاریخ سے آٹھ روز کے عرصہ میں تصدیق کرکے میجر جنرل ویلزلی صاحب کو دین بعد ازان احکام سپردگی علاقجات عطیہ جاری ہونگے اور فوج روانہ ہوجائیگی میجر جنرل ویلزلی صاحب وعدہ کرتے ہین کہ یہ عہدنامہ ہز ایکسیلنسی موسٹ نوبل گورنر جنرل ان کونسل تصدیق کرینگے اور وہ تصدیق دو مہینے کے عرصہ مین آج کی تاریخ سے دیا جائیگا۔

المرقوم مقام دیوگام تاریخ ۱۷- ماہ دسمبر سنہ ۱۸۰۳ء مطابق ۲- ماہ رمضان سنہ ۱۲۱۸ فصلی۔

تصدیق کیا گورنر جنرل اور کونسل نے تاریخ ۹- ماہ جنوری سنہ ۱۸۰۴ عیسوی۔

نمبر ۱۹

ترجمہ عہدنامہ بابتہ واپسی اضلاع سنبل پور وٹپنا منجانب سرکار انگریزی بنام راجہ راگھوجی بھونسلا سینا صاحب صوبہ بہادر المرقوم ۲۴ ماہ اگست سنہ ۱۸۰۶ء مطابق ۹- جمادی الثانی سنہ ۱۲۲۱ ہجری۔

بنظر واسطے صلح اور دوستی کے جو فیما بین سرکار انگریزی اور مہاراجہ راگھوجی بھونسلا قائم ہے ہنوربل سر جارج بلار و بارلو صاحب بارونٹ گورنر جنرل وعدہ کرتے ہین کہ وہ تمام علاقہ سنبل پور اور پٹنا کا جو مہاراجہ نے ہنوربل انگریزی کمپنی کو دیا تھا باستثنا علاقہ راجہ جوجار سنگھ حسب تفصیل ذیل واپس دینگے اور بذریعہ اس تحریر کے سرکار انگریزی تمام دعاوی نسبت پرگنجات ذیل کے واسطے آیندہ کے ترک کرتے ہین اور مہاراجہ اُسی قسم کی اپنی حکومت اُن پر رکھین گے جسطرح کی وہ اپنے اور علاقہ ملیز رکھتے ہین —

تفصیل

نام پرگنجات سنبل پور

سنبل پور
سونی پور
سارن گڈہ
برگڈہ
سکتی
سراکول
نویا
بونی
کاتک پور

نام پرگنجات پٹنا

پٹنا
خاص پٹنا

نواگڈہ

گھری لیتہ

ٹونا گیر

بورا سامبری

علاقہ راجہ جوجار سنگہ شامل ملک انگریزی رہیگا اور مہاراجہ بذریعہ اس تحریر کے تمام دعاوی آیندہ کے واسطے نسبت علاقہ راجہ جوجار سنگہ کے ترک کرتے ہین اور یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ وہ آیندہ کچھ مطالبہ یا حکومت اُس علاقہ پر نہین کرینگے اگر کسی وقت راجہ جوجار سنگہ بارادہ مفسدہ پردازی علاقہ مہاراجہ راگھوجی بھونسلا پر حملہ آور ہوگا یا زمیداران علاقہ مہاراجہ کے ساتھ شریک سرکشی و اسطے کرنے ساتھ مہاراجہ کے ہوگا تو مہاراجہ اُسکی کیفیت ہنوربل گورنر جنرل ان کونسل کو کرینگے اور گورنر جنرل بہادر تحقیقات حال کرکے اگر یہ امر بخلاف راجہ جوجار سنگہ کے ثابت ہوگا تو اُسکا علاقہ ملک انگریزی سے علیحدہ کردیا جائیگا اور مہاراجہ کو اُسوقت اختیار حاصل ہوگا کہ باستر ضاے سرکار انگریزی فوج کشی بمقابلہ راجہ جوجار سنگہ کے کرین اور گورنر جنرل اُسکو ترغیب اور مدد دینگے اور جو ایسا امر نہوگا تو مہاراجہ اور اُنکے اہلکار بغیر استر ضاے سرکار انگریزی کے کسیطرح کی لڑائی ساتھ جوجار سنگہ کے نکرینگے اور نہ اُس سے مزاحم ہون گے لیکن اگر راجہ جوجار سنگہ مجرم کسی زیادتی کا ثابت ہوگا تو اُس حالت مین راے گڈہ ملک انگریزی سے علیحدہ ہوکر شامل سنبل پور اور پٹنا شامل ملک مہاراجہ کیا جائیگا۔

یہ اقرار ہوتا ہے کہ ایک نقل اس عہدنامہ کی بہ تصدیق گورنر جنرل ان کونسل مقام فورٹ ولیم سے دو مہینے اور گیارہ روز کے عرصہ مین آجکی تاریخ سے دی جائیگی۔

تصدیق کیا گورنر جنرل ان کونسل نے تاریخ ۲ ماہ اکتوبر ۱۸۰۶ء

نمبر ۲۰

عہدنامہ محافظت دوامی فیابین ہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی اور مہاراجہ پرسوجی بھونسلا مع ورثا اور جانشینان جو ساتہ راجہ مودہاجی بھونسلا جو اختیارات کل امور ریاست کے منجانب مہاراجہ ممدوح رکھتے تھے اور ساتہ رچارڈ جنکن صاحب رزیڈنٹ دربار مہاراجہ باختیارات عطیہ رابٹ ہنوربل فرانسس ارل آف مایرا کے جی ون اوف ہز برٹانک مجسٹیز مسٹ ہنوربل پریوی کونسل گورنر جنرل ان کونسل مامورہ ہنوربل کورٹ آف ڈایرکٹر ہنوربل کمپنی مذکور بنابر اجراد حکومت امور ہند۔

چونکہ بعنایت ایزدی واسطے صلح اور دوستی کے بلا تفاوت مدت دراز سے فیابین ہنوربل انگریزی ایسٹ انڈیا کمپنی و سرکار ناگپور جاری ہین لہذا سرکارین ممدوحین نے بنظر خیر عتبری زمانہ یہ تجویز بنظر محافظت صلح وامن وحفظ حقوق و ممالک خود ہا وحقوق و ممالک دوستان ورفیقان کی ہے کہ شرایط ذیل دوستی وحفاظت کی قرار دی جائین۔

شرط اول

صلح واتفاق و دوستی جو اسقدر مدت دراز سے فیابین سرکارین قائم ہے اس عہدنامہ سے ترقی پذیر ہوکر دوامی رہیگی دوست اور دشمن ایک کے دوست اور دشمن سب کے متصور ہونگے اور فریقین معاہدہ اقرار کرتے ہین کہ تمام سابق عہدنامجات اور اقرارنامجات جو فیابین سرکارین کے ابتک قائم ہین اور اس عہدنامہ کی شرایط سے منافق نہین اس عہدنامہ سے مستحکم اور مضبوط ہونگے۔

شرط دوم

اگر کوئی حکومت یا سرکار کوئی امر بیوجہ دشمنی یا زیادتی کا نسبت مہاراجہ پرسوجی بھونسلا کے کریگا اور بعد اظہار واجبی کے کیفیت مناسب دینے سے انکار کرے یا جسطرح کے اطمینان یا معاوضہ دیگر فریق معاہدہ تجویز کرنے سے انکار کرے تو فریق مذکورین وہ تدابیر عمل مین لائینگے جو مناسب اور ضروری الوقت متصور ہونگی بنظر تصریح تام مع اور مطلب اس عہدنامہ کے گورنر جنرل ان کونسل منجانب ہنوربل کمپنی بذریعہ اس تحریر کے بیان کرتے ہین کہ سرکار انگریزی کسی حکومت یا ریاست کو اسمین قوم پندار ابھی آگئے کوئی امر بیوجہ دشمنی اور زیادتی کا نسبت حقوق و ملک مہاراجہ پرسوجی بھونسلا کے بلا سزاے واجبی کے نہ کرنے دینگے بلکہ ہر وقت اسطرح انکے بحال رہنے اور حفاظت مین کوشش کرینگے جسطرح حقوق اور ممالک ہنوربل کمپنی کی بحالی اور حفاظت ہوتی ہے۔

شرط سوم

بفحواے مشار الاتفاق کلی واحدیت معاملہ جو از روے شرایط بالا کے قرار پایا ہے اور بالعوض حمایت وحفاظت ملک ناگپور برخلاف دشمنان جو سرکار انگریزی نے اپنے اوپر فرض تصور کیا ہے مہاراجہ وعدہ کرتے ہین کہ انکی فوج اور انکا روپیہ نہ صرف ہمراہ فوج سرکار انگریزی بمقابلہ دشمنی وزیادتی جو برخلاف سرکار ناگپور ہون مصروف مدد دہی ہوگی بلکہ وہ انکو جہانتک ممکن ہوگا ہر موقع پر جب سرکار انگریزی براے حفاظت اپنے دوستون نواب سکندر جاہ صوبہ دار دکھن اور پیشوا راؤ بینڈت پردھان کے مصروف ہون گے شریک حال فوج انگریزی کے کریگا جہانتک اسکے اختیار مین زر وزور سے ممکن ہوگا سرکار انگریزی کی مدد مین موجود رہیگا جب وہ کسی وقت اپنے حقوق یا اپنے دوستون کے حقوق کی حفاظت مین مصروف ہونگے۔

شرط چہارم

بنظر تعمیل اس عہدنامۂ حفاظت کے مہاراجہ پرسوجی بھونسلا اقرار کرتے ہین کہ وہ رکھین گے اور ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی وعدہ کرتے ہین کہ وہ دین گے ایک دوامی فوج گلی جو ایک رجمنٹ سواران ہندوستانی اور چھ پلٹن پیادگان ہندوستانی اور ایک کمپنی توپخانہ توپچی اور ایک کمپنی پیونیر معہ توپخانہ معمولی جو اسقدر فوج کے ساتھ رہتا ہے اور سامان جنگ وغیرہ سے کم نہوگی اور یہ فوج ہمیشہ ملک مہاراجہ مین تعینات رہے گی اور یہ بھی سوائے ازین اقرار ہوتا ہے کہ باستثنار دو پلٹن پیادگان جو مہاراجہ کے پاس رہے گی باقی فوج اسی مقامات واقع کنارۂ جنوبی دریاے نربدا کے تعینات ہوگی جہان سرکار انگریزی تجویز کریگی مگر یہ اختیار حاصل رہیگا کہ جسطرف ضرورت اُنکی متصور ہوگی اُسطرف ملک مہاراجہ مین روانہ ہوگی اور اگر کوئی اور مقام اُسکے واسطے تجویز ہوگا تو اُسمین صلاح سرکار مہاراجہ کی لیکر انتقال مقام کریگی اور اگر مصلحت وقت ہوگی تو جو دو پلٹن ہمراہ مہاراجہ کے تعینات ہوئی ہین اُنمین سے ایک پلٹن شامل فوج تعینہ کنارۂ نربدا ہوگی اور مہاراجہ اُسمین کچھ عذر نہ کرینگے الا فوج متعینہ ہمراہی مہاراجہ کسی حالت مین ایک پلٹن سے کم نہ رہیگی۔

شرط پنجم

مہاراجہ بذریعہ اس تحریر کے وعدہ کرتے ہین کہ وہ ہنوربل کمپنی کو خزانہ ناگپور سے بموجب دو اقساط مفصلۂ ذیل شش ماہی کے تعداد مساوی بلاغدر وتکرار سات لاکھ پچاس ہزار روپیہ ناگپوری رائج الوقت جو تخمینًا مصارف زائد فوج مذکورۂ شرط بالا کا ہے ادا کرینگے۔

تفصیل اقساط یہ ہے

یکم دسمبر ——— روپے لکھ

یکم جون ——— روپے لکھ

——— معہ لکھ

شرط ششم

فریقین معاہدہ بعدازین اس بارہ مین غور کرینگے کہ آیا بالعوض روپیہ نقد کے علاقہ مساوی جمع کا منجانب مہاراجہ پرسوجی بھونسلا کے دینا ضروری ہے یا نہین اور جو تجویز باسترضاے فریقین قرار پائیگی وہ منظور ہوگی درحالیکہ توقف یا تساہل بیج ادا کرنے روپیہ موعودہ کے واقع ہو تو سرکار انگریزی مجاز اُسکی ہونگی اور مہاراجہ بلاتامل منظور کرینگے کہ علاقہ بالعوض روپیہ مصارف کل فوج کمکی کے دیا جاے اور اُسوقت تعین علاقہ استرضاے فریقین عمل مین آئے گا مگر یہ سمجھنا چاہئے کہ سرکار انگریز ہرگز استحقاق طلب کرنے علاقہ کا نرکھینگے جب تک روپیہ حسب وعدہ ادا ہوتا رہے گا۔

شرط ہفتم

جب کبھی ضرورت زیادہ فوج کی واسطے عرصہ قلیل کے رونما ہو اور فوج انگریزی ہنوربل کمپنی کی زائد فوج کمکی موعودہ شرط چہارم سے ملک مہاراجہ مین آئے تو کوئی عہد منجانب مہاراجہ اس باب مین پیش نہ ہوگا اور سرکار انگریزی وعدہ کرتے ہین کہ بابت مصارف اس فوج زائد کے مطالبہ مہاراجہ نہ کیا جائیگا

شرط ہشتم

مہاراجہ اجازت کل واسطے خرید کرنے رسد ہر قسم کے واسطے فوج کمکی کے ہر جگہ اپنے علاقہ مین دیتے ہین اور غلہ اور تمام قسم کے اشیاء خوردنی اور سامان و ہر قسم کا پارچہ پوشیدنی ضروری تعداد مویشی و اسپان و شتران جو واسطے فوج کمکی کے درکار ہونگے محصول سے بری رہین گے اور افسر کمانڈنگ اور دیگر افسران فوج کمکی ہر طرح باعزاز شایان شان سرکارین مدارات کئے جائینگے فوج کمکی ہر وقت آمادہ خدمتگذاری لائقہ کی مثل حفاظت جسم مہاراجہ اور وارثان و جانشین مہاراجہ اور خوف دہی اور سزادہی سرکشان و تنبیہ دہندگان مفسدہ ملک مہاراجہ کے و نصیحت دہی رعایا و ماتحتان مہاراجہ کے جو واجبی

مطالبہ سرکار ندین رہین گے مگر ہرگز جزوی امورمین دخل نہ دینگے اور نہ شمل سہ بندی واسطے تحصیل مالگذاری مقامات مختلفہ مین تعینات کیئے جاینگے اور نہ بطور ملک گیری تحصیل رقوم جبوب مین مامور ہونگے۔

شرط نہم

چونکہ ازروی عہد نامہ ہذا سرکار انگریزی وعدہ اسطرح برقرار رکھنے اور حفاظت کرنے حقوق اور ملک مہاراجہ پرسوجی بھونسلا کے کرتے ہین جسطرح حقوق وغیرہ ہنوربل کمپنی کے قیام اور حفاظت مین وہ مصروف ہین اور چونکہ مطلب عہد نامہ ہذا کا کلیتہً حفاظت ہے لہذا مہاراجہ اقرار کرتے ہین کہ وہ بخلاف ناظم اعظم پیشوا کے یا کسی دوست ومحفوظ ہنوربل کمپنی کے کوئی امر دشمنی یا زیادتی کا نکرینگے اور درحالیکہ کوئی تکرار پیدا ہو تو جو فیصلہ گورنمنٹ کمپنی بعد تحقیقات کامل کے ازروے انصاف ودوستی تجویز کرینگے وہ منظور ہوگا اور اسکی تعمیل تمام ہوگی۔

شرط دہم

چونکہ ازروے عہد نامہ ہذا اتفاق اور دوستی سرکارین مین ایسے استحکام کے ساتھ مربوط ہوئی ہے کہ دونون کا معاملہ واحد متصور ہوتا ہے تو مہاراجہ وعدہ کرتے ہین کہ وہ آیندہ کسی سرکار سے رسم دوستی بغیر استطلاع اور استصواب گورنمنٹ کمپنی کے نکرینگے اور گورنمنٹ انگریزی بذریعہ اسکے اپنی طرف سے بیان کرتے ہین کہ وہ کسی اولاد اور رشتہ دار اور ماتحت اور رعایا اور ملازم مہاراجہ سے کسی طرح کا واسطہ نرکھینگے بہ نسبت جسکے مہاراجہ کو کل اختیار حاصل ہے۔

شرط یازدہم

چونکہ مہاراجہ پر یہ فرض ہے کہ وہ آمادہ شریک ہونے سرکار انگریزی کے ساتھ حتی الوسع والامکان بیچ حفاظت اپنے حقوق اور ملک کے بخلاف ہر دشمن بیرونی واندرونی دشمنان کے ہون اور چونکہ ازروے شرط سوم عہد نامہ

ہذا کے مہاراجہ نے اقرار کیا ہے کہ وہ نہ صرف اس فرض کو ادا کریگا بلکہ وہ حتی الامکان مدد سرکار انگریزی اُن مواقع مین بھی کرے گا جن مین اون کو ضرورت فوج کشی کی واسطے حفاظت اپنے حقوق کے اور حقوق اپنے دوستان کے ہوگی لہذا مہاراجہ بنظر تعمیل اُن فرائض کے وعدہ کرتے ہین کہ وہ ہر وقت ایکدستہ فوج آراستہ اور مستعد رکھین گے جو تین ہزار سوار اور دو ہزار پیدل سے مع پٹی ہاے اتواب و سامان جنگ سے کم نہو گی اور یہ فوج بروقت ضرورت تعمیل اُن احکام کی کریگی جو افسر کمانڈنگ فوج ملکی انگریزی اُنکو دینگے اور اسیطرح اگر کوئی جزو فوج مہاراجہ باہر ملک مہاراجہ کے فوج انگریزی کے ساتھ خدمتگذاری کرنے جائیگی تو وہان زیر حکم افسر کمانڈنگ فوج مذکور کے کام کریگی اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ ماورائے فوج سوار و پیادہ جو ازروے اس شرط کے مہاراجہ پر واجب ہے مہاراجہ اور بھی فوج اُسقدر اپنے پاس رکھین گے جسقدر ضروری ہوگی اور جسقدر آمدنی ملک اجازت رکھنے کی دیگی اور بروقت ضرورت وہ مع اپنی تمام فوج کے مدد ہی گورنمنٹ انگریزی مین موجود رہیگا۔

شرط دوازدہم

مہاراجہ پرسوجی بھونسلا وعدہ کاربند ہونے کا مطابق نصیحت اور مشورہ صاحب رزیڈنٹ کے جو اُنکے دربار مین رہین کے درباب پرورش و سامان فوج تین ہزار سواران و دو ہزار پیادگان کے جنکے ہمیشہ رکھنیکا مہاراجہ نے ازروے شرط یازدہم اقرار کیا ہے کرتے ہین اور مشورہ اور نصیحت صاحب موصوف کی درباب آراستگی اور اُستقلال نے تنخواہ اور اچھی ہونے وردی اور گھوڑے و اسلحہ وغیرہ اُس فوج کے اور نیز عام انتظام تمام فوج کے ہونگے اور مہاراجہ یہ بھی اقرار کرتے ہین کہ وہ بلا عذر و حیلہ کوئی صداقت جو کسی وقت صاحب رزیڈنٹ درباب فوج مذکور کے

موجود اور آمادہ کارزار ہونے کے طلب کرین دینگے اور جب کبھی صاحب رزیڈنٹ چاہین گے تو مہاراجہ فوج مذکور کی حاضری دینگے اور اُنکے قواعد صاحب موصوف کو یا صاحب افسر کمانڈنگ فوج گمگی کو دکھائینگے

شرط سیزدہم

چونکہ ازروے عہدنامۂ ہذا کے اتفاق و دوستی کے شرایط ایسے استحکام کے ساتھ منضبط ہوئے ہین کہ معاملہ سرکارین کا واحد متصور ہوتا ہے لہذا یہ اقرار ہوتا ہے کہ جب کبھی ضرورت واسطے محافظت دکھن کے رونما ہو یا ضرورت واسطے اندفاع کسی مفسدہ کے رونما ہو تو فوج گمگی انگریزی جو خدمت مہاراجہ مین حاضر رہیگی اُسکو اجازت حسب ہدایت سرکار انگریزی کی ہوگی کہ ضلع برار مین بھی جاکر ہمراہ فوج جنگی حیدرآباد و دیگر ممالک متصلہ ملک مہاراجہ کے خدمت کرے بشرطیکہ اُنکے جانے سے ملک مہاراجہ کسی طرح کا فتور عظیم واقع نہوتا ہو اور واضح رہے کہ مہاراجہ کے پاس کسی حالت مین ایک پلٹن سے کم حاضر نہ رہے گی۔

شرط چہاردہم

سرکار انگریزی اقرار کرتے ہین کہ وہ مدد دیا نہ گی [illegible] سے نمادا [illegible] حکومت مہاراجہ کو یا کسی شخص خاندان مہاراجہ کو یا رشتہ دار یا ملازم مہاراجہ کو نہ دینگے اور مہاراجہ اقرار کرتے ہین کہ وہ کسی شخص کی جو برسرکشی بمقابلہ گورنمنٹ انگریزی یا دوستان انگریزی ہوگا یا جو کوئی اُنکے ملک سے فراری ہوکر آئیگا مدد نہ دینگے۔

شرط پانزدہم

یہ عہدنامہ مشتمل پندرہ شرایط درج ہین آج کی تاریخ معرفت رچارڈ جنکن صاحب کے ساتھ مہاراجہ مادہوجی بھونسلا منجانب مہاراجہ پرسوجی بھونسلا منعقد ہوا مسٹر جنکن صاحب نے ایک نقل اسکی انگریزی اور فارسی اور مرہٹا مین اپنے

دستخط اور مُہر سے راجہ مادہوجی بھونسلا مذکور کو دی اور اُسنے بھی ایک نقل اُسیطرح بمُہر و دستخط مہاراجہ پرسوجی بھونسلا کے اور اپنی مُہر اور دستخط سے دی اور مسٹر جنکن صاحب بذریعہ اُن اختیارات کے جو اُنکو اِس باب مین رایٹ ہنوربل گورنر جنرل اِن کونسل نے عطا کیے ہین بیان کرتے ہین کہ عہد نامہ مذکور کا تاریخ تحریر سے عمل درآمد ہوگا اور وعدہ کرتے ہین کہ چالیس روز کے عرصہ مین ایک نقل مصدقہ بمہر کمپنی و دستخط رایٹ ہنوربل گورنر جنرل اِن کونسل منگا دینگے اور جب وہ نقل دیجائیگی تو یہ نقل مسٹر جنکز صاحب کی دستخطی اور مُہری واپس ہوگی مگر فوج کمکی جسکا وعدہ شرط چہارم مین ہُوا ہے وہ فوراً ہنوربل کمپنی اُنکو دے گی اور دیگر شرایط عہد نامہ کا عمل درآمد آجکی تاریخ سے ہوگا۔

دستخط اور مہر ہو کر باہمی نقول تقسیم ہوئین بمقام ناگپور تاریخ ۲۷ ماہ مئی سنہ ۱۸۱۶ء۔

مطابق ۲۸ ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۲۳۱ھ۔

تصدیق کیا ہز ایکسل لنسی رایٹ ہنوربل گورنر جنرل اِن کونسل نے بمقام فورٹ ولیم واقع بنگالہ بتاریخ پندرہ ماہ جون سنہ ۱۸۱۶ء۔

دستخط جی ایڈم
سکرٹری گورنمنٹ

نمبر ۲۱

عہد نامہ مختص الامر جو فیما بین ہنوربل کمپنی و مہاراجہ مادہوجی بھونسلا مترقمت مسٹر جنکن صاحب منجانب ہنوربل کمپنی و ناگو پنڈت و نرائن پنڈت منجانب مہاراجہ منعقد ہوا

شرط اول

راجہ اپنی گدی پر اُسوقت تک قائم ہے جبتک مرضی گورنر جنرل کی

درباب شرایط ذیل کے معلوم ہو۔

شرط دوم

راجہ کی مرضی یہ ہے کہ وہ اپنا ملک بجانب شمال نربدا و نیز بجانب کنارۂ جنوبی دریاے مذکور و کویل گڈہ و علاقجات اُسکے واقع برار و سرگوجا وجشپور بالعوض فوج گکی و کنٹنجنٹ سابق سرکار کو دی۔

شرط سوم

تمام امور ریاست ملکی و مالی کا اُسکے اہلکار معتبرین سرکار انگریزی حسب ہدایت صاحب رزیدنٹ بہادر کے سرانجام دین اور راجہ مع اپنے خاندان کے شہر ناگپور مین زیر حفاظت فوج انگریزی کے رہے۔

شرط چہارم

فوج گکی کی تنخواہ دیجایگی اور ادا ہوتی رہے گی جب تک کوئی بندوبست قطعی نہ ہو۔

شرط پنجم

کوئی قلعہ ملک راجہ جسکو سرکار انگریزی لینا چاہے وہ فوراً فوج انگریزی کے سپرد ہوگا۔

شرط ششم

وہ سرغنہ لوگ جنھون نے احکام راجہ کا مقابلہ بتاریخ ۱۶۔ ماہ دسمبر یا بعد ازان کیا اُن پر مہربانی کی نظر نہ ہوگی بلکہ انکو سزا دی جائگی اور اگر ممکن ہوگا تو وہ گرفتار ہوکر حوالہ سرکار انگریزی کیے جائینگے۔

شرط ہفتم

ہر دو کوہ سینا بلدی مع بازار و زمین ملحقہ جسکا فاصلہ بعد ازین قرار پائیگا بعد ازین شامل حدود انگریزی کیے جائینگے اور وہان اُس قسم کی

مقامات جنگی تعمیر ہوگی جیسی ضروری متصور ہون۔

المرقوم بمقام ناگپور تاریخ ۶۔ ماہ جنوری سنہ ۱۸۱۸ عیسوی مطابق ۲۸ ماہ صفر سنہ ۱۲۳۳ ہجری۔

نقل مطابق اصل کے ہے

دستخط آر جنکن

رزیڈنٹ

نمبر ۲۲

عہد نامہ دوستی و اتفاق دوامی فیابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی و مہاراجہ راگھوجی بھونسلا اُسکے ورثا و جانشین منعقدہ معرفت رچارڈ جنکن صاحب رزیڈنٹ بدربار مہاراجہ موصوف حسب اختیارات عطیہ رائٹ ہنوربل ولیم پٹ لارڈ ایمہرسٹ اون آف ہربرہانکل ہیمپشیر موسٹ ہنوربل پریوی کونسل گورنر جنرل ان کونسل مامورہ ہنوربل کمپنی بنابر اجرا و حکومت امور ہندوستان۔

چونکہ ایک عہد نامہ واسطے دوامی حفاظت باہمی جسمین پندرہ شرایط درج ہین بمقام ناگپور فیابین ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی و سرکار ناگپور کے بتاریخ ۲۷۔ ماہ مئی سنہ ۱۸۱۶ء مطابق ۲۸۔ ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۲۳۱ھ کے منعقد ہوا ہے و چونکہ بحالت قیام عہد نامہ مذکور کے بخلاف ایمان اور برعکس قاعدہ مخلوق کے راجہ مادہوجی بھونسلا نے جملہ اوپر صاحب رزیڈنٹ انگریزی کے اور اوپر فوج دوستان انگریزی جو واسطے حفاظت راجہ مقیم ناگپور تھی کیا اور اسطرح انفساخ عہد نامہ کرکے واسطہ صلح و اتحاد سرکارین کو تلف کیا اور ریاست ناگپور کو سرکار انگریزی کے رحم پر اور مسند راجہ کو اُنکے اختیارین رکھا اور چونکہ سرکار انگریزی اب بھی

بخیال اتفاق سابق راضی اسپر ہین کہ واسطہ صلح اور دوستی دوبارہ قائم ہون اور راجہ مسند نشین رہے اور چونکہ اس مہربانی کو فراموش کرکے آپا صاحب نے سازش دشمنان انگریزی کے ساتھ کی اسوجہ سے سرکار ممدوح نے اُسکو مسند سے برخاست کیا اور مہاراجہ راگھوجی بھونسلا بمہربانی سرکار موصوف اُسکے عوض مسند نشین ہوئے لہذا شرایط ذیل فیابین سرکارین منعقد ہوئین۔

شرط اول

تمام شرایط عہدنامہ منعقدہ بمقام ناگپور بتاریخ ۲۷ ماہ مئی ۱۸۱۶ عیسوی جو بخلاف مضمون عہدنامہ ہذا نہین بذریعہ اس تحریر کے مقبول اور منظور ہوئین۔

شرط دوم

اگرچہ راجہ نے باجازت سرکار انگریزی خطاب اور علامات سینا صاحب صوبہ کے جو سابق راجگان ناگپور اختیار کرتے تھے قبول کیے لیکن وہ بذریعہ اس تحریر کے واسطے دوام کے اپنی طرف سے اور اپنے جانشینان کی طرف سے کل واسطہ واتفاق راجہ ستارا و دیگر رئیسان مرہٹا سے ترک کرتے ہین اور وعدہ کرتے ہین کہ وہ تمام تکلفات اور علامات متعلقہ مرتبہ سینا صاحب صوبہ کے ترک کرینگے۔

شرط سوم

از روے شرط دہم عہدنامہ ناگپور کے یہ وعدہ ہوا ہے کہ مہاراجہ بغیر استطلاع و استصواب گورنمنٹ کمپنی کے کسی سرکار کے ساتھ تحریرات شروع نکرینگے اور نہ قائم رکھینگے بنظر تعمیل کلیہ اس شرط کے مہاراجہ راگھوجی بھونسلا اس تحریر کے روسے اقرار کرتے ہین کہ وہ کسی سرکار غیر کے دربار مین کوئی وکیل یا مختار کسی قسم کا

اپنی طرف سے حاضر باش نرکھین گے اور نہ اُن سرکار کے کسی رعایا یا وکیل یا مختار کسی قسم کو اپنے دربار مین حاضر رہنے کی اجازت دینگے اور یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ وہ کسی سرکار سے خط کتابت نرکھین گے مگر معرفت صاحب رزیڈنٹ یا کسی اور مصاحب گورنمنٹ ہنوربل کمپنی جو اُنکے دربار مین رہیگا۔

شرط چہارم

ازروے شرط چہارم عہدنامہ ناگپور کے یہ وعدہ ہوا ہے کہ بہ استثنا رجمنٹون پلٹنون کے جو راجہ کے ہمراہ رہینگی باقی فوج کمکی جسکے دینے کا وعدہ گورنمنٹ انگریزی نے ازروے شرط مذکور کیا ہے اُن مقامات مین بجانب کنارۂ جنوبی دریاے نربدا کے رہینگی جو سرکار انگریزی تجویز کریگی اب ازروے عہدنامہ ہذا کے یہ اقرار ہوتا ہے کہ سرکار انگریزی کو آیندہ اختیار ہے کہ اپنی فوج کو جہان کہین ملک راجہ مین وہ واسطے حفاظت اور قیام امنیت کے ضروری متصور کرین وہان رکھین اور یہ بھی اُنکے اختیار مین ہے کہ جسقدر فوج چاہین گو وہ کم یا زیادہ فوج موعودہ سابق سے ہو رکھین۔

شرط پنجم

راجۂ سابق راجہ مادہوجی بھونسلا نے جو بنام آپا صاحب مشہور تھا وعدہ کیا تھا کہ کچھ علاقہ ہنوربل کمپنی کو بابت ادا سے خرچۂ فوج کمکی جو سرکار انگریزی ہمیشہ بیچ ملک راجہ کے مقیم رکھین گے اور بالعوض مدد خرچ سات لاکھ پچاس ہزار روپیہ نقد کے جو راجہ مذکور دیتا تھا اور بابت کنٹنجنٹ کے جو ازروے عہدنامۂ سابق اُنکو رکھنی واجب تھی دینگے یہ علاقجات حسب تفصیل مندرجۂ فہرست منسلکۂ عہدنامہ ہذا واسطے ہمیشہ کے زیر حکم ہنوربل کمپنی کے رہین گے اور مہاراجہ راگھوجی بھونسلا بذریعہ اس تحریر کے وعدہ کرتے ہین کہ وہ تمام استحقاق و دعاوی وغیرہ علاقجات

مذکورہ کے ترک کرتے ہین اور جو واسطہ رعیتان و زمینداران و ساکنان وہان کے ہے نرکھین گے اور سرکار انگریزی اپنی طرف سے بذریعہ اس تحریر کے وعدہ کرتے ہین کہ مابقی علاقجات ملک ناگپور مہاراجہ راگھوجی بھونسلا اور اُنکے ورثا اور جانشینان کے قبضہ مین رہین گے۔

شرط ششم

یہ دریافت ہوگا کہ پنج علاقجات منجملہ علاقجات کے جو ازروے شرط بالا کے سرکار انگریزی کو دیے گئے ہین بباعث اُنکے موقع اور مقام کے ملک ناگپور کے ساتھ بلا دقت رہ سکتے ہین لہذا مہاراجہ اقرار کرتے ہین کہ ایسے تعلقہ جات کی تبدیلی بعد ازین اور علاقجات مساوی الجمع کے ساتھ جنکے قبضہ مین کچھ دقت ہنوز بل کمپنی کو نہوگی کیجائیگی اور یہ عہد ہوتا ہے کہ جو علاقجات ازروے شرط پنجم کے یا ازروے تبدیلی مذکورہ بالا کے سرکار انگریزی کو دیئے جاینگے وہ کلیتہً زیر حکم کمپنی مذکور اور اُنکے افسران کے رہین گے۔

شرط ہفتم

سرکار انگریزی نے بندوبست اور انتظام تمام ملک مہاراجہ کا بیچ صغر سنی مہاراجہ کے اپنے تعلق رکھا تھا اور کارروائی بنام مہاراجہ یہ کمپنی کرتی تھی اب جو بموجب رسم اور دھرم شاستر کے صغر سنی مہاراجہ کی ختم ہوچکی لہذا کل حکومت اور انتظام اُنکے ملک کا بشرایط و مستثنات مفصلہ ذیل راجہ ممدوح کے سپرد ہوا۔

شرط ہشتم

بنا بر تعمیل کلیہ اس ارادہ کے اور حسب منشا شرط یازدہم عہد نامہ ۲۷۔ ماہ مئی ۱۸۱۶ء فوج ملک ناگپور باستثنا جزوے فوج پیادگان و سواران و بمنظوری سرکار انگریزی واسطے ہمراہی راجہ کے معین ہوگی اور فوج سہ بندی

ضروری واسطے انتظام پولس اور تحصیل مال سے کم نہ ہوگی اور کمی بیشی
درباب تعداد نفری اور قسم فوج اور کار متعلقہ اُسکے اُسی طرح ہوگی
ہمیشہ زیر حکم سرکار انگریزی اور اُسکے اختیار میں رہے گی کہ جس کام میں
مہاراجہ کا فائدہ متصور ہو اُس کام میں اُنکو مامور کریں اور روپیہ کافی واسطے
اُنکے دینے کے بطور دوامی مہاراجہ کی آمدنی میں سے عائد رکھا
جاوے گا۔

شرط نہم

اضلاع دیوگذہ بالا سے گھاٹ دیوا تک اور بھی دیگر اضلاع گذارع تجارت
کے اور جمیع بندر اضلاع دیگر سے قبل از حمل شکر کہ شکنہ وغیرہ پر لیا
ہوگی بالفعل زیر انتظام مہتمان انگریزی سے دیوان مہاراجہ اور وزیر حکم صاحب
رزیڈنٹ کاردار ہونگے واسطے ادائے خرچ فوج مذکورہ شرط بالا اور بنابر
اخراجات دیگر اضلاع مذکورہ کے سپرد کیے جاوینگے اور راست براست حساب
آمدنی اضلاع مذکورہ اور اخراجات فوج وغیرہ مہاراجہ کو دیا جاویگا اور جو
کچھ فاضل بعد اجرائے اخراجات مذکورہ بالا رہیگا وہ خزانہ مہاراجہ
میں جمع کیا جاوے گا۔

مابقی ملک مہاراجہ جمیع شہر ناگپور سپرد مہاراجہ اور اُنکے اہلکار
کے واسطے انتظام کے کیا جاویگا اور اہتمام انگریزی رفتہ رفتہ اُٹھا لیا
جاویگا اور یہ بھی بیان ہوتا ہے کہ اگر حالات اضلاع سے جو بالفعل
از روے اس شرط کے باہتمام سرکار انگریزی رہے ہیں اور فائدہ انتظام
مہاراجہ اُس علاقہ میں جو اب اُنکے سپرد ہوتا ہے سرکار انگریزی کو ظاہر
ہوگا کہ یہ تدبیر اچھی ہے تو جو اضلاع مستثنا از روے اس شرط کے کیے
گئے ہیں وہ بھی سپرد راجہ واسطے انتظام کے کیے جاوینگے اور مہاراجہ
اپنی آمدنی سے روپیہ کافی واسطے خرچ فوج کے علیحدہ کر دینگے اور

اور سرکار انگریزی صرف واسطہ درمیان مہاراجہ اور رئیسان وزمیداران ملک کے ہر ایک امر مین رہین رہینگے۔

شرط دہم

بیچ انتظام اُس ملک کے جو ازروے شرط بالا زیر حکم مہاراجہ دیا گیا ہے یا بعد ازین علاقجات مستثنا کے جو اُنکے سپرد ہونگے راجہ راگھوجی بھونسلا اقرار کرتے ہین کہ وہ ہر وقت لحاظ کامل نصایح سرکار انگریزی کا رکھینگے جو ضروری تصور کرکے سرکار انگریزی بنظر کفایت و ترکیب تسہیل تحصیل آمدنی یا انتظام انصاف دیہی و پولس کے یا ترقی تجارت و ترغیب سوداگری و بندرگاہ کے دینگے یا جو کسی غرض فائدہ مہاراجہ سے دیں جایگی وقت ہنوز بل کمپنی تو وہ رعایا اور بہبودی سرکارین متصور ہوگا اور وہ ہمیشہ امور زیر بحث اُن اہلکاران سے لینگے جو بابتہ اعتبار سرکار انگریزی مین ہونگے اور جو ذمہ دار بیچ سرانجام امور متعلقہ ہر قسم کے دونون سرکار انگریزی اور مہاراجہ کے ہون گے۔

مہاراجہ یہ بھی خاص کر وعدہ کرتے ہین کہ وہ ایسے قواعد اور آئین اختیار کرینگے کہ جو سرکار انگریزی معرفت اپنے مختار یعنی صاحب رزیڈنٹ مقیم دربار مہاراجہ کے بنظر خوش انتظامی و کفایت و دیانت ہر امر ریاست کے دینگے اور عہود اور تدابیر جو تجویز ہو چکے ہین یا آیندہ رعایا وغیرہ کے ساتھ راجہ کے نام سے بوساطت مختار انگریزی کے ہونگے وہ منظور ہو کر عمل مین آئین گے دفاتر ملکی اور تقرری اہلکاران و اخراجات دفاتر مذکور و نیز اخراجات دربار و خانگی مہاراجہ حسب صلاح گورنمنٹ انگریزی کے تجویز ہو کر قائم رہین گے اور صاحب رزیڈنٹ کو ہر وقت اختیار حاصل رہے گا کہ وہ حساب آمدنی و اخراجات ہر قسم متعلقہ ملک کا ملاحظہ کرین اور نیز جائزہ خزانہ کا لیا کرین تاکہ اُنکو اصل حال خزانہ

کا دریافت ہوتا رہے

شرط یازدہم

اگر یہ امر واسطے حفاظت ملک فریقین معاہدہ یا کسی فریق کے ضروری متصور ہو کہ جنگ کسی ملک سے کرنا چاہیئے یا سامان جنگ کرنا چاہیئے تو راجہ راگھوجی بھونسلا اقرار کرتے ہین کہ وہ واسطے اخراجات فوج و دیگر مصارف جنگ کے اُسقدر روپیہ سرکار انگریزی کو دینگے جسقدر راجہ کی مناسب نبظر اُنکی آمدنی ملک کی متصور اور تجویز ہو گا۔

شرط دوازدہم

اور چونکہ غرض اور شہرت فریقین معاہدہ کی یہ چاہتی ہے کہ بہبودی راجہ کے ملک کی ترقی اور دوامی اس عہدنامہ سے ہو اور یہ ضروری ہے کہ اطمینان کلی واسطے بہتری اور خوشی رعایا کے اور نیز بخلاف کمی روپیہ معینہ بابت اداے اخراجات فوج راجہ جو ہنگام امن وامان رہیگی اور نیز درباب اُس روپیہ کے جو پس انداز واسطے امور مذکورہ شرط یازدہم ضروری ہے حاصل ہو یہ وعدہ اور اقرار فیما بین فریقین معاہدہ ہوتا ہے کہ اگر بباعث بدانتظامی اہلکاران راجہ کے اور بہ سبب نہ ماننے نصیحت اور تجویز سرکار انگریزی کے سرکار انگریزی کو آئندہ کوئی وجہ اندیشہ کی درباب کمی روپیہ معینہ یا بدنظمی بجای بہبودی آمدنی راجہ و حالات رعایا کے پیدا ہو تو سرکار انگریزی کو اختیار ہو گا اور اُنکو واجب ہو گا کہ اُسقدر جزو ملک مہاراجہ زیر انتظام ملازمین سرکار انگریزی کے لائین جسقدر سرکار موصوف کو واسطے رفع کمی روپیہ یا واسطے بہبودی رعایا کے ہنگام جنگ وصلح کے ضروری متصور ہو۔

شرط سیزدہم

اور یہ بھی وعدہ ہوتا ہے کہ جب کبھی سرکار انگریزی مہاراجہ راگھوجی بھونسلا کو ضرورت انتظام مذکورہ شرط دوازدہم کی بیان کرینگے تو مہاراجہ

فوراً احکام ضروری بنام عاملان و دیگر اہلکاران کے جاری کرینگے کہ فوراً علاقہ مطلوبہ زیر حکم سرکار موصوف کے کردین اور درحالیکہ ایسا حکم مہاراجہ دس روز کے اندر تاریخ اطلاع سے جاری نکرین تو سرکار انگریزی کو اختیار حاصل ہوگا کہ وہ خود ایسے حکم واسطے لینے آمدنی اور کرنے انتظام علاقہ مذکور کے جاری کرین بشرطیکہ جب کبھی اور جتنک جزو علاقہ مہاراجہ موصوف زیر انتظام و حکومت سرکار انگریزی رہے گا اسوقت تک سرکار موصوف حساب آمدنی وپیداوار علاقہ مذکور کا تصحیح مہاراجہ کو دینگے اور بشرطیکہ کسی حالت مین مہاراجہ کی اصل آمدنی علاقہ حصہ پنجم آمدنی کل ملک مہاراجہ سے نہوگی کیونکہ پنجم حصہ آمدنی سرکار انگریزی وعدہ کرتے ہین کہ ہروقت مہاراجہ کے اخراجات کے واسطے رہیگا۔

شرط چہاردہم

کوہ سینابلدی مع کوہ متصلہ واراضی وبازار ملحقہ اندر حدبندی کے جو قرار پاوے گی متعلق رزیڈنسی انگریزی کے رہے گا اور سرکار انگریزی کو اختیار حاصل ہوگا کارتعمیر جو واسطے چھاونی کے لازم ہے خواہ مقام مذکورہ پر خواہ کسی اور مقام اندر حدود معینہ پر ضروری متصور ہوگا جاری رکھین گے۔

مہاراجہ اقرار کرتے ہین کہ وہ اراضی کافی واسطے اجرائے کے ہر ایک علم چھاونی فوج انگریزی کے متصل دینگے۔

شرط پانزدہم

مہاراجہ یہ بھی اقرار کرتے ہین کہ سرکار انگریزی کو اختیار ہروقت حاصل رہیگا کہ جس قلعہ یا مقام صعب واقع ملک مہاراجہ مین جائین اپنی فوج رکھین اور تمام افسران وفوج ہنوز بل کمپنی آمدرفت بلامزاحمت ہر ایک قلعہ و مقام صعب مین بوقت ضرورت رکھین گے۔

شرط شانزدہم

جب سرکار انگریزی طلب کرینگے تو مہاراجہ اقرار کرتے ہین کہ وہ جسقدر ممکن ہونگے بنجارہ جمع کرکے غلہ وغیرہ مقامات مناسبہ مین واسطے رسد فوج سرکارین کے جو کسی مہم مین مصروف ہوگی مہیا کردینگے۔

شرط ہفتدہم

یہ عہدنامہ سترہ شرایط کا تجویز ہوکر بمقام ناگپور بتاریخ یکم ماہ دسمبر ۱۸۲۵ء مطابق یکم جمادی ۱۲۴۲ ہجری منعقد ہوا فیمابین رچارڈ جنکن صاحب اور مہاراجہ راگھوجی بھونسلا کے اور مسٹر جنکن صاحب نے ایک نقل اپنی انگریزی اور فارسی اور مرہٹا مین اپنی مہر اور دستخط سے مہاراجہ کو دی اور مہاراجہ نے ایک نقل انگریزی اور فارسی اور مرہٹا مین اپنی مہر اور دستخط سے جنکن صاحب کو دی اور جنکن صاحب نے وعدہ کیا کہ وہ فوراً ایک نقل مصدقہ رائیٹ ہنورابل ولیم پٹ لارڈ ایمہرسٹ گورنر جنرل بہادر کی مہاراجہ کو بھیجدینگے اور جب وہ نقل مصدقہ مہاراجہ کو ملے گی تو عہدنامہ ہذا کامل متصور ہوکر اوس کی تعمیل ہنورابل ایسٹ انڈیا کمپنی اور مہاراجہ پر واجب اور فرض ہوگی اور جو نقل اب مہاراجہ کو دی گئی ہے وہ واپس ہوگی۔

گورنر جنرل

دستخط ایمہرسٹ

تصدیق کیا رائیٹ ہنورابل گورنر جنرل بہادر نے بمقام کمپ شاہجہانپور بتاریخ ۱۳ ماہ دسمبر ۱۸۲۶ء۔

دستخط اے سٹرلنگ
سکرتری گورنمنٹ
ہمراہ گورنر جنرل

فہرست علاقجات سپرد شدہ بہ سرکار انگریزی

اول مندیلا مع

۱ قلعہ مندیلا

۲ برگی

دوم جبل پور مع

۱ حویلی گرہا

۲ سہورا

۳ سندپور

۴ کھوہی

۵ بہنی بن

۶ گھوسا پور مع

۱ سرکلی

۲ کوا

۳ تروا

۴ گھوسا پور

۷ پناگڈہ

۸ منجھولی

۹ کیموری

۱۰ بریلی

۱۱ بلھاری

۱۲ تیجگڈہ

۱۳ کسنگی وغیرہ

زمیداری تعلقہ

۱ ملہ پور

۲ پیپریا
۳ مانگڈھ
۴ نرائن پور
۵ نواز
۶ وریا
۷ سنگھوری چایا
۸ ہندرا
۹ سہاپورا

سوم سیونی مع

۱ سیونی
۲ دونگرازا
۳ انا اشٹا
۴ دناشی
۵ دنگرتھات
۶ کرولا
۷ رتن جی
۸ گھنسور
۹ گوندی
۱۰ اوگلی
۱۱ چندی
۱۲ چیارا ودودیہانت کھاسبی

چہارم چوراگڈھ مع

۱ قلعہ چوراگڈھ

۲ شاہ پور
۳ قصبہ چوگان
۴ پچم ریوا مع
۱ بوہرگڈہ
۲ بارا
۳ ساگرگڈہ
۴ بابنی
۵۰ سیونی
۶ بہامبونر ملا
۷ سنگپور بارا
۸۰ بچائی
۹ پلاپسائی
۱۰ ہوشنگ آباد
۱۱ زمانی
۱۲ سوہاگ پور
۱۳ چکلی بارا

ششم بتیول مع

۱ کینلی کھسلا بتیول
۲ جیت گڈھ اعلا
۳ کھندرکراودی
۴ جیمنی
۵ مسد
۶ سنوہ گڈھ

۷ مہادری

ہفتم مولاگی مع

۱ موتائی
۲ سائی کھیرا
۳ ستنر
۴ پٹن
۵ مندری
۶ اشٹا
۷ متسال وری
۸ پونی
۹ اشنیر

ہشتم سمبھل پور مع

۱ خالصہ سمبھل پور
۲ چندر پور
۳ انبونا
۴ گرال
۵ کھیم
۶ ہوتال
۷ برپالی
۸ پکلدرا
۹ لکن پور
۱۰ بوردا
۱۱ بربر قلعہ

۱۲ پھوندا
۱۳ دامنا
۱۴ سانگا
۱۵ سپر گڈہ
۱۶ سیرا
۱۷ کولابارا
۱۸ رامپورا
۱۹ راجاپور
۲۰ پندم پور

زمینداری

۱ سنبل پور
۲ برگدہ مع سنگرا و نصف بوتیا و نصف سارا گونگ
۳ سکتی مع نصف بوتیا و نصف سارا گونگ
۴ سارنگڈہ مع سریا و سرو وا و سوہاک پور
۵ گنگ پور
۶ بوری
۷ بومرا
۸ رراکولی
۹ سندپور

پٹنا مع متعلقات

۱ پٹنا
۲ اسی سلہٹ
۳ جراسنگھا

۴ بُوتاتا
۵ دنک گڈہ
۶ ٹوپال
۷ تیل گڈہ
۸ گلبا دولا
۹ ہلدی
۱۰ سندا کالا
۱۱ سرپہار
۱۲ پد پہار
۱۳ باے مُردا
۱۴ سابی تنھا
۱۵ ہٹ کند
۱۶ دوم تبا

پُنا زمینداری

۱ پُنا خاص
۲ پوجھیر
۳ بوراسامر
۴ رمون
۵ اَٹ گانو
۶ لُوہارسنگھا
۷ کھیرار
۸ نواگڈہ
۹ دیولی

نہم سوہاگ پور بھگدوکر

نمبر ۲۳

عہدنامہ ترمیم شدہ فیما بین ہنوربل کمپنی و راجہ ناگپور

چونکہ بنظر ترقی و بہبود و مرتبہ و آزادی راجہ ناگپور کے اور بلحاظ نفع و آرام باہمی سرکار ہنوربل کمپنی و سرکار مہاراجہ کے یہ ضروری متصور ہوا کہ بعض شرایط عہدنامہ ۱۳- ماہ دسمبر ۱۸۲۶ء ترمیم ہون لہذا تجویز ذیل قرار پائی ایک طرف فرانسس بی ایس ولڈر صاحب رزیڈنٹ دربار ناگپور بنام اور منجانب رایٹ ہنوربل لارڈ ولیم کیونڈش بنٹنک گورنر جنرل ان کونسل اور دوسری طرف مہاراجہ راگھوجی بھونسلا راجہ ناگپور۔

شرط اول

شرائط ہشتم و نہم عہدنامہ مجاریہ کی منسوخ ہوین اور یہ اقرار ہوتا ہے کہ بالعوض فرائض مشروط شرایط مذکور کے راجہ ناگپور سرکار انگریزی کو آٹھ لاکھ روپیہ سونت سالیانہ باقساط چارگانہ ادا کرینگے یعنی تاریخ ۶- ماہ ستمبر و ۶- ماہ دسمبر و ۶- ماہ مارچ و ۶- ماہ جون ہر سال اور اسکے عوض اضلاع مفوضہ مہاراجہ کو دئے جائینگے اور انکی کل فوج گلیہ انکے زیر حکم اور اختیار کی رہیگی اور جو افسران انگریزی خدمت سرکار ناگپور مین ملازم ہین وہ برخاست کردئے جاینگے اور انتقال علاقہ مذکور بعد ختم ہونے سنہ فصلی ناگپور کے یعنی تاریخ ۶- ماہ جون سنہ ۱۸۳۰ء کیا جایگا اور تدبیر واسطے رفتہ رفتہ موقوف کرنے فوج تلنگی کے جو اب موجود ہے فوراً عمل مین آئے گی مگر راجہ کو لازم ہے کہ اسکے عوض اپنی فوج کافی واسطے حفاظت رعایا و سرانجام کار ملک اپنی فوج سے ملازم کرین۔

شرط دوم

راجہ اقرار کرتے ہین کہ وہ لحاظ اون شرایط کا رکھین گے اور انکے

مطابق کاربند ہونگے جو رعیت وغیرہ کے ساتھ حکام انگریزی نے اُسکے نام سے اور اُسوقت مین کیے ہونگے جب ٹھیکہ جات ہوتے تھے اور راجہ یہبھی اقرار کرتے ہین کہ بلا تفاوت اُن عہود کی تعمیل کرینگے جو افسران انگریزی نے بمنظوری صاحب رزیڈنٹ ساتھ گوند اور دیگر رئیسان خراج گذار و زمیندار کے کیا ہوگا۔

شرط سوم

شرایط دہم و دوازدہم و سیزدہم عہدنامۂ مجاریہ کی اس عہدنامہ سے منسوخ ہوین اور مضمون ترمیم شدہ ذیل بجاے اُنکے قائم ہوا یعنی سرکار انگریزی مجاز اس امر کے ہین کہ معرفت اپنے مختار مقیم دربار کے مہاراجہ اور اُنکے ورثا اور جانشینون کو صلاح بیچ امور عظیم کے دین خواہ وہ امور متعلق اندرونی انتظام ملک ناگپور کے ہون خواہ بیرونی انتظام کے اور مہاراجہ کو لازم ہوگا کہ اُسکے مطابق کام کرین اگر خدانخواستہ نہایت اور متواتر زیادتی بدنظمی یا سورحکومت بعدازین باعث غفلت تعمیل نصایح متواترہ کے پیدا ہو جسکے باعث امنیت ملک یا آمدنی ملک جسے مہاراجہ اپنے اقرار کو ساتھ ہنوربل کمپنی کے پورا کرتے ہون خلل پذیر ہو تو سرکار انگریزی اختیار اس امر کا اپنے پاس رکھتی ہے کہ وہ پھر افسران انگریزی واسطے انتظام اُن اضلاع ملک ناگپور کے بنام مہاراجہ اُسوقت تک مامور کرین جب تک انکا رہنا مناسب متصور ہو اور اس حالت مین جو روپیہ بعد ادائے اخراجات بچیگا وہ خزانۂ مہاراجہ مین داخل کیا جائیگا۔

شرط چہارم

شرط یازدہم عہدنامۂ مجاریہ مین ترمیم ذیل بذریعہ اس تحریر کے عمل مین آئی بالعوض اُن فرائض کے جو اُسکے رُو سے لازم ہین راجہ اقرار کرتے ہین کہ وہ ہر وقت اور آراستہ ایکدستہ ایکہزار سوار کا خوب

وردی وغیرہ سے درست اور قواعد ہندوستانی سے آگاہ زیر حکم افسران ہندوستانی و مطیع حکومت راجہ تیار رکھین گے اور ہنگام جنگ یہ دستہ ہمراہ فوج انگریزی کے میدان جنگ مین کام دیگا اور جب کبھی حدود ملک ناگپور سے باہر جایگا تو واسطے ادائے خرچ زائد کے رقم بھتہ کی ہنود ل کمپنی سے لیگا۔

شرط پنجم

شرط پانزدہم عہدنامہ مجاریہ بذریعہ اس تحریر کے منسوخ ہوئی

شرط ششم

تمام باقیماندہ شرایط عہدنامہ کی جو بمقام ناگپور بتاریخ ۱۳ ماہ دسمبر ۱۸۲۶ء منعقد ہوا تھا اور جنپر ترمیم مذکورۂ بالا حاوی نہین قائم اور بحال رہین گی۔

شرط ہفتم

یہ عہدنامہ جسمین سات شرایط درج ہین تجویز ہو کر بمقام ناگپور بتاریخ ۲۶ ماہ دسمبر ۱۸۲۹ء مطابق ۲۹ ماہ جمادی الآخر ۱۲۴۵ ہجری فیمابین فرانسس بی ایس ولڈر صاحب اور مہاراجہ راگھوجی بھونسلا کے منعقد ہوا مسٹر ولڈر صاحب نے ایک نقل اسکی انگریزی اور فارسی اور مرہٹا مین بمہر و دستخط اپنے مہاراجہ موصوف کو دی اور مہاراجہ نے ایک نقل انگریزی اور فارسی اور مرہٹا مین اپنی مہر اور دستخط سے مسٹر ولڈر صاحب کو دی اور مسٹر ولڈر صاحب نے وعدہ کیا کہ وہ بہت جلد ایک نقل مصدقہ رابٹ ہنوربل لارڈ ولیم کیونڈش بنٹنک گورنر جنرل بہادر کی بھیجدینگے اور بروقت آنے اُس نقل مصدقہ کی یہ عہدنامہ کامل متصور ہو کر تعمیل اسکی ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی اور مہاراجہ پر فرض ہوگی اور جو نقل اب مہاراجہ کو دی گئی ہے وہ مسترد ہوگی۔

المرقوم ۲۶ ماہ دسمبر ۱۸۲۹ء مطابق ۲۹ ماہ جمادی الآخر ۱۲۴۵ھ

دستخط ایف بی ایس ولڈر
رزیڈنٹ
دستخط ڈبلیو سی ٹینک
دستخط ڈبلیو سی
دستخط ڈبلیو ایچ بیلی
دستخط سی ٹی مٹکلف

تصدیق کیا رایٹ ہنوربل گورنر جنرل ان کونسل نے بمقام فورٹ ولیم واقع بنگالہ بتاریخ ۱۵ ماہ جنوری ۱۸۳۰ء۔

دستخط ای سٹرلنگ
سکرٹری گورنمنٹ

نمبر ۲۴

نمونہ اقرارنامہ زمینداران چھتیس گڈہ

مین رام اے زمیندار سونا کھان مع بارہ مواضع ملحقہ واقع پرگنہ چھتیس گڈہ اور مطیع سرکار ناگپور اور میرے اولاد اقرار ذیل کرتے ہیں

اول مین فرمانبرداری احکام سرکار کی کرونگا اور برخلاف اسکے کسی سرکشی یا فریب مین شریک نہین ہونگا۔

دوم اگر کوئی دغا بخلاف سرکار میری دانست مین ہوتی ہوگی تو مین اُسکی اطلاع سرکار کو کرونگا۔

سوم مین اپنی مالگذاری حسب اقرار چھتیس گڈہ مین دو اقساط مین سال بسال اُس مختار سرکار کو بموجب انتظام مذکورہ پرچہ علیحدہ جو سرکار کے ساتھ ہوا ہے دیا کرونگا جو مجاز لینے کا ہوگا۔

چہارم رقم سائر سرکار کی ہے اور مین کچھ سائر وصول نہین کرونگا

گلہ مین بازار کی آمدنی لونگا اور وہ رسوم مقررہ سے زیادہ نہین کرونگا اور اُسکے معاوضہ مین تجاران کو مین اپنی زمینداری سے بحفاظت گذر کرادونگا۔

پنجم مین سدراہ کسی مسافر یا تجار کا اپنی زمینداری مین نہین ہونگا بلکہ ہر طرح اُنکی مدد اور حفاظت کرونگا اگر اُنکا مال چوری جائیگا تو مین ذمہ دار اُسکا ہونگا اور خواہ چورون کو خواہ مال مسروقہ خواہ قیمت مال مسروقہ دونگا

ششم اگر کوئی مجرم یا دغاباز میری زمینداری مین آکر پناہ گیر ہوگا مین فوراً اُسکو گرفتار کرکے حوالہ سرکار کے کرونگا

ہفتم مین کسی شخص کو سزاے قصاص بغیر منظوری سرکار کے نہین دونگا اور صرف اُسقدر جرمانہ کیا کرونگا جو حسب دستور جائز ہوگا اور جو مناسب اور ضروری واسطے انسداد جرائم و بدانتظامی کے متصور ہوگا اور کسی حیلہ جوئی سے مین کسی پر جرمانہ نہین کرونگا اور بیوگان کی شادی جبراً خلاف اُنکی مرضی کے نہین کراؤنگا اور جو حکم میرے قبضہ جات کے اپیل مین صادر ہوگا اُسکی تعمیل کرونگا

ہشتم مین کسی متوفے کا مال جس کا وارث یا لڑکا موجود ہوگا نہین لونگا جائداد پدر کی بیٹے اور اُس کے نزدیک رشتہ دار کو پہنچتی ہے۔

نہم مین بغیر حکم سرکار کسی زمیندار سے لڑائی نہین کرونگا اور اگر میرے اور کسی غیر کے تنازع ہوگا وہ مین واسطے فیصلہ کے سرکار مین پیش کرونگا۔

دہم مین اپنی رعیت کی پرورش کرونگا اور حتی المقدور کوشش بہتر ترقی بہبودی زمینداری کرونگا۔

المرقوم مقام رامپور تاریخ ۱۷ ماہ فروری ۱۸۲۱ع

تفصیل خراج ادائی زمینداری چھتیس گڈھ

نام زمینداری	نام زمیندار	تعداد خراج	کیفیت
بستر	پیپال دیو	لاکھ ۱	
کروندی	جوگراج دیو	لاکھ ۱ صمار	
کلیر	بھوپ دیو	۲	
کوجی	حبیب خان	الف ۱ صد	
پیندرا	اجیت سنگھ	الف ۱ صمار	
تمن	جگرناتھ سنگھ	صمار	
اُپرودھ	شیو سنگھ	لاکھ	
کیندہ	بھیرون سنگھ	صمار	
لفا	بکرم سنگھ	ساٹھ	
چوری	پرتھی سنگھ	الف صمار	
کوریا	بھرت سنگھ	الف صمار	
چھاپا	وسیونات سنگھ	لاکھ	
کوردہ	اوجار سنگھ	سی ساٹھ	
پندوریا	غرور سنگھ	معہ لاکھ ۱	
بھٹگانو	گجراج سنگھ	صمار	
سورمار	ثواب سنگھ	لاکھ	
نرہ	جیت سنگھ	۱ معہ	
سونا کھان	رام رائے	۲	
بیلی گڈہ	مہاراج سنگھ	صمار	
کتن جی	پران سنگھ	صمار	
نندگانو	موجی رام مہنت	سات سو ۷۰۰	

نام زمینداری	نام زمیندار	تعداد خراج	کیفیت
کیرا گڈہ — کندکا — گندی — سوہاگ پور — ٹھاکر ٹولہ — ڈونگر گڈہ	درگپال سنگہ بالمکند داس ترور سنگہ گلال سنگہ آدہر سنگہ موجیرام مہنت و درگپال سنگہ	مع ماہ عما للعہ اعما لہ ۳ پائی الماصہ ۶ پائی ماصہ ۶ پائی معہ لماصہ ۱۰	
	میزان کل	لکھ ۵ ار ۳ پائی	

نمونہ اقرار نامہ زمینداران چاندا

اقرار نامہ جو سنہ ۱۲۳۰ فصلی مین کپتان کریفرڈ صاحب سپرنٹنڈنٹ ضلع چاندا نے ساتہ سوندی خان زمیندار جوار دا پرگنہ ویراگڈہ ضلع چاندا کے کیا۔

اول سوندی خان بذریعہ اس تحریر کے ذمہ دار تمام چوری وغیرہ کا ہوتا ہے جو اُسکی زمینداری کے حدود مین واقع ہوگی یہان تک کہ وہ اقرار کرتا ہے کہ وہ معاوضہ تمام اسباب مسروقہ کا جو اُسکی زمیداری مین سے یا پرگنہ ویراگڈہ سے اُسکی زمینداری کے باشندے چوری کرکے لیجائینگے دیگا اور اپنی حدود سے باہر بھی سُراغ رسانی وزدان کریگا۔

دوم سوندی خان یہ بہی وعدہ کرتا ہے کہ بوقت ضرورت وبشرط طلب وہ بیس ۲۰ نفر سپاہی واسطے خدمتگذاری سرکار کے دیگا اور ان اقرارنکو بلا عذر وتکرار پورا کریگا۔

دستخط بہادر خان ولد سوندی خان

المرقوم ۲۱ ماہ صفر سنہ ۱۲۳ فصلی

تفصیل خراج ادائی زمینداران چاندا

نام زمینداری	نام زمیندار	تعداد خراج	کیفیت
جوارد	سوندی خان	۵	
پرس گڈہ	گوبند ساہ	۵	
امباگڈہ	نیلکنٹھ ساہ	۵	
امریک پلیبر	نظام ساہ	۵	
دیول گانو سوسر	چندر ساہ	۱۰ ۵	
رانجی	اندراؤ	۵	
کوراچا	صوبہ دیو	۵	
کوٹ گانو	جگاٹھاکر	۲ ر	
دمونا	بھدراٹھاکر	۱ ر	
جراپاپرا	گنیش ٹھاکر	۲ ر	
موردم گانو	کلیان ٹھاکر	۲ ر	
سرسوندی	شرگاٹھاکر	۱ ر	
کوجب	نرام ساہ	۲ ر	
دودمالا	مارو ٹھاکر	۲ ر	
لیوکا	گلاب خان	۲ ر	
گھاٹ	راجیشور راؤ	۵	
گل گانو	ویرو ساہ	۵	
پویہ سولسادا	اوگرو ساہ	۵	
	میزان کل	۱۰۱ ۵	

نمونہ سند جو زمینداران دیوگڈہ کو دی گئی

ترجمہ سند جو بنام اور منجانب سری منت مہاراج راجہ سری سینا صاحب صوبہ راگھوجی بھونسلا کے رچارڈ جنکن صاحب رزیڈنٹ انگریزی بدربار ناگپور مامورہ ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی نے موہن سنگھ ٹھاکر پچمری کو دی۔

چونکہ تمہارے بزرگ چند دیہات و قطعات زمین و حقوق متعلقہ ضلع دیوگڈہ مین رکھتے تھے اور تم بھی اُن پر حسب تفصیل ذیل قابض و متصرف ہو یعنی تعلقہ پچمری ۷ موضع پرگنہ ہردا گڈہ ۶ موضع پرگنہ پرتاب گڈہ

پچمری چومی ندورا کنی چیپر دہاما برکھیری بیجھری
جونت خورد پیپرہا بتلی بھت ڈلاکھیری جونت بزرگ بجوری
چرکھیری بانم وارا چھپر مرکا دہانو چی تھوراواری مواری

اور پرگنہ اومریت مین ایک موضع میاواری اور پرگنہ جی مین ایک موضع کھروانی اور پرگنہ الموت مین ایک موضع بوری گھاٹ اور پرگنہ گرگرگڈہ مین ایک موضع لونا دیوی اور پرگنہ امبارا مین ایک موضع نرسرا اور دیہات پیداواری پرگنہ نامعلوم یعنی کل ۴۰ موضع۔

لہذا مواضع مذکور بذریعہ اس تحریر کے تمہارے اور تمہارے ورثا کے پاس واسطے دوام کے بحال رہے اور تمام راجگان وٹھاکران و زمینداران وغیرہ کو حکم ہوتا ہے کہ وہ تمہارے انتظام مواضع مذکور مین مداخلت نہ کرین اور تم ذمہ دار انکی آبادی اور بہبودی کے ہو تم پر فرض ہے کہ تم مطیع احکام و آمادہ خدمتگذاری سرکار جنکا ذکر بعد ازین ہوگا رہو۔

اور چونکہ تین جاترا ہر سال کوہ مہادیو پر جاتری وغیرہ لوگونکی

ہوتی ہے اور اُسکا دعوے تم کرتے ہو لہذا اُس امر مین انتظام ذیل تمہارے ساتھ کیا جاتا ہے آیندہ تم بموجب اُسکے کاربند ہو (اور تمہاری رضامندی بھی اس امر مین حاصل ہو چکی ہے) (اور ہر قسم کی مداخلت یا سختی سے باز رہو

ساون کے جاترا کا تمہارا حق بالذات ہے مگر کچہ محصول جاتری لوگون سے جو شوالہ کو جائینگے نہ لیا جائیگا۔

کاتک کی جاترا مین جو کچہ شوالہ مین چڑہے گا اُسکے تین مہا کرقدار ہین اور تمہارا اُس مین حصہ رہیگا مگر کچہ محصول جاتری لوگون سے نہ لیا جائیگا۔

اوزیچ شیورا تری جاترا ماہ پھاگن کے جو بڑی جاترا ہے آمدنی کے تین مہاکرقدار ہین اور یہ امر جاری رہیگا اور درباب ٹکس کے جو اب تک گھاٹ اور راستون پر جو شوالہ کو جاتے ہین یا جو ملحق اُسکے ہین لیا جاتا ہے وہ حق سرکار کا ہوگا اور اُسکے عوض معاوضہ ذیل کیا جاتا ہے۔

بالعوض تمہارے اُس حق کے جو تمکو واسطے لینے محصول جاتریون سے اوپر دریا اور گھاٹ کوہی کے جو شوالہ کو جاتا ہے اور جو تمنے اب تک تحصیل کیا ہے اور جو اب ضبط سرکار ہوگیا اور بالعوض تمہارے استحقاق ایک ثلث آمدنی محصول جو جاتریون سے اور بابت مویشی اور اسباب تجارت وغیرہ کے بمقام کوریل گھاٹ کے لیا جاتا ہے اور اور بالعوض تمہارے حق کلیہ اوپر آمدنی تلارا گھاٹ کے گورنمنٹ بذریعہ اس تحریر کے وعدہ کرتے ہین کہ وہ تمکو تین سال تک جو سنہ ۱۲۳۰ فصلی سے سنہ ۱۲۳۲ فصلی تک ہوگا مبلغ لماصہ ناگپوری سالیانہ دیا کرینگے۔

یہ روپیہ تمکو سرکار سے ملیگا اب تمہارا کچہ استحقاق جاتریون پر

نہین رہا مگر بعد انقضا ان تین سال کے اگر تمہاری مرضی ہوگی تو تم درخواست واسطے انتظام جدید کے کرنا اُسوقت لحاظ تمہاری درخواست پر کیا جاے گا۔

یہ انتظام نسبت حقوق پوجا اور جاترا کے ہوا کسیطرح اب تم اُن سے مزاحم نہ ہو مگر جسطرح تحریر ہوا ہے اُس مطابق کاربند ہو اور خبردار رہو کہ لوئی چوری یا گرہ بُری وغیرہ جاترون کے مقام مین نہ ہو تم اسکے ذمہ دار ہو اور کسی طرح کی زیادتی کسی حیلہ سے اُنپر اور تجاران پر نہ کرو تمام آمدنی اُن کی اور جاترا والون کی متعلق سرکار کے ہے۔

جمع رقوم مثل ارتیا فروہی راند دہراون جیجیا کلارو موہوا پانڑی وغیرہ جو تم اب تک تحصیل کرتے تھے اور نیز زمینداری اور سائر کھونت تمکو بحال رہے ہین۔

اور بہ لحاظ تمہارے صرف کے سرکار استحقاق تحصیل سائر نندورا ہی تمکو بخشتی ہے جس شرح پر وہ اب ہے اُسسے زیادہ بلا اجازت نکرنا۔

یہ سب رقوم مذکورہ بالا اس سرکار نے تمہاری پرورش کے واسطے دیئے لو اور کھاؤ اور کچھ فکر درباب مداخلت غیرون کے نہ کرو بالعوض اُس کے تمہارے حقوق نسبت سرکار کے حسب تفصیل ذیل ہون گے۔

تم آیندہ مبلغ ۱۰۰ نقد اور دس سیر چرونجی اور پانچ سیر شہد اور دس نیزہ بانس بلہ اور دس چھڑی ہر سال سرکار کو دیا کرو۔

تمپر واجب ہے کہ جب طلبی ہو خود حاضر ہو اور فوراً صاحب اجنٹ

کی خدمت مین جن کے ماتحت تم رہوگے حاضر ہوا اور اُنکے احکام بلاتوقف تعمیل کیا کرو اور اگر تمہاری طلبی ہو تو تم پانچ یا دس آدمی لیکر حاضر ہوا کرو تاکہ جو حکم ہو اسکی تعمیل وہ لوگ فوراً کرین تم ذمہ دار اس امر کے ہو کہ تمہاری زمینداری کے حدود مین امن اور انتظام اچھا رہے اور دزدان مغلوب رہین اور شریر اور حرامزادہ لوگ سر نہ اُٹھا سکین اور تم کسی معاملہ مین علامت بے ایمانی کی نسبت سرکار کے ظاہر نہ کرو اور اُسکے احکام کی تعمیل مین کوئی عذر پیش نہ کرو اور تم ذمہ دار ہر ایک امر بیرحمی یا بد وضعی کے ہوگے جو تمہارے رشتہ دار یا رعیت سے سرزد ہو اگر کوئی شخص باشندہ تمہاری حدود کا مجرم کسی جرم یا بد وضعی کا ہوگا تم اُسکی عوض مجرم تصور کیے جاؤگے اگر تم مجرم کو حاضر نہ کرو یا اُسکی سراغرسانی حسب اطمینان سرکار نہ کردو۔

تم کو قطعی ممانعت ہے کہ تم کسی سپاہی غیر کو یا مسلح آدمی کو بغیر اجازت سرکار کے نوکر نہ رکھو۔

المرقوم مقام ملتان تاریخ ۲۵۔ ماہ فروری سنہ ۱۸۳۱ء

نقل مطابق اصل ہے

دستخط ڈبلیو ہیملٹن

اکٹنگ اسسٹنٹ

ترجمہ صحیح ہے گو لفظ لفظ نہین ہے

دستخط ایچ ای مونٹگمری

کمشنر آبادی گوند

زمینداری چندوارا

تفصیل خراج ادائی زمینداران دیوگڈہ معروف چندوارا

نام زمینداری	نام زمیندار	تعداد خراج	کیفیت
	گیا جمعدار	۵۰	
	راجہ دریاؤ سنگھ	۱۵۰	
تپکاگڈہ —	کیشو راؤ ٹھاکر	۱۰۰	
	سبونگ شاہ	۵۰	
پچمری —	موہن سنگھ	۵۰	
بھردا گڈہ —	پمن شاہ	۱۵۰	
المونڈ —	راجہ شاہ	۱۵۰	
ادی گانو —	دولت بھارتی	۱۵۰	
پرتاب گڈہ —	رنجیت شاہ	×	
کری —	جیونت شاہ ٹھاکر	×	
ہراکوٹ —	راجہ جی	×	
پگادا —	پرتاب سنگھ	×	
موتھون گھاٹ —	دولت شاہ	×	
گورک گھاٹ —	دولت شاہ	×	
	بمیزان کل	۷۵۰	

نمبر ۲۵

اقرارنامہ فیمابین سرکار ناگپور و مہپال دیو راجہ بستار اور اسکے ورثا اور جانشینان کے منعقدہ منجانب سرکار ناگپور معرفت میجر وینس ایگنیو

باختیارات حاصلہ منجانب راجہ مہپال دیو معرفت نراین وکیسر سنگھ دیو باختیارات حاصلہ۔

شرط اول

راجہ مہپال سنگھ متابعت سرکار ناگپور اختیار کرتے ہین اور اپنی طرفسے اور اپنے ورثا اور جانشینون کی طرف سے اقرار کرتے ہین کہ وہ وفادار اور مطیع الحکم سرکار موصوف کے رہینگے۔

شرط دوم

سرکار ناگپور وعدہ کرتے کہ وہ جہانتک اُنکے اختیار مین ہوگا حفاظت ملک بستار کی کرینگے۔

شرط سوم

راجہ مہپال دیو اور اُنکے ورثا اور جانشین ماتحت رہ کر شرکت سرکار ناگپور کام کرینگے۔

شرط چہارم

راجہ اور اُنکے ورثا اور جانشین کچھ واسطہ یا اتفاق یا دشمنی کسی سردار یا ریاست سے بلا اطلاع ومنظوری سرکار ناگپور نکرینگے اور جو تکرار کسی سے ہوگی تو اُسکو محول اوپر ثالثی اور فیصلہ سرکار موصوف کے رکھینگے۔

شرط پنجم

راجہ بستار اور اُنکے ورثا اور جانشین اقرار کرتے ہین کہ وہ راستہ بلا مزاحمت اور بحفاظت تمام تجاران وغیرہ کو اپنے علاقہ مین دینگے اور کوئی محصول ناجائز یا سنگیر اُن سے نہ لینگے۔

شرط ششم

راجہ بستار اور اُنکے ورثا اور جانشین اقرار کرتے ہین کہ اگر

کوئی دشمن سرکار ناگپور یا مجرم علاقہ بستار مین آکر پناہ گیر ہوگا تو وہ فورًا حوالہ کر دیا جائیگا۔

شرط ہفتم

راجہ مہپال دیو اور اُنکے ورثا اور جانشین اقرار کرتے ہین کہ وہ ہر سال تین اقساط مین یعنی بماہ ذیقعدہ و ربیع الاول و رجب مین سرکار ناگپور کو معمولی تکولی یعنی خراج پانچ ہزار روپیہ ناگپوری کا ادا کیا کرینگے اور اس امر کے لیے اور دیگر امور کے واسطے ایک وکیل اپنا چھتیس گڈہ مین حاضر رکھین گے اور اس شرط سے یہ قرار ہوتا ہے کہ جب تک ضلع کوت پال مع متعلقات علاقہ بستار سے علحدہ رہیگا اسوقت تک ایک خمس یعنی پانچوان حصہ خراج کا نہ لیا جائیگا۔

شرط ہشتم

سرکار ناگپور تمام تکولی یا خراج جو ذمہ بستار کے ۱۲۲۳ھ فصلی تک باقی ہے چھوڑتے ہین اس شرط پر کہ ۱۲۲۴ھ فصلی کا تکولی یعنی خراج بلا عذر اور بہانہ وصول ادا کیا جاوے۔

شرط نہم

یہ عہدنامہ نو شرائط کا منعقد ہوا اور اسپر مُہر اور دستخط میجر وینس اگنیو صاحب اور زاین اور کیپتن سنگہ دیو نے کیے اور نقل مصدقہ اسکی دستخطی سرکار ناگپور و راجہ مہپال سنگہ تین مہینے کے عرصہ مین باہم تقسیم ہوگی۔

المرقوم مقام رای پور تاریخ ۳۰ ماہ مارچ ۱۸۱۹ء

دستخط نی وینس اگنیو

میجر و سپرنٹنڈنٹ امور چھتیس گڈہ

دستخط زاین

دستخط

دستخط کیسر سنگھ دیو
ترجمہ صحیح ہے
دستخط پی وینس اگنیو
میجر اور سپرنٹنڈنٹ امور چھتیسگڈھ

نمبر ۲۶

بنام راجہ بھیرون دیو راجہ بستار و راجہ ادوت پرتاب دیو راجہ کروندی و راجہ مکرئی۔

جناب ملکہ معظمہ کی یہ خواہش ہے کہ ریاست ہاے اکثر شاہان و رئیسان ہندوستان جو اب اپنے ملک میں حکمران ہیں دوامی رہے اور شان اور شوکت اُنکے خاندان کی جاری اور قائم رہے بیچ بجاآوری اس خواہش کے یہ سند تمکو دیجاتی ہے اور اطمینان دیا جاتا ہے اگر کوئی وارث اولاد نہ ہوگا تو سرکار انگریزی منظور کرکے اُس شخص کو بحال رکھین گے جسکو تم یا کوئی رئیس تمہارے علاقہ کا بعد تمہارے اپنا جانشین نامزد کریگا اور جو ازروے دہرم شاستر اور رواج خاندان کے لائق وراثت کے ہوگا۔

اطمینان رکھو کہ کوئی امر اس اقرار کو جو تم سے کیا گیا ہے خلل پذیر نہ کریگا جبتک تمہارا خاندان نمک حلال تخت و تاج شاہی اور وفادار اور ایماندار شرایط عہدنامجات و عطانامجات و اقرارنامجات کا جنکی رعایت سرکار انگریزی کرتی ہیز رہیگا۔

دستخط کیننگ

المرقوم ۱۱ ماہ مارچ ۱۸۶۲ء

ایسے مضمون کے اسناد رئیس تہری و دتیا و بجاور و بردوا دناگود وسوہادل و میہر و کینا دہانا واقع بنڈیلکھنڈ کو عطا ہوئے۔

ختم شد حصہ دوم

حصۂ سوم

عہدنامجات واقرارنامجات واسناد متعلق بندیلکھنڈ

ازروے رپورٹ بیلی صاحب مرقومہ ۱۸۰۵ء و دیگر کواغذ دفتر فوربن۔

راجگان بندیلکھنڈ نے مدت تک اپنی آزادی کے قائم رکھنے مقابلہ حکومت اہل اسلام دہلی کیا بیچ آخر سلطنت شاہجہان ایک رئیس چنپت رائے نامی نے اپنی آزادی ظاہر کی اور اُسکے فرزند چھترسال نے ایک خاندان جدید مشرق کے ملک مین قائم کیا رئیسان مغرب کم وبیش مطیع دہلی تھے تخمینا آمدنی ملک چھترسال کا ایک کرور روپیہ سالیانہ تھا اُسکا ایک قلعہ حضبوط کالنجر کا تھا اور اُسکے خاص مقام سکونت شہر پنا تھا جسکے متصل کان الماس پنا مشہور ہے۔

بیچ حکومت راجہ چھترسال کے ملک بندیلکھنڈ پر حملہ محمد خان بنگش پٹھان رئیس فرخ آباد نے کیا تھا اُسکے دفعیہ کے واسطے اول پیشوا باجی راو دکھن سے طلب ہوا تھا۔

اخراج افغانان کا ملک بندیلکھنڈ سے باعث کوشش فوج مرہٹا کے وقوع مین آیا اِس سبب سے راجہ چھترسال نے پیشوا کو اپنا فرزند متبنیٰ قرار دیا اور اپنے ملک کو درمیان اپنے دو فرزند اصلی ہردے شاہ اور جگت راج کا ور پیشوا باجی راؤ پسر متبنی کے تقسیم کیا اِس انتظام سے پیشوا قابض ایک بڑے علاقہ ملک بندیلکھنڈ کا ہُوا اور یہ ملک گویا اول ہندوستان مین سے قبضۂ پیشوا مین آیا تھا اور بعد ازان بہت سا اور ملک فتح کرکے شامل اُسکے ہوا مابقی دو حصص فرزندان چھترسال کے

اکثر اولاد فرزندان مذکورین کے قبضہ مین چھوٹے چھوٹے حصون مین رہا اور پاس رفیقان و ملازمین سرکشان کے باعث ضعف خاندان مذکور کے رہا۔

مادھوجی سیندھیا کے ہمراہ بیچ اوس کے اخیر اور فتحیاب مہم کے جو اوسنے واسطے دوبارہ قائم کرنے حکومت مرہٹا کے بیچ اضلاع شمالی ہندوستان کے کی تھی فوج کثیر اور جرار دکھن کی سرکردگی علی بہادر کی تھی علی بہادر پوتا باجی راؤ کا اور بیٹا شمشیر بہادر مسلمان کنیزک زادہ پیشوا کا تھا بیچ مادھوجی سیندھیا کے سابق مہم ہندوستان کے اکثر رئیسان نے گروہ اور اتفاق مسلمانون کا دہلی مین چھوڑ کر اتفاق حاکم مرہٹا کے ساتھ کیا تھا اسمین ایک راجہ ہمت بہادر تھا جو گورہ اور سردار گروہ کشیر مریدان کا تھا اور اون کے قبضہ مین تھوڑا ملک بندیلکھنڈ کا تھا علی بہادر مدارات سیندھیا سے ناراض ہوکر بہ ترغیب دہی راجہ ہمت بہادر آمادہ فتح کرنے تمام ملک بندیلکھنڈ کا ہوا اور ایک عہدنامہ فیما بین علی بہادر اور راجہ مذکور کے قرار پایا جسکے رو سے وعدہ ہوا کہ ایک بڑا ملک بوقت فتح کرنے کے ہمت بہادر کو دیا جائیگا اور وہ بالکل اوسکے زیر حکم رہیگا اور آمدنی اوسکی بیچ صرف اوس فوج کے دیجائیگی جو راجہ نے وعدہ دینے اور کرنے بیچ خدمتگذاری علی بہادر کے کیا تھا۔

بندیلکھنڈ کا پارہ پارہ ہونا باعث خانگی تکرار و جنگ ملکی فیما بین اولاد اصلی راجہ چترسال کے باعث دلیری و بلند ہمتی علی بہادر کا ہوا جو دو حصص ملک کے دو ولیہد اصلی راجہ چترسال کو ملے تھے وہ مساوی نہ تھی اوسمین سے بڑا حصہ جو راجہ ہردے ساہ کو ملا تھا وہ بعد اوسکے بیٹے ہندو پت نامے کے اوس کے دو ملازمین خانگی یعنی حضوری اور کیہم راج چوبے کے قبضہ مین آیا اور بینی حضوری نے حکومت سرخود یہا مین قائم کی تھی اور کیہم راج چوبے کے قبضہ مین قلعہ کالنجر مع اضلاع گرد و پیش قلعہ مذکور کے آیا اور حصہ جگت راج بھی بعد جنگ عظیم فیما بین اوس کے پسر دوم اور نبیرگان گمان سنگھ اور کھومان سنگھ کے جو دونون فرزند پسر کلان جگت راج کے تھے اول تین حصص مین تقسیم ہوا اور بعد ازان دونون نبیرگان نے چھین لیا اب اونکی اولاد مین تکرار اور نزاع ہو رہی ہے کہ ایک ہی اون مین کا تمام حصہ لے۔

علی بہادر نے بہت جلد اپنی حکومت بڑے حزو ملک پر قائم کی صرف قلعہ کالنجر بیچنگ سخت ہوئی اور اسی قلعہ کے محاصرہ مین وہ ۱۸۰۰ عیسوی مین فوت ہوا مگر اوس نے اپنے حین حیات دربار پونا سے انتظام ایسا کیا تہا جسکے رو سے حق حکمرانی اور حق اعلی پیشوا کا اوپر تمام ملک مقبوضہ علی بہادر واقع بندیلکھنڈ کے قائم اور منظور ہوا۔

علی بہادر کے دو فرزند تہے ایک شمشیر بہادر اور دوسرا ذوالفقار علی اور شمشیر بہادر بحین حیات اپنے والد کے پونا مین رہتا تہا راجہ ہمت بہادر نے اول ارادہ قائم رکہنے حق شمشیر بہادر کا کیا اور حکومت اوس کے والد کے ملک کی اوسکے نام سے اور اوسکی طرف سے تا آنے اوسکے بندیلکھنڈ مین کی اس غرض سے اوسنے منجملہ سرداران مرہٹہ کے جو فوج علی بہادر مین رہتے تہی نواب مرحوم کے ماموغنی بہادر نامے کو پسند کیا کہ یہ شخص غیر حاضری شمشیر بہادر مین کارپرداز ملک رہے اور راجہ ہمت بہادر مثل سابق اپنے ملک مین حکمران رہے اور دخیل کارپرداز اور دیگر سرداران مرہٹہ کے مزاج مین رہے۔

اسوقت مین برملا مخالفت اکثر سرداران ملک مرہٹہ بسبب انتظام عہد نامہ بسین جسکے رو سے قطع نظر اور فوائد کے سرکار انگریزی کو علاقجات بندیلکھنڈ جمعی ۳۱ لاکھ روپیہ سالیانہ کے ملے تہے باعث اجرای اشتہار سرکار انگریزی ہوا جس مین سرکار ممدوح نے اپنا ارادہ درباب تعمیل منشاء عہد نامہ مذکور ظاہر کیا اور فوراً بعد اجرای اس اشتہار کے دولت راؤ سیندہیا اور راجہ برار نے برملا جنگ شروع کی اور جسونت راؤ ہولکر بہی خفیہ مخالفت مین اون سے کم نہ تہا۔

جو تدابیر جنگ و دشمنی رئیس آخری یعنی ہولکر نے کی ایک اونمین کی یہ ہے کہ ملک انگریزی جو درمیان دوآبہ گنگ کے ہے حملہ کیا جاے اور فوج کشی اضلاع مرزاپور اور بنارس پر براہ بندیلکھنڈ ہوا اور اس تدبیر پر نہایت توجہ ہوئی اور اس تدبیر کے کرنے کے واسطے نواب شمشیر بہادر تجویز ہوا۔

راجہ ہمت بہادر نے دیکہا کہ اگر یہ تدبیر سرداران مرہٹہ کی فتحیاب ہوئی تو اوسکا ملک بندیلکھنڈ مین بہت کم ہو جائیگا لہذا اوسنے یہ امر قرار دیا کہ دوستی مرہٹہ ترک کرکے

اپنی رسائی اور ترقی علاقہ بندیلکھنڈ کے واسطے ایسی مدد کرے کہ ملک مرہٹا سے منتقل ہوکر انگریزون کے پاس آئے برطبق اسکے ایک عہدنامہ نمبر ۲۷ بمقام شاہ پور تاریخ ۴ ماہ ستمبر ۱۸۰۳ء قرار پایا جسکے رو سے سوائے اور شرایط کے یہ امر قرار پایا کہ ایک علاقہ جمعی بیس لاکھ روپیہ سالیانہ کا بندیلکھنڈ مین اس غرض سے راجہ مذکور کو دیا جاے کہ وہ فوج بھرتی کرکے اوس فوج سے خدمتگذاری سرکار انگریزی کرے اور بلحاظ فوائد عظیم جو بباعث شامل ہونے ہمت بہادر کے اوسکو توقع حصول کی تھی اور اوسکی شرکت سانہ فوج انگریزی کے واسطے قبضہ کرنے بندیلکھنڈ کے اور قائم کرنے حکومت انگریزی کے ملک مذکور مین یہ اقرار ہوا کہ جسقدر فوائد اوسکی شرکت اور مدد سے حاصل ہونگے اوسی انداز سے اوسکو جاگیر دوامی دیجایگی ایک صریح فائدہ شرکت راجہ ہمت بہادر سے یہ ہوا کہ سرکار انگریزی کی فوج کو بسہولیت بیچ عبور کرنے دریاے جمن کے اور جانے ملک بندیلکھنڈ مین ہوئی ورنہ اونکا عبور دریاے مذکور سے بمقابلہ فوج مشترکہ مرہٹا و ہمت بہادر بدقت ہوتا اور راجہ کو یہ فائدہ ہوا کہ اوسکو ملک زرریزا اور آباد دوچند سے بھی زیادہ اوس ملک سے جو اوسکے پاس سابق ہنگام عہد مرہٹا تھا بغیر ایزادی کسیقدر صرف فوج کی ملا یہ ملک جو راجہ ہمت بہادر کو دیا گیا کل علاقجات ملحقہ کنارہ مغرب دریاے جمن الہ آباد سے کالپی تک باستثنا رجروی علاقہ کے ہے۔

بعد وفات راجہ ہمت بہادر کے ۱۸۱۲ء مین یہ علاقجات ضبط ہوئے اور جاگیر اور پنشن اوسکے خاندان کے واسطے تجویز ہوئی۔

ہنگام صلح فیمابین سرکار انگریزی اور راجہ ہمت بہادر کے نواب شمشیر بہادر بھی بندیلکھنڈ مین آگیا تھا مگر اوسکی کوشش درباب قائم کرنے اپنی حکومت کے بمقابلہ سرکار انگریزی بے سود ہوئی لہذا اوسنے راضی ہوکر مد خرچ حسب مضمون نمبر ۲۸ چار لاکھ روپیہ سالیانہ کا سرکار انگریزی سے لینا قبول کیا اور اوسکو اجازت مقام باندا مین رہنی کی ہوئی یہ مد خرچ بعد ازین ۱۸۱۲ء مین حسب مضمون نمبر ۲۹ اوسکو عطا ہوئی شمشیر بہادر ۱۸۲۳ء مین مرگیا اور اوسکا برادر ذوالفقار علی بجاے اوسکے مالک پنشن یعنی مد خرچ مذکور ہوا اوسکے بعد علی بہادر مد خرچ چار لاکھ روپیہ کا پاتا رہا مگر یہ شخص شریک مین ۱۸۵۷ء مین ہوا اس سبب سے

یہ پنشن چار لاکھ روپیہ سالیانہ کی ضبط ہوئی اور اوسکو گرفتار کرکے روانہ اندور کیا وہ وہان نظر بند ہی اور صرف چھتیس ہزار روپیہ سالیانہ حین حیات اوسکا مقرر ہوا۔

جو ملک پیشوا نے دیا تہا اوسمین سے گورنمنٹ نے علاقجات برلب دریاے جمن جمی چودہ لاکھ روپیہ کے ماورا اون علاقجات کے جو راجہ ہمت بہادر کو دیے گیے تہے اپنے پاس رکہے جن سرداروں کے پاس باقی ملک تہا اونکے حقوق اس نظر سے قائم رہے کہ وہ سدراہ غارتگری وغیرہ جنکا اندیشہ ہولکر کی طرف سے تہا رہین چونکہ حکومت پیشوا کی ملک بندیلکھنڈ مین صرف برائے نام تہی لہذا یہ امر واسطے صلاحیت ملک کے ضروری متصور ہوا کہ جو سردار پیشوا کے حصۂ ملک مین موجود ہین اون سے اقرارنامہ کیے جائین کہ وہ جسقدر ملک عہد علی بہادر مین رکہتے تہے اوسقدر اب بہی رکہین بشرطیکہ دوستی اور وفاداری سرکار کی منظور کرین اور سرداران مغربی حصۂ بندیلکھنڈ بطور سرخود قرار دیے گیے لہذا اونکے ساتہ عہدنامہ دوستی اور اتفاق قرار پائے۔

جمیع حقوق حکمرانی پیشوا جو ملک بندیلکھنڈ مین تہے وہ سب سرکار انگریزی کو حاصل ہوئے جب حکومت پیشوا کی ۱۸۱۸ء مین زائل ہوگئی۔

علاقجات بندیلکھنڈ مین سے علاقہ جالون اور جہانسی اور جیت پور اور کہدی سرکار مین آگئے اور چرگانوا اور پورواجود دونون جاگیر کالنجر چوبے کے تہے اور بجی راگھوگڈہ اور تروہا ضبط سرکار انگریزی ہوئے اور علاقجات ساہ گڈہ اور بان پور بہی باعث دہانکی سرداروں کے شرکت بلوہ ۱۸۵۷ء کے ضبط سرکار ہوگئے مقام بانپور کا دعوی سیندہیا نے اس بناپر کیا کہ یہ علاقہ جزو علاقہ چندیری کا ہے اور ۱۸۳۱ء مین دربار گوالیار نے فتح کیا تہا یہ دعوے اونکا منظور نہین ہوا مگر علاقہ بانپور بفجوالے عہدنامہ ۱۸۶۱ء سیندہیا کو دیا گیا۔

مع علاقہ ریوان اور تین علاقجات خرد رونا گود و مہر و ساہوال کے جواب زیر حکم سرکار کے ہین ملک بندیلکھنڈ مین چھتیس علاقجات خورد و بزرگ ہین منجملہ اونکے صرف جن علاقجات نے عہدنامجات سرکار انگریزی کے ساتہ کئے وہ ہین ریوان اور اُرچا جسکو ٹہری بہی کہتے ہین اور دتیا اور سمتہر باقی سرداران اپنا اپنا علاقہ بذریعہ سند رکہتے ہین اور اقرارنامجات تابعدار

وفرمانبرداری اُنسے لیے گئے ہین۔

علاقجات شامل شدہ ومنضبطہ

جالون

جوسردار اوسوقت قابض جالون تہا جب سرکار انگریزی نے ملک بندیلکھنڈ پر تسلط کیا نانا گوبند راؤ تہا وہ شامل شمشیر بہادر بیچ جنگ بمقابلہ سرکار انگریزی ہوا لہذا اوسکے علاقہ پر فوج انگریزی نے قبضہ کیا مگر جب اوسنے تابعداری اختیار کی تو اوسکا علاقہ حسب سند نمبر ۳۰ باستثناء کالپی وچند دیہات برلب دریاے جمن دوبارہ عطا ہوا ۱۸۱۷ء مین حسب سند نمبر ۳۱ وہ خراج اور خدمت سے جو حقوق سرکار انگریزی کو اوسوقت حاصل ہوئے تہے جب پیشوا نے تمام حقوق حکمرانی ملک بندیلکھنڈ سرکار انگریزی کو دیدیے تہے بری ہوا اور نانا نے سرکار مین ضلع کندہ وچند دیہات پرگنہ چوکی شامل کردیے نانا گوبند راؤ ۱۸۲۲ء مین فوت ہوا اور بجاے اوسکے اوسکا فرزند بالا راؤ گوبند وارث ہوا جب ۱۸۳۲ء مین بالا راؤ گوبند لاولد فوت ہوا تو اوسکی بیوہ نے راؤ گوبند راؤ کو اپنا متبنی کیا اور جب یہ راؤ گوبند راؤ ۱۸۴۰ عیسوی مین مرگیا تو علاقہ سرکار انگریزی مین آگیا۔

جہانسی

اول عہدنامہ نمبر ۳۲ شیو راؤ بہاؤ جہانسی والہ کے ساتہ ۱۸۰۴ء مین ہوا ۱۸۱۵ء مین اوسکا پوتا رامچندر راؤ جانشین ہوا اوسکے ساتہ عہدنامہ نمبر ۳۳ ۱۸۱۷ء مین قرار پایا جسوقت پیشوا نے تمام حقوق ملک بندیلکھنڈ سرکار انگریزی کو دیے رامچندر راؤ ۱۸۳۵ء مین لاولد مرگیا مگر چونکہ عہدنامہ ۱۸۱۷ء مین یہ مشروط تہا کہ وراثت جہانسی نہ صرف رامچندر راؤ کی اولاد پر منحصر ہے بلکہ شیو رام بہاؤ کی اولاد کو بہی پہونچے گی لہذا جانشینی رگہناتہ راؤ عموی رام چندر راؤ کی منظور ہوئی یہ بہی ۱۸۳۸ء مین لاولد مرگیا اب اوسکے برادر گنگادہر کا استحقاق منظور ہوا مگر بباعث اوسکی نالیاقتی کے انتظام ملک سرکار نے اپنے اختیار مین رکہا بعد ازان ۱۸۴۳ء مین انتظام ملک اوسکے سپرد ہوا شرائط عہدنامہ نمبر ۳۴ مرقومہ

۲۷- ماہ دسمبر ۱۸۴۳ء قرار پائین گنگا دہر راؤ بھی بہ ماہ مارچ ۱۸۵۳ء لاولد فوت ہوا اور چونکہ اب کوئی وارث مذکور کسی رئیس کا جسنے شروع مداخلت انگریزی سے جھانسی مین حکمرانی کی ہو موجود نہ تھا لہذا علاقہ سرکار انگریزی مین آگیا۔

جیت پور

یہ علاقہ قبضہ اولاد چترسال مین تھا اول سند انگریزی نمبر ۳۵ راجہ کیسری سنگھ کو بتاریخ ۲۰- ماہ ستمبر ۱۸۱۲ء دی گئی تھی بعد وفات اوسکے علاقہ اوسکا پرتھی سنگھ اوسکے پسر کو ملا اس شخص نے ۱۸۴۲ء مین سرکشی کی اور برخاست ہوا اور علاقہ کیت سنگھ کو ملا یہ اولاد چترسال مین سے تھا اور اوسنے دعوے علاقہ چرکاری کا کیا تھا بعد وفات کیت سنگھ کے ۱۸۴۹ء مین بسبب لاولدی اُسکے علاقہ جیت پور سرکار انگریزی مین آگیا۔

کھندی

یہ علاقہ خورد ۱۸۰۵ء مین حسب سند نمبر ۳۶ پرسرام کو جاگیر مین دیا گیا تھا شیخصر سرغنہ ایک گروہ ڈاکوان تھا اور اوسکو اس نظر سے دیا گیا تھا کہ ملک بندیلکھنڈ مین امن رہے پرسرام ۱۸۵۰ عیسوی مین فوت ہوا اور اوسوقت یہ حکم ہوا کہ جاگیر حین حیات تھی لہذا جاگیر ضبط ہوئی۔

تروہا

امرت راؤ تروہا والہ پسر پیشوا راگوبا کا تھا جب باجی راؤ بسین کو بھاگ گیا تو ہولکر نے تصور کیا کہ وہ ملک چھوڑ گیا اور تجویز کی کہ امرت راؤ کو اوسکی جگہ قائم کرے مگر فوج انگریزی کہ پونا کو جاتی تھی اس سے اوسکا ارادہ پورا نہوا امرت راؤ نے دوستی انگریزی کی خواہش کی اور عہدنامہ نمبر ۳۷ قرار پایا جسکے رو سے سات لاکھ روپیہ سالیانہ کی پنشن اوسکے اور اوس کے فرزند کے واسطے تجویز ہوئی اوسنے مقام تروہا واقع بندیلکھنڈ اپنی بود و باش کے واسطے پسند کیا لہذا مقام مذکور مین جاگیر چار ہزار چھ سو اکیانوے روپیہ کی اوسکو دی گئی امرت راؤ ۱۸۴۴ء مین مرگیا اور اوسکا فرزند بنایک راؤ اوسکا جانشین ہوا بعد وفات بنایک راؤ کے سات لاکھ سو روپیہ کی پنشن موقوف ہوئی اوسکے دو بیٹے متبنی نراین راؤ اور مادھو راؤ تھے یہ دونون شامل

بلوہ ۱۸۵۷ء مین ہوئی اور اونکی سب جایداد خانگی ضبط سرکار ہوئی نراین راؤ ۱۸۶۰ء مین بمقام ہزاری باغ قید مین مرگیا اور مادہو راؤ کے قصور باعث صغرسنی کے معاف ہوئے وہ اب بریلی مین زیر پرورش و پرداخت سرکار تحصیل علم کرتا ہے اوسکے مدد خرچ کے واسطے مبلغ تیس ہزار روپیہ سالیانہ مقرر ہوا ہے —

نمبر ۲۷

اقرارنامہ راجہ ہمت بہادر مرقومہ ۴ ماہ ستمبر ۱۸۰۳ء

سوال اول	جواب اول
درخواستہاے ذیل منجانب نہار الجو پیگیر ہمت بہادر معرفت مسٹر جان میسلبک اور نواب وجہ الدولہ وجہ الدین خان بہادر کے جنکو مہاراجہ کی طرف سے اختیار اس امر کا عطا ہوا ہے بامید منظوری پیش ہوئی ہین	بتاریخ ۴ ماہ ستمبر ۱۸۰۳ء مطابق ۱۸ ماہ جمادی الاول ۱۲۱۸ھ ہجری اور ۳ ماہ کوار سمت ۱۸۶۰ مسٹر گریم مرسر صاحب نے جنکو ہز ایکزل لنسی موسٹ نوبل گورنر جنرل مارکوس ویلزلی بہادر نے منجانب ہنوربل اسیسٹ انڈیا کمپنی بطور ایجنٹ خاص مامور کیا تھا بمہر و دستخط اپنے درخواست ہاے ذیل جو آٹھسو الونین جیل مندرج ہین منظور اور مقبول کرتے ہین —
سوال دوم کچھ تبدیلی بیچ شان و شوکت کے جو خطاب ہمکو دیا گیا ہے مجھے بخشی ہے نہو	جواب دوم جب تم نے بدل و جان سرکار انگریزی سے ساز کیا اور حتی المقدور بیچ انتقال کل ملک بندیلکھنڈ کے پاس سرکار انگریزی کے کوشش بلیغ کی ہے تو تم بطور دوست خاص سرکا تصور کیے جاؤگے اور اسی سبب

سے تمہاری شان وشوکت روز بروز افزون رہیگی۔

سوال سوم

راجہ اُمراؤگیر میرا بھائی جو لکھنؤ مین محبوس ہے رہا کیا جاے۔

جواب سوم

نواب وزیر کو لکھا جایگا کہ وہ تمہارے بھائی اُمراؤگیر کو رہا کرین مگر چونکہ امراؤگیر باعث سرکشی بخلاف نواب وزیر قید ہوا ہے اور چونکہ سرکار انگریزی ہمہ تن ذمہ دار حفاظت ملک وسرکار نواب وزیر ہے لہذا ضمانت معقول خواہ حاضر ضامنی ہو خواہ مال ضامنی ہو داخل کرنی چاہیے اور ضامن سرکار کو لکھدیگا کہ اگر کوئی ارادہ فاسد بعد رہائی ظہور مین آئے تو وہ ذمہ دار ادا کرسکے ہونگے۔

سوال چہارم

واسطے سکونت میرے خاندان کے پرگنہ سکندرا و بند کی بطور جاگیر دیے جائین اور میری اولاد کے نام بھی یہ جاگیر قائم رہے۔

جواب چہارم

چونکہ تم حاضر خدمتگذاری ہنور پل کمپنی کے رہوگے تمکو جاگیر موافق شان اور مرتبہ کے ملیگی مگر چونکہ وہ خدمت جسکی جلدوے مین جاگیر عطا ہوا تبتک وقوع مین نہین آئی ہے لہذا جب اُن سے خدمت حسب اطمینان سرکار انگریزی ظہور مین آئیگی اوسیوقت تمکو جاگیر موافق تمہاری شان اور رتبہ کے ملیگی۔

سوال پنجم

ایک جایداد واسطے مصارف رسالۂ سواران کے مجکو بند بلکھنڈ مین نیچے گھاٹون کے

جواب پنجم

جایداد بیس لاکھ روپیہ کی واسطے مصارف تمہارے رسالۂ سواران کے دی جایگی

جمعی بیس لاکھ روپیہ کی مع قلعجات موجودہ واقع جائداد مذکور دیجائے۔

سوال ششم

جب سرکار انگریزی کی مرضی ہوگی کہ اور ملک فتح کرے تو مین ہمراہی مین حاضر ہونگا اور اس حالت مین جائداد جداگانہ یا روپیہ نقد اوسقدر مجھے ملے جسقدر کے موافق سرکار انگریزی مجھے اجازت سپاہ جدید بھرتی کرنیکی دین۔

جواب ششم

جب کبھی ضرورت تمہاری بھرتی کرنے اور سپاہ کی سوائے اسکے جسکے واسطے تمکو جائداد دی گئی ہے ہوگی اوسوقت جسقدر فوج جدید کی اجازت ہوگی اوسکی تنخواہ سرکار ہی ملیگی۔

سوال ہفتم

بیچ فتح ممالک جدید کے جو کچھ اقرارنامجات زمیندار ان وراجگان ممالک مذکور کے ساتھ معرفت میرے درباب تابعداری کمپنی کے ہونگے وہ فوراً منظور ہون۔

جواب ہفتم

چونکہ تم ملازم سرکار ہو جو اقرارنامہ برضامندی سرکار اون آدمیون کے ساتھ کیا جائیگا جو تابعداری منظور کرین اوسسے انحراف یا خلاف رائے نہوگی۔

سوال ہشتم

درحالیکہ صلح فیمابین سرکار انگریزی اور پیشوا کے ہوجاے تو میری جائداد کا بھی ذکر اوسمین ہے اور میری نسبت پرورش برابر سرکار انگریزی کی رہنے اور اگر یہ ملک بھی چھوڑ دیا جاے تو جائداد پنشن لاکھ روپیہ کی مجھی سرکار سے کسی علاقہ قرب وجوار مین ملے۔

جواب ہشتم

درحالیکہ سرکار انگریزی اس ملک کو چھوڑدیگی تو جائداد جو اس عہدنامہ کے مطابق عطا ہوئی ہے اوسکا بندوبست شرائط واگذاری مین درج ہوگا۔

ہم مسٹر جان میلبک اور وجہ الدولہ خان بہادر مختاران با اختیار منجانب مہاراجہ ہمت بہادر اپنی رضامندی نسبت شرائط بالا کے جو بیچ مابین سرکار انگریزی اور مہاراجہ کے حسب مضمون جوابات واجب العرض کے ظاہر کرتے ہین۔

دستخط جی میسبک

ٹی ٹی

مہر — وجہ الدولہ

دستخط وجہ الدولہ خان

نمبر ۲۸

بنام شمشیر بہادر المرقوم ۱۲- ماہ جنوری ۱۸۰۳ء

تمہارے وکیل نے ایک کاغذ پیش کیا اوسمین چند شرائط درج تھین اور میری منظوری کی درخواست واسطے تمہارے اطمینان اور حاضر ہونے کے کی۔

چونکہ اکثر درخواستون کی منظوری یا جواب سابق ہو چکا ہے لہذا اب غیر ضروری ہے کہ اونکا اعادہ کیا جاے مین صرف چند مراتب اصلی جنکو مین منظور کرتا ہون بنظر تمہارے اطمینان کلی کے تحریر ہوتے ہین۔

اول یہ کہ درحالیکہ تم فوراً انگریزی کمپو مین حاضر ہو اور آیندہ فرمانبرداری بلا عذر لحکام سرکار انگریزی کرو مین اقرار کرتا ہون کہ تمہاری جان و مال کی حفاظت ہوگی اور ہر طرح کی آزادی جسمانی و نیز لحاظ اور ادب میری طرف سے کیا جائیگا۔

دوم یہ کہ مین مدد خرچ تمہارے عین حیات اور تمہارے خاندان کے واسطے دوام کے لیے چار لاکھ روپیہ کا نقد خواہ زمین دلواد ونگا اور یہ روپیہ آمدنی بندیلکھنڈ سے سرکار انگریزی باتفاق رائے مہاراجہ پیشوا کے علیحدہ تمہارے واسطے کر دینگے۔

سوم یہ کہ مین اقرار کرتا ہون کہ مین اپنی سرکار کو لکھونگا تاکہ وہ مہاراجہ پیشوا سے سفارش کریگے کہ وہ مکانات اور دیہات متصل پونا کے جنکو تم بیان کرتے ہو کہ تمکو جاگیر مین ملے تھے تمہارے پاس قائم رکھین اور وہ کوشش کرے مہاراجہ کے مزاج سے

نارضامندی جو اوسکے دل مین باعث تمہارے طریق گذشتہ یا کسی اور امر کے اگر ہوگی تو دور کر دین گے۔

آخری امر یہ ہے کہ جو مد خرچ اب تک دیا جاتا ہے اوسکو دوامی تصور کرنا چاہیے اسطور پر کہ وہ عطیہ سرکار انگریزی باتفاق نرائے مہاراجہ پیشوا کے ہے اور منحصر اوپر قبضہ بندیلکھنڈ کے نہین ہے۔

اب تمکو خیال کرنا چاہیے کہ یہ تمام اطمینان جو میری طرف سے تحریر ہوئے ہین اوس حالت مین واجب ہونگے جو تم بروز دوشنبہ تاریخ ۱۶ ماہ حال ماقبل اوسکے حاضر انگریزی کیمپ مین ہوگے اور اس صورت مین مجھے تامل اس امر مین بھی نہوگا کہ مین سفارش تمہاری سرکار مین کرون کہ تم واجب فیضرسانی وعنایات کے ہو۔

ترجمہ صحیح ہے۔

دستخط جے ہیلی

اجنٹ گورنر جنرل

دیگر یہ کہ اقرارات بالا ہز کونسل سی گورنر جنرل بہادر ہند باجلاس کونسل نے بتاریخ ۲ ماہ فروری ۱۸۰۳ء منظور کیے۔

نمبر ۳۹

ترجمہ واجب العرض نواب شمشیر بہادر مع جوابات بمہر و دستخط رایٹ آنریبل گورنر جنرل کشور ہند۔

شرط اول

چونکہ مین نے اطاعت سرکار انگریزی کی قبول کی اور مین اوسکے ماتحتان اور خیرخواہان مین شمار ہوا تو اسصورت مین چاہتا ہون کہ میری عزت اور توقیر ہر طرح مثل سابق

جو عزت اور توقیر نواب کی ہوتی ہے وہ سرکار انگریزی کی طرف سے ویسی ہی رہیگی اور لحاظ کلی اس امر کا رہیگا کہ کوئی اور بھی کی اونکی عزت اور توقیر مین نہ کرنے پائے

سرکار انگریزی سے بحال رہے اور کسیکو
اجازت نہو کہ میری عزت اور توقیر مین
فرق لائے۔

شرط دوم

چار لاکھ روپیہ سالیانہ سکہ فرخ آباد جو میرے
مصارف کے واسطے تجویز ہوا ہے اور جسکی
مطابق مجھے ماہواری خزانہ کالکٹری ضلع
بند یلکھنڈ سے ملتا ہے مین جانتا ہون کہ اس بارہ مین
ایک جداگانہ اقرارنامہ گورنر جنرل ان کونسل
اس مضمون کا بخشین کہ یہ روپیہ مجکو اور میرے
ورثا کو سلا بعد نسل واسطے دوام کے ملیگا اور آو
شے مین کسی ضلع کی تخصیص نہو کیونکہ مین
امیدوار فیاضی سرکار انگریزی کا ہون۔

بموجب اقرار کے جو نواب کے ساتھ کپتان
جے بیلی صاحب نے کیا ہے اور جسکی
تصدیق گورنر جنرل سابق مارکوئس ویلزلی صاحب
نے فرمائی ہے اور جو مد خرچ چار لاکھ روپیہ
آسکے رہنے سے خواہ نقدی خواہ زمین کا مقرر
ہوا ہے وہ بذریعہ اس تحریر کے واسطے
دوام کے بنام نواب مذکور نسلاً بعد نسل ہوا
اوآسکے ادا ہونے مین بھی تخصیص کسی ضلع کی ہی
نہین کیونکہ وہ منحصر اوپر سرکار انگریزی اور نہایت
میری منت پیشوا نکے ہے۔

شرط سوم

اگر کوئی شخص کسی وقت یا کسی وقع پر میری
بدی نسبت سرکار انگریزی کے بیان کرے
تو اوسپر بغیر تحقیقات کامل کے لحاظ
نکیا جاوے۔

کوئی الزام نسبت نواب کے بغیر تحقیقات
کامل کے مسموع نہوگا۔

شرط چہارم

اگر کوئی میرے برادران یا رشتہ داران
یا ماتحتان یا ملازمین مین سے نالش خلاف
میرے سرکار انگریزی مین کرے اوسکی سماعت ہو

نواب مالک اپنے گھر کا ہے مگر امید ہے
کہ نواب اپنے برادران و رشتہ داران
و ماتحتان و ملازمان سے انصاف مہربانی

پیش آئین گے۔

شرط پنجم

اگر کسی وقت مہاراجہ پیشوا مجھسے ناراض
ہوجائین تو سرکار انگریزی اوس خفگی کو
مداخلت دوستانہ سے اُنکے مزاج
سے دور کردین۔

اگر کسی وقت مہاراجہ پیشوا نواب سے
ناراض ہونگے تو سرکار انگریزی دوستانہ
مداخلت کرکے خفگی مہاراجہ کی رفع کرادینگے

شرط ششم

دہاب مکان اور دیہات کے جو مجھے
جاگیرین سرکار پونا نے واسطے خرچ بطے
کے عطا کی تھی اور جنکو عرصہ چند گذرا کہ
سرکار پیشوا نے ضبط کرلیا ہے جب کبھی
موقع مناسب ہو سرکار انگریزی مداخلت
دوستانہ کرکے اُنکو واپس دلادین۔

واپسی جاگیر نواب منحصر اوپر مرضی مہاراجہ
پیشوا کے ہے مگر بموجب اقرار کے جو
کپتان سے بیلی صاحب نے نواب کو
تحریر کردیا ہے سرکار انگریزی حسب درخواست
نواب کے آمادہ سفارش ہوکر مہاراجہ
کے ملاحظہ مین اس امر کو گذرانین گے۔

شرط ہفتم

چونکہ ہنگام حکومت میرے والد مرحوم کی
آمدنی ملک بندیلکھنڈ کی مکتفی واسطے خرچ
انتظام ملک کے نہ تھی اس سبب سے بہت
قرض میرے والد کی ریاست پر باقی ہے
اگر کوئی شخص یا اشخاص سرکار انگریزی میز
نالش بابت قرضہ مذکور کے کرے تو ایسے
شخص یا اشخاص کی نالش سماعت نہو

سرکار انگریزی کچہ سماعت کسی قرض کی خلاف
نواب بابت قرضہ والد مرحوم اونکے کے
نکرینگے۔

دستخط منٹو

جنرل گورنر ہند

المرقوم ۳۱- ماہ دسمبر ۱۸۱۲ء

نمبر ۳۰

اقرارنامہ منعقدہ فیما بین نانا گوبند راؤ پنڈت اور اُنکے ورثا و جانشینانکے اور کپتان جان بیلی پولیٹکل ایجنٹ مامور آنریبل مسٹر جارج ہلارو بارلو بارونٹ گورنر جنرل بہادر منجانب آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے بمقام باندا تاریخ ۳۰-۲- ماہ اکتوبر ۱۸۰۶ء-

چونکہ ازروے عہدنامہ بسین ایک حصہ علاقجات سوانور اور اوپلا کا پرگنہ سابق قبضہ مہاراجہ پیشوا مین تھا آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کو ملا تھا اور چونکہ ازروے عہدنامہ دیگر جو فیما بین سرکارین کے منعقد ہوا تھا حصہ علاقجات مذکور واپس مہاراجہ پیشوا کو دیا گیا تھا اور بالعوض اوسکے بابت اور معاوضات کے جسکا ذکر عہدنامہ مذکور مین درج ہی چند علاقجات ملک بندیلکھنڈ مین جمعی چھتیس لاکھ سولہ ہزار روپیہ سالیانہ کے واسطے دوام کے سرکار انگریزی کو دیے گیے اور شامل مقبوضات سرکار واقع ہند شمار کیے گئے اور چونکہ اوسوقت مین جب فوج انگریزی اول مرتبہ واسطے قبضہ کرنے ملک بندیلکھنڈ کے اور سندھیا مخالفان گئی تھی نانا گوبند راؤ نے کچھ ایام تک مقابلہ اگر سدراہ فوج انگریزی کا ہوا تھا اور اس حرکت سے وہ سرکار انگریزی کے دشمنان مین شمار کیا گیا تھا اور اگر علاقجات اور قلعہ جات ملک بندیلکھنڈ کے جو سابق اوسکے قبضہ مین تھے فوج انگریزی نے فتح کرکے اپنی حکومت اسمین قائم کی اور چونکہ بعد فتح و تسلط علاقجات اور قلعہ جات مذکور نانا گوبند راؤ نے تابعداری اور فرمانبرداری آنریبل کمپنی کی قبول کی اور مع اپنی فوج کے شامل فوج انگریزی ہوا اور اوسوقت سے اپنی وضع ایسی درست کی کہ ہمیشہ دوستی اور اتحاد اور خیرخواہی سرکار انگریزی مین قائم رہا جسکے عوض مین علاقجات اوری اور محمدآباد اول سال مین اوسکو واپس ہوئے اور دوسرے سال مین پرگنہ مہوبا دیا گیا اور چونکہ ایک وعدہ سرکار انگریزی نے کیا تھا کہ بعد ازین اوسکو یعنی نانا گوبند راؤ کو معاوضہ ضلع کالپی دیا جائیگا اب آنریبل گورنر جنرل ان کونسل خوش ہوکر حکم دیتے ہین کہ ایفا اوس عہد کا کیا جاے لہذا بنظر اعتبار اور اطمینان نانا گوبند راؤ کے بابت علاقجات عطیہ سابق اور اوس

علاقہ کے جواب معاوضہ ضلع کالپی مین دیا جائیگا اور نیز خیال اسکے کہ نانا گوبندراو کو حقوق وفاداری اور دوستی سرکار انگریزی مین ثبات اور قرار دیا جاے بشرائط ذیل منظور ہوئین اور واسطے دوام کے مرعی رہین گی —

شرط اول

نانا صاحب بدل دوستی آنریبل کمپنی قبول اور منظور کرکے اقرار کرتے ہین کہ وہ ہرگز مداخلت ملک انگریزی یا کسی دوست سرکار انگریزی مین نہ کرینگے اور نہ مدد و پناہ کسی شخص کو دینگے جو دشمن سرکار انگریزی کا ہوگا —

شرط دوم

نانا گوبندراو بذریعہ اس تحریر کے اپنی طرف سے اور اپنے ورثا اور جانشین کی طرف سے چھوڑکر حکومت دوامی اون شہرون کی اور قلعجات کی اور ضلع کالپی کی واقع صوبہ اکبرآباد و دیگر علاقجات واقع برلب راست دریاے جمن درمیان کالپی اور راے پور کے آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی اور انکے ورثا و جانشینون کو واسطے دوام کر دیتے ہین جنکی تفصیل فہرست نسلکہ مین درج ہے اور نیز تمام حقوق جو وہ خود یا اون کے بزرگ اضلاع و دیہات مذکورہ بالا مین کبھی رکھتے تھے اور اب رکھتے ہین دیتے ہین —

شرط سوم

اگر کوئی رعایاے سرکار انگریزی جسکے نسبت الزام کسی جرم کا یا بافیداری کا ہوگا مفرور ہوکر علاقہ نانا صاحب مین پناہ گیر ہوگا نانا صاحب عہد کرتے ہین کہ ایسے شخص کو گرفتار کرکے حوالہ سرکار انگریزی کے کرینگے بشرطیکہ اوسکی طلب کوئی عہدہ دار انگریزی ملک سرکار مین سے کریگا —

شرط چہارم

سرکار انگریزی خوش ہوکر نانا صاحب کو معاوضہ ضلع کالپی مین دیہات مفصلہ فہرست نسلکہ دیتے ہین اور منجملہ اونکے چند محالات ایسے ہین کہ وہ درمیان علاقہ انگریزی موقوعہ مشرق بیٹھوا اور ضلع کوئچ واقع سرحد شمالی و مغربی مین واقع ہین جسمین موجودگی فسران ملکی سرکار انگریزی

ہر وقت ضرور ہے اور جہان فوج انگریزی کی آمد و رفت ہمیشہ ضروری ہوگی نانا صاحب مدد کرتے ہین کہ وہ ہر طرح کی مدد اور رعایت افسران ملکی سرکار انگریزی کی جو ضلع کوچ مین رہینگے کرینگے اور افسران اور فوج انگریزی جب وہ اونکے ملک مین گذر کرینگے راہداری اور راہ نما اور رسد دینگے تاکہ مسافران کا نقصان نہو اور فوج انگریزی کو درمیان ضلع کوچ اور دیگر ممالک انگریزی کے دقت عاید نہو ۔

شرط پنجم

نانا صاحب اب بطور حاکم خودسر اور غیر ماتحت اوس علاقہ کے جو اونکو دیا گیا ہے منصور ہوئے لہذا وہ بذریعہ اس تحریر کے دعوی استطلب مدد سرکار انگریزی بمقابلہ دشمن ملکی یا غیر کے چھوڑتے ہین اور سرکار انگریزی تمام دعاوی مطالبہ نسبت نانا صاحب کے باستثنا اُنکے جو اس عہدنامہ مین مذکور ہین چھوڑتے ہین ۔

شرط ششم

اگر کوئی بھائی یا رشتہ دار نانا گوبند راو کا نالش اونکی سرکار انگریزی کے حضور پیش کریگا کہ یہ نالش مبنی اوپر وجوہ دشمنی ذاتی کے ہون یا کسی اور وجہ سے ہون اور اگر کوئی مہاجن یا سوداگر قرضخواہ نانا صاحب کا یا اونکے کسی ملازم یا رفیق کا نالش پیش کریگا یا کوئی شخص ساکن دیہات متعلقہ نانا صاحب دعوی کسی قسم کا نسبت اونکے دایر کریگا تو تمام ایسی نالشات اور دعاوی سپرد نانا صاحب واسطے فیصلہ کے کیے جائینگے ۔

شرط ہفتم

چونکہ ایک ثلث کان الماس پنا قدیم سے مہاراجہ پیشوا نے نانا گوبند راؤ کے تفویض کیا ہے اور عہد نواب علی بہادر مین بھی اونکے سپرد رہا لہذا یہ قرار کیا جاتا ہے کہ اگر کوئی جزو کان الماس پنا کا قبضہ آئیرمل کمپنی مین آجای تاہم نانا صاحب سے مزاحمت نسبت اوس ایک ثلث کان الماس پنا کے نکی جائیگی اور سرکار انگریزی بذریعہ اس تحریر کے تمام دعاوی نسبت اوس ثلث کان الماس پنا جو قبضہ نانا صاحب مین ہے چھوڑتے ہیں ۔

شرط ہشتم

تمام مکانات اور باغات جو بزرگان نانا صاحب کے اور اونکے رشتہ دارون کے شہر
بٹھور واقع دوابہ پر لب دریاے گنگ مین یا شہر بناس یا کالپی مین یا راے پور مین یا کسی اور شہر یا
موضع مین جو قبضہ سرکار انگریزی مین ہے موجود ہین جائداد نانا صاحب اور اُنکے رشتہ داران کی
تصور کیے جاینگے اور اون کے استحقاق مین کسی طرح کوئی افسر سرکار انگریزی مزاحم یا مخل نہوگا۔

شرط نہم

تمام حقوق اور علاقجات ملک بندیلکھنڈ مین اور سائر مین جواب قبضہ نانا گوبند راؤ مین ہے اور یا جو
اندوے عہد نامہ ہذا معاوضہ ضلع کالپی مین اوسکو دیے گئے ہین بذریعہ اس تحریر کے آنریبل
کمپنی کے اور اُنکے ورثا اور جانشینون کے ہر قسم کے دعوی اور مطالبہ سے آیندہ واسطے
دوام کے بری تصور کیے جاینگے اور سرکار انگریزی اقرار کرتے ہین کہ وہ ہرگز نانا صاحب اور اُنکی
ورثا اور جانشینون سے بیچ قبضہ علاقجات مذکور اور حقوق بندیلکھنڈ مع ساگر کے مزاحم نہونگے
اور نہ اون علاقون کے قبضہ مین مزاحم ہونگے جو اب بطور معاوضہ ضلع کالپی اُنکو دیے گئے ہین۔

شرط دہم

یہ عہد نامہ دس شرائط کا آج کی تاریخ بمقام باندا فیما بین کپتان جان بیلی صاحب جسٹ
گورنر جنرل ایک فریق اور نہا سکر راؤ انا پنڈت اور راؤ کشن راؤ وکلاے معتبر نانا گوبند راؤ
فریق ثانی منعقد ہوکر ایک نقل اسکی انگریزی اور فارسی مین بمہر و دستخط کپتان جان بیلی صاحب مدوح
وکلاے ممدوحین کو دی گئی اور وکلاے موصوفین نے کپتان جان بیلی صاحب کو ایک نقل
بمہر و دستخط نانا گوبند راؤ و دستخط وکلاے موصوفین دی اور کپتان جان بیلی صاحب نے وعدہ
کیا کہ وہ وکلاے نانا گوبند راؤ کو بلا درنگ و تساہل ایک نقل اس عہد نامہ کی مصدقہ آنریبل
گورنر جنرل ان کونسل منگا دینگے اور جب نقل مصدقہ مذکور وکلا کو ملیگی اوسوقت یہ عہد نامہ کامل
تصور کیا جائیگا اور اوسکی تعمیل آنریبل کمپنی پر واجب ہوگی اور نانا گوبند راؤ پر بھی لازم تصور کیجائیگی
اور جو نقل اب وکلاے مذکور کو دی گئی ہے وہ واپس ہوگی۔

الم قوم بمقام باندا تاریخ ۲۳ ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۱۸ ع مطابق ۱۰ ماہ شعبان سنہ ۱۲۳۱ ھ اور مطابق کوار
سُدی ایکادشی سمت ۱۸۷۳

مگر یہ کہ یہ عہدنامہ تصدیق کیا گورنر جنرل ان کونسل نے تاریخ ۲۴ - ماہ دسمبر سنہ ۱۸۰۶ء -

فہرست

فہرست محالات و دیہات جو سرکار انگریزی نے گوبند راؤ کو بطور معاوضہ جزو ضلع کالپی و بعض دیہات راسی پور بموجب تفصیل دستخطی صاحب کلکٹر بہادر ضلع بندیلکھنڈ دیئے -

نام دیہات	جمع	جمع کل
دیہات ضلع کالپی جو نانا صاحب کو واپس دیئے گئے -		
عطا	معہ للعہ	
براہ	الصاد ۱۲ ار ۶ پانچ	
بچاپور	صاد ۱۳ ار	
پرسن وپنی خورد	معہ صاد	
گورا	لما للو ۱۰ ار	
گرگنا	صاد ۴ ار	
بیرانو	للعہ صاد	
پانڈی پور	صاد	
بہدرنگھی	اے صاد	
جگری پور	صاد ۸ ار	
حیدریور	الصہ ۷ ار	
املیا بزرگ	الصاد للعہ	
داندا	الصاد معہ ۱۲ ار	
دوگلی	الصاد للعہ	
سندی	صاد للو	
شاہجہان پور	الصاد للعہ	

نام دیہات	جمع	جمع کل
سیدپور	۱۰۰۰	
سورسلا	۱۰۰۰	
سورسانکی	۱۰۰۰	
سدوہا	۱۰۰۰	
گرمین	۱۰۰۰	
کورماعالمگیرپور	۱۰۰۰	
لنگوپور	۱۰۰۰	
موہاوا	۱۰۰۰	
نورپور	۱۰۰۰	
نبی ہان	۱۰۰۰	
نصیرپور	۱۰۰۰	
ہمت پور	۱۰۰۰	
اکبرپور	۱۰۰۰	
اٹورابزرگ	۱۰۰۰	
آمسا	۱۰۰۰	
اورکراہ	۱۰۰۰	
اکواری	۱۰۰۰	
اوکسا	۱۰۰۰	
پیراندہا	۱۰۰۰	
بہت پورا	۱۰۰۰	
بہبوا	۱۰۰۰	
براہ	۱۰۰۰	

نام دیہات	جمع	جمع کل
گرہا	صما ۸/	
گری گا	اعالہ ۱۳/	
داؤدپور	للعہ	
تکونکی	سالے ۸/	
املیاخورد	الللعہ ۱۲	
کوسمرا	الماصہ	
بیری ہراپور	الماصہ	
قادیاپور	امالہ	
کوہانا	صماہ	
مسگوا	الصماہ ۸/	
		معہ ساصہ ۶/۶ پائی

دیہات پرگنہ کہرگا جو ازروی عہدنامہ دیئے گئے

کہرکا خاص	اعسماعہ	
ایر	لاصہ	
تنور	الماصہ	
بودہانلی بزرگ	الصماہ ۸/	
اوری	مالوعہ	
رامپورا	امالوعہ	
گودہر	الہ صہ	
سمریا	الماصہ	
مہانا	الامالہ	
منگراچہ	امالہ	

نام دیہات	جمع	جمع کل
کراری بزرگ	۴	
کراری خورد	۳	
		۷ ۶/۶ پائی
گورا	۱	
چورا کھیرا	۱	
دادری	۱/۲	
پورور	۱/۴	
کراتا	۱	
		۱/۲ ۱/۲
پرگنہ کوترا جو از روی عہدنامہ دیا گیا		۱/۲
پرگنہ نسیدنگر جو از روی عہدنامہ دیا گیا		۱/۴
		۱۴ ۶/۴ پائی

باستثنار غلطی
دستخط جے بیلی
ایجنٹ گورنر جنرل

فہرست اوس حصہ کالپی اوراے پور کی جو بندیلکھنڈ مین واسطے دوام کے قبضہ انگریزی مین دیدی گئی

نام دیہات	جمع	جمع کل
دیہات پرگنہ نورتا کالپی مع شہر وقلعہ۔		
اوسر	۱۷۰۰۰	
احمدپور	۷۰۰۰	
اورنگا	۱۰۰۰	
پنیان	۶۰۰۰	
بروہا	۱۲۰۰۰	
برکھیرا	۱۲۰۰۰	
بمہوری خورد	۱۳۰۰۰	
پندری	۱۰۰۰۰	
پرکھوکرا	۵۰۰۰	
بری بلندا	۱۰۰۰۰	
تکرا	۵۰۰۰	
جلہوپور	۱۰۰۰۰	
جیرام پور	۱۰۰۰۰	
چھیلا	۱۰۰۰۰	
جبی پور	۱۰۰۰۰	
چونک	۱۲۰۰۰	
دہونکلی	۱۰۰۰۰	
دامر اور انگنوا	۸۰۰۰	
دہمنا	۴۰۰۰	
راجاپور	۱۰۰۰۰	

نام دیہات	جمع	جمع کل
شیخپور گنریا	سامی لیہ ۱۶/	
سرسی	لامدعہ	
سرسلا	امامدلہ	
سپاہ	مالاحصہ	
سیمرا	مالہعہ	
سلطانپور	لہ صہ	
شیخپور بلندا	سہ	
عالم خالصپور و بشارت پور	مالے ۱۵/ آپائی	
کوتل پور	سمالہ ۱۰/	
کرت پور	السلعہ ۸/	
کہاتورا	حاعہ	
کوسالی	الحاسہ ۲/	
کاشی رام پور	سادلیہ ۸/	
کوڑا	لاثوہ	
کوریا خاص	حالعہ ۴/	
لاہرا وغیرہ چار دیہات	للعسادسہ ۱۲/	
لنگر پور	۶عہ	
لوہرگانو	مالے ۱۴/ آپائی	
مرگانو و چک اجمیری	مسمہ	
مرکورول	للحاعہ	
میتو پور وغیرہ تین مواضع	السالہ ۴/	
منکی و مرہان پور	لالعہ	

نام دیہات	جمع	جمع کل
موہوہری وغیرہ پانچ مواضع	۳۰۰۰	
موناہر	۱۲۰۰	
مراہ	۱۲۰۰	
مرنی	۳۰۰	
مہیری	۱۲۰۰	
ہرچندپور	۱۲۰۰	
ہرکوپور	۸۰۰	
کل رقم دیہات		۳۰۰۰
دیہات ضلع رائے پور		
رای پور خاص	۱۵۰۰	
مل	۱۲۰۰	
چتامو	۴۰۰	
دہاکن	۱۲۰۰	
سیمراو شیخپور	۱۲۰۰	
سیرانی وغیرہ دو مواضع	۱۲۰۰	
وجی پور	۸۰۰	
گوندا و کہریری	۱۲۰۰	
کرکہون	۱۲۰۰	
کریچا	۹۰۰	
برہان	۱۳۰۰	
کل رقم		۱۱۰۰
کل روپیہ		۱۰۰۰۰

باستثنا غلطی
دستخط جے بیلی
ایجنٹ گورنر جنرل

نمبر ۳۱

عہدنامہ جو فیمابین سرکار انگریزی و نانا گوبند راؤ قرار پایا۔

چونکہ از روے عہدنامہ منعقدہ فیمابین سرکار انگریزی و مہاراجہ پیشوا بتاریخ ۱۳ ماہ جون سنہ ۱۸۱۷ء مطابق ۱۴ ماہ اسار سنہ ۱۸۷۴ حقوق برتری اور اعلی مرتبت جو مہاراجہ کو اوپر نانا گوبند راؤ کے حاصل تھے اور علاقجات جو خاص نانا کے تعلق ہین سپرد سرکار انگریزی ہوئے اور چونکہ گورنمنٹ انگریزی بچند شرائط رضامند اسپر ہوئے کہ خراج اور خدمتگذاری جو از روے اس انتقال حقوق وغیرہ کے نانا سے طلب کرنا اب اونکا حق تھا ترک کرتے ہین اور نانا صاحب کو حاکم نسلاً بعد نسل اون علاقجات کا کرتے ہین جو خاص اونکے قبضہ مین ہین لہذا شرائط ذیل حسب رضامندی باہمی فیمابین سرکار انگریزی اور نانا گوبند راؤ کے قرار پائی۔

شرط اول

تمام شرائط عہدنامہ جو نانا گوبند راؤ کے ساتھ معرفت کرنیل جان بیلی کے منجانب گورنمنٹ انگریزی بتاریخ ۳ ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۰۶ء مطابق ۱۰ ماہ شعبان سنہ ۱۲۲۱ ہجری اور کوار سدی ایکادشی سمت ۱۸۶۳ قرار پایا وہ قائم اور مستدام رہین گے صرف اوسقدر جو از روے اس عہدنامہ کے تبدیل نہین ہوئے

شرط دوم

سرکار انگریزی بذریعہ تحریر کے واسطے ہمیشہ کے اپنا استحقاق خراج اور خدمتگذاری کا جو نانا گوبند راؤ اور اونکے ورثا اور جانشینون پر ادا کرنے فرض تھے ترک کرتے ہین سرکار انگریزی سوائے اسکے وعدہ کرتے ہین کہ وہ نانا گوبند راؤ اور اونکے ورثا اور جانشینون کو حاکم خودسر اور موروثی اوس علاقہ کا کرتے ہین جو نانا کے قبضہ مین ہے

شرط سوم

گورنمنٹ انگریزی یہ بھی اقرار کرتے ہین کہ وہ حفاظت علاقہ نانا صاحب کی دست درازی حکومت غیر سے کرینگے لہذا یہ اقرار باہم ہوتا ہے کہ جب نانا صاحب کو کوئی وجہ اندیشہ ایسے ارادہ کی نسبت کسی حاکم غیر کے معلوم ہو کہ وہ حملہ آور اوسپر ہوگا کہ وہ ارادہ زور یا کسی تکرار کے ہو یا کسی اور باعث سے تو وہ کیفیت اوسکی گورنمنٹ انگریزی کو تحریر کرین اور گورنمنٹ ممدوح درمیان مین آکر اونکی تکرار کا فیصلہ کرینگے اور نانا صاحب کو چونکہ اعتبار اور انصاف اور راست کرداری گورنمنٹ انگریزی کے ہے لہذا وہ اقرار کرتے ہین کہ جو فیصلہ سرکار انگریزی کرینگے وہ اوسکو منظور کرینگے اور اگر دست درازی کوئی اور ملک کی تو سرکار انگریزی اوس بارہ مین تحریر اور حجت کرکے اوس ارادہ کو دور کرینگے اور اگر باوجود منظور کرنے فیصلہ سرکار انگریزی کے طرفانی اپنے ارادہ برخلافی مین ثابت قدم رہے گا اور کوشش سرکار انگریزی کی کارگر نہوگی تو وہ تدابیر واسطے حفاظت علاقہ نانا صاحب کے عمل مین آئینگی جو مناسب اور ضروری متصور ہونگی —

شرط چہارم

نانا گوبند راؤ بذریعہ اس تحریر کے سرکار انگریزی کو حکومت دوامی تمام علاقہ کنداد واقع پرگنہ مہوبا کے جو مخلوط ممالک انگریزی مین ہے دیتے ہین اور نیز بعض دیہات لب دریاے جمن واقع پرگنہ چوکی جو مخلوط ساتہ علاقہ انگریزی بہدایک اور رائے پور کے ہے مع مال وسایر اراضیات دہرم ارتہ اور معافی ہر قسم کی حسب مندرجہ فہرست منسلکہ عہدنامہ ہذا کے دیتے ہین لہذا نانا صاحب اقرار کرتے ہین کہ علاقجات مذکورۂ بالا فوراً حسب طلب سپرد افسران انگریزی کے کئے جائینگے مگر دربارہ ادا ے بعض دعاوی کے جنکا ادا کرنا نانا صاحب پر فرض ہے اور جنکے عوض بعد قطعات اراضی رہن ہین سرکار انگریزی اقرار کرتے ہین کہ وہ آمدنی اول قطعات اراضی کی تعدنانا صاحب کو لغایت آخر ماہ اساڑھ آیندہ مطابق ماہ جولائی ۱۸۱۸ء سونپینگے اور آمدنی حال بعد مجرائی صرف تحصیل و بقایا و رقم تقاوی جو ماہ اساڑھ آیندہ تک واجب الادا ہوگی حسب قاعدہ سرکار انگریزی معرفت افسران مال سرکار انگریزی تحصیل ہوکر ماہ بماہ نانا صاحب کو دیا جائیگا —

شرط پنجم

اگر آیندہ نانا صاحب کو کوئی وجہ شکایت نسبت کسی رئیس یا راجہ دوست گورنمنٹ انگریزی کے ہوگی تو نانا صاحب وعدہ کرتے ہین کہ وہ اوس امر کو حوالہ ثالثی گورنمنٹ کرینگے اور جو فیصلہ گورنمنٹ کرینگے اوسکو منظور کرینگے اور کسی سبب سے زیادتی بخلاف کسی فریق کے نہ کرینگے اور نہ اپنی فوج سے تلافی دعاوی کا یا بدلہ کسی تکلیف کا جس کی نالش کا اونکو موقع ہوگا لینگے۔

شرط ششم

نانا گوبند راؤ اقرار کرتے ہین کہ وہ کسی حکومت غیر سے رسم تحریرات کی بلا اطلاع اور مرضی گورنمنٹ انگریزی کے نکرینگے۔

شرط ہفتم

بنظر تسہیل تصفیہ منازعات حدبست فیابین رعایاے سرکار انگریزی اور نانا صاحب کے اور رفع درنگ و تساہل جو نانا صاحب کو تحریر کرنے معاملات سے ہوگا نانا صاحب وعدہ کرتے ہین کہ اپنے عاملان و دیگر اہلکاران سرحدی کو حکم دینگے کہ وہ متابعت حکم صاحب سپرنٹینڈنٹ انور پولیٹکل کی درباب حاضر کرنے فریقین یا گواہان کے یا درباره کسی اور امر متعلق حدبست کے ہوگیا کرین اور انتظار جواب نانا صاحب نرہین اور نانا صاحب بھی اقرار کرتے ہین کہ جو ہدایت صاحب سپرنٹینڈنٹ درباب سزا دہی کسی رعایا کے جسکی نسبت جرم زیادتی یا جبر کا اوپر رعایاے انگریزی کے روبرو صاحب موصوف ثابت ہوا ہوگا کرینگے اوسکی تعمیل فوراً ہوا کریگی اور نیز بہ لحاظ اسکے کہ تنازعات اوس حدبست کے جواب فیابین علاقجات جدید عطیہ نانا صاحب کے اور اون علاقجات کے جو اُن سے ملحق ہونگے بآسانی فیصلہ ہون یہ قاعدہ مقرر کیا جاتا ہے کہ تاریخ عہدنامہ ہذا کو جو قبضہ ہے وہی قائم رہیگا اور دیکھے قبضہ سابق کا لحاظ کسی جانب نکیا جائیگا۔

شرط ہشتم

گورنمنٹ انگریزی اقرار کرتے ہین کہ کوئی عہدنامہ ایسا راؤ بنایک راؤ مہتم ساگر اور

بیبک صاحبہ کے ساتھ کیا جائیگا جو مفرد عاوی وحقوق نانا صاحب متعلق ملک ساگر کے ہو اور گورنمنٹ انگریزی یہ بھی بیان کرتے ہین کہ اپنی جد وجہد سے ایسی تدابیر کرینگے جنسے ناانفاقی حال جو فیمابین نانا گوبندراؤ اور مہتمم ساگر کے ہے رفع ہو۔

شرط نہم

جب کبھی سرکار انگریزی کو ضرورت اپنی فوج بھیجنے کی ملک نانا گوبندراؤ مین معلوم ہو یا کوئی سبب واسطے قائم رکھنے کسی مقام ملک نانا صاحب مین فوج مذکور کا ضروری ہو تو سرکار انگریزی کو اختیار حاصل ہے کہ جب چاہین اپنی فوج بھیجین یا اوسکو کسی مقام علاقہ نانا صاحب مین مقیم رکھین اور نانا صاحب اپنی رضامندی آمین دینگے اور جو حاکم فوج انگریزی کا ہوگا جو فوج علاقہ نانا صاحب سے گذر کریگی یا اوسکے کسی مقام مین آکر قیام کریگی اوسکو لازم ہوگا کہ نانا صاحب کے انتظام ملک مین مداخلت نکرے جو کچھ اسباب یا رسد واسطے فوج مذکور کے جبتک وہ ملک نانا صاحب مین رہے درکار ہوگا اہلکاران ورعایا سے نانا صاحب بہم کرینگے اور اوسکی قیمت حسب شرح نرخ بازار اونکو دیجائیگی۔

شرط دہم

یہ عہدنامہ جسمین دس شرائط درج ہین فیمابین سرکار انگریزی اور نانا گوبندراو کی بمعرفت جان واشوپ صاحب باختیارات عطیہ موسٹ نوبل گورنر جنرل ایک فریق ومعرفت آبہا بلو وکیل نانا گوبندراؤ صاحب فریق ثانی کے منعقد ہوا اور ستر واشوپ صاحب اور وکیل مذکور نے دو نقول پر جو انگریزی اور فارسی اور ہندی مین لکھی تہین اپنے اپنے دستخط اور مہر کی اور ایک نقل اسکی بعد تصدیق بمہر ودستخط موسٹ نوبل مارکوئس اف ہسٹنگ گورنر جنرل کے دوسری اور وکیل مذکور کو دیجائیگی اور وکیل مذکور دوسری نقل پر دستخط اور مہر نانا صاحب کے کراکر اوسی عرصہ مین یعنی دوسری روز ستر واشوپ صاحب کو دیگا۔

دستخط اور مہر ہمکے بمقام جالوند بتاریخ یکم ماہ نومبر سنہ ۱۸۱۸ء مطابق ۷ ماہ کاتک سنہ ۱۸۷۵ اور مطابق ۲۰ ذیحجہ سنہ ۱۲۳۳ھ

نقول عہدنامہ فیمابین تقسیم ہوئین

دستخط جان واشوپ
سپرنٹینڈنٹ امور پولیٹیکل

مہر

مہر
نانا گوبند راؤ

دستخط ہسٹینگس

مہر خورد
گورنر جنرل

تصدیق کیا ہز انگسٹس سی گورنر جنرل بہادر نے بمقام کیمپ متصل ندی کالی کانون بتاریخ ۳۰ ماہ نومبر ۱۸۱۸ء۔

دستخط جارج سونٹن
پرسین سکرٹری گورنمنٹ

فہرست چوالیس دیہات جسے علاقہ کندامرکب سے وبعض دیہات واقع لب دریاے جمن متعلق پرگنہ چورکی مع متعلقات جو نانا گوبند راؤ نے گورنمنٹ انگریزی کو بموجب شرط چہارم عہدنامہ کے دیے۔

۱	کھلندا	۱۰	اکلی
	چاندی بزرگ		ایت گڈہ
	مرولی		کھیرو
	اچروند		پچھنا
۵	سرولی		گنجوا
	کپھا		روئی
	فتحپور	۱۵	برہی
	اچولی		کھرہ

بہنگہ
بروانلی
رتوہ
۲۰ ریوان
بہومی
چونورکھانچ
چرکا
لداؤ
۲۵ گورا
منی
سونہ چاہ
سرسی کلان
سرسی خورد
۳۰ رچیاپورا

گوسیاری
جگنورا (معافی)
کروبی
کنہروا
۳۵ کول کما
کنہا
کیماکھر
اجمیتہا
ایکونا
۴۰ بھینی
تندوہی
کندوہی
نورپور
۴۴ گبرا

دیہات متعلق پرگنہ جھنگی واقع برلب دریای جمن

۱ سوہی مع جوگراج پور
۲ تکینی
۳ جورارئی
۴ مان پور

دستخط جی واشوپ
سپرنٹینڈنٹ امور پولٹکل

مہر

گوبند راؤ

دستخط جارج سونٹن
پرسین سکرٹری گورنمنٹ

نمبر ۳۲

چونکہ ایک مستحکم عہدنامہ دوستی و اتفاق فیمابین سرکار انگریزی اور مہاراجہ پیشوا جاری ہے اور شیوراؤ بہاؤ صوبہ دار جھانسی خراج گذار مہاراجہ پیشوا کا ہے اور چونکہ شیوراؤ بہاؤ خوب واقف اُن احسانات کا ہو کر جو اوسپر از روی عہدنامہ دوستی و اتفاق فیمابین سرکار انگریزی اور مہاراجہ پیشوا کے قائم ہوئے فوراً بعد آمدنی ایک گروہ فوج انگریزی کے ملک بندیلکھنڈ مین ایک واجب العرض بمضمون تابعداری اور خیرخواہی سرکار انگریزی جسمین سات درخواست معرفت کپتان جان بیلی صاحب بولگل ایجنٹ منجانب گورنر جنرل ملک بندیلکھنڈ کے پیشگاہ ہز ہائیگزل لنسی جنرل لیک صاحب بہادر سپہ سالار کے گذرانی اور وہ منظور ہز ایگزل لنسی سپہ سالار بہادر کے ہوئین اور چونکہ چند شرائط یا اقرارنامجات منجانب شیوراؤ بہاؤ جو اوسمین درج نہ تھین اب اونکا تحریر ہونا ضروری متصور ہوا لہذا شرائط ذیل بنظر اطمینان اور اعتبار شیوراؤ بہاؤ کے اور نیز واسطے استحکام جدید دینے اوسکی وفاداری و اتحاد سرکار انگریزی کے منظور اور مقبول ہوئیں

شرط اول

بہاؤ موصوف کلیتہً تابعداری اور اتحاد سرکار انگریزی اور مہاراجہ پیشوا اظاہر کرکے بذریعہ اس تحریر کے اقرار کرتے ہین کہ وہ دوستان سرکارین کو اپنا دوست اور اُنکے دشمن کو اپنا دشمن تصور کرینگے یعنی وہ اقرار کرتے ہین کہ وہ ہرگز کسی رئیس سے جو فرمانبردار گورنمنٹ انگریزی یا مہاراجہ پیشوا ہوگا مزاحم نہونگے اور جو کوئی سرکش یا خلاف ان سرکارین کے ہوگا اوسکو وہ اپنا دشمن تصور کرین گے اور اونمین سے کیسکو یا کسی خاندان کو اپنے ملک مین پناہ نہ دینگے اور نہ خط کتابت کسی قسم کی اُنکے ساتھ جاری اور قائم رکھین گے بلکہ کوشش اس امر مین کرینگے کہ اوسکو گرفتار کرکے اوس سرکار کے حوالہ کرین جسکا وہ مخالف ہو۔

شرط دوم

اگر آیندہ کسی وقت کچھ تکرار یا اتفاقی فیمابین بہاؤ اور کسی ریاست قرب وجوار کے جو تابع فرمان سرکار انگریزی ہو واقع ہوگا تو بہاؤ وعدہ کرتے ہین کہ وہ باعث تکرار یا اتفاقی کی

کیفیت گورنمنٹ انگریزی کے پاس روانہ کرینگے تاکہ گورنمنٹ کو موقع تحقیقات اور فیصلہ واجبی کرنے کا جس سے فریقین راضی رہین یا جسکے رو سے سرکش کو سزا دیجاے ۔

شرط سوم

جب کبھی کوئی گروہ فوج انگریزی کسی مخالف کی سزادہی مین متصل علاقہ شیو رام بہاؤ سے مصروف ہو تو بہاؤ ہر ایک ایسے موقع پر مع اپنی فوج کے شریک فوج انگریزی ہوگا اور اُنکی اعانت اوس امر مین کریگا اور اگر کبھی گروہ فوج انگریزی بہاؤ کے ملک مین واسطے ادفاع فساد اوس مقام کے گذر کرے تو جسقدر خرچ فوج مذکور کا ہوگا وہ سب بہاؤ دیگا اور اگر ضرورت امداد فوج بہاؤ واسطے ادفاع فساد ملک انگریزی کے ہوگی تو بہاؤ کی فوج کا سب خرچ سرکار انگریزی ادا کرینگے ۔

شرط چہارم

دراصل بہاؤ اپنی فوج کا حاکم ہے مگر اب یہ شرط ہوتی ہے کہ جب کبھی اوسکی فوج ہمراہ فوج انگریزی کے کارآزما ہیگی تو اوسوقت حاکم فوج انگریزی کے زیر حکم اونکو رہنا ہوگا اور اگر اوسوقت صلح ہو جائیگی تو فائدہ بہاؤ اوسمین مدنظر رہیگا ۔

شرط پنجم

شیو راؤ بہاؤ اقرار کرتے ہین کہ وہ کبھی کسی رعایا یا انگریزی یا کسی یورپ کو بغیر ستر خصاے سرکار انگریزی کے ملازم نرکھینگے اور نہ اپنے پاس رکھینگے ۔

شرط ششم

جو کچھ خراج ابتک بہاؤ مہاراجہ پیشوا کو دیتا تھا وہ اب بھی مہاراجہ کو دیگا سرکار انگریزی اپنے واسطے کچھ خراج اوس سے طلب نہیں کرتے ۔

شرط ہفتم

اگر راجہ امباجی انگلا کسی وقت علاقہ بہاؤ مین دست اندازی ہوگا تو سرکار انگریزی درمیان مین آکر اوسکا انسداد کرینگے ۔

شرط ہشتم

الزام مخالفت یا نافرمانبرداری کوئی شخص اگر نسبت بہاؤ کے لگائیگا تو جب تک

ثبوت راستی اوسکے بیان کا پایا نجائیگا اوسوقت تک لحاظ اوسپر سرکار انگریزی نہین کرینگے۔

شرط نہم

شیوراؤ بہاؤ کا ایک مکان شہر بنارس مین ہے اگر کوئی اولاد یا برادران یا دیگر پشتہ داران بہاؤ سے آیندہ اوس شہر مین جاکر رہیگا تو اوسکی حفاظت گورنمنٹ انگریزی کرینگے اور کچھ تکلیف اوسکو وہان نہوگی۔

یہ اقرارنامہ نوشرائط کا دستخطی اور مہری کپتان جان بیلی صاحب ایلچی انجنٹ منجانب ہز ایکزل لنسی جنرل لیک سپہ سالار بہادر اور شیوراو بہاؤ صوبہ دار جہانسی بمقام کیمپ کترا بتاریخ ۶ ماہ فروری ۱۸۰۴ء مطابق ۲۳ ماہ شوال ۱۲۱۸ھ و پہاگن بدی دسمی سنمت ۱۸۶۰ شیوراؤ بہاؤ کو دیا گیا اور ایک نقل انکی اسی مضمون اور تاریخ کی دستخطی اور مہری فریقین اوسی روز کپتان جان بیلی کو دی گئی جب یہ عہدنامہ مصدقہ بمہر و دستخط ہز ایکزل لنسی جنرل لیک یا ہز ایکزل لنسی موسٹ نوبل گورنر جنرل ان کونسل شیوراؤ بہاؤ کو دیا جائیگا تو شیوراؤ بہاؤ وعدہ واپس کرنے اس عہدنامہ کا کرتے ہین۔

ترجمہ واجب العرض جو از طرف راجہ جہانسی پیش ہوا تاریخ ۱۸ ماہ نومبر ۱۸۰۳ء۔

شیوراؤ بہاؤ رئیس جہانسی و دیگر مقامات متعلقہ درخواستہاے ذیل بطور شرائط علیحدہ پیش کرتا ہے اور امید ہے کہ سرکار انگریزی اوسکو منظور کرینگے۔

اول جو رتبہ و عزت میری اب تک ماتحت مہاراجہ پیشوا کے رہی ہے وہ قائم اور جاری اور ترقی پر ماتحت گورنمنٹ انگریزی کے رہے۔

دوم جو ملک اور قلعجات اب میرے پاس زیر حکم مہاراجہ پیشوا کے ہین وہ میرے قبضہ مین رہین اور جو مالگذاری مین اتبک پیشوا کو دیتا تہا وہ بعد ازین خزانہ کمپنی مین داخل ہوگی۔

سوم چونکہ اب انگریز مصروف فتح کرنے ممالک و قلعجات دولت راؤسیندہیا اور ہولکر کے ہین ایکٹ دو پلٹن اپنی بسرکردگی کسی افسر جلیل کے یہان بھیجدیجائین انکے شامل ہوکر مین اونکی مدد بیچ فتح کرنے ملک قرب و جوار اپنے علاقہ کے کرونگا۔

چہارم اگر آئندہ کمپنی کی مرضی میرے ملک اور قلعجات کی فتح کرنے کی ہو تو وہ مالک ہین اور صاحب اقتدار اور مین آمادہ فرمانبرداری ہون مگر چونکہ انگریزون اور پیشوا مین صلح ہے اور عہدنامہ فیمابین اونکے قائم ہوچکا ہے لہذا ایک حکم مہاراجہ پیشوا کا میرے نام حاصل ہو کہ مین اوسکی متابعت مین حق دوستی ادا کرون۔

پنجم بعدازین اگر کبھی پیشوا میرا ملک سرکار کمپنی کو دیدے اور وہ جزو ممالک انگریزی ہوجاے تو ایک جاید اد میرے سواران و پیادگان کے واسطے اور واسطے میرے مصارف خانگی کے واسطے دوام کے تجویز ہو۔

ششم چونکہ راجگان کندہار و دتیا و چندیری و دیگر ریاستہاے ہمسایہ آمادہ تابعداری اور ملازمی سرکار انگریزی ہین اونکے علاقجات اونکو بخشے جاین اور مالگذاری جو وہ پیشوا کو دیتے تھے وہ آیندہ خزانہ انگریزی مین داخل ہوگی۔

ہفتم ہر ایک انتظام جو میرے سابقہ منظور ہو وہ معرفت راجہ ہمت بہادر کے طے پاے دستخط اور مہر حسب الحکم شیوراؤ بھاؤ کے اونکے وکیل افضل خان نے کیے۔

نمبر ۳۳

عہدنامہ جو ساتہ رام راؤ چندر صوبہ دار صغر سن جہانسی کے قرار پایا۔

چونکہ ایک عہدنامہ محافظت فیمابین سرکار انگریزی اور شیوراؤ بھاؤ سابق صوبہ دار جہانسی مرقومہ ۶ ماہ فروری ۱۸۰۴ء مطابق پھاگن بدی دسمی سمت ۱۸۶۰ اوسوقت مین منعقد ہوا تھا جب صوبہ دار مذکور خراج گذار مہاراجہ پیشوا کا تھا اور چونکہ تمام حقوق مہاراجہ پیشوا کے جو نسبت ملک جہانسی کے تھے بعدازان ازروے عہدنامہ منعقدہ فیمابین گورنمنٹ مذکور اور پیشوا مرقومہ ۱۳ ماہ جون ۱۸۱۷ء مطابق ۱۴ ماہ اساڑہ سمت ۱۸۷۴ سرکار انگریزی پر منتقل ہوئے اور باعث اس انتقال حقوق کے جو مراتب ازروے عہدنامہ سابق سرکار انگریزی و جہانسی کے تھے مفقود ہوئے اور چونکہ سرکار انگریزی بہ لحاظ عزت شیوراؤ بھاؤ سابق صوبہ دار کے اور نسبت اونکے یکسان اور سبب یاد دستی سرکار انگریزی کے اور بوجہ اونکی خواہش کے جو اونہون نے

قبل از وفات درباب دینے ملک جہانسی اونکے نبیرہ راؤ رامچندر راؤ کو واسطے دوام کے اور نیز درباره انتظام اور کارروائی ملک صغر سنی رامچند راؤ میں معرفت راو گوپال راو بہاؤ کے ظاہر کی تھی اور اوسکو سرکار انگریزی نے منظور کیا تھا پس بہ لحاظ مراتب مذکورہ بالا اور نیز اس نظر سے کہ اونکو اعتبار جاری رہنے دوستی سرکار جہانسی اور تعمیل شرائط مندرجہ عہد نامہ پر ہے سرکار انگریزی اپنی استرضا بچند شرائط دوبارہ نامزد کرنے راؤ رامچند راؤ کے بطور نشین موروثی اوس علاقہ کا جو فی الحقیقت ہنگام تسلط سرکار انگریزی قبضہ شیورا و بہاؤ میں تھا اور اب سرکار جہانسی کے قبضہ میں ہے دیتے ہیں لہذا شرائط ذیل فیما بین سرکار انگریزی اور راؤ رامچند راؤ کے بہ ہدایت واتفاق رائے گوپال راو بہاؤ کارپرداز کے قرار پائیں۔

شرط اول

عہد نامہ منعقدہ فیما بین گورنمنٹ انگریزی اور شیورا و بہاؤ مرقوم تاریخ ۶ ماہ فروری ۱۸۰۴ء مطابق پھاگن بدی دسمی سمت ۱۸۶۰ بذریعہ اس تحریر کے مستحکم ہوا باستثنا اوس مضمون کے جو ازروے اس عہد نامہ کے ترمیم یا تنسیخ ہوا ہوگا۔

شرط دوم

سرکار انگریزی بنظر مستحکم کرنے وفاداری اور اتحاد سرکار جہانسی کے برضامندی منظور کرنے بذریعہ اس تحریر کے راؤ رامچند راؤ اور اونکے ورثا اور جانشینوں کو حاکم موروثی اوس ملک شیورا و بہاؤ مرحوم کا بناتے ہیں جو شیورا و بہاؤ کے پاس ہنگام شروع حکومت انگریزی تھا اور اب قبضہ راؤ رامچند میں موجود ہے باستثنا پرگنہ موٹ جو راجہ جہانسی کے پاس بذریعہ رہن راجہ بہادر کے ہے اور جو تا تصفیہ رہن مذکور فریقین حالت حال پر رہیگا سرکار انگریزی یہ بھی وعدہ کرتی ہیں کہ وہ ملک راو رامچندر کو جملہ حکومت غیر سے محفوظ رکھیں گے۔

شرط سوم

سرکار انگریزی نے ازروے شرط بالا وعدہ کیا ہے کہ وہ ملک جہانسی کو حملہ غیر سے بچائینگے لہذا یہ شرط فریقین معاہدہ میں ہوتی ہے کہ جب کبھی سرکار جہانسی کو کوئی وجہ اندیشہ

نسبت کسی حکومت غیر کے معلوم ہو کہ وہ اوسکے ملک پر حملہ آور ہونگے خواہ یہ حملہ بباعث کسی تکرار یا دعوے کے ہو یا کسی اور سبب سے ہو تو سرکار جہانسی یا اوسکی کیفیت سرکار انگریزی کو لکھینگے جو درمیان مین آکر تصفیہ تکرار یا دعوے کا کر دینگے اور سرکار جہانسی باعتبار انصاف پسندی و عدل گستری سرکار انگریزی کے اقرار کرتے ہین کہ جو فیصلہ وہ کر دینگے وہ اوسکو منظور ہوگا اور اگر حملہ مذکور کسی اور سبب سے ہوگا تو سرکار انگریزی تحریر کر کے اوسکو رفع کرینگے اور اگر باوجود رضامندی صوبہ دار سابقہ فیصلہ سرکار انگریزی کے فریق ثانی امور دوستی مین ثابت قدم رہیگا اور کوشش سرکار انگریزی سے کچھ فائدہ مرتب نہوگا تو ایسی تدابیر واسطے حفاظت ملک صوبہ دار کے عمل مین آئین گی جو حسب موقع اور مناسب وقت ضروری متصور ہونگی۔

شرط چہارم

بلحاظ حفاظت اور عطایات جو از روی دو شرائط بالا کے راؤ رامچند رئیس جہانسی سے وعدہ ہوئے ہین رئیس مذکور وعدہ کرتے ہین کہ وہ اپنے فوج کے اخراجات کو اپنا روپیہ دیگا اگر وہ باتفاق فوج سرکار انگریزی کسی امر مین شریک ہونگے جو واسطے بہتری سرکارین کے اختیار کیا ہوگا اور ایسی موقع پر فوج جہانسی زیر حکم افسر کمانڈنگ فوج انگریزی کے کارروا رہیگی۔

شرط پنجم

راؤ رامچند اقرار کرتا ہے کہ وہ ہر قسم کی تکرار جو کسی دوسرے رئیس سے اوسکے ہوگی اوسکو وہ سپرد ثالثی گورنمنٹ انگریزی کریگا اور جو فیصلہ وہ کر دینگے اوسکے مطابق کاربند رہیگا

شرط ششم

راؤ رامچند وعدہ کرتے ہین کہ وہ ہر وقت کوشش بلیغ بیچ محافظت طرق و شوارع اپنے ملک کے بخلاف کسی دشمن یا گروہ غارتگران کے جو اوسکے ملک سے گذر کر ممالک آئندہ پیشکمپنی مین جائینگے ارادہ رکھتے ہونگے رہیگا۔

شرط ہفتم

جب کبھی سرکار انگریزی کو ضرورت سمجھے اپنی فوج کی براہ ملک راور امچند ہوگی یا جب کبھی راوئکو معلوم ہو کہ مقیم رکھنا اپنی فوج کا ملک راور امچند مین ضروری ہے تو سرکار انگریزی

کو اختیار ہے کہ اوس راستہ اپنی فوج بھیجے یا اوس ملک مین اپنی فوج مقیم رکھے اور راو رامچند اسمین اپنی استرضا دینگے اور حاکم فوج انگریزی کا جو اوسکے ملک کی راستہ سے مع فوج کے گذر کریگا یا اوسکے ملک جہانسی مین مقیم ہوگا بسیطرح مجاز مداخلت امور ریاست جہانسی مین نہوگا جو کچھ اسباب یا رسد فوج مذکور کو ہنگام قیام ملک راو رامچند درکار ہوگا راو رامچند کے اہلکار اور رعایا اونکا سرانجام کرینگے اور بموجب شرح نرخ بازار اونکو قیمت دیجائیگی۔

شرط ہشتم

راو رامچند بذریعہ اس تحریر کے وعدہ کرتے ہین کہ وہ کسی حکومت غیر سے خط کتابت بلا اطلاع و استرضا سرکار انگریزی کے نہین کرینگے۔

شرط نہم

راو رامچند وعدہ کرتے ہین کہ وہ پناہ کسی مجرم یا باقیدار سرکار انگریزی کو جو فرار ہوکر اونکے ملک مین پناہ گیر ہوا ہوگا نہ دینگے اور اگر کوئی عہدہ دار سرکار انگریزی ایسے مجرم یا باقیدار کے تعاقب مین آئے گا راو رامچند وعدہ کرتے ہین کہ وہ عہدہ دار مذکور کی حتی المقدور امداد اور اعانت پیچ گرفتاری مجرم کے کرینگے۔

شرط دہم

یہ عہدنامہ دس شرائط کا آجکی تاریخ فیمابین سرکار انگریزی اور راو رامچند کے معرفت جان ڈاشوپ صاحب باختیارات عطیہ مسٹ نوبل گورنر جنرل ایک فریق اور نانا بلونت راو وکیل فریق ثانی کے منعقد ہوا ڈاشوپ صاحب اور وکیل مذکور نے اپنی اپنی مہر اور دستخط دو نقول عہدنامہ انگریزی و فارسی و ہندی پر کیے اور ایک نقل اوسکی بعد متین ہونے مہر و دستخط موسٹ نوبل مارکویس ہیسٹنگ صاحب گورنر جنرل کی وکیل کو دیجائیگی اور وکیل مذکور دوسری نقل پر تصدیق صوبہ دار ممدوح کی کراکر وعدہ کرتا ہے کہ جس عرصہ تک اوسکو نقل ملیگی اوس عرصہ تک وہ نقل ثانی جسپر تصدیق صوبہ دار کی ہوگی مسٹر ڈاشوپ صاحب کو دے گا۔

مہر اور دستخط ہوکر نقول باہم تقسیم ہوئین بمقام پیپری تاریخ ۱۷۔ ماہ نومبر ۱۸۱۷ عیسوی

مطابق ۲۴- ماہ کاتک سمت ۱۸۷۴ یا ۷- ماہ محرم سنہ ۱۲۳۳ھ

دستخط جے واشوپ

مہر

سپرنٹینڈنٹ امور پولٹکل

یہ عہد نامہ تصدیق کیا ہز ایکسل سی گورنر جنرل بہادر نے بمقام پیپری- بتاریخ ۱۵- ماہ نومبر سنہ ۱۸۱۷ء-

دستخط جارج سوئنٹن

پرنسپل سکرٹری گورنمنٹ

نمبر ۳۴

ترجمہ شرائط عہد نامہ جدید جو راجہ گنگا دھر راؤ رئیس جھانسی کے ساتھ ہوا اور جسپر آدسنے بتاریخ ۲۷- ماہ دسمبر سنہ ۱۸۴۲ء مہر اور دستخط کیے-

اول بتاریخ یکم جنوری سنہ ۱۸۴۳ء یا بعد ازاں جسقدر جلد ممکن ہوگا علاقہ جھانسی گنگا دھر راؤ کو دیا جائیگا باستثنا علاقجات متصلہ ذیل جو حوالہ سرکار انگریزی کے بابت ادائے نصف مصارف فوج بندیلکھنڈ کے کیے جائینگے اور جنکی جمعبندی بابتہ سنہ ۱۸۹۹ء کے بمبلغ ۳۰۰۰۰ روپیہ دو لاکھ سکہ جھانسی یا بمبلغ ۴۰۰۰۰ چالیس ہزار سکہ کمپنی ہے-

علاقجات جو جھانسی سے بابت ادائے خرچہ فوج ملے

نمبر	نام علاقہ	جمع سمت ۱۸۹۹	جمع سمت ۱۹۰۰	جمع سمت ۱۹۰۱
	دیوا اور تل گانو	لاکھ کم ۵	۱ لاکھ کم ۵	۱ لاکھ کم ۵
	گروائی	۱۰ ۱۰ ۱۰	۱۰ ۱۰ ۱۰	۱۰ ۱۰ ۱۰
	ارچ	۱۰ ۱۰ ۱۰	۱۰ ۱۰ ۱۰	۱۰ ۱۰ ۱۰
	سرسا گوداسا	۱۰ ۱۰ ۱۰	۱۰ ۱۰ ۱۰	۱۰ ۱۰ ۱۰
	پونچ پہار گانو	۱۰ ۱۰ ۱۰	۱۰ ۱۰ ۱۰	۱۰ ۱۰ ۱۰

	بنوا	لو ۱۰۰۰۰	و ۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰
	برکیرا	لو ۱۰۰۰۰	و ۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰
	گھروتا	لو ۱۰۰۰۰	و ۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰
	کل سکہ جھانسی	۲ لاکھ ۱۰۰۰۰	۲ لاکھ ۱۰۰۰۰	۲ لاکھ ۱۰۰۰۰
	منہا ۱۰۰۰۰ فیصدی	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰
	کل سکہ کمپنی	۲ لاکھ ۱۰۰۰۰		

دوم رئیس کو لازم ہوگا کہ تمام عہود کو جو زمیداران کے ساتھ ہوئے ہین بابت باقی تین سال بندوبست کی قائم رکھے اور جو کچھ تکرار اس بارہ مین پیدا ہو اوسکو واسطے فیصلہ کے سپرد ایجنٹ گورنر جنرل مقیم بندیل کھنڈ کے یا اوس افسر انگریزی کے جو اس کام کے واسطے مامور ہوگا کرینگے۔

سوم جو قیدی جیلخانہ جھانسی مین میعادی ہین وہ اوسوقت تک رہا ہونگے جبتک اونکی میعاد قید منقضی نہو اور جبتک مشورہ ایجنٹ گورنر جنرل مقیم بندیل کھنڈ سے نہو لے۔

چہارم تمام قیدی ریاست جھانسی کے جنکے دعاوی افسران گورنمنٹ نے فیصلہ کردیے ہین اور تمام قرضہ اور ریاست مذکور کے جنکے دعاوی افسران گورنمنٹ نے باتفاق رائے رئیس جھانسی کے فیصلہ کیے ہین اونکو روپیہ بموجب اقساط کے ملیگا اور تمام وہ لوگ جنکو زمین ملتی ہے یا نقد خزانہ سے ملتا ہے یا جنکی برات آمدنی پرمٹ پر بابت حق الخدمت کے ہوئی ہے وہ سب اپنے حقوق پائین گے جبتک کار مفوضہ کو انجام دینگے اور اونکے معاملہ مین رئیس نگران کل تصور کیا جائیگا۔

یہ امر تخیلہ مین ہے کہ رئیس تمام قرضہ واجبی اور دعاوی پنشن جنکا فیصلہ افسران گورنمنٹ نے ابتک نہین کیا ہے ادا کرینگے مگر گورنمنٹ اوسمین مداخلت نہین کرینگے۔

پنجم رئیس اون اہلکارون کو جنہون نے خدمت انتظام ریاست جھانسی مین واسطے تین سال کے کی ہے اور جنکو اب رئیس برطرف کرتا ہی چھ مہینے کی تنخواہ انعام مین دیگا بشرطیکہ اونکو کوئی نوکری جایون مین یا اوس علاقہ مین جواب دیا گیا ہے حاصل نہو۔

ششم رئیس قرضہ سرکا انگریزی بہ اقساط سالیانہ جو فی قسط کم از پچاس ہزار روپیہ کے نہوگی ادا کریگا۔

ہفتم فوج بندیل کھنڈ واسطے ہمیشہ کے کم از کم اوسقدر واسطے حفاظت جھانسی اضلاع اور جالون کے رہے جسقدر اب موجود ہے مگر تقسیم اس فوج کی باختیار صاحب افسر کمانڈنگ کے یا اجنٹ ہمارے گورنمنٹ مقیم بندیل کھنڈ کے رہیگی اور افسر کمانڈنگ فوج مذکور مطابق درخواست راجہ کے جہان ضرورت ہوگی فوج مذکور سے مدد دینگے اور اس امر میں انتظار صاحب اجنٹ کا نکرینگے مگر درصورتیکہ کسی موقع پر مطابقت درخواست راجہ کو بموجب نہوگی تو ایسے موقع پر وہ کیفیت درخواست استطلاب مدد مع اپنے وجوہ عدم مطابقت تحریر کرکے بخدمت صاحب اجنٹ گورنمنٹ مرسل کرینگے اور تا آنے حکم صاحب موصوف کے تعمیل درخواست ملتوی رکھینگے۔

ہشتم رئیس جگہ کافی واسطے چھاونی فوج کے اپنے علاقہ میں جہاں گورنمنٹ مناسب متصور کرینگے دینگے مگر صاحب افسر کمانڈنگ چھاونی مذکور ہرگز انتظام ملکی میں داخلت نکرینگے اور نہ اپنی فوج کو کسی رعایاے ریاست جھانسی پر ظلم یا تعدی کرنے دینگے جو رسد وغیرہ ضروریات واسطے فوج مذکور کے علاقہ گرد وپیش سے درکار ہوگی وہ معرفت اہلکاران ریاست جھانسی ملاکریگی اور اوسکی قیمت بموجب ارض بازار دیجاویگی۔

شرائط عہدنامجات سابق جو فیما بین رئیسان جھانسی وسرکار انگریزی ہوئے ہیں، وہ بحال اور برقرار ہیں اور جو سندیں اب تک رئیسوں کو دیجاتی ہیں اور جو مراسم استقبال مثل رئیسان اُرچھ ودتیا وسمتھر ہیں وہ جاری رہینگے۔

دستخط اور مہر گنگادھر راؤ راجہ جھانسی نے بتاریخ ۲۷ ماہ دسمبر ۱۸۴۲ء اسپر کیے۔

دستخط ڈبلیو ایچ سلیمن
اجنٹ گورنر جنرل

گورنر جنرل بہادر نے بتاریخ ۲۰ ماہ جنوری ۱۸۴۳ء منظور کیا۔

نمبر ۳۵

ترجمہ سند جو راجہ کیسری سنگھ راجہ جیت پور کو بتاریخ ۲۰ ماہ ستمبر ۱۸۱۲ء عطا ہوئی
چودھریان وقانونگویان زمیداران پرگنہ پنواری وپوئی وغیرہ واقع بندیلکھنڈ معلوم کریں
چونکہ راجہ کیسری سنگھ راجہ جیت پور کہ ایک قدیم اور ذیعزت رئیس ہے ملک اور اولاد اصلی
راجہ جگت راج کا ہے اور قبل اسکے اوسنے متابعت حکومت سرکار اختیار کی اور شرائط
فرمانبرداری اور تابعداری اور نمک حلالی سرکار انگریزی ادا کرکے اقرارنامہ تحریری اپنے
شرائط کا داخل کیا اور راجہ موصوف نے سرکار انگریزی سے باون دیہات پرگنہ پنواری
سے معاف پائے اور اوسوقت سے شرائط تابعداری اور نمک حلالی میں قائم رہا جسسبب
سے یہ تاریخ ۵ ماہ جولائی ۱۸۱۰ء راجہ مذکور کو سرکار انگریزی سے بعض دیہات پرگنہ پوئی
میں سے اور بتاریخ ۱۰ ماہ ستمبر سنہ الیہ بعض کان الماس بھی بنظر اوسکی حالت اور دعوی عنایات
سرکار انگریزی کے اوسکو ملے تب اب راجہ مذکور نے استدعا سند کی جسمیں کل دیہات عطیہ کی تفصیل
درج ہوگی لہذا یہ سند دیجاتی ہے اور تفصیل عطایات معافی وغیرہ کی درج ہوتی ہے جبتک راجہ
مذکور اور اوسکے ورثا اور جانشین وفادار رہینگے اور جو اقرار کیے ہیں انکی تعمیل کرینگے اوسوقتتک
دیہات اور موضعات مفصلۂ ذیل مع کل آمدنی وسایر آبکاری ودیگر حقوق وغیرہ کے اونکے
قبضے میں بلا مزاحمت معاف پشت در پشت واسطے دوام کے رہینگے تمکو لازم ہے کہ تم راجہ
مذکور کو مالک اصلی تمام دیہات اور مقبوضات مذکورہ کا تصور کرو اور راجہ مذکور پر حفاظت اور ترقی
آسایش ساکنان وزارعین فرض ہوگی اور اپنی حکومت کو ہر دل عزیز اور تبصر کرکے آمدنی وصول
اور رعایا کے ترقی سرکار انگریزی میں مشغول رہے۔

تفصیل دیہات مذکورہ سند بالا

پرگنہ پنواری

تعداد مواضع

جیت پور ——— یک

ازنر ——— یک

اوری ——— یک

بچورا ——— یک

بمنورا ——— یک

کھوہی ——— یک

کراہ ——— یک

مندریاہ ——— یک

برکھرا ——— یک

پوروا ——— یک

نکرا ——— یک

خوردہ ——— یک

بودوارو ——— یک

سگوریاہ ——— یک

اندرہتا ——— یک

بزوری ——— یک

امرپورا ——— یک

تکریابزرگ ——— یک

بزجوری ——— یک

ہسلا ——— یک

بھونت ——— یک

لمورا ——— یک

بدورا ——— یک

پچارا ——— یک

کورتھورا	یک
منگرول بزرگ	یک
گورہ	یک
موراری	یک
سونگ پورا	یک
بسوریا	یک
لوہری	یک
کھریا بزرگ	یک
رمو پورا	یک
دندری	یک
موابیا	یک
موہابانده	یک
پیپواہ	یک
اکورا	یک
کھریا خورد	یک
برچاچر بزرگ	یک
اورگتنو	یک
بہگری	یک
بگوبا بزرگ	یک
نگورا	یک
اوتوویا	یک
جولوارو	یک
پیراہ راؤرین	یک

چترواروہ ——— یک
بورا ——— یک
گھوتوبی ——— یک
بھگورا ——— یک
بوجی بورا ——— یک

——— کل ۵ م

دیہات جو سند حال مین ایزاد کیے گئے

پرگنہ پوئی

تعداد مواضع

سمریا مع قلعہ ——— ۷ م
تاکرا ——— ۱ م
بروشن ——— ۱ م
چاندرا ——— یک م
ہیرا پور ——— ۱ م
برکھرا ——— ۱ م
نادن ——— ۷ م
کولوا ——— یک
لدری ——— ۱ م
بنبھوہی ——— یک
بنوری باستثناء سندراجہ کشور سنگھ ——— یک
مزرعہ ——— یک
ہردورا ——— یک
گھوتریا ——— یک

گرلگا	یک
تہانگا	یک
کھوری	یک
کھوری	یک
بنگرا ملوارا	یک
پرودیپلا	دو
پٹناخورد	یک
رارکرا	یک
دہمری	یک
کونی	یک
بورگہرا	یک
سروپوروا	یک
ہردوا	دو
مرگوا پیپریا	دو
نرہو پیپریا	یک
جوپوا	دو
پرسیال خورد	یک
سونگرا	یک
جوتوبورا	یک
چپہ جسنت پورا	یک
کھروا باستثنار سندراجہ کشور سنگہ	یک
ججی گادا	یک
چیولا باستثنار سندراجہ کشور سنگہ	یک

ٹری	دو
گگرونی	یک

معہ م

دیہات پرداکا بُروا

جمیا	یک
کوٹیا	یک
الاکھورا	یک
امری کھاؤ	یک
سنگرا	یک
بکیاپورا	دو
بھائی ساہی	یک
باندہا	یک
کربری	یک
خضری	یک
سپلیا خورد و بزرگ	دو
دہرگ پتی	یک
پورتبا	یک
کھروارو	یک

معہ م

مواضع چوہاری کموعیرہ

ماہ میم

پرگنہ ریاپچور

کان الماس

شترو مہو	یک	
مایرا	یک	
سنگورپورا	یک	
پنی	یک	
کھرونا	یک	
بھونکا	یک	
چونا	یک	
سلدارا	یک	
کلیانپور باشتناسندراجہ کشورسنگھ	یک	
تیکنا	یک	
دسراور	یک	
تریچی	یک	
نرگوا رجبی خان	یک	
سلوہیا	یک	
اوکار	یک	

یک ـــــــــ م

کل ماہ م

ترجمہ اقرار نامہ راجہ کیسری سنگھ راجہ جیت پور

مرقومہ ۳ ماہ ستمبر ۱۸۱۸ عیسوی

چونکہ مین راجہ کیسری سنگھ راجہ جیت پور نے کہ ایک منجملہ قدیم اور ذیعزت رئیسان [illegible] بلکہ منکا اور اولاد راجہ جگت راج کا ہون اوسوقت سے کہ اقرار نامہ تابعداری و فرمانبرداری داخل کیا ہے اور باون مواضع پرگنہ نیواری سرکار انگریزی سے جاگیر مین پائے ہین بدل و حالی تعمیل اقرار نامہ متابعت و فرمانبرداری کی ہے اور مین منجملہ باتحان سرکار انگریزی تصور کیا کیا ہون اور کوئی دقیقہ دقایق اقرار [illegible] فروگذاشت نہین ہوا اور بیع عہد مستر جان ریچارد صاحب کے بعض دیہات پرگنہ پوئی کے بھی مجھے واسطے گذارہ کے عنایت ہوئے ہین اور صاحب موصوف نے چاہا کہ ایک اقرار نامہ جدید حسب حال داخل کیا جاوے اس سبب سے اور نیز بخیال استحکام مراتب تابعداری اور نمک حلالی و فرمانبرداری سرکار انگریزی کے ہین اب اقرار نامہ ہذا جسمین آٹھ شرائط اقرار نامہ سابق اور تین شرائط جدید درج ہین بمیرا و رد متحفظ اپنے داخل کرتا ہون اور اقرار کرتا ہون کہ ہرگز ان شرائط سے ذرہ بھی انحراف نہ کرونگا۔

شرط اول

مین اقرار کرتا ہون کہ مین ہرگز کسی موقع پر کسی دشمن ملکی یا غیر سرکار انگریزی سے اتفاق یا سازش نہین کرونگا بلکہ ہمیشہ تابعدار اور فرمانبردار اونکی مرضی اور احکام کا رہونگا اور اسکی تعمیل مین ہرگز انحراف نہین کرونگا

شرط دوم

اگر کوئی میری اولاد یا رشتہ دارونمین سے ممالک انگریزی مین فساد برپا کریگا تو مین اقرار کرتا ہون کہ مین کوشش بلیغ کرکے اونکو باز رکھونگا اور اگر اسپر بھی وہ اپنے کارنا لائق سے باز نہین رہینگے تو مین اقرار کرتا ہون کہ مین شامل فوج انگریزی کے اپنی فوج لیکر اونکی سزا دہی مین شریک ہونگا۔

شرط سوم

اگر کوئی کاشتکار یا رعایا سے ملک انگریزی سے فرار ہوکر اون دیہات مین پناہ گیر ہوگا جو مجکو

عنایت ہوئے ہین تو مین اقرار کرتا ہون کہ میزا وسکو گرفتار کرکے حوالہ افسران گورنمنٹ انگریزی کے کرونگا اور اگر اوسکی گرفتاری کے واسطے آدمی آئینگے تو مین اقرار کرتا ہون کہ مین نہ صرف اونکا سدراہ نہونگا بلکہ اونکی مدد کرونگا جو واسطے گرفتار مجرم مفرور کے میرے علاقہ مین آئین گے۔

شرط چہارم

مین یہ بہی اقرار کرتا ہون کہ مین کسی ڈاکو یا چور کو اپنے دیہات مین رہنے نہ دونگا اور نہ اونکی پناہ دہی کرونگا اور اگر میرے علاقہ مین چوری کسی تجار یا مسافر کی ہوگی تو جس موضع مین ہوگی اوسکی زمیدار کو جوابدہ اوسکا گروانونگا اور اونسے یا تو مال مسروقہ دلوادونگا یا مال مسروقہ کی قیمت دلوادونگا یا انکو حکم دونگا کہ ڈاکو یا چور کو گرفتار کرکے حوالہ سرکار انگریزی کردین اور میز فوراً مجرمان قتل و دیگر جرائم کو جنہون نے جرم کرکے میرے علاقہ مین پناہ لی ہوگی گرفتار کرکے حوالہ حکام انگریزی کردونگا۔

شرط پنجم

اگر کوئی رئیس قرب و جوار بلوہ بخلاف سرکار انگریزی کریگا گو وہ میرا قریب رشتہ دار بہی ہو مین اقرار کرتا ہون کہ اوس سے ہرگز کتابت دوستانہ نکرونگا اور نہ اونکے کسی رشتہ دار یا تحت کہ اپنے دیہات مین بہی نہین دونگا۔

شرط ششم

مین اقرار کرتا ہون کہ مین کسی رئیس سے جو فرمانبردار سرکار انگریزی ہوگا تکرار نہین کرونگا اور اگر کوئی اونمین کا مجھسے تکرار کریگا تو مین وعدہ کرتا ہون کہ اوس معاملہ کو سپرد گورنمنٹ واسطے تصفیہ کے کرونگا۔

شرط ہفتم

مین وعدہ کرتا ہون کہ اوس سے زیادہ سپاہی سوار و پیادہ جسقدر واسطے تحصیل علاقہ کے اور میری حفاظت کے ضروری ہونگے بغیر حکم اور منظوری گورنمنٹ انگریزی کے نہ رکھونگا

شرط ہشتم

مین اپنی رضا و رغبت سے اقرار کرتا ہون کہ مین کچہ واسطہ قلعہ جیت پور سے نرکہونگا اور نہ اپنے ہمراہیون کو اوسکے گرد جانے دونگا اور نہ مرمت شکست و ریخت قلعہ مذکور کی کرونگا القصہ مجھے کچہ واسطہ قلعہ مذکور سے نہین ہے اگر کوئی امر خلاف ان شرائط کے مجھسے سرزد ہو تو مین اقرار کرتا ہون کہ جو دیہات میری سند مین درج ہین وہ سرکار انگریزی ضبط کرلے۔

شرط نہم

مین اقرار کرتا ہون کہ مین تمام راستہ و گھاٹ واقع اپنے علاقہ کے حفاظت کرونگا تاکہ تمام غارتگر و ڈاکو و بدوضع آدمی آمد و رفت کہاٹونسی کرنے پائیں اور نہ میرے علاقہ مین سے گذر کر ممالک انگریزی مین جائین اور اگر کوئی رئیس قرب و جوار یا کوئی سرغنہ ارادہ کرے کہ میرے علاقہ سے گذر کر ممالک سرکار انگریزی مین یا کسی رئیس دوست کے علاقہ مین جاکر فساد کرے تو مین اقرار کرتا ہون کہ مین اوسکی اطلاع افسران گورنمنٹ انگریزی کو قبل ازاوسکے میرے علاقہ مین پہونچنے کے اطلاع دونگا اور کوشش بلیغ بیچ اوسکے روکنے کے کرونگا۔

شرط دہم

جب کبھی فوج انگریزی کو ضرورت ہو کہ میرے علاقہ کے گہاٹون سے عبور کرے تو مین اقرار کرتا ہون کہ مین نہ صرف اونکا سد راہ نہ ہونگا بلکہ آدمیان ذیغرت اور ہوشیار اون کے ہمراہ دونگا کہ راستہ بہتر سے اونکا عبور کرائین اور جبتک وہ میرے علاقہ مین یا قریب علاقہ کے رہین اوسوقت تک اونکی ضروریات کا سرانجام کرین۔

شرط یازدہم

مین وعدہ کرتا ہون کہ ایک میرا ملازم معتبر ہمیشہ بطور وکیل صاحب افسر گورنمنٹ انگریزی مقیم ضلع ہذا کی خدمت مین واسطے تعمیل احکام کے حاضر رہیگا اور اگر کسی وجہ سے صاحب افسر موصوف اوس وکیل سے ناراض ہونگے تو مین اقرار کرتا ہون کہ فوراً اوسکی تبدیلی کرکے دوسرا معتبر بجاے اوسکے بہیجدونگا۔

نمبر ۳۶

واجب العرض پرسرام ۱۸۱۸ء

درخواست اول

مین تابعداری حکومت گورنمنٹ انگریزی منظر پرورش اور راج ذاتی منظور کرکے اور جو شرطین گورنمنٹ نے کہین اونکو منظور کرکے اقرار کرتا ہون کہ مین مع اپنے وابستگان و ہمراہی کے اپنی جاگیر کے دیہات مین رہونگا اور اگر مین اپنے گذارہ کے واسطے کسی اور جگہ نوکری منظور کرون تو مین چاہتا ہون کہ مجھسے اس امر مین جوابدہی طلب نہو۔

جواب

چونکہ تم اب شریک اور ماتحت سرکار انگریزی کے ہو تمکو لازم ہے کہ کسیطرح کی کتابت یا واسطہ دشمن و سرکشان گورنمنٹ انگریزی سے نرکھو تمکو ممانعت نہین ہے کہ تم ملازمی کسی شخص کی جو من قبیل مذکورہ بالا سے نہو نہ کرو مگر یہ ضرور ہے کہ تم اپنے اوس ارادہ سے اول گورنمنٹ کو اطلاع دیکر منظوری اونکی حاصل کرلو اور درصورتیکہ دشمنی فیابین ماتحتان گورنمنٹ انگریزی کے پیدا ہوا اور دونون فریق تمکو واسطے نوکری یا شرکت کے طلب کرین تو تمکو چاہیے کہ ایسے موقع پر بھی حسب ہدایت افسران گورنمنٹ انگریزی کاربند ہو۔

درخواست دوم

قبل اسکے جب مین گورنمنٹ انگریزی سے مخالفت رکھتا تہا میری عادت تہی کہ مین حرکات خلاف قانون اور ڈکیتی وغیرہ کیا کرتا تہا اور مینے غارتگری کرکے ہر قسم کا اسباب اور ہر قسم کے جانور مثل اسپ و مویشی وغیرہ اپنے قبضہ مین کیے ہین اسواسطے مین چاہتا ہون کہ اون حرکات کی نالش اگر دایر ہون تو سماعت نہ کیجائین۔

جواب

کوئی نالش نسبت تمہارے جو واسطے حرکات قبل تاریخ تمہارے اقرارنامہ کے ہوگی عدالت دیوانی و فوجداری مین سماعت نہوگی اور نہ سرکار سے کچہ مواخذہ ایسی حرکات ماقبل کا ہوگا۔

درخواست سوم

جواب

چونکہ مینے فرمانبرداری اور اطاعت سرکار انگریزی کی قبول کی ہے اگر کوئی شخص دشمنی وکینہ کی راہ سے میرے نسبت کوئی امر خلاف بیان کرے تو مین چاہتا ہون کہ اوسکی سماعت بلا تحقیقات وثبوت کے نہو۔

یہ امر خلاف قاعدہ سرکار انگریزی کے ہین کہ بیانات کینہ آمیز نسبت کسی شخص کے سماعت ہون مگر یہ ضرور ہے کہ تم ایسا طریق اختیار کرو کہ اسطرح کا شبہہ نسبت تمہاری عاید نہو۔

درخواست چہارم

اگر کوئی ماتحت میرا جو مجھسے علیحدہ ہوگیا ہے یا کوئی قرضخواہ میرا نالش خلاف میرے کرے مین چاہتا ہون کہ اوسکی سماعت نہو اور چونکہ میرا رتبہ اور مرتبہ صرف منحصر اوپر مہربانی گورنمنٹ انگریزی کے ہے مجھے اعتبار ہے کہ اوسمین ترقی ہوگی۔

جواب

کوئی نالش جسکا سبب قبل تاریخ تمہارے اقرارنامہ کا ہوگا سماعت نہ ہوگی مگر درباب اون نالشون کے جنکا باعث مابعد کا ہوگا تمکو متابعت احکام عدالت کرنی ہوگی۔

درخواست پنجم

زمانہ سابق مین علاقہ باندا اور علاقجات متصرف دریاے کین کے جمعی چار لاکھ روپیہ کے میری مستاجری مین تھے اور اکثر بقایا ذمہ زمیداران کے رہ گئی ہے جسکے ادا کرنیکا کچھ استحقاق اونکا نہ تھا مین چاہتا ہون کہ میرے دعاوی کی تحقیقات گورنمنٹ کی کی اونسے بقایا دلوادے۔

جواب

چونکہ کسی دعوی ماقبل تمہاری تاریخ اقرارنامہ کے نسبت تمہارے سماعت نہوگی تو یہ مناسب نہین تمہارے دعاوی سابق کے جو نسبت اورونکے ہون سماعت کیجاے مگر جب کبھی ایسے دعاوی پیش ہونگے تو عہدہ داران گورنمنٹ بعد تحقیقات قسم دعوی حکم منظوری یا غیر منظوری کا صادر کرینگے۔

درخواست ششم

مین چاہتا ہون کہ مجھے اجازت قبضہ کرنے اپنے باغات اور مکانات واقع باندا کے گو کہ

جواب

ایسے مکانات جو کسی شخص کو سرکار نے دیے ہونگے یا جو بغیر تحریری اجازت تمہاری کسیکے

قبضہ مین وہ اب ہون دیجاے۔

درخواست ہفتم

بیچ اکثر مواضع پرگنہ باندا و موتند وسوندا۔ زمیداران کے تمسک روپیہ کے میرے پاس ہین اور جب سرکار نے اونکے ساتھ بندوبست کیا تو اونکی قبولیت مین وہ روپیہ سرکار سے معاف دیا گیا گو اونہون نے وہ روپیہ مجھکو ادا نہین کیا ہے پس جسقدر روپیہ منجملہ اُسکے مجھے ملیگا مین اوسکو عنایات سرکار سے تصور کرونگا اور مین وعدہ کرتا ہون کہ مین تصدیق اس بیان کی دیسکتا ہون۔

قبضہ مین ہون گے وہ تمکو واپس دلادیجائینگے

جواب

وہ روپیہ بعد تحقیقات صداقت تمہاری بیان کے جائداد سرکار گورنمنٹ ہوگیا اور اگر تم اُن زمیداران کے حالات خفیہ سے اطلاع دوگی تو گویا تم اپنی دلی خیر خواہی سرکار ظاہر کروگے اِس حالت مین اگرچہ تمہارے دعاوی درست بھی نہین ہون تاہم جب وہ روپیہ جمع ہوگا تو جسقدر گورنمنٹ منا سب تصور کرینگے تمکو بطور انعام دینگے۔

المرقوم ۷۔ ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۰۸ع مطابق یکم ماہ آشون (یعنی کوار) سنہ ۱۲۱۵ فصلی

اقرارنامہ اطاعت مدخلہ پرسرام

مین پرسرام بذریعہ اس تحریر کے بیان کرتا ہون اور اقرار کرتا ہون کہ مینے اطاعت سرکار انگریزی کی بذات خود منظور کی ہے اور بنظر اسکے کہ ثبوت میری فرمانبرداری اور اطاعت کا ہو مین اقرارنامہ ہذا مشتمل اوپر شرائط ذیل کے داخل کرتا ہون۔

شرط اول

چونکہ مین پرسرام بباعث میرے نیت صدق ظاہر کرنے فرمانبرداری اور اطاعت سرکار انگریزی کے منجملہ ماتحتان و رفیقان گورنمنٹ سے شمار کیا گیا ہون اور چونکہ جان رچارڈسن صاحب جنت منجانب رایٹ ہنوربل گورنر جنرل ان کونسل مامورہ بجہت نگرانی و حکومت ضلع بندیلکھنڈ کی مرضی یہ ہے کہ مین اقرارنامہ سرکار مین داخل کرون لہذا بنظر پرورش فیض آمود جو نسبت میرے سرکار انگریزی نے مبذول رکھی ہے میز بذریعہ اس تحریر کے اقرارنامہ جسمین شرائط ذیل

مندرج ہین بمہر و دستخط اپنے داخل کرتا ہون بموجب اوسکے مین اقرار کرتا ہون کہ مین اُس سے منحرف نہونگا اور کوئی امر ایسا نہ کرونگا جس سے کچھ بھی انفساخ شرائط مذکور ہو۔

شرط دوم

مین اقرار کرتا ہون کہ مین مع اپنے عیال و اطفال کے کسی موضع جاگیر مین رہونگا اور وہان سے حرکت بغیر حکم عہدہ داران گورنمنٹ انگریزی نہ کرونگا۔

شرط سوم

مین بذریعہ اس تحریر کے اقرار کرتا ہون کہ کسی غارتگر یا ڈاکو یا دزد یا کسی قسم کے بدوضع آدمی سے اندر یا باہر ضلع بندیلکھنڈ کے اور خاص کر ساتھ راجہ رام کے سازش نہ رکھونگا اور نہ کسی ایسے شخص کو اپنے علاقہ مین رہنے کی اجازت دونگا اور مین ہر قسم کی اطلاع نسبت ایسے آدمیون کے جو میرے پاس آوینگے افسران سرکار انگریزی کو دونگا اور ہر قسم کی خط کتابت اور واسطہ ایسے شخصون سے ترک کرونگا اور مین یہ بھی اقرار کرتا ہون کہ مین کسی ملازم ماتحت گورنمنٹ انگریزی سے تکرار نہ کرونگا اور اگر مابین ماتحتان سرکار انگریزی کے تکرار پیدا ہوگی تو مین اقرار کرتا ہون کہ مین صابر رہونگا اور مدد کسی فریق کی بغیر حکم گورنمنٹ انگریزی کے نہ کرونگا اور ہر موقع پر حقوق اطاعت و فرمانبرداری ملحوظ رکھونگا

شرط چہارم

اگر کوئی باشندۂ ملک انگریزی فرار ہوکر میرے دیہات مین پناہ گیر ہوگا مین اقرار کرتا ہون کہ مین اوسکو گرفتار کرکے حوالہ افسران گورنمنٹ انگریزی کرونگا اور اگر کوئی واسطے گرفتاری ایسے شخص کی منجانب سرکار انگریزی آوے گا مین اقرار کرتا ہون کہ مین نہ صرف مدد اوسکا نہونگا بلکہ ہر طرح کی مدد بیچ گرفتاری ایسے شخص کے اوسکو دونگا اور مین یہ بھی اقرار کرتا ہون کہ ہر مقدمہ مین جو مابعد تاریخ ادھان اقرارنامہ ہذا سے وقوع مین آئیگا اوسمین اطاعتہاے عدالت دیوانی و فوجداری کرونگا اور ہرگز کسیطرح کا فساد یا تکرار پیدا نکرونگا۔

شرط پنجم

مین اقرار کرتا ہون کہ مین اپنے کسی علاقہ کے موضع مین سارق اور دزد کو رہنے نہ دونگا اور اگر اسباب کسی تاجر یا مسافر کا کسی موضع مین چوری جائیگا مین اقرار کرتا ہون کہ مین زمیندار موضع

مذکور کو ذمہ دار تصور کرونگا کہ یا تو معاوضہ مال مسروقہ کا کرے اور یا دزد و سارق کو گرفتار کرکے حوالہ افسران گورنمنٹ انگریزی کے کردے اور اگر کوئی شخص قابل سزا پانے بموجب قانون سرکار انگریزی کے ہوگا اور وہ مجھ سے قبل یا کسی اور جرم کا اندر ممالک انگریزی کے ہوکر پناہ گیر میرے دیہات میں ہوگا میں اقرار کرتا ہوں کہ ایسے شخص کو گرفتار کرکے حوالہ گورنمنٹ کردونگا۔

شرط ششم

چونکہ میری جاگیر کے زمیداران نے قبولیت پیشگاہ صاحب کلکٹر بہادر کے واسطے ادا ی محصول سرکار انگریزی کو کی ہے لہذا میں اقرار کرتا ہوں کہ تا انقضاے میعاد قبولیت میں انسے اوسیقدر تحصیل کرونگا جسقدر کا پٹہ قبولیت اونکا ہوا ہے۔

المرقوم ۷۔ ماہ اکتوبر ۱۸۰۸ء مطابق یکم ماہ آسون یعنی کوار ۱۲۱۵ فصلی

سند بنام پرسرام

بنام متصدیان وجاگیرداران وکروریان وچودھریان وقانونگویان حال واستقبال پرگنہ متوند واقع بندیلکھنڈ معلوم کرو۔

چونکہ پرسرام نے بناعت شہرت انصاف دہی وعنایت گستری سرکار انگریزی بخوشی و صدق نیت فرمانبرداری واطاعت سرکار اختیار کی ہے اور ہمراہ راجہ نجت سنگھ بخدمت صاحب اجنٹ گورنر جنرل بہادر بندیلکھنڈ حاضر ہوکر تصورات ماضیہ کی معافی چاہی اور اقرارنامہ بچہ شرائط کا بمہر ودستخط اپنے داخل کیا اور چونکہ قواعد عنایت گستری سرکار انگریزی مقتضی اسکے ہوئے کہ رحم نسبت مجرمان ظاہر کیا جاے اور اپنے رفیقوں کی پرورش اور حفاظت منصۂ شہود میں آئے لہذا اونیز بتحریک جادت عنایت گستری دیہات کھوڈی اوجی برمہامع متعلقات واقع پرگنہ متوند جمعی کامل پندرہ ہزار روپیہ کے جنکی تفصیل ذیل میں درج ہے پرسرام مذکور کو سرکار انگریزی عطا کرتے ہیں اور جب تک پرسرام مذکور ثابت قدم جادہ فرمانبرداری سرکار انگریزی میں رہے گا اور اپنے اقرارنامہ پر راسخ دم رہیگا اوسوقت تک دیہات مذکور اوسکے قبضے میں واسطے دوام کے رہینگے۔

یہ امر پرسرام مذکور پر فرض ہے کہ وہ اپنی جاگیر کے باشندون کو اپنی خوش انتظامی سے راضی اور شکرگذار رکھے اور اونکی رفاہ اور آسایش کی ترقی مین کوشش بلیغ بروی کار لاوے اور اونکی محبت کا مستحق ہو اور زمیندار اور سارقان کو اپنی جاگیر کے دیہات مین پناہ نہ دے اور یہ امر رعایا و ساکنین پر فرض ہوگا کہ وہ پرسرام مذکور کو جاگیردار اعلیٰ دیہات مذکور کا تصور کرین اور اوسکے حقوق وغیرہ متعلقہ دیہات مذکور کو منظور رکھین اور اوسکا مقابلہ یا اوسکی نافرمانی نہ کرین اور نہ ہر سال اپنی سند کی تجدید اوس سے چاہین بعد منظوری رایٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر کے یہ سند جائز تصور ہوگی

تفصیل دیہات

	تعداد موضع
کھودی واکٹرا (مزروعہ)	دو
برہملی وکوترا (غیر مزروعہ)	دو
للعہ م	جمعی ۴
جی برہما — یک	۱
صہ م	جمعی ۵

المرقوم روز چہارشنبہ تاریخ ۷ ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۰۸ عیسوی مطابق ۲۱ ماہ اسون یعنی کوار سنہ ۱۲۱۵ فصلی منظور کیا گورنر جنرل بہادر ان کونسل نے بتاریخ ۱۲ ماہ نومبر سنہ ۱۸۰۸ ع

نمبر ۳۷

عہدنامہ امرت راؤ مرقومہ ۱۴ ماہ اگست سنہ ۱۸۰۳ ع

مطالب عہدنامہ فیما بین ہنوربل میجر جنرل ویلزلی اور سری منت امرت راؤ بہادر

شرط اول

یہ اقرار کیا جاتا ہے کہ تاحین حیات امرت راؤ بہادر اور اونکے فرزند بنایک راؤ بابا صاحب کے امرت راؤ اور بعد از وفات اونکے اونکا فرزند سات لاکھ روپیہ پاتا رہیگا یہ روپیہ خواہ علاقہ سے خواہ نقد دیا جائیگا اور سرکار انگریزی اپنے تئین ذمہ دار ادا ہونے اس روپیہ کا

تصور کرتے ہین آمدنی اون اضلاع کی جواب قبضہ امرت راو بہادر مین ہین شامل اس سالانہ رقم مدد معاش کے ہوکر جو باقی یا فتنی اوسکا بموجب حساب کے رہیگا وہ اونکو دیا جاگا اور سات لاکھ پورے کر دیے جاینگے ۔

شرط دوم

اپنی راست کرداری بیچ مراتب دوستی سرکار انگریزی کے ظاہر کرنے کے واسطے امرت راو کو لازم ہے کہ ہنوربل میجر جنرل ویسلی صاحب سے جبکا ارادہ اورنگ آباد جانے کا ہے ملاقات کرین ۔

شرط سوم

امرت راو کو لازم ہے کہ دلی کوشش بیچ ترقی خیر خواہی سرکار انگریزی اور مہاراجہ پیشوا کے رکھین ۔

شرط چہارم

جو کوئی دوست یا رفیق امرت راو کے ساتھ آئینگے اونکو اطمینان کی رکھنا چاہیے کہ اونکو تکلیف کسی امر کی نہوگی کیونکہ پیرو حفاظت سرکار انگریزی مین شمار کیے جاینگے اور بعد ملاقات ہنوربل میجر جنرل ویسلی صاحب اور امرت راو کے کچہ تدبیر اونکے پرورش کی کیجاگی (یہ تدبیر یہ ہوئی تہی کہ ایک لاکھ روپیہ امرت راو مرحوم کے رفیقون کی پرورش کے واسطے تجویز ہوا تہا اور اوسکے حین حیات اوسکو دیا گیا مگر چونکہ اکثر سردار جنکے نام سے یہ مدد معاش مقرر ہوئی تہی کبھی شامل امرت راو کے نہین ہوئے لہذا یہ روپیہ اوسکے فرزند نبایک راو نے جب وہ اوسکی عوض ۱۸۲۴ء مین گدی نشین ہوا لینے سے انکار کیا اوسوقت سے یہ روپیہ دینا موقوف ہوگیا) ۔

شرط پنجم

جب امرت راو جنرل ویسلی صاحب کی ملاقات کو آئے تو جسقدر زیادہ فوج سوار و پیادہ اوسکے ہمراہ ہوگی اوسیقدر زیادہ خوشی اور رضامندی جنرل صاحب کی ہوگی

شرط ششم

جب امرت راو واسطے ملاقات جنرل ویسلی صاحب کی آئے تو اوسکو لازم ہے کہ اپنی

زوجہ اور دیگر عیال و اطفال کو قلعہ احمدنگر مین یا بمبئی یا ساسٹی مین یا کسی اور مقام واقع ممالک ہنوربل کمپنی مین جہان اوسکو منظور ہو روانہ کردی اور گورنمنٹ انگریزی تدابیر ضروری اونکی حفاظت اور راحت کی عمل مین لائینگے۔

شرط ہفتم

ملاقات ہنوربل میجر جنرل ویسلی صاحب اور امرت راؤ بہادر کی اونیس یوم روز بعد آجکی تاریخ سے ہوگی۔

دستخط لے ویسلی

میجر جنرل

مقام احمدنگر تاریخ ۱۴۔ ماہ اگست سنہ ۱۸۰۳ء

علاقجات بندیلکھنڈ جسکے ساتھ سرکار انگریزی کے عہدنامجات ہوئے ہین ازروی کواغذ متعلق مقدمہ متبنی و جانشین و دیگر اصل کواغذ دفتر فورین۔

ریوان

اول راجہ اس ریاست کا جسکے ساتھ عہدنامہ ہوا تھا راجہ جے سنگھ دیو نامی تھا جو گفتگو سنہ ۱۸۰۳ء مین بعد انعقاد عہدنامہ بسین ہوئی تھی اوسکو راجہ نے نامنظور کیا تھا سنہ ۱۸۱۳ء مین ایک کروہ پنڈاڑی نے ملک ریوان سے گذر کر مرزاپور پر حملہ کیا اسمین نسبت راجہ کے چشم پوشی کا گمان ہوا خواہ ارادۃً اوسنے کی ہو یا اپنے ضعف قوت سے لہذا اوس سے عہدنامہ نمبر ۳۸ لکھایا گیا جسکے رو سے اوسکو مالک اپنی ریاست کا قرار دیا اور حفاظت گورنمنٹ انگریزی مین داخل کیا اوسنے وعدہ کیا کہ جو تکرار رئیسان ہمسایہ کیساتھ اوسکی ہوگی اوسکا فیصلہ وہ سرکار کے ذمہ رکھیگا اور یہ بھی اقرار کیا کہ وہ فوج انگریزی کو اپنے ملک مین گذر کرنے دیگا اور اپنے ملک مین اوس کو قیام کرنے دیگا۔

مگر راجہ ان عہود کا پابند نرہا اور جب ایک مقام چھاونی فوج اوسکی ملک مین قرار پایا تو اوسنے چاہا کہ فوج کو قافلہ کرا کر تنگ کرے فوج روانہ ہوئی کہ اوس سے تعمیل احکام کرائے اور آئندہ کیواسطے

اطمینان تعمیل کی حاصل کرے برطبق اسکے بتاریخ ۲۰ ماہ جون سنہ ۱۸۱۳ء دوسرا عہدنامہ نمبر ۳۹ قرار پایا جسکے رو سے عہدنامہ اولین کا استحکام ہوا اور راجہ کے واسطے ساتہ سرکار انگریزی کے بالتفصیل بیان ہوا ازروی شرط پنجم عہدنامہ مذکور کے یہ امر منظور ہوا کہ سرکار انگریزی کو اختیار ہے بلکہ اونپر فرض ہے کہ لعل زبردست سنگہ جاگیردار جو بات کو جسنے اپنے علاقہ مین سرکار انگریزی کی ڈاک کو مقرر ہونے نہین دیا تہا سزا دین اور بموجب شرط ہشتم عہدنامہ مذکور کے اونکو اختیار سزا دہی بعض زمیداران ضلع سنگرونی جنہون نے فوج انگریزی پر معیاد نہلت مین جو عمداً واسطے انعقاد عہدنامہ مذکور حاصل کی گئی تہی حملہ کیا تہا حاصل ہوا لال زبردست سنگہ کا قصور اس سبب سے معاف کیا گیا کہ اوسنے عہد کیا (نمبر ۴۰) کہ وہ آیندہ پھر ہرگز امرزبون بخلاف سرکار انگریزی نہین کریگا مگر زمیداران سنگرونی کا حق مالکانہ ضبط ہو کر بموجب عہدنامہ نمبر ۴۱ کی راجہ ریوان کو دیا گیا اور راجہ نے اقرار کیا کہ وہ ہرگز مزاحم اون رئیسان خورد سے نہوگا جنہون نے خدمتگذاری گورنمنٹ انگریزی کی کی ہے۔

ایک ان رئیسان خورد مین کا جسکی نسبت رعایت کا وعدہ ہوا تہا کرسیریا کا تہا سنہ ۱۸۲۳ء مین اوسنے استغاثہ کیا کہ اوسکی حفاظت راجہ ریوان کی زیادتی سے کیجاے کیونکہ راجہ ریوان نے فوج اوسکے اوپر واسطے بعض مطالبہ کے بہیجی تہی اس تکرار کا فیصلہ بمداخلت سرکار انگریزی ہوگیا۔

سنہ ۱۸۳۳ء مین راجہ نے درخواست کی کہ اب حفاظت سرکار انگریزی کی کچہ ضرور نہین لہذا اوسکی حفاظت ترک کی گئی مگر فوراً مہاراجہ نے اوسکا علاقہ چہین لیا اب راجہ کی درخواست مدد سماعت ہوئی مگر سنہ ۱۸۴۴ء مین گورنمنٹ نے مہاراجہ سے کہا کہ کچہ پرورش معقول اوسکی بیوہ کی ضرور ہے سرکار انگریزی نے دو مرتبہ درباب تہاکر سنگرونی کے بہی جنکا علاقہ واقع ریوان مہاراجہ نے چہین لیا تہا مداخلت کی تہی اس تہاکر کا علاقہ تہوڑا ریوان مین اور تہوڑا علاقہ سرکار مین واقع ہے۔

راجہ بیرسنگہ دیو نے اپنے فرزند نشیونارائن سنگہ کے حق مین ریاست دی اور اوسکے بعد اوسکا بیٹا رگھوراج سنگہ رئیس حال سنہ ۱۸۳۴ء مین گدی نشین ہوا ازروی تواریخ ہندیہ شخص تیسوان راجہ ہے سنہ ۱۸۴۷ء مین راجہ نے اپنے ملک مین رسم ستی ہونے کی موقوف کرائی اور بالعوض اوسکی خدمات کی

جو اوسنے بلوہ ۱۸۵۷ء مین کین ضلاع سہاگ پور و امرکنٹک رگھوراج سنگھ کو عطا ہوئے اور ہدایت ہوئی کہ حقوق زمیداران امرکنٹک بحال رکھے اور مہاراجہ کو اختیار حسب سند نمبر ۲ ۴ قتی کرنے کا بھی عطا ہوا اوسکے کوئی پسر صلبی نہین موجود ہے تین فرزند اوسکے پیدا ہو کر گذر گئے۔

مہاراجہ کی سلامی سترہ توپ کی ہوتی ہے رقبہ ملک ریوان مع سہاگ پور ۲ ۶ میل مربع ہے اور آبادی ۱۱ لاکھ نفری ہین اور آمدنی ملک کی بیس پچیس لاکھ روپیہ کی مشہور ہے۔

اورچا معروف ٹہری

یہ ریاست تمام ریاستہاے بندیلکھنڈ مین نہایت قدیم اور ازبس عالی مرتبت ہے اور پیشوا کی بھی یہ مطیع نہین ہوئی مرہٹہ نے اسی ریاست مین سے ایک علاقہ جدا کرکے ریاست جھانسی قرار دی تھی یہ بات مشہور ہے کہ جب راجہ ٹہری نے ۱۸۱۷ء مین نذرانہ گورنر جنرل بہادر کو دیا تھا تو یہ کیا تھا کہ اوسکے خاندان نے یہ اول مرتبہ کسی غیر کی بزرگی منظور کی ہے راجہ بکرماجیت مہندر راجہ اوسوقت مین تھا جب انگریز داخل بندیلکھنڈ ہوئے اور اوسکے ساتھ عہدنامۂ دوستی و اتفاق نمبر ۳۴ بتاریخ ۲۳ ماہ دسمبر ۱۸۱۲ء منعقد ہوا اس راجہ نے ۱۸۳۴ء مین وفات پائی اور اوسکا ایک فرزند دہرم پال نامی تھا وہ بحین حیات اپنے والد کے لاولد فوت ہوا تھا لہذا راجہ کا بھائی تیج سنگھ جانشین اوسکا ہوا اور ۱۸۴۲ء مین فوت ہوا اسنے قبل از وفات اپنے ہمشیرہ زادہ سوجان سنگھ کو متبنی اپنا کرلیا تھا سوجان سنگھ کے حق کی نسبت تکرار مسماۃ لارئی رانی بیوہ دہرم پال نے کی اور کہا کہ حق متبنی کرنیکا اوسکا ہے استحقاق لارئی رانی کے باعث بڑا فساد پیدا ہوا مگر چونکہ سوجان سنگھ کی متبنی ہونے کو سرکار انگریزی نے منظور کیا تھا اور رئیسان قرب وجوار نے اتفاق رائے کی تھی لہذا گورنمنٹ نے سوجان سنگھ کو جانشین کیا اور رانی مذکورہ کو تا صغر سنی اُسکے کارپرداز رکھا سوجان سنگھ نے چند ماہ بعد پہونچکر سن بلوغ کے اور اختیار کرنے کاروبار ریاست کے وفات پائی بعد وفات اوسکے رئیسان کلان بندیلکھنڈ نے بیوہ مسطورہ کو صلاح دی کہ ہمیر سنگھ راجہ حال کو جو اس خاندان سے

رشتہ ہمجدی کا رکھتا تھا متبنی کرے راجہ حال صغرسن قریب تیرہ سال کی عمر کا ہے بیچ ۱۸۶۲ء کے اوسکو سند نمبر ۲۶ عنایت ہوئی جسکے رو سے اوسکو اختیار متبنی کرنے کا حاصل ہوا اب بھی لائی رانی بیوہ دہرم پال کارپرداز ہے۔

راجہ تہری تین ہزار روپیہ بابت جاگیر ترولی کے جھانسی کو دیتا تھا جب جھانسی ضبط سرکار ہوئی یہ روپیہ سرکار انگریزی مین دینا واجب آیا مگر سرکار نے یہ روپیہ بطور انعام خدمات جو راجہ تہری نے بلوہ ۱۸۵۷ء مین کی تھی دیا گیا اور محصول استمراری موضع موہن پور ہی جو مبلغ دو صد روپیہ تھا معاف ہوا ۱۸۴۷ء مین حسب اشتہار راجہ رسم ستی بھی موقوف ہوئی۔

راجہ مستحق گیارہ توپ کی سلامی کا ہے رقبہ تہری کا دو ہزار ایکسو ساٹھ میل مربع ہے آبادی دو لاکھ نفری محاصل تہری کا ۱۸۳۷ء مین چھ لاکھ روپیہ تھا مگر اب یقین ہے کہ کم ہوگیا

دتیا

علاقہ دتیا حکومت سرکار انگریزی مین ہمراہ دیگر علاقجات بندیلکھنڈ جو پیشوا نے بعوض عہدنامہ پیسین دیے تھے آیا تھا اول عہدنامہ اس ریاست کے ساتھ جو ہوا تھا وہ راجہ پرچھیت سے بتاریخ ۱۵ ماہ مارچ ۱۸۰۴ء نمبر ۴۴ ہوا تھا بعد معزول ہونے پیشوا کے ۱۸۱۸ء مین ایک قطعہ زمین بجانب مشرق دریاے سندھ شامل دتیا کیا گیا تھا سرکار انگریزی نے یہ قطعہ زمین راجہ کو بلحاظ اوسکی دوستی صادق کے دیا تھا اور عہدنامہ جدید نمبر ۴۵ اوسکے ساتھ قرار پایا راجہ پرچھیت ۱۸۳۹ء مین لاولد مرگیا مگر اوسنے قبل اپنی وفات کے ایک لاوارث لڑکے بجے بہادر کو متبنے کرلیا تھا اور اوسکی جانشینی منظور ہوچکی تھی درباب جانشینی بجے بہادر کے دیوان مدن سنگھ برونی والہ نے تکرار کی یہ شخص رشتہ دار ہمجدی خاندان پرچھیت کا تھا اور بناے تکرار ایک قدیم عہدنامہ پیش کیا قرار پائی وہ یہ تھا کہ اگر کوئی راجہ دتیا لاولد فوت ہوجاے تو اوسحالت مین خاندان برونی کے متبنے کیا جاگا مگر چونکہ سرکار انگریزی نے اول ہی متبنی ہونا بجے بہادر کا منظور کرلیا تھا ملک کا انتظام اپنا ہوا اور اوسکی جانشینی واسطے لوگون کے بہتر ہوئی اور دعوی خاندان برونی موقوف رہا تھا کہ برونی نے یہ بھی چاہا کہ اوسکی جاگیر علیحدہ دتیا سے ہوکر وہ رئیس سر خود قرار دیا جاے مگر یہ بھی اوسکو حاصل نہوا۔

سنہ ۱۸۵۷ء مین مرگیا اوسکا ایک فرزند غیر منکوحہ سے بھی ارجن سنگھ نامی تھا مگر جانشینی نصیب اوسکے فرزند متبنی بھوانی سنگھ کی جواب راجہ ہے ہوئی یہ صغر سن ہے باعث فساد کے جو بسبب پیش ہونے دعوے ارجن سنگھ باعانت رانی کاریہ دار کے پیدا ہوا تھا ارجن سنگھ کو دتیا سے علیحدہ کردیا گیا آخر کار رانی اور اوسکے ہمراہیون نے بوہ کیا اور ضلع سیوند اپر قابض ہوئی یہ قلعہ فوج انگریزی نے سر کیا اور اصل مفسد گرفتار ہوکر بہ پاداش جرم سزای حبس دوام کی مستوجب ہوکر قلعہ چونار مین محبوس ہوئے اور رانی نظر بند سخت ہوئی دعوے خاندان برونی بابت جانشینی کے پیر پیش ہوکر سنہ ۱۸۶۱ء مین نامنظور ہوا۔

راجہ مستحق گیارہ ضرب توپ کی سلامی کا ہے اور استحقاق متبنی کرنیکا بموجب سند نمبر ۲۶ کے اوسکو بھی عنایت ہوا رقبہ دتیا کا آٹھ سو پچاس میل مربع ہے اور آبادی ایک لاکھ بیس ہزار نفری اور محصول دس لاکھ روپیہ ہے راجہ دتیا معرفت سرکار انگریزی کے پندرہ ہزار روپیہ نانا ساہی بالعوض پرگنہ ندی گانو کے سنہ ۱۸۴۴ء عیسوی مین راجہ دتیا نے ممانعت رسم ستی کی اپنے علاقہ مین کی اور سنہ ۱۸۶۳ء مین محاصل زاہداری موقوف ہوئے۔

سمپہتر

علاقہ سمپہتر جب حکومت انگریزی ملک بندیلکھنڈ مین قائم ہوئی صرف ایک پشت سے دتیا سے جدا ہوا تھا جب انگریز داخل ملک ہوئے تو راجہ رنجیت سنگھ نے دوستی اور حفاظت سرکار انگریزی کی چاہی اور ایک اقرارنامہ چھ شرائط کا پیش کیا مگر سنہ ۱۸۱۲ء تک کوئی امر قطعی قرار نہین پایا اس سنہ مین عہدنامہ نمبر ۶۴ اوسکے ساتھ منعقد ہوا رنجیت سنگھ سنہ ۱۸۲۷ء مین فوت ہوا اور اوسکا بیٹا ہندوپت راجہ حال جانشین اوسکا ہوا یہ راجہ ضعیف العقل ہے اوسکے دو بیٹے ہین ایک چتر سنگھ قریب بیس سال کی عمر کا اور دوسرا رام سنگھ قریب پندرہ برس کے سن کا ہے۔

یہ راجہ مستحق گیارہ ضرب توپ کی سلامی کا ہے اوسکو اختیار متبنی کرنے کا حسب سند نمبر ۴۰ کے حاصل ہوا ہے جب کوئی اصلی وارث گدی نشین ہوتا ہے تو چہارم

محاصل ملک معاف ہوتا ہے اور جب کوئی وارث مسندی گدی نشین ہو تو نصف محاصل کی مراعات اس علاقہ مین ہوتی ہے ۱۸۳۳ء مین آمدنی اس علاقہ کی چار لاکھ پچاس ہزار روپیہ تھی رقبہ صرف ایکسو پچہتر میل مربع ہے اور آبادی تیس ہزار نفری ستی کی ممانعت بھی علاقہ سمبہتر مین بیچ ۱۸۴۳ء کے ہوئی۔

نمبر ۳۸

عہد نامہ دوستی و اتفاق حفاظت باہمی فیمابین سرکار انگریزی و راجہ جے سنگھ دیو راجہ ریوان و موکند پور۔

اگرچہ واسطہ دوستی بلاتفاوت فیمابین سرکار انگریزی اور سرکار ریوان کے قائم ہے اور علی الخصوص ہنگام ترقی کتابت فیمابین سرکارین بواسطہ اشتمال خبر و ملک بندیلکھنڈ ممالک سرکار انگریزی سے وہ واسطۂ اتحاد دیکھتی ہے حرکات دوستی آمیز طرفین کی جانب سے ترقی پذیر رہا تاہم کوئی اقرارنامہ باقاعدہ جسکے رو سے خاص فرائض طرفین پر واجب آئین قرار نہین پایا اور راجہ جی سنگھ دیو راجۂ حال ریوان و موکند پور نے اب جو خواہش اپنی ظاہر کی کہ یہ سہو رفع کیا جاے اور عہد نامۂ دوستی و اتفاق قرار پائے اور رہٹ ہنوبل گورنر جنرل ان کونسل کو بدل یہ درخواست اونکی منظور ہے لہذا شرائط عہد نامۂ ذیل باستر ضاے باہمی فیمابین سرکار انگریزی اور راجہ جی سنگھ دیو ممدوح اور اونکے ورثا اور جانشینان کے قرار پائین۔

شرط اول

گورنر جنرل ان کونسل راجہ جی سنگھ دیو کو قابض و یحق حال ملک ریوان کا جو اونکے پاس ہے اور اونکے بزرگون کے قبضہ مین مدت سے اور پشتہا پشت سے چلا آتا ہے منظور کرتے ہین اور حسب معروضات راجہ اور نیز بنظر تسلی راجہ کے براہ نصفت گستری و صدق نیت سرکار انگریزی کے اطمینان کرتے ہین کہ جبتک راجہ اور اونکے ورثا و جانشین فرائض دوستی و اتحاد کو حسب منشار عہد نامۂ ہذا ادا کرینگے سرکار انگریزی ہرگز کوئی امر مخالفت یا دشمنی کا بمقابلہ راجہ کے نہین کرینگے اور نہ کوئی خبر و اونکے ملک پر قبضہ کرینگے اور نہ کسیطو

سے دست درازی اوسپر کرینگے بلکہ برعکس اوسکے سرکار انگریزی وعدہ کرتے ہین کہ وہ حفاظت اونکے ملک کی جواب اونکے قبضہ مین ہے بمقابلہ زبردستی ویا زیادتی کسی رئیس غیر کے اوسیطرح کرینگے جسطرح ممالک ہنوربل کمپنی کی حفاظت ہوتی ہے۔

شرط دوم

سرکار انگریزی نے جوازروے شرط بالا کے وعدہ کیا ہے کہ وہ حفاظت ملک کی جواب راجہ ریوان کے قبضہ مین ہے بمقابلہ زیادتی کسی رئیس غیر کے کرینگے لہذا یہ اقرار فیما بین فریقین ہوتا ہے کہ جب کبھی راجہ ریوان کو اندیشہ حملہ آوری نسبت کسی رئیس غیر کے ہوگا تو وہ کیفیت اوسکی سرکار انگریزی مین ارسال کرینگے اور سرکار بدلائل کوشش اوسکے دفعیہ مین کرینگے اگر یہ کوشش اُنکی کارآمد نہ ہوگی تو سرکار انگریزی حسب درخواست راجہ مستعد بھیجنے اپنی فوج کے واسطے حفاظت ملک ریوان کے ہونگے اسحالت مین اخراج فوج مذکور کے اوس روز سے جسمین وہ داخل ملک ریوان ہوگی اور جس روز تک وہ واپس ملک مذکور سے باہر جائیگی راجہ کو ادا کرنے ہونگے اور اگر یہ اندیشۂ حملہ کسی دعوی متنازعہ کے سبب سے فیما بین راجہ اور کسی رئیس غیر کے ہوگا تو راجہ اوسکی کیفیت مفصل سرکار انگریزی کو کرینگے اور سرکار انگریزی درمیان مین آکر فیصلہ اوسکا کردینگے اور راجہ باعتبار انصاف وہی اور راست کرداری سرکار انگریزی کے اقرار کرتے ہین کہ ایسے موقع پر جو فیصلہ سرکار انگریزی کردینگے اوسکو وہ منظور کرینگے اگر باوجود راجہ کے منظور کرنے فیصلہ کے فریق ثانی حرکات دشمنی سے باز نہ ہیگا تو سرکار انگریزی آمادہ مدد دہی بطور مذکورۂ بالا ہونگے اور اگر کسی موقع پر فوج راجہ کی ضرورت ممالک انگریزی مین ہوگی تو راجہ اقرار کرتے ہین کہ وہ فوج سے مدد دینگے پس اسحالت مین فوج کا اخراجات بحساب مبلغ بیس روپیہ فی سوار اور مبلغ چھ روپیہ فی پیادہ سپاہی جو راجہ دیتے ہین سرکار انگریزی اوس تاریخ سے دینگے جس تاریخ سے فوج مذکور علاقہ انگریزی مین داخل ہوگی اور اوس تاریخ تک دینگے جبتک وہ واپس ہوکر علاقہ انگریزی سے نکلیگی باہر اور جب فوج راجہ اور فوج انگریزی باتفاق کسی امر مین مصروف ہوگی تو حاکم فوج راجہ موافق صلاح اور ہدایت کمانڈنگ افسر انگریزی کے کاربرار ہین گے۔

شرط سوم

چونکہ راجہ ریوان کی حکومت کل اونکے اپنے علاقہ مین منظور ہوچکی ہے لہذا سرکار انگریزی اپنے تئین مجاز سمجھتی ہے کہ اونکے روبرو کوئی رشتہ دار یا یار یا ملازم راجہ پیش کرے تصور نہین کرتے اور راجہ مستحق مدد فوج سرکار کا بابت قائم کرنے اونکی حکومت کے اندر حدود اونکے ملک کے نہین ہونگے۔

شرط چہارم

اگر راجہ ریوان کا کوئی دعوی یا وجہ نالش نسبت کسی راجہ یا رئیس دوست یا ماتحت سرکار انگریزی کے ہوگی تو راجہ اقرار کرتے ہین کہ وہ دعوی مذکور کو سپرد ثالثی و فیصلہ سرکار کے کرینگے اور جو فیصلہ سرکار کردیگی اوسکو منظور کرینگے اور کسی طرح کی زیادتی نسبت فریق ثانی کے نہ کرینگے اور نہ بذریعہ اپنی فوج کے بدلہ دعوی کا یا معاوضہ وجہ نالش کا جو اونکو دلا کرنی ہے لینگے اور سرکار انگریزی اپنی طرف سے وعدہ کرتی ہے کہ وہ اپنے دوست اور ماتحت کو منع کرینگے کہ وہ زیادتی راجہ پر نہ کرین اور نہ اپنے کسی دعوی واجبی کا معاوضہ خود لینگے اور نہ سزا کسی مجرم کو دینگے اور راجہ وعدہ کرتے ہین کہ وہ اوس فیصلہ کو منظور کرینگے جو سرکار ایسے موقع پر کردیگی۔

شرط پنجم

راجہ ریوان اقرار کرتے ہین کہ وہ اپنے ملک مین کسی دشمن سرکار انگریزی کو یا مفسد کو پناہ نہ دینگے بلکہ برعکس اوسکی کوشش میانجی واسطے گرفتاری اون لوگون کی کرینگے اور اگر وہ گرفتار ہونگے تو اونکو سپرد افسران سرکار انگریزی کے کرینگے سرکار اور راجہ یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ وہ ایسے لوگون کے عیال و اطفال کو بھی اپنے ملک مین رہنے نہ دینگے اور اگر کوئی دشمن راجہ یا سرکش حکومت راجہ ممالک انگریزی مین پناہ گیر ہوگا بشرطیکہ پتا نے اطلاع کے سرکار انگریزی بعد تحقیقات کامل وہ مراتب اوسکی نسبت مرعی نہ رکھینگے جو بمقتضائے انصاف و راست کرداری کے ہونگے اور یہ بھی تدابیر عمل مین لائینگے کہ وہ آیندہ کوئی امر ناقص نسبت ملک اور حکومت راجہ کے نہ کرین۔

شرط ششم

چونکہ چور اکثر ملک راجہ ریوان سے جاکر ممالک انگریزی مین دزدی وغیرہ کرتے ہین لہذا راجہ اقرار کرتے ہین کہ اگر کوئی افسر گورنمنٹ انگریزی اونکے پاس تحریر اطلاعی بھیجین گے تو وہ واسطے گرفتاری ایسے شخص مجرم کے کوشش کرینگے اور جب گرفتار ہوگا تو اوسکو سپرد افسران مذکور کے کرینگے۔

شرط ہفتم

اگر کوئی بھائی یا ملازم راجہ ریوان کا بدگوئی راجہ کی روبروے گورنمنٹ انگریزی کے کریگا یا اوپر اتہام لگائیگا یا ملزم کرے گا تو گورنمنٹ بلا تحقیقات و ثبوت کے اعتبار ایسے شخص کے بیان کا نہ کرینگے۔

شرط ہشتم

عزت اور رتبہ اور شان راجہ ریوان کی اوسیقدر سرکار انگریزی کو ملحوظ رہیگی جسقدر وہ روبروے شاہان ہندوستان کے تھی

شرط نہم

جب کبھی سرکار انگریزی ضرورت بھیجنے فوج کی ملک راجہ ریوان مین یا واسطے چھاؤنی کرنے اپنی فوج کے کسی مقام علاقہ راجہ ممدوح مین واسطے حفاظت ملک کے کسی دشمن کے تاخت کرنے سے یا بنظر سد راہ ہونے کسی دشمن کے ہنگامہ پسی اوسکے یا پنڈاروں کے یا اور اقوام غارتگران کے مناسب تصور کرین تو وہ مجاز بھیجنے ایسی فوج کے ہین اور راجہ ریوان مجاز رضامندی اس بارہ مین ظاہر کرینگے اور ایسی موقع پر حسب صلاح افسران گورنمنٹ انگریزی کے راجہ اپنی فوج بمقام معابر و چندیا و کورہا و دیگر مقامات معابر کے جو کمانڈنگ افسران انگریزی بتائینگے مقرر کرینگے جو کمانڈنگ افسر انگریزی اسطرح ملک راجہ مین مقیم رہیگا وہ انتظام حکومت راجہ مین مداخلت نہین کریگا جو کچھ اسباب یا رسد وغیرہ واسطے چھاؤنی انگریزی یا فوج انگریزی کے جبتک وہ ملک راجہ مین قیام پذیر رہیگا فوراً اہلکاران رعایا راجہ بہم کردینگے اور اونکی قیمت بموجب عرض بازار کے ادا ہوگی اگر کوئی شے کہ نہایت ضروری ہو

اور بازار مین خرید کرنے سے نہ ملتی ہو تو لابد ہوگا کہ وہ جہان ممکن اور میسر ہو وہان سے لیجاے گی اور اوسکی قیمت حسب تجویز ثانثان جو منجانب سرکار انگریزی اور راجہ ممدوح مامور ہونگے دیجاویگی۔

شرط دہم

راجہ ریوان جواب دوستان سرکار انگریزی سے شمار کیے گئے لہذا اقرار کرتے ہین کہ جو صلاح و امر واجبی متعلق فوائد و بہبود ملک سرکار انگریزی کہین گے اوسکی تعمیل کرینگے اور حتی المقدور کوشش بیچ سرانجام کرنے مراتب دوستی و یکجہتی سرکار انگریزی کے کرین گے۔

شرط یازدہم

یہ عہدنامہ جسمین گیارہ شرائط مندرج ہین آج کی تاریخ فیابین سرکار انگریزی اور راجہ جسونگھ دیو راجہ ریوان کے معرفت مسٹر جان رچارڈسن صاحب باختیارات عطیہ رائٹ آنریبل لارڈ منٹو گورنر جنرل ان کونسل کے ایک فریق اور بخشی بہگت دت وکیل راجہ ممدوح فریق ثانی کے منعقد ہوا اور مسٹر رچارڈسن صاحب نے ایک نقل عہدنامہ ہذا کی انگریزی اور فارسی اور ہندی مین بمہر و دستخط اپنے وکیل مذکور کو دی اور وکیل مذکور نے مسٹر رچارڈسن صاحب کو ایک نقل مصدقہ راجہ دی اور مسٹر رچارڈسن صاحب نے وعدہ کیا کہ وہ تیس روز کے عرصہ مین ایک نقل دستخطی گورنر جنرل ان کونسل منگا دینگے اوسوقت یہ نقل جو رچارڈسن صاحب نے اپنی دستخطی دی ہے وہ واپس ہوگی اور عہدنامہ اوسوقت سے جائز اور کامل متصور ہوگا۔

یہ عہدنامہ دستخط اور مہر ہوکر بمقام باندا بتاریخ ۱۵۔ ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۱۲ء باہم تقسیم ہوا۔

نمبر ۳۹

عہدنامہ جو فیابین سرکار انگریزی اور راجہ جسونگھ دیو کے قرار پایا

چونکہ بتاریخ ۵۔ ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۱۲ء مطابق ۱۵۔ ماہ کوار سمت ۱۸۶۹ ایک عہدنامہ دوستی و اتفاق باہمی فیابین سرکار انگریزی اور راجہ ریوان کے قرار پایا تھا اور چونکہ راجہ ریوان

سرانجام شرائط مین جو ازروی عہدنامہ مذکور کے اونکے اوپر فرض تھین قاصر رہا سرکار انگریزی کو لازم آیا کہ اپنے حقوق اور عزت کا بدلہ لے لہذا فوج ریوان مین بھیجی گئی کہ شرائط مذکورہ کی تعمیل اونسے کرائے اور آیندہ کے واسطے اطمینان تعمیل کرے اور چونکہ راجہ اب ہوش مین آیا تو سمجھا کہ اوسکو کیا نسبت سرکار انگریزی کے کرنا تہا اور عذرخواہ گذشتہ کا ہوا اوسنے شرائط ذیل کو اپنی طرف سے اور اپنے ورثا اور جانشین کی طرف سے منظور کیا۔

شرط اول

تمام شرائط عہدنامہ منعقدہ ۵۔ ماہ اکتوبر ۱۸۱۸ء مطابق ۱۵۔ ماہ کوار ۱۸۷۵ کے بذریعہ اِس تحریر کے جائز اور واجب التعمیل تصور ہونگے جسقدر ازروے شرائط اس عہدنامہ کے تبدیل یا ترمیم نہوئی ہونگی۔

شرط دوم

راجہ ریوان عہد کرتے ہین کہ وہ کتابت امور پولیٹکل مین کسی راجہ یا رئیس غیر بلا اطلاع و استرضا گورنمنٹ انگریزی کے یا اونکے صاحب ایجنٹ مقیم بندیلکھنڈ کے نکرینگے۔

شرط سوم

راجہ وعدہ کرتے ہین کہ اپنے مقام قیام مین ایک اخبارنویس یا ایجنٹ کو منجانب گورنمنٹ انگریزی یا صاحب ایجنٹ بندیلکھنڈ رہنے دینگے اور ایک اپنا وکیل یا مختار یا اخبارنویس ہمراہ صاحب ایجنٹ یا کمانڈنگ افسر فوج انگریزی جو اونکے ملک مین رہیگا واسطے قائم رکھنی مراسم دوستی کے اور واسطے رسدرسانی و تعمیل احکام وہیں کمانڈنگ افسر مذکور کے رکھینگے

شرط چہارم

راجہ ریوان اقرار کرتے ہین کہ وہ اپنے ملک مین ڈاک سرکار جہان افسران گورنمنٹ انگریزی ضروری اور مناسب تصور کرینگے قائم کروادینگے اور اپنے ماتحت رئیسان کو بھی ایسا ہی کرنے کی اجازت دینگے اور اگر کوئی ایسا نہ کریگا تو اوسکو سزا دینگے اور بابت ایسے انکار رئیسان ماتحت کے راجہ منظور کرتے ہین کہ گورنمنٹ انگریزی درصورت اوسکی اپنی بے اختیاری کے استحقاق سزا دہی رکھینگے۔

شرط پنجم

لعل زبردست سنگہ جاگیردار چورہت نے نہایت بدوضعی اور اصرار سے انکار کیا کہ ڈاک ہنوربل کمپنی کی اوسکی جاگیر مین قائم نہو پس سزاے سخت اوسکی نسبت ضرور ہوئی لہذا گورنمنٹ انگریزی کا ارادہ ہے کہ اوسکو سزاے سخت دین اور راجہ ریوان نے نہ صرف اونکا استحقاق سزادہی منظور کیا بلکہ اقرار کیا کہ وہ معاونت اور شرکت اونکی بیچ سزادہی جاگیردار مذکور کرینگے۔

راجہ یہ بہی وعدہ کرتے ہین کہ اگر گورنمنٹ انگریزی کی صلاح ہوگی تو وہ خود تجویز سزادہی لعل زبردست سنگہ مین کوشش کرینگے۔

شرط ششم

اکثر واردات چوری و دیگر جرائم کی ممالک انگریزی مین ہوئی ہین اور مجرم ملک ریوان سے گذر کر مرتکب اونکے ہوئے ہین اور یا پناہ گیر ملک ریوان مین ہوئے ہین جس سبب سے وہ صرف سزاے سے محفوظ نہین رہتے بلکہ ہمیشہ ملک متصلہ ہنوربل کمپنی مین تاخت لاتے ہین اور سزا سے محفوظ رہتے ہین اور باشندگان کو ہمیشہ خائف رکھتے ہین بنظر اسکے کہ انسداد اس قباحت کا ہو راجہ وعدہ کرتے ہین کہ وہ فوج اور افسران پولس سرکار انگریزی کو اجازت دینگے کہ وہ تعاقب مین ملک ریوان مین گذر کر کے اونکو گرفتار کرین اور خود بہی اعانت اس امر مین کرینگے اور اپنے اہلکاران اور جاگیرداران کو حکم دینگے کہ مدد کر کے ایسے مجرمان کا جنکی تعاقب مین وہ آئے ہون سراغ لگا کر اونکی گرفتاری کرادین۔

شرط ہفتم

راجہ ریوان وعدہ کرتا ہے کہ وہ اون جاگیرداران وغیرہ کو جو اونکے ملک مین رہتے ہین اور ایسے موقع پر جو خیرخواہ سرکار انگریزی ہے ہین اپنا دوست تصور کرینگے اور اونسے مزاحمت بابتہ اس خیرخواہی کے نکرینگے اور دوست سرکار انگریزی کے اونکے بہی دوست تصور کیے جاینگے اور سرکار کے دشمن اونکے بہی دشمنون مین شمار ہونگے۔

شرط ہشتم

بتاریخ ۲۔ ماہ مئی سنہ ۱۸۱۳ع مطابق ۱۷۔ ماہ بیساکہ سنہ ۱۸۷۰ ایک عہدنامہ اس مضمون کا فینلیز

لالہ پرتاب سنگھ منجانب راجہ ریوان اور کرنیل مارنڈل صاحب کمانڈنگ فوج انگریزی کے منعقد ہوا تھا کہ آیندہ کوئی حرکت مخالفت کی طرفین سے ظہور مین نہ آیگی مگر ایک گروہ سپاہیان پر جو ہمراہ ایک چھکڑہ سامان جنگ کے جو متعلق اوس فوج کے تھا جو براہ سنگرونہ جاتی تھی تاریخ ۷- ماہ مئی سنہ ۱۸۱۳ء مطابق ۲۲- ماہ بیساکہ سنہ ۱۸۷۰ خلاف عہدنامہ اور فریب کے ساتھ ایک گروہ کثیر سواران و پیادگان نے متصل دیہ ستنی کے حملہ کیا اور اکثر سپاہیان کو مقتول اور مجروح کرکے سامان مذکور لوٹ لیا راجہ ریوان اس امر سے انکار بہت کرتے ہین اور اپنی ناواقفیت قسمیہ ظاہر کرتے ہین اور اپنی شرکت اور آگہی سے انکار کلی کرکے وعدہ کرتے ہین اور منظور کرتے ہین کہ سرکار انگریزی کو اختیار ہے کہ مرتکبان جرم ہذا کو جسطرح چاہین اور جب اونکو منظور ہو سزاے سخت دین اور راجہ یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ وہ ہر طرح کی اعانت اور شرکت سزا دہی اس امر مین جسطرح اور جسطریق پر سرکار انگریزی کو منظور ہوگا دینگے۔

شرط نہم

یہ امر مناسب اور درست معلوم ہوتا ہے کہ راجہ ریوان بدلہ اور معاوضہ سرکار انگریزی کو بابتہ خرچہ فوج کے جو ریوان مین تیار ہوکر اس سبب سے آئی تھی کہ راجہ عہدنامہ کے خلاف عمل میز لایا تھا کرین اور کم از کم تخمیناً اس مصارف کا ۔۔۔ ماہواری ہوتا ہے اور سامان اس مہم کا یکم اپریل سنہ ۱۸۱۳ء مطابق ۱۵- ماہ چیت سمنت سے شروع ہوا تھا پس اس تاریخ سے حساب ہونا چاہیے لہذا راجہ ریوان اپنے تئین ذمہ دار ادای اس خرچہ ماہواری کا یکم ماہ اپریل سنہ ۱۸۱۳ عیسوی مطابق ۱۵- ماہ چیت سمنت ۱۸۷۰ سے اوسوقت تک کہ جبتک یہ مہم ختم ہوئی منظور کرتے ہین بنظر اسکے کہ راجہ نے اطاعت احکام مطالبہ معاوضہ کرکے خود مقام کرنیل مارنڈل صاحب مین آکر فرمانبرداری منظور کی اور بلحاظ اسکے کہ راجہ کو کوئی عذر ادا ے زر مذکور مین نسبت اوقات معینہ کے نہو سرکار انگریزی اپنی استرضا ظاہر کرتے ہی کہ جس روز سے راجہ ممدوح مقام کرنیل صاحب مین آئے یعنی تاریخ ۱۰- ماہ مئی سنہ ۱۸۱۳ء مطابق ۲۵- ماہ بیساکہ سمنت ۱۸۷۰ اوس روز تک حساب ختم ہوا اس حساب سے راجہ کو ۔۔۔ دینا چاہیے اور راجہ منظور کرکے وعدہ کرتے ہین کہ یہ روپیہ حسب قساط مفصلۂ ذیل ادا کرینگے اور اگر اسمین تفاوت ہوگا تو الزام عہدشکنی کا اوپر عائد ہوگا

تبا تاریخ ۸- ماہ جون سنہ ۱۸۱۳ء مطابق ۲۵- ماہ جیٹھ سمت ۱۸۷۰- مبلغ صد -
تبا تاریخ ۱۰- ماہ اگست مطابق ۱۵- ماہ ساون سمت ۱۸۷۰ - مبلغ صد -
تبا تاریخ ۶- ماہ دسمبر مطابق ۱۵- ماہ اگہن سمت ۱۸۷۰ - مبلغ صد -
تبا تاریخ ۲۳- ماہ جون سنہ ۱۸۱۴ء مطابق ۳- ماہ جیٹھ سمت ۱۸۷۱- مبلغ صد -
مبلغ صد -

شرط دہم

یہ عہدنامہ جسمین دس شرائط درج ہین آج کی تاریخ فیمابین سرکار انگریزی اور راجہ جسونگدیو راجہ ریوان معرفت مسٹر جان واشوپ صاحب کی باختیارات عطیہ ایسٹ انڈیا ہیرل لارڈ منٹو گورنر جنرل ان کونسل ایک فریق اور راجہ بذات خود فریق ثانی منعقد ہوکر مسٹر واشوپ صاحب نے راجہ کو ایک نقل اس عہدنامہ کی انگریزی اور فارسی اور ہندی مین اپنی مہر اور دستخط سے دی اور راجہ نے مسٹر واشوپ صاحب کو ایک نقل اپنے مہر اور دستخط سے دی اور واشوپ صاحب نے وعدہ کیا کہ وہ راجہ کے وکیل معتبر کو بیچ عرصہ تیس روز کے ایک نقل مہری اور دستخطی گورنر جنرل دلوا دینگے اور جب وہ نقل اونکو دیجائیگی تو جو نقل عہدنامہ اپنے دستخط صاحب نے اونکو دیا ہے وہ واپس کیا جائیگا اور اوسوقت سے عہدنامہ جائز اور قابل التعمیل تصور ہوگا۔

دستخط اور مہر ہوکر نقول اوسکی بمقام بدیرا برلب دریاے کونس تبا تاریخ ۲- ماہ جون سنہ ۱۸۱۳ء مطابق ۱۹- ماہ جیٹھ سمت ۱۸۷۰ باہم تقسیم ہوئین۔

تتمہ شرائط عہدنامہ منعقدہ فیمابین آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی و راجہ جسونگدیو راجہ ریوان

تبا تاریخ ۲- ماہ جون سنہ ۱۸۱۳ء مطابق ۱۹- ماہ جیٹھ سمت ۱۸۷۰

چونکہ ازروے شرط سوم عہدنامہ منعقدہ فیمابین آنریبل کمپنی و راجہ ریوان تبا تاریخ ۲- ماہ جون سنہ ۱۸۱۳ء مطابق ۱۹- ماہ جیٹھ سمت ۱۸۷۰ راجہ ریوان نے وعدہ کیا ہے کہ وہ ایک اخبار نویس منجانب سرکار انگریزی یا ازطرف ایجنٹ بندیلکھنڈ کو اپنے دربار مین رہنے کی اجازت دینگے اور چونکہ راجہ نے افدوے شرط چہارم عہدنامہ مذکور کے یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ اسپلے علاقہ مین

ڈاک سرکار جسطرف اور جہان افسران انگریزی کی مرضی ہوگی قائم کرینگے اندازاً جو بفحوائے نوٹ
ومعنی شرائط مذکورہ کے وعدہ کرتے ہین کہ وہ اخبار نویس یا وکیل سرکار انگریزی یا صاحب جنٹ
بندیلکھنڈ کی ہر طرح عزت اور توقیر شایان شان اپنے کرینگے اور اپنے علاقہ مین ہر کارا وقاصد
وغیرہ کو جسوقت اور جس موقع پر افسران انگریزی اونکو روانہ کرنا مناسب اور ضروری تصور کرینگے
بلا مزاحمت گذر کرنے دینگے اور اپنے ماتحت رئیسان خرد کو بھی حکم اسیطرح کی کارروائی کا دینگے
اور اونکو متنبہ کرینگے کہ اگر کوئی ایسا نہ کریگا تو مستوجب سزائے معینہ نسبت خلاف ورزی احکام ڈاک
کے ہونگے اور راجہ یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ ہر وقت وہ ایسے کام کرتے رہین گے جو لائق
دوستی کے ہونگے اور جو ہمیشہ فیمابین ریاستہای دوستی شعار کے مرعی ہین اور نیز جو کام واسطے
سرانجام کرنے شرائط عہدنامۂ ہذا کے ضروری ہونگے عمل مین آئین گے۔

دستخط منشو

دستخط این بی ایڈمنسٹن

دستخط اے ہسٹن

المرقوم مقام فورٹ ولیم واقع بنگالہ تاریخ ۲۰ ماہ جون سنہ ۱۸۱۳ء

دستخط جی مونٹگمن

پرنسپل سکرٹری گورنمنٹ۔

نمبر ۴۰

اقرارنامہ لعل زبردست سنگھ جاگیردار چورہٹ

چونکہ بباعث مخالفت جو اپنے درباب تقرری ڈاک آنریبل کمپنی اپنے علاقہ جاگیر مین
کی تھی یہ امر شرط پنجم عہدنامۂ منعقدہ فیمابین سرکار انگریزی اور سرکار ریوان مرقومہ ۲ ماہ جون
سنہ ۱۸۱۳ء مشروط ہوئی کہ سرکار انگریزی اختیار رہے کہ مجھے سزائے کافی دین اور چونکہ بسبب
میرے حاضر ہونے کے مقام قیام انگریزی مین نسبت فرمانبرداری سرکار انگریزی اور میرے
داخل کرنے ایک اقرارنامہ بخدمت صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر امور پولیٹکل کہ جب کبھی سرکار انگریزی

کو منظور رہو میرا علاقہ اور قلعہ حاضر ہے سرکار انگریزی نے براہ ترحم میرے قصور معاف فرمائے اور مجکو اپنے علاقہ مین دوبارہ قائم کیا اس حکم سے کہ جو مطالب دوستی فیمابین سرکار انگریزی اور سرکار ریوان قرار پائے ہین اونکے سرانجام مین پہلوتہی نہ کرونگا مین اسواسطے بذریعہ اس تحریر کے اقرار کرتا ہون کہ مین سدراہ نہ ہونگا اور دیگر اقوام غارتگران کا جو میرے علاقہ سے گذر کرینگے ہونگا اور تمام احکام کی تعمیل بلا تامل جو افسران انگریزی درباب انسداد گروہ غارتگران کے ڈاک یا درباب جمع کرنے سامان تعمیر چاوني کے یا رسد وغیرہ فوج انگریزی کے یا درباره تسہیل اجرائے ہرکارہ وقاصدان وپیغامبران ہر قسم کے یا نسبت گرفتاری اور سپردگی مجرمان کے جاری کرینگے خواہ بنام میرے یا معرفت راجہ ریوان کے جاری ہون کیا کرونگا۔

دستخط جے واشوپ

سپرنٹنڈنٹ امور پولٹکل متعلق نبد ملکہنڈ

نمبر ۱۴

عہدنامہ ثالث منعقدہ فیمابین سرکار انگریزی وسرکار ریوان

چونکہ ازروے شرائط پنجم وہشتم عہدنامہ ثانی منعقدہ فیمابین سرکار انگریزی وسرکار ریوان تاریخ ۲۰ ماہ جون ۱۸۱۸ع مطابق ۱۹ ماہ ذیقعدہ ۱۲۳۳ھ سرکار انگریزی کو استحقاق سزادہی ان زبردستیکہ جاگیردار چوہٹ ودیگر زمینداران ضلع سنگرونہ بابت بعض جرائم کے جو اونسے بخلاف سرکار انگریزی سرزد ہوئے ہین حاصل ہوا اور نتیجہ لابدی اس استحقاق کا یہ ہوا کہ سرکار انگریزی کو استحقاق اور اختیار خارج کرنے اون لوگونکا اونکے اپنے علاقجات سے اور دینے اونکے حقوق زمینداری وغیرہ کا دوسرے شخص کو حاصل ہوا (حقوق ملکیت تمامی اون علاقجات کے مثل سابق سرکار ریوان کے بلامزاحمت رہینگے) یعنی سرکار انگریزی کو اختیار انتقال کرنے حقوق اون لوگون کا جنکے حقوق ازروے شرائط پنجم وہشتم عہدنامہ مذکور کے ضبط ہونے قابل ہین اون لوگون کو جو اونکے نزدیک پسندیدہ ہون اس شرط پر حاصل ہوا ہے کہ بالضمان حال وہ مراتب دوستی نسبت سرکار ریوان کے مرعی رکھین جو سابق زمیداران خارج شدہ سرانجام دیتے تھے اور چونکہ یہ سرکار ریوان کو

حاصل ہے کہ اپنا حق تمامی اون علاقجات منضبط کا اوپر اشخاص مذکورۂ بالا کے رکھین اور یہ خواہش بلا خود غرضی سرکار انگریزی کی ہی کہ ترقی رفاہ اون لوگون کی ہے جنھون نے اتحاد اور رفاقت ہمراہ فوج انگریزی کی جب وہ مہم ریوان مین مصروف تھے ظاہر کی ہے لہذا تجویز مذکورۂ ذیل بتراضی طرفین واسطے آسایش سرکارین کے منظور ہوئی ہے۔

شرط اول

تمام شرائط عہدنامجات واقرارنامجات کی جو ابتک مابین سرکار انگریزی اور سرکار ریوان کے منعقد ہوئی ہین ازروے اس تحریر کے قائم اور بحال رہین گی جبتک کہ اونمین کوئی تبدیلی ازروے شرائط اس عہدنامہ کے موثر نہوئی ہوگی۔

شرط دوم

سرکار انگریزی ازروے اس تحریر کے آج کی تاریخ سے تمام حقوق مالکانہ ضلع سنگرولی کے جو اونکو ازروے کارروائی شرط ہشتم عہدنامۂ ثانی مرقومہ ۲۔ ماہ جون ۱۸۱۳ عیسوی مطابق ۱۹ رجبیہ سمت ۱۸۷۰ کے حاصل ہوئی ہین باستثنا اس امر کے عطا کرتے ہین کہ سرکار ریوان رجھپال سنگھ کو دوبارہ علاقہ ستینی مین جو اوسکے پاس سابق تھا قائم کرینگے اور نیز اسکے کہ سرکار ریوان ذمہ دار بابت نیک روی اون لوگون کے رہینگے جو اب علاقجات منضبط مین قائم ہونگے۔

شرط سوم

سرکار ریوان بذریعہ اس تحریر کے اپنے تمام حقوق کا جو اونکو درباب لینے کوئی جزو اوس زرجرمانہ کا حاصل ہے جو سرکار ریوان کو ازروی شرط نہم عہدنامۂ ۲۔ جون ۱۸۱۳ عیسوی مطابق ۱۹ رجبیہ سمت ۱۸۷۰ کو دینا واجب ہی نسبت لعل جگموہن سنگھ جاگیردار سمیریا کے بازنامہ لکھتے ہین۔

شرط چہارم

سرکار انگریزی کی یہ خواہش ہے کہ لعل جگموہن سنگھ سمیریا والہ اپنی جاگیر مین بحال رہے لہذا سرکار ریوان بذریعہ اس تحریر کے وعدہ کرتے ہین کہ لعل جگموہن سنگھ مذکور اپنے علاقہ مین جو اب اوسکے پاس ہے بلا مزاحمت بحال اور برقرار رہے گا مگر جو رسوم اوسکی نسبت سرکار ریوان

کے ہین وہ بدستور رہین گے۔

شرط پنجم

ازروے شرط ہفتم عہدنامۂ ثانی کے سرکار ریوان نے وعدہ کیا ہے کہ وہ کسی جاگیردار یا کسی اور سے جو باشندہ ریوان کا ہوگا اور جسنے خیرخواہی سرکار انگریزی کی ہوگی مزاحم نہونگے وہ لوگ جنہون نے ازراہ انسانیت رعایت اون سپاہیان انگریزی کی ہے : بماہ بیسا کہ سنہ ۱۸۰۷ مقام سنبنی پر زخمی ہوئے تھے اور وہ لوگ جنہون نے اطلاع اون لوگونکی دی تھی جو شریک اس فساد مین تھے یا جو دوسرے روز شریک قتل اوس سپاہی کے ہوئے تھے جو شہر راے پور کی حفاظت کے واسطے تعینات تھا معرض خفگی اون لوگون مین آئے تھے جو کسیطرح اس فساد مین شریک تھے لہذا سرکار ریوان بذریعہ اس تحریر کے وعدہ واثق کرتے ہین کہ وہ حفاظت اون لوگونکی کرینگے اونکی نسبت کسیطرح کی تکلیف یا مزاحمت بابت اعانت مذکور کے جو بکار سرکار انگریزی انکو ظہور مین آئی ہے نہونے دینگے۔

شرط ششم

لعل زبردست سنگھ جاگیردار چورہت جو بخوشی حاضر آیا اور اوسنے تابعداری بلا شرط سرکار انگریزی کی منظور کی لہذا گورنمنٹ انگریزی نے خوش ہوکر اوسکے قصورات سابقہ معاف فرمائے اور اوسکو دوبارہ اوسکے علاقہ پر جو بنا بعث بدوضعی سابقہ کے ضبط ہوگیا تھا قائم کیا اس شرط پر کہ وہ اقرارنامہ داخل کرے کہ دوبارہ قصور کسی امر ناجائز کا نسبت سرکار انگریزی کے نہوگا اور اس اقرارنامہ کی نقل مصدقہ سرکار ریوان کو دی گئی چونکہ اس اقرارنامہ مین کوئی امر خلاف حقوق کے درج نہین ہے جو سرکار انگریزی کو ازروے عہدنامجات ریوان کے حاصل ہوا ہے لہذا سرکار ریوان سرکار انگریزی سے اوسیطرح ذمہ دار ہوتے ہین کہ اس اقرارنامہ کے شرائط کا سرانجام کیا جائیگا جسطرح وہ ایزادی عہدنامہ جات منعقدہ کی نسبت اور ماتحتان و رفیقان اپنے کے ہوئے ہیز۔

شرط ہفتم

یہ عہدنامہ جسمین سات شرائط درج ہین آج کے روز فیما بین سرکار انگریزی اور سرکار ریوان کے معرفت مسٹر جان واشوپ صاحب باختیارات عطیہ رایٹ آنریبل اول اف منٹو گورنر جنرل

اِن کونسل کے ایک فریق اور راجہ جی سنگھ دیو راجہ ریوان و موکند پور اور اونکے پسر کلان بابو شیونا تہ سنگھ جو اونکے شریک انتظام ملک ریوان ہے فریق ثانی منعقد ہوا اور ستر واشوپ صاحب فی ایک نقل اس عہدنامہ کی انگریزی اور فارسی اور ہندی مین اپنی مہر اور دستخط سے راجہ ممدوح اور بابو کو دی اور راجہ اور بابو نے ایک نقل اپنی مہر اور دستخط سے ستر واشوپ صاحب کو دی اور صاحب موصوف فی وعدہ کیا کہ ایک نقل مصدقہ بمہر کمپنی و دستخط گورنر جنرل اِن کونسل سرکار ریوان کے مختار معتبر کو بیچ عرصہ تیس ۳۰ روز کے سنگا دینگے بعد آنے اوس نقل کے جو نقل واشوپ صاحب فی دی ہے وہ مسترد ہوگی اور اوس روز سے عہدنامہ جائز اور واجب التعمیل متصور ہوگا۔

دستخط اور مہر ہو کر بمقام کروائی بتاریخ ۱۱ ماہ مارچ ۱۸۱۴ عیسوی مطابق ۱۵ ماہ چیت ۱۲۲۱ ف باہم نقول تقسیم ہوئین۔

مہر

نمبر ۴۲

بنام مہاراجہ رگھوراج سنگھ راجہ ریوان

جناب ملکہ معظمہ کی یہ خواہش ہے کہ حکومت اکثر راجگان و رئیسان ہند کی جو اپنے اپنے ملک مین حکمران ہین دوام رہے اور شان و شوکت اونکے خاندان کی قائم رہے مین بذریعہ اِس تحریر کے اوس خواہش شاہنشاہی کو ظہور مین لاتا ہون اور تمکو دوبارہ وہ اطمینان دیتا ہون جو مینے ایک مرتبہ دربار مقام کانپور ماہ نومبر ۱۸۵۹ع دیا تہا کہ اگر تمہارا کوئی وارث اصلی نہ ہوگا تو جسکو تم یا تمہارے بعد تمہارے ملک کے حاکم متبنی حسب رواج خاندان کرینگے وہ منظور اور مقبول سرکار ہوگا۔

اطمینان رکھو کہ کوئی امر محال اِس وعدہ کا جو تمسے کیا جاتا ہے اوسوقت تک نہوگا جبتک تمہارا خاندان نمک حلال تاج شاہی رہیگا اور جبتک تعمیل شرائط عہدنامجات و عطانامجات و اقرارنامجات جنکی رعایت سرکار انگریزی اپنے اوپر فرض تصور کرتے ہین ہوگی۔

دستخط کنندگ

المرقوم ۱۱ ماہ مارچ ۱۸۶۲ء

نمبر ۳۴

عہدنامۂ دوستی و اتفاق حفاظت باہمی فیابین سرکار انگریزی و راجۂ اورچا۔

راجہ مہیندر بکرماجیت بہادر راجہ اورچا نے جو ایک سردار اجگان بندیل کھنڈ مین سے ہے اور جسکی پاس اور جسکے بزرگون کے پاس علاقۂ حال مدت سی پشت ہا پشت بلا ادائے خراج یا اطاعت کسی حاکم کے چلا آیا ہے خیرخواہی اور دوستی سرکار انگریزی کی ہر موقع اور وقت پر ظاہر کی ہے اور چاہتے ہین کہ وہ حفاظت قوی سرکار انگریزی مین رہین پس گورنمنٹ انگریزی باعتبار قائم رہنی اوس طینت کی جو راجہ نے ابتک اونکی نسبت ظاہر کی ہے اور اونکا قائم رہنا جو کچھ عہد وہ کرینگے اوپر شامل رکھنی اپنی فائدہ کے ساتھ فوائد آئندہ کمپنی کے درخواست راجہ کو منظور کرتے ہین اور شرائط ذیل عہدنامۂ دوستی و اتفاق باہمی تبراضی طرفین فیابین سرکار انگریزی و راجہ مہیندر بکرماجیت بہادر مع ورثا و جانشینان کے منعقد ہوا۔

شرط اول

راجہ مہیندر بکرماجیت بہادر راجہ اورچا جو فرمانبرداری اور اتحاد سرکار انگریزی ظاہر کی لہذا وہ بعد ازین درمیان دوستان سرکار انگریزی شمار کیے جائینگے اور اسی سبب سے راجہ مذکور اس تحریر کے وعدہ کرتے ہین کہ وہ دوستان سرکار کو اپنا دوست اور دشمنان سرکار کو اپنا دشمن تصور کرینگے اور کسی سردار یا ملک سے جو تعلق یا دوست گورنمنٹ کا ہوگا مزاحم نہونگے اور اس خیال سے کہ جو کوئی مخالف گورنمنٹ کا ہوگا وہ اوسکا دشمن ہے یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ وہ ایسے شخصون کو یا اونکے خاندان کے لوگونکو اپنے ملک مین اعانت کسیطرح کی نہ دینگے اور نہ اونسے رسم خط کتابت کسیطرحکی رکھین گے بلکہ بخلاف اسکے وہ ہر طرحکی کوشش بیخ گزفتاری اور سپردگی اونکے بحضور افسران گورنمنٹ انگریزی عمل مین لائین گے۔

شرط دوم

علاقہ جو قدیم سے راجہ مہیندر بکرماجیت بہادر کو ازروی وراثت کے ملا ہے اور اب بھی انکے

قبضہ مین سے بذریعہ اس تحریر کے راجہ موصوف اور اونکے ورثا کو دیا جاتا ہے اور سرکار انگریزی اوسمین مخل اونکے قبضہ کے نہونگے اور نہ کوئی دوست یا رفیق سرکار انگریزی خلل انداز ہوگا اور نہ راجہ سے اور نہ اونکے ورثا سے کچھ مطالبہ خرچ کا کیا جائیگا ورا سے اسکے گورنمنٹ انگریزی وعدہ کرتے ہین کہ وہ اس ملک راجہ مہیندر بکرماجیت بہادر کی حفاظت بمقابلہ دست درازی حکومت غیر کرینگے۔

شرط سوم

سرکار انگریزی نے جوازروے شرط بالا وعدہ حفاظت ملک مقبوضہ راجہ اور چا بمقابلہ دست درازی حکومت غیر کیا ہے لہذا یہ اقرار طرفین مین ہوتا ہے کہ جب کبھی راجہ کو اندیشہ حملہ آوری نسبت کسی حکومت غیر کے پیدا ہوگا وہ حملہ آوری خواہ بباعث کسی دعوی تنازعہ کے ہو یا کسی اور وجہ سے تو راجہ موصوف اوسکا حال مفصل گورنمنٹ انگریزی کو تحریر کرینگے اور گورنمنٹ درمیان مین آکر دعوی تنازعہ کا فیصلہ کردینگے اور راجہ باعتبار نصفت وعدالت سرکار انگریزی وعدہ کرتے ہین کہ وہ اونکے فیصلہ کی تعمیل کرینگے اور اگر اندیشہ حملہ آوری مذکور کسی اور وجہ سے ہوگا تو سرکار انگریزی بہ تحریر نصائح اس حملہ کے باز رکھنے مین کوشش کرینگے اور اگر بحالت اولین باوجود راجہ کے منظور کرنے فیصلہ گورنمنٹ انگریزی کے حکومت غیر حرکات دشمنی سے باز نہیگی اور اگر بحالت ثانی کوشش گورنمنٹ انگریزی کارگر نہوگی تو ایسی تدابیر واسطے حفاظت ملک راجہ کے عمل مین آئین گی جو مناسب وقت اور ضروری متصور ہون گی۔

شرط چہارم

اگر کسی وقت راجہ اور چا کو کوئی دعوی یا نالش بخلاف کسی راجہ یا رئیس دوست یا تحت گورنمنٹ انگریزی کے ہوگی تو راجہ وعدہ کرتے ہین کہ وہ اوس مقدمہ کو واسطے فیصلہ کے سپرد ثالثی گورنمنٹ کرینگے اور جو فیصلہ گورنمنٹ کرینگے وہ منظور ہوگا اور کسی حالت مین زیادتی بخلاف فریق ثانی نکرینگے اور نہ اپنے اختیار سے اپنے دعوی کو حاصل کرینگے اور نہ بدلہ وجہ نالش کا لینگے اور گورنمنٹ انگریزی وعدہ کرتے ہین کہ وہ اپنے دوستان اور متحتان کو ممانعت کرینگے کہ وہ زیادتی نسبت راجہ اور چا کے نکرین اور جو کوئی زیادتی کریگا اوسکو سزا دیکے اور اگر کوئی دعوی اونکا راجہ اور چا پر ہوگا تو اوسکا تصفیہ انروی نصفت وعدالت کی ہوگا اوسکو بھی راجہ منظور کرکے فیصلہ

کرتے ہین کہ وہ متابعت فیصلہ گورنمنٹ کی کرینگے۔

شرط پنجم

راجہ اور چاا قرار کرتے ہین کہ ہمیشہ جد بلیغ بیچ حفاظت دوستون کے جو اونکے علاقہ مین ہونگے کرینگے تاکہ کوئی دشمن یا گروہ غارتگران اوسکے ملک سے گزر کر ممالک سرکار کمپنی مین نہ جاسکے

شرط ششم

جب کبھی گورنمنٹ انگریزی کو ضرورت بھیجنے اپنی فوج کی ملک راجہ اور چا مین ہو یا ضرورت قائم رکھنے فوج کی ملک مذکور مین متصور ہوگی تو سرکار انگریزی کو اختیار ہے کہ اپنی فوج کو وہان بھیجین یا قائم رکھین اور راجہ اور چا اوسکو منظور کرینگے جو صاحب کمانڈر فوج انگریزی اسطرح ملک راجہ مین جائینگے یا وہان برائے چندے قیام کرینگے وہ کسیطرح دست انداز امور انتظام ملک راجہ مین نہونگے جو کچھ اسباب یا رسد تا قیام فوج انگریزی علاقۂ راجہ مین درکار ہوگی اہلکاران ورعایاے راجہ فوراً بہم کردینگے اور قیمت اوسکی حسب ارز بازار دیجائیگی

شرط ہفتم

راجہ وعدہ کرتے ہین کہ وہ ہرگز بلا استرضاے گورنمنٹ انگریزی کسی رعایاے انگریزی یا یورپ کسی قوم وکسی قماش کے آدمی کو ملازم نرکھین گے۔

شرط ہشتم

یہ عہدنامہ جسمین آٹھ شرط مندرج ہین آج کے روز فیمابین سرکار انگریزی و راجہ مہندر بہادر حیت راجہ ورچا کے معرفت جان واشوپ صاحب کے باختیارات عطیہ رائیٹ آنریبل گورنر جنرل ان کونسل ایک فریق اور لالہ دہاکن لال وکیل راجہ مذکور فریق ثانی منعقد ہوا اور واشوپ صاحب نے ایک نقل اس عہدنامہ کی انگریزی اور فارسی اور ہندی مین بمہر و دستخط اپنے وکیل مذکور کو دی اور وکیل مذکور نے ایک نقل بمہر و دستخط راجہ ستر جان واشوپ صاحب کو دی اور صاحب موصوف نے وعدہ کیا کہ تیس روز کے عرصہ مین وہ ایک نقل بمہر کمپنی و دستخط گورنر جنرل ان کونسل وکیل کو منگا دینگے بعد آنے اوسکے یہ نقل جو جان واشوپ صاحب نے دی ہے واپس ہوگی اور عہدنامہ اوسوقت سے جائز اور واجب التعمیل تصور کیا جائیگا۔

بقبول اوسکی مہر اور دستخط ہوکر بمقام باندا واقع بندیلکھنڈ بتاریخ ۱۰ ماہ دسمبر ۱۸۱۲ء مطابق ۶ ماہ پوس ۱۸۷۲ف باہم تقسیم ہوئین۔

تصدیق کیا رائیٹ آنریبل گورنر جنرل ان کونسل نے بمقام فورٹ ولیم واقع بنگالہ بتاریخ ۸ ماہ جنوری ۱۸۱۳ء

نمبر ۴۴

عہدنامہ منعقدہ فیمابین راؤ راجہ پرتھی راجہ دتیا و کپتان بیلی صاحب پولیٹکل ایجنٹ نہرباہل سی جنرل لیک سپہ سالار بہادر بمقام کونچ گھاٹ بتاریخ ۱۵ ماہ مارچ ۱۸۰۴ء۔

چونکہ ایک مستحکم عہدنامہ اتفاق و دوستی فیمابین سرکار انگریزی و مہاراجہ پیشوا اجاری ہے اور ازروے اقرارنامہ باہمی فیمابین سرکارین ایک حصہ ملک بندیلکھنڈ کا واسطے حکومت دوام کے آنریبل کمپنی کو دیا گیا ہے اور چونکہ فوراً بعد وارد ہونے فوج انگریزی کے بندیلکھنڈ مین راؤ راجہ پرتھی بہادر راجہ دتیا فوج انگریزی سے لڑا گیا اور درمیان ماتحتان گورنمنٹ انگریزی کے شمار کیے گئے لہذا بنظر زیادہ محافظت اور اعتبار راؤ راجہ پرتھی بہادر کے ایک عہدنامہ مشتمل اوپر شرائط ذیل کے اب فیمابین گورنمنٹ انگریزی اور راجہ پرتھی بہادر موصوف منعقد ہوتا ہی۔

شرط اول

راجہ پرتھی بہادر نے اپنی فرمانبرداری اور اتحاد نسبت گورنمنٹ انگریزی اور پیشوا مہاراجہ کے ظاہر کرکے بذریعہ اس تحریر کے اقرار کرتے ہین کہ وہ دوست سرکارین کو اپنا دوست اور اونکے دشمن کو اپنا دشمن تصور کرینگے یعنی وہ وعدہ کرتے ہین کہ وہ کسی رئیس یا ملک سے جو فرمانبردار سرکار انگریزی اور مہاراجہ پیشوا کا ہوگا مزاحم نہونگے اور تمام ایسے آدمیون کو جو سرکش یا بدخواہ سرکارین کے ہونگے اپنا دشمن تصور کرینگے لہذا وعدہ کرتے ہین کہ وہ ایسے آدمیون کو یا اونکے خاندان کو پناہ نہ دینگے اور نہ اونکے ساتھ کسیطرح کی خط کتابت رکھین گے اور کوشش کرکے اونکو گرفتار کرکے حوالہ اوس سرکار کے کرینگے جسکے مخالف وہ ہونگے۔

شرط دوم

اگر آیندہ کوئی تکرار فیمابین راجہ پرتھی بہادر اور کسی قرب وجوار کے رئیس کے جو فرمانبردار

سرکار انگریزی کا ہو گا پیدا ہو گی تو راجہ وعدہ کرتے ہین کہ وہ وجہ اس تکرار کی سے کو نمنٹ انگریزی کو اطلاع دینگے تاکہ گورنمنٹ مزبور تکرار مذکور کی تحقیقات کرکے فیصلہ حسب رضامندی فریقین کرین اور جسکی جرم ثابت ہو اوسکو سزا دین۔

شرط سوم

علاقہ بجنسہ ہری و بعض محالات دیگر عرصہ قلیل سے سرکار انگریزی راجہ گو بدے گو بین پس راجہ وعدہ کرتی ہین کہ دست درازی یا مداخلت علاقہ و محالات مذکورین نکرینگے اور راجہ یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ وہ رسوم دستمانہ تمام رسیان قرب و جوار کے ساتہ مرعی رکہین گے جنہون نے فرمانبرداری اور اتحاد نسبت گورنمنٹ انگریزی کے منظور کی ہے اور اونکے ساتہ تکرار نکرینگے۔

شرط چہارم

جب کبھی کوئی گروہ فوج انگریزی سزا دہی مخالفان علاقجات ملحقہ علاقہ راجہ بیچیت بہادر مین مصروف ہو گا تو راجہ اقرار کرتے ہین کہ وہ مع اپنی فوج کے شریک فوج انگریزی ہونگے اور مدد بہ سرانجام کرنے مطلب فوج کشی مین کرینگے اور اگر کسی موقع پر کوئی دستہ فوج انگریزی راجہ کی علاقہ مین واسطے رفع کرنے کسی فساد واقع علاقہ مذکور کے آئیگا تو جو کچہ خرچہ اس دستہ کا ہو گا وہ راجہ ادا کرینگے اور درصورتیکہ مدد فوج راجہ کسیوقت واسطے دفع کرنے فساد ممالک انگریزی کے مطلوب ہو گی تو خرچہ اس فوج کا گورنمنٹ انگریزی دیگی

شرط پنجم

راجہ بیچیت بہادر در اصل اپنی فوج کے حاکم ہین مگر یہ وعدہ ہوتا ہے کہ ہر موقع پر جب اونکی فوج انگریزی فوج کے شریک ہو کر کام کریگی تو عام حکومت تمام فوج مجموعی کی متعلق کمانڈنگ افسر فوج انگریزی کے رہیگی اور اگر ایسے موقع پر صلح ہو جاویگی تو راجہ کی فائدی پر ہی نظر رہیگی۔

شرط ششم

راجہ اقرار کرتے ہین کہ وہ ہرگز کسی رعایای انگریزی یا یورپ زاد کسی قوم و قسم کو بلا رضامندی گورنمنٹ انگریزی کے اپنی ملازمی مین نرکہینگے

شرط ہفتم

بزرگان راجہ پرتاپیت بہادر ہمیشہ ذیعزت اور ذی رتبہ نزدیک حاکمان ہندوستان اور مہاراجہ پیشوا کے رہے ہین اور قبضہ اپنے ملک کا جو اب قبضہ راجہ مین ہے بلا مزاحمت احدے اونہون نے رکھا ہے اوسیطرح راجہ بہی وہی عزت ورتبہ ماتحت گورنمنٹ انگریزی کے رکھین گے جبتک وہ وفادار اور خیرخواہ رہین گے۔

شرط ہشتم

جو ملک قدیم سے راجہ پرتاپیت بہادر کو باستحقاق وراثت ملا ہے وہ اونکو اور اونکے ورثا اور جانشینون کو بذریعہ اس تحریر کے بحال رہا اور اونسے گورنمنٹ انگریزی یا کوئی اونکا دوست مزاحم اس ملک مین نہوگا۔

شرط نہم

اگر راجہ امباجی انگلیا کسی وقت علاقہ راجہ سے مزاحم ہوگا تو گورنمنٹ انگریزی درمیان آکر اوسکو باز رکہین گے۔

شرط دہم

اگر انتہام بدخواہی کا کوئی شخص نسبت راجہ کے لگائیگا تو گورنمنٹ انگریزی اوسکی سماعت نکرینگے جبتک کہ صداقت اونکے فعل کی پایۂ ثبوت کو نہ پہونچے۔

یہ عہدنامہ جسمین دس شرائط مندرج ہین مہر اور دستخط کپتان جان بیلی صاحب اور راو راجہ پرتاپیت بہادر کے بتاریخ ۱۵۔ ماہ مارچ مطابق ۲۔ ماہ ذیحجہ سنہ ۱۲۱۵ھ اور مطابق ۴۔ ماہ جیٹھ سنہ ۱۸۰۰ء بمقام کونجن گہاٹ ہوکر ایک نقل راو راجہ پرتاپیت بہادر کو دی گئی اور ایک نقل اوسکی بمہر و دستخط فریقین اوسی روز کپتان جان بیلی صاحب کو دی گئی جبت عہدنامہ مصدقہ بمہر و دستخط ہز انکسلنسی جنرل لیک صاحب بہادر انکسل سی موسٹ نوبل مارکویس ولیسلی گورنر جنرل بہادر راجہ پرتاپیت مذکور کو دیجائیگی تو راجہ اقرار کرتے ہین کہ اس نقل کو وہ واپس کرینگے۔

نمبر ۴۵

عہدنامہ فیمابین گورنمنٹ انگریزی اور راجہ دیتیا مرقومہ ۲۱۔ ماہ جولائی سنہ ۱۸۱۸ء

چونکہ ایک عہدنامہ دوستی فیمابین گورنمنٹ انگریزی وراجہ پرتبھت راجہ دتیا مرقومہ ۱۵۔ ماہ مارچ سنہ ۱۸۱۴ء منعقد ہوا تھا اور چونکہ بفحوائے عہدنامہ منعقدہ فیمابین سرکار انگریزی وپیشوا سابق مرقومہ ۱۳۔ ماہ جون سنہ ۱۸۱۷ء وہ علاقہ جو جاگیرداران ونچورکر کو پیشوائی جاگیر مین دیا تھا اور جو بجانب شمال دریاے نربدا واقع ہے گورنمنٹ انگریزی کو دیا گیا اور چونکہ راجہ دتیا نے سابقہ گرمجوشی ووفاداری وخیرخواہی کر جو انہون نے تاریخ عہدنامہ اولین سے نسبت سرکار انگریزی کے ظاہر کی ہین وعلی الخصوص ساتھ اوس مدد وبرتاؤ وکارآمدی کے جو انہون نے فوج انگریزی کے ہنگام قیام اوسکے علاقہ راجہ مین سرکردگی خاص سر انگیس ہزانگیسل نئی گورنر جنرل بہادر کی کی ہے ایک استحقاق اوپر مراعات وفیاضی سرکار انگریزی کے قائم کیا ہے لہذا موسٹ نوبل مارکویس آف ہیسٹنگ گورنر جنرل تجریک امور مذکورہ بالا کے راضی اسپر ہوئے ہین کہ راجہ پرتبھت بہادر راجہ دتیا کو واسطے دوام کے وہ حصہ جاگیر سابق جاگیرداران ونچورکر کا جو بجانب مشرق دریاے سندہ واقع ہے اور جو تمام پرگنہ اسی مشہور سے بعہود وشرائط مندرجہ ذیل دیا جاے اور نیز بنظر زیادہ استحکام ومضبوطی دوستی واتحاد ریاست دتیا گورنمنٹ انگریزی کے اپنی رضامندی اسمین بھی ظاہر کی ہے کہ وہ ملک دتیا کی بمقابلہ دشمنان بیرونی کی محافظت کرینگے لہذا شرائط ذیل فیمابین راجہ پرتبھت وراجہ دتیا وگورنمنٹ انگریزی بترمیم عہدنامہ سابق منعقد ہوا۔

شرط اوّل

جو عہدنامہ فیمابین گورنمنٹ انگریزی وراجہ پرتبھت بتاریخ ۱۵۔ ماہ مارچ سنہ ۱۸۱۴ء منعقد ہوا تھا وہ بذریعہ اس تحریر کے بحال اور قائم رہا باستثناء اوس جزو عہدنامہ کے وعہدنامہ ہذا ہی ترمیم یا تبدیل ہوا

شرط دوم

سرکار انگریزی بذریعہ اس تحریر کے راجہ پرتبھت راجہ دتیا کو واسطے دوام کے تمام وہ علاقہ جو بجانب مشرق دریاے سندہ واقع ہے اور جو بنام چوراسی مشہور ہے اور سابق پاس جاگیرداران ونچورکر کے تناسب تفصیل مشتملہ شرائط وعہود مندرجہ ذیل دیتے ہین اور نیز راجہ کو اوس جزو جاگیر ونچورکر پر بھی قائم اور بحال رکھتے ہین جو فہرست منسلکہ مین درج ہے لواب قبضہ راجہ مین موجودہ

شرط سوم

راو گپنت راو وکیل جاگیرداران ونجو رکروڑ دس ہزار روپیہ سالیانہ علاقجات مذکور سے ملا کریگا اور راجہ دتیا بذریعہ اس تحریر کے اقرار کرتے ہین کہ وہ راو گپنت راو مسطور کو روپیہ مذکورہ بالا اسیطرح دیا کرینگے جسطرح موسٹ نوبل گورنر جنرل بہادر ہدایت فرمائین گے۔

شرط چہارم

گورنمنٹ انگریزی بذریعہ اس تحریر کے اقرار کرتے ہین کہ وہ محافظت اصل علاقہ راجہ دتیا کی بمقابلہ دشمنان بیرونی کرینگے اور نیز اوس علاقہ کی جو اب راجہ کو دیا گیا ہے۔

شرط پنجم

گورنمنٹ انگریزی نے جو ازروی شرط بالا عہد محافظت علاقہ دتیا بہ مقابلہ حکومت غیر کے کیا ہے لہذا یہ اقرار فیما بین ہوتا ہے کہ جب کبھی راجہ دتیا کو اندیشہ حملہ آوری نسبت کسی حکومت غیر کے خواہ باعث کسی دعوی متنازعہ کے خواہ کسی اور وجہ سے پیدا ہو تو وہ حالات مقدمہ گورنمنٹ انگریزی کو لکھین گے جو درمیان مین آکر فیصلہ دعوی متنازعہ کا کرا دینگے اور راجہ باعتبار نصفت پروری و عدالت گستری سرکار انگریزی اقرار کرتے ہین کہ وہ متابعت فیصلہ مجوزہ گورنمنٹ انگریزی کیا کرینگے اور اگر اندیشہ حملہ آوری کسی اور وجہ سے ہوگا تو گورنمنٹ انگریزی پند و نصائح کی تحریر سے کوشش بیچ رفع کرنے کے کرینگے اور اگر درصورتیکہ راجہ فیصلہ سے راضی ہوا اور پھر بھی فریق ثانی اپنی حرکات دشمنی سے باز نہ آئی اور کوشش پند و نصائح گورنمنٹ انگریزی بے سود ہو تو ایسی تدابیر واسطے محافظت علاقہ راجہ کے عمل مین آئین گی جیسی مناسب اور موقع وقت ہونگی۔

شرط ششم

بہ لحاظ اسکے کہ اب ازراہ عطایات فیض سے علاقہ راجہ دتیا کو ہوئے ہین اور بخیال اسکے کہ محافظت و بچانی راجہ کی ازروی شرط بالا مشروط ہوئی ہین راجہ اب اقرار کرتی ہین کہ وہ اپنی فوج جب ضرورت ہوگی واسطے شرکت فوج انگریزی کے تمام مقدمات فائدہ سرکارین مین بلا خرچہ دینگے یعنی راجہ اپنی فوج کا خرچہ جو کار سرکار مین مصروف ہوگی اپنے پاس سے دینگے اور سرکار سے نہ لینگے اور ایسے موقع پر فوج راجہ زیر حکم افسر کمانڈنگ فوج انگریزی کے رہے گی۔

شرط ہفتم

راجہ دیتا اقرار کرتے ہین کہ جو منازع کسی بات سے اونکا ہوگا اوسکو وہ سپرد دانشی گورنمنٹ انگریزی کرینگے اور جو فیصلہ گورنمنٹ انگریزی کردینگے اوسکی متابعت اور تعمیل کرینگے۔

شرط ہشتم

راجہ اقرار کرتے ہین کہ وہ جد بلیغ سے حفاظت راستون کے اپنے ملک مین کرینگے تاکہ کوئی دشمن یا گروہ قزاقان اوسکے ملک سے گذر کر ممالک سرکار انگریزی مین بجانے پائے۔

شرط نہم

جب کبھی سرکار انگریزی کو ضرورت بھیجنے فوج کی ملک راجہ دیتا مین ہوگی یا قیام فوج راجہ کے ملک مین ضروری متصور ہوگا تو سرکار انگریزی مجاز بھیجنے یا قائم کرنے فوج کے ہونگے اور راجہ آسمین اپنی رضامندی دینگے اور کمانڈر فوج انگریزی جو اسطرح راجہ کی ملک مین گذر کرینگے یا قیام کرینگے بسیط در داخلت انتظام دیتا مین نکرینگے جو کچھ اسباب یا رسد واسطے فوج مذکور کے درمیان اونکے قیام کے ملک دیتا کے درکار ہوگی وہ اہلکاران و رعایاے راجہ بہم کردینگے اور اونکی قیمت حسب ارزان بازار دیجائیگی۔

شرط دہم

راجہ دیتا بذریعہ اس تحریر کے اقرار کرتے ہین کہ وہ بسر رشتہ کتابت کسی حکومت غیر سے بغیر اطلاع یا استرضا گورنمنٹ انگریزی کے جاری نہ کرینگے۔

شرط یازدہم

راجہ دیتا بذریعہ اس تحریر کے اقرار کرتے ہین کہ وہ پناہ کسی مجرم یا قیدار سرکار انگریزی کو جو مفرور ہوکر اونکے ملک مین پناہ گیر ہوگا نہ دینگے اور اگر اہلکاران انگریزی ایسے مجرمان یا قیدران کے تعاقب مین آئینگے راجہ یہ بھی اقرار کرتے ہین کہ وہ اہلکاران مذکورین کو ہر طرح کی مدد جو اونکے اختیار مین ہوگی بہم پہونچاوینگے اون کی گرفتاری کے دینگے۔

شرط دوازدہم

یہ عہدنامہ جسمین بارہ شرائط مندرج ہین آج کے روز بشرط رضامندی موسٹ نوبل گورنر جنرل بہادر فیما بین سرکار انگریزی اور راجہ دیتا معرفت مسٹر جان واشوپ صاحب گورنر جنرل ایک فریق

اور راوشیو پرشاد وکیل راجہ دیاتاریق تائی کے منعقد ہوا اور دو نقول ہندی و فارسی و انگریزی پر دستخط اور مہر مسٹر واشوپ صاحب اور وکیل مذکور کی ہوکر نقول مذکور باہم تقسیم ہوین اور ایک نقل اسکی بشرط منظوری مصدق بمہر و دستخط موسس نوبل گورنر جنرل بہادر کے ہوئی بعد ازین وکیل مذکور کو دیجائیگی تاکہ نقل مذکور راجہ کو دیجاے بعد ازان ایک ازنقل بمہر و دستخط راجہ مسٹر واشوپ صاحب کو دیجائیگی اور یہ نقل دفتر سرکار انگریزی میں رہیگی

المرقوم مقام کالنجر تاریخ ۱۱ ماہ جولائی سنہ ۱۸۱۸ ع مطابق ۱۴ ماہ ساون سنہ ۱۸۷۵ ف اور سنہ ۱۲۲۵ ھ مطابق ۲۶ ماہ رمضان سنہ ۱۲۳۳ ھ

تصدیق کیا گورنر جنرل ان کونسل نے مقام [illegible] تاریخ ۱۹ ماہ اگست سنہ ۱۸۱۸ ع

تفصیل دیہات جو ازروے شرط دوم دیئے گئے

اوچا	تندنیا
لوچ	سیونی
اندورہ	جگنیا
کھرونہ	بوراپورہ
کولیسہ	رام گڈہ
بنیاؤ	تودہ
پہاڑی سیم	چتائی
پہاڑی رودت	بھواولی
ارنتروہ	سیاوری
براری	کراہ
کھیریا	کرکا
درگاپور	بھدونہ
سونراپورارا	تلی تھا
دیاورہ	بھرسولہ

[illegible]	تیگھرا
[illegible]	جہاجہرپور
[illegible]	جیت پورا
[illegible]	چنگلوری
[illegible]	[illegible]

دیہات ذیل جواب قبضہ راجہ بین موجود ہین ازروے شرط دوم بحال رہے۔

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible] پورا	ہندول
کمرتوندا	پچوکھیڑا
داوبر	[illegible]

المرقوم مقام کالنجر تاریخ ۱۳ ماہ جولائی سنہ ۱۸۱۹ع مطابق ۱۴۔ ماہ ساون سنہ ۱۸۲۵ ف اور سنہ ۱۲۳۴ مطابق ۲۶۔ ماہ رمضان سنہ ۱۲۳۴ھ

نمبر ۴۶

اقرارنامہ منعقدہ فیمابین سرکار انگریزی وراجہ بجیت سنگھ راجہ ہمپتہر المرقوم ۱۲۔ ماہ نومبر سنہ ۱۸۱۷ عیسوی۔

چونکہ راجہ بجیت سنگھ راجہ ہمپتہر نے بنظر حاصل کرنے حفاظت قوی سرکار انگریزی کی بتاریخ ۲۴۔ ماہ فروری سنہ ۱۸۱۶ع مطابق ۳۔ ماہ پھاگن سنہ ۱۲۱۶ ف بخدمت کرنیل جان ملی صاحب جواوسوقت مین ایجنٹ گورنر جنرل ملک بندیلکھنڈ کے تھے ایک واجب العرض جسمین چھ شرائط درج تھین پیش کی تھی اور اول سب شرائط کی جواب منظوری وغیر منظوری دیے گئے تھے اور چونکہ باعث چند موانع جو بعد ازان واقع ہوئے اون شرائط کا بطور عہدنامہ واثق فیمابین آنریبل کمپنی وراجہ بجیت سنگھ درست ہونا موقوف رہا تھا اور چونکہ راجہ نے چند مرتبہ بخواہش دلی چاہا کہ ذیحقات

گورنمنٹ انگریزی ہے اور اکثر موقع پر اوسنے نمک حلالی واتحاد وحرکات سکنات سے ظاہر کیا لہذا گورنمنٹ انگریزی نے باعتبار اسکے کہ راجہ کی ریاست قائم رہیگی اور راجہ اپنے فائدہ کو ہر امر مین شامل فائدہ آنریبل کمپنی تصور کریگا اب درخواست راجہ کو منظور کیا اور بشرائط ذیل فیمابین سرکار انگریزی اور راجہ رنجیت سنگھ اور اوسکے ورثا اور جانشینان کے منعقد ہوئی۔

شرط اول

راجہ رنجیت سنگھ [illegible] دوستان گورنمنٹ انگریزی کو شمار ہوکر اقرار کرتے ہین کہ وہ دوست [illegible] اوسکے دشمن کو اپنا دشمن تصور کرینگے اور یہ بھی اقرار کرتے ہین کہ [illegible] سرکار انگریزی کے رکھینگے بلکہ ہر شخص کو [illegible] سمجھا کرتے ہین کہ وس شخص کو اور اوسکے خاندان کو اپنے ملک مین پناہ نہ دینگے اور نہ اوسیون کے ساتھ خط وکتابت رکھینگے اور ہر طرح کی تدبیر عمل مین لاوینگے [illegible] گرفتار ہوکر [illegible] سپرد سرکار انگریزی کیے جاوینگے۔

شرط دوم

گورنمنٹ انگریزی [illegible] محکم کرتی ہے کہ [illegible] سرکار سمپتہ بذریعہ اس تحریر کے راجہ رنجیت سنگھ اور اوسکے ورثا اور جانشینون کو وہ ملک دیتی ہین جو ہنگام قائم ہونے گورنمنٹ انگریزی بیچ ملک ہندیلکھنڈ کے اونکے قبضہ مین تھا اور اب اونکے قبضہ مین ہے اور گورنمنٹ انگریزی یہ بھی وعدہ کرتے ہین کہ وہ اوس ملک کو بمقابلہ زیادتی دوست اندازی حکومت غیر حفاظت کرینگے۔

شرط سوم

گورنمنٹ انگریزی سے جو [illegible] محافظت راجہ سمپتہ بمقابلہ حکومت غیر کے کیا ہے لہذا یہ اقرار فیما بین ہوتا ہے کہ جب راجہ کو کوئی اندیشہ حملہ آوری نسبت کسی حکومت غیر کے خواہ بباعث کسی دعوی تنازعہ کے خواہ کسی اور وجہ سے پیدا ہو تو وہ حالات مقدمہ گورنمنٹ انگریزی کو لکھینگے اور درمیان مین اگر فیصلہ دعوی تنازعہ کا کر دینگے اور راجہ باعتبار نصفت پروری وعدالت گستری سرکار انگریزی اقرار کرتے ہین کہ وہ متابعت فیصلہ مجوزہ گورنمنٹ انگریزی کی کرینگے اور اگر اندیشہ حملہ آوری کسی اور وجہ سے ہوگا تو گورنمنٹ انگریزی چند فصلح کی تحریر سے کوشش پیہ رفع کرنے

کرینگے اور اگر وہ صورتیکہ راجہ فیصلہ سے راضی ہو اور پھر بھی فریق ثانی اپنی حرکات دشمنی سے باز نہ آئے اور کوشش پند نصائح گورنمنٹ انگریزی سے بے سود ہو تو ایسی تدابیر واسطے حفاظت علاقہ راجہ کے عمل میں آئینگی جیسی مناسب اور موقع وقت ہونگی۔

شرط چہارم

بلحاظ عطایات و عہدہ حفاظت جو ازروی شرط بالا کے راجہ بیسہر کو دیا گیا ہے راجہ بذریعہ سر تحریر کے اقرار کرتے ہین کہ وہ اپنی فوج جب ضرورت ہوگی واسطے شرکت فوج انگریزی کے تا وقتیکہ مقدمات فائدہ سرکارین مین بلا خرچہ دینگے یعنی راجہ اپنی فوج کا خرچہ جو کار سرکارین مصروف ہوگی اپنے پاس سے دینگے اور سرکار سے نہ لینگے اور ایسے موقع پر فوج راجہ زیر حکم افسر کمانڈنگ فوج انگریزی رہیگی

شرط پنجم

اگر کسیوقت راجہ بیسہر کو کوئی دعوی یا مقدمہ نالش بخلاف کسی راجہ یا رئیس دوست یا تابعدار گورنمنٹ انگریزی کے ہوگا تو راجہ اقرار کرتے ہین کہ وہ اوس دعوی یا نالش کو سپرد ثالثی و فیصلہ گورنمنٹ انگریزی کرینگے اور جو فیصلہ وہ کردینگے اوسکی تعمیل کرینگے اور کسی وجہ سے خود زیادتی بسمت فریق ثانی کے نہ کرینگے اور نہ اپنی قوت سے معاوضہ یا بدلہ کسی دعوی یا نالش کا لینگے اسیطرح گورنمنٹ انگریزی اقرار کرتے ہین کہ وہ اپنے دوستون اور ماتحتون کو منع کرینگے کہ بخلاف راجہ بیسہر کوئی امر زیادتی کا نہ کرین اور اگر کوئی دعوی اونکا نسبت راجہ بیسہر کے ہوگا اوسکا فیصلہ ازروی انصاف کامل کے کردینگے اور راجہ اقرار کرتے ہین کہ وہ تعمیل اس فیصلہ کی کرینگے۔

شرط ششم

راجہ بیسہر اقرار کرتے ہین کہ وہ جہد بلیغ بہ حفاظت دوستون کے کرینگے اپنے ملک میز تاکہ کوئی دشمن یا گروہ قزاقان اونکے ملک سے گذر کر ممالک سرکار انگریزی مین نجانے پاوے

شرط ہفتم

جب کبھی سرکار انگریزی کو ضرورت بھیجنے فوج کی ملک راجہ بیسہر مین ہوگی یا قیام فوج راجہ کے ملک مین ضروری حضور ہوگا تو سرکار انگریزی مجاز ہے بھیجنے یا قائم کرنے فوج کے ہونگے اور راجہ اسمین

اپنی رضامندی نہینگے اور کمانڈر فوج انگریزی جو اسطرح راجہ کے ملک مین مقرر ہینگے یا قیام کرینگے کسیطرح مداخلت انتظام ملک راجہ مین نہ کرینگے۔

۴ جو کچھ اسباب یا رسد واسطے فوج مذکور کے درمیان اونکے قیام کے بیچ ملک سمپتر کے درکار ہوگی وہ اہلکاران ورعایاے راجہ بہم کردینگے اور اوسکی قیمت بموجب ارز بیدار دیجائیگی

شرط ہشتم

راجہ اقرار کرتے ہین کہ وہ ہرگز کسی رعایاے انگریزی کو یا یورپ نا کسی قوم یا تماش کو بلا اطلاع اور استرضا گورنمنٹ انگریزی کے اپنی ملازمی مین نہ رکھینگے۔

شرط نہم

راجہ سمپتر بالعوض تحریر کے وعدہ کرتے ہین کہ وہ خط کتابت کسیطرحکی ساتھ حکومت غیر کے بلا اطلاع اور استرضا گورنمنٹ انگریزی کے نرکھینگے۔

شرط دہم

راجہ وعدہ کرتے ہین کہ وہ کسی مجرم یا قیدی گورنمنٹ انگریزی کو جو مفرور ہوکر اوسکے ملک مین پناہ گیر ہوگا اپنے ملک مین پناہ نہ دینگے اور اگر کوئی اہلکار گورنمنٹ انگریزی ایسے مجرمان یا قیدیان کے تعاقب مین آئیگا تو راجہ اقرار کرتے ہین کہ وہ اہلکار مذکور کو ہر طرحکی مدد جو اونکے اختیار مین ہوگی بیچ گرفتاری ایسے شخصون کے کرینگے۔

شرط یازدہم

یہ عہدنامہ جسمین گیارہ شرائط درج ہین آج روز فیما بین سرکار انگریزی اور راجہ رنجیت سنگھ راجہ سمپتر کے معرفت جان واشوب صاحب کے باختیارات عطیہ موسٹ نوبل گورنر جنرل ایک فریق اور دریاؤ سنگھ وکیل راجہ مذکور فریق ثانی کے منعقد ہوا اور واشوب صاحب و وکیل نے مہر اور دستخط منقول انگریزی و فارسی و ہندی اس عہدنامہ پر کیے ایک ان مین سے بعد مصدق ہونے مہر و دستخط موسٹ نوبل مارکوئیس اف ہیسٹنگ گورنر جنرل بروز دوم وکیل مذکور کو دیجائیگی اور وکیل مذکور تصدیق و منظوری راجہ کی دوسری نقل پر حاصل کرکے وعدہ کرتا ہے کہ بروز معہود مسٹر واشوب صاحب کو دیگا۔

دستخط اور مہر ہوکر دونون نقول بہ مقام تریت بتاریخ ۱۴- ماہ نومبر سنہ ۱۸۱۷ء مطابق ۸ اماہ کاتک سمت ۱۸۷۴ و دوم ماہ محرم سنہ ۱۲۳۳ھ باہم تقسیم ہوئین۔

اس عہدنامہ کو تصدیق کیا ہز انگسٹل سی گورنر جنرل بہادر نے بمقام کمپو متصل نل گانو بتاریخ ۱۴- ماہ نومبر سنہ ۱۸۱۷ء

نمبر ۴۷

نقل سند جو راجہ ہندو پت راجہ سمپتر کو عطا ہوئی۔

جناب ملکہ معظمہ کی یہ خواہش ہے کہ حکومت اکثر ارجگان و رئیسان ہندوستان کی جواب اپنے اپنے ملک مین حکمران ہین ہمیشہ رہے اور یہ کہ شان و شوکت اُنکے خاندان کی قائم اور جاری رہے یہ سند تمکو دیجاتی ہے اور اس امر کا اطمینان دیا جاتا ہے کہ درصورتیکہ کوئی وارث اصلی نہوگا تو سرکار انگریزی اوس شخص کو منظور اور مقبول کرینگے جسکو تم یا بعد تمہارے کوئی اور راجہ تمہاری ملک کا حسب اجازت دہرم شاستر اور رواج خاندان کے اپنا متبنی اور وارث قرار دینگے بشرطیکہ چہارم آمدنی سالیانہ ملک ہنگام گدی نشینی وارث اصلی اور نصف درصورت وارث متبنی کے بطور رعایت دیجائیگی۔

اطمینان رکھو کہ کوئی امر مخل اس شرط کا نہ ہوگا جو اب تم سے کیجاتی ہے جبتک کہ تمہارا خاندان نمک حلال تاج شاہی و قائم شرائط عہدنامجات و عطانامجات و اقرارنامجات پر جنکی رعایت گورنمنٹ انگریزی مقدم تصور کرتے ہین رہیگا۔

دستخط کیننگ

المرقوم ۱۱- ماہ مارچ سنہ ۱۸۶۲ء

اسی قسم کی سند راجہ اجی گڈہ و راجہ چیرپور و راجہ سرلیا کو عطا ہوئی۔

ریاست ہای بندیلکھنڈ جو از روی اسناد کے قبضۂ ریاستداران مین ہین

وہ رئیسان بندیلکھنڈ جو اپنی ریاست از روے اسناد کے رکھتے ہین اور جنھون نے اقرارنامجات داخل کیے مین تعداد ۳۱ ہین منجملہ اونکے آٹھہ ریاستدار اولاد چترسال سے ہین جو بانی ریاست بندیلکھنڈ تہا چترسال کے بائیس بیٹے اصلی اور تین غیر منکوحہ سے تہے مگر اون مین کے صرف چار صاحب اولاد ہوئے یعنی پدم سنگہ ہردی شاہ جگت راج بہرتی چند چترسال نے اپنے ملک کو درمیان باجی راؤ پیشوا اور اپنے دو فرزندون ہردے شاہ اور جگت راج کے حسب تفصیل ذیل تقسیم کیا تہا یعنی حصہ پیشوا مین اضلاع کالپی وتہا وساگر وجہانسی وسرونج وگوناو گراکوت وہردی نگر تہے اور حصہ ہردی شاہ مین بنام نہاد راج پنا کے اضلاع پنا کالنجر امباوساہ گڈہ وغیرہ تہے اور حصہ جگت راج مین بنام نہاد راج جیت پور کے اضلاع بہونا گڈہ وباندا وراجی گڈہ وجیت پور وچرکاری وغیرہ تہے نزاع خاندان مذکور مین پیدا ہوئی اور دونون فرزندان کے حصص بہت سی ریاستہاے خرد مین تقسیم ہوگئے اور راستہ فتوحات علی بہادر کو دیا یعنی علی بہادر نے اونکو یکان یکان فتح کیا ہنگام وفات علی بہادر کے چونکہ اوسوقت مین بنیاد اقرارنامجات فیمابین گورنمنٹ انگریزی اور رئیسان بندیلکھنڈ اوپر قبضہ کی تہی ریاستہاے ذیل اولاد چترسال کے پاس موجود تہین یعنی پاس اولاد ہردی شاہ کے ریاست پنا ولوکاسی واولاد جگت راج کی ریاست چرکاری بجاوراجی گڈہ وسرلا وریاست جگنی پاس پوتے پدم شنکر کے تہی اور ریاست جتپور پاس پرپوتے بہرتی چند کے اور ریاست بہری قبضہ اولاد جنک راج نسل دختر مین تہی ماورای ان ریاستون کی جو اولاد چترسال کے پاس تہین ریاستہاے ذیل اوسی ملک سے قائم ہوئین تہین جو اوسکے زیر حکم تہا یعنی حصہ ہردی شاہ سے ریاستہاے چترپور برونداوجاگیر چوبے کالنجر وبیجبت وعلی پورا وگوتی ونا گود معروف اوچیرا وسوہاول اور حصۂ جگت راج سے ریاست ہاے گورہار ونیاگانو مرمبی وجرولی قائم ہوئین

اصل قاعدۂ انتظام جو گورنمنٹ انگریزی نے ملک بندیلکھنڈ مین کیا تہا یہ تہا کہ جو سر اوس ملک کا جسقدر علاقہ موروثی اپنے پر عہد علی بہادر مین قابض اور قائم تہا وہ اوسکو دیا جاے اس شرط پر کہ دوستی اور وفاداری گورنمنٹ انگریزی کی پیشنہاد رکھے اور اپنے علاقے کی ایذا دہی کرے

خیال کو آیندہ اپنے دل سے دور کرے اور جو علاقہ اونہون نے بعد وفات علی بہادر کے پھر اپنے قبضہ مین کرلیا ہے اوسکو چھوڑ دین یہی تجویز ہوئی تھی کہ چند سرغنہ گروہ غارتگران کے ساتہ بھی بندوبست کیا جاے جو گو رئیسان موروثی نہین تہے مگر اونکی غرض اصلی غارتگری اخذ رسد سے تہی اور اونکو کچہ علاقہ دیا جاے تاکہ ملک مین امن رہے اول یہ تدبیر گورنمنٹ کی تہی کہ حفاظت ریاستہاے رئیسان اونکے ہی اختیار مین چہوڑ دیجاے اور اونسے کچہ خراج نہ لیا جاے چنانچہ اکثر اقرارنامجات مین جو ۱۸۰۵ء و ۱۸۰۶ء مین ہوئے تہے یہ صاف شروط تہا کہ رئیس لوگ دعوی مدد حفاظت گورنمنٹ انگریزی سے قطع نظر کرین مگر تجربہ سے عرصہ قلیل مین دریافت ہوا کہ اس طریق کا ترک کرنا لابدی ہے اور یہ قرار دینا چاہیے کہ رئیسان بندیلکھنڈ رعایا ماتحت گورنمنٹ انگریزی کے متصور ہون مگر یہ ہرگز ارادہ گورنمنٹ کا نہ تہا کہ اپنے آئین اور قانون اون رئیسون کی علاقجات مین جاری کرین اور اس شبہہ کے رفع کرنے کے لئے یہ ریاستہاے ازروے ریگولیشن ۲۴ ۱۸۱۲ء کے مستثنا کارروای عام قوانین و حکومت عدالتہاے دیوانی و مال و فوجداری سے قرار دی گئی خاص قطعات اقرارنامجات جو ان رئیسون سے ساتہ ہوئے ہین اور جنکے روسے حقوق تصفیہ نسبت گورنمنٹ کے قائم ہوے ہین وہ محض متعلق فیصلہ جات پولیٹکل سے ہین یعنی گورنمنٹ کا حق مداخلت کا بجز تصفیہ دعاوی و تکرار و نزاع کسی قسم کی بذریعہ عدالتہاے مامورہ کے نہین بلکہ معرفت صاحب ایجنٹ گورنمنٹ انگریزی کے تقسیم بندیلکھنڈ کی ہے۔

ایک نذرانہ مبلغ اسی روپیہ ریاست جسوسی لیا جاتا ہے جب کوئی وارث اصلی یا متبنی گدی نشین ہوتا ہے اور علی پورہ اور جگتی سے چہارم زنکاسی سالیانہ علاقہ جب کوئی متبنی گدی نشین ہوتا ہے اور ریاست باونی سے نصف جمع زنکاسی جب کوئی سواے وارث اصلی کے گدی نشین ہوتا ہے اور ریاستہاے ذیل سے چہارم زنکاسی سالیانہ جب کوئی اصلی وارث گدی نشین ہوتا ہے اور نصف جب کوئی متبنی گدی نشین ہوتا ہے یعنی ریاست اجی گدہ سریلا بہری چترپور چھتر جاگیر بہٹ کوئی جرولی بناگاون ربی کینا دہانا وجاگیر بہت نہیا تخمینا آمدنی ملک بندیلکھنڈ کا کرنا باعث اسکے بہت مشکل ہے کہ وہان رسم دینے علاقجات کی بالعوض خدمت کے بجاے تحصیل کرنے آمدنی کے اور دینے نقد بابت چاکری کے جاری ہے۔

رئیسان ریاست ہای ذیل نے محصول راہداری تمام علاقہ پر موقوف کیا ہے یعنی لوکاسی وچرکاری نے اور جگنی اور علی پورہ نے اور پرراستہ جمالنسی دینا گانو کے موقوف کیا ہے اور چوبے جاگیر بلدیو وبہ اسنے اور مہت دیا جاگیر بہاری دوبے ہوروئی نے اور دینا گانو پر کیا ہے اور اجی گنڈ نے اور پر شارع عام ساگر اور راستہ باندا اور پر موقوف کیا ہے اور جاگیر علیحدہ بینا گانو وراجہت نے پچ تیر پور کے معاف کیا ہے اور محصول راہداری جنس پنیہ تمام بندیلکھنڈ بھر معاف ہوگیا ہے۔

۱۸۴۷ عیسوی مین رسم ستی ہونے کی علاقجات بندیلکھنڈ مین از روی اشتہارات مجریہ رئیسان کے موقوف ہوگئی

کوئی رئیس بندیلکھنڈ خراج گذار بابت اپنی تمام علاقہ کے نہین ہے مگر چار رئیس یعنی رئیس پرکاری ودینا واجی گنڈہ اور عبط بابت بعض دیہات کے خراج دیتے ہین کل رقم سالیانہ آکر خراج کی جو یہ چار رئیس دیتے ہین مبلغ [illegible] ہے۔

پنا

جب انگریز دخل بندیلکھنڈ [illegible] راجہ کشور سنگھ پنا پر قابض تھے اور پنا ریاست بلانتظامی تھی ایک سند نمبر ۹ مورخہ ۱۰ جولائی ۱۸۱۹ء اوسنے ایک اقرارنامہ دستخطی وحل یا اس سند سے اونکے نام لاکر موضع [illegible] ایک نصف موضع اور تین پرگنہ ہوس کہ عہدیات مندرجہ سند مذکور لیتے تھے جو بعض اشخاص کے پاس تھے جنہون نے راجہ سے وہ موضع علیحدہ کرلیے تھے اور جنہون نے انکار دینے سے کیا مگر بعد دسر کار انگریزی راجہ نے صرف اون مواضع کا قبضہ نہین پایا بلکہ اور مواضع بھی پائے جو درج سند نہ تھی لہذا ایک سند جدید نمبر ۹ مورخہ ۱۸۱۹ء مین راجہ کو عنایت ہوئی جسکے رو سے اوسنے واسطے دوام کے السات ونصف مواضع حاصل کیے

بسبب طریق سخت راجہ کشور سنگھ کی گورنمنٹ انگریزی کو بہ مجبوری اکثر وقع پر [illegible] کرنی پڑی ۱۸۲۳ء مین اوسنے انتظام علاقہ سپرد کنور رتناب سنگھ جیتپور والہ کے

چار سال کے کیا اور اس انتظام کو گورنمنٹ انگریزی نے بھی منظور کیا مگر قبل از منقضی ہونے اس میعاد کے اوسکے طریق کے سبب بھی اوسکو خارج کرنا پڑا اور بجاے اوسکی وسکا فرزند ہرنس راد بطور کارپرداز مقرر ہوا کشور سنگھ ۱۸۴۳ء مین جلاے وطنی مین فوت ہوا اور رنجیر اور چونکہ لاولد تھا ۱۸۴۹ء مین اوسکا برادر نرپت سنگھ راجۂ حال کدی نشین ہوا مگر گدی نشینی نرپت سنگھ کی اوسوقت تک منظور گورنمنٹ انگریزی نہین ہوئی جبتک اوسنے اشتہار ممانعت ستی ہونیکا ملک پنا مین جاری نہین کیا

بابت خدمات کے جو راجہ نے ۱۸۵۷ء بلوہ مین کی تہین نرپت سنگھ کو حسب سند نمبر ۵۰ کے اختیار متبنی کرنے کا دیا گیا اور ایک خلعت بیس ہزار روپیہ کا عطا ہوا اور حکم سلامی گیارہ توپ کا صادر ہوا مگر ۱۸۶۲ء مین بباعث اوسکے نمانے ایک تصفیہ تکرار سرحد کے راجہ کو اون شرائط دوستی کی اطلاع دی گئی جنکے بموجب وہ علاقہ پر قابض تہا اور بشرط سرانجام کرنی اون شرائط کے اوسکو اختیار متبنی کرنیکا دیا گیا ہے۔

رقبہ علاقہ پنا کا تخمیناً ۳۸۰۰ میل مربع ہے آبادی معہ علاقہ نفری اور ۱۸۴۹ء مین آمدنی اوسکی تخمیناً چار لاکھ روپیہ کی تہی راجہ پنا مبلغ ۴۰۰۰۰ بطور خراج بابت اضلاع سورجپور اور الکوا کے دیتا ہے۔

لوگاسی

دیوان دہیرج سنگھ پوتا ہردی ساہ کا بیچ عہد حکومت راجگان بندیلہ اور عہد حکومت علی بہادر مین سات موضع پر قابض تہا بعد قائم ہونے حکومت سرکار انگریزی کے وہ اپنے مواضع مین بحال رہا اور بتاریخ ۹ ماہ دسمبر ۱۸۱۸ء اوسکو ایک سند نمبر ۵۱ بعد اوسکے داخل کرنے ایک عہدنامہ دوستی کے اوسکو عطا ہوئی۔

بباعث ضعف قوی کبرسنی کے دہیرج سنگھ نے ۱۸۱۴ء مین درخواست کی کہ وہ اپنے پسر ثانی سردار سنگھ کے نام علاقہ کیا چاہتا ہے اور پسر اول کو اوسواسطے خارج کرتا ہے کہ وہ جسکا نام پدم سنگھ تہا چد برس قبل اسکے اوس سے سرکش ہوگیا تہا اور جبتک تروب رزی اوسکے مقابلہ پر نہین گیا اور جبتک علاقہ علحدہ اوسکے نام نہین ہوگیا اوسنے

مناسبت قبول نہین کی یہ امر گورنمنٹ نے اس شرط پر منظور کیا کہ یدم سنگھ اپنی جاگیر علیحدہ شدہ ہمیشہ قائم رہے تاکہ وہ عسرت خرچ سے تنگ ہوکر کوئی امر وقت طلب پیش کرسنے اپنے دعوی ریاست کی نہ کرے اور سردار سنگھ کو سند جدید دینی ضروری متصور ہوئی۔

دھیرج سنگھ ۱۸۱۲ء مین فوت ہوا درمیان بلوہ ۱۸۵۷ء کے قریب نصف دیہات لوگاسی کے مفسدین نے تاخت وتاراج کرڈالے اسوجہ سے کہ سردار سنگھ وفادار سرکار انگریزی سے رہا تھا بالعوض خدمات سردار سنگھ کی اوسکو خطاب راؤ بہادر کا اور جاگیر ۱۰ ہزار روپیہ سالیانہ کی اور خلعت ونل ہزار روپیہ کا اور اختیار متبنی کرنیکا عطا ہوا اور اس اختیار کی تصدیق بعد ازان ازروی سند نمبر ۵۲ کے ہوئی۔

سردار سنگھ بتاریخ ۸ ماہ اپریل ۱۸۶۰ء مین فوت ہوا اور اوسکا بیٹا مورت سنگھ قبل اوسکے فوت ہوچکا تھا لہذا اوسکا پوتا ہیرا سنگھ نامی رئیس حال گدی نشین ہوا۔

ہیرا سنگھ نے ازروی عہدنامہ نمبر ۵۳ کی وعدہ کیا کہ ۱۰ تمام رستہ جنگل کے جو اوسکی حدود کو ملا تھا صاف رکھیگا قبہ لوگاسی کا قریب تیس میل مربع کی اور آبادی قریب تین ہزار پانچ سو نفری اور آمدنی مبلغ سوا سے سالیانہ

چرکاری

درمیان اوس فسادکی جو مدت تک وارد چیر سال مین جاری تھا بجے بہادر کے قبضہ سے علاقہ چرکاری نکلگیا تھا مگر جب علی بہادر نے بندیلکھنڈ پر قبضہ کیا تو بجے بہادر اوسکے ہمراہ تھا تمام علاقہ چرکاری کو علی بہادر نے فتح کیا اور قریب چار لاکھ روپیہ کا علاقہ بجے بہادر کو دیا جب بجے بہادر نے عہدنامہ دوستی واتحاد کا داخل کیا

---

† اقرارنامہ جو راجہ بجے بہادر نے نواب علی بہادر سے ۱۸۵۵ مطابق ۱۲۶۸ھ مین کیا

نواب علی بہادر نے جو مہاراجہ بجے بہادر کو تمام اوسکا علاقہ موروثی واپس دیا لہذا راجہ اب اقرارنامہ منظور کرتا ہے کہ

اوسکا پسر کلان دیوان الیسری سنگھ ہمیشہ ہمراہ نواب علی بہادر کے رہے گا اور اوسکا پسر ثانی دیوان پورن مل ہرگز کسیطرح اور کسی جگہ شامل سرکشان ومفسدان نہوگا اور خصوصاً ہرگز نساد علاقہ سوہیہ پور وہودہا وبلال پور وراتھ ودتیواری مین نہین کریگا اور اگر کوئی شخص علاقجات مذکورہ بالا مین فساد برپا کریگا تو مہاراجہ پر اوسکا دفع کرنا اور سرکش کو سزا دینی فرض ہوگی اور مہاراجہ بذریعہ اس تحریر کے وعدہ کرتے ہین کہ وہ ان اضلاع مین امن وامان قائم رکھین گے اور اس عہد سے مہاراجہ ہرگز انحراف نہین کرینگے خدا کو گواہ اس کا کرتے ہین فقط۔

بجے بہادر نے اول تمام بیسان بندیلہ سے متابعت حکومت گورنمنٹ انگریزی قبول کی تھی اور بڑی دقت سے اوسنے شرائط دوستی منظور کیے بالعوض جسکی سند نمبر ۵۴ اوسکو ۱۸۰۴ء مین عطا ہوئی ۱۸۱۱ء مین ایک اور سند نمبر ۵۵ بعد ملے ہونے تکرار نسبت چند مواضع کے جو شامل سند اول مین ۱۸۰۴ء کے نہ تھے اور جنکی نسبت اوسنے دعوی کیا تھا عطا ہوئی —

راجہ کا صرف ایک بیٹا گوبند داس باقی تھا اوسنے ۱۸۲۲ء مین وفات پائی بعد ازین راجہ نے اپنی مرضی اس امر مین ظاہر کی کہ اوسکا پوتا رتن سنگھ پسر بخیت سنگھ جو غیر منکوحہ سے تھا اوسکا وارث مقرر ہو اور کوئی بیجا دخل وارث جانشین اسکا قرار نہ دیا جاے کیونکہ وہ اونکے ساتھ موافق نہتا بلکہ فیما بین [illegible] اور گورنمنٹ ذی شان پہنچ گئی تھی اور گورنمنٹ نے بھی یہ منظور کیا اور اس شرط پر کہ اگر اصلی اولاد [illegible] رتن سنگھ کی جانشینی منظور کرکے منظوری اوسکے حق کی بطور عام مشتہر کی [illegible] ۱۸۲۲ء مین جسوقت مین رتن سنگھ صرف چودہ سال کی عمر کا تھا دیاوی [illegible] اور اس بیجا دخل سے بہت وقت طلب تھی مگر آخر کار رتن سنگھ حکومت پر اس شرط پر قائم ہوا کہ وہ گورنمنٹ کے اس کا قرار کرے —

۱۸۵۷ء مین یہ امر زیر تحقیق ہوا کہ آیا بعد وفات رتن سنگھ کے علاقہ چرکاری قابل ضبطی سرکار انگریزی [illegible] یہ حکم صادر ہوا کہ منظوری رتن سنگھ کی جو ۱۸۲۲ء [illegible] ۱۸۱۱ء کے عطا [illegible] اوسکے ورثا کا بھی اگر کوئی وارث موجود ہوگا [illegible] راجہ رتن سنگھ کو بعوض خدمات ۱۸۵۷ء کے اختیار متبنی [illegible] اور اس اختیار کی منظوری [illegible] ۵۶ ہوئی اور نیز جاگیر بیس ہزار روپیہ سال کی واسطے دوام کے اور ایک خلعت عطا ہوا اور سلامی گیارہ توپ کا نسلاً بعد نسل جاری ہوا سوای ازین پرگنہ فتحپور [illegible] راجہ کو دیا گیا اور [illegible] مین جمعی لعصاء کی بطور معاوضہ بیچ سیری دیو کے عطا ہوئی راجہ ۱۸۶۶ء مین فوت ہوا اور اوسکا فرزند جے سنگھ دیو جو اب گیارہ سال کا ہے اوسکا جانشین ہوا اوسکی والدہ رانی بخت کور کارپرداز ہوئی اور دو معتبر اہلکار راجہ نے قبل

اپنی وفات کے باشتراک اوسکے مقرر کیے تھے اور رانی اس شرط پر کارپرداز مقرر ہوئی تھی کہ وہ اوسوقت تک کارپرداز رہے جبتک وہ اور دونون اہلکار مامورۂ راجہ باتفاق اور مشورہ سے کار ریاست سرانجام دین اور کسی طرح کا فرق یا تکرار فیمابین اونکے پیدا نہو مگر رانی نے چاہا کل اختیار اپنا حکومت مین پیدا کرے لہذا بمجبوری اوسکو کارپردازی سے معزول کیا۔

رقبہ چرکاری کا قریب ۱۵ میل مربع ہے اور آبادی قریب ۱۱ نفری آمدنی قریب پانچ لاکھ روپیہ کے ہے اور یہ ریاست مبلغ معہ ۹ ۶ ۹ ۵ باقی بابتہ اضلاع بھینا و چند لاکھ خراج دیتا ہے

بجاور

باقی خاندان بجاور برسنگھ دیو نامی پسر غیر منکوحہ جگت راج تہا جب علی بہادر نے ۱۸۱۵ء پر کیا نرسنگھ دیو نے انکار اوسکی متابعت سے کیا اور بیچ لڑائی کے جو متصل چرکاری کے ہوئی قتل ہوا راجہ ہمت بہادر نے سفارش علی بہادر سے کیسری سنگھ پسر نرسنگھ دیو کی کی اور اوسکے والد کا علاقہ اوسکو اون ہی شرائط پر دلوایا جن پر راجہ چرکاری نے اپنے علاقہ کا قبضہ پایا تہا۔

کیسری سنگھ اوسوقت مین قابض بجاور پر تہا جب سرکار انگریزی کی حکومت ہند بلکہنڈ میں ہوئی بباعث پیچیدہ منازعات کی جو راجہ بنجے بہادر چرکاری والے سے درباب پرگنہ راسی گڈہ کے تہی اور جو کور سونی ساہ چرپور والے سے درباب دیہات دہرم پور و لوجنی و ہیتمی و کروہی کے تہی کوئی سند کیسری سنگھ کو عطا نہین ہوئی یہ رئیس ماہ دسمبر ۱۸۱۸ء فوت ہوا اور اوسکا فرزند رتن سنگھ جانشین ہوا بروقت جانشینی (چونکہ منازعات جو ریاستہای قرب و جوار سے تہے ہو چکے تہے) اوسکو سند نمبر ۵ عطا ہوئی اور حکم داخل کرنے اقرارنامۂ اتفاق کا ہوا دفعہ ۱۵ اس اقرارنامہ اتفاق مذکور کا خاص نشانیہ تہا کہ دعاوی قدیم کی تجدید نسبت کسی راجہ قرب و جوار کے نکرے اور نہ کوئی کوئی دعوی جدید پیدا کرے۔

رتن سنگھ نے بتاریخ ۱۷ ماہ دسمبر ۱۸۳۳ء وفات پائی اور کوئی اولاد اوسکا نہ تہا پس بدرخواست بیوہ رتن سنگھ کا برادر زادہ لچمن سنگھ نامی پسر کہت سنگھ جسنے اپنا دعوی ظاہر نہین کیا جانشین مقرر ہوا لچمن سنگھ کی بعد ۱۸۴۷ء اوسکا بیٹا بہوپر تاب سنگھ جوان قریب اکیس سال کی عمر کا ہے اوسکا جانشین ہوا بالعوض خدمات بلوہ کے اوسکو ایک خلعت ملا اور حکم گیارہ توپ کی سلامی کا

اوسکے واسطے صادر ہوا اور اوسکو اختیار متبنی کرنیکا بھی (بموجب سند نمبر ۲۶ کے) عطا ہوا۔

رقبہ بجاور کا نو سو بیس میل مربع مشہور ہے اور آبادی مع نفری اور آمدنی قریب ساڑھے تین لاکھ روپیہ کے ہے۔

اجی گڈہ

راجہ اس مقام کا دراصل بنام راجہ باندا مشہور تھا راجہ نجت سنگھ معروف نجت بلی یوتا جگت راج کو علی بہادر نے بیدخل کرکے اس درجہ افلاس کو پہونچایا کہ اوسنے علی بہادر سے بجہوی دو روپیہ روز ہی قبول کیے ۱۸۰۳ء مین جب انگریزی تسلط بندیلکنڈ مین ہوا تو اوسکو تین ہزار روپیہ گوہر شاہی ماہواری مقرر ہوئے اوسوقت تک کہ جبتک کوئی علاقہ اوسکے واسطے تجویز ہو ۱۸۵۷ء مین ایک سند نمبر ۵۸ عطا ہوئی جسکے رو سے ایک جزو اوسکے علاقہ کا اوسکو دوبارہ دیا گیا اور نشین مذکورہ بالا ۱۸۱۸ء مین موقوف ہوئی اوسوقت مین قلعہ اجی گڈہ اور بہت سا علاقہ جو سابق جگت راج کا تھا ایک سرغنہ فوج لچمن دیو نامی کے قبضہ مین تھا اور بنظر اسکے کہ ملک مین امن رہے یہ تجویز ہوئی کہ وہ علاقہ اوسی کے پاس رہے بشرطیکہ اوسکے قبول کرنے اطاعت اور دوستی سرکار حسب عہدنامہ نمبر ۵۹ کے ازروی اس عہدنامہ کی لچمن دیو کو مبلغ چار ہزار روپیہ سالیانہ بطور خراج دینا پڑا اور یہ وعدہ ہوا کہ دو برس کے عرصہ مین قلعہ اجی گڈہ خالی کردی مگر اس شرط کی تعمیل نہین ہوئی اور لچمن دیو بیدخل ہوکر ایک جزو کلان اوسکے علاقہ کا راجہ اجی گڈہ کو عطا ہوا ۱۸۱۸ء مین راجہ نے درخواست ایک سند کی کی جسمین دیہات اوسکے علاقہ کی تفصیل درج ہو یہ سند نمبر ۶۰ اوسکو عطا ہوئی اور اسی اثنا مین حسب درخواست راجہ مذکور شرط پنجم و ششم عہدنامہ جو اوسنے ۱۸۱۸ء مین منعقد کیا منسوخ ہوئین۔

نجت سنگھ نے بتاریخ ۲۱ ماہ جون ۱۸۳۶ء وفات پائی اور اوسکا پسر کلان مادھو سنگھ جانشین اوسکا ہوا یہ بھی ۱۸۴۹ء مین لاولد مرگیا اور اوسکا بھائی تیمیت سنگھ اوسکی جگہ مقرر ہوا اوسوقت مین ایک شبہ پیدا ہوا کہ جو عہدنامہ نجت سنگھ کے ساتھ ہوا ہے اسمین شرط جانشینی کی نسبت وارث اصلی کے ہے یا نہین اور سرکار کو اب علاقہ ضبط کرنا چاہیے یا نہین مگر آخر کار تجویز ہوئی کہ تیمیت سنگھ جانشین ہو۔

مہیپت سنگھ کی بتاریخ ۲۲- ماہ جون ۱۸۵۳ء وفات پائی اوسکے عوض اوسکا بیٹا بجو سنگھ گیارہ سال کی عمر کا جانشین ہوا اور اپنی صغرسنی مین بیچ ۱۸۵۵ء کے ۱۲ ستمبر مین فوت ہوا اب سرکار انگریزی نے تجویز کی کہ علاقہ اجی گڈہ بالضرور باجی ضبط سرکار ہونا چاہیے اور اسی سبب سے درخواست والدہ راجہ کی جو اس درخواست سے تھی کہ رنجور سنگھ اوسکا بھائی جو عہد منکوحہ سے ہے وہ جانشین منظور نہین ہوئی اور یہ حکم ہوا کہ اس بارہ مین رپورٹ ولایت کو کیجاے گی تاحضر ۱۸۵۶ء کورٹ اف ڈایرکٹرس نے قبل اس معاملہ کے طے کرنے کے کہ کوئی وارث اصلی اس ریاست کا نہین بلکہ تحقیقات اس امر کی کرنی ضرور ہے کہ اصل حقوق خاندان بنجت سنگھ کے قبل عطا ہونے سند کے کیا تھے انکے امور کی تحقیقات ختم ہوتے نہین پائی کہ بلوہ ہوگیا اور روز نامچہ مفسدہ مشہور کیا کہ لکھپال سنگھ پسر غیر منکوحہ مہیپت سنگھ رئیس اجی گڈہ تھا اور ریاست ضلع مین خلل ڈالا اگرچہ رانی مہیپت سنگھ اپنی دوستی سرکار انگریزی مین قائم اور مضبوط رہی لہذا یہ تجویز ہوئی کہ دعوے سرکار بابت ضبطی علاقہ کے ملتوی ہے اور از روے سند نمبر ۱ کہ رنجور سنگھ اون ہی شرائط پر رئیس علاقہ کیا جاے جن شرائط پر راجہ سابق قابض تھے اور جانشینی اولاد صلبی تک رہے اور چند حقوق خاص شہر باندا مین جو از روی قوانین انگریزی کے سرکار کو پہنچتے تھے وہ مستثنا کیے جاویں رنجور سنگھ اب قریب سولہ برس کی عمر کا ہے اوسکو اختیار متبنی کرنے کا ہے اور اوسکے ساتھ ۴۰ کے حاصل ہے۔

رقبہ اجی گڈہ کا قریب ساٹھ میل مربع ہے اور آبادی قریب ستر ہزار نفری کے ہے اور آمدنی تخمیناً ایک لاکھ پچھتر ہزار روپیہ کی ہے راجہ بابت ضلع بچور کے بلغ معہ ۱۲ بلغ خراج دیتا ہے مگر ۱۸۱۶ عیسوی مین جب علاقہ سیوا اوسکے قبضہ سے نکل گیا تو بلغ اٹھارہ ہزار کی کمی دی گئی۔

سرمیلا

راجہ بجے سنگھ پدونا بگست راجہ کو علی بہادر نے خارج کردیا تھا آخر کار راجہ کے بدولت راجہ ہمت بہادر کے ایک جزو اسپنے علاقہ کا پایا تھا جب انگریزی تسلط ہوا تو اوسکے ہوا خواہ اوسکے پاس ایک چھوٹا سا قلعہ اور موضع سرمیلا واقع ضلع جالون پورنی قریب بعمر سال کے تعاقب اوسکی

رسانی میجر ضبلے کے اور معاہدت سرکار انگریزی سے ایک ہزار روپیہ پنشن اوسکا مقرر ہوا اوسوقت تک کہ جبتک کوئی علاقہ اوسکے واسطے تجویز نہو جن دیہات کا اوسنے دعوی کیا وہ بسبب عدم ثبوت اسنایا کے تھے یہ دیہات ازروی سند نمبر ۶۲ کے اوسکو ۱۸۰۳ عیسوی مین عطا ہوئے اور پنشن موقوف ہوئی نتیجہ اسکے بعد اوسکا بیٹا ازروی سند سنگہ جانشین ہوا اور اوسکے بعد اوسکا پسر ہندو بت نامے راجہ حال جانشین ہوا اوسکو اختیار تبنی کرنے کے ازروی سند نمبر ۴۷ کے حاصل ہوا۔

رقبہ سرہلا کا صرف ۷ میل مربع مشہور ہے اور آبادی چار ہزار پانچ سو نفری آمدنی اوسکی اوسیقدر اب بھی ہے جسقدر ہنگام عطا ہونے کے تھی۔

جگنی

پرتھی سنگہ پوتا پدم سنگہ کا چچا وہ موضع پر قابض تھا جب انگریزی تسلط ہوا اوسکے اصرار اور ضد سے علاقہ ضبط ہو گیا تھا مگر بعد دو سال کے پھر وہ موضع اوسکو ازروی سند نمبر ۶۳ کے ۱۸۱۰ء مین عطا ہوئی جب وہ ۱۸۳۰ء مین بغیر اولاد صلبی کے فوت ہوا تو تجویز ہوئی کہ علاقہ ضبط سرکار ہو مگر بعد اوسکے مرنے کے راؤ بھوپال سنگہ پیدا ہوا اور رئیس بنایا گیا اور انتظام باختیار رہو۔ ہا ۱۸۴۰ء مین تکرار فیما بین رانی اور اوسکے مشیران معتبر کے پیدا ہوئی اس سبب سے کہ رانی نے بہت سا اختیار اپنے بھائی کو جو ماتحت تہری کے تھا دیا تھا لاچار گورنمنٹ انگریزی نے مداخلت کر کے مہتمان لائق مقرر کیے جو واسطے نفع جاگیردار کے کارروائی کرین اور حساب جمع وخرچ کا صاحب ایجنٹ بندیل کھنڈ کی خدمت مین گذرانین بعد ازین ۱۸۴۵ء مین انتظام سپرد راؤ بھوپال سنگہ کی ہوا۔

یہ رئیس کم عقل ہے اور باعث اوسکی بدنظمی کے جسکی باعث تکرار فیما بین ملازمان اوسکے اور رانی کی ہوئی اور اوس مین اتلاف جان بھی ہوا گورنمنٹ انگریزی نے ۱۸۵۵ء مین انتظام اوسکا اپنے سپرد کر لیا اس رئیس کو بوجب سند نمبر ۴۴ کے اختیار تبنی کرنیکا بھی حاصل ہے۔

رقبہ اسکا ۴۰ میل مربع ہے اور آبادی ۱۵۰۰۰ نفری اور آمدنی قریب بارہ ہزار

روپیہ سالیانہ ہے۔

جسّو

بیچ اون حصص کے جو چترسال نے اپنے علاقہ کے کیے تھے پرگنجات کوتری اور جسو حصہ جگت راج مین آئے تھے اس سردار نے ۱۶۶۶ء مین اپنے علاقہ کو فیما بین گمان سنگھ مورث اعلی راجا اجی گڈھ اور کھومان سنگھ بزرگ خاندان چرکاری اور پہار سنگھ بانی راج جیت پور کے منقسم کیا یہ راج جیت پور کا اب معدوم ہو گیا ہی اس تقسیم مین اضلاع کوتری وجسو درمیان گومان سنگھ اور کھومان سنگھ کے تقسیم ہوئے بہرت چند پسر چہارمی چترسال کا ضلع کو ماتحت اپنی برادر کلان کے رکھتا تھا بعد اپنے دو حصہ کرکے اپنے دونون پسران ہری سنگھ اور دوجن سنگھ کے پاس چھوڑ گیا ان دونون نے اپنی اپنی حصہ کی علاقہ کو باعث تنازع خانگی جو خاندان چترسال مین واقع تھا بلا مداخلت احدے اپنے قبضہ مین رکھا دوجن سنگھ لاولد فوت ہوا اور اپنے حصہ کو قبضہ چیت سنگھ پسر ہری سنگھ مین چھوڑا اوسکے بعد مورت سنگھ صغر سنی مین جانشین اپنے والد چیت سنگھ کا ہوا اور تمام ملک جسّو اوسکے قبضہ مین رہا جسو بھی مثل دیگر علاقجات بندیلکھنڈ کی قبضہ علی بہادر مین آیا اور علی بہادر نے اپنے ملازم سرکش چیت سنگھ جسکا نام گوپال سنگھ تھا بشرط اطاعت وفرمانبرداری اس علاقہ پر سرافراز کیا اور گوپال سنگھ نے مورت سنگھ کو اپنی حفاظت مین رکھا۔

بیچ اوس انتظام کے جو بخت سنگھ اجی گڈھ والہ کے ساتھ ۱۸۰۷ء مین ہوا تھا پرگنہ کوتری جسمین علاقہ مورت سنگھ کا واقع تھا شامل ملک اجی گڈھ کیا گیا تھا مگر مورت سنگھ نے متابعت بخت سنگھ کی منظور نہین کی لہذا تکرار فیما بین ہوئی اور رعیت ملک مین خلل پیدا ہوا ۱۸۱۳ء مین سرکار انگریزی نے فیصلہ اس تکرار کا بمفید اجی گڈھ کے کیا اور صاحب ایجنٹ بندیل کھنڈ کو ہدایت ہوئی کہ وہ مورت سنگھ کو فہمایش کرکے اوس سے متابعت راجہ کی منظور کرائین اور خراج مبلغ ۱۴ عدد ہزار کا راجہ کو معرفت سرکار انگریزی کے دیا کرین اگر وہ خود دینے پر راضی نہو مگر مورت سنگھ نے کوئی ایسا امر نہ سنا جس سے متابعت بخت سنگھ مترشح تھی باعث اسکے کہ راجہ بجبر مورت سنگھ کو راضی نکر سکا لہذا یہ وہ تحقیقات دعوی مورت سنگھ کی ضروری متصور ہوئی تحقیقات سے یہ امر صاف ظاہر ہوا کہ اگرچہ جاگیر جسو کبھی درحقیقت علحدہ ملک جگت راج سے نہوئی تھی تاہم حکومت خاندان اجی گڈھ کی صرف برائے نام جسو مین تھی اور اکثر رئیسان بندیل کھنڈ کا مادہ دعوی مورت سنگھ کے تھے اور

اگر موجودگی اور دعوی مورت سنگہ کی ۱۸۰۶ء مین دریافت ہوتے تو اوسکے خاندان اور حقوق کے سبب اوسکو بیشک اوسکے موروثی علاقہ پر بحال رکھا جاتا کیونکہ بموجب انگریزی قاعدہ کے وہ قبضہ بحال رہتا تھا جو ہنگام وفات علی بہادر کے قابض کے پاس تھا لہذا ۱۸۰۶ء مین ایک عہدنامہ سند نمبر ۶۵ مورت سنگہ کو عطا ہوئی جسکے رو سے اوسکو علاقہ جسو مین بلا مداخلت و متابعت بخت سنگہ کے قائم کیا گیا مگر یہ بھی خیال مین گذرا کہ بنظر راست کرداری معاملہ کے یہ امر خلاف انصاف ہوتا اگر بخت سنگہ سے کوئی علاقہ بلا معاوضہ کے لیا جاتا جو سرکار انگریزی نے ۱۸۱۲ء مین اوسکا حق متصور کرکے اوسکو دیا تھا پس مبلغ ۱۴۰۰ روپیہ جو اجی گڈہ کو جسو سے ملتے تھے راجہ کے خراج مین مجرا دیے گئے اور بنظر اسکے کہ اسقدر عرصہ دراز تک مورت سنگہ کا حق اوسکو نہین ملا تھا سرکار انگریزی نے مناسب تصور کیا کہ خراج اوس سے نہ لینا چاہیے اور سرکار اپنا نقصان اس رقم کا گوارا کرے۔

مورت سنگہ کے دو بیٹے تھے پسر کلان اوسکا اولد فوت ہوا تھا مگر پسر ثانی الیشری سنگہ بعد اوسکے جانشین جاگیر ہوا یہ الیشری سنگہ مدت تک مناقشہ ساتھ اپنے دو قریب رشتہ داران کے یعنی ساتھ رگھوناتھ سنگہ پسر برادر زادہ اور ستر جیت سنگہ برادر زادہ اپنے کے رکھتا تھا اور بسبب اونکی سرکشی کے اوسنے اونکو اونکی جاگیر رجولی اور دوراہا سے خارج کر دیا تھا ۱۸۳۲ء سے چند مراتب یہ تکرار واسطے تصفیہ کے صاحب ایجنٹ بہادر بندیل کھنڈ کی خدمت مین پیش کی گئی مگر چونکہ یہ قاعدہ سرکار تھا کہ بیچ امور خانگی رئیسان کے سرکار مداخلت نکریگی لہذا کچھ تصفیہ اسکا سرکار نے نہین کیا لاکن سبب اندیشہ ہوا کہ بباعث جاری رہنے اونکے مناقشہ کے امنیت ملک مین خلل واقع ہوگا تو سرکار نے ۱۸۳۵ء مین مداخلت کی اور یہ تصفیہ قرار پایا کہ رگھوناتھ سنگہ اپنی جاگیر رجولی پائے اور مبلغ اکیس ہزار روپیہ بطور خراج کے جاگیردار جسو کو دیا کرے اور ستر جیت سنگہ کہ ناقابل انتظام جاگیر تھا لہذا اوسکو جاگیر دوراہا ندی گئی مگر یہ قرار پایا کہ اوسکو ایک ہزار روپیہ دیا جاے۔

الیشری سنگہ فی ۱۸۱۶ء مین وفات پائی اوسکا فرزند رام سنگہ خورد سال تھا اور بعد وفات اپنے والد کے عرصہ قلیل مین فوت ہوا اور اسطرح الیشری سنگہ کی اولاد معدوم ہوئی راجہ اجی گڈہ نے دعوی اس علاقہ کا کیا مگر اوسکا دعوی بندوبست ۱۸۱۶ء مین معدوم ہو چکا تھا کیونکہ ازروے اوس

بندوبست کے یہ وعدہ ہوا تہا کہ حقوق خاندان جسونت بحال اور قائم رکہے جائینگے اور وراثت بجدی سورت سنگہ کے ماتحت سرکار انگریزی کے رہ کر جانشین ریاست ہون لہذا ستر جیت سنگہ جو اس خاندان کی فرع دوراہ سے اور برادرزادہ مورت سنگہ کا تہا اوسکا دعوے جانشینی کا منظور ہوا اور چونکہ اوسنے چاہا کہ وہ خود بجاے اپنے پسر خورد رنجیت سنگہ کے جانشین ہوا اوسی رنجیت سنگہ کو تبنی کرنے کا ارادہ بیوگان راجہ تہا لہذا وہ بفحواے نمبر ۶۶ کے جانشین ریاست جسونت منظور ہوا اس شرط پر کہ مبلغ ۱۰۰۰۰ روپیہ نذرانہ دیا کرے اس جاگیردار نے اختیار تبنی کرنے کا بہی حاصل کیا ہے بفحواے سند نمبر ۶۷ کے۔

رقبہ اس ریاست کا تخمیناً ۱۸۰ میل مربع ہے اور آبادی ۱۰۰۰۰۰ ہزار نفری اور آمدنی اب قریب دو چند کے سال ۱۸۱۶ء سے ہے۔

بہری

دیوان جوگل پرشاد جسکو سرکار انگریزی نے سند نمبر ۶۸ ۱۸۰۹ء مین دی تہی اولاد جگت راج مین سے نسل دختر مین سے تہا اوسکے جد یعنی دادا نے جگت راج کی دختر سے شادی کی تہی اس سبب سے اوسکو جاگیر مین مواضع ادمری وچیلی و دودری ملے تہے یہ مواضع عہد راجگان بندیلہ مین اس خاندان کے پاس رہے اور علی بہادر نے بہی پاس جوگل پرشاد کے بحال کیے تہے جب انگریزی تسلط نبدیل کمنڈ مین ہوا تو دیہات چیلی و دودری ضبط ہوئے اور دیوان کے پاس صرف ادمری رہا اور دیہ دودری نانا گوبند راؤ کو بالعوض چہ دیہات ضلع کالپی کے دیا گیا آخر کار حق جوگل پرشاد کا نسبت اون دیہات کی ثابت ہوا لہذا موضع چیلی اوسکو واپس ملا اور بالعوض دودری کے چند دیہات مساوی الجمع ضلع جلال پور سے دیوان کو عطا ہوئے اور جو پرگنہ شروع ضبطی سے بابتہ ان دونون دیہات کی تحصیل ہوا تہا وہ سرکار نے دیوان کو واپس دیا مگر چونکہ یہ دیہات محصور ایسے مواضع سے تہے جنمین قوانین انگریزی جاری تہے اسصورت مین ان مواضع کو قانون سے بری رکہنے مین دقت ہوتی تہی لہذا دیگر دیہات بالعوض اونکے ۱۸۱۱ء مین ازروی سند نمبر ۶۹ اونکو دی گئی۔

جوگل پرشاد ۱۰ اپریل ۱۸۱۴ء مین فوت ہوا اوسکا جانشین فورن سنگہ پوتا اوسکے برادر حقیقی گندروپ سنگہ کا ہوا کیونکہ فورن سنگہ کے والد راؤ صاحب نے اپنی خوشی سے دعوے جانشینی ترک کیا تہا ۱۸۵۷ء مین فورن سنگہ کا جانشین اوسکا فرزند شیونا تہ سنگہ ہوا ہنگام وفات شیونا تہ سنگہ ۱۰ مئی ۱۸۶۱ء بیوہ نے چاہا کہ بلبہدر سنگہ کو جو رشتہ دار بعید تہا متبنی کرے اور بجے سنگہ پسر ہمشیرہ زادہ جاگیر دار مرحوم خارج رہے مگر سرکار انگریزی نے بجے سنگہ کو جانشین کیا اس نظر سے کہ وہ قریب تر رشتہ دار متوفی کا بہ نسبت بلبہدر سنگہ کے تہا اور یہ شخص جاگیر دار متوفی کے گہر مین رہتا تہا جب اوسنے وفات پائی اور اوسکا کریا کرم اوسنے کیا تہا اور اسی شخص کو تہاکران کلان نے وارث تجویز کیا تہا اور نیز افسران پولیٹکل مقام مذکور کے جانب دار بجے سنگہ کے بباعث اوسکے استحقاق اور بنظر مصلحت وقت کے تہے بنظر خدمات لائقہ جاگیر دار مرقوم بیچ بلوہ ۱۸۵۷ء کے جو نذرانہ معمولی ہنگام جانشینی کے ہوتا ہے وہ بہی سرکار نے معاف کیا۔

جاگیر دار مہری نے اختیار متبنی کرنے کا بہی از روی سند نمبر ۷ کے حاصل کیا ہے۔

رقبہ اس ریاست کا تیس میل مربع مشہور ہے اور آبادی قریب دو ہزار پانچ سو نفری اور آمدنی ۲۵ ہزار روپیہ سالیانہ۔

چترپور

گوند سوند نے ساہ جسکو گورنمنٹ انگریزی نے راج چترپور پر قائم کیا تہا ایک ملازم ہندو پت پوتا راجہ کشور سنگہ پنا والہ کا تہا درمیان بدنظمی کے جو ہنگام تسلط ہونے مرہٹہ کے واقع ہوئی گوند سوند نے ساہ نے بہت سا ملک اپنے قبضہ مین کر لیا تہا اور جب انگریزی تسلط ہوا تو اوسکی مقدرت ایسی تہی کہ اوسکو اوسکے ملک مقبوضہ کو دیکر اوسکی متابعت حاصل کرنی مصلحت وقت متصور ہوئی از روی سند نمبر ۱ کے جو ۱۸۰۶ء مین سونی ساہ کو دی گئی تہی شہر چترپور اور چار چوکیان جو حین حیات علی بہادر کے اوسکے قبضہ مین تہین اور شہر مؤ اور سالت جو اوسنے بعد وفات علی بہادر کے اپنے قبضہ مین کر لیے تہے سرکار انگریزی نے اپنے قبضہ مین رکہے اور اوسکے معاوضہ مین سونی ساہ کو گورنمنٹ نے مبلغ ۲۵ ہزار روپیہ نذرانہ جو وہ علی بہادر کو دیتا تہا اوسکے پسر پرتاب سنگہ

کے واسطے معاف کیا۔

بعدازیں گورنمنٹ نے یہ خیال کیا کہ چترپور اور چارون تعلقون کا واپس دینا ضرور ہے کیونکہ اونکے دینے سے سونے ساہ جو ابدہ امنیت ملک کا رہیگا مگر یہ واپسی ۱۸۱۸ء تک نہیں ہوئی اس سال مین وہ سونے ساہ کو اور چترپور اوسکے فرزند پرتاب سنگھ کو دیا گیا اور فوج انگریزی اوس جانب سے برخاست ہوئی (اب جو سند سونے ساہ کو دی گئی تھی وہ افسر فورین گورنمنٹ مین موجود نہین اور نہ وہ سند جو پرتاب سنگھ کو دی گئی تھی جو ایک سند بنام پرتاب سنگھ دی گئی ہے صاحب کی کتاب پولیٹکل ریشن مین درج ہے وہ بنام پرتاب سنگھ راجہ علی پورا کے ہے اور اس پرتاب سنگھ سپسر سونے ساہ کے نام نہین ہے

بیچ ۱۸۱۲ء کے سونے ساہ نے اپنے ملک کو درمیان اپنے پانچ بیٹون کے تقسیم کیا مگر اوسکے چھوٹے بیٹون نے پیر اوس کی تقسیم کرنا جسکے سبب حصہ پرتاب سنگھ سپسر کلان کا بہت کم ہوگیا اور ہر ایک بھائی جداگانہ حاکم اپنے اپنے علاقہ کا رہا گورنمنٹ نے اس تقسیم کو نامنظور کیا کیونکہ اوسکے حق تلفی پرتاب سنگھ کی ہوتی تھی اور نیز یہ امر خلاف مصلحت سرکار انگریزی تھا جسکا منشا یہ تھا کہ ملک بندیلکھنڈ منقسم نہو اور اس نظر سے راجہ کو اطلاع دی گئی کہ اگر بعد وفات اونکے کوئی موقع اونکی مداخلت کا پیدا ہوگا تو وہ حق پرتاب سنگھ کو بحال رکھین گے گورنمنٹ نے یہ بھی منظور نہین کیا کہ جانشینی سب بھائیون کی اونکی اولاد مین ہو اور صاحب ایجنٹ بندیلکھنڈ کو ہدایت کی کہ بعد وفات سونے ساہ کے تقسیم اول کو بنیاد قائم کرکے پرتاب سنگھ کے ساتھ بندوبست کریر و دیگر برادران میان ہمت سنگھ پرتھی سنگھ ہندوپت و بخت سنگھ اپنا اپنا حصہ تاحین حیات اپنے قبضہ مین رکھین اور اپنے تئین ماتحت پرتاب سنگھ کا تصور کرین یہ ہدایت بعد وفات سونے ساہ کے ۱۸۱۵ء مین سرانجام پذیر ہوئی اور استحکام اسکا از روی سند کے ہوا جو پانچون برادران کو دی گئی اور اوسے اقرارنامجات نمبر ۲۷ لیے گئے بعدازان جب حصص سبکے جدا ہوگئے تو کچھ تبدلات علاقہ مین واسطے رفاہ باہمی کے عمل مین آئے پرتاب سنگھ نے بہت روپیہ خرچ کرکے قلعہ دیوا کو مضبوط کیا کیونکہ یہ قلعہ راستہ کوہستان پر زور کہتا تھا اور گو یہ قلعہ حصہ بخت سنگھ مین تھا مگر قبضہ اوسکا پرتاب سنگھ کو اس نظر سے ضروری تھا کہ اوسنے وعدہ کیا تھا کہ وہ انسداد آمد و رفت

تحرا قان اس قلعہ سے کریگا اور اونکو علاقہ مین آنے نہ دیگا پس اضلاع دیورا و کھریانی پرتاب سنگھ کو دیے گئے اور اونکے عوض راجگڈہ اور تلوہا نجت سنگھ کو دیے گئے پرتھی سنگھ کے حصہ مین جو علاقہ آیا تہا اوسمین کوئی شہر ایسا نہ تہا جسمین کوئی مکان قابل بود و باش کے ہو لہذا حسب درخواست پرتھی سنگھ نجت سنگھ نے راج گڈہ اوسکو دیا اور چند مواضع مساوی الجمع کے اوسکے عوض اوس سے لیے۔

جو سند پرتاب سنگھ کو ملی اوسمین یہ سم ایسے شامل ہو گئے تہے جو سند سونے ساہ مین درج تہے اور اکثر اون مین سے دریافت ہوا کہ صرف داخلی موضع اون دیہات کے ہین جو سند ۱۸۰۶ء مین درج ہین منجملہ اونکے لہ سم کا دعوے راجہ کشور سنگھ پناوالہ نے کیا مگر دریافت ہوا کہ تمام یہ مواضع قبضہ سونے ساہ مین ہنگام وفات علی بہادر کے تہے اسلیے اوسکا قبضہ بحال رکہا گیا کیونکہ واسطے تصفیہ ایسے دعاوی کے یہ قاعدہ مقرر ہوا تہا کہ جو دیہات جسکے پاس ہنگام وفات علی بہادر کے تہے وہ اوسکے پاس بحال رہین گے۔

بعد وفات ہمت سنگھ پرتھی سنگھ و ہندو پت کی اونکی جاگیر علاقہ چیتر پور مین شامل ہو گئی اور نجت سنگھ اپنے علاقہ کا بندوبست نکر سکا لہذا اوسنے اپنا علاقہ پرتاب سنگھ کے سپرد کر دیا اور پرتاب سنگھ نے اوسکو بالعوض علاقہ کے مبلغ ۱۵۰۰۰ ماہواری دینا قبول کیا اس جاگیر مین تین مواضع خاندان دکہت نوگوانگ کو ہندو پت نے معاف دیے تہے پرتاب سنگھ نے بارہا چاہا کہ اونکو ضبط کرے مگر سرکار انگریزی نے اوسکو منع کیا کہ خاندان مذکور مستحق اوس معافی کا بلحاظ عطیہ قدیمہ ہندو پت کے ہی مگر گوا ختیار ضبطی اونکا نرہا مگر خاندان دکہت کو ہدایت ہوئی کہ وہ سپاہ سے راجہ چیتر پور کی مدد کیا کرے اور بطور سواران جاگیرداری چیتر پور رہین۔

بتاریخ ۱۸- ماہ جنوری ۱۸۴۶ء پرتاب سنگھ کو خطاب راجگی عطا ہوا ۱۸۵۲ء مین راجہ نے چاہا کہ جگت راج پوتا اپنے برادر خورد نجت سنگھ کو اپنا متبنی اور وارث قرار دی اور کنجن ساہ ولد برادر کلان پرتھی سنگھ کو خارج کرے کہ اوسنے ہنگام وفات اپنے والد کے اپنے دو بہائیون کے ساتہ سازش کر کے اپنے والد کی جاگیر کی ضبطی کا مقابلہ کیا تہا اور جب سرکار انگریزی نے وعدہ کیا تو اوسنے پرتاب سنگھ سے نقد روپیہ لیا اور چیتر پور سے باہر رہنے کو منظور کیا اس شرط سے

اوسکا استحقاق جانشینی ضبط ہوگیا ورنہ وہ مستحق اسکا تھا۔

مشورہ رئیسان تہری وچرکاری وبجاور وپناوا جو گڈہ وتیسا وساہ گڈہ درباب پرتاب سنگہ کے متبنی کرنے جگت راج کے کیا گیا اونہون نے اپنی یہ رای دی کہ حسب دولج رئیسان بندیلکھنڈ پرتاب سنگہ جگت راج کو پسند اور کنجن ساہ کو خارج کرسکتا ہے مگر ایسے معاملات مین مشورہ رئیسان بندیل کھنڈ سے کرنا کورٹ آف ڈائرکٹر نے نامنظور فرمایا۔

قبل از فیصلہ ہونے اس مقدمہ کے کہ آیا جگت راج کو پرتاب سنگہ متبنی کرسکتا ہے یا بلحاظ ذات اسکی ریاست ضبط ہونے قابل ہے راجہ بتاریخ ۱۹۔ ماہ مئی ۱۸۵۴ء فوت ہوا اور کورٹ آف ڈائرکٹر نے حکم دیا کہ کنجن ساہ باعث سوتی ساہ کے بسبب ہونے کے استحقاق جانشینی نہیں رکھتا کیونکہ سند ۱۸۴۲ء کی صرف حین حیات کے واسطے تہی اور چونکہ ۱۸۱۷ء مین جانشینی صرف اولاد اصلی پرتاب سنگہ پر منحصر تہی اور پرتاب سنگہ لاولد مرگیا لہذا ریاست چترپور قابل ضبطی کے ہے اور کورٹ ممدوح نے کچہ استحقاق جگت راج کا بباعث اوسکے متبنی ہونے پرتاب سنگہ کے منظور نہین کیا مگر بلحاظ وفاداری خاندان مذکور کے اور خوش انتظامی راجہ مرحوم کے گورنمنٹ نے اپنی استرضا ظاہر کی کہ وہ ازراہ مہربانی وپرورش کے جگت راج کو ریاست حسب منشاء سند جدید نمبر ۳ ۷ عطا کرتے ہین کہ وہ راج اوسکو اور اوسکی اولاد صلبی و اصلی کو ملیگا بیوہ پرتاب بطور کارپرداز تاحین صغرسنی جگت راج مقرر ہوئی ۱۸۶۳ء مین رانی کارپردازی سے بباعث اوسکی بدانتظامی کے خصوصاً واسطے اُسکے پناہ دینے مفسدین کو علاقہ چترپور مین موقوف ہوئی ایک افسر انگریزی واسطے نگرانی انتظام وترتیب رئیس خورد سال چترپور مین مامور ہوا ہے راجہ اب قریب سترہ سال کی عمر کا ہے اوسکو اختیار متبنی کرنیکا از روے سند نمبر ۲ ۸ کے حاصل ہوا ہے۔

رقبہ چترپور کا تخمیناً ۱۱۱۵ میل مربع ہے اور آبادی ایک لاکھ بیس ہزار نفری اور آمدنی تین لاکھ روپیہ کی ہے۔

بروندا

یہ خاندان نہایت قدیم ہے اور راجپوتان راج نبسی کا ہے ہنگام حکومت بندیلہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ ریاست بذریعہ سند ہردی ساہ کے قابضان کے پاس تہی موہن سنگہ کو

سرکار انگریزی نے اوس علاقہ پر بحال رکھا جو اوسکے پاس عہد بندہیلا و علی بہادر مین تہا اور سند نمبر ۴۷ اوسکو بتاریخ ۲۴ - ماہ جون ۱۸۰۶ء دی گئی یہ رئیس بتاریخ ۴ - ماہ جولائی ۱۸۲۶ء لاولد مرگیا اور ایک وصیت نامہ کرگیا جسکے رو سے تمام جائداد اوسکی اوسکے برادرزادہ پرتھی پت سنگہ کو عطا ہوئی اگرچہ پرتھی پت سنگہ حسب قاعدہ متبنی نہین ہوا تہا مگر گورنمنٹ نے اوسکو بموجود گی اوسکے دو برادر کلان کے منظور کیا اندونون نے اپنا دعوی ترک کیا پرتھی پت سنگہ راجہ حال کو اختیار متبنی کرنیکا حسب سند نمبر ۲۶ کے حاصل ہوا ہے -

مشہور ہے کہ اس ریاست کا رقبہ ۱۵۰ میل مربع ہے اور آبادی ۱۵۰ ہزار نفری اور آمدنی تخمیناً ۱۵ لاکھ ہزار روپیہ سالیانہ کی ہے -

کالنجر چوبہا

ضلع کالنجر ایک جزو ملک چترسال تہا جو حصہ ہردے شاہ مین آیا تہا چوبہ رام کشن حاکم قلعہ تہا بیچ افراط و تفریط کے جو بعد حملہ علی بہادر کے پیدا ہوا خاندان چوبہ نے قلعہ اپنے قبضہ مین کرلیا اور دس سال تک مقابلہ فوج محاصرین زیر حکم علی بہادر کے کیا اور سرنہوے اسی عرصہ محاصرہ مین علی بہادر نے فوت کیا ہنگام تسلط انگریزی قلعہ قبضہ پسران رام کشن مذکور مین تہا اسکے سات بیٹے تہے مسمیان بلدیو و بہرت جو و کوبند داس و گنگا دہر و نولکشور و سالک رام و چترسال بلدیو پسر کلان نے فوت کیا تہا اور اوسکا پسر دریاؤ سنگہ حاکم قلعہ تہا اگرچہ یہ خاندان بباعث اوسکے طرف ملازم سرکش خاندان چترسال کے ہے بلکہ دعوے بندوبست کا اون شرائط پر نہین رکہتا تہا جو اولاد راجگان بندیلہ کے ساتہ ہوئی تہین مگر تاہم اس مصلحت سے کہ سرکار انگریزی یہ چاہتی تہی کہ جو ملک آنروی کہاٹ ہے وہ وہان کے رئیسان خورد کے سپرد رہے کہ وہ خود اوسکی حفاظت کرین اور نیز اس غرض سے کہ ملک امن مین رہے دریاؤ سنگہ اپنے ملک متبوضہ پر منجانب اپنے کل خاندان کے قائم اور بحال رکھا گیا اس شرط پر کہ وہ دوستی اور اتفاق سرکار سے بموجب اقرارنامہ نمبر ۵ کے رکہے اکثر ایسے دیہات کا دعوے دریاؤ سنگہ نے پیش کیا جو قبضہ قلعہ داراجی گڈہ مین تہے اس سبب سے اوسوقت سند دریاؤ سنگہ کو دینی غیر ممکن تہی -

اس خاندان کا قلعہ کالنجر پر قابض رہنا بہت جلد خلاف مصلحت معلوم ہوا استحکام قلعہ مذکور سے ایسی ترغیب دریاؤ سنگھ کو ہوئی کہ وہ ہمیشہ حکومت انگریزی کا مقابلہ کرتا رہا سرغنہ قزاقان کو دلدہی کرتا رہا کہ وہ ملک مین جاکر خلل اندار ملکیت مین ہون لہذا یہ تجویز ہوئی کہ اوسکو بیدخل کریں بماہ جنوری ۱۸۱۲ء ایک حملہ قلعہ پر اس نیت سے کیا گیا مگر مطلب براری نہین ہوئی مگر دریاؤ سنگھ اس شرط پہ حاضر ہونے کو مستعد ہوا کہ اوسکے خاندان کو اور علاقہ بالعوض اوسکے علاقہ متعرضہ کے دیا جاے تکرار باہمی خاندان اس درجہ غایت کو پہونچی تھی کہ ہر ایک شخص کو ایک علٰحدہ سند نمبر ۶۷ دینی ضرور متصور ہوئی جسکے روسے اُسکے حصہ کی تخصیص ہوجاے اور ایک سند علٰحدہ گوپال لعل وکیل خاندان کو دی گئی تاکہ کوئی حصہ دار دوسرے سے زیادہ قوت یا حمایت حاصل نہ کرے بروقت تقسیم ان حصص کے دو بھائی گوبند داس اور گنگا دہر فوت ہوگئے تھے مگر اونکے متبنی پوکر پرشاد دیگیا پرشاد اونکے عوض زندہ اور موجود تھے اور دو حصہ عورات کے قبضہ مین تھے ایک تو والدہ چترسال کے پاس اور دوسرا بیوہ بہرت جوکے پاس حصۂ اول بدرخواست ورضامندی والدہ کے شامل سند چترسال چوبے کیا گیا اور دوسرا حصہ شامل سند نولکشور چوبے کیا گیا عرصہ قلیل کے بعد جب یہ انتظام ہوگیا تو نزاع فیما بین نولکشور اور بیوہ بہرت جو پیدا ہوئی پس ۱۸۱۷ عیسوی مین ضروری متصور ہوا کہ اونکے حصص علٰحدہ کردیے جائین اور اونکی علٰحدہ علٰحدہ سند نمبر ۷۷ دیجاے۔

اس خاندان مین یہ طریق جانشینی کا ہے کہ جب کوئی وارث کسی حصہ کا موجود نہو تو حصۂ لاوارث باقیماندہ حصہ داران مین منقسم ہوجاتا ہے اس طریق پر وہ حصص منقسم ہوگئے ہین یعنی ایک حصہ تو بیوہ بہرت جوکا جو ۱۸۳۶ء مین فوت ہوئی اور دوسرا والدۂ چترسال کا باقیماندہ سات حصص مین سے پُروا جو حصۂ پوکر پرشاد مین تھا ۱۸۵۵ء مین بعلت اُسکے متبنی اور جانشین بشن پرشاد کے شرکت کی بیچ ایک مقدمۂ قتل کے ضبط سرکار ہوگیا اب جو حصص باقی ہے منجملہ اونکے پانچ حصص تو قبضہ اولاد رام کشن چوبے مین ہین اور ایک خاندان گوپال لعل وکیل کے قبضہ مین ہے ان سب کو اختیار متبنی کرنیکا حسب سند نمبر ۷ کے حاصل ہے۔

پالدیو بعد دریاؤ سنگھ کے اوسکے متبنی ناتھو رام کے پاس رہا اور بعد وفات اوسکے

۱۸۴۰ء مین اوسکا فرزند راجارام قابض اوسپر ہوا اور ماہ اکتوبر ۱۸۴۲ء راجارام لاولد مرگیا اوسکا جانشین اوسکا عموی شیو پرشاد جاگیردار حال ہوا۔

گیا پرشاد کے حصہ مین جو تراون تہا وہ اوسکے بیٹے کامتا پرشاد کے قبضہ ۱۸۴۰ء مین آیا اور بعد اوسکے ۱۸۵۶ء مین اوسکا فرزند رامچند جانشین اوسکا ہوا۔

بیسوند احصۂ نولکشور اب اوسکے بہائی تیرت پرشاد کے پاس ہے جو بعد اچل جو سپر نولکشور کے جانشین ہوا تہا۔

سالگرام نے چاہا کہ اپنا حصہ پیرا کا اپنے حین حیات درمیان اپنے تین فرزندون کے تقسیم کردے مگر اس تقسیم کو گورنمنٹ انگریزی نے منظور نہین کیا سالگرام ۱۸۴۲ء عیسوی مین فوت ہوا اور اوسکا فرزند رام پرشاد اوسکی جگہ جانشین ہوا اور اوسکے بعد ۱۸۵۵ء عیسوی مین اوسکا برادرزادہ مقصود ان پرشاد جانشین ہوا جب مقصود ان پرشاد جانشین ہوا تو یہ حکم صادر ہوا تہا کہ اوسکو اختیار حد اکرنے کسی آمدنی کا سوائے اوسکے اپنی حیات تک کے حاصل نہین ہے۔

چترسال جاگیردار نیا گانو کے بعد اوسکا پسر جگرناتھ جانشین ہوا اور اوسکے بعد ۱۸۴۳ء مین اوسکی بیوہ منی دولائی جانشین ہوئی ازروی سند کے جو اوسکو عطا ہوئی تہی جسکے روسے اوسکو اختیار متبنی کرنے کا دیا گیا تہا منی دولائی نے چاہا کہ رہ نبس گوپال کو متبنی کرے مگر اوسکے خاندان کے لوگون نے اوسکو نامنظور کیا اسوجہ سے کہ نبس گوپال رام کشن مورث اعلی و بانی خاندان ہا کی اولاد سے نہین ہے بلکہ رام کشن مذکور کے بزرگون کی اولاد مین سے ہے گورنمنٹ نے بغیر مقرر کرنے کسی عام قاعدہ کے جس سے شرط متبنی کرنے کی محدود ہوجاے گورنمنٹ نے چنیاں کیا کہ متبنی کرنا مطابق دہرم شاستر کے ہے اور حسب رواج وطریق خاندان یکے کے جاگیردار کو لازم ہے کہ نسیکو خاندان رام کشن مین سے پسند کرے قطع نظر اسکے گورنمنٹ اختیار متبنی کرنے کا اس عورت سے مسترد نہین کرتے۔

کامتا راجو لا قبضہ گوپال لعل وکیل مین تہا یہ شخص خاندان چوبے سے نہین تہا مگر قوم کا کایتہہ تہا اتبک اپنی جاگیر پر قابض ہے۔

کل رقبہ جاگیر جو اونکا تخمیناً نوے میل مربع ہے اور آبادی للہ سے ہزار نفری اور آمدنی صدے سالیانہ۔

بہت

یہ خاندان تہری سے مستخرج ہوا ہے بزرگان خاندان ہذا کو عطایات جاگیر اولاد ہردی ساہ سے ملی تھی اور یہ جاگیرین عہد علی بہادر مین بحال رہین دیوان اپربل سنگہ اور اوسکا رشتہ دار اور دیوان چوتہاری اوسوقت مین قابض تہے جب تسلط سرکار انگریزی کا ہوا اور اسناد معمولی نمبر ۸۷ اونکو دی گئین۔

اپربل کے بعد اوسکا فرزند راو نجت سنگہ جانشین ہوا اور اوسکے بعد ۱۸۲۸ء عیسوی مین اوسکا فرزند کمودہ سنگہ قابض ہوا کمودہ سنگہ کے بعد ۱۸۳۶ء مین اوسکا پسر ہردی ساہ بعمر تین سال کے جانشین ہوا یہ لڑکا ۱۸۵۹ء مین فوت ہوا اور بجاے اوسکے اوسکا عموی گوبند سنگہ برادر راو کمودہ سنگہ جاگیر دار ہوا اس رئیس کو اختیار متبنی کرنے کا از روے سند نمبر ۷۰ کے حاصل ہوا۔

جاگیر دار بہت مبلغ ۱۱۱۱ سبابت لوہارگانو کے خراج دیتا ہے۔

رقبہ اسکا قریب پندرہ میل مربع کے ہے اور آبادی ۱۰ ہزار نفری اور آمدنی مبلغ صد ۱۰۰ سے۔

علی پورہ

اس علاقہ کی زمین ہندو پت پوتا ہردی ساہ نے اچل سنگہ کو دی تہی اور علی بہادر نے اوسکے فرزند دیوان پرتاب سنگہ کو بحال رکہا تہا بروقت تسلط گورنمنٹ انگریزی پرتاب سنگہ قابض تہا لہذا اوسکو یہ علاقہ از روی سند نمبر ۷۹ ۱۸۰۶ء مین دیا گیا۔

رئیس حال راو ہندو پت نامی پڑپوتا پرتاب سنگہ کا ہے اور ۱۸۴۶ء مین جانشین ہوا تہا اسکو اختیار متبنی کرنے کا از روی سند نمبر ۱۴ کے حاصل ہوا ہے۔

رقبہ علی پورہ کا تخمیناً پچاسی میل مربع ہے اور آبادی نو ہزار نفری اور آمدنی مبلغ پچاس ہزار روپیہ کی ہے۔

کوٹی

جو سند راجہ پناکو ۱۸۰۸ء مین عطا ہوئی اوسمین کوٹی بطور جاگیر رفقا مندرج ہے خاندان انکا بگھیلا ہے اور مدت سے یہ جاگیر اس خاندان مین ہے اور جو بندیل کھنڈ کو فتح کرتا ہے اوسکی متابعت یہ کرتے ہین یہ کبھی راجگان بندیلہ یا علی بہادر مین بیدخل نہین ہوئے اسواسطے ۱۸۱۰ء مین سند نمبر ۸۰ لعل دنیاپت کو جو اوسوقت مین جاگیردار تھا عطا ہوئی جسکے رو سے وہ تابع فرمان گورنمنٹ انگریزی مثل دیگر رئیسان بندیلکھنڈ ہوا ــــ

جاگیردار لعل ابدہوپت سنگھ پسر لعل دنیاپت ہے اوسکو اختیار متبنی کرنے کا از روے سند نمبر ۷ کے حاصل ہوا ہے ــ

آمدنی اسکی مبلغ پچاس ہزار روپیہ ہے اور رقبہ ۱۰۰ میل مربع اور آبادی تیس ہزار نفری ہے

اوچیرا ونا گود

مثل کوٹی کے ریاست اوچیرا بھی بطور جاگیر رفقا سند راجہ کشور سنگھ پناوالہ مین شامل تھی مگر چونکہ اوچیرا قبل از قائم ہونے حکومت چترسال کے ملک بندیلکھنڈ مین بیچ قبضہ بزرگان لعل شیوراج سنگھ کے تھی اور اوسکا خاندان کبھی عمدہ راجگان بندیلہ یا علی بہادر مین بیدخل نہین ہوا تھا لہذا سند نمبر ۱۸ لعل شیوراج سنگھ کو ۱۸۰۹ء مین عطا ہوئی جسکے رو سے وہ اپنے علاقہ مقبوضہ پر بحال رہا بعد وفات اوکے ۱۸۳۱ء مین اوسکا پسر بلبدر سنگھ جانشین ہوا یہ رئیس ۱۸۳۱ء مین بعلت قتل اپنے برادر کے معزول ہوا اور اوسوقت مین رگھوبند سنگھ پسر بلبدر سنگھ صغسال تھا لہذا سرکار انگریزی نے علاقہ زیر انتظام اپنے رکھا ۱۸۳۶ء مین جب رگھوبند سنگھ بالغ ہوا تو وہ گدی نشین کیا گیا اور سند جدید نمبر ۸۲ اوسکو دی گئی اور مبلغ آٹھ ہزار روپیہ نذرانہ لیا گیا عرصہ قلیل مین یہ مقروض ہو گیا اور حسب درخواست اوسکی سرکار نے پھر ۱۸۴۴ء مین اپنا بندوبست کیا اس راجہ نے بلوہ مین خدمات لائقہ کین اور اوسکو انعام مین حسب سند نمبر ۸۳ کے ایک جاگیر علاقہ منضبطہ بجے رگھوگڈہ مین سے عطا ہوئی اور اختیار متبنی کرنے کا بھی دسکو از روے سند نمبر ۲۶ کے عطا ہوا راجہ کا ایک لڑکا صلبی شمبھو داس نامی موجود ہے ــ

رقبہ اسکا قریب چار سو پچاس میل مربع کے ہے اور آبادی ستر ہزار نفری اور آمدنی مبلغ
عہ اٹھارہ ہزار روپیہ کی ہے۔

سوہاول

یہ علاقہ بھی پیشتر سند راجہ کشور سنگھ کی بطور جاگیر رفقا درج تھا مگر اسی وجہ سے جس سے علیحدہ اسناد رئیسان کوئی واپس کو عطا ہوئیں جب تسلط سرکار انگریزی کا ہوا سند نمبر ۲۶ لعل امان سنگھ کو جو بقسم رئیس سوہاول تھا عطا ہوئی جسکی رو سے اوسکو اپنے علاقہ مقبوضہ بحال رکھا گیا بشرطیکہ اطاعت گورنمنٹ منظور کرے لعل امان سنگھ نے ترک ریاست کرکے اپنے پسر کلان رگھوناتھ سنگھ کو جانشین اپنا کیا ۱۸۳۰ء میں سرکار انگریزی نے سوہاول کا اپنے طور پر بندوبست واسطے ادائے قرض ایک مہاجن کے جسکا مال تاراج ہوگیا تھا کرلیا ۱۸۳۳ء میں یہ علاقہ لعل امان سنگھ کو ملا کیونکہ اس عرصہ میں اوسکا بیٹا رگھوناتھ سنگھ فوت ہوگیا تھا ۱۸۴۰ء میں امان سنگھ نے علاقہ اپنے پسر ثانی شیو سنگھ کو جو اب رئیس موجود ہے دیدیا اوسکی ذاتی بد انتظامی و بدنظمی سے علاقہ مقروض ہوگیا ۱۸۴۵ء میں پھر حسب درخواست رئیس علاقہ کا بندوبست سرکار انگریزی نے اپنے طور پر کیا اس رئیس کو اختیار تبنی کرنے کا حسب سند نمبر ۲۶ کی حاصل ہے شیو سنگھ کا پسر کلان اندرجیت سنگھ ۱۸۵۲ء میں فوت ہوا اوسوقت میں اوسکا فرزند بشیشر پرتاپ صرف دو سال کی عمر کا تھا شیو سنگھ کے تین فرزند زندہ ہیں۔

رقبہ سوہاول کا قریب تین سو میل مربع ہے اور آبادی پچاس ہزار نفری اور آمدنی مبلغ ۳۰ ہزار روپیہ کی ہے۔

گوراہر

راجا رام حاکم قلعہ بوراگڈھ کا ملازم گمان سنگھ بزرگ راجہ اجی گڈھ کا تھا درمیان بدنظمی ملک کے اوسنے سرکشی بخلاف اپنے آقا کے کرنی شروع کی اور عرصہ قلیل تک بمقابلہ علی بہادر کے پیش آیا جب تسلط سرکار انگریزی کا ملک بندیل کھنڈ میں ہوا تو وہ سرغنہ ایک گروہ غارتگران کا تھا اور اوسنے مدت تک ملک میں فتور رکھا ازروی شرط پنجم عہدنامہ کے راجہ اجی گڈھ پر فرض تھا کہ وہ اوسکو مطیع کرکے اوسکی پرورش کرے مگر یہ امر اوس سے زور و ترغیب سے نہوا اور راجا رام

حرکات دس درجہ کو پہونچین کہ گورنمنٹ فی انعام تیس ہزار روپیہ کا واسطے اوسکی گرفتاری کے منظور کیا مگر قبل از جاری ہونے اس اشتہار کے وہ اس شرط پر حاضر ہوا کہ اوسکو علاقہ اون شرائط پر ملیگا جو شرائط دیگر رئیسان بندیل کھنڈ کے ساتھ ہوئے ہین اوسکو یہ سند نمبر ۸۵ بتاریخ ۲۹- ماہ نومبر ۱۸۰۶ء مین عطا ہوئی ۔

راجا رام بتاریخ ۱۰- ماہ جنوری ۱۸۴۲ء مین فوت ہوا اور اوسکے عوض اوسکا پسر راج دہر رودر سنگھ جانشین ہوا اسنے بلوہ ۱۸۵۷ء مین خدمات لائقہ کین جسکے جلدی مین خطاب راو بہادر کا اور خلعت دس ہزار روپیہ کا اور اختیار متبنی کرنے کا عطا ہوا اسکی تصدیق اور منظوری ازروی سند نمبر ۵۲ کے ہوئی ۔

کہتے ہین کہ یہ ریاست ۲۰۰ میل مربع کی ہے اور اسمین آبادی سات ہزار پانچ سو نفری کی ہے اور آمدنی مبلغ ۳ سہ ہزار روپیہ سالیانہ ہے ۔

گرولی

گوپال سنگھ ایک نہایت چالاک اور دلیر سپاہی پیشہ تھا جسنے مقابلہ گورنمنٹ انگریزی کا بیچ اونکے داخل ہونے بندیلکھنڈ مین کیا یہ شخص بیچ ملازمی درجن سنگھ اور ہری سنگھ کے تھا جو پوتے چترسال کے تھے اور بیچ حمد علی بہادر کے اوسنے پرگنہ کوٹرا اپنے تصرف مین کرلیا مدت تک اوسنے متابعت زور و ترغیب دہی سے قبول نہین کی مگر آخرکار مقابلہ فوج انگریزی سے مایوس ہوکر متابعت اس شرط پر منظور کی کہ اوسکے قصور معاف ہون اور علاقہ اوسکو ملے ایک سند نمبر ۸۶ اوسکو ۱۸۴۲ء مین عطا ہوئی ۔

بنظر ترغیب دہی گوپال سنگھ واسطے متابعت کے راجہ پنا نے جسکو اوسنے عالم تکلیف مین دوست بنایا تھا اپنے وہ مواضع اپنے پاس سے دیے راجہ پنا نے بیان کیا کہ یہ مواضع اوسکو خدمتگذاری کے واسطے دیے گئے تھے مگر ۱۸۲۱ء مین بعد تحقیقات کامل یہ فیصلہ ہوا کہ سند مین کوئی شرط خدمتگذاری کی درج نہین ہے لہذا یہ دیہات قبضہ گوپال سنگھ مین تاحیات اوسکے ۱۸۳۱ عیسوی تک رہے بعد وفات کے یہ مواضع راجہ پنا نے ضبط کرلیے کیونکہ اصل سند مین تاحیات گوپال سنگھ درج تھا

حسب درخواست پرتھپت اوسکا پسر رندھر سنگھ ۱۸۶۱ء مین اوسکا وارث اور جانشین
بعد وفات کے منظور ہوا طریقہ اس جاگیر دار کا ہنگام بلوہ ۱۸۵۷ء مین ایسا تھا۔ اس رئیس نے
اختیار متبنی کرنیکا حسب سند نمبر ۷۰ کے حاصل کیا ہے۔

رقبہ اس ریاست کا تخمیناً پچاس میل مربع ہے اور آبادی پانچ ہزار نفری اور آمدنی مبلغ
۵۰ ہزار روپیہ سالیانہ ہے۔

نیاگانوربی

لچھمن سنگھ سرغنہ ایک گروہ غارتگران بندیلکھنڈ کو ترغیب دی گئی کہ اگر وہ حاضر ہوگا تو
اوسکے قصور معاف کیے جاینگے اوسکو ۱۸۳۸ء مین ایک سند نمبر ۸۷ بابت پانچ مواضع کے
عطا ہوئی ۱۸۴۸ء مین وہ مرگیا اور اوسکا جانشین جگت سنگھ پسر اوسکا جو جاگیر دار حال سے
ہوا ۱۸۵۰ء مین یہ فیصلہ ہوا کہ یہ جاگیر تاحین حیات ہونی چاہیے تھی اور ہنگام وفات لچھمن سنگھ کے
قابل ضبطی کے تھی مگر تاحیات جگت سنگھ کے جو اسقدر عرصہ دراز سے قابض تھا یہ جاگیر بحال رہی
اس نظر سے کہ بعد وفات اوسکے یہ ضرور ضبط سرکار ہوگی مگر اسی اثنا مین جاگیر دار نے اختیار متبنی
کرنیکا بھی حسب سند نمبر ۷۰ کے حاصل کیا

میہر

یہ ریاست دراصل ماتحت ریوان کے تھی ہنگام تسلط ملک بندیل کھنڈ تھا کہ درجن سنگھ
نے ایک اقرارنامہ متابعت داخل کیا اور وہ اپنے علاقہ مقبوضہ پر حسب سند نمبر ۸۰ کے بحال
رکھا گیا ۱۸۱۴ء مین ایک سند جدید نمبر ۸۹ اوسکو عطا ہوئی ہنگام وفات درجن سنگھ ۱۸۲۶ء
مین یہ ریاست حسب منشا سند نمبر ۹۰ درمیان اوسکے دو فرزندان بشن سنگھ و پراگ داس
کے منقسم ہوئی پسر اول کو ضلع میہر اور پسر ثانی کو بنجے راگھوگڈہ ملا علاقہ مجرراگھوگڈہ ۱۸۵۹ء مین
بعلت سرکشی جاگیر دار سرجو پرشاد پسر پراگ داس ضبط سرکار ہوئی۔

بشن سنگھ مقروض بہت ہوگیا لہذا حسب درخواست اوسکے ۱۸۴۹ء مین اوسکے علاقہ کا
بندوبست سرکار انگریزی نے اپنے طور پر کیا اوسوقت ایک اقرارنامہ نمبر ۹۱ اوس سے لیا گیا
بشن سنگھ ۱۸۵۰ء مین فوت ہوا اوسکا فرزند موہن پرشاد اوسکا جانشین ہوا ۱۸۵۲ء مین یہ بھی

مرگیا اوسکا فرزند رگھوپرشنگہ اوسوقت سات برس کی عمر کا تھا رئیس مہیر کو از روی سند نمبر ۲۶
کے اختیار تبنی کرنے کا حاصل عطا ہے رئیس خورد سال سے یہ وعدہ ہوا ہے کہ اگر وہ دو برس کے
عرصہ مین اپنے تئین لائق انتظام کرنے کے ظاہر کریگا تو علاقہ اوسکو دیا جائیگا اور ایک افسر
انگریزی واسطے تعلیم اور تربیت رئیس مذکور کے مقام مہیر مین مامور ہوا ہے ۔

رقبہ مہیر کا قریب چار سو میل مربع ہے اور آبادی ستر ہزار نفری کی اور آمدنی مبلغ
لکھ مارے ہزار روپیہ سالیانہ ہے ۔

باونی

یہی صرف ریاست اہل اسلام کی ملک بندیلکھنڈ مین ہے نواب غازی الدین خان
پوتا آصف جاہ نظام الملک حیدرآباد نے باون دیہات تعلق کالپی کے پیشوا سے پائے
تھے ہنگام تسلط انگریزی ملک بندیلکھنڈ مین اسکا پسر نصیر الدولہ قابض اونچاس مواضع پر تھا
باقی دیہات مختاران ریاست پیشوا نے بلا حکم دربار پونا کے چھین لیے تھے نواب نے ایک
واجب العرض نمبر ۹۲ پیش کی جس مین اوسنے درخواست کی کہ یہ دیہات اسکے پاس بحال رہین
اور اگرچہ قبضہ بروقت واسطے ثبوت دعوے تین باقیماندہ دیہات کے نتھا مگر ازراہ دریادلی
ونیز بلحاظ عالی مرتبت ہونے نواب کے اور نیز بسبب نواب کی نیکنامی وقت تسلط سرکار
کے یہ تجویز ہوئی کہ کل دیہات جسقدر پیشوا کی سند مین جو اوسکے والد کو ملی تھی درج ہین سب
اوسکے قبضہ مین بحال رہین مگر سند کا دینا ملتوی رہا اوسوقت تک جبتک دعوی نانا صاحب
کا بھی تصفیہ نہو جاے کیونکہ خاص قسم اور حد حکومت واستحقاق نواب اس جاگیر مین منحصر اوپر
بندوبست نانا صاحب کالپی کے تھا اثنا تحقیقات متعلقہ نانا صاحب کالپی کے یہ دریافت
ہوا کہ نانا خراج گذار پیشوا کا تھا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ضلع کالپی جسمین نواب کی جاگیر تھی جزو علاقہ
اصلی پیشوا کا تھا اور نہ وہ ازروی عہدنامہ پیسین کے دیا گیا تھا لہذا یہ ظاہر ہوا کہ سرکار انگریزی
کو اختیار یا منصب عطا کرنے سند کا بابت اون دیہات کے حاصل نہین جو جاگیر نواب مین ہین اور نہ سرکار ممدوح
اپنی حکومت اوپر نواب اور اوسکے علاقہ کے کرسکتے ہین اور نہ تصدیق اوس کاغذ کی کرسکتے ہین
جو نواب نے پیش کیا تھا مگر گورنمنٹ نے خیال کیا کہ منظوری جائز ہونے سند پیشوا کی باعث عذر کسیکے

نہو کا لہذا جائز ہو نا سند کا ایک تحریر مین منظور ہوا جو گورنر جنرل بہادر نے بنام نواب بتاریخ ۲۴ ماہ دسمبر ۱۸۱۶ء مین صادر کی تھی آیندہ کوئی دعوی آزادی کا اگر سرکار انگریزی کی حکومت سے نواب مذکور اس فیصلہ پر بنیاد کرتا تو وہ بھی ۱۸۱۷ء مین معدوم ہو گیا کیونکہ پیشوائے کل حکومت و اختیار شاہانہ سرکار انگریزی کو دیدیا تھا۔

نصیر الدولہ بمقام کالپی بتاریخ ۱۱ ماہ مئی ۱۸۱۵ء فوت ہوا اور اوسکا پسر امیر الملک نامی اوسکا جانشین ہوا اور اوسکے بعد ۱۸۳۳ء مین اوسکا فرزند محمد حسین خان نامے اوسکا جانشین ہوا ۱۸۵۶ء مین نواب نے درخواست کی کہ اوسکو اجازت مکہ معظمہ جانے کی عطا ہو اور اوسکا پسر کلان مہدی حسین خان اوسکا جانشین قرار دیا جاے اور بنظر اسکے کہ آیندہ فساد نہو اوسنے مبلغ نو ہزار روپیہ اور وابستگان خاندان کے نام مقرر کیا یہ درخواست اوسکی منظور ہوئی مگر بیات بلوہ و دیگر وجوہ کے نواب مکہ کو نگئے مگر تاہم مہدی حسین خان کو خطاب نوابی کا دیا گیا کل اختیار نظم و نسق کا اوسکے ہاتھ بحین حیات اوسکے والد محمد حسین خان کے رہا۔ محمد حسین خان ۱۸۵۹ء مین فوت ہوا بعد وفات اوسکے ایک بیٹا اسکا عبد اللہ حسین نامے نے جد کر کے اہلیت مہدی حسین خان مین شک ڈالا اور چاہا کہ خود جانشین ریاست ہو مگر بعد تحقیقات گورنمنٹ نے مہدی حسین خان کو اصل وارث بحال رکھا اوسکو بعد ازین بموجب سند نمبر ۳ کے اطمینان بخشی کی کہ جو کوئی اصل وارث اوسکا بموجب شرع محمدی کے ہوگا اوسکی منظوری سرکار سے ہوگی اور جب کوئی وارث اصلی نہوگا جانشینی اور رشتہ دار کے نام ہوگی تو اوسوقت نصف آمدنی ملک بطور نذرانہ دینی ہوگی ۱۸۶۳ء مین بالعوض کثر امور فیاضی جو نواب نے اختیار کیے تھے اور خاص کر بالعوض موقوفی تحصیل راہداری اندر حدود علاقہ نواب کی سرکار انگریزی نے نواب کی خطاب مین ترقی دی۔

کہتے ہین کہ اس ریاست کا رقبہ ۷۰ میل مربع ہے اور آبادی ۷۰ ہزار نفری اور آمدنی اسکی ایک لاکھ روپیہ ہے۔

جاگیر ہاشت بھیا

یہ جاگیر ین اصل مین جزو علاقہ تہری تھین بانی اس خاندان کا دیوان رائے سنگھ پوتے کا پوتا بیر سنگھ دیو راجہ تہری کا تھا اور جسکے پاس بڑا گانو جاگیر مین تھا نام اس جاگیر کا

جو شہرت بہیا مشہور ہوا وجہ اُسکی یہ ہے کہ دیوان رائے سنگھ نے اپنی جاگیر بڑاگانو کی آٹھ حصص مین منقسم کردی تھی یعنی ترولی - وکری - وچھگانو - ودوروئی - بجنا - وتوری فتحپور - وپسرائی - وپہاڑی - کیونکہ اوسکے آٹھ بیٹے تہے جاگیر کری معروف دودیورہ جاگیر پسرائی مدت سی شامل باقی حصص کے ہوگئی اور ترولی شامل تہری ہوگئی (یہ بیان ایک رپورٹ پولیٹیکل ایجنٹ بندیلکھنڈ مین مرقومہ ۱۰ جنوری ۱۸۲۱ء مین درج ہے مگر کواغذ مقدمات متبنی وجانشین کے یہ بیان کیا گیا ہے کہ یہ دونون جاگیر یعنی کری اور پسرائی کی شامل علاقۂ جہانسی ہوگئی تہین اور اب قبضۂ سرکار انگریزی مین شمول ممالک دیگر ہین) علحدگی ریاست تہری جو مرہٹون نے کرکے ریاست جہانسی قائم کی تہی اسکے سبب تکرار فیما بین جہانسی اور تہری ورباب حکومت باقیماندہ پانچ جاگیرون کے پیدا ہوئی ۱۸۲۱ء مین تحقیقات قرار واقعی عمل مین آئی اور یہ تصفیہ ہوا کہ وہ جاگیرین ماتحت گورنمنٹ انگریزی کی تصور کیجائین اور جو خراج جہانسی والا لیتا ہے وہ معرفت اونکے وصول ہوگا مگر جاگیرداران مذکور کو تصور کرنا چاہیے کہ راجہ تہری اونکا رئیس خاندان ہے مگر جہانسی نے کئی دیہات ان جاگیرون کے قبضہ مین کرلیے اور اونکو اجازت ہوئی کہ اون دیہات کو بالعوض خراج کے اپنے قبضہ مین رکہین ورنہ بصورت دیگر اونسے خراج لیا جاتا* یہ انتظام سند نمبر ۹۴ مین ترتیب پاکر ۱۸۲۳ء مین جاگیرداارون کو سند دی گئی بابت جاگیر ترولی کے جو شامل تہری ہوگئی تہی راجہ تہری کو کہا گیا کہ مبلغ ۱۰۰۰ سالیانہ بطور خراج بالعوض اوسکے جہانسی کو دیا کرے یہ خراج واجب الادا سرکار انگریزی کو ہوا جسسے علاقۂ جہانسی ضبط سرکار ہوگیا مگر ۱۸۶۰ عیسوی مین یہ خراج راجہ کو بالعوض خدمات لائقہ جو اوسنے بلوہ مین کین سرکار سے معاف ہوگیا

*تفصیل دیہات وخراج -

دودوئی والے نے چار دیہات اپنے بالعوض خراج مبلغ ۵۰۰ کے دیے -

بجنا والے نے ۹ دیہات ---------- مبلغ ۱۰۰۰ کے

توری فتحپور والے نے ایک ---------- مبلغ ۱۰۰ کے

پہاڑی والے نے چار ---------- مبلغ ۱۰۰ کے

کل مبلغ ۱۰۰۰ سالیانہ

چرگانو ۱۸۴۱ء مین بعلت سرکشی نجت سنگہ جاگیردار کے ضبط سرکار ہوگئی پس اب اون آٹھہ حصص مین سے جنمین جاگیر برگانو منقسم ہوئی تہی صرف چار باقی ہین۔

بودہ سنگہ دوروی والے کے بعد جسکو ۱۸۳۳ء مین عطا ہوئی تہی اوسکا پسر ناہر سنگہ نامے جانشین ہوا اور اوسکے بعد ۱۸۵۱ء مین اوسکا بیٹا رنجور سنگہ نامے جاگیر وارحال جانشین ہوا اور رنجور بجنا والے کے بعد ۱۸۳۹ء مین اوسکا پسر کہندی راؤ نامے جانشین ہوا اور اوسکے بعد ۱۸۵۰ء مین اوسکا بیٹا مکند سنگہ جاگیردار اودی فتحپور ہرپرشاد نامے نے اپنے جین حیات مین بتاریخ ۱۹۔ ماہ نومبر ۱۸۵۸ء پرتہی سنگہ کو جو خاندان بجنا مین سے تہا متبنی کیا اور جانشینی اوسکی گورنمنٹ نے منظور کی اس شرط پر کہ تابالغ ہونے اُسکے بیوہ ہرپرشاد کا پردادا ہے الیشوری سنگہ پہاڑی والے کا جانشین ۱۸۴۷ء مین اوسکا پسر کلان بجے بہادر نامے ہوا تمام ان جاگیرداروں کو اختیار متبنی کرنیکا بموجب سند نمبر ۲ کے حاصل ہے۔

رقبہ ان چاروں جاگیروں کا تخمیناً پچاسی میل مربع ہے اور آبادی قریب اٹھارہ ہزار نفری کے اور آمدنی مبلغ ۔۔۔ روپیہ ہے۔

کینیا دہانا

اگرچہ یہ بہی مطیع گورنمنٹ انگریزی اوسوقت سے ہے جب پیشوا نے حکومت شاہانہ بتدیل کہنڈکی ۱۸۱۸ء مین سرکار کو دی تہی مگر اس رئیس نے ۱۸۶۲ء تک کوئی اقرارنامہ تحریری داخل نہین کیا تہا اسوقت مین ضروری متصور ہوا شرائط دوستی و فرمانبرداری تحریر نمبر ۹۵ مین آئی قبل اوس سے کہ اختیار متبنی کرنے کا حسب سند نمبر ۲۶ کے اوسکو عطا ہو جاگیر کینیا دہانا دراصل جزو ریاست تہری تہی اور اودت سنگہ نے اپنے برادر خورد امان سنگہ کو ۱۸۰۳ء مین دی تہی بعد منقسم ہو جانے ریاست تہری کے عہد مرہٹا مین پیشوا نے ایک سند جاگیر کی امیر سنگہ اہیر ولی کو ۱۷۵۱ء مین دی تہی بعد ازین حکومت کینیا دہانا کی باعث تکرار فیما بین مرہٹا ریاست جہانسی و تہری کے رہی اور جب جہانسی گورنمنٹ انگریزی کے قبضہ مین آگئی تو تکرار بہی اوسکے ساتہ گویا منتقل ہوئی جاگیردار نے دعوے آزادی دونون سرکارون سے یعنی گورنمنٹ انگریزی اور سرکار تہری سے کیا مگر ۱۸۶۲ء مین یہ فیصلہ ہوا کہ مثل جاگیر ہشت بہیا جاگیر کینیا دہانا ماتحت گورنمنٹ انگریزی

کے رہے اسوجہ سے کہ یہ جاگیر بیشک جزو علاقہ مقبوضہ مرہٹا واقع نیپال کمنڈ تھی اور پیشوا نے امیر سنگھ کو عطا کی تھی اور اس امیر سنگھ کے حقوق سب گورنمنٹ انگریزی کو حاصل ہوئے اور نیز یہی وجہ تھی کہ قریب پچاس سال سے تہری کی کچہ حکومت یا استحقاق کنیا دہانا مین نہین رہا تھا آبادی کنیا دہانا کی قریب چھ ہزار نفری ہے اور آمدنی تخمیناً مبلغ ۔۔۔ روپیہ سالیانہ ہے۔ گمان سنگھ جاگیردار حال ماہ جون ۱۸۶۵ء مین اپنے والد کا جانشین ہوا ہے۔

نمبر ۴۸

اقرارنامہ مہاراجہ کشور سنگھ دستخطی و مہری انکے وزیر راج دہرج سنگھ کا المرقوم مقام مودہا تاریخ ۴ ماہ فروری ۱۸۰۴ء۔

چونکہ ازروی عہدنامہ بسین کے ملک دُرسا و نور و عدلپار جو دراصل قبضہ سرمنت پنڈت ہرانند سوائے باجی راؤ پیشوا بہادر کے تھا اور آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کو سابق مین دیا گیا تھا اور چونکہ ازروی عہدنامہ ثانی و بعدازان فیابین سرکارین منعقد ہوا تھا یہ ملک دوبارہ پیشوا کو دیا گیا تھا اور بالعوض اسکے اور بدلہ چند دیگر لحاظ کے جنکا ذکر عہدنامہ مذکور مین درج ہے ضلع بندیلکھنڈ جمعی چھتیس لاکھ سولہ ہزار روپیہ کا مہاراجہ پیشوا نے آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کو واسطے حکومت شاہانہ دوام کے دیا اور انکے ممالک مقبوضہ مین شامل کر دیا اور چونکہ ایک فوج انگریزی اس ملک مین واسطے بندوبست کرنے ملک کے اور منہادہی سرکشان آئی تمام راجگان اس ملک نے اور علاقجات قرب و جوار نے شہرت نصفت دہی و عطوفت و ایمانداری سرکار جو گورنمنٹ کی ہر امر سے ظاہر تھی گوش زد کرکے حمایت سرکار کی درخواست کی اور داخل محفوظ ہو کر مورد عنایات و بخشایش ہوئے لہذا وہ اپنے اپنے علاقہ مین بحال اور برقرار رکھے گئے اور وہ ابتک بآسایش و آرام بسر کرتے ہین اور چونکہ مین مہاراجہ کشور سنگھ بہادر اولاد مہاراجہ ہردی ساہ مرحوم اور شمبل دیگر راجگان حقدار اس ملک کا ہو کر بہ نیت صدق اتحاد گورنمنٹ انگریزی اپنے وزیر راج دہرج سنگھ کو بھیجتا ہون کہ وہ درخواست عنایات و تفضلات گورنمنٹ کریگا اور بنظر ازدیاد رفاہ باشندگان ملک ہذا ایک سند بعض محال و دیہات واقع بالای گھاٹ جو ازروی عہدنامہ بسین کے ماتحت

گورنمنٹ انگریزی کہے گئے تھے مجکو عنایت ہوئے اسواسطے بہ ثبوت فرمانبرداری واتحاد گورنمنٹ انگریزی مینے یہ اقرارنامہ حسبمین شرائط ذیل درج مین تیار کرکے بمہر و دستخط اپنے اور اپنے وزیر راج دھرگ سنگھ کے داخل کرتا ہون اور بذریعہ اس تحریر کے اقرار کرتا ہون کہ مین ہرگز ان شرائط سے انحراف نکرونگا۔

شرط اول

مین بذریعہ اس تحریر کے اقرار کرتا ہون کہ مین ہرگز مدد یا اعانت کسی غارتگر کی اس ملک بندیلکھنڈ مین یا باہر حدود ملک ہذا کے نکرونگا اور نہ اونکو اپنے ملک مین پناہ دونگا اور نہ اونکے خاندان کو اس ملک مین جو میرے تحت و قبض مین ہے رہنے دونگا اور اونکے ساتھ تحریر کتابت سے بھی اجتناب کرونگا اور مین یہ بھی اقرار کرتا ہون کہ مین کسی دوست یا رفیق گورنمنٹ انگریزی سے دشمنی نکرونگا بلکہ ہمیشہ فرمانبردار اور وفادار رہونگا۔

شرط دوم

مین اقرار کرتا ہون کہ مین اسطرح حفاظت اون راستون گھاٹ کی کرونگا جو میرے علاقہ مین ہین کہ غارتگران و قزاقان گھاٹ کی راہ سے آمد رفت کرکے ان راستون مین نہ آسکین اور تمام سرکار انگریزی اونکی غارتگری و قزاقی سے براہ ان راستون کے محفوظ رہین۔

شرط سوم

جب کبھی ضرورت جانے کی فوج انگریزی کو کسی راستہ واقع علاقہ مقبوضہ میرے سے گھاٹون پر ہوگی تو مین اقرار کرتا ہون کہ مین نہ صرف سد راہ اونکا نہونگا بلکہ اہلکاران ہوشیار و دلیر اونکے ہمراہ دونگا کہ وہ اونکو اچھے اور بہتر راستہ سے لیجا سینگے۔

شرط چہارم

چونکہ گورنمنٹ انگریزی نے ازراہ صفت پروری و عدالت گستری مجکو ایک سند بابت ایک جزو علاقہ بالاے گھاٹ عطا کی ہے اور چونکہ اکثر دیہات علاقہ مذکور کے سابق باگذاری مین اکثر اشخاص فرمانبردار و وفادار کو میرے بزرگون نے دیے ہین اور اکثر اون مین کے سرکشان اور مفسد لوگون نے جنہون نے میری حکومت کے خلاف سرکشی اختیار کی تھی چھین لیے ہین

لہذا مین بذریعہ اس تحریر کی اقرار صالح کرتا ہون کہ مین ذمہ وار رہونگا کہ وہ ممالک انگریزی مین کوئی فساد نہ کرینگے۔

شرط پنجم

اگر کوئی رعایاے سرکاری مفرور ہوکر میری علاقہ کو کسی گانون مین آکر پناہ گیر ہوگا مین اقرار کرتا ہون کہ بروقت طلب مین فوراً اوسکو گرفتار کرکے حوالہ افسر انگریزی کرونگا۔

شرط ششم

مین کسی دزد یا چور کو اپنے علاقہ کے کسی موضع مین رہنے نہ دونگا اور اگر اسباب کسی تجاری یا سوداگر کا میرے علاقہ کے کسی دیہہ مین چوری ہوگا تو مین اقرار کرتا ہون کہ مین اوس موضع کے زمیندار کو ذمہ دار گردانکر اوس سے معاوضہ اسباب مسروقہ کا کرادونگا اور یا مجرم کو گرفتار کرکے حوالہ گورنمنٹ انگریزی کرادونگا اور اگر کوئی مجرم جرم قتل یا بدمعاش یا کوئی اور شخص جو ازروے قوانین انگریزی کے سزایاب ہوسکتا ہے کوئی جرم ملک انگریزی مین کرکے پناہ گیر میرے علاقہ کے کسی گانو مین ہوگا مین اقرار کرتا ہون کہ مین اوسکو حوالہ افسر گورنمنٹ انگریزی کی کردونگا۔

شرط ہفتم

ایک بڑا اہلکار معتبر ہمیشہ حاضر باش بخدمت صاحب افسر کامل دستیم ملک ہذا سے رہا کریگا تاکہ جو کچھ حکم ہو اوسکی تعمیل کیا کرے۔

مین راج مہرگ سنگھ وزیر مہاراجہ کشور سنگھ بہادر بطور معتبر مہاراجہ مذکور اپنی مہر اور دستخط اس اقرار نامہ پر کرکے اور گورنمنٹ انگریزی کے دفتر مین داخل کرکے اقرار کرتا ہون کہ ہمیشہ لحاظ کافی ان شرائط کا رہیگا اور کسی شرط مندرجہ کے سرانجام مین تغافلی اور تساہل نہوگا اور بعد حاضر ہونے بخدمت مہاراجہ مین اقرار کرتا ہون کہ ایک اقرار نامہ مشتمل اوپر شرائط مذکورہ کے تبتھلی دیدی مہاراجہ نیز میری مہر اور دستخط سے حاصل کرکے داخل دفتر سرکار کرونگا بعد ازان میرا یہ اقرار نامہ اپس ہوگا

المرقوم ۱۸ ماہ ذیقعدہ ۱۲۲۱ ہجری مطابق ۱۹ ماہ جنوری ۱۸۰۶ء موافق پنجم ماہ ماگھ بدی سمت ۱۸۶۲۔

ترجمہ سند جو مہاراجہ کشور سنگھ کو ۱۸۰۶ء مین دی گئی تھی

جمیع چودھریان وقانونگویان وزمیداران ومالگذاران وتعلقداران اوس جزو بندیلکھنڈ بالای گھاٹ کی جو سابق قبضہ ہردی ساہ مین تھا معلوم کریں۔

کہ چونکہ اصل مطلب گورنمنٹ انگریزی کا بہبودی حالات رعایا وعطای حقوق بتعلقداران ذیحق ہے اور چونکہ تجویز اس غرض کے آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی نے ازراہ دریا دلی یہ مناسب تصور نہین کیا کہ خود متمتع اپنے حق قبضہ تمام ملک بندیل کھنڈ سے ہون جوازروی عہدنامہ سرکارین جمیع ۲۶ لاکھ روپیہ کا اونکو مہاراجہ پیشوا سے ملانے مگر صرف اوسقدر پر راضی ہوئے جواب اونکے قبضہ مین ہے اور باقی اونہون نے اون رئیسان ملک کو عطا کیا جو ذیحق تھے اور اونکو جو قبل داخل ہونے سرکار انگریزی کے اس ملک مین قابض تھے اور اونکو جنہون نے بعد قائم ہونے کے اپنی وفاداری اور اتحاد ظاہر کیا ہے یہ صرف اس غرض سے کیا کہ تمام ساکنان ملک امیر وغریب زیر حمایت گورنمنٹ انگریزی باسایش وآرام بسر کرین اور چونکہ مہاراجہ کشور سنگھ پوتا مہاراجہ دیسا مرحوم نے جو مثل دیگر راجگان ملک دعوی رکھتا تھا اور جسنے اتحاد گورنمنٹ انگریزی اپنی حرکات سے ظاہر کی ہے اور فرمانبردار رہا ہے اور اپنے وزیر راج دیہ گج سنگھ کو باستدعای عنایات وتفضلات گورنمنٹ بھیجا ہے لہذا محالات ودیہات وکان الماس مفصلہ ذیل واقع بالای گھاٹ بذریعہ اس تحریر کے مہاراجہ ممدوح کو گورنمنٹ انگریزی سے عطا ہوئی۔

لازم ہے کہ مہاراجہ شکرگذاری اس عنایات بیغایات کی شرائط اقرارنامہ کا سرانجام باتمام وکمال کرے جس حالت مین اوس سے ہرگز مزاحمت یا ممانعت گورنمنٹ انگریزی نہین کرینگے بلکہ اپنے علاقہ قبضہ حال مین وہ بلاوقت خوش رہیگا

تصدیق کیا گورنر جنرل ان کونسل نے بتاریخ ۱۴ ماہ مئی ۱۸۰۳ء

تفصیل دیہات تتمہ نمبر ۱ مین درج ہے۔

نمبر ۴۹

واجب العرض جو منجانب راجہ کشور سنگھ بہادر راجہ پنا پیش ہوئی۔

درخواست اول

مترجم

الزام دہی خوشگویان میری نسبت بلا تحقیقات
سماعت نہو۔

درخواست دوم

بطریق فرمانبردار و وفادار ملازم گورنمنٹ انگریزی
کے مجھے امید ہے کہ مین ہمیشہ مورد مہربانی
عنایات سرکار رہونگا۔

درخواست سوم

اگر کوئی میرا رشتہ دار یا باشندہ اس ملک کا
یا ملک غیر کا میرے علاقہ مین فساد برپا کریگا
مجھے امید اور اعتبار ہے کہ گورنمنٹ انگریزی میری
اعانت سے اوسکی سزا دہی کریگے

یہ طریق حکام گورنمنٹ انگریزی کا نہین کہ بلا
تحقیقات مطابق الزام دہی کسی شخص کے
کاربند ہون۔

جواب

جسقدر تک تم فرمانبردار اور وفادار رہوگے ہر طرح کی
مراعات و مہربانی نسبت تمہاری مبذول رہیگی

جواب

چونکہ تمام نزاع اور فساد جو تبک فیما بین راجگان
و رئیسان اس ملک کی جاری تھے اوسکو گورنمنٹ انگریزی نے کردیا ہے پس اس حالت
مین یہ یقین ہے کہ آیندہ کوئی تکرار فیما بین
رئیسان طیع گورنمنٹ پیدا نہوگی اگر اتفاقاً
کسی وجہ نامعلوم سے کوئی تکرار فیما بین تمہاری
اور کسی اور رئیس کے پیدا ہو تو تم اوسکی کیفیت
واسطے ملاحظہ گورنمنٹ انگریزی کے بھیجدینا
اور گورنمنٹ حسب روداد مقدمہ فیصلہ کردیگی
اور چونکہ تمہاری علاقہ مقبوضہ ملک بندیلکھنڈ
مین واقع ہے لہذا یہ غیر ممکن ہے کہ غیر کوئی
شخص اوسپر حملہ آور ہو لیکن در صورتیکہ یہ امر
غیر ممکن بھی وقوع مین آئے تو گورنمنٹ انگریزی
تمہارے علاقہ مقبوضہ کی حفاظت کرینگے۔

درخواست چہارم

جواب

اگر کوئی میرے علاقہ کا زمیندار یا میرا ملازم یا کارپرداز مفرور ہو کر علاقہ انگریزی مین پناہ گیر ہوگا مجھے امید ہے کہ ایسا شخص مفرور مجھے واپس ملیگا۔

حفاظت رعایا و برایا ہر قسم کی زیادتی و ظلم سے اصل غرض گورنمنٹ انگریزی کی ہے جہان اونکی عملداری جاری ہے لہذا یہ ضرور ہے کہ تم بھی اوسی قاعدہ پر کارروائی کرو تاکہ رعایا و برایا تم سے خوشنود اور راضی رہے اور کوئی ناشی نہو اگر کوئی تمہارا زمیندار یا ملازم ممالک گورنمنٹ انگریزی مین پناہ گیر ہوگا تو اونکی وجہ استغاثہ کی تحقیقات ہوگی اگر جرم اُنکی نسبت عائد ہوگا تو اونکو سزا دیجائیگی۔

درخواست پنجم

ہنگام ملاقات اون سب مراتب کا لحاظ میری نسبت بھی ہے جو میرے بزرگون کے ساتھ مرعی تھے۔

جواب

مراتب اور مدارج موروثی قدیم خاندانون کے ہر موقع پر گورنمنٹ انگریزی نے بحال رکھے ہین اور اونکے ملازم اونکی رعایت کرتے ہین لہذا ہر طرح کا لحاظ اونکی نسبت مرعی ہیگا

درخواست ششم

اگر مجھے حکم ہوگا کہ مین فوج سے مدد گورنمنٹ انگریزی کی کرون تو امید ہے کہ جبتک میری فوج ایسی خدمت مین مصروف رہے اوسکی خوراک عنایت ہوا کرے۔

جواب

یہ تمکو مناسب ہے کہ تم بجز سپاہ ضروری واسطے تحصیل مال کے اور جسقدر اپنے ہمراہ تمہارے بزرگ بطور تجمل کے رکھتے تھے اوس سے زیادہ تم ملازم نرکھو اگر سرکار انگریزی کو کسیوقت ضرورت تمہاری فوج کی سوائے اُسکے ہوگی تو جسقدر فوج جدید ملازم رہیگی اوسکا خرچہ سرکار سے ملیگا۔

درخواست ہفتم

جواب

چونکہ اکثر حساب ملک ابھی فیصلہ نہین ہوئی ہین اور اکثر قوم قرضہ سابقہ کا تصفیہ نہین ہوا ہی اگر کوئی مہاجن یا ملازم گورنمنٹ انگریزی مین نالشی ہو تو میری درخواست یہ ہے کہ اوسکی سماعت نہ ہو۔

ایسی نالشات کی سماعت گورنمنٹ انگریزی نہین کریگی ۔

درخواست ششم

میری درخواست اور امید یہ ہے کہ جو علاقہ جلو ملانے اوسمین قوانین وضوابط انگریزی جاری نہون۔

جواب

جسطرح دیگر رئیسان بندیل کھنڈ کا علاقہ اجرائے قوانین وضوابط انگریزی سے بری رکھا گیا ہے تمہارا علاقہ بھی بری رہیگا اور قوانین اور ضوابط انگریزی اوسمین جاری نہونگے۔

المرقوم ۲۷ ماہ مارچ سنہ ۱۸۱۱ع

ترجمہ اقرارنامہ مدخلہ راجہ کشور سنگھ بہادر راجہ پنا

چونکہ جیسے کہ ملک بندیل کھنڈ شامل ملک گورنمنٹ انگریزی ہوا ہے مین راجہ کشور سنگھ بہادر اور مالک حصہ ہردی ساہ نے (جو ہردی ساہ تمام راجگان بندیل کھنڈ کا سردار تھا) متابعت اور رفاقت اختیار کی اور فرمانبردار گورنمنٹ انگریزی رہا اور کبھی کسی موقع پر دقیقہ فرمانبرداری و نمک حلالی کا مثل رعایا فروگذاشت نہین کیا مگر نہ کام اجنبی کپتان بیلی صاحب باعث چندمنز خود حاضر خدمت صاحب موصوف نہین ہوا گو مینے اپنی طرف سے صاحب کے پاس راج دہرج سنگھ بہادر کو بھیجکر درخواست سند گورنمنٹ انگریزی سے کی تھی اور بربطبق اسکے راج دہرج سنگھ بہادر مذکور نے ایک اقرارنامہ میری مہر اور دستخط سے داخل کیا اور بابت اکثر دیہات کے سند حاصل کی مگر اکثر دیہات جو اوسوقت مین ظالمان و سرکشان کے قبضہ مین تھے وہ داخل سند نہین ہوئے اور نہ حاصل کرنے قبضہ اکثر اون دیہات کے جو داخل سند تھے اور قبضہ بھمن دیو وغیرہ مفسدین مین تھے مجھے ضرورت فوج کشی کی ہوئی مگر باعث میری کم قوت کے اور نہ ملنے مدد گورنمنٹ انگریزی کے مجھے قبضہ اون دیہات کا نہین ملا تھا بعد آنے مسٹر جان ریچارڈسن صاحب

مین اون سے ملاقات کو گیا اور حسب الحکم رایٹ ہنوربل گورنر جنرل ان کونسل بہ دفوج انگریزی مین نے قبضہ اون دیہات کا پایا جو داخل سند عطیہ گورنمنٹ انگریزی تھے اور نیز اون دیہات کا جو قبضہ مفسدین اور غیر وعویداران کے پاس تھے اب بنظر اثبات فرمانبرداری و اتحاد گورنمنٹ انگریزی کے مین ایک اقرارنامہ مہر و دستخط اپنے تیار کیا جسمین گیارہ شرائط درج ہین بحدمت ستر جان رچارڈسن صاحب جنٹ گورنر مقیم بندیلکھنڈ پیش کرتا ہون اور موقع یہ ہے کہ اب مجھے ایک سند بابت تمام دیہات و علاقجات کے جواب میرے قبضہ مین عطا ہوا ہے مین بذریعہ اس تحریر کے ظاہر کرتا ہون اور اقرار کرتا ہون کہ مین فی الحقیقت تمام شرائط مندرجہ اقرارنامہ کی تعمیل کرونگا اور ہرگز کسی شرط کا انفساخ یا فروگذاشت نکرونگا۔

شرط اول

مین بذریعہ اس تحریر کے اقرار کرتا ہون کہ مین کسی موقع پر شامل دشمنان ہنوربل کمپنی ملک بندیلکھنڈ مین نہ ہونگا اور ہمیشہ مطیع اور فرمانبردار ستر رضا و احکام گورنمنٹ انگریزی ہر امر مین رہونگا۔

شرط دوم

اگر کوئی میری اولاد یا برادران یا رشتہ داران مین سے ممالک انگریزی مین یا علاقجات رئیسان رفقاے گورنمنٹ انگریزی مین فساد برپا کریگا مین اقرار کرتا ہون کہ مین ہر طرح کی کوشش جو میرے حیطۂ امکان مین ہوگی اوسکے انسداد اور رفع کرنے مین کرونگا اگر وہ اپنے طریق فساد مین قائم اور جاری رہین گے تو مین اقرار کرتا ہون کہ مین اپنی فوج شامل فوج انگریزی کرکے اونکی سزادہی اور قلع وقمع مین کوشش کرونگا۔

شرط سوم

اگر کوئی رعایاے گورنمنٹ انگریزی مفرور ہوکر میری ملک مین پناہ گیر ہوگی تو جب افسران گورنمنٹ انگریزی اوسکو طلب کرینگے مین حوالہ گورنمنٹ کردونگا۔

شرط چہارم

مین یہ بھی اقرار کرتا ہون کہ مین اپنے ملک مین کسی شخص ملزم دزدی یا مشتبہ سرقہ کو پناہ نہ دونگا اور اگر دزدی میرے علاقہ کی کسی موضع مین ہوگی یا مال کسی سوداگر یا مسافر کا چوری جائیگا تو مین

باشندگان موضع مذکور کو ذمہ دار معاوضہ یا واپسی مال مسروقہ کا کرونگا یا اونکو ذمہ دار گرفتاری وحوالہ گردانونگا اور ہمیشہ تمام مجرمان قتل ودیگر مجرمان کو جو سزایاب ازروی قوانین فوجداری گورنمنٹ انگریزی ہوسکتے ہین اور جو مرتکب جرم علاقہ انگریزی مین ہوکر میرے علاقہ مین پناہ گیر ہوئی ہونگے فوراً مین اونکو گرفتار کرکے حکام گورنمنٹ مقیم بندیل کھنڈ کے حوالہ کردونگا۔

شرط پنجم

اگر کوئی رئیس گرد وپیش بخلاف حکومت انگریزی سرکشی کریگا گو وہ میرا قرابتدار قریبہ ہو مین اقرار کرتا ہون کہ مین ایسے رئیس سے تحریرات دوستانہ کرنے سے احتیاط کرونگا اور مین اونکو یا اونکے رشتہ دارون کو اپنے علاقہ مین پناہ ندونگا اور نہ اونکا محافظ ہونگا۔

شرط ششم

مین اقرار کرتا ہون کہ مین کسی رئیس سے جو دوست یا مطیع گورنمنٹ انگریزی کا ہوگا تکرار یا فساد نہ کرونگا اور اگر کسیوقت کچھ فساد یا تکرار فیما بین میرے اور کسی رئیس ماتحت گورنمنٹ انگریزی سے پیدا ہو تو دونون صورتون مین مین اقرار کرتا ہون کہ مین مقدمہ کو واسطے تصفیہ گورنمنٹ انگریزی کے سپرد کرونگا۔

شرط ہفتم

مین اقرار کرتا ہون کہ مین محافظت تمام راستون کی جو گھاٹون مین میرے علاقہ مین ہین کرونگا تاکہ تمام عاقبتگران وقزاقان وبدوضعان گھاٹون پر چڑھنے اور اوترنے پائین اور نہ ان راستون سے علاقہ سرکار انگریزی مین جانے پائین اور اگر کوئی رئیس قرب وجوار تجویز کرے کہ میرے علاقہ سے گذر کر ملک انگریزی مین تاخت لائے یا کسی علاقہ دوست سرکار پر حملہ آور ہو مین اقرار کرتا ہون کہ مین افسران گورنمنٹ انگریزی کو قبل از ایسے مفسد کے میرے علاقہ کے نزدیک آنے سے اطلاع دونگا اور جہان تک ممکن ہوگا اوسکی پیش قدمی مین سدراہ ہونگا

شرط ہشتم

جب کبھی سرکار انگریزی کو ضرورت کسی گھاٹ پر چڑھنے کی میرے علاقہ مین سے ہوگی تو مین اقرار کرتا ہون کہ مین نہ صرف اونکی سدراہ نہ ہونگا بلکہ اشخاص معتبر وہوشیار اونکے ہمراہ دونگا

جو اونکو بہتر راستہ سے پہونچائین گے اور شیا ضروری اونکے واسطے بہم کردینگے جبتک وہ میرے علاقہ مین یا قریب میرے علاقہ کے رہین گے۔

شرط نہم

چونکہ گوپال سنگہ و راؤ بہت سنگہ مریڈاہ والہ وظالم سنگہ برودا ہو والہ و پدم سنگہ منگلیا والہ و گوتی جمعدار و مانک جی ماہت گوہاوالہ نے سرکشی بمقابلہ گورنمنٹ انگریزی کی ہے اور مجرم غارتگری و قزاقی ممالک گورنمنٹ ممدوح مین ہوئے ہین مین اقرار کرتا ہون کہ مین ہرگز خط کتابت اونکے ساتھہ نرکھونگا بلکہ بخلاف اسکے جب کبھی مجھے معلوم ہوگا کہ کوئی اونمین کا واحد آیا بالتفاق کسی علاقہ گورنمنٹ انگریزی مین یا کسی علاقہ ماتحت گورنمنٹ انگریزی غارتگری کرتے ہین تو مین اونپر حملہ آور ہونگا اور جہان تک ممکن ہوگا اونکی سزادہی مین کوشش کرونگا اور اگر کوئی اونمین کا گرفتار ہوگا تو مین اقرار کرتا ہون کہ مین اسکو حوالہ گورنمنٹ انگریزی کردونگا۔

شرط دہم

چونکہ فیابین میرے اور رجگان رئیسان بندیل کھنڈ کے اکثر تنازعات بابت دیہات کے تھے اور اب وہ حسب فیصلہ گورنمنٹ انگریزی طے ہوچکے اور چونکہ اب کوئی دعوی یا تنازع باقی نہین ہے لہذا مین بذریعہ اس تحریر کے اقرار کرتا ہون کہ بعد ازین مین کسی راجہ یا رئیس سے تکرار بابت دعوے کسی موضع یا قطعہ زمین کے نہین کرونگا اگر کوئی راجہ یا رئیس مجھسے تکرار بابت کسی موضع یا زمین کے دعوے کریگا تو مین وعدہ کرتا ہون کہ مین مقدمہ کو سپرد گورنمنٹ انگریزی کے کرونگا اور جو فیصلہ گورنمنٹ کردینگے اوسکو منظور کرونگا مین خود تکرار یا فساد اوسمین نکرونگا۔

شرط یازدہم

مین اقرار کرتا ہون کہ ایک ملازم معتبر میرا بطور وکیل ہمیشہ ہمراہ افسر گورنمنٹ انگریزی مقیم ملک مذا واسطے تعمیل احکام کے رہیگا اور اگر کسیوجہ سے صاحب افسر موصوف میری وکیل کو نامنظور کرینگے تو مین دوسرا وکیل فوراً بجای اُسکے مقرر کرونگا۔

المرقوم ۲۲ - ماہ مارچ سنہ ۱۸۱۱ ع۔

ترجمہ سند جو راجہ کشور سنگھ بہادر راجہ پنا کو ۱۸۱۱ء مین دی گئی -

تمام چودہریان وقانونگویان وغیرہ پرگنہ کنتہ و پرگنہ پوائی وغیرہ واقع ضلع بندیل کھنڈ معلوم کرو کہ چونکہ مہاراجہ کشور سنگھ بہادر نے جو ایک قدیم اور موروثی رئیس بندیل کھنڈ کے اور وارث اور مالک حصہ ہردی ساہ کے ہین (جو راجہ ہردی ساہ راجگان بندیل کھنڈ مین سردار تھی) جب سے ملک بندیل کھنڈ شامل ممالک گورنمنٹ انگریزی کے ہوئے ہین ہمیشہ طریق دوستی و فرمانبرداری مرعی رکھا ہے اور کسی نوع سے جادہ نمک حلالی و اتحاد گورنمنٹ انگریزی سے انحراف نہین کیا ہے مگر جب کپتان جان بیلی صاحب ایجنٹ تھی تو وہ بچند وجوہ صاحب موصوف کی خدمت مین خود حاضر نہین ہوا تھا لیکن رنج دہرگ سنگھ بہادر کو اپنی طرف سے بھیجا تھا اور ایک فہرست اکثر دیہات کی جو پروی صاحب موصوف کے پیش کرکے سند بابت اونکے حاصل کی تھی مگر قبضہ اونکو اوسوقت دیہات مرقومہ سند پر نہین ملا تھا اور سوائے اونکے اور اکثر دیہات اور قطعات زمین جو علاقہ راجہ مذکور مین تھے حصہ ہردی ساہ کے تھے اور قبضہ مین اون لوگون کے تھے جنکا کچھ حق نہا اور جنہون نے زبردستی چھین لیے تھے مگر شامل سند مذکور نہین ہوئے تھے بعد ازان عہد اجنبی مسٹر جان رچارڈسن صاحب مین راجہ کشور سنگھ مذکور خود صاحب موصوف کی خدمت مین گئے اور حسب الحکم گورنمنٹ انگریزی قبضہ اونکا تمام دیہات مندرجہ سند مذکور پر اور نیز اون دیہات پر جو زبردستی اورون کے قبضہ مین ہو گئے تھے کرا دیا گیا اور جو جو تنازعات فیما بین اونکے اور دیگر راجگان اور رئیسان کے تھے وہ سب فیصلہ کر دیے گئے اب کہ راجہ مذکور نے ایک اقرارنامہ جسمین گیارہ شرائط درج ہین اور جن سے اطاعت اور فرمانبرداری گورنمنٹ انگریزی ظاہر ہوتی ہے داخل کیا اور درخواست سند کی جسکے رو سے یہ تمام دیہات جو اسکے قبضہ مین ہین گورنمنٹ انگریزی کی طرف سے اونکو عطا ہون لہذا باعث مذکورہ بالا دیہات اور قطعات زمین مندرجہ فہرست مذکور مع جمیع حقوق و رسوم و مالگذاری و زمین و سائر متعلقات مضبوط مثل گدہی وغیرہ بذریعہ اس تحریر کے راجہ مذکور اور اونکے ورثا کو مرفوع الجبر واسطے دوام کے دیے جاتے ہین بشرطیکہ راجہ کشور سنگھ مذکور اور اونکے ورثا بشرائط اقرارنامہ کے جو اسنے گورنمنٹ انگریزی مین داخل کیا ہے سرانجام دیتے رہین گے اوسوقت تک کسیطرح کی مزاحمت یا ضبطی منجانب گورنمنٹ انگریزی نہوگی لہذا تمکو لازم ہے کہ تم راجہ مذکور کو

مالک و حاکم دیہات مذکورہ بالا کا تصور کرو مہاراجہ مذکور کو یہ کرنا مناسب ہی کہ وہ کوشش حتی المقدور دیہات مذکور کی ترقی زراعت و بہبودی مین کرے اور رفاہ و بہتری رعایا مدنظر رکھے اور جو محاصل اوسکو وصول ہوا وسکو ساتھ فرمانبرداری و نمک حلالی و تابعداری گورنمنٹ انگریزی مین صرف کرے بعد وصول ہونے منظوری رایٹ ہنوربل گورنر جنرل ان کونسل دوسری سند اسی مضمون کی تحصیلی رایٹ ہنوربل گورنر جنرل ان کونسل سند حال کے عوض جو صاحب ایجنٹ گورنر جنرل سے دی ہے دیجائیگی۔

تصدیق کیا گورنر جنرل ان کونسل نے بتاریخ ۳۰ ماہ مئی ۱۸۱۱ء۔

فہرست دیہات تتمہ نمبر ۲ مین درج ہے۔

نمبر ۵۰

سند جسکے روسے اختیار متبنی کرنے کا راجہ نرپت سنگھ راجہ پٹیالہ کو عطا ہوا المرقوم ۱۱ ماہ مارچ ۱۸۶۲ء عیسوی۔

جناب ملکہ معظمہ کی یہ خواہش ہے کہ حکومت اکثر ایجگان و زمیندان ہندوستان کی جو اب اپنے اپنے علاقہ مین حکمران ہین واسطے دوام کے رہے اور شان اور شوکت اونکی خاندان کی جاری رہے اس خواہش کے سرانجام کرنے کو یہ سند تمکو دیجاتی ہے اور اعادہ اوس اطمینان کا کیا جاتا ہے جو تمکو بمقام دربار میرٹھ بماہ دسمبر ۱۸۵۹ء دیا گیا تھا کہ درصورت عدم موجودگی وارث کے گورنمنٹ انگریزی اوس متبنی کو منظور کرینگے جو تم یا تمہارے بعد تمہارے ملک کی کوئی اور راجہ واسطے اپنی جانشینی کے حسب رواج قدیم خاندان اپنے کے کریگا۔

اطمینان رکھو کہ کوئی امر مخل اس شرط کا نہوگا جو تمہارے ساتھ کیجاتی ہے جبتک تمہارا خاندان نمک حلال تخت و تاج شاہی کا رہیگا اور جبتک سرانجام شرائط عہدنامجات و عطانامجات و اقرارنامجات کا جو نسبت سرکار انگریزی کے تحریر ہوئے ہین موثر رہیگا

دستخط کیننگ

نمبر ۵۱

واجب العرض پیش کردہ دیوان دیورچہ سنگھ مرقومہ ۹ ماہ دسمبر سنہ ۱۸۱۸ عیسوی مطابق ۷ ماہ پوس سنہ ۱۲۱۶ ف۔

درخواست اول

جب مین خود حاضر خدمت گورنمنٹ انگریزی ہو اور اوسکے ماتحتون مین شمار کیا گیا تو مین چاہتا ہون کہ بیان بدگمانی نسبت میرے بغیر وجہ کافی کے سماعت نہو۔

جواب

یہ قاعدہ گورنمنٹ انگریزی کا نہین کہ بغیر وجہ کافی کے بیان کسی عرض گو یا تمام کا سماعت کیا جاے۔

درخواست دوم

اگر کوئی میرا بھائی یا متوسل جواب ماتحت میرے ہے اور گذارہ نقد یا علاقہ سے پاتا ہے کسی بدوضعی کے سبب خدمت سے برخاست کیا جاے اور کسی افسر گورنمنٹ انگریزی کے روبرو نالشی واسطے دوبارہ پانے گذارہ کے ہو تو ایسی نالشات سماعت نکیجائین۔

جواب

برخاستگی اپنے ملازمین و متوسلین کی یا بحالی اونکی کلیتہ تمہاری رائے پر منحصر ہے اس امر مین کسی نالش کی سماعت نہوگی لیکن اگر کوئی ملازم تمہارا مجرم کسی امر قبیحہ کا یا بدوضعی کا مالک انگریزی مین ہوگا تو اوسکی ذمہ داری تمہاری تصور کیجائیگی۔

درخواست سوم

ممالک انگریزی مین تھانجات پولس قائم ہین مین چاہتا ہون کہ وہ میری علاقہ کے کسی دیہہ مین قائم نہون۔

جواب

اختیار پولس کا اوسقدر تمہارے علاقہ مین قائم ہوگا جسقدر علاقجات دیگر راجگان و رئیسان ملک بندیل کھنڈ مین جاری اور قائم ہے۔

درخواست چہارم

اگر کوئی میرا رشتہ دار یا ملازم ارادہ کسیطرف جانیکا یا تلاش روزگار کرے اور کوئی شخص بدگمان اوسکے ارادہ کو دگرگون ظاہر کرے تو ایسی بیان خلاف واقعہ کی سماعت بلا وجہ قوی سماعت نہو۔

جواب

کوئی عذر اوسکی نوکری بجبر کرنے مین نہین باستثنای اونکے جو دشمن اور سرکش گورنمنٹ سے ہین مگر یہ ضرور ہوگا کہ اول وہ اپنے ارادہ کو کسی افسر گورنمنٹ انگریزی کے روبرو ظاہر کرین اور اوسکی

اجازت حاصل کرین اور درصورتیکہ دشمنی فیابین
کسی رفقای گورنمنٹ انگریزی کے پیدا ہو اور ہردو
جانب تمکو طلب کرین اور تمہاری شرکت چاہین
تو ایسی صورت مین بھی تمکو حسب ہدایت افسران
انگریزی کاربند ہونا ہوگا۔

اقرارنامہ

مین دیوان دیوی رچہ سنگھ بیان کرتا ہون کہ مین بذات خود مطیع گورنمنٹ انگریزی ہوا اور بنظر ثابت کرنی اپنی فرمانبرداری اور اطاعت سرکار انگریزی کے مین یہ اقرارنامہ مشعر اوپر شرائط ذیل کے پیش کرتا ہون۔

شرط اول

چونکہ جبسے کہ فوج انگریزی اول واسطے فتح کرنے اور سزا دینے سرکشان ملک بندیل کھنڈ کے آئی تھی اوسوقت سے مینے بخوشی وخوشنودی رعیت اپنی اطاعت وفرمانبرداری گورنمنٹ انگریزی کی اختیار کی اور انکے ماتحتان مین شمار کیا گیا اور چونکہ جان رچارڈسن صاحب ذیشان سپرنٹنڈنٹ سپہ دعام نگرانی وحکومت ملک بندیل کھنڈ کی رایت ہنوربل گورنر جنرل بہادر سے کی ہے جسنے کہا کہ اقرارنامہ اطاعت داخل کرو۔ لہذا بنظر اسکے کہ گورنمنٹ انگریزی نے بخوشی وخوشنودی گذارہ کافی میرے واسطے تجویز کیا ہے مین نے تیار کرکے بذریعہ اس تحریر کے ایک اقرارنامہ جسمین شرائط ذیل مندرج ہین بمہر ودستخط اپنے داخل کیا اور مین اقرار کرتا ہون کہ اس اقرارنامہ کی شرائط سے ہرگز انحراف نہین کرونگا اور ہرگز کوئی امر خلاف شرائط ذیل کے عمل مین نہین لاؤنگا۔

شرط دوم

مین بذریعہ اس تحریر کے اقرار کرتا ہون کہ مین کتابت یا سروکار وتحریر کسی غائر مگر یا شخص مظنون سے علاقہ بندیل کھنڈ مین یا باہر علاقہ مذکور کے نکرونگا اور نہ ایسے شخص کو اپنے دیہات مین پناہ دونگا اور نہ رہنے کی اجازت دونگا اور جب کبھی مجھے اطلاع اونکے مقام مخفی سے ہوگی تو مین

اقرار کرتا ہون مین کوشش حتی الوسع کرکے اونکو گرفتار کرکے حوالہ افسران گورنمنٹ انگریزی کرونگا اور مین اقرار کرتا ہون کہ مین ہرگز تکرار کسی ملازم یا ماتحت گورنمنٹ انگریزی سے نکرونگا اور کسی رئیس یا تعلقدار سے گورنمنٹ انگریزی کو ایسی نزاع سین جو فیما بین اونکے پیدا ہوگی بغیر حکم افسران انگریزی کے نہین دونگا اور ہر موقع پر در اصل فرمانبرداری و اطاعت گورنمنٹ انگریزی ملحوظ رکھونگا

شرط سوم

اگر کوئی رعایا سی گورنمنٹ انگریزی مفرور ہوکر میرے جاگیر کے دیہات مین پناہ گیر ہوگی مین اقرار کرتا ہون کہ مین اوسکو گرفتار کرکے سپرد ملازمان گورنمنٹ انگریزی کردونگا اور اگر کوئی شخص منجانب گورنمنٹ انگریزی ایسے مفرور کے گرفتاری کے واسطے مامور ہوگا تو مین وعدہ کرتا ہون کہ مین نہ صرف ایسے شخص کا مقابلہ نہین کرونگا بلکہ اوسکے ساتھ بیچ گرفتاری شخص مفرور کے شرکت کرونگا اور اقرار کرتا ہون کہ مین ہر موقع پر تعمیل احکام عدالتہاے دیوانی و فوجداری وغیرہ کرونگا

شرط چہارم

مین اقرار کرتا ہون کہ دزدان و سارقان کو اپنے علاقہ کے کسی گانو مین رہنے نہین دونگا اور اگر خان و اسباب کسی باشندہ یا مسافر کا میرے علاقہ کے کسی دیہہ مین چوری جاتا یا غارت ہوگا تو مین اقرار کرتا ہون کہ مین زمینداران موضع مذکور کو جوابدہ بابتہ مال مسروقہ یا واسطے پیدا کرنے اور گرفتار کرکے حوالہ افسران گورنمنٹ انگریزی کے کرنے کے ذمہ دار سمجھونگا اور اگر کوئی شخص جو بموجب قوانین انگریزی کے سزایاب بابت کسی جرم قتل یا دیگر جرائم موقوعہ ممالک انگریزی ہوسکتا ہو اور وہ اگر میرے دیہات مین پناہ گیر ہو تو مین یہ بھی وعدہ کرتا ہون کہ مین ایسے مجرم گرفتار کرکے حوالہ گورنمنٹ انگریزی کردونگا۔

شرط پنجم

چونکہ یہ سند جو مینے گورنمنٹ انگریزی سے حاصل کی ہے مطابق میری اسناد سابقہ کے جو مینے پیش کی تہین لکھی گئی ہے لہذا یہ امر اگر بعد ازین واضح ہوگا کہ کچہ دیہات جو سند مذکور مین درج ہین بیچ عہد حکومت نواب علی بہادر مرحوم میرے قبضہ مین نہ تہے تو مین بذریعہ

اس تحریر کے اقرار کرتا ہون کہ مین ایسے دیہات بلا تکرار اور عذر کے حوالہ افسران گورنمنٹ انگریزی کرونگا اور اونکے سپرد کرنے مین کچھ حیلہ اور عذر بہانہ نہ لاؤنگا کہ یہ دیہات شامل سند ہین جو مجھے گورنمنٹ انگریزی سے حاصل کی ہے۔

المرقوم ۹ ماہ دسمبر سنہ ۱۸۱۸ع مطابق ۷ ماہ پوس سنہ ۱۲۱۶ف

سند جو دیوان دیوریچہ سنگھ کو سنہ ۱۸۱۸ عیسوی مین عطا ہوئی

بنام قانونگویان وچودہریان وزمیداران ومقدمان پرگنہ پنواری واقع ملک بندیل کھنڈ

واضح ہو کہ جو کہ دیوان دیوریچہ سنگھ قوم بندیلا جو ایک رئیس ذیرتبہ ملک بندیل کھنڈ ہے بثبوت اطاعت وفرمانبرداری خود وبخدمت افسران گورنمنٹ انگریزی حاضر ہوا اور شروع سے جیسی ملک بندیل کھنڈ شامل ممالک انگریزی ہوا ہے تمام دقیقہ اطاعت وفرمانبرداری کے ملحوظ رکھے ہین اور سوا اسکے ایک اقرارنامہ جسمین پانچ شرائط درج ہین اور جس سے اوسکی خدمتگذاری وفرمانبرداری واتحاد دلی نسبت گورنمنٹ انگریزی کے ظاہر ہوتی ہین بمہر ودستخط اپنے داخل سرکار کیا ہے اسواسطے اور نیز ازراہ مہربانی وایمانداری کے دیہات مفصلۂ ذیل جو مدت سے قبضہ دیوان دیوریچہ سنگھ مذکور مین تھے اوسکو معاف گورنمنٹ انگریزی سے دیے جاتے ہیں اور جبتک دیوان دیوریچہ سنگھ مذکور اور اوسکی اولاد مطابق شرائط اقرارنامہ کے کاربند رہینگے اور جبتیک وہ لحاظ دقائق فرمانبرداری واطاعت گورنمنٹ کا رکھینگے اوسوقت تک دیہات مذکورۂ ذیل اُنکے قبضہ مین معاف واسطے دوام کے رہینگے۔

پس یہ فرض ہے کہ چودہریان وقانونگویان وزمیداران وغیرہ مطیع الحکم دیوان دیوریچہ سنگھ مذکور کے رہین اور اوسکو آمدنی مقررہ مع ابواب دیہات مذکور دیا کرین جسطرح وہ اب یہان دیتے ہین اور دیوان دیوریچہ سنگھ پر فرض ہوگا کہ وہ کاشتکاران وباشندگان کو شکرگذار اور راضی اپنی خوش انتظامی سے رکھین اور ہمہ تن مصروف بیچ ترقی آبادی وبہبودی زراعت اپنے دیہات کے رہے۔

یہ سند بعد منظوری رایٹ ہنوربل گورنر جنرل ان کونسل کے جائز تصور کی جائگی

اور سند ثانی بعد ازین بمہر و دستخط رایٹ ہنوربل گورنر جنرل عطا ہوگی۔

تفصیل دیہات

موضع لوگاسی	موضع برہات
موضع گورساری	موضع سریری
موضع بہداسور	موضع پنپورہ
موضع مندرکا	موضع تیکر
موضع تونا	موضع دھندھیر
موضع دوتا	

تصدیق کیا گورنر جنرل ان کونسل نے بتاریخ ۲۰ ماہ مارچ سنہ ۱۸۶۹ء

نمبر ۵۲

سند جسکے رو سے اختیار متبنی کرنیکا ہیر سنگھ لوگاسی والہ کو عطا ہوا المرقوم ۱۱ ماہ مارچ سنہ ۱۸۶۲ عیسوی۔

جناب ملکہ معظمہ کی یہ خواہش ہے کہ حکومت اکثر راجگان و رئیسان و ہندوستان کی جو اب تک اپنی ملک مین حکمران ہین دوامی ہو اور شان و شوکت انکی خاندان کی جاری رہے پس واسطے انصرام اس خواہش کے یہ سند تمکو دیجاتی ہے اور ارادہ اوس اطمینان کا کیا جاتا ہے جو تمکو دربار کانپور مین ماہ دسمبر سنہ ۱۸۵۹ء دیا گیا تھا کہ درصورت عدم موجودگی وارث کے گورنمنٹ انگریزی کسی متبنی کو جو تم یا بعد تمہارے کوئی رئیس تمہارے علاقہ کا حسب رواج قدیم اپنے خاندان کے کریگا وہ منظور اور جائز تصور کیا جائیگا۔

اطمینان رکھو کہ کوئی امر مخل اس شرط کا نہوگا جو تمہارے ساتھ کی جاتی ہے جبتک تمہارا خاندان نمک حلال تخت و تاج شاہی کا رہیگا اور سرانجام شرائط عہدنامجات و عطانامجات و اقرارنامجات کا جو نسبت گورنمنٹ انگریزی کے ہوئے ہین کرتے رہین گے۔

دستخط کیننگ

اسی مضمون کی ایک سند جاگیر دار کوربار کو عطا ہوئی ہے۔

نمبر ۵۳

ترجمہ اقرارنامہ مدخلہ راؤ ہیر سنگھ بہادر جاگیر دار لوگاسی

المرقوم ۲۵- ماہ جنوری ۱۸۶۲ء

چونکہ ہز ایکسل لنسی گورنر جنرل بہادر نے ازراہ خوشنودی مزاج ممکو جاگیر مین مواضع جمینجن ونیم کہار وچوکندہ پرگنہ پنواری وموضع کنرور پرگنہ جیت پور۔ ان شرائط پر عطا کیے کہ جو جنگل کاٹا گیا ہے وہ صاف رہے اور زمین رکھیل جو موضع چوکندہ مین واسطے سرکاری کنٹونمنٹ جو متعلق چھاونی نوگانو مین لی گئی ہے اور جسکے معاوضہ مین مبلغ ۵۰ سرکار سے مجرا ہوا ہے حفاظت مین رہے اور صفائی جنگل کی دوسو گز عرض مین رہے اور ایک راستہ بیس فیٹ چوڑا درمیان اُسکے تیار ہو تاکہ دو چھکڑہ پر بار بلا کسی روک کے اوسمین سے گذر کرسکین لہذا مین بذریعہ اس تحریر کے اقرار کرتا ہون کہ شرائط ذیل مجھے منظور ہین۔

کہ مقامات مفصلۂ ذیل مین دوسو گز جنگل عرض مین صاف رکھون گا اور اوسمین جنگل نہ بڑھنے دونگا۔

اور زمین صاف شدہ مین مکین راستہ بطور مرقومہ بالا تیار کرونگا۔

اور مین نگہبانی زمین رکھیل کی موضع چوکندہ مین کرونگا اور کسیطرح کا نقصان اوسمین نہونے دونگا

موضع جمینجن سے تا بہ سرحد جوناؤ۔

موضع جمینجن سے براہ کروری ایک راستہ جدید تا بسرحد نوگانو۔

اور ایک راستہ جمینجن سے تا بہ سماونا واندہیریا۔

موضع دوتی علاقہ چترپور سے ایک راستہ ماجھہ کانون تک۔

نمبر ۵۴

واجب العرض مدخلہ منجانب راجہ بجی بہادر چرکاری والہ تاریخ ۲۹ ماہ جولائی ۱۸۶۴ء

درخواست اول

ایک سند سرکار انگریزی سے بابت ملک چارلا کہ پرگنہ کے مع قلع چرکاری و دیگر قلعجات خورد و جواب قبضۂ راجہ مین ہین حسب تفصیل فہرست منسلکہ دیجاے اور ایک اقرارنامہ کپتان بیلی صاحب لکھہ دین کہ آیندہ کوئی مزاحم راجہ سے بیچ قبضہ قلعہ و ملک کی نہوگا۔

جواب

چونکہ یہ ارادہ گورنمنٹ انگریزی کا نہین ہے کہ کسی خاندان یا علاقہ مقبوضہ راجگان قدیم و ذیحق ملک ہذا کے حملہ آور یا مزاحم ہون جبتک کہ وہ فرمانبرداری و تابعداری و ایمانداری ظاہر کرینگے اور اوس مطابق کاربند ہونگے اور قلعہ چرکاری اور تمام مقبوضات موروثی جو ظاہرا راجہ سنجے بہادر کے قبضہ مین ہنگام معدوم ہونے حکومت نواب علی بہادر مرحوم کے ثابت ہونگے وہ راجہ سنجے بہادر کے قبضہ مین رہین گے بشرطیکہ شرائط فرمانبرداری و تابعداری بلا تفاوت بیچ تعمیل احکام گورنمنٹ انگریزی عمل مین آئیگی۔

درخواست دوم

الزام وہی غرض گویان بلا تحقیقات نسبت راجہ کے مسموع نہو۔

جواب

کوئی الزام بلا تحقیقات و ثبوت کامل نسبت راجہ کے کارگر نہوگا۔

درخواست سوم

بطور وفادار و تابعدار ملازم گورنمنٹ انگریزی کے راجہ کو امید ہے کہ وہ ہمیشہ مورد عنایات و حفاظت سرکار رہیگا۔

جواب

جبتک راجہ وفادار و تابعدار رہیگا اوسوقت تک ہر طرح کی مراعات نسبت اوسکی مرعی رہیگی

درخواست چہارم

اگر کوئی رشتہ دار راجہ یا باشندہ اس ملک کا راجہ کے علاقہ مین فساد برپا کرے گا تو اوسکو امید ہے

جواب

فوج انگریزی اب مصروف سزا دہی سرکشان ملک ہذا ہے اور چونکہ علاقہ راجہ سنجے بہادر کا

کہ گورنمنٹ انگریزی راجہ کی مدد بیچ سزا دہی اسکی کرینگے۔

وسط ملک مین واقع ہے تو وہ ہر اینہ حفاظت وحکومت گورنمنٹ انگریزی مین بندیل کھنڈ مین رہے گا۔

درخواست پنجم

اگر کوئی زمیدار علاقہ راجہ کا یا اوسکے ملازم یا مہتمم کا مفرور ہوکر ملک انگریزی مین پناہ گیر ہوگا تو اوسکو امید ہے کہ ایسا شخص حوالہ اوسکے کیا جاویگا۔

جواب

حفاظت رعایا و کاشتکاران ہر قسم کی اصل مطلب گورنمنٹ انگریزی کا ہے جہان اونکی حکومت پہونچی ہے لہذا راجہ کو یہ واجب ہی کہ وہ اسطرح کارروائی نسبت کاشتکاران کے کرے کہ وہ لوگ راضی رہین اور کوئی تاسف نسبت اوسکے نہو اگر کوئی اوسکا زمیدار یا ملازم حکومت گورنمنٹ انگریزی مین جاکر پناہ گیر ہوگا تو اوسکی تحقیقات استغاثہ کی جائے گی اور اگر اونکے نسبت جرم ثابت ہوگا تو اونکو سزا دی جائے گی۔

درخواست ششم

ہنگام ملاقات وہی مراسم نسبت راجہ کے ملحوظ رہین جو اوسکے بزرگون کے ساتھ مرعی رہتی تہی

جواب

مراسم اور مدارج خاندانہاے قدیم کے ہمیشہ ایسے موقع پر ملحوظ خاطر گورنمنٹ انگریزی اور اونکے ملازمین کے رہے ہین اور ہر طرح کا لحاظ نسبت راجہ بچے بہادر کے مرعی رہیگا

درخواست ہفتم

اگر راجہ کو حکم مدد دہی اپنی فوج کا سرکار انگریزی سے ہو تو اوسکو امید ہے کہ خوراک ضروری اوسکی فوج کی اوسکو عنایت ہوگی جبتک وہ لوگ نتیجہ آئیز

جواب

راجہ کو لازم ہے کہ وہ اپنی ملازمی مین زیادہ فوج بہ نسبت اوسکے رکھے جو ضروری واسطے تحصیل ملک کے ہو اور جو واسطے ظاہری

حاضر رہین۔

شان کے اوسکے ہمراہ ضروری متصور ہون مگر درصورتیکہ گورنمنٹ انگریزی کسی وقت مین اوس سے خدمت سپاہ زیادہ طلب کرینگے تو وہ اوس فوج ایزاد کا خرچہ دینگے۔

درخواست ہشتم

چونکہ اکثر حسابات غیر منفصلہ اور حساب بقایا بخلاف حکومت سابق علاقہ راجہ کے ہین اگر کوئی سوداگر یا ملازم گورنمنٹ انگریزی کے روبرو پیش کرین تو اوسکی درخواست یہ ہے کہ ایسی نالشات کی سماعت نہو۔

جواب

دعاوی بابت روپیہ ایام قیام کے سماعت عدالتہاے انگریزی مین نہین ہوگی۔

اقرارنامۂ اتفاق و وفاداری نسبت ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی کے منجانب مہاراجہ بکرماجیت بجے بہادر راجۂ چرکاری۔

چونکہ ملک بندیل کھنڈ عرصۂ قلیل سے شامل ممالک مقبوضہ گورنمنٹ انگریزی واقع ہندوستان ہوا ہے اور فوج انگریزی اب مصروف سزادہی و استیصال بدخواہان و مفسدان ملک ہی اور چونکہ مہاراجہ بکرماجیت بجے بہادر نے بصدق دل اپنے فرمانبرداری و متابعت گورنمنٹ ہنوربل کمپنی واقع ملک بندیل کھنڈ ظاہر کی ہے اور ایک واجب العرض حسین آٹھ شرائط مرج ہین بخدمت کپتان جان بیلی صاحب پولیٹکل ایجنٹ منجانب ہز ایکسیل لنسی گورنر جنرل لیک سپہ سالار داخل کیا ہے جسکی تمام شرائط کا جواب یا منظوری بموجب درست عقائد گورنمنٹ انگریزی واقع ہند بنظر دلدہی و اطمینان راجہ مذکور دیے گئے ہین اور چونکہ اب ایک اقرارنامہ مہاراجہ بکرماجیت سے بابرمتابعت و فرمانبرداری آیندہ مطلوب ہی لہذا مہاراجہ بکرماجیت بجے بہادر بذریعہ اس تحریر کے اقرار کرتے ہین کہ وہ جمیع شرائط مندرجۂ ذیل کی تعمیل تمامہ و بافراوہ بلا تفاوت کریگا۔

شرط اول

مہاراجہ بذریعہ اس تحریر کے اقرار کرتے ہین کہ وہ کسی موقع پر شرکت ساتہ دشمنان بیرونی

واندرونی ہنوربل کمپنی ملک تبدیل کمنڈ مین نہین کرینگے اور ہمیشہ ہر امر مین فرمانبردار و تابع مرضی و احکام گورنمنٹ انگریزی رہین گے۔

شرط دوم

اگر کوئی اولاد یا ریاستہ دار مہاراجہ فساد یا بلوہ مالک مقبوضہ انگریزی مین کرے مہاراجہ اقرار کرتے ہین کہ وہ ہر امر جو اوسکے اختیار مین ہوگا و اسلیے اوسکے انسداد کے عمل مین لاوینگے اور درصورتیکہ اسپر بھی وہ آمدہ ایسے امر کے رہینگے تو مہاراجہ اقرار کرتے ہین کہ وہ شریک فوج انگریزی بیچ سزادہی و استیصال ایسے مفسدون کے ہونگے۔

شرط سوم

اگر کوئی کاشتکاران یا رعایاے گورنمنٹ انگریزی ملک انگریزی سے مضرور ہوکر اضلاع تحت حکومت راجہ مین پناہ گیر ہونگے تو وہ اقرار کرتے ہین کہ اوسکو گرفتار کرکے سپرد افسران گورنمنٹ انگریزی کرینگے اور درصورتیکہ کچھ آدمی واسطے گرفتاری ایسے مفروزین کے اونکے علاقہ مین جاوینگے تو مہاراجہ صرف اونکا مقابلہ نہین کرینگے بلکہ بذریعہ اس تحریر کے اقرار کرتے ہین کہ وہ کوشش حتی الامکان اون لوگون کے بیچ گرفتاری ایسے مجرمان کے کرینگے جو اونکے علاقہ مین اس غرض سے آئے ہونگے۔

شرط چہارم

مہاراجہ یہ بھی اقرار کرتے ہین کہ وہ ہرگز کسی شخص مجرم یا مشتبہ جرم دزدی وغیرہ کو اپنے ملک مین پناہ نہ دینگے اور اگر کوئی چوری کسی موضع علاقہ حکومت مہاراجہ مین واقع ہوگی یا کسی سوداگر یا مسافر کا اسباب چوری جائیگا تو وہ باشندگان موضع مذکور کو جوابدہ واسطے معاوضہ قیمت مال مسروقہ کرواینگے یا اونکو ذمہ دار گرفتاری و سپردگی دزدان و غارتگران شمار کرینگے اور عموماً اگر کوئی مجرم جرم قتل یا کوئی اور مجرم جسکی سزادہی حسب قوانین سرکار انگریزی بابت جرائم موقوعہ ملک سرکاری ہوسکتی ہے اونکے علاقہ مین اگر پناہ گیر ہوگا تو وہ فوراً گرفتار ہوکر حکام انگریزی مقیم تبدیل کمنڈ کے سپرد کیا جائیگا۔

شرط پنجم

اگر کوئی رئیس قرب وجوار مخالف انگریزی حکومت سرکشی کریگا گو وہ رشتہ دار قریب بجے بہادر کا ہو مگر مہاراجہ بذریعہ اس تحریر کے اقرار کرتے ہین کہ وہ رئیس مذکور سے ہر ایک امر دوستی مین اجتناب کرینگے اور اپنے ملک مین کسی اوسکے رشتہ دار یا ملازم کی حفاظت نکرینگے۔

شرط ششم

مہاراجہ اقرار کرتے ہین کہ وہ کسی رئیس سے جو فرمانبردار یا تابعدار گورنمنٹ انگریزی کا ہو تکرار یا نزاع نہین کرینگے اور اگر کسیوقت تکرار فیما بین اونکے اور ایسے رئیس تابعدار گورنمنٹ انگریزی کے واقع ہو تو وہ وعدہ کرتے ہین کہ وہ مقدمۂ نزاع کو واسطے فیصلہ کے سپرد گورنمنٹ انگریزی کرینگے

شرط ہفتم

مہاراجہ یہ بھی اقرار کرتے ہین کہ وہ کبھی زیادہ نفری سپاہ سوار و پیادہ کی بہ نسبت اوسکے جسقدر ضروری واسطے تحصیل علاقہ کے ہوگی یا واسطے ہمراہی ذات خاص مہاراجہ کے ہوگی بغیر اجازت اور حکم گورنمنٹ انگریزی کے ملازم نرکھینگے اور نہ اپنے پاس موجود رکھینگے۔

سند عطیہ دیہات مفصلۂ ذیل منجانب ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی بنام مہاراجہ بکرماجیت بجے بہادر چونکہ ملک بندیل کھنڈ عرصۂ قلیل سے شامل ممالک مقبوضہ گورنمنٹ انگریزی واقع ہندوستان ہوا ہے اور فوج انگریزی اب مصروف سنرادہی واستیصال بدخواہان ومفسدان ملک ہی اور چونکہ مہاراجہ بکرماجیت بجے بہادر نے جو ایک قدیم اور دیرینہ مالک ایک جزو ملک بندیل کھنڈ کا ہے بصدق دل فرمانبرداری ومتابعت گورنمنٹ ہنوربل کمپنی منظور کی ہے اور ایک اقرارنامہ منظور کر گورنمنٹ انگریزی کے روبرو مہر ودستخط اپنے داخل کیا ہے جسمین سات شرائط درج ہین اور اوسکی تعمیل کرنے کا اونہون نے اقرار کیا ہے لہذا ونیز بنظر حفاظت وقیام حقوق وقبضہ رئیسان قدیم ملک کے جو قاعدہ دست اور طریق مراعات گورنمنٹ انگریزی کا یکسان ملک ہندوستان مین واسطے حفاظت وپیرداخت کے ہے تعلقہ جات مفصلۂ ذیل مع دیہات و قلعجات ملحقہ جمعی تکاسی مبلغ اٹھارہ لاکھ کی جو سابق بزرگان مہاراجہ بکرماجیت بجے بہادر کے پاس تھے اور اب مہاراجہ کے قبضہ مین ہین بذریعہ اس سند کے مہاراجہ اور اونکے ورثا وجانشینون کو

واسطے دوام سکے عطا ہوتے ہین کہ وہ ماتحت گورنمنٹ انگریزی رہ کر شرائط مندرجہ کی تعمیل کرتے رہین اور یہ بھی بذریعہ اس تحریر کے اقرار ہوتا ہے کہ جبتک مہاراجہ بجے بہادر تعمیل شرائط اقرارنامہ کرتے رہین گے اور فرمانبردار اور مطیع مرضی گورنمنٹ انگریزی رہین گے اوسوقت تک اونسے کوئی مزاحم دربارۂ قبضہ تعلقجات وقلعجات مفصلۂ ذیل نہوگا۔

المرقوم ۲ ستمبر ۱۸۰۴ء

فہرست تعلقہ جات وغیرہ تتمہ نمبر ۳ مین درج ہے۔

نمبر ۵۵

واجب العرض مدخلہ مہاراجہ بکرماجیت بجے بہادر راجہ چرکاری

درخواست اول

الزام دہی غرض گویان نسبت میرے بغیر تحقیقات کی سماعت نہو۔

جواب

یہ طریق حکام گورنمنٹ انگریزی کا نہین کہ الزام دہی کسی شخص پر بلاتحقیقات کاربند ہون

درخواست دوم

بطور وفادار و فرمانبردار ملازم گورنمنٹ انگریزی کے مجھے امید ہے کہ مین ہمیشہ مورد عنایات رہونگا

جواب

جبتک تم وفادار اور فرمانبردار رہوگے اوسوقت ہر طرح کی مراعات نسبت تمہارے مرعی رہیگی

درخواست سوم

اگر کوئی رشتہ دار یا باشندہ اس ملک کا یا کوئی اور شخص میرے علاقہ مین فساد کریگا تو مجھے یقین ہے کہ گورنمنٹ انگریزی میری مدد بیچ اوسکی سزا دہی کے کریگی۔

جواب

چونکہ تمام تنازعات جو فیما بین رئیسان ملک ہذا تھے ازروے انصاف جانب گورنمنٹ انگریزی فیصلہ ہوچکے ہین اس صورت مین یہ امید ہے کہ کوئی تکرار جدید فیما بین رئیسان مطیع گورنمنٹ ممدوح پیدا نہوگی اگر اتفاقاً کسیوجہ نامعلوم سے کوئی تکرار فیما بین تمہارے اور کسی اور رئیس کے پیدا ہو تو ہم اوس مقدمہ نزاع کو

واسطے ملاحظہ گورنمنٹ انگریزی کے پیش کرو
اور مقدمہ مذکور ازروی روئیداد فیصلہ ہوگا اور
چونکہ تمہارا علاقہ شامل ملک بندیل کھنڈ ہے
یہ ممکن نہین کہ کوئی فوج غیر حملہ آور ہو لیکن اگر
احیانا کسی وجہ نامعلوم سے یہ واقعہ ہو تو تمہارے
علاقہ کی حفاظت گورنمنٹ انگریزی کرینگے۔

درخواست چہارم

اگر کوئی زمیندار میرے علاقہ کا یا میرا ملازم
یا اہلکار مفرور ہو کر علاقۂ انگریزی مین پناہ گیر ہو
تو مجھے امید ہے کہ ایسا شخص میرے حوالہ کیا جائیگا

جواب

حفاظت کاشتکاران ورعایاے ہر قسم کی ظلم
سے مطلب کلی گورنمنٹ انگریزی کا ہے جہان
اونکی حکومت جاری ہے لہذا یہ تمکو واجب ہے
کہ تم بہی اوسی قاعدہ پر نسبت کاشتکاران کے
چلو تاکہ وہ راضی رہین اور کوئی نالش پیش نہو
اگر کوئی تمہارا زمیندار یا ملازم حکومت سرکار انگریزی
مین پناہ گیر ہوگا اوسکی وجہ استغاثہ کی تحقیقات
ہوگی اور اگر وہ مجرم قرار دیا جائیگا تو اوسکو
سزا دیجائیگی۔

درخواست پنجم

ہنگام ملاقات کے وہی مراسم نسبت میری
مرعی رہین جو میرے بزرگان کے ساتہ ایسے
موقع پر رہتے تہے۔

جواب

مراتب و مراسم موروثی خاندانہاے قدیم
کا لحاظ ہر وقت گورنمنٹ انگریزی اور اونکے
ملازمین کے مدنظر رہتا ہے لہذا ہر طرح کا
لحاظ تمہاری نسبت بہی مرعی رہیگا۔

درخواست ششم

اگر مجکو حکم ہوگا کہ کوئی خدمت سپاہ واسطے

جواب

یہ مناسب ہے کہ تم اپنی ملازمی مین سوائے

گورنمنٹ انگریزی سے کروں تو مجھے یقین ہے کہ خوراک ضروری میری فوج کی جبتک وہ مصروف خدمتگذاری رہین عنایت ہوگی۔

اوسقدر سپاہ سے نرکھو جو نہایت ضروری واسطے تحصیل علاقہ کے اور واسطے ہمراہی تمہارے کے جسقدر سابق تمہارے بزرگ رکھتے تھے ہو اگر کسی وقت پر سرکار انگریزی تمہاری خدمتگذاری زیادہ فوج سے طلب کرینگے تو وہ فوج ایزاد کا خرچہ ایام ضروری تک دین گے۔

درخواست ہفتم

چونکہ اکثر حسابات غیر منفصلہ و بقایا ذمہ علاقہ میرے کے عہد سابق کے باقی ہین اگر کوئی مہاجن یا ملازم گورنمنٹ انگریزی ہین نالشی ہو تو میری درخواست یہ ہے کہ اوسکی سماعت نہو۔

جواب

ایسی نالشات کی سماعت پیشگاہ گورنمنٹ انگریزی سے نہوگی۔

درخواست ہشتم

مجھے امید ہے کہ جو علاقہ مجھے اب عنایت ہوا ہے وہ قوانین وضوابط انگریزی سے بری رہیگا

جواب

قوانین وضوابط انگریزی تمہارے علاقہ مین جاری نہونگے۔

المرقوم ۲۵- ماہ مارچ سنہ ۱۸۱۱ عیسوی۔

ترجمہ اقرارنامہ مدخلہ راجہ بکرماجیت بجے بہادر راجہ چرکاری المرقوم ۲۵- ماہ مارچ سنہ ۱۸۱۱

چونکہ شروع اشتمال ملک بندیل کھنڈ سابق ممالک گورنمنٹ انگریزی کے ہین مقر مہاراجہ بکرماجیت بجے بہادر تمام رئیسان بندیل کھنڈ ہین جنہون نے اطاعت حکومت گورنمنٹ انگریزی اختیار کی اول پیچ فرمانبرداری کے تھا اور ہنگام آمدنی کپتان بیلی صاحب کی مین نے ایک اقرارنامہ بمہر و دستخط اپنے جسمین شرائط درج تھین داخل کیا اور ایک سند حاصل کی مگر قبضہ ٹپہ عیسانگر کا جو شامل سند مذکور تھا باعث دعوی کرنے راجہ بجاود کے نہین پایا تھا اور نہ قبضہ نصف حصہ

تعلقہ کریلا کا جو شامل سند مذکور تھا مگر بوجہ ضبط سرکار ہونے کے نہین ملا تھا اور نیز قبضہ جایداد اراضی راجہ ہمت بہادر اور اکثر دیہات میرے علاقہ کے جو قبضہ غیر دیجان مین اوسوقت سے اور داخل سند نہین ہوئے تھے نہین ملا تھا بعد ازان ہنگام رونق افروزی مستر جان رچارڈسن صاحب اجنٹ گورنر جنرل مین نے ایک درخواست بابت دلایانے قبضہ دیہات وعلاقجات مذکورہ بالا کا پیش کیا اور بموجب فیصلہ اور حکم رائٹ آنہوربل گورنر جنرل ان کونسل کے مجھے قبضہ ٹپہ عیسانگر کا مع قبضہ دیگر دیہات ومقامات جو قبضہ غیر دیجان مین تھے دلایا گیا اور مجھے ٹپہ چندیلا مین بابت حصہ کریلا کے مجرا دیگیا پس اب تمام دعاوی جو فیما بین میرے اور دیگر رئیسان نبدیل گنہ کے تھے فیصل ہوگئے اس سبب سے اب بنظر ثبوت فرمانبرداری ومتابعت واتحاد گورنمنٹ انگریزی کے مین بذریعہ اس تحریر کے ایک اقرارنامہ بمہر ودستخط اپنے جسمین گیارہ شرائط مندرجہ مین روبروی مستر جان رچارڈسن صاحب اجنٹ گورنر جنرل پیش کرتا ہون اور چاہتا ہون کہ ایک سند ترمیم اور صحیح شدہ جسمین تمام علاقجات ودیہات جواب میری قبضہ مین ہین شامل ہون عنایت کیجاے لہذا مین بذریعہ اس تحریر کے اقرار کرتا ہون کہ مین مطابق ہر ایک شرط اقرارنامہ کے بایمانداری کاربند رہونگا اور کسی موقع کسی شرط منجملہ شرائط مذکورہ سے انحراف نکرونگا

شرط اول

مین بذریعہ اس تحریر کے اقرار کرتا ہون کہ کسی موقع پر مین شرکت ساتھ دشمنان اندرونی وبیرونی آنہوربل کمپنی کے بندیل کمند مین نہین کرونگا اور ہمیشہ فرمانبردار اور تابعدار مرضی واحکام گورنمنٹ انگریزی ہر امر مین رہونگا۔

شرط دوم

اگر کوئی میری اولاد مین سے یا برادر یا رشتہ دار ممالک انگریزی مین یا علاقجات رئیسان مطیع گورنمنٹ انگریزی فساد یا بلوہ کرے تو مین اقرار کرتا ہون کہ مین ہر امر جو میرے اختیار اور اقتدار مین ہوگا درباب انسداد اوسکے عمل مین لاؤنگا اور اسپر بھی اگر وہ اپنی ضد قائم رہینگے تو مین وعدہ کرتا ہون کہ اپنی فوج شریک فوج انگریزی کرکے اونکی سزادہی اور استیصال مین دقیقہ فروگذاشت نہ کرونگا۔

شرط سوم

اگر کوئی رعایاے گورنمنٹ انگریزی مفرور ہوکر میرے علاقہ مین پناہ گیر ہوگا تو بروقت طلب افسران گورنمنٹ انگریزی مین اوسکو سپرد گورنمنٹ انگریزی کرونگا۔

شرط چہارم

مین یہ اقرار کرتا ہون کہ مین ہرگز اپنے علاقہ مین کسی شخص مجرم جرم دزدی یا غارتگری کو پناہ ندونگا اگر کوئی چوری واقع ہوگی یا مال کسی سوداگر یا مسافر کا کسی میرے علاقہ کے کانون سے چوری جائیگا تو مین باشندگان موضع مذکور کو جوابدہ بایتقاضا وضمنہ قیمت مال مسروقہ کا کرونگا یا ذمہ دار واسطہ گرفتار کرکے حوالہ کردینے چور کے گردانون گا اور عموماً اگر مجرم قتل یا دیگر جرائم جو سزایاب حسب قوانین فوجداری گورنمنٹ انگریزی بابت جرائم موقوعہ علاقہ انگریزی کے ہوسکتے ہین اور وہ اگر میرے علاقہ مین پناہ گیر ہون تو مین فوراً اونکو گرفتار کرکے حوالہ حکام انگریزی مقیم نبدیلکھنڈ کے کرونگا۔

شرط پنجم

اگر کوئی رئیسان گردونواح مین سے بخلاف حکام انگریزی سرکشی کریگا گو وہ میرا رشتہ دار قریب ہو مین اقرار کرتا ہون کہ مین اوس سے ہرطرح کی کتابت وہ ستانہ سے اجتناب کرونگا اور اپنے ملک مین اونکو یا اونکے رشتہ دارون کو پناہ ندونگا۔

شرط ششم

مین اقرار کرتا ہون کہ مین کسی رئیس سے جو مطیع و فرمانبردار گورنمنٹ انگریزی ہونگے کسیوقت کچھ تکرار پیش نکرونگا اور کسیوقت کوئی تکرار فیمابین میرے اور کسی رئیس ماتحت گورنمنٹ انگریزی کے پیدا ہوگا تو ہر حالت مین مین اقرار کرتا ہون کہ مین مقدمہ تنازع کو واسطے فیصلہ کے سپرد گورنمنٹ انگریزی کے کرونگا۔

شرط ہفتم

مین اقرار کرتا ہون کہ مین محافظت تمام گھاٹون کی جو اب میرے علاقہ مین ہونگے کرونگا تاکہ غلہ تکردتراق و بدخواہ لوگ اون گھاٹون سے چڑھکر یا اوترکر کسی راستہ سے جو میرے

علاقہ مین ہوگا گذر کرکے ممالک انگریزی مین داخل نہون اور اگر کوئی رئیس قرب وجوار خیال تاخت لاوے اوپر ممالک انگریزی کے میرے علاقہ سے گذر کر کریگا یا اونکے علاقہ مین حملہ کریگا خیال کریگا جو ماتحت گورنمنٹ انگریزی کے ہین تو مین اقرار کرتا ہون کہ مین افسران گورنمنٹ انگریزی کو اسکی اطلاع قبل از رئیس مذکور کے میرے علاقہ کے قریب آنے سے دونگا اور کوشش بلیغ کرکے ستدراہ اوسکا ہونگا ۔

شرط ہشتم

جب کبھی فوج انگریزی کو ضرورت ہوگی کہ میرے علاقہ کے راستہ سے گذر کر گھاٹون پر چڑہین تو مین اقرار کرتا ہون کہ مین نہ صرف اونکا سدراہ ہونگا بلکہ معتبر اور ہوشیار لوگ اونکے ہمراہ دونگا جو اونکو راستہ آسان سے پہونچائین گے اور رسد ضروری جبتک وہ میرے علاقہ مین یا قریب میرے علاقہ کے رہین گے بہم کردینگے ۔

شرط نہم

چونکہ گوپال سنگہ وراوہمت سنگہ مریاداہ والہ اور ظالم سنگہ بردو ہو وپدم سنگہ بیگی والہ وکوتی جمعدار دامودر بی ماہت گواہ والہ نے سرکشی بخلاف گورنمنٹ انگریزی کی ہے اور مجرم غارتگری وقزاقی کے ممالک گورنمنٹ ممدوح مین ہوئے ہین مین بذریعہ اس تحریر کے اقرار کرتا ہون کہ مین سرگرخط کتابت ساتہ سرکشان مذکورین کے نہین رکہونگا بلکہ بخلاف اسکے جب کبھی میرے گوش زد ہوگا کہ وہ بالاتفاق یا بالافراد بیچ ممالک گورنمنٹ انگریزی کے یا علاقہ ماتحت گورنمنٹ مذکور کے غارتگری کرتے ہین تو مین اقرار کرتا ہون کہ مین جاکر اونپر حملہ آور ہونگا اور حتی المقدور اونکی سزادہی مین کوشش بلیغ کرونگا اور درصورتیکہ کوئی اونمین کا گرفتار ہوگا تو مین اقرار کرتا ہون کہ میں اوسکو حوالہ گورنمنٹ انگریزی کے کردونگا ۔

شرط دہم

چونکہ فیمابین میرے اور راجگان ورئیسان بندیل کھنڈ کے اکثر تنازعات ودعاوی بابتہ دیہات کے باقی تھے جوازروی فیصلہ گورنمنٹ انگریزی اب فیصل اوسلے ہوگئے اور چونکہ اب کوئی تکرار یا دعوی باقی نرہا لہذا مین بذریعہ اس تحریر کے بیان کرتا ہون اور اقرار کرتا ہون کہ بعد ازین

مین تکرار یا نزاع کسی راجہ یا رئیس سے بابت دیہات کی یا قطعات زمین کے نہین کرونگا اور اگر کوئی راجہ یا رئیس میرے ساتھ تکرار بابت کسی موضع کے کریگا تو مین اقرار کرتا ہون کہ مین مقدمہ کو سپرد گورنمنٹ انگریزی کرونگا اور جو فیصلہ وہ کرینگے اسکو منظور کرونگا اور مین خود تکرار کسی مقدمہ مین نہین کرونگا

شرط یازدہم

مین اقرار کرتا ہون کہ ایک سیر معتبر ملازم ہمیشہ بطور وکیل ہمراہ افسر گورنمنٹ انگریزی اس ملک مین رہا کریگا تاکہ جو احکام جاری ہون اونکی تعمیل کرے اور اگر کسی وجہ سے صاحب افسر موصوف وکیل مذکور سے ناراض ہون تو مین اقرار کرتا ہون کہ مین فوراً دوسرا شخص بجاے اوسکے مامور کرونگا ۔

ترجمہ سند جو راجہ بجی بہادر راجہ چرکاری کو عطا ہوئی

المرقوم ۲۵ ۔ ماہ مارچ ۱۸۱۱ء

چودھریان و قانونگویان وغیرہ پرگنہ راتہ و سوندہ و کنولہ وغیرہ واقع ملک بندیلکھنڈ معلوم کرین ۔

کہ چونکہ راجہ بکرماجیت بجی بہادر جو منجملہ راجگان بندیل کھنڈ ایک قدیم اور موروثی راجہ ہے ہنگام شامل ہونے ملک بندیل کھنڈ کے ساتھ ممالک گورنمنٹ انگریزی اون راجگان بندیلہ مین سے تھا جسنے فرمانبرداری اختیار کی اور حکومت گورنمنٹ کی اطاعت منظور کی اور ہنگام اجنٹی کپتان جان بیلی صاحب سابق اجنٹ گورنر جنرل کے ایک اقرارنامہ داخل گورنمنٹ انگریزی کیا اور ایک سند بابت دیہات اور اراضیات اپنے قبضہ کے حاصل کی اور اوسوقت سے ثابت قدم اور وفادار ہر ایک شرط اقرارنامہ پر رہا ہے اور کسی امر مین اوس سے انحراف نہین کیا اور نہ فرمانبرداری اور نمک حلالی اور اتحاد گورنمنٹ انگریزی سے پہلوتہی کی ہے اکثر دیہات حصہ راجہ مذکور جو اوسوقت مین قبضہ اشخاص غیر ذیحق مین تھے اور اوسوقت مین تحقیقات حقوق نہین ہوئی تھی اسلیے اون ہی غیر ذیحق کے قبضہ مین رہے تھے اور شامل سند مذکور نہین ہوے اور بابت اون دیہات جو بر طبق مذکورۂ سابق مندرج سند نہین ہوے تھے نزاع اور تکرار باقی رہی

ونصف تعلقہ کریلا جو مندرج اوس سند کے تھا جو راجہ نے کپتان جان بیلی صاحب سی حاصل کی تھی حیطۂ ضبط سرکار انگریزی مین مع جایداد راجہ ہمت بہادر رہا تھا بیچ عہد انصبی مسٹر جان چارلز صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بعد تحقیقات کامل راجہ مذکور اوپر اون دیہات کے جو غیر و یحق کے پاس تھے قابض کیا گیا اور اوسنی مالگذاری پہ چندیلا سے بابت نصف تعلقہ کریلا کے مجرائی پائی اور جو تکرار اور دعاوی فیمابین راجہ مذکور و دیگر رئیسان بندیل کھنڈ باقی تھے سب فیصل ہوگئے اس صورت مین ایک صحیح سند اور اقرارنامہ ضروری متصور ہو کر راجہ مذکور نے برطبق اوسکے ایک اقرارنامہ جدید جسمین گیارہ شرائط درج تھین داخل کیا اور درخواست سند جدید کی بابت اون دیہات اور علاقجات کے طلب کی جو اوسوقت اوسکے قبضہ مین تھے لہذا دیہات اور تعلقہ جات مندرج فہرست نسلکہ راجہ مذکور اور اوسکے ورثا کو مع تمام حقوق وحبوب ذیل وسائر قلعجات وگڈہی وغیرہ بصیغہ معافی گورنمنٹ انگریزی سے واسطے دوام کے عطا ہوئے جب تک راجہ مذکور اور اوسکے ورثا اور جانشین شرائط اقرارنامہ مدخلہ اوسکے کا لحاظ رکھین گے اور سرانجام دیسکا کرتے رہین گے مزاحمت یا ضبطی اون علاقجات اور دیہات کی جواب اوسکو دیے جاتے ہین سرکار انگریزی سے نہوگی تکلو واجب اور لازم ہے کہ تم سب راجہ مذکور کو اپنا مالک اور رئیس علاقجات عطیہ کا تصور کرو اور راجہ پر یہ فرض ہوگا کہ وہ کوشش بلیغ بیچ ترقی زراعت اور بہبودی الملاقجات بذریعہ رفاہ وآسایش باشندگان کرینگے اور نتیجہ انتظام نیک کا ثمرہ اطاعت فرمانبرداری ونمک حلالی گورنمنٹ انگریزی حاصل کرینگے۔

تصدیق کیا آنریبل ڈالیس پریسیڈنٹ کونسل ہند نے تاریخ ۱۹ ماہ اپریل ۱۸۱۱ء۔

فہرست دیہات تتمہ نمبر ۴ مین درج ہے۔

نمبر ۵۶

سند جسکی رو سے اختیار تبنی کرنے کا مہاراجہ جگت سنگھ دیوجو کاری والہ کو عطا ہوا۔

المرقوم ۱۱ مارچ ۱۸۶۲ء

جناب ملکہ معظمہ کی خواہش ہے کہ حکومت اکثر راجگان ورئیسان ہند جو اب اپنے اپنے

علاقہ مین حکمران ہین واسطے دوام کے رہے اور شان وشوکت اونکے خاندان کی جاری رہے بیچ تعمیل کرنے اس خواہش شاہنشاہی کے یہ سند تمکو دیجاتی ہے اور وہ اطمینان اعادہ کیجاتی ہے جو مین نے تمکو دربار کانپور مین ماہ دسمبر ۱۸۵۹ء دی تھی یعنی بصورت نہونے وارث کے گورنمنٹ انگریزی اوس شخص کو منظور کرینگے جسکو تم یا بعد تمہارے کوئی سردار تمہارے علاقہ کا حسب رواج قدیم تمہارے خاندان کے متبنی کریگا۔

اطمینان رکھو کہ کوئی امر مخل اس شرط کا جو تمہارے ساتھ کیجاتی ہے اوسوقت تک نہوگا جبتک تمہارا خاندان نمک حلال تخت وتاج شاہی رہیگا اور جبتک ایفاے شرائط عہدنامجات وعطانامجات واقرارنامجات جو گورنمنٹ انگریزی کے ساتھ ہوئے ہین ہوتا رہیگا۔

دستخط کیننگ

نمبر ۷۵

واجب العرض مدظلہ جانب راجہ رتن سنگہ بخطاب

درخواست اول	جواب
الزام دہی غرض گویان نسبت میرے بلا تحقیقات سماعت نہو۔	یہ طریق گورنمنٹ انگریزی کا نہین ہے کہ الزام دہی کسی شخص پر بلا تحقیقات کارروائی کیا کرین۔
درخواست دوم	**جواب**
مثل وفادار وتابعدار ملازم گورنمنٹ انگریزی کے مجھے امید ہے کہ مین ہمیشہ مورد الطاف ومہربانی رہونگا۔	جبتک تم وفادار وتابعدار رہوگے ہر ایک درجہ مراعات کا تمہاری نسبت مرعی رہیگا۔
درخواست سوم	**جواب**
اگر کوئی میرا رشتہ دار یا باشندہ اس ملک کا میری علاقہ مین فساد برپا کریگا تو مجھے یقین ہے	چونکہ تمام تکرار اور نزاع جو ابتک فیما بین اجگان وٹیسان اس ملک کی جاری تھین فیصلہ گورنمنٹ انگریزی

کہ گورنمنٹ انگریزی میری مدد پہنچا وسکی سزا دہی کے کرینگے۔

درخواست چہارم

اگر کوئی زمیندار میرے علاقہ کا یا میرا ملازم یا اہلکار مفرور ہو کر علاقہ انگریزی میں پناہ گزین اختیار کریگا تو مجھے امید ہے کہ وہ حوالہ میری کردیا جائیگا

درخواست پنجم

سے ہوگئین پس اس صورت مین امید یہ ہے کہ کوئی اور تکرار جدید فیابین رئیسان ماتحت گورنمنٹ انگریزی پیدا نہوگی اگر اتفاق کسی سبب نامعلوم سے کوئی تکرار فیابین تمہارے اور کسی اور رئیس کے پیدا ہو تو اوس مقدمہ نزاع کو واسطے ملاحظہ کے سپرد گورنمنٹ انگریزی کے کروگے جو اوسکا فیصلہ حسب رویداد کرینگے اور چونکہ تمہارا علاقہ شامل ملک بندیلکھنڈ کے ہے یہ گمان نہین ہوتا کہ کوئی فوج غنیم حملہ آور ہو مگر احیاناً جو یہ امر غیر ممکن بھی وقوع مین آئے گا تو تمہارے علاقہ کی حفاظت گورنمنٹ انگریزی کرینگے۔

جواب

حفاظت کاشتکاران کی اور رعایاے ہر قسم کی مطلب صریح گورنمنٹ انگریزی کا ہے جہان اونکی عملداری جاری ہے لہذا یہ ضرور ہے کہ تم ایسا ہی طریق نسبت اپنے زمیداران کے جاری رکھو تاکہ وہ راضی رہین اور کوئی نالش دائر نہو اگر کوئی تمہارا زمیدار یا ملازم حکومت گورنمنٹ انگریزی مین پناہ گیر ہوگا تو وجہ استغاثہ کی دریافت کیجائیگی اور اگر اُنہون نے کوئی جرم کیا ہوگا تو اونکو سزا دیجائیگی۔

جواب

ہنگام ملاقات ہی مراسم مقررہ میری نسبت ملحوظ رہین جنکے مستحق میرے بزرگ تصور کیے گئے تھے۔

مراسم اور مراتب موروثی خاندان قدیم کے ہمیشہ ہر موقع پر گورنمنٹ انگریزی اور اونکے ملازمین نے ملحوظ رکھے ہین ہر طرح کا لحاظ نسبت تمہاری مرعی رہیگا۔

درخواست ششم

اگر مجھکو حکم ہوگا کہ کچھ مدد سپاہ سے گورنمنٹ انگریزی کی کرون تو مجھے یقین ہے کہ خوراک ضروری میری فوج کی مجھکو عنایت ہوگی جبتک وہ خدمتگذار حاضر رہے گی

جواب

تمکو مناسب ہو کہ تم اپنی ملازمی مین اوس سے زیادہ فوج نرکھو جو واسطے تحصیل علاقہ کے نہایت ضروری ہو اور نیز واسطے ہمراہی تمہارے اوتنا ہو جو تمہارے بزرگ ہمیشہ ہمراہ رکھتے تھے اگر گورنمنٹ انگریزی کسیوقت تمہاری مدد زیادہ فوج سے طلب کرینگے تو جسقدر زیادہ فوج ہوگی اوسکا خرچہ دیا جائیگا

درخواست ہفتم

چونکہ یہان اکثر حسابات غیر منفصلہ و قرضہ غیر ادا شدہ حکومت سابقہ کا باقی ہے اگر کوئی مہاجن یا ملازم روبروی گورنمنٹ انگریزی کی نالشی ہو تو مین چاہتا ہون کہ اونکی نالش سماعت نہ ہو۔

جواب

ایسی نالشات کی سماعت گورنمنٹ انگریزی نہین کرینگے۔

درخواست ہشتم

مجھے امید ہے کہ وہ علاقہ جو مجھے اب سرکار انگریزی سے عنایت ہوا ہے وہ قوانین اور ضوابط انگریزی سے بری رہے۔

جواب

جسطرح دیگر رئیسان بندیل کھنڈ کا علاقہ قوانین اور ضوابط انگریزی سے بری ہے اوسیطرح تمہارا علاقہ بھی بری رہیگا اور اوسمین قوانین اور ضوابط انگریزی جاری نہونگے۔

ترجمہ اقرارنامہ راجہ رتن سنگھ راجہ بجاور

چونکہ جب سے ملک بندیل کھنڈ شامل ممالک گورنمنٹ انگریزی ہوا ہے میرا والد مرحوم راجہ کیسری سنگھ راجہ بجاور نے اپنی فرمانبرداری اور نمکحلالی سے گورنمنٹ انگریزی کی ظاہر کی ہے اور جبتک زندہ رہا مطیع اور فرمانبردار اور وفادار رہا اور اون رئیسون مین شمار ہوا تھا جنہون نے اطاعت منظور کی تھی اور جو بحفاظت گورنمنٹ رہے تھے اور ہمیشہ مطیع الحکم اون افسران انگریزی کا رہا تھا جو واسطے انتظام ملک بندیل کھنڈ کے مامور ہوئے تھے اب اسوقت مین مین مقرر راجہ رتن سنگھ پسر کلان راجہ مرحوم نے بنظر اثبات میری فرمانبرداری اور اتحاد گورنمنٹ انگریزی کے یہ اقرارنامہ بمہر و دستخط اپنے تیار کرکے اور گیارہ شرائط درج کرکے روبرو مسٹر جان رچارڈسن صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بندیل کھنڈ کے پیش کیا درخواست یہ ہے کہ ایک سند بابت مواضعات اور علاقجات کی جواب میری قبضہ مین ہین اور جو میرے قدیم مواضع متصوبہ ہین ویجاے لہذا مین بذریعہ اس تحریر کے بیان کرتا ہون اور اقرار کرتا ہون کہ مین فی الحقیقت لحاظ تمام شرائط مندرجہ اقرارنامہ کا رکھونگا اور کبھی کسی شرط سے انحراف نکرونگا۔

شرط اول

مین بذریعہ اس تحریر کے اقرار کرتا ہون کہ کسی موقع پر مین شرکت ساتھ دشمنان اندرونی و بیرونی آنریبل کمپنی کے بندیل کھنڈ مین نہین کرونگا اور ہمیشہ فرمانبردار اور تابعدار مرضی اور احکام گورنمنٹ انگریزی ہر امر مین رہونگا۔

شرط دوم

اگر کوئی میرے اولاد مین سے یا برادر یا رشتہ دار ممالک انگریزی مین یا علاقجات رئیسان مطیع گورنمنٹ انگریزی مین فساد یا بلوہ کرے تو مین اقرار کرتا ہون کہ مین ہر امر مین جو میرے اقتدار اور اختیار مین ہوگا درباب انسداد اوسکی عمل مین لاؤنگا اور اسپر بھی اگر وہ اپنی ضد پر قائم رہیگا تو مین وعدہ کرتا ہون کہ مین اپنی فوج شریک فوج انگریزی کرکے اونکی سزادہی اور استیصال مین دقیقہ فروگذاشت نکرونگا۔

شرط سوم

اگر کوئی رعایای گورنمنٹ انگریزی مفرور ہو کر میرے علاقہ مین پناہ گیر ہوگا تو بروقت طلب افسران گورنمنٹ انگریزی مین اوسکو سپرد گورنمنٹ انگریزی کرد ونگا

شرط چہارم

مین یہ بھی اقرار کرتا ہون کہ مین ہرگز اپنے علاقہ مین کسی شخص مجرم جرم دزدی یا غارتگری کو پناہ ندونگا اگر کوئی چوری واقع ہوگی یا مال کسی سوداگر یا مسافر کا کسی میرے علاقہ کے گانو مین چوری جائیگا تو مین باشندگان موضع مذکور کو جوابدہ بابتہ معاوضہ قیمت مال مسروقہ کے کرونگا یا ذمہ دار واسطہ گرفتار کرکے حوالہ کرنیے چور کے گردانونگا اور عموماً اگر مجرم قتل یا دیگر جرائم جو سزایاب حسب قوانین فوجداری گورنمنٹ انگریزی بابت جرائم موقوعہ علاقہ انگریزی کے ہوسکتے ہون اور وہ اگر میرے علاقہ مین پناہ گیر ہون تو مین فوراً اونکو گرفتار کرکے حوالہ حکام انگریزی مقیم بندیل کھنڈ کے کرد ونگا۔

شرط پنجم

اگر کوئی رئیسان گردنواح مین سے بخلاف حکام انگریزی سرکشی کریگا گو وہ میرا رشتہ دار قریب ہو مین اقرار کرتا ہون کہ مین اوس سے ہر طرح کی کمابت دوستانہ سے اجتناب کرونگا اور اپنے علاقہ مین اونکو یا اونکے رشتہ داران کو پناہ ندونگا۔

شرط ششم

مین اقرار کرتا ہون کہ مین کسی رئیس سے جو مطیع و فرمانبردار گورنمنٹ انگریزی ہونگے کسیطرح کی تکرار پیش نکرونگا اور اگر کسیوقت کوئی تکرار فیما بین میرے اور کسی رئیس ماتحت گورنمنٹ انگریزی کے پیدا ہوگی تو ہر حالت مین اقرار کرتا ہون کہ مین مقدمہ نزاع کو واسطے فیصلہ کے سپرد گورنمنٹ انگریزی کے کرونگا۔

شرط ہفتم

مین اقرار کرتا ہون کہ مین محافظت تمام گھاٹون کی جو میرے علاقہ مین ہونگے کرونگا تاکہ خارتگر یا قزاق و بدخواہ لوگ اون گھاٹون سے چڑھ کر یا اوتر کر کسی راستہ سے جو میرے علاقہ مین ہوگا گذر کرکے ممالک انگریزی مین داخل نہون اور اگر کوئی رئیس قرب وجوار کا خیال

خیال تاخت لانے اوپر ممالک انگریزی کے میرے علاقہ سے گذر کر کریگا یا اونکے علاقہ مین حملہ کرنے کا خیال کریگا جو ماتحت گورنمنٹ انگریزی کے ہین تو مین اقرار کرتا ہون کہ مین فہسان گورنمنٹ انگریزی کو اسکی اطلاع قبل از رئیس مذکور کے میرے علاقے کی قریب آنے سے دونگا اور کوشش بلیغ کرکے سدراہ اوسکا ہونگا۔

شرط ہشتم

جب کبھی فوج انگریزی کو ضرورت ہوگی کہ میرے علاقہ کے راستہ سے گذر کر گہاٹون پر چڑہین تو مین اقرار کرتا ہون کہ مین نہ صرف اونکا سدراہ نہونگا بلکہ معتبر اور ہوشیار لوگ اونکی ہمراہ دونگا جو اوسکو راستہ آسان سے لیجائینگے اور رسد ضروری جتنک وہ میرے علاقہ مین یا قریب میری علاقہ کے رہینگے بہم کردینگے۔

شرط نہم

چونکہ گوپال سنگہ اور برا وہمت سنگہ میرا داہ والہ اور ظالم سنگہ پرودا ہوا اور پدم سنگہ تمبکیا والہ وگوتی جمعدار و مانک جی ماہت گواہ والہ نے سرکشی بخلاف گورنمنٹ انگریزی کی ہے اور مجرم غارتگری و قزاقی کے ممالک گورنمنٹ ممدوح مین ہوئے ہین مین بذریعہ اس تحریر کے اقرار کرتا ہون کہ مین ہرگز خط کتابت ساتہ سرکشان مذکورین کے نہین رکہونگا بلکہ بخلاف اسکے جب کبھی میرے گوش زد ہوگا کہ وہ بالاتفاق یا بالافراد بیچ ممالک گورنمنٹ انگریزی کے یا علاقہ ماتحت گورنمنٹ مذکور کے غارتگری کرتے ہین تو مین اقرار کرتا ہون کہ مین جاکر اوپر حملہ آور ہونگا اور حتی المقدور اونکی سزادہی مین کوشش بلیغ کرونگا اور درصورتیکہ کوئی اونمین کا گرفتار ہو تو مین اقرار کرتا ہون کہ مین اوسکو حوالہ گورنمنٹ انگریزی کے کردونگا۔

شرط دہم

چونکہ فیما بین میرے اور راجگان مہ عیسان بلکینڈ کے اکثر تنازعات دعاوی بابت دیہات کے باقی تہے جو از روی فیصلہ گورنمنٹ انگریزی اب فیصل اوطے ہوچکے اور چونکہ اب کوئی تکرار یا دعوے باقی نرہا لہذا مین بذریعہ اس تحریر کے بیان کرتا ہون اور اقرار کرتا ہون کہ بعد ازین مین تکرار یا نزاع کسی راجہ یا رئیس سے بابت دیہات کی یا قطعات زمین کے نہین کرونگا اور

اگر کوئی راجہ یا رئیس میرے ساتھ تکرار بابت کسی موضع کی کریگا تو مین اقرار کرتا ہون کہ مین مقدمہ کو سپرد گورنمنٹ انگریزی کرونگا اور جو فیصلہ وہ کر دینگے اوسکو منظور کرونگا اور مین خود تکرار کیسیتھ پیش نہ کرونگا

شرط یازدہم

مین اقرار کرتا ہون کہ ایک میرا معتبر ملازم ہمیشہ بطور وکیل ہمراہ افسر گورنمنٹ انگریزی اس ملک مین رہا کریگا کہ جو احکام جاری ہون اونکی تعمیل کرے اور کسیوجہ سے صاحب افسر موصوف وکیل مذکور سے ناراض ہون تو مین اقرار کرتا ہون کہ مین فوراً دوسرا شخص بجاے اوسکے مامور کرونگا ۔

المرقوم ۲۶- ماہ مارچ ۱۸۱۱ء

ترجمہ سند جو راجہ رتن سنگھ راجہ بجاور کو عطا ہوئی ۔

چونکہ راجہ کیسری سنگھ راجہ سابق بجاور نے جو ایک ذی عزت موروثی رئیسان بندیل کھنڈ سے اور اولاد راجہ جگت راج سے ہے جسوقت سے ملک بندیلکھنڈ شامل ممالک گورنمنٹ انگریزی ہوا ہے بلا تفاوت طریقہ اپنا فرمانبرداری و متابعت اور اتحاد کا رکھا ہے اور رفاقت مین ثابت قدم رہا ہے اور کسیوقت طریق نمک حلالی و فرمانبرداری سے جو نسبت گورنمنٹ انگریزی کے اوسے واجب تھی انحراف نہین کیا ہے اور چونکہ گورنمنٹ انگریزی نے وعدہ کیا تھا کہ ایک سند جسکی رو سے دیہات و علاقجات اونکے قدیم اونکے پاس بحال رہین گے اوسوقت دیے جاینگے جب تنازعات دعاوی جو نسبت حقوق ٹپہ عیسانگر کے دائر ہین فیصلہ ہو جاینگے اور وہ امر اب از روے فیصلہ گورنمنٹ انگریزی طے ہو چکا مگر اب راجہ مذکور فوت ہو چکا ہے اور اوسکا پسر کلان راجہ رتن سنگھ وارث و جانشین متوفی از روی منظوری گورنمنٹ انگریزی جانشین علاقہ مقبوضہ والد اپنے کا ہوا اور گورنمنٹ انگریزی مین ایک اقرارنامہ بمہر و دستخط اپنے داخل کیا جسمین گیارہ شرائط مندرج ہین اور درخواست سند کی گورنمنٹ انگریزی سے کی لہذا دیہات متذکرۂ فہرست منسلکہ جو قدیم سے قبضۂ راجہ مرحوم مین تھے اور نیز وہ دیہات

جو گورنمنٹ انگریزی سے ازراہ دریادلی راجہ مذکور کو واسطے اُسکے ثابت قدم رہنے کے عطا کیے تھے مع جملہ حقوق و مال و سائر قلعہ جات و دیگر مقامات مضبوط اب راجہ رتن سنگھ اور اُسکے ورثا کے نام معاف بحال رکھے جاتے ہیں اور ایک سند اس بارہ مین عطا ہوتی ہے جبتک راجہ اور اوسکے ورثا اور جانشین اپنے اقرار پر قائم رہین گے اور بصدق دل لحاظ جمیع شرائط اقرار نامہ کا رکھین گے مزاحمت یا ضبطی علاقجات مذکورین منجانب گورنمنٹ انگریزی عمل مین نہین آئیگی تم سب کو جو راجہ موصوف کو اپنا حاکم اور مالک علاقہ مذکورہ کا تصور کرو اور راجہ پر اور اوسکے ورثا پر فرض ہوگا کہ وہ کوشش بلیغ کرکے آبادی اور بہبودی دیہات علاقجات مذکور کرے اور رفاہ باشندگان مین مصروف رہے اور آمدنی علاقجات مذکور کو ساتھ فرمانبرداری و منابعت و نمک حلالی گورنمنٹ انگریزی کے تحت و تصرف مین لائے — بعد منظوری ریٹ آنریبل گورنر خیرل ان کونسل کے دوسری سند اسی مضمون کی دستخطی ریٹ آنریبل گورنر جنرل بجای سند ہذا کے جو صاحب جنٹ گورنر جنرل نے بتاریخ ۲۲ — ماہ مارچ سنہ ۱۸۱۱ عیسوی دی ہے عطا ہوگی —

تصدیق کیا وایس پریسیڈنٹ ان کونسل نے بتاریخ ۱۹ — ماہ اپریل سنہ ۱۸۱۱ء

فہرست دیہات نمبر ۵ مین درج ہے —

نمبر ۵۸

واجب العرض مدخلہ راجہ رنجیت سنگھ

درخواست اول	جواب
احوال حال علاقہ کوٹرا دیوبی اور نہانی قلعہ جو میری حکومت کی قائم کرنے مین پیدا ہوئی اوسکو خوب معلوم ہے مین بواسطے امید رکھتا ہون کہ پرورش اور اعانت گورنمنٹ کی ہمیشہ میری نسبت بمذول رہے —	بہت کم شبہہ اس امر مین ہے کہ تم خود ملاحظہ گورنمنٹ انگریزی اپنی حکومت قائم کرسکتے ہو اور بندوبست پرگنہ کرسکتے ہو تاہم ہر طرح کی مدد مناسبہ جو تم طلب کروگے دیجائیگی مگر مدد بیجا ندیجائیگی —

درخواست دوم

مین چاہتا ہون کہ جو روپیہ اب میری صرف کے واسطے مقرر کیا گیا ہے وہ ایک سال بعد بندوبست گنہ کوٹرا دیوئی وغیرہ تک جاری رہے

جواب

سو فحوائے شرط منضم اقرارنامہ جو تمنے داخل کیا ہے تمہارا روپیہ مد خرچ کا اوسوقت تک قائم رہیگا جب تک تمہاری حکومت پرگنہ جات مین قائم نہوگی

درخواست سوم

دروغ گوئی اور کینہ وری طبیعت میرے رشتہ داران کی آپکو خوب معلوم ہے لہذا اگر کوئی کینہ وری سے میری نسبت کوئی الزام دروغ لگائے اوسکا یقین بلا تحقیقات نہ کیا جاے

جواب

افسران گورنمنٹ انگریزی ہرگز بلا تحقیقات الزام دہی کسی شخص کی یقین نہین کرتے اور تمہارے باب مین بھی زیادہ تر ہوشیاری ملحوظ رہیگی

درخواست چہارم

اگر کوئی میرے برادران مین سے یا ہمراہیان یا ملازمین یا ماتحتان مین سے کوئی دعوی میری نسبت پیش کرین اوسکی سماعت نہو

جواب

بنظر اسکے کہ تمہارا مرتبہ اور رعب قائم ہے گورنمنٹ انگریزی مداخلت بیجا تصفیہ دعاوی سے جو بخلاف تمہارے تمہارے بھائی یا ہمراہ یا ملازم یا ماتحت پیش کرینگے سماعت نہونگی مگر ایسے دعاوی کا فیصلہ تمہارے تعلق سمجھا جائیگا

درخواست پنجم

اگر کوئی میرا رشتہ دار یا برادر یا ماتحت یا ہمراہ کبھی مجھسے سرکشی کرکے میری طریقہ کی نسبت خلاف الزام دیگا تو مین چاہتا ہون کہ اوکی سماعت

جواب

یہ طریقہ گورنمنٹ انگریزی کے خلاف ہے کہ سماعت الزام دہی دروغ کی نسبت کسی شخص کی کیجاے لہذا تمہارے مقدمہ مین بسیط حکایان نامسموع نہوگا

درخواست ششم

اگر کوئی شخص جواب حکومت کوٹرا مین

جواب

یہ امر تمکو ضرور ہے کہ بیخ قائم کرنے اپنی حکومت

مقیم ہے نالش کرے کہ میری حکومت کے قائم ہونے سے اوسکو ایذا پہونچی ہے اور اسکی نالش اونکے پاس جاکر کرے تو مین چاہتا ہون کہ ایسی نالش بہی سماعت نہو کے تم طریقہ ملائم و معتدل اختیار کرو لیکن اگر کوئی شخص فساد تمہارے پرگنہ مین پیدا کرے یا ارادہ تہ بالا کرنے تمہاری حکومت کا کرے تو تمکو اختیار حاصل ہے کہ تم ایسے شخص کو اپنے ملک مین سزا دو اور گورنمنٹ انگریزی اوسکو مدد نہ دینگے۔

درخواست ہفتم

جواب

میرا مکان جو اس جانب نالۂ نمی کے واقع ہے اور جسکے متعلق دس بارہ باغات ہین جنمین میرے آدمی اور ملازمین ماتحتان میرے رہتے ہین اور جسمین وہ لوگ اوسوقت سے ہین جب سے وہ میری ملازمین مین آئے ہین اور جسوقت سے گورنمنٹ انگریزی مداخلت کلیہ میرے زیر حکومت ہین اور کسیطرح کی مزاحمت یا مداخلت اوسمین کسی کی نہین ہے لہذا مین چاہتا ہون کہ میری مراعات اونکے نسبت جاری اور قائم رہے۔

وہ لوگ جس حال مین اب ہین اوسمین بحال رہین گے۔

درخواست ہشتم

جواب

مین چاہتا ہون کہ جو لحاظ اور مراسم میری مرتبہ کے ہین وہ ہمیشہ افسران گورنمنٹ انگریزی سے مرعی اور ملحوظ رہین۔

چونکہ یہ بہی ایک قاعدہ گورنمنٹ انگریزی کا ہے کہ تمبر قدیم راجگان و رئیسان کا بحال ہے اور مراسم جو اونکے ساتہ ہین مرعی رہین لہذا تمہارے نسبت کوئی امر رتبہ سنا کا فروگذاشت نہوگا۔

درخواست نہم

دربارہ راجہ رام کے مینے اول ہی سے اپنے اقرارنامہ مین وعدہ کیا ہے کہ اگر تابعداری منظور کرکے انکی خدمت مین حاضر ہوکر عفو جرائم ماضیہ چاہے گا تو مین اوس سے ایک اقرارنامۂ متابعت داخل کراونگا اور اگر وہ ضد کرکے انکار اس امر سے کریگا تو یہ اقرار کرتا ہون کہ مین اوسکو سزای اعمال دونگا مگر درصورتیکہ راجا رام بلا وساطت میرے انکی خدمت مین حاضر ہوکر تصفیہ شرائط تابعداری کرلے تو مین چاہتا ہون کہ درخواست اُنکی منظور نہ ہو۔

جواب

یہ تمپر فرض ہے کہ بموجب شرائط اپنے اقرارنامہ کے ہر طرحکی کوشش عمل مین لاکر راجا مذکور کو متابعت گورنمنٹ اختیار کرے ورنہ تم اسکو اسطرحکا زیر کرو کہ وہ قابل غارتگری کرنے کے نرہے کوئی تدبیر جو باعث مخلصی گورنمنٹ اس شخص سے غارتگری ہی ہوگا وہ منظور کیا جائیگا

المرقوم مقام باندا تاریخ ۸ - ماہ جون سنہ ۱۸۱۹ء مطابق ۱۰ - ماہ جیٹھہ سنہ ۱۸۷۴ء موافق یکم ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۲۲۲ھ روز دوشنبہ۔

اقرارنامہ راجہ بخت سنگہ

چونکہ جب فوج انگریزی بندیل کھنڈ مین واسطے تسلط ملک کے آئی کپتان جان بیلی صاحب کو گورنر جنرل بہادر نے واسطے نگرانی و تصفیہ امور اس ملک کے مامور کیا اور چونکہ محمد علی بہادر نے اپنے راج اور علاقہ سے خارج کردیا تھا کپتان جان بیلی صاحب موصوف نے ازراہ دادہی و نصفت پروری جو ہادی طریق افسران گورنمنٹ انگریزی ہے مجکو اپنے مکانات پر جو باندہ مین تھے قابض کردیا اور میرے واسطے تین ہزار روپیہ گوہر شاہی ماہوار مقرر کیا اور یہ روپیہ مجھے آجکے روز تک ملتا ہے اور چونکہ بنظر رفاہیت و خوشنودی باشندگان اور باعث رفع فساد و منازعات کے اکثر محالات اس ملک کی مستحقان ذیحق کے تفویض ہوئے اور میرے بہ

جو مثل دیگر رئیسان کے دعویدار ذیحق تصور ہوا درخواست بخدمت کپتان جان بیلی صاحب موصوف گذرانی کہ ایک سند مجھکو بھی بابت پرگنہ کوٹرا و دیگر محالات کی عنایت ہو کیونکہ وہ سب میرے علاقہ موروثی تھے اور اب قبضہ گوپال سنگھ غیر ذیحق مین ہین یہ درخواست میری منظور ہوئی اور وعدہ ہوا کہ آیندہ مجھکو سند ملیگی اور چونکہ مسٹر جارڈسن صاحب اسطے نگرانی امور بندوبستکے مامور ہوئے ہین مینے اونکو درخواست دیکر عطیہ محالات مذکورہ بالا کا حاصل کیا لہذا اور بنظر ثبوت تابعداری اور وفاداری اپنی نسبت گورنمنٹ انگریزی کے مین نے یہ اقرارنامہ تیار کیا اور اب داخل کرتا ہون اسمین شرائط ذیل درج ہین اور مین اقرار کرتا ہون کہ مین اون سے سرمو انحراف نہ کرونگا۔

شرط اول

مین بذریعہ اس تحریر کے اقرار کرتا ہون کہ مین واسطے کسی غارتگری یا قزاق سے درمیان حدود ملک بندیل کنڈ یا باہر حدود مذکور کے نرکھونگا اور نہ اونکو پناہ دونگا اور نہ اونکو اور نہ اونکے خاندان کے آدمیون کو اپنے علاقہ مین رہنے دونگا اور ہر طرح کی تحریر سے ساتھ اونکے اجتناب کرونگا مین یہ بھی اقرار کرتا ہون کہ مین کوئی تکرار یا نزاع ساتھ ماتحت یا ملازم گورنمنٹ انگریزی کے نہین کرونگا اور اگر کوئی تکرار فیمابین میرے اور کسی راجہ یا رئیس بندیل کنڈ ماتحت گورنمنٹ انگریزی کے پیدا ہوگی تو مین اقرار کرتا ہون کہ ایسی تکرار کو مین سپرد افسران گورنمنٹ انگریزی واسطے تحقیقات کے کرونگا اور جو فیصلہ وہ کردینگے اوسکو بلا تامل منظور کرونگا مین اقرار کرتا ہون کہ مین عوض کسی تکلیف دہی کا کسی سے خود نہ لونگا اور نہ بغیر حکم گورنمنٹ انگریزی کے خود جاکر بدلہ کسی زیادتی کا خود لونگا جو حکم گورنمنٹ کا ہوگا اوسکی اطاعت اور تعمیل ہمیشہ کیا کرونگا۔

شرط دوم

مین اقرار کرتا ہون کہ مین حفاظت راستہ ہای گہاٹون کی جو میرے علاقہ مین ہونگے کرونگا تاکہ تمام غارتگران و قزاقان و بدخواہان گہاٹون پر چڑہ کر یا اوس سے اوتر کر ممالک انگریزی مین کسی میرے علاقہ کے راستہ سے گذر نکرین اور اگر کوئی رئیس یا سرغنہ گروہ کا خیال کریگا کہ میرے علاقہ سے گذر کر ممالک انگریزی مین تاخت لائے تو مین اقرار کرتا ہون کہ مین افسران گورنمنٹ انگریزی

قبل ازایسے شخص کے میرے علاقہ کے متصل آنے کے اطلاع دونگا اور کوشش بلیغ بیچ روکنے اوسکے کرونگا۔

شرط سوم

جب کبھی فوج انگریزی کو موقع گھاٹون پر چڑھنے کا میرے علاقہ کے کسی راستہ سے ہوگا مین اقرار کرتا ہون کہ مین نہ صرف سدراہ اونکا نہ ہونگا بلکہ معتبر اور ہوشیار لوگ اونکے ساتہ دونگا جو اونکو آسان راستون سے پہونچائین گے اور رسد ضروری جبتک وہ میرے علاقہ مین یا نزدیک میرے علاقہ کے رہین گے بہم پہونچائین گے۔

شرط چہارم

گورنمنٹ انگریزی نے جو مجکو پرگنہ کوڑا وغیرہ دیے ہین جو دیوان گوپال سنگہ نے چھین لیے تہے اور ابتک اوسکے قبضہ غیر واجب مین ہین مین بذریعہ اس تحریر کے بایمانداری اقرار کرتا ہون کہ مین انسداد گوپال سنگہ اور اوسکے زمیداران کا کرونگا تاکہ وہ ممالک انگریزی مین آکر فساد برپا نکرین اور مین ذمہ دار اوس نقصان کا ہونگا جو کسی رعایای گورنمنٹ انگریزی کا ہوگا اگر یہ امر وقوع مین آیا یعنی گوپال سنگہ وغیرہ نے غارتگری کی۔

شرط پنجم

چونکہ راجا رام پنڈا سابق میرے ماتحت تہا اور اب مشہور غارتگر اور ڈاکو ہے اور ہر ایک قابو واسطے دق کرنے اور لوٹنے رعایا اور زمیداران گورنمنٹ انگریزی ڈہونڈہتا ہے مین بذریعہ اسکے اقرار کرتا ہون کہ مین راجا رام مذکور کو مجبور کرکے مثل سابق مطیع و فرمانبردار کرونگا اور بعد حاصل کرنے عفو جرائم سابقہ اوسکے اوس سے ایک اقرار نامہ فرمانبرداری گورنمنٹ انگریزی اور ترک عادات غارتگری داخل کراؤنگا اور جو پرگنہ مجکو اب ملے ہین اونکی آمدنی مین سے اوسکی پرورش معقول کرونگا لیکن اگر راجا رام مذکور فرمانبرداری گورنمنٹ انگریزی سے انکار کریگا تو مین بذریعہ اس تحریر کے اقرار کرتا ہون کہ مین ذمہ دار اوس نقصانی رعایاے ممالک گورنمنٹ انگریزی ہونگا جو اوسکے نسبت بعد قائم ہونے میری حکومت کے بیچ پرگنہ جات مذکورہ بالا کے واقع ہوگا۔

شرط ششم

درصورتیکہ گورنمنٹ انگریزی کسیوقت مجھے حکم دینگے کہ کسی راجۂ ملک ہذا کو کسیقدر مواضع پرگنہ جات مذکورۂ بالا جنکی آمدنی بالاجمال لاکھہ روپیہ سالیانہ کی ہوگی دیدو مین اقرار کرتا ہون کہ وہ مواضع مین بلاتامل دیدونگا اور کبھی کسیطرح عذر نسبت مواضع مذکور کے بنظر اونکے شامل سند ہونے کے یا قبضہ گوپال سنگھ مین ہونیکے پیش نہ کرونگا۔

شرط ہفتم

مین بذریعہ اس تحریر کے تمام دعوی زرمد خرچ چھتیس ۳۶ ہزار روپیہ کا جو مجھکو ابتک سرکار گورنمنٹ سے ملتا ہے ترک کرتا ہون اور اقرار یہ ہے کہ جب میری حکومت و قبضہ پرگنہ جات مذکورۂ بالا مین قائم ہوگا اوسوقت یہ وجہ کفاف موقوف ہوجائیگا۔

شرط ہشتم

اگر کوئی رعایای گورنمنٹ انگریزی مفرور ہوکر میرے مواضع مین پناہ گیر ہوگا مین اقرار کرتا ہون کہ مین اوسکو گرفتار کرکے حسب الطلب حوالہ افسران گورنمنٹ انگریزی کردونگا اور اگر کوئی رعیت یا زمیدار میرے ملک کا مفرور ہوکر علاقہ انگریزی مین پناہ گزین ہوگا تو بعد داخل کرنی تفصیل دعوی نسبت اوسکی مین اقرار کرتا ہون کہ جو فیصلہ حسب قاعدہ انگریزی اوس نالش کا ہوگا اوسکو مین منظور کرونگا اور خود اوسکی گرفتاری مین کوشش یا تدبیر مین کرونگا۔

شرط نہم

مین بذریعہ اس تحریر کے اقرار کرتا ہون کہ مین دزدان یا سارقان کو اپنے ملک علاقہ کے دیہات مین پناہ ندونگا اور اگر مال کسی مہاجن یا مسافر کا میرے علاقہ کے کسی موضع مین چوری جائیگا مین اقرار کرتا ہون کہ مین زمیدار موضع مذکور کو ذمہ دار گردانون گا کہ وہ یا تو مال مسروقہ پیدا کرین یا دزدان وغیرہ کو گرفتار کرکے حوالہ افسران گورنمنٹ انگریزی کردین اور اگر کوئی مجرم یا مجرم جرم قتل یا کوئی اور شخص جو سزایاب بموجب قوانین انگریزی کے واسطے جرائم موقوعہ ممالک انگریزی کے ہوسکتا ہے اگر میرے دیہات مین پناہ گیر ہوگا مین اقرار کرتا ہون کہ مین اوسکو گرفتار کرکے حوالہ گورنمنٹ انگریزی کردونگا اور اوسکی مفروری اپنے علاقہ سے نہونے دونگا

شرط دہم

مین اقرار کرتا ہون کہ ایک میرا برادر یا معتبر ہمیشہ بطور وکیل ہمراہ افسر گورنمنٹ انگریزی اس ملک مین رہیگا تاکہ جو حکم ہو اوسکی تعمیل کرے اور درصورتیکہ صاحب افسر موصوف کسیوجہ سے وکیل مذکور سے ناراض ہونگے تو مین اقرار کرتا ہون کہ مین فوراً دوسرا شخص بجای اوسکے مامور کرونگا

شرط یازدہم

اگر کوئی میرا رفیق یا اہلکار یا احباب مجرم کسی بدچلنی کا نسبت گورنمنٹ انگریزی کے ہوگا مین اقرار کرتا ہون کہ مین ایسے شخص کو بروقت اطلاع فوراً موقوف کرونگا اور اوسکی حفاظت صریحاً یا باطناً نہ کرونگا اور اگر گورنمنٹ انگریزی اوسکو طلب کرینگے تو مین اوسکو حوالہ اونکے کرونگا۔

یہ اقرارنامہ گیارہ شرائط کا بمرود دستخط اپنے داخل سرکار انگریزی کرکے مین بذریعہ اس تحریر کے اقرار کرتا ہون کہ مین ہمیشہ تمام شرائط مندرجہ اقرارنامہ مذکور کی تعمیل کیا کرونگا ہرگز کوئی شرط فروگذاشت نہوگی۔

المرقوم مقام باندا تاریخ ۸- ماہ جون سنہ ۱۸۱۶ع مطابق ۱۸- ماہ جیٹھہ سنہ ۱۲۲۳ فصلی موافق یکم ربیع الثانی سنہ ۱۲۳۱ھ روز دوشنبہ۔

(دستخط ہندی مین ہین)
راجہ بختاور سنگھ سوائی

سند جو راجہ بختاور سنگھ کو عطا ہوئی تاریخ ۸- ماہ جون سنہ ۱۸۱۶ع

چودھریان و قانونگویان و زمیداران و مقدمان و تعلقداران پرگنہ جات کوترا دوسی واقع ملک بندیل کھنڈ واضح ہو کہ چونکہ بعد شامل ہونے ملک بندیل کھنڈ کے ساتہ ممالک آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے جب فوج انگریزی مصروف ملک گیری کے اور سزادہی سرکشان کے تہی راجہ بختاور سنگھ پوتا مہاراجہ جگت راج اہتمام منجملہ اصلی مالکان ملک ہذا ازراہ فرمانبرداری و تابعداری بخدمت صاحب افسر گورنمنٹ انگریزی حاضر ہوئے لہذا گورنمنٹ انگریزی نے تحریک دریادلی اور خواہش قائم رکہنے مرتبہ خاندانہاے مشہورہ کی جو شامل طریق گورنمنٹ مذکور ہے راجہ بختاور سنگھ کو

بطور مدد خرچ دوامی چھتیس ہزار روپیہ سالیانہ دیا اور چونکہ ایک اقرارنامہ بعد ازین راجہ سے کیا گیا کہ شرکہ دیگر راجگان موروثی اس ملک کی اوسکو بھی علاقہ بالعوض مدد خرچ نقد مذکورہ بالا کے دیا جائیگا اور راجہ مذکور نے چند مرتبہ درخواست ایفاے وعدہ مذکور کی اور ایک اقرارنامہ حسین گیارہ شرائط درج تھین بمہر و دستخط اپنے داخل کیا لہذا پرگنہ جات مفصلۂ ذیل واقع ملک نیپال کمنڈو بالفعل غیر و بحق آدمیون کے پاس ہین جنکا کچھ حق نسبت اونکی ازروی وراثت یا بخشش کے نہین ہے اب راجہ بخت سنگھ کو جسکے حقوق نسبت اونکے متحق سرکار انگریزی ہوچکے ہین عطا کرتے ہین اور جبتک راجہ اور اوسکے رفقا فرمانبردار گورنمنٹ انگریزی کے رہین گے اور شرائط اقرارنامہ کو بلاتامل سرانجام دینگے اوسوقت تک راجہ مذکور اور اوسکے ورثا و جانشین بلامزاحمت قبضہ پرگنہ جات مفصل ذیل کا رکھین گے پس یہ لازم ہے کہ باشندگان پرگنہ جات مذکور مطیع راجہ مذکور کے اور جسکو راجہ یہ پرگنہ جات سپرد کرین اوسکے تابعدار رہین اور خیال کرین کہ جو ابواب یا حقوق متعلق پرگنہ جات کی ہین وہ سب راجہ کے ہین اور کسی دوسرے کو اپنا مالک نہ سمجھین اور راجہ کو یہ لازم ہے کہ وہ باشندگان و زمیداران و تعلقداران کو اپنی خوش انتظامی سے خوش و راضی رکھے اور ہمیشہ مصروف بہتری خلائق و بہبودی ملک مین مصروف رہے اور وفادار اور فرمانبردار گورنمنٹ انگریزی کا رہے۔

یہ سند بعد منظوری آنریبل گورنر جنرل بہادر کے جائز تصور کیجائیگی اور پھر دوسری سند مہری و دستخطی گورنر جنرل بہادر بالعوض اسکے دیجائیگی۔

المرقوم مقام باندا تاریخ ۸- ماہ جون سنہ ۱۸۱۶ مطابق ۱۸- ماہ جیٹھ سنہ ۱۲۲۱ف موافق یکم ربیع الثانی سنہ ۱۲۳۲ھ روز دوشنبہ۔

تصدیق کیا گورنر جنرل ان کونسل نے بتاریخ ۱۹- ماہ جون سنہ ۱۸۱۶ء

نمبر ۵۹

واجب العرض مدخلہ لچھمن سنگھ

درخواست اول	جواب
مین چاہتا ہون کہ میری پاس بلامزاحمت قبضہ	مہاراجہ بکرماجیت بہادر وگورسوامی ساہ وراجہ کیسری سنگھ

محالات مفصلۂ ذیل کا جو میرے قبضہ مین ہنر
سے ہے اوسوقت تک کہ جبتک حکومت گورنمنٹ
علاقۂ چرکاری و دیگر علاقجات پر مبسوط نہو اور
جب علاقۂ چرکاری و علاقہ سونی ساہ و علاقہ
بجاور و علاقۂ کالنجر گورنمنٹ انگریزی کے قبضہ
و تصرف مین آجائینگے مین بذریعہ اس تحریر
کے اقرار کرتا ہون کہ مین بھی حوالہ گورنمنٹ
محالات ذیل کرونگا یعنی شہر اتوا و پنا و امان گنج
و جودپور و شیوراج پور مع تمام اصلی علاقہ مقبوضہ
خاندان ہردی ساہ —

تفصیل محالات

قلعہ اجی گڈہ مع دیگر دیہات متعلقہ

اول اتوا

دوم پنا

سوم امان گنج

چہارم جودپور

پنجم شیوراج پور

بجاور والہ و چوبے دریاؤ سنگہ قلعدار کالنجر نے
فرمانبرداری گورنمنٹ انگریزی کی اختیار کی اور
اقرارنامجات میرے پاس داخل کیے بلحاظ
جسکے محالات و دیہات و قلعہ جات جو درحقیقت
اونکے قبضہ مین تھے سرکار انگریزی نے اونکو
عطا فرمائے اور اوس سے مزاحمت بابت
علاقجات مقبوضہ اونکے اوسوقت تک نہوگی
جبتک وہ اپنے اپنے اقرارنامہ کی شرائط کی تعمیل
کرتے رہینگے مگر تمہارا مقدمہ اونکے مقدمہ
سے بالکل علیحدہ اور مختلف ہے یہانتک کہ
قبضہ اجی گڈہ و دیگر محالات جسکا تم دعوی کرتی ہو
وہ تمکو بعد قائم ہونے حکومت انگریزی کے
ملک بندیل کھنڈ مین تمہارے قبضہ مین
آئے ہین باوجود اس حالت کی بلحاظ تمہاری
دلی اتحاد و نسبت گورنمنٹ انگریزی کے اور
بشرط تمہاری دوامی فرمانبرداری و تابعداری
و تعمیل شرائط اقرارنامہ جو تم سے طلب ہے
تم بھی اپنے علاقۂ مقبوضہ حال بحال رکھے جاؤگے
باستثنا شہر پنا و حصۂ کان الماس ہردی ساہ
(اونکا قبضہ مہاراجہ کشور سنگہ کو ملنا چاہیے)
اور نیز باستثنا قلعۂ اجی گڈہ جو بموجب
تمہارے اقرار کے بعد دو سال کے گورنمنٹ
انگریزی کو واپس دیا جائیگا —

درخواست دوم

جسطرف ملک بندیل کھنڈ مین سرکار گورنمنٹ کا ارادہ ملک گیری کا ہو مین چاہتا ہون کہ میری خدمتگذاری بھی اوسمین ہے تاکہ بظہور ولا وری وگرمجوشی خدمتگذاری کے گورنمنٹ مجھسے خوشنود اور راضی رہین۔

جواب

خوشنودی گورنمنٹ انگریزی کی صرف سات تیار وہ کرنے رفاہ وخوشنودی رعایا کے متصور ہے اور اونکی محافظت غارتگران سے کرنے سے حاصل ہوسکتی ہے صرف اس غرض اور نیت سے یہ بڑا علاقہ جو بے شبہہ ملکیت گورنمنٹ ہے اب تمکو دیا منظور کیا گیا ہے لہذا یہ تمپر فرض ہے کہ تم محافظت رعایا گورنمنٹ انگریزی کی غارتگری راجا رام و دیگر غارتگران سے کرو اس طریقہ سے تم خوشنودی گورنمنٹ حاصل کروگے اور ثبوت اپنے لیاقت کا ظاہر کروگے۔

درخواست سوم

میری خواہش یہ ہے کہ مین ایک اپنا شناسا قریہ ہمیشہ ہمراہ حاکم اعلی انگریزی ملک بندیلکھنڈ رکھون لہذا مین چاہتا ہون کہ بہیانگری اسکی مجھے دیجاے اور جو سپاہ اوسکے ہمراہ ہیگی مجھے امید ہے کہ اوسکے مصارف گورنمنٹ عنایت کرینگے۔

جواب

تمکو بہیانگری تمہارے وکیل کی ضرورت ہیگی مگر گچھ ضرورت نہین کہ تم سپاہ ہمراہ اوسکے یہان بھیجو۔

درخواست چہارم

چونکہ مین ملازم مہاراج کشور سنگھ کا ہون جو قابض اصلی حق پرگنہ دی ساہ کے ہین ہین چاہتا ہون کہ مہاراجہ کے واسطے ایسا مدد جیم

جواب

تصفیہ مدد خرچ راجہ کشور سنگھ کے بوساطت چوبے دریا سنگھ قلعدار کالنجر کے درپیش ہے اور راج دہر واسطے بندوبست کرنے اس امر

مقرر ہو کہ وہ اپنے مرتبہ کے موافق اپنی بسر تاجیات کرتے رہین۔

درخواست پنجم

مین چاہتا ہون کہ قلعہ کشن پور اور جو دیہات آپ نے راجا رام کے واسطے تجویز کیے ہیز مجھکو دیے جائین اس صورت مین وہ آپکے ہمراہ بطور ماتحت راجہ نجبت بلی سنگہ رہیگا المرقوم ۱۲۔ ماہ اگہن بدی سمت ۱۸۶۳ مطابق ۲۔ ماہ دسمبر ۱۸۰۶ء موافق ۲۵۔ ماہ رمضان ۱۲۲۱ھ

یہان آیا ہے پس اسکا تصفیہ حسب ہدایات میرے طے ہو جائیگا مگر یہ تمپر اور قلعدار کا نجہ پر فرض ہے کہ تم دونون وفادار اور خیر خواہ اپنے قدیم مالک کے رہو۔

جواب

کشن پور کبھی راجا رام کے واسطے تجویز نہیں ہوا تھا اور نہ وہ اوسکو کبھی دیا جائیگا جو مجالات مختلفہ اب تمکو ملے ہین وہ کافی واسطے تعمیل ہدایات مندرجۂ جواب درخواست دوم تصور ہو سکتے ہین آیندہ اگر راجا رام درخواست عفو جرائم ماضیہ کریگا اوسوقت مدد حفاظت گورنمنٹ کریگا اوسوقت مدد معاش معقول اوسکے واسطے تجویز ہوگی۔

ترجمہ واجب العرض ہندی منجانب لچمن سنگہ جو خود لچمن سنگہ کی لکھی ہوئی تھی اور معرفت تکھن لال کے داخل ہوئی۔

درخواست اول

جب مین قلعہ واپس دونگا تو مجھے امید ہے کہ کافی معاوضہ علاقہ مین میرے تئین گورنمنٹ انگریزی سے مرحمت ہوگا۔

جواب

درصورت تمہارے واپس دینے قلعہ کے بموجب وعدہ کے جو تمنے گورنمنٹ انگریزی سے کیا ہے وہ علاقہ جو تمکو از روی سند ملا تھا وہ واسطے دوام کے تمہارے حوالہ کیا جائیگا سوائے اسکے تمکو قیمت غلہ و دیگر اسباب قلعہ خزانہ سے ملیگا اور ہر طرح کا مرا

فیض بخشی جسکے تم مستحق متصور ہوے گورنمنٹ انگریزی کی طرف سے مرعی رہین گے ۔

درخواست دوم

جسقدر علاقہ اب میرے پاس ہے وہ میرے قبضہ مین حسب اقرارنامہ ہے اور اوسکا کوئی جزو کسی باشندۂ ملک ہذا کو نہ ملے مین اقرار کرتا ہون کہ مین وہ آپ کو جب آپ طلب کرینگے دیدونگا صرف پنا مین بخوشی راجہ کو دونگا ماورا اسکے مین اور علاقہ دینے سے انکار کرتا ہون ۔

جواب

جسقدر دیہات و علاقجات اب تمہارے قبضہ مین ہین اونمین سے کوئی نہین کسی اور کو دیا جائیگا باستثنار شہر پنا دحصۂ ہردی ساہ جو کان الماس مین اوسکا ہے یہ دونون بموجب درخواست چہارم تمہارے اقرارنامہ کے مہاراجہ کشور سنگھ کو دیے جائین گے

درخواست سوم

مین صرف ماتحت گورنمنٹ انگریزی شمار کیا جاؤن اور کسی اور کا ماتحت نہ ہون ۔

جواب

چونکہ تمنے اپنا اقرارنامہ بلا وساطت کسی ریس کے داخل گورنمنٹ کیا ہے اسوجہ سے تم کسی اور دوسری کے ماتحت متصور نہین ہوسکتے مگر تمکو لازم ہے کہ تم تکرار یا فساد کسی دوست یا تابعدار گورنمنٹ انگریزی سے نکرو ۔

اقرارنامہ لچھمن سنگھ اجی گڈھ والہ

المرقوم ۹ ماہ دسمبر سنہ ۱۸۰۶ع

چونکہ مجھ لچھمن سنگھ نے بصدق دل فرمانبرداری اور اطاعت گورنمنٹ آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کی اختیار کی ہے اور اپنے تئین درمیان ماتحتان وفادار و رفقا شمار کیا ہے اور چونکہ کپتان جان بیلی صاحب ایجنٹ منجانب آنریبل گورنر جنرل بابت انتظام امور بندیل کھنڈ کے

مجھسے ایک اقرارنامہ اطاعت گورنمنٹ انگریزی بہ مضمون ذیل طلب کیا لہذا بنظر دریادلی وعمدت گورنمنٹ جو سابق میری نسبت مبذول ہوئی تھی مین نے تیار کرکے ایک اقرارنامہ جسمین نو شرائط ہین حسب قاعدہ پاس کپتان ہیلی صاحب کی مہر و دستخط اپنے داخل کیا مین بذریعہ اس تحریر کے اقرار کرتا ہون اور بیان کرتا ہون کہ مین ہرگز کسی شرط کے خلاف نکرونگا اور جسقدر شرائط اوسمین درج ہین سبکا لحاظ بالتحقیق رکھونگا۔

شرط اول

مین بذریعہ اس تحریر کے اقرار کرتا ہون کہ مین ہرگز کسی غارتگر کی مدد اندر یا باہر حدود علاقہ مقبوضہ انگریزی ملک بندیل کھنڈ کے نہ کرونگا اور نہ کچھ رسم اونکے ساتھ رکھونگا اور نہ غارتگرون کو قلعہ اجی گڈہ مین یا اوسکے متصل آنے دونگا اور نہ کسی موضع زیر حکومت اپنی مین اونکو پناہ نہ دونگا مین یہ بھی اقرار کرتا ہون کہ مین خاندان غارتگران و قزاقان کو اپنے علاقہ کے کسی موضع مین رہنے نہ دونگا اور اوس قسم کے لوگون کے ساتھ رسم خط کتابت نہ رکھونگا اور ملازمان و ماتحتان گورنمنٹ انگریزی سے کبھی تکرار یا فساد نکرونگا اور ہمیشہ بے تامل دقائق رفاقت و فرمانبرداری گورنمنٹ انگریزی مرعی رکھون گا۔

شرط دوم

مین بذریعہ اس تحریر کے اقرار کرتا ہون کہ مین محافظ تمام راستون کی جو میرے علاقہ کے گھاٹون مین واقع ہین اسطور پر کرونگا کہ تمام غارتگران اون پر نہ چڑھ سکین گے اور نہ اوتر کر علاقہ آنہ پیل کمپنی مین جاسکین گے اور مین ذمہ دار ہوتا ہون کہ مین علاقہ انگریزی کی حفاظت کرونگا تاکہ غارتگر میرے علاقہ کے راستون سے تاخت اوسپر نکرسکین۔

شرط سوم

اگر کبھی فوج انگریزی کو حکم ہوگا کہ کسی گھاٹ پر میرے علاقہ کے راستون سے چڑھین تو مین بذریعہ اس تحریر کے اقرار کرتا ہون کہ مین نہ صرف اونکا سدراہ نہوگا بلکہ بخلاف اسکی مین ذیعزت اور ہوشیار آدمی ہمراہ دونگا کہ وہ آسان راستہ سے اونکو پہونچائین گے۔

شرط چہارم

چونکہ چند دیہات گھاٹون مین جو مجکو دیئے گئے ہین بعض کان الماس کے ہین لہذا مین بذریعہ اس تحریر کے اقرار کرتا ہون کہ مین دست اندازاون کانہاے الماس پر نہونگا جو دراصل حصۂ جگت راج اور پیشوا مین تھے اور صرف اوسیقدر پر کفایت کرونگا جو حصہ خاندان ہرے ساہ مین ہوگا اور جو مجکو عطا ہوا ہے اور مین اقرار کرتا ہون کہ باقیماندہ کانہاے الماس مین اوس شخص کو دونگا جسکو گورنمنٹ انگریزی کی خوشی دینے کی ہوگی اور اونکی مدد بیچ اجراے حقوق اونکے کرونگا۔

شرط پنجم

مین بذریعہ اس تحریر کے اقرار کرتا ہون کہ بعد انقضاے دو سال تاریخ تحریر اقرار نامہ ہذا سے مین بلاتامل و بلا توقف قلعہ اجی گڈھ حوالہ افسران گورنمنٹ انگریزی کردونگا اور اوسی صحنک مین اقرار کرتا ہون کہ مین چار ہزار روپیہ سالیانہ بطور خراج خزانہ مین داخل کرتا رہونگا ماورا اے مالگذاری بیچاند جو مجکو بطور استمرار دیا گیا ہے۔

شرط ششم

اگر کوئی رعایاے گورنمنٹ انگریزی مفرور ہوکر میرے کسی موضع مین پناہ گیر ہوگی مین اقرار کرتا ہون کہ مین اوسکو گرفتار کرکے حوالہ افسران گورنمنٹ انگریزی کردونگا اور اگر کوئی منجانب گورنمنٹ اونکی گرفتاری کے واسطے آئیگا مین اقرار کرتا ہون کہ مین اوسکا مقابلہ نکرونگا بلکہ اوسکی مدد بیچ گرفتاری اوس باقیدار کے کرونگا۔

شرط ہفتم

مین اقرار کرتا ہون کہ مین کسی دزد یا سارق کو کسی اپنے موضع مین پناہ ندونگا اور نہ اونکی حفاظت کرونگا اور اگر مال کسی سوداگر یا مسافر کا کسی موضع علاقہ میرے مین چوری جائیگا تو مین اقرار کرتا ہون کہ زمیدار موضع مذکور کو ذمہ دار کرکے یا تو مال مسروقہ واپس دلوادونگا اور یا چور کو گرفتار کروادونگا اور تمام غارتگران و دیگر مجرمان جو قانون انگریزی کے بموجب سزایاب واسطے جرائم موقوعہ علاقہ انگریزی کے ہوسکتے ہون اگر مفرور ہوکر میرے علاقہ کے کسی گانو مین پناہ گیر ہونگے وہ فوراً گرفتار ہوکر حوالہ افسران گورنمنٹ انگریزی کے کیے جاینگے۔

شرط ہشتم

ایک میرارشتہ دار قریبہ ہمیشہ ہمراہ صاحب کلان گورنمنٹ انگریزی کے واسطے تعمیل احکام کے رہا کریگا۔

شرط نہم

مین بذریعہ اس تحریر کے اقرار کرتا ہون کہ مین ذمہ دار تمام نقصان کا ہونگا جو بعد ازین گورنمنٹ انگریزی کا بباعث غارتگری راجارام وگوتی جمعدار وبہیم دیو ودیگر غارتگران کے ہوگا جو بہ ارادہ غارتگری کرنے بیچ ملک انگریزی کے عرصہ قلیل گذرا گھاٹون سے اوترے ہین اور جہانتک میری قدرت اور اختیار مین ہوگا مین کوشش بیچ استیصال وخرابی اون غارتگرون کے کرون گا۔

نمبر ۶۰

ترجمہ سند جو راجہ بخت سنگھ کو بمہر ودستخط رایٹ آنریبل گورنر جنرل ان کونسل کے عطا ہوئی۔

المرقوم ۲۵۔ ماہ ستمبر سنہ ۱۸۱۲ء۔

بنام چودہریان وقانونگویان وزمیداران وتعلقداران پرگنہ کوٹرا دیوئی واجی گڈہ واقع ملک بندیل کھنڈ معلوم کرو۔

چونکہ بعد حاصل ہونے اور شامل ہونے ملک بندیل کھنڈ کے ساتھ ممالک انگریزی کے راجہ بخت سنگھ پرپوتا راجہ جگت راج اور ایک رئیسان موروثی بندیل کھنڈ مین کاروبار وی حکام گورنمنٹ انگریزی اس غرض سے حاضر ہوا کہ تابعداری اور نمک حلالی گورنمنٹ انگریزی کی کرے اور حکام انگریزی نے بنظر پرورش وپرداخت خاندان قدیم ومردمان ذی تبہ کے جو ایک قاعدہ مستمرہ گورنمنٹ انگریزی کا ہے تین ہزار روپیہ ماہواری کی پنشن راجہ مذکور کو عنایت کی اور چونکہ اوسیوقت یہ بھی اقرار راجہ کے ساتھ ہوا تھا کہ مثل دیگر راجگان اصلی ملک کے اوسکو بھی علاقہ بالعوض اس پنشن کے ملیگا لہذا حسب درخواست راجہ مسطور ونظر ایفای وعدہ مذکورہ بالا

بماہ جون ۱۸۱۶ء جب اوسنے اقرارنامہ فرمانبرداری و نمک حلالی گورنمنٹ انگریزی داخل کیا تو مکام انگریزی نے پرگنہ کوٹرا و پونی اوسکو جاگیر مین دی اور بعد واپس لینے جاگیر اجی گڈہ کے راجہ بخت سنگہ جو دیہات پرگنہ اجی گڈہ مین تھے جاگیر مین دئے (یہ مواضع مقام قیام اوسکے برگنوان کے تھے) جو اوسکی موروثی ملکیت مین تھے بالعوض بعض دیہات پرگنہ پونی کے اور چونکہ سند مین وقبل ازین راجہ مذکور کو دیے گئے تھے نام دیہات جو اوسکو ملے مذکور نتھے اور چونکہ راجہ مذکور نے اب درخواست کی کہ ایک سند اوسکو مع تفصیل دیہات جواب اوسکے قبضہ مین پرگنہ جات مذکورہ مین ہین عنایت ہو اس سبب سے ایک سند جسکے رو سے اوسکو دیہات مفصلۂ ذیل مع مال و سائر و محصول راہداری و آبکاری و دیگر حقوق و جوب متعلقہ بصیغۂ معافی راجہ مذکور کو از راہ دریا دلی عنایت ہوئے بشرطیکہ راجہ اور اوسکے رفقا تعمیل شرائط اقرارنامہ بلا تفاوت کرینگے راجہ اور اوسکے وارثا و جانشین بلا مزاحمت احدی قبضہ پرگنہ جات مفصلہ ذیل کا رکھینگے لہذا اتکو لازم ہے کہ تم راجہ کو اپنا مالک اور حاکم بالذات دیہات مندرجۂ سند کا تصور کرو اور راجہ پر یہ فرض ہوگا کہ وہ آبادی اور بہتری دیہات مذکور کی کرے اور کاشتکاران اور باشندگان کو خوش اور راضی رکھے اور ہر طرح سے جو اوسکے امکان مین ہو اونکے رفاہ کو ترقی دے اور سر دار علاقجات بہ نمک حلالی و تابعداری گورنمنٹ انگریزی اپنے تصرف مین لائے

تصدیق کیا گورنر جنرل ان کونسل نے بتاریخ ۲۵ ماہ ستمبر سنہ ۱۸۱۲ء

فہرست دیہات تتمہ نمبر ۶ مین درج ہے۔

نمبر ۶۱

ترجمہ سند عطیہ گورنر جنرل بہادر جسکے رو سے علاقہ اجی گڈہ مع خطاب راجہ بہادر بخت سنگہ کو جو دوسری والدہ سے بھائی راجہ بچے سنگہ مرحوم کا تھا دیا گیا۔

المترجم ۹ ماہ ستمبر سنہ ۱۸۱۲ء

چونکہ بالدوی رپورٹ ایجنٹ گورنر جنرل سنٹرل انڈیا دریافت ہوا کہ راجہ بچے سنگہ اجی گڈہ والا فوت ہوا اور یہ کہ جوانی والدہ راجہ مرحوم نے ابتدا سے انتہا تک بلوہ گذشتہ مین نمک حلالی

اور خیر خواہی گورنمنٹ انگریزی کی کی ہمچو مین اسواسطے علاقہ اجی گڈہ مجدداً باستثنار حقوق اندرونی شہر باندا راجہ رنجور سنگہ بہادر کو جو بھائی دوسری والدہ سے راجہ بجو سنگہ کا ہے اور اوسکے ورثاے ذکور اصلی وصلبی کو مع خطاب راجہ بہادر کے اس شرط پر دیتا ہون کہ جبتک راجہ رنجور سنگہ بہادر اور اوسکے ماتحتان تابعداری گورنمنٹ مین ثابت قدم رہین گے اوس سے اور اوسکے ورثاے ذکور اصلی وصلبی سے مزاحمت بیجا قبضۂ علاقہ مذکور کے نہوگی ۔

نمبر ۶۲

ترجمہ سند جو راجہ تیج سنگہ راجۂ سریلا کو عطا ہوئی ۔

المرقوم ۱۷ ماہ جنوری ۱۸۱۸ع

واضح ہو صاحبان جج و کلکٹر حال واستقبال و متصدیان ملازم گورنمنٹ و جاگیرداران و کوریان و چودھریان و قانونگویان پرگنہ جلال پور متعلق صوبہ آلہ آباد پرگنہ راتمہ متعلق صوبہ مذکور کہ چونکہ مہاراجہ تیج سنگہ بہادر نے جو اولاد مہاراجہ جگت راج مین سے ہین و منجملہ رئیسان ذیحق ہین اپنی خواہش شروع حکومت گورنمنٹ ملک ہذا سے بدرخواست حفاظت انداہ مہربانی و دریادلی افسران آنریبل کمپنی ظاہر کی ہے لہذا بہ لحاظ تابعداری مہاراجہ مذکورۂ بالا کے حضور سریلا بطور مدد خرچ اور قلعہ واسطے سکونت خاندان مہاراجہ کے عطا ہوا اس شرط پر کہ اگر اونکی اطاعت و فرمانبرداری نسبت افسران گورنمنٹ کے جاری رہے گی تو اس ملوخرچ مین ایزادی دیجائیگی ۔

چونکہ مہاراجہ نے طریق فرمانبرداری باحسن وجوہ جاری رکھا اور غیر مکتفی ہونی آمدنی مقررہ کا بیان کیا لہذا بنظر پرورش و پرداخت مہاراجہ وایفاے وعدۂ سابقہ دیہات مفصلۂ ذیل باستثنار پدرک و معافی و لاخراج زمین مہاراجہ کو شروع فصل خریف ۱۲۱۴ف حسب الحکم عالی ہز ایکسلنسی گورنر جنرل بہادر بطور جاگیر موروثی و تمغہ عطا ہوئی ۔

لازم ہے کہ مہاراجہ طریق فرمانبرداری و نمک حلالی گورنمنٹ مین ثابت قدم رہ کر آمدنی جاگیر سے بسر انی کرین اور متوجہ بہبودی دیہات جاگیر ہو کر کوئی دقیقہ دقائق ہوشیاری

و مصر و میت نروگذاشت نکرین اور اپنی رعایا و باشندگان کو خوش انتظامی سے راضی اور شکر گذار رکھین اور اپنی کوشش بلیغ سے پرورش اور رضاجوئی باشندگان مین ترقی دین اور اپنے دیہات مین دزدان و سارقان کو پناہ یا جگہ نہ دین بلکہ افسران انگریزی کی مدد پہنچ اونکی گرفتاری کی کرین اور اعانت بہ تعمیل احکام و قوانین مجریۂ گورنمنٹ ایسٹ انڈیا کمپنی کرتے رہین۔

اور رعیت اور باشندگان دیگر کو مناسب ہی کہ مہاراجہ کو جاگیردار دیہات مذکورہ کا تصور کرکے جانین کہ تمام امور دکاروبار ضروری دیہات جاگیر مذکور مفوض اونکے ہین اور اونکے سوا بمقابلہ پیش نہ آئین اور ہر سال سند جدید طلب کرین اور معلوم کرین کہ حکم محکم اس بارہ مین نفاذ پایا اور مطابق تحریر بالا کے کاربند ہون۔

المرقوم ۱۱۔ ماہ جنوری سنہ ۱۸۰۶ء مطابق یکم ذیقعدہ سنہ ۱۲۲۱ھ

دستخط جے بیلی

ایجنٹ گورنر جنرل

تفصیل دیہات

علاقہ جلالپور

۱	سرلا	۸	گاچورا
۲	داندول	۹	چھہ بانبی
۳	منکیری	۱۰	پرچا
۴	پچکھورہ	۱۱	رگھوارا بزرگ
۵	جریارسولپور		علاقہ بات
۶	برگودا	۱۲	کوریاری

نمبر ۶۳

ترجمہ واجب العرض رائو پرتھی سنگھ جاگیردار جگنی

درخواست	جواب
رُو پرتھی سنگھ امیدوار کہتا ہے کہ درخواستہائے	تفصیل درخواستہای دستخط شدہ۔

مندرجۂ ذیل دستخط ہون۔

اول ایک سند بابت دیہات جاگیر کے حسب تفصیل مع آمدنی مال وسائر وآبکاری سرکار انگریزی سے مجھکو واسطے دوام کے مرحمت ہوتا کہ کوئی شخص کسی معاملہ مین کبھی مداخلت نہ کریگا۔

دوم موضع ڈکوا مع دیگر مواضع کل دس موضع جنکی آمدنی استمراری دو ہزار روپیہ ہے عہد مسٹر جان بیلی صاحب تک ہمیشہ میرے نام رہے ہین امیدوار ہون کہ استمراری دیہہ بابت اون مواضع کے سرکار سے مجھے عنایت ہو۔

سوم بیان غرضگویان کا بلا تحقیقات منظور نہو

چہارم چونکہ درخواست دہندہ فرمانبردار و تابعدار گورنمنٹ کا ہے اور چونکہ بامید مہربانی و مراعات نسبت اپنے حسب قاعدہ صحیحہ گورنمنٹ جسکے بموجب مہربانی افسران گورنمنٹ نسبت ماتحتان کے فرماتے ہین اوسنے تابعدار گورنمنٹ اختیار کی اور ماتحتان گورنمنٹ مین اپنے تئین شمار کیا لہذا امیدوار رکھتا ہے کہ مراعات و مہربانی ہمیشہ نسبت اوسکے مرعی رہیگی۔

پنجم اگر کوئی زمیندار یا اہلکار میرے علاقہ کا

درخواست دہندہ کو سند ملیگی اور وہ ہمیشہ اوسوقت تک ملحوظ رہیگی جبتک تابعداری حسب شرائط مندرجۂ اقرارنامہ جاری رہیگی

دیہات مالگذاری پاس درخواست دہندہ کے ہین جب حکومت گورنمنٹ قائم ہوگی تو حسب قاعدہ گورنمنٹ بندوبست سابقہ زمیندار ان مواضع مذکور کے کیا جائیگا اگر درخواست دہندہ کو دعوی مالکانہ کا ہوگا تو اوسکو نالش عدالت دیوانی مین پیش کرنی ہوگی بعد ازان جسکا حق تحقیقات سے ثابت ہوگا اوسکو ملین گے۔

یہ قاعدہ افسران گورنمنٹ انگریزی کا نہین کہ بیان غرضگویان بلا تحقیقات منظور کرین۔

درخواست دہندہ نے ازراہ مہربانی دیہات جاگیر اپنے گورنمنٹ سے پائے ہین اور جبتک بحسب اقرارنامہ کے عمل مین آئیگا اوسوقت تک مراعات اور مہربانی منجانب گورنمنٹ نسبت اوسکے مرعی رہیگی۔

جب درخواست دہندہ گورنمنٹ مین نالش کریگا

مفرور ہوکر علاقہ گورنمنٹ مین آباد ہو تو امید یہ ہے کہ افسران گورنمنٹ اوسکو حوالہ میری کرینگے

اوسوقت جواز روی انصاف مناسب ہوگا کیا جائیگا مگر یہ مناسب اور ضرور ہے کہ وہ کسی مفرور سے علاقہ انگریزی مین باز پرس خود نکرے مگر اوسکی کیفیت گورنمنٹ مین ارسال کرے اور مطابق حکم مناسب و فیصلہ گورنمنٹ کاربند ہو

ششم وہ توقیر اور مراسم جو اوسکی بزرگون کی تھی اور جس سے سب بندیل کھنڈ واقف ہے نسبت درخواست دہندہ کے مرعی رہے

جبتک تابعداری قائم رہیگی کسیطرحکی کمی درباب مراسم وغیرہ کے نہوگی۔

ہفتم قواعد کارروائی بابتہ رئیسان بندیل کھنڈ کے اس مضمون سے منعقد ہوئے ہین کہ مقدمات راجگان و رئیسان بندیل کھنڈ احکام عدالتہاے انگریزی سے بری ہین لہذا مجھے امید ہے کہ احکام عدالتہاے گورنمنٹ میرے علاقہ مین موثر نہ ہون۔

درباب دیہات تمہاری جاگیر کے جو سرحد علاقہ گورنمنٹ پر واقع ہین وہی قواعد مرعی رہینگے جو دربارہ دیگر علاقہ داران کے ملحوظ ہین۔

ہشتم اگر کوئی میرے بھائی یا رشتہ دار کوئی پاس آکے نالش کرین مین امیدوار ہون کہ گورنمنٹ اوسکی سماعت نکری۔

نالش کسی کی سماعت نہوگی مگر یہ مناسب ہے کہ حسب رواج قدیم ہر ایک کی پرورش ہو اگر کوئی تمہارا رشتہ دار یا متوسل بدوضعی کریگا تمکو اوسکا ذمہ دار ہونا ہوگا۔

نہم چونکہ سابق میرے بزرگ علاقہ جمعی بائیس لاکھ روپیہ کا رکھتے تھے مقدمات داد و ستد مبلغان اکثر لوگون کے ساتھ۔ اب تک بارور زمین بمعاف و پدارک اکثر لوگون کو دی گئی ہے اور زمین بابت تنخواہ کے دی گئی ہے اور نقدی اکثر

نالشات نسبت مقدمات سابقہ کی سماعت نہوگی مگر یہ مناسب ہی کہ تم معافی و پدارک وغیرہ جو قدیم کے ہین قائم رکھو اور درباب زمین جو واسطے خدمت کے دی گئی ہے اوسکا اختیار تمکو ہے چاہو قائم رکھو چاہو اونکو برخاست کرو۔

چرہارون کو اور ملازمین کو دی جاتی تھی اگر
کوئی مہاجن یا ملازم یا پیدارک والے کسی متقدمہ
ماضیہ یا حال مین گورنمنٹ سے نالش کرے مجھے
امید ہی کہ اوسکی سماعت نہو۔

المرقوم ۱۱ ماہ دسمبر سنہ ۱۸۱۸ع مطابق یکم پوس سنہ ۱۸۷۵ف

اقرارنامہ راؤ پرتھی سنگھ جاگیردار جگنی

مین راؤ پرتھی سنگھ بیان کرتا ہون کہ مین نے تابعداری گورنمنٹ انگریزی کی قبول کی اور بنظر ثابت کرنی اپنی فرمانبرداری اور اطاعت گورنمنٹ انگریزی کے مین اس اقرارنامہ کو جسمین شرائط ذیل درج ہین داخل کرتا ہون۔

شرط اول

چونکہ جبسی کہ فوج انگریزی واسطے زیر کرنے اور سزا دہی سرکشان کے ملک بندیل مین آئی مین نے بخوشی وزغبت فرمانبرداری اور اطاعت گورنمنٹ انگریزی کی منظور کی اور درمیان اوسکے ماتحتان کے شمار کیا گیا اور چونکہ جان رچارڈسن صاحب جنکو عوصہ قلیل سے رایٹ ہنوربل گورنر جنرل نے واسطے نگرانی وحکومت امور بندیل کھنڈ کے درباب مالگذاری وغیرہ کے مامور کیا ہے مجھسے ایک اقرارنامہ بمضمون ذیل طلب کیا لہذا بلحاظ پرورش کافی جو گورنمنٹ انگریزی نے ازراہ خوشنودی مزاج میری فرمائی ہے مین نے یہ اقرارنامہ جسمین شرائط ذیل درج ہین بمہر و دستخط اپنے تیار کرکے داخل کیا اور اقرار کرتا ہون کہ ان شرائط سے مین ہرگز منحرف نہونگا اور کوئی امر خلاف اُنکی مجھسے وقوع مین نہین آئیگا۔

شرط دوم

مین بذریعہ اس تحریر کے اقرار کرتا ہون کہ مین گفتگو یا سروکار یا خط کتابت کسی غارتگر بدخواہ شخص سے اندر حدود یا باہر حدود ملک بندیل کھنڈ کے نہین رکھونگا اور کسی ایسے شخص کو اپنے ملک مین پناہ نہ دونگا اور نہ رہنے دونگا اور جب مجھے اطلاع ایسے شخصون کے مقام قیام سے ہوگی

مین اقرار کرتا ہون کہ مین کوشش اونکی گرفتاری مین کرکے اور گرفتار کرکے اونکو حوالہ افسران گورنمنٹ انگریزی کرد ونگا اور مین اقرار کرتا ہون کہ مین تکرار کسی ملازم یا ماتحت گورنمنٹ انگریزی سے نکرونگا اور کسی رئیس ماتحت گورنمنٹ انگریزی کی مدد بیچ تکرار باہمی کے بغیر حکم افسران انگریزی کے ندونگا مین اپنے مکان مین رہونگا اور ہر موقع پر لحاظ کلی بابت فرمانبرداری واطاعت گورنمنٹ انگریزی کی کرونگا

شرط سوم

اگر کوئی رعایای گورنمنٹ انگریزی مفرور ہوکر کسی میری جاگیر کے موضع مین پناہ گیر ہوگا مین اقرار کرتا ہون کہ مین اوسکو گرفتار کرکے حوالہ ملازمان گورنمنٹ انگریزی کرد ونگا اور اگر کوئی شخص منجانب گورنمنٹ انگریزی واسطے گرفتاری ایسے شخص کے مامور ہوگا تو مین اقرار کرتا ہون کہ نہ صرف سدراہ اوسکا نہ ہونگا بلکہ اوسکے ساتھ شریک ہوکر گرفتاری مفرور مین کوشش کرونگا اور مین اقرار کرتا ہون کہ مین متابعت احکام عدالتہای سول وفوجداری ہر امر مین کرونگا ۔

شرط چہارم

مین اقرار کرتا ہون کہ مین کسی دزد یا غارتگر کو اپنے علاقہ کے موضع مین رہنے نہ دونگا اور اگر مال کسی باشندہ یا سوداگر کا کسی میرے موضع مین چوری جائیگا یا غارت ہوجائیگا تو مین اقرار کرتا ہون کہ مین زمیندار موضع مذکور کو جوابدہ مال مسروقہ کا گردانون گا اور ذمہ دار بابت گرفتاری ایسے شخص دزد یا غارتگر کے اور سپردگی اوسکی پاس افسران گورنمنٹ انگریزی کے کرادونگا اور اگر کوئی شخص قابل سزایابی ازروی قوانین انگریزی کے واسطے جرم قتل ودیگر جرائم کے موقوعہ ممالک انگریزی کے ہوسکتا ہوگا اور میرے کسی علاقہ کے گانو مین آکر پناہ گیر ہوگا تو مین یہ بھی اقرار کرتا ہون کہ مجرم مذکور کو گرفتار کرکے حوالہ گورنمنٹ انگریزی کے کرد ونگا ۔

شرط پنجم

چونکہ سند جو مجھکو گورنمنٹ انگریزی سے حاصل ہوئی ہے مطابق فہرست دیہات کی جو میری قبضہ مین تھے تیار ہوئی ہے اگر بعد ازین یہ امر دریافت ہو کہ کوئی ان مواضع کا بیچ عہد نواب علی بہادر مرحوم کے میرے قبضہ مین نتھا اور اوسکو مین نے بعد وفات حاصل کیا ہے تو مین بذریعہ اس تحریر کے اقرار کرتا ہون کہ مین موضع مذکور کو بلا وقت وتامل سپرد افسران گورنمنٹ انگریزی

کردونگا اور کوئی دعوے اس سبب سے پیش نکرونگا نسبت اوسکے کہ وہ شامل سند عطیہ گورنمنٹ انگریزی تہا۔

المرقوم ۱۰ ماہ دسمبر سنہ ۱۸۱۱ء مطابق ۳۔ اگہن سنہ ۱۲۱۸ ف

ترجمہ سند جوراؤ پرتہی سنگہ جاگیردار جگنی کو عطا ہوئی

چودہریان وقانونگویان وزمیداران ومقدمان پرگنہ پنواری واقع ملک بندیل کھنڈ معلوم کرو چونکہ راؤ پرتہی سنگہ قوم بندیلہ اور ایک منجملہ رئیسان نامی تبہ ملک بندیل کھنڈ برہ گذر فرمانبرداری واطاعت کے افسران گورنمنٹ انگریزی کے پاس حاضر ہوا اور شروع شامل ہونے ملک بندیل کھنڈ سے ساتہ ممالک انگریزی کے کلیہ لحاظ فرمانبرداری واطاعت کار کہا ہے اور سوائے اسکے ایک اقرارنامہ بمہر ودستخط اپنے جن سے فرمانبرداری واطاعت گورنمنٹ مترشح ہے داخل کیا اسواسطے اور نیز ازراہ مہربانی وعنایات کے دیہات مفصلہ ذیل جو قدیم سے راؤ پرتہی سنگہ مذکور کے پاس تہے اور اب بہی اوسکے قبضہ مین ہین بذریعہ اس تحریر کے معاف اور واگذار گورنمنٹ انگریزی نے اوسکو دیے اور جبتک کہ راؤ صاحب موصوف اور اونکی اولاد حسب شرائط اقرارنامہ کاربند رہین گے اور دقائق فرمانبرداری واطاعت گورنمنٹ انگریزی ملحوظ رکہین گے دیہات مذکور واسطے دوام کے اونکے پاس معاف رہین گے۔

پس چودہریان وقانونگویان وزمیداران وغیرہ کو لازم ہے کہ راؤ پرتہی سنگہ کی اطاعت کرین اور آمدنی اور دیگر رسوم دیہات مذکور کی مثل سابق اونکو دیتے رہین اور راؤ پرتہی سنگہ کو یہ مناسب ہے کہ وہ اپنی خوش انتظامی سے کاشتکاران وباشندگان کو شکرگذار اور راضی رکہین اور ہمہ تن مصروف بہ ترقی بہبود آبادی دیہات مذکور رہین اور آمدنی اونکی ساتہ فرمانبرداری اور اطاعت گورنمنٹ انگریزی کے اپنے صرف مین لائین یہ سند بعد منظور ہونے ریٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر کے جائز تصور ہوگی۔

فہرست دیہات

جگنی	۲	بیل گاؤن

۳	اتولیا	۵	گندہر
۴	امرپورا	۶	بنگرا

المرقوم ۱۱ ماہ دسمبر سنہ ۱۸۱۰ع مطابق یکم ماہ پوس سنہ ۱۲۱۸ف

نمبر ۶۴

سند جسکی رو سے اختیار متبنی کرنیکا بھوپال سنگھ جاگیردار جگنی کو حاصل ہوا۔

المرقوم ۱۱ ماہ مارچ سنہ ۱۸۶۲ع

جناب ملکہ معظمہ کی یہ خواہش ہے کہ حکومت اکثر راجگان ورئیسان ہند کی جو اب اپنی اپنی علاقہ مین حکمران ہین استمرار رہے اور شان وشوکت اونکے خاندان کی جاری رہے بنظر تعمیل خواہش شاہنشاہی کے یہ سند تمکو دیجاتی ہے اور تمکو اطمینان دیا جاتا ہے کہ درصورت نہونے وارث اصلی کے گورنمنٹ انگریزی تمکو اجازت دیگی اوس متبنی وارث کو منظور کرینگی جو تم یا بعد تمہارے کوئی رئیس تمہاری علاقہ کا حسب منشاء دہرم شاستر ورواج قدیم خاندان کے متبنی کریگا اس شرط پر کہ سبب وراثت کسی غیر کو سوائے وارث اصلی کے پہونچے گی تو چہارم آمدنی ایک سال کی بطور نذرانہ داخل کرنی ہوگی۔

کہ جبتک تمہارا اطمینان رکھو کہ کوئی امر مخل اس شرط کا جو تمہارے ساتھ کیجاتی ہے نہوگا اوسوقت تک کہ جبتک تمہارا خاندان نمک حلال تخت وتاج شاہی کا رہیگا اور جبتک شرائط عہدنامجات و عطانامجات واقرارنامجات کے جو گورنمنٹ انگریزی کے ساتھ ہوئے ہین تعمیل صحیح ہوتی رہیگی

دستخط کیننگ

ایک اسی قسم کی سند جاگیر دلدر علی پورہ کو عطا ہوئی ہے۔

نمبر ۶۵

ترجمہ اقرارنامہ مدخلہ دیوان مورت سنگھ

چونکہ گورنمنٹ انگریزی نے بجمال میری نسل اور حقوق سابقہ کے اور میری بدل اور بہتر فرمانبرداری کے ازداہ دریادلی میرے تئین اپنے ماتحتان مین شمار کیا اور علاقہ جسمین جو میری قبضہ مین تھا بحال رکھا اور چونکہ مسٹر واشوپ ٹیپرین ٹنڈنٹ امور بندیل کھنڈ منجانب رایٹ آنریبل گورنر جنرل ان کونسل نے مجسی اقرارنامہ طلب کیا لہذا اور نیز بنظر پرورش بیحد جو گورنمنٹ فی ازراہ خوشنودی مزاج نسبت میرے مبذول فرمائی ہے مین یہ اقرارنامہ جسمین دس شرائط درج ہین تیار کرکے بمہر و دستخط اپنے داخل کرتا ہون اور اقرار کرتا ہون کہ کوئی امر خلاف شرائط ذیل نہین کرونگا اور کبھی اون شرائط سے انحراف نہین کرونگا۔

شرط اول

مین اقرار کرتا ہون کہ مین سرِ رشتہ کسی غارتگر سے اندر یا باہر حدود ملک بندیل کھنڈ نہ رکھونگا اور اپنی جاگیر مین اوسکو اور اوسکے خاندان کو پناہ نہ دونگا اور ہر طرح کی کتابت سے اونکے ساتھ احتیاط رکھونگا مین اقرار کرتا ہون کہ مین تکرار یا نزاع کسی رفیق یا ماتحت گورنمنٹ انگریزی سے نکرونگا درصورتیکہ کوئی راجہ یا رئیس دوست گورنمنٹ میرے ساتھ تکرار درباب حدود و محالات دیہات میرے کے یا کسی اور باب مین کریگا تو مین اقرار کرتا ہون کہ مین کیفیت تمام اوس مقدمہ تنازع کی گورنمنٹ انگریزی کی خدمت مین متوقع فیصلہ نزاع ارسال کرونگا اور جو فیصلہ وہ کردینگے اوسکو منظور کرونگا اور کوئی تدبیر اپنی طرف سے واسطے لینے معاوضہ کے بغیر حکم گورنمنٹ انگریزی کے عمل مین نہین لاونگا اور جو حکم گورنمنٹ کا ہوگا اوسکی تعمیل کلیہ کرونگا۔

شرط دوم

مین اقرار کرتا ہون کہ مین بحد علاقہ کے تمام راستون کی نگرانی اور حفاظت رکھونگا تاکہ غارتگر یا قزاق یا کوئی دشمن گورنمنٹ انگریزی کا غارتگری یا زیادتی نکرے اور کوشش کرکے اونکا سدراہ ہونگا تاکہ وہ میرے علاقہ مین سے گذرکر کے ممالک انگریزی مین نجاسکے اور اگر کوئی رئیس یا حاکم فوج علاقجات قرب وجوار ارادہ کریگا کہ میرے علاقہ سے گذرکر ممالک انگریزی مین جاوے تو مین اقرار کرتا ہون کہ اونکے اس ارادہ سے افسران گورنمنٹ انگریزی کو قبل اوسکے طلاع دونگا کہ وہ میری جاگیر کی حدود پر آئین اور کوشش بلیغ کرکے جہانتک میری قدرت مین ہوگا اونکا

سدّراہ ہونگا۔

شرط سوم

جب کبھی فوج انگریزی کو ضرورت میری جاگیر مین گذر کرنے کی ہوگی خواہ واسطے چڑہنے کہائون کے خواہ واسطے جانے کسی اور طرف کے تو مین اقرار کرتا ہون کہ مین نہ صرف انکا مقابلہ کرونگا اور نہ سدراہ ہونگا بلکہ ذیعزت اور ہوشیار آدمی اونکے ساتہ دونگا کہ وہ اونکو جسطرف فوج جانیوالی ہوگی اوسطرف آسان رستہ سے لیجائین گے اور مین یہ بہی اقرار کرتا ہون کہ بچالا کی وچابکی تمام احکام صاحب افسر کمانڈنگ فوج مذکور کی تعمیل خواہ وہ بطلب انسداد دیگر ضروریات ہون اور خواہ بطلب فوج واسطے انصرام کار مددغیرہ کے ہونگے بدل کرونگا۔

شرط چہارم

اگر کوئی باشندۂ ممالک انگریزی مفرور ہوکر میرے کسی جاگیر کے موضع مین پناہ گیر ہوگا مین اقرار کرتا ہون کہ مین اوسکو گرفتار کرکے حوالہ صاحب افسر گورنمنٹ انگریزی کرونگا اور اگر کوئی شخص منجانب گورنمنٹ انگریزی واسطے گرفتاری ایسے مفرور کے مامور ہوکر آئیگا مین اقرار کرتا ہون کہ مین نہ صرف ایسے شخص کا مقابلہ کرونگا بلکہ اوس کے ساتہ شریک کار بیچ گرفتار کرنے مفرور کے ہونگا۔

شرط پنجم

مین اقرار کرتا ہون کہ مین کسی چور یا ڈاکو کو اپنی جاگیر کے کسی گانو مین پناہ نہ دونگا اور اگر مال کسی باشندہ یا مسافر کا میرے علاقہ کے کسی موضع مین چوری جائیگا یا غارت ہوگا تو مین اقرار کرتا ہون کہ مین زمیدار موضع مذکور کو ذمہ دار واسطے واپسی مال مسروقہ کے اور یا واسطے گرفتاری سارق مذکور کے اور اُسکے سپرد کردینے پاس افسران انگریزی کے شمار کرونگا اور اگر کوئی شخص لائق سزا یابی حسب قوانین انگریزی بابت جرم قتل و دیگر جرائم موقوعہ علاقہ گورنمنٹ انگریزی ہوگا اور میرے کسی موضع مین اگر پناہ گیر ہوگا تو مین اقرار کرتا ہون کہ اوسکو گرفتار کرکے ایسے مفرد کو حوالہ گورنمنٹ انگریزی کرونگا اور یہ بہی وعدہ کرتا ہون کہ مین اوسکو ہر طرح کی مدد دونگا جو منجانب گورنمنٹ انگریزی بیچ تعاقب ایسے مجرم کے مامور ہوکر آئیگا۔

شرط ششم

اگر کبھی یہ امر نزدیک رائیٹ ہنوربل گورنر جنرل ان کونسل کے ثابت ہو کہ کوئی موضع گو میری سند مین ہے میرا نتایا میرا کچھ استحقاق نسبت اوسکے نہین ہے تو مین بذریعہ اس تحریر کے وعدہ کرتا ہون کہ مین موضع مذکور بلا وقت و تامل حوالہ افسران گورنمنٹ انگریزی کرونگا اور کچھ عذر اسکا نہ کرونگا کہ موضع مذکور شامل میری سند کی ہے۔

شرط ہفتم

قلعہ جسو سابق حسب الحکم مسٹر رچارڈسن صاحب سابق ایجنٹ گورنر جنرل مقیم ملک ہذا کے ویران ہو گیا ہے مین بذریعہ اس تحریر کے اقرار کرتا ہون کہ مین اوسکی مرمت نکرونگا مگر اوسکو اوسحالت مین اپنے قبضہ مین رکھونگا جسحالت مین وہ قبل ۱۸۱۳ء مطابق سمت (نامعلوم) تھا۔

شرط ہشتم

چونکہ علاقجات و دیہات مندرجہ سند اب میرے قبضہ مین ہین مین بذریعہ اس تحریر کے تمام حقوق اپنے بابت احاطت گورنمنٹ انگریزی کے خواہ واسطے قائم کرنے میری حکومت کے اوپر علاقجات و دیہات مذکور کے اور خواہ بابت دوبارہ حاصل کرنے قبضہ کے درصورتیکہ کبھی مین بیدخل اونسے ہو جاؤن ترک کرتا ہون۔

شرط نہم

مین بذریعہ اس تحریر کے اقرار کرتا ہون کہ مین اور نہ کوئی میرا ہمراہی کسی رئیس غیر کی ملازمی گو وہ رئیس دوست گورنمنٹ انگریزی کا ہو یا نہو بغیر منظوری صریح گورنمنٹ انگریزی کے اختیار نہ کرونگا۔

شرط دہم

مین اقرار کرتا ہون کہ مین ایک شخص معتبر بطور وکیل ہمراہ صاحب سپرنٹنڈنٹ امور پولیٹیکل ملک بندیل کھنڈ کے مامور کرونگا جو آمادہ تعمیل احکام رہیگا اور اگر کسیوجہ سے صاحب سپرنٹنڈنٹ امور پولیٹیکل ممدوح اوس وکیل سے ناراض ہونگے تو مین اقرار کرتا ہون کہ مین اوسکو طلب کر دوسرا بجای اوسکے مامور کرونگا۔

مین بذریعہ اس تحریر کے ظاہر کرتا ہون کہ مین کسی سبب سے کوئی دقیقہ انصرام شرائط مذکورۂ بالا میں جو درج ہین اور اس اقرارنامہ مین درج ہین فروگذاشت نہین کرونگا۔

المرقوم مقام باندا تاریخ ۱۴ ماہ جون ۱۸۱۶ء

ترجمہ سند جو دیوان مورت سنگھ کو عطا ہوئی۔

واضح ہو چونکہ دہریان و قانونگویان و زمیداران ملک بندیل کھنڈ کہ چونکہ دیوان مورت سنگھ نے خود اتحاد اور فرمانبرداری گورنمنٹ انگریزی کی اختیار کی ہے اور چونکہ رایٹ ہنوربل گورنر جنرل نے بعد ملاحظہ نسل و حالات دیوان مورت سنگھ کے اور یہ خیال فرمایا کہ باعث نسل و خاندان سابقہ کے وہ مستحق پانے قبضہ جسو کا جواب اوسکے قبضہ مین ہے مگر شامل سند راجہ بخت سنگھ ہو چکا ہے بلا واسطہ راجہ بخت سنگھ مذکور کے ہے لہذا رایٹ ہنوربل گورنر جنرل ان کو نسل نے تحریک عقائد انصاف و بلاطرفداری احدی جو گورنمنٹ انگریزی کا قاعدہ کلیہ ہے یہ تجویز فرمائی کہ دیوان مورت سنگھ اپنے قبضہ علاقہ و قلعہ جسو پر جواب اوسکے قبضہ مین ہے بحال رکھا جاوے اور دیوان مورت سنگھ نے ایک اقرارنامہ بمہر و دستخط اپنے جسمین دس شرائط درج ہین اور جس سے فرمانبرداری اور وفاداری گورنمنٹ انگریزی مترشح ہے داخل سرکار گورنمنٹ انگریزی کیا لہذا اور نیز ازراہ مہربانی و دریادلی قلعہ جسو مع دیہات مفصلہ ذیل جو قدیم سے قبضہ دیوان مورت سنگھ مین ہین بذریعہ اس تحریر کے اوسکو اور اوسکے ورثا کو واسطے دوام کے معاف دیا جاتا ہے اور جبتک دیوان مورت سنگھ اور اوسکے ورثا فرمانبردار اور تابعدار گورنمنٹ انگریزی کے رہین گے اور انصرام شرائط اقرارنامہ کرتے رہینگے اوسوقت تک دیہات مذکورۂ بالا اونکے قبضہ مین واسطے دوام کے رہین گے لہذا انکو لازم ہے کہ تم دیوان مورت سنگھ کو جاگیردار دیہات مذکورۂ بالا کا تصور کرکے اوسکی فرمانبرداری کیا کرو اور اپنے تئین اوسکا جوابدہ بابتہ جمیع حقوق و ابواب دیہات مذکورہ سمجھو۔

دیوان مورت سنگھ پر یہ فرض ہوگا کہ وہ زمیداران و باشندگان کو اپنی خوش انتظامی سے راضی اور شکرگذار رکھے اور کوشش کرکے آبادی اور بہبودی جاگیر کرے اور محاصل اوسکا بیخ بتکدر گورنمنٹ انگریزی کے اپنے تصرف مین لائے۔

تصدیق کیا گورنر جنرل ان کونسل نے بتاریخ ۱۳ جولائی ۱۸۶۲ء
فہرست دیہات تتمہ نمبر ۷ مین درج ہی۔

نمبر ۶۶

ترجمہ سند جو ستر جیت سنگہ کو عطا ہوئی ہے۔

المرقوم ۲۰ ماہ جنوری ۱۸۶۲ء

چونکہ از روی رپورٹ صاحب جنٹ گورنر جنرل سنٹرل انڈیا یہ دریافت ہوا کہ اصلی نسل دیوان مورت سنگہ مرحوم کی منقطع ہوگئی اور تمہارا استحقاق جانشینی نسبت دیگر ورثای بمجدی اوسکے فائق تر ہے لہذا بپہ حسبو بذریعہ اس تحریر کے تمکو اور تمہارے ورثای اصلی وصلبی کو واسطے دوام کے بادای نذرانہ مبلغ ۱۰۰۰ روپے کی دیا جاتا ہے تم اور تمہارے ورثا ہنگام جانشینی یہ نذرانہ ادا کیا کرین اور واضح ہو کہ جبتک تم اور تمہارے ورثا تابعدار گورنمنٹ انگریزی رہین گے اور بتعمیل شرائط اقرارنامہ کی جو دیوان مورت سنگہ مرحوم نے داخل کیا ہے کرتے رہین گے اوسوقت تک یہ حسبو تمہاری اور تمہاری ورثاے اصلی صلبی کے پاس واسطے دوام کے رہیگا۔

نمبر ۶۷

سند جسکے رو سے اختیار متبنی کرنے کا رام سنگہ حسبوالہ کو عطا ہوا۔

المرقوم ۱۱ ماہ مارچ ۱۸۶۲ء

جناب ملکہ معظمہ کی یہ خواہش ہے کہ حکومت اکثر راجگان و رئیسان ہندوستان کی جو اب اپنے اپنے علاقہ مین حکمران ہین دوامی رہے اور شان و شوکت اونکے خاندان کی جاری رہے بایفاے اوس خواہش کے یہ سند تمکو دیجاتی ہے اور اطمینان دیا جاتا ہے کہ درصورت نہونے وارث اصلی گورنمنٹ انگریزی تمکو اجازت دینگے اور جسکو تم یا بعد تمہارے کوئی اور رئیس تمہارے علاقہ کا از روی دہرم شاستر و رواج قدیم خاندان متبنی کریگا اوسکو وہ بادای نذرانہ ۱۰۰۰ روپے کے منظور کرینگے اسمین کچھ فرق وارث اصلی و غیر اصلی یعنی متبنی کرینگا نہین رہیگا۔

اطمینان رکھو کہ کوئی امر مخل اس شرط کا نہوگا جو تمہارے ساتھ کیجاتی ہے جبتک کہ تمہارا خاندان نمک حلال تخت و تاج شاہی کا رہیگا اور جبتک کہ شرائط عہدنامجات و اقرارنامجات و عطانامجات جو گورنمنٹ انگریزی کے ساتھ ہوے ہین تعمیل ہوتے رہین گے۔

دستخط کیننگ

نمبر ۶۸

واجب العرض مدخلہ دیوان مجل پرشاد مرقومہ ۲۵ ماہ اگست ۱۸۵۹ء مع جوابات منجانب صاحب اجنٹ گورنر جنرل۔

درخواست اول

چونکہ مین بذات خود حاضر گورنمنٹ انگریزی کا ہوا ہون اور ماتحتون مین شمار کیا گیا مین چاہتا ہون کہ عرض غرضگویان نسبت میری بلا تحقیقات سماعت نہو۔

جواب

یہ قاعدہ گورنمنٹ انگریزی کا نہین ہے کہ بغیر ثبوت کے غرض کسی غرضگو اور تمام کی سماعت اور منظور کیجاے۔

درخواست دوم

اگر کوئی میرا برادر یا رفیق جواب میری ماتحتی مین اور مجھسے پرورش نقد یا علاقہ مین پاتے ہین بباعث بدوضعی کے خدمت سے برخاست کیا جاے اور نالش افسران گورنمنٹ انگریزی کی روبرو باتبہ اپنے گذارہ کے کرے ایسی نالش سماعت نہو

جواب

برخاستگی اپنے ملازمین کی یا بحالی اونکی کلیتہ تمہارے اختیار مین ہے اس بارہ مین کسی نالش کی سماعت نہوگی لیکن اگر کوئی ملازم تمہارا مجرم کسی بدوضعی یا بدکرداری کا علاقہ انگریزی مین ہوگا تو اوسکی جوابدہی تمہارے تعلق ہوگی۔

درخواست سوم

ممالک انگریزی مین تھانہ جات پولس مقرر ہیز مین چاہتا ہون کہ میری علاقہ جاگیر مین تھانہ جات مقرر کیے جاہین

جواب

حکومت پولس کی اوسیقدر تمہارے علاقہ مین موثر ہوگی جسقدر علاقجات دیگر راجگان و رئیسان ملک بندیل کھنڈ مین تاثیر پذیر ہے۔

درخواست چہارم

اگر کوئی میرا رشتہ دار یا ماتحت تبلاش روزگار کسی جانب جاوے اور کوئی غرض گواوسکے ارادہ کو عدیگر بیان کری تو ایسی غرضگوئی اوسکی بلا ثبوت کافی سماعت نہو۔

جواب

کچہ عذر ایسے لوگون کی ملازمی مین نہین ہے مگر دشمنان و سرکشان گورنمنٹ انگریزی کی نوکری نہ کرین اور یہ بہی ضرور ہی کہ اول اپنا ارادہ روبرو ی افسران گورنمنٹ انگریزی ظاہر کرکے منظوری حاصل کرین اور درصورتیکہ رفیقان و ماتحتان گورنمنٹ انگریزی مین کسیطرح کا فساد یا تکرار باہمی پیدا ہوا ورد ونون فریق تمکو واسطے شریک ہونے کے اور مدد کرنے کے طلب کرین تو ایسے حال مین بہی تمکو حسب ہدایت افسران انگریزی کاربند ہونا ہوگا۔

اقرارنامہ مدخلہ دیوان جوگل پرشاد

مین دیوان جگل پرشاد بیان کرتا ہون کہ مین نے بدات خود تابعداری گورنمنٹ انگریزی کی منظور کی ہے اور بنظر ثابت کرنے اپنی فرمانبرداری اور تابعداری نسبت گورنمنٹ انگریزی کی مین بذریعہ اس تحریر کی یہ اقرارنامہ جسمین شرائط ذیل درج ہین پیش کرتا ہون۔

شرط اول

چونکہ جسوقت سی فوج انگریزی اول واسطے تادیب اور سزادہی سرکشان ملک بندیل کنڈ کے آئی تہی مین نے بخوشی و رغبت اپنی فرمانبرداری و تابعداری گورنمنٹ انگریزی کی منظور کی ہی اور اوسکی ماتحتون مین شمار کیا گیا اور چونکہ جے رچارڈسن صاحب نے جنکو ایٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر نے واسطے نگرانی اور حکومت ملک بندیل کنڈ کے مامور کیا مجسے ایک اقرارنامہ طلب کیا لہذا اور نیز بلحاظ پرورش سید جو گورنمنٹ انگریزی کی میری نسبت مبذول کی ہے مین یہ اقرارنامہ جسمین شرائط ذیل درج ہین بہرودستخط اپنے تیار کرکے داخل کرتا ہون اس اقرارنامہ کی شرائط سی

مین اقرار کرتا ہون کہ کبھی انحراف نہین کرونگا اور نہ کوئی امر خلاف اونکے عمل مین لاونگا۔

شرط دوم

مین بذریعہ اس تحریر کے اقرار کرتا ہون کہ مین مراسم و سروکار و کتابت کسی خارجی یا بجواہ سے اندر یا باہر حدود و ملک بندیل کھنڈ کے نہین کرونگا اور نہ کسی شخص کو کسی اپنے علاقہ کے گا نو مین پناہ دونگا یا رہنے دونگا اور جب کبھی مجھکو اطلاع ایسے شخصون کے مقام قیام سے ہوگی مین اقرار کرتا ہون کہ مین گرفتار کرکے سپرد افسران گورنمنٹ انگریزی کرونگا اور مین وعدہ کرتا ہون کہ مین ہرگز کسی ملازم یا ماتحت گورنمنٹ انگریزی سے تکرار نہ کرونگا اور نہ کسی رئیس ماتحت گورنمنٹ انگریزی کی بیچ تکرار باہمی کے بغیر احکام افسران گورنمنٹ انگریزی کے مدد کرونگا اور ہمیشہ بلا تامل دقائق فرمانبرداری و تابعداری گورنمنٹ انگریزی ملحوظ رکھونگا۔

شرط سوم

اگر کوئی رعایای گورنمنٹ انگریزی مفرور ہوکر میری جاگیر کے کسی دیہہ مین پناہ گیر ہوگا مین اقرار کرتا ہون کہ اوسکو گرفتار کرکے حوالہ افسران گورنمنٹ انگریزی کرونگا اور اگر کوئی شخص واسطے گرفتاری ایسے شخص کے منجانب گورنمنٹ انگریزی مامور ہوگا مین اقرار کرتا ہون کہ مین نہ صرف اوسکا مقابلہ نہین کرونگا بلکہ اوسکا شریک ہوکر بہ گرفتاری ایسے شخص کے کوشش کرونگا اور مین اقرار کرتا ہون کہ مین ہر موقع پر اطاعت احکام عدالتہای دیوانی و فوجداری وغیرہ کرونگا۔

شرط چہارم

مین اقرار کرتا ہون کہ مین دزدان و سارقان کو اپنے دیہات مین رہنے نہ دونگا اور اگر مال کسی سوداگر یا باشندہ کا کسی میرے موضع مین چوری جائیگا مین اقرار کرتا ہون کہ مین زمیندار موضع مذکور کو ذمہ دار کرونگا کہ وہ مال مسروقہ پیدا کرے یا مجرم کو گرفتار کرکے حوالہ افسران گورنمنٹ انگریزی کرے اور اگر کوئی شخص جو بموجب قوانین انگریزی کے سزایاب جرم قتل و دیگر جرائم موقوعہ علاقہ انگریزی کا ہوسکتا ہے اور مفرور ہوکر میرے علاقہ مین پناہ گیر ہوگا تو مین یہ بھی اقرار کرتا ہون کہ مین ایسے مجرم کو گرفتار کرکے حوالہ گورنمنٹ انگریزی کرونگا۔

المرقوم ۲۳- ماہ اگست ۱۸۱۸ء

مہر دیوان جگل پرشاد

ترجمہ سند جو دیوان جگل پرشاد کو تاریخ ۲۵ ماہ اگست ۱۸۰۹ء عطا ہوئی۔

بنام قانونگویان وچودھریان پرگنہ جلال پور واقع ضلع بندیل کھنڈ — واضح ہو کہ چونکہ دیوان جگل پرشاد جو ایک اولاد خاندان دیرینہ و قدیم رئیسان ضلع ہذا کا ہے اور جسنے بنگام تسلط انگریزی ملک بندیل کھنڈ میں سے آجتک کبھی خلاف گورنمنٹ انگریزی کے کام نہیں کیا ہے اور نہ کسی موقع پر بطبیعت سرکشی و نافرمانبرداری کی ظاہر کی ہے اور چونکہ اوسکے پاس موضع امیری معاف ہے اور چونکہ اوسنے یعنی جوگل پرشاد نے اب ایک عرضی حضور میں گذرانی کہ اوسکو موضع چیلی واقع پرگنہ جلالپور اور موضع دودری واقع پرگنہ کرکا بوجہ اسکے کہ وہ قدیم سے اوسکے یا اسکے معاف اور روا گذارتے ہے اور بنگام تسلط انگریزی گورنمنٹ نے ضبط کر لیے ہیں اوسکو واپس ملیں اور چونکہ کاغذ تحقیقات اس دعوے کی رایٹ ہنوربل گورنر جنرل ان کونسل کی خدمت میں پیش ہوئی تھی اور اتحقاق دیوان مذکور کا نسبت اُن مواضع کے پایہ ثبوت کو پہونچا مگر چونکہ قبل از اس تحقیقات کے موضع دودری مذکور نانا صاحب کاپی کو مع دیگر دیہات کے واسطے ایک خاص بندوبست کے حسب الحکم گورنمنٹ دیا گیا ہے اور اس سبب سے اب وہ نانا صاحب موصوف سے واپس نہیں لیا جاتا بوجوہات بالا گورنمنٹ کا یہ حکم ہوا کہ دیوان مذکور کو کوئی اور موضع بالعوض دودری کے دیا جاوے لحاظ حسب تحقیقات و تجویز بورڈ آف کمشنر و صاحب کلکٹر بندیل کھنڈ انتقال موضع باندی بزرگ مع گرہا و موضع برتیی واقع پرگنہ جلالپور بالعوض دودری کے گورنمنٹ نے تاریخ ۲۲ ماہ جولائی ۱۸۰۹ء معاوضہ کافی تصور کرکے منظور کیا کہ یہ دیوان مذکور کو دیے جاویں لہذا حسب روئیداد بالا موضع امیری و چیلی علاقہ مقبوضہ قدیم اور مواضع باندی بزرگ و گرہا و موضع برتیی بالعوض دودری کے مع تمام ملحقات دیوان جگل پرشاد کو معاف اور روا گذار واسطے دوام کے نسلاً بعد نسل عطا ہوئے جبتک کہ دیوان اور اوسکے ورثا تعمیل شرائط اقرارنامہ و عہدنامہ جو اوسنے داخل گورنمنٹ کیے ہیں رہیگا اوس سے کسیطرح کی بزراحمت نہوگی اور نہ کوئی مقام ضبط ہوگا

لہذا تمکو یہ لازم ہے کہ دیوان مذکور کو مالک اصلی مقامات مذکور کا تصور کرو اور دیوان کو یہ واجب ہے کہ ہمہ تن مصروف ہوکر آبادی دیہات کرے اور رعایا و کاشتکار کو ساتھ مہربانی اور انصاف اور دلہی کے رکھین اور محاصل اسکا ساتھ فرمانبرداری اور گورنمنٹ انگریزی کے تصرف میں لائیں جب دوسری سند گورنر جنرل بہادر کے پاس سے آئیگی تو یہ سند اوسکے ساتھ جو مزین بدستخط گورنر جنرل بہادر ہوگی تبدیل ہوکر یہ سند نسخ متصور ہوگی۔

فہرست دیہات

چیلی۔
باندی بزرگ مع گربا و بریتی۔

نمبر ۶۹

ترجمہ سند جو دیوان جگل پرشاد کو تباریخ ۲۰ ماہ جنوری ۱۸۱۱ء عطا ہوئی۔

بنام قانونگویان وچودہریان پرگنہ جلالپور و ہمیرپور واقع ضلع نبدیل کمنڈ واضح ہو کہ چونکہ دیوان جگل پرشاد جو ایک اولاد خاندان ذیعزت اور قدیم رئیسان ضلع ہذا کا ہے اوجسنے ہنگام تسلط انگریزی ملک نبدیل کمنڈ سے آجتک کبھی خلاف گورنمنٹ انگریزی کے کام نہین کیا اور نہ کسی موقع پر طبیعت سرکشی و نافرمانبرداری کی ظاہر کی ہے اور چونکہ اوسکے پاس موضع آمیری معاف ہے اور چونکہ اوسنے یعنی جگل پرشاد نے ایک عرضی حضور مین گذرانی کہ اوسکو موضع چیلی واقع پرگنہ جلالپور اور موضع دودری واقع پرگنہ کرا کا بوجہ اسکے کہ وہ قدیم سے اوسکی پاس واگذار رہے اور ہنگام تسلط انگریزی گورنمنٹ نے ضبط کر لیے ہین اوسکو واپس ملین اور چونکہ کوا غذ تحقیقات اس دعوی کے رایٹ ہنوربل گورنر جنرل ان کونسل کی خدمتمین تبارخ ۳۰ ماہ اپریل ۱۸۱۶ء پیش ہوئی تھی اور استحقاق دیوان مذکور کا نسبت ان مواضع کے پایۂ ثبوت کو پہونچا مگر چونکہ قبل از اسکے تحقیقات کے موضع دودری مذکور نانا صاحب کالپی کو مع دیگر دیہات کی واسطے ایک خاص قبدوبست کے حسب الحکم گورنمنٹ دیا گیا ہے اور اس سبب سے اب وہ نانا صاحب موصوف سے واپس نہین لیا جاتا لہذا بالعوض موضع دودری کے موضع باندی بزرگ مع گربا و موضع بریتی واقع پرگنہ جلالپور دیوان مذکور کو

دیے گئے اور نقل اقرارنامہ و واجب العرض و سند رایٹ ہنوربل گورنر جنرل ان کونسل کی تصدیق
واسطے حاصل کرنے ایک سند جدید بمہر و دستخط رایٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر ارسال
کی گئی مگر چونکہ شرط سوم واجب العرض دیوان مین یہ درج ہے کہ اوسکے علاقہ مقبوضہ احکام
عدالتہای انگریزی سے بری رہین اور چونکہ اقرارمذکور بباعث اسکے کہ موضع آمیری وجیلی وباندری
مع گرہا و موضع برتی علاقہ انگریزی سے شامل ہین گورنمنٹ انگریزی سے نامنظور ہوا تھا مگر دیوان کو
اختیار دیا گیا کہ وہ چاہے تو بدلہ ان دیہات کا دیگر مواضع سرحدی علاقہ انگریزی سے کرلے
جو شامل علاقہ انگریزی نہون اور یا اس درخواست سوم کو مع جواب کے اپنی واجب العرض مین سے
دور کردے برطبق اسکے دیوان نے قرار دیا کہ اوسکو بدلہ اون مواضع کا اون مواضع سی جو سرحدی علاقہ
انگریزی ہون منظور ہے لہذا حسب الحکم گورنمنٹ انگریزی موقوعہ ۲۵- ماہ اگست ۱۸۱۸ء اور موجب
منظوری بالا واسطہ احدی اور تعمیل حکم گورنمنٹ انگریزی موضع آمیری وغیرہ تصرف گورنمنٹ مین
درآئی اور بالعوض اسکے موضع بیری کرسیا پور اور موضع بزیل پور اسلام پور اور موضع لوہچی پور
اور موضع لگیرو اور موضع پتیر تیا واقع پرگنہ جلالپور اور موضع پارہ واقع پرگنہ ہمیرپور مع نخیل بید مین
باغ واقع موضع آمیری جسمین سمادہ یعنی قبر والد دیوان مذکور کی ہے مع جملہ حقوق و ملحقات انکے
واسطے دوام کے نسلاً بعد نسل دیوان مذکور کو دیے گئے جبتک کہ دیوان مذکور اور اوسکے ورثا
تعمیل شرائط اقرارنامہ و عہدنامہ جو اونہون نے گورنمنٹ انگریزی کے ساتھ کیے ہین رہینگے
اوس سے کسیطرح کی مزاحمت نہوگی اور نہ کوئی مقام ضبط ہوگا تکمیہ لازم ہے کہ تم دیوان مذکور کو
مالک اصلی مقامات مذکورہ کا تصور کرو اور دیوان کو یہ واجب ہوگا کہ وہ ہمہ تن مصروف ہوکر
آبادی دیہات کری اور رعایا اور کاشتکاران کو ساتھ مہربانی اور انصاف اور دلدہی کے رکھے
اور محاصل اسکا ساتھ فرمانبرداری اور خیرخواہی گورنمنٹ انگریزی تصرف مین لائے جب دوسری سند
گورنر جنرل ان کونسل درکی پاس سے آجاویگی تو سند اوسکی ساتھ جو مزین بدستخط گورنر جنرل بہادر ہوگی تبدیل ہوکر یہ سند منسوخ متصور ہوگی

تفصیل دیہات ۔

بیری کرسیا پور	لگیرو
نزیل پور اسلام پور	پتیر تیا

بلوچی پور پارہ ہو

مع بیس بیگہ زمین باغ واقع موضع آمیری۔

نمبر ۷۰

سند جسکے رو سے اختیار متبنی کرنے کا بشن سنگھ بہری والہ کو عطا ہوا۔

المرقوم ۱۱ ماہ مارچ ۱۸۶۲ء۔

جناب ملکہ معظمہ کی یہ خواہش ہے کہ حکومت اکثر اجگان و رئیسان ہندوستان کی جو اب اپنے اپنے علاقہ مین حکمران ہین واسطے دوام کے رہے اور شان و شوکت اونکی خاندان کی جاری رہے بانصرام اس خواہش کے یہ سند تمکو دیجاتی ہے اور تمکو اطمینان دیا جاتا ہے کہ وقت نہونے وارث اصلی کے گورنمنٹ انگریزی تمکو اختیار متبنی کرنیکا دیگی اور اسکو منظور کریگی جسکو تم بعد تمہارے کوئی رئیس تمہاری علاقہ کا حسب قواعد دہرم شاستر و رواج خاندان متبنی کریگا بشرطیکہ وارث اصلی جانشین ہو تو چہارم آمدنی سال اور جب کوئی متبنی جانشین ہو تو نصف آمدنی سالانہ علاقہ بطور نذرانہ دیجاے۔

اطمینان رکھو کہ کوئی امر مخل اس شرط کا جو تمہاری ساتھ کیجاتی ہے جبتک کہ تمہارا خاندان نسلاً بعد نسل تخت و تاج شاہی رہیگا اور جبتک شرائط عہدنامجات و عطانامجات و اقرارنامجات جو گورنمنٹ انگریزی کے ساتھ ہوئے ہین تعمیل ہوتی رہینگی۔

دستخط کیننگ

اسی قسم کی اسناد چوبھای کالنجر و جاگیرداران بہت و کوتی جرولی و نیاگانو بی و جاگیرداران ہشت بیا کو عطا ہوئی ہین۔

نمبر ۷۱

واجب العرض جو منجانب گورسوئی ساہ گذری

درخواست اول	جواب
مین چاہتا ہون کہ ایک سند دوامی بمہر و دستخط آپکی	وہ دیہات جو تمہاری پاس ہنگام ختم ہونے عہد

بابتہ اون مواضع کے مجکو عنایت ہونیکے
قبضہ کی مجکو اجازت ہوئی ہے۔

نواب علی بہادر مرحوم تھے اور جو قبل اوسکے
تمہارے پاس تھے وہ سب تمہارے پاس
بحال رہینگے اور جبتک تم وفادار اور مطیع
گورنمنٹ انگریزی رہوگے اوسوقت تک دربار
اونکی تمسی مزاحمت نہوگی۔

درخواست دوم

اگر کوئی رئیس یا رعایا اس ملک کی ازراہ دشمنی
یا کوئی ملازم یا میرا ماتحت ناراض ہوکر میری
نسبت سی آپکو بدگمان کیا چاہی تو اوسکی عرض
قبول نہو۔

جواب

چونکہ دیہات مذکورہ بالا تمہاری قبضہ مین
حسب الحکم گورنمنٹ انگریزی بحال رکہے گئے
ہین یہ ناممکن ہے کہ کوئی رئیس اس ملک کا
کسی موضع متجارہ مواضع مذکور کا دعوی پیش کریگا اور
اگر احیانا کوئی ایسا دعوی پیش بہی ہوگا تو اوسکی
سماعت بالاتحقیقات نہوگی درباب تمہارے
ملازمین اور ماتحتون کے کہ مداخلت کیسطرح کی نہوگی

درخواست سوم

اگر میری فوج واسطے خدمتگذاری گورنمنٹ
انگریزی کے مطلوب ہو تو مجہے امید ہے کہ
کہ خرچہ ضروری مجہے دیا جائیگا۔

جواب

اگر گورنمنٹ انگریزی کسی وقت تمہاری فوج
سے کوئی خاص کام لیگی تو جبتک وہ مصروف
اوس کام مین رہینگے اوسوقت تک اونکو
خرچہ ملیگا تمکو اس امر کا خیال رہے کہ تم متصل اپنے
دیہات کے شخص مفسد یا بدخواہ کو رہنے نہ دو بلکہ
بخلاف اسکے اگر کوئی ایسا شخص تخلل رعیت ملک
انگریزی کے متصل تمہارے علاقہ کے رہتا ہے
تو تمکو لازم ہوگا کہ تم اوسکو نکالدو اور سزا اوسکو
یہ امر تمہارے واسطے باعث خوشنودی و مہربانی

گورنمنٹ انگریزی ہوگا۔

درخواست چہارم

گوربرتاب سنگہ جو میرے خاندان کا نام نشان ہے کچھ پرورش و مدد معاش چاہتا ہے۔

جواب

بلحاظ دلائل تابعداری و فرمانبرداری جو گوربرتاب سنگہ نے حاضرہ کر ظاہر کی ہیز اور بنظر اسکے کہ تمنے شہر چیتر پور و چوکیات مذبورہ ذیل بخوشی ہنوربل کمپنی دیئے ہین وہ مالگذاری جو تم عہد نواب علی بہادر مین ادا کرتے تہے اور اہلکاران نواب سے دریافت ہوتا ہے کہ تم بعض اوقات ۱۰۰ روپیہ سالانہ ادا کرتے تہے اس سے زیادہ کبھی نہین دیتے تہے وہ تمکو واسطے پرورش اور مدد معاش گوربرتاب سنگہ کے معاف ہوگی اب اوسکو لازم ہے کہ ہمیشہ ہوشیاری اور چالاکی کے ساتھ محافظت چیتر پور کے مصروف رہے۔

تفصیل چوکیات

چوکی توری
چوکی کرئی
چوکی پہاڑی
چوکی کنتی

درخواست پنجم

جو مراسم اور مدارج مقررہ ہین تمکو میرے نسبت مرعی رہین۔

جواب

جبتک کہ تمہارا طریق ایمانداری و فرمانبرداری گورنمنٹ انگریزی کے ساتھ رہیگا اوسوقت تک مراسم توقیر نسبت تمہارے منجانب ملازمین

گورنمنٹ انگریزی مرعی رہیگا

درخواست ششم

اگر کوئی شخص دعوے روپیہ کا پیش کرے اوسکی سماعت نہو۔

جواب

کوئی دعوی کہنہ سماعت نہوگا

درخواست ہفتم

چونکہ محالات جو گورنمنٹ انگریزی نے میرے بحال رکھے ہین وہ مدت سے میرے قبضہ مین تھے لہذا مین اقرار کرتا ہون کہ جو حال اونکا میرے وکیل نے بیان کیا ہے مین اوسکی راستی اور صداقت کا ذمہ دار ہون۔

جواب

تمہارے وکیل نے بیشک حال راست وصحیح ان دیہات کا بیان کیا ہے اگر کوئی اختلاف کبھی آیندہ پایا جائیگا اوسکے تم ذمہ دار ہوگی

درخواست ہشتم

میرا علاقہ بھی حکومت عدالتہاے انگریزی کے بری ہے جسطرح علاقہ چہ کاری وعلاقہ جیت پور وعلاقہ بجاور ودیگر علاقجات ضلع ہذا بری ہیں

جواب

حکومت عدالتہاے انگریزی کے مستثنیات جو دیگر رئیسان وراجگان کے علاقہ مین جائز ہین تمہارے علاقہ مین بھی جائز رہیگی مگر یہ ضرور ہے کہ تم انتظام اور درستی دیہات مقبوضہ اپنے مین قائم رکھو اور تم اپنے علاقہ مین کسی غارتگر یا راہزن کو پناہ ندو اگر آیندہ کسیوقت رعایاے گورنمنٹ انگریزی مجرم دزدی یا راہزنی یا قتل مفرور ہوکر تمہارے دیہات مین پناہ گیر ہو تو تمکو لازم ہے کہ تم اوسکو فورًا گرفتار کرکے حوالہ حکام انگریزی کردو اور اگر کوئی باشندہ تمہارے علاقہ کا کوئی جرم منجملہ جرائم مذکورہ بالا تمہارے علاقہ مین

یا علاقہ انگریزی مین کریگا وہ بھی اسیطرح
گرفتار ہوکر حوالہ حکام انگریزی کیا جائیگا۔

المرقوم ۲۴۔ ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۲۲۱ ہجری مطابق ۱۶۔ ماہ مارچ سنہ ۱۸۰۶ عیسوی موافق ۱۲۔ ماہ چیت سنہ ۱۸۶۳۔

اقرارنامہ پیش کردہ گوسوئی ساہ۔

چونکہ اکثر اضلاع ملک بندیل کھنڈ شامل علاقہ مقبوضہ ہنوربل اسٹ انڈیا کمپنی ہوگئی ہین اور چونکہ مجھہ گوسوئے ساہ نے بصدق دل فرمانبرداری و تابعداری گورنمنٹ ہنوربل کمپنی کی اختیار کی واجب العرض جسمین آٹھہ شرائط درج ہین روبروی کپتان جان بیلی صاحب پولیٹکل ایجنٹ منجانب ہنوربل سر جارج ہلاروبارلو صاحب بارٹ گورنر جنرل بہادر کے پیش کی اور سب درخواستین اوسکی حسب قاعدہ منصفت پروری و پرورش گورنمنٹ انگریزی واسطے میرے زیادہ حفاظت و اطمینان کے منظور ہوئین اور چونکہ ایک اقرارنامہ مجھسے طلب ہے لہذا مین نے ایک اقرارنامہ جسمین شرائط ذیل درج ہین تیار کرکے داخل کیا اور اقرار کرتا ہون کہ مین اوسسے ذرہ بھی انحراف نہ کرونگا۔

شرط اول

مین بذریعہ اس تحریر کے اقرار کرتا ہون کہ مین ہرگز کسی بیرونی یا اندرونی دشمن ہنوربل کمپنی سے ملک بندیل کھند مین اتفاق نہین کرونگا اور بالتفاوت تابعداری و فرمانبرداری گورنمنٹ انگریزی کا لحاظ رکھونگا۔

شرط دوم

گر کوئی رعایا سے گورنمنٹ انگریزی مفرور ہوکر میرے دیہات مین پناہگیر ہوگا مین بذریعہ اس تحریر کے اقرار کرتا ہون کہ مین ایسے مفرور کو گرفتار کرکے حوالہ افسران گورنمنٹ انگریزی کرونگا اور درحالیکہ کہ آدمی اوسکی گرفتاری کے واسطے جاوے کہ میرے دیہات مین بھیجے جائینگے مین نہ صرف اس امر کا اقرار کرتا ہون کہ مین اوسکا حمایہ نہین کرونگا بلکہ بذریعہ اس تحریر کے وعدہ کرتا ہون کہ مین اونکی مدد جہانتک ممکن ہوگا بیچ گرفتاری ایسے مفرورین کے کرونگا۔

شرط سوم

مین ہرگز کسی چور و راہزن کو اپنے علاقہ کے کسی موضع مین رہنے نہین دونگا عمداً اور اگر مال مسروقہ کا یا مسافرونکا کسی میرے علاقہ کے موضع مین چوری جاویگا یا لوٹا جاویگا مین اقرار کرتا ہون کہ زمیندار موضع مذکور کو ذمہ دار اوسکا کرونگا کہ وہ معاوضہ مال مسروقہ کا کرین یا گرفتار کرکے ایسے مجرمان کو حوالہ افسران گورنمنٹ انگریزی کردین اور تمام مجرمان قتل و جرائم قبیحہ و دیگر مجرمان جو ہنرا یاب ازروی قوانین انگریزی کے ہوسکتے ہین مفرور ہو کر میرے دیہات مین پناہ گیر ہون وہ فوراً گرفتار ہو کر حوالہ افسران گورنمنٹ انگریزی کیے جائینگے۔

شرط چہارم

مین بذریعہ اس تحریر کے اقرار کرتا ہون کہ مین تمام ہر اسم و کتابت سے ساتہ بیسان بندیل کھنڈ کے جو متابعت حکومت انگریزی سے انکار کرتے ہین اجتناب کرونگا اور اونکے ہمراہیون کو اپنے علاقہ مین پناہ نہ دونگا اور نہ حفاظت اونکی کرونگا۔

شرط پنجم

مین اقرار کرتا ہون کہ مین ہرگز کسی رئیسان دولت گورنمنٹ انگریزی سے تکرار یا نزاع نہین کرونگا اور اگر کبھی ایسا مقدمہ کوئی درپیش ہوگا تو مین بذریعہ اسی تحریر کے اقرار کرتا ہون کہ مین اوسکو سپرد گورنمنٹ انگریزی کے کرونگا اور وہ بعد تحقیقات موجبات و سبب تکرار جیسا مناسب تصور کرینگے ویسا فیصلہ کرینگے۔

المرقوم ۱۴ ماہ محرم ۱۲۳۱ ہجری مطابق ۴ ماہ اپریل سنہ ۱۸۱۶ عیسوی

ترجمہ سند گورسوے ساہ کو بہروقت منظور ہونے گورنر جنرل ان کونسل سے عطا ہوئی

المرقوم ۱۹ ماہ مارچ سنہ ۱۸۱۶ء

چونکہ مضامین بندیل کھنڈ عرصہ قلیل سے شامل نظام بندیل کمپنی ہوا ہے اور چونکہ گورسوے ساہ نے باستماع عقائد مرحمت گورنمنٹ انگریزی نسبت اونکی رعایا کے اور حفاظت نسبت اوسکے ماتحتان کے بصدق دل اطاعت اور فرمانبرداری اختیار کی اور بخوشی اور

اور رعیت تمام افسران گورنمنٹ انگریزی کے حوالہ شہر چترپور اور چار چوکیان جو اوسکے قبضہ میں
بیچ عہد نواب علی بہادر کے تھین مع شہر مؤ و سالت و دیگر ملحقات اونکے جنکا قبضہ اوسنے
بعد وفات نواب علی بہادر کے حاصل کیا تھا کر دیے اور چونکہ گورسوں نے ساہ ندکور نے اپنے
پسر کلان گوریر تاب سنگہ کو روانہ کیا کہ بحضور کپتان ولی صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر حاضر
ہو کر قصور عدم حاضری اپنے کا قبل اوسکے معاف کرادے اور ایک اقرارنامہ اطاعت گورنمنٹ
انگریزی جسمین پانچ شرائط درج ہین منظور کر کے بدستخط اپنے داخل کیا لہذا اور نیز بنظر حفاظت
حقوق اون لوگون کے جنہون نے فرمانبرداری گورنمنٹ انگریزی کی قبول کی ہے جنکی
حفاظت ایک قاعدہ عام نصفت پروری و عطوفت گستری گورنمنٹ انگریزی کا ملک ہند مین
ہے دیہات مفصلہ ذیل مع قلعہ جو قدیم سے قبضہ گورسوں نے ساہ مین تھے اور ۱۲۱۳ف
تک رہے تھے اب بذریعہ اس تحریر کے اوسکے قبضہ مین بحال اور برقرار رکھے گئے کہ وہ زیر حکم
گورنمنٹ انگریزی کے رہ کر اونپر قابض رہے اور جبتک گورسوں نے ساہ تعمیل شرائط فرمانبرداری
و تابعداری گورنمنٹ انگریزی کی کریگا اور شرائط مندرجہ واجب العرض کا جو اوسنے داخل کی ہے
سرانجام دیتا رہیگا اوس سے کسی امر مین دربارہ قبضہ دوامی دیہات و قلعہ مذکورہ پائین کی
مزاحمت نہوگی ۔

تفصیل دیہات و قلعہ جات

دیہات خالصہ ..... ۱۵۰ م

نانکار ..... ۱۰۰ م

پدارک ..... ۵۰ م

مدد معاش ..... ۱۵۰ م

کل نانکار وغیرہ ۳۰۰ م

کل دیہات ۴۵۰ م

تصدیق کیا گورنر جنرل بہادر ان کونسل نے بتاریخ ۵ ماہ جون سنہ ۱۸۱۸ع

نمبر ۲۷

ترجمہ واجب العرض گورنر پرتاب سنگھ مرقومہ ۲۸ ماہ جولائی سنہ ۱۸۰۶ء

درخواست اول

بابت اون دیہات کی جو آپ نے مجھکو دیے ہیں ایک سند بمہر و دستخط گورنمنٹ جسکے رو سے وہ میرے ورثا کو بھی واسطے دوام کے بحال ہیں دی جائے۔

جواب

تمکو ایک سند دوامی بعد شرط استثنیات کی بمہر و دستخط گورنر جنرل ان کونسل عطا ہوگی

درخواست دوم

اگر کوئی راجہ یا رانی اس ملک کی ساتھ دعوے غلط کے یا کوئی میرے خاندان کا یا رشتہ دار از راہ دشمنی کے آپکے روبرو خیالات بد نسبت میرے بیان کرے اونکے غلط کوئی کی عزت نہو۔

جواب

درباب راجگان و رانی ہاے اس ملک کے تمہاری شرط اول اقرارنامہ بخوبی حاوی ہے درباب تمہارے برادران کے یہ ہے کہ اونکے حقوق کی نسبت شرط نہم اقرارنامہ مین تصریح ہوچکی ہے اور درباره تمہارے ملازمین اور مامشتان کے یہ ہے کہ اونکے بارہ مین اوسوقت تک مداخلت نہو گی جبتک تم اپنے عہدنامہ کے مطابق کاربند ہوگے

درخواست سوم

اگر حکم واسطے دینے سواران و پیادگان کے بابتہ خدمت سرکار کے صادر ہوگا تو اونکی تنخواہ سرکار سے ملے۔

جواب

جواب ذیل جو تمہارے والد کی واجب العرض کے جواب مین تحریر ہوا تمہاری اس درخواست سے بھی متعلق ہوسکتا ہے۔

اگر گھد نمنٹ انگریزی کسیوقت تمہاری فوج سے کوئی خاص کام لینگی تو جبتک وہ مصروف اوس کام مین رہیگی اوسوقت تک اونکو خرچہ

ملیگا تمکو اس امر کا خیال رہے کہ تم متصل اپنے دیہات کے کسی شخص مفسد یا بدخواہ کو رہنے نہ دو بلکہ بخلاف اسکے اگر کوئی ایسا شخص تخلل بیچ ملک انگریزی کے متصل تمہارے علاقہ کے پڑے تو تمکو لازم ہوگا کہ تم اوسکو نکالدو اور سزا دو اور یہ امر تمہارے واسطے باعث خوشنودی و مہربانی گورنمنٹ انگریزی ہوگا۔

درخواست چہارم

جو مراتب ابتک نسبت میرے رتبہ اور حال کے مرعی رہتے ہین وہی آیندہ بھی قائم رہین

جواب

جبتک تم ایمانداری اور فرمانبرداری سے رہوگے اور متابعت گورنمنٹ انگریزی کی کرتے رہوگے وہ سب مراسم عزت و توقیر بلا تفاوت مرعی رہینگے۔

(یہ مطابق جواب درخواست پنجم واجب العرض سونے ساہ کے ہے)

درخواست پنجم

اگر کوئی شخص کوئی دعوی پیسہ کا بابتہ قرضہ سابق کے یا بابتہ کسی اور دعوی کے پیش کرے اوسکی نالش سماعت نہو۔

جواب

جو جواب تمہارے والد کو اس بارہ مین دیا گیا تمہاری تمسے بھی متعلق رہیگا یعنی کوئی دعوی کہنہ نسبت تمہارے سماعت نہوگا۔

درخواست ششم

چونکہ دیہات جو بموجب فہرست اوپر پیش کردہ تمہارے کے ہمارے قبضہ مین قدیم سے ہین لہذا اگر کوئی دعوی اپنا کسی موضع کا کرکے اوسکا دعوی سماعت نہو۔

جواب

اسکا جواب تبصریح تمام تمہاری شرط اول و شرط ششم اقرارنامہ مین درج ہے۔

درخواست ہفتم	**جواب**
مین مطیع احکام عدالتہاے سرکاری مثل راجگان چرکاری وجیت پور و بجاور وجو مستثنا احکام عدالت سے تصور کیے گئے ہین بری متصور کیا جاؤن۔	یہ درخواست منظور ہے۔
درخواست ہشتم	**جواب**
اگر کوئی رشتہ دار یا واسطہ دار میرا از روی کینہ جوئی کے یا بدخواہی کے کوئی نالش بخلاف میرے دائر کرے وہ سماعت نہو	اسکا جواب درخواست دوم مین ہو چکا۔
درخواست نہم	**جواب**
لیکن اگر مین روبرو آپکے اپنا دعوی بابت دیہات کے جنکی نسبت میرا استحقاق بلا اشتباہ ہو اور جو میرے قبضہ سے کچھ عرصہ سے خارج ہون تو میرا دعوی سماعت کیا جاوے۔	اس درخواست کا جواب خود تمہاری شرط اول اور شرط ششم اقرارنامہ سے دیے ہین
درخواست دہم	**جواب**
اگر کوئی راجہ یا رئیس از راہ تکلیف دہی یا زیادتی کے میرے موضع پر جو شامل سندے اور مجھے سرکار سے عنایت ہوا ہے دست اندازی کرے تو آپ میری مدد اور رعایت فرمائیگا	اس قسم کے تمام مقدمات کا فیصلہ گورنمنٹ انگریزی بمقتضاے نصفت اوسطرح کریگی جسطرح تمہاری شرط اول اقرارنامہ مین درج ہے۔
درخواست یازدہم	**جواب**
اگر کوئی میرا رشتہ دار یا واسطہ دار کسی اور ملک مین تبلاش روزگار بغیر میری مرضی کے	اسکا جواب تصریح شرط ہشتم اقرارنامہ مذکورہ تمہارے مین درج ہے۔

چلا جائیگا تو مین اوسکی اطلاع آپکو دونگا۔

ترجمہ اقرارنامہ مدخلہ گورپرتاب سنگھ

چونکہ بیچ ۱۸۰۶ء مطابق سمت ۱۸۶۳ میرے والد گورسوئی ساہ نے فرمانبرداری واطاعت گورنمنٹ انگریزی کی منظور کرکے بہ ثبوت اپنی اطاعت وفرمانبرداری کے گورنمنٹ انگریزی کو شہر وچھی چترپور وشہر مئو وشہر سالت دیے اور کرنیل جان ملی صاحب وسوقت مین ایجنٹ گورنر جنرل تھے ایک سند دوامی بابت علاقجات ودیہات کے جو اونکے قبضہ مین تھے پائی اور چونکہ بیچ ۱۸۰۸ء گورنمنٹ انگریزی نے خوش ہوکر شہر مئو واپس میرے والد کو دیا اور شہر چترپور مجھکو جاگیر مین دیا اور چونکہ بباعث وفات میرے والد کے اور بنظر پرورش میرے برادران کے ایک اقرارنامہ فرمانبرداری گورنمنٹ انگریزی طلب ہوا کہ قبل میرے حاصل کرنے قبضہ علاقجات جاگیر میرے والد گورسوئی ساہ کے مین اوسکو داخل کرون لہذا اور نیز بہ ثبوت میری فرمانبرداری ووفاداری واتحاد گورنمنٹ انگریزی کے یہ اقرارنامہ تیار کرکے روبروی مسٹر جان وشوپ صاحب سپرنٹینڈنٹ امور پولیٹیکل ملک بندیل کھنڈ مامورہ منجانب رہیڈ نہوربل گورنر جنرل داخل کرتا ہون اسمین دس شرائط ہین جنکے خلاف وزرے مین باقرار صالح بیان کرتا ہون کہ مین نہین کرونگا اور ہرگز اون سے منحرف نہونگا۔

شرط اول

مین اقرار کرتا ہون کہ مین مراسم کسی سرغنہ غارتگران سے خواہ اندرخواہ باہر حدود ملک بندیلکھنڈ کے نہین رکھونگا اونکے خاندان کو اور اونکو اپنی جاگیر مین پناہ ندونگا اور اون سے کسیطرحکی خط کتابت نہین کرونگا مین اقرار کرتا ہون کہ مین تکرار یا نزاع کسی دوست یا ماتحت گورنمنٹ انگریزی سے نہین کرونگا اور درصورتیکہ کوئی راجہ یا رئیس ملک ہذا ماتحت گورنمنٹ انگریزی میری تکرار درباب سرحد کسی موضع یا محال کے کریگا یا کسی اور وجہ سے نزاع کریگا تو مین اقرار کرتا ہون کہ مین تمام کیفیت اوسکی گورنمنٹ انگریزی کو بھیجونگا تاکہ وہ تصفیہ اوسکا کردین اور جو فیصلہ وہ کردینگے اوسکی تعمیل بلاتفاوت مجھے منظور ہوگی اور مین خود اپنے اختیار سے معاوضہ اوسکا بغیر حکم

گورنمنٹ انگریزی کے نوکر ہونگا اور جو حکم وہ دینگے اوسکی تعمیل کا مین اقرار واثق کرتا ہون۔

شرط دوم

مین اقرار کرتا ہون کہ مین اپنے جاگیر کے تمام راستون کی اسطرح محافظت کرونگا کہ غارتگری غارتگران و قزاقان کا انسداد ہو اور نیز تمام دشمنان گورنمنٹ انگریزی کی سدراہ ہو اور اوسکو راستہ میری علاقہ سے ملک انگریزی مین جانے کا نملے اور اگر کوئی دشمن یا سرغنہ فوج علاقجات ہمسایہ ارادہ میرے علاقہ سے گذر کر ملک انگریزی مین جانے کا کرے گا تو مین اقرار کرتا ہون کہ مین اوسکی اطلاع افسران انگریزی کو قبل اوسکے آنے متصل سرحد میرے علاقہ کے دونگا اور کوشش بلیغ اوسکے مقابلہ مین کرونگا۔

شرط سوم

جب کبھی فوج انگریزی کو ضرورت میرے علاقہ مین سے گذر کرنے کی واسطے اوپر جانے گھاٹون کے خواہ واسطے کسی اور طرف جانے کے ہوگی تو مین اقرار کرتا ہون کہ مین نہ صرف اوسکا مقابلہ نہین کرونگا بلکہ ذیعزت اور ہوشیار آدمی اوسکے ہمراہ دونگا کہ وہ اوسکو جس راستہ اوسکی مرضی ہوگی پہونچائینگے اور مین یہ بھی اقرار کرتا ہون کہ مین متابعت اور تعمیل احکام صاحب افسر کمانڈنگ فوج انگریزی کی جو واسطے بہم کرنے رسد اور دیگر ضروریات کے ہونگے اور خواہ واسطے شرکت میرے اور میری فوج کے واسطے انصرام کا مرتبط ہونگے کرونگا۔

شرط چہارم

اگر کوئی باشندہ ممالک انگریزی کا مفرور ہوکر میری جاگیر کے کسی موضع مین پناہ گیر ہوگا مین اقرار کرتا ہون کہ مین اوسکو گرفتار کرکے حوالہ افسران گورنمنٹ انگریزی کرونگا اور اگر کوئی شخص واسطے گرفتاری مفرور مذکور کے مامور ہوکر آئیگا مین اقرار کرتا ہون کہ مین نہ صرف اوسکا سدراہ نہ ہونگا بلکہ شریک اوسکے ہوکر گرفتاری مفرور مین کوشش کرونگا۔

شرط پنجم

مین اقرار کرتا ہون کہ مین کسی چوریاڈاکو کو اپنی جاگیر کے کسی موضع مین پناہ نہ دونگا اور اگر کل کسی مسافر یا باشندہ کا میرے کسی موضع مین چوری جائیگا مین اقرار کرتا ہون کہ مین زمیندار

موضعہ کو کہ کو ذمہ دار اس امر کا کرونگا کہ وہ یا تو معاوضہ مال مسروقہ کا کرین یا چور وغیرہ کو گرفتار کر کے حوالہ افسران انگریزی کے کردین اور اگر کوئی شخص قابل سزایابی از روے قوانین انگریزی بابتہ جرم قتل یا دیگر جرائم موقوعہ ممالک انگریزی کے ہوگا اور میرے علاقہ مین آکر پناہ گیر ہوگا مین اقرار کرتا ہون کہ اوسکو گرفتار کر کے حوالہ گورنمنٹ انگریزی کردونگا اور یہ بھی اقرار کرتا ہون کہ اگر کوئی شخص منجانب گورنمنٹ انگریزی اوسکے تعاقب مین مامور ہوکر آئیگا اوسکی اعانت جہانتک ممکن ہوگی کرونگا

شرط ششم

اور اگر کبھی بعد ازین ایسا حسب اطمینان رایٹ ہنوربل گورنر جنرل ان کونسل ثابت ہو کہ کوئی موضع جو شامل اس سند کے ہے جو مجھکو گورنمنٹ انگریزی سے اب حاصل ہوئی ہے مگر میرا استحقاق اوسپر نہین پہونچتا تو مین بذریعہ اس تحریر کے اقرار کرتا ہون کہ مین موضع مذکور کو بلا وقت اور تامل سپرد افسران گورنمنٹ انگریزی کردونگا اور کوئی عذر اس بات کا پیش نکرونگا کہ موضع مذکور شامل میری سند کے ہے۔

شرط ہفتم

چونکہ علاقجات اور دیہات مندرجہ سند اب میرے قبضہ مین ہین مین بذریعہ اس تحریر کے تمام حقوق مدد یابی گورنمنٹ انگریزی خواہ واسطے قائم کرنے میری حکومت کی بیچ ان علاقجات اور مواضع کے خواہ کسی موضع کے دوبارہ حاصل کرنے کے جو بعد ازین مجھ سے نکل جائے ترک کرتا ہون۔

شرط ہشتم

مین اقرار کرتا ہون کہ مین مدد صریح یا باطنا کسی شخص یا رئیس دشمن گورنمنٹ انگریزی سے نہین کرونگا اور مین یہ بھی اقرار کرتا ہون کہ مین خود ملازمی کسی رئیس کی جو خواہ دوست گورنمنٹ انگریزی کا ہو یا نہو نہ کرونگا اور نہ اپنے ہمراہیون کو اجازت اس امر کی دونگا بغیر منظوری صریح گورنمنٹ انگریزی کے۔

شرط نہم

مین بذریعہ اس تحریر کے رضامندی اپنی ظاہر کرتا ہون کہ میرے تین حقیقی بھائی گورپرشاد سنگھ

وگورنمنٹ بیت وگوربخت سنگھ اور میرا بھائی جو غیر ملکوں سے ہے مسمے گوربخت سنگھ اپنے اپنے علاقہ پر حسب تصریح سند قابض کیے جائین اور مین قول صالح کرکے اقرار کرتا ہون کہ مین علانیہ اونکے مین اونسے تاحین حیات اونکے مزاحم نہونگا چونکہ مین رئیس خاندان ہون لہذا مین سمجھتا ہون کہ میرا کام اونکی بہبودی کی ترقی کرنے کا ہے اور مجھے چاہیے کہ مین اونسے اور اونکے خاندان اور اولاد سے بمہربانی و توجہ و فیاضی پیش آؤن اور اونکو بھی آپس مین اسی طرح رہنا چاہیے درصورتیکہ کوئی تنازع فیما بین میرے اور میرے کسی بھائی کے کسی سبب سے پیدا ہو مین اقرار کرتا ہون کہ مین اوسکی کیفیت واسطے ملاحظہ اور فیصلہ کے گورنمنٹ انگریزی مین بھیجونگا اور جو کچھ فیصلہ وہ کرینگے اور جو سنر انسبت زیادتی کرنے والے کے اور جسکی وجہ سے وہ ازروے نصفت پروری و تجویز اپنے کے کردینگی وہ منظور ہوگا مین یہ بھی اقرار کرتا ہون کہ مین جہانتک میرے اختیار مین ہوگا فیما بین میرے اور میرے بھائیون کی مصالحت اور یکجہتی پیدا کرونگا اور تمام دشمنی سابقہ فراموش کردونگا اور باتفاق اور محبت برادرانہ بسر کرونگا

شرط دہم

مین وعدہ کرتا ہون کہ مین ایک معتبر آدمی اپنی طرف سے بطور وکیل خدمت مین صاحب سپرنٹینڈنٹ امور پولیٹیکل ملک بندیل کھنڈ حاضر رکھونگا جو آمادہ تعمیل احکام جو اونکے نام جاری ہونگے رہیگا اور اگر کسی سبب سے صاحب سپرنٹینڈنٹ امور پولیٹیکل وکیل مذکور سے ناراض ہونگے تو مین اوسکو طلب کرکے دوسرے شخص کو اوسکی عوض وہان مامور کرونگا۔

مین بذریعہ اس تحریر کے اقرار کرتا ہون کہ مین کسطرح انصرام شرائط بالا مین جو دہل شرائط مندرجہ اقرارنامہ بالا مین پہلو تہی نہین کرونگا۔

المرقوم مقام باندا تاریخ ۱۵- ماہ جولائی ۱۸۱۶ عیسوی مطابق ۱۶- ساون ۱۸۷۳

نمونہ سند جو کوربرتاب سنگھ کو بمہر و دستخط گورنر جنرل ان کونسل عطا ہوئی۔

المرقوم ۱۱- ماہ جنوری ۱۸۱۸ء۔

واضح ہو چوہدریان و قانونگویان و زمیداران ضلع بندیل کھنڈ کہ چونکہ ۱۸۱۸ عیسوی

مطابق سمت ۱۸۶۳ امین گورسوئے ساہ نے اطاعت و فرمانبرداری منظور کرکے گورنمنٹ انگریزی
کو شہر چترپور و مئو و سالت مع مواضع متعلقہ دیے اور گورنمنٹ انگریزی نے ایک سند معافی بابتہ
باقیماندہ علاقہ کے جو اوسکے قبضہ مین تہا اوسکو عطا کی اور چونکہ ۱۸۰۸ء مین گورنمنٹ انگریزی سے
خوش ہوکر شہر مئو سوئے ساہ کو واپس دیا اور چترپور اوسکے پسر کلان گوریرتاب سنگہ کو عنایت ہوا
اور چونکہ بسبب وفات گورسوئے ساہ کے جو تاریخ ۴ ماہ مئی سنہ ۱۸۱۶ء مطابق ۲۰ ماہ بیساکھ
سمت ۱۸۷۳ واقع ہوئی اور بباعث تقسیم غیر مساوی و غیر مناسب کے جو گورندکور نے قبل از وفات کی
اپنے علاقہ کی کی تہی سب فرزندان اوسکے سرخود ہوگئے اور کسیکی موافقت کسیکو ضرورتاً نہ تہی
لہذا گورنمنٹ انگریزی کو ضرور ہوا کہ اپنی مداخلت از روی اوس اختیار کے جو اوسکو وربات اپنے
زعما کے حاصل ہے کرے تاکہ تکلیف عام جسکا اندیشہ انقسام غیر مساوی سے پیدا ہونیکا
تہا رفع ہو اور چونکہ گورنمنٹ انگریزی نے اوس اختیار کے وقت اور نیز بنظر آسایش و عافیت عام
کے یہ تجویز مناسب متصور کی کہ گوریرتاب سنگہ اپنے والد گورسوئے ساہ کی جاگیر مین جانشین
کیا جاے بشرطیکہ وہ گذارہ معقول اپنے برادران اور اونکے خاندان کے واسطے تجویز کردی
اور چونکہ گوریرتاب سنگہ نے منظور کرکے ایک اقرارنامہ تحریر داخل کیا جسمین دس شرائط مندرج
ہین اور جس سے متابعت اور فرمانبرداری گورنمنٹ انگریزی مترشح ہے اور اوسمین وہ یہ بہی
اقرار کرتا ہے کہ وہ اپنے چھوٹے بہائیون سے اونکے علاقہ مین جو ذیل سند ہذا مین اونکے
واسطے تجویز ہوے ہین تاحیات اونکے مزاحم نہونگا لہذا اور نیز بنظر مراتب مصرحہ بالا
دیہات و علاقجات مندرجہ فہرست منسلکہ باستثنا جاگیر حین حیات برادران جنکی تفصیل بہی فہرست
مذکور مین درج ہے بذریعہ اس تحریر کے گوریرتاب سنگہ اور اوسکے ورثا کو واسطے دوام کی
عنایت ہوتے ہین جبتک گوریرتاب سنگہ اور اوسکے ورثا تابعدار و فرمانبردار گورنمنٹ انگریزی
کے رہینگے اور شرائط اقرارنامہ کی بلاتفاوت تعمیل کرتے رہین گے اوسوقت تک اونکے
علاقجات مین مزاحمت و مداخلت نہوگی۔

لہذا تمپر فرض ہے کہ تم گوریرتاب سنگہ کو جاگیردار موضعہ مذکور کا سمجھکر اوسکو اپنا مالک
گردانو اور تابعداری اوسکی کرو اور جو حقوق وغیرہ متعلق دیہات مذکور کے ہین اونکے

جو ابدہ گورصاحب کی تم رہوگی اور گوریرتاب سنگہ کو یہ لازم ہوگا کہ وہ اپنی خوش انتظامی سے کاشتکاران اور باشندگان کو راضی اور شکرگذار رکھیگا اور ہمہ تن مصروف بیچ آبادی اور بہبودی جاگیر مین رہیگا اور اوسکی آمدنی سے بیچ خدمتگذاری گورنمنٹ انگریزی کے متمتع رہیگا۔

تصدیق کیا گورنر جنرل ان کونسل نے بتاریخ ۱۸ جنوری ۱۸۱۶ء۔

فہرست تمہ نمبر ۸ مین درج ہے۔

اقرارنامہ دستخطی کوچک برادران پرتاب سنگہ المرقوم ۱۲۔ ماہ ستمبر ۱۸۱۶ء

گورنمنٹ انگریزی نے ازراہ مہربانی بہ لحاظ و خواہش میری والد گورسوئی سہائی میرے بابت گذارہ کے تاحین حیات میرے علاقجات و دیہات مندرجۂ فہرست جو مجھکو جداگانہ صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیٹیکل سے حاصل ہوئی ہین اور جو سند گوریرتاب سنگہ مین بھی تبصریح درج ہیز اس شرط پر عطا ہوئے کہ مین متابعت پرتاب سنگہ کی بخیال اوسکے رئیس خاندان ہونے کے کیا کرون مین بذریعہ اس تحریر کے اقرار کرتا ہون کہ مین ساتہ پرتاب سنگہ کے اوس لحاظ اور اطاعت سے پیش آونگا جو رئیس خاندان کی نسبت ہونا چاہیئے اور چونکہ گورنمنٹ انگریزی سے خوشنود ہوکر مجھسے وعدہ کیا ہے کہ دست اندازی ہمارا گوریرتاب سنگہ سے مجھکو محفوظ رکھینگے مین بھی اقرار کرتا ہون کہ مین احکام و نگرانی ضروری گوریرتاب سنگہ کی جو وہ بنظر اپنی ذمہ داری مندرجہ اقرارنامہ جو اوسنے گورنمنٹ انگریزی کے ساتہ کیا ہے عمل مین لاونگا اور نیز جو واسطے بہبودی اور بہتری جاگیر کی ہونگی تعمیل کیا کرونگا۔

شرط دوم

چونکہ مجھکو ایک نقل مصدقہ اوس اقرارنامہ کی ملی ہے جو گوریرتاب سنگہ نے ساتہ گورنمنٹ انگریزی کے کیا ہے مین بذریعہ اس تحریر کے اقرار کرتا ہون کہ تمام شرائط اقرارنامہ مذکور کی جہان تک میرے خاص علاقہ کی نسبت ہونگی مجھپر بھی فرض ہونگی اور مین بقبول صلح اقرار کرتا ہون کہ مین تمام شرائط کی جو گوریرتاب سنگہ پر بموجب اوس اقرارنامہ کے فرض ہین تعمیل بلاتعلل کیا کرونگا اور جو امر متعلق اون شرائط کے ہوگا خواہ گورنمنٹ انگریزی مجھے ارشاد کرین خواہ گوریرتاب سنگہ

اوسکے وفائق کاربند ہونگا۔

شرط سوم

چونکہ مجھے بدل یقین ہوا ہے کہ میری اور میرے خاندان کی بہتری اور بہبودی ہماری باہمی اتفاق سے ہی ہین بصدق دل اقرار کرتا ہون کہ مین تمام دشمنی سابقہ جو فیمابین میرے اور میری بھائی گوریرتاب سنگھ کے تھی فراموش کردونگا اور آیندہ کے فساد سے پرہیز کرونگا اور اپنے بھائیون کے ساتھ باتحاد دلی ومحبت برادرانہ بسر کرونگا

ترجمہ سند جو گوریرتاب سنگھ کے بھائیون کو بدستخط صاحب سپرنٹنڈنٹ امور پولیٹکل عطا ہوئی

چونکہ گوریرتاب سنگھ بعد وفات گورسوے ساہ جانشین جاگیر راج گڈہ وغیرہ ہوا ہے اور چونکہ گورنمنٹ انگریزی نے بلحاظ خواہش گورسوے ساہ اور بنظر پرورش گوریرتھی سنگھ پسر دوئمی گورسوے ساہ وخاندان پرتھی سنگھ تجویز کی کہ گوریرتھی سنگھ مذکور سند تاحین حیات وبہات مفصلہ ذیل منجملہ جاگیر مذکور بچند شرایط اطاعت گورنمنٹ انگریزی وفرمانبرداری گوریرتاب سنگھ پیش خاندان عطا کیے جائین اور چونکہ گوریرتھی سنگھ نے مسترواشوپ صاحب سپرنٹنڈنٹ امور پولیٹکل کے پاس ایک اقرارنامہ حسبین تین شرایط درج ہین اور جس سے فرمانبرداری گورنمنٹ انگریزی واطاعت گوریرتاب سنگھ متشرح ہے داخل کیا اور گوریرتھی سنگھ نے درخواست ایک سند کی بابت دیہات کے جو اوسکے نام ہوئے ہین کی لہذا حسب درخواست گوریرتھی سنگھ یہ سند بعد منظوری رابرٹ ہنرپیل گورنر جنرل مرقومہ ۱۱ ماہ اپریل ۱۸۱۸ء بابت دیہات مفصلہ ذیل کے دیجاتی ہے اور دیہات اوسکے پاس تاحین حیات بشرط انصرام بلاتفاوت جمیع شرائط اقرارنامہ کی رہین گے اور بعد ازان بعد وفات اوسکے گوریرتاب سنگھ کے سپرد ہونگے۔

بیان فہرست رقبہ جمعی لہ مطابق فہرست مندرجہ سند گوریرتاب سنگھ درج ہے۔

اسی مضمون اور الفاظ سے سند باقیماندہ تین برادران کو بھی عطا ہوئی حسب تفصیل دیہات مندرجہ ذیل

بنام گوبند پت — رسم جمعی لعه ۵۰

بنام گورنجت سنگه — رسم جمعی لعه ۵۰

بنام گورمت سنگه — رسم جمعی سمه ۵۰

تصدیق کیا گورنر جنرل ان کونسل نے بتاریخ ۱۱ ماه جنوری سنه ۱۸۱۶ء

نمبر ۳۷

سند جسکے روسے علاقه چنبر پور جگت راج کو عطا ہوا

المرقوم مقام فورٹ ولیم تاریخ ۵ ماه ستمبر سنه ۱۸۵۴ء

واضح ہو چودھریان و قانونگویان و زمینداران بندیل کھنڈ کو

کہ باعث وفات پانے لاولد راجه پرتاب سنگه راجه مرحوم چنبر پور واقع ضلع بندیل کھنڈ علاقه مذکوره ضبط سرکار گورنمنٹ انگریزی ہوگیا اور اب وسکے قبضه اختیار مین ہے لیکن بطرز وفاداری سودفیاء اور اوسکے جانشین راجه پرتاب سنگه مرحوم کے جو اونہون نے نسبت گورنمنٹ انگریزی کے ظاہر کی ہے اور نیز لحاظ بفاده علاقه چنبر پور جو خوش انتظامی اور خوش وضعی راجه مرحوم سے علاقه مذکور حاصل ہوئی ہے گورنمنٹ انگریزی خوش ہوکر یہ تجویز کرتے ہین کہ دیہات علاقه چنبر پور مسطرح راجه پرتاب سنگه مرحوم کے قبضه مین تھے جگت راج فرزند برادر زاده راجه پرتاب سنگه کو اور اوسکے ورثاے اصلی وصلبی کو عطا ہون لہذا دیہات علاقه چنبر پور بذریعه اس سند کے بطور علامت مہربانی سرکار جگت سنگه اور اوسکے ورثاے اصلی وصلبی کے معرفت راجگی عطا ہوتے ہیں۔

واضح ہو کہ جبتک جگت راج مذکور اور اوسکے ورثاے اصلی صلبی فرمانبردار گورنمنٹ انگریزی رہین گے اونسے مراحمت درباب دیہات وعلاقه مذکوره کے نہوگی۔

لہذا انکو لازم اور فرض ہے کہ تم جگت راج کو جاگیردار علاقه چنبر پور تصور کرکے فرمانبرداری اوسکی کرو اور اپنے تئین جوابده اوسکا بابته حقوق اور معافیات وغیره متعلقه علاقه مذکور کے تصور کرو جگت راج پر یہ امر فرض ہوگا کہ وہ اپنی خوش انتظامی سے کاشتکاران وباشندگان کو راضی اور شکرگذار رکھے اور ہمه تن مصروف ازدیاد آبادی وبہبودی جاگیر مین رہے اور محاصل شمایان کو

بیچ خدمتگذاری گورنمنٹ انگریزی کے اپنے تصرف مین لائے۔

نمبر ۴۷

ترجمہ اقرارنامہ مدخلہ راجہ موہن سنگھ

چونکہ مجھ راجہ موہن سنگھ نے بصدق دل تابعداری و فرمانبرداری گورنمنٹ انگریزی کی قبول کرکے بلاتفاوت اپنی فرمانبرداری افسران جو واسطے انتظام بندیلکھنڈ کے مامور ہوئے اوسوقت سے جب سے یہ ملک شامل ممالک انگریزی ہوا ظاہر کی ہے اور چونکہ ایک اقرارنامہ عرصۂ قلیل سے مجھسے مطلوب ہی لہذا و نیز بنظر ثبوت اطاعت و فرمانبرداری اپنے مینے یہ اقرارنامہ بچہ شرائط کا تیار کرکے پاس مسٹر جان رچارڈسن صاحب کے داخل کیا اور صاحب موصوف نے ایک سند بابتہ اون دیہات وغیرہ کے عطا کی جو قدیم سے میری قبضہ مین تھے اور مین بذریعہ اس تحریر کے بیان کرتا ہون کہ مین بلاتامل تمام شرائط اقرارنامہ کا لحاظ رکھونگا اور ہرگز کسی شرط کی تعمیل مین پہلوتہی یا خلاف ورزی نہین کرونگا۔

شرط اول

مین بذریعہ اس تحریر کے اقرار کرتا ہون کہ مین شرکت کسی غارتگر یا قزاق کی ساتھ اندر اور باہر حدود ملک بندیل کھنڈ کے نہین کرونگا اور اونکو اپنے علاقہ مین پناہ ندونگا اور نہ اونکے خاندان یا اولاد کو اپنے دیہات مین رہنے دونگا اور ہر طرح کے مراسم و کتابت سے اونسے اجتناب کرونگا مین یہ بھی وعدہ کرتا ہون کہ مین کسی ماتحت یا ملازم گورنمنٹ انگریزی سے تکرار یا نزاع نہ کرونگا اور اگر کبھی کوئی نزاع بابت کسی مال یا مواضع یا کسی اور سبب کی فیما بین میرے اور کسی راجہ یا رئیس اس ملک کے جو ماتحت گورنمنٹ انگریزی کا ہوگا پیدا ہوگا مین اقرار کرتا ہون کہ مین ایسی تکرار یا نزاع کو فوراً واسطے فیصلہ کے سپرد افسران گورنمنٹ انگریزی کرونگا اور جو فیصلہ وہ کرینگے اوسکو بلاتامل منظور کرونگا مین یہ بھی وعدہ کرتا ہون کہ مین کسی سے معاوضہ بابت زیادتی کسی ایام گذشتہ کی نہ لونگا اور نہ بزور کسی تکلیف کا بدلہ بغیر اجازت گورنمنٹ انگریزی کے لونگا اور ہر مقدمہ مین اطاعت و فرمانبرداری گورنمنٹ مدنظر رکھونگا۔

شرط دوم

مین اقرار کرتا ہون کہ مین حفاظت تمام راستون کی جو اوپر گھاٹون کے واقع ہین اسطرح کرونگا کہ تمام غارتگران و قزاقان و بدخواہان اون راستون سے گھاٹو پر چڑہنے اور گھاٹون سے اوترنے پنا مین گے اور نہ واسطے برپا کرنے فساد کے ملک انگریزی مین جانے پائینگے اور اگر کوئی سردار یا افسر فوج خیال یا ارادہ کریگا کہ میرے علاقہ کے راستون سے گذر کر ممالک انگریزی پر حملہ آور ہو تو مین اقرار کرتا ہون کہ مین موقع پر اوسکی اطلاع افسران گورنمنٹ انگریزی کو دونگا اور کوشش ممکن اونکی پیش قدمی کے روکنے مین کرونگا۔

شرط سوم

جب کبھی فوج انگریزی کو ضرورت میرے علاقہ کے راستہ سے گھاٹو پر چڑہنے کی ہوگی مین اقرار کرتا ہون کہ مین نہ صرف اونکا سدا نہونگا بلکہ معتبر اور ہوشیار آدمی اونکے ہمراہ دونگا جو اوسکو اچھے اور آسان راستہ سے پہونچائینگے اور اوسکو رسد وغیرہ ضرورت جبتک وہ میرے علاقہ یا متصل میرے علاقہ کے رہینگے بہم کرینگے۔

شرط چہارم

اگر کوئی رعایاے گورنمنٹ انگریزی مفرور ہوکر میرے دیہات مین پناہ گیر ہوگا مین اقرار کرتا ہون کہ مین ہنگام طلب فوراً ایسے شخص کو گرفتار کرکے حوالہ افسران گورنمنٹ انگریزی کرونگا اور اگر کوئی میری رعیت یا زمیداران مین سے مفرور ہوکر ملک انگریزی مین پناہ گیر ہوگا مین وعدہ کرتا ہون کہ مین ایسے شخص مفرور کی نسبت جو وجوہات نالش ہونگے اونکو صاحب افسر اعلی ملک بندیل کھنڈ کے پاس بھیجدونگا اور متابعت اون احکام کی کرونگا جو ازروی قوانین انگریزی مقدمہ مین صادر ہونگے اور اپنی طرف سے کوشش یا تدبیر پیچ گرفتاری اوسکے نہ کرونگا۔

شرط پنجم

مین اقرار کرتا ہون کہ مین دزدان و سارقان کو اپنے دیہات مین پناہ ندونگا اور اگر مال کسی سوداگر یا مسافر کا کسی میرے علاقہ کے دیہہ مین چوری جائیگا مین اقرار کرتا ہون کہ مین زمیدار موضع مذکور کو ذمہ دار اس امر کا کرونگا کہ وہ یا تو معاوضہ مال مسروقہ کا کرین اور یا مجرم کو گرفتار کرکے

حوالہ افسران گورنمنٹ انگریزی کے کرین اور اگر کوئی مجرم جرم قتل یا دیگر جرائم قبیحہ یا کوئی مجرم جسکی سزا دہی بموجب قوانین انگریزی کے بابتہ جرائم موقوعہ علاقہ انگریزی ہوسکتی ہو اور وہ مفرور ہوکر میرے دیہات مین پناہ گیر ہو مین اقرار کرتا ہون کہ مین ایسے مجرم کو گرفتار کرکے حوالہ گورنمنٹ انگریزی کرونگا اور اپنے علاقہ سے اونکو فرار ہونے نہ دونگا۔

شرط ششم

چونکہ سند بابتہ مواضع مقبوضہ میرے جو مجھکو سرکار انگریزی سے عطا ہوئی ہے بموجب فہرست مدخلہ میرے روبرو صاحب اجنٹ گورنر جنرل بہادر تیار ہوئی ہے لہذا اگر بعد ازین یہ دریافت ہو کہ کوئی موضع منجملہ مواضع مذکورہ میرے قبضہ مین عہد حکومت نواب علی بہادر مرحوم اور مجھے بعد وفات نواب مرحوم کے حاصل ہوا ہے مین بذریعہ اس تحریر کے اقرار کرتا ہون کہ مین موضع مذکور بلا تامل حوالہ گورنمنٹ انگریزی کرونگا اور عذر اس سبب سے پیش نہ کرونگا کہ وہ شامل میری سند کے ہے۔

یہ اقرارنامہ جملہ شرائط کا داخل گورنمنٹ انگریزی کرکے مین بذریعہ اس تحریر کے وعدہ کرتا ہون کہ مین شرائط اقرارنامہ مذکور بلا تفاوت سرانجام کرتا رہونگا اور کسی شرط کی تعمیل سے پہلوتہی یا انحراف نہ کرونگا۔

دستخط راجہ موہن سنگھ

جو اقرارنامہ بالا مین درج ہے مین سب کی تعمیل کرونگا۔

المرقوم ۲۱۔ ماہ جون سنہ ۱۸۰۸ء مطابق ۴ ماہ اسارہ سنہ ۱۲۱۳ف

مقام بانداء ۲۱۔ ماہ جون سنہ ۱۸۰۸ء

ترجمہ سند جو راجہ موہن سنگھ کو عطا ہوئی۔

جمیع چودھریان و قانونگویان و زمیداران و مقدمان پرگنہ ببرگڈہ و نالی واقع ضلع بندیل کنڈ کو واضح ہو کہ چونکہ راجہ موہن سنگھ نے جو ایک رئیس موروثی ضلع بندیل کنڈ کا ہے اوسوقت سے کہ جب سے ضلع مذکور شامل ممالک ہندوستان ایسٹ انڈیا کمپنی ہوا ہے اپنی فرمانبرداری اور تابعداری

نسبت گورنمنٹ انگریزی کے ظاہر کی ہے اور عرصہ قلیل گذرا کہ ایک اقرارنامہ اوسنے چھ شرائط کا جسنے متابعت اور فرمانبرداری گورنمنٹ انگریزی کی تشریح ہے داخل کیا ہے لہذا اور نیز بنظر اطمینان راجہ مذکور کے اور بحال رکھنے اوسکے دعوے کی بطور رئیس موروثی ضلع نہاد دیہات مندرجہ فہرست منسلکہ جو قدیم سے راجہ مذکور کے قبضہ مین ہین بذریعہ اس تحریر کے راجہ کو عطا ہوتے ہین اور دیہات مذکورہ قبضہ دوامی راجہ اور اوسکے ورثا مین رہین گے جبتک کہ وہ اور اوسکے ورثا بلا تفاوت و تساہل تعمیل شرائط اقرارنامہ کرتے رہینگے اور مطیع و فرمانبردار گورنمنٹ انگریزی کے رہین گے۔

چودہریان و قانونگویان و زمیداران و مقدمان پرگنہ جات مذکور اپنے اپنے موضع مین اپنا اپنا کام مثل سابق ماتحت راجہ کے کرتے رہین اور راجہ کو یہ واجب ہی کہ وہ اپنی خوش انتظامی سے رعیت اور زمیداران کو راضی اور شکر گذار رکھی اور ہمہ تن مصروف بہتری اور بہبودی علاقہ مین رہے اور اطاعت و فرمانبرداری گورنمنٹ انگریزی مین ثابت قدم رہی یہ سند بعد حاصل کرنے منظوری ہنوربل گورنر جنرل ان کونسل جائز تصور کیجائیگی اور اوسوقت ایک اور سند مہر و دستخط ہنوربل گورنر جنرل بہادر بالعوض اسکے عطا ہوگی۔

تصدیق کیا گورنر جنرل ان کونسل نے بتاریخ ۱۹۔ ماہ جولائی ۱۸۱۸ء

فہرست دیہات تتمہ نمبر ۹ مین درج ہے۔

نمبر ۷۵

واجب العرض منجانب قلعدار چوبی دریاؤ سنگھ

درخواست اول	جواب
ایک علاقہ جمعی چار لاکھ روپیہ اور جو وہ کان الماس کا مع قلعہ کالنجر نواب علی بہادر نے وعدہ مجھکو دینے کا کیا تھا تھوڑا سا علاقہ اسمین سے واقع گھاٹون پرگنہ ئیی مین ہی	باعتبار تمہارے قول اور تابعدار و فرمانبرداری گورنمنٹ انگریزی کے ہنوربل گورنر جنرل ان کونسل نے خوش ہوکر تمکو حکومت قلعہ کالنجر کی مع انتظام اندرونی و اختیار محافظت قلعہ مذکور کا

اور ایک جزو ضلع عطر پتی میں بلحاظ وعدہ مذکورہ بالا شمشیر بہادر نے جب وہ دکھن سے آئے مجھکو ایک سند بابتہ تمام علاقہ مذکورہ کے عطا کی اور وہ سند اب میرے پاس موجود ہے تفصیل علاقہ جو میرے پاس بلا تفاوت رہا ہے ذیل میں درج ہوتی ہے۔

قلعہ کالنجر مع دیہات متعلقہ

پرگنہ جیپور

موضع وزمین برئی بالای گھاٹ

موضع دیتیا بالای گھاٹ

آٹھ کانہائے الماس کی تفصیل یہ ہے

اول سیہو دوم سالگیون سوم چوپرا

چہارم رامپی پنجم جہرالال پور ششم

غازی پور ہفتم سندہی پور ہشتم گرل

ان سب کی بابت میں گورنمنٹ سے

سند چاہتا ہوں۔

عطا ہوا اور واسطے اخراجات قلعداری کے اور بنابر پرورش تمہاری کے ہنوربل گورنر جنرل نے اور بھی ازروے خوشنودی مزاج اکثر دیہات پرگنہ کالنجر اور جیپور اور برہود دیہات دیتیا اور آٹھہ کانہائے الماس جنکی تفصیل فہرست منسلکہ میں درج ہے عہد شرائط ضروری جنکی تفصیل تمہارے اقرارنامہ میں درج ہے عطا کیے جب تمہارا اقرارنامہ بمہر و دستخط تمہارے پہونچے گا اوسوقت تمکو ایک سند میری مہر اور دستخط سے بابتہ قلعداری قلعہ و دیہات مذکورہ بالا بتفصیل ملیگی اور بعد ازین عوض اس سند کے تمکو ایک سند بمہر و دستخط گورنر جنرل ان کونسل عطا ہوگی۔

درخواست دوم

بعد قبول اور منظور ہونے میری شرائط فرمانبرداری کے اگر کوئی باشندہ اس ملک کا خواہ وہ خارجی ہو یا نہو اپنی عادت قدیم کو ترک کرکے فرمانبرداری گورنمنٹ کی اختیار کرنی چاہے تو میں چاہتا ہوں کہ اوسکے معاملہ میری معرفت ہوا کرے۔

جواب

بنظر زیادہ کرنے تمہاری عزت اور دبدبہ کی اگر کوئی باشندہ اس ملک کا خواہ وہ بالای گھاٹ یا پائین گھاٹ رہتا ہوگا درخواست فرمانبرداری انگریزی تمہارے توسط سے کریگا تو وہ منظور ہوگی۔

درخواست سوم

مین چاہتا ہون کہ کوئی دعوے یا نالش بابت خارنگری کے جو میرے لوگون نے قبل از تاریخ میری اطاعت کی کی ہو اوسکی سماعت گورنمنٹ انگریزی مین نہو

جواب

کسیطرحکی سماعت اون جرائم کی نہوگی جو تمنے یا تمہارے ہمراہیون نے قبل از تاریخ تمہارے فرمانبرداری اختیار کرنے کی کیے ہونگے مگر آیندہ تمکو ضرور ہے کہ تم اپنے ملازمین کو منع کرو کہ وہ حرکات زیادتی یا خارنگری نہ کرین اور کوئی نالش بخلاف تمہارے بلا تحقیقات سماعت نہوگی۔

درخواست چہارم

مین چاہتا ہون کہ وہی مراسم و مراتب توقیر جو میرے خاندان کے نسبت راجگان سابق ملک کرتے تھے گورنمنٹ انگریزی سے بھی مرعی رہین۔

جواب

بنظر بحال سابق تمہارے رتبہ اور مرتبہ کے وہی مراسم توقیر تمہارے نسبت افسران گورنمنٹ انگریزی سے مرعی رہینگے جو راجگان سابق اس ملک کے نسبت تمہارے مرعی رکھتے تھے

درخواست پنجم

مین چاہتا ہون کہ کوئی نالش جو بنام میرے کوئی میرے برادران یا برادرزادگان یا کوئی اور میرے خاندان کا خواہ ملازم یا غیر ملازم کرے اوسکی سماعت گورنمنٹ نہ کرے۔

جواب

کوئی نالش جو تمپر تمہارے برادران یا برادرزادگان وائر کرینگے اوسکی سماعت نہوگی۔

درخواست ششم

جو شرائط میرے ساتھ قرار پائین مین چاہتا ہون کہ وہ دوامی اور واسطے ہمیشہ کے متصور کیجائین اور میرے اطمینان کے واسطے مین چاہتا ہون

جواب

جبتک کہ تم ثابت قدم اور وفادار انہی شرائط تابعداری اور فرمانبرداری گورنمنٹ انگریزی کے رہوگے اوسوقت تک تمہارے اصلی اقرارنامہ کی

کہ اب اوسمین مجھے اطمینان دین اور تصدیق اُسکی گورنمنٹ کلکتہ کرین۔

شرائط سے انحراف نہوگا۔

درخواست ہفتم

جب مین آپکی خدمتمین حاضر ہون تو مین چاہتا ہون کہ ضمانت مرزا جعفر اور دو اور اشخاص معتبرین کی جنکو وہ پسند کرین بابتہ میری حفظ جان کی دیجاے

جواب

ہمنے مرزا جعفر کو کہدیا ہے کہ وہ اپنی ضمانت تمہارے پاس بھیجدیگا اوسکو تم بجاے ضمانت گورنمنٹ انگریزی کے تصور کرنا اور اوسپر تم اپنا اعتبار کلی رکھکر ہمکو امید ہے کہ تم یا خود دیہان آوگے اور یا اپنے فرزند کو مع اقرارنامہ مہری و دستخطی اپنے اور کلید قلعہ کالنجر بھیجدوگے بعد آنے اوسکے تمکو سند بابتہ حکومت قلعہ اور بابتہ محالات اور کانہاے الماس مذکورہ بالا کی دیجائیگی

درخواست ہشتم

چونکہ مطالب مہاراجہ کا ابھی تصفیہ نہین پایا ہے اور نہ مطالب مذکور ابھی قرار پاے ہین لہذا مین چاہتا ہون کہ اونکا تصفیہ اوسوقت ہوجسوقت ہم آپ کے پاس آوین اور ایک سند بھی راجہ کو اوسوقت عنایت ہو۔

جواب

درباب تمہاری درخواست دربارہ مطالب مہاراجہ کشور سنگھ کے یہ ہے کہ جب مہاراجہ یہان خود تشریف لائین گے تو شہر نیا اور جاگیر موافق مرتبہ اور شان کے علاقہ بیرون گھاٹ سے دیجائیگی اور مصلحت اور تجویز شرائط عطیہ مذکور جو بنام مہاراجہ ہوگی تمہارے پاس اوسیوقت کیجائیگی۔

اقرارنامہ منجانب چوبی دریاؤ سنگھ قلعدار قلعہ کالنجر

چونکہ مجھہ دریاؤ سنگھ چوبے نے بزعبت وصدق دلی فرمانبرداری واطاعت ہنوربل لیفٹ انڈ یا کمپنی اختیار کی ہے اور درمیان ملازمین اور متحان گورنمنٹ انگریزی واقع بندیلکھنڈ

شمار کیا گیا اور چونکہ مینے عرصہ قلیل گذرا ایک واجب العرض بچند شرائط روبروی کپتان جان بہلی صاحب پولیٹیکل ایجنٹ منجانب ہنوربل گورنر جنرل بابتہ اجراے امور نبدیل کمنڈ داخل کیا اور تمام واجب العرض کا جواب یا اوسکی منظوری حسب اطمینان میرے ہوچکی اور چونکہ ایک اقرارنامہ فرمانبرداری گورنمنٹ انگریزی کپتان جان بہلی صاحب موصوف نے طلب کیا ہے لہذا مین نے یہ اقرارنامہ بمہر و دستخط اپنے جسمین سات شرائط ہین ترتیب دیکر داخل کیا جسکی ہر ایک شرط کی تعمیل کا مین اقرار و اتفاق کرتا ہون اور وعدہ کرتا ہون کہ مین ہرگز کسی شرط سے انحراف نکرونگا۔

شرط اول

مین بذریعہ اس تحریر کے اقرار کرتا ہون کہ مین کسی دشمن اندرونی و بیرونی ہنوربل کمپنی کی ملک نبدیل کمنڈ مین مدد یا اعانت نہ کرونگا اور کسی ایسے شخص کو پناہ قلعہ کالنجر مین نہ دونگا اور نہ کسی موضع اپنے علاقہ و حکومت مین رہنے دونگا اور مین یہ بھی وعدہ کرتا ہون کہ مین ایسے شخصون کے خاندان یا اولاد کو بھی اپنے علاقہ کے کسی گانو مین رہنے نہ دونگا اور ہر طرح کی مراسم و کتابت سے ساتھ ایسے شخصون کے اجتناب کرونگا مین اقرار کرتا ہون کہ مین کسی فریق یا ماتحت گورنمنٹ انگریزی سے تکرار یا نزاع نکرونگا اور نہ خلاف ورزی عقائد فرمانبرداری و اطاعت کی کرون گا۔

شرط دوم

مین بذریعہ اس تحریر کے اقرار کرتا ہون کہ مین محافظت تمام راستہ ہاے واقع گھاٹ کی جہانتک میرے علاقہ مین ہونگے کرونگا اور تمام غارتگران و قزاقان کو اون راستون سے گھاٹون پر چڑہنے اور اوترنے نہ دونگا اور مین یہ بھی اقرار کرتا ہون کہ مین محافظت علاقہ انگریزی کی اون راستون سے غارتگری ہونے سے کرونگا۔

شرط سوم

جب کبھی فوج انگریزی کو ضرورت گھاٹ پر جانے کی میرے علاقہ کالنجر کے کسی راستہ سے ہوگی تو مین بذریعہ اس تحریر کے اقرار کرتا ہون کہ مین صرف مقابلہ اونکی پیش روئی کا نہ کرونگا اور نہ سد راہ اونکا ہونگا بلکہ بخلاف اسکے اونکے ہمراہ معتبر اور ہوشیار آدمی روانہ کرونگا کہ اونکو

راستہ آسان سے لیجائین۔

شرط چہارم

چند دیہات جو روبرو گھاٹ کے واقع ہین اور اون مین کانہاے الماس ہین اور مجھے بطور نانکار ملے ہین مین بذریعہ اس تحریر کے اقرار کرتا ہون کہ کانہاے مذکور کو کندہ نہین کراؤنگا (یہ ممانعت بعدازین حسب الحکم گورنمنٹ انگریزی موقوف ہوئی یعنی اوسکو اختیار الماس نکالنے کا دیا گیا) صرف اونمین سے الماس کندہ کراؤنگا جو مجھے عطا ہوئے ہین اور اگر آیندہ کبھی افسران انگریزی واسطے کندہ کرانے کانہاے مذکور کے مامور ہونگے مین وعدہ کرتا ہون کہ مین اُنکے سپرد کانہاے مذکور کرونگا اور اونکے کار مفوضہ مین حتی الامکان مدد دہی کرونگا۔

شرط پنجم

اگر کوئی رعایاے گورنمنٹ انگریزی مفرور ہوکر میرے علاقہ کے دیہات مین پناہ گیر ہونگے مین بذریعہ اس تحریر کے اقرار کرتا ہون اور وعدہ کرتا ہون کہ مین اوسکو گرفتار کرکے سپرد افسران گورنمنٹ انگریزی کردونگا اور اگر کوئی شخص منجانب گورنمنٹ انگریزی واسطے گرفتاری اون مفروران باقیدار کے مامور ہوگا تو مین یہ بھی وعدہ کرتا ہون کہ مین نہ صرف اونکا مقابلہ نہین کرونگا بلکہ اونکی بدوجہان میرے اختیار مین ہوگی بیچ گرفتاری ایسے مفرورین کے کرونگا

شرط ششم

مین بذریعہ اس تحریر کے اقرار کرتا ہون کہ مین اپنے دیہات مین دزدان وسارقان کو پناہ یا مدد ندونگا اور اگر مال کسی سوداگر یا مسافر کا کسی میرے علاقہ کے گانو مین چوری جائیگا تو مین زمیندار موضعہ کو زکوذمہ دار اس امر کا کرونگا کہ وہ یا تو ذمہ دار مالی مسروقہ کا ہو یا مجرم کو گرفتار کرکے حوالہ کردے اور اگر کوئی مجرم قتل یا دیگر جرائم کا قابل سزایابی ازروی قوانین انگریزی کے ہوگا اور میرے علاقہ مین مفرور ہوکر پناہ گیر ہوگا مین اقرار کرتا ہون کہ جب اوسکی طلبی ہوگی مین گرفتار کرکے حوالہ کردونگا۔

شرط ہفتم

ایک میرا قریب رشتہ دار ہمیشہ بطور وکیل بخدمت افسر کلان ضلع ہذا جو گورنمنٹ انگریزی کی

طرف سے مامور ہوگا واسطے تعمیل احکام کے حاضر رہیگا۔

منظور کیا گورنر جنرل ان کونسل نے بتاریخ ۲۵۔ ماہ ستمبر ۱۸۶۶ء

فہرست دیہات متدعویہ تتمہ نمبر ۱ مین درج ہے۔

نمبر ۶۷

ترجمہ واجب العرض چوبے دریاؤ سنگھ اور جوابات اوسکے مرقومہ ۴ ۔ ماہ جولائی ۱۸۶۶ء

درخواست اول	جواب
عرض نعرضگویان بلاتحقیقات سماعت نہو۔	یہ قاعدہ حکام گورنمنٹ انگریزی کا نہین کہ بلا دریافت و تحقیقات کے سماعت بیان کسی شخص کا نسبت دوسری کی کرین۔
درخواست دوم	**جواب**
چونکہ مین فرمانبردار احکام گورنمنٹ انگریزی کا ہون مجھے امید ہے کہ ہر وقت میری حالت اور حال پر لحاظ رہیگا۔	چونکہ تم نمک حلال اور فرمانبردار گورنمنٹ انگریزی کے ہو تمہاری حالت پر ہر وقت ویسا ہی لحاظ رہیگا جیسا اونمک حلالی ماتحتان گورنمنٹ انگریزی کے حال کا رہتا ہے۔
درخواست سوم	**جواب**
میرا رتبہ اور قدر اور القاب بوقت تحریر ویسا ہی ہے جیسا راجگان و رئیسان بندیل کھنڈ کا گورنمنٹ انگریزی سے کہتے ہین۔	تمہارا رتبہ اور قدر اور القاب بوقت تحریر بتبک تم نمک حلال اور فرمانبردار رہوگی ویسا ہی رہیگا جیسا اتبک رہا ہے۔
درخواست چہارم	**جواب**
اگر باعث نزاع سابقہ کوئی رئیس بندیل کھنڈ میری نالش گورنمنٹ انگریزی مین پیش کرے اوسکی سماعت نہو۔	دربارہ غارتگری و دیگر زیادتی سابقہ کوئی نالش سماعت نہوگی مگر دربارہ دیگر نالشات کو تحقیقات ہوکر حسب مناسب عمل مین آئیگا۔

تو آپکی خدمتگذاری کی نسبت نارضامندی نہو اور مین ذمہ دار اوسکا بلا تحقیقات یا دریافت کے تصور نہ کیا جاؤن —

بلا تحقیقات جرم ہوگی —

درخواست یازدہم

علاقہ میرا جسکی بابت مجھے سند گورنمنٹ انگریزی سے عطا ہوئی ہے عدالتہاے انگریزی کی حکومت سے بری رہین اور قوانین اور آئین انگریزی اون مین موثر نہون

جواب

بیچ تمہارے علاقہ کے مثل علاقجات دیگر رئیسان وراجگان نبدیل کمنڈ احکام عدالتہاے انگریزی کے جاری نہونگے اور نہ قوانین اور آئین انگریزی اوسمین جاری کیے جاینگے

درخواست دوازدہم

اگر کوئی رعیت یا زمیدار میری جاگیر کا جسکی نسبت دعوی بابتہ تابعداری یا زر تقاوی کی ہو اور وہ مفرور ہو کر علاقہ انگریزی مین پناہ گیر ہو تو اونکو گورنمنٹ انگریزی حوالہ میری کردین

جواب

اس قسم کی رعیت یا زمیدار سے جو تمہارے علاقہ سے مفرور ہو کر علاقہ انگریزی مین پناہ گیر ہوگا وہی تمکو دلایا جائیگا جو از روے فیصلہ عدالت انگریزی واجب ہوگا اور درباب مفروران مجرم جرائم دیگر کے جو بعد تحقیقات مناسب ہوگا عمل مین آئی گا —

درخواست سیزدہم

جب کبھی فوج انگریزی کو موقع میرے علاقہ مین گذر کرنیکا ہو تو سپاہی یا اونکے ہمراہی کوئی امر زیادتی یا بدعت کا نکرین —

جواب

یہ قاعدہ فوج انگریزی کا نہین کہ کوئی امر بدعت یا زیادتی کا کرین تمہارے علاقہ کی حفاظت ایسے موقع پر اوسیطرح ہوگی جسطرح علاقہ کمپنی کی ہوتی ہے —

درخواست چہاردہم

بیچ اون دیہات کے جو سابق متعلق کالنجر تھے اور اب سپرد گورنمنٹ انگریزی کی

جواب

جو قرضہ تمہارا اوپر رعیت وزمیداران وباشندگان اوس جزو علاقہ جاگیر سابقہ تمہاری کے جواب

ہوگئے ہین باعث تقاوی و دیگر دعاوی کے
قبضہ میرا رعیت و زمیداران و باشندگان پر
چاہیے مجھے امید ہے کہ جو بعد ملاحظہ حسابات
واجب معلوم ہووے مجھکو تقد گورنمنٹ انگریزی
سے مرحمت ہو۔

گورنمنٹ انگریزی کے سپرد ہوا ہے اور عدالت
انگریزی مین ثابت ہوگا وہ تمکو اوسطریق سے
وصول ہوگا جو طریق عدالت تجویز کردیگی۔

درخواست پانزدہم

ایک الماس چوبیسٹھ رتی وزن کا جو مال مشترکہ
آٹھون بھائیون کا جو شریک جاگیر کا بخرتھی
ہے اور اب وہ بطور امانت چھ سال کے
پاس ہے اور چھ سال چوبے سینہ زوری
اور غیر منصفی سے حصہ داران مین اوسکو تقسیم
نہین کرتا مجھے اسواسطے امید ہے کہ آپ حصہ
ہر ایک کا اوسکو دلوا دینگے۔

جواب

اگر تم فیما بین کوئی فیصلہ اسکا تجویز نہین کرتے
تو تم اوسمقدمہ کو دائر عدالت انگریزی کرو اور جو
تدابیر مناسب ہونگی وہ عمل مین آئین گی مگر تم
خود آپسمین تکرار یا نزاع نہ کرو۔

درخواست شانزدہم

حصہ والدہ چوبے چھ سال شامل سند چوبی
مذکور ہے اور حصہ پس ماندہ بھرت جیو شامل
سند بمحل کشور ہے چونکہ بعد وفات والدہ چھ سال
اور پس ماندہ بھرت جیو تمام بھائی حصہ دار وارث
ہین مین اسواسطے امیدوار رکھتا ہون کہ بعد
وفات عورات مذکورہ کے یعنی والدہ
چھ سال اور پس ماندہ بھرت جیو کے
تمام حصہ دار اونکے جاگیر اور جواہرات و دیگر
جائداد مین حصہ پائین۔

جواب

بعد وفات عورات مذکورہ کے کیفیت اسمقدمہ
کی گورنمنٹ انگریزی مین ارسال کرو جو کچھ تدابیر
مناسب ہونگی اوسوقت عمل مین آئینگی۔

درخواست عہد ہم

شرط دہم اقرارنامہ مین مین نے لکھا ہے کہ اگر کچہ باقی بابتہ مالگذاری یا زرتقاوی کے اون دیہات مین رہی ہوگی جو گورنمنٹ انگریزی ہی مجہے عنایت ہوئے ہین تو مین اوسکو وصول کرکے داخل گورنمنٹ کرونگا پس اب میرا بیان یہ ہے کہ مین گورنمنٹ انگریزی مین جسقدر زمیداران سے یا اونکے مال کے فروخت سے وصول ہوگا اوسقدر داخل کرونگا زیادہ مطالبہ مجہسے گورنمنٹ انگریزی نہ کرین اگر کچہ باقی رہجائیگا تو مین زمیندار کو حاضر کرونگا پس ایسے باقیدار کی بابت میری ذمہ داری نکیجاے

جواب

چونکہ بفایا ایسی حالت مین رعیت یا زمیدار غیر منفسہ دینگے پس اسصورت مین جایداد اور ذات خاص اون شخصون کی ذمہ دار ہے کچہ جوابدہی درباب اون شخصون کے یا اونکی جایداد کے ایسے مقدمات مین تمہارے متعلق نہین مگر جن مقدمات مین تمنے ہوشیاری لائقہ بیج قرق کرنے جائداد ایسے باقیدار کے نہین کی ہوگی اونمین تمہاری ذمہ داری رہیگی۔

درخواست ہیزدہم

درباب شرط نہم اقرارنامہ کے جو دربارہ تحصیل ڈگریات مجریہ عدالتہاے انگریزی کے ہی قاعدہ مذکورہ بالا حاوی تصور کیا جاے۔

جواب

وہی قاعدہ دربارہ اجرای ڈگریات عدالتہاے انگریزی مرعی رہیگا جسکا حوالہ شرط نہم اقرارنامہ مین دیا گیا ہے۔

واجب العرض اسی مضمون کی بہ تبدلات ضروریہ بابت اپنے اپنے حصہ کی جداگانہ

پوکر پرشاد
گیا پرشاد
وسالکرام

نے داخل کی۔

ترجمہ واجب العرض چوبی نوٹکشور مع جوابات اُسکے مرقومہ ۱۴ ماہ جولائی سنہ ۱۸۱۲ء

درخواست اول سے چہاردہم درخواست تک بعینہ موافق درخواستہاے واجب العرض چوبے دریاؤ سنگہ کے ہین اور درخواست پانزدہم وشانزدہم مطابق درخواست ہفتدہم و ہیزدہم واجب العرض مذکورہ بالا کے ہین۔

درخواست ہفتدہم

سابق جب تقسیم حصص جملہ برادران حصہ دار آئی سابق جاگیر کا لنجر مین ہوئی تہی تو تقسیم مساوی مواضعات ونقد وجواہرات وجنس کی کی گئی تہی مگر اکثر دبہ زیورات طلائی وجواہرات کے جو ہر ایک بہائی حصہ دار کے گہر مین علیحدہ علیحدہ رکہے تہے وہ اونکے قبضہ ہیز رہے اونکا حساب کچہ نہین ہوا اور نہ قیمت منقسم ہوکر برابر تقسیم اوسکی ہوئی لہذا مجہے امید ہے کہ جب مین نالش بابت اون ڈبون کی کرون تو جیسا حساب مین گذرانون ویسا ہی حساب اور سب بہائی حصہ دارون سے بموجب قیمت اونکے حصہ برابر اون مین کا مجہے بہی ملے۔

جواب

جب تم اپنا دعوے روبرو ے حکام گورمنٹ انگریزی پیش کروگے اوسوقت جو مناسب ہوگا عمل مین آئیگا۔

درخواست ہیزدہم

مین چاہتا ہون کہ جب مین دعوے قرضہ ذگی اپنے بہائیون کا دائر کرون اوسوقت جو واجب ہو مجہے دلایا جاے۔

جواب

جب تم اپنا دعوی پیش کروگے اوسوقت بعد تحقیقات جو کچہ مناسب ہوگا کیا جائیگا۔

درخواست نوزدہم

دیہات پرگنہ جیپور جائداد مشترکہ جملہ بہائی

جواب

چونکہ سند بابتہ دیہات مشتملہ جاگیر ساتی کا لنجر

حصہ داران سابق جاگیردار کالنجر کی ہے چوبے دریاؤ سنگھ نے وہ پرگنہ راجہ کشور سنگھ کو دیا ہے لہذا مجھے امید ہے کہ جب مین دعوے اپنا پیش کرون اوسوقت مجھے چوبے مذکور سے اپنا حصہ پرگنہ مذکور کا دلایا جاوے۔

چوبے دریاؤ سنگھ کو عطا ہوئی اور چونکہ اوسوقت گورنمنٹ انگریزی کو یہ معلوم نہتا کہ سوائے چوبے مذکور کے کوئی اور بھی موجود ہے جسکا کچھ حق جاگیر مذکور مین ہے اور چونکہ دیہات پرگنہ جیپور وبرہو شامل سند چوبے دریاؤ سنگھ ہوئے مگر قبضہ لچھمن دیو مین تھے اور سند اخراج اوسکے دریاؤ سنگھ نے راجہ کشور سنگھ کو جو اصل اور حقدار مالک اونکا بموجب منظوری گورنمنٹ انگریزی کے تھا دیدی اور چونکہ تمکو معاوضہ مساوی بجمع اپنے حصہ کے علاقہ واقع جاگیر کالنجر ملا اور وہ از روے شرائط واپسی قلعہ کالنجر گورنمنٹ انگریزی کو انتقال ہوکر ملا پس ان وجوہات سے تمہارا دعوے اوپر چوبے دریاؤ سنگھ کے بابتہ اپنے حصہ پرگنہ مذکور کا قابل التفات کے نہین ہے۔

درخواست بستم

درمیان فساد اور زیادتی لچھمن دیو منصور کے خرچ فوج و دیگر مصارف حفاظت دیہات جاگیر مین نے اور چوبے چترسال نے کیا ہے کسی اور بھائی نے شرکت اخراجات مذکورہ بالا مین نہین کی لہذا مین امیدوار ہون کہ جب مین دعوی کرون تو جو مناسب پائی میرا حصہ مجکو دلایا جاے

جواب

جب تم دعوی اپنا مع فرد اخراجات مذکور دائر کروگے اوسوقت جو مناسب متصور ہوگا عمل مین آئیگا۔

ایک واجب العرض بعینہ اوسی مضمون کی جو نولکشور نے داخل کی چوبے تیجرسال نے بھی داخل کی۔

ترجمہ واجب العرض گوپال لعل

درخواست اول

چونکہ دیہات کومپتا اور رنگوالہ واقع پرگنہ بھٹری وکونس بالعوض میرے حصہ جاگیر سابق کالنجر مجھکو دیے گئے اور جو جاگیر بنام چوبے دریاؤ سنگھ عطا ہوئی اور چونکہ گورنمنٹ انگریزی کو موافق شرائط کے جنکے روسے واپسی قلعہ کالنجر کی ہوئی دیے گئے مجھے امید ہے کہ دیہات مذکورۂ بالا حکومت عدالتہاے انگریزی سے بری رہین۔

جواب

چونکہ دیہات مذکورۂ بالا تمکو بالعوض تمہاری حصہ کے جو جاگیر سابق کالنجر مین تہا اور جو منتقل ساتھ گورنمنٹ انگریزی کے ہوا دیے گئے اور چونکہ یہ وعدہ ہوا تہا کہ جو علاقہ مساوی الجمع بالعوض علاقہ جاگیر سابق جو منتقل گورنمنٹ انگریزی کے ساتھ ہوئی ہے دیا جاگا وہ حکومت عدالتہاے انگریزی سے بری تصور کیجاگی پس جسطرح تمام علاقہ جاگیر سابق کے بری تہے اوسیطرح تمہارے دو مواضع مذکورہ بالا بہی حکومت عدالتہاے گورنمنٹ انگریزی سے بری رہین گے۔

درخواست دوم

چونکہ چوبے دریاؤ سنگھ وغیرہ حصہ داران نے ایک درخواست گورنمنٹ انگریزی مین داخل کی ہے اور مجھسے وعدہ کیا تہا کہ ایک سند بابتہ دیہات مذکورۂ بالا کے مجھے گورنمنٹ مذکور سے دلوادینگے لہذا مین امیدوار ہون کہ آیندہ ارباب دیہات مذکورۂ بالا کے چونمذکور کچہ واسطہ یا حکومت دیہات مذکورین نرکھو

جواب

چونکہ سند بابتہ دیہات معلومہ کے حسب درخواست چوبے دریاؤ سنگھ و دیگر برادران حصہ داران عطا ہوئی ہے اسصورت مین حکومت کسی کی سوائے گورنمنٹ انگریزی کی مداخلت ساتھ تمہارے دربارہ دیہات مذکور کے نہین کر سکتے۔

درخواست سوم	جواب
چونکہ مین نے ایک اقرارنامہ داخل گورنمنٹ انگریزی کیا ہے اور اوسکی شرائط کا انصرام کرونگا مجھے امید ہے کہ بابتہ طریق اور وضع چوبون کے (یعنی دریاؤسنگہ و دیگر برادران حصہ داران کے) میری ذمہ داری متصور نہو	تم ذمہ دار بابت طریق اور وضع چوبونکے نہوگے۔

درخواستہاے چہارم و پنجم بعینہ مثل درخواستہاے ہفتدہم و ہیزدہم واجب العرض دریاؤسنگہ کے ہین۔

ترجمہ اقرارنامہ چوبے دریاؤسنگہ سابق قلعدار کالنجر

المرقوم ۱۹۔ ماہ جون سنہ ۱۸۱۲ء

مین چوبے دریاؤسنگہ نے چونکہ حکام گورنمنٹ انگریزی ہنگام شامل ہونے ضلع بندیلکھنڈ کے سائر علاقہ انگریزی کے اقرارنامہ متابعت اس نظر سے داخل کیا کہ تعمیل شرائط اقرارنامہ کو اور بھی استحکام ہو گورنمنٹ انگریزی نے مجھکو ایک سند واسطے دوام کے نسلاً بعد نسل بابت جاگیر کالنجر مع قلعہ کے عنایت کی مگر میری طرف سے اور میری سرکار کی جانب سے چنانچہ باید تعمیل اور انصرام شرائط اقرارنامہ اطاعت کا نہوا باوجود اسکے حکام گورنمنٹ نے ہماری جرم کو غلط فہمی پر گمان کرکے اسیقدر پر راضی ہوے کہ قلعہ کالنجر جو باعث ہماری سرکشی کا تھا ضبط کرین اور سب درخواست میرے دیہات پلالو وغیرہ واقع پرگنہ بہٹری و کولس وغیرہ بالعوض میرے حصہ جاگیر سابقہ کے عطا کیے لہذا مستمر نے اپنی رغبت طبیعت اور خوشی خاطر سے یہ اقرارنامہ داخل کیا اور بذریعہ اس تحریر کے اقرار کرتا ہون کہ مین ثابت قدمی سے موافق شرائط کے کاربند ہونگا اور انصرام شرائط کرونگا۔

شرط اول

اگر کوئی رئیس گردنواح کا بخلاف حکومت گورنمنٹ سرکشی کرے گو وہ رشتہ دار قریبہ ہو

اقرار کرتا ہون کہ مین ایسے رئیس کے ساتھ مراسم کتابت رکھنے سے اجتناب کرونگا اور اپنے ملک مین اونکو یا اونکے رشتہ داران کو پناہ ندونگا۔

شرط دوم

مین اقرار کرتا ہون کہ مین تکرار یا نزاع کسی رئیس سے نہ کرونگا جو فرمانبردار یا مطیع گورنمنٹ انگریزی ہوگا اور اگر اتفاقاً کسی وقت مین تکرار فیما بین میرے اور کسی رئیس ماتحت گورنمنٹ انگریزی کے پیدا ہو تو ہر حالت مین مین اقرار کرتا ہون کہ مین معاملہ نزاع کو واسطے فیصلہ کے گورنمنٹ انگریزی کے سپرد کرون گا۔

شرط سوم

مین اقرار کرتا ہون کہ مین تمام راستہ گھاٹون کے جو میری حکومت مین واقع ہون گے حفاظت کرونگا تاکہ تمام غارتگران وقزاقان وبدخواہان گھاٹو نپر چڑھنے اور اوترنے پائین اور میرے علاقہ کے رستون سے ممالک انگریزی مین جانے پائین اگر کوئی رئیس قرب وجوار یا حاکم فوج خیال تاخت لانے کا پچ ممالک انگریزی کے یا کسی رئیس ماتحت گورنمنٹ کے علاقہ کے میرے علاقہ کے کسی راستہ سے گذر کریگا تو مین اقرار کرتا ہون کہ مین ایسے گورنمنٹ انگریزی کو اسکی اطلاع قبل رئیس مذکور کے میرے علاقہ کے نزدیک آنے سے کرونگا اور کوشش جہانتک ممکن ہوگی اوسکی پیش قدمی کی روکنی کی کرونگا۔

شرط چہارم

جب کبھی فوج انگریزی کو ضرورت ہوگی کہ میرے علاقہ کے کسی راستہ سے گھاٹون پر چڑھے مین اقرار کرتا ہون کہ مین نہ صرف سدراہ اوسکا نہونگا بلکہ معتبر اور ہوشیار آدمی اوسکی ساتھ دونگا جو راستہ آسان سے اونکو پہونچائین گے اور رسد وغیرہ ضروریات کا سامان اوسوقت تک کرینگے جبتک وہ میرے علاقہ مین یا میرے علاقہ کے متصل رہین گے۔

شرط پنجم

مین اقرار کرتا ہون کہ مین اپنے جاگیر کے کسی موضع مین مع اپنے عیال واطفال کے رہونگا اگر میری مرضی ہوگی کہ مین کسی رئیس ماتحت گورنمنٹ انگریزی کے گانو مین رہون یا

کوئی مکان کسی کے وہان بناؤن تو مین پہلے اجازت گورنمنٹ انگریزی کی حاصل کرونگا اور کسی اور جگہ بغیر حکم گورنمنٹ انگریزی کے بناؤنگا۔

شرط ششم

مین اقرار کرتا ہون کہ مین نہ صرف کچھ واسطہ کسی خارجی یا راہزن یا بدخواہ سے اندر یا باہر حدود بندیلکھنڈ کے یا ممالک گورنمنٹ انگریزی کے نرکھونگا اور نہ صرف اونکو اپنے دیہات جاگیر مین پناہ گیر اور آباد نہونے دونگا بلکہ مین ہر طرح کی اطلاع جو مجھکو درباب مقامات اونکے ہوگی افسران گورنمنٹ انگریزی کو دونگا اور اگر ممکن ہوگا تو اونکو گرفتار کرکے حوالہ گورنمنٹ انگریزی کردونگا مین اقرار کرتا ہون کہ بسطرح کے مراسم اور کتابت ایسے شخصون کے ساتھ موقوف کرونگا اور تکرار کسی ملازم یا ماتحت گورنمنٹ انگریزی کے ساتھ نکرونگا اگر اتفاقاً کوئی تکرار فیما بین ماتحتان گورنمنٹ انگریزی کے پیدا ہو تو مین یہ بھی اقرار کرتا ہون کہ مین کسی کی مدد بغیر احکام گورنمنٹ انگریزی کے نکرونگا بلکہ اپنے علاقہ مین خاموش باطاعت گورنمنٹ انگریزی رہونگا۔

شرط ہفتم

اگر کوئی رعایاے گورنمنٹ انگریزی مفرور ہوکر کسی میری جاگیر کے گانون مین پناہ گیر ہوگا مین اقرار کرتا ہون کہ مین اوسکو گرفتار کرکے حوالہ افسران گورنمنٹ انگریزی کردونگا اور اگر کوئی شخص واسطے گرفتاری مفرورمذکور کے منجانب گورنمنٹ انگریزی مامور ہوکر آئیگا تو مین اقرار کرتا ہون کہ مین نہ صرف اوکا ستدراہ نہونگا بلکہ شریک اوسکا ہوکر کوشش بیچ گرفتاری مفرور کے کرونگا مین یہ بھی اقرار کرتا ہون کہ مین متابعت احکام عدالتہاے دیوانی وفوجداری ہرامر مین جو بعد تاریخ اس اقرارنامہ کے واقع ہوگا اور جو احکام مجریہ صاحب جنٹ گورنر جنرل بہادر ہونگے کرونگا اور کسیطرح کا فساد یا تکرار پیدا نکرونگا۔

شرط ہشتم

مین اقرار کرتا ہون کہ مین کسی چور یا راہزن کو اپنے علاقہ کے کسی موضع مین پناہ ندونگا اور اگر مال کسی باشندہ یا مسافر کا میرے کسی گانو مین چوری جائیگا مین اقرار کرتا ہون کہ مین زمیندار موضع مذکور کو ذمہدار اسکا کرونگا کہ وہ یا تو معاوضہ یا واپسی مال مسروقہ کی کرے اور یا مجرم کو

گرفتار کرکے حوالہ گورنمنٹ انگریزی کردے اور اگر کوئی شخص مجرم جرم قتل یا کوئی اور جرم جو سزیاب بموجب قانون انگریزی واسطے کسی جرم موقوعہ علاقہ انگریزی ہوسکتا ہے میری علاقہ مین آکر پناہ گیر ہوگا مین یہ بھی اقرار کرتا ہون کہ مین اوسکو گرفتار کرکے حوالہ گورنمنٹ انگریزی کرونگا یا زمیدار کو روبروے افسران گورنمنٹ انگریزی حاضر کرونگا۔

شرط نہم

چونکہ دیہات بلدیو وغیرہ جو اب شامل میری جاگیر کے ہوگئے ہین اور سابق طبق قوانین وضوابط انگریزی تھے اگر کوئی ڈگری یا کوئی مقدمہ کسی رعیت یا زمیدار دیہات مذکور پر ہوگا اور حکمنامہ واسطے اجراے ڈگری مذکور کے محکمہ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل حال سے جاری ہوگا تو مین بذریعہ اس تحریر کے اقرار کرتا ہون کہ مین تعمیل احکام کرونگا اور عذر اپنے علاقہ کے بری ہونے کا احکام عدالت سے ایسے مقدمات مین پیش نہ کرونگا اور مین یہ بھی اقرار کرتا ہون کہ مین ایک وکیل معتبر ہمراہ صاحب ایجنٹ گورنمنٹ انگریزی رکھونگا۔

شرط دہم

اگر بیچ دیہات بلدیو وغیرہ کے جو مجھے جاگیر مین ملے ہین کوئی رقم جاگیرداری یا تقاوی کی کسی زمیدار کے ذمہ گورنمنٹ انگریزی کی باقی ہوگی مین اقرار کرتا ہون کہ مین اوسکو وصول کرکے بلا عذر وحیلہ داخل گورنمنٹ انگریزی کردونگا۔

اقرارنامجات بعینہ اسی مضمون کے بہ تبدلات ضروری اپنے اپنے حصہ کی بابت

پوکر پرشاد

گیا پرشاد

نولکشور ولد پس ماندہ بھرت جو

سالک رام

چترسال مع والدہ

گوپال لعل

سے باستثنا رشرائط تین اور چار کے داخل کیے۔

ترجمہ سند جو چوبے دریاؤ سنگھ کو دی گئی

چودھریان وقانونگویان وزمیداران حال واستقبال پرگنہ بھری وکونس وغیرہ واقع ضلع بندیل کھنڈ واضح ہو کہ چونکہ ہنگام واپسی قلعہ کالنجر افسران گورنمنٹ انگریزی کو ایک اقرار ساتھ چوبے دریاؤ سنگھ کے کیا گیا تھا کہ بالعوض اون دیہات جاگیر سابقہ اوسکی جو اوسکے نام ہوئی تھی اور جنکو وہ سپرد گورنمنٹ انگریزی کریگا اوسکو اوسکا حصہ بالعوض اونکی سوائے حصص نوکشور وغیرہ سات حصہ داروں کے ملیگا بر طبق اوسکے چوبے مذکور نے ایک درخواست دی ہی کہ دیہات پلالو حسب تفصیل ذیل متعلق پرگنہ مذکور اوسکو دیے جائین جس سبب سی دیہات مذکورہ مع مال ومحصولات وتمام حقوق وابواب باستثنا راوس اراضی کے جو جدا ہو گئی ہے اور جو بندوبست انگریزی مین نہین آئی ہے بالعوض اون دیہات کے جو اوسکی جاگیر مین سے لیے گئے ہین مع دیہات اوسکی جاگیر قدیم کے جو گورنمنٹ انگریزی کو نہین دیے گیے ہین مطابق تفصیل ذیل کے بذریعہ اس سند کے چوبے دریاؤ سنگھ کو وسطی دوام کی نسلاً بعد نسل بہ طور نانکار گورنمنٹ انگریزی سے عطا ہوے جبتک چوبے دریاؤ سنگھ مذکور اور اوسکے ورثا ثابت اور مطیع موافق شرائط اقرار نامہ کے جو اوسنے گورنمنٹ انگریزی کے ساتھ کیا ہے رہین گے اوسوقت تک دیہات مذکور چوبے دریاؤ سنگھ اور اوسکے ورثا کے قبضہ مین واسطے دوام کے معاف اور بلا مزاحمت احدے رہین گے لہذا اسکو لازم ہے کہ تم چوبے دریاؤ سنگھ مذکور کو مالک معافیدار اور حاکم دیہات مذکور تصور کرکے اوسکے پاس حاضر ہو اور ہر امر مین اوسکی بہبودی ترقی کا خیال رکھو اور چوبے دریاؤ سنگھ پر یہ لازم متحتم ہوگا کہ کوشش بیح رفاہ اور آسایش زمیداران ورعایا سے کرے اور تدابیر شایستہ بروے کار لاکر اپنے دیہات کو آباد اور سیر حاصل کرے اور اونکی آمدنی بیح دعاگوئی ونمک حلالی گورنمنٹ انگریزی کے اپنے تصرف مین لائے۔

دیہات پرگنہ بھری وکونس وغیرہ | دیہات جاگیر سابق جنکی تبدیلی نہین ہوئی

پلالو	یک	دیا	یک
بہنہ	یک	چندورا	یک
بھگوبی	یک	ساہو مع کان الماس ایک حصہ ہشتم حصہ کا	یک
روہنیا	یک	درگاپور مع کان الماس	
ربوتا	یک	باستثنا اسندراجہ کشور سنگہ۔	یک

۴ م

سائر نواگوہا ہشتم حصہ

یہ شامل جاگیر چوبے چترسال اور اوسکی والدہ کی ہے

۵ م

دیہات پرگنہ برگڈہ

سراوا	یک
لالہ پور	یک
دوروا	یک
کھرہا	یک
برہولی	یک

۵ م

تصدیق کیا گورنر جنرل ان کونسل نے تاریخ ۱۴۔ ماہ اگست سنہ ۱۸۱۲ء

ایک سند اسی مضمون کی پوکر پرشاد کو بابتہ مواضع ذیل کے عطا ہوئی۔

دیہات پرگنہ بھری وکونس		دیہات جاگیر سابقہ جنکی تبدیلی نہیں ہوئی	
قصبہ پوروا	یک	نگوا مع کان الماس	یک
موضع اکبرپور	یک	سیہو ہشتم حصہ مع کان الماس۔	یک
چکن وندمی	یک		دو موضع
باغ قلعہ	یک		

صدم

ایک سند اسی مضمون کی بابتہ دیہات مفصلہ ذیل گیا پرشاد کو عطا ہوئی۔

دیہات پرگنہ بہٹری وکونس		دیہات جاگیر سابقہ جنکی تبدیلی نہیں ہوئی	
ترون	یک	تپتھالیا مع کان الماس	یک
پتھروندی	یک	ساہو ایک حصہ ہشتم حصہ کا مع	
کھردہیا	یک	کان الماس	یک
سوبھاپور	یک		دوموضع
موہی حصہ سوم	یک		
	صدم		

ایک سند اسی مضمون کی بابتہ دیہات ذیل الکشور اور پس ماندہ بہرت جیو کو عطا ہوئی۔

دیہات پرگنہ بہٹری وکونس		دیہات جاگیر سابقہ جنکی تبدیلی نہیں ہوئی	
بھی سنت	یک	کوہاری	یک
بھگن پور	یک	غازی پور مع کان الماس	یک
برواڑا	یک	راہی پنی مع کان الماس	یک
بمبر	یک	سیمو مع کان الماس چہارم حصہ	یک
مکری	یک		للعدم
برائچ	یک		
تہانی	یک		
	۷ موضع		

ایک سند اسی مضمون کی بابت دیہات ذیل کے سالکرام کو عطا ہوئی۔

دیہات پرگنہ بہٹری وکونس	دیہات جاگیر سابقہ جنکی تبدیلی نہیں ہوئی

پہرا ..... یک
تبما ..... یک
اروپور ..... یک
محکم گڈہ ..... یک

تپرا جو شامل سند چہیر سال کی ہی چار سو بیگہہ زمین موئی درٹلث بنام کیشورائے چوبے اور پنالعل کے ہین جو شامل سند چوبے گیاپرشاد کے ہے ۔ یک

صہ م

سالگ پور مع کان الماس ـــــ یک
سبہو مع کان الماس ایک جزو ہشتم حصہ کا ۔ یک

دو مواضع

ایک سند ہی مضمون کی بابتہ دیہات ذیل کے چہیر سال اور اوسکی والدہ کو عطا ہوئی

دیہات پرگنہ بہری وکونس

بہرت پور ..... یک
نوگانو ..... یک
تپرا باستثنار اراضی چار سو بیگہہ شامل سند چوبے سالک رام ... یک
بیرا ..... یک
گوباریا خورد ..... یک
امی پور ..... یک
بہائی ..... یک
بری ..... یک
اٹہری ..... یک
بہرتوت ..... یک

دیہات جاگیر سابقہ جنکی تبدیلی نہین ہوئی

برشنکر ..... یک
جگنی پدارک ٹھاکر جگل کیشور بنام گوپی کنت ۔ یک
جنا لعل پور مع کان الماس باستثنار سند لعل دینا پت ـــــ یک
سیہو مع کان الماس چہارم حصہ ـــ یک
چوپرا مع کان الماس باستثنار سند راجہ کشور سنگہ ـــــ یک

صہ م

بہیکم پور یک

لہ عہ م

ترجمہ سند جو گوپال لعل کو عطا ہوئی المرقوم ۴ ماہ جولائی سنہ ۱۸۱۲ء

چودہریان و قانونگویان و زمیداران پرگنہ ٹہری و کونس واقع ضلع بندیل کھنڈ کو واضح ہو کہ چونکہ ہنگام واپسی قلعہ کالنجر گورنمنٹ انگریزی کو ایک اقرارنامہ گورنمنٹ انگریزی نے ساتھ چوبے دریاو سنگہ و نولکشور وغیرہ شرکا کے کیا تھا کہ جسقدر دیہات جاگیر کالنجر وہ گورنمنٹ انگریزی کو دینگے اونکا معاوضہ اونکو ملیگا برطبق اُسکے اشخاص مذکورہ نے اپنی اپنی درخواست مع تفصیل دیہات جو وہ بمعاوضہ دیہات سپردشدہ گورنمنٹ انگریزی چاہتے تھے پیش کی اور چونکہ اشخاص مذکورہ نے بیان کیا ہے کہ درمیان دیہات اونکی جاگیر کے قطعات زمین جمعی مماثف گوپال لعل عہد بزرگون سے ملی ہے اب کہ اراضی مذکور شامل اون دیہات کی ہوگئی جو سپرد گورنمنٹ انگریزی ہوئے ہین اور سند بابتہ اون دیہات کے معاوضہ کے ہر ایک کو جداگانہ دی گئی جو اوسکی جاگیر سابقہ مین سے گورنمنٹ انگریزی کے سپرد ہوئے ہے لال کو ایک سند جداگانہ بابتہ اون قطعات اراضی کے معاوضہ کے عنایت ہونی چاہئی لہذا دیہات کومپتا و رگولہ واقع پرگنہ مذکور بالعوض قطعات اراضی مذکورہ و باغ و اراضی ملحقہ واقع شہر ترہتی جو مستثنا از تبادلہ سے ہوئے تھے اب بذریعہ اس تحریر کے گوپال لعل مذکور کو واسطے دوام کے نسلاً بعد نسل و اسطے ہمیشہ کے بطور مالکانہ گورنمنٹ انگریزی سے عطا ہوتی ہے (باقی مضمون آیندہ موافق سند دریاؤ سنگہ کے ہے)

باغ و اراضی ملحقہ واقع شہر ترہتی پرگنہ کالنجر شامل

دیہات پرگنہ ٹہری وکونس	جاگیر سابقہ جواب تبادلہ مین آئے	
کومپتا ..... یک	اندرون باغ	للو سنگہ
رگولہ ..... یک	اراضی مشہور بنام کچرا کوجی دیگر	عسگہ
		صگہ

دو واضع

نمبر ۷۷

سند جو چوبے نولکشور کو عطا ہوئی المرقوم ۱۱ ماہ جنوری ۱۸۱۸ء

بنام چودہریان وقانونگویان وزمیداران پرگنہ بہتری وکونس واقع ضلع بندلکھنڈ واضح ہو کہ چونکہ بروقت واپسی قلعہ کالنجر افسران گورنمنٹ انگریزی کو ایک اقرار ہوا تھا جسمین یہ شرط ہوئی تھی کہ چوبے نول کشور وبیوہ بہرت جیو چوبے کو جو مالک دو حصہ منجملہ آٹھ حصص جاگیر سابق کالنجر کے ہین جسکی سند بنام چوبے دریاؤ سنگھ قلعدار سابق کالنجر کے دی گئی تھی سرکار انگریزی سے معاوضہ بابتہ اوس جزو انکے حصص دیہات وغیرہ کے جو گورنمنٹ انگریزی کو دیا جائیگا ملیگا اور نولکشور وبیوہ بہرت جیو چوبے نی دیہات بہیسونت وغیرہ چہ موضع واقع پرگنہ بہتری وکونس ضلع ہذا بابتہ معاوضہ اپنے اون دیہات کے جو سرکار انگریزی کو دیے گئے پسند کیے اونہی اونہون نے درخواست کی کہ اونکے دو حصون کی بابتہ ایک ہی سند عطا ہو لہذا ایک سند مشترکہ اونکو بتاریخ نہم ماہ جولائی ۱۸۱۲ء عطا ہوئی تھی جسکے رو سے اونکو اور اونکے ورثا کو واسطے دوام کے دیہات مفصلہ ذیل دیے گئے یعنی بہیسونت بگن پور برورا بہر مکری بہرائچ تہری سات مواضع واقع پرگنہ بہتری وکونس وکوہاری غازی پور مع کانہائے الماس راے پنی مع کان الماس وچہارم حصہ سیمو مع کان الماس چار مواضع اونکی جاگیر قدیم کے جو اونکے پاس رہے تھے اور چونکہ اب نقیض فیمابین نول کشور اوبیوہ بہرت جیو چوبے کی پیدا ہوا جس سبب سے بیوہ بہرت جیو چوبے نے چاہا کہ اوسکا حصہ چوبے نولکشور کے حصہ سی جدا ہو کر اوسکو ملے اور چونکہ رایٹ ہنوربل گورنر جنرل ان کونسل بخوشی اوسکی درخواست منظور کرتے ہین اور حکم دیتے ہین کہ دیہات مفصلہ ذیل آیندہ علیحدہ جاگیر چوبے نولکشور رہین ہمیشہ کے اور تقسیم دونون حصص کی ازروے حقوق ہر دو حصہ دار کے اور نیز بسند دونون کی ہوئی ہے لہذا دیہات مفصلہ ذیل مع آمدنی ودیگر ابواب سائر وغیرہ ومحاصل وحقوق بذریعہ اس سند کے بطور نانکار چوبے نولکشور اور اوسکے ورثا اور جانشینون کو واسطے دوام کے دیے گئے جبتک چوبے اور اوسکے ورثا ثابت قدم اور وفادار شرائط اقرارنامہ مرقومہ ۱۹ ماہ جولائی ۱۸۱۸ء

مطابق ۲۵ جیٹھ ۱۹۱۲ف کے رہین کے اور جو شرائط اسنے بیوہ بہرت جیو چوبے کے ساتہ کیے ہین اونکا سرانجام کرینگے اوس سے مزاحمت بیچ دیہات مذکورہ کے نہوگی۔

تمکو لازم ہے کہ تم نولکشور مذکور کو معافیدار اور حاکم دیہات مذکورہ کا سمجہو اور جب ضرورت ہو اوسکے پاس حاضر ہو اور ہر امر مین اوسکی خیرخواہی مدنظر رکہو اور چوبے نولکشور پر یہ فرض ہوگا کہ وہ ہمہ تن مصروف ہوکر ترقی رفاہ و آسایش زمیداران و رعیت مین کوشش کرے اور سعی موفورہ بیچ آبادی و بہبودی و بہتری دیہات کے کرے اور آمدنی اوسکی بخیرخواہی و نمک حلالی گورنمنٹ انگریزی اپنے تصرف مین لائے۔

بہیسونت بگن پور بروارا تہری کوہاری غازی پور مع کانہای الماس

وہشتم حصہ موضع سیمومع کان الماس۔

ایگذشتہ اسی مضمون کی بعد تبدلات ضروری بتاریخ ۱۱ ماہ جنوری ۱۸۱۷ عیسوی بیوہ بہرت جیو چوبے کو عطا ہوئی۔

تفصیل دیہات جو بیوہ بہرت جیو چوبے کو عطا ہوئی۔

نکری بہراچ بہراچ راسے پتی مع کان الماس وہشتم حصہ موضع سیمو مع کان الماس متعلقہ۔

نمبر ۸۷

واجب العرض مدخلہ دیوان ابریل و دیوان چوتہاری

درخواست اول	جواب
چونکہ تمنے خود حاضر ہوکر متابعت گورنمنٹ انگریزی قبول کی ہے اور اوسکے ماتحتان مین شمار ہوئے لہذا ہم یہ چاہتے ہین کہ کوئی بیان خلاف ہمارے بلا تحقیقات کامل مسموع نہو۔	یہ قاعدہ گورنمنٹ انگریزی کا نہین کہ بلا ثبوت بیان کسی غرضمند یا تمام کا سماعت کرین۔

درخواست دوم

اگر کوئی ہمارا برادر یا رفیق جو اب ماتحت ہمارے ہین اور گذارہ نقد یا علاقہ مین سے پاتے ہیں کسی بدوضعی کے سبب ہماری ملازمی سے برخاست کیے جائین اور کسی افسر گورنمنٹ انگریزی کے حضور جاکر اپنے گذارہ کے بارہ مین نالشی ہون تو ایسے دعاوی کی سماعت نہو

جواب

برخاست کرنا کسی ماتحت کا نوکری سے یا بحال رکھنا اوسکا نوکری مین تمہاری مرضی پر منحصر ہے اس بارہ مین کسی نالش کی سماعت نہوگی مگر درصورتیکہ کوئی ملازم تمہارا مجرم بدکرداری یا بدوضعی کا بیچ ممالک انگریزی کے ہوگا تو اوسکی جوابدہی تمہارے ذمہ گردانی جائیگی۔

درخواست سوم

چونکہ ہمارا علاقہ ملحق علاقہ جہالنسی کے ہے اگر کوئی تکرار باہمی بابتہ سرحد کے پیدا ہو تو اوسکا فیصلہ گورنمنٹ انگریزی کرین اور جو فیصلہ وہ کردینگے وہ ہمکو منظور ہوگا۔

جواب

ایسے مقدمات مین جو کچھ مناسب متصور ہوگا عمل مین آئیگا۔

درخواست چہارم

بیچ علاقہ انگریزی کے پولس کے تہانجات مقرر ہین ہم چاہتے ہین کہ تہانجات ہماری جاگیر کے کسی گانو مین مقرر نہون۔

جواب

حکومت پولس کی تمہاری علاقہ مین بہی اوسیقدر رہیگی جسقدر علاقجات دیگر رجگان ورئیسان ضلع بندیل کہنڈ مین ہے۔

درخواست پنجم

اگر کوئی میرا رشتہ دار یا ماتحت بارادہ نوکری کسیطرف تلاش روزگار مین جائے اور کوئی بدگمان آدمی اونکے اس ارادہ کو دگرگون ظاہر کرے تو ایسے بیان خلاف واقعہ کی سماعت بغیر وجہ کافی کے نہو۔

جواب

کچھ عذر اونکی نوکری اختیار کرنے مین نہین ہے مگر دشمنان وسرکشان گورنمنٹ انگریزی کی ملازمی نہ کرین اور یہ ضرور ہے کہ وہ اول اپنے ارادہ کی اطلاع گورنمنٹ انگریزی کے افسران کو دین اور اونکی اجازت حاصل کرلین اور درصورتیکہ دشمنی فیابین رفیقان

گورنمنٹ انگریزی کے پیدا ہو اور فریقین تمکو
تحریر کرین کہ تم جاکر اونکی مدد کرو اور شریک
اونکے ہو تو ایسی حالت مین تمکو حسب ہدایت
گورنمنٹ انگریزی کے کاربند ہونا ہوگا۔

المرقوم روز سہ شنبہ تاریخ ۲۲۔ ماہ ستمبر سنہ ۱۸۱۸ مطابق ۷۔ ماہ اسون یعنی کوار سنہ ۱۲۱۵ فصلی اور ۱۹۔ ماہ رجب سنہ ۱۲۳۳ ہجری۔

اقرارنامہ

ہم دیوان اپریل سنگھ و دیوان چوتہاری بیان کرتے ہین کہ ہمنے تابعداری گورنمنٹ انگریزی کی اختیار کی ہے اور بنظر ثبوت اپنی اطاعت اور فرمانبرداری گورنمنٹ انگریزی کے ہم بذریعہ اس تحریر کے یہ اقرارنامہ مشتمل اوپر شرائط ذیل کے پیش کرتی ہین

شرط اول

چونکہ اسوقت مین جب فوج انگریزی اول واسطے فتح کرنے اور سزا دینے سرکشان ضلع بندیل کھنڈ کے آئی ہمنے اپنی رضا و رغبت سے اطاعت اور فرمانبرداری گورنمنٹ انگریزی کی اختیار کی اور اب اونکے ماتحتان مین شمار ہوئے اور چونکہ جان رچارڈسن صاحب نے جنکو عرصہ قلیل سے رایٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر نے واسطے نگرانی و حکومت ضلع بندیل کھنڈ کے مامور کیا ہے ہمنے واسطے داخل کرنے ایک اقرارنامہ کے کہا لہذا اونر بنظر پرورش شایان جو گورنمنٹ انگریزی نے خوش ہوکر ہماری کی ہے ہمنے تیار کرکے بذریعہ اس تحریر کے یہ اقرارنامہ جسمین شرائط ذیل درج ہین پیش کیا جو شرائط اس مین درج ہین اُنسے ہم اقرار کرتے ہین کہ انحراف نہین کرینگے اور کوئی امر خلاف اقرارنامہ کے شرائط کے نہ کرین گے۔

شرط دوم

ہم بذریعہ اس تحریر کے اقرار کرتے ہین کہ ہم کسیطرح کے مراسم یا سروکار یا کنایت

کسی خاتگریا بدخواہ سے اندر یا باہر حدود ضلع بنہیل کمنڈ کے مرعی نہین رکھین گے اور نہ ایسی شخصون کو اپنے علاقہ مین پناہ گیر ہونے دینگے اور جب کبھی ہمکو اطلاع اونکے مقامات کی ہوگی تو ہم اقرار کرتے ہین کہ ہم اونکی گرفتاری مین اور حوالہ کرنے مین پاس افسران گورنمنٹ انگریزی کے جہد بلیغ کرینگے ہم اقرار کرتے ہین کہ ہم کسی ملازم یا ماتحت گورنمنٹ انگریزی سے تکرار نہین کرینگے اور کسی ماتحت گورنمنٹ انگریزی کی مدد بیچ منازعات باہمی اونکے بلا حکم گورنمنٹ انگریزی نہ کرینگے اور ہر وقت لحاظ مطلق اطاعت اور فرمانبرداری گورنمنٹ انگریزی کا رکھین گے۔

شرط سوم

اگر کوئی رعایاے علاقہ انگریزی مفرور ہوکر ہماری جاگیر کے کسی موضع مین پناہ گیر ہوگا ہم اقرار کرتے ہین کہ ہم اوسکو گرفتار کرکے سپرد ملازمان گورنمنٹ انگریزی کے کردینگے اور اگر کوئی شخص منجانب گورنمنٹ انگریزی واسطے گرفتاری ایسے مفرور کے مامور ہوگا تو ہم اقرار کرتے ہیز کہ ہم نہ صرف اوسکے سدراہ نہونگے بلکہ اوسکے شریک ہوکر کوشش مفرور مذکور کی گرفتاری مین کرینگے اور ہم یہ بھی اقرار کرتے ہین کہ ہم تعمیل احکام عدالتہاے مالی و فوجداری وغیرہ ہر موقع پر کرینگے

شرط چہارم

ہم اقرار کرتے ہین کہ ہم کسی چور یا قزاق کو اپنے دیہات مین رہنے نہ دینگے اور اگر مال کسی باشندہ یا مسافر کا کسی ہمارے گانو مین چوری جایگا یا غارت ہوگا تو ہم زمیندار موضع مذکور کو ذمہ دار اوسکا کرینگے کہ وہ جوابدہ مال مسروقہ کا ہے اور یا مجرم کو گرفتار کرکے حوالہ افسران گورنمنٹ انگریزی کے کرے اور اگر کوئی شخص جو قوانین انگریزی کے رو سے بابتہ جرم قتل یا دیگر جرائم موجوبہ علاقہ گورنمنٹ انگریزی کے سزایاب ہوسکتا ہو مفرور ہوکر کسی ہمارے موضع مین پناہ گیر یا متواری ہو تو ہم یہ بھی اقرار کرتے ہین کہ ہم اوسکو گرفتار کرکے حوالہ گورنمنٹ انگریزی کے کردینگے۔

شرط پنجم

چونکہ سند جو ہمکو گورنمنٹ انگریزی سے ملی ہے مطابق ہماری سند قدیم کے تیار ہوئی ہے اگر بعد ازین یہ ثابت اور متحقق ہو کہ کوئی موضع جو اس سند مین شامل ہے وہ عہد نواب علی بہادر رحمۃ

ہمارے قبضہ مین تھا مگر ہمنے اوسکا قبضہ بعد وفات نواب مرحوم کے کرلیا ہے تو ہم بذریعہ اس تحریر کے اقرار کرتے ہین کہ ہم موضع مذکور کو بلا وقت وتامل حوالہ افسران گورنمنٹ انگریزی کرینگے اور کوئی عذر اس امر کا اوسکے حوالہ کرنے مین نہ کرینگے کہ یہ موضع شامل سند عطیہ گورنمنٹ انگریزی ہے۔

المرقوم روز سہ شنبہ تاریخ ۲۲۔ ماہ ستمبر سنہ ۱۸۰۸ء مطابق ۷ ماہ اسون یعنی کوار سنہ ۱۲۱۵ف اور ۱۹۔ ماہ رجب سنہ ۱۲۲۳ھ مقام باندا۔

سند جو دیوان اپربل سنگہ کو عطا ہوئی۔

بنام چودہریان وقانونگویان وزمیداران ومقدمان پرگنہ پنواری واقع ضلع بندیلکھنڈ واضح ہو کہ چونکہ دیوان اپربل سنگہ بندیلا جو ایک سردار باوقار ضلع بندیل کھنڈ کا ہے بہ ثبوت اپنی فرمانبرداری اور اطاعت کی حاضر خدمت افسران گورنمنٹ انگریزی ہوا اور شروع سے جب سے ضلع بندیل کھنڈ شامل علاقہ انگریزی ہوا ہے تمام دقائق اطاعت وفرمانبرداری کا لحاظ رکھا ہے اور سہ سے اسکے گورنمنٹ انگریزی مین ایک اقرارنامہ بمہر ودستخط اپنے جسمین پانچ شرائط درج ہین اور جنسے اطاعت وفرمانبرداری دلی نسبت گورنمنٹ انگریزی کے ظاہر ہوتی ہے داخل کیا ہے لہذا اور نیز ازراہ عنایت ومہربانی کے دیہات مفصلہ ذیل جو قدیم سے قبضہ دیوان اپربل سنگہ مین تھے بذریعہ اس تحریر کے گورنمنٹ انگریزی اوسکو معاف دیدی جبتک دیوان مذکور اور اوسکی اولاد مطابق شرائط اقرارنامہ ہذا عمل رہین گے اور دقائق اطاعت وفرمانبرداری گورنمنٹ انگریزی کا لحاظ رکھین گے اوسوقت تک دیہات مذکور اونکے قبضہ مین معاف واسطے دوام کے رہینگے۔

تم سب چودہریان وزمیداران وقانونگویان وغیرہ پر فرض ہے کہ تم دیوان مذکور کی اطاعت کرو اور مالگذاری اور ابواب مقررہ جسطرح ابتک دیتے تھے اوسیطرح اب دیوان مذکور کو دو اور دیوان مذکور پر یہ واجب ہوگا کہ وہ اپنی خوش انتظامی سے رعایا وباشندگان کو خوش اور راضی رکھے اور ہمہ تن مصروف بیچ آبادی وبہبودی زراعت مین رہے۔

یہ سند بعد منظوری رایٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر کے جائز تصور کیجائیگی اور دوسری سند بعد ازین بمہر و دستخط رایٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر کی عطا ہوگی۔

تفصیل دیہات

نیتھ	یک موضع
کومڑا	یک
کونیان	یک
تکریا	یک
نی پورہ	یک
نی پورہ ثانی	یک
علی پورہ	یک

محمد م

المرقوم روز سہ شنبہ تاریخ ۲۲- ماہ ستمبر سنہ ۱۸۰۶ء مطابق ۷- ماہ اسون یعنی کوار سنہ ۱۲۱۵ف اور ۱۹- ماہ رجب سنہ ۱۲۲۱ ہجری مقام باندا۔

ایک سند اسی مضمون کی دیوان چتھاری کو بابتہ موضع لوہارگانو کے عطا ہوئی۔

نمبر ۹۷

واجب العرض مدخلہ دیوان پرتاب سنگھ المرقوم یکم ماہ فروری سنہ ۱۸۰۸ عیسوی مطابق ۲۰- ماہ ماگھ سنہ ۱۲۱۵ف۔

درخواست اول	جواب
چونکہ مینے خود حاضر ہو کر متابعت گورنمنٹ انگریزی قبول کی ہے اور اوسکے ماتحتان مین شمار ہوا لہذا مین یہ چاہتا ہون کہ کوئی بیان	یہ قاعدہ گورنمنٹ انگریزی کا نہین کہ بلا ثبوت بیان کسی غرضگو یا نمام کا سماعت کرین۔

خلاف میرے بلا تحقیقات کامل سماعت نہو

درخواست دوم

اگر کوئی برادر یا رفیق میرا جو اب میرے ماتحت ہے اور گذارہ نقد یا علاقہ سے پاتا ہے کسی بدوضعی کے سبب میری ملازمی سے برخاست کیا جاے اور کسی افسر گورنمنٹ انگریزی کے حضور جاکر رہے گذارہ کے بارہ مین نالشی ہو تو ایسے دعاوی کی سماعت نہو

جواب

برخاست کرنا کسی ماتحت کا نوکری سے یا بحال رکھنا اوسکا نوکری مین تمہاری مرضی پر منحصر ہے اس بارہ مین کسی نالش کی سماعت نہوگی مگر درصورتیکہ کوئی ملازم تمہارا مجرم بدکرداری یا بدوضعی کا بیچ ممالک انگریزی کے ہوگا تو اوسکی جوابدہی تمہاری ذمہ گردانی جائیگی۔

درخواست سوم

چونکہ میرا علاقہ ملحق علاقہ عیاگڈہ کے ہے اگر کوئی تکرار ہمی حد کے پیدا ہو تو مین چاہتا ہون کہ اوسکا فیصلہ گورنمنٹ انگریزی کرین اور جو فیصلہ گورنمنٹ انگریزی کردینگے وہ مجھکو منظور ہوگا۔

جواب

ایسی مقدمہ مین جو کچھ مناسب ہوگا عمل مین آئیگا۔

درخواست چہارم

بیچ علاقہ انگریزی کے پولس تہانجات مقرر بنین مین چاہتا ہون کہ تہانجات میری جاگیر کے کسی گانو مین مقرر نہون۔

جواب

حکومت پولس کی تمہارے علاقہ مین بھی اوسیقدر رہیگی جسقدر علاقجات دیگر راجگان و رئیسان ضلع بندیل کھنڈ مین ہے۔

درخواست پنجم

اگر کوئی میرا رشتہ دار یا ماتحت بہ ارادہ نوکری کسیطرف تلاش روزگار مین جاے اور کوئی بدگمان آدمی اوسکے اس ارادہ کو دگرگون ظاہر کرے تو ایسی بیان خلاف واقعی

جواب

کچھ عذر اوسکی نوکری اختیار کرنے مین نہیز مگر دشمنان و سرکشان گورنمنٹ انگریزی کی ملازمی نہ کرین اور یہ ضرور ہی کہ وہ اول اپنے ارادہ کی اطلاع افسران گورنمنٹ انگریزی کی کریز

سماعت بغیر وجہ کافی کے نہو۔ اور اونکی اجازت حاصل کرلین اور وہ صورتیکہ دشمنی فیما بین گورنمنٹ انگریزی کے پیدا ہو اور فریقین تمکو تحریر کرین کہ تم جاکر اونکی مدد کرو اور شریک اونکے ہو تو ایسی [illegible] تمکو حسب ہدایت گورنمنٹ انگریزی کاربند ہونا ہوگا۔

المرقوم روز سہ شنبہ یکم فروری ۱۸۰۹ء مطابق ۱۵ شہر ماہ مالہ ۱۲۱۵ف۔

اقرارنامہ

مین دیوان پرتاب سنگھ بیان کرتا ہون کہ مین نے خود اطاعت گورنمنٹ انگریزی کی قبول کی اور بنظر ثبوت میری اطاعت اور فرمانبرداری گورنمنٹ انگریزی کے مین بذریعہ اس تحریر کے یہ اقرارنامہ جسمین شرائط ذیل درج ہین پیش کرتا ہون۔

شرط اول

چونکہ اوسوقت سے جبسے فوج انگریزی اول واسطے فتح کرنے اور بنرادینے سرکشان ضلع بندیل کھنڈ کے آئی مین نے برضا و رغبت اپنے فرمانبرداری اور اطاعت گورنمنٹ انگریزی کی منظور کی اور اونکے ماتحتان مین شمار کیا گیا اور چونکہ جان رچارڈسن صاحب نی جو عہدہ کلکٹر سے منجانب رایٹ ہونریبل گورنر جنرل بابتہ نگرانی اور حکومت ضلع بندیل کھنڈ کے مامور ہوئے ہین مجھسے اقرارنامہ طلب کیا لہذا اور نیز بنظر پرورش نمایان جو گورنمنٹ انگریزی نے خوش ہوکر میری نسبت مبذول فرمائی ہے مین نے تیار کرکے بذریعہ اس تحریر کے یہ اقرارنامہ جسمین شرائط ذیل درج ہین بمہر و دستخط اپنے پیش کیا اور اقرار کرتا ہون کہ مین شرائط اقرارنامہ مذکور سے انحراف نہین کرونگا اور نہ کوئی امر خلاف اونکی مجھسے وقوع مین آئیگا۔

شرط دوم

مین بذریعہ اس تحریر کے اقرار کرتا ہون کہ مین کسیطرح کے مراسم یا سروکار یا کتابت

کسی غنیم پر بدخواہ سے اندر یا باہر حدود ضلع بندیل کھنڈ کے مرعی نہین رکھونگا اور نہ ایسی شخصونکو اپنے علاقہ مین پناہ گیر رہنے دونگا اور جب کبھی مجھکو اطلاع اونکے مقامات کی ہوگی تو مین اقرار کرتا ہون کہ مین اونکی گرفتاری اور حوالہ کرنے مین پاس افسران گورنمنٹ انگریزی کے جہد بلیغ کرونگا مین اقرار کرتا ہون کہ مین کبھی ملازم یا ماتحت گورنمنٹ انگریزی سے تکرار نہین کرونگا اور کسی ماتحت گورنمنٹ انگریزی کی مدد بیخ نزاعات باہمی اونکے بلا حکم گورنمنٹ انگریزی نہین کرونگا اور ہر وقت لحاظ مطلق اطاعت و فرمانبرداری گورنمنٹ انگریزی کا رکھونگا

شرط سوم

اگر کوئی رعایا سے علاقہ انگریزی مفرور ہوکر میرے علاقہ کے کسی موضع مین پناہ گیر ہوگا مین اقرار کرتا ہون کہ مین اوسکو گرفتار کرکے سپرد ملازمان گورنمنٹ انگریزی کے کرونگا اور اگر کوئی شخص بجانب گورنمنٹ انگریزی واسطے گرفتاری ایسے مفرور کے مامور ہوگا تو مین اقرار کرتا ہون کہ مین نہ صرف اوسکا سدراہ نہونگا بلکہ اوسکے شریک ہوکر مفرور مذکور کی گرفتاری مین کوشش کرونگا اور مین یہ بھی اقرار کرتا ہون کہ مین بتعمیل احکام عدالتہاے مالی و فوجداری وغیرہ ہر موقع پر کرونگا۔

شرط چہارم

مین اقرار کرتا ہون کہ مین کسی چور یا قزاق کو اپنے دیہات مین رہنے نہ دونگا اور اگر مال کسی باشندہ یا مسافر کا کسی میرے گانو مین چوری جائیگا یا غارت ہوگا تو مین زمیندار موضع مذکور کو ذمہ دار اسکا کرونگا کہ وہ جوابدہ مال مسروقہ کا ہے اور یا مجرم کو گرفتار کرکے حوالہ افسران گورنمنٹ کے کردے اور اگر کوئی شخص جو قوانین انگریزی کے رو سے بابتہ جرم قتل یا دیگر جرائم موقوفہ علاقہ گورنمنٹ انگریزی کے سزایاب ہوسکتا ہو مفرور ہوکر کسی میرے موضع مین پناہ گیر یا متوطن ہو تو مین یہ بھی اقرار کرتا ہون کہ مین اوسکو گرفتار کرکے حوالہ گورنمنٹ انگریزی کے کرونگا۔

شرط پنجم

چونکہ سند جو مجھکو گورنمنٹ انگریزی سے ملی ہے مطابق میری سند قدیم کے تیار ہوئی ہے اگر بعد ازین یہ ثابت اور تحقق ہو کہ کوئی موضع جو اس سند مین شامل ہے وہ عہد نواب علی بہا

مرحوم مین میرے قبضہ مین تھا مگر مین نے اوسکا قبضہ بعد وفات نواب مرحوم کے کر لیا ہی تو مین بذریعہ اس تحریر کے اقرار کرتا ہون کہ مین موضعہ مذکور کو بلا وقت وتامل کے حوالہ افسران گورنمنٹ انگریزی کے کر دونگا اور کوئی عذر اس امر کا اوسکے حوالہ کرنے مین نہ کرونگا کہ یہ موضع شامل سند عطیہ گورنمنٹ انگریزی ہے۔

المرقوم روز سہ شنبہ تاریخ ۲۲۔ ماہ ستمبر سنہ ۱۸۰۸ع مطابق ۷۔ ماہ اسون یعنی کوار سنہ ۱۲۱۵ف اور ۱۹۔ ماہ رجب سنہ ۱۲۲۲ھ مقام باندا۔

سند جو دیوان پرتاب سنگہ کو عطا ہوئی۔

بنام چودہریان وقانونگویان وزمیداران ومقدمان پرگنہ پنواری ضلع بندیل کھنڈ

واضح ہو کہ چونکہ دیوان پرتاب سنگہ قوم پرہار نے کہ ایک رئیسان ذیشان ضلع بندیل کھنڈ کا ہی بثبوت اطاعت وفرمانبرداری خود پاس افسران گورنمنٹ انگریزی کے حاضر ہوئے اور جسبب کہ ضلع بندیل کھنڈ شامل ممالک انگریزی کے ہوا ہے تمام دقائق اطاعت وفرمانبرداری کا لحاظ غایت درجہ رکھا ہے اور علاوہ برین ایک اقرارنامہ بمہر ودستخط اپنے جس سے اطاعت وفرمانبرداری اوسکی نسبت گورنمنٹ انگریزی کے واضح اور شائع ہے داخل سرکار گورنمنٹ کیا ہے لہذا اور نیز براہ مہربانی وپرورش کے دیہات مفصلہ ذیل جو قدیم سے قبضہ دیوان پرتاب سنگہ مذکور مین ہین بذریعہ اس تحریر کے دیوان مذکور کو بطور لاخراج گورنمنٹ انگریزی نے عطا کیے جبتک دیوان پرتاب سنگہ مذکور اور اوسکے ورثا شرائط اقرارنامہ پر قائم رہین گے اور دقائق فرمانبرداری واطاعت گورنمنٹ ملحوظ رکھین گے اوسوقت تک دیہات مذکور اونکے پاس لاخراج واسطے دوام کے رہین گے۔

پس چودہریان وقانونگویان وزمیداران وغیرہ کو لازم ہے کہ دیوان مذکور کی اطاعت مین رہین اور مالگذاری ودیگر ابواب ورسوم دیہات مذکور کی جسطرح وہ ابتک ادا کرتی تھیز اوسطرح آیندہ دیوان مذکور کو دیا کرین اور دیوان پرتاب سنگہ مذکور پر یہ واجب ہوگا کہ وہ اپنی خوش انتظامی سے زمیداران اور باشندگان کو راضی اور شکرگذار رکھیگا اور ہمہ تن مصروف ہو کر

ترقی آبادی وزراعت اپنے علاقہ کی کریگا۔

یہ سند بعد منظوری رایٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر کے جائز متصور ہوگی اور دوسری سند بمہر و دستخط رایٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر کے عطا ہوگی۔

تصدیق کیا گورنر جنرل ان کونسل نے بتاریخ ۱۱ ماہ اپریل ۱۸۰۸ء

فہرست دیہات تتمہ نمبر ۱۱ مین درج ہی۔

نمبر ۸۰

ترجمہ واجب العرض مظلعلی دنیاپت

درخواست اول	جواب
مجھے یقین ہے کہ جو کچھ میری نسبت بیان ہوا ویسا یقین بلا تحقیقات نہو۔	یہ طریق گورنمنٹ انگریزی کا نہین ہے کہ جو کچھ لوگ کہین اوسکا اعتبار بغیر تحقیقات راستی کے کیا جاے۔
درخواست دوم	جواب
اگر کوئی میرا ماتحت یا رشتہ دار میری نافرمانی کرے تو جو کچھ مین اوسکی نسبت عرض کرون وہ منظور ہو۔	چونکہ تم قابض اپنے علاقہ پر ہو اور کل مالک ہو تم استحقاق استطلب مداخلت گورنمنٹ اپنی علاقہ کے بندوبست مین نہین رکھ سکتے
درخواست سوم	جواب
اگر کوئی میرا رشتہ دار نافرمانی کرے اور اوسکی معافی کا روپیہ وغیرہ ضبط ہو اور وہ نالش گورنمنٹ مین کرے تو مجھے امید ہے کہ اوسکی سماعت نہوگی۔	کوئی نالش تمہارے ملازم یا رشتہ دار کی سماعت نہوگی۔
درخواست چہارم	جواب
ایک سند دوامی نانکاری بابتہ بیاسی دیہہ عرض	حسب درخواست تمہاری سند تمکو دیجائیگی۔

میری جایداد موروثی کے جبکا ذکر مین نے
تم سے کیا ہے مع تمام منافع وغیرہ مجھے
عنایت ہو۔

درخواست پنجم

اگر کوئی مہاجن یا ملازم بابتہ کسی قرضہ
کے جو اوسکا ہو آپ سے نالشی ہو مجھے
امید ہے کہ اوسکی سماعت نہوگی۔

جواب

کوئی نالش بابتہ قرضہ یا مالگذاری کے
گورنمنٹ انگریزی سماعت نکرینگے۔

درخواست ششم

اگر کوئی سردار بند ہیلا یا کوئی آدمی آپکے
گورنمنٹ کا حملہ آور ہوکر میرے علاقہ کو لوٹیگا
تو امید یہ ہی کہ آپ اوسکا علاج کیجئیگا۔

جواب

مالک کو لازم ہے کہ وہ اپنے علاقہ کی
آپ خبرداری کرے اور ہماری گورنمنٹ
کے کسی آدمی کا یہ اختیار نہین کہ تمہاری
علاقہ پر دست انداز ہو اور اگر کوئی انمین کا
تمہارے علاقہ مین کچھ نقصان کریگا تو بروقت
استغاثہ اوسکا فیصلہ کیا جائیگا۔

درخواست ہفتم

جب تمہاری فوج گہاٹونپر جانے والی
ہو تو مجھکو ایک مہینا پیشتر اطلاع دیجاے اور
حکم محکم افسران فوج کو دیا جاے کہ وہ
اپنے سپاہی اور ہرکارون کو ممانعت کرین
کہ وہ میری رعایا سے کوئی چیز نہ لین اور مجھکو
اطلاع دیجاے جو جو چیز ضروری درکار ہو
تاکہ مین کوشش کرکے وہ سب مہیا اور
موجود رکھون۔

جواب

یہ طریق ہماری فوج کے سپاہیون کا نہین
کہ وہ کسی سے کوئی چیز لین جس چیز کی ضرورت
اونکو ہوگی اوسکی قیمت واجبی دیکر وہ خرید لینگے

درخواست ہشتم

اگر کوئی چور وغیرہ تمہارے گورنمنٹ یا ممالک یا تمہاری ماتحتان کے علاقہ کا اگر کسی علاقہ مین چوری کرے مجھی امید ہے کہ بروقت ثبوت مجھے مال واپس دلایا جاے تاکہ مظلوم کو واپس دیا جاے۔

جواب

اگر تم کسی چور کو اپنے علاقہ مین گرفتار کرو تو جب اوسکے خلاف نالش تم دائر کروگے تو اوسکی سزا حسب قانون انگریزی دیجائیگی اور اگر تم ہمارے ماتحتان کے علاقہ مین کسی چور کی نشاندہی کروگے یا کسی ماتحت پر چوری ثابت کروگے تو جو مناسب ہوگا وہ عمل مین آئیگا۔

درخواست نہم

میری نسبت وہی عزت اور توقیر مرعی رہے جو دیگر رئیسان ہندہیلا کی نسبت ہوتی ہے

جواب

البتہ

درخواست دہم

اگر کوئی رشتہ دار میرا تبلاش روزگار کہین جانیکا ارادہ کرے تو وہ منظور ہو۔

جواب

اونکو ممانعت نوکری کرنیکی نہین ہے مگر اونکو نچاہیئے کہ نوکری کسی دشمن گورنمنٹ کی کرین اور اگر وہ ایسا کرینگے تو بروقت اصدار حکم گورنمنٹ اونکو ترک روزگار کرنا واجب ہوگا اور ہماری فوج کی مقابلہ مین جنگ کرنا مناسب نہوگا

درخواست یازدہم

اگر کوئی میرے آدمی مفرور ہوکر تمہاری پاس آئین یا تمہاری ماتحتان کے پاس جائین وہ مجھکو واپس ملین۔

جواب

اگر کوئی ہماری حکومت مین رہیگا اوسکی تحقیقات ہم کرینگے اور اگر وہ ہماری ماتحتان کے پاس جائیگا تو اوسکا علاج کیا جائیگا۔

درخواست دوازدہم

مین کچھ قصور بیچ بندوبست گھاٹون کی

جواب

جب ایسی حال سے اطلاع ہوگی اوسکا

نہ کرونگا اور اگر کوئی نافرمانی کریگا اوسکو سزا دیجائیگی تدارک کیا جائیگا۔
اور اگر کوئی راستہ روکیگا تو مجھے امید ہے
کہ گورنمنٹ فوج کشی کرینگے۔

المرقوم ۱۷ ماہ اگست سنہ ۱۸۱۸ع مطابق ۳ ماہ بھادون سنہ ۱۸۷۵ف۔

ترجمہ اقرارنامہ مدخلہ لعل دینا پت۔

چونکہ مجھہ دینا پت نے بصدق دل اطاعت اور فرمانبرداری گورنمنٹ انگریزی کی اختیار کرکے بلاتفاوت تعمیل احکام اوس صاحب افسران کے جو واسطے نگرانی ملک بندیلکھنڈ کے اوسوقت سے جیسے یہ ضلع شامل ممالک انگریزی ہوا ہے مامور ہوئے ہین کی ہے اور چونکہ ایک اقرارنامہ کچہ عرصہ سے مجھسے مطلوب ہے لہذا اور نیز بنظر ثبوت میری اطاعت اور فرمانبرداری نسبت گورنمنٹ انگریزی کے مینے تیار کرکے بذریعہ اس تحریر کے ایک اقرارنامہ جسمین نو شرائط درج ہین مسٹر جان رچارڈسن صاحب کی خدمتین پیش کیا اور صاحب موصوف نے ایک سند مجھکو بابت میرے قدیم علاقہ واقع اس ضلع کے دی ہے مین بذریعہ اس تحریر کے بیان کرتا ہون کہ بلاتامل لحاظ جمیع شرائط اقرارنامہ ہذا کا رکھونگا اور کسی شرط کا انفساخ یا خلاف ورزی کسی شرط کی نہ کرونگا۔

شرط اول

مین بذریعہ اس تحریر کے اقرار کرتا ہون کہ مین کچہ واسطہ کسی غاتگر یا قزاق سے اندر یا باہر حدود ضلع بندیلکھنڈ کے نرکھونگا اور نہ اونکو پناہ دونگا اور نہ اونکے خاندان اور اولاد کو اپنے علاقہ مین رہنے دونگا اور اونکے ساتھ مراسم و کتابت کرنے سے اجتناب کرونگا مین یہ بھی اقرار کرتا ہون کہ مین تکرار یا نزاع کسی ماتحت یا ملازم گورنمنٹ انگریزی سے نہین کرونگا اور اگر کبھی کوئی تکرار بابتہ محال یا موضع یا کسی اور وجہ سے فیما بین میرے اور اجگان یا رعیان اس ضلع کے جو ماتحت گورنمنٹ انگریزی کے ہون پیدا ہو مین اقرار کرتا ہون کہ مین مقدمہ مذکور فوراً سپرد افسران گورنمنٹ انگریزی کے واسطے فیصلہ کرنے کے کرونگا اور جو فیصلہ وہ کرینگے

اوسکی تعمیل اور منظوری مین بلا تعاوت کرونگا اور مین یہ بہی اقرار کرتا ہون کہ عوض کسی تکلیف گذشتہ کا کسی سے نلونگا اور اپنی فوج سے تدارک کسی تکلیف کا بلا اجازت گورنمنٹ انگریزی کے نہ کرونگا اور ہمیشہ مطیع اور فرمانبردار گورنمنٹ کا رہونگا۔

شرط دوم

مین اقرار کرتا ہون کہ گھاٹون کے راستون کی حفاظت جو میرے علاقہ مین ہونگی اسطرح کرونگا کہ جس سے انسداد تمام ڈاکوان و غارتگران و بدخواہان کا ہو اور وہ گھاٹون پر اون راستون سے جانہ سکین اور نہ اوتر سکین اور نہ علاقہ انگریزی مین بنیت برپا کرنے فساد کے جاسکین اور اگر کوئی سردار فوج ارادہ حملہ آوری کا اوپر علاقہ انگریزی کے میری دیہات مین سے گذر کریگا تو مین اقرار کرتا ہون کہ مین اوسکی اطلاع موقع پر افسران گورنمنٹ انگریزی کو کرونگا اور ہر ایک تدبیر جو میرے امکان مین ہوگی اونکے سدراہ ہونے مین کرونگا۔

شرط سوم

جب کبہی فوج انگریزی کو ضرورت میری علاقہ کے راستہ سے گھاٹو پر چڑہنے کی ہوگی تو مین اقرار کرتا ہون کہ مین نہ صرف اوسکا سدراہ نہونگا بلکہ ایک شخص ہوشیار اونکے ہمراہ دونگا جو اونکو راستہ آسان سے لیجاینگے اور اونکو رسد اور سامان ضروری جبتک وہ میرے علاقہ مین رہین گے یا میرے علاقہ کے قریب رہین گے بہم کرونگا۔

شرط چہارم

اگر کوئی رعایائے گورنمنٹ انگریزی مفرور ہوکر میرے کسی گانون مین پناہ گیر ہوگا مین اقرار کرتا ہون کہ مین ایسے شخص مفرور کو فوراً حسب الطلب سپرد افسران گورنمنٹ انگریزی کردونگا اور اگر کوئی میرا زمیندار یا رعیت مفرور ہوکر علاقہ انگریزی مین پناہ گیر ہوگا مین اقرار کرتا ہون کہ مین نالش نسبت ایسے مفرور کے روبرو ی افسر کلان مقیم بندیل کنڈ کے کرونگا اور جو حکم وہ اوسپر حسب قوانین گورنمنٹ صادر کرینگے اوسکو منظور کرونگا اور اپنی طرف سے کوئی تدبیر اوسکی گرفتاری مین نہین کرونگا۔

شرط پنجم

مین اقرار کرتا ہون کہ مین دزدان و سلدتان کو اپنے دیہات مین پناہ ندونگا اور اگر مال کسی سوداگر یا مسافر کا کسی موضع زیر حکم میرے مین چوری جائیگا تو مین اقرار کرتا ہون کہ مین رسیدار موضع مذکور کو ذمہ دار اس امر کا کرونگا کہ وہ یا تو معاوضہ مال مسروقہ کا کرے اور یا مجرم کو گرفتار کرکے حوالہ افسران گورنمنٹ انگریزی کے کردے اور اگر کوئی مجرم قتل یا دیگر جرایم سنگین کا جسکی سزایابی از روی قوانین انگریزی کے ہوسکتی ہو اگر میرے کسی گانون مین پناہ گیر ہوگا تو مین اقرار کرتا ہون کہ ایسے مجرم کو گرفتار کرکے حوالہ گورنمنٹ انگریزی کے کرونگا اور اپنے علاقہ سے فرار ہونے ندونگا۔

شرط ششم

چونکہ مین نے ایک تفصیل اور فہرست اون دیہات کی پیش کی جو میرے قبضہ مین تھے اور اوسکے بموجب مجھکو سند عطا ہوئی ہے لہذا مین اقرار کرتا ہون اور وعدہ کرتا ہون کہ اگر منجملہ ان دیہات کے جو مین نے بتلائے ہین کوئی موضع ثابت ہوگا کہ کسی دوسری کا ہی اور اوس شخص کا حق نسبت اوسکے ثابت ہوگا اور یہ ظاہر ہوگا کہ عمدنواب علی بہادر مین موضع مذکور یا مواضع مسطور میرے قبضہ مین نتھے تو مین اقرار کرتا ہون کہ مین جو کچھ ہدایت اس بابت مین گورنمنٹ انگریزی جاری کرینگے اوسکی تعمیل کرونگا اور بلا تامل اوسکے بموجب کاربند ہونگا۔

شرط ہفتم

چونکہ گوپال سنگھ قوم بندیلہ نے سرکشی بخلاف گورنمنٹ انگریزی کی ہے اور اوسنے غارتگری اور لوٹ دیہات نجت سنگھ اور رگھوناتھ سنگھ عطیہ گورنمنٹ انگریزی مین کی ہے لہذا مین اقرار کرتا ہون کہ مین سرکش مذکور کو اپنے علاقہ کے کسی جانب مین پناہ ندونگا اور اپنے علاقہ سے علاقجات راجگان مذکورۂ بالا مین یا علاقۂ انگریزی مین جانے ندونگا اور اگر شخص مذکور علانیہ یا خایانہ میرے علاقہ مین آجاے گا تو مین ہر تدبیر ممکن الوقوع اوسکی گرفتاری مین کرونگا اور اگر ان امور مین کوئی دقیقہ جرم و احتیاط کا فروگذاشت کرونگا تو مین اقرار کرتا ہون کہ مین اوسکی عوض جو گورنمنٹ انگریزی مناسب تصور کرینگے اوسطرح جوابدہ اونگا ہونگا۔

شرط ہشتم

چونکہ دیہات مندرجہ سند جواب مجھے گورنمنٹ انگریزی سے عنایت ہوئے ہین میری جائداد موروثی اور کئی پشتون کے بعد میرے قبضہ مین آئے ہین اور اب میرے قبضہ مین ہین لہذا مین بذریعہ اس تحریر کے اقرار کرتا ہون کہ مین بعد حاصل کرنے سند کی گورنمنٹ انگریزی سے درخواست اس امر کی نہ کرونگا کہ وہ مجھے قبضہ کسی موضع منجملہ دیہات مندرجہ سند کا دلوادین اور نہ اون سے استطلب اعانت اونکے انتظام مین کرونگا۔

شرط نہم

مین ایک معتبر آدمی اپنے معتبرین مین سے بطور وکیل مامور کرونگا جو حاضر پاس صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر مقیم بندیلکھنڈ رہے گا اور میرے تمام کارہاے متعلقہ کا سرانجام کریگا اور اگر صاحب موصوف اوس سے کسیوجہ سے ناراض ہوجائینگے تو مین اوسکو طلب کرکے دوسرے کو بجاے اوسکے تعینات کرونگا۔

یہ اقرارنامہ نوشرائط کا مینے بہرودستخط اپنے داخل گورنمنٹ انگریزی کیا ہے اور مین اقرار کرتا ہون کہ مین مطابق شرائط مذکورہ بالا کی کاربند رہونگا اور کسی طرح انحراف اوسے نکرونگا

المرقوم ۱۴- ماہ اگست سنہ ۱۸۱۸ء مطابق ۲- ماہ بھادون سنہ ۱۸۱۵ف۔

ترجمہ سند جو لعل دینا پت کو عطا ہوئی۔

بنام چودھریان و قانونگویان وزمیداران ومقدمان پرگنہ کوتی ضلع بندیل کھنڈ ملک بندیل کھنڈ واضح ہو کہ چونکہ لعل دینا پت نے جو ایک موروثی رئیس ضلع بندیل کھنڈ کے ہین جب سے یہ ضلع شامل ممالک محروسہ ایسٹ انڈیا کمپنی کے ہوا ہے ہمیشہ دوستانہ طریق رکھا اور غارتگری اور بدوضعی سے اجتناب کیا ہے اور اب چاہتے ہین کہ اطاعت اور فرمانبرداری گورنمنٹ انگریزی کی کرین اور کچھ عرصہ گذرا کہ اونہون نے خود ایک اقرارنامہ داخل گورنمنٹ انگریزی کیا ہے اور درخواست کی ہے کہ ایک سند اونکو بابتہ مواضع کے ملے جو اونکے قبضہ مین ہین اور وہ اسی غرض سے اقرارنامہ نوشرائط کا جس سے اطاعت اور وفاداری اونکی نسبت گورنمنٹ کے متشرح ہے منظور کرتے ہین لہذا اور نیز براہ اطمینان کی گورنمنٹ انگریزی کی

اور بنظر قائم رکھنے اونکے دعوے ریاست موروثی ضلع بندیل کھنڈ کے دیہات مندرجۂ فہرست منسلکہ جو اونکے قدیم سے ہین اور اب بھی اونکے قبضہ مین ہین بذریعہ اس تحریر کی لعل دنیاپت کو عطا ہوتے ہین اور دیہات مذکور لعل دنیاپت اور اونکے ورثا کے پاس واسطے دوام کے رہین گے جبتک وہ اور اونکے ورثا مطابق شرائط اقرارنامہ کے کاربند ہونگے اور مطیع اور فرمانبردار گورنمنٹ انگریزی کے رہین گے اوسوقت تک دیہات مفصلۂ ذیل اونکے اور اونکے ورثا کے نام لاخراج جاری رہین گے۔

پس چودہریان وقانونگویان وزمیداران ومقدمان دیہات مذکور کے اپنا اپنا کار مفوضہ حسب دستور زیر حکم لعل دنیاپت کے کرتے رہین اور لعل دنیاپت کو واجب ہوگا کہ وہ اپنی خوش انتظامی سے رعیت اور زمیداران کو راضی اور شکرگذار رکھے اور ہمہ تن مصروف ترقی بہبود وآراستگی علاقہ مین رہین اور فرمانبرداری اور اطاعت گورنمنٹ انگریزی مین بموجب شرائط اقرارنامہ کے ثابت قدم رہین۔

بعد منظوری رایٹ ہنوربل گورنرجنرل ان کونسل کے دوسری سند بہروتنخطرایٹ ہنوربل گورنرجنرل بالعوض اس سند کے جو صاحب اجنٹ گورنرجنرل بہادر نے دی ہے عطا ہوگی۔

المرقوم ۱۷۔ ماہ اگست سنہ ۱۸۱۸ء مطابق ۳۰۔ ماہ بھادون سنہ ۱۲۱۷ف

تصدیق کیا گورنرجنرل ان کونسل نے بتاریخ ۱۷۔ ماہ دسمبر سنہ ۱۸۱۸ء

فہرست دیہات تتمہ نمبر ۱۲ مین درج ہے۔

نمبر ۸۱

ترجمہ اقرارنامہ مدخلہ لعل شیوراج سنگھ اوجیراونا گودوالہ۔

چونکہ مجمہ لعل شیوراج سنگھ نے بصدق دل اطاعت اور فرمانبرداری گورنمنٹ انگریزی کی اختیار کرکے بلاتفاوت تعمیل احکام اون صاحب افسران کے جو واسطے نگرانی ملک بندیل کھنڈ کے اوسوقت سے جبسے یہ ضلع شامل ممالک انگریزی ہوا ہے مامور ہوئے ہین

کی ہے اور چونکہ ایک اقرارنامہ کچہ عرصہ سے مجھسے مطلوب ہے لہذا اور نیز بنظر ثبوت میری اطاعت اور فرمانبرداری نسبت گورنمنٹ انگریزی کے مین نے تیار کرکے بذریعہ اس تحریر کے ایک اقرارنامہ جسمین نو شرائط درج ہین مسٹر جان رچارڈسن صاحب کی خدمت مین بھیجا اور صاحب موصوف نے ایک سند مجھکو بابتہ میرے قدیم علاقہ واقع اس ضلع کی دی ہے مین بذریعہ اس تحریر کے بیان کرتا ہون کہ بلا تامل لحاظ جمیع شرائط اقرارنامہ ہذا کا رکھونگا اور کسی شرط کا انفساخ یا خلاف ورزی کسی شرط کی نہ کرونگا۔

شرط اول

مین بذریعہ اس تحریر کے اقرار کرتا ہون کہ مین کچہ واسطہ کسی غارتگری یا قزاق سے اندر یا باہر حدود ضلع بندیل کھنڈ کے نرکھونگا اور نہ اونکو پناہ دونگا اور نہ اونکے خاندان اور اولاد کو اپنے علاقہ مین رہنے دونگا اور اونکے ساتھ مراسم اور کتابت کرنے سے اجتناب کرونگا مین یہ بھی اقرار کرتا ہون کہ مین تکرار یا نزاع کسی ماتحت یا ملازم گورنمنٹ انگریزی سے نہین کرونگا اور اگر کبھی کوئی تکرار بابتہ محال یا موضع یا کسی اور وجہ کے فیما بین میرے اور راجگان یا رئیسان اس ضلع کے جو ماتحت گورنمنٹ انگریزی کے ہین پیدا ہو مین اقرار کرتا ہون کہ مین مقدمہ مذکور فوراً سپرد افسران گورنمنٹ انگریزی کے واسطے فیصلہ کرنے کے کرونگا اور جو فیصلہ وہ کرینگے اوسکی تعمیل اور منظوری مین بلا تفاوت کرونگا اور مین یہ بھی اقرار کرتا ہون کہ مین عوض کسی تکلیف گذشتہ کا کسی سے نلونگا اور اپنی فوج سے تدارک کسی تکلیف کا بلا اجازت گورنمنٹ انگریزی کے نہ کرونگا اور ہمیشہ مطیع اور فرمانبردار گورنمنٹ کا رہونگا۔

شرط دوم

مین اقرار کرتا ہون کہ گھاٹون کے راستون کی حفاظت جو میرے علاقہ مین ہونگے اسطرح کرونگا کہ جس سے انسداد تمام ڈاکوان اور غارتگران اور بدخواہان کا ہو اور وہ گھاٹون پر اون راستون سے جانسکین اور نہ اوتر سکین اور نہ علاقہ انگریزی مین بنیت برپا کرنے فساد کے جاسکین اور اگر کوئی سردار فوج ہمسایہ ارادہ حملہ آوری کا اوپر علاقہ انگریزی کے میرے دیہات مین سے گذر کریگا تو مین اقرار کرتا ہون کہ مین اوسکی اطلاع موقع پر افسران گورنمنٹ انگریزی

کرونگا اور ہر ایک تدبیر جو میرے امکان مین ہوگی اونکے سدراہ ہونے مین کرونگا۔

شرط سوم

جب کبھی فوج انگریزی کو ضرورت میری علاقہ کے راستہ سے گھاٹون پر چڑھنے کی ہوگی تو مین اقرار کرتا ہون کہ مین نہ صرف اوسکا سدراہ نہونگا بلکہ ایک شخص ہوشیار اونکے ہمراہ دونگا جو اونکو راستہ آسان سے لیجائین گے اور اونکو رسد اور سامان ضروری جبتک وہ میرے علاقہ مین رہین گے یا میرے علاقہ کے قریب رہین گے بہم کرونگا۔

شرط چہارم

اگر کوئی رعایاے گورنمنٹ انگریزی مفرور ہوکر میرے کسی گانو مین پناہ گیر ہوگا مین اقرار کرتا ہون کہ مین ایسے شخص مفرور کو فوراً حسب الطلب سپرد افسران گورنمنٹ انگریزی کردونگا اور اگر کوئی میرا زمیدار یا رعیت مفرور ہوکر علاقۂ انگریزی مین پناہ گیر ہوگا مین اقرار کرتا ہون کہ مین نالش نسبت اوس مفرور کے روبرو ی افسر کلان مقیم بندیل کھنڈ کے کرونگا اور جو حکم اوسپر وہ حسب قوانین گورنمنٹ صادر کرین گے اوسکو منظور کرونگا اور اپنی طرف سے کوئی تدبیر اوسکی گرفتاری مین نہین کرون گا۔

شرط پنجم

مین اقرار کرتا ہون کہ مین دزدان و سارقان کو اپنے دیہات مین پناہ ندونگا اور اگر مال کسی سوداگر یا مسافر کا کسی موضع زیر حکم میرے مین چوری جائیگا تو مین اقرار کرتا ہون کہ مین زمیدار موضعہ کو ذمہ دار اس امر کا کرونگا کہ وہ یا تو معاوضہ مال مسروقہ کا کرے اور یا مجرم کو گرفتار کرکے حوالہ افسران گورنمنٹ انگریزی کے کرے اور اگر کوئی مجرم قتل یا دیگر جرائم سنگین کا جسکی سزا یابی از روی قوانین انگریزی کے بابتہ جرائم موقوعہ علاقۂ انگریزی ہوسکتی ہو اگر میرے کسی گانو مین پناہگیر ہوگا تو مین اقرار کرتا ہون کہ ایسے مجرم کو گرفتار کرکے حوالہ کور انگریزی کرونگا اور اپنے علاقہ مین سے اوسکو فرار ہونے ندونگا۔

شرط ششم

چونکہ مین نے ایک تفصیل اور فہرست اون دیہات کی پیش کی جو میری قبضہ مین تھے

اور اوسکے بموجب مجھکو سند عطا ہوئی ہے لہذا مین اقرار کرتا ہون اور وعدہ کرتا ہون کہ اگر منجملہ اون دیہات کے جو مین نے بتائے ہین کوئی موضع ثابت ہوگا کہ کسی دوسرے کا ہے اور اوس شخص کا حق نسبت اوسکے ثابت ہوگا اور یہ ظاہر ہوگا کہ عہد نواب علی بہادر مین موضع مذکور یا مواضع مسطور میرے قبضہ مین نہین تھے تو مین اقرار کرتا ہون کہ مین جو کچھ ہدایت اس بارہ مین گورنمنٹ انگریزی جاری کریگے اوسکی تعمیل کرونگا اور بلا تامل اوسکے بموجب کاربند ہونگا۔

شرط ہفتم

چونکہ گوپال سنگھ قوم بندیلا اور بہادر سنگھ قوم برہار نے سرکشی بخلاف گورنمنٹ انگریزی کی ہے اور اونھون نے غارتگری اور لوٹ دیہات بخت سنگھ وکشور سنگھ عطیہ گورنمنٹ انگریزی مین کی ہے لہذا مین اقرار کرتا ہون کہ مین سرکشان مذکورین کو اپنے علاقہ کی کسی جانب مین پناہ نہ دونگا اور اپنے علاقہ سے علاقجات راجگان مذکورہ بالا مین یا علاقہ انگریزی جانے نہ دونگا اور اگر اشخاص مذکورین علانیہ یا غایبانہ میرے علاقہ مین آجائین گے تو مین جو تدبیر ممکن الوقوع اونکی گرفتاری مین ہوگی کرونگا اور اگر ان امور مین مین کوئی دقیقہ حزم اور احتیاط کا فروگذاشت کرونگا تو مین اقرار کرتا ہون کہ مین اوسکے عوض جو گورنمنٹ انگریزی تصور کرین گے اوسطرح جوابدہ اوسکا ہونگا۔

شرط ہشتم

چونکہ دیہات مندرجۂ سند جواب مجھے گورنمنٹ انگریزی سے مرحمت ہوئی ہی میری جایداد موروثی اور کئی پشتون کے بعد میرے قبضہ مین آئے ہین اور اب میرے قبضہ مین ہین لہذا مین بذریعہ اس تحریر کے اقرار کرتا ہون کہ مین بعد حاصل کرنے سند کے گورنمنٹ انگریزی سے درخواست اس امر کی نہ کرونگا کہ وہ مجھے قبضہ کسی موضع منجملہ دیہات مندرجۂ سند کا دلوادین اور نہ اونسے استطلب اعانت اونکے انتظام مین کرونگا۔

شرط نہم

مین ایک معتبر آدمی اپنے معتبرین مین سے بطور وکیل مامور کرونگا جو حاضر باش پاس صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر مقیم بندیل کھنڈ رہیگا اور میرے تمام کارہاے متعلقہ کا

سرانجام کریگا اور اگر صاحب موصوف اوس سے کسیوجہ سے ناراض ہوجائینگے تو مین اوسکو طلب کرکے دوسرے کو بجاے اوسکے تعینات کرونگا۔

یہ اقرارنامہ نوشرائط کا مین نے بہروستخط اپنے داخل گورنمنٹ انگریزی کیا ہے اور مین اقرار کرتا ہون کہ مین مطابق شرائط مذکورۂ بالا کے کاربند ہونگا اور کسی طرح انحراف اون سے نکرونگا۔

المرقوم ۱۱- ماہ مارچ ۱۸۰۹ع مطابق ۱۰- ماہ چیت ۱۸۶۶ف

ترجمہ سند جو لعل شیوراج سنگہ کو عطا ہوئی

بنام جمیع چودھریان وقانونگویان وزمیداران ومعتدمان ٹپہ ناگودواوچیرا واقع پرگنہ راوی ضلع بندیل کھنڈ واضح ہو کہ چونکہ لعل شیوراج سنگہ نے جو ایک رئیس نمورونی ضلع بندیل کھنڈ کے ہین اوسوقت سے جبسے یہ ضلع شامل ممالک ہنوربل ایسٹ انڈیا کمپنی ہوا ہے ہمیشہ دوستانہ طریق رکھا ہے اور غارتگری اور بدوضعی سے اجتناب کیا ہے اور اب چاہتے ہین کہ اطاعت اور فرمانبرداری گورنمنٹ انگریزی کی کرین اور کچھ عرصہ گذرا کہ اونھون نے ایک اقرارنامہ معرفت دیوان دریاؤ سنگہ داخل گورنمنٹ انگریزی کیا ہے اور درخواست کی ہے کہ ایک سند اونکو بابت مواضع کے ملے جو اونکے قبضہ مین ہین اور اسی غرض سے یہ اقرارنامہ لوشہ ایط کا جس سے اطاعت اور فرمانبرداری اونکی نسبت گورنمنٹ کی شرع سے منظور کیگئے ہین لہذا اور نیز بہ راہ اطمینان گورنمنٹ انگریزی کے اور بہ نظر قائم رکھنے اونکے دعوے ریاست موروثی ضلع بندیل کھنڈ کے دیہات مندرجہ فہرست منسلکہ جو اونکے قدیم سے ہین اور اب بھی اونکے قبضہ مین ہین بذریعہ اس تحریر کے لعل شیوراج سنگہ کو عطا ہوئی اور دیہات مذکور لعل شیوراج سنگہ اور اونکے ورثا کے پاس واسطے دوام کے رہینگے جبتک وہ اور اونکے ورثا مطابق شرائط اقرارنامہ کے کاربند ہونگے اور مطیع اور فرمانبردار گورنمنٹ انگریزی کے رہینگے اوسوقت تک دیہات مفصلۂ ذیل اونکی اور اونکے ورثا کے نام لاخراج جاری رہینگے۔

پس چودہریان وقانونگویان وزمیداران ومقدمان دیہات مذکور کے اپنا اپنا کارخانہ حسب دستور زیر حکم لعل شیوراج سنگھ کے کرتے رہین اور لعل شیوراج سنگھ کو واجب ہوگا کہ وہ اپنی خوش انتظامی سے رعیت اور زمیداران کو راضی اور شکرگذار رکھین اور ہمہ تن مصروف ترقی بہبود وآراستگی علاقہ مین رہین اور فرمانبرداری اور اطاعت گورنمنٹ انگریزی مین بموجب شرائط اقرارنامہ کے ثابت قدم رہین۔

بعد منظوری رایٹ ہنوربل گورنر جنرل ان کونسل کے دوسری سند بمہر ودستخط رایٹ ہنوربل گورنر جنرل بالعوض اس سند کے جو صاحب اجنٹ گورنر جنرل بہادر نے دی ہے عطا ہوگی۔

المرقوم ۲۰- ماہ مارچ سنہ ۱۸۱۹ع مطابق ۱۹- ماہ چیت سنہ ۱۲۱۶ف

فہرست دیہات متعلقہ نمبر ۳ مین درج ہی۔

نمبر ۸۲

ترجمہ سند جو راجہ رگھوبند سنگھ راجہ ناگودا وچیرا کو عطا ہوئی۔

المرقوم ۲۷- ماہ دسمبر سنہ ۱۸۱۸ع۔

بنام چودہریان وقانونگویان وزمیداران ومقدمان پٹہ ناگودا وچیرا پرگنہ برکی ضلع بندیلکھنڈ واضح ہو کہ جب سے ضلع بندیلکھنڈ قبضہ گورنمنٹ انگریزی مین آیا لعل شیوراج سنگھ نے جو ایک رئیسان ذیحق ضلع مذکور سے ہین کبھی سرکشی بخلاف گورنمنٹ نہین کی اور نہ کبھی کوئی فساد برپا کیا بلکہ ہمیشہ ثابت قدم ورائخ دم متابعت گورنمنٹ انگریزی مین رہے اور تعمیل احکام افسران گورنمنٹ ممدوح کرتے رہے ایک سند مرقومہ ۲۰ ماہ مارچ سنہ ۱۸۱۹ع مطابق ۱۹- ماہ چیت سنہ ۱۲۱۶ف گورنمنٹ نے اونکو عطا کی جسکے رو سے چار سو چار مواضع معاف جو اونکی قبضہ مین سابق سے تھے اونکو واسطے دوام کے بشرط نمک حلالی ومتابعت گورنمنٹ کے عطا ہوئے تھے ہنگام وفات لعل شیوراج سنگھ کے اونکا پسر کلان راجہ بلبھدر سنگھ قابض دیہات رہے مگر مطابق مضمون چٹھی صاحب سکرٹری گورنمنٹ مرقومہ ۱۵- ماہ اگست سنہ ۱۸۳۲ع

راجہ مذکور راج اوچیرا سے برخاست کیا گیا چونکہ راجہ رگھونبد سنگھ پسر کلان راجہ مہیپد رسنگھ مذکور نے جنکی تربیت مولوی حیدر علی نے کی تھی اور اب سن بلوغ پہونچے تھے روبرو سر چارلس فریزر صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر کے حاضر ہوئے اور ایک اقرارنامہ جمعین سات شرائط تعین اور جس سے اونکی دلی اتحاد اور وفاداری نسبت گورنمنٹ کے پیدا تھی (اس اقرارنامہ کی نقل دفتر مین موجود نہین ہی) منظور کیا اور درخواست دی کہ اوسکے موروثی دیہات معافی جنکی تفصیل سند سابقہ مین درج ہے اوسکو واپس ملین پس دیہات مفصلہ ذیل جنکی تفصیل سند سابقہ ۱۸۰۹ء مین درج ہے بلحاظ اونکے دعوے حقیت کے عطا ہوتے ہین راجہ مذکور اور اوسکی اولاد کے قبضہ مین یہ دیہات اوسوقت تک رہین گے جب تک وہ مطابق شرائط اقرارنامہ کے کاربند ہونگے اور اپنی متابعت گورنمنٹ انگریزی مین ثابت قدم رہین گے چودھریان وغیرہ کو لازم ہے کہ اطاعت راجہ مذکور کی کرکے آمدنی دیہات مذکور کو اونکو دیتے رہین اور راجہ پر یہ واجب ہوگا کہ وہ داد دہی سے رعایا اور زمیداران کو خوش اور راضی رکھین اور آبادی ملک مین ترقی کرین اور آمدنی ان دیہات کی باتباع شرائط اقرارنامہ وتعمیل احکام گورنمنٹ اپنے تصرف مین لائین ۔

المرقوم ۲۷- ماہ دسمبر ۱۸۳۸ء مطابق ۱۱- ماہ اگہن سنہ ۱۸۹۵ ۔

نمبر ۸۴

ترجمہ سند جسکے رو سے ایک جاگیر راجہ ناگود کو عطا ہوئی ۔

المرقوم ۲۲- ماہ اکتوبر ۱۸۵۹ء

چونکہ از روی رپورٹ صاحب پولیٹکل ایجنٹ ریوان ظاہر ہوا کہ درمیان بلوہ کے تمنے خدمات گورنمنٹ انجام دین اور اپنی فوج ہمراہ صاحب موصوف کے رکھی جس سبب سے صاحب موصوف نے تمسے وعدہ کیا تھا کہ بعد فرو ہونے بلوہ کے تمکو جاگیر سرکار سے عطا ہوگی بر طبق اوسکے مین بذریعہ اس تحریر کے تمکو واسطے دوام کے دیہات مفصلہ ذیل واقع علاقہ پنجر ناگود کہ جمعی مبلغ ۔۔۔ سالیانہ جاگیر مین دیتا ہون واضح ہو کہ جاگیر مذکور شامل

جاگیر سابقہ تمہارے تحت انتظام افسران انگریزی کے رہین گے۔

	نام دیہات	جمع
۱	امتارا	لما ۵
۲	دہری	ما ۵
۳	ایلیا	ما ۵
۴	کورواہ	سما ۵
۵	کروا مجگوا	صما ۵
۶	دہرم پور	ما صمہ
۷	پیرا	سا ۵
۸	چوری	ما ۵
۹	کولاری	ما ۵
۱۰	ہردوا	ما ۵
۱۱	دہنواہی	ما ۵
	میزان کل	۵

نمبر ۸۴

ترجمہ اقرار نامہ مدخلہ نول امان سنگھ سوہاول وری گانووالہ

چونکہ مجھہ لعل امان سنگھ نے بصدق دل اطاعت اور فرمانبرداری گورنمنٹ انگریزی کی اختیار کی بلا تفاوت تعمیل احکام اون صاحب افسران کی جو واسطے نگرانی ملک بندلکھنڈ کے اوسوقت سے جیسے یہ ضلع شامل ممالک انگریزی ہوا ہے مامور رہے ہین کی ہی اور چونکہ ایک اقرار نامہ کچہ عرصہ سے مجھسے مطلوب ہی لہذا اور نیز بنظر ثبوت میری اطاعت اور فرمانبرداری نسبت گورنمنٹ انگریزی کے مینے تیار کر کے بذریعہ اس تحریر کے ایک اقرار نامہ جسمین نوشرائط درج ہین مسترجان رچارڈسن صاحب کی خدمت مین پیش کیا

درصاحب موصوف نے ایک سند مجکو بابت میرے قدیم علاقہ واقع اس ضلع کے دیہی ہے
مین بذریعہ اس تحریر کے بیان کرتا ہون کہ بلاتامل لحاظ جمیع شرائط اقرارنامہ ہذا کا رکھونگا
اور کسی شرط کا انفساخ یا خلاف ورزی کسی شرط کی نکرونگا۔

شرط اول

مین بذریعہ اس تحریر کے اقرار کرتا ہون کہ مین کچھ واسطہ کسی غارتگر یا قزاق سے
اندر یا باہر حدود ضلع بندیل کھنڈ کے نرکھونگا اور نہ اونکو پناہ دونگا اور نہ اونکے خاندان اور
اولاد کو اپنے علاقہ مین رہنے دونگا اور اونکے ساتھ مراسم وکتابت کرنے سے اجتناب کرونگا
مین یہ بھی اقرار کرتا ہون کہ مین تکرار یا نزاع کسی ماتحت یا ملازم گورنمنٹ انگریزی سے نہین کرونگا
اور اگر کبھی کوئی تکرار بابتہ محال یا موضع یا کسی اور وجہ کے فیمابین میرے اور اجگان اور
رئیسان اس ملک کے جو ماتحت گورنمنٹ انگریزی کے ہون پیدا ہو مین اقرار کرتا ہون کہ ہر
مقدمہ مذکور فوراً سپرد افسران گورنمنٹ انگریزی کے واسطے فیصلہ کرنے کے کرونگا اور
جو فیصلہ وہ کرینگے اوسکی منظوری اور تعمیل مین بلاتفاوت کرونگا اور مین یہ بھی اقرار کرتا ہون
کہ مین عوض کسی تکلیف گذشتہ کا کسی سے نلونگا اور اپنی فوج سے تدارک کسی تکلیف کا بلااجازت
گورنمنٹ انگریزی کے نکرونگا اور ہمیشہ مطیع اور فرمانبردار گورنمنٹ کا رہونگا۔

شرط دوم

مین اقرار کرتا ہون کہ گھاٹون کے راستہ کی حفاظت جو میرے علاقہ مین ہونگے
اسطرح کرونگا کہ جس سے انسداد تمام ڈاکوان اور غارتگران اور بدخواہان کا ہو اور وہ گھاٹ اور
اون راستون سے جانسکین اور نہ اوترسکین اور نہ علاقہ انگریزی مین بنیت برپا کرنے
فساد کے جاسکین اور اگر کوئی سردار فوج ہمسایہ ارادہ حملہ آوری کا اوپر علاقہ انگریزی کے
میرے دیہات مین سے گذر کریگا تو مین اقرار کرتا ہون کہ اوسکی اطلاع موقع پر افسران
گورنمنٹ انگریزی کو کرونگا اور ہر ایک تدبیر جو میرے امکان مین ہوگی اونکی سدراہ ہونیکی کرونگا

شرط سوم

جب کبھی فوج انگریزی کو ضرورت میرے علاقہ کے راستون سے گھاٹونپر جانیکی

ہوگی تو مین اقرار کرتا ہون کہ مین نہ صرف اوسکا سدا ہ نہونگا بلکہ ایک شخص ہوشیار اونکے ہمراہ دونگا جو اونکو راستہ آسان سے لیجا ئیگا اور اونکو رسد اور سامان ضروری جبتک وہ میری علاقہ مین رہین گے یا میرے علاقہ کے قریب رہین گے بہم کردیگا ۔

شرط چہارم

اگر کوئی رعایاے گورنمنٹ انگریزی مفرور ہوکر میرے کسی گانو مین پناہ گیر ہوگا تو مین اقرار کرتا ہون کہ مین ایسے شخص مفرور کو فوراً حسب الطلب سپرد افسران گورنمنٹ انگریزی کرونگا اور اگر کوئی میرا زمیدار یا رعیت مفرور ہوکر علاقۂ انگریزی مین پناہ گیر ہوگا مین اقرار کرتا ہون کہ مین نالش نسبت اوس مفرور کے روبروے افسر کلان مقیم بنڈیل کھنڈ کے کرونگا اور جو حکم وہ اوسپر حسب قوانین گورنمنٹ صادر کرینگے اوسکو منظور کرونگا اور اپنی طرف سے کوئی تدبیر آوسکی گرفتاری مین نہین کرونگا ۔

شرط پنجم

مین اقرار کرتا ہون کہ مین دزدان اور سارقان کو اپنے دیہات مین پناہ ندونگا اور اگر مال کسی سوداگر یا مسافر کا کسی موضع زیر حکم مین چوری جائیگا تو مین اقرار کرتا ہون کہ مین زمیدار موضع مذکور کو ذمہ دار اس امر کا کرونگا کہ وہ یا تو معاوضہ مال مسروقہ کا کرے اور یا مجرم کو گرفتار کرکے حوالہ افسران گورنمنٹ انگریزی کے کرے اور اگر کوئی مجرم قتل یا دیگر جرائم سنگین کا جسکی سزا یابی ازروے قوانین انگریزی کے بابتہ جرائم موقوعہ علاقۂ انگریزی کے ہوسکتی ہو اگر میرے کسی گانو مین پناہ گیر ہوگا تو مین اقرار کرتا ہون کہ ایسے مجرم کو گرفتار کرکے حوالہ گورنمنٹ انگریزی کرونگا اور اپنے علاقہ مین سے اوسے فرار ہونے ندونگا ۔

شرط ششم

چونکہ مین نے ایک تفصیل اور فہرست اون دیہات کی پیش کی ہے جو میرے قبضہ مین تھے اور اوسکے بموجب مجھکو سند عطا ہوئی ہے لہذا مین اقرار کرتا ہون اور وعدہ کرتا ہون کہ اگر منجملہ اون دیہات کے جو مین نے بتائے ہین کوئی موضع ثابت ہوگا کہ کسی دوسری کا ہے اور اوس شخص کا حق نسبت اوسکے ثابت ہوگا اور یہ ظاہر ہوگا کہ عہد نواب علی بہادر

موضع مذکور یا مواضع مسطور میرے قبضہ مین آئے تو مین اقرار کرتا ہون کہ مین جو کچھ ہدایت اس بارہ مین گورنمنٹ انگریزی جاری کرینگے اوسکی تعمیل کرونگا اور بلا تفاوت اُوسکے بموجب کاربند ہون گا۔

شرط ہفتم

چونکہ گوپال سنگھ قوم بندیلا اور بہادر سنگھ قوم برہار نے سرکشی بخلاف گورنمنٹ انگریزی کی ہے اونہون نے غارتگری اور لوٹ دیہات نجت سنگھ اور کشور سنگھ عطیہ گورنمنٹ انگریزی مین کی ہے لہذا مین اقرار کرتا ہون کہ مین سرکشان مذکورین کو اپنے علاقہ کے کسی جانب مین پناہ ندونگا اور اپنے علاقہ سے علاقجات راجگان مذکورہ بالا مین یا علاقہ انگریزی مین جانے ندونگا اور اگر اشخاص مذکور علانیہ یا غائبانہ میرے علاقہ مین آجائین گے تو مین جو تدبیر اونکی گرفتاری مین ممکن الوقوع ہوگی کرونگا اور اگر ان امور مین مین کوئی دقیقہ جرم اور احتیاط کا فروگذاشت کرون گا تو مین اقرار کرتا ہون کہ مین اوسکی عوض جو گورنمنٹ مناسب تصور کرینگے اوسطرح جوابدہ اوسکا ہونگا۔

شرط ہشتم

چونکہ دیہات مندرجہ سند جواب مجھے گورنمنٹ انگریزی سے عنایت ہوئے ہین میرے خاندان موروثی اور کئی پشتون کے بعد میرے قبضہ مین آئے ہین اور اب میرے قبضہ مین ہین لہذا مین بذریعہ اس تحریر کے اقرار کرتا ہون کہ مین بعد حاصل ہونے سند کے گورنمنٹ انگریزی سے درخواست اس امر کی نہ کرونگا کہ وہ مجھے قبضہ کسی موضع منجملہ دیہات مندرجہ سند کا دلوادین اور نہ اونسے استطلب اعانت اونکے انتظام مین کرونگا

شرط نہم

مین ایک معتبر آدمی اپنے معتبرین مین سے بطور وکیل مامور کرونگا جو حاضر باش پاس صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر مقیم بندیل کھنڈ رہے گا اور میرے تمام کارہای متعلقہ سرانجام کریگا اور اگر صاحب موصوف اوس سے کسیوجہ سے ناراض ہوجائینگے تو مین اوسکو طلب کرکے دوسری کو بجاے اوسکے تعینات کرونگا۔

یہ اقرارنامہ نوشتہ شرائط کا مین نے بہروسہ شرائط اپنے داخل گورنمنٹ انگریزی کیا ہے اور مین اقرار کرتا ہون کہ مین مطابق شرائط مذکورۂ بالا کے کاربند ہونگا اور کسیطرح انحراف اون سے نہین کرونگا۔

المرقوم ۱۶۔ ماہ جولائی ۱۸۰۹ء مطابق ۱۹۔ ماہ اساڑہ ۱۲۱۶ف۔

ترجمہ سند جو لعل امان سنگھ کو عطا ہوئی۔

بنام چودہریان و قانونگویان و زمیداران و مقدمان برسہاول وری گانو واقع تعلقۂ درگاپور و نرسنگھ پور ضلع بندیل کھنڈ معلوم ہو کہ چونکہ لعل امان سنگھ نے جو ایک رئیس موروثی ضلع بندیل کھنڈ کے ہین اوسوقت سے جبسے یہ ضلع شامل ممالک ہنوربل اسیٹ انڈیا کمپنی ہوا ہے ہمیشہ دوستانہ طریق رکھا ہے اور غارتگری اور بدوضعی سے اجتناب کیا ہے اور اب چاہتے ہین کہ اطاعت اور فرمانبرداری گورنمنٹ انگریزی کی کرین اور کچھ عرصہ گذرا کہ اونہون نے ایک اقرارنامہ داخل گورنمنٹ انگریزی کیا ہے اور درخواست کی ہے کہ ایک سند اونکو بابتہ مواضع کے ملی جو اونکے قبضہ مین ہین اور وہ اسی غرض سے یہ اقرارنامہ نوشتہ شرائط کا جس سے اطاعت اور فرمانبرداری اونکی نسبت گورنمنٹ کے مترشح ہے منظور کرتے ہین لہذا اور نیز براہ اطمینان گورنمنٹ انگریزی کے اونکو بنظر قائم رہنے اونکے دعوے ریاست موروثی ضلع بندیل کھنڈ کے دیہات مندرجہ فہرست منسلکہ جو اونکی قدیم سے ہین اور اب بھی اونکے قبضہ مین ہین بذریعہ اس تحریر کے لعل امان سنگھ کو عطا فرمائی اور دیہات مذکور لعل امان سنگھ اور اونکے ورثا کو بموجب شرائط اقرارنامہ کے کاربند ہونگے اور مطیع و فرمانبردار گورنمنٹ انگریزی کے رہین گی اوسوقت تک دیہات مفصلۂ ذیل اونکے اور اونکے ورثا کے نام لاخراج جاری رہین گے۔

پس چودہریان و قانونگویان و زمیداران و مقدمان دیہات مذکور اپنا اپنا کار مفوضہ حسب دستور زیر حکم لعل امان سنگھ کے کرتے رہین اور لعل امان سنگھ کو واجب ہوگا کہ وہ اپنی خوش انتظامی سے رعیت اور زمیداران کو راضی اور شکرگذار رکھین اور ہمہ تن مصروف ترقی

بہبود و آراستگی علاقہ ہین رہین اور فرمانبرداری اور اطاعت گورنمنٹ انگریزی مین بموجب شرائط اقرارنامہ کے ثابت قدم رہین ۔

بعد منظوری رایٹ ہنوربل گورنر جنرل ان کونسل کے دوسری سند بمہر و دستخط رایٹ ہنوربل گورنر جنرل بالعوض اس سند کے جو صاحب اجنٹ گورنر جنرل بہادر نے دی ہے عطا ہوگی ۔

المرقوم ۱۸ ماہ جولائی سنہ ۱۸۰۹ع مطابق ۲۱ ماہ اساڑہ سنہ ۱۲۱۶ف ۔

فہرست دیہات تتمہ نمبر ۱۴ مین درج ہے ۔

نمبر ۸۵

ترجمہ واجب العرض مدخلہٗ راجارام

درخواست	جواب
مین بخدمت گورنمنٹ انگریزی خود اس امید پر حاضر ہوا ہون کہ میری پرورش ہوگی اور مجھے نفع کثیر حاصل ہوگا اور اسی امید پر جو تدبیر یا انتظام آپ نے میرے فائدہ کے واسطے تجویز کیا اوسکو مین نے منظور کیا مین چاہتا ہون کہ ایک سند نانکار بابتہ اون دیہات کے جو مجھکو عنایت ہوئے اس مضمون سے عنایت ہو کہ دیہات مذکور میرے اور میری اولاد کے قبضہ مین بلا شرط خدمت واسطے دوام کے رہین تا دیہات مذکور میرے اور میری اولاد کے زیر حکم رہین ۔	ایک سند دوامی اور بلا شرط خدمتگذاری تمکو عنایت ہوگی ۔

درخواست

مین اقرار کرتا ہون کہ مین مع اپنی ہمراہیونکے کسی مقام مین جو میری جاگیر مین ہوگا یا مقام باندا مین رہونگا اور اگر مین کہین روزگار کے واسطے جاؤن تو جب میرے جانیکی وجہ دریافت ہوجاے تو مجھے ممانعت نہو۔

جواب

تمہاری نوکری کرنے مین کچہ حد نہین ہے مگر درباب نوکری دشمنان و سرکشان گورنمنٹ انگریزی کے اور اگر تم کہین تلاش روزگار مین جاؤ تو ضرور ہے کہ اول اجازت گورنمنٹ حاصل کرو اور تم کسی رفیق گورنمنٹ یا غیر شخص کی مدد بلا منظوری گورنمنٹ نہ کروگے

درخواست

قبل ازمیرے اختیار کرنے متابعت گورنمنٹ انگریزی کے مین نے فساد اور غارتگری وغیرہ ملک بندیل کھنڈ اور علاقہ انگریزی اور دیگر علاقجات مین کی ہین اور مین نے اسباب غارتگری مثل مویشی و دیگر اسباب ہر قسم لیا ہے مین چاہتا ہون کہ گورنمنٹ انگریزی اسکا اب کچہ خیال نہ کرین اور اگر کوئی نالش اس باب مین میرے اوپر دائر ہو اوسکی سماعت نہو۔

جواب

کچہ خیال اوسوقت کی تمہاری حرکات کا نہ کیا جائیگا اور نہ کسی مقدمات کی سماعت گورنمنٹ انگریزی کرینگے جو موقوفہ قبل تاریخ تمہاری متابعت اور حاضر ہونیکے ہوگا۔

درخواست

مین نے متابعت اور فرمانبرداری گورنمنٹ انگریزی کی اختیار کی ہے اگر اسواسطے کوئی شخص از راہ کینہ وری و بدگمانی کے کوئی بیان خلاف میرے کرکے یا میری نسبت الزام گورنمنٹ کی پیشگاہ لگاے

جواب

کوئی بیان نسبت تمہاری بغیر تحقیقات و ثبوت کے اعتبار نہ کیا جائیگا اور اگر ثابت ہوگا کہ اوسنے کینہ وری سے یہ الزام غلط تمپر لگایا ہے تو اوسکی نسبت جیسا وہ مستحق ہوگا کیا جائیگا۔

تو اوسکی سماعت بلا تحقیقات نہو اور اگر یا بابت اسکے
کہ اوسنے کینہ یا بدگمانی سے یہ الزام لگایا ہو
تو اوسکو سزای نالش دروغ کی دیجاے۔

درخواست

مین چاہتا ہون کہ نالشات نسبت میرے
منجانب ملازمان و قرضخواہان میری کے
نامنظور ہو کر تحقیقات نکیے جائین۔

جواب

کوئی نالش جو تمہارے ملازمین یا قرضخواہان
کی طرف سے بابت معاملات قبل متابعت
تمہارے کی ہوگی سماعت نہوگی مگر جو بابتہ
معاملہ یا بعد تاریخ متابعت کے ہوگی اوسکی
تحقیقات ہوگی۔

درخواست

وہی مراسم عزت و توقیر کے جو میری
نسبت ابتک مرعی ہین آیندہ بھی جاری رہین

جواب

وہی مراسم نسبت تمہارے مرعی رہینگے
بلکہ اوسمین ترقی موافق تمہاری فرمانبرداری
کے ہوگی۔

درخواست

اگر مین اپنی جاگیر کے دیہات مین
سے کوئی موضع کسیکو بطور بخشش یا بیع یا
تقسیم درمیان میری اولاد کے کرون تو تمو
علیہ بھی مستحق رکھنے قبضہ دوامی کا تصور کیا جاے

جواب

چونکہ تمکو دیہات جاگیر واسطے دوام کے
دیے گئے ہین لہذا جنکو تم وہ دیہات
دوگے وہ بھی اوسی استحقاق کے مستحق
تصور کیے جائینگے مگر کوئی ہبہ یا بیع یا
تقسیم جائز تصور نہ کیجائیگی جسکی نسبت منظوری
گورنمنٹ کی حاصل نہوئی ہوگی لہذا یہ ضرور
ہے کہ اس قسم کے ہر امر مین اول استرضا
گورنمنٹ کی حاصل کرو اور بعد ازان ہبہ یا بیع
یا تقسیم کرو اور جائز رہنا ہبہ یا بیع مذکورۂ بالا کا

اور حقوق متعلقہ اوسکے منحصر اوپر تمہاری موافقت ساتھ شرائط اقرارنامہ کے جو تمنی گورنمنٹ انگریزی کے ساتھ کیا ہے ہوگی اور اگر تم انفساخ کسی شرط منجملہ شرائط مذکورہ کا کروگے تو وہ مواضع سب قابل ضبطی سرکار کے ہونگے۔

درخواست

جو دیہات میری جاگیر ہین اب مجھکو گورنمنٹ انگریزی کی طرف سے عطا ہوئی ہین وہ سب واسطے دوام کے بشرط تابعیت گورنمنٹ و سرانجام شرائط اقرارنامہ کے ہین مین چاہتا ہون کہ جو دیہات میرے جانشینون کے پاس ہین کے وہ ایک شخص کی بدولتی سے سب ضبط سرکار نہون۔

جواب

واسطے جرم ایک شخص کے باقی جانشین خمیازہ نہ اوٹھائین گے اور نہ اونکی دیہات ضبط ہونگے۔

درخواست

اکثر زمیداران پرگنہ جات سرکار نے معافی محاصل بباعث پیس کرنے میری ٹیپ اور استاد کے پائی ہے مگر اب بھی بہت ٹیپ زمیداران کے پاس باقی ہین لہذا مجھے امید ہے کہ جو معافی اونکو ملی ہے اوسمین جو حصہ اونکے ذمہ باقی ثابت ہو وہ مجھکو عنایت ہو۔

جواب

جو کچھ باقی ذمہ زمیداران کے ثابت ہوگی وہ مال سرکار کا ہے مگر بنظر تمہاری خیرخواہی گورنمنٹ کی ایک جزو اوسکا جب وصول ہوگا تو بمنظوری گورنمنٹ بطور بخشش تمکو دیا جائیگا۔

درخواست

جواب

میری جاگیر کے دیہات بھی مثل دیہات دیگر رئیسان کے حکومت عدالت سے بری تصور کیے جائین۔

وہ مثل علاقجات دیگر رئیسان و راجگان کے بری تصور کیے جائینگے۔

درخواست

جو زمین دہرم ارتھ میرے اور میرے برادران کے علاقۂ انگریزی اور علاقہ دیگر رئیسان میں ہے وہ میرے قبضہ میں رہے اور جو ضبط ہوئی وہ واپس ملے۔

جواب

جواز رو سے تحقیقات و قوانین سرکاری کے قابل واپسی کے ثابت ہوگی وہ تمکو دیجائیگی اور درباب اوس زمین کے جو ضبط نہیں ہوئی ہے اوسمیں کسیطرح مداخلت خلاف قانون گورنمنٹ نکی جائیگی۔

درخواست

اگر بچھمن سنگھ دادا یا کوئی اور رئیس بلکہ منڈ کچھ درخواست گورنمنٹ میں معرفت میری کیا چاہے میں چاہتا ہوں کہ مجھے اجازت ہو کہ ایسی درخواست یا معاملہ میں عرض کیا کروں اور حضور اوسکی سماعت کیا کرین۔

جواب

جب کچھ گفتگو تمہارے کار میں مجانب بچھمن سنگھ یا کسی اور رئیس سے کرونگے وہ سماعت کیجائیگی اور جو امر مناسب وقت و درباب اوسکی ہوگا وہ عمل میں آئیگا۔

المرقوم ۲۹۔ ماہ نومبر ۱۸۶۱ء مطابق ۱۵۔ ماہ اگہن ۱۹۱۸ سمت

ترجمہ اقرارنامہ مدخلہ راجا رام۔

میں راجا رام بذریعہ اس تحریر کے اقرار کرتا ہوں اور کہدیتا ہوں کہ میں نی مناسبت خود گورنمنٹ انگریزی کی انتظامکی ہے اور بنظر ثبوت میری اطاعت اور فرمانبرداری کے میں بذریعہ اس تحریر کے یہ اقرارنامہ مشتمل اوپر شرائط ذیل کے پیش کرتا ہوں۔

شرط اول

چونکہ میں نے برضا و رغبت اپنی فرمانبرداری اور اطاعت گورنمنٹ انگریزی کی

اختیار کی ہے اور گورنمنٹ کے ملازمین اور ماتحان مین شمار کیا کیسا اور چونکہ جان چارڈسن صاحب نے جو منجانب رایٹ آنریبل گورنر جنرل واسطے نگرانی حالات ضلع بندیل کھنڈ کے مامور ہوئے ہین مجھسی ایک اقرار نامہ طلب کیا لہذا اور نیز منظور پرورش نمایان جو میری نسبت گورنمنٹ انگریزی نے مبذول فرمائی ہے مین بذریعہ اس تحریر کے یہ اقرار نامہ بمہر و دستخط اپنے پیش کرتا ہون اور اقرار کرتا ہون کہ مین اوس سے کبھی انحراف نہین کرونگا اور نہ کوئی امر خلاف اور مانع شرائط مذکور کا عمل مین لاؤنگا۔

شرط دوم

یہ اقرار کرتا ہون کہ مین مع اپنے عیال اور اطفال اپنی جاگیر کے کسی موضع مین رہونگا اور کہین اور بغیر اجازت گورنمنٹ کے نجاؤنگا۔

شرط سوم

مین اقرار کرتا ہون کہ مین نہ صرف کچھ واسطہ کسی غارتگر یا قزاق یا دزد یا بدخواہ کے ساتھ اندر یا باہر حدود ضلع بندیل کھنڈ کے نرکھونگا بلکہ جو اطلاع مجکو درباب اونکے مقامات کے ہوگی اوسکی اطلاع افسران گورنمنٹ اودا کرونگا مین اقرار کرتا ہون کہ مین کچھ مراسم یا کتابت ساتھ اشخاص مذکورۂ بالا کے نرکھونگا اور کسی ملازم ماتحت گورنمنٹ انگریزی سے کچھ تکرار نکرونگا اور اگر کبھی تکرار فیما بین فیقین گورنمنٹ انگریزی پیدا ہوگی تو مین یہ بھی اقرار کرتا ہون کہ مین بلا حکم گورنمنٹ کے کسی کی فریقین مین سے رعایت نہ کرونگا بلکہ اپنی علاقہ مین خاموش رہونگا اور فرمانبرداری گورنمنٹ انگریزی کی کرتا رہونگا۔

شرط چہارم

اگر کوئی رعایائے گورنمنٹ انگریزی مفرور ہوکر کسی میرے جاگیر کے موضع مین پناہ گیر ہوگا مین اقرار کرتا ہون کہ مین اوسے گرفتار کرکے حوالہ افسران گورنمنٹ انگریزی کے کرونگا اور اگر کوئی شخص منجانب گورنمنٹ اوسکی گرفتاری کے واسطے مامور ہوکر آئے گا تو مین اقرار کرتا ہون کہ مین نہ صرف اوسکا سدراہ نہونگا بلکہ اوسکا شریک ہوکر گرفتاری مجرم مین کوشش کرونگا اور مین یہ بھی اقرار کرتا ہون کہ مین تعمیل احکام عدالتہائے

مالی و خوجداری وغیرہ تمام امور مین جو بعد ازمیرے اختیار کرنے فرمانبرداری کے وقوع مین آئیگی کرونگا اور کچھ فساد کسی طرحکا برپا نہین کرونگا۔

شرط پنجم

مین اقرار کرتا ہون کہ مین دزدان وسارقان کو اپنی جاگیر کے کسی موضع مین پناہ نہ دونگا اور اگر مال کسی باشندہ یا مسافر کا میرے دیہات مین چوری جائیگا تو مین اقرار کرتا ہون زمیدار موضعمذکور کو ذمہ دار اس امر کا کرونگا کہ یا تو وہ معاوضہ مال مسروقہ کا کرے یا مجرم کو گرفتار کرکے گورنمنٹ انگریزی کے سپرد کردے اور اگر کوئی شخص مجرم جرم قتل یا دیگر جرائم سنگین کا جو ازروے قوانین انگریزی کے سزایاب بابتہ جرائم موقوعہ علاقہ انگریزی کے ہوسکتا ہو اگر میرے علاقہ مین پناہ گیر ہوگا تو مین یہ بھی اقرار کرتا ہون کہ مین اوسکو گرفتار کرکے حوالہ گورنمنٹ انگریزی کے کرونگا۔

شرط ششم

زمیداران دیہات جاگیر میرے نے جو قبولیت بابت اوای مالگذاری روبرو صاحب کلکٹر بہادر کے کی ہے مین اقرار کرتا ہون کہ تا انقضاے میعاد قبولیت مین اوسقدر روپیہ اونسے تحصیل کرونگا جو اونکی قبولیت اوپر مین درج ہے۔

المرقوم ۲۹ ماہ نومبر ۱۸۱۶ع مطابق ۱۵ ماہ اگہن ۱۲۱۵ف

ترجمہ سند جو راجہ رام کو عطا ہوئی۔

بنام متصدیان مامورۂ امور جاگیرداران وکروریان وچودہریان وقانونگویان حال واستقبال پرگنۂ باتوند ضلع بندیل کھنڈ معلوم کرین کہ چونکہ راجا رام نے بتحریک خیال نصفت پروری وعنایت گستری گورنمنٹ انگریزی برضا ورغبت اپنی متابعت وفرمانبرداری گورنمنٹ مذکور اختیار کی ہے اور چونکہ وہ خود حاضر ہوا اور اوسنے خود عفو تقصیرات ماضیہ چاہی اور ایک اقرارنامہ چھ شرائط کا مشعر اوپر فرمانبرداری اور اطاعت کے بہمرہ دستخط اپنے داخل کیا اور چونکہ عفو جرائم وپرورش باتحان عقائد گورنمنٹ انگریزی مین ہے لہذا

اور نیز بنظر پرورش موضع منواری مع دیگر مواضعات واقع پرگنہ مانوند حسب تفصیل ذیل بذریعہ اس تحریر کے بطور ٹانکا شروع ۱۲۱۵ف سے راجا رام اور اوسکے ورثا کو واسطے دوام کے عطا ہوئے اور جبتک راجا رام موافق شرائط اقرارنامہ مذکور کے کاربند ہوگا اوسوقت تک دیہات مذکور ضبط نہونگے۔

پس راجہ رام مذکور پر یہ واجب ہے کہ وہ اپنی خوش انتظامی سے باشندگان و رعایاے دیہات مذکور کو راضی اور شکرگذار رکھے اور کوشش بلیغ بیچ آسایش اور رفاہ باشندگان وغیرہ کے کرے اور اپنے دیہات مین دزدان و سارقان کو پناہ ندے اور باشندگان پر یہ فرض ہے کہ وہ راجا رام کو جاگیردار مواضع مذکور کا تصور کرکے اوسکو مستحق پانے تمام حقوق و ابواب وغیرہ متعلق دیہات مذکور کا سمجھین اور راجا رام مذکور کے کیطرح اطاعت اور فرمانبرداری سے باہر نہون اور اوسکی سند کی تجدید ہر سال نچاہیں یہ سند بعد منظوری رایٹ آنریبل گورنر جنرل ان کونسل کے جائز و واجب التعمیل تصور کی جاے گی۔

تفصیل دیہات جاگیر راجہ رام

منواری	پہرہا
چندوار	رامیشر پور
پلیا	نرسولی
سیسولر	پرتی
گورہار	بدوار
کیرت پور	ہاروکیڑا
کشن پور	برول
تیکری	

المرقوم ۲۹ ماہ نومبر سنہ ۱۸۰۸ع مطابق ۱۵ ماہ اگہن سنہ ۱۲۱۵ف

تصدیق کیا گورنر جنرل ان کونسل نے بتاریخ ۸ ماہ فروری سنہ ۱۸۰۹ع

نمبر ۸۶

واجب العرض مدخلہ دیوان گوپال سنگھ

درخواست اول

مین بخدمت گورنمنٹ انگریزی خود اس امید پر حاضر ہوا ہون کہ میری پرورش ہوگی اور مجھے نفع کثیر حاصل ہوگا اور اس امید پر جو تدبیر یا انتظام آپ نے میرے فائدہ کے واسطے تجویز کیا اوسکو مین نے منظور کیا مین چاہتا ہون کہ ایک سند نانکار بابت اون دیہات کے جو مجھکو عنایت ہوئے اس مضمون سے عنایت ہو کہ دیہات مذکور میرے اور میری اولاد کے قبضہ مین بلا شرط خدمت واسطے دوام کے رہین تاکہ دیہات مذکور میرے اور میری اولاد کے زیر حکم رہین۔

جواب

ایک سند دوامی اور بلا شرط خدمتگذاری تمکو عنایت ہوگی۔

درخواست دوم

مین اقرار کرتا ہون کہ مین مع اپنے ہمراہیون کے کسی مقام مین جو میری جاگیر مین ہوگا یا مقام باندا مین رہونگا اور اگر مین کہین روزگار کے واسطے جاؤن تو جب میرے جانیکی وجہ دریافت ہوجاوے تو مجھے ممانعت ہو

جواب

تمہاری نوکری کرنے مین کچھ عذر نہین ہے مگر درباب نوکری دشمنان و سرکشان گورنمنٹ انگریزی کے اور اگر تم کہین تلاش روزگار مین جاؤ تو ضرور ہے کہ اول اجازت گورنمنٹ حاصل کرو اور تم کسی

رفیق گورنمنٹ یا غیر شخص کی مدد بلا منظوری گورنمنٹ نکرینگے۔

درخواست سوم

قبل از میرے اختیار کرنے متابعت گورنمنٹ انگریزی کے مین نے فساد اور غارتگری وغیرہ ملک بندیل کھنڈ مین اور علاقہ انگریزی مین اور دیگر علاقجات مین کی ہے مین اور مین نے اسباب غارتگری مثل مویشی اور دیگر اسباب ہر قسم لیا ہے مین چاہتا ہون کہ گورنمنٹ انگریزی اونکا اب کچھ خیال نکرین اور اگر کوئی نالش اس باب مین میرے اوپر دائر کرے تو اوسکی سماعت نہو۔

جواب

کچھ خیال اوسوقت کی تمہاری حرکات کا نکیا جائیگا اور نہ کسی مقدمہ کی سماعت گورنمنٹ انگریزی کرینگے جو موقوعہ قبل تاریخ تمہارے متابعت اور حاضر ہونے کے ہوگا۔

درخواست چہارم

مین نے متابعت اور فرمانبرداری گورنمنٹ انگریزی کی اختیار کی ہے اگر اسواسطے کوئی شخص براہ کینہ وری و بدگمانی کی کوئی بیان خلاف میرے کرے یا میری نسبت الزام گورنمنٹ کے پیشگاہ لگائے تو اوسکی سماعت بلا تحقیقات نہو اور اگر یہ ثابت ہو کہ اوس نے کینہ یا بدگمانی سے یہ الزام لگایا ہے تو اوسکو سزائے نالش دفوع دیجائے۔

جواب

کوئی بیان نسبت تمہارے بغیر تحقیقات اور ثبوت کے اعتبار نکیا جائیگا اور اگر ثابت ہوگا کہ اوسنے کینہ وری سے یہ الزام غلط تمپر لگایا ہے تو اوسکی نسبت جیسا وہ مستحق ہوگا کیا جائیگا۔

درخواست پنجم

مین چاہتا ہون کہ نالشات نسبت میری منجانب ملازمان قرمنخواہان وسرداران وبرادران نامنظور ہوکر تحقیقات نکیجائین۔

جواب

کوئی نالش جو تمہاری ملازمین یا قرمنخواہ کی طرف سے بابت معاملات قبل متابعت تمہاری کے ہوگی سماعت نہوگی مگر جو بابت معاملہ مابعد تاریخ متابعت کے ہوگی خواہ منجانب رعایاے انگریزی ہو یا غیر کیطرف سے اوسکی تحقیقات بیشک کیجائے گی۔

درخواست ششم

وہی مراسم عزت اور توقیر کے جو میری نسبت اتبک مرعی رہے ہین آیندہ بھی جاری رہینگے

جواب

وہی مراسم نسبت تمہاری مرعی رہینگے بلکہ انمین ترقی موافق تمہاری فرمانبرداری کے ہوگی

درخواست ہفتم

اگر مین اپنی جاگیر کے دیہات مین سے کوئی موضع کسیکو بطور بخشش یا بیع یا تقسیم درمیان اپنی اولاد کے کرون تو موہوبہ علیہ بھی مستحق رکھنے قبضہ دوامی کا تصور کیا جائے

جواب

چونکہ تمکو دیہات جاگیر واسطے دوام کے دیدیگئے ہین لہذا جنکو تم وہ دیہات دوگی وہ بھی اوسی استحقاق کے مستحق تصور کیے جائینگے مگر کوئی ہبہ یا بیع یا تقسیم جائز تصور نہ کیجائیگی جسکی نسبت منظوری گورنمنٹ کی حاصل نہوئی ہوگی لہذا یہ ضرور ہے کہ اس قسم کے ہر امر مین اول استرضا گورنمنٹ کی حاصل کرو اور بعد ازان ہبہ یا بیع یا تقسیم کرو اور اگر یہ علیحدگی نصف یا کل جاگیر کی ہو تو بھی اوس کے قبضہ مین رہنا منحصر اوپر تمہاری نمک حلالی اور موافقت

ساتہ شرائط اقرارنامہ کے ہوگی۔

درخواست ہشتم

جو دیہات میری جاگیر مین ہین وہ مجھکو بشرط خدمتگذاری واسطے دوام کے گورنمنٹ انگریزی نے عطا کیے ہین جبتک مین زندہ ہون فرمانبرداری گورنمنٹ مین حاضر رہونگا لیکن اگر کوئی میرے جانشینان مین سے یا اولاد مین سے ملزم نافرمانی گورنمنٹ انگریزی کا ہو تو مجھے اعتبار ہے کہ دیہات جو دیگر ورثا کے قبضہ مین ہونگے اوس ایک شخص کی جرم کی علت مین ضبط نہونگے۔

جواب

رئیسان خاندان تمہارے ورثا اور جانشینان کا بھی پابند ان شرائط کا تصور کیا جاے گا جو تمہارے ساتہ قرار پائی ہین اور بمثل تمہارے ذمہ دار بھی قیماندگان کا متصور ہوگا باستثنا اوس جزو جاگیر کے جو کسی غیر حکومت کو منتقل ہوگئی ہوگی درصورتیکہ اسطرح کا انتقال نہوا ہوگا تو رئیس خاندان ذمہ دار طریق ورویہ تمام شخصون کا جنکے پاس کوئی جزو جاگیر ہذا ہوگا تصور کیا جاے گا الا یہ بھی واضح رہے کہ تمہارے جانشینان مین کے ایک شخص کے جرم کے عوض باقی شرکا یعنی جانشین کا نقصان نہوگا اور نہ ایک کے جرم سے دیہات ضبط ہون گے مگر یہ رئیس خاندان پر واجب ہوگا کہ وہ باتضا وا اتفاق راے گورنمنٹ انگریزی کے شخص مجرم کو حسب تجویز گورنمنٹ انگریزی سزا دے۔

درخواست نہم

میری جاگیر کے دیہات بھی مثل دیہات اور رئیسونکی حکومت عدالت سے مستثنا ہون۔

جواب

وہ بھی اوسیطرح مستثنا گردانے جائینگے جسطرح علاقجات دیگر رئیسان و راجگان کے ہیں۔

درخواست دہم

جب مین نے متابعت اختیار کی تھی تو سات مہینے ۱۲۱۹ف کے باقی تھے مجھ امید ہے کہ ان سات مہینون کی مالگذاری مجھے عنایت ہوگی جو زمیداران کے پاس باقی ہوگا وہ مین وصول کرونگا اور جو سرکار نے تحصیل کرلیا ہوگا وہ مجھے واپس ملیگا

جواب

تمہاری سند کی تاریخ سے تم مستحق پانچ کے ہو جو کچھ اوس قدر عرصہ کا باقیہ سہ مذکور کے ہوگا وہ تمکو ملیگا خواہ ذمۂ زمیداران ہوگا خواہ ذمۂ سرکار۔

درخواست یازدہم

اگر کوئی خدمت نمایان سرکار مجھسے بروکار آئیگی تو مجھے امید ہے کہ میری عرض قبول ہوگی

جواب

جب تم کوئی خدمت سرکار لائق تعریف کے کروگے گورنمنٹ خود موافق اوسکے تمکو انعام دینگے تمکو موقع عرض کرنے کا باقی نرہے گا۔

درخواست دوازدہم

اسباب و یارجہ و دیگر اسباب اور گھوڑے و شتر و نرگاوان مویشی وغیرہ میرے ہنگام فساد بمقامات اوچیرا وکڑہ کوٹا و ریوان مین رہ گئے ہین جہان جہان وہ ہونگے وہان سے مین اونکو طلب کرونگا اگر مجھے حسب الطلب بلا عجت مل گئے تو بہتر ورنہ مجھے امید ہے کہ جو تدبیر مناسب ہوگی اوسکے ذریعہ سے مجھی میرا مال دلوادیا جائیگا اور گورنمنٹ انگریزی اوسمین توجہ فرمائیگی

جواب

تم خود اپنی طرف سے کوشش اوسکے دوبارہ حاصل کرنے مین کرو اور غالب ہے کہ جب تمنے متابعت گورنمنٹ انگریزی کی قبول کی ہے تو رئیسان جنکے پاس وہ ہوگا خود دیدینگے ورنہ تم اوسکی مفصل کیفیت گورنمنٹ مین ارسال کرنا بعد دریافت حال جو مناسب ہوگا عمل مین آئیگا۔

ترجمہ اقرار نامہ جو دیوان گوپال سنگھ نے منظور کیا

مین گوپال سنگھ بذریعہ اس تحریر کے بیان کرتا ہون اور لکھہ دیتا ہون کہ مین نے بذات خود اطاعت گورنمنٹ انگریزی کی قبول کی ہے اور بنظر ثبوت میری اطاعت اور فرمانبرداری کے مین بذریعہ اس تحریر کے یہ اقرار نامہ جسمین شرائط ذیل مندرج ہین پیش کرتا ہون۔

شرط اول

چونکہ مین نے برضا و رغبت اپنے فرمانبرداری و تابعت گورنمنٹ انگریزی کی اختیار کی ہے اور درمیان اونکے ملازمین اور ماتحتان کے شمار کیا گیا اور چونکہ جان چارڈز صاحب نے جو منجانب رایٹ ہنوربل گورنر جنرل واسطے اہتمام کار متعلقہ ضلع بندیل کھنڈ کے مامور ہوئے ہین مجھسے ایک اقرار نامہ طلب کیا لہذا اور نیز بنظر پرورش نمایان جو ہوئی عرصہ سے گورنمنٹ انگریزی نے نسبت میرے مبذول فرمائی ہے مین بذریعہ اس تحریر کے یہ اقرار نامہ بمہر و دستخط اپنے پیش کرتا ہون اور اقرار کرتا ہون کہ مین اوس سے انحراف نہین کرونگا اور کوئی امر انفساخ شرائط مندرجۂ ذیل کا مین کرونگا۔

شرط دوم

مین بذریعہ اس تحریر کے اقرار اور وعدہ کرتا ہون کہ مین اور میرے برادر اوگان و برادران و رفیقان کبھی مجرم غارتگری یا کسی اور امر مجرم زیادتی کے پرگنہ کوٹرا وغیرہ متعلقہ راجہ نجت سنگھ یا علاقۂ متصوفہ کسی ماتحت گورنمنٹ انگریزی مین نہونگے اگر کوئی میرے واسطہ داران مسبوق الذکر یا رفقا مجرم کسی امر زیادتی کے ہونگے تو مین ذمہ دار اوسکا ہونگا اور جو سزا گورنمنٹ از روی انصاف کے تجویز کرینگے اوسکو مین منظور کرونگا۔

شرط سوم

مین اقرار کرتا ہون کہ مع اپنے قبائل و اولاد کے اپنی جاگیر کے کسی موضع مین رہونگا اور اگر مین کسی اور ریئیس رفیق گورنمنٹ انگریزی کے علاقہ کے موضع مین رہون یا وہان کوئی مکان سکنی بناؤن تو اول اس بارہ مین اجازت گورنمنٹ انگریزی کی حاصل کرونگا

اور نہ مین کسی اور جگہ بغیر اجازت گورنمنٹ انگریزی کے جاؤنگا۔

شرط چہارم

مین اقرار کرتا ہون کہ مین نہ صرف واسطہ کسی غارتگر اور قزاق اور راہزن یا بدخواہ سی اندر یا باہر حدود ضلع بندیل کنڈ کے یا علاقہ گورنمنٹ انگریزی کے نرکھونگا اور نہ اونکو کسی اپنے جاگیر کے دیہات مین پناہ گیر اور مقیم رہنے دونگا بلکہ درباب اوسکے مقامات کے جو خبر مجھکو ملے گی وہ مین افسران گورنمنٹ کو دونگا اور اگر ممکن ہوگا تو مین اقرار کرتا ہون کہ مین اونکو گرفتار کرکے حوالہ گورنمنٹ انگریزی کے کردونگا مین اقرار کرتا ہون کہ مین تمام مراسم و کتابت مردمان مسبوق الذکر سے نرکھونگا اور کسی ملازم یا ماتحت گورنمنٹ انگریزی سے کچھ تکرار یا فساد نہین کرونگا اگر اتفاقاً کوئی تکرار فیما بین ماتحتان گورنمنٹ انگریزی کے پیدا ہوگا تو مین یہ بھی اقرار کرتا ہون کہ مین مدد کسی فریق کی بغیر حکم گورنمنٹ کے نہ کرونگا بلکہ اپنے علاقہ مین خاموش رہ کر اطاعت اور فرمانبرداری گورنمنٹ انگریزی کی کرتا رہونگا۔

شرط پنجم

اگر کوئی رعایای گورنمنٹ انگریزی مفرور ہوکر میری جاگیر کے کسی دیہات مین پناہ گیر ہوگی مین اقرار کرتا ہون کہ مین اوسکو گرفتار کرکے حوالہ افسران گورنمنٹ انگریزی کے کردونگا اور اگر کوئی شخص منجانب گورنمنٹ واسطے گرفتاری مفرور مذکور کے مامور ہوگا تو مین اقرار کرتا ہون کہ مین نہ صرف اوسکا سدراہ نہونگا بلکہ شریک اوسکا ہوکر کوشش بیچ گرفتاری مفرور مذکور کے کرونگا مین یہ بھی اقرار کرتا ہون کہ مین تعمیل احکام عدالتہای مالی و فوجداری وغیرہ کی جو ہر امر مین بعد تاریخ اس اقرار کے پٹیگاہ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر صادر ہونگے کرونگا اور کسیطرح مصدر فساد و ہنگامہ نہونگا۔

شرط ششم

مین اقرار کرتا ہون کہ مین کسی چور یا سارق کو اپنے علاقہ کے کسی گانو مین پناہ گیر نہونے دونگا اور اگر مال کسی باشندہ یا مسافر کا میرے علاقہ کے کسی گانو مین چوری جائیگا تو مین اقرار کرتا ہون کہ مین زمیندار مذکور کو ذمہ دار اس امر کا کرونگا کہ وہ یا تو معاوضہ

مال مسروقہ کا کرے اور یا مجرم کو گرفتار کرکے حوالہ گورنمنٹ انگریزی کے کرونگا اور اگر کوئی شخص مجرم جرم قتل یا جسکی سزا ازروے قوانین انگریزی کے واسطے جرائم موقوعہ علاقہ انگریزی کے ہوسکتی ہو میرے دیہات مین آکر پناہ گیر ہوگا تو مین یہ بھی اقرار کرتا ہون کہ مین اوسکو گرفتار کرکے حوالہ گورنمنٹ انگریزی کے کرونگا اور یا زمیدار کو روبرو افسران گورنمنٹ انگریزی کے حاضر کرونگا۔

شرط ہفتم

میری جاگیر کے دیہات کی زمیداران نے جو بندوبست واسطے ادای مالگذاری کے بابتہ سنہ ۱۲۱۹ف کے ساتھ صاحب کلکٹر بہادر کے کیا ہے مین بذریعہ اس تحریر کے اقرار کرتا ہون کہ تا انقضاے میعاد پٹہ کے اونسے مالگذاری بعد مجرا دینے اوسقدر روپیہ کے جو صاحب کلکٹر بہادر نے وصول کیا ہوگا مطابق قبولیت اور پٹہ موجودہ کے تحصیل کرونگا اور شروع سنہ ۱۲۲۰ف سے مین اپنا بندوبست کرونگا مین کسی معافیدار سے جسکے قبضہ مین اراضی معافی ہوگی مزاحم نہونگا اور چونکہ میری جاگیر اتبک زیر حکومت عدالتہاے انگریزی کے تھی پس جو ڈگریہی بنام میرے کسی رعایا کی جاری ہوئی ہوگی اور حسب الحکم صاحب اجنٹ گورنر جنرل بہادر اوسکے اجرا کا حکم جاری ہوگا اوسکی تعمیل بلاپیش کرنے اس عذر کے کہ میرا علاقہ حکومت عدالتہاے انگریزی سے بری ہے کیجائیگی اور مین ایک وکیل ہمراہ صاحب اجنٹ گورنر جنرل بہادر کے رکھونگا۔

المرقوم ۲۴۔ ماہ فروری سنہ ۱۸۱۲ع مطابق ۲۷۔ ماہ پھاگن سنہ ۱۲۱۹ف۔

ترجمہ سند جو دیوان گوپال سنگہ کو عطا ہوئی۔

بنام متصدیان سرکار و جاگیرداران و کروریان و چودہریان و قانونگویان حال و استقبال پرگنہ نیواری واقع ضلع نبدیل کھنڈ واضح ہو کہ چونکہ دیوان گوپال سنگہ نے تبحریک خیال نصحت پروری و عنایت گستری گورنمنٹ انگریزی برضا و رغبت اپنی متابعت اور فرمانبرداری گورنمنٹ انگریزی کی منظور کی ہے اور چونکہ وہ خود حاضر ہوکر عذرخواہ جرائم ماضیہ کا ہوا اور اوسنے

ایک اقرار نامہ اطاعت اور فرمانبرداری گورنمنٹ جسمین سات شرائط تھین بہرو دستخط اپنے داخل کیا لہذا اور نیز ازراہ پرورش طبعی دیہات جرولی وغیرہ واقع پرگنہ مذکور بموجب فہرست منسلکہ کے بذریعہ اس تحریر کے بطور نانکار باستثنا اون قطعات اراضی کے جو علیحدہ ہوکر اونکو دیے گئے ہین دیوان گوپال سنگہ مسطور کو عطا ہوئے کہ وہ اور اوسکی اولاد اپنے قبضہ مین رکھین اور جبتک گوپال سنگہ مذکور اپنے اقرار نامہ کی شرائط پر ثابت قدم رہیگا اوسوقت تک دیہات مذکور ضبط نہونگے ۔

پس یہ دیوان گوپال سنگہ مذکور پر فرض ہے کہ وہ اپنی خوش انتظامی سے باشندگان اور رعایا کو خوش اور شکر گذار اپنا رکھے اور ہمہ تن مصروف ہوکر کوشش ترقی آسایش اوآرام اونکے مین کرے اور کسی سارق یا دزد کو اپنے دیہات مین پناہ نہ دے اور یہ فرض باشندگان کا ہے کہ وہ دیوان گوپال سنگہ مذکور کو اپنا جاگیر دار موضع مذکور کا تصور کرین اور اوسکا استحقاق نسبت منافع دیہات مذکور کے سمجھین اور دیوان گوپال سنگہ مذکور کی نافرمانی یا خلاف ورزی نکرین اور نہ تجدید اوسکے سند کی ہر سال چاہین ۔

یہ سند بعد منظوری رایٹ ہنوربل گورنر جنرل ان کونسل کے جائز اور واجب التعمیل تصور کیجائیگی ۔

تفصیل دیہات جاگیر دیوان گوپال سنگہ

موضع	یک پرشم	کولوارو	یک
موضع جرولی کوتاہ	یک	لچھنیا	یک
کرتول	یک	ستارپور	یک
رانی پور	یک	برآریا	یک
کنورہ	یک	تیوریا	یک
ستورہ	یک	پچوارہ	یک
امان پور	یک	سلاہیت	یک
رچارہ	یک	بچور	یک
پہریاپارہ			

کنج کرپارا ——— یک

بہتورہ حورد ——— یک

مدرسہ

المرقوم ۲۴- ماہ فروری سنہ ۱۸۱۱ء مطابق ۲۷- ماہ پھاگن سنہ ۱۲۱۹ف

تصدیق کیا گورنر جنرل ان کونسل نے بتاریخ ۳- اپریل سنہ ۱۸۱۲ء

نمبر ۸۷

واجب العرض مدخلہ گوربخش سنگھ

درخواست اول

مین نے خود فرمانبرداری گورنمنٹ انگریزی کی اس امید پر اختیار کی کہ میری پرورش ہوگی اور مین منظور کرتا ہون کہ جو کچھ گورنمنٹ انگریزی بطور پرورش میری واسطے مقرر کرین اور مین اپنی جاگیر کے کسی موضع مین مع اپنے وابستگان کے رہونگا مگر مجھے اختیار حاصل ہو کہ مین جہان چاہون خواہ بندیل کھنڈ مین خواہ کسی اور ملک مین جاکر نوکری کرون

جواب

تمکو ممانعت روزگار کرنیکی کسی شخص کی نہین ہے جو دشمن یا سرکش گورنمنٹ انگریزی کا نہوگا مگر یہ ضرور ہے کہ تم اس بارہ مین اول درخواست کرکے اجازت گورنمنٹ انگریزی کی حاصل کرلو اور درصورتیکہ کسی وقت مین گورنمنٹ انگریزی مین نزاع پیدا ہو اور کوئی فریق تمکو واسطے نوکری یا مدد کے طلب کرے تو تمکو ایسی حالت مین واجب ہوگا کہ تم حسب احکام افسران گورنمنٹ عمل ہو-

درخواست دوم

اگر کوئی شخص ازراہ کینہ یا اپنی غرض کے میری طریق کا بیان غلط آپ سے کرے تو ایسی غلط گوئی بلا تحقیقات منظور نہو-

جواب

یہ طریق گورنمنٹ انگریزی کا نہین کہ کسیکی غرض گوئی بخلاف کسی دوسری کی وضع کی سماعت ہو مگر یہ ضرور ہے کہ تم احتیاط ایسی امر کی ہمیشہ رکھو جسکی نسبت شبہہ پیدا ہو

اور عرضگویان کو موقع تمامی حاصل ہو۔

درخواست سوم

جسوقت مین مین فرمانبردار گورنمنٹ انگریزی کا نہین تھا مین ہمیشہ فساد اور غارتگری اموال مثل اسباب و نقدی و اجناس ضروری مردمان و گھوڑے و شتر و مویشی وغیرہ کے کرتا تھا پس ایسے امور کی نالش میرے نسبت سماعت نہ ہو۔

جواب

درباره اون حرکات کی جو تم قبل از تاریخ اطاعت گورنمنٹ انگریزی کرتے تھے گورنمنٹ انگریزی کچھ لحاظ اور سماعت عدالتہائے مالی و فوجداری وغیرہ مین نکرینگے اور نہ تحقیقات و نشانات اون حرکات کی ہوگی

درخواست چہارم

اگر کوئی میرا ملازم یا میرا قرضخواہ آپ کے پاس آکر کسی قسم کی نالش نسبت میری کرے اوسکی بھی سماعت نہو۔

جواب

اون مقدمات کی سماعت نہوگی جو قبل از تاریخ اقرارنامہ وقوع مین آئے ہونگے مگر جو مقدمات موقوعہ مابعد کے ہونگے اونمین تم مطیع احکام عدالت متصور ہوگے

درخواست پنجم

میرا بہت اسباب اور میری دعوی بہت مقامات مین ہین جب مین وہ دعوی آپکے آگے پیش کرون امید ہی کہ آپ اونکو ازراہ فیض عام مجھکو دلوادینگے۔

جواب

جب کوئی دعونے نسبت تمہارے بابت معاملات گذشتہ کے سماعت نہو کا تو انصاف یہ ہے کہ تمہارے دعوی بھی بابت معاملات گذشتہ کے سماعت نہون

المرقوم مقام بانداء روز شنبہ تاریخ ۱۹- ماہ ستمبر سنہ ۱۸۱۸ عیسوی مطابق ۳- ماہ پوس سنہ ۱۲۱۵ فصلی۔

اقرارنامہ مدخلہ گوربچن سنگھ

مین گوربچن سنگھ بذریعہ اس تحریر کے اقرار کرتا ہون اور بیان کرتا ہون کہ مینے

متابعت گورنمنٹ انگریزی کی اختیار کی ہے اور بنظر ثبوت میری فرمانبرداری واطاعت کے بذریعہ اس تحریر کے یہ اقرارنامہ شرائط ذیل کا پیش کرتا ہون۔

شرط اول

چونکہ مجھ گورلچھمن سنگھ نے برضا وغبت اپنی اطاعت اور فرمانبرداری گورنمنٹ انگریزی کی اختیار کی اور مین اونکے ملازمین اور ماتحتان مین شمار کیا گیا اور چونکہ جان رچارڈسن صاحب اجنٹ رایٹ ہنوربل گورنرجنرل بہادر نے جو واسطے اتہمام امور ضلع بندیل کھنڈ کے مامور ہین مجھسے ایک اقرارنامہ طلب کیا لہذا اور نیز بنظر پرورش جو گورنمنٹ انگریزی نے میری نسبت مبذول فرمائی ہے مین بذریعہ اس تحریر کے یہ اقرارنامہ تحریری بمہر و دستخط اپنے پیش کرتا ہون اور بیان کرتا ہون کہ مین ہرگز انفساخ کسی شرط کا نکرونگا اور مین کوئی امر خلاف شرائط مندرجۂ ذیل کے نہین کرونگا۔

شرط دوم

مین اقرار کرتا ہون کہ مین اپنی جاگیر کے کسی مقام مین مع اپنے عیال واطفال کے رہونگا اور کہین بغیر اجازت افسران گورنمنٹ انگریزی کے نجاؤنگا۔

شرط سوم

مین بذریعہ اس تحریر کے اقرار کرتا ہون کہ مین کسی خارنگر یا قزاق یا سارق یا دیگر مفسد آدمی سی خصوصاً اجارام سے اندر یا باہر حدود ضلع بندیل کھنڈ کے کچھ واسطہ نرکھونگا اور کبھی ایسے آدمی کو اپنی جاگیر کے دیہات مین پناہ ندونگا اور اونکے مقامات کی اطلاع جو مجھی ہوگی افسران گورنمنٹ انگریزی کو دونگا اور اون سے کچھ مراسم یا کتابت نرکھونگا اور ملازمین اور ماتحتان گورنمنٹ انگریزی سے کچھ فساد یا تکرار نکرونگا اور اگر فیمابین دو ماتحتان گورنمنٹ انگریزی کے نزاع ہوگی تو اون مین سے کسیکی مدد بغیر اجازت گورنمنٹ کی نہ کرونگا اور ہر وقت و ہر موقع پر کوئی دقیقہ اطاعت و فرمانبرداری کا فروگذاشت نکرونگا۔

شرط چہارم

اگر کوئی باشندہ علاقہ انگریزی مفرور ہوکر میری جاگیر کے کسی گانو مین پناہ گیر ہوگا

مین اقرار کرتا ہون کہ مین اوسکو گرفتار کرکے حوالہ افسران گورنمنٹ انگریزی کرونگا اور اگر کوئی شخص منجانب گورنمنٹ انگریزی واسطے گرفتاری مفرور مذکور کے مامور ہوگا مین اقرار کرتا ہون کہ مین نہ صرف اوسکا مقابلہ کرونگا بلکہ اوسکا شریک ہوکر کوشش بیچ گرفتاری مفرور مذکور کے کرونگا اور مین اقرار کرتا ہون کہ مین تعمیل احکام عدالت مالی و فوجداری وغیرہ کی ہر مقدمہ مین جو بعد تاریخ اقرارنامہ کی وقوع مین آئین گے کرونگا۔

شرط پنجم

مین اقرار کرتا ہون کہ مین کسی دزد یا سارق کو اپنی جاگیر کے دیہات مین پناہ نہ دونگا اور اگر مال کسی باشندہ یا مسافر کا کسی میرے دیہات مین چوری جائیگا تو مین اقرار کرتا ہون کہ مین زمیندار موضع مذکور کو ذمہ دار اوسکا کرونگا کہ وہ یا تو معاوضہ مال مسروقہ کا کرے اور یا مجرم کو گرفتار کرکے حوالہ افسران گورنمنٹ انگریزی کے کرے اور اگر کوئی شخص جسکی سزا بموجب قانون انگریزی کے بعلت جرائم قتل و دیگر جرائم سنگین موقوعہ علاقہ انگریزی کے ہوسکتی ہو میرے علاقہ مین آکر پناہ گیر ہوگا مین اقرار کرتا ہون کہ مین اوسکو گرفتار کرکے حوالہ گورنمنٹ انگریزی کرونگا۔

شرط ششم

زمیندارن دیہات نے جو میری جاگیر مین ہین سنہ صاحب کلکٹر ضلع کے بقبولیت واسطے ادائے مالگذاری کے کرلی ہے مین بذریعہ اس تحریر کے اقرار کرتا ہون کہ جبتک اونکی یہ قبولیت جاری ہے اوسوقت تک اونکی پٹہ و قبولیت کے موافق مالگذاری لونگا اور زیادہ ستانی اوسوقت تک نہین کرونگا۔

ترجمہ سند جو لچھمن سنگھ کو عطا ہوئی

بنام متصدیان سرکار و جاگیرداران و کروریان وجوہ دہریان و قانونگویان حال و استقبال پرگنہ پنواری ضلع بندیل کھنڈ واضح ہو کہ چونکہ گوبچھمن سنگھ نے شہرت نعمت پرگنہ و عنایت گستری گورنمنٹ انگریزی سنکر برضا و رغبت اپنی بدل اطاعت و فرمانبرداری

انگریزی کی منظور کی ہے اور راجہ بجت سنگھ نے خود حاضر ہو کر عفو تصورات سابقہ چاہا اور سوائے اسکے ایک اقرار نامہ چھ شرائط کا جو محتوی اوپر اطاعت اور فرمانبرداری گورنمنٹ انگریزی کے تھا بمہر و دستخط اپنے داخل کیا ہے اور چونکہ قاعدہ گورنمنٹ انگریزی کا مبنی اوپر ترحم و پرورش و پرداخت ماتحان کے ہے لہذا اور نیز بلحاظ نصفت و عنایات کے موضع نگوان مع چار دیہات دیگر واقع پرگنہ پنواری جمعی کامل پندرہ ہزار تین سو روپیہ حسب تفصیل منسلکہ بذریعہ اس تحریر کے گوربچھن سنگھ کو بطور جاگیر عطا ہوئے جب تک گوربچھن سنگھ مذکور تابعدار اور فرمانبردار گورنمنٹ انگریزی کا رہیگا دیہات مذکور ہمیشہ اوسکی قبضہ مین رہین گے پس گوربچھن سنگھ کو واجب ہے کہ اپنی خوش انتظامی سے رعایا و باشندگان کو راضی اور شکر گذار رکھے اور کوشش بلیغ بیح ازدیاد آسایش اور رفاہ باشندگان جاگیر کرے اور سارقان و دزدان کو اپنے دیہات مین پناہ ندے اور باشندگان پر یہ فرض ہے کہ وہ گوربچھن سنگھ کو جاگیردار مواضع مذکورہ کا متصور کر کے تمام کاروبار دیہات کا اوسکی زیر حکم سمجھین اور کسی امر مین اوسکی نافرمانی یا مخالفت نکرین اور تجدید اوسکے سند کی ہر سال بیجا امید عدول نہ کرین۔

یہ سند اوسوقت جاری ہوگی جسوقت منظوری رایٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر کی ہو جائیگی

تفصیل دیہات

	جمع
نگوان	
جواری جواری	
کبوئی	
رگولی	
+ کل روپیہ	

المرقوم مقام بانداپور شنبہ تاریخ ۱۹۔ ماہ ستمبر سنہ ۱۸۱۰ عیسوی مطابق ۳۔ ماہ پوس سنہ ۱۸۱۵ ف

تصدیق کیا گورنر جنرل ان کونسل نے بتاریخ ۱۳۔ ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۱۰ ع

+ واضح ہو کہ اصلی جمع ان دیہات کی صرف مبلغ [illegible] ہے مگر جمع فرضی مبلغ [illegible] واسطے تسلی گوربچھن سنگھ کے لکھی گئی۔

نمبر ۸۸

ترجمہ اقرار نامہ جو ٹھاکر دُرجن سنگھ سے لیا گیا بتاریخ ۱۷ ماہ اکتوبر ۱۸۰۳ء اور جسپر دستخط کپتان بیلی صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بندیل کھنڈ کے ہین

چونکہ مجہ دُرجن سنگھ نے برضا و رغبت اپنے فرمانبرداری و اطاعت گورنمنٹ انگریزی کی اختیار کی ہے اور درمیان خیر خواہان و متوسلان گورنمنٹ انگریزی شمار کیا گیا اور چونکہ کپتان جان بیلی صاحب نے جو ایجنٹ منجانب گورنر جنرل بابتہ اہتمام و حکومت امور بندیل کھنڈ مامور ہین مجھسے ایک اقرار نامہ اوپر شرائط مصرحۂ ذیل کے طلب کیا لہذا مین نے یہ اقرار نامہ اپنی مہر اور دستخط کرکے کپتان بیلی صاحب کے حوالہ کیا اور بذریعہ اس تحریر کے اقرار کرتا ہون کہ مین ان شرائط سے انحراف نہین کرونگا اور کوئی امر خلاف شرائط مندرجہ اقرار نامۂ ہذا نہ کرونگا۔

شرط اول

مین اقرار کرتا ہون کہ مین کتابت کسی غارتگر کے ساتھ اندر یا باہر حدود ضلع بندیلکھنڈ کے نرکھونگا اور اپنی جاگیر مین کسی ایسے شخص کو پناہ ندونگا اور اونکے خاندان کو اپنی حکومت مین رہنے نہین دونگا اور ترک کتابت ہر قسم اونکے ساتھ کرونگا اور مین یہ بھی اقرار کرتا ہون کہ مین کوئی امر دشمنی کا بخلاف متوسلان و ملازمین گورنمنٹ انگریزی کے نہین کرونگا اور کوئی دقیقہ فرمانبرداری و اطاعت گورنمنٹ انگریزی کا فروگذاشت نہین کرونگا

شرط دوم

درحالیکہ فوج انگریزی گھاٹونپر جائیگی مین اقرار کرتا ہون کہ مین خود اونکے ہمراہ رہونگا اور جب کبھی کوئی صاحبان انگریزی مین سے میری علاقہ مین سے ناگپور جاتی ہوئے یا وہان سے آتی ہوئے گذر گریگا مین اقرار کرتا ہون کہ مین اپنی سرحد تک اون کو بحفاظت پہونچا دونگا۔

شرط سوم

اگر کوئی رعایای گورنمنٹ انگریزی مفرور ہوکر میرے علاقہ مین پناہ گیر ہوگا مین

اقرار کرتا ہون کہ مین اوسکو گرفتار کرکے حوالہ افسران گورنمنٹ انگریزی کرونگا اور اگر کوئی شخص بجانب گورنمنٹ انگریزی واسطے گرفتاری مفرور مذکور کے مامور ہوکر میرے علاقہ مین آئیگا مین نہ صرف اوسکا مقابلہ کرونگا بلکہ شریک اوسکا ہوکر کوشش بیچ گرفتاری مفرور کے کرون گا۔

شرط چہارم

مین کسی چور اور سارق کو اپنے علاقہ مین رہنے نہین دونگا اور اگر کسی سوداگر یا مسافر متعلق گورنمنٹ انگریزی کا مال میرے دیہات مین چوری جائیگا یا غارت ہوجائیگا مین اقرار کرتا ہون کہ مین زمیندار موضع مذکور کو ذمہ دار اس امر کا کرونگا کہ وہ یا تو مال مسروقہ یا مغروتہ واپس کرادی اور یا مجرم کو گرفتار کرکے حوالہ کردے اور اگر کوئی شخص مجرم جرم قتل یا کسی اور جرائم کا علاقہ انگریزی مین ہوکر میرے دیہات حکومت مین پناہ گیر ہوگا مین اقرار کرتا ہون کہ مین اوسکو گرفتار کرکے حوالہ افسران گورنمنٹ انگریزی کرونگا۔

شرط پنجم

مین وعدہ کرتا ہون کہ ایک وکیل ہمیشہ حاضر باش خدمت صاحب ایجنٹ گورنمنٹ واسطے تعمیل احکام کے رہا کریگا۔

ترجمہ سند جو پان بیلی صاحب نے ٹھاکر دوجن سنگھ کو مرقومہ ۱۸ ماہ نومبر سنہ ۱۸۱۶ء عطا کی۔

مقصد اس کا بحال و استقبال معلوم ہو کہ

چونکہ از روی عہدنامہ بسین کے جو فیما بین گورنمنٹ انگریزی اور مہاراجہ پیشوا کے منعقد ہوا تھا بعض علاقجات ضلع بندیل کھنڈ کے گورنمنٹ انگریزی کو ملے تھے اور واسطے دوام کے شامل علاقہ انگریزی ہوگئے تھے اور چونکہ فوج انگریزی واسطے قبضہ کرنے اون علاقجات کے مامور ہوئی تھی اور ٹھاکر دوجن سنگھ پسر خوردہ بنی سنگھ حضوری نے جو حاکم پرگنہ میہر واقع بالاے گھاٹ تھا تحریرات دوستانہ ساتھ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل رکھی تھی اور فرمانبرداری اور اطاعت گورنمنٹ انگریزی کی منظور کی تھی اور ہمیشہ بربطق اوسکی ادنے

ہر طرح کا لحاظ آسایش اور حفاظت صاحبان انگریزی اور اونکے ہمراہیون کا جو اوسکے ملک سے ناگپور جاتی ہوئے اور وہان سے آتے ہوئے گذر کرتے تھے رکھا تھا اور چونکہ مین کپتان بیلی اب پھر منجانب ہنوربل سر جارج بارلو صاحب بارٹ گورنر جنرل کے واسطے اہتمام امور ضلع مذکور کے مامور ہوا اور ٹھاکر درجن سنگھ مذکور نے ایک اپنا معتبر وکیل بھیجکر درخواست عطا ہونے علاقہ کی گورنمنٹ انگریزی سے کی اور میرے پاس ایک اقرارنامہ پانچ شرائط کا جن سے فرمانبرداری گورنمنٹ انگریزی کی ظاہر تھی داخل کیا لہذا اور نیز بلحاظ پرورش و پرداخت کے جو گورنمنٹ انگریزی ہر وقت اپنے ہمراہیون اور ماتحتون کے کرتے ہین پرگنہ میہر مع دیہات مندرجۂ ذیل جو شروع قائم ہونے حکومت انگریزی سے ضلع بندیل کھنڈ مین بیچ قبضہ ٹھاکر مذکور کے تھی بذریعہ اس سند کے درجن سنگھ مذکور کو عطا ہوتے ہین جبتک ٹھاکر مذکور ثابت قدمی جادۂ فرمانبرداری و اطاعت پر چلیگا گورنمنٹ انگریزی کسیطرح کی مزاحمت اوس سے اور اوسکے ورثا اور جانشینان سے اونکے قبضہ پرگنہ میہر مین نہین کرینگے ۔

نمبر ۸۹

ترجمہ اقرارنامہ ٹھاکر درجن سنگھ مرقومہ ۱۳ ماہ فروری سنہ ۱۸۱۴ع

چونکہ مجھہ ٹھاکر درجن سنگھ جاگیردار پرگنہ میہر واقع ضلع بندیل کھنڈ نے بذریعہ اس تحریر کے اطاعت اور فرمانبرداری گورنمنٹ انگریزی کی منظور کی ہے اور ہر موقع پر لحاظ آسایش اور حفاظت صاحبان انگریز اور اونکے ہمراہیون کا جو میرے ملک سے ناگپور جاتی ہوئی اور آتے ہوئے گذر کرتے تھے رکھا ہے اور جب سے گورنمنٹ انگریزی نے ضلع بندیل کھنڈ اپنے تحت و تصرف مین لایا ہے اوسوقت سے بلا تفاوت خدتگذاری بگرم جوشی و صدق دلی کی ہے اور چونکہ مین نے سابق ایک وکیل کپتان جان بیلی صاحب کے پاس مع درخواست بنام گورنمنٹ انگریزی واسطے عطا کرنے سند علاقہ کی بھیجا تھا اور ایک اقرارنامہ پانچ شرائط کا داخل کرکے ایک سند بمہر و دستخط کپتان بیلی صاحب کی

حاصل کی ہے اور چونکہ سند مذکور مین تفصیل دیہات کی جو میری جاگیر مین ہین درج نہین ہے
اب مین نے درخواست ایک سند جدید کی پیش کی کہ اوسمین تفصیل تمام دیہات کی جو میری قبضہ مین
مین مندرج ہو اور بمنظر ثبوت میری فرمانبرداری و وفاداری نسبت گورنمنٹ انگریزی کے
مین نے اب ایک اقرارنامہ جدید بترمیم اقرارنامہ سابق جسمین نوشرائط درج ہین تصدیق کرکے
مسترجان وائشوب صاحب بہادر سیکرٹن گورنمنٹ امور پولیٹیکل متعلقہ بندیل کھنڈ کو دیا اور مین بذریعہ
اس تحریر کے اقرار کرتا ہون کہ مین اس اقرارنامہ کی شرائط کی پابندی رکھونگا اور کسی امر مین
انفساخ یا انحراف اوس سے نہین کرونگا۔

شرط اول

مین اقرار کرتا ہون کہ مین مرہم کسی غارتگر سے اندر یا باہر حدود ضلع بندیل کھنڈ
کے نہین رکھونگا اور اپنی جاگیر مین اونکو یا اونکے خاندان کو پناہ ندونگا اور ہر طرح کی
کتابت سے ساتھ اونکے احتیاط کرونگا۔ مین اقرار کرتا ہون کہ مین کسیطرحکی تکرار یا فساد بیجا
متوسلان یا ماتحتان گورنمنٹ انگریزی کے نکرونگا اور درصورتیکہ کوئی رئیس یا راجہ اس ضلع کا
جو متوسل یا ماتحت گورنمنٹ انگریزی کا ہے مجھسے کسیطرحکی تکرار دربارہ حدود میرے محالات
یا دیہات کے یا کسی اور امر کے کریگا مین اقرار کرتا ہون کہ مین کیفیت اوسمقدمہ کی بتحقیق
گورنمنٹ انگریزی ارسال کرونگا اور درخواست اوسکے فیصلہ کی کرونگا اور جو فیصلہ وہ کردینگے
اوسکے موافق کاربند ہونگا اور مین یہ بھی اقرار کرتا ہون کہ مین کسی زیادتی کا بدلہ خود نلونگا اور
نہ تدبیر اپنی طرف سے واسطے عوض لینے کسی امر ناگوار کے بغیر حکم گورنمنٹ انگریزی
کے کرونگا اور اقرار کرتا ہون کہ گورنمنٹ کی اطاعت اور فرمانبرداری ہر امر مین ملحوظ رکھونگا

شرط دوم

مین اقرار کرتا ہون کہ مین تمام راستون کی جو میری جاگیر مین ہین اسطرح حفاظت
رکھونگا کہ سد راہ غارتگری غارتگران و قزاقان و دیگر بدخواہان کا ہو اور وہ ان راستون سے
گذر کر علاقہ انگریزی مین تاخت نکرسکین اور اگر کوئی رئیس یا حاکم فوج کسی علاقہ قرب جوار
کا ارادہ کریگا کہ میرے علاقہ سے اگر گورنمنٹ انگریزی کے علاقہ مین جاوے تو مین اقرار

کرتا ہون کہ مین اونکے اس ارادہ کی اطلاع افسران انگریزی کو قبل ازاوسکے میری جاگیر کی سرحد تک آنے کے دونگا اور جہانتک ممکن ہوگا کوشش بیع مقابلہ اوسکے کے کرونگا۔

شرط سوم

جب کبھی فوج انگریزی کو ضرورت میرے علاقہ مین گذر کرنے کی خواہ واسطے چڑھنے گھاٹ کے یا واسطے جانے کسی اور جانب کے ہوگی مین اقرار کرتا ہون کہ مین نہ صرف اوسکا مقابلہ کرونگا اور نہ سد راہ اوسکا نہین ہونگا بلکہ بخلاف اوسکے آدمی معتبر اور ہوشیار اونکے ہمراہ دونگا جو اونکو جسطرف وہ فوج جایگی باسایش لیجائیگی اور جب تک فوج انگریزی میرے علاقہ مین یا قریب میرے علاقہ کے رہیگی مین اقرار کرتا ہون کہ مین رسد اور دیگر ضروریات بہم کردونگا۔

شرط چہارم

اگر کوئی رعایاے گورنمنٹ انگریزی مفرور ہوکر میری جاگیر مین پناہ گیر ہوگا مین اقرار کرتا ہون کہ مین اوسکو گرفتار کرکے فورا بروقت طلب حوالہ افسران گورنمنٹ انگریزی کے کردونگا اور اگر کوئی میرا زمیدار یا رعیت مفرور ہوکر ملک انگریزی مین آباد ہوگا مین اقرار کرتا ہون کہ مین اوسکی کیفیت ایک درخواست مین تحریر کرکے افسران گورنمنٹ انگریزی کے پاس روانہ کرونگا اور جو اوس بارہ مین وہ ازروی قوانین انگریزی تجویز کرینگے اوسکی متابعت کرونگا اور مین خود مفرور مذکور کی گرفتاری مین کوشش بھی کرونگا۔

شرط پنجم

مین اقرار کرتا ہون کہ مین کسی چور یا غارتگر کو اپنی جاگیر مین پناہ ندونگا اور اگر مال کسی سوداگر یا مسافر کا میرے دیہات مین چوری جایگا مین اقرار کرتا ہون کہ مین زمیدار موضعہ کو ذمہ دار اس امر کا کرونگا کہ وہ یا تو معاوضہ مال مسروقہ کا کرے اور یا مجرم کو گرفتار کرکے حوالہ گورنمنٹ انگریزی کے کردے اور اگر کوئی شخص مجرم جرم قتل یا کسی اور جرم کا علاقہ انگریزی سے مفرور ہوکر میرے دیہات مین پناہ گیر ہوگا مین اقرار کرتا ہون کہ مین اوسکو گرفتار کرکے حوالہ گورنمنٹ انگریزی کرونگا اور اوسکو اپنی علاقہ سے فرار ہونے ندونگا

شرط ششم

چونکہ مین نے ایک سند گورنمنٹ انگریزی سے حاصل کی ہے جسمین تفصیل دیہات کی جو میرے قبضہ مین تھے اور جو مین نے بتائے تھے درج ہین درصورتیکہ کوئی اون مواضع کا بعد ازین ثابت ہو کہ کسی دوسرے کا ہے یا وہ میرے قبضہ مین بیع عہد علی بہادر کے نتھا مین بذریعہ اس تحریر کے اقرار کرتا ہون کہ مین جو فیصلہ ویسے دیہات کے بارہ مین گورنمنٹ انگریزی کرینگے اوسکی متابعت مین بلا تفاوت کرونگا۔

شرط ہفتم

بیع ۱۸۱۲ء مطابق ۱۲۱۹ف کے ایک گروہ پنڈاران نے گھاٹ بدن پور واقع میری جاگیر سے گذر کر علاقہ انگریزی مین غارتگری کی تھی اور چونکہ انسداد ایسے غارتگرونکا تمام متوسلان گورنمنٹ انگریزی پر واسطے حفاظت اپنے علاقہ کے اور علاقہ انگریزی کے فرض ہے لہذا مین بذریعہ اس تحریر کے اقرار کرتا ہون کہ مین ہمیشہ ایک دستہ فوج کافی گھاٹ بدن پور پر تعینات رکھونگا جو انسداد آمد و رفت غارتگران کرینگے اور سوائے اسکے اونکے پیر بھی عمل مین لاونگا جن سے انسداد غارتگری پنڈاران اور راستون سے بھی جو میری علاقہ پر ہون ظہور مین آئے اور جن سے وہ لوگ میرے علاقہ کے کسی راستہ سے گذر کر علاقہ انگریزی مین غارتگری نکر سکین۔

شرط ہشتم

چونکہ دیہات مندرجہ سند ہمیشہ میرے قبضہ مین رہے ہین اور اب بھی میرے قبضہ مین ہین لہذا مین وعدہ کرتا ہون کہ مین جسوقت سے سند مجھکو ملے گی کوئی درخواست گورنمنٹ انگریزی سے نہ کرونگا کہ وہ مجھے قبضہ کسی میرے موضع کا دلوادین یا کسی موضع کے انتظام مین مجھکو مدد دین۔

شرط نہم

مین اقرار کرتا ہون کہ مین ایک اپنا معتبر آدمی بطور وکیل ہمراہ صاحب افسر گورنمنٹ انگریزی کے رکھونگا جو تعمیل احکام کیا کریگا اور اگر رضا افسر موصوف کسی سبب سے میری وکیل سے

ناراض ہونگے تو مین اقرار کرتا ہون کہ مین فوراً اوسکو طلب کرکے دوسرا اوسکے عوض مامور کرون گا۔

مین بذریعہ اس تحریر کے اقرار کرتا ہون کہ کسیطرح کوئی شرط منجملہ ان نو شرائط کی جو اس اقرارنامہ مین درج ہین فروگذاشت نہین کرونگا۔

ترجمہ سند جو ٹھاکر دوارجن سنگھ کو بہ تصدیق گورنر جنرل بہادر ان کونسل تاریخ ۱۸ ماہ مارچ ۱۸۱۴ عیسوی عطا ہوئی۔

چودھریان وقانونگویان وزمیداران ومقدمان پرگنہ میہر متعلق بندیل کھنڈ معلوم کرین کہ چونکہ ٹھاکر دوارجن سنگھ پسر خورد بینی سنگھ حضوری نے جو مالک پرگنہ میہر واقع بالائے گھاٹ تھا فرمانبرداری واطاعت گورنمنٹ انگریزی کی منظور کی اور جب سے ضلع بندیل کھنڈ گورنمنٹ انگریزی کے تحت وتصرف مین آیا اوسیوقت سے اوسنے بگرمجوشی واستقلال اتفاق ساتھ گورنمنٹ انگریزی کے رکھا اور چونکہ دوارجن سنگھ مذکور نے عہد کپتان جان بیلی صاحب جنٹ گورنر جنرل مین ایک معتبر وکیل صاحب موصوف کے پاس بھیجکر درخواست اپنے جاگیر کی گورنمنٹ انگریزی سے کی تھی اور بعد داخل کرنے ایک اقرارنامہ پانچ شرائط کے ایک سند بمہر ودستخط کپتان بیلی صاحب موصوف کی حاصل کی اور چونکہ سند مذکور مین فہرست جداگانہ دیہات کی نہین درج تھی اور دیگر جاگیرداران بندیل کھنڈ نے اسناد مجددا بمہر ودستخط رایٹ ہنوربل گورنر جنرل کے حاصل کی ہین اور ٹھاکر دوارجن سنگھ مذکور نے اب درخواست سند مجدد کی کی جسمین تفصیل دیہات اوسکے جاگیر کی ہو اور جو مقدمہ رایٹ ہنوربل گورنر جنرل کی ہو اور نیز بنظر ثبوت اپنی فرمانبرداری گورنمنٹ انگریزی کے ایک اقرارنامہ بہ ترمیم اقرارنامہ سابق مشتمل اوپر نو شرائط کے داخل کیا لہذا یہ سند نسلاً بعد نسل بمہر ودستخط رایٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر کے جسکے رو سے دیہات مندرجہ فہرست منسلکہ مع حقوق وغیرہ ومالگذاری متعلقہ واسطے دوام کے دوارجن سنگھ مذکور کے نام بحال رہنے عطا ہوتی ہے جبتک ٹھاکر دوارجن سنگھ مذکور اور اوسکے وارث اور جانشین شرائط اقرار

کی جو اوسنے داخل کیا ہے پابندی سے بجا لاوینگے اوسوقت تک گورنمنٹ انگریزی ان دیہات مین مداخلت نکریگی اور نہ اونکو ضبط کریگی۔

پس تم ٹھاکر دورجن سنگھ مالک اور متہمم دیہات مذکور کا تصور کرو اور ٹھاکر دورجن سنگھ کو یہ واجب ہے کہ بہبودی و بہتری علاقہ مین ہمہ تن کوشش کرے اور اپنی خوش انتظامی سے باشندگان کو راضی اور شکر گذار اپنا رکھے اور منافع جاگیر کو متابعت گورنمنٹ اپنے تحت و تصرف مین لائے۔

فہرست دیہات تمہ نمبر ۱۵ مین درج ہے۔

نمبر ۹۰

ترجمہ اقرارنامہ ٹھاکر بشن سنگھ

مین ٹھاکر بشن سنگھ پسر ٹھاکر دورجن سنگھ مرحوم جاگیردار میہر واقع ممالک نربدا و ساگر گاؤنہ چونکہ سابق جب حکومت انگریزی اول علاقہ بندیل کھنڈ مین قائم ہوئی تھی میرے والد مرحوم ٹھاکر دورجن سنگھ نے فرمانبرداری گورنمنٹ مذکور کی اختیار کی تھی اور صاحب ایجنٹ بہادر سے ایک سند بحالی اپنے جاگیر کی حاصل کی تھی بعد ازان حسب درخواست میرے والد مرحوم کے جب ایک اقرارنامہ جدید نوشرائط کا بمہر و دستخط اونکے حاصل ہوا تو ایک سند اونکو بمہر و دستخط رایٹ آنریبل گورنر جنرل بہادر کے مع فہرست دیہات علاقہ میہر مرحمت ہوئی تھی اور چونکہ میرے والد نے بتاریخ ۲۳ ماہ پھاگن سمت ۱۸۹۳ کے قضا کی اور اونے اپنے مین حیات کئی مرتبہ یہ درخواست کی تھی کہ وہ اپنے علاقہ کو اپنے دونون فرزندان کے یعنی میرے اور میرے بھائی کے اشتراک مین دیدے مگر یہ خلاف رسم رئیسان ضلع ہذا کے تھا اور اس سے بدانتظامی علاقہ میہر مین متصور تھی لہذا منظور نہین ہوئی مگر بعد وفات میرے والد کے اور پیدا ہونے فساد و فیما بین میرے اور میری بھائی کے جب اطلاع وفات ٹھاکر دورجن سنگھ کی اور حال ہم دونون بھائیون فرزندان ٹھاکر مرحوم کا مسٹر ٹی ایچ میڈوک صاحب قائم مقام ایجنٹ گورنر جنرل علاقہ ہذا نے گورنمنٹ کو تحریر کی تو گورنمنٹ ممدوح نے بنظر خواہش دلی

وارادہ ٹھاکر مرحوم کے جسنے ازراہ مہربانی کی چاہا تھا کہ ہم دونون بھائیون مین برابری ہر امر وراثت مین رہے یہ حکم نافذ فرمایا کہ شہر اور قلعہ مہر ٹھاکر بشن سنگھ کو دیا جاے اور باقی علاقہ اور جائیداد برابر تقسیم ہو کر ایک حصہ مجھکو ملے اور دوسرا میرے بھائی کو دیا جاے اور چونکہ باتباع انتظام مذکور مین نے معرفت مسٹر میڈوک صاحب قائم مقام اجنٹ گورنر جنرل ممدوح کے قبضۂ شہر اور قلعۂ مہر کا اور نصف علاقہ کا پایا اور مجھکو سند بعد ازین گورنمنٹ سے حاصل ہوگی لہذا بنظر ثابت کرنے اپنی فرمانبرداری و وفاداری گورنمنٹ انگریزی کے مین نے مسٹر ٹی ایچ میڈوک صاحب قائم مقام اجنٹ گورنر جنرل بہادر کو یہ اقرارنامہ دیا اور بذریعہ اس تحریر کی اقرار کرتا ہون کہ جو ان پانچ شرائط اقرار نامہ مین درج ہے اوسکی مین پابندی رکھونگا اور کسیوجہ سے اوسکے خلاف یا اوس سے انحراف نہ کرونگا۔

شرط اول

مین اقرار کرتا ہون کہ مین مرسم کسی غارتگر سے اندر یا باہر ضلع بندیل کھنڈ کے نرکھونگا اور اپنے علاقہ مین اونکو یا اونکے خاندان کو پناہ ندونگا اور اونکے ساتھ ہر طرح کی کتابت سے اجتناب کرونگا مین اقرار کرتا ہون کہ مین کچھ تکرار یا نزاع ساتھ متوسلان و متحمان گورنمنٹ انگریزی کے نکرونگا اور درصورتیکہ کوئی رئیس یا راجہ اس ملک کا جو ماتحت گورنمنٹ انگریزی کے ہو اور میرے ساتھ درباب حدود میرے معاملات یا دیہات کے یا کسی اور وجہ کے مجھسے تکرار کریگا تو مین اقرار کرتا ہون کہ مین تمام کیفیت مقدمہ کو گورنمنٹ انگریزی بنظر فیصلہ کے ارسال کرونگا اور جو فیصلہ وہ کردینگے اوسکی متابعت کرونگا اور اپنی طرف سے کوئی بہانہ واسطے لینے بدلہ کے بلا حکم گورنمنٹ انگریزی کے نکرونگا اور مین اقرار کرتا ہون کہ ہر امر مین سوائے طریقۂ فرمانبرداری و اطاعت کی اور کوئی طریق اختیار نہین کرونگا۔

شرط دوم

مین اقرار کرتا ہون کہ مین حفاظت تمام راستون کی جو میری جاگیر مین ہین اسطرح کرونگا کہ غارتگری قزاقان و غارتگران و بدوضعان کی نہونے پائے اور اوسکا انسداد ہو کہ وہ میرے علاقہ مین راستہ واسطے جانے علاقۂ انگریزی کے پائین اور اگر کوئی رئیس

یا حاکم فوج جو میرے علاقہ کے قرب وجوار مین ہو ارادہ میرے علاقہ سے گذر کر علاقہ انگریزی مین جانے کا کرے گا تو مین اقرار کرتا ہون کہ مین اونکے آنیکی اطلاع افسران گورنمنٹ انگریزی کو قبل از اونکے میری علاقہ کی سرحد پر آنے کے دونگا اور جہانتک میرے امکان مین ہوگا اونکے مقابلہ مین کوشش کرونگا مین دزدان وغارتگران کو اپنی جاگیر مین پناہ ندونگا اور اگر مال کسی سوداگر یا مسافر کا میرے دیہات مین چوری جائیگا تو مین اقرار کرتا ہون کہ مین زمیندار موضع مذکور ذمہ دار اس امر کا کرونگا کہ وہ یا تو معاوضہ مال مسروقہ کا کرے اور یا مجرم کو گرفتار کرکے حوالہ گورنمنٹ انگریزی کے کردے اور اگر کوئی شخص مجرم جرم قتل یا دیگر جرائم کا علاقہ انگریزی مین ہوکر میرے دیہات مین آکر پناہ گیر ہوگا مین اقرار کرتا ہون کہ مین اوسکو گرفتار کرکے حوالہ گورنمنٹ انگریزی کے افسران کے کرونگا اور اوسکو اپنی حکومت سے فرار ہونے ندونگا۔

شرط سوم

جب کبھی فوج انگریزی کو ضرورت میرے علاقہ مین آنے کی کسی مقام یا کسی جانب جانے کے واسطے ہوگی مین اقرار کرتا ہون کہ مین نہ صرف اوسکا مقابلہ نکرونگا اور یا سدراہ اوسکا ہونگا بلکہ آدمی معتبر اور ہوشیار اونکے ہمراہ دونگا تاکہ جس راستہ فوج مذکور چاہے اوس راستہ وہ اونکو لیجائین اور جب تک فوج انگریزی میرے علاقہ مین یا قریب میرے علاقہ کے رہے گی اوسوقت تک مین اقرار کرتا ہون کہ مین رسد اور دیگر ضروریات اوسکی بہم کرونگا۔

شرط چہارم

چونکہ مین دیہات مندرجہ سند پر معرفت صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر قابض ہوا ہون مین گورنمنٹ انگریزی سے درخواست نہین کرتا کہ وہ مدد کرکے مجھے قابض اون دیہات مین کرادین مگر درصورتیکہ کوئی موضع مواضع مذکور کا کوئی اور رئیس وعویدار ہو اور یہ امر ثابت ہو کہ میراث از روی وراثت قدیم نسبت اوسکی ثابت نہین ہوتا تو افسران گورنمنٹ انگریزی کو اختیار ہوگا کہ موضع متنازعہ کو جسکا حق ثابت ہو اوسکو دلوادین۔

شرط پنجم

مین بذریعہ اس تحریر کے اقرار کرتا ہون کہ مین ہمیشہ موافق شرائط چہارگانہ مذکورۂ بالا متعلق اقرارنامۂ ہذا کے کاربند رہونگا اور کسیطرح خلاف اونکے نہین کرونگا۔

المرقوم ۱۸- ماہ دسمبر ۱۸۲۶ء

ترجمہ سند جو ٹھاکر بشن سنگھ کو بمہر و دستخط رایٹ ہنوربل والیسروی ان کونسل کے عطا ہوئی مرقومہ ۲- ماہ مارچ ۱۸۲۷ء۔

بنام چودہریان و قانونگویان و زمینداران و مقدمان پٹہ میہر خاص و دیگر پٹہ ہای نبدیل کھنڈ واضح ہو چونکہ سابق ۱۸۱۴ء مین بدرخواست ٹھاکر دوجن سنگہ مرحوم جسنے اول قائم ہونے حکومت انگریزی سے ضلع نبدیل کھنڈ مین اپنی اطاعت اور فرمانبرداری نسبت گورنمنٹ انگریزی کے ظاہر کی تھی اور جسکو رایٹ ہنوربل گورنر جنرل بہادر نے ایک سند بابت اوسکی جاگیر علاقۂ میہر کے عطا کی تھی اور ہنگام وفات ٹھاکر مذکور کے باعث اطلاع ارادۂ ٹھاکر مذکور کے جسنے اپنی حین حیات مین ایک واجب العرض پیش کی تھی جسمین یہ درخواست ثبت تھی کہ جاگیر میہر درمیان اوسکے دونون فرزندان کے تقسیم ہو اور بسبب نزاع اور تکرار باہمی اون دونون کے بعد وفات اونکے والد کے بندوبست مفصلۂ ذیل کی ہدایت پیشگاہ گورنمنٹ انگریزی سے واسطے کارروائی کے ہوئی تھی۔

بعد دینے شہر اور قلعہ میہر خاص کے ٹھاکر بشن سنگہ فرزند اکبر ٹھاکر دوجن سنگہ مرحوم کے باقی دیہات جاگیر کے درمیان دونون فرزندان یعنی ٹھاکر بشن سنگہ فرزند اکبر اور ٹھاکر پراگ داس فرزند ثانی کے بحصص مساوی تقسیم ہو اور ٹھاکر بشن سنگہ نے باعث استحکام دینے اپنی اطاعت کے ایک اقرارنامہ پانچ شرائط کا پیش کیا لہذا یہ سند اوسکو عطا ہوتی ہے جسکی رو سے دیہات مفصلۂ ذیل مع تمامی حقوق و ابواب و رسوم متعلقہ اوسکو اور اوسکی اولاد کو واسطے دوام کے دیے گئے اور جتبک ٹھاکر بشن سنگہ اور اوسکے ورثا بلا تفاوت پابندی شرائط اقرارنامۂ ہذا کی جو اوسنے داخل کیا ہے رکھین گے

اوسوقت تک گورنمنٹ انگریزی اون دیہات مین مداخلت نکرینگے اور نہ اونمین سے کوئی موضع ضبط کرین گے۔

پس تم ٹھاکر مذکور کو مالک اور حاکم دیہات مذکورہ کا تصور کرو اور ٹھاکر بشن سنگہ کو یہ لازم ہے کہ وہ بیچ آبادی اور بہبودی دیہات کے مصروف ہوکر باشندگان کو راضی اور شکرگذار اپنا رکھے اور منافع جاگیر کو باطاعت و فرمانبرداری گورنمنٹ انگریزی اپنے تصرف مین لاوے

فہرست دیہات تتمہ نمبر ۱۶ مین درج ہے۔

نمبر ۹۱

ترجمہ اقرارنامہ ٹھاکر بشن سنگہ رئیس میہر

بعد القاب معمولی

مین آپکو اطلاع دیتا ہون کہ بعد ملاحظہ کو اغذ انتظام جو صاحب منتظر یعنی ڈپٹی کمشنر نے درباب میرے علاقہ کے مجھی دکھائی مین نے اپنی رضا و رغبت سے تجویز مذکور کو منظور کیا اور اپنی مہر و دستخط اوپر کردیے۔

اب میری درخواست یہ ہے کہ انتظام میرے علاقہ کا اوسیطرح پر گورنمنٹ اپنے ذمہ کرے کیونکہ اسطرح پر مین بارکاوبار علاقہ سے اور قرض وادنی سے سبکدوش ہونگا اور یہ سبکدوشی بغیر آپکی مہربانی کے حاصل نہین ہوسکتی لہذا مین اپنی رضا و رغبت سے یہ درخواست بمہر و دستخط اپنے دگواہی گواہان چار معتبر آدمیون کے پیش کرتا ہون۔

مجھے امید ہے کہ آپ مجھکو خواہان بہبودی اپنا اور فرمانبردار احکام گورنمنٹ کا تصور کرونگے

المرقوم مقام ناگود روز یکشنبہ تاریخ ۲۵۔ ماہ فروری ۱۸۴۹ء پھاگن سدی تیج سمت ۱۹۰۵۔

گواہان بختاور لعل

شیخ عبد السلطان

لالہ بھگونت

لالہ دیبی سنگہ

نمبر ۹۲

ترجمہ واجب العرض مدظلہ نواب نصیر الدولہ وجوابات کپتان بیلی صاحب ۔

چونکہ بباعث آنے ایک چٹھی آنریبل گورنر جنرل بہادر کے جس سے آپ کو اطلاع دی گئی کہ مجھے بندیل کھنڈ مین واسطے تصفیہ تمہارے مقدمات کے مامور کیا ہے آپ نے اپنے تمام طالب علیحدہ علیحدہ درج کیے اور مجھسے جواب ہر ایک مراتب کا طلب کیا اور جواب ہی اوس حقیقت کا طلب کیا جو حکم ڈگری عدالت رکھتا ہو یعنی جو موافق ڈگری عدالت کے مجاز تصور کیا جاوے مین بنظر آپ کے اطمینان کے مجاذی درخواست آپکے جوابات تحریر کرتا ہون اور مین نے آپکی نسبت ایک درخواست بخدمت آنریبل گورنر جنرل بہادر کے واسطے عطا کرنے جاگیر کے مع تین مواضع مقبوضہ تمہارے کے بھیجی ہے اور مین اب مطابق اوسکے سند آپکو دونگا

درخواست اول

مین نے دشمنی تمام مرہٹون کی اپنی نسبت بباعث اتفاق کرنے ساتھ گورنمنٹ انگریزی کے کرلی ہے میری نسبت اونکے بیان بون کی سماعت نہوا ور نہ مہاراجہ باجی راؤ کا بیان نسبت میرے بھائی مولاجاہ کے جواب اونکے ہمراہ ہے پذیرا ہوا ور کسی شخص کی نامی بلاتحقیقات یقین نہ کی جاوے ۔

جواب

آپکی وفاداری سے نسبت گورنمنٹ انگریزی کے مجھے اطمینان ہے کہ مہاراجہ پیشوا بنظر اتفاق جو فیمابین اونکے اور گورنمنٹ انگریزی کے قائم ہوا آپکو اذیت کسیطرح کی نہ دینگے اور نہ انفاذ اوس عہد کا کرینگے جو عرصہ گذرا فیمابین اونکے اور تمہارے والد مرحوم کے قرار پایا تھا اور اگر وہ ایسا کرینگے تو گورنمنٹ انگریزی کوشش مبنے آپ کی بہتری کے واسطے مہاراجہ سے کرینگے اور بیانات غرضگویون کو بلاتحقیقات معتبر نگردانے جاوینگے ۔

درخواست دوم

باون دیہات ضلع کالپی بطور انعام

جواب

گورنمنٹ انگریزی بیچ تمہارے قبضہ

مجھے عنایت ہون بابت میری دوستی و
اطاعت گورنمنٹ انگریزی کے اور نظر
اسکے کہ مین رئیسان بندیل کھنڈ مین سے
اول تھا جو فوج انگریزی مین حاضر ہوا تھا
اور بابت میرے اس فعل کے کہ مین نے
بباعث نا اتفاقی جو فیابین میرے اور
مرہٹون کے تھی انگریزونکو اس ملک میز
طلب کیا اور واسطے میرے طریق دوستانہ
نسبت انگریزون کے اور اس انتظام
مین کہنا مولاجاہ یا میرے کسی اور بھائی کا
سماعت نہوا اور مین اونکو اونکی معمولی تنخواہ
دیتا رہونگا۔

اون دیہات کے جو تم بطور جاگیر قبل از
قائم ہونے حکومت انگریزی بیچ کالپی کے
پیشوا سے پائی تھی مزاحم نہونگے اور
نہ گورنمنٹ انگریزی اون دیہات مین سے
کوئی موضع تمہارے بھائی کے نام منتقل کریگی
اور گورنمنٹ انگریزی کو امید قوی ہے کہ
تم نواب مولاجاہ اور اپنے بھائیونکو اور
ماتحتون کو اونکی معمولی تنخواہ ماہواری دیتے
رہوگے اس بارہ مین زیادہ تم سے طلب نہوگا

درخواست سوم

درباب قرضہ ذمگی میرے والد کے
ایک جزو جسکا بذریعہ تمسکات مہری اونکی
لیا گیا ہے اور ایک جزو بباعث میرے
والد کے پنجاب مین جاکر رہنے سے جسکے
ملکی ہونیکا کہ بروقت تمسکات مہری اونکے
آپ سے میرے تمسکات سے لیا گیا ہے
اور مین نے اوسمین مضمون ذیل لکھدیا ہے
کہ مین نے اسقدر روپیہ فلان فلان مہاجن
سے اپنے والد کے حساب مین لیا ہے
اور بموجب اونکی ہدایت کے مین اوسکو

جواب

تصفیہ تمہارے والد کے قرضہ کا تمہارے
اختیار مین ہے اور اس امر مین گورنمنٹ
انگریزی مداخلت نہین کریگی اور گورنمنٹ
انگریزی تجریک اوس قاعدہ مہربانی کے
جو اونکے طریق نسبت دیگر رئیسان ہندوستان
سے ظاہر ہے ہر طرح کا لحاظ نسبت
تمہارے مرعی رکھین گے۔

اسنے صرف مین لاؤنگا فقط اس قسم کا قرضہ
بہت ہے اس بارہ مین مین خیال
کرتا ہون کہ مطابق آئین محمدی کے جس کے
موافق قانون انگریزی بھی ہے قرضہ
والد کا اور مہر بیوہ والد کا جبتک کہ والد متوفی
نہ چھوڑ مرے اوسوقت تک آمدنی علاقہ
فرزند وجایداد سے ادا نہین ہوسکتا
اسواسطے چونکہ میرے والد نے کچھ روپیہ
میرے واسطے نہین چھوڑا ہے پس
مجھ پر فرض نہین کہ مین اوسکا قرضہ ادا
کرون ماورائے اوسکے بعض مہاجنان
نے اپنا اصل روپیہ حاصل کرلیا ہے
اور صرف زرسود اب باقی ہے اور بعضون
نے اپنا کل روپیہ اصل اور سود کا پایا ہے
مگر سود در سود صرف اوس روپیہ کا اب
ادا نہین ہوا ہے پس اس صورت مین
کسی شخص کا دعوے اصلی باب مین اصل
کے باقی نہین ہے اور یہ معاملات اوسوقت
کے ہین جب حکومت انگریزی اس ضلع
مین نہین ہوئی تھی اور جو معاملات قبل
قائم ہونے حکومت انگریزی کے واقع
ہوئے ہین اوسکی سماعت ازروی قوانین
انگریزی کے جائز نہین ہے باوجود ان

دلائل مستحکم اور قوی کے اور بہت روپیہ
جو میرے بھائیون کو اور اور لوگون کو پانا
تھا مین نے بلحاظ عزت و حرمت خاندان
کے عہد مرہٹا مین واسطے ادائے قرضہ
والد کے معاملہ کم و بیش کا کرلیا ہے مگر
درصورتیکہ اب مہاجنان بخیال نصفت
پروری عدالتہاے انگریزی اوس معاملہ
سے ناراض ہوکر دعوے زیادہ کا پیش
کرین تو باعث کثرت خرچ و قلت آمدنی
اوسکا ادا ہونا ناممکن ہے لہذا مجھے امید
ہے کہ گورنمنٹ انگریزی ازراہ مہربانی
میری عزت کا خیال رکھکر اس امر مین
میری درخواست منظور فرمائین گے۔

درخواست چہارم

اگر کسیوقت کوئی شخص کوئی مقدمہ واسطے
فیصلہ کے میری نسبت پیش کرے جو قبل
از قائم ہونے حکومت انگریزی کے اس
ضلع مین واقع ہوا تھا یعنی جو معاملہ عہد
مرہٹا کا ہوگا تو بموجب قوانین انگریزی کے
اوسکی سماعت نہو۔

جواب

فی الحقیقت اون پر کچھ لحاظ نہوگا۔

درخواست پنجم

رشتہ دار اور اہل عیال میرے والد کا
تجویزات زمانہ مین ثبوت ہین اور اب ایسے ہی

جواب

کوئی امر نالائق یا ناجائز جو غیر کرینگے گو وہ
تمہارے اپنے بھائی یا قریب متوسل ہون

حرکات زشت کرتے ہین جن سے میرے
خاندان کو اور خصوصًا میرے نام کو داغ
لگتا ہے اونکا انسداد صرف نہایت سخت
تنبیہ اور تادیب سے ہونا ممکن ہی اونکی
حرکات زشت منسوب مجھسے نہون کیونکہ
یہ کسی مذہب مین روا نہین ہے کہ بیٹیا
ذمہ دار باپ کی بدوضعی یا بدکرداری کا ہو
یا بخلاف اسکے باپ جوابدہ بیٹے کی بدکرداری
اور بدوضعی کا متصور ہو

دو یا تین میرے بھائی اور دیگر اشخاص
اب موجود ہین جنہون نے میرے والد کا
گھر قریب تیس سال سے ترک کیا تھا اور
اور خاندانون مین جاکر رہتے تھے ان
لوگون کی میرے والد نے کبھی پرورش
نہین کی اور ہنگام وفات یہانتک کے بجاے
دینے اونکے کچھ روپیہ کے اپنے وصیت نامہ
مین جو میرے نام لکھا ہے یہ درج کیا ہے
کہ اون اولاد اور دیگر اشخاص کو جو اوسکے
حین حیات اوسکے گھر سے چلے گئے ہین
وہ پھر بعد وفات اوسکے گھر مین نہ آنے پاوین
لہذا اگر کوئی اونمین کا اب میرے پاس آئیگا
اور کچھ دعوے کریگا تو مین بموجب ہدایت
وصیت نامۂ والد مرحوم کے کاربند ہونگا اور
تمہاری نسبت عائد نہوگا اور نہ کسی دعوی
کی سماعت ہوگی جو تمہارے والد کی وفات
سے ابتک پیش نہین ہوا ہوگا۔

اونکی سماعت نہ کرونگا۔

درخواست ششم

مین راضی ہون کہ مین قواعد وضابطہ نصفت یعنی عدالت کی تعمیل کرونگا جو دیگر رئیسان ہندوستان کرتے ہین۔

جواب

وہی ضابطہ نصفت کے جو دیگر رئیسان ہندوستان کی جاگیر مین جاری ہین تمہاری وجاگیر مین بھی جاری کیے جائین گے لہذا مناسب ہے کہ تم بطور حزم و احتیاط احکام محکم جاری کرو کہ کوئی چور یا راہزن تمہاری جاگیر مین آکر پناہ گیر نہو اور اگر کسیوقت کوئی رعایاے گورنمنٹ انگریزی غارتگری یا چوری یا قتل کرکے تمہاری جاگیر کے کسی گانو مین پناہ لیگا تو تمکو لازم ہوگا کہ تم اوسکو گرفتار کرکے حوالہ گورنمنٹ انگریزی کردو اسیطرح اگر کوئی شخص باشندہ تمہاری جاگیر کا مجرم کسی جرم مذکورۂ بالا کا تمہارے علاقہ مین یا ممالک ہنوربل کمپنی مین ہوگا تو اوسکو بھی گرفتار کرکے حوالہ گورنمنٹ انگریزی کے کردوگے اور اگر تمہاری کوشش بیچ گرفتاری اوسکے کارگر نہوگی تو تم کیفیت اوسکی گورنمنٹ انگریزی کو تحریر کروگے تاکہ تدابیر ضروری واسطے سزا وہی اوسکی عمل مین آئین گی۔

فہرست دیہات تتمہ نمبر ۲ مین درج ہی۔

ازطرف نواب نصیر الدولہ بنام آنریبل گورنر جنرل بہادر
المرقوم ۱۵ نومبر ۱۸۰۶ء

جب مین نے سال گذشتہ مین کپتان بیلی صاحب سے ملاقات کی تھی اوسوقت مین نے ایک خط دوستانہ آپکو لکھا تھا اور بذریعہ اونکے آپکی خدمت مین روانہ کیا تھا وہ ضرور آپ کی خدمت مین پہونچکر مشرف ملاحظہ ہوا ہوگا چونکہ عرصہ بعید منقضی ہوا تحریک خواہش اطلاعیابی خیر و عافیت بلا انتظار جواب مکرر آپکو لکھتا ہون اور اپنی خیرگالی دلی اور چند حالات اپنے عرض کرتا ہون توقع آپکی شفقت و پرورش ذاتی سے یہ ہی کہ اب اِس سپاہ ممالک انگریزی کے حالات پر نظر الطاف مبذول ہوگی مجھے چٹھی اطمینان درباب میرے اغراض و دعاوی کے کپتان بیلی صاحب نے عنایت کی ہے اور چٹھی مذکور آپکی ہدایت کے موافق بلحاظ میری خیر خواہی اور خیر سگالی آنریبل کمپنی کی تحریر اور باعث میرے اطمینان کامل کا اخیر عمر تک ہوئی ہے لیکن اگر بلحاظ میرے خاندان اور خیر خواہی گورنمنٹ انگریزی کے آپ بھی ازراہ مہربانی صداقت اوس اطمینان کی جو مجھے کپتان بیلی صاحب نے دی ہے اور جسکی کیفیت بلاشبہ صاحب موصوف نے آپکو بھی تحریر کی ہوگی فرمائین گے تو یہ صداقت باعث مزید اطمینان شفقت سامی ہوگی اور اگر آپ کو اسمین کچھ تکلیف ہو تو مین بہرحال مطمئن ہون میری غرض تکلیف دہی نہین ہے اور چٹھی کپتان بیلی صاحب کی دراصل آپکی چٹھی ہے کیونکہ وہ حسب ہدایت آپ کے تحریر ہوئی ہے اور کپتان بیلی صاحب میرا حال راست راست آپکی خدمت مین تحریر کر دینگے فقط۔

بنام نصیر الدولہ المرقوم ۲۴ ماہ دسمبر ۱۸۰۶ء

میرے پاس آپکی چٹھی پہونچی (وہی مضمون اوسمین ہے جو چٹھی موصولہ ۱۵ دسمبر مین تھا) ہمکو بڑا خیال آپکی خیر خواہی گورنمنٹ انگریزی کا ہے اور مجھے نہایت خوشی آپکی بہتری سے ہوگی جو اطلاع کپتان بیلی صاحب کی معرفت ہمکو تمہاری نسبت ملی ہے

اوس سے ہمارے خیال سابقہ مین اور بھی ترقی ہوئی ہے اور اوسنے میرے اعتبار کو اور بھی مستحکم کیا کہ تم ہمیشہ وہی طریق جاری رکھوگے جنکی نسبت تم رفیقان باوفا مین شمار کیے گئے ہو۔

ہم بذریعہ اس تحریر کے صداقت اوس اطمینان کی کرتے ہین جو تمکو کپتان بیلی صاحب نے دیا ہے اور چونکہ تمکو اطمینان ہوا کہ تمہارا استحقاق جائز بابت تمہاری جاگیر باون مواضع کالپی کے ہے جو تمکو مہاراجہ پیشوا سے ملے تھی لہذا مین بذریعہ اس تحریر کے تمہارا استحقاق بابت قبضہ دیہات مذکور کے قائم اور بحال کرتا ہون۔

بابتہ باقی حالات کے مین حوالہ تحریر کپتان بیلی صاحب کا کرتا ہون اونسے باقی حال تمکو معلوم ہوگا۔

نمبر ۹۳

سند جو نواب مہدی حسن خان امام الدولہ بادنی والہ کو عطا ہوئی۔

المرقوم ۱۱ ماہ مارچ ۱۸۶۲ء

جواب ملکہ معظمہ کی یہ خواہش ہے کہ حکومت اکثر رئیسان وراجگان ہندوستان کی جواب اپنے اپنے علاقہ مین حکمران ہین واسطے دوام کے رہے اور شان وشوکت اونکے خاندان کی جاری رہے بہ تعمیل اوس خواہش شاہنشاہی کے یہ سند تمکو دیجاتی ہے جسکے رو سے اطمینان دیا جاتا ہے کہ درصورت نہونے وارث اصلی کے گورنمنٹ انگریزی اوس شخص کو منظور کرکے جانشین تمہارے علاقہ کا کرینگے جو از رو ے شرع محمدی کے جائز ہوگا بشرطیکہ نصف آمدنی علاقہ ایک سال کی بطور نذرانہ داخل ہوگی جب جانشینی کسی وارث اصلی کی ہوگی۔

اطمینان رکھو کہ کوئی امر مخل اس شرط کا نہوگا جو تمسے کیجاتی ہے جبتک تمہارا خاندان نمک حلال تخت وتاج شاہی رہیگا اور جبتک وہ شرائط عہدنامجات وعطانامجات واقرارنامجات کی جو گورنمنٹ انگریزی سے ہوئے ہین تعمیل بایمانداری کرتے رہین گے۔

دستخط کیننگ

نمبر ۹۴

ترجمہ اقرارنامہ مدخلہ راؤ بہادر نجت سنگھ جاگیردار چرگانو وغیرہ۔

مرقومہ تاریخ ۲۷ ماہ نومبر ۱۸۵۱ء۔

ایک اقرارنامہ جو لفٹنٹ موڈی صاحب ایجنگ ایجنٹ گورنر جنرل ضلع بندیلکھنڈ نے بنظر ثبوت میری اطاعت اور فرمانبرداری گورنمنٹ انگریزی کے مجھسے طلب کیا لہذا بنظر عنایات و نصفت جو میری نسبت گورنمنٹ انگریزی کی مرعی رہتی ہے مین دیوان بہادر نجت سنگھ برضا و رغبت اپنی ایک اقرارنامہ بمضمون ذیل لکھکر حوالہ صاحب موصوف کے کرتا ہون۔

مین ہرگز اعانت یا سازش ساتھ کسی سرکش یا مشتبہ آدمی کے نہین کرونگا بلکہ تمام کتابت و واسطہ اونسے ترک کرونگا بخلاف اسکے مین جہانتک ممکن ہوگا کوشش بیچ گرفتاری اونکی کے کرونگا اور اونکو گرفتار کرکے حوالہ افسران گورنمنٹ انگریزی کردونگا مین دشمنی ساتھ کسی ملازم ماتحت گورنمنٹ کے نہین رکھونگا اور اگر کوئی رئیس ملک یا ماتحت گورنمنٹ مجھسے کچھ پرخاش درباب کسیجگہ یا موضع یا سرحد یا علاقہ وغیرہ کے کریگا مین کیفیت مقدمہ سے گورنمنٹ کو اطلاع دونگا اور درخواست فیصلہ کی اونسے کرونگا اور جو فیصلہ گورنمنٹ کردینگے اوسکی متابعت کرونگا اور مین خود کسی تکرار کے واسطے جو کوئی مجھسے کریگا تکرار نہین کرونگا اگر فساد کسی مین بغیر منظوری افسران گورنمنٹ پیدا ہوگا اوسصورت مین اپنی فرمانبرداری اور اطاعت سے انحراف نکرونگا ہمیشہ بطور رعایای فرمانبردار و نمک حلال گورنمنٹ رہونگا اگر کوئی رعایای آئن ریسل کمپنی مفرور ہوکر میرے جاگیر کے کسی گانو مین پناہ گیر ہوگا مین اوسکو گرفتار کرکے حوالہ ملازمان گورنمنٹ کردونگا اور اگر ملازمان گورنمنٹ اوسکو گرفتار کرنے آئینگے مین اوسکی گرفتاری مین اونکی مدد کرونگا و صورتیکہ فوج انگریزی میرے علاقہ مین گذر کریگی مین بدل کوشش بیچ فراہمی رسد و دیگر ضروریات کے کرونگا

اور حسب ہدایت صاحب افسر کمانڈنگ فوج انگریزی کاربند ہونگا مین کسی چور یا سارق کو اپنی جاگیر مین نہ رہنے دونگا اور اگر مال کسی شخص کا میرے دیہات مین یا میری جاگیر کی حدود کے اندر چوری جائیگا یا غارت ہوگا مین یا تو زمیندار سے مال واپس دلادونگا یا معاوضہ مال مسروقہ یا منہوبہ یا مین خود قیمت مال دونگا اگر کوئی شخص مصدر کسی جرم کا مالک انگریزی مین ہو کر میری جاگیر کے کسی گانو مین آکر پناہ گیر ہوگا مین اوسکو گرفتار کرکے حوالہ افسران گورنمنٹ انگریزی کرونگا مین کوئی حرکت ایسی نہین کرونگا جس سے فساد یا بلوہ علاقہ جھانسی مین پیدا ہو مین ہمیشہ مبلغ معہ صمار ۷ روپیہ سکہ جھانسی سالیانہ صوبہ دار جھانسی کو بعوض صاحب اجنٹ گورنر جنرل کے ادا کیا کرونگا مین ہمیشہ تمام مراسم مرعی رکھونگا جو اس ضلع مین نسبت راجہ اور چاچے کے بباعث اوسکے رئیس خاندان ہونے کے ادا ہوتے ہین مین ایک آدمی معتبر بطور وکیل ہمیشہ ہمراہ افسران گورنمنٹ کے رکھونگا جو ہر حکم کی تعمیل جو اوسکے نام صادر ہونگے کریگا اور اگر صاحب افسر موصوف کسی خطا کے سبب اوس سے ناراض ہونگے تو مین اوسکی جگہ دوسرا شخص مامور کرونگا

مین ہر طرح بلا تزلزل تمام شرائط اس اقرارنامہ کے مطابق کاربند ہونگا اور اگر مین بخلاف اوسکے کسی امر مین کرونگا جو صاحب افسران گورنمنٹ مناسب تجویز فرمائینگے اوسکی تعمیل کرونگا۔

گواہان گمان سنگہ قلعدار

لالہ بلیو پال

اقرارنامجات بعینہ اسی مضمون کے (باستثنا شرط ادائے خراج) راجہ بخت سنگہ نے بابتہ جاگیرات ذیل دستخط کیے۔

بابتہ ٹوٹری وغیرہ جواہر سنگہ قلعدار منجانب گورنر ہر پرشاد۔

گواہان نجشی مانک ساکن بجنا

لالہ دلیل سنگہ ساکن دھوروئی

بابتہ بجنا وغیرہ دیوان سورجن سنگہ دیوان بجے بہادر بقلم نجشی مانک۔

گواہان جواہر سنگھ قلعدار

لالہ دلیل سنگھ

بابتہ دہوروئی دیوان بدہ سنگھ دیوان ستر جیت سنگھ دیوان ہیرالال بتعلم لالہ دلیل

گواہان لالہ دوجن سنگھ ساکن سوری

لالہ رگھن ساکن پہاری

بابتہ پہاری لالہ رگھن پرند امنجانب دیوان نبکا ایشوری سنگھ ونیز منجانب دیوان بہادر سنگھ

گواہان لالہ دلیل ساکن دہوروئی

لالہ جوراون ساکن توری

سند بابتہ دس موضع مذکورہ ذیل جوراؤ بہادر نجت سنگھ چرگانووالہ کو عطا ہوئی

المرقوم ۱۱ ماہ اپریل ۱۸۲۳ء

بتصدیان حال واستقبال دچودھریان وقانونگویان پرگنہ اچ ضلع بندیل کھنڈ واضح ہو کہ گورنمنٹ انگریزی نے ازراہ خوشنودی مزاج دس مواضع چرگانو وغیرہ جاگیر موروثی راؤ بہادر نجت سنگھ کے نام اس شرط پر بحال اور منظور رکھے ہیں کہ وہ پابندی شرائط مندرجہ اقرارنامہ کی جو اوسنے بتاریخ ۲۷ ماہ نومبر ۱۸۲۱ء دستخط کیا ہے رکھینگے لہذا تم راؤ بہادر نجت سنگھ مذکور کو جاگیردار موروثی وبمجاز انتظام وتحصیل مال وسائر دیہات مذکورہ ذیل کا تصور کرو نامبردہ پر یہ امور فرض ہونگے کہ وہ نمک حلال اور فرمانبردار گورنمنٹ انگریزی کا رہے اور مطابق شرائط اقرارنامہ جو اوسنے کیا ہے کاربند رہے اور اپنے ماتحت شرکا وحقداران کی نسبت اعتدال اور ایمانداری کے ساتھ رہے اور جو قدیم سے طریق انتظام جاگیر ایسکیا چلا آتا ہے اوسکا پاس اور لحاظ رکھے۔

تحصیل دیہات جاگیر

۱	چرگانو	۱	موندخورد
۱	موندکلان	۱	جھرونا

۱	مرونا	۱	دھمنا
۱	گھوسگوا	۱	پہاری
۱	پیپریا		
۱	سکری		کل ۴ م

ایسی ہی سند بابت دیہات مندرجۂ ذیل کے دیوان سورجن سنگہ بجنا والہ کو عطا ہوئی

پرگنہ اچ

۱	بجنا
۱	منوناہ
۱	بھگورہ
۱	بساور
۱	بگروان
۱	مورہتہ

کل ۶ م

ایسی ہی سند بابت دیہات مندرجۂ ذیل کے دیوان بدہ سنگہ دھوروئی والہ کو عطا ہوئی

پرگنہ اچ		پرگنہ جبارہ	
۱	دھوروئی	۱	سجوہا
۱	کھیریا	۱	سمری
۱	موئی	دو م	
۱	لوہرگوا		
۱	کورارہی		
۱	ریچورا		

۷ م

دو جبارہ کے مواضع

کل سے مواضع

ایسی ہی سند بابت دیہات مندرجہ ذیل کے گوہر پرشاد توری والہ کو عطا ہوئی۔

	پرگنہ جبارہ		پرگنہ اچ
۱	توری	۱	رجورہ خورد
۱	بلگانو	۱	دھوانی
۱	راوت پورہ	۱	کری
۱	بروا ہو	۱	دھنروا
۱	اتینا		للہ م
۱	دابر		
۱	لتوارو		
۱	اتوا گھن پورہ		
۱	رجوارہ		
۱	برسنگہ پورہ		

ع م

للہ م اچ پرگنہ کی

للہ م

المرقوم ۱۱- ماہ اپریل سنہ ۲۳ ۱۸۰۶ ع

ایسی ہی سند بابت موضع مندرجہ ذیل کے دیوان نبکا ایسری سنگہ بہاری والہ کو عطا ہوئی

پرگنہ جبارہ

۱ بہاری کلان

نمبر ۹۵

اقرارنامہ گمان سنگھ جاگیردار کینا دہانا

المرقوم یکم ماہ اگست ۱۸۶۳ء

تمہید — مین گمان سنگھ بیان کرتا ہون کہ مین نے متابعت گورنمنٹ انگریزی کی اختیار کی ہے اور بنظر ثبوت میری اطاعت اور فرمانبرداری نسبت گورنمنٹ مذکور کے مین یہ اقرارنامہ جسمین شرائط ذیل مندرج ہین بذریعہ اس تحریر کے پیش کرتا ہون —

شرط اول

چونکہ مین نے برضا و رغبت اپنی اطاعت و فرمانبرداری گورنمنٹ انگریزی کی اختیار کی ہے اور مثل دیگر جاگیرداران ضلع بندیل کھنڈ جنہون نے یہی امر اختیار کیا ہے مین بھی درمیان گورنمنٹ کے ماتحتان کے شمار کیا گیا چونکہ مجھسے اب ایک اقرارنامہ متابعت گورنمنٹ انگریزی طلب ہے لہذا اونیز بنظر پرورش جو گورنمنٹ انگریزی نے میری نسبت مبذول کی ہے مین نے تیار کرکے بذریعہ اس تحریر کے یہ اقرارنامہ جسمین شرائط ذیل درج ہین بمہر و دستخط اپنے پیش کیا اقرار کرتا ہون کہ مین ان شرائط سے انحراف نکرونگا اور نہ کوئی امر بانفساخ اونکے عمل مین لاؤنگا —

شرط دوم

مین بذریعہ اس تحریر کے اقرار کرتا ہون کہ مین مراسم یا واسطہ یا کتابت کسی غارتگر یا سرکش یا بدخواہ سے اندر یا باہر حدود ضلع بندیل کھنڈ کے نہین رکھونگا اور نہ کسی ایسے شخص کو اپنے دیہات مین رہنے دونگا اور نہ اونکو پناہ دونگا اور جب کبھی مجھے اطلاع اونکے مقامات کی ہوگی مین اقرار کرتا ہون کہ مین جہانتک ممکن ہوگا کوشش بیچ گرفتاری اور حوالہ کردینے افسران گورنمنٹ انگریزی کے کرونگا —

مین اقرار کرتا ہون کہ مین کسی ملازم یا ماتحت گورنمنٹ انگریزی سے تکرار یا نزاع نہین کرونگا اور کسی رئیس ماتحت گورنمنٹ انگریزی کے اوس حال مین کہ جب اونکے باہم کسی سے تکرار یا نزاع ہوگی بغیر حکم افسران انگریزی کے مدد نکرونگا اور اگر کبھی کسی قسم کی تکرار فیما بین میرے اور کسی راجہ یا رئیس ضلع ہذا کے پیدا ہوگی تو مین اقرار کرتا ہون کہ مین

اوسکی کیفیت فوراً پاس افسران گورنمنٹ انگریزی کے واسطے فیصلہ کے بھیجونگا اور جو فیصلہ وہ کرینگے اوسکی متابعت بلا تفاوت کرونگا اور مین بھی اقرار کرتا ہون کہ مین ہمیشہ بلا تامل اطاعت اور فرمانبرداری گورنمنٹ انگریزی مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نکرونگا۔

شرط سوم

اگر کوئی رعایای گورنمنٹ انگریزی مفرور ہوکر میری جاگیر کے کسی گانو مین پناہ لیگا تو مین اقرار کرتا ہون کہ مین اوسکو گرفتار کرکے حوالہ افسران گورنمنٹ انگریزی کے کرونگا اور اگر کوئی شخص منجانب گورنمنٹ ممدوح واسطے گرفتاری ایسے شخص مفرور کے مامور ہوگا مین اقرار کرتا ہون کہ مین صرف اوسکا مقابلہ نہین کرونگا بلکہ شریک اوسکا ہوکر کوشش بیچ گرفتاری مفرور مذکور کے کرونگا اور مین یہ بھی وعدہ کرتا ہون کہ مین باداب تمام تعمیل احکام کی جو میرے نام محکمہ افسر پولیٹکل سے جاری ہوگا کرونگا

شرط چہارم

مین اقرار کرتا ہون کہ مین دزدان و سارقان کو اپنے کسی موضع مین رہنے نہ دونگا اور اگر مال کسی سوداگر یا مسافر کا میرے دیہات مین چوری جائیگا اثبات ہوگا تو مین اقرار کرتا ہون کہ مین زمیندار موضع مذکور کو ذمہ دار اس امر کا کرونگا کہ وہ مال مسروقہ یا معاوضہ دیوے اور یا مجرم کو گرفتار کرکے حوالہ افسران گورنمنٹ انگریزی کرے اور اگر کوئی شخص جسکی سزا ازروی قوانین انگریزی کے بعلت قتل یا دیگر جرائم موقوفہ علاقہ انگریزی کے ہوسکتی ہو مفرور ہوکر میرے دیہات مین پناہ گیر ہوگا تو مین یہ بھی اقرار کرتا ہون کہ مین اوسکو گرفتار کرکے حوالہ گورنمنٹ انگریزی کرونگا۔

شرط پنجم

اگر کبھی حکم حکام پولیٹکل کا میرے نام واسطے مدد بہ فوج کے جاری ہوگا کہ مین اونکی مدد کسی مہم مین جو حکام ممدوح منجانب گورنمنٹ انگریزی اختیار کرینگے کرون تو مین اقرار کرتا ہون کہ مین مدد مطلوبہ فوراً اور بلا تامل و نیز جہانتک میرے حیطۂ امکان مین ہوگا کرونگا۔

شرط ششم

مین اپنی طرف سے اور اپنے جانشینون کی طرف سے اقرار کرتا ہون کہ جب کوئی جانشین اس جاگیر مین ہوگا تو نذرانہ گورنمنٹ انگریزی کو حسب تفصیل ذیل دیا جائیگا۔

جب وارث اصلی جانشین ہوگا چہارم حصہ آمدنی سالیانہ۔

اور جب کوئی وارث متبنی جانشین ہوگا نصف حصہ آمدنی سالیانہ۔

ختم شد جلد سوم

تتمہ جات

تتمہ نمبر ا

فہرست دیہات جو راجہ پنا کو عنایت عیسوی مین عطا ہوئے

پرگنہ متعلقہ پنا

مالگزاری

نام	تعداد موضع	نام	تعداد	نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع
رامپورہ	۱	اہمی	۱	برگھرا	۱	پرنا قدیم	۱
بڑا گانو	۱	بوہارا	۱	گورہا	۱	سوکواہو	۱
قصبہ پورا وبہار گنج	۲	بگوہا	۲	اندہ	۱	پتیا	۱
جمناہی	۱	گھنارامرگوا	۱	چوپارہ	۱	زبہ	۱
سنگ پور	۱	ہرسا	۱	کوتاہ	۱	کاری	۱
بہارا	۱	نہاری	۱	ادریکی	۱	بھروا	۱
خضراہات	۲	کیتری بری	۱	ہردوبچہ (اوجاڑ)	۱	چندنی	۱
رنوار	۴	جہلاری	۱	کپراہی	۱	کھرگوا	۱
منگرئی	۱	کچوا	۱	بچوہا	۱	امراپور	۱
بسرہ	۱	[illegible]پورہ	۱	کھری	۱	امراون چھوٹی	۱
دگرارہ	۱	جمناہی	۱	کچاؤ	۱	کھوجی	۱
پواہی	۱	کلان پورہ	۱	دھول بازا	۱	باندہی	۱
پیپرپورہ وشیوراجپورہ	۲	ماجہا	۱	لسراہی	۱	ہروتہ	۱
کرواہو	۱	کرہ	۱	چوپارہ (مدار کلینی دسواتیم)	۱	بوورونڈا	۱
تال گاہو	۳	تل گوا	۱	کسرہا	۱	امرجہالو	۱
لاہور	۱	سنہارا	۱	بڑہاپورہ	۱	منور	۱
سورہ پورہ		کورونڈ	۱	برونڈا	۱	سلوا	۱

نام	تعداد مواضع
اردھوا	۱
کتوریا چھوٹی	۱
کتوریا بڑی	۱
پیپری کچور	۱
کھجوری	۱
کوتوالی پورہ	۱
کھسار	۱
بکرم پور	۱
سکا	۱
سرکھوہا	۱
رتن جوشیا	۱
مہیجی	۱
بہاریا	۱
بیراہی	۱
چوپرا	۱
کونتی	۱
کساہر	۱
کاری	۱
بروتہ	۱
مگردندہ چھوٹا	۱

نام	تعداد موضع
تل گدہی	۱
تیا	۱
مردسلی	۱
مریا	۱
کوسمری	۱
بنساہی	۱
کھنجرا	۱
گگاؤ	۱
پیپرپورہ (بدلک یعنی دو برم ارتہ)	
برہا (")	
	لوجم
دفعہ اوچار رسم	
کیاسن	۱
اومری بن	۱
تونہ ہی	۱
بناگوہا	۱
کیتا	۱
کسارپورہ	۱
دونا	۱
امیا	۱
دوراہو	۱
لوہارگانو	۱

نام	تعداد موضع
پاٹن بڑی	۱
پاٹن خورد	۱
بھگوا	۱
پرگنہ پوئی امان گنج ہائے دنصف م	
خالصہ	
قصبہ پوئی	۶
کھوپا	۱۲
کیتا	۱
کراہی	۶
سوردہا	۱
برہا	۱
کوہا	۱
بلورا	۱
سنوری	۱
مہاگوا	۱
اناوا	۱
جگن پورہ	۱
کوماری	۲
چوسوکھا	۱
کیتا	۱
کھیرا	۱

نام	تعداد موضع
چھیرا	۱
ٹپنا ٹیکری	۱
	۱
	رسم

پدارک یعنی دہرم ارتھہ

نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع
پپاری	۱	دیوری	۱	سگرا	۱	دیوری چھوٹی	۱
مراوہ	۱	گورہا	۵	گوکھی	۱	دھروٹی	۱
دمراہا	۱	پتاری	۱	دیوری	۱	پوندی	۱
سرسالا	۱	گوری گوہا	۱	منکی	۱	تنکھوری	۱
موہن پور	۱	چکتا	۵	گدباہار	۱	سنگاسر	۱
دیوری	۱	سیاسنتو	۱	چریا	۲	سکرا	۱
للار	۱	پروار	۱	نیچی	۱	انترکھادیا	۱
راجی پور	۱	تپی	۱	توانی	۱		۰ نوصم
تو	۰	سرا	۱	بسکہارا	۱		۱ پنجصم
بگدری	۱	رتارو	۱	نوگوا	۲		
سمانو	۷	اومری	۱	پرگنہ تیار سہانگر			۱ دوصم
براچا	۱	مشولی بزرگ	۱	تعلقہ سہاگرنگر			۱ دوصم
سناہا	۱						
اٹھوا	۱	قلعہ	۱	نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع
ککرتی	نصف	جہلاری	۱	خاص سہانگر	۴	جورسنگھا	۱
لودہانی	۳	چپا	۱	امریا	۱	سروا	۱
امرگہریا	۱	اکولا	۱	جوگراورا	۱	کورہا	۱
کرنیا	۲	تباری	۲	کوسمی	۱		
* مہاگوان	۱	بموئی چھوٹی	۱	تلا	۱		۱ پنجصم
مروا	۲			تعلقہ رام گڈہا	۱ موصم		
			۱ موصم و نصف				

† خیال میں آتا ہے کہ یہ موضع شامل سندیلچن سنگھ کے کیے گئے ہیں

* خیال میں آتا ہے کہ یہ موضع شامل سندیلچن سنگھ کے کیے گئے ہیں

نام	تعداد موضع
رام گڈھا	۳
سورونڈا	۱۲
دگرگوا	۱
املیا	۲
جھرہا	۱
دھودھری	۱
موکرد	۱
بورگورا	۳
بھوہارا	۱
جنگنا	۱
چھپورا گھاٹ	۱
برا	۹
مہانگوا	۱۲
چھپورا چھوٹی	۱

نام	تعداد موضع
پھوریا ٹیری	۱
ہردوا	۱
چیلا	۱
اومریا	۱
بھرار	۱
جھریا	۱
گبدرا	۱
جتھاری	۱
دھروا	۱
کچراتا	۱
سعید پور زرگ	۱
ٹکریا	۳
بالس چپڑی	۲
	۴۰

نام	تعداد موضع
ہنوتی	۱
کچوری	۴
نونگوا	۲
مونگوا	۱
بگر بھر تھلا	۲
زنگ پور	۱
املیا	۱
کھمریا	۳
کھجوری	۱۲
کوتوریا	۱
برابری رامپورہ	۱
تلکار (اوجر)	۴
گزندہ	۳
بوری	۳
تھنا پا	۱
دھرکا	۱
جملالان	۲
ہردوا خورد	۱
راجا	۱
کروندی	۶
کوراہی	۱
بگہ خورد	۱

نام	تعداد موضع
شنور فوقی	۱
جوپرا	۱
خرسوہرا	۱
بگہ بزرگ	۱
رنکاؤ	۱
پراسی	۱
لدہاری	۱
اترائی	۱
جتسرا	۱
کوتی	۱۲
دھمہ	۱
برکھورا	۱
رگولیا	۱
لودھوندہ	۱
امرتولا	۱
پرانا	۳
پھوریا خورد	۱
چندارا	۴
کاکرتا	۱
برناہی	۱
بگہ پور چپڑیا	۱
	۱

متفرقہ ماہم

نام	تعداد موضع
تارا	۱
مہدورو	۱
بھوساہی	۱
چپرا	۱
بڑارہی	۱
دگھوتا	۱

نام	تعداد موضع
لمترا دوا دورا	۲
دورہ	۱
نارد پور	۱
مہری	۱
سبانی	۴
گنترا	۱

ماصدم

نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع
پارگنہ بہرم ارتہ جدید							
دھوراپورہ	۳	امونا	۱	کرکی	۱	گھورا	۱
دھوندہ	۱	سلاپیا	۱	دھورا	۱	سورجی پور	۱
نراوا	۱	روہا	۳	تورہی	۲	سمرا	۱
دبوری	۱	اوما	۳	کنوہا	۳	برسایت	۱
کنورا	۱	کونیا	۱	مہالی	۱	سوراد ہکو	۱
بکالی	۱	دیوری ثانی	۱	کنولڑہی	۱	تیرئی	۱
کورار	۱	گورہا	۱	رتن پورہ	۱	چھپرا	۱
سنگرا	۱	سکراکرا	۲	بم کولا	۲	جگھارا	۱
سرای خورد	۱	برتھلا	۱	بریارپور	۱	ٹینا	۱
سرای بزرگ	۱	سلوہیا و جگوا	۲	برز	۱	رای گوا	۱
ساجھٹی	۱	مہولیا	۱	املیا	۱	سرسی	۱
سکرپورہ	۱	آوسر	۱	نہوان گانو	۱	بناس	۱
پپریا	۱	کھراہ	۱	کنارہ	۱	اودی پور	۱
		بدامر	۱	کمودپور	۱	سولوانی خورد	۱
				پلدہ	۱	کھرپورا	۱
				ہروتو	۱	دودریا	۱
پرگنہ کھتولا ۱۰				پاتا	۱	بچھا	۱
دفعہ خالصہ ۱۰				ستوانی	۸	گھورا	۲
نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع	برگہا	۷	باندہی	۰
ملہارا	۸	چندن پورہ	۱	مہدیپور	۲	نیکریا	۱
براگوسائین	۱	للائیا	۱	دگھی	۱	کگراہ	۱
ارایل	۱	گوندپور	۱	کھلونی	۱	امراجیہ	۱

نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع
چندولی	۱	بیانڈا	۱	کیولو	۱	مورار	۱
نبودا	۱	رودھور	۱	کھیری	۱	لوچی پور	۱
پنیاری	۱	دھندورہ	۱	کتنا	۱	پاروجھاری	۱
سلاھورو	۱	رائی پور	۱				
کھردوتی	۱	گھورا	۱				
سورایا	۱	لڑاہو	۱	نگاوا	۲	رزولہ	۱
بکرم پور	۱	بھلداپا	۱	رامپورہ	۱	ھرودا	۱
بچھرہ روتی	۲	دھنگوا مزگانو	۲	کورا	۱	دنگارا	۱
کلمو	۱	مھاراج گنج	۳	گھرمار	۱		
				بسانا	۱		

نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع
سروا	۱	کلوکھر	۱	پاندی	۱	دھوروا	۱
سورجپور	۱	چراول	۱	بھوزی گوپال پور	۱	رجی پور	۱
کھروہی	۱			کندالی	۱	گرہا	۱
نکن گانو	۱			گوریا	۱	لوہارپورہ	۱
				گھتارا	۱	جھرہاتا	۱
				ہترا	۱	بوڑگاوا	۱
				دھوندی	۱		

نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع
سونہری	۱	کونڈا	۱				
گنج	۱						
	۱						

نام	تعداد موضع
موئ	۱
چچرکھوا	۱
بلاہ نوہنی	۲
مزیور	۱
سجاول	۱
بورکھارو	۱
کریہا	۲
تبرس	۱
کمرہا	۱
کلگاوا	۱
کراہ	۱
جونہی	۱

نام	تعداد موضع
مہاناپور	۱
پورسوتم پور	۱
جہاریا	۱
بھونابہی	۱
چوپراد	۱
تنکولی	۱
موتا	۱
پھوریا	۱
جہرسی	۱

نام	تعداد موضع
رام گڈہ	۱
اٹاوا	۱
کوٹوا	۱
موہینیا	۱
نوکاوا	۱
مچھکندا	۱
ہلیا	۱
توکری	۱

نام	تعداد موضع
پرہوار	۱
دگرا	۱
ہرہرپور	۱
روہان	۱
عادل ہروارد	۱
دوماہی	۱
پگرہری	۱

کل مواضع لاعان دنصیم

تعلقہ جات

پرگنہ جات ۷

اوجارا	کوتی	سوہاول
یک	یک	یک

واضح ہو کہ منجملہ کانہای الباس حصہ ہر دو ہائی ایک کان رتیا والی سند بھین سنگہ میں شامل کی گئی اور باقی ۳ کان دریائے سنگہ چوبی قلعہ ارقلعہ کالنجر کو دی گئیں فقط

المرقوم یکم ماہ فروری سنہ عیسوی مطابق ۲۳ —

ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۲۲۱ھ

پرگنہ امواہ نصیم

پرگنہ پرسنگ پور م

نام	تعداد موضع
پرسنگ پور خاصہ	۱
نیوکا	۱
موہوا	۱
کلیلیا	۱
سرسہاہی	۱
لومبر سانورو	۱
موئ	۱

نام	تعداد موضع
ٹیکرہی	۱
جونی	۱
دگروت	۱
دراہاون	۱
تکانی	۱
مخدوم پور	۱
چوراہی اوسر	۲

تتمہ نمبر ۲

خہرست دیہات جراحہ پنا کو سنہ ۱۱ء میں دی گئی

تفصیل دیہات سندرجہ سند سابق جراحہ کشور سنگہ بہادر راجہ پنا

پرگنہ پنا

نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع
رامپورہ	۱	نہوری	۱	رچاؤ	۱	منور	۱
بڑاگانو	۱	کیتیری بری	۱	دھولی پارا	۱	سلوا	۱
قصبۂ بنا و بھاگبھ	۲	جھلاری	۱	بسراہی	۱	زردھوا	۱
جمناہی	۱	کچھ ہا	۱	چوپارا	۱	کتوریا چھوٹی	۱
سنگ پور	۱	پرتاب پورہ	۱	کسریا	۱	کتوریا بڑی	۱
بہارور	۱	جمناہی	۱	بردہا پورہ	۱	پپری بھار	۱
کھجروہات	۲	کلان پورہ	۱	برونڈہ	۱	کھجوری	۱
زنوار	۴	موجہا	۱	پرناقدم	۱	کوتوالی پورہ	۱
منکی	۱	کراہ	۱	سوکواہو	۱	بگی ہر	۱
بسریا	۱	تیندگاواہ	۱	تبیا	۱	بکرم پور	۱
درارا	۱	کنہارا	۱	زبیا	۱	منکا	۱
پوہی	۱	کوروند	۱	کری	۱	سرکھوا	۱
میرپورہ دلوسوجی پورہ	۲	برکھری	۱	پھروا (باستثنار موضع بکوبہادر)	۱	بل گھری	۳
کرواہو	۱	گورہا	۱	چندنی	۱	تلیا	۱
تول گاہو	۳	اندہ	۱	کھرگوا	۱	مروسلی	۱
لاہور	۱	چوپورہ	۱	اومراؤن	۱	مریا	۱
سارو پورہ	۱	کوتاہ	۱	اومراؤن چھوٹی	۱	کوسمری	۱
المویی	۱	اوریکی	۱	کوچی	۱	بشاہی	۱
بہادا	۱	ہردوچیا (اوجار)	۱	باندہی	۱	کھنجرا	۱
بگاہی	۲	کپراہتی	۱	ہنوتا	۱	گگاؤ	۱
کتارہ مزارا	۱	بچھ ہا	۱	بودراندا	۱	پیرپورہ	۱
ہرسا	۱	کمریار (باستثنار موضع کھیری سنگھ)	۱	امرہیتو	۱	رتن جونیا	۱

نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع
سمبھوگی	۱	ریتا	۱	جگن پورہ	۱	سرسلا	۱
بو ہاریا	۱	کسارپورہ	۱	کوماری	۲	موہن پور	۱
بیداہی	۱	دونا	۱	چومکھا	۱	دیوری	۱
چوپرا	۱	اومبا	۱	کتا	۱	سلور	۱
کانتاری	۱	اوزاہو	۱	کہرا	۱	راجپور	۱
کساہر	۱	سوہارگوا	۱	اومریا	۱	ساتاہ	۵
کری	۱	پلورہری	۱	کیتی	۱	بگدوری	۱
بروتا	۱	پٹن خورد	۱	تگہرا	۱	سمونو	۷
بگداجونی	۱	بدکاوا	۱	لگریتی	۱۲	براتا	۱
راہی مسن	۱	چاپر	۱	چندری	۱	مہابت	۱
اوزہی بن	۱	پلہاتکری	۱	براوج	۶	ایٹاوا	۱
سونہابی	۱		مالغیر مسلم	براگبانی	۱	لگریتی معروف بکھتورا	نصف
نی گواہ	۱			دنوارہ	۸	لودہانی	۳
				سمرا	۳	نومرگہا	۱
				پرتلا	۱	کرنیا	۲
				کنکوری	۱	موناگوران	۱
				کھریوا چھوٹی	۱	مروا	۱۲
				برکھرا	۱	دوری	۱
				مردوری	۱۱	گوریا	۵
				پیپری	۱	تپوری	۱
				مورا و تھہ (بتشاہ مندرج نہ)	۱	گوری گوا	۱
				وسراہا	۱	چکلا	۵

پرگنہ پوئی امانگنج

نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع
خالصہ		برہا	۱
قصبہ پوئی	۶	کونیا	۱
روہیا	۱۲	بیکورہ	۱
کیتیا	۱	سونواری	۱
کراہی	۶	مہاگوا	۱
سوردہا	۱	ایٹاوا	۱

نام	تعداد موضع
رہا جالواتا	۲
پرور	۱
پتی	۱
سراہ	۱
رتاری	۱
وومری	۱
مہولی بزرگ	۱
کتاہ	۱
کلاری	۱
چپا	۱
اوکالا	۱
بنہاری	۲
بہولی	۱
سگرا	۱
گوکھولی	۱
دیولی	۱
منکی	۱
گدہا بہور	۱
چویلا	۲
پنچی	۱
تیوانی	۱
بسکہدرا	۱

نام	تعداد موضع
نوگواہ	۲
دیوری چھوٹی	۱
دہرم پیلی	۱
پاندی	۱
ہاتھکہوری	۱
سنگہاسر	۱
بسکرا	۱
انترکھودیا	۱

ماتحت تصنیف

نام	تعداد موضع
پرگنہ پیا و سہانگر مالعہ م	
نام	تعداد موضع
سہانگر خاص	۴
امریا	۱
اروگروارا	۱
کھوسمی	۱
تولہ	۱
جورسنگما	۱
سروہا	۱
کیموریا	۱
رام گرہا	۳
سوروندا	۱۲

نام	تعداد موضع
دگرگوا	۱
املیا	۲
جہرہا	۱
دہوندوری	۱
سوکارو	۱
بورگوا	۳
بہونرسا	۱
جنگنا	۱
چپارا گھاٹ م	۱
بروت	۱
سومہوگوا	۱۲
سمپوریا چھوٹی	۱
بوہوریا بڑی	۱
ہردوا	۱
چرلا	۱
امریا	۱
بہرار	۱
جہرار	۱
بگدہرا	۱
جلتری	۱
دروا	۱
کنکراتا	۱

نام	تعداد موضع
سونپور بزرگ	۱
تکریا	۳
بشن پیپریا	۲
تورو	۱
سوہولدرا	۱
بہوساہی	۱
چپرا	۱
بزاری	۱
دگھوتا	۱
نترا ددوزا	۲
دیورا	۱
نرسنہ پور	۱
گہری	۱
لبسانی	۴
کہام ٹوری	۱
ہنوتی	۱
گزندہ	۳
بوروی	۳
جوپاہ	۱
دہرا	۱
جاللور	۲
ہردوا خورد	۱

نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع
راچا	۱	گگرتلا	۱	سرای بزرگ	۱	دیوری	۱
کروندی	۶	پرنھی	۱	لاجوتپی	۱	گورہا	۱
کوراہی	۱	نگھرپور پیرا	۱	سکرارپورہ	۱	سکیہ اکرا	۲
پگاسورو	۱	کپوری	۴	ست دہرا	۱	برتلا	۱
سریفوتی	۱	نورگوا	۲	پیپریا	۱	سلوکا، جگوا	۲
ڈھوپرا	۱	موہی گوا	۱	اسوا	۱	سوہاجولیا	۱
خرموہرا	۱	تھرتھلا	۲	سلوکا	۱	آونسر	۱
بگدبزرگ	۱	سازنگ پور	۱	راہا	۳	کھریا	۱
امی گوڈ	۱	املیا	۱	اہا	۳	بلدسر	۱
پراسی	۱	کھریا	۳	کونیا	۱۰		ملا کر ۴۰
لودہاری	۱	کھجوری	۱۲				
اتراہی	۱	کوتوریا	۱	پرگنہ کھتولی ملا کر ۴۰			
جبترا	۱	برابری رہپورہ تال گوراو جارہ		دفعہ خالصہ ملا کر ۴۰			
کوتی	۱۲	دہوراپورہ	۳				
دہمو	۱	دوردہا	۱	نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع
برکھرا	۱	مکوانن	۱	مہرا	۱	تیا	۱
رگھولیا	۱	دیوری	۱	دیا	۱	میلور	۱
لودہوندا	۱	کمنیرا	۱	سوڈی	۱	کھرکوا	۱
امیاتار	۱	بگالی	۱	تونگرا	۱	بلاوا	۱
پرانا	۳	کرن	۱	نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع
پھوریاخورد	۱	سنگرا	۱	برگوس	۱	پندن پورہ	۱
چندارا	۴	سرای خورد	۱	اُرل	۱	سلاکا	۱

نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع
گوار و پور	۱	سورجی پورہ	۱	بمنوا	۱	چراول	۱
کرکی	۱	سمرا	۱	نیپاری	۱	سونہاری	۱
دہورا	۱	بسایت	۱	سلاہارو	۱	گنج	۱
توری	۲	سیوراو مکا	۱	گھردوتی	۱	چندن پور	۱
کنووا	۳	تپاری	۱	سوربھا	۱	کونڈ	۱
مہالی	۱	جلیا	۱	بکرم پور	۱	درگوا	۷
کوولری	۱	مگہرا	۱	بچراونی	۲	مدن پور	۱
رتن پورہ معروف رنگ پورہ	۱	تپرا	۱	کلمو	۱	کیولو	۱
بامن کوٹا	۲	راہی گوا	۱	براندا	۱	کچہیری	۱
بریار پور	۱	سرسی	۱	بودہور	۱	کتنا	۱
برار	۱	بناس	۱	دندورا	۱	موارار	۱
امدیا بھورگوا	۲	اودے پور (باشندہ دست ابتہن بیگم)	۱	راہی پورہ	۱	بوجی پور	۱
کنارا	۱	بسورو انی خورد	۱	گھورہا	۱	پراگھور	۱
کمودپور	۱	کہرپورا	۱	سنراہا	۱	برگوا	۲
پلدا	۱	دہوریا	۱	بہلداہا	۱	رامپورہ	۱
کرواتو	۱	بچاما	۱	دہنگواو مرگوا	۲	کراہ	۱
پپانگرالا	۱	گھورا	۲	مہاراج گنج	۳	گھرمار	۱
سونواری بزرگ	۷	باندہا	۱	سروا	۱	بسنا	۱
مہودپور	۲	تکسیا	۱	سرزپور	۱	زرولا	۱
دگہی	۱	بگرا	۱	کھروہی	۱	ہردوا	۱
کہلور	۱	امراہا	۱	گگن گوا	۱	دنگابا	۱
گھورہا	۱	چندرولی	۱	کلوکھر	۱	پوروی	۱

نام	تعداد موضع
بھونی گوپال پور	۱
گوردانی	۱
گورسیا	۱
گھتارا	۱
ہتیرا	۱
دھوواری	۱
گوروہا	۱

نام	تعداد موضع
اجی پور	۱
گوڈا	۱
لوہارپورہ	۱
جنتاتا	۱
بودکاوا	۱
ماسم	

نام	تعداد موضع
موہانا پور	۱
پورسوتم پور	۱
جھوریا	۱
بھوناہی	۱
چوپارہ	۱
پرگنہ اُٹاوا	تعسم

نام	تعداد موضع
تنکونی	۱
مہاتری	۱
پھوریا	۱
جھرسی	۱
	۱
	۵ تعسم

پرگنہ برسنگھ پور

نام	تعداد موضع
برسنگھ پور خاصر	۱
لوگا	۱
مہوا	۱
کلنیا	۱
سرساہی	۱
سونبرساخورد	۱
مؤ	۱
تکری	۱
اوجوری	۱
دگرات	۱
گراہوان	۱
نکالی	۱
مخدوم پور	۱
چوراہی اوچار	۲

نام	تعداد موضع
رام گڈہ	۱
اتیابا	۱
گوتور	۱
مہوریا	۱
نگاوا	۱
مچھنڈا	۱
ہلیا	۱
توفکری	۱
پرہوار	۱
دیورو	۱
کرکرپور	۱
روبان	۱
ادہرواروہ	۱
دوماہی	۱

پرگنہ رُندہ

نام	تعداد موضع
روندودوری گڈہ	۱
نپگرا	۱
ننگرا	۱
کوتا	۱

نام	تعداد موضع
دھوندواچونار	۱
باندا	۱
	۲ م

پرگنہ سنگ پور

نام	تعداد موضع
سنگ پور خاصر	۱
بلکھنا	۱
مؤ	۱
چکرکوا	۱
بلانبوتی	۲
مزیار	۱
سوجاول	۱

نام	تعداد موضع
بورکھارا	۱
کریبا	۲
نپاس	۱
کھریا	۱
کالگوا	۱
کبرا	۱
جمناہی	۱

نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع
پرگنه بری	۱۰۱ م						
دیهات متعلقه کانهای الاسر							
نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع				
برورا پور	۱	جوالا پور	۱				
بلرام پور	۱	گندرب پور	۱				
بلاه پور و جاجهر پور	۲	درجن پور	۱				
هیرا پور	۱	اوذی پور	۱				
نرائن پور	۱	مهاراج پور	۱				
سری نگر	۱	بچے پور	۱				
سنگ پور (باستثنای شانه یا دنگه)		راجا پور	۱				
هنمت پور کرا	۱	گنیش پور	۱				
مانک پور	۱	گهوریا	۱	سکاریا	۱	دهولیاجی	۱
لعل پور	۱	بابو پور	۱	ستیا پور	۱	برادهر پور	۱
کشن پور	۱	هردوا	۱	لچهمی پور	۱	چیلا بزرگ	۱
شنکر پور	۱	بروا هی	۱	بساهی	۱	کلیان پور (باستثنای سند	
جی پور	۱	کتالو	۱	تدونی	۱	راجه کیسری سنگه)	۱
گوهر پور	۱	رودل سیا	۱	ناگپور	۱	دهرم پور نانی	
مینو پور	۱	هیرا پور	۱	مجگوا براکهان	نصف	باستثنای سند راجه کیسری سنگه	۱
بهادر پور	۱	جوریا پور	۱	رانی پور کملا کتال	۱		
چوری	۱	گنیش پور دلسوقد	۱	بهوانی پور	۱		
رنگا پور (باستثنای شانه یا دنگه)		رامپور	۱				
شیوا پور	۱	سونهارو	۱				

نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع
دیهات دیگر مندرجه سند راجه کشور سنگه بهادر راجه پنا			
پرگنه پنا			
نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع
اهیا	۱	دودری	۱
کونی	۱	مراها	۱
گوهدران	۱	تندنی	۱
کودن	۱	هردوا	۱
کهاریا			
پرگنه کتالا			
نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع
سمریا	۱	کون پوره	۱
کانجی پوره	۱	ملگاشا	۱
بهوانی پوره معروف براوتا پور	۱	ابرورا	۱

نام	تعداد موضع
اوبری	۱
سلوجیت	۱

نام	تعداد موضع
برکیر استصل موضع کوراہ	
(مستثنا از سندرا بہ بجاؤ)	۱
نعدم	

پرگنہ پوئی

نام	تعداد موضع
قصبۂ امان گڈھی	۲
بکرم پور و مؤ	۲
مہادوا	۱
چکلاہیا	۱
سیری	۱
گراکھر	۱
کچنری	۱
جیکوا	۵
مہودرا	۵
ہنوتی	۱
اتوری	۱
سمری	۱
بھوری خورد	۱
کوئی	۱
پونیرا	۱
بومرا	۱
بانڈہی	۲

نام	تعداد موضع
نبولی	۲
نندن	نصف
پوپیا	۱
ہنومانخورد	۱
پراریا	۱
ہنومانبزرگ	۱
بھوریبزرگ	۱
بہراد	۱
اندرکوہ	۱
بلپا	۱
کہاریاراوت پورہ	۲
تورنا دواری	۲
سماریا	۱
کودرا	۱
سنورا	۱

نام	تعداد موضع
سوہواونیا	۱
دہرم پور	۱
میگوا	۱
کرہیاخورد	۱
موہر	۲
پگرابزرگ	۱
دیوریخورد	۱
دہوراوا	۱
مرہیابزرگ	۱
گنیابزرگ	۱
کدلوہا	۱
نکیا	۱
سردئی	۱
کلیان پورہ	۱
کتہری	۱
مرہیاخورد	۱
کوٹی	۱
رامپور	۱
دہارا	۱
منجگوا	۱
گورابزرگ	۱
پیپروا	۱

نام	تعداد موضع
جہگرا	۱
لدگور	۱
مرہیا	۱
گورہاخورد	۱
جلولا	۱
دگدہا	۱
پیپرہا	۱
اتوا	۱
تراہ	۱
ہنوتا	۱
کولوا بزرگ	۱
ہنوتاخورد	۱
بہات پورہ	۱
گوراخورد	۱

ر ونصف

پرگنہ بہار

نام	تعداد موضع
جودہ پور	۱
فتحپور	۱
لوکبان چوہی	۱
دہواری	۱
بہرتلا	۱

نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع
سہلوئی	۱	بھوجوا	۱	پریری	۱	دموجاہ	۱
لگونی	۱	نوگانو	۱	سرسلا	۱	ملکھن	۱
بگوہر بزرگ	۱	رانی پورہ	۱	مادھولپور	۱	ہرد واخورد	۱
بگوہر خورد	۱	گگراہ	۱	سنکوا	۱	تونالا	۱
پداریا	۱	بھروا	۱	اوڈھا	۱	تپیاریا	۱
رانی پور	۱	موموہنا	۱	راہی پورہ	۱	نندچند	۱
امیریا	۱	چندنا	۱	مون پروہی	۱	پوزری	۱
مرگوا	۱	باری	۱	ٹینا	۱	سمری	۱
ھنگوا	۱	ٹپہ بزرگ	۱	تتون پاتی	۱	دہانگوا	۱
منکورا	۱	چنجری	۱	گھوتی	۱	تکریا	۱
لکوری	۱	منجگوا	۱	الاونی	۱	بابولا	۱
کشن پورہ	۱	چیوبا	۱	چو	۲	ہرد وا	۱
بگروند	۱	پتی خورد	۱	بکرم پورہ	۱	چولگاورا	۱
پپرپیا خورد	۱	منکی	۱	لریا کھردی	۱	جبی کھرائی	۱
اتورہ	۱	گونبد پورہ	۲	سرس پاتی	۱	گنج	۱
کونرا	۱	بجرہا	۱	جھولا دونگریا	۱	کولرا	۱
جرگوا	۱	امدر	۱	موہانی	۱	بیجاکھرائی	۱
بھنگوا	۱	پوریا	۱	بیل پورہ	۱	املیا	۱
اجن پورہ	۱	جمونیا	۱	گورہا	۱	روجھر	۱
کان پورہ	۱	جمواور	۱	سراہ	۱	کولراکھرائی	۱
مریا	۱	دوہولی	۱	دوباہ	۱	بنی خورد	۱
کھرپورہ	۱	ہرد وا	۱	دونگریا	۱	پھروری	۱

نام	تعداد موضع
دھرم پور	۱
مورلا	۱
برکھیرا	۱
برگوا	۱

نام	تعداد موضع
اچرار	۱
گوٹا کو مارنی وغیرہ	۱
۴۸۴م	

پرگنہ رواڑ

نام	تعداد موضع
کوٹا خورد	۱
برگچی	۱
چتونڈا ہا	۱
اوردنا	۱
درنیا	۱
چندیلی	۱
سراہ	۱
چتونڈہی	۱

نام	تعداد موضع
کوتریا	۱
گورا	۱
بگلیا	۱
چکرا	۱
چیرا	۱
لنگرہا	۱
بنا گوا	۱
۴۸۴م	

پرگنہ جیپور

نام	تعداد موضع
ہردی	۱
گرر پورہ	۱
مگوا	۱
چنہا	۱
رامپور	۱
جتوئی	۱
کلیان پور	۱

نام	تعداد موضع
مسلیا	۱
بسرام گنج گوہابرا	۱
بھوجی بھائی	۱
بھیس مورا	۱
اودی پور	۱
بھان پور	۱
ھمانو	۱

نام	تعداد موضع
برا	۱
جیتھو پور	۱
کشن پورہ	۱
چوکی	۱
کیھورا	۱
تپا بھیر	۱
بھوئی راہا	۱
ساہی پورہ	۱
ہیرا پور	۱
سمردہا	۱
فرسوا	۱
تیاری	۱
نوبستا	۱
بھیرو	۱
۴۸۴م	

پرگنہ برہوئی

نام	تعداد موضع
برہوئی خاص	۱
اتوا	۱
اتوا خاص مع کان الماس	۱
گھورکٹ	۱

نام	تعداد موضع
بلہاری	۱
دوراہو مع کان الماس	۱
ہیرا پور ،،	۱
گورا ،،	۱
سوربن پور	۱
دھنکو	۱
برگری مع کان الماس	۱
کوروی ،،	۱۰
چھوپانی ،،	۱
برج پور ،،	۱
سرسوا ،،	۱
ہردواہی ،،	۱
اوری ،،	۱
روراہ ،،	۱۰
اودی پورہ	۱
سرپور مع کان الماس	۱
ہیرا پور ،،	۱
کروانی	۱
بھم پائی مع کان الماس	۱
کرولا ،،	۱
سمرہا	۱
گجرا مع کان الماس	۱

نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع
تپہاریا	۱	دیہورا	۱	مردیورا	۱	سلوہیا	۱
بابوپور مع کان الماس	۱	امتونیا	۱	لوروئی	۱	لمون	۱
دہرم چرا	۱	کندواری	۱	بوجی پور	۱	نوار	۱
کھیرلوا	۱	ربکیت	۱	مجیدری	۱	داؤپور	۱
پنہری مع کان الماس	۱	کورورا	۱	جنیا	۱	پاریت	۱
ٹپنا فتحپور	۱	کتی کھیرو	۱	موزارا	۱	دوگمک وسرو	۱
پوکراہ	۱	چوپرا (متشنا از سندچوپرے)		کھیریا	۱	ٹپہ	۱
اتوارا	۱	دریاؤ سنگھ چورا	۱	محمدپورہ	۱	سکرئی	۱
چنی	۱	چورا	۱	بزاولی	۱	ہردے پور	۱
برگوا	۱			برہم پورہ	۱	سوراوجی پورہ خورد	۱
سوکواہو	۱			بوسوری	۱	سندیا بزرگ	۱
		پرگنہ کالنجر	۱	سنگوریا	۱	گرہرا	۱
خیرات پورہ و دہرمپورہ				مانی	۱	کھریاخورد	۱
		پرگنہ سنفواہو		سوراوجی پورہ	۱	دگریہی	۱
نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع	کتوہی و دودہولی	۲	لہوری پورہ	۱
سنفواہو خاص	۱	تبوہو	۱	کتوریا	۱	بولورو	۱
قصبہ بکساہو	۱	گدگرہا	۱	تتون	۱	پالی	۱
عام گھرا	۱	بگوا بزرگ	۱	جراہ	۱	مرگوا	۱
بلگوا	۱	کنگوا خرد	۱	کنڈوانی	۱	مریا	۱
گوبندپور	۱	نوبوری	۱	گورا	۱	کشن پورہ	۱
تپوری	۱	کرو	۱	بگروندا	۱	لئی گارو	۱
پیپرہا	۱	کوراسی	۱	کوکراو	۱	مہونو	۱

نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع
سیمر وخورد	۱	مرہیاسورکی	۱	جھمارپورہ	۱	نکرا کوتا	۱
بچوا	۱	تونگرپھوتیرا	۱	سمرابرو	۱	پررسلا	۱
عالم پورہ	۱	چوری	۱	موریا	۱	سوراوجی پورہ	۱
پوندی	۱	سابئی پورہ	۱	جگتھر	۱	گوروہیا	۱
موصول پورہ	۱	جامن جھوری	۱	کوئیلو	۱	سلطان پور	۱
بناکا	۱	تلوہی	۱	لتنو	۱	جنیاخورد	۱
توندو	۱	کرورو	۱	کرر	۱	بوری	۱
جتیوپورہ	۱	کھرپورہ	۱	دوراہ	۱	نواہی	۱
دہنورا	۱	جوکھا	۱	اچل پورہ	۱	پیراہ	۱
پنیا	۱	ایسرموہی	۱	ہنوتا	۱	چورہا	۱
مرہابزرگ	۱	منگراہی	۱	ابدا	۱	برکھیری خورد	۱
پیلا	۱	براہی	۱	کچہری	۱	پورت پور	۱
مزگوا	۱	کھوئی ذرا	۱	سوایچ	۱	برگڈہ	۱
دندرویا	۱	گولری	۱	کانتی	۱	چندپورہ	۱
کہری	۱	داؤسا	۱	پوراہو	۱	مزیارا	۱
موتا	۱	ہنوتانورد	۱	باندہا	۱	مرکولو	۱
ناندپون	۱	مدن تولا	۱	رجی ون	۱	منزورا	۱
کہرہوری	۱	رسوہیا	۱	آسودہ	۱	گورکھارو	۱
ناکئی	۱	بورہراندونی	۱	بمرانو	۱	ہردوا	۱
بھرکونڈی	۲	بودہن سمرا	۱	ملکھوا	۱	سیمرابزرگ جاہی	۱
کنورا	۱	کوہی	۱	ہنوتا	۱	کسوا	۱
توریاپور	۱	بوری سیمر	۱	عالم پورہ	۱	مزگوابزرگ	۱

نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع
محمد پورہ	۱	ہنوتا خورد	۱	بلالارد	۱	ستلم پورہ	۱
بہورکا	۱	تپوریا	۱	تل گوا	۱	رام پورہ	۱
نورہی	۱	بہروبلی	۱	سونز پورہ	۱	کترا ہو	۱
برکہری	۱	بہارگوا	۱	برکھارہ	۱	ساجی	۱
کہوگھوری	۱	بوموری	۱	تکرا	۱	رسول پور وجہراہی	۲
سونارا	۱	بزرارد	۱	تلا	۱	سلوہیا	۱
کہمریا	۱	بادشاہ پور	۱	سلوہیا	۱	مدن پورہ	۱
دہرسپورہ	۱	تارپوبو	۱	بوج پوریا	۱		
مریاسوراوجی پور	۱	سنگموہی	۱	کبجوری	۱		
گورانند	۱	ہتا	۱	لوچی پورہ	۱		
دیوری	۱	سسرائی	۱	کوئیا	۱		
کوسمار	۱	نیتہرا	۱	نبگاوا	۱		
گھوگرا	۱	کبجوریا	۱	لگھوا	۱		
بگون	۱	کلوا	۱				
پہوتارا	۱	کمراول	۱				
چوکابو	۱	کچوہا	۱				
جودہ پور	۱	پالی	۱				
فتحپور	۱	تبولیا	۱				
ساکورو	۱	تپولی	۱				
بگودا	۱	دای پورہ	۱				
کوئی زرا	۱	نواتانو	۱				
املیا	۱	موردیا	۱				

مادصدم

صاحبہ ونصف ام

کل مواضع ا ساٹھ ونصف

تتمۂ نمبر ۳

فہرست دیہات جو راجہ چرکاری کو ۱۸۰۶ء میں دی گئی

پرگنہ راوت متعلقہ گوتھی

لا	جمعے	لا	جمعے
مہاراج نگر مع قلعہ چرکاری	۱	مدن پورہ	۱
گورہا مع بہوری	۱	لدہورا کلان	۱
جیولی	۱	لدہورا خورد	۱
بیرتپی	۱	سنورا	۱
توئی	۱	تولا	۱

سوہرپاؤں	سمہ	بہ گانو دکندز	لعہ مار	بدوابیاس	امت	چندورا	امسا
جتورا	امصا	جم کل تعلقہ گوتہی	لعہ مار	بنسیا	لعت سمار	دہندورا	امسا
کاکن	امصا	پرگنہ سنوہا تعلقہ ستوارا		دہوا	امعا	بھوان چورہال	مہ سما
نتری	سہ صما	بچرا کھیرو	لام	مہوبا	مہت	کھاکرائو	ما صہ
مجہول	مہ	امبوری	امسا	گوباقی	صہ سما	برہا	امسا
سبنبا	امسا	برنبا	امے	بہاپنور	امسا	کیولاہو	لما
بمبنیتو	امے	بہلادپور	صما	نہرا	امعا	کیوتی	امسا
گوتہی	امما	رنورا	امعا	ہرئی	سما	نارا	لعت
گوسریا	امصا	سنگہارپور	امے	سوروئی	لہت	پدریا	امما صہ
دم درما	امما	مجہپور	سما	گہترا	لعت	بجارن	سما
بجالپورہ	امما	بتیہر	سما	گنوا	امت	گبرا	مہ
چانی	لام	کوتبی ہو	امسا	جرہتا کلان	لما	فتہوا	لعہ
کنیرا	سما	جرہتا خورد	امت	ناہرپور	مہ امعا	منوریا	لعہ صما
گگرا	امے	کہامن کھیرو	امعا	کندیہا وسنگ پور موضع و قلعہ	صما	سیمری مع قلعہ	مہ لما صہ
پری کھیرو	لام	نوی گویرا	صہ سما	مہوئی کلان	مہ سما	مری گور	امصا
نتوارو	امے	ملپور	امے	اجارا	امے	کھندیہی	سما
گوپت مئو	صما	حلیپور	امما	شیورا جپور	امے	پپی کھیرو	سما
سبوا	امصا	نندنتا	امسا	دورہرا	صما صہ	گوردہنا	امما صہ
کوہاری	امے	چدواری	سہ	قصائی کھیڑا	لعہ سما	پرتاب پور	ما صہ
رگول	امے	مہوئی خورد	امے	جتہری	لعہ سما	پرم پور	صہ
اودیرا	مہ امعا	اومری	مہ	کہریا	امعا	ہرنبس پور	صہ
ایکوناوکادی پور	مہ سما			لولاس	امسا	چوکتیا	سما

کل بہم تعلقہ دستوار ۔۔۔ سماری ۔۔۔ لاکھ ۔۔۔ جمع ۔۔۔ لاکھ ۔۔۔ جمع

پرگنہ کتولا تعلقہ کھریلا پہ بون

	لاکھ	جمع		لاکھ	جمع
چاچی		معہ	سیوہان	لاکھ	
تبہا		معہ	بموآری		معہ
اچانی مع پوروا		معہ مارہ	سلوا		الف مارہ
پردوسا		الف ثمانیہ	تیسا معہ قلعہ		معہ
بمراو مع روشن پور		معہ مارہ	برہ پہارو		الف
کنیری		الف صماری	پردہاری		الف صماری
براون		معہ	الیا		معہ مارہ
پہراتی		معہ سماری			
روہنیا		الف			

کل جمع تعلقہ کھریلا صماری

تعلقہ برتنیا جزو کھریلا

برتنیا کریا ہندوان کھا ۔۔۔ رقبہ عمارہ

تعلقہ ایسانگڈہ پرگنہ کتولا

	لاکھ	جمع		لاکھ	جمع
کھیرو		الف ثمانیہ	تبہا		سماری
گادر		صماری	چوکا		سماری
گھوگرا		الف مارہ	باری کلان		الف ثمانیہ
رام پٹن		مارہ	ولیت پور		الف ثمانیہ
بردواہو		لماری	پاری		الف مارہ
بنریا		مارہ	جبا	لاکھ	
پتہاوا		سماری	امجہر		سماری

گرگوئی		صماری	رام گڈہا		الف مارہ
دونگرپورہ		اعماری	گھاٹ عام		الف سماری
نصف دہونگون		صماری	سلاکا		الف ثمانیہ
چندن کھیرا		سماری	ایسانگڈہ مع قلعہ و دومنڈوا		معہ صماری
دہولا		مارہ	پرورتہوہ سے م		معہ ثمانیہ
سنوک پورہ		مارہ	پسورا		صماری
دہا		مارہ	کھرکا		سماری
کاوا		مارہ	تپہاپور ہراون پور		الف
تپریا		مارہ	بندہی		الف ثمانیہ
اچل پورہ		مارہ	مندوا دیومع قلعہ		معہ صماری
دموتی پورہ		مارہ	کلکاوا		لماری
شیوراج پورہ		سماری	الی جان		سماری
بہرگوردا		مارہ	پالی		الف
چاک پورہ		الف سماری	موری		الف
چوپرا		سماری	لنسوری		سماری
کوارپورہ		مارہ	مہوا قصبہ		معہ صماری
نرم پورہ		الف سماری	تورنا		الف سماری
بنوالی		سماری	کہندورا		صماری
کریرا		صماری	اکھیرو		الف
سروا دیو		مارہ	ملپورہ		لماری
پوادی		سماری	سورجپورہ		لماری
بروا		معہ اعماری	سوکاکا		لمعہ صماری

نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع
بنیتھو	۱	توارو	۱
گوتھمی	۱	گوپت مؤ	۱
گوسرا	۱	سوبھوا	۱
دومدوا	۱	کھاری	۱
بیجل پور	۱	رگول	۱
چانی خورد	۱	اوندیرا	۲
بھگام وکونزار	۲	اکونا مع کندی پورہ	۲
گگرا	۱	کنیرا	۱
بیری کھیرو	۱		
		جمع	

پرگنہ سیورا یا سیوندہ پٹہ ستوارا

نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع
بچیرا	۱	نونی گوا	۱
املوری	۱	ملپورہ	۱
برنبد	۱	علی پورہ	۱
پیلاد	۱	ہندونا	۱
رونا	۱	چورواری	۱
سنگرپور	۱	مہوئی خورد	۱
فتحپور	۱	اودری	۱
پاتی ہو	۱	بدا ورابیاس	۱
کوتھیو	۱	نبسیا	۱
کھمند کھیرو	۱	دھاوا	۱
کھرپا وسنگ پور	۲	مھوا مع پروا	۱

لا ــــ جمع ــــ لا ــــ جمع ــــ

تورہا ــــ تویر ــــ مارہ ــــ

کل جمع تعلقہ ایسانگڈہ ــــ

تیورج جمع تعلقہ جات

تعلقہ گوتھی ــــ

تعلقہ سھوارہ ــــ

تعلقہ کھریلا ــــ

تعلقہ پرتھنیا ــــ

تعلقہ ایسانگڈہ ــــ

کل جمع متعلقہ جات

تتمہ نمبر ۴

فہرست دیہات جو راجہ جیکاری کو ۱۲۸۱ء میں دیئے گئے

تفصیل دیہات مندرجہ سند سابق راجہ بکرماجیت بکرم بہادر

پرگنہ راتھہ تعلقہ گوتھی پٹہ چوراسی

نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع
مہاراج نگر	۱	سونارا	۱
گورہا مع بھوسوری	۱	تولہ	۱
جرولی مع کھریا	۱	سیپوریا	۱
ببرتھیو	۱	جھیاس پورہ	۱
راوی مع پوروا	۱	کاکور	۱
بدن پور مع پوروا	۱	نتورا	۱
لودھورا بزرگ	۱	مجھولی	۱
لودھورا کھوری	۱	سوجنا	۱

نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع				
گورہانی	۱	چندورہ	۱	چانی	۱	رونیا	۱
بھانپور	۱	دھندورہ	۱	پٹہ	۱	سیور	۱
نہرا	۱	ناند	۱	بچونومع پوروا	۱	بھموری	۱
ہری	۱	پریریا	۱	پندورا	۱	سالوا	۱
سروئی مع پٹہ پوروا	۱	بجاسن	۱	ہمراومع روشن پور	۱	پرسا	۱
گھترامع پوروا	۱	گھبرامع پوروا	۱	جماری	۱	براپہاری	۱
گھور	۱	ہتوامع پوروا	۱	براون	۱	نندہاری	۱
جرہتا	۱	منوریا	۱	مہیوتو	۱	امریامع پوروا	۱
جرہتا خورد	۱	لچوائی	۱				عـــم
نہارپور	۱	ماوی گھات	۱				مالوف
مہولی پور برگدامع پوروا	۱	کھریہی	۱				
رجورا	۱	نیچی کھیرو	۱				
شیوبخش پور	۱	کھورد ہیا	۱				
کھیراہا	۱	پرتاب پورہ	۱				
برہو	۱	رامپور	۱				
کوسلاہو	۱	ہرنبس پور	۱				
کیوتی	۱	چوکتا	۱				
دہورارا	۱	بھاری چورہائی مع پوروا	۱				
کسارکھیرو	۱						
چتاری مع پوروا	۱						
کھاریا	۱						
لولس	۱						

پرگنہ کتاتا پٹہ مہیوا

نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع
مہیوا خاص	۱	سورجپورہ پنڈنی	۱
کتوتا	۱	توراہا	۱
کھندیورا	۱	ملپورہ	۱
پتیاپور ہرکرہ پورہ	۱	کھرکا	۱
دوندا ہری	۱	تاوارا	۱
اکھیرو	۱	سوکاہا	۱
			عـــم

پٹہ رام گڈہا

نام	تعداد موضع	نام	تعداد
رام گڈہا خاص	یکم	برنا	یکم

نام	تعداد موضع
بروا	۱
اونتا	۱
ایسا	۱
گمانپور	۱
بهونی پور	۱

نام	تعداد موضع
تیری	۱
بن پوره	۱
تیمی	۱
کوچنی پوره	۱
[illegible]	۱

نام	تعداد موضع
جبریار	۱
نرایی پور	۱
رام پدن	۱
ہون گنیا	۱
دکھونی بہیرا	۱
زاق پوره	۱
[illegible]	۱

پته مریادا مریادا خاص پایم

نام	تعداد موضع
مریادا خاص	۱
ملوار	۱
لنگ پوره	۱
گوپی جہری	۱

نام	تعداد موضع
نیرگی	۱
نیوتی	۱
کونارہی	۱
چین پوره	۱

نام	تعداد موضع
گروا	۱
تپوریا	۱
اچل پوره	۱
دھوتی پوره	۱
سورجپور جتا پور	۱
ہرکنده	۱
بہیرا	۱
کوریپور	۱

پته ایساگر

نام	تعداد موضع
ایساگر و مہیس انگر	۲
تپیدہا	۱
ہردواہو	۱
گوری	۱

نام	تعداد موضع
املی پان	۱
پالی	۱
سوری	۱
تندنی	۱
بونری	۱
بری بزرگ	۱
دلپت پوره	۱
نپوری	۱
جمونیا	۱

نام	تعداد موضع
امجہر	۱
کراولی	۱
دوگرپوره	۱
کربی برا	۱
مروادیو	۱
چندن کھیڑا	۱
دہالا	۱
دابا	۱
مانک پوره	۱

نام	تعداد موضع
سلیا	۱
بوندہی	

نام	تعداد موضع
چوکا	۱
پیرا	۱
نواریا	۱
بہتا	۱
[illegible]	۳
[illegible]	۱

دیہات دیگر مندرجہ سند راجہ بجی بہادر

پرگنہ کھتولا پٹہ مہیوا

نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع
اچرت	۱	لہیرا	۱
بنچورا	۱	بھوریا	۱
ملہا	۱	رگولیا	۱
پالی	۱	بمرا	۱
براہ	۱	کیرت پور	۱
بچھن پورہ	۱	تندراہ	۱
ستیا پور	۱		
پورورن	۱		

پٹہ ایسانگر

جیتیو پور	۱	تپوتا	۱
بھیلسی	۱	ذیدول	۱
کھرگوا	۱	چاندپورہ	۱
رسیہا بھتونیا	۱	ہلگاوا	۱
نراین پور	۱		

پٹہ دبی پور

ہیرا پور	۱	بسنوہا	۱
چندیہا	۱	کھیری	۱
لادپور	۱		
نچگوری	۱		

پرگنہ ہیوا چر دیہات مع کانہای الماس

نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع
رانی پور	۱	راین	۱
دہرم پور	۱	پہاروا	۱
رام کہریا	۱	بلکھورا	۱
راہونیا	۱	بیلہا	۱
جمونہا	۱	پہوٹی جیل	۱
ہتیوپورہ	۱	اہی	۱
رکسیا	۱		
کوراندی	۱		

الف واللہ ونصف

واضح ہو کہ بالعوض دیہات پرتنیا ولیر وہندوی

ترکا (دیہات حصہ کریلا) جو شامل سند سابق تھی بسبب

سرحدی نگری بنجملہ مالگذاری چند یلا حسب منظوری گورنمنٹ

تتمہ نمبر ۵

فہرست دیہات جوراجہ بجاور کو ۱۱۸۴ھ میں دیگئے

نام دیہات			
پٹہ بجاور			
نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع
قصبہ بجاور خاص	۱	بکس واہو	۱
لوتال	۱	اندہر	۱
بہرگوا بزرگ	۱	دیولی	۱
بہرت پورہ	۱	مزگوا خورد	۱
تیریا زاجت	۱	کرمسی	۱
گوپال پورہ بزرگ	۱	سبن بہوری	۱

نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع
دیوران	۱	بلاها	۱	سرکنی	۱	سنگ پور	۱
موگودری	۱	دیوپور	۱	بمبورا	۱	لوروهی	۱
سنگوا	۱	کهوکرالو	۱	بودهورا	۱	بوموری	۱
گرکهاوا	۱	نبراک	۱	ملپوره خورد	۱	چولا	۱
بهیلم پوره	۱	برتیی	۱	چندیها	۱	لکهن گانو	۱
بوهموسنی کهاتکی	۱	برسا	۱	سورکهی	۱	پٹن خودو	۱
پیارا	۱	کین	۱	کولارا	۱	رانی پوره	۱
بهوهی پوره	۱	کراه خورد	۱	کتیاپان	۱	پرگاس پوره	۱
مرگوا خورد متصل سوگاوهی	۱	نگری	۱	سمرا	۱	بهردانی	۱
دوگر پوره بهات نمکا	۱	ساته پرو	۱	روار	۱	رنو پوره	۱
گهورالی	۱	بهرام پوره	۱	سوار	۱	سیوراجی پوره پائین گهاٹ	۱
پیپره ستی نمکا	۱	بوهارو	۱	بورسا	۱	پرتاب پوره	۱
دیوری سورا کی	۱	جنگوری	۱	کوتوارا	۱	بوموفی تهنکا	۱
بلور	۱	گورک پوره	۱	سوئی	۱	سیوراجی پوره اوتر نمکا	۱
باندهو	۱	کوار پوره (باستثنا سنهرا تعلقهٔ کشور)	۱	سوهانی	۱	گوپال پوره خورد	۱
چمروهی	۱	باک پوره	۱	اندورا	۱	سنگرام پوره	۱
پیپره تپاز نکا	۱	بهگوها	۱	دنکوری پوره خورد	۱	رانی تال	۱
گوراخورد	۱	کندهواخورد	۱	کشری	۱	اودی پوره (باستثنا رسند راجه کشور سنگهی)	۱
سنکری	۱	پتواری	۱	بهوپال پوره	۱		
بیل گاو	۱	موریا	۱	گذاره	۱	چوهی کوا	۱
گهنوچی	۱	سیندپها	۱	اگره	۱	میدنی پوره	۱
بکرم پوره	۱	برنا	۱	دوراره	۱	اوندی هرو	۱

نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع
ٹکوری	۱	تبار	۱	اومری	۱	تپرگوا	۱
بیرون گڈہ	۱	دیوری دونکی	۱	جگرا	۱	اوبری	۱
نگوری	۱	بشردہی	۱	آگرہ	۱	سیرورو	۱
تپم بزرگ	۱	تپاری بزرگ	۱	کوپیا	۱	کھوہی	۱
نیرو	۱	کھوا	۱	جوکھرن	۱	رام پور	۱
پنچی	۱	سنرک	۱	بچونیا	۱		
ساہی گڈہ	۱	کویل پورہ	۱	کادوہا	۱		
امرپور پوئی	۱	جس گوا	۱	نوگوا	۱		
رام گڈہ	۱	گھوسی گوا	۱	رامپور	۱		
بگچور	۱	مواجہانو	۱	سیوراجی پورہ تعلق تنہا	۱		
بنادی	۱	اوتادنی	۱	مندناپورہ	۱		
برانڈہ	۱	بھوری گواخورد		چورکا	۱		
ہجدوا		موتی پچرزہ		رامپورہ خورد	۱		
جونوانی	۱	رتن پورہ		دونگریا	۱		
کیچور	۱	کھرکاپور		کسار	۱		
کلوپورہ	۱	کشن گڈہ		منرگوا پوہروا	۱		
کوتا	۱	ہامن		کتترا	۱		
کھیرا	۱	ملگوا		لسبر دہی	۱		
املیا	۱	پاٹی (باستثناء سندراجہ بجرمہار)		ساجہ بکرم پورہ	۱		
گولات	۱	لسبی پورہ	۱	کنگوا ہو	۱		
بڑی کھیری	۱	امیرپورہ	۱	جمتولی	۱		
بیدپورہ	۱	تراٹن پور (باستثناء سندراجہ بجرمہار)		سلون	۱		
		بھوراخورد	۱				
		سنگرامپورہ خورد	۱				
		دوری	۱				

نام	تعداد موضع
ٹپہ رگولی	
نام	تعداد موضع
رگولی خاص	۱
لکھن گوا	۱
نورا	۱
ہتوا	۱
تہانکا خورد	۱
نوادا	۱
پپت	۱
نہاگڈہ	۱
سرون	۱
بہاگوباری	۱
بہرتوہی	۱
پپریا	۱
جلال پور	۱
اوریا	۱

نام	تعداد موضع
چوپر	۱
پکارو	۱
گرہردار	۱
پہاری گھوا	۱
پارہ	۱
نندیاوا	۱
بزرک	۱
گورا تھو	۱
دوہاری	۱
کانتی	۱
رسوئیا دومراہی	۱
دہموری	۱
متھگوا	۱
لولونی	۱
کریی	۱
بھگونت پورہ	۱

نام	تعداد موضع
ساوا	۱
بکان (نانکار بخشی رنجور سنگھ)	۱
دہریری	۱
بگوتا	۱
اترار	۱
رورا	۱
بدور	۱
ساگنی	۱
سلوہیا گورنکی	۱
مرگوا گورنکی	۱
کوپی	۱
تانگا بزرگ	۱
کریی	۱
ولیپور (نانکار دیوتا رام سنگھ)	۱
پوجی	۱
رامپورہ	۱

پٹہ ستیہی

نام	تعداد موضع
ستیہی	۱
پونگھوا	۱
جونا	۱
باندنی	۱

نام	تعداد موضع
بھیرا	۱
پیپریا	۱
سلاوت	۱
بلاری	۱

نام	تعداد موضع
نندگوا	۱
بہراپور	۱

پٹہ دہرم پور

نام	تعداد موضع
دہرم پور	۱
تپارا	۱
چوپرا	۱

پٹہ باجنا

نام	تعداد موضع
باجنا	۱
سوہرو	۱
طارا	۲
برانانند	۱
تمورو	۱
چوپرا	

دیہات جو شامل کسی پٹہ کے نہیں

نام	تعداد موضع
گورہا	۱
برکھرا متصل گل گنج	
(باستثناء ہندرابہ کشور سنگھ)	۱
گل گنج	۱
بوکھکا	۱
پساوتا	۱

نام	تعداد موضع
اورنیا	۱
چتیوا	۱

پٹہ دہرم پور

نام	تعداد موضع
کجگوا	۱
اودی پورہ	۱

پٹہ باجنا

نام	تعداد موضع
چھین	۱
کنجلا	۱
بسنت پورہ	۱
راودپورہ	۱
حویلی	۱

نام	تعداد موضع
پرہا	۱
بروہا	۱
ہمت پورہ	۱
دہرگوا	۱
ہرسا	۱
بجی پور	۱

نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع
لعل گوا	۱	جسگوا	۱	برہس پورہ بکھاری والیا	۳	سوجان پورہ	۱
امرونیا	۱	سوہن پورہ	۱	کتکا	۱	کرونی	۱
بھوسور رنگھوا	۲	کوارپورہ متصل سوراہ	۱	رنواہو	۱	مرہی	۱
بہرتلا	۱	سوراہ	۱	بودوہارو	۱	جھکراہا	۱
سورا	۱	بوراہ	۱	گوزاہیا	۱	فرگوا متصل بستوہیا	۱
پیپرہا			۱	تانکی	۱	جتیپورہ	۱
		پرگنہ پوئی تعلقہ کلموہیا		تنگری	۱	سوراوچ (باشندہ سندراجہ کشورنگر)	۲
کوارپور خاص	۴	بودہا	۱	اودونی	۱	کھیڑا بزرگ	۱
کھریا	۳	رکی	۱	چراہ	۱		
رہوتا	۲	پگرنی	۱	مہولی	۱	سرا مع کان الماس	۱
سگوارو	۱	سہری	۱	سوتی پورہ	۱	دہنورا	۱
منہا	۱	براہ	۱	تبرہا کوردہو	۱	چھہالا	۱
گورسونیا	۱	پکراسکونیہا	۱	تپارو ٹپنا	۲	دیوری	۱
چندن پورہ	۱	متلی	۱	بگاہی	۱		
املیا کھنگارکا	۱	دہمری	۱	بروہا	۱		
تپوری	۱	کولوانی	۱	املیا	۱		
پاتن بزرگ	۱	اوسرکھارو	۱				
کرہا	۱	کھرندہ	۱				
پلوہی	۱	اناوا	۱				
بلہا	۱	ہردواکرکاو	۱				
مہوا چپالا	۲	کانتی	۳				
پرہا بزرگ	۱	توراہو	۱				

المرقوم ۲۰ ماہ مارچ سنہ ۱۸۱۱ء

تتمہ نمبر ۶

تفصیل دیہات جو راجہ ابی گڑہ کو سنہ ۱۸۱۱ء میں دیئے گئے۔

نام موضع	تعداد دیہات	کل دیہات پرگنہ	نام موضع	تعداد دیہات	کل دیہات پرگنہ
پرگنہ کوٹرا پٹہ عیلی			جوری	۱	
قصبہ کوٹرا	۱		گری متی	۱	
موضع نتھنو	۱		بجولپور	۱	۳
گلابی ورانی چورہ	۲۰		نوگاہ للعہ ۴		
موتمورو	۲		نوگاہ	۱	
بہتیری	۲		بھروندی	۱	
کچگوا	۱		راجہ گرا	۱	
کوٹ گوا	۱		گری مالی	۱	
					۴
تینا بھوج پوہی بورو للعہم			کوتا	۱	
ٹینا	۱		بھندورو للعہم		
سدہ نائکہ	۱		بھندورہ خاص	۱	
			بھندورہ	۱	
دردا ہی	۱		مرگوا	۱	۳
کونگالی	۱		اسوفی	۱	
	۴				
چچورا	۱		کیچوا للعہم		
متورا	۱		کچورا	۱	
رئی چول للعہم			کچورا	۱	
رئی چول	۱		سمری	۱	۳
فرا	۱		چوکی	۱	
مہوا کھیر	۱				
رلکوتا	۱		ستھونیا	۱	
نوگوا	۱		آمکورا	۱	
	۵		بہوسول	۱/۳	
جوری للعہم				للعہم	

نام دیہات	تعداد دیہات	کل دیہات پرگنہ	نام دیہات	تعداد دیہات	کل دیہات پرگنہ	کل دیہات پرگنہ
بگاہا	۴		بہریا	۲		
دہروارو معہ م			دوراہو معہ م			
دہروارو	۱		دوراہو	۱		
لیجاہی	۱		کوپوری	۱		
بہریا	۱		روناہی	۱		
چکور	۱		بلپورہ	۱		
سیلما	۱		مزرعہ	۲		
اہوہا	۱		بہاروا	۱		
گوگیوا	۱		بگدوراہ	۱		
کھیورا	۱	۷	چوراہ	۱		
پپرہا	۱		چلچیا	۱		
سندہا	۱		دھولباجا	۱		
سندوہیا	۱		سمری بیکی	۱	۱۱	
اسرب	۱		سلابو معہ م			
تکوس	۱		سلابو	۱		
ھواکھارو دبلوارو	۲		کھاروا	۱		
جھوارو معہ م			مانک پور	۱		
جھوارو	۱		تگرا	۱		
کھرا	۱		متاہو	۱		
بروہا	۱		ستوا	۱	۶	
سلاہ	۱	۳	کڑرا	۱		
بتیوری	۱		بسوری	۱		

نام دیہات	تعداد دیہات	کل دیہات پیمائش	کل دیہات پرگنہ	نام دیہات	تعداد دیہات	کل دیہات پیمائش	کل دیہات پرگنہ
				لوراہو	۱		
بچوارو	۱			چوکنی	۲		
مچرہا	۱			ببراسہ	۲		
بمراہا	۱			مزیاری	۱		
اوجناہی	۱			نیزاری	۱		
بہولگوا	۱			کومل پورہ	۲		
چپروارو للعہ م				بکرہا دی	۱		
چپروارو	۱			کتبریاؤ سے م			
سلون	۱			کتبریاؤ	۱		
ستیا	۱			اورکی	۱		
بہوداری	۱			نمنی	۱		
اتوا	۱			دہاری	۱		
کروہیا بزرگ	۱			روگاد	۱		
پلہوری	۱			کہادر	۱		
بہتنوارو	۱			موضع بہورایا	۱		
دوندراہا	۱			ملان وجمبریا	۲		
پتہورا لسے م				ترکی تال	۱		
پتہورا	۱			تلہوری	۱		
کروہیا	۱			کرتولو	۱		
اتوارا	۱			مانک پور	۱		
ریچوری	۱			مزہیاوری	۱		
ریچوندہا	۱			ہرورا	۱		
لوراہو لغہ م							

نام دیہات	تعداد دیہات	کل دیہات پٹہ	کل دیہات پرگنہ	نام دیہات	تعداد دیہات	کل دیہات پٹہ	کل دیہات پرگنہ
منگرلاخورد امراوکا	۱			مارا	۱		
منگرلا بزرگ اوچورجوکا	۱			مرہیاری	۱		
بہتاری	۱			منکا	۱		
لوکا	۱			تکرا	۱		
اومری	۱			دہرمپور	۱		
بلابوئی	۱			گوکیر	۱		
[illegible]	۲			بروندا	۱		
سنہولی وبہاروندو	۲			رتھگوا	۱		
تپہروندی ونگاوا	۲			پریاتوتا	۱		
لوہاگانو[illegible]	۳			پہولواری	۱		
اوری ودولچی	۲			دبریا	۱		
کوساور	۱			سمری تہاوسیکی	۱		
ہریا	۱			متریولا اقوا تمابیچلوا انکو	۱		
بہلوہوداوتربیہا	۲			لودرا صدم			
قصبہ گنج	۱	عامرہ		لودرا	۱		
پٹہ بروارو صدم				برنا	۱		
بروارو	۱			اورکی	۱		
نونہادی	۱			نوندائی	۱		
سردوہی	۱			کودی	۱		
گدہولا	۱			پہولدیری وسنورا	۲		
بانڈا	۱			بہلساو صدم	۱		

نام دیہات	تعداد دیہات	کل دیہات تعداد	نام دیہات	تعداد دیہات	کل دیہات تعداد	نام دیہات	تعداد دیہات	کل دیہات تعداد
بھلساؤ	۱		سوضع منہوتا	۱		جگلی	۳	
بودہا	۱		جمیمنو	۱		سمری بزرگ	۱	
بومردہا	۱		پوکر	۱		نگری	۱	
برسورا	۱		سرگوا	۱		نبگلا	۱	
دمورا	۱		براہاوی	۱		چیپا	۱	
اوچراندی	۱		بمروہیال	۱		بہتور بگرنگا		
مزگوا	۱		گروہیا	۱		بہتور رس کیرپاکا	۱	
بیراگڈہ	۱		گوتہی خورد دونمکی	۱		بہتور دونکی	۱	
پیپری	۱		سودیا	۱		تدونی ہوئی	۱	
بگھورا العدم			گوتہی بزرگ آدیکی	۲		سمردورو	۱	
بگھورا	۱		کھودوہجا	۱		نجوریہا	۱	
اوہار	۱		جنبوتور			موہاسو	۱	
مالن	۱		جگرداہاے م			سونپتہا	۱	
راوری برا	۱		جگرداہا	۱		نہاری	۱	
اتوا	۱		نوگوہا	۱		کوروپیاخورد	۱	
مزہاری	۱		لت پورہ	۳		کپتیا خورد	۳	
سمورو	۱		بامری دبدوی	۲		کپتیا	۱	
کترن	۱		۰۰ندوریاے م			روگاوا	۱	
روہونیا	۱	۹	دوندوریا	۱		ساتر۰۰		
روتن	۱		گورگاوا	۱		روا	۱	۳
						ہوتی		۱

نام دیہات	تعداد دیہات	کل دیہات	نام دیہات	کل دیہات	تعداد دیہات	کل دیہات	نام دیہات	تعداد دیہات	کل دیہات
ددیکی	۱		روتھار		۱		پورانا	۱	
سنسنجا	۱		سوکواہو		۱		گورزاہی	۱	
سرمنجی	۱		مدہو		۱		دگھی	۱ —	۳
تہا	۲		مچھورا		۲		بوئی ہراسر ۱ع م		
دیوری بزرگ وہازو	۲		کچرانا		۱		بوئی ہراسر	۱	
پڑیا خاص	۱		علاقہ		۱		ستوا	۱	
دندورا	۱		آمبوہی		۱	۱ع م	بچورو	۱	
اورکی	۱		ٹپہ گونور				چوگھارو	۱ —	۴
بلہاوستا	۲		گونوروبلا		۲		سمری بزرگ ۱ع م		۰
چھنگوا	۱		چپ گوا		۱		سمری	۱	
دہونوکر	۲		ہرگوہت لوناکا		۱		برسوندی	۱	
انتہیدیا	۱		سنگورا		۱		گھاٹ	۱	
رزاہو	۱		نرہاری		۱		بوئی راہا	۱ —	۴
جرئیو	۱		سروارن		۱		براہ خورد		۱
سورداہو	۱		سنورا		۱		سنگھاسر ۱ع م		
پسرووی	۲		سرہاتلا		۱		سنگھاسر	۱	
کچنا ورنجورکو	۱		دگھورا		۱		لوروتو	۱	
ووری خورو بدوکی	۱		ملگرہا		۱		لودوہی	۱	
مرکیرہی	۱		ددہورا		۱		کرودیہا	۱	
رامپورہ	۱		پورانا بزرگ ۱ع م				جنیا	۱	
							اٹاوا	۱ —	۶

نام دیہات	تعداد دیہات	کل دیہات مسکونہ	کل دیہات مسکونہ	نام دیہات	تعداد دیہات	کل دیہات مسکونہ	کل دیہات مسکونہ	نام دیہات	تعداد دیہات	کل دیہات مسکونہ	کل دیہات مسکونہ
				بسورا	۱						
سمرہا گھاٹکی	۱			گوپال پور	۱			چوربا	۱		
نی گوا	۱			گھوتما	۱			دیوریا	۱		
ٹپنا خورد	۱			اکورا	۲	۳		بھوری وپالی	۲		
ٹکریا	۲			گودورا سے م				سوہوجی سے م			
لوہوجوری	۱			گودورا	۱			سوہوجی	۱		
بلکا ازرکا	۱			مہوروا	۱			برسوا	۱		
بکولیا	۱			بھوسادی	۱			کھوبا	۱	۳	
بلکا خورد	۱			سیلوارو	۱	۳		پگرا	۱		
سیلی بھوجوا	۲			بلابلی	۲			برہمبھوٹانایک ٹولہ	۲		
بریگیلی صم				ٹپنا بزرگ	۱			کنبا	۱		
بریگیلی	۱			جوتسا	۱			موہیوا سے م			
توراہی	۱			جنیا محال	۲			موہیوا	۱		
سمروہو	۱			برہا بزرگ سے م				گنورا	۱		
بہارا	۱			برہا	۱			نکروا	۱		
بزاری	۱	۵		سمری	۱			پورینا	۱		
مہیکان	۱			تدوری	۱	۳		گورہا	۱		
ایلالا چیراکی	۱			ہردوہیان	۱			اودپورہ	۱		
ایلا گورچیراکی	۱			ستوا وپالی	۲			کینوا	۱		
بسورا سے م				پالی	۱			کروندی	۱		
بسورا	۱			گوری واہی	۱			بوری	۱		
								ہنوتا	۱	۱۰	

نام دیہات	تعداد دیہات	کل دیہات شمار	کل دیہات گنتی	نام دیہات	تعداد دیہات	کل دیہات شمار	کل دیہات گنتی	نام دیہات	تعداد دیہات	کل دیہات شمار	کل دیہات گنتی
سوہالوارو	۱			گردھیان	۱			سدھاوہر	۱		
انترپدیا	۱			منگوا	۱			تپیا	۱		
کھلپورہ	۱			سکھرت	۱			گرداروبزرگ	۱		
دولہا	۱			بارن پوکرا	۱			گرداروخورد	۱		
ہڑدہادی دہلہا	۲			ہنگرابن بزرگ	۱			امسل بزرگ	۱		
ہنوتی	۱			بہرابن خورد	۱			امسل خورد	۱		
دلیوگرہا	۱			ہرہروبابزرگ	۱			پاسی	۱		
جوری ہیجوزنکی	۱			کتاول بزرگ	۱			اومرادہی	۱		
سکرواردو	۱			گرلاکا	۱			اٹیورہ بزرگ	۱		
بھگی پور	۱			گرلوکی	۱			جوگیا	۱		
پٹہ جسور				تل گوا	۱			سلگی	۱		
جسور سے م				بلابی بزرگ	۱			ٹکرا	۱		
جسور	۱			بلابی خورد	۱			کھجو	۱		
چپیا	۱			اتبارا	۱			راہی گڈہ للعہ م			
گورا	۳			سمری سیرام کی	۱			راہی گڈہ	۱		
گوری	۱			سمری بخشی کی	۱			سرورا	۱		
روکھاری	۱			گردورا	۱			کوروری	۱		
بہتاری	۱			گردوری	۱			منگوا	۴		
کتاول خورد	۱			کستاہا	۱			ڈیتوا بزرگ	۱		
برندا	۱			اومری	۱			دوندوہا	۱		

نام دیہات	تعداد دیہات	کل دیہات	نام دیہات	تعداد دیہات	کل دیہات	نام دیہات	تعداد دیہات	کل دیہات
پوری نا	۱		پھدوانی	۱		لوآنکوپار	۱	
کولنا	۱		اماندونگری	۱		کویلی	۱	
برہراخورد	۱		کلدا	۱		میواہدوتی	۱	
دہرم پورکا	۱	۱/۲	کھوریا وبجاواری	۲		لگری	۱	
ٹپہ پاتور			دم چورا	۱		چرگانو	۱	
چپیروار	۱		اونراہی بزرگ	۱		گوجی	۱	
کھلساری	۱		اونراہی خورد	۱		جیا	۱	
کورانی	۱		شنگردا	۱		بورہوہوں		
گروا	۱/۳		گوبردا	۱		پوندی ۴ ماہ		
سوناہی	۱		پچیان ۴ ماہ			بھکا	۱	
غازی	۱		پچیان	۱		سوبوبیا	۱	
جورا	۱		مرہا	۱		پوندی	۱/۳	۳
جن پورہ	۱		لوہاتوتن	۱/۳	۳	تکوری پوندی ۴ ماہ		
بروہاہی	۱		للعد	۱		تکورپوندی	۱	
کھسرا	۱		کوٹنی بزرگ	۱		صناہو	۱	
آماگھوس	۱		کوٹنی خورد	۱		ہپہپا	۱/۳	۳
لکتورا	۱		لنکوتی	۱		چتول ۴ ماہ		
سوہولی	۱		ہردوا ودوم چیرکا	۲		کولتوردبی	۱	
گجمل	۱		جتوپورہ	۱		چتول	۱	
نوان تلا	۱		کھریا	۱		بنجاوی	۱	
		۱۴/۱۲						

نام دیہات	تعداد دیہات	کل دیہات	کل دیہات	نام دیہات	تعداد دیہات	کل دیہات	کل دیہات	نام دیہات	تعداد دیہات	کل دیہات	کل دیہات
دیودی	۱			کوندیاشم				راوپور	۱		
سربان	۱			کوندیا	۱			سنیپور			
دُربیلی	۱			گردرواوی	۱			دسورکنبار	۲		
کھوبوری	۱			دیوگنا	۱ ۳			بتسا	۱		
نبھیری	۱			کتولیا	۱			بریارپورہ	۱		
نایک جھور	۱			پورنا	۱			دیوگانو	۱		
ہردوابزرگ	۱			لروکوتھیا	۲			پرتاب پور	۱		
ہردوا خورد	۱			پرگنہ اجگیڈہ	۱ سم		صنام	تروی	۱		
تپورا	۱			پٹہ اجگیڈہ خاص				رادھاپور	۱		
نندولی	۱			اجگیڈہ قصبہ نواب	۱			براندا	۱		
اولیچی واولیچا	۲			املی بت	۱			کوارپور	۱		
کلوہرادگورکھپور	۲			نظام پور	۱			لوہارادی	۱		
پورنا	۱			سمرا	۱			بہاری گھورا	۱		
پاہاری	۱			براوان رکو	۱			روٹی ٹولہ	۱		
لگورا	۱			اتیوری دنہاری	۱			جھرنا	۱۷		
برگری	۱			بھوبل پورہ	۱			ٹیہ براہ			
دری	۱			پراہن	۱			براہ خاص سم			
کتوریا	۱			کوری	۱			براہ	۱		
لوہرگھورہا	۱			ناہارپورہ	۱			کھریا	۱		
نرگوا	۱			دیورا	۱			کورداہا	۱		

نام دیہات	تعداد دیہات	کل دیہات تعلقہ	کل دیہات تعلقہ	نام دیہات	تعداد دیہات	کل دیہات تعلقہ	کل دیہات تعلقہ	نام دیہات	تعداد دیہات	کل دیہات تعلقہ	کل دیہات تعلقہ
سوزا بر طرف نو	۱			راجہ پور	۱			سنیوری دمرہا	۲		
راور دپور	۱			عالم پور	۱			دیوری	۳		
نولاس	۱			کانہای الاس				گلھی	۱		
بلہادی	۱			کیسی بنگلا	۱			کانچورا	۱		
یسی گمان گنج	۱			گوجر	۱			کنکورا	۲		
بہردارد	۱			پالی نجت پور	۱			ننی پور	۱		
گلیان پور	۲			گوندی	۱			جوہسی	۱		
رام نگر	نصف			کروندی	۱			زاینج پور	۱		
ہرسنیری	۱			یزدارد	۱			حمیری	۱		
چندراول	نصف			کہروا	۱			مروا	۱		
بھگوری	۱			بھولیس پورہ	۱			پروتی	۱		
برکوتا بزرگ	۱			سہسی	۱			کستوار	۱		
موکیری	۱			دچھوا	۱			بہان رار	۱		
برکولاخورد	۱			کہرچوا	۱			کہریا	۱		
کہروری	۱			مرلبی	۱			پوسی	۱		
رام نی	۱			پاٹن	۱			دہورا	۱		
بیہر	۳			پلتورا	۱						
کتاری	۱			امرت کنڈ	۱						
مہاراج پور	۱			پرگنہ پوئی							
ہری پور	۱			عالم گھاٹ	۳						
				چھارتا	۲						

کل دیہات سمسام

تتمہ نمبر ۷

فہرست دیہات جاگیر دار جسو کو سنہ ۱۸۱۶ء میں دیے گئے

نمبر دیہات	دیہات متعلق جسو	جمع سنہ ۱۸۱۵ء اسلاف بموجب بیان دیوان مورخہ ۱۸۱۵ء		نمبر دیہات	دیہات متعلق جسو	جمع سنہ ۱۸۱۵ء اسلاف بموجب بیان دیوان مورخہ ۱۸۱۵ء	
۱	جسو خاص			۱	جمناتور		۵
۱	تیل کمانو			۱	گرارا		۱۰۰۰
۱	پورندہ			۱	گراری		۱۰۰
۱	گورا			۱	سمری بزرگ		۱۰۰۰
۱	کوئی			۱	سمری خورد		۵۵۰
۱	سکراہت			۱	لودادہر		۲۰۰
۱	مجگوان			۱	اسیل خورد		۵
۱	بہتوری			۱	پاسی		۱۰۰
۱	اکری			۱	دوندہیر بزرگ		۱۰۰۰
۱	چیپر			۱	انتورا بزرگ		۱۰۰
۱	کلاول خورد			۱	انتورا خورد		۵
۱	مدن پوکرا			۴	کلاول بزرگ گرلاگاہ و گرلاگی		۱۰۰۰
۱	کہراہندہ بزرگ			۱	کہاجو		۱۰۰
۱	کہراہندہ خورد			۱	جوگیا		۲۰۰
۱	بہمراہا خورد			۱	کرتیہا		۵
۱	بلی بزرگ			۱	اومری		۵
۱	بلی خورد			۱	اومرہٹی		۵
۱	کرہیا		۱۰۰۰	صفحہ ۴			
۱	بہیرا بزرگ	۱۰۰۰					

نمبر دیہات	دیہات متعلق جسو	جمع سنہ ۱۸۱۶ء مطابق سنہ ۱۲۲۱ف بموجب بیان دیوان مورت سنگھ	نمبر دیہات	دیہات متعلق جسو	جمع سنہ ۱۸۱۶ء مطابق سنہ ۱۲۲۱ف بموجب بیان دیوان مورت سنگھ
	دیہات دوراہو		۱	سوار کورا	
۹	دوراہو خاص		۱	بہاری	
۱	اپوری		۱	مجگوان	
۱	بہاریا		۱	اولیچی	
۱	مزرعہ بزرگ		۱	اولیچا	
۱	مزرعہ خورد		۱	سورارہی	
۱	روفی ہی ——— الموصہ		۱	ہردوا بزرگ	
للوصہ			۱	ہردوا خورد	
	دیہات ریچول		۱	مرہبر	
۱	ریچول خاص		۱	پیپورا	
۱	نی گوان		۱	پورا سینا	
۱	سودا		۱	دیوری	
۱	کھیرو ——— السانوصہ		۱	کتاریا	
تسعہ	دیہات تہار		تسعہ	کل جمع ——— مبلغ سالانہ	
۱	پرا				
۳	کریا				
۱	کلاول				
۱	نبھر				
۱	برگری				
۱	گگرا				
۲	کلہار				

تتمہ نمبر ۸

فہرست دیہات جوراجہ چترپور کو ۱۸۱۶ء مین دیے گئے

پرگنہ	نمبر	دیہات	جمع	میزان کل
		حصہ گوریر تاب سنگھ		
اوری	۱	دوراہی خاص	مبلغ الموصہ	
	۱	گونہا	مبلغ سالانہ	
	۱	شاہ پور	مبلغ سالانہ	

پرگنہ	نمبر	دیہات	جمع	نیران کل	پرگنہ	نمبر	دیہات	جمع	نیران کل
	۱	بیجی	اعمار			۱	نتیج		
	۱	مدن پورہ	سمار			۱	بھاری	لہ	
	۱	مراہ	۱۱ مار ۴			۱	ملہری	×	۱۱ ناصبہ
	۱	تمری	×			۱	دیوری		×
	۱	جھونمر	۱۱ اعاصہ			۱	دگران		×
	۱	پہنا	×			۱	جامی پورہ نانکار		
	۱	بہترپا	×				مکندسنگہ توز	اعمار	
	۱	کھپتیا	×			۱	پیپری نانکار بھارت نیافر	مار	
	۱	نگمو	۱۱ اصاصہ			۱	جگسوانانکار فتح نیافر	ماصہ	
	۱	گنگسی	×			۱	ہردوئیانانکار ہیرامن نیافر	صمار	
	۱	تل کونو	۱۱ اعاصہ			۱	لیپوہ نانکار دیوانی و ماندھنگہ	سمار	
	۱	اترا	لاصہ			۱	اخیرنانکار تیلوار	لمار	
	۱	لل گوا	اعاصہ			۱	ندیانانکار دیوان ماندھاتا	سمار	
	۱	راجپور	لا			۱	پوتری نانکار گورپرساب سنگہ	لہ	
	۱	تہیونن	+			۱	کھجوانانکار گورسوسنے ساہ	۱۱ اعاصہ	
	۱	اکونہ	لاصہ			۱	بھیرانانکار لالہ پرتاب سنگہ	۱۱ صمار	
	۱	املیا کھیوخورد	لہ ۵			۱	بھولیرانانکار تیلوار	ماصہ	
		ٹپہ تلم ۷ م				۱	موروان پدارک رام کشن		
	۱	ظلم خاص	×				سوکل	ماصہ	
	۱	گوسو	۱۱ مار ۴			۱	بندو پدارک گنپت دبی	۱۱ مصہ	
	۱	نوادو	×			۱	تہنگانو پدارک گنمن پاتک	×	

پرگنه	نمبر	دیهات	جمع	میزان کل	پرگنه	نمبر	دیهات	جمع	میزان کل
لودی	۱	بهیل گوا پدارک چنبهار بهت	۲			۱	پیروهی نانکار دیوان کهان سنگه	۲	
	۱	گورا پدارک لعل گورو	۲			۲	تویا گهو نانکار نجور سنگه	۲	
	۱	سوچپوره پدارک اجاچ	۲			۱	تیراه نانکار رقیع سنگه تلور	۲	
	۱	سلونی پدارک بهوان نایک	۲			۲	کهوکوراهی نانکار کشن سنگه گرنجند	۲	
	۱	دبیک کیرو پدارک نتهن	۲			۱	منهوا نانکار کهانگر	۲	
	۱	بهوپا پدارک تجن تیواری	۲			۱	سوتندا نانکار راوت و تی جیو	۲	
	۱	باجاکهیر پدارک سوکل	۲			۱	گرها نانکار رسانوت سنگه گوکرن	۲	
	۱	تیپیری بخشیده برای پروشر				۱	نواری نانکار نانک نوجدار	۲	
	۱	مسماة امید کونوری	۲			۲	موسر گوند پاکهیر نانکار راجه نوجدار	۲	
	۱	بچهون بخشیده برای				۱	برسی نانکار گنبهر سنگه وگاه	۲	
	۱	پروش مسماة جینیا	۲			۱	هامانانکار دیوا سوئی	۲	
	۱	دهاسنا	۲			۱	لسباری نانکار راو تاپ سنگه	۲	
	۱	کریا				۱	هرنی نانکار نوازی سنگه	۲	
	۱	راج نگر مع قلعه	۲			۱	آنهیا نانکار لسباری والا	۲	
	۱	کهجراهو	۲			۱	بی پور نانکار دیوانی و جنر سنگه	۲	
	۱	اودی پور	۲			۱	برپونیا نانکار ست سنگه گوند	۲	
	۱	لکهری	۲			۱	سبرها نانکار لسباری والا	۲	
	۱	کهنداری معروف بنی گنج	۲			۱	دهوایر پدارک بهکیتی او ستی	۲	
	۱	موسانیا نانکار گوریج سنگه	۲			۱	بوسنوا پدارک رام ساکها	۲	
	۱	پاه نانکار دیوان تهی سنگه	۲			۱	جگرا پدارک رام واسر	۲	
						۱	سیوری پدارک بهوپتی نایک	۲	

پرگنہ	نمبر	دیہات	جمع	میزان کل	پرگنہ	نمبر	دیہات	جمع	میزان کل
		پٹہ [illegible]				۱	کھندوارو		
	۱	دودری [illegible]				۱	فی گوا		
	۱	گورایی مع سوا [illegible]				۱	دیوتی پور		
		ذیل [illegible]				۱	تپیری		
	۱	لاہر				۱	دھومیریا		
	۱	برھولا				۱	گردا		
	۱	گری				۱	جہارکور		
	۱	ہردوا				۱	مہارکیا		
	۱	موضع تال	[illegible]			۱	بہارکھیرو		
	۱	بگور	×			۱	ہندا		
	۱	ملہار نائکار دیوان ارجن سنگھ	×			۱	تپنا		
	۱	برہار نائکار رسیا نخان	×			۱	پوروا		
	۱	کالنی نائکار رنبد سنگھ	×			۱	تپنا سمرا		
	۱	سرا نائکار گوپال سنگھ	×			۱	بکرم پور		
		پٹہ [illegible]	[illegible]			۱	پھورتال		
	۱	دھیلا پور خاص				۱	سنسرا		
	۱	دھمورا				۱	دیوپور		
	۱	وہاسنی				۱	متی پور		
	۱	گورگانو				۱	شاہ پور بزرگ		
		پٹہ کشن گڈھ [illegible]	[illegible]			۱	سلیا		
	۱	کشن گڈھ مع قلعہ				۱	مبسدہا		
	۱	بہیس کمار				۱	قصبۂ جیت پور		

پرگنہ	نمبر	دیہات	جمع	میزان کل	پرگنہ	نمبر	دیہات	جمع	میزان کل
	۱	کری				۱	گھونگیہی		
	۱	کندھایانی				۱	نگدا		
	۱	رہی پورہ				۱	اوبی پورہ		
	۱	بہپورہ کوند				۱	بانکی		
	۱	بلوارا				۱	گھیرولی		
	۱	پتی پور				۱	دھناری		
	۱	سورہی				۱	گھتیا		
	۱	چانو				۱	بہوری		
	۱	ہلی				۱	سونا گڈہ		
		ٹپہ دیورا ۴				۱	آلپورہ		
	۱	دیورا خاص				۱	امپورہ		
	۱	ہرپورہ				۱	بہونرسی		
	۱	موتئی				۱	بہیرا		
	۱	ماندو				۱	پیپریا		
	۱	بڑاگانو					ٹپہ کھویانی سوکھا ہوا ۴		
	۱	بگسوہی				۱	کھریانی خاص		
	۱	لہار				۱	پگھوان		
	۱	چندن کھیرو				۱	دھارن		
	۱	بنابکا				۱	گنگو		
	۱	گھتیا				۱	لکوا		
	۱	راہی چپور				۱	پونوا		

پرگنہ	نمبر	دیہات	جمع	میزان کل	پرگنہ	نمبر	دیہات	جمع	میزان کل
							دیہات حصص کور ہمت سنگھ		
	۱	کنکوا				۱	کوریا	سمار	
	۱	تنکوا				۱	پنیار	اعار	
	۱	کاسیر				۱	پرتاب پورہ	سمار	
	۱	سوکوا ہو خاص				۱	پہارا	اعار	
	۱	بدریا				۲	دیبارا نکار دیوان ستوکھ سنگھ	لمار	
	۱	بہورکھا				۱	مہالورا نکار دیوان دیا سنگھ	سمار	
		دیہات جنکی آسم نویسی کور سوجن ساہ کی جاگیر میں درج ہیں ہے				۱	پلہا پدارکی برجوئی سنگھ	ماہ	
						۱	پکرہی ارکی مہت سہا دہوم	سمار	
						۴	نہدرا واسطے پرورش سمار		
	۱	دلہانیا					بیاجہ گوہر کی دیا گیا	الممار	
	۱	دیوگانو				۱	تورہاتی	الامہ	
	۱	ستنا				۱	دہودا	سماہ	
	۱	جیک نگو				۱	پونا	الممار	
	۱	تنہا	ہ			۱	سرکا	الممار	
	۱	بہیاتال	مار			۱	نپہا	الماہ	
	۱	نبہاری				۲	چترہری دتہالکا	الممار	
	۱	سوریکوں				۱	دونی	الماہ	
	۱	کھیری				۱	جنا	لاہ	
	۱	کونزاری				۱	رامپورہ	صماہ	
	۱	چترپور	ممہ			۱	سومیری	سماہ	
						۱	مروہان	سمار	

* اول یہ موضع اندوری سند کو پرتاب سنگھ کو دیا گیا تھا۔

پرگنہ	نمبر	دیہات	جمع	میزان کل	پرگنہ	نمبر	دیہات	جمع	میزان کل
	۱	گلوہان	۵			۱	منس پورہ ″ ″	۵	
	۱	بساتا اسکی جمع شامل				۱	گدہوی پدارک بیرگیان	۵	
	۱	جمع موضع اکتوہان کی	۲			۱	آولپورہ پدارک بہاٹن کو	۵	
	۱	تتوندا پھنسکو	۴			۱	ٹپہ مہاراجپور بنام		
	۱	سدبہرا	۱۰			۱	مہاراجہ ناصر علی		
	۱	پپرہا	۱۵			۱	کواس سوتہدار بنامی	۱۰	
	۱	رگولیا	۵			۱	سرہانی	۱۵	
	۱	ٹپہ پاٹن سے				۱	نپا	۱۵	
	۱	دھمپورہ	۱۴			۳	موکرہی وجہاریا نانکار		
	۱	سوروا	۱۵				کورہروہی سیاہ	۱۴	
	۱	موکہنا	۲	۱۴		۱	کورا موضع نانکار ہرکہاڑ	۱۵	
	۱	تپی نانکار دوین نجرا	۱۰			۱	کتھی نانکار کور زبردست سنگھ	۵	۵
	۱	ریکہا نانکار نیلوان سنگھ خصوری	۵				دیہات حضرت سنگھ		
	۱	دھوندموا نانکار نیچم سنگھ پسر	۲				بوجہ برخلاف نامبردہ کے		
	۲	سوندرو دستیہا نانکار دیوان					کور پرتاب سنگھ کو بلنگ		
		زبردست سنگھ	۲			۱	دومرا	۲	
	۱	اکتوہان نانکار کور سوبھا	۱۴			۱	لورد	۱۵	
	۱	بجورا پدارک ہردیرام	۵			۱	اومریا	۱۴	
	۱	ٹپا کلہ پدارک منجوپوری	۱۵			۱	سنگ پور	۲	
	۱	بہمرار پدارک مصرکا	۵			۱	بیدر	۱۴	
	۱	ہنوتا پدارک بہاٹن کو	۵						

پرگنہ	نمبر	دیہات	جمع	میزان کل
	۱	کشن پورہ	۱۰۰	
	۱	پرپی نانکار اجیت سنگھ	۱۰۰	
	۱	سودا ہا نانکار پرتھی راج سنگھ	۱۰۰	
	۱	کوتا نانکار کور کمان جیو	۱۰۰	
	۱	کیتا نانکار کور پران جیو	۱۰۰	
	۱	لکروں نانکار دیوان کھان سنگھ	۲	
	۱	گنگوت نانکار دیوان بہت سنگھ	۲	
	۱	ملکا نانکار کور رپت سنگھ	۱۰۰	
	۱	اودھو نانکار دیوان رنبیر سنگھ	۱۰۰	
	۱	بھوسی پدارک بھوتن کو	۱۰	
	۱	دگھوڑی واسطے پرورش		
		بھیا مکند کو رکھے دیا گیا	۱۰۰	
	۱	الیاس سائر	۱۰۰	
	۱	اندوہان نانکار دیوان		
		کمان جیو	۱۰۰	
	۱	برپوہان نانکار بہت سنگھ گونڈ	۲	
	۱	پہارا نانکار دیوان بہی سنگھ	۱۰۰	
	۱	کور پہارا نانکار دیوان		
	۱	نرائن سنگھ	۲	
	۱	گووارو نانکار دیوان		
	۱	کمان سنگھ	۲	

پرگنہ	نمبر	دیہات	جمع	میزان کل
کیتولا	۱	برونا نانکار رانو نیم سنگھ	۱۰۰	
	۱	نوگونگ نانکار دیوان کھان سنگھ	۱۰۰	
	۱	کیتہارا نانکار کور اودوت سنگھ	۱۰۰	
	۱	کوار پور واسطے پرورش		
		بہیا بدن کور کے دیا گیا	۱۰۰	
	۱	دہنگا نانکار نرائن داس	۲	
	۱	بہابوا نانکار کور کہری سنگھ	۱۰۰	
	۱	بہاہی نانکار فتح سنگھ	۱۰۰	
		دیہات جو کور سوئی ہے کی سند اول مین درج نہین ہے		
	۱	اٹیا		
	۱	اٹئی		
	۱	ننکو پروارو		
	۱	کرولا		
	۱	مہارگوا	۱۰۰	
للت پور		دیہات حصہ پرتھی سنگھ جو بعد وفات نامبردہ کے کور پرتاب سنگھ کو ملین گے		
لوری	۱	سورندی	۱۰۰	
	۱	گووہونرا	۱۰۰	

پرگنہ	نمبر	دیہات	جمع	میزان کل
	۱	پٹنا	۱۰۰	
	۱	بوہی پورہ	۱۰۰	
	۱	نگوائیلی	۱۰۰	
	۱	کتہارا	۱۰۰	
	۱	مروا	۱۰۰	
	۱	رتن پارا	۱۰۰	
	۱	نونیابر	۱۰۰	
	۱	برسونیا	۱۰۰	
	۱	سلپت پور	۱۰۰	
	۱	بارا	۱۰۰	
	۱	دیوکہلی	۱۰۰	
	۱	بکورا	۱۰۰	
	۱	لیا	۱۰۰	
	۱	پپاہت	۱۰۰	
	۱	اودہیاری بری	۱۰۰	
	۱	نبگ پور	۱۰۰	
	۱	جہابیاکو	۱۰۰	
		ٹپہ پاتم ۴		
	۱	سوتیا	۱۰۰	
	۱	مانیور	۱۰۰	
	۱	کہری	۱۰۰	۱۷۰۰

پرگنہ	نمبر	دیہات	جمع	میزان کل
	۱	تہانکا	۱۰۰	
	۱	بلکورانانکار کورا امانسنگہ	۱۰۰	
	۱	سیلیانانکار کورا امید سنگہ	۱۰۰	
	۱	راجپورا پدارک جگیشن سنگہ	۱۰۰	
	۱	ریوا دیبی ارکن بنی رام بہاٹ	۱۰۰	
	۱	مو	۱۰۰	
	۲	تکوری وپیرا باشمال		
		موضع بہاری کوہی	۲	
	۱	نبودہ برک	۱۰۰	
	۱	موردنہ گڈہی	۱۰۰	
	۱	بکرمپور نانکار دیوان		
		بال سنگہ	۱۰۰	
	۱	جمونیا پدارک کہرو سنگہ		
		تیواری	۱۰۰	
	۱	پہارہ واسطے گذارہ		
		حرم راجہ ہردی ساہ		
		کے دیا گیا	۱۰۰	
		ٹپہ اجگڈہ ۴		
		واسطے گذارہ رانیہائے		
		راجہ ہندو پت دیوگی	۱۰۰	
	۱	راجگڈہ خاص		

پرگنہ	نمبر	دیہات	جمع	میزان کل	پرگنہ	نمبر	دیہات	جمع	میزان کل
	۱	موتا				۱	سورا ہانکار دیوان دیگر سنگھ	۱۰	
	۱	پاٹن				۱	کھوپ نکار دیوان بہادر سنگھ	۱۰	
	۱	راہی پورہ				۱	مودی نانکار دیوان بہادر سنگھ	۱۰	
	۱	للار				۱	دوبالوند نانکار دیوان دیوجر سنگھ	۱۰	
	۱	املہا				۲	کوتیا و برہتی نانکار دیوان		
	۱	کشور گنج					شنکر ساہ	۱۰	
	۱	باہر پورہ				۱	پپوری نانکار دیوان		
	۱	باہر کھیرو					ظالم سنگھ	۱۰	
	۱	برلبست پور				۱	بھوسکا نانکار دیوان		
	۱	بلیری					سادات سنگھ	۱۰	
	۱	موضع نامعلوم الاسم				۱	تلوہان نانکار مندر بصر	۱۰	
		دیہات جو سند				۱	تہورا پدارک بہاٹن کا	۱۰	
		سابق گور سنوی ساہ				۱	ساون پدارک راج سوکل	۱۰	
		مین مندرج نہین ہین				۱	کور و پدارک جودکی	۱۰	
	۱	سرہا	۱۰				دیہات جو مندرجہ		
	۱	کیسری پور	۱۰	۱۰			سند سابق گور سنوی ساہ		
		دیہات حصہ					نہین ہین		
		گور ہند و پت جو				۱	ولیپ پور	۱۰	
		بعد وفات نامبردہ				۱	اوجرا	۱۰	
		کی گور پرتاب سنگھ کو					پٹہ موسم	۱۰	
		ملینگے				۱	موضاص		

پرگنہ	نمبر	دیہات	جمع	میزان کل
	۱	تردونی		
	۱	ننی ہوٗ		
	۱	شکارپورہ		
	۱	کتارپورہ		
	۱	نمدولپورہ		
	۲	سنگرانوان کلان وخورد		
	۱	الوا		
	۱	پلپورہ		
	۱	سباہیا		
	۱	سبھاگنج ہرقصبہ		
	۱	اینامہو		
	۱	پیپری		
	۱	برپورہ		
	۱	نمدیولپورہ		
	۱	دکارا		
	۱	پرتاب پورہ		
	۱	سمردا		
	۱	چوپارو		
	۱	مروارو		
	۱	چندوارو پدارک راوجی دہمت		

پرگنہ	نمبر	دیہات	جمع	میزان کل
	۱	دوری پدارک بہگوان چوبے		
	۱	نورتن گنج پدارک ساوجی دہمت		
	۱	بہاری ؍؍ ؍؍		
	۱	ہتورا پدارک گمان چوبے		
کل موضع	۴			

تتمۂ نمبر ۹ .

فہرست دیہات جو راجہ برونداکو ۱۸۰۰ء میں دیدی گئی

پرگنہ بیرگنڈہ

نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع
برونداا	۱	موہلیا	۱
ساہ پور	۱	لعل پور	۱
ارجنت پور	۱	سندا	۱
بدری	۳	جیری وغیرہ	۳
برہنی پور	۱	ملگرا	۱
نگیلا	۱	پدو	۱
سنگ پور	۱	پدوانیا	۱
ہردی وغیرہ	۲	جورہی	۱
ہیرالپور	۱	پدرا وغیرہ	۳

نام	تعداد موضع
اوجہا	۱
جتھورا	۱
دولہا	۱
ٹیناودی	۲
سرسی	۱
بیرگڈہ	۱
رامپوروا	۱
کانپور	۱
نبھری	۱
رامپور	۱
کشن پور	۱
مچھگونگ	۱
مہتینی	۱
طلائی جوا	۱
سیوری	۱
امچوا	۱
کلتورا	۱
مندکوہ	۱
پوتری چوا	۱
گوپیا	۱
کودلاپیار	۱
بگدری	۱

نام	تعداد موضع
کرولا	۱
تکوری	۱
نوبستا	۱
کرہتی	۱
کوئی	۱
کوتریا	۱
	۱۴

پرگنہ نائی

نام	تعداد موضع
پتھر کجار	۶
مرہا	۱
پوجوریادر	۲
بکوت	۱
کھوئی گنگور	۱
کندر وغیرہ	۳
چوا	۱
کھروہا	۱
	۱۴

دیہات جو قبضہ سادران راجپوتین ہیں

بقبضہ سری بابو انند سنگھ	
سیاسئو ———	۱
بقبضہ سرمت سنگھ بھگونت پور	۱
بقبضہ سری بابو گوردت سنگھ	
کولوان ———	۱

واضح ہو کہ یہ تینوں مواضع حسب درخواست تعلقہ داران شامل سندھ کیے گئے

تتمہ نمبر ۱۰

فہرست دیہات وغیرہ تصوفہ دریاوسنگھ جو جنکی باتسلوشی درخواست سند کی گی۔

پرگنہ	موضع
	۱ کالنجر خاص مع قلعہ
	پاہی
	کنچ ساگر
	کٹرا
	۵ مسرتہ پور
	بہادر پور
	گردہر پور
	مسوری
	سونا
منجھگواں	۱۰ سکت پور
	پورینا
	بروہا
	بدوسا
	پرسہر
	۱۵ سدوری
	رانی پور
	لوہارا
	کرتھل

پرگنہ	موضع
	کنی
	۲۰ گورہا نیجومی پور
	کلاری
	چاندپورہ
	پیرا
	کوہاری
	۲۵ برسکر
	نہیری
	پونگیری
	تبوچا
	چندورا
	۳۰ رگولی
	نیگوہی
	کیرت پور ہرسپور
	رئیو چا
	نرائن پور
	۳۵ مرگوا
	برسندہا سونپور

پرگنہ	موضع
	چندال نصف سونہم
۳۷	نیگاؤ
	براجا
۴۰	رگنی
	رام نگر نصف م
	بلاقی پور
	لوہیر تنا
	گورہا بگ سوک
۴۵	بلرکا
	سندی پور
	ہردی پور
	گدی پورا
	بچکاؤ
۵۰	چوتہا
	راسپور
	چتیانی
	کولین پور
	سلیا
۵۵	بسرام گنج
	بھوگر بائی
	بھیس ورا
	اودی پور

پرگنہ	موضع
	بہاق پور
۶۰	مہاونا و
	بھیتو پورہ
	بارکا گریک
	کشن پور
	چوکی
۶۵	کمو ہیرا
	تبا بہار
	بھیرہا
۷۰	ساہن پور
	ہیرا پور
	سمردہا
	فرس روہا
	بلادی
	نولیتا
	بھوراو
۷۵	برہو خاص
	سیر خاص
	امیوا بغیر کان الماس
۸۰	کہرکاٹ
	بلیاری
	دیوراہو بغیر کان الماس

پرگنہ	موضع
	ہیرا پور بغیر کان الماس
	گورہا "
	لوتن پور
	اوکلا بغیر کان الماس
۱۰۵	دھوہا
	پرگنی بغیر کان الماس
	کورد ہنی
	چیری پونی بغیر کان الماس
	نبوج پور "
۹۰	برسنوہا "
	ہندوی "
	اودری "
	راجرا "
	دہا
۹۵	سہا پور بغیر کان الماس
	ہیرا پور "
	گہیرا
	بھپا بغیر کان الماس
	کرولا
۱۰۰	سوریا
	گرنا بغیر کان الماس
	تہوریا

پرگنہ	موضع
	بابو پور بغیر کان الماس
	رئی پانی "
۱۰۵	کہروگاہ
	نہاری بغیر کان الماس
	چوپورا "
	کتانیا "
	دم چوجا "
۱۱۰	اودی پور "
۱۱۱	چتینی
	نام کاتہاری الماس
	سیہو ۱
	مالک پور ۱
	چندالعل پور ۱
	غازی پور ۱
	سندہی پور ۱
	گراہ ۱
	چاترا ۱
	مکان الماس
	تتمہ نمبر ۱۱
	فہرست دیہات جو جاگیر خاں علیپورہ کو شمشاد خیر وسیر گئے

نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع	نام مواضع	تعداد موضع	کیفیت
علیپورہ	۱	جوریا	۱	گل تپا	۱	
سرسند	۱	گورا	۱	کھراہی	۱	
تورہ	۱	چرواری	۱	براہی	۱	
لہدرہ	۱	بدیرا	۱	اوجراندا	۱	
کوکن پورہ	۱	پرتو	۱	منگوا	۱	
کیتوکر	۱	اماہ	۱	انتہیری	۱	
بربی	۱	مہند	۱	تیر	۱	
کورہ	۱	املیا	۱	امدونی	۱	
کلاین	۱	مریگر	۱	چکر	۱	
نوبہاری	۱	دوتو	۱	کھوراتھا	۱	
چالی پاڑہ	۱	کراتو	۱	کیتا	۱	
تلاہ	۱	پلواہ	۱	چندی	۱	
بوم بہاوزی	۱	پورہ	۱	سیوتا	۱	
بڑاگانو	۱	کیموہو	۱	کھدری	۱	
				بہرگوا	۱	
				بہرسروار	۱	
				کتولا	۱	
				سوگرا	۱	
				پچور	۱	
				ددور	۱	
				مہیریا	۱	
				نچھیرا	۱	

بیچ موضع کرارا کی ہوا میں ۴ گہ اراضی واسطے باغ کے ۴

تتمہ نمبر ۱۲

فہرست دیہات جو جاگیردار کوتی کو ۱۲۱۰ھ میں دیے گئے۔

تفصیل دیہات واقع پرگنہ گونی

نام مواضع	تعداد مواضع	کیفیت
کوتی خاص	۴	
دیوتا	۱	
دیوری	۱	

نام موضع	تعداد مواضع	نام مواضع	تعداد مواضع	کیفیت	نام مواضع	تعداد موضع	کیفیت
سرسا	۱	جنندا	۱		برسنیا	۲	″
مہورنیا	۱	دیوری	۱		گول مواضع	۲	
چورولی	۱						
نیگمانا	۱						
مونکری	۱						
سگوہا	۱						
دلوند	۱						
مجولا	۱						
رای پور	۱						
جمالی	۱						
نگاوا	۱						
مرگووا	۱						
نوبتیا	۱						
سگیری	۱						
گورائیا	۱						
نیگنا	۱						
سمری	۱						
کہانلہا	۱						
ارنی بی	۱						
نہراستولا	۱						
بہاب دولا	۱						
پوتری	۱						
سنور	۱						

نام موضع	تعداد مواضع	نام موضع	تعداد مواضع
بیچور	۱		
اوبکا	۱		
پنگتھی	۱		
کولدانی	۱		
گوہانی	۱		
توساہ	۱		
ٹکی	۱		
دگری	۱		
تبن گڈہ	۱		
براجیل	۱		
رجیری	۱		
نندا	۱		
پودہا	۱		
سرور	۱		
برونڈا	۱		
گلووا	۱		
گلی	۱		
مدنی	۱		
املیا	۱		
سوہر	۱		
پورہ	۱		
شاہپورہ	۱		
کہری	۱		

تتمہ نمبر ۱۳

فہرست دیہات جراجہ ناگود کو سنہ ۱۸۰۱ء میں دیے گئے

تعلقہ اوچارا و ناگود

نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع
اوچارا سمیت گڈہی	۱	موجگاپا	۱
کتار	۱	پیراہی	۱
پوکھارا	۱	بگتا	۱
اکھرا	۱	بھلماتی	۱
ہوکانی	۱	چوتہور	۱
دہناہی	۱	ڈوردانی	۲
پولہن پور و کہاکرا	۲	مرہو	۱
لوہوریا	۱	نراتی	۱
کنہولی	۱	بنکار گوا خورد	۱
اتاہا	۱	دوری	۱
بودہ	۱	اگاوا	۱
سونتا	۱۰	ردھنورا	۱
گوہوری	۱		۱
بہرولی	۱	موہن	۱
بہگر تولاہی	۱	باندی	۱
ودرا	۱	بہار ہوتی	۱
فتحی واندی	۱	سادشا	۱

نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع
بسولہ	۱	جلوسا	۱	ہست سار	۱	ہردوا خورد	۱
بونسبھا	۱	پپری	۱	کل پورہ	۱	بہتارہی	۱
کہوریا	۱	مرگور	۱	جیت پور	۱	واہا	۱
ناگاوہ مع گڈہی	۱	اٹاوا	۱	مار	۱	بابوپور	۱
آلوا	۱	گورا	۱	موہوری	۱	برکھورا	۱
تپہروندا	۱	کھویرا	۱	موکاہر	۱	براہ	۱
تبھوندا	۱	کھوکھوراوا	۱	تپورا بدیسی مع گڈہی	۱	پپری	۱
نوتہ گوئی	۱	چندگور	۱	کھوری	۱	اکاہا	۱
جاکھی	۱	اوستوکورو	۱	انتربیدیا	۱	دگوار	۱
دیہی	۱	گزار	۱	کولداتا	۱	تگوہا	۱
لولہا	۱	مہکونا	۱	مرگوا	۱	مروارہ	۱
جلیرا	۱	بکرمپور	۱	کموجاہ	۱	تپوار	۱
بھیروشا	۱	رودابزرگ	۱	اچل خورد	۱	گول گری	۱
برکونیا	۱	رودا خورد	۱	گوبراوا خورد	۱	انکوہی	۱
روہونیا	۱	براتیا	۱	لوتیری	۱	بلی ہیا	۱
سدودواہ	۱	براتیا (بری)	۱	ستی رخ	۱	تورکاہا	۱
کچلاہا	۱	بہاند	۱	امدتیری موہن تولا	۲	چوکاہو	۱
بکرا	۱	اٹاوا	۱	لودا ہو خورد	۱	لک تلوا	۱
ہردوا خورد	۱	بوم بہوری	۱	انترا	۱	بیرا کل	۱
اتورا	۱	موہوگیر	۱	تدو	۱	مانگ پور	۱
اترارا	۲	جکوہل	۱	لدپورا	۱	بسورا	۱
کنوتا	۱	ابی بابہ مع گڈہی	۱	کوفی	۱	کمدارہا	۱

نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع
کھوہی (دیپ)	۱	بوندی کوہاری	۲	سلوہیا	۱	کرل	۱
کولاندا	۱	امبا	۱	سپتی	۱	کرہوندا	۱
سہوواور	۱	پاہر	۱	کوسلی	۱	اومری	۱
برہا	۱	بہاہ	۱	دودراہا	۱	کوردیہا	۱
کھیروا	۱	لکد	۱	کتاہ	۱	بتنوہار مع گڈہی	۱
کھری	۱	لعل پور	۱	چدا	۱	کھوتی	۱
سمری نمجاری	۲	بچھوہی	۱	پٹنا	۱	اکونا	۱
کلودہا	۱	پروریا	۱	پرم تولا	۱	سوریا	۱
کھورادیری	۱	تنھورا مع گڈہی	۱	بودہاندو	۱	کپنار	۱
نندرہا	۱	دہوسا	۱	ستنسا	۱	نمراہی	۱
کراہی بری	۱	بیرپور	۱	کروہیا	۱	بورہی مرہا	۲
مجاکھن	۱	اترارہی	۱	کوداہری	۱	بستارا	۱
بلا	۱	گردرہا	۱	داداخورد	۱	بروہارا	۱
تھیا	۱	اوگناکی	۱	لعل پور	۱	لیتنا	۱
گردی خورد	۱	اومری	۱	پیپروکھر مع گڈہی	۱	برہاتا	۱
کروور	۱	کنڈاورا	۱	بہری	۱	اوردانا	۱
گرولی	۱	کول گوا	۱	توری	۱	لنگرگوابری	۱
اگورودور	۱	جگناہات مع گڈہی	۱	امرتی	۱	انگلاگلی	۱
کولوار	۱	دریچہ	۱	لسیابری	۱	برکچی	۱
گورہاچکل	۲	کچ کون	۱	بسکہری	۱	لوئی جیا	۱
اومرات مع گڈہی	۱	بکوری	۱	چندگوا مع گڈہی	۱	تھورتہا	۱
اودان	۱	گھورالی	۱	دوہیا	۱	نوبستا	۱

نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع
جوار و رپور	۱	للدوہیا	۱	اوگاہی	۱	لوہوریا مع گڑھی	۱
صوریہا مع گڑھی	۱	مردگری	۱	موربا	۱	دیہونہادی	۲
پوم راہا جوندام پور	۲	بنگھرہ	۱	مبتوہیا خرد	۱	ہردوا	۱
پہورا وری	۱	سجنی	۱	سن برسا	۱	دن پوراوری	۱
کاپرمدد ہا	۲	اومری	۱	بجوہورا	۱	براہ	۱
پرسودر	۱	موہیوا	۱	سنگاچر	۱	مرہی	۱
جنگودر	۱	املیا	۱	رومیہیا خرد	۱	ہرانجی	۱
بابوپو یاکر	۲	دہورا ہرا	۱	گونہار	۱	تیل گوا	۱
امکوہی بڑی	۱	پلنا	۱	دیہنیا	۱	کل ہاک	
ہلوندا	۱	استرہار	۱	مجگوا	۱		
کہارروا	۱۰	اوچولی بڑی	۱	جولی	۱	تفاقہ تپاہ	
بودکہارروا	۱	جگنا تہدپور	۱	انترہیدیا خرد	۱		
کوتا	۱	پوری	۱	انترہیدیا	۱	رامپوربجاہا	۲
اٹاوا بڑا	۱	مرہی	۱	برکونیا	۱	امدری	۱
ہردلی	۱	کودہری خرد	۱	ملہالاہیا	۴	بری موہی	۱
لودہیا	۱	برہلا	۱	کھاکوری	۱	رار	۱
کورار	۱	ختتال	۲	لونیا	۱۰	کتہاوتا	۱
پیوناجنگری	۱	کوریاگوندیا	۲	کولی پورہ	۱	موگرہوا	۱
سہسای بڑی	۲	اوچولی رامپور	۲	کنہریا	۱	مہوپورہ	۱
موری پوری	۱	بودکہار	۱	نگرا	۱	پیپلبرادہری	۳
سمری	۱	اودمی بڑی	۱	الوا	۱	سونا	۱
مہدہ اوخرد	۱	کراہیا خرد	۱	کتاتا	۱	کہریا	۱
اومری	۱	گدہ موکتی	۲	بولومی	۱	دسوہاج	۱
ساہودیہی	۱	سرہارپور	۱	بودکہان	۱	منگار	۱

نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع
رجونی	۱	بدہاوا	۱	بچاوا	۱	سرساہاوی	
اماہ وندی	۱	مہاراپور	۱	امیا	۱	کل ۱۴۰	
دہوکوکھار	۱	بہرلہ	۱	کوتراہی	۲	تتمہ نمبر ۱۴	
پرسوانیا	۱	طوطیاجہاری	۱	کوداری	۱	فہرست دیہات جو راجہاول کو	
کوتی دری	۱	بہبورا	۱	سوکھوا	۱	سنہ ۱۸۱۶ء میں دیے گئے	
بجے بہار	۱	گجموری	۱	اتوا	۱	نام	تعداد موضع
دبرا	۱	بساوا	۱	بودکہان	۱	سوہاولی ٹپہ	۱
دہوساندہ	۱	رکی	۱	لوجہان	۱	پورہی پلورہ	۱
کاری ماتی	۱	وندی	۱	گدروہی	۱	بہون	۱
کہا	۱	پندہری	۱	کوراہی	۱	بہورا دیورا	۲
ددہا	۱	ہوکہور	۱	کوتہوتا	۱	بہنگوان	۱
تپہت	۱	کوہی	۱	سوکہہ سنا	۱	پرگانو	۱
براہ	۱	کرولی	۱	مہوتیا	۲	دہندورکہرکنگن	۲
بردہوانی	۱	پیراگڑہ	۱	کانپورہ	۱	نول پور	۱
ہوسگرا	۱	کرہیا	۱	کودی ورا	۱	کورپی	۱
کروندی	۱	پناہ	۱	کراجھور	۱	گرنگرو گرگا	۲
لنگوہی	۱	نیی	۱	لودبد	۲	بیرادلورا	۲
کری	۱	جہنجی	۱	گبورہا	۱	آتارا	۱
مالن	۱	گروری	۱	گتودا	۱	گورا	۱
نکر	۱	مرہیوہی	۱	سندوہی	۱	رہتی	۱
دونگریا	۱	برہا	۱	تیگہیری	۲ تیگہیرا	مہادوارنگ گوا	۲
راہی ہواہ	۱	پچکاوا	۱	کوتہ مس	۱	دیورا کلا	۱

نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع
دہادری	۱	اتورا	۱	اتوا	۱	کھولوا	۱
سن برسا	۱	جھگرا جھگری	۱	اگلمر گڈہ	۱	برہیا	۱
بلنگ تا	۱	پٹنا	۱	سیپرا بندہ برادر	۲	جنوچی	۱
دلوری	۱	پنہ ری گانو	۱	نوکہار	۱	بابری	۱
کھندپورا	۱	کہلارا	۱	پنہ دورجن پور	۱	برلیسا	۱
برارونتہ	۱	دورورا کلاں	۱	بگہارا	۱	گوداروا	۱
چمراہا	۱	پرارا	۱	متہا	۱	کورہا	۱
امودہا	۱	جروا چک بندی	۲	گنارا	۱	نمورا	۱
پچ بہی	۱	کلہوکی	۱	دتیا	۱	املیا	۱
دورواہ کلا	۱	سیپرا کلاں	۱	دلورا	۱	لدارا	۱
اومردرا	۱	لے پنیا	۲	چک واہر	۱		
ادرکہا چک بندی	۲	نارن پور	۱	لکاہا	۱	علاقہ کولن ضلع م	
ہنتوا سارس تال	۲	منگوا	۱	تکورا	۱	ہمگدارا	۱
کرہا	۱	زیگر	۱	بہارا	۱	پوروا	۲
گہدوری چک بندی	۲	کاہر	۱	اترارا	۱	للاہا	۱
بہکری لمتارا	۲	سمہا	۱	اجرارا	۱	بروا ہو	۱
ساہالہ	۲	کھرسرا	۱	گوہاری	۱	گولاکہر	۱
مورابا	۱	جھرارا	۱	سراہی	۱	گوری	۱
رہستا	۱	کچ چیرا	۱	سراہون	۱	مرواجر	۱
کھری لوہاہ	۲	متوتا	۱	سنگولی	۱	بگارا	۱
ہمیر پور	۱	بہترا	۱	سمرا	۱	کھولاسر	۱
سنگ بونگ کلارا	۱	بردہی	۱	منکی ہار	۲	کھریج گرا	۱

نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع	نام	تعداد موضع
اتورا	۱	مہاوا	۱	کرنیدی	۲	بھندری پتوی وسمرا	۳
				بہمورا	۱	گلیل	۱
متعلقہ برسنگ پور کوتا ہا				بورا	۱	امرپور	۱
کوناہا	۱	لدری	۱	لنگورا	۱	گورسنی	۱
مجھیر	۱	بیاہ	۱	پچلی ہورا	۱	سلیا	۱
کوتا	۱	بھموری	۱	منجوار	۱	بھیلا	۱
تلیری	۱	پرسنجا لشنا پور	۱	شادہ	۱	پیپا	۱
لکڑا	۱	پرسنجا خورد	۱	دونباو	۱	بوسنت	۱
پکوڑخورد	۱	گرلا	۱	کناتا	۱	بھرکیری	۱
پری امرانی	۱	جاہیہ	۱	سن بسار	۱	بھیرا	۱
بھنکورنو	۱	سسواری کھیر	۱	کرکیوتی	۱	بھیریا	۱
سوجادل	۱	منہا	۱	دھبیوت	۱	برینیا	۱
ماما	۱	ریواری	۱	کھادرا	۱	بلیا	۱
سمرا	۱	میدا	۱	نیگوار	۱	مسنگوا	۱
نگراہ	۱	بسلاہ	۱	ہرہا	۱	محال	۱
تبرا	۱	گورگھاٹ	۱	رچلا	۱		
کریریا نرگورنی	۲	لکاوز	۱	تیتا	۱		
کبونکیسرا	۱	بھم تراترا	۱				
کریا	۱	بمرہی	۱	برداری و لطفم		ہردوا	۱
کراندا خورد	۱	ہمری	۱	تیوا	۱	مجین	۱
جانتا	۱	چمپھر	۱	جنیا	۱	موجب	۱
دیوراہر	۱	برتا	۱	کانپور	۱	برندا	۱
پرہا	۱	ہتوا	۱	چتوا جلاہتہار	۳	سرسا	۱

نام	تعداد موضع
اجی	۱
پرسادی	۱
کھونج	۱
دیوراج	۱
سرورا	۱
تتپنا	۱
ہردارا جوکھن	۲
تتپورا	۱
سن ورسا	۱
پورنیا	۱
اوکاہ	۱
پچلی	۱

کل دیہات ۱۴ موضع نصف

تتمہ نمبر ۱۵

فہرست دیہات جرابہ سیہر کو سنہ ۱۲۱۴ف غیر دیے گئے۔

پرگنہ نام	نام موضع	تعداد دیہات	کل
	میہر خاص ۷ م		
	سیہر	۱	
	اودی پور	۱	
	سملادا	۱	
	سنہائی	۱	

نام موضع	تعداد دیہات	کل
مرکنتی	۱	
امبر		
جیت نگر مع		
جیت نگر	۱	
بداہو	۱	
اترا ہا	۱	
بشنی	۱	
کلیان پورا		
تپہر وندا	۱	
گبیرا	۱	
چاندیال ۷ م		
چندادل	۱	
اتارا	۱	
سمودہا	۱	۳
لکھور خورد	۱	
اومری		
نگرہا	۱	
پرسوکھا	۱	
ہرد اکیم ۷ ابد حجت		
کوپدارک دیا گیا	۱	
تکترا	۱	
پیلاہ		۱

نام موضع	تعداد دیہات	کل
سوہاری	۱	
گوہ	۱	
گودہا	۱	
گوائی	۱	
وولنی	۱	
اداہ	۱	
وندائی	۱	
براہی	۱	
(گوہاں) دہمورا وودار	۲	
پونری للعہ م		
پونری	۱	
ملوہی	۱	
دندہار	۱	
دہوارہ	۱	۴
سنکہا ور بزرگ	۱	
بیلا	۱	
کیتیا	۱	
گرگیتیا	۱	
پیرا بطور پدارک (بجھوسا) برشاہ		
چوبے کو دیا گیا	۱	
جونوری ۷ م بچراج (بطور)		
بطور پدارک دیے گئے		۴

نمبر شمار	نام موضع	تعداد	نام موضع	تعداد	نام موضع	تعداد
	دیاہی	۱	کنچن پور	۱	گمان بلوا	۲
	سرداری خورد	۱	بجگراہ	۱	گوبیری پدارک	
	سرداری بزرگ	۱	بودہ نوا	۱	سنتوک دوبو	۱
	دھنواہی	۱	جمتال یک و نیم موضع		بریچا پدارک سیامی	۱
	اومرائی وپپری	۲	پدارک نرپند وبریا		بھاری پدارک دھم پیو	۱
	ہنوتا	۱	جمتال نصف		وبھرائی پدارک اوجیار سنگھ	۱
	کوتی	۱	کیساری	۱	مودہی پدارک زمین مغوہا	۱
	برتی	۱	ایلیا پدارک رگھوناتھ		مجگوا خورد و مجگوا بزرگ	۱
	اُماوا	۱	تیواری	۱	پدارک سنتال	۲
	ہتواہ	۱	پپرہا پدارک بھاری	۱	کرسندی پدارک	
	مدیری	۱	چندن وتیا پدارک		جگ سنگھ گب	۱
	لبسودی ولبسوا	۲	جگناتھ	۲	سکوریا پدارک بدھو جگی	۱
	نندن صمم بطور		کرسندا پدارک شیولیل		ٹپہ اجوان	
	پدارک مورلی دہرو		پانڈے	۱	اجوان سمم	
	ٹھاکر رام کودیو گوئی		منگلوا پدارک سیامالال		اجوان	۱
	نندن	۱	پانڈے	۱	چوکھندی	۱
	رائچور	۱	منگروہا	۱	بندہی	۱
	کروندی	۱	استالا پدارک بیچو		مدہا	۱
	کوندی	۱	تیواری	۱	بھدئی	۱
	بھراہا	۵	کلہاہا پدارک		کامتا	۱
	کنچن پور پدارک		گوپال پانڈے	۱	سوپاتال سمم	
	سرسی گونبد دیوی		کسارو چمروہا پدارک		سوپاتال	۱

نام پرگنہ	نام دیہات	شمار دیہات	کل	نام پرگنہ	نام دیہات	تعداد دیہات	کل	نام پرگنہ	نام موضع	تعداد دیہات	کل
	نواہ ۱				جواری سے م				بہترا و تکیر	۲	۱۲
	اگر ۱				جواری خورد ۱				پیپوا	۱	
	اماوا ۱				جواری بزرگ ۱				گوتاری	۱	
	بوسنیا ۱				کھروا ۱				برانڈی	۱	
	سلیا ۱	۶			پنڈاہی ۱				بن بیکیر	۲	
	روجوری ۱				ہنڈوا ۱				بودہا	۱	
	نوارد سے م				برساہن ۱	۶			سلیاو کاہری	۲	
	نوارد ۱				گوریا سے م				بسندی للعم		
	کیتا ۱				گوریا ۱				بسندی ۱		
	کیندا ۱	۳			ہنسیا ۱				بھونرا بابا ۱		
	کری تلائی سے م				کماتی ۱				کھروا پار ۱		
	کری تلائی ۱				گودی ۱				اتورا ۱	۴	
	کوسوا ۱				پتاہرا ۱				کوسما ۱		
	بہوتی ۱				دری ۱				بادشاہ م		
	جسو ۱				جنگ ۱				بادہا ۱		
	کھتیا ۱				پلیوہا ۱				سوکواری ۱		
	سونچ پورو ۱	۶			چوکی ۱				بکیلی ۱	۳	
	پرسوارو سے م				کھیرنوی ۱				دیوری ۱		
	پرسوارو ۱				جنسواری ۱				چن مو ۱		
	موہوا ۱				مرند ۱				براہ للعم		
	بری بکرا ۱	۳			بدارا و گگاور ۲				براہ ۱		
	سرہدا و کروندیا ۲										

پرگنہ	نام موضع	تعداد دیہات	کل	پرگنہ	نام موضع	تعداد دیہات	کل	پرگنہ	نام موضع	تعداد دیہات	کل
	کوہاری		ماموضع		ہریا	۱			نتنی	۱	
	برسوارو	۱			دھوریچ	۱			لوہیج	۱	
	پچکولا	۱	۴		موہوبہ گانو	۱			کھوہی کودرا	۱	۴
	جوباہ مے م				اگاسی	۱	۴		گوریا وکورہا		۲
	جوباہ	۱			بھاوان پور پدارک				گوہاہی		۱
	بندھیا	۱			بچراج دوبے	۱			سنورا		۱
	بھیرا	۱	۳		گکشر للہ م پدارک				بھرورا		۱
	ساران دنوگانو	۲			درواداور				کوسیندی		۱
	دھومی	۱			لگرا	۱			متوارو		۱
	ہنوتا	۱			جونواری	۱			بیلہا		۱
	سلیاے م				بردیاخورد	۱			مریدن وکوتھیری		۲
	سلیا	۱			بردیابزرگ	۱	۴		تتیہری		۱
	بھداوا	۱			اومرنید پدارک کھوکھو	۱			کھردوا وکوچ گانو		۲
	پیرہرا	۱			دہانی پدارک برہمن دیہی	۱			امواندی ونسیوکھار		۲
	برہ	۱			پیرہت پدارک بنیا	۱			دوندی وبورگار		۲
	اودسی	۱			موہسوا پدارک بنیا	۱			نوگانو		۱
	پرت پور	۱	۴		ٹپہ رای گواہ	۱	۴		کہری		۱
	جرسی وگھرا	۲			رای گواہ خاص	۲			تکسلی خورد		۱
	دہنوائی ولوگئی	۲			اٹاوہ ومانگ	۲			تکسلی بزرگ		۱
	کھراوا	۱			بردواللہ م				ادرا		۱
	ہریاللہ م				بردوا	۱			سکیری		۱

نام پرگنہ	نام موضع	تعداد دیہات	کل
	دونگرگوا	۱	
	سون برسا	۱	
	روہنیا	۱	
	کھردوا	۱	
	بیرادسیر	۲	
	لوریاتی دگورہاری	۲	
	گرواوبنیاکا	۲	
	دہنواہی	۱	
	بیہر	۱	
	موہنیا	۱	
	بونی پدارک رامچند		
	دوبے	۱	
	گوارودجرادارک		
	انچہارام	۲	
	بھرولی پدارک		
	بھونی چوبے	۱	
	اتارادارک شیوچن	۱	
	تیارپدارک کشوری		
	پٹواری	۱	
	کنوارو پدارک		
	رتی پوری	۱	۱۰
	ٹپہ بلیوا		

نام پرگنہ	نام موضع	تعداد دیہات	کل
	تیرتہا	۱	
	سبہاگنج	۱	
	پلابکیریا دوارہ	۳	
	ہردوا	۱	
	گوگری	۱	
	بچا	۱	
	سمرا	۱	
	نوگانو دسوہولا	۲	
	گوگد	۱	۱۰
	ٹپہ امیورا		
	گندواللہ دم		
	گندوا	۱	
	موہتونیا	۱	
	پپریا	۱	
	اورکی	۱	۴
	امترا ۴ دم		
	امترا	۱	
	پکرا	۱	
	کوہارا	۱	۳
	امیورا خاص ۲ دم		
	امیورا	۱	
	دہری دچد ہوئی	۲	

نام پرگنہ	نام موضع	تعداد دیہات	کل
	کھلیسور	۱	
	سوہروار	۱	
	دہرہپور دجگوری	۲	
	دہورا وکنارا	۲	
	دیورا	۱	
	بنجریا	۱	
	مار	۱	
	جرگونی	۱	
	دہورار	۱	
	ایٹاوا	۱	
	کلیہو	۱	
	چاکا دجینی	۲	
	کھڑواہ دمجلواہ	۳	۵
	دنیہی للہ دم		
	دنیہی	۱	
	جوہارا	۱	
	بھرگوان	۱	
	پیونگ	۱	۴
	ہردوا	۲	
	املیا	۲	
	لچھمن پور پہ پدارک		
	نندسا	۱	

نام پرگنہ	تعداد موضع	تعداد دیہات	کل	نام پرگنہ	تعداد موضع	تعداد دیہات	کل	نام پرگنہ	نام موضع	تعداد دیہات	کل
پٹہ جھیریا					جاجاگڑہ ۱				کھروا ۱		
برہی مبلغ ۴					نمسر ۱				کھورند ۱		
	برہی ۱				ہرتلا ۱				ہلندہ ۱		
	اوبونا ۱				گنیاتی ۱				شیر ۱		
	پویا ۱				دودوری ۱				کھرہاری ۱		
	برتیا ۱				بنگھوتا ۱				جماریا ۱		
	لوتی ۱				کرواہی ۱				بکیلی ۱		
	دوہریا ۱				پچھا ۱	۱۸			بلیا ۱		
	جوگراہی ۱				سکروندی مبلغ ۴				لررا ۱		
	دیوری ۱				سکروندی ۱				چپیا ۱ مبلغ ۴		
	پہروا ۱				درسی ۱				نودرہیا وبہن گوا		
	دگھی ۱				لونی ۱				پدارک انچہارام و		
	سگھورا ۱				کھمرا ۱				پچراج دوبے ۲ مبلغ ۴		
	بنگوان ۱				کھمریا ۱				پٹہ جوکیہی مبلغ ۴		
	دیورا ۱				نگھارا ۱				جوکیہی ۱		
	جھیریا ۱				دہور ۱				پچپاری ۱		
	پوج بھوجا ۱				سجھولی ۱				کھمریا ۱		
	گرواہ ۱				مہاتینیا ۱				کوسی ۱		
	کھرنا ۱				موجیوان ۱				کھریا ۱		
	کروندی خورد ۱				امواری ۱				کائم ترائی ۱		
	کروندی بزرگ ۱				اندامہا ۱ مبلغ ۴				بودہا ۱		
	بھیریا ۱				کھمرواہا مبلغ ۴				دندہورہ		

نام پرگنہ	نام موضع	تعداد دیہات	کل
	کودیری	۱	۱۱۰۴
	اسوا	۱	
	اودانی	۱	
	دھنیری	۱	
	موہنیا	۱	
	کروندیا	۱	
	توپنا	۱	
	جوناہا	۱/۲	۴
	ٹپہ گورہا		
	گورہا	۱	
	تیپریا	۱	
	جوری	۱	
	پپرا	۱	
	کھیرا	۱	
	لوکم پور	۱	
	سنگین پورہ	۱	
	چناہی	۱	
	ہرووا	۱	
	کراہ	۱	
	سراہ	۱	
	پسوندہ	۱/۲	۴
	ٹپہ دولی		۱۱۰۴

نام پرگنہ	نام موضع	تعداد دیہات	کل
	دولی	۱	۱۱۰۴
	پپوری	۱	
	کوبلیا	۱	
	براہ	۱	
	کھوند	۱	
	ماری	۱	
	اتھارا	۱	
	گوہردل	۱	
	اکھوی	۱	
	پالی	۱	
	نوبتا	۱	
	مسوفی	۱/۲	۴
	ٹپہ گوتیراہی		
	گوتیراہی	۱	
	سرواہ	۱	
	جراہ	۱	
	دونیا	۱	
	گوردوا	۱	
	تموہا	۱/۲	۴
	ٹپہ سکرچی		
	سکیری	۱	
	گراہ	۱	

نام پرگنہ	نام موضع	تعداد دیہات	کل
	سیرا	۱	
	کواہ	۱	
	انتربید	۱/۲	۴
	گنیش پور		
	گنیش پور	۱	
	لوہرہ	۱	
	کوہورا	۱/۲	۳
	لوہردان	۱	
	تیرگوتا پوروی	۲	
	کرنا	۱	
	اجیا	۱	
	سلیہا	۱	
	دیوری	۱	
	پسوارو	۱	
	تہسواہی	۱	
	سجواری	۱	
	تکریا	۱	
	گھنشرا	۱	
	سوترا	۱	
	گوبندی وبندوہا	۱	
	سیگوارہ وطوطری	۲	
	دلوسیر	۲	

نام پرگنہ	نام موضع	تعداد دیہات	کل	نام پرگنہ	نام موضع	تعداد دیہات	کل	نام پرگنہ	نام موضع	تعداد دیہات	کل
	اندور	۱			سلانا	۱			پرولی	۱	
	پدیرا	۱			پرسونی	۱			چپاری	۱	۱۸
	دھنگوان	۱			تمریا	۱			ستوار	۱	
	پریا	۱			برہارا	۱			موراہورا	۱	
	سنگوان	۱			نبھاری	۱			نندا وجوار	۲	
	پوریا	۱			اسوندی	۱			سورما وگوجاتی	۲	۱۶
	نبکوا	۱			ڈوبری	۱			کھرکھری وکچہ چری	۲	
	مہواوندی	۱			[illegible]	۱			نوار وبندریا	۲	
	پال کپہاؤ	۱			مری گوا	۱			گردہا	۱	
	موہوگوا	۱			نوار	۱			بجورہ اولموترا	۲	
	براہ	۱			تیراہ	۱			گردہا	۱	
	دبیا	۱			بہدورا	۱			گھورو	۱	
	ٹپہ دیورا				پونری	۱	۱۸		مہوگوا	۱	
	دیوراخاص		۱		کتی				نیجوارو	۱	
	روہنیا				کتی	۱			کودریہی	۱	
	روہنیا	۱			دروندی	۱			تکروار وبامنی	۲	
	باندی	۱			نتوار	۱			کنوارو		
	پساندی	۱			ہتہوری	۱			کنوارو	۱	
	مانپور	۱			کومریا	۱			بن پوکار	۱	
	بہندی	۱			بروڈا	۱			متوار	۱	
					امتہا	۱			بوجی	۱	
					سوہاری	۱			بہرتی	۱	

نام پرگنہ	نام موضع	تعداد دیہات	کل
	پریا	۱	
	بجرہا	۱	
	بجری والیا	۱	
	برکھیرا	۱	
	ہردوا	۱	
	مندیا	۱	
	موہری	۱	۱۲
	بنجاری للعہ م		
	بنجاری	۱	
	تیلکر	۱	
	چوپرا	۱	
	درونڈی	۱	۴
	کمرہا سے م		
	کمرہا	۱	
	تپوارو	۱	
	جتوڑو	۱	
	مدن پوری	۱	
	مدن پورہ	۱	
	باون مار	۱	۶
	امرہا	۱	
	سمرہا	۱	
	سوئی وگردوا	۴	

نام پرگنہ	نام موضع	تعداد دیہات	کل
	ساکھی وپورانی	۲	
	پدریا	۱	
	دیری وبگلوا	۲	۹
	مودہاس للعہ م		
	مودہاس	۱	
	بہاریا	۱	
	جوگیا	۱	
	برکھیرا	۱	۴
	گرگوتی معہ م		
	گرگوتی	۱	
	برندہ	۱	
	گھنگوئی	۱	
	پرہا	۱	
	تندوری	۱	
	بیسواہی	۱	
	کولوار	۱	۷
	پرچکا	۱	
	کھوسی کولا	۱	
	مجگوا صہ م		
	مجگوا	۱	
	پواری	۱	
	براندی	۱	

نام پرگنہ	نام موضع	تعداد دیہات	کل
	مانپور	۱	
	تپوارو	۱	۵
	ہردوا بزرگ	۱	
	بہ	۱	
	ہردوا خورد	۱	
	کلوارو	۱	
	کلبارو	۱	۲
	جوبہا للعہ م		
	جوبہا	۱۰	
	پوہی	۱	
	ست تیرہی	۱	
	سورہودر	۱	۴
	چگلوا ونوبہا	۲	
	کریاہا	۱	
	مجگوا	۱	
	دیوجوئی	۱	
	سمس پورہ	۱	
	تیراہ	۱	
	پیترا	۱	۸
	پنکھوری سے م		
	پنکھوری	۱	
	کوسی کپی	۱	

نام پرگنہ	نام موضع	تعداد دیہات	کل	نام پرگنہ	نام موضع	تعداد دیہات	کل	نام پرگنہ	نام موضع	تعداد دیہات	کل
	موہنیا ۱	۳			سلیما پدارک شنکر	۱			کودری ۱	۴	
	گوندرا	۱			سکری	۱			جگواہ سے م		
	بجراورو	۱			ٹپہ ندوان				جگواہ	۱	
	جنجوری پدارک گنیش				ندوان سے م				گرسوند	۱	
	برہمن	۱			ندوان	۱			سیورا ۱	۳	
	جراہ پدارک موتی	۱			موہنیا	۱			کریلا سے م		
	سلیما پدارک بنل کمل	۱			کودہن	۱			کریلا	۱	
	سلیما ثانی پدارک جوہری کت	۱			سمجی پورہ	۱			منکلیسر	۱	
	بامن گوا پدارک دیلو	۱			چمرتہا	۱			امر ۱	۳	
	کرچرا پدارک ادہرو				برارہی ۱	۶			کدرتہا للہ م		
	برہمن	۱			کیولاری	۱			کدرتہا	۱	
	جتوارو پدارک دریاؤ				تلی رو نہیا دکر دریا	۳			کدرتہی	۱	
	برہمن	۱			گیدی سے م				اوتی	۱	
	دیوسر پدارک شنکر بیمز	۱			گیدی	۱			بروہی ۱	۴	
	کروندیا پدارک بیوم بیمز	۱			نہریا	۱			بہبونی و بگدارا	۲	
	بکتبار پدارک شمبہر بیمز	۱			برولی ۱	۳			مندورا	۱	
	بردوا ورو موہنیا پدارک				پرہا	۱			بروکاد	۱	
	گپت	۲			ہریاد کولا	۲			گواہ و ہردوا	۲	
	اموہری پدارک مہلت				کھتوہی للہ م				پیراہ للہ م		
	برہمن	۱			کھتوہی خورد	۱			پیراہ	۱	
	کولیا وغیرہ پدارک				کھتوہی بزرگ	۱			سیکھی	۱	
	گنگا بہاٹ	۴	ساہوسم		مرکی	۱			ماہا	۱	

نام موضع	تعداد دیہات	کل	نام موضع	تعداد دیہات	کل
سنگورا ۱	۴		جھوہا ۱		
سلیا ۱			دھنواہی	۳	
سلیا ۱			گوبردول ۱		
بگیلا ۱			پیرہنا و پیراہ		
بھدورا ۱			جھبھونی ۱		
سورکھ ۱			چندئی پیپرہ ۱		
راجپورہ ۱	۵		بگیہا وغیرہ ۲		
دھنواہی	نصف		پیپرو پور یا پدارک		
سوتری	۴		پیپرو ۲		
سوتری ۱			سورنجا و گورپا پدارک		
مجگوا ۱			سرپیرا دوبے ۲		
ہلاولدن ۱	۳		ہرتولا پدارک		
مہوگوہ			کام دیو ۱		
مہوگوہ ۱			اچرندا پدارک		
لونگا ۱			اونچگا ۱		
گورو ۱			کہادا پدارک تیتی ۱		
کلیا پدارک	۴		ستروتا پدارک چوہی		
برو مہوگوہ			اودانی پدارک سبدو ۱		
برو ۱			سلیا پدارک رام دیو ۱		
نیوگوہ ۱					
دیوگوا ۱					

تتمہ نمبر ۱۶

فہرست دیہات جو راجہ مہر کوٹ سے عہد میں دیگر گئے

پٹہ	نام دیہات	
	نمبر	اصلی / داخلی
میہر	۱	ملہاہی یعنی
[illegible]	۱	میہر خاص اودی پور
		سہلا
		سوہیا
	۵	ارکلی
		[illegible]
		نیت نگر
		نہدہاؤ
		انتھا
		بیسنا
		کلیان پور
		تیراوہا
		گہارا
		لکھوار خرد
	۱۵	چندول
	۱۵	اہنا
		سمودہا
		اومری
	۲	پلاہ
		تندرا

کل دیہات تمام

پٹہ	نمبر	نام دیہات اصلی	نام دیہات داخلی	پٹہ	نمبر	نام دیہات اصلی	نام دیہات داخلی	پٹہ	نمبر	نام دیہات اصلی	نام دیہات داخلی
		نیسوکھا				پیوا			۶۵		نبدہا
		ہردوسا				سولواری					جمال
		نکتنا			۴۵		ہتہسر				سلملی
			موہانی				گوینیا				امانداندی
	۴۵		گوریا				بورہا				موینیا
			گوندا				بیرالگھر		۷۰		کرینیا
		کوتانی					جودہر				دیوری
			دولتی		۵۰		کبریا				کیتیا
			امرا				گرہیا				مسکروا
	۲۰		وادی				مہوا				نصف کیتیا
		براہی					میہر		۷۵		نصف جتہال
			اکانی				پراوابر				سرنئی
		دہتونا					دورہا				جوروار
			درچیر		۵۵		جنیسیا				کوسا
	۳۵	پاوری					پیرا				دہنوائی خرد
			ملوہی				کوسیاوری		۸۰		دلہا
			دندہار			کرہیا					پتالی
			دہوارا		۶۰		کرہیا				مرہ
		لکھوار کلان					دہورپورہ				بہنیا
	۴۰	بیلا				جونا					چکولا
			کیتیا				تپرہی		۸۵		سلونی
		گرچٹا					بکولی				تندہتیا

پٹہ	نمبر	نام دیہات اصلی	نام دیہات داخلی	پٹہ	نمبر	نام دیہات اصلی	نام دیہات داخلی	پٹہ	نمبر	نام دیہات اصلی	نام دیہات داخلی
		گوبریا					ہتھوریا				رگنا
		تموریا			۱۱۰	بساری					بذیوا
		چیراہ					بڑانا				جمتال نصف
	۹۰	بہئی					زہر مہنا				کینیاری
		مہاکیتا نصف					دونہی		۱۳۵		پیروا
		کروندی				نروار و خورد					چدان
		کیتیا			۱۱۵		نروار و بزرگ				پری تہیا
		مچہار				دہنوائی نرگہ					کرسہرا
	۹۵	اترہی				اومری				تلگواہ	
		گھوگھرا				پپہری			۱۴۰		نگرورا
		مرورا				ہنسروتا				امرتلا	
		چیرا			۱۲۰		کوتہی			کتہا	
		کھیرا				کرتیی				کنسا	
	۱۰۰	جوریاری				امتوا					چمروا
		سمرانی				بہنگوان			۱۴۵	گوبرا	
		متوا				مدئی				برہیا	
		بندہوا			۱۲۵	ندین				پہاری و سرسوکہ	
		کرہیا				رایچویر				تبئی	
	۱۰۵	دیوری					کروندی				سوندی
		ہروتا					پوری		۱۵۰		مجگوا بزرگ
		گبگاتو					بمہنا				مجگوا خورد
		بلدرا			۱۳۰	گنجن پور					کرودی

پٹہ	نمبر	نام دیہات اصلی	نام دیہات داخلی	پٹہ	نمبر	نام دیہات اصلی	نام دیہات داخلی	پٹہ	نمبر	نام دیہات اصلی	نام دیہات داخلی
		سگینا			۱۷۵	بھتورا					چنکولا
		الیا					تیکر			جوبا	
اجوائن	۱۵۵	اجواین				پیرا					بندریا
			چوکندی				گوتاری		۲۰۰		بہرا
			بندہی				برنی			ساران	
			سرہا		۱۸۹	بڑا					نگوا
			بہدئی				تکرا				دہردئی
	۱۶۰		کتا				بودا				ہنوتا
		سوپیاں				بھوسندی			۲۰۵	سیلیا	
			لوا		۱۹۵		بھورہا				بیربوا
			اگر				تموریا				بہرا
			تواں				کھروا پار				براہ
	۱۶۵		روبنیا				اتہرا				اودسی
			سلیا				کوٹرا		۲۱۰		کیرت پور
			رجولی			سورہا				دہنوئی	
			رودا		۱۹۰		سوکواری				نوگوا
			کھویا				بلی				لگرا
	۱۷۰		کیدا			دلیوری					بہدن پور
		سرتیا				چندنیو			۲۱۵	لگنا	
			کروندا			برا					جونوانی
		بندیرا			۱۹۵		کولری				بروپاخرد
			گوگوارو				پرسوارو				بدوپابزرگ

پٹہ	نمبر	نام دیہات اصلی	نام دیہات داخلی
		اودمراد	
	۲۲۹	دھنیری	
		پیرہت	
		بھوہنوا	
رگوڑا		رگوڑا	
		رگوو	
	۲۳۵	ہتوا	
		سنائی	
		بروئیا	
		نینوی	
		لوہی	
	۲۳۰	کوئی کودیا	
		گوریا	
		گوریا	
		کوئیسی	
		سنورا	
	۲۳۵	بھوہا	
		کوسیری	
		متوارو	
		بلما	
		مریی دیر	
	۲۴۰	موتہری	

پٹہ	نمبر	نام دیہات اصلی	نام دیہات داخلی
		موتہری ثانی	
		کھیروا	
		کوتہل گانو	
		امانندی	
	۲۴۵		پنسو کھیر
		دوندی	
			بورگھار
			توگوا
		بگرا	
	۲۵۰		تکسولی خورد
			تکسولی بزرگ
		امدرا	
			سکرا
			دوگھر گوا
	۲۵۵	سانپرسا	
		روہنیا	
		کھیروا	
			بہنسا دیوا ضلع
			سوتہا تانتی
	۲۶۰		گورہاری
		گھوہا	
		نیکا	

پٹہ	نمبر	نام دیہات اصلی	نام دیہات داخلی
		وشنوائی	
			بہر
	۲۶۵	موہنیا	
		نئی	
		وشنوارو	
			سیرا
		بہرولی	
	۲۷۰	بہرولی	
		آتہنا	
		نیہار	
		کنہوارو	
		پتہرتہا	
		سبہاگنج	
	۲۷۵	پلا	
		پکریا	
			دگریا
		ہردوا	
	۲۸۰	گوگری	
		پلوہا	
		سرا	
		تانگاتو	
			سوہارا

نام دیہات			جمع مکاسی	نام دیہات		جمع مکاسی	نام دیہات		جمع مکاسی
نمبر	اصلی	واقعی	روپیہ بالاشاہی						
۲۹۰	گوگر		۱ انورا		۱ شروتی		۱ نکاوا		
	چوکیسی		۱ اودرہات		۱ تہارپور		۱ ہوشاہ		
	بچپری		۱ اودلپور انترا		۲		۱		
	دہمریا		۱ امجھورا						
	کوسولی		۱ اکونا						
۲۹۰	کرا		۱						
	کمہاری		۱						
	ہوجہا		۱						
	دودرا		۱						
	بلہری		۱						
۲۹۵	دہنیری		۱						
	دہنیا		۱						
	کردیدیا								
	نبلیا		۱		۱				
	ہمرنیا		۱		۱				
۳۰۰	اماد		۱		۱				
۳۰۱	اورانی		۱		۱				
	تتمہ نمبر ۱۷		۱		۱				
	فہرست دیہات جنکا دعوی		۱		۱				
	نواب نصیر الدولہ نے اس سبب سے		۱ رسول پور		۱				
	پیش کیا کہ پیشوا یہ جاگیر نواب عماد الملک		۱ رلاہ		۱ نکاہ				
	مرحوم کو دی تھی —		۱ سودھکا		۱ نبیاہ				

ختم شد

تتمہ دیہات

جلد سوم